UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232762
UNIVERSAL
LIBRARY

۹۸۵۸

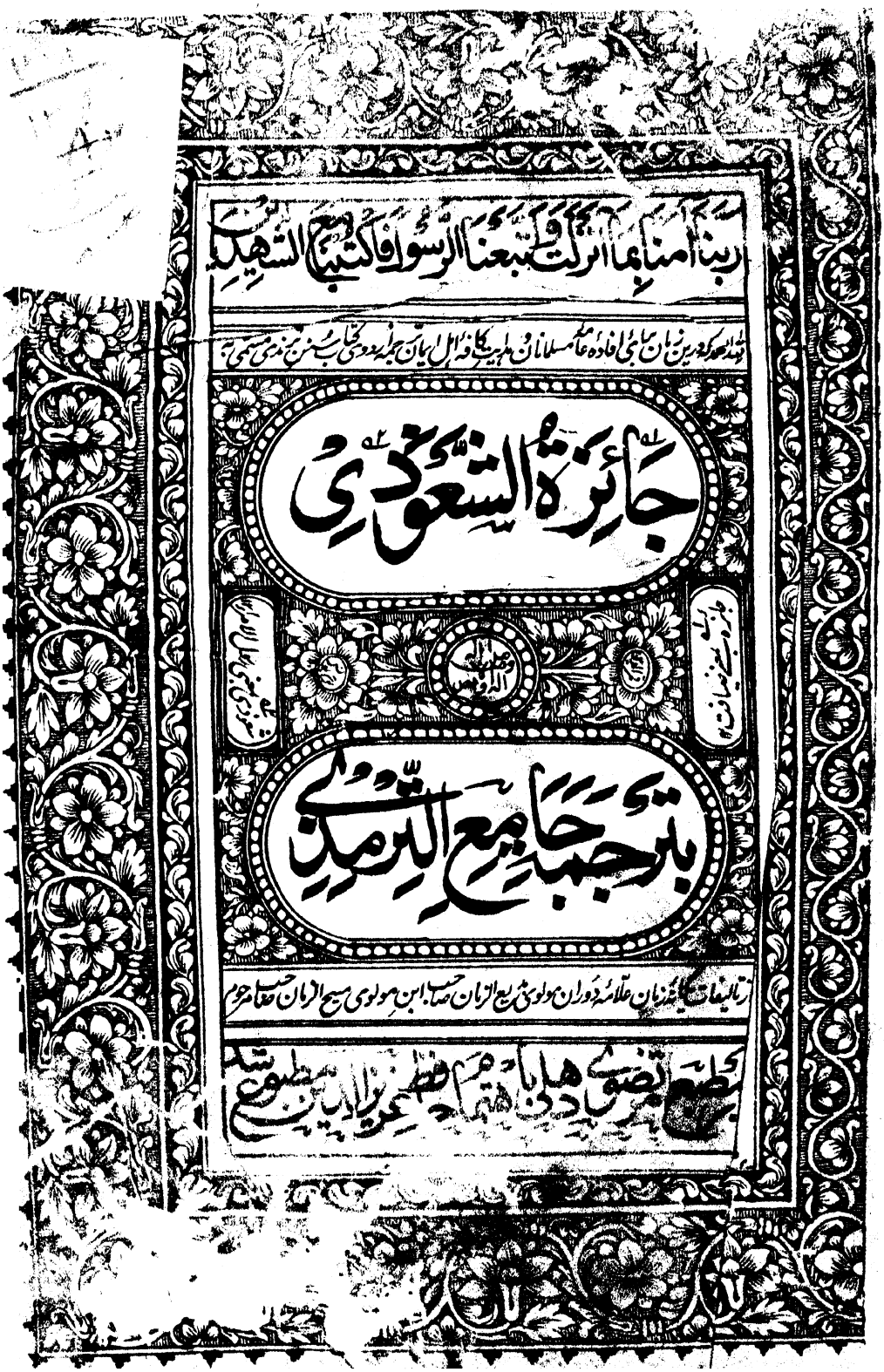
ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین
جائزۃ السعودی
بترجمۃ جامع الترمذی
تالیف

۱۸۷۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر الی رحمۃ الرحمن بدیع الزمان
غفرلہ المنان کہتا ہے کہ چونکہ جناب عالی القاب امیر المومنین ناصر الملۃ والدین امام المحدثین وخاتم المفسرین حجۃ اللہ فی الارضین آیۃ من آیات رب العالمین نواب والاجاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر دام اقبالہ نے باوجود کثرت مشاغل مہمات ریاست ہمہ تن مصروف اماتت بدعت
واحیاء سنت رہتی ہے اور ہمیشہ کتب نفیسہ وصحف لطیفہ علوم دینیہ میں تصنیف وتالیف ہوتی رہتی ہیں اور بواسطہ اور بلاواسطہ تحریراً وتقریراً ولساناً ومالاً ونفساً مالاً وحالاً
صراحۃً واشارۃً امداد توحید وسنت جاری ہے بنظر فائدۂ عامۂ متبعین سنت اور بخیال نصرت خاصہ ارباب ہجرت کہ توفیق کرم حقتعالی نے محض اپنے فضل سے اس زمرہ
میں داخل کیا ہے اس فقیر اور برادر عزیز مولوی وحید الزمان صاحب کو خدمت ترجمۂ اردو صحاح ستہ مفوض فرمائی اور محل اقامت حرمین شریفین کو کہ
وہی ہمارا مہاجر ہے مقرر کیا اسواسطے اس فقیر نے اس کام کو موجب سعادت دارین وسبب فلاح نشاتین سمجھ کر شروع کیا چنانچہ بالفعل ترجمہ جامع
ترمذی کا کیا جاتا ہے مرجا ہے نوابصاحب کی علو ہمت ودانشمندی ودینداری پر کہ کیا عمدہ تجویز فرمائی ہے کہ اسکے ضمن میں اعانت سنت
ونصرت ارباب ہجرت دونوں حاصل ہیں الحق اس زمانہ تیرھویں صدی میں کہ زمانہ غربت اسلام ہے ذات فیض آیات جناب ممدوح الی ازبس غنیمت ہے
حق تعالی نوابصاحب کو سلامت وسالم رکھے اور مطالب دارین سے بہرہ یاب کرے اب علے سبیل الاختصار کچھ حال اس کتاب اور اسکے مولف کا بیان کیا جاتا ہے
مولف اس کتاب کے محمد بن عیسے بن سورہ بن موسی بن ضحاک السلمی الضریر البوغی الترمذی الحافظ ہیں اور وہ اُن ائمہ میں سے ہیں جو علم حدیث میں مقتدا
ہوئے ہیں اتقان میں ضرب المثل ہیں اور انکو خلیفہ بخاری کہتے ہیں تورع وزہد وخوف الٰہی اسقدر رکھتے تھے کہ مافوق اسکے متصور نہیں ہے خوف الٰہی سے برسوں روئے
اور اندھے ہو گئے ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۹ھ میں وفات پائی اور اخذ حدیث بخاری وقتیبہ بن سعید ومحمود بن غیلان ومحمد بشار واحمد بن منیع ومحمد
بن المثنی وسفیان بن وکیع وغیرہم سے کیا اور اُنسے خلق کثیر نے حدیث حاصل کی اور طلب علم حدیث میں برسوں بصرہ مکہ وواسط وری وخراسان
وحجاز میں رہے انکی تصانیف بکثرت علم حدیث میں موجود ہیں اور یہ کتاب اُن سب سے بہتر ہے بلکہ بعض وجوہ سے جمیع کتب حدیث سے احسن ہے اوّل
ترتیب اس کتاب کی بہت عمدہ ہے اور تکرار سے خالی ہے دوسرے اسمیں ہر [illegible] فقہا اور وجوہ استدلال اُنکے مرقوم ہیں تیسرے اسمیں صحت وحسن
وضعف وغرابت [illegible] جو [illegible] ذکور ہے اسکے آخر میں کتاب العلل ہے اسمیں فوائد حسنہ جمع
کئے ہیں اُسکی قدر واقف [illegible] یہ کتاب مجتہد ومقلد دونوں کے لئے کافی ہے کہ مدتوں نے کہ میں نے اس کتاب کو
علماء حجاز وعراق وخراسان [illegible] جسکے گھر میں یہ کتاب ہو تو گویا نبی اُسکے گھر میں کلام کرتا ہے حاکم وخطیب نے

اس کتاب [illegible] فقط واللہ اعلم بالصواب ۔ رب العالمین وآلہ وکتبہ

علے سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ الکرمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہین طہارت کے بیان مین جو مروی ہے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب ما جاء لا تقبل صلوۃ بغیر طہور** باب اس بیان مین کہ قبول نہین ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول وکان قد غزا فی حنین **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے اور کہا ہشام نے اپنی روایت مین بغیر طہور کی جگہہ الا بطہور **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اسباب مین اور احسن ہے اور اسباب مین ابی الملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور ابو ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے انکو زید بن اسامہ بن عمیر مزلی کہتے ہین **باب ما جاء فی فضل الطہور** باب بیان مین فضیلت طہارت کے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرجت من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء او نحو ہذا واذا غسل یدیہ خرجت من یدیہ کل خطیئۃ بطشتہا یداہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا مونہہ نکل جاتی ہین سب خطائین اسکے مونہہ سے کہ دیکھتا تہا انکی طرف اپنی دونون آنکہون سے پانیکو ساتہ یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ یکے پانی سے یا فرمایا مانند اسکے اور جب دھوتا ہے دونون ہاتہہ نکل جاتے ہین سب خطائین اسکی ہاتہہ سے کہ پکڑا تہا انکو اپنے دونون ہاتہون سے پانی کے ساتہ یا فرمایا ساتہہ آخر قطرے پانی کے یہانتک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہوکر گناہون سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہین سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے اور ابو صالح[1] جو راوی حدیث ہین والد ہین سہیل کے اور وہ ابو صالح سمان ہین آقا دام نکا ذکوان ہے اور ابو ہریرہ کے نام مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ عبد شمس ہے اور بعضون نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے سوا اسباب مین روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ ہین کہ روایت کرتے ہین ابی بکر صدیق سے اور انکو سماع نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہے اور کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور سفر کیا تہا انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ تنگ ہین [illegible] اور روایت کی ہے انہون نے حضرت سے بہت سی حدیثین بیواسطہ صحابہ کے اور صنابح جو بیٹے اشہر اصحی کے ہین [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے انکا بھی صنابحی کہتے ہین [illegible] حدیث ہے کہ کہا انہون نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے [illegible] بعد یعنے آپسکی لڑائی سے امت کم ہوجاوے گی تو اس فخر مین نقصان ہوگا **باب مفتاح الصلوٰۃ الوضوء** باب بیان مین کہ طہارت کنجی ہے نماز کی **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال [illegible] **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر ہے اور تحلیل اسکی سلام یعنے بتکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور منافیات نماز حرام ہوجاتے ہین اور

[1] صالح سمان کا نام ذکوان ہے اور ابو ہریرہ کے نام مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ عبد شمس ہے اور بعضون نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے سوا اسباب مین روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ ہین کہ روایت کرتے ہین ابی بکر صدیق سے اور انکو سماع نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہے اور کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور سفر کیا تہا انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ تنگ ہین [illegible] اور روایت کی ہے انہون نے حضرت سے بہت سی حدیثین بیواسطہ صحابہ کے اور صنابح جو بیٹے اشہر اصحی کے ہین [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے انکا بھی صنابحی کہتے ہین [illegible] حدیث ہے کہ کہا انہون نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے [illegible] بعد یعنے آپسکی لڑائی سے امت کم ہوجاوے گی تو اس فخر مین نقصان ہوگا

سی زیادہ سب حلال ہوجاتی ہیں **کہا** ابوعیسیٰ نی یہ حدیث صحیح تر ہی اسباب میں اور حسن اور عبداللہ بن محمد بن [illegible] اور امام بخاری اور بعض علمای محدثین نے انکی حافظہ میں اور اسباب نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سی فرماتی تہی کہ احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتی تہی عبدالحمید بن محمد بن عقیل کی روایت سی کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں اور اسباب میں جابر اور ابی سعید سی بہی روایت ہی

باب ما یقول اذا دخل الخلاء

باب پیخانی جاتی وقت کی دعا کا

عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذ بک قال شعبۃ وقد قال مرۃ اخری اعوذ باللہ من الخبث والخبیث او الخبث والخبائث **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ [illegible] مترجم داخل ہوتی پیخانہ میں عرض کرتی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں میں تیری کہا شعبہ نی اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نی پناہ مانگتا ہوں میں ساتہ اللہ کی ناپاکی سی اور ناپاک سی یا کہا ناپاک جنون سی اور ناپاک عورتون سی جنون کی **مترجم** کہتا ہی کہ شعبہ نی کہا عبدالعزیز نی کبہی اللھم انی اعوذ بک روایت کیا اور کبہی اعوذ باللہ اور یہ بہی شک راوی ہی کہ من الخبث والخبیث یا کہا من الخبث والخبائث **ف** اسباب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سی بہی روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث انس کی یہ حدیث ہی اسباب میں اور حسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہی کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سی اور کہا سعید نی کہ روایت ہی قاسم بن عوف شیبانی سی وہ روایت کرتی ہیں زید بن ارقم سی اور کہا ہشام نی روایت ہی قتادہ سی وہ روایت کرتی ہیں زید بن ارقم سی اور روایت کی یہہ حدیث شعبہ اور معمر نی قتادہ سی بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نی روایت ہے زید بن ارقم سی اور کہا معمر نے روایت ہی نضر بن انس سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے **مترجم** کہتا ہی یعنی شعبہ نی بجا قتادہ کی زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نی نضر بن انس کا **کہا** ابوعیسیٰ نے پوچہا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سی حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہی کہ قتادہ نی روایت کی ہو دونوں سے یعنے زید بن ارقم اور نضر بن انس سے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان [illegible] خلاء قال اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیخانی جانی لگتی کہتی اللھم سی آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتہ ناپاکی سی اور بری کامونسی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی

باب ما یقول اذا خرج من الخلاء

باب پیخانی سی نکلنی کے بعد کی دعا کا

عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی پیخانی سی فرماتی غفرانک یعنی یا اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہی نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر روایت سے اسرائیل کی وہ روایت کرتی ہیں یوسف بن ابی برد سے اور ابوبردہ بیٹی ہیں ابوموسیٰ کے نام انکا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہی اور اسباب میں سوائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی

باب فی النہی عن استقبال القبلۃ بغائط او بول

باب نہی میں استقبال قبلہ کی پیخانی یا پیشاب کے وقت **عن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ بغائط ولا بول ولا تستدبروھا ولکن شرقوا او غربوا قال ابو ایوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحیض قد بنیت مستقبل القبلۃ فننحرف عنہا ونستغفر اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاؤ تم پیخانہ میں تو موںہ نکرو قبلہ کیطرف نہ پیخانی کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹہ کرو اسطرف لیکن مشرق کیطرف موںہ کرو یا مغرب کیطرف کہا ابوایوب نے سو گئی ہم شام میں تو دیکہا ہم نے [illegible] کہ قبلہ کیطرف تو موںہ پہیرلیتی ہم اسمیں یعنی اسمیں نجاتی اور مغفرت مانگتی ہم اللہ تعالےٰ سی یعنی اسکی بنائی سے **ف** اور اسباب میں روایت ہے عبداللہ بن ابی عقیل کی [illegible] اور روایت ہے ابی امامہ سی اور ابوہریرہ اور سہل بن حنیف سی **کہا** ابوعیسیٰ حدیث ابی ایوب کا نام خالد بن زید ہی اور سہری کا نام محمد ہی اور وہ بیٹی ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب [illegible] یعنی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ موںہ نکرو قبلہ کیطرف پیخانہ یا پیشاب [illegible] یہ کرو اسطرف سو مراد اس [illegible] مومنین [illegible] کرنا قبلہ کیطرف جائز ہی اور ایسا ہی کہا اسحاق نی اور احمد بن حنبل کہتی ہیں کہ ہمکو اللہ علیہ وسلم کی پیٹہ کرنمیں پیخانہ ہو [illegible] کل میں نہ مکانمیں

باب ما جاء من

الرخصة في ذلك باب کہڑے ہوکر پیشاب کرنیکی رخصت مین عن ابی وائل عن حذیفة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطة قوم فبال علیها قائما فاتیته بوضوء فذهبت لاتاخر عنه فدعانی حتی کنت عند عقبیه فتوضا ومسح علی خفیه ترجمہ روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہین حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے گھورے پر سو پیشاب کیا اُسپر کہڑے ہوکر پھر لایا مین نے آپکے لئے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا مین پس بلایا مجکو حضرت نے یہانتک کہ پہنچا مین اُنکے پیچھے یعنے نزدیک اُنکے پھر وضو کیا آپنے اور مسح کیا موزون پر کہا ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی کیا منصور نے اور عبید ضبی نے ابی وائل سے اُنہون نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور حضرت عمر سے ایک قوم نے اہل علم سے کہڑے ہوکر پیشاب کرنیکی

باب فی الاستتار عند الحاجة باب
وسلم اذا اراد الحاجة لم یرفع ثوبه حتی
صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے
نے اعمش سے اُنہون نے انس سے اس حدیث کو اور روایت کیا
قضائے حاجت کا نہ اُٹھاتے اپنا کپڑا جبتک کہ نہ نزدیک ہوتے
اور کسی صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں دیکھا ہے اُنہون نے انس بن مالک کو نماز پڑھے اور حدیث ہی
اور کنیت اُنکی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولی ابن نبی کاہل کے کہا عمش نے باپ میرے جہٹپن مین لائی گئے تھے ملک اسلام مین پھر وارث کیا اُنکو مسروق نے ++

الرخصة في ذلك باب کہڑے ہوکر پیشاب کرنیکی رخصت مین عن ابی وائل عن حذیفة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطة قوم فبال علیها قائما فاتیته بوضوء فذهبت لاتاخر عنه فدعانی حتی کنت عند عقبیه فتوضا ومسح علی خفیه ترجمہ روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہین حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے گھورے پر سو پیشاب کیا اُسپر کہڑے ہوکر پھر لایا مین نے آپکے لئے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا مین پس بلایا مجکو حضرت نے یہانتک کہ پہنچا مین اُنکے پیچھے یعنے نزدیک اُنکے پھر وضو کیا آپنے اور مسح کیا موزون پر کہا ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی کیا منصور نے اور عبید ضبی نے ابی وائل سے اُنہون نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور حضرت عمر سے ایک قوم نے اہل علم سے کہڑے ہوکر پیشاب کرنیکی

باب کراہیۃ الاستنجاء بالیمین باب ہے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنیکی کراہیت کے بیان مین **عن** عبداللہ ابن ابی قتادہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یمس الرجل ذکرہ بیمینہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدے ہاتھ سے **ف** اور اس باب مین حضرت عائشہ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث ابن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہین استنجا کرنا سیدے ہاتھ سے **باب لاستنجاء بالحجارۃ** باب ہے پتھلون سے استنجا کرنیکے بیان مین **عن** عبدالرحمن بن یزید قال قیل لسلمان قد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءۃ قال اجل نھانا ان نستقبل القبلۃ لغائط او بول او نستنجی بالیمین او نستنجی احدنا باقل من ثلثۃ احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق سکھائی تمکو نبی تمہارے نے ہر چیز یہانتک کہ طور پاخانے مین بیٹھنے کا کہا سلمان نے ہان منع کیا ہمکو اس سے کہ قبلے کیطرف منہ کرین ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجا کرین ہم داہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم مین کا تین ڈھیلون سے کم یا استنجا کرین ہم گوبر یا ہڈی سے **ف** اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہین اکثر علماء صحابہ اور جو بعد انکے ہے تجویز کرتے ہین کہ استنجا پتھرون سے کافی ہے اگرچہ پانی نہ لیوے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ یا پیشاب کا اور یہی کہتے ہین ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب الاستنجاء بالحجرین** یہ باب دو پتھرون سے استنجا کرنیکے بیان مین **عن** عبداللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال التمس لی ثلثۃ احجار قال فاتیتہ بحجرین وروثۃ فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال انھا رکس **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو سو فرمایا آپنے ڈھونڈھ میرے لئے تین ڈھیلے کہا عبداللہ نے لایا مین دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا سو لیلئے آپنے پتھر اور پھینکدیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس ابن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے انہون نے ابی عبیدہ سے انہون نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابی اسحاق سے انہون نے علقمہ سے انہون نے عبداللہ سے اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہون نے عبدالرحمن بن اسود سے انہون نے اپنے باپ اسود ابن یزید سے انہون نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے انہون نے عبدالرحمن ابن یزید سے انہون نے عبداللہ سے اور اس روایت مین اضطراب ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے پوچھا مینے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کونسی روایت انمین ابی اسحاق سے صحیح زیادہ ہے کچھ جواب دیا انہون نے اور پوچھا مینے محمد بخاری سے تو انہون نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہون نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح اور لکھا اسکو اپنی کتاب جامع مین یعنی بخاری مین اور صحیح تر میرے نزدیک حدیث اسرائیل اور قیس کی ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہین ابی عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اسلئے کہ اسرائیل بہت ثبت ہین اور یاد رکھنے والے ابی اسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگونکے اور متابعت کی ہے انکی روایت کی قیس ابن ربیع نے بھی اور سنا مینے ابوموسیٰ محمد ابن مثنیٰ سے کہتے تھے سنا مینے عبدالرحمن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہوئے ہین مجھکو حدیثین سفیان کی کہ مروی ہین ابی اسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا مینے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے انکو پورا پورا **کہا** ابوعیسیٰ نے اور زہیر کی روایت ابی اسحاق سے کچھ ایسی قوی نہین اسے لئے کہ راء سر کا اسنے اخیر وقت مین سے کہتے تھے سنا مین نے احمد ابن حسن سے کہتے تھے سنا مین نے احمد ابن حنبل سے کہتے تھے جب سنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی نہ پروا رکھہ سکی کہ نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحاق کی اور نام انکا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے نہین سنا اپنے باپ سے اور نہین [illegible] روایت کی ہم سے محمد ابن بشار نے انہون نے محمد ابن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے عمر بن مرہ سے کہا عمرو نے کہا مینے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتا ہوتم عبداللہ کی باتین کہا انہون نے نہین **باب کراہیۃ ما یستنجی بہ** باب ہے بیان ان چیزون کے استنجا کرنا مکروہ ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم من الجن **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے استنجا نکرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیونکا ہے **ف** اور اس باب مین ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث اسمٰعیل ابن ابراہیم وغیرہ سے وہ

کرتے ہیں داؤد ابن ابی ہند سے عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے
سو کہا شعبہ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں سے اور روایت اسمٰعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث
کی روایت سے اسی پر عمل ہے اہل علم کا **جماع بالماء** باب پانی سے استنجا کرنیکے بیان میں **عن** معاذۃ عن عائشۃ قالت مرن ان یستطبوا
بالماء فانی استحیہ قال رسول اللہ یفعلہ **ترجمہ** روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے حکم کردہ تم اپنے شوہروں
کو کہ استنجا کیا کریں پانی سے اسلئے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **ف** اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور
انس اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجا کرنا پانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتھر
سے بھی کافی ہے انکے نزدیک اور مستحب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** کا
جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الحاجۃ ابعد فی المذہب باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضاء حاجت کا تو دور جاتے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاتی النبی صلے
اللہ علیہ وسلم حاجتہ فابعد فی المذہب **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلے اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دور گئے **ف** اور اس باب میں عبدالرحمن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ وہ جنگل میں موتتے تھے پیشاب کے لئے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنیکو اور نام ابوسلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہے **باب ماجاء فی**
کراہیۃ البول فی المغتسل باب اس بیان میں کہ پیشاب کرنا غسل خانہ میں مکروہ ہے **عن** عبداللہ بن مغفل ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نھی ان یبول الرجل فی مشتہ وقال ان عامۃ الوسواس منہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
پیشاب کرنے سے غسلخانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے **ف** اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو مرفوع
نہیں جانتے مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں انکو اشعث اعمی اور مکروہ کہا ہے بعض عالموں نے پیشاب کرنا غسلخانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور
رخصت دی ہے بعض اہل علم نے انمیں ابن سیرین اور کہا انہی لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں یعنے
اسکی سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کر سکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسلخانہ میں جب بہا دے اوپر پانی **کہا** ابوعیسےٰ نے بیان کی ہمسے یہ حدیث
احمد بن عبدہ آملی نے انسے حبان نے انسے عبداللہ بن مبارک سے **باب ماجاء فی السواک** باب اس بیان میں مسواک کے **عن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں انکو مسواک کا ہر نماز کی وقت **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث
روایت کی ہے محمد ابن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید ابن خالد سے انہوں نے حدیث ابی سلمہ کی ابی ہریرہ سے اور
زید ابن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اسواسطے کہ وہ مروی ہے [illegible] وسلم سے ولیکن محمد نے
کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی زید ابن خالد سے صحیح تر ہے + اور اس باب میں ابوبکر صدیق اور [illegible] وانس اور عبداللہ
ابن عمر اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابوایوب اور تمام ابن عباس اور [illegible] سلمہ اور [illegible] **عن** ابی
سلمۃ عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ [illegible] رھم بالسواک عند کل صلوۃ
ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشھد الصلوات فی [illegible] ھم من احد ان الکانیک یقومون الی الصلوۃ
اکحلا استان ثم رجعوا الی موضعہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتی ہیں زید ابن خالد جہنی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے

اگر خیال نہ ہوتا مشقت ڈالنی کا اپنی اُمت پر تو ضرور حکم کرتا مین اُنکو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشا کا تہائی رات تک کہا ابو سلمہ نے زیادہ آتی تہی نماز کو مسجد مین اور مسواک ہوتی اُنکی کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہی کاتب کے کان پر جب کہڑی ہوتی نماز کو اک کرتی پہر رکہہ لیتے اُسی جگہہ مین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب ماجاء اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا یغمسن یدہ فی الاناء حتی یغسلہا** باب اس بیان مین کہ جب جاگی آدمی اپنی نیند سی تو نہ ڈالی ہاتہہ اپنا برتن مین جب تک نہ دہولی اُسکو **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم من اللیل فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیہا مرتین او ثلثا فانہ لا یدری این باتت یدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاگی کوئی تم مین کا رات کو تو نہ ڈالدی اپنا ہاتہہ برتن مین جبتک نہ ڈال لیوے تین بار اسلئی کہ نہین جانتا رات کو کہان رہا ہاتہہ اُسکا اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہے نے دوست رکہتا ہون کہ ہر سونی والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالی اپنا ہاتہہ وضو کی پانی مین جبتک نہ دہولی اُسی پہر اگر ڈالدیا اُسنے دہونی ہے بنجس ہوگا وہ پانی جبتک نہ ہو اُسکے ہاتہہ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگی کوئی رات کو اور ڈالدی ہاتہہ پانی مین دہونی سنت ہی پہلی ہر دو صورت مین ہادی پانی اور کہا اسحاق نے جب جاگی کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالی ہاتہہ اپنا پانی مین **باب فی التسمیۃ عند الوضوء** باب بسم اللہ کہنی کا وضو کی شروع مین **عن** رباح ابن عبد الرحمن بن ابی سفیان ابن حویطب عن جدتہ عن ابیہا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ **ترجمہ** روایت ہے رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی دادی سی وہ اپنی باپ سے کہ کہا سنا مینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اُسکا وضو ہی نہین ہوتا جو نام نہ لی اللہ کا وضو کی شروع مین **ف** اور اس باب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے کہا احمد نی اس باب مین کوئی حدیث ایسی نہین پایا مین کہ جسکی اسناد عمدہ ہو اور کہا اسحاق نے اگر چہوڑ دیا بسم اللہ کو قصدا تو پہر وضو کرے اور بہولی سی چہوڑ دیا اس حدیث کی تاویل کرتا ہی تو مضائقہ نہین کہا محمد بن اسمٰعیل نی سب سے اچہی اس باب مین حدیث رباح بن عبد الرحمن کی ہے **کہا** ابو عیسی نی اور رباح بن عبد الرحمن جو روایت کرتی ہین اپنی دادی سی وہ اپنی باپ سے تو باپ انکے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہین اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبد الرحمن وہ ابو بکر بن حویطب کے ہین بعضے راویون نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابو بکر بن حویطب سے پس منسوب کیا اُنکو اُنکے دادا کی طرف **باب ماجاء فی المضمضۃ والاستنشاق** باب کلی اور ناک مین پانی ڈالنی کے بیان مین **عن** سلمۃ بن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فاستنثر واذا استجمرت فاوتر **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کری تو ناک صاف کر اور جب کلوخ لی تو طاق لے اسبابین روایت ہے عثمان اور لقیط بن صبرہ اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وایل بن حجر اور ابو ہریرہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی اُس شخص مین کہ چہوڑ دیوی مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضون نے اگر چہوڑ دی وضو مین بہی اور پڑہ لی نماز تو پہر دوہراوی نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت مین برابر اور یہی کہتی ہین ابن ابی لیلی اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نی استنشاق زیادہ موکد ہی کلی سے **کہا** ابو عیسی نے اور کہا ایک جماعت نی اہل علم سی کہ اعادہ کرے جنابت مین اور نہ اعادہ کری وضو مین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نی نہ وضو مین اعادہ کری نہ غسل جنابت مین بلکہ وہ دونون سنت ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو واجب نہین اعادہ جو چہوڑ دی اُسکو وضو مین یا غسل مین اور یہی قول ہی مالک شافعی کا **باب المضمضۃ والاستنشاق من کف واحد** باب اس بیان مین کہ کلی اور ناک مین پانی دینا دونو ایک چلو سی بہی درست ہے **عن** عبد اللہ بن زید قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد فعل ذلک ثلثا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا انہون نے کہ دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اپنی ایک ہی چلو سی ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لیکر آدہا مونہہ مین اور آدہا ناک مین ڈالا **ف** اور اسبابین عبد اللہ بن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر

اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمر بن یحییٰ سے اور [illegible] وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اسکو ذکر کیا ہے فقط خالد
نے اور خالد ثقہ ہیں حفظ میں اہل بیت [illegible] علماء اور استنشاق ایک چلو سے کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہماری نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ
پانی لے دونوں کے لئے اور کہا [illegible] ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک **باب فی تخلیل اللحیۃ**
باب داڑھی کے خلال کے بیان میں [illegible] رأیت عمار ابن یاسر توضأ فخلل لحیتہ فقیل لہ أو قال فقلت لہ أتخلل لحیتک
قال وما یمنعنی وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلل لحیتہ **ترجمہ** روایت ہے حسان ابن بلال سے کہا کہ دیکھا میں نے عمار بن یاسر کو وضو کیا
اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا اُس سے یا اُس نے کہا اُن سے کیا خلال کرتی ہو اپنی داڑھی کا کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھکو خلال سے اور دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا **روایت** کی ہمسے ابن عمرو نے اُنسے سفیان نے اُنسے سعید بن ابی عروبہ نے اُنسے قتادہ نے اُنسے حسان ابن بلال نے
اُنسے عمار نے اور روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی روایت کے اور اسبا میں عائشہ اور اُم سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے سنا میں نے احمد ابن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ نے نہیں سنی عبد الکریم نے حدیث خلال کی حسان
ابن بلال سے **روایت** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُنسے عبد الرزاق نے اُنسے اسرائیل نے اُنسے عامر بن شقیق نے اُنسے ابی وائل نے اُنسے عثمان ابن عفان نے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے سب سے زیادہ صحیح اسبا میں حدیث
عامر بن شقیق کی ہے ابی وائل سے جو مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے اور قایل ہیں اُسکی اکثر اہل علم صحابہ سے ہے اور جو بعد اُنکی تھے تجویز کرتے ہیں داڑھی کی خلال کو اور
یہی کہتے ہیں شافعی اور کہا احمد نے اگر بھول سے چھوٹ جاوے تو وضو جایز ہے اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دی بھولی سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اُسکو اور جو
قصداً چھوڑ دی تو پھر وضو کرے **باب ما جاء فی مسح الرأس انہ یبدأ بمقدم الرأس الی مؤخرہ** باب بیان میں مسح سر
کے کہ شروع کرے اگلی سے اور تمام کرے پچھلی تک **عن** عبد اللہ ابن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر
بدأ بمقدم راسہ ثم ذہب بہما الی قفاہ ثم ردہما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لیگئے پچھلی تک اور پچھلی سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سے پھر پہنچے لیگئے اپنی گدی تک پھر
پلٹایا ہاتھوں کو یہانتک کہ لوٹا لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونو پیر دھوئے **ف** اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اسبا میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب ما جاء انہ یبدأ**
بمؤخر الرأس باب بیان میں مسح شروع کرنیکے سر کی پچھلی سے **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ
مرتین بدأ بمؤخر راسہ ثم بمقدمہ وباذنیہ کلیہما ظہورہما وبطونہما **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسح کیا اپنی سر کا دو مرتبہ شروع کیا پچھلی سے سر کی پہلی بار پہر اگلی سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر اُنکی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبد اللہ
بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو اُنہیں میں سے ہے **جاء ان**
مسح الرأس مرۃ باب سر کا مسح ایکبار کرنیکی بیان میں **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء [illegible] وسلم یتوضأ
فاقبل منہ وما ادبر وصد عنہ واذنیہ مرۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے ربیع سے [illegible] نے دیکھا وضو کرتے
ہوئے کہا مسح کیا حضرت نے سر کا آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایکبار
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بہت سندوں سے [illegible] ایکبار روزی پر عمل تھا اکثر صحابہ
یہی کہتے ہیں جعفر ابن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایکبار کرے مسح سر کا روایت کیا ہمسے محمد بن منصور
نے ابن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہ اسکا مسح کافی ہوتا ہے ایکبار تو کہا انہوں نے بیشک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا باب اس بیان میں کہ مسح سر کے لئے پانی تازہ لیوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا آپنے اور مسح کیا اپنے سر کا سوائے اس پانی کی جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابن لہیعہ نے اسکو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا تھا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اسلئے کہ یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبداللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تازہ اسے **عمل** یہی اکثر اہل علم کا ہے کہ مسح کرے تازہ پانی سے

بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا باب کانوں کے اوپر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور کانوں کے اوپر اور اندر کا **ف** اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اوپر اور اندر

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ اس باب میں یہ بیان ہے کہ دونوں کان سر میں سے ہیں داخل ہیں **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھویا منہ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنی سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں **کہا** ابوعیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابی امامہ کا یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد اسی کیجہ مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں کے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کرے اگلی کا منہ کے ساتھ اور پچھلی کا سر کے ساتھ

بَابُ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ باب انگلیوں کے خلال کے بیان میں **عَنْ** عَاصِمِ ابْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ الْأَصَابِعَ **ترجمہ** روایت ہے عاصم ابن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا **ف** اور اس باب میں ابن عباس اور مستورد اور ابوایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا کرے پیر کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا اسحاق نے خلال کرے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا اور ابوہاشم کا نام اسمٰعیل بن کثیر ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ **ترجمہ** روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اپنی پیر کی انگلیاں ہاتھ کی چھنگلیا سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے

بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ باب اس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ سے یعنی وضو میں احتیاط کرنا چاہئے کہ سوکھی نہ رہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن اور عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید ابن ابی سفیان سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور ٹخنوں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ موزہ یا جورب

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ مَرَّةً مَرَّةً باب ایک ایک بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار **ف** اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفاکہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح اور روایت کیا رشدین بن سعد نے

ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سی انہوں نے اپنے باپ سی انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک بار اور یہہ روایت کچھہ خوب نہین اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور مہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبد العزیز بن محمد نی زید ابن اسلم سی انہون نے عطا ابن یسار سی انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب ما جاء فی الوضوء مرتین مرتین** باب دو دو بار اعضائی وضو دہونکی بیان مین **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دو دو بار وضو کیا یعنی ہر ہر عضو کو دو بار دہویا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتی ہین عبد اللہ بن الفضل سی اور اسنا حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین جابر سی بہی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا تین تین بار **باب ما جاء فی الوضوء ثلثا ثلثا** باب تین تین بار وضو کرنیکی بیان مین **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ثلثا ثلثا **ترجمہ** روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا تین تین بار **ف** اور اس باب مین عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبد اللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور عبد اللہ بن زید اور ابی ذر سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی بہت اچہی ہے اور اصح ہی اس باب مین اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا کہ وضو کافی ہے ایک ایک بار اور دو دو بار بہتر ہی اور تین تین بار بہت افضل ہی اور اس سے بڑہکر نہین اور کہا ابن مبارک نی مجہکو خوف ہے کہ گناہ مین پڑیگا وہ جو کہ تین بار سے زیادہ دہوئے اور کہا احمد اور اسحق نی تین سے زیادہ نہی ہووے گا جو مبتلا ہی یعنی وسوس مین **باب ما جاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلثا** باب ایکبار اور دو بار اور تین بار وضو کرنیکی بیان مین **عن** ثابت ابن ابی صفیۃ قال قلت لابی جعفر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ ومرتین مرتین وثلثا ثلثا قال نعم **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سی کہا انہون نے پوچہا مین نے ابی جعفر سی کہ کیا حدیث بیان کی ہی تسی جابر نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نی ہان **کہا** ابو عیسی نے اور روایت کی وکیع نی یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سی کہا پوچہا مین نے ابی جعفر سے کیا تسی بیان کیا ہی جابر نی کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک بار کہا ہان بیان کیا ہمسی اسکو ہناد اور قتیبہ نے دونون نی کہا بیان کیا ہمسی وکیع نی انہون نے ثابت سی اور یہ زیادہ صحیح ہی شریک کی روایت سے اسلئے کہ مروی ہے بہت سند ونسی ثابت سی مثل وکیع کی روایت کی اور شریک سے بہت غلطیان ہوتی ہین اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہین **باب فی من توضأ بعض وضوئہ مرتین وبعضہ ثلثا** باب اس بیان مین کہ وضو مین بعض اعضا دو بار دہوئی اور بعض تین بار **عن** عبد اللہ ابن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فغسل وجہہ ثلثا وغسل یدیہ مرتین مرتین ومسح برأسہ وغسل رجلیہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا سو دہویا اپنا موہنہ تین بار اور دہوئی دونون ہاتہہ دو دو بار اور مسح کیا سر کا اور دہوئی دونون پیر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کئی حدیثون مین مذکور ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دہوئی بعض اعضا وضو کی ایکبار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہی بعض اہل علم نی اسکی کہ اسمین کچہہ مضائقہ نہین کہ دہووے آدمی بعض اعضا تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایکبار **باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان** باب بیان مین وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسا تہا **عن** ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاہما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح برأسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فأخذ فضل طہورہ فشربہ وہو قائم ثم قال أحببت أن أریکم کیف کان طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی حیہ سی کہا دیکہا مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا انہون نی سو دہوئی دونون ہاتہہ خوب صاف کر کی پہر تین کلیان کین اور تین بار ناک مین پانی دیا اور تین بار منہہ دہویا اور دونون ہاتہہ کہنیون تک دہوئی تین بار اور مسح کیا سر کا ایکبار پہر دہوئی دونون پیر ٹخنون تک پہر کہڑی ہوی اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پہر پیا کہڑے ہوکر پہر فرمایا چاہا مین نے کہ دکہاؤن تمکو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تہا **ف** اور اسباب مین عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے بہی روایت ہے روایت کی ہمسی قتیبہ اور ہناد نے دونون نے ابو الاحوص سے انہون نے ابو اسحق سی انہون نے عبد خیر سی ذکر کیا حضرت علی کا مثل روایت ابی حیہ کے لیکن عبد خیر نی کہا جب فارغ ہوی وضو سی لیا ہاتہہ

پانی چاہو وضو کا چلو میں اوپر لیا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی روایت کی ہی ابو اسحٰق ہمدانی نی ابو حیہ اور عبد خیر اور حارث نے ان سب نے علی سی اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگون نے خالد بن علقمہ سی انہون نے عبد خیر سی انہون نے علی سی حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا شعبہ نی اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو حفاکی انکے اور انکی باپ کے نام مین سو کہا مالک بن عُرفطہ اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سی انہون نے خالد بن علقمہ سی انہون نی عبد خیر سی انہون نے علی سی اور روایت کی گئی ہی ابو عوانہ سی وہ روایت کرتی ہین مالک بن عرفطہ سی مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے **باب فی النضح بعد الوضوء** باب اس بیانمین کہ بعد وضو کی میانی پر پانی چھڑکنا چاہئی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میرے پاس جبرئیل اور کہا یا محمد جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا مین نے محمد سی کہتی تھی حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہین اور اسباب مین ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباس اوہی بن حارثہ اور ابی سعید سی روایت ہے اور کہا بعضون نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہی اس حدیث مین **باب فی اسباغ الوضوء** باب پورا کرنے وضو کے بیانمین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکاره وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی جس سے مٹاتا ہی اللہ گناہونکو اور بلند کرتا ہی درجون کو عرض کیا کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفون مین اور بار بار جانا مسجدونکی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہی جہاد کا **ف** روایت کی ہمسے قتیبہ نے کہا روایت کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نی انسے علاء نی مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نی اپنی روایت مین لفظ فذلکم الرباط تین بار اور اسباب مین علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ کے بھی روایت ہے اور انکو علیبہ بن عمر کہتے ہین اور عائشہ اور عبد الرحمن بن عائش اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور علاء ابن عبد الرحمن بیٹی یعقوب جہنی کے ہین اور ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک **باب المندیل بعد الوضوء** باب رومال سی بدن پونچھنے کی بیانمین بعد وضو کی **عن** عائشۃ قالت کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ یتنشف بھا بعد الوضوء **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتی تہے اُس سے بدن اپنا بعد وضو کی **ف** اور اسباب مین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **عن** معاذ بن جبل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجھہ بطرف ثوبہ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتی تو پونچھتے مونہہ اپنا کپڑے کی کنار سی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونون ضعیف ہین حدیث مین **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی بھی کچھ ایسی قوی نہین اور اسباب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہین ہوا اور ابو معاذ کو یوں سلیمان بن ارقم کہتے ہین وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد انکی تہی رومال کہنے مین بعد وضو کی یعنی پونچھنی مین رومال سے اور جسنے مکروہ رکہا پونچھنا تو اسلئے کہ کہا جاتا ہی کہ وضو تولا جاتا ہی اور مروی ہی یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہم سی محمد بن حمید نی کہا روایت کی ہمسی جریر نے انہون نے علی بن مجاہد سی اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہین انہون نے ثعلبہ سے انہون نے زہری سی کہا زہری نے مکروہ کہتا ہون مین رومال سے پونچھنی کو وضو کی بعد اسلئے کہ وضو تولا جاتا ہی **باب ما یقال بعد الوضوء** باب اُن دعاؤنکا جو پڑہی جاتی ہین بعد وضو کی **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب من الجنۃ یدخل من ایھا شاء **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وضو کری اور اچہی طرح وضو کری پہر کہی اشہد سے متطہرین تک تو کہولی جاتی ہین اسکے لئی آٹہون دروازی جنت کے جسمین سے چاہی جاوے اور اس دعا کی معنی یہ ہین گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود بجز اللہ کی اکیلا ہی وہ کوئی شریک نہین اسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین یا اللہ کر مجہکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجہکو طہارت کرنیوالون مین **ف** اور اسباب

مین عقبہ بن عامر و انس سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث مین حضرت عمر کی جو زید بن حباب سے مروی ہی روایت کیا عبد اللہ بن صالح وغیرونی معاویہ بن صالح سی اُنہون نی ربیعہ [illegible] انہون نے ابی ادریس سے انہون نے عقبہ بن عامر سی اُنہون نے عمر سی اور مروی ہی ابی عثمان سے روایت کی اُنہون نے جبیر بن نفیر سی اُنہون نے عمر سی اور اس حدیث [illegible] ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت صحیح روایتین مروی نہین کہا محمد نی ابو ادریس کو سماع نہین عمر سی بالکل **متبرجم کہتا ہی** [illegible] ہین اور کسی روایت مین ابی ادریس اور ابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر روای ہین کہ وہ حضرت عمر سی روایت کرتی ہین اور کسی روایت مین [illegible] روای نہین ہی **ف** ترمذی کے اس قول مین کہ اسباب مین حضرت سی بہت روایتین صحیح نہین ہین شارہ ہی اس امر کی طرف کہ بعض [illegible] ہین اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اُسمین یہ لفظ نہین ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی تلخیص [illegible] سکی تصریح کی ہی اور قاضی شوکانی نی نیل الاوطار مین اسکو بیان کیا ہی اور باقی تحقیق اسکی مسک الختام شرح بلوغ المرام مین موجود ہی مَن شاء فلیرجع الیہ **بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ** باب ایک مُد پانی سی وضو کرنیکے بیان مین **عَنْ** سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ **ترجمہ** روایت ہے سفینہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تہی ایک مُد سی اور غسل کرتی تہی ایک صاع سی **ف** اور اسباب مین عائشہ اور جابر و انس بن مالک سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہی صحیح ہی اور ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہی اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نی کہ وضو کرنی ایک مُد سی اور غسل ایک صاع سی اور شافعی و احمد اور اسحاق نے کہا کہ مُراد حدیث کی یہ نہین کہ اس سے کم و بیش جایز نہین مُراد یہ ہے کہ اسقدر کفایت کرتا ہی **بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ** باب اس بیان مین کہ اسراف وضو مین مکروہ ہی **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کی لئی ایک شیطان ہی کہتی ہین اُسکو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنی سے بسبب وسواس کے **ف** اور اسباب مین عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن مغفل سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کے غریب ہے اور ہمارا اسکی قوی نہین اہل حدیث کی نزدیک اسلئی کہ ہم کسیکو نہین جانتی کہ اُسنے مسند کیا ہو اسکو سوای خارجہ کی اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے حسن بصری سے قول اُنہی کا اور نہین صحیح اسباب مین کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ ارجہ ہماری لوگون کے نزدیک کچھ قوی نہین اور ضعیف کہا اُسکو ابن مبارک نے **بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ** باب ہر نماز کے لئی وضو کرنیکی بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَاحِدًا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتی تہی ہر نماز کی واسطی باوضو ہون یا بی وضو کہا حمید نے سو پوچہا مین نے انس سے اور تم کیا کرتی تہی کہا انس نی ہم ایک ہی وضو کیا کرتی تہی ہمارے ایک وضو سی کئی نمازین پڑہ لیا کرتی تہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کی نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہی انس سے اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کی لئی مستحب جانتی تہی نہ واجب **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عامر سی کہا سنا مین نے انس بن مالک سے کہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتی تہی ہر نماز کی لئی سو کہا مین نے اور تم کیا کرتے تہے فرمایا ہم کئی نمازین پڑہ لیتی تہی ایک وضو سی جب تک ہمکو حدث نہوتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے ایک حدیث مین ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی وضو کیا وضو پر لکہتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لئی دس نیکیان روایت کیا اس حدیث کو افریقی نی ابی غطیف سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہمسے اُسکو حسین بن حریث مروزی نے اُسنے محمد بن یزید واسطی نی اُسنی افریقی نی اور یہ اسناد ضعیف ہی کہا علی نی کہا یحییٰ بن سعید القطان نی ذکر کیا گیا ہشام بن عروہ سی اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہی **متبرجم کہتا ہی** یعنی اسکو مدینہ کی لوگون نے نہین بیان کیا مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ وغیرہ نی بیان کیا ہی اور اُنکا اُسنا اعتبار نہین جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہی **بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ** باب اس بیان مین کہ آنحضرت ایک وضو سی کئی نمازین بہی پڑہ لیتی تہی **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ

بعد الصلوات انتهما بوضوء واحد ومسح علی خفیه فقال عمر انك فعلت شیئا لم تكن تفعله قال عمدا فعلته **ترجمہ** روایت ہے سلیمان ابن بریدہ سی وہ
روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تہی ہر نماز کی لئی پہر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازین پڑہین آپنی ایک وضو سی اور مسح کیا آپنی موزون پر
پہر کہا عمر نی آپسے وہ کام کیا کہ کبہی نہین کرتی تہی فرمایا حضرت نی قصد کیا مین نے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا اسکو علی ابن قادم نی انہون نے
سفیان ثوری سی اور زیادہ کیا اسمین یہ کہ وضو کیا آپنی ایک ایک مرتبہ اور روایت کی یہہ حدیث سفیان ثوری نے بہی محارب ابن دثار سی انہون نے سلیمان بن بریدہ سی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تہی ہر نماز کی لئی اور روایت کیا اسکو وکیع نی سفیان سے انہون نے محارب سے انہون نے سلیمان بن بریدہ سی انہون نے آپنی باپ سے اور روایت کیا
عبد الرحمن بن مہدی وغیرونی سفیان سی انہون نے محارب ابن دثار سی انہون نے سلیمان ابن بریدہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا اور یہ زیادہ صحیح ہا
وکیع کی حدیث سی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازین پڑہی ایک وضو سی جبتک حدث نہو اور بعضی وضو کرتی تہی ہر نماز کی لئی مستحب جانکر بہ نیت فضیلت کی اور
مروی ہے ابو فریقی سی وہ روایت کرتی ہین ابی لطیف سی وہ ابن عمر سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جبنی وضو کیا وضو پر لکہتا ہی اللہ اسکی لئی دس نیکیان
اور یہہ اسناد ضعیف ہے یعنی ابو فریقی اسمین ضعیف ہے اور ابو سباع بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی ظہر اور عصر ایک وضو سی **باب فی**
وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد باب مرد اور عورت کے ایک برتن سی وضو کرنیکی بیان مین **عن** ابن عباس قال حدثتنی میمونة
قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد من الجنابة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہا بیان کیا مجہسے میمونہ نی کہ نہاتی تہی
مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سی جنابت مین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی تمام فقہا کا کہ کچہہ مضائقہ نہین اگر مرد اور
عورت ایک برتن سی نہاوین اور اسباب مین علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابو الشعثا کہ نام انکا جابر بن زید ہی ان سب سی
روایت ہے **باب کراهیة فضل طهور المرأة** باب کراہیت مین اس پانی کی جو بچا ہو عورت کی طہارت سے **عن** رجل من بنی غفار قال
نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن فضل طهور المرأة **ترجمہ** روایت ہے ایک مرد سی قبیلہ بنی غفار کی کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بچہ
ہوئی پانی سی عورت کی طہارت کے **ف** اور اسباب مین روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سی **کہا** ابو عیسی نے اور مکروہ کہا بعض فقہا نی وضو کرنا بچی ہوئے پانی سی
عورت کے اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اوس سے وضو مکروہ ہی اور اسکی جہوٹی مین کچہہ مضائقہ نہین **عن** الحكم بن عمرو الغفاري
ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة او قال بسؤرها **ترجمہ** روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع
فرمایا اس سے کہ وضو کری مرد اوس پانی سی کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اسکے جہوٹی سی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی اور ابو صاحب کا نام سولود بن عاصم ہی اور
کہا محمد ابن بشار نی اپنی حدیث مین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ وضو کری مرد بچی ہوئے پانی سی طہارت عورت کی اور نہین شک کیا اسمین محمد بن
بشار نی یعنی عیسی شک کیا تہا محمود بن غیلان نی اوپر کی روایت مین **باب الرخصة فی ذلك** باب اسکی جائز ہونیکی بیان مین **عن** ابن عباس
قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فی جفنة فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتوضأ منه فقالت یا رسول الله انی
كنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی برتن سی سو ارادہ کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی اوس سے وضو کا تو کہا انہون نے یا رسول اللہ مین جنب تہی فرمایا آپنی پانی تو جنب نہین ہوتا یعنے بجس نہین ہوتا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا **باب ما جاء ان الماء لا ینجسه شیء** باب اس بیان مین کہ پانی کو بجس
نہین کرتی کوئی چیز **عن** ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول الله اتتوضأ من بئر بضاعة وهی بئر یلقی فیها الحیض ولحوم الكلاب
والنتن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الماء طهور لا ینجسه شیء **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا چہا گیا یا رسول اللہ کیا وضو کرین
ہم کنوین سے بضاعہ کی اور وہ ایسا کنوان تہا کہ پڑتی تہی اسمین لتی حیض کے اور گوشت کتون کے اور چیزین بدبو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی تو پاک ہے
نہین بجس کرتی اسکو کوئی چیز **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچہی طرح روایت کیا ہی ابو اسامہ نی اس حدیث کو نہین روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری سے

جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہی ابو سعید سی یہ حدیث کئی سندون سے اور اسبا مین ابن عباس اور عائشہ سی بہی روایت ہے **باب منہ آخر** باب دوسرا اسی بیان مین **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسئل عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من السباع والدواب قال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور انسی پوچہتی تہی حکم اس پانی کا جو ہوتا ہی جنگلو مین آتی ہین اسپر درندی اور چارپای تو فرمایا آپنے جب ہووے پانی دو مٹکی تو نہین بوجہ ہوتا **ف** کہا محمد بن اسحق نی قلہ کہتی ہین مٹکی کو اور قلہ وہ ہی ہی جسمین پانی بہر لیجاتی ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ جب ہووے پانی دو مٹکی تو بوجہ نہین کرتی اسکو کوئی چیز جبتک کہ نہ بدلجاوی بو اور مزہ اسکا اور کہا ہی کہ دو قلہ ہوتی ہین پانچ مشکون کے برابر **باب کراھیۃ البول فی الماء الراکد** باب اس بیان مین کہ پیشاب کرنا رکی ہوی پانی مین مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یتوضأ منہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری کوئی تم مین کا ٹہیری ہوی پانی مین پہر وضو کری اسی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین جابر سی بہی روایت ہی **باب فی ماء البحر انہ طھور** باب بیان مین دریا کی پانی کی کہ وہ پاک ہے **عن** صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمۃ من آل ابن الازرق عن المغیرۃ بن ابی بردۃ وھو من بنی عبد الدار اخبرہ انہ سمع ابا ھریرۃ یقول سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ من البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماؤہ الحل میتتہ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن سلیم سی وہ روایت کرتی ہین سعید بن سلمہ سے جو اولاد مین ہین ابن ازرق کے تحقیق کہ مغیرہ بن ابی بردہ نی کہ اولاد سی عبد الدار کی ہین خبر دی انکو کہ سنا انہون نے ابا ہریرہ سے فرماتی تہی پوچہا ایک مرد نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین دریای شور مین اور اٹہاتی ہین اپنی ساتہہ تہوڑا سا پانی سو اگر وضو کرین اس سے تو پیاسی رہین گے کیا وضو کیا کرین ہم دریا سی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وہی تو ہی کہ اسکا پانی پاک ہے اور مردہ حلال **ف** اور اسباب مین روایت ہے جابر اور فراسی سی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہی اکثر فقہا کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی انہین مین ہین ابوبکر اور عمر اور ابن عباس کہ نہین جانتی ہین کچہہ مضائقہ دریا کی پانی مین اور مکروہ کہا ہی بعض صحابہ نی وضو کرنا دریا کے پانی سی جیسی ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور کہا عبد اللہ بن عمرو نی وہ تو آگ ہے یعنے ضرر پہنچانی والا ہی پیدا کرنی والا جلد کا **باب التشدید فی البول** باب پیشاب سے بہت احتیاط کرنی کی بیان مین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی قبرین فقال انہما یعذبان وما یعذبان فی کبیر امّا ھذا فکان لا یستتر من بولہ وامّا ھذا فکان یمشی بالنمیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزری دو قبرون پر سو فرمایا ان دونون پر عذاب ہوتا ہی اور نہین عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سی مگر یہ سو نہین پردہ کرتا تہا پیشاب کے وقت اور یہ دوسرا پہرتا تہا ساتہ چغلخوری کے **ف** اور اس باب مین زید بن ثابت اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور عبد الرحمن بن حسنہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا منصور نی اسکو مجاہد سی انہون نے ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا اسمین طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہی اور سنا مین نے ابا بکر محمد ابن ابان سے فرماتی تہی سنا مین نے وکیع سی کہتے تہی اعمش خوب یاد رکہتی والی ہین ابراہیم کی اسناد منصور سی **باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل ان یطعم** باب اس بیان مین کہ لڑکا جبتک کہانا نکہاوی اسکی پیشاب پر پانی چہڑکنا کافی ہی **عن** ام قیس بنت محصن قالت دخلت بابن لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یأکل الطعام فبال علیہ فدعا بماء فرشہ علیہ **ترجمہ** روایت ہے ام قیس سے جو بہنی ہین محسن کی کہا گئی مین اپنے لڑکی کو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ کہانا نہین کہاتا تہا یعنی دودہ پیتا تہا پہر موت دیا اسنی آپ پر پہر منگوایا آپنی پانی اور چہڑک دیا اسپر یعنی بہا دیا **ف** اور اس باب مین علی اور عائشہ اور زینب اور لبابہ بنت حارث سی کہ وہ ماہین فضل بن عباس بن عبد المطلب کی اور ابو السمح اور عبد اللہ بن عمرو اور ابو لیلی اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہی اکثر لوگون کا اصحاب اور تابعین سے اور جو انکی بعد تہی مثل احمد اور اسحاق کی کہتی ہین پانی بہا دیوی لڑکے کی پیشاب پر اور خوب دہویا جاوی اور لڑکی کا پیشاب جبتک دونون کہانا نہ کہاتی ہون اور جب کہانی لگین تو دونون کا پیشاب دہویا جاوی **باب ما جاء فی بول ما یؤکل لحمہ** باب جس جانور کا گوشت

کہا یا جاتا ہی اُسکے پیشاب کے بیان مین **عن** انس ان ناسا من عرینۃ قدموا المدینۃ فاجتووھا فبعثھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل الصدقۃ
وقال اشربوا من البانھا وابوالھا فقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوا الابل وارتدوا عن الاسلام فاتی بھم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف وسمر اعینھم والقاھم بالحرۃ قال انس فکنت اری احدھم یکدم الارض بفیہ حتی ماتوا ورما
قال حماد یکدم الارض بفیہ حتی ماتوا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سی کہ چند لوگ آئی قبیلۂ عرینہ سی مدینہ مین سو پانی لگا انکو مدینہ کا سو بیمار پا انکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی زکوٰۃ کی اونٹونمین اور فرمایا پیو اُنکا دودھ اور پیشاب سو مارڈالا اُنہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہی کو اور ہانک لیگئے اونٹونکو اور مرتد ہوگئی اسلام سے پس پکڑی
آئی وہ حضرت کے پاس پھر کاٹ ڈالی آپنی ہاتھونکے اور پیر اُنکی خلاف سے یعنے داہنا ہاتھ بائیان پیر یا بائیان ہاتھ داہنا پیر اور سلائیان پھیر دین اُنکی آنکھونمین اور ڈال دیا
اُنکو جلتی زمین مین کہا انس نے مین نے دیکھا ایک ایک کو کھودتے ہوئی زمین اپنی مونہہ سی یہانتک کہ مرگئی اور کبھی کہا حماد نی اس روایت مین یکدم الارض بجای یکدم الارض
کی اور معنی دونون کے ایک ہین **کہا** ابوعیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے انس سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتی ہین کچھ نجاست نہین جانور
حلال کے پیشاب مین **عن** انس بن مالک قال انما سمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعینھم لانھم سملوا اعین الرعاۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے
کہا اُنہون نے کہ حضرت نے سلائیان اُنکی آنکھونمین پھیرین کہ اُنہون نے بھی حضرت کی چرواہی کی آنکھون مین سلائیان پھیری تہین **کہا** ابوعیسی یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے
ہم کسیکو سوا اس شیخ کی یعنی یحیی بن غیلان کی کہ روایت کی ہو اُسنی یزید بن زریع سی اور یہ فعل حضرت کا والحرۃ موضع قصاص کی موافق تہا اور مروی ہے محمد ابن سیرین سی کہا
اُنہون نے یہ فعل حضرت کا حدود اُترنیکے قبل تہا **باب ماجاء فی الوضوء من الریح** باب بیانمین وضو کی بیح نکلنے سی **عن** ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ریح **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو نہین
فرض ہوتا مگر جبتک آواز نہو یا بیح نہ نکلی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان
احدکم فی المسجد فوجد ریحا بین الیتیہ فلا یخرج حتی یسمع صوتا او یجد ریحا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب ہووے کوئی تم مین کا مسجد مین اور پاوے کچھ ہوا کا شبہ اپنی سُرین مین تو نہ نکلی جب تک نہ سُنی آواز یا پاوی بُو یعنی جب تک یقین نہو تو شبہ سی وضو نہین جاتا **عن**
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یقبل صلوۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضأ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ قبول نہین کرتا کسیکی نماز کو جب حدث کری یہانتک کہ وضو کری **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین عبداللہ بن زید اور
علی ابن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوسعید سی یہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی علما رکا کہ وضو واجب نہین ہوتا ہی شبہ حدث
سی جبتک آواز نہو یا بو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کری حدث مین تو واجب نہین اُسپر وضو جبتک یقین نہو ایسا کہ قسم کہا سکی اُسپر اور کہا ہی کہ جب نکلے عورت کے
قبل سی بیح واجب ہوتا ہی اُسپر وضو اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا **باب الوضوء من النوم** باب بے وضو فرض ہونیکا نیند سی **عن** ابن عباس
انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام وھو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب
الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ دیکھا اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتی ہوی سجدی مین
یہانتک کہ خراٹی لینی لگے راوی کو شک ہی کہ غط کہا یا نفخ پھر کھڑی ہوکر نماز پڑہنی لگی سو کہا مین نے یارسول اللہ آپ سوگئی تہی فرمایا آپنی وضو واجب ہوتا ہی اُسی پر جو سووے
لیٹا ہوا اسلیی کہ لیٹ کر سونی مین ڈہیلی ہوجاتی ہین جوڑ اُسکے **کہا** ابوعیسی نے اور ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمن ہے اور اس باب مین عائشہ اور ابن المسعود اور ابوہریرہ سے
بھی روایت ہے **عن** انس بن مالک قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینامون ثم یقومون فیصلون ولا یتوضاون **ترجمہ**
روایت ہے انس بن مالک سے کہا تہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوجاتی تہی یعنی مٹہی مٹہی پھر اُٹہکر نماز پڑہنی لگتی اور وضو نکرتی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن
ہی صحیح ہی سُنا مین نے صالح بن عبداللہ سی کہتی تہے یوحیہا مین نے ابن مبارک سے جو سوجاوی مٹہی مٹہی تکیہ لگائی ہووے تو کہا اُنہون نے اُسکا وضو نہین جاتا کہا اور
روایت کی حدیث ابن عباس کی سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ سی اُنہون نی ابن عباس سے قول اُنہین کا اور نہین ذکر کیا ابوالعالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اُسکو اور اختلاف ہے

علما کا وضو جاتا ہین نیند سی سو کہا اکثر نی وضو واجب نہین ہوتا اگر سوے بیٹھے ہوی یا کھڑی ہو جبتک لیٹ کر نہ سوے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اُسکی عقل پر نیند واجب ہے اُسپر وضو اور یہی کہا اسحاق نی اور کہا شافعی نی جب سوے بیٹھہ کر پہر دیکھے خواب یا ہٹ جاوے اپنی جگہہ سی نیند کی غلبہ سی تو اُسپر وضو واجب ہے **باب الوضوء مما غیرت النار** باب وضو واجب ہونہین اُس چیز سی کہ پکی ہو آگ مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء مما مست النار ولو من ثور اقط قال فقال لہ ابن عباس انتوضأ من الدھن انتوضأ من الحمیم فقال ابو ہریرۃ یا ابن اخی اذا سمعت حدیثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا تضرب لہ مثلا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو ٹوٹ جاتا ہی اُس چیز کی کہانی سی جو آگ مین پکی ہو اور اگرچہ ایک ٹکڑا اقط کا ہو سو کہا اُنسی ابن عباس نے کیا وضو کرین ہم گہی کہانی اور گرم پانی پینی کی بعد سو کہا ابو ہریرہ نی اے بھتیجی میرے جب سُنی تو حدیث رسول اللہ کی تو باتین نہ بنا **ف** اور اس باب مین ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابو ایوب اور ابی موسی سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے اور تجویز کیا ہی بعض علما نی وضو کرنا اُس چیز سی جو پکی ہو آگ مین یعنی اُسکی استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اکثر علما صحابہ اور تابعین اور جو بعد اُنکی تہی اسی پر ہین کہ وضو نہین ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سی آگ کے **باب فی ترک الوضوء مما غیرت النار** باب بیان مین وضو نہ ٹوٹنی کے اُس سی جو آگ مین پکی ہو **عن** جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فدخل علی امراۃ من الانصار فذبحت لہ شاۃ فاکل واتتہ بقناع من رطب فاکل منہ ثم توضأ للظہر وصلی ثم انصرف فاتتہ بعلالۃ من علالۃ الشاۃ فاکل ثم صلی العصر ولم یتوضأ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہا نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین اُنکے ساتھ تہا سو آئی ایک عورت انصار کی پاس اپنی کے اُسنی ایک بکری حضرت کے لیئی سو کہا یا آپنی اور لائی ایک طباق تر کھجورونکا سو کہا یا آپنی پہر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑہی پہر پہری سواری اور کچہہ پکا ہوا گوشت اُسی بکری کا سو کہا یا آپنے پہر نماز پڑہی عصر کی اور وضو نہین کیا **ف** اور اسبا بین ابو بکر صدیق سی ہی روایت ہے اور صحیح نہین حدیث ابو بکر کی بسبب ضعف اسناد کی روایت کیا ہی اُسکو حسام بن مصک سے اُنہون نے ابن سیرین سی اُنہون نے ابن عباس سی اُنہون نے ابو بکر صدیق سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے ابن عباس سی وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسا ہی روایت کیا ہی حافظان حدیث نے اور مروی ہے کئی سندون سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا اسکو عطا ابن یسار اور عکرمہ اور محمد ابن عمرو ابن عطار اور علی ابن عبد اللہ ابن عباس اور اکثر لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بواسطہ ابن عباس کے اور نہین ذکر کیا اُسمین ابو بکر صدیق کا اور یہی صحیح ہے اور اسبا بین ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی اور اسی پر عمل ہے علما و صحابہ اور تابعین کا اور جو اُنکے بعد تہی مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کی کہتی ہین وضو نہین جاتا آگ کی پکی چیز سی اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہی پہلی حدیث کی جسمین وضو ٹوٹنی کا ذکر ہی آگ کی پکی چیز سی **باب الوضوء من لحوم الابل** باب اس بیان مین کہ وضو جاتا رہتا ہی اُونٹ کی گوشت کہانی سی **عن** البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضئوا منہا وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال لا تتوضئوا منہا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اونٹ کی گوشت کا سو فرمایا آپنے وضو کرو اُس سی اور پوچہا وضو کرنیکو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اُس سے **ف** اور اسبا بین روایت ہے جابر بن سمرہ اور اُسید بن حضیر سی **کہا** ابو عیسی نے روایت کی حجاج ابن ارطاۃ نی یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے اُسید بن حضیر سی اور صحیح حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی کی ہی براء بن عازب سے اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا عبید طنافسی نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے ذی الغرۃ سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سی سو خطا کی اُسمین اور کہا عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ عن اُسید بن حضیر اور صحیح یہ ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ رازی نی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے براء بن عازب سے کہا احمد نی سب سے زیادہ صحیح اسباب مین دو حدیثین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی **باب الوضوء من مس الذکر** باب اس بیان مین کہ وضو ٹوٹ جاتا ہی ذکر کی چھونی سی **عن** ہشام بن

عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ فَلَا یُصَلِّیْ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن عروہ سی کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چھوئی اپنی ذکر کو تو نہ نماز پڑھی جبتک وضو کری **ف** اور اسباب مین ام حبیبہ اور ابو ایوب اور ابو ہریرہ اور اروی اُنیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبد اللہ بن عمر وسی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہی کئی لوگون نے مانند اسکے ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے بسرہ سی اور روایت کیا ابو اسامہ اور کئی لوگون نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نی مروان سی اُنہون نے بسرہ سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہمسی یہ حدیث اسحاق ابن منصور نی اُنہون نے ابو اسامہ سی اور روایت کی یہ حدیث ابو الزناد نی عروہ سی اُنہون نے بسرہ سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہمسی یہ حدیث علی ابن حجر نی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے عروہ سی اُنہون نے بسرہ سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی حدیث کی اور یہی قول ہی کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتی ہین اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری نی بہت صحیح اسباب مین حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابو زرعہ نی حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہی اور وہ روایت کی ہے علاء ابن حارث نے مکحول سے اُنہون نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُنہون نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نی مکحول کو سماع نہین عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نی ایک مرد سی اُسنی عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور کہا محمد نی صحیح نہ سمجھا اس روایت کو

بَابُ تَرْکِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ

باب ذکر کی چھونی سی وضو نہ ٹوٹنی کی بیان مین **عَنْ** قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ الْحَنَفِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھَلْ ھُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْہُ اَوْ بَضْعَةٌ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہی قیس ابن طلق بن علی حنفی سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے وہ تو ایک ٹکڑا ہی اسکے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونون کے ایک ہین یعنی ذکر کی چھونی سے وضو نہین ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہی **ف** اور اسباب مین ابی امامہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے روایت ہے کئی صحابیون سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہین ٹوٹتا ہی ذکر کی چھونی سی اور یہی قول ہی اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اسباب مین روایت کیا اسکو ایوب بن عتبہ اور محمد ابن جابر نی قیس ابن طلق سی اُنہون نی اپنی باپ سے اور کلام کیا ہی بعض محدثون نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ مین اور حدیث ملازم بن عمرو کی عبد اللہ بن بدر سی بہت صحیح اور اچھی ہی

بَابُ تَرْکِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب بوسی سی وضو نہ ٹوٹنی کی بیان مین **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھِیَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِکَتْ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سی وہ روایت کرتی ہین عائشہ سی کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی بیبی سے پھر نکلی نماز کو اور وضو نی کیا کہا عروہ نی مین نے کہا عائشہ سی وہ کون ہین مگر تم تو ہنسین حضرت عائشہ **کہا** ابو عیسےٰ نے کہ مروی ہے اسکے مانند بہت صحابہ اور تابعین سی اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہین ٹوٹتا بوسہ لینی سے اور کہا مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینی سے وضو ٹوٹتا ہی اور یہی قول ہے کئی صحابیون اور تابعین کا اور عمل نہین کیا ہم لوگون نے حضرت عائشہ کی حدیث پر اسلئی کہ صحیح نہین ہوئی بسبب ضعف اسناد کی اور سنا مین نے ابا بکر عطار بصری سی ذکر کرتی ہی کہ کہا علی بن مدینی نی کہ ضعیف کہا یحیی بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا وہ لاشئی کی مشابہ ہے یعنی ضعیف ہی اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ ضعیف کہتی تھی اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہین عروہ سی اور مروی ہے ابراہیم تیمی سی وہ روایت کرتی ہین حضرت عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ لیا اونکو اور وضو نی کیا اور یہ بھی صحیح نہین ہی اور نہین جانتی ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہو اُنہون نے عائشہ سی اور بروایت صحیح ثابت نہین اسباب مین کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَیْءِ وَالرُّعَافِ

باب بیان مین وضو ٹوٹنی کی قی اور نکسیر سے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابو درداء سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی اور وضو کیا پھر ملاقات کی مین نے ثوبان سی مسجد دمشق مین سو ذکر کیا مین نے اُسسے سو فرمایا اُنہون نے سچ کہا ابو درداء نے مین نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی **کہا** ابو عیسےٰ نے اور مروی ہی اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قی اور نکسیر سے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضون نے قی اور رُعاف سے وضو نہین جاتا اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور بہت اچھا کیا حسین بن معلم نی اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہی اسباب مین اور روایت کی ہمسی نی یہ حدیث یحیی بن کثیر سی سوا خطا کی ہی اُسمین اور کہا عن

یعنی بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور جائز ہے کہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں **باب الوضوء بالنبیذ** باب نبیذ سی وضو کرنیکی بیان میں **عن** عبداللہ بن مسعود قال سألنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی اداوتک فقلت نبیذ فقال تمرۃ طیبۃ وماء طہور فقال فتوضأ منہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہا پوچھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی تمہاری چمڑے کی مین سو عرض کیا مین نے نبیذ ہی فرمایا آپ نے کھجور ہی پاک ہے اور پانی ہی پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اُس سے حضرت نے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سی وہ روایت کرتی ہین عبداللہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ابوزید مرد مجہول ہی اہل حدیث کی نزدیک ہم اُنکی کوئی روایت نہین جانتی سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علمارنی وضو کرنا نبیذ سی جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علمارنی وضو نکرنی نبیذ سی اور یہی قول ہی شافعی اور احمد و اسحاق کا اور کہا اسحاق نی اور کوئی پانی پاوی تو نبیذ سی وضو کرلی اور تیمم ہی کرلی یہ تبھی ہی میرے نزدیک **کہا** ابوعیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہین کہ نبیذ سی وضو جایز نہین اُنکا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اسلیئے کہ فرمایا ہی قرآن مین فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا یعنے جب تمکو پانی نہ ملی تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہین ہی پس جب نبیذ ہو تو تیمم جایز ہی اور وضو اُس سے جایز نہین **باب المضمضۃ من اللبن** باب دودھ پیکر کلی کرنیکے بیان مین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فدعا بماء فمضمض وقال ان لہ دسما **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہی **ف** اور اسبابمین روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بعض علمارنی کہا ہی کہ دودھ پیکر کلی کرنا ضرور ہی اور ہماری نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضون کی نزدیک مستحب نہین **باب فی کراھۃ رد السلام غیر متوضیء** باب اس بیانمین کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہی **عن** ابن عمر ان رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فلم یرد علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ ایک شخص نی سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پیشاب کرتی تھی سو جواب نی آپنے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہماری نزدیک سلام کرنا جب ہی کہ وہ جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو اور بعضے عالمون نے یہی معنی کہی ہین اس حدیث کی اور یہہ بہت اچھی حدیث ہی اسبابمین اور اسبابمین مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ و علقمہ بن الاسقع اور جابر اور براء سی روایت ہے **باب ما جاء فی سؤر الکلب** باب کتے کی جھوٹے کی بیانمین **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغسل الاناء اذا ولغ فیہ الکلب سبع مرات اولاھن او اخراھن بالتراب واذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو برتن جاوی برتن جب مونہہ ڈالدی اُسمین کتا سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سی ملکر اور جب بلی مونہہ ڈالدی تو ایکبار **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سند و نسی یہ حدیث ابوہریرہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی حدیث کے اور اُسمین ذکر نہین بلی کے مونہہ ڈالنی کا اور اسبابمین روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے **باب ما جاء فی سؤر الھرۃ** باب بلی کے جھوٹی کی بیانمین **عن** کبشۃ ابنۃ کعب بن مالک وکانت عند ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل علیھا قالت فسکبت لہ وضوءا قالت فجاءت ھرۃ تشرب فاصغی لھا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات **ترجمہ** روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سی اور وہ تھین نکاح مین ابن ابی قتادہ کی سو ابا قتادہ اُن پاس آئی پھر کہا کبشہ نے پھر مین نے اُنکے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی پس جھکادیا اُسکے آگی برتن کہ خوب پی لیا کہا کبشہ نے دیکھا مجھی ابا قتادہ نی اپنی طرف دیکھتی ہوئی تو کہا کیا تعجب کرتی ہی تو ای بیٹی میری بھائی کی کہا مین نے ہان کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بلی تو نجس نہین ہے وہ تو تمہاری گرد پھرنے والی ہے یا طوافات فرمایا راوی کو شک ہے اور مطلب دونو کا ایک ہے **ف** اور اسبابمین عائشہ اور ابوہریرہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول اکثر علما کا ہی صحابہ اور تابعین سی اور جو بعد اُنکی تھی مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کی کہتی ہین کچھہ مضائقہ نہین بلی کے جھوٹی مین اور یہہ بہت اچھی حدیث ہے اسبابمین اور بہت اچھی طرح روایت کیا مالک نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سی اور مالک سے ایسا کسی نے اس حدیث کو روایت نہین کیا **باب المسح علی الخفین** باب موزون پر مسح کرنیکی بیانمین **عن** ھمام بن الحارث قال بال جریر بن عبداللہ ثم توضأ ومسح علی خفیہ فقیل لہ اتفعل ھذا قال ومامنعنی وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یفعلہ قال فکان یعجبہم حدیث جریر لان اسلامہ کان بعد نزول المائدۃ **ترجمہ** روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ نے پھر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا اپنی موزون پر سو کہا گیا کیا کرتی ہو تم یہہ جواب دیا اُنہون نے کیا مانع ہی مجھی اس کام سی اور مین نے دیکھا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتی ہوئی کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تہی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اسلئی کہ اسلام اُنکا بعد نزول سورۂ مائدہ کے تہا **ف** اور اسباب مین عمار و علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابو ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابو امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ اُنہون نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا اُنہون نے اور مسح کیا اپنی موزون پر سو کہا شہر بن حوشب نے اُنسی کچھہ اسباب مین سو جواب دیا اُنہون نے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی اور مسح کرتی سو کہا کیا سورۂ مائدہ کی قبل یا بعد تو کہا اُنہون نی مین اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد روایت کی ہی بات قبیصہ نے اُنسی خلد بن یاذر مدنی نے اُنسی مقاتل بن حیان نے اُنسی شہر بن حوشب نے اُنسی جریر نے اور روایت کیا قبیصہ نے ابراہیم بن ادہم سے اُنہون نے مقاتل بن حیان سے اُنہون نے شہر بن حوشب سے اُنہون نے جریر سی اور یہ حدیث مفسر ہی قرآنکی اسلئی کہ بعض لوگون نے جو انکار کیا ہی موزون کی مسح کا تو یہی کہا ہی اور تاویل کی ہی کہ مسح کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا موزون پر سورۂ مائدہ کی مشتبہ تہا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت مین کہ اُنہون نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتی ہوئی بعد نزول مائدہ کی **مترجم کہتا ہی** کہ آیت فرضیت وضو سورۂ مائدہ مین اُتری ہی تو بعضون نی سمجھا کہ شاید حضرت نے قبل نزول مائدہ کی مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سی اُنکا مفہوم اور مذہب ماظل ہوگیا کہ اُس سے تو ثابت ہوتا ہی مسح حضرت کے موزون کا بعد نزول ہی تو اب یہہ حدیث گویا آیہ وضو کی مفسر ہی

باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم

باب مسافر اور مقیم کی مدت مسح کی بیان مین **عن** خزیمۃ بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن المسح علی الخفین فقال للمسافر ثلث و للمقیم یوم و **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پوچہی آپ سے مدت مسح موزی کی سو فرمایا آپنے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن **ف** اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبدی ہی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین علی اور ابو بکرۃ اور ابو سہرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سی ہی روایت ہے **عن** صفوان بن عسال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتی ہی جب ہوتے ہم سفر مین کہ نہ اُتارین موزی اپنی تین دن اور رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اُتارین ہم پیشاب یا پیخانہ یا نیند کی سبب سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نی ابراہیم نخعی سے اُنہون نے ابو عبداللہ جدلی سی اُنہون نے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہین ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی نے کہا شعبہ نی نہین سنا ابراہیم نخعی نے ابو عبداللہ جدلی سی حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نی منصور سی ہم مجرہ مین تہی ابراہیم تیمی کی اور تمہارے ساتہہ ابراہیم نخعی بہی تہی سو روایت کی ہم سی ابراہیم تیمی نی اُنہون نے عمر بن میمون سے اُنہون نے ابو عبداللہ جدلی سی اُنہون نے خزیمہ بن ثابت سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مسح خفین کے باب مین کہا محمد نی سب سے اچھی اس باب مین حدیث صفوان بن عسال کی ہے **کہا** ابو عیسی نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد اُنکے تہے فقہا سی جیسی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتی ہین مسح کرتا رہی مقیم ایکدن اور ایک رات اور مسافر تین رات تین دن تک اور مروی ہی بعض علما سی کہ اُنہون نے کچھہ میعاد مقرر نہین کی مسح موزونکی اور یہی قول ہی مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہی

باب فی المسح علی الخفین اعلاہ واسفلہ

باب موزی کے نیچے اور اوپر مسح کرنیکے بیان مین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح اعلا الخف واسفلہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسح کیا اوپر موزی کے اور نیچی بہی **کہا** ابو عیسی نے اور یہی قول ہی کتنی لوگونکا صحابہ اور تابعین سی اور یہی کہتی ہین مالک اور شافعی اور اسحاق اور یہہ حدیث معلول ہے نہین روایت کیا اسکو کسی نی ثور بن یزید سی سوا ولید کی اور وہ بیچے مسلم کی ہین اور پوچہا مین نے ابو زرعہ اور محمد سی حال اس حدیث کا سو کہا دونون نی یہہ صحیح نہین اسلئی کہ ابن مبارک نے روایت کیا اسکو ثور سی اُنہون نے رجا سی کہا اُنہون نے پہنچی مجہی یہہ حدیث کاتب مغیرہ سی مرسلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہین ذکر کیا اُسمین مغیرہ کا

باب فی المسح علی الخفین ظاہرہما

باب بیان مین مسح کرنیکی موزون کے اوپر **عن** المغیرۃ ابن شعبۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاہرہما **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سی کہا دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے

ہو سی موزوں کے اوپر **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ کی حسن ہی اور مروی ہی عبد الرحمن بن ابی الزناد سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ عروہ سی وہ مغیرہ سی اور ہم نہین جانتی کسیکو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سی موزون پر مسح کرنیکی باب مین سوا عبد الرحمن کے اور یہی قول ہی کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نی کہ تہی مالک اشارہ کرتی عبد الرحمن بن ابی الزناد کی طرف یعنی اسکو ضعیف کہتی تہی **باب فی المسح علی الجوربین والنعلین** باب جوربین اور نعلین پر مسح کرنیکی بیانمین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بہت لوگونکا اہل علم سی اور اسی کے قایل ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری جوربین پر اور اگرچہ نعلین نہون جب جوربین ایسی سخت ہون کہ بی باندہی ٹہیری رہین اور اسباب بین الجوربین سی بہی روایت ہے **باب ما جاء فی المسح علی الجوربین والعمامۃ** باب جوربین اور عمامہ کے مسح کی بیانمین **عن** ابن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الخفین والعمامۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا موزون اور عمامی پر **ف** کہا بکر نی سُنا مین نے ابن مغیرہ سی اور ذکر کیا محمد بن بشار نی اس حدیث مین دوسری جگہہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نی پیشانی اور عمامی پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے مغیرہ بن شعبہ سی اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہین ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا سُنا مین نے احمد بن حسن سی کہتی تہے سُنا مین نے احمد بن حنبل سی کہتی تہی نہین دیکہا مین نے مثل یحیی بن سعید قطان کے اپنی آنکہون سے اور اسباب مین عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابو امامہ سی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے کتنے لوگونکا صحابہ سی جیسے ابو بکر اور عمر اور انس ہین اور یہی کہتی ہین اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری عمامہ پر اور کہا سُنا مین نے جارود بن معاذ سی کہتی تہے سُنا مین نے وکیع بن جراح سی کہتی تہے مسح عمامی کا کافی ہے اس حدیث کی روسی روایت کی ہمسے قتیبہ بن سعید نی اُنسے بشر بن مفضل نی اُنسی عبد الرحمن بن اسحاق نی اُنسی ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچہا مین نے جابر بن عبد اللہ سے حکم مسح موزہ کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے ہمارے اچہے ہیتے ہمارے اور پوچہا مین نے مسح عمامہ کا تو فرمایا ہان ہمولی بالونکو یعنی کچہہ سر کی بالون پر مسح کر لی باقی عمامہ پر اور کہا بہت علمائی صحابہ اور تابعین نے کہ مسح کری عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کری سر کا بہی اسکے ساتہ اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **عن** بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والخمار **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی موزون اور عمامہ پر **باب ما جاء فی الغسل من الجنابۃ** باب غسل جنابت کے بیانمین **عن** ابن عباس عن خالتہ میمونۃ قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فاغتسل من الجنابۃ فاکفأ الاناء بشمالہ علی یمینہ فغسل کفیہ ثم ادخل یدہ فی الاناء فافاض علی فرجہ ثم دلک بیدہ الحائط او الارض ثم تمضمض واستنشق وغسل وجہہ وذراعیہ فافاض علی راسہ ثلثا ثم افاض علی سائر جسدہ ثم تنحی فغسل رجلیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہین اپنی خالہ میمونہ سی کہا رکہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی واسطی پانی غسل کا سو نہائی آپ جنابت سے سو جہکی یا آپنے بائین ہاتہہ سے برتن دہنی ہاتہہ پر پہر دہوی دونون ہاتہہ پہر ہاتہہ ڈالا برتن مین اور پانی بہایا اپنی شرمگاہ پر پہر ملا اپنا ہاتہہ دیوار یا زمین سی پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہہ اور کلائیان دہوئین اور بہایا سر پر پانی تین بار پہر بہایا ساری بدن پر پہر جدا ہو کر اُس جگہہ سی پیر دہوئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ سی روایت ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابۃ بدأ یغسل یدیہ قبل ان یدخلہما الاناء ثم یغسل فرجہ ویتوضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یتربب شعرہ الماء ثم یحثی علی راسہ ثلث حثیات **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی اسکا کہ غسل کرین جنابت سے شروع کرتی اپنی دونون ہاتہہ دہونی سی قبل اسکی کہ ڈالین برتن مین پہر دہوتے شرمگاہ اور وضو کرتی مثل وضو اپنے کی نماز کی پہر بہگوتی اپنی بالونکو پانی پہر ڈالتی اپنے سر پر تین چلو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی علمانی غسل جنابت مین کہ وضو کری پہلی نماز کا سا پہر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پہر ساری بدن پر پہر پیر دہوے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتی ہین کہ اگر غوطہ مارے جنب پانی مین اور وضو نکری تو بہی کافی ہوتا ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب ہل تنقض المرأۃ شعرہا عند الغسل** باب اس بیانمین کہ عورت نہاتے وقت

عن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله اني امرأة اشد ضفر رأسي افانقضه لغسل الجنابة قال لا انما يكفيك ان تحثي عليه ثلاث حثيات من ماء ثم تفيضين على سائر جسدك الماء فتطهرين او قال فاذا انت قد تطهرت ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنی سر کی کیا کھولا کروں اسکو غسل جنابت کے لئے فرمایا اپنی نہیں کافی ہی تجھ کو تین چلو ڈالنا اوپر پانی کی پھر بہائے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہو گئی تو یا فرمایا فاذا انت قد تطهرت راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ عورت جب نہاوے جنابت سے تو کھولے اپنی چوٹی کافی ہی اسکو سر پر پانی بہانا باب ما جاء ان تحت كل شعرة جنابة باب اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر بال کی نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو ف اور اس باب میں علی اور انس سے بھی ہی ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے ہمیں پہچانتے ہم اسکو مگر انکی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہی انسے کئی ایک امامون نے اور انہون ہی نی یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سی اور کہتی ہیں انکو حارث بن وجیہ اور کہیں ابن وجیہ فقط باب الوضوء بعد الغسل باب بعد غسل وضو کی بیان میں عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتوضأ بعد الغسل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتی تھی غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ قول ہی بہت لوگونکا صحابہ اور تابعین سے کہ وضو نکری بعد غسل کے باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل باب اس بیان میں کہ جب ملجاویں عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہی غسل اور وہ جب ملتی ہیں کہ خشفہ قبل عورت میں داخل ہو عن عائشة قالت اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ جب بڑھ جاوے ختنے کا مقام ختنے کی مقام سی تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر نہائے ہم دونون ف اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور رافع بن خدیج سی عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بڑھ جاوے ختنہ کی جگہہ ختنی کی جگہہ سے تو واجب ہو چکا غسل کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندون سے کہ جب بڑھ جاوے اور ملجاوے مرد کی ختنہ کی جگہہ عورت کے ختنہ کی جگہہ سے تو واجب ہوتا ہی غسل اور یہی قول ہے اکثر علما صحابہ کا جیسے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور یہی قول ہی فقہا کا تابعین سے اور جو بعد انکے تھے جیسے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جب ملجاوے ختنہ کا مقام ختنے کی مقام سی تو واجب ہوتا ہی غسل باب ما جاء ان الماء من الماء باب اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہی کہ منی نکلی عن ابي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة في اول الاسلام ثم نهي عنها ترجمہ روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ فرمایا انہون نے کہ غسل جب ہی فرض ہوتا ہی کہ منی نکلے یہ ابتدای اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا ف روایت کی ہم سی احمد بن منیع نی انہون نے ابن مبارک سے انہون نے معمر سی انہون نے زہری سی اپنی اسناد سی اسی حدیث کی مانند کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہی کہ جب منی نکلی اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کری اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا یہ ابتدای اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابہ سی جیسے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ جب آدمی جماع کری اپنی عورت سے فرج مین واجب ہو چکا اوپر غسل اگرچہ انزال نہو روایت کی ہمسے علی بن حجر نی انہون نے شریک سے انہون نے ابی الحجاف سی انہون نے عکرمہ سی انہون نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے نہانا منی نکلنی سے فرض ہوتا ہی یہ حکم احتلام کا ہی کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں محمد سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سی کہتے تھے نہیں ملی ہمکو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سی اور اسباب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابو سعید سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنی سے فرض ہوتا ہی اور ابو الحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہی سفیان ثوری سے کہا انہون نے خبر دی ہمکو ابو الحجاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ باب فيمن يستيقظ ويرى بلا ولا يذكر احتلاما باب اسکے بیان میں کہ جو بیدار ہی اٹھکر اپنی کپڑون میں تری دیکھی اور احتلام کا خیال نہو عن عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه

علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولم یجد بللا قال لا غسل علیہ قالت ام سلمۃ یا رسول اللہ ھل علی المراۃ ترٰی ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ پوچھا رسول اللہ علیہ وسلم سی کہ جو شخص پاوی تری یعنی سونی کے بعد اور یاد نہ کرتا ہو خواب فرمایا آپنے وہ نہاوی اور پوچھا جو شخص گمان کرتا ہی کہ مجھکو نہانیکی حاجت ہوئی ہی اور پہر نہاوی اپنے کپڑون مین تری یعنی نشان منی کا فرمایا اُسکو نہانا کچھہ ضرور نہین اور کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ اگر عورت ایسا دیکھی کیا وہ بھی نہاوی آپنی فرمایا ہان عورتین تو مانند مردون کے ہین یعنی احکام شرع مین سب برابر ہین **کہا** ابوعیسی نے اور روایت کی ہی یہ حدیث عبداللہ بن عمر نی یعنی عبیداللہ بن عمر سی یعنی حدیث حضرت عائشہ کی کہ جب پاوے آدمی تری اور یاد نہ کرتا ہو احتلام اور عبداللہ کو ضعیف کہا ہی یحیی بن سعید قطان نے اُنکی حافظہ کی سبب سے اور یہی قول ہی کتنی ایک علما کا صحابہ و تابعین سے کہ جب جاگی اور دیکھی تری تو غسل کری اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علمانی تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہی کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھی خواب اور مذی دیکھی تری تو غسل نہین ضرور اسکو تمامی علما کی نزدیک **ترجمہ کہتا ہی** یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھی اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور متفق علیہ مسئلہ ہی اور جب تری دیکھی تو بعضون نے کہا ضرور نہانا چاہئی خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہو اور بعضون نے کہا جب یقین ہو کہ منی کی ہی نہین تو نہانا ضرور نہین **باب ما جاء فی المنی والمذی** باب بیان مین منی اور مذی کی **عن** علی قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل **ترجمہ** روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مذی کا حال تو آپنی فرمایا مذی سی وضو واجب ہوتا ہی اور منی سی غسل **ف** اور اسبابین مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سی بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی بواسطہ حضرت علی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندون سی کہ مذی سی وضو اور منی سی غسل واجب ہوتا ہی اور یہی قول ہی تمامی اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **باب فی المذی یصیب الثوب** باب بیان مین مذی کی جب کپڑی مین لگجاوی **عن** سعید بن عبید ھو ابن السباق عن ابیہ عن سہل بن حنیف قال کنت ألقی من المذی شدۃ وعناء فکنت اکثر منہ الغسل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسألتہ عنہ فقال انما یجزئک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ کیف بما یصیب ثوبی منہ قال یکفیک ان تأخذ کفا من ماء فتنضح بہ ثوبک حیث ترٰی انہ اصاب منہ **ترجمہ** روایت ہی سعید ابن عبید سی کہ وہ بیٹی ساق کی ہین وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ سہل بن حنیف سی کہا کہ پہنچتی تہی مجھکو سختی اور تکلیف مذی سی کہ مین نہاتا تہا اُس سے بار بار سو ذکر کیا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور پوچھا سو فرمایا آپنی کافی ہی تجھکو وضو کرنا یعنی مذی سی وضو ٹوٹتا ہی غسل واجب نہین ہوتا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا کرون اگر لگجاوی کپڑی مین کہا کافی ہی تجھکو کہ ایک چلو پانی لیکر اُسپر چھڑک دی جہان لگی دیکھی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور نہین جانتی ہم کسیکو کہ روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی مین سوای محمد بن اسحاق کی اور اختلاف ہے علما کا مذی مین جب لگے کپڑے پر بعضی کہتی ہین غسل ضرور ہی اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کافی ہی پانی چھڑکنا اور کہا احمد نی امید ہے مجھکو کہ کافی ہو پانی چھڑکنا **باب فی المنی یصیب الثوب** باب بیان مین منی کے جب کپڑے مین لگجاوے **عن** ھمام بن الحارث قال ضاف عائشۃ ضیف فامرت لہ بملحفۃ صفراء فنام فیھا فاحتلم فاستحیی ان یرسل الیھا وبھا اثر الاحتلام فغمسھا فی الماء ثم ارسل بھا فقالت عائشۃ لم افسد علینا ثوبنا انما کان یکفیہ ان یفرکہ بأصابعہ ورب ما فرکتہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأصابعی **ترجمہ** روایت ہی ہمام بن حارث سی کہا کہ ایک مہمان آیا حضرت عائشہ کی پاس سو حکم کیا آپنے اُسکو زرد چادر دینی کا پہر سویا وہ اور احتلام ہوا اُسکو سو شرمایا کہ بھیجی چادر کو حضرت عائشہ کی پاس اور اُسمین منی بہری ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی مین پہر بھیجدیا تو فرمایا حضرت عائشہ نی کیون خراب کردی ہماری چادر کافی تہا اُسکو کہرچنا انگلیون ہی اور مین نے اکثر کہرچی ہی منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی سے اپنی انگلیون سے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی فقہا کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتی ہین منی جب لگی کپڑی مین تو کافی ہی کہرچ ڈالنا دھونا ضرور نہین اور ایسا ہی روایت کیا ہی منصور نی ابراہیم سی اُنہون نی ہمام بن حارث سے اُنہون نے حضرت عائشہ سی مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہی ابومعشر سی یہ حدیث روایت کرتی ہین وہ ابراہیم سی وہ اسود سی وہ حضرت عائشہ سی اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہی **عن** عائشۃ انہا غسلت منیا من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ سے

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور حدیث حضرت عائشہ کی منی دھونیکی جامہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کچھ مخالف نہیں ہی اُس حدیث کی جسمین کُھرچنا ہی کافی ہی اور اچھا لگتا ہی مرد کو کہ نہ کہائی دھی اثر منی کا اپنی کپڑی پر اور ابن عباس نے کہا منی بمنزلہ تھوک کی ہے پھینکدی اُسکو اور دُور کردی اگرچہ لکڑی ہی ہوسکی **باب فی الجنب ینام قبل ان یغتسل** باب جنب کے بیانمین کہ بی نہاسی سو رہی **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب ولا یمس ماءً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتی تھی جنابت مین اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتی تھی **ف** روایت کی ہے ہناد نی اُنہون نے وکیع سی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحاق سی مانند اوپر کی روایت کی **کہا** ابو عیسے نے یہی قول ہے ابن مُسیب وغیرہ کا اور مروی ہی اکثر لوگون سے وہ روایت کرتی ہین اسود سی بواسطہ حضرت عائشہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرلیا کرتی تھی سونی سی پہلی اور یہ زیادہ صحیح ہی ابی اسحاق کی حدیث سے جو مروی ہی اسود سی اور روایت کی ابی اسحاق سی یہ حدیث شعبی اور ثوری اور کتنی لوگون نے اور گمان ہے کہ اسمین غلطی ہوئی ابی اسحاق سی **باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام** باب اس بیانمین کہ جنب جب نی لگی تو وضو کرلی **عن** عمر انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایرقد احدنا وھو جنب قال نعم اذا توضأ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سی پوچھا اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سو رہی کوئی ہم مین کا جنابت مین آپنی فرمایا ہان مگر جب وضو کرلی **ف** اور اسبابمین عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور اُم سلمہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عمر کی اسباب مین بہت اچھی اور صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی صحابیون اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتی ہین جب ارادہ کری جنب سونیکا تو وضو کرلی **باب ما جاء فی مصافحۃ الجنب** باب جنب سے مصافحہ کرنیکے بیانمین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ وھو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت واین ذھبت قلت انی کنت جنبا قال ان المؤمن لا ینجس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ ملاقات کی اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ جُنب تھی کہا ابو ہریرہ نی مین آنکھہ بچاکر نکل گیا حضرت کے پاس سی اور نہایا اور پھر آیا سو فرمایا آپنے کہان چلدئی تھی تم یا کہان تھی عرض کیا مینے میں جنب تھا فرمایا آپنے مؤمن کبھی ناپاک نہین ہوتا **ف** اور اسبابمین روایت ہے حذیفہ سی کہا ابو عیسے نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے بعضون نے اہل علم سی مصافحہ کرنیکی جنب سی اور کہا کچھہ مضائقہ نہین جنب اور حائض کے پسینی مین **باب فی المرأۃ ترٰی فی المنام مثل ما یری الرجل** باب اُس عورت کی بیانمین جو خواب مین دیکھی ایسی چیز کو جو دیکھتا ہی مرد یعنی صحبت کرنا **عن** ام سلمۃ قالت جاءت ام سلیم لبنۃ ملحان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق فھل علی المرأۃ تعنی غسلا اذا ھی رأت فی المنام مثل ما یری الرجل قال نعم اذا ھی رأت الماء فتغتسل قالت ام سلمۃ فلطمت لھا فضحت النساء یا ام سلیم **ترجمہ** روایت ہی ام سلمہ سی کہ آئین ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تو شرماتا نہین حق سی سو کیا عورت پر بھی ہی یعنی غسل جب دیکھی خواب مین جیسا دیکھتا ہی مرد تو فرمایا ہان اُسپر بھی غسل ہے جب دیکھی وہ منی تو نہاوی کہا اُم سلمہ نے کہا مینے تو فضیحت کیا عورتونکو ہی ام سلیم **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی تمامی فقہا کا کہ عورت جب دیکھی خواب مین جو دیکھتا ہی مرد اور انزال بھی ہو تو بیشک اُسپر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور شافعی کا اور اسبابمین روایت ہے اُم سلیم اور خولہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس سے **باب فی الرجل یستند فی المرأۃ بعد الغسل** باب اس بیان مین کہ مرد بعد نہانی کی اپنا بدن عورت کے بدن سے لگاوی گرمی لینی کو **عن** عائشۃ قالت ربما اغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ ثم جاء فاستدفأ بی فضممتہ الی وما اغتسل **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی فرمایا کہ اکثر نہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سی پھر آتی اور گرمی لیتی ہیر بدنسی سو مین چمٹا لیتی اُنکا اپنی ساتھہ اور مین نہائی نہین ہوتی تھی **کہا** ابو عیسے نے اس حدیث کی اسناد مین کچھہ مضائقہ نہین ہے اور یہی قول ہی کتنی لوگونکا صحابہ اور تابعین سے کہ مرد جب نہاگئی تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدنسی اور سو رہی اُسکے ساتھہ اُسکے نہانی سی پیشتر اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب التیمم للجنب اذا لم یجد الماء** باب جنب کے تیمم مین جب نہاوی پانی **عن** ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الصعید الطیب طھور المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرتہ فان ذلک خیر وقال محمود فی حدیثہ ان الصعید الطیب وضوء المسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے

کلمہ ہو قول بعض مفسرین کا اور بعض کہتے ہین قول صاحب شریعت کا ہو قول اللہ کا ۱۲

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ پانی نہ پاوے دس برس تک پھر جب پانی پاوے تو لگاوے اپنی بدن پر یہ بہتر ہے اُسکو اور کہا محمود نے اپنی روایت میں ان الصعید الطیب وضوء المسلم اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اسباب میں روایت ہے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے **کہا** ابوعیسےٰ نے ایسی ہی روایت کیا کتنی راویوں نے خلد خدا سنی اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے عمرو بن بجدان سے اُنہوں نے ابی ذرسے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابوقلابہ نے ابی اسماء سے اُنہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں اُنہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اُس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمامی فقہاء کا کہ جب اور حائض جبتک پاوے میں پانی تیمم کرتی رہیں اور نماز پڑھتے اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمم جائز نہیں جانتی جنب کے لئے اگرچہ نہ پاوے پانی اور مروی ہے کہ اُنہوں نے چھوڑ دیا اپنی قول کو اور کہنے لگی جب پانی نہ پاوے تو تیمم کرلی جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب ماجاء فی المستحاضۃ** باب مستحاضہ کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت جاءت فاطمۃ ابنۃ ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوٰۃ قال لا انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی قال ابومعاویۃ فی حدیثہ وقال توضأی لکل صلوٰۃ حتی یجیء ذلک الوقت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں حضرت فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا آپ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آوے حیض کے دن تو نماز چھوڑ دی اور جب جاتی رہیں حیض کے دن تو غسل کرلو نماز پڑھو اور کہا ابومعاویہ نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اُسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے جب جاچکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کی لئے یہانتک کہ پھر آوے وہی وقت یعنے دن حیض کے جب تک نہ آوے ہر نماز کی لئے وضو تازہ کرلیا کر **ف** اور اسباب میں اُم سلمہ سے روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنی علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جاویں تو غسل کرے اور وضو کرلیا کرے ہر نماز کی لئے **باب ماجاء ان المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوٰۃ** باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز کی لئے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی المستحاضۃ تدع الصلوٰۃ ایام اقرائہا التی کانت تحیض فیہا ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوٰۃ وتصوم وتصلی **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کی حق میں کہ چھوڑ دیوے نماز جن دنوں میں اُسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کی اور وضو کرتی رہے ہر نماز کی لئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے **ف** روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث فقط شریک ہی بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا۔ کہا میں نے عدی ابن ثابت روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے اُنکے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام اُنکا اور ذکر کیا میں نے قول یحیی بن معین کا اُنسے کہ نام اُنکے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نکیا اُسکا بخاری نے اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کی لئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات ہے اور اگر وضو کرلیوے ہر نماز کی لئے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیوے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشا اور ایک میں صبح **باب فی المستحاضۃ انہا تجمع بین الصلوٰتین بغسل واحد** باب اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کرکے پڑھ لیا کرے **عن** زبرا ابن محمد بن طلحۃ عن عمہ عمران بن طلحۃ عن امہ حمنۃ ابنۃ جحش قالت کنت استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ انی استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فما تامرنی فیہا فقد منعتنی الصیام والصلوٰۃ قال انعت لک الکرسف فانہ یذہب الدم قالت ہو اکثر من ذلک قال فلجمی قالت ہو اکثر من ذلک قال فاتخذی ثوبا قالت ہو اکثر من ذلک انما اثج ثجا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سامرک بامرین ایہما صنعت اجزأ عنک فان قویت علیہما فانت اعلم فقال انما ہی رکضۃ من الشیطان فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی فاذا رایت انک قد طہرت واستنقأت فصلی اربعۃ وعشرین لیلۃ او ثلثۃ وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی وصلی فان ذلک یجزئک وکذلک فافعلی کما

تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم بن محمد ابن طلحہ سے وہ روایت کرتی ہے اپنی چچا عمران ابن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ بنت جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی ہوں اور خون استحاضہ آتا ہے بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فتوی پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے انکو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ استحاضہ آتا ہے مجھکو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھکو اور بازرہنے ہونمیں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ نے بیان کرتا ہوں تجھسے روئی رکھنے کو کہ اس سے بند ہوجاتا ہے خون عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے فرمایا آپ نے لنگوٹ باندھ عرض کیا انہوں نے وہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ نے رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کی اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں بیان کرتا ہوں تجھکو دو حکم جسپر چاہے تو کافی ہو تجھکو پس اگر قابو پاوی تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے تو پھر فرمایا آپنے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے سو حیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کی جو مدت حیض تیری مقرر ہو اُن دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گذر جاویں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھی تو کہ پاک ہوچکی اور صاف ہوچکی تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھ دن حیض کے ہوں یا نماز پڑھتی رہ تیئیس رات اور دن تک یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھکو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسی حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا اور اگر تجھسے ہوسکے کہ تاخیر کرے ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہاوے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشا میں اور نہا کر کپڑا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کرلے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھکو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو عبید اللہ ابن عمر رقی اور ابن جُریج اور شریک نے عبد اللہ ابن محمد بن عقیل سے اُنہوں نے ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ سے اُنہوں نے اپنی چچا عمران سے اُنہوں نے اپنی ماں حمنہ سے مگر ابن جریج کہتی ہیں عمران بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد ابن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانتی ہو اپنی حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اسطرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اُسکے زرد تو حکم اُسکا فاطمہ بنت ابی حُبیش کی حدیث کی موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کی ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے اُن دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنی لگی اور پہلے سے اُسکے دن بھی مقرر نہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکی تو اُسکا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کی موافق ہے اور کہا شافعی نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنی لگی اور قبل اسکے حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک اگر پاک ہوگئی پندرہ دن میں اس سے پہلے تو وہی اُسکے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضا کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایکدن اور رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض کی ایک رات دن ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے خلاف ہے بعض علما کا مدت حیض میں بعضوں نے کہا ہے کہ اقل مدت تین رات دن ہے اور اکثر دس رات دن اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اسی پر فتوی ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے اُنسے اسکی خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطا ابن ابی رباح کا اور اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابی عبیدہ کا **باب ما جاء فی المستحاضۃ انہا تغتسل عند کل صلوۃ** باب اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز کی وقت **عن** عائشۃ انہا قالت استفتت ام حبیبۃ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ فقال لا انما ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی فکانت تغتسل لکل صلوۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھکو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز آپنے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کی لئے **ف** کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا غسل کرنیکا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام اُنہوں نے اپنی اجتہاد سے کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتی ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا حضرت عائشہ

نی کہ ام حبیبہ نی پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہی بعض علما نی مستحاضہ غسل کریا کری ہر نماز کی وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے اُنہون نی عمرہ اور عروہ سی
اُنہون نے عائشہ رضی سی **باب ماجاء فی الحائض انہا لا تقضی الصلوٰۃ** باب اس بیانمین کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑہی **عن** معاذۃ
ان امراۃ سالت عائشۃ قالت اتقضی احدنا صلوتہا ایام محیضہا فقالت احروریۃ انت قد کانت احدنا تحیض فلا تومر بقضاء **ترجمہ** روایت
ہی معاذہ سی کہ ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کیا قضا پڑہی حیض کے دنونکی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ نی کیا تو حروریہ ہی ہم مین سے ہر ایک کو حیض آتا
تہا اور حکم نہوتا تہا قضا کا **کہا** ابو عیسےٰ نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کئی سندون سے کہ حائضہ نہ قضا کری نماز کی اور ہی قول ہے
تامی فقہا کا اسمین اختلاف نہین کسیکا کہ حائض قضا نکری نماز ایام حیض کی اور قضا کری روزہ کی **باب ماجاء فی الجنب والحائض انہما لا یقرءان**
القرآن باب اس بیانمین کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑہی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقرء الحائض ولا الجنب
شیئا من القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پڑہی حائض اور جنب قرآن مین سی کچہہ **ف** اور اسبابمین روایت ہے حضرت علی
سے **کہا** ابو عیسےٰ نی ابن عمر کی حدیث کو نہین پہچانتی ہم مگر اسمٰعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین موسیٰ بن عقبہ سی وہ نافع سی وہ ابن عمر سی وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نی نہ پڑہی قرآن حائض اور جنب اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد اُنکے تہی مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور
احمد اور اسحاق کے کہ کہتی ہین نہ پڑہین حائض اور جنب قرآن سے کچہہ مگر تہوڑا ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہی جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ پڑہنی
کہا ترمذی نی اور سنا مین نی محمد بن اسمٰعیل کو کہ اسمٰعیل بن عیاش روایت کرتی ہین اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گویا کہ اُنہون نی ضعیف جانا اسمٰعیل کی اسی واسطے کہ
کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلی اُنہون ہی نی روایت کی ہو اور کہا اسمٰعیل بن عیاش کے وہی حدیث معتبر ہی جو اہل شام سی روایت کرین اور کہا احمد بن حنبل نی اسمٰعیل بن عیاش اچہی مین یقینا
سی اور بقیہ بہت حدیثین منکر ثقہ لوگون سے روایت کرتی ہین **کہا** ابو عیسےٰ نی روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نی کہا سنا مین نے احمد بن حنبل سی وہ کہتی تہی یہی بات
باب ماجاء فی مباشرۃ الحائض باب بوس و کنار مین حائض کے ساتہہ **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا احضت یامرنی ان اتزر ثم یباشرنی **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ جب مین حائضہ ہوتی تو حکم کرتی مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت
باندہنی کا پہر بوس و کنار کرتی میری ساتہہ **ف** اور اسبابمین روایت ہے اُم سلمہ اور میمونہ سی **کہا** ابو عیسےٰ نی حدیث عائشہؓ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگونکا صحابہ اور
تابعین سی اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نی **باب ماجاء فی مواکلۃ الجنب والحائض وسورہما** باب جنب اور حائض کی ساتہہ
کہانی اور اُنکی جوٹہی کی بیانمین **عن** حرام بن معاویۃ عن عمہ عبد اللہ بن سعد قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن مواکلۃ الحائض فقال
واکلہا **ترجمہ** روایت ہے حرام بن معاویہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی چچا عبد اللہ بن سعد سی کہا پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہانا کہانا حائض کے ساتہہ فرمایا آپ نے
کہانا کہانا اُسکے ساتہہ **ف** اور اسبابمین حضرت عائشہ اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نی حدیث عبد اللہ بن سعد کی حسن ہی غریب ہی اور یہی قول ہی تمامی علما کا کہ حائض کے
ساتہہ کہانا کہانا کچہہ مضائقہ نہین ہے اور اختلاف کیا ہی اُسکے وضو کی بچی ہوئی پانی مین سو بعضون نی مکروہ کہا ہی اور بعضون نی رخصت دی ہی **باب ماجاء**
فی الحائض تتناول الشیء من المسجد باب اس بیانمین کہ حائض کوئی چیز مسجد مین سی لیلی **عن** القاسم بن محمد قال قالت عائشۃ
قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد قالت قلت انی حائض قال ان حیضتک لیست فی یدک **ترجمہ** روایت ہی قاسم
بن محمد سی کہا اُنہون نی کہا عائشہ نی فرمایا مجہسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لیلی بورپا مسجد سی کہا عائشہ نی عرض کیا مین نے کہ حائضہ ہون فرمایا حیض تیرا نہین کچہہ تیری ہاتہہ مین
ف اور اسبابمین ابن عمر اور ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نی حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی تمامی اہل علم کا ہم نہین جانتی ہم اسمین اختلاف کہ
کچہہ مضائقہ نہین اگر لیلی حائضہ کچہہ مسجد مین سی باہر رکر **باب ماجاء فی کراہیۃ اتیان الحائض** باب حائضہ سی صحبت حرام ہونیکی بیانمین
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتی حائضا او امراۃ فی دبرہا او کاہنا فقد کفر بما انزل علی محمد **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ
سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو صحبت کری حائضہ سی یا کسی عورت سی اُسکی پچہی سی یا آدمی کاہن کی پاس یعنی غیب کی خبر پوچہی تو بیشک منکر ہوا اُسکا جو اُترا محمد پر یعنے

قرآن کا **کہا** ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم ارم کی وہ روایت کرتی ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابوہریرہ سے اور یہ فرمانا حضرت کا علما کی نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کی ہے اور روایت ہے حضرت سے کہ فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمد نے اس حدیث کو از روئے اسناد کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے **باب ما جاء فی الکفارۃ فی ذلک** باب اس کی کفارہ کی بابت میں **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یقع علی امرأتہ وھو حائض قال یتصدق بنصف دینار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی جماع کر بیٹھے اپنی عورت سے جبکہ حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دیوے آدھا دینار **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار وان کان دما اصفر فنصف دینار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو وے خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کی باب میں مروی ہے موقوف ہے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع بھی یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ ہی مغفرت والا ہے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم **باب ما جاء فی غسل دم الحیض من الثوب** باب کپڑے سے خون حیض دھونے کی بابت میں **عن** اسماء ابنۃ ابی بکر الصدیق ان امرأۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب یصیبہ الدم من الحیضۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم رشیہ وصلی فیہ **ترجمہ** روایت ہے اسماء ابی بکر صدیق کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے کھرچ اسکو پھر مل ڈال کر انگلیوں سے پھر پانی بہا دے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے میں **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ام قیس بنت محصن سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث اسماء کی خون حیض کی باب میں حسن بھی صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا کہ جس نماز پڑھ لی اس کپڑے سے خون حیض دھونے کی سو کہا بعض علما نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم سے ہے اور نماز پڑھ چکا ہے تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں احد یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علما تابعین سے غیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اسکا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں **باب ما جاء فی کم تمکث النفساء** باب اس بیان میں کہ عورتیں نفاس میں کب تک ہیں **عن** ام سلمۃ قالت کانت النفساء تجلس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین یوما وکنا نطلی وجوھنا بالورس من الکلف **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی میں چالیس روز تک اور ہم ملتی تھیں اپنی مونہہ پر ٹمنا جھائیوں کے سبب سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابوسہل کے کہ وہ روایت کرتی ہیں مسۃ الازدیہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے علی بن عبد الاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہے علما اور تابعین کا اور جو بعد انکی تھی کہ نفساء نماز چھوڑ دیں چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جاوے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کی بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز پڑھے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند ہو اور مروی ہے عطا بن ابی رباح اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند ہو **باب ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائہ بغسل واحد** باب اس بیان میں کہ مرد کئی بی بیوں سے صحبت کرکے اخیر میں ایک غسل کرے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے **ف** اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنی علما کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنیکی اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور روایت کرتی ہیں سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے **باب ما جاء اذا اراد ان یعود توضأ** باب اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنیکا وضو کرلے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینھما وضوءا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے

اور پھر ارادہ کری دوبارہ صحبت کا تو وضو کرلی اُن دونوں کے بیچمیں **ف** اور اس باب میں روایت ہے عمر سی **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہی اور یہی قول ہی عمر بن خطاب
کا اور بہت علما کا کہتی ہیں کہ جب ارادہ کری کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنیکا تو وضو کرلی اُس سے پہلی اور ابوالسوّل کا نام علی بن داؤدی اور ابوسعید خدریکا نام سعد بن مالک بن سنان ہی

باب ما جاء اذا اقیمت الصلوٰۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء باب اس بیانمیں کہ جب اقامت ہو
نماز کی اور حاجت ہو پاخانیکی تو پہلی پاخانی جالیوی **عن** ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبداللہ بن الارقم قال اقیمت الصلوٰۃ فاخذ بید رجل فقدمہ
وکان امام القوم وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوٰۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء **ترجمہ** روایت ہی ہشام
ابن عروہ سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سی کہا عروہ نی تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑلیا عبداللہ بن ارقم نی ہاتھہ اکیمرد کا اور آگی بڑہادیا اُسکو اور عبداللہ امام تھی
قوم کی اور کہا عبداللہ نی سنا میں نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جب تکبیر ہو نماز کی اور کسیکو حاجت ہو پاخانی کی تو پہلے پاخانی جائی **ف** اور اسباب میں عائشہ اور ابی
اور ثوبان اور ابی امامہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا مالک ابن انس اور یحیی بن سعید قطان اور کئی حافظان حدیث
نی ہشام ابن عروہ سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سی وہ عبداللہ بن ارقم سی اور روایت کیا وہیب وغیرہ نی ہشام ابن عروہ سی اُنہوں نی بجائے ابی کے عم کہا یعنی اکیمرد سی اُنہوں نی عبداللہ
ابن الارقم سی اور یہی قول ہی کتنی صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق کہ کھڑا ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانی پیشاب کی اور کہتی ہیں احمد و اسحاق اگر شروع کرے
نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑی جبتک کہ حاجت شدید نہو اور کہا بعض اہل علم نی کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑہنی میں پیشاب اور پاخانی کی حاجت ہوتی ہو جبتک
تقاضای شدید نہو **باب ما جاء فی الوضوء من الموطی** باب گرداہ دہونیکی بیانمیں **عن** ام ولد لعبدالرحمن بن عوف قالت قلت
لام سلمۃ انی امرأۃ اطیل ذیلی واکنس فی المکان القذر فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہ ما بعدہ **ترجمہ** روایت ہی عبدالرحمن
بن عوف کی ام ولد سی کہا اُنہوں نے کہا میں نی ام سلمہ سی میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں میں اور چلتی ہوں ناپاک جگہ میں سو فرمایا ام سلمہ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی پاک کردیتا ہی اُسکو اُسکے بعد کا رستہ **ف** اور روایت کیا عبداللہ بن مبارک نی اس حدیث کو مالک ابن انس سی اُنہوں نی محمد ابن عمارہ سی اُنہوں نی محمد ابن ابراہیم
سی اُنہوں نی ہود بن عبدالرحمن بن عوف کی اُم ولد سی اُنہوں نی ام سلمہ سی اور وہ ایک ہم ہی حقیقت میں روایت ابراہیم ابن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سی ہی کہ وہ روایت
کرتی ہیں اُم سلمہ سی اور یہی صحیح ہی اور اسباب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہ ہم نماز پڑہتی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور بند ہوتی تھی راہ کی گرد کو **کہا** ابوعیسے
نی اور یہی قول ہی کتنی عالموں کا کہ جب چلی آدمی ناپاک جگہہ میں تو نہیں واجب اُسکو پیرو ہونا مگر بجاست گیلی ہو تو دہوڈالی **باب ما جاء فی التیمم** باب تیمم کی بیان
میں **عن** عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بالتیمم للوجہ والکفین **ترجمہ** روایت ہے عمار بن یاسر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اُنکو تیمم کا
منہ اور ہتیلیوں پر **ف** اور اسباب میں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسی نے حدیث عمار کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی اُنسی کئی سند و نسی اور یہی قول ہی کتنے
علما صحابہ کا شامل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنی لوگونکا تابعین سی جیسی شعبی اور عطا اور مکحول کہتی ہیں کہ تیمم ایکہی دفعہ ہاتہہ مارنا ہی منہ اور ہتیلیونکی لیی اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا اور
کہا بعض اہل علم نی اُنہیں میں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمم میں دوبار ہاتہہ مارنا ہی ایکبار منہ کے لئی اور دوسری بار دونوں ہاتہوں کے لئی کہنیوں تک اور یہی قول ہی سفیان
ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہی یہی بات عمار سی تیمم میں کہ کہا اُنہوں نی تیمم منہ اور ہتیلیوں پر ہی کئی سندوں سی اور مروی ہی عمار سی کہ کہا اُنہوں نی تیمم
کیا ہمنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہی بعض علما نی حدیث عمار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جسمیں منہ اور ہتیلیونکا ذکر ہی تیمم کی باب میں
اسیواسطے کہ روایت کی اُنہیں نی حدیث شانوں اور بغلونکی کہا اسحق ابن ابراہیم نی حدیث عمار کی تیمم کی باب میں جسمیں منہ اور ہتیلیونکا ذکر ہی صحیح ہی اور حدیث عمار کی جسمیں مذکور
ہی کہ تیمم کیا ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ شانوں اور بغلوں تک کچھہ مخالف نہیں منہ اور ہتیلیوں والی حدیث کے اسلئی کہ اُنہوں نی یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی
ہمکو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمم کرنیکا بلکہ یہ اُنکا فعل تہا پھر جب پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو آپنے حکم کیا منہ اور ہتیلیونکا اور دلیل اس بات پر یہ ہی کہ فتوی دیا عمار نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد منہ اور ہتیلیوں پر تیمم کرنیکا تو اس سی بھی معلوم ہوا کہ پہلی اُنہوں نی شانوں تک تیمم کیا ہوگا بعد اسکی جب حضرت نے اُنکا حکم فرمایا تو ہتیلیوں تک کرنی لگی
اور اپنی فعل کو چہوڑ دیا روایت کی ہمسی یحیی بن موسی نی اُنسی سعید بن سلیمان سی اُنسی ہشیم سی اُنسی محمد بن خالد قرشی سی اُنسی داؤد بن حصین سی اُنسی عکرمہ سی اُنسی ابن عباس سی کہ

سوال کیا ابن عباس ہی تیمم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہی وضو کی کہ میں فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق یعنی دھوؤ تم اپنی مونہہ اور ہاتھہ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمم کی باب میں فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ یعنی مسح کرو مونہہ پر اور ہاتھ پر اور یہاں مسح کی صفت کو نہیں بیان کیا ضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کی باہیں والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھہ کاٹو اسکے اور ثابت ہوا سنت ہی یعنی حدیث ہی ہاتھہ کاٹنا کلائیوں تک تو معلوم ہوا کہ یہ کا اطلاق کلائیوں تک ہی آتا ہی تو تیمم ہی مونہہ اور کلائیوں تک ہاتھہ پر کرنا چاہئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہی **باب +**

ترجمہ کہتا ہی اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ کچھ نہیں نکلا قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ باب محدث کی قرآن پڑھنے کے باب میں ہو گا واللہ اعلم **عن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال مالم یکن جنبا **ترجمہ** روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو قرآن پڑھاتے تھی ہر حال میں سوائی جنابت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی صحابیوں اور تابعین کا کہتی ہیں بی وضو آدمی قرآن پڑھی مگر مصحف چھوئیں بی جنابت کی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور احمد اور شافعی اور اسحاق کا **باب ماجاء فی البول یصیب الارض** باب بیان میں زمین کے جسپر پیشاب ہو **عن** ابی ھریرۃ قال دخل اعرابی المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فصلی فلما فرغ قال اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا والتفت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد تحجرت واسعا فلم یلبث ان بال فی المسجد فاسرع الیہ الناس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھریقوا علیہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء ثم قال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوی تھی پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھہ اور محمد پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھہ کسی پر پھر کر دیکھا اسطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا تو نے تنگ کر دی بڑی چیز کو یعنی رحمت کو سو تو ہوی نے پیشاب کر دیا اسنی مسجد میں اور دوڑے لوگ اسکی طرف لگے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہاؤ اوسپر ایک ڈول پانی اور ڈول کو شک ہی کہ سجلا فرمایا یا ڈول پانی سو تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو تم آسانی کی لئی نہ سختی کے واسطی **ف** کہا سعید نے کہ یہ حدیث صحیح ہی یحییٰ بن سعید نے انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع سی بھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نی زہری سی انہوں نی عبید اللہ بن عبد اللہ سی انہوں نی ابی ہریرہ سی

بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سی جو بڑا مہربان ہی رحم والا

ابواب الصلوٰۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب نماز کے جو آئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی

باب ماجاء فی مواقیت الصلوٰۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب بیان میں نماز کی وقتوں کی جو روایت کیئے گئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امنی جبرئیل عند البیت مرتین فصلی الظھر فی الاولی منھما حین کان الفیء مثل الشراک ثم صلی العصر حین کان کل شیء مثل ظلہ ثم صلی المغرب حین وجبت الشمس وافطر الصائم ثم صلی العشاء حین غاب الشفق ثم صلی الفجر حین برق الفجر وحرم الطعام علی الصائم وصلی المرۃ الثانیۃ الظھر حین کان ظل کل شیء مثلہ لوقت العصر بالامس ثم صلی العصر حین کان ظل کل شیء مثلیہ ثم صلی المغرب لوقتہ الاول ثم صلی العشاء الاخرۃ حین ذھب ثلث اللیل ثم صلی الصبح حین اسفر قلیلا ثم التفت الی جبرئیل فقال یا محمد ھذا وقت الانبیاء من قبلک والوقت فیما بین ھذین الوقتین **ترجمہ** روایت کی ابن عباس نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نی کعبہ کی نزدیک دو بار سو نماز پڑھی ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کی تسمہ کی پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اسکی پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نی پھر پڑھی عشا جب غائب ہو گئی شفق پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اسکی برابر جو وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا پھر مغرب پڑھی پہلی ہی وقت پھر عشا پڑھی جب گذر گئی تہائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہو گئی زمین پھر پھری میری طرف جبرئیل اور کہا اے محمد یہی وقت ہی انبیاء کا جو تجھسی پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں وقت ہی

ف اور اسی باب میں ابی ہریرہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے بھی روایت ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امنی جبرئیل فذکر نحو حدیث ابن عباس بمعناہ وذکر ان کرفیہ لوقت العصر بالامس **ترجمہ** یعنی روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن **ف** اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر سے وہ روایت کرتی ہیں جابر بن عبد اللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب ومنہ** یہ باب بھی اسی بیان میں ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للصلوٰۃ اولا وآخرا وان اول وقت صلوٰۃ الظہر حین تزول الشمس واٰخر وقتہا حین یدخل وقت العصر وان اول وقت العصر حین یدخل وقتہا وان اٰخر وقتہا حین تصفر الشمس وان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس وان اٰخر وقتہا حین یغیب الشفق وان اول وقت العشاء الاٰخرۃ حین یغیب الافق وان اٰخر وقتہا حین ینتصف اللیل وان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اٰخر وقتہا حین تطلع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کی وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور اول ظہر کی وقت کا جب ہے کہ ڈھلی آفتاب اور آخر اسکا جب ہے کہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اسکا وقت آوے اور آخر وقت اسکا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کی جب ڈوبی آفتاب اور آخر اسکا جب ڈوبی شفق اور اول وقت عشا کی ڈوبی شفق اور آخر اسکا جب آدھی رات ہو اور شروع وقت صبح کی وقت کا ہے کہ طلوع کرے صبح صادق اور آخر اسکا جب سورج نکلے **ف** اور اسباب میں عبد اللہ بن عمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتا تھا حدیث اعمش کی مجاہد سے بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں مفضل کی حدیث سے جو مذکور ہے اعمش سے اور اسمیں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن مفضل سے روایت کی ہے کہا

متفقعات یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوکا ایک ہے **ف** اور اسباب مین ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی اکثر عالمون نے صحابیون مین سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی ابوبکر اور عمر نی اور جو بعد انکی تہی تابعین سی اور اسکی قائل ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مستحب کہتے ہین اندہیری مین نماز پڑہنا صبح کی **باب ماجاء فی الاسفار بالفجر** باب روشنی مین صبح کی نماز پڑہنی کا **عن** رافع ابن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر **ترجمہ** روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا انہون نی سنا مین نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی روشنی مین پڑہو نماز صبح کی کہ اسمین بہت بڑا ثواب ہے **ف** اور اسباب مین ابی برزہ اور جابر اور بلال سی بہی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نی اس حدیث کو محمد ابن اسحاق سی اور روایت کیا محمد بن عجلان نی بہی عاصم ابن عمرو بن قتادہ سی **کہا** ابوعیسی نی حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہی صحیح ہی اور تجویز کیا ہی اکثر عالمون نے اصحاب سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تابعین سی روشنی مین پڑہنا نماز صبح کی اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحٰق نی معنی اسفار کی یہ ہین کہ یقین ہو جاوے صبح صادق کا اور شک نہی اسمین اور معنی اسفار کی یہ نہین ہین کہ اخیر وقت پڑہی نماز **باب ماجاء فی التعجیل بالظہر** باب ظہر کی جلد شروع کرنیکا **عن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشد تعجیلا للظہر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا من ابی بکر ولا من عمر **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا انہون نے نہین دیکہا مین نے کسی شخص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی زیادہ جلدی کرنیوالا ظہر کی نماز شروع کرنی مین اور نہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سی **ف** اور اسباب مین جابر بن عبداللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید ابن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث عائشہ کی حسن ہی اور اسکو اختیار کیا ہی اہل علم نی صحابیون سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو بعد انکی تہی کہا علی نی کہا یحیی بن سعید نے کہ کلام کیا ہی شعبہ نی حکیم ابن جبیر مین بسبب روایت اس حدیث کی جو بیان کی انہون نی ابن مسعود سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لفظ اسکی یہ ہین من سأل الناس ولہ ما یغنیہ الحدیث یعنی جو مانگی آدمیونسی اور اسکی پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اسکو آخر حدیث تک کہا یحیی نے اور روایت کی ہی اسنی سفیان اور زائدہ نی اور نہ دیکہا یحیی نی انکی روایت مین کچہہ مضائقہ کہا محمد نی روایت کیا گیا ہی حکیم بن جبیر سی وہ روایت کرتی ہین سعید بن جبیر سی و عائشہ رضی اللہ عنہا سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جلدی شروع کرنا ظہر کا روایت کی ہمسی حسن بن علی حلوانی نی کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نی انکو خبر دی معمر نی انکو زہری نی کہا خبر دی ہمکو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی نماز پڑہی جب ڈہلا آفتاب یہ حدیث صحیح ہی **باب ماجاء فی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر** باب اسکا کہ ظہر کی نماز دیسی شروع کی جاوے جب گرمی زیادہ ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ وان شدۃ الحر من فیح جہنم **ترجمہ** روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گرمی زیادہ ہو تو ٹہنڈی کرو اسی نماز سی کہ جلنی گرمی کی جہنم کی جوش سی ہی **ف** اور اس باب مین ابوسعید اور ابوذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سی بہی روایت ہے کہ وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے اور ابوموسے اور ابن عباس اور انس سی بہی روایت ہے اور مروی ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسباب مین اور وہ صحیح نہین **مترجم** کہتا ہی یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو بلکہ موقوف ہی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا قول ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث ابوہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اختیار کی ہے ایک قوم نی اہل علم سی تاخیر نماز ظہر کی گرمی کی دنون مین اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا ہی اور کہا شافعی نے دیر کرنا نماز ظہر مین جب ہے کہ لوگ دور سی آتی ہون اور جو نماز پڑہتا ہی اکیلا یا نماز پڑہتا ہی اپنی قوم کی ساتہ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اسکو کہ تاخیر نکری گرمی کے دنونمین بہی **کہا** ابوعیسی نے اور مذہب اُن لوگونکا جو گئی ہین تاخیر ظہر کی طرف شدت گرمی مین تابعداری کی لئی بہتر ہی اور یہ فرمانا شافعی کا کہ رخصت اس شخص کو جو دور سی آتا ہو مسجد مین اسلئی ہی کہ مشقت ہوا دمیون پر حدیث ابی ذر کی خلاف ہی کہا ابوذر نی تہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سفر مین سو اذان دی ظہر کی بلال نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بلال ٹہنڈا ہونی دو اور ٹہنڈا ہونی دو یس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیون فرماتی کہ سفر مین تو سب لوگ جمع تہی اور کہین دور سی آتی تہی **مترجم** کہتا ہی یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتی ہین کہ دور سی آنیوالونکو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابوذر کی حدیث کے مخالف ہی اسلئی کہ ابوذر نی تو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تاخیر کا حکم دیا سفر مین بہی حالانکہ وہان کوئی دور سی آنیوالا نہا سب ایک ہی جگہہ جمع تہے **عن**

ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر ومعہ بلال فاراد ان یقیم فقال ابرد ثم اراد ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرد فی الظہر قال حتی راینا فی التلول ثم اقام فصلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جہنم فابردوا عن الصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال بھی انکی ساتھ تھی سو ارادہ کیا بلال نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپنے ٹھنڈا ہونی دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کی بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونی دو ظہر کی نماز کی لئی کہا راوی نی یہانتک کہ دیکھا ہمنی سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی شدۃ گرمی کی جہنم کے جوش سی ہی سو ٹھنڈی وقت پڑھو نماز ظہر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب ما جاء فی تعجیل العصر** باب عصر جلدی شروع کرنیکا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر والشمس فی حجرتہا لم یظہر الفیٔ من حجرتہا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی عصر کی اور آفتاب انکی آنگن مین تہا نہین چڑہا تہا سایہ انکی آنگن سی اوپر **ف** اور اس باب مین انس اور ابی ارویٰ اور جابر اور رافع بن خدیج سی بہی روایت ہے اور مروی ہی رافع سی بہی تاخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر مین اور وہ صحیح نہین **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی اور سیکو اختیار کیا ہی بعض اہل علم نی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی انہین مین ہین عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس اور اکثر لوگ تابعین کے کہ اختیار کیا انہون نے جلدی پڑہنا نماز عصر کا اور مکروہ کہا اسکی تاخیر کو اور یہی کہتی ہین عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق + **عن** العلاء ابن عبد الرحمٰن انہ دخل علی انس بن مالک فی داریہ بالبصرۃ حین انصرف من الظہر وداریہ بجنب المسجد فقال قوموا فصلوا العصر قال فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا **ترجمہ** روایت ہے علاء بن عبد الرحمن سی کہ وہ گئی انس بن مالک کے گہر بصرہ مین جب پڑہ چکی نماز ظہر کی اور گہر انکا مسجد کے بازو پر تہا سو فرمایا انس بن مالک نے کہڑی ہو عصر پڑہو کہا راوی نی کہڑی ہوئی ہم اور نماز پڑہی ہمنی جب پڑہ چکی تو فرمایا انس نی سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی یہ تو نماز منافق کی ہی کہ بیٹہا دیکہتا رہی سورج کو جب ہو جاوے شیطان کے دو سینگون کے بیچمین تو اٹہی اور چار چونچین ماری نہ یاد کری اللہ کو اسمین مگر تہوڑا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب ما جاء فی تاخیر صلوٰۃ العصر** باب نماز عصر کی تاخیر مین **عن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد تعجیلا للظہر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منہ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سی کہ فرمایا انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی زیادہ جلدی کرتی تہی ظہر مین اور تم اُنسے زیادہ جلدی کرتی ہو عصر مین **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہی یہ حدیث ابن جریج سی وہ روایت کرتی ہین ابو بکر سی وہ ام سلمہ سی مانند اسکی **باب ما جاء فی وقت المغرب** باب مغرب کے وقت کا **عن** سلمۃ بن الاکوع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن الاکوع سی کہا مغرب پڑہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوبتا تہا آفتاب اور چہپ جاتا تہا پردہ مین **ف** اور اس باب مین جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی اور حدیث عباس کی موقوفاً بہی اُنسی مروی ہی اور یہی صحیح ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن الاکوع کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکے تابعین سے کہ اختیار کیا ہی اُنہون نے تعجیل کو نماز مغرب مین اور مکروہ کہا اُسکی تاخیر کو یہانتک کہ کہا بعض اہل علم نی نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سی وقت جاتا رہتا ہی اور سند پکڑی ہے انہون نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمین مذکور ہی امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور یہی قول ہی ابن مبارک اور شافعی کا **باب ما جاء فی وقت صلوٰۃ العشاء الآخرۃ** باب عشا کی وقت کا **عن** النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت ہذہ الصلوٰۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہا مین سب سے اچہا جانتا ہون وقت نماز عشا کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی عشا اتنی رات گئی کہ غروب ہو جاتا ہی چاند تیسری شب کا جو وقت مین **ف** روایت کی ہم سی ابو بکر محمد بن ابان نے اُسنی عبد الرحمن بن مہدی سی اُسنی ابی عوانہ سی اسی سی مانند اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نی ابی بشر سی اُنہون نی حبیب ابن سالم سی اُنہون نی نعمان بن بشیر سی اور نہیں ذکر کیا اس روایت مین ہشیم نی نام بشیر ابن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہی ہماری نزدیک اسلئی کہ یزید ابن ہارون نی بہی روایت کیا ہی شعبہ سی روایت ابی بشر

مثل روایت ابی عوانہ کی **باب ما جاء فی تاخیر العشاء الآخرۃ** باب ہے تاخیر عشا کی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتا مجھ یہ خیال کہ گران گزریگا میری امت پر تو حکم کرتا میں تاخیر کرنیکا عشا میں تہائی یا آدہی رات تک **ف** اور اسباب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی برزہ اور ابن عمر اور ابی سعید خدری اور زید ابن خالد اور ابن عمر سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسیکو اختیار کیا ہی اکثر اہل علم نی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تابعین سے تجویز کیا ہی تاخیر کرنو نماز عشا میں اور یہی کہتی ہیں احمد و اسحٰق

باب ما جاء فی کراھیۃ النوم قبل العشاء والسمر بعدھا باب اس بیان میں کہ نماز عشا کی پہلی سونا مکروہ ہی اور باتین کرنا بعد اسکے **عن** ابی برزۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ سی کہا کہ برا جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی قبل سونا اور باتین کرنا بعد اسکی **ف** اور اسباب میں عائشہ اور عبداللہ بن مسعود اور انس سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابی برزہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ جانا ہی اکثر اہل علم نی سونا عشا کی پہلی اور جائز رکھا بعضون نے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثون سے ثابت ہے اور رخصت دی بعضون نے سونیکے قبل عشا کی رمضان میں

باب ما جاء فی الرخصۃ فی السمر بعد العشاء باب رخصت میں باتین کرنیکی عشا کی بعد **عن** عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمر مع ابی بکر فی الامر من امر المسلمین وانا معھما **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تھی ابوبکر کی ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانون کے اور میں بھی انکی ساتھ تہا **ف** اور اسباب میں عبداللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث عمر کی حسن ہی اور روایت کیا اس حدیث کو حسن بن علی عبدی نی ابراہیم سی انہون نے علقمہ سی انہون نے ایک مرد جعفی سی یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سی تہا کہ نام اسکا قیس ہے یا ابن قیس انہون نے عمر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک قصہ دراز میں اور اختلاف کیا ہی اہل علم نی اصحاب نبی اور تابعین سے اور جو بعد انکی تھی باتین کرنیمیں عشا کی بعد سو بعضون نے مکروہ کہا اور رخصت دی بعضون نی علم کی تا توہین ضرورت جاننون میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے باتین نکرنا چاہی مگر جو منتظر ہو نماز کا یا مسافر ہو

باب ما جاء فی الوقت الاول من الفضل باب اول وقت کی فضیلت میں **عن** القاسم بن غنام عن عمتہ ام فروۃ وکانت ممن بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لاول وقتھا **ترجمہ** روایت ہی قاسم بن غنام سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی پھپھی ام فروہ سی اور انہون نے بیعت کی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ام فروہ نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا عمل افضل ہے کہا نماز اول وقت پڑہنا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ والوقت الاخر عفو اللہ **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اول وقت نماز پڑہنی میں خوشی ہی اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی **ف** اور اسباب میں علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سی بھی روایت ہے **عن** علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی ثلث لا تؤخرھا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا **ترجمہ** روایت ہی علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اے علی تین چیزون میں تاخیر نہ کر نماز میں جب وقت آجاوی اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کی نکاح میں جب اسکی ذات والا ملی **کہا** ابوعیسی نے حدیث ام فروہ کی نہیں مروی ہی مگر روایت ہی عبداللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کی نزدیک اور اضطراب کیا انہون نے اس حدیث میں **عن** ابی عمرو الشیبانی ان رجلا قال لابن مسعود ای العمل افضل قال سالت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الصلوٰۃ علی مواقیتھا قلت وماذا یا رسول اللہ قال وبر الوالدین قلت وماذا قال الجھاد فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی عمرو شیبانی سی کہ ایک مرد نی کہا ابن مسعود سی کونسا عمل افضل ہی کہا انہون نے پوچھا میں نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سو فرمایا آپنے نماز پڑہنا مستحب وقتونمیں پھر کہا میں نے اور کیا یا رسول اللہ کہا خدمت کرنا والدین کی کہا میں نے اور کیا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور اکثر لوگون نے ولید ابن عیزار سی اس حدیث کو **عن** عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ لوقتھا الاخر مرتین حتی قبضہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی فرمایا انہون نے کہ کبھی نہ پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت میں دو بار یہانتک کہ وفات پائی **کہا** ابوعیسی نے

یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں اور کہا شافعی نے اول وقت افضل ہی نماز کا اور ان چیزوں میں ہی کہ دلالت کرتی ہیں اسکی فضیلت پر عادت کرنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر اور عمر کا اول وقت پڑھنی ہر اور نہیں اختیار کرتی تھی یہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی چھوڑتی تھی اور ہمیشہ نماز پڑھتی تھی اول وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اسنے شافعی سے **باب** مَاجَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ باب یا میں بھول جانیکی نماز عصر کو **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی قضا ہو جاوے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اسکا اور مال اسکا **ف** اور اسباب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کیا اسکو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَاجَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ باب یا میں جلد نماز پڑھ لینے کی جب تاخیر کرتا ہو امام **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی امیر ہونگی بعد میری کہ مار ڈالینگے نماز کو یعنی اخیر وقت پڑھینگی تو پڑھ لی تو اپنی نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنی وقت پر تو امام کی ساتھ کی نماز ہو جاویگی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کی ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی **ف** اور اسباب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتی ہیں کہ نماز پڑھ لی آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کری امام پہر نماز پڑھ لی امام کی ساتھ اور پہلی فرض ہو جاویگی اکثر اہل علم کی نزدیک اور ابو عمران جونی نام اسکا عبدالملک ابن حبیب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ باب سو جانی میں نماز کو چھوڑ کر **عن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ شکایت کی صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سو جانیکی نماز سے سو فرمایا آپ نے سونی والی پر قصور نہیں ہی قصور تو جاگنی میں ہی سو جب بھول جاوے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو یا سو جاوے اس سے تو پڑھ لی اسکو جب یاد کری **ف** اور اسباب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران ابن حصین اور جبیر ابن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر سے بھی روایت ہے کہ وہ ہمتیجی ہیں نجاشی کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے کہ جو سو جاوے نماز سے یا بھولجاوی اور جاگی یا یاد کری ایسی وقتمیں کہ نماز اوسوقت مکروہ ہی مثلاً نزدیک طلوع ہونی آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لیوی جب جاگی یا یاد کری اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد و اسحٰق و شافعی و مالک کا اور بعضوں نے کہا کہ نہ پڑھی جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائی **باب** مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ باب اسکی یا میں جو بھول جاوے نماز **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھولجاوی نماز کو تو پڑھ لی جب یاد کری **ف** اور اسباب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لی جب یاد کری وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہی ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئی عصر کی وقت پہر جاگے آفتاب ڈوبتی وقت سو نہ نماز پڑھی یہانتک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہی حضرت علی کی قول کو کہ پڑھ لیوی وقت ہو یا نہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لی **باب** مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ باب اس بیان میں کہ جسکی بہت نمازیں فوت ہو گئی ہوں تو کس نماز سے شروع کری **عن** أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبیدہ ابن عبداللہ ابن مسعود سے کہا کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کی دن یہانتک کہ گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپنی بلال کو تو اذان دی پہر تکبیر کہی پہر پڑھی ظہر پہر تکبیر کہی اور پڑھی عصر پہر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پہر تکبیر کہی اور پڑھی عشا **ف** اور اس باب میں ابی سعید اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابو عبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہی بعض اہل علم کا قضا نمازوں میں کہ تکبیر کرتا جاوے ہر نماز کی لئی جب قضا پڑھی اور اگر نہ کہی تو کافی ہی یہی قول ہی شافعی کا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

وجعل یسب کفار قریش قال یا رسول اللہ ما کدت اصلی العصر حتی تغرب الشمس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ان صلیتھا قال فنزلنا بطحان فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوضأنا فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کا لیاں دیتے ہوئے کفار قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اتری ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے پھر وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اسکے مغرب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ الوسطی انھا العصر **باب** بیان میں نماز وسطی کی کہ وہ عصر ہے **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی عصر کی نماز ہے **عن** عبداللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اسباب میں علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابی ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی ابن عبداللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا ہے انہوں نے سمرہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوٰۃ وسطی کی باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے نماز وسطی ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے نماز وسطی صبح کی نماز ہے روایت کی ہمسے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں سے کہا قریش ابن انس سے انہوں سے حبیب ابن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد ابن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس سے سنی حدیث عقیقہ کی اور پوچھا میں نے کہا حسن نے سنی میں نے سمرہ بن جندب سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور خبر دی مجھکو محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی ابن عبداللہ سے انہوں نے قریش ابن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کی **مترجم** کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کو سمرہ بن جندب سے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ بعد العصر وبعد الفجر اس باب میں بیان ہے کہ نماز پڑھنا بعد عصر کے غروب آفتاب تک اور بعد فجر کے طلوع تک مکروہ ہے **عن** ابن عباس قال سمعت غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر بن الخطاب وکان من احبھم الی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس وعن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں سے عمر بن الخطاب ہی ہیں اور وہ بڑی دوست میری ہیں ان سب نے کہا عمر بن خطاب نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کے جبتک آفتاب نکلے اور نماز سے بعد عصر کے جبتک آفتاب ڈوبے **ف** اور اسباب میں علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو اور معاذ بن عفرا اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ علیہ وسلم سے اور عائشہ اور کعب بن مرۃ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اصحابوں سے اور جو بعد انکی تابعی ہیں مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کی آفتاب نکلنے تک اور عصر کی بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر نماز قضا میں کہ جائز ہے نہیں اگر پڑھی بعد عصر اور صبح کی اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابی العالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حدیث عمر کی کہ نہی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کی آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس ابن متی سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ بعد العصر باب بیان میں نماز پڑھنے کے عصر کے بعد **عن** ابن عباس قال انما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد العصر لانہ اتاہ مال فشغلہ عن الرکعتین بعد الظھر فصلاھما بعد العصر ثم لم یعد لھما **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اسلیئے کہ آگیا ان پاس کچھ مال سو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضا پڑھی اسکی بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ نے نماز سے عصر کی بعد جبتک آفتاب ڈوبے اور حدیث ابن عباس کی بہت صحیح ہے اسلیئے کہ کہا انہوں نے لم یعد لھما یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں اور مروی ہے زید بن ثابت سے بھی مثل روایت ابن عباس کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسباب میں کئی روایتیں ہیں ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُن پاس عصر کی بعد مگر پڑھین دو رکعتین اور مروی ہے اُم سلمہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز سی عصر کی بعد جبتک آفتاب ڈوبی اور صبح کی بعد جبتک نکلی اور اسی اجماع ہی اکثر علماء کا کہ مکروہ ہی نماز عصر کی بعد غروب آفتاب تک اور صبح کی بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہی اسسی مثل مکہ کی نماز کی غروب آفتاب تک عصر کی بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کی بعد جو نماز پڑہی جاتی ہی بعد طواف کی کہ مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اجازت اسکی اور قایل ہین اسکی علما صحابہ کی اور جو بعد اُنکی تبعی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مکروہ کہا ایک قوم نی علمائی صحابہ سی اور جو بعد اُنکی تبعی مگہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کی بعد اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور بعض اہل کوفہ **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ قبل المغرب باب یا ماجاء ہین نماز پڑہنے کی قبل مغرب کی **عن** عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر اذان اور تکبیر کی بیچین ایک نماز ہی جو چاہی پڑہی **ف** اور اسباب مین عبد اللہ بن زبیر سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مغرب کی قبل کی نماز مین سو نہین تجویز کیا بعضے لوگون نی اس نماز کو اور روایت ہی ہے اکثر صحابیون سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ پڑہتے تھی قبل نماز مغرب کی پہلی دو رکعت اذان اور تکبیر کی درمیان مین اور کہا احمد اور اسحٰق نی اگر پڑہی تو بہتر ہی اور یہ اُنکی نزدیک مستحب ہے **باب** ماجاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس باب یا ماجاء ہین اسکی جو پاوی ایک رکعت عصر کی پہلی مغرب سی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی پڑہی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنی سی پہلی سو یا اُسنی نماز صبح کی اور جسنی پڑہی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنی سی پہلی سو اُسنی عصر کی **ف** اور اسباب مین عائشہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی بات ہم کو معلوم ہی اہل علم سی مگر شافعی کا اور احمد اور اسحٰق کا اور معنی اسحدیث کی یہ ہین کہ مراد اُس سی صاحب عذر ہی مثلاً جو سو گیا ہو یا بھولگیا ہو نماز کو اور جاگی یا یاد کری آفتاب نکلنی کی وقت یا ڈوبتی تو پڑہ لی اُسی وقت **باب** ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین باب یا ماجاء ہین دو نماز ایکوقت پڑہنی کی **عن** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر و بین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلک قال اراد ان لا تحرج امتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہا اُنہون نی ملا کر پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مدینہ مین بی خوف کی اور مینہ کی سو کہا ابن عباس سی کیون ایسا کیا آپ نی فرمایا چاہا حضرت نی کہ تکلیف نہ اُمت پر **ف** اور اسباب مین ابو ہریرہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابن عباس کی مروی ہی کئی سند و اسی روایت کیا اسکو جابر بن زید نی اور سعید بن جبیر نی اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نی اور مروی ہی ابن عباس سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی خلاف بھی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جمع بین الصلوٰتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی ملا کر پڑہین دو نمازین ایک وقت مین بی عذر سو داخل ہوا دروازہ مین دروازون کی بڑائی کا **کہا** ابو عیسیٰ نی اور حنش یہ وہی ابو علی رحبی ہین اور وہ بیٹی قیس کی ہین اور وہ ضعیف ہین اہل حدیث کی نزدیک ضعیف کہا اُنکو احمد وغیرہ نی اور اسی حدیث پر عمل ہی اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑہی دو نمازین ایکوقت مگر سفر مین یا عرفات مین اور جائز کہا بعضے اہل علم نی تابعین سی ملا کر پڑہنا دو نمازین بیمار کی لیے اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نی ملا کر پڑہی دو نمازین بارش کی وقت اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق اور نہین جائز کہا شافعی نی بیمار کو ملا کر پڑہنا دو نمازین **باب** ماجاء فی بدء الاذان باب ابتدا اذان کی یا ماجاء ہین **عن** محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ قال لما اصبحنا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بالرؤیا فقال ان ہذہ لرؤیا حق فقم مع بلال فانہ اندی وامد صوتا منک فالق علیہ ما قیل لک ولینادی بذلک قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوٰۃ خرج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یجر ازارہ وہو یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رایت مثل الذی قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد فذلک اثبت **ترجمہ** روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن زید سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہا صبحکو آئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر خبر دی اُنکو اُس خواب کی سو فرمایا آپ نی یہ خواب تو سچ ہی تم ساتھ کہڑی ہو بلال کی کہ وہ بڑا بلند آواز ہی تم سی سو کہا و اُنہین جو کہا گیا تسی اور پکارا بولین وہ کہا راوی نی جب سُنی عمر بن خطاب نی آواز بلال کی نماز کی لیی نکلکر آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی پاس اپنی چادر کھینچتی ہوئی اور کہتے تھی اسی رسول اللہ کی قسم ہی اُسکی جسنی سچا تمکو سچا دین دیکر مین نی بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سب تعریف ہی اللہ کو یہی بات پکی ہے **ف** اور اسباب مین ابن عمر سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث

محمد بن زید کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے روایت کرتی ہیں محمد بن اسحٰق سی اور وہ پوری ہی اس روایت سی اور بڑی اور بیان کیا انہون نی قصہ اذان کے دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار بولنی کا اور عبداللہ بن زید دو بیٹی ہین عبد ربہ کے اور کہا جاتا ہی انکو بیٹی عبد ربہ کے اور نہین ہمکو پتہ نہیں ہم کوئی روایت صحیح انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر یہی ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی انکی بہت حدیثین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور وہ چچا ہین عباد بن تمیم کی **عن** ابن عمر قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوٰۃ ولیس ینادی بھا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضھم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاری وقال بعضھم اتخذوا قرنا مثل قرن الیھود قال فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ مسلمان جب آئے مدینہ مین تو جمع ہوتی تہی اور اندازہ کرتی تہی نماز کی وقت کا اور کوئی پکارتا نہا نماز کی لئی سو تجویز کی ایک دن اس باب مین تو بولا بعضون نی بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاری کے اور کہا بعضون نی بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمر نی کیون نہین بہیجتی تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کی لئی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اے بلال کہڑی ہو اور پکار نماز کی لئی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **باب** ماجاء فی الترجیع فی الاذان باب یہ ہین ترجیع کی اذان مین اور ترجیع کہتی ہین شہادتین کی دو بار کہنی کو ایکبار آواز بلند اور دوسری بار چکی ہی **عن** ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقعدہ وألقی علیہ الاذان حرفا حرفا قال ابراھیم مثل اذاننا قال بشر فقلت لہ اعد علی فوصف الاذان بالترجیع **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ سی کہ بٹہلایا انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اور سکہائی انکو اذان ایک ایک حرف کہا ابراہیم نی جیسی ہم اذان دیتی ہین کہا بشر نی کہا مین نی ابراہیم سی دوبارہ سکہا مجھکو تو بیان کی انہون نی اذان ترجیع کی ساتہ **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابی محذورہ کی اذان مین صحیح ہی اور مروی ہی انسی کئی سندون سی اور اسی پر عمل ہی مکہ مین اور یہی قول ہی شافعی کا **عن** ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ سی کہ سکہائی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اذان انیس ۱۹ کلمی اور تکبیر مین سترہ کلمی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابومحذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہی اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان مین اور مروی ہی ابومحذورہ سی کہ ایک ایک بار بولتی تہی تکبیر **باب** ماجاء فی افراد الاقامۃ باب تکبیر کے ایک ایک کہنی کے بیان مین **عن** انس ابن مالک قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سی کہا کہ حکم ہوا بلال کو کہ دوبار کہی اذان کو اور ایک ایک کہی تکبیر کو **ف** اور اس باب مین ابن عمر سی بہی روایت ہی **کہا** ابوعیسی نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض صحابہ کا اور تابعین کا اور یہی کہتی ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** ماجاء ان الاقامۃ مثنی مثنی + باب اس بیان مین کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہئی **عن** عبداللہ ابن زید قال کان اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامۃ **ترجمہ** روایت کرتی ہین عبداللہ بن زید کہ حکم تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جاوی اذان بہی اور اقامت بہی **کہا** ابوعیسی نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سی وہ روایت کرتی ہین اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سی وہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہ عبداللہ بن زید نی دیکہا اذان کو خواب مین اور کہا شعبہ نی روایت ہے عمرو بن مرہ سی وہ روایت کرتی ہین عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہا بیان کیا ہمسی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عبداللہ بن زید نی خواب مین دیکہا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی ابن ابی لیلی کی حدیث سی اور عبدالرحمن بن ابی لیلی کو عبداللہ بن زید سی سماع نہین کہا بعض علماء نی اذان اور تکبیر دونون دو دو بار ہین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** ماجاء فی الترسل فی الاذان باب اس بیان مین کہ اذان کے کلمات ٹہہر ٹہہر کر کہی **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال یا بلال اذا اذنت فترسل فی اذانک واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی **ترجمہ** روایت کرتی ہین جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بلال کو اے بلال جب تم اذان کہو تو ٹہہر ٹہہر کر کہو کلمی اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر مین اتنا ٹہہرو کہ فارغ ہو جاوے کہانیوالا کہانی سی اور پینی والا پینی سی اور پاخانہ پہرنے والا جب داخل ہو قضای حاجت کو اور نہ کہڑے رہو جب تک مجہی نہ دیکہو **ف** روایت کی ہمسی عبد بن حمید نی اسنی یونس بن محمد سی اسنی عبدالمنعم سی مانند روایت مذکور کی **کہا** ابوعیسی نے نہین پہچانتی ہم حدیث کو مگر اسی سند سی یعنی روایت سے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہی **باب** ماجاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان باب اس بیان مین کہ کانون مین انگلی ڈالنا چاہئی اذان کے وقت **عن** عون ابن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال رایت بلالا یؤذن ویدور ویتبع فاہ ہہنا وہہنا واصبعاہ فی اذنیہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ لہ حمراء اراہ قال من

اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلّٰى إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ جُبَّةً **ترجمہ** روایت ہے عون ابن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور دو انگلیاں انکی دونو کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال آگے نیزہ لیکر اور گاڑ دیا اُسکو میدان میں پھر نماز پڑھی اُسطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتی پھرتی تھے آگے اُس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپکی جسم مبارک پر حلہ سُرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمکا آپکی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے گمان کرتا ہوں میں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتے ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں اور کہا بعض علما نے تکبیر میں بھی انگلیاں اب کہی کانوں میں اور اذاعی کا یہی قول ہی اور ابوجحیفہ کا نام وہب سُوائی ہی **باب** مَا جَاءَ فِي التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان آگے آتا ہی **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلال سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں **ف** اور اس باب میں ابی محذورہ ہی ہی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے بلال کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل ملائی کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہی اُنہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتی ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا اسمٰعیل بن ابی اسحاق ہی اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کی نزدیک اور اختلاف کیا علما نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعضوں نے وہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہی صبح کی اذان میں اور یہی قول ہی ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنے اور ہیں کہ نیا نکالا ہی اُسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہی کہ جب اذان دی مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہی اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور یہی کہ کہا اسحٰق نے کہ تثویب مکروہ ہی اور نکالا ہی اُسکو بعد نبی کی اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہی تثویب وہی اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہی صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہی اور اُسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہی علما نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے یہی کہ کہتے تھے نماز فجر میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اور مروی ہی مجاہد سے کہا گیا میں عبداللہ بن عمر کی ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اُسمیں اور ہم نماز پڑھا چاہتے تھے اُسمیں سو تثویب کی مؤذن نے سو نکلی عبداللہ بن عمر مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہی لوگوں نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی غیر صبح میں **باب** مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ باب اس بیان میں کہ جو اذان کہی وہ ہی تکبیر بولی **عن** زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں سو ارادہ کیا بلال نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہی اور جو اذان دی وہی تکبیر کہی **ف** اور سباعی ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہی اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اُسکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ اُنکو قوی کرتے تھے اور کہتے تھے وہ متقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ جو اذان دی وہی تکبیر کہی **باب** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ باب اس بیان میں کہ اذان دینا بی وضو مکروہ ہی **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اذان دے مگر جسکو وضو ہو **ف** روایت کی ہم سے یحیی بن موسیٰ نے اُسنی عبداللہ بن وہب سے اُسنی یونس ہی اُسنی بن شہاب سے کہا کہ کہا ابوہریرہ نے نہ اذان دیوے مگر جسکو وضو ہو **کہا** ابوعیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابوہریرہ کو اور یہی صحیح تر ہی روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سوائے نہیں ابی ہریرہ ہی اور اختلاف کیا اہل علم نے بی وضو اذان دینی میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہی شافعی کا اور اسحاق کا اور جائز کہا بعض نے جیسے سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ باب اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنے جب وہ حاضر ہو تب کہی جاوی **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى إِذَا رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے تکبیر کہتا نماز کی جب آپکو دیکھ لیتا **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث جابر

بن سمرہ کی حسن ہے اور حدیث سمرہ کی ہم نے اسی روایت سے اور اسباب سے بھی پہچانی ہے اور بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اقامت کا اور تکبیر کا **باب** مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ باب رات سے اذان دینی کی بیان میں **عَنْ** سالم عن ابیہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ **ترجمہ** روایت کی ہے سالم سے اس نے روایت کی ہے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال تو رات سے اذان دیتا ہے سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ابن ام مکتوم کی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینی میں سو کہا بعضوں نے اگر رات سے دیدی تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضرور نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے جب اذان دی رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ بلال نے اذان دی رات سے تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکار دیں کہ بندہ سو گیا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی جو روایت کیا عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اذان ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال اذان دیتا ہے رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیویں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبد العزیز بن ابی رواد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمر کی مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمر نے دوبارہ اذان دینی کا اور یہ صحیح نہیں اسلئے کہ نافع کو عمر سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت انہی سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کو اور صحیح روایت عبید اللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا ہے نافع سے بواسطہ ابن عمر کی اور زہری نے بواسطہ سالم کی ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اذان دیتا ہے رات سے آخر حدیث تک **کہا** ابوعیسیٰ نے اور اگر ہو وہ حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی ہونگے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال اذان دیتا ہے رات سے گویا آنحضرت اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آیندہ کی لئے کہ فرمایا بلال اذان دیتا ہے رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دیتا ہے تو کہتے ہیں ابن عمر سے تو کیوں فرماتے کہ بلال اذان دیا کرتا ہے رات سے کہا علی ابن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کی ابن عمر سے جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی ہے اس میں حماد بن سلمہ نے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ باب اس میں کہ بعد اذان کی مسجد سے نکلنا مکروہ ہے **عَنْ** اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا اُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی الشعثاء سے کہا نکلا ایکمرد مسجد سے عصر کی اذان کی بعد سو کہا ابوہریرہ نے اس شخص نے تو بیشک نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کی بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جبتلک نہ شروع ہو **کہا** ابوعیسیٰ نکلنا ہماری نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابوالشعثاء کا سلیم بن اسود ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ باب سفر کی اذان کے بیان میں **عَنْ** مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاذِّنَا وَاَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا **ترجمہ** روایت ہے مالک ابن حویرث شاسی سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنی چچیری بھائی کے ساتھ سو فرمایا ہمکو جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں کا بڑا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعضوں نے کافی ہے تکبیر بھی اذان تو اسکے لئے ہی جو جمع کرے آدمیوں کو اور قول اول زیادہ صحیح ہے یعنی ہر حال سفر میں اذان دینی چاہئے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ باب اذان کی فضیلت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اذان دی سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اجرت نہ لی لکھی جائیگی اسکی لئے نجات دوزخ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابوتمیلہ کا نام یحیی بن واضح ہے اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد ابن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے جمہور نے اسنے روایت لیا یحیی بن سعید اور عبد الرحمن ابن مہدی نے **کہا** ابوعیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہ ہوتی جابر جعفی تو بغیر حدیث کی رہجاتی اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتی حماد تو بغیر فقہ کی رہجاتی اہل کوفہ **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ باب اس میں کہ امام ضامن اور متکفل ہے مقتدیوں کی نماز کا کہ اٹھاتا ہے قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ

اور صیام کی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰھُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنی والا ہی یا اللہ ہدایت پر رکھ امامونکو اور بخشدی مؤذنونکو **کہا** ابوعیسی نے اور اسباب مین روایت ہے عائشہ اور سہل ابن سعد اور عقبہ بن عامر سی اور حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہی سفیان ثوری اور حفص ابن غیاث اور کئی لوگون نی اعمش سی اُنہون نی ابی صالح سے اُنہون نے بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا اسباط بن محمد نی اعمش سی کہ کہا حدیث پہنچی مجھی ابی صالح سی اُنکو ابی ہریرہ سی اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا نافع ابن سلیمان نی محمد ابن ابی صالح سی اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی اس حدیث کو **کہا** ابوعیسی نے اور ہم نا مین نے ابازرعہ سی کہ فرماتی تہی حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سی زیادہ صحیح ہی حدیث سہیل ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہ سی **کہا** ابوعیسی نی کہ سنا مین نے محمد سی حدیث ابی صالح کی عائشہ سی زیادہ صحیح ہی اور ذکور ہی علی ابن مدینی سی کہ انکی نزدیک ثابت نہین حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہ سی اس باب مین **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ باب یہ ہی اس چیز کی کہ کہی جاوی جب اذان دی مؤذن **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سنو تم اذان تو کہو مانند اُسکے جیسا کہتا ہی مؤذن **ف** اور اسباب مین روایت ہے ابی رافع اور ابی ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے **کہا** ابوعیسی نی حدیث ابی سعید کی حسن ہی صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا معمر نی اور کئی لوگون نی زہری سی مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمن بن اسحاق نی یہ حدیث زہری سی اُنہون نی سعید بن مسیب سی اُنہون نی ابی ہریرہ سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ یَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًا اس باب مین یہ بیان ہی کہ اذان پر مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہی **عن** عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ اٰخِرَ مَا عَھِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا **ترجمہ** روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہا اُنہون نی اخیر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھکو یہی تہی کہ مقرر کرون ایک مؤذن کہ جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر **کہا** ابوعیسی نے حدیث عثمان کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ بُرا جانتی ہین مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کی لئی اذان دیوی **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَآءِ باب اُن دعاونکا جو پڑہی جاتی ہین جب اذان دیوی مؤذن **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ حِیْنَ یُؤَذِّنُ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ **ترجمہ** روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سی وہ روایت کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اُنہی جو کہی جب سُنی اذان کو مؤذن کی جب اذان دیتا ہو مؤذن اَنَا اَشْھَدُ سی آخر تک یعنی مین بہی گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین بجز اللہ کی اکیلا ہی وہ کوئی شریک نہین اُسکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اُسکی ہین اور بہیجی ہوی اُسکے راضی ہوا مین اللہ کی ربوبیت سی اور اسلام کے دین ہونی سی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سی تو بخش دیتا ہی خدای تعالے گناہ اُسکی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسی مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم ابن عبداللہ بن قیس سی **باب** مِنْہُ اَیْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِلَّا حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہی جب سُنی اذان کو جو کہی جب سُنی اذان اَللّٰھُمَّ سی وَعَدْتَّہٗ تک تو واجب ہو جاتی ہی اُسکی لئی شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کی یہ ہین یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کی اور مضبوط نماز کی دی محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اُٹہا کہڑا کر اُسکو مقام محمود مین جسکا وعدہ کیا تو نی اُسسے **کہا** ابوعیسی نے حدیث جابر کی حسن ہی غریب ہے روایت سی محمد ابن منکدر کے نہین جانتی ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اُسکو منکدر سی مگر شعیب ابن ابی حمزہ نی **باب** مَا جَآءَ فِیْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ اس بیان مین کہ دعا کبہی نہین پہیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان **عن** اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کبہی پہیری نہین جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہی **کہا** ابوعیسی نے حدیث انس کی حسن ہی اور روایت کیا اسکو ابواسحق ہمدانی نی برید ابن ابی مریم سی وہ روایت کرتی ہین انس سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل روایت مذکور کے

باب ماجاء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات باب اس بیان میں کہ کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں پر **عن** انس بن مالک قال فرضت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ الصلوٰۃ خمسین ثم نقصت حتی جعلت خمسا ثم نودی یا محمد انہ لا یبدل القول لدی و ان لک بھذا الخمس خمسین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہانتک کہ پانچ رہگئیں پھر آواز دیگئی کہ اے محمد نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تجکو اس پانچ کا ثواب پچاس کی برابر ہی **ف** اور اسباب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے **باب** فی فضل الصلوات الخمس باب فضیلت میں نماز پنجگانہ کی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینھن ما لم یغش الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں جو کچھ گناہ ہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہ ہونکا یعنی ایک نماز سے دوسری نماز صغیرہ گناہ ہونکا کفارہ ہی اور جمعہ بھی **ف** اور اسباب میں روایت ہے جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی +

باب ماجاء فی فضل الجماعۃ باب فضیلت میں جماعت کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہی اکیلی مرد کی نماز سے ستائیس درجی **ف** اور اسباب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کی اکیلی نماز پر ستائیس درجی اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہی کہا ہی کہ پچیس درجی مگر ابن عمر نے کہا انہوں نے روایت کی ستائیس درجی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صلوٰۃ الرجل فی الجماعۃ تزید علی صلاتہ وحدہ بخمس وعشرین جزءا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہی یعنی فضیلت میں اوپر اکیلی نماز اسکی کی پچیس درجی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فیمن سمع النداء فلا یجیب باب اسکی برائی میں جو اذان سنی اور حاضر نہو جماعت میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ھممت ان امر فتیتی ان یجمعوا حزم الحطب ثم امر بالصلوٰۃ فیقام ثم احرق علی اقوام لا یشھدون الصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنی جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھی لکڑیوں کی پھر حکم کروں نماز کی تکبیر کہی جاوے پھر جلادوں گھر انکے جو حاضر نہیں ہوتے نماز میں **ف** اور اسباب میں ابن مسعود سے اور ابی الدرداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنی اور جماعت میں نہ آوی اسکی نماز ہی درست نہیں اور کہا ہی بعضوں نے یہ بر سبیل تغلیظ اور ڈرانیکی ہی اور کسی کو رخصت نہیں ترک جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا ابن عباس سے کہ جو شخص دنکو روزی رکھتا ہی اور رات بھر نماز پڑھتا ہی اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہی تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہی روایت کی ہمسی یہ بات ابن عباس کی منادی انسی مجاہد نے انسے لیث نے انسی مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھکر اور سستی کر کے اسکے لئے یہ وعید ہی **باب** ماجاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ باب اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پاوی جماعت **عن** جابر بن یزید بن الاسود عن ابیہ قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوٰتہ انحرف فاذا ھو برجلین فی اخری القوم لم یصلیا معہ فقال علی بھما فجیء بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ **ترجمہ** روایت ہی جابر بن یزید بن الاسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حج میں سو پڑھی میں نے آپکے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہوگئی نماز یہ ہماری طرف آنحضرت سو پھر دیکھا دو آدمیونکو قوم کی پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپکے ساتھ سو فرمایا آپ نے انکو میری پاس لاؤ سو لائی اونہیں حضرت کی پاس اور پھر کپتی تھیں انکی گردنیں خوف سی سو فرمایا آپنی کسنی وہ کا تمکو ہماری ساتھ نماز پڑھنی سی سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نماز پڑھ چکی تھی اپنی منزلونمیں اپنے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکی ہو تم اپنی

منہ لوہین اور پہر آوہ مسجد جماعت مین سوپڑہ لیا کرو جماعت کے ساتہ کہ وہ نفل ہوجاویگی تمہاری لئی **ف** اور اسباب مین روایت ہے محجن اور یزید بن عامر سی **کہا** ابوعیسے نی حدیث یزید بن اسود کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگونکا علما سی اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق سب کہتے ہین کہ جب آدمی نماز پڑہ چکا ہو اکیلا اور پہر پاوی جماعت دوبارہ پڑلیوی اور کہتے ہین مغرب کی نماز اگر پڑہ چکا ہی اور پہر پاوی جماعت سی تو ملالی اُسمین ایک رکعت کہ جفت ہوجاوی اور جو نماز اُسنی اکیلی پڑہی وہی فرض ہی اُنکی نزدیک

باب مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً باب دوسری جماعت کا جس مسجد مین ایک جماعت ہوچکی ہو **عن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑہ چکے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہی اُس شخص کے ساتہ یعنی اسکے ساتہ شریک ہوتا ہے تو جماعت کا ثواب دونون پاوین سوکہڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑہ لی اُسکے ساتہ **ف** اور اسباب مین ابی امامہ اور ابی موسی اور حکم بن عمیر سی ہی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نی حدیث ابوسعید کی حسن ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگونکا اصحاب سے اور جونکے بعد تہی تابعین سے کہتی ہین کچہہ مضائقہ نہین دوبارہ جماعت کرنیمین اُس مسجد مین جسمین ایک جماعت ہوچکی ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور بعضی علما کہتی ہین جب ایکجماعت ہوچکی تو پہر جدا جدا پڑہ لین اور یہی قول ہی سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہی اُنکے نزدیک کہ پہر جماعت نکرین اور اکیلا اکیلا پڑہ لین

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ باب بیان مین فضیلت عشا اور فجر کی جماعت کے **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حاضر ہوا عشا کی جماعت مین اُسکو ثواب ہے آدہی رات جاگنی کا اور جسنی نماز پڑہی عشا اور فجر کی جماعت مین اُسکو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنی کے اور اسباب مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور انس اور عمارہ ابن ابی رُویبہ اور جُندب اور ابی ابن کعب اور ابی موسی اور بُریدہ سی ہی روایت ہے **عن** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے جندب بن سفیان سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی پڑہی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ مین ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی **کہا** ابوعیسی نی حدیث عثمان کی حسن ہی صحیح ہی روایت کیا اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی عمرہ سی وہ روایت کرتی ہین عثمان سی موقوفاً یعنی اُنہین کا قول ہے اور مروی ہے کئی سند ونسی بواسطہ عثمان مرفوعاً بہی **عن** بُرَيْدَةَ اَلْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ اسلمی سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دو چلنی والونکو اندہیرے مین مسجدونکی طرف پوری نور کی قیامت کے دن **ف** یہہ حدیث غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ باب پہلی صف کی فضیلت کے بیان مین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سب سے بہتر مردونکی صفونمین پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتونکی صفونمین اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف **ف** اور اسباب مین جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ مغفرت مانگتے تہی صف اول کے لئی تین بار اور دوسری صف کے لئی ایکبار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر آدمی جانتی جو ثواب ہے اذانمین اور صف اول مین پہر نہ پاسکتی اُسکو بغیر اسکی کہ قرعہ ڈالین تو بیشک قرعہ ڈالتے کئی تین بار اور دوسری صف کے لئی ایکبار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر آدمی جانتی جو ثواب ہے اذانمین اور صف اول مین پہر نہ پاسکتی اُسکو بغیر اسکی کہ قرعہ ڈالین تو بیشک قرعہ ڈالتے روایت کی ہمسی یہ حدیث اسحٰق ابن موسی الانصاری نی اُسنے معن نی اُسنے مالک سی اور روایت کی ہمسی قتیبہ نی اُنہون نی بہی روایت کی مالک سی اُنہون نی سمی سی اُنہون نی ابی صالح سی اُنہون نی ابی ہریرہ سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کے

باب مَا جَاءَ فِي اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ باب صفون کے سیدہا کرنیکی بیانمین **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے نعمان ابن بشیر سی فرماتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی ہماری صفونکو سو نکلی ایکدن تو دیکہا ایکمرد کو آگی بڑہا ہوا ہی سینہ اُسکا قوم سی سو فرمایا آپنی برابر کرو تم صفون اپنی کو اور نہین تو پہوٹ ڈالیگا اللہ تمہاری دلونمین **ف** اور اسباب مین جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبداللہ اور انس اور ابی ہریرہ اور عائشہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نی حدیث نعمان ابن بشیر کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی نماز کے پورا کرنی مین داخل ہے سیدہا کرنا صفونکا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سی کہ وہ مقرر کرتی تہی ایک آدمی صفونکے سیدہا کرنیکی لئے اور تکبیر اولی نکہتی جبتک خبر نہوتی کہ صفین سیدہی ہوگئین اور روایت ہے

علی اور عثمان ہی کہ وہ دونون ہی کام کرتی اور کہتی ہی بار ہوجاؤ اور علی رضی اللہ عنہ فراتی آگی بڑھا ی فلانی پیچھے ہٹ ای فلانی **باب** مَا جَاءَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى باب اس بیان مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کرین مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کرین مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم مین سے پھر جو اُنکے قریب ہون مجھ مین سے پھر جو اُنسے قریب ہون اور نہ آگی پیچھی ہو کہ پھوٹ پڑجائیگی تمہاری دلون مین اور بچو تم بیک بازارون کی **ترجمہ** کہتا ہی ابی عقلمند لوگ صف اول مین رہا کرین کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھین اور وقت ضرورت کی نماز مین خلیفہ ہوسکین اور آگی پیچھی ہو یعنی صفون کو برابر کرو نہین تو مدنکا اختلاف دلکو مخالف کردیتا ہی اور بازار کی بکبک یہ کہ زائد باتین مسجد مین نکرو **ف** اور اسباب مین ابی ابن کعب اور ابی مسعود اور ابی سعید اور براء سے ہی انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست رکھتے تھے آپ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تاکہ مسائل یاد رکھین آپسے اور خالد حذاء وہ خالد ابن مہران ہین کنیت اُنکی ابوالمنازل ہے سُنا مین نے بخاری سے فراتی تھی کہ خالد حذاء نے کبھی نہین بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتی تھی ایک جوتی بنا نیوالیکے پاس سو منسوب ہوگئی اُنکی طرف اور حذاء کہتی ہین جوتی بنا نیوالیکو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہی **باب** مَا جَاءَ كَمْ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي باب اس بیان مین کہ صف باندھنا دو ستونون کے درمیان ہی **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد الحمید بن محمود سے کہا نماز پڑھی ہمنے پیچھے ایک حاکم کے حاکمون سے سو مجبور کیا ہمکو لوگون نے تو نماز پڑھی ہمنے دو ستونون کے بیچ مین پھر جب پڑھ چکی فرمایا انس بن مالک نے ہم پرہیز کیا کرتی تھی ان دو ستونون مین نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین **ف** اور اسباب مین روایت ہے قرہ بن ایاس مُزنی سے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہی اور مکروہ کہا ہی ایک قوم علمارنی صف باندھنا دو ستونون کے درمیان اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحٰق اور جائز کہا ہی ایک قوم نی علما سی **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ باب صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونیکے بیان مین **عَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** روایت ہے ہلال ابن یساف سے کہا پکڑا زیاد ابن ابی الجعد نی ہاتھہ میرا اور مین رقہ مین تھا کہ نام ایک مقام کا ہی لیگئی مجھکو ایک شیخ کی پاس کہ کہتی تھی اُنکو وابصہ بن معبد اور تھی قبیلہ بنی اسد سی پس کہا زیاد نی روایت کی مجھسی اس شیخ نی کہ ایک شخص نی نماز پڑھی صف کی پیچھی اکیلے اور شیخ سنتے تھی سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پھیر پڑھے نماز **ف** اور اسباب مین علی ابن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نی علما سی اکیلی نماز پڑھنا پیچھے صف کی اور بولی دوبارہ پڑھی جسنی پڑھی ہو صف کے پیچھے اکیلے اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نی اہل علم سی کافی ہے اُسکو اگر پڑھ لی اُسنی اکیلی صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سی اور حدیث وابصہ بن معبد کی کہ کہتی ہین جسنی اکیلی پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کری اُنہین مین ہی حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور ولید کی ہی حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سی کہی لوگون نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیاد ابن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہی کہ ہلال نے پایا ہی وابصہ کو پس اختلاف کیا ہی اہل حدیث نے سو بعضون نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال ابن یساف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سی وہ روایت کرتی ہین وابصہ سے صحیح تر ہی اور کہا بعضون نے حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سے وہ روایت کرتی ہین زیاد ابن ابی الجعد سی وہ وابصہ بن معبد سی صحیح تر ہی **کہا** ابوعیسےٰ نے اور یہ ایک نہیں زیادہ صحیح ہی روایت سے عمرو بن مرہ کی اسواسطے کہ مروی ہین بہت حدیثین ہلال ابن یساف سے وہ زیاد ابن ابی الجعد سی وہ وابصہ بن معبد سے روایت کی ہین محمد بن بشار نی اُنسی محمد بن جعفر نی اُنسے شعبہ نی اُنسی عمرو بن مرہ نی اُنسے زیاد بن ابی الجعد نی اُسے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہمسے محمد بن بشار نی اُنسے محمد بن جعفر نے اُنسی شعبہ نی اُنسی عمرو بن مرہ نی اُنسی ہلال بن یساف نے اُنسی عمرو بن راشد نی اُنسی وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلی سو حکم کیا آنحضرت نے اُسکو دوبارہ پڑھنی کا **کہا** ابوعیسےٰ نے سُنا مین نے عبد دسی کہتی تھی سُنا مین نی وکیع سی کہتی تھی جب کوئی نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ باب اُسکے بیان مین جو نماز پڑھی اور ایک آدمی اُسکے ساتھ ہو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَائِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں آپکی بائیں طرف پس پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھکو داہنی طرف **ف** اور اسباب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور جو انکی بعد تھی کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَ الرَّجُلَیْنِ باب اسکی میں کہ جو شخص نماز پڑھے دو شخصوں کی امامت کرے عَنْ عُمَیْرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَۃً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا **ترجمہ** روایت ہے عمیرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں ہم تین شخص تو آگے بڑھے ایک ہم میں سے کی **ف** اور اسباب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ اور عمیرہ کی غریب ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا ہے کہ جب ہوویں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ انہوں نے علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنی اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اسبات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسمٰعیل ابن مسلم میں کہ ضعیف ہے حفظ اسکا نہیں **باب** وَجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَہٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ باب اسبیان میں کہ امامت کرے بہت مردوں اور عورتوں کی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَدَّتَہٗ مُلَیْکَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْہُ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْاُصَلِّ لَکُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَیْہِ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَائَہٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ انکی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کھانیکی کہ پکایا تھا سو کھایا آپنے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہاری ساتھ کہا انس نے کی کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اسکو پانی سے سو کھڑے ہوئے اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندھی اسپر میں نے اور یتیم نے حضرت کے پیچھے اور بڑھیا بی بی ہماری پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہتے ہیں جب ہو امام کی ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہو تو مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہووے اکیلا صف کی پیچھے تو نماز اسکی جایز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس کے ساتھ تھا اسکی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس گویا اکیلی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے اور یہ کچھ بات نہیں اسلئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتی تو انس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے اور موسیٰ بن انس سے کہ انکے باپ نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو کھڑا کیا آپنی انکو اپنی داہنی طرف اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے گھر میں پڑھی نفل تھی کہ برکت کی لئی پڑھی آپنے **مترجم** کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جایز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور طیبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے **باب** مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ باب اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کسکی بہتر ہے **عَنْ** اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَکْبَرُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَجْلِسْ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ **ترجمہ** روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جسنے پہلی ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہو تو جسکا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جاوی امیر اپنی حکومت کی جگہہ میں یعنی جو شخص کہ ہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنی گھر میں ہو تو دوسرا شخص اسکی امامت نکرے اور بیٹھے کوئی کسیکی مسند اور عزت کی جگہہ میں اسکے گھر میں مگر اسکے حکم سے **ف** اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرھم کے عوض اقدمھم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اسباب میں ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہی صحیح ہے اور یہ عمل ہی علماء کا کہتے ہیں کہ مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دی صاحبخانہ دوسرے کو امامت کی تو کچھ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے جب ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سنت یہی ہے کہ صاحبخانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقتدی نہ بنایا جاوے کوئی آدمی اپنی گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اسکی مسند پر اسکی گھر میں مگر اسکی اجازت سے تو

یعنی رکتا ہو نہیں کہ جب اجازت دی اُسنے تو جائز ہوگئی ہو نو باتین یعنی امامت و بیٹھنا کسی مین مضائقہ نہین **باب** مَا جَآءَ اِذَآ اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ باب اس بیانمین کہ جب امامت کرے کوئی تم مین کا تو تخفیف کرے قرأت مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَآ اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَالْمَرِیْضَ فَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ یَشَآءُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب امامت کرے کوئی تم مین کا آدمیونکی تو تخفیف کرے قرأت مین کہ اُسمین جو ہوتا ہی ہے اور بوڑہا ہی ہی اور ضعیف اور بیمار ہی اور جب پڑہی اکیلا تو جیسی چاہی پڑہی **ف** اور اس باب مین عدی ابن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک ابن عبداللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سی ہی روایت ہی **کہا** ابوعیسے نی حدیث ابی ہریرہ کو حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اختیار کیا ہی ہین کہ دراز کرے امام نماز کو خوف مشقت سی منظر ضعیف اور بوڑہے اور مریض کی اور ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہی اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز ہی ہین کنیت انکی ابوداود **عن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگونسی زیادہ ہلکی نماز پڑہنی والی تہی اور بہت پوری یعنی حالت امامت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت تہوڑی کرتی مگر رکوع و سجدہ بخوبی تمام ہوتا **ف** اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِیْ فَتْحِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِیْلِهَا باب بیان مین تحریم نماز اور تحلیل اسکے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْکِتٰبِ وَسُوْرَةٍ فِیْ فَرِیْضَةٍ اَوْ غَیْرِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پہیرنا ہی اور اسکی تو نماز ہی نہین جو نہ پڑہی الحمد اور ایک سورۃ فرض نماز ہو یا اسکے **ف** اور اس باب مین علی اور عائشہ سی ہی روایت ہے اور حدیث علی ابن ابی طالب کی بہت عمدہ ہی اسناد کی رو سی اور زیادہ صحیح ہی ابی سعید کی حدیث سی اور لکہا ہی ہم اس حدیث کو کتاب الوضوء مین اور اسی پر عمل ہی صحابہ کا اور جو انکی بعد تابعی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہی اور آدمی داخل نہین ہوتا نماز مین مگر تکبیر سی **کہا** ابوعیسی نی سنا مین نے ابوبکر محمد بن ابان سی فرماتی تہی سنا مین نے عبدالرحمن بن مہدی سے فرماتی تہی اگر شروع کرے آدمی نوی نماز موسی اللہ کی نماز کو اور تکبیر نکہی تو جائز نہوگی اور اگر حدث کرے سلام سی پہلی تو حکم کرتا ہون مین کہ وضو کرے پہیرے اپنی مکان کی طرف اور سلام پہیرے اور نماز اسکی اپنی حال ہی یعنی اسمین کچہہ خلل نہین آیا اور نام ابونضرہ کا منذر بن مالک بن قطعہ ہی **ترجمہ** کہتا ہی تکبیر اولی کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اُس سی کہانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتی ہین اور تحریم کی معنی ہین حرام کرنا کسی چیز کا سلام کو تحلیل فرمایا کہ اُس سے وہ سب کام حلال ہو جاتی ہین اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہی **باب** فِیْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّکْبِیْرِ باب بیان مین انگلیان کھلی رکہنی کے تکبیر اولی کی وقت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولی کہتی نماز کی خوب کہلی رکہتے انگلیان اپنی **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہے کتنے لوگون نے ابن ابی ذئب سی انہون نے سعید بن سمعان سی انہون نے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہنے لگتی بلند کرتی دونو ہاتہہ خوب کہینچکر اور یہہ روایت زیادہ صحیح ہی یحیی ابن یمان کی روایت سی اور خطا کی ابن یمان نی اُس روایت مین **عن** سَعِیْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے سعید ابن سمعان سے کہا سنا مین نے ابا ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی نماز کو اُٹہاتی دونو ہاتہہ خوب کہولکر **کہا** ابوعیسی نے کہا عبدالدنی اور یہہ زیادہ صحیح ہی یحیی ابن یمان کی حدیث سے اور یحیی بن یمان کی حدیث مین خطا ہی **باب** فِیْ فَضْلِ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی باب تکبیر اولی کی فضیلت مین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی نماز پڑہی چالیس دن جماعت سی خالص اللہ تعالی کے واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولی لکہی جاوینگی اللہ کیطرف سے دو نجاتین ایک نجات دوزخ سی دوسری نفاق سی **کہا** ابوعیسی نے مروی ہی یہ حدیث انس سی موقوفا بہی اور ہم نہین جانتی کہ کسینی اُسی مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نی طعمہ بن عمرو سی اور مروی ہی حبیب بن ابی حبیب بجلی سی وہ روایت کرتی ہین انس بن مالک سی اُنہین کا قول روایت کیا اسکو ہمسے ہناد نی انہون نے وکیع سی اُنہون نے خالد طہمان سے اُنہون نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سی اُنہون نے انس بن مالک سی قول انہی ابن مالک کا اور نہین مرفوع کیا اسکو اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارۃ بن غزیہ سی اُنہون نے انس بن مالک سے اُنہون نی عمر بن خطاب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اسکی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور مرسل ہے یعنی ہم مین ایک راوی جہوٹ گیا ہے

کو عمارہ بن خزیمہ نہیں بنایا انس بن مالک کو **باب** مَا یَقُوْلُ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ باب افتتاح نماز کی دعا کے بیان **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ بِاللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو رات کو کہتے پھر کہتے سُبْحَانَکَ سے غَیْرُکَ تک اور معنی اسکی یہ ہیں پاک ہے تو ای اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے اور تیرا ہی نام برکت کا ہے اور تیری بلندی بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیری پھر کہتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا یعنے اللہ بہت بڑا ہی نہایت بڑائی والا پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے کی اسکے وسواس اور تکبر اور سحر سے **ف** اور اسباب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہے اسباب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم اہل علم نے اس حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اور معنی ان کلمات کے بھی اوپر گزری اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابوسعید اور ابن سعید کلام کرتی ہے علی بن علی میں اور احمد کہتی ہے یہ حدیث صحیح نہیں **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتی نماز تو پڑھتی سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو ای اللہ اور سب تعریف تجھکو ہی اور بڑی برکت کا نام ہی تیرا اور بلندی ہی بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیری **کہا** ابوعیسے نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتی مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہی حارثہ کی حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمن ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ تَرْکِ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ترک جہر میں **عَنْ** اِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْہِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ وَقَدْ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل کی بیٹے سے کہا میرے باپ نے مجھکو نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا ای بیٹے یہ نوئی بات نکلی ہے اور بہت بچو تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا تم سے نئی بات نکالنے کی اسلام میں اتنی زیادہ اصحاب رسول میں اور کہا اسکے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ سو نہیں سنا میں نے کسیکو کہ پڑھتا ہو بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قرات کو الحمد للہ رب العالمین سے **کہا** ابوعیسے نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا انہیں میں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ اور جو بعد انکی تھی تابعین سے اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں کرتی زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتی ہیں جھکی سے پڑھے لیوے اپنے دلمیں **باب** مَنْ رَاٰی الْجَھْرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ باب بسم اللہ کے جہر میں **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز کو یعنی قرات کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے **کہا** ابوعیسے نے نہیں اسناد اسکی خوب قوی اور قائل ہوئی ہیں اسکے کئی علما صحابہ کے انہیں میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر اور جو بعد انکے تابعین سے تجویز کرتی ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنی کو اور یہی کہتی ہیں شافعی اور اسمٰعیل بن حماد اور ورقا یہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہی اور وہ کوفی ہیں **باب** فِیْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَۃِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ باب قرات شروع کرنیکا الحمد للہ رب العالمین سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ یَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان سب شروع کرتی قرات الحمد للہ رب العالمین سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل تھا علما صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے بعد تھی سب شروع کرتی تھی قرات کو الحمد للہ رب العالمین سے کہا شافعی نے مطلب اس حدیث کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان شروع کرتی تھی قرات الحمد للہ رب العالمین سے اسطرح پر کہ قرات سورہ فاتحہ کی اور سورتوں سے پہلی ہوتی تھی نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے پڑھتی ہوں بسم اللہ اور شافعی مذہبیہ شروع کرتی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھی بسم اللہ جب پکار کر کرے قرات **باب** مَا جَاءَ اَنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحہ کتاب کے **عَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھی سورۂ فاتحہ **ف** اور اسباب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علمائی صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں کہتی ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہی ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی التأمین باب آمین کے بیان میں **عن** وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وقال آمین ومد بہا صوتہ **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر سے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہی آمین خوب لمبی کر کی اپنی آواز **ف** اور اسباب میں علی اور ابی ہریرہ ہی سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث وائل ابن حجر کی حسن ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگوں کا علمائی صحابہ اور تابعین سے اور جو اُنکی بعد تھی جو زارتی ہیں کہ بلند کرنی امام اپنی آواز کو آمین کی ساتھ اور چپکی ہی کہی اسی اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا شعبہ نے حدیث سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنی باپ وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آمین اور چپکی سی کہا آمین کو **کہا** ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتی تھی حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہی حدیث شعبہ سے اسباب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے ایک تو کہا عن حجر ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت اُنکی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اُسمیں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہی اُسمیں عن علقمہ اور نہ تو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر ہی اور کہا وخفض بہا صوتہ اور یہ کہ مد بہا صوتہ ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابازرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہی اور کہا روایت کی علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث کی ہمسے ابوبکر محمد بن ابان نے اُنہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہوں نے علاء بن صالح اسدی سے اُنہوں نے سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے حجر بن عنبس سے اُنہوں نے وائل بن حجر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی حدیث سفیان کی ہی سلمہ بن کہیل سے **باب** ماجاء فی فضل التأمین باب آمین کی فضیلت کی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہی تو تم بھی آمین کہو کہ جسکی آمین برابر ہو جاوی ملائکہ کی آمین سے بخشدی جاویگی اگلی گناہ اُسکی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی السکتتین باب بیان میں دو سکتوں کے یعنے دو بار چپ رہنے کے **عن** سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ قال سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکر ذلک علیہ عمران بن حصین قال حفظنا سکتۃ فکتبنا الی ابی بن کعب بالمدینۃ فکتب ابی ان حفظ سمرۃ قال سعید فقلنا لقتادۃ ما ہاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلاتہ واذا فرغ من القراءۃ ثم قال بعد ذلک واذا قرأ ولا الضالین قال وکان یعجبہ اذا فرغ من القراءۃ ان یسکت حتی یرتد الیہ نفسہ **ترجمہ** روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتا ہے حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کئی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اُسپر عمران بن حصین نے اور کہا ہمنے تو یاد کیا ہی ایک ہی سکتہ سو لکھا ہمنے ابی بن کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہی سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہمنے قتادہ سے کب ہوتی تھی وہ سکتی کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولے کی بعد اور جب فارغ ہوتی قرأت سے پھر کہا بعد اُسکے اور جب کہتی ولا الضالین یعنی جب ہی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا اُنکو جب فارغ ہوتی قرأت سی چپ رہنا یہانتک کہ پھیر جاوے سانس **ف** اور اسباب میں ابی ہریرہ ہی سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہی اور یہی قول ہی کئی لوگوں کا اہل علم سی کہ مستحب جانتی ہیں امام کے لئی سکتہ کرنا بعد شروع کرنی نماز کی اور بعد فارغ قرأت کے اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق اور ہمارے اصحاب کا **باب** ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ باب نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنی کے بیان میں **عن** قبیصۃ بن ہلب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فیاخذ شمالہ بیمینہ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتی تھی ہماری سو پکڑتے تھی اپنا بایاں ہاتھہ داہنی ہاتھہ سی **ف** اور اس باب میں روایت ہے وائل ابن حجر سی اور عطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین سی اور جو بعد اُنکی تھی کہتی ہے کہ رکھی ہاتھہ داہنا اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ رکھی اُن دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے رکھی ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہی اُنکے نزدیک اور ہلب کا نام یزید ابن قنافہ طائی ہے **باب** ماجاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود باب اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدی کے وقت **عن**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ **ترجمہ** روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر بار جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اور اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف**
اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسی اور عمران بن حصین اور سمرۃ بن جندب اور ابن عباس سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث عبداللہ بن مسعود کی
حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم اور جو بعد انکی تابعین ہی اور عامۂ فقہا اور علما سے **عن**
اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع
وسجدے کیطرف **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر قول ہی علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکی تھے کہتے ہیں تکبیر کہی آدمی جھکتی وقت رکوع اور سجدے میں ++

باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ باب دونوں ہاتھ اٹھانیکی رکوع میں جاتی وقت اور رکوع سے اٹھتی وقت **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِرُكُوْعٍ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ
وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتی نماز اٹھاتی دونوں
ہاتھ یہانتک کہ برابر ہوجاتی دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتی اور جب رکوع سے سر اٹھاتی اور زیادہ کیا ابن عمر نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتی تھی درمیان دو سجدوں کے **کہا** ابوعیسی نے روایت کی ہمسی فضل ابن صباح بغدادی نے انسی سفیان ابن عیینہ نے انسی زہری سے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن ابی عمر کی اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر
اور مالک ابن حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسی اشعری اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے **کہا**
ابوعیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی کہتے ہیں بعض علمائے صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر وغیرہم
تابعین سے حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید ابن جبیر وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا عبداللہ
ابن مبارک نے ثابت ہوئی ہی حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہی اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتی تھی مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولی کی وقت روایت کی ہمسی یہ بات احمد ابن عبدہ آملی نے انسی وہب بن زمعہ انسی سفیان بن عبدالملک نے
انسی عبداللہ بن مبارک نے **عن** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ
اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا نہ پڑھوں میں تمہاری واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائے اپنی دونوں
ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولی کی وقت **ف** اور اس باب میں روایت ہے براء ابن عازب سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور یہی کہتے ہیں کئی اہل علم صحابہ اور تابعین
سے اور یہی قول ہی سفیان اور اہل کوفہ کا **باب** مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ باب دونوں ہاتھ گھٹنے پر رکھنے کے بیان میں وقت رکوع کے
عن اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہا انہوں نے کہا
ہمکو عمر بن خطاب نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطے تمہاری پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد
ابن مسلمہ اور ابی مسعود سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علمائے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکی تھے نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہی ابن مسعود سے
اور بعض انکی اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتی تھی اور وہ منسوخ ہی اہل علم کی نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتی تھی پھر منع ہوا ہمکو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر روایت
کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے اس بات کو **ترجمہ** کہتے ہی تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر
زانوؤں کے اندر دبا لینی کو اور یہ اول اسلام میں تھی اسکی بعد منسوخ ہوئی اب رکوع میں حکم ہی کہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھی **باب** مَا جَاءَ اَنَّهٗ يُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي
الرُّكُوْعِ باب دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں رکوع کی وقت **عن** عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰكُمْ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عباس ابن سہل سے کہا جمع ہوئے ابوحمید

اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پس کہا ابو حمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر گویا وہ مکڑی ہے جو تھی انکو اور کمان کی زہ بنایا دونوں ہاتھوں کو اپنی اور دور رکھا دونوں پسلیوں سے **ف** اور اسباب میں اس سے بھی ہدایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہی صحیح ہی اور سی تو سید ہی اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں **باب** ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود باب بیان میں رکوع سجود کی تسبیح کی **عن** ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعہ وذلک ادناہ واذا سجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقد تم سجودہ وذلک ادناہ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اسکا اور یہ ادنی درجہ ہی اور جب سجدہ کرے تو کہے سجدہ میں سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ سو تمام ہو گیا سجدہ اسکا اور یہ ادنی درجہ ہی **ف** اور اسباب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اسلئے کہ عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا دوست رکھتی ہیں کہ کہے کوئی آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سی اور مروی ہے ابن مبارک سی کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا تاکہ پاویں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے **عن** حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وما اتی علی ایۃ رحمۃ الا وقف وسال وما اتی علی ایۃ عذاب الا وقف وتعوذ **ترجمہ** روایت ہی حذیفہ سی کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو کہتی تھے حضرت اپنی رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتی اور سوال کرتی اور جب آتے آیت عذاب پر تو ٹھہرتی اور پناہ مانگتی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ایسی ہی روایت کی ہم سی محمد ابن بشار نے انسی عبد الرحمن بن مہدی نے انسی شعبہ نے **باب** ماجاء فی النہی عن القراءۃ فی الرکوع والسجود باب بیان میں قرأت منع ہونے کی رکوع اور سجدے میں **عن** علی ابن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذہب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہننے سی کپڑے کے کہ بنے ہوئے ہیں ریشم سی اور کسم کی رنگے ہوئے سی اور سونے کی انگوٹھی سی اور رکوع میں قرآن پڑھنے سی **ف** اور اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علمائے صحابہ کا اور جو انکے بعد تابعی کہ وہ کہا ہی قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں **باب** ماجاء فیمن لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود باب بیان میں اس شخص کی جو پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجدے میں یعنی بجوں نہ ٹیڑھی **عن** ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلوۃ لا یقیم الرجل فیہا یعنی صلبہ فی الرکوع والسجود **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام نہیں آتی نماز اسکی جو سیدھا نہ کرے اسمیں یعنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں **ف** اس باب میں علی ابن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ اور زید عمر رضی سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علمائے صحابہ کا اور جو انکے بعد تابعی ضرور جانتی ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع وسجود میں اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو نہ سیدھا کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اسکی فاسد ہی اسی حدیث کی رو سی کہ فرمایا حضرت نے نہیں درست نماز اسکی جو سیدھا نہ کرے اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہی اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہی **باب** ما یقول الرجل اذا رفع راسہ من الرکوع باب اس بیان میں کہ جب سر اٹھاوے رکوع سی تو کیا پڑھی **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملا السموات والارض وملا ما بینہما وملا ما شئت من شیء بعد **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھاتے رکوع سی تو سمع اللہ سے بعد تک پڑھتے اور معنی اسکی یہ ہیں سنی اللہ نے اسکی بات جسنے تعریف کی اسکی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہی آسمان سے بھر کی اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہی اور جتنی چاہی تو بعد اسکے **ف** اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور ابی جحیفہ اور ابی سعید سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض علماء کا اور یہی کہتی ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں **باب** منہ آخر دوسرا باب اسی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ

ماتقدم من ذنبہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی تو تم کہو ربنا ولک الحمد جسکا کہنا برابر ہوگیا فرشتوں کے کہنے سے بخشی جاویگی اسکی اگلی گناہ **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکی تبعی کہ کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ اور کہی جو پیچھے اسکے ہی ربنا ولک الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد اور کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہی جو پیچھے امام کی ہی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد جیسا کہتا ہی امام اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی وضع الیدین قبل الرکبتین فی السجود باب ہے بیان میں زانو رکھنے کی ہاتھوں سے پہلی سجدہ میں **عن** وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** روایت ہے وایل بن حجر سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرتے تو رکھتے دونوں زانو اپنی ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلی **ف** اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا زید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی یہ حدیث اسی سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ کہی آدمی زانو اپنی پہلی ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھاوے ہاتھ اپنی پیشتر زانو سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلا اور نہیں ذکر کیا اسمیں وایل بن حجر کا **باب** اخرمنہ دوسرا باب اسی بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعمد احدکم فیبرک فی صلوتہ برک البعیر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قصد کرتا ہی ایک تم میں کا سو بیٹھ جاتا ہی اپنی نماز میں جیسی بیٹھتا ہی اونٹ یعنی ہاتھ زمین پر پہلی کہ دیتا ہی سجدہ کے وقت میں اسکو شباہت دی اونٹ کی بیٹھنی سے کہ وہ بھی پہلے آگے کی پیر دن کو بیٹھنی کی لئی جھکاتا ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو روایت سے ابی الزناد کی مگر اس سناد سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہی یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے **باب** ماجاء فی السجود علی الجبھۃ والانف باب پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنیکی بیان میں **عن** ابی حمید الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد امکن انفہ وجبھتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتی خوب جماتی اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دور رکھتی ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتی ہتھیلیاں اپنی برابر دونوں شانوں کے مقابل **ف** اور اسباب میں ابن عباس اور وائل ابن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علماء کا سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائی تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہی اسکو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جبتک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر **باب** ماجاء این یضع الرجل وجھہ اذا سجد باب اس بیان میں کہ جب سجدہ کرے آدمی تو منہ کہاں رکھے **عن** ابی اسحق قال قلت للبراء بن عازب این کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع وجھہ اذا سجد فقال بین کفیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ جب سجدہ کرتی تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں **ف** اور اسباب میں روایت ہی وائل ابن حجر اور ابی حمید سے اور روایت براء کی حسن ہی غریب ہے اور اسکو اختیار کیا ہی بعض علماء نے کہ ہاتھ کانوں کی پاس ہیں یعنی سجدہ میں **باب** ماجاء فی السجود علی سبعۃ اعضاء باب اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہی **عن** عباس بن عبدالمطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ اراب وجھہ وکفاہ وردکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** روایت ہے عباس ابن عبدالمطلب سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی جب سجدہ کرتا ہی بندہ سجدہ کرتی ہیں اسکے ساتھ سات ہڈی یعنے سات عضو منہ انکا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونو گھٹنی اور دونو قدم اسکی **ف** اور اسباب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابوسعید سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علماء کا **عن** ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نسجد علی سبعۃ اعضاء ولا نکف شعرا ولا ثیابا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنیکا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھاویں یعنی سجدہ کے وقت **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی التجافی فی السجود باب سجدہ میں اعضا الگ الگ رکھنے کے بیان میں **عن** عبید اللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی عن ابیہ قال کنت مع ابی بالقاع من نمرۃ فمرت رکبۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی قال فکنت انظر الی عفرتی ابطیہ اذا سجد وادی بیاضہ **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا میں تھا اپنی باپ کے ساتھ قاع میں کہ ایک سوار زمین کو

ف وضع الرکبتین قبل الیدین

ہوتی ہیں مقام ثمرہ میں پس آنحضرت کو چھ سال ہوئے کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے نماز پڑھتی تھی اور میں نظر کرتا تھا اُنکی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتی تھی اور دیکھتا تھا چھپی اُنکی **ف** اور اسباب میں ابن عباس اور ابن بحینہ اور ابو احمد بن جحش اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اُسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ اور عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہے ہمنیں پہچانتی ہم اسکو مگر یہ داؤد ابن قیس کے روایت سے اور ہمنیں جانتی عبداللہ ابن ارقم سے کوئی روایت مگر اس حدیث کی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمر بن حنبل ایک مرد ہیں صحابی کہ اُنکی ایک ہی حدیث ہے اور عبداللہ ابن ارقم زہری کاتب ہیں ابوبکر صدیق کے اور عبداللہ ابن ارقم خزاعی کو ہمنیں معلوم روایت مگر یہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء فی الاعتدال فی السجود باب سجدی میں اعتدال کے بیان میں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلیعتدل ولا یفترش ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے کوئی تم میں کا تو اعتدال کرے اور نہ بچھاوے اپنی باہیں کُتّی کیطرح **ف** اور اسباب میں عبدالرحمن ابن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدی میں اور مکروہ کہتے ہیں بچھانے کُتّی یا درندے کی مانند **عن** عائذۃ قال سمعت انسا یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ فی الصلوٰۃ بسط الکلب **ترجمہ** روایت ہے عائذہ سے کہا سنا میں نے انس کو کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال کرو سجدہ میں اور نہ بچھاوے کوئی تم میں کا اپنی باہیں نماز میں کُتّی کیطرح **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی وضع الیدین ونصب القدمین فی السجود باب اس بیان میں کہ سجدہ میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور قدم کھڑے رکھنا چاہیے **عن** عامر بن سعد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین **ترجمہ** روایت ہے عامر بن سعد سے روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ہمیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا **ف** کہا عبداللہ نے کہا معلی نے روایت کی ہم سے حماد بن اسامہ انہوں نے عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے موسیٰ بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کی اور نہیں ذکر کیا اسمیں عامر بن سعد کے باپ کا **کہا** ابو عیسےٰ نے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور قدم کھڑے رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور مہیب کی حدیث سے اور یہ بعض اہل علم کا اور مختار ہے یحییٰ کے نزدیک **باب** ماجاء فی اقامۃ الصلب اذا رفع راسہ من الرکوع والسجود باب پیٹھ سیدھا کرنیکی جب سر اُٹھاوے رکوع سے اور سجدے سے **عن** البراء بن عازب قال کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع واذا سجد واذا رفع راسہ من السجود قریبا من السواء **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کہ جب رکوع کرتی اور جب اُٹھاتی سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتی اور جب اُٹھاتی سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ سب میں حضرت بڑی دیر لگاتے **ف** اور اسباب میں روایت ہے انس سے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے اوپر کی روایت کی **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یبادر الامام فی الرکوع والسجود باب اس بیان میں کہ رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا حرام ہے **عن** عبداللہ بن یزید قال حدثنا البراء وھو غیر کذوب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع راسہ من الرکوع لا یحنی رجل منا ظھرہ حتی یسجد رسول اللہ علیہ وسلم فنسجد **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہمسے براء نے اور وہ کچھ جھوٹ نہیں کہتا تھا جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور اُٹھاتی حضرت اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جبتک سجدہ میں نہ جاچکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدہ کرتی ہم **ف** اور اسباب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابوہریرہ سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ جو مقتدی ہو امام کا تابعداری کرے امام کی ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جاچکے اور نہ اُٹھاوے سر مگر جب امام اُٹھ چکے اور ہمکو معلوم نہیں کسیکا اختلاف ہو **باب** ماجاء فی کراھیۃ الاقعاء بین السجدتین باب کراہیت اقعاء کی دو سجدوں کے بیچمیں اور اقعاء کی معنی آگے آتی ہیں **عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی احب لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی لا تقع بین السجدتین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی مزے سے کہتا ہوں تمہارے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لیے اور برا جانتا ہوں تمہارے لیے جو برا جانتا ہوں اپنے لیے اقعا

وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الَّتِي تَنْقَضِي فِيْهَا صَلٰوتُهُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن عمرو بن عطا سے وہ روایت کرتی ہیں ابی حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابی حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ انہیں ابو قتادہ یہ بھی یہی کہتی تھی ابو حمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی وہ بولی تم کچھ ہمسے پہلی نہیں آتی تھی حضرت کی صحبت میں اور نہ ہمسے زیادہ آمد و رفت رکھتی تھی بولی ابو حمید یہ تو سچ ہی سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو تو کہا ابو حمید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑی ہوتی نماز کو تو سیدھی کھڑی ہو جاتی اور دونوں ہاتھ اٹھاتی شانوں کی برابر پھر جب ارادہ کرتی رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتی شانوں تک پھر کہتی اللہ اکبر اور رکوع میں جاتی پھر خوب برابر رہتی اور نہ جھکاتی سر اپنا اور نہ بلند کرتی یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتی اور دونوں پنجے زانوؤں پر رکھتی پھر کہتی سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے اسکی بات کو جس نے اسکی تعریف کی اور بلند کرتی دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتی وقت کیا تھا پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر جھکتی زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتی اللہ اکبر اور جدا رکھتی اپنی باہیں پہلوؤں سے اور کھلی رکھتی انگلیاں اپنی پیروں کی پھر ہاں پھر موڑ کر اسپر بیٹھ جاتی پھر برابر بیٹھ جاتی کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ پر پھر جھکتی سجدے کو اور کہتی اللہ اکبر پھر موڑتی پیر اور سیدھی بیٹھتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہونچ جاتی پھر اٹھتی اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتی یہانتک کہ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتی اور دونوں ہاتھ اٹھاتی شانوں تک یعنی جیسی تکبیر رکعت کو جب اٹھتی جب بھی رفع یدین کرتی جیسا کیا تھا نماز شروع کرتے وقت پھر ایسا ہی کرتی بیٹھتی یہانتک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جسمیں پوری ہوگی نماز اگر یعنے آخر رکعت میں تو بھی بایاں پیر بیچ داہنی نکال کر بیٹھ جاتی سرین پر پھر سلام پھیرتی **کہا** ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اذا اقام من السجدتین ہی مراد یہ ہی کہ جب کھڑی ہوئی دو رکعت پڑھکر تو رفع یدین کرتی روایت کی ہمسے محمد بن بشار اور حسن بن علی خلالی اور کئی لوگوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبد الحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو عطاری کہا محمد نے سنا میں نے ابو حمید ساعدی سے کہ بیٹھی تھی دس صحابیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انمیں ابو قتادہ یہ بھی یہی تھی سو ذکر کی یحیی بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبد الحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابو حمید کو صحیح کہا معنی اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

باب

مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ باب نماز صبح کی قرارت کی بیانمیں

عن زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھی صبح کی نماز میں والنخل باسقات یعنی سورۂ ق پہلی رکعت میں **ف** اور سباب میں عمر بن حریث اور جبیر بن نفیر اور عبد اللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے بھی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپنے صبح میں سورۂ واقعہ اور مروی ہی کہ پڑھتی تھی صبح میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہی اذا الشمس کورت بھی اور مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابی موسیٰ کو کہ صبح میں طوال مفصل پڑھو **کہا** ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی **متن جم** کہتا ہی سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہی اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے آخر تک قصار مفصل ہے

باب

مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب ظہر اور عصر کی قرارت کے بیانمیں

عن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھی ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اسکے **ف** اور اسباب میں خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپنے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہی کہ ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کی برابر پڑھتی اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کی برابر اور مروی ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہی بعض اہل علم سے قرارت نماز عصر کی برابر ہی نماز مغرب کی قرارت کے اور پڑھی عصر میں قصار مفصل اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز عصر اور مغرب میں قرارت برابر پڑھتی اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قرارت عصر کی قرارت سے پوری ہی

باب

مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ باب مغرب کی قرارت کی بیانمیں

عن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ

دائما فی مرضہ فصلی للمغرب فقرأ بالمرسلات فما صلاھا بعد حتی لقی اللہ عزوجل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی وہ روایت کرتی ہیں ام فضل اپنی ساسی کہا انکی مانی علی ہاسی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سر پڑی ہا بیمار ہی موسی ہی ہماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اوپر پڑھی والمرسلات پیر نہ پڑھا اسکو یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار تعالیٰ شانہ سی **ف** اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سی ہی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی روی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑھی آپنی سورہ اعراف مغرب کی دو رکعتوں میں اور سورہ طور ہی حضرت سی مغرب میں مروی ہی اور مروی ہی حضرت عمر سی کہ انہوں نے لکھا ابوموسی کو کہ پڑھو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہی ابی بکر سی کہ انہوں نی پڑھی مغرب میں قصار مفصل **کہا** ابوعیسی نے اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور یہی کہتی ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نی اور مذکور ہی امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتی تھی لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسی والطور اور المرسلات ہی اور کہا شافعی نی میں اسی کا مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ انکا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں **باب** ماجاء فی القراءۃ فی صلوٰۃ العشاء باب عشا کی قرات کے بیان میں **عن** عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العشاء الاخرۃ بالشمس وضحٰھا ونحوھا من السور **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں والشمس وضحٰھا اور مانند انکی اور سورتیں پڑھتی تھی **ف** اور اس باب میں براء بن عازب سی ہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث بریدہ کی حسن ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ عشا میں آپنی سورہ والتین پڑھی اور مروی ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نی نماز عشا میں اوساط مفصل پڑھنی تھی مثل سورہ منافقون وغیرہ کی اور مروی ہی صحابہ اور تابعین سے اس سی کم ہی پڑھنا اور زیادہ ہی گویا انکی نزدیک اسمیں اختیار ہی پڑھنی والی کا اور سب سی اچھی اس باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس وضحٰھا اور والتین والزیتون نماز عشا میں **عن** البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی العشاء الاخرۃ بالتین والزیتون **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عشا میں والتین والزیتون پڑھی **ف** اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی القراءۃ خلف الامام باب امام کی پیچھی قرآن پڑھنی کی بیان میں **عن** عبادۃ بن الصامت قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القراءۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرؤن وراء امامکم قال قلنا یا رسول اللہ ای واللہ قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بھا **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سی کہا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح کی نماز تو مشکل ہوا انکو قرآن پڑھنا پھر جب پھر چکی تو فرمایا شاید تم قرات کرتی ہو امام کی پیچھی کہا راوی نی ہاں یا رسول اللہ قسم ہی اللہ کی فرمایا آپنی ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورہ فاتحہ کہ جسنی سورہ فاتحہ نہ پڑھی اسکی تو نماز ہی نہوئی **ف** اور اس باب میں ابوہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی جدیث زہری نی محمود بن الربیع سی انہوں نی عبادہ بن صامت سی انہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی انکی تو نماز میں جو نہ پڑھی سورہ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی امام مالک کی پیچھی قرآن پڑھنی کے باب میں اکثر علمائی صحابہ اور تابعین کی اور یہی قول ہی مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کی کہتی ہیں پڑھا لی امام کی پیچھی **باب** ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام اذا جھر الامام بالقراءۃ + باب قرات نہ کرنی کی بیان میں جب امام جہر کرتا ہو **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوٰۃ جھر فیھا بالقراءۃ فقال ھل قرأ معی احد منکم آنفا فقال رجل نعم یا رسول اللہ قال انی اقول مالی انازع القرآن قال فانتھی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما جھر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوات بالقراءۃ حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھی ایسی نماز کی بعد کہ جسمیں قرات زور سی پڑھی تھی اور فرمایا کیا کسینی تم میں ہی میری ساتھ قرات کی ابھی تو عرض کیا ایک مرد نی ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپنی میں ہی کہتا تھا کیا ہوا مجھکو کہ چھینا جاتا ہی مجھ سی قرآن کہا راوی نی باز آئی لوگ قرات سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اون نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سی پڑھتی تھی جب یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی **ف** اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ سی ہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی یہ حدیث حسن ہی اور ابن کیسان کا نام عمر ہی اور عمرو بن کیسان بھی کہتی ہیں اور روایت کیا بعضے اصحاب زہری نی اس حدیث کو اور روایت کیا اسمیں قال قال الزھری فانتھی الناس عن القراءۃ حین سمعوا ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے کہا زہری نی پھر باز رہی لوگ قرات سی جب سنی حضرت سی یہ بات اور اس حدیث سی کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اسپر جو کہتا ہی کہ قرات درست ہے امام کی پیچھی اسلئے کہ ابوہریرہ جو اس حدیث کی راوی ہیں وہی روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو پڑھی کوئی سی نماز اور نہ پڑھی اسمیں سورہ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہی کامل نہیں سو کہا اسنی جو حدیث لیتا تھا ابوہریرہ سی میں کبھی ہوتا ہوں امام کی پیچھے تو کہا ابوہریرہ نی اپنی دلمیں پڑھ لی

کہ دونوں سجدوں کی بیچ میں کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو کہ روایت کی ہو علی سے مگر ابن اسحٰق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور ضعیف کہا ہی بعض اہل علم نے حارث کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعا کو اور اسی میں روایت ہے عائشہ اور انس اور ابی ہریرہ سے **ترجمہ** کہتا ہی کہ اقعا اسی کہتے ہیں کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونو پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے **باب** فِی الرُّخْصَۃِ فِی الْاِقْعَاءِ باب رخصت اقعا کی بیان میں **عن** ابن جریج قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ طَاوُسًا یَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَاءِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ قَالَ ھِیَ السُّنَّۃُ قُلْنَا اِنَّا لَنَرَاہُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ ھِیَ سُنَّۃُ نَبِیِّکُمْ **ترجمہ** روایت ہی ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو ابو الزبیر نے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہا ہمنے ابن عباس سے کیا فرماتے ہیں آپ اقعا کرنے میں دونو قدموں پر کہا یہ سنت ہی کہا ہمنے ہم اسکو ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباس نے بلکہ وہ سنت ہی تمہارے نبی کی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کئی ہیں بعضے اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعا میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہی اکثر علما اور فقہا ہی اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعا کو درمیان دونوں سجدوں کے **ترجمہ** کہتا ہی یہاں اقعا سے مراد دونوں بیچوں کو پیر کی کھڑی رکھکر اُسپر بیٹھنا ہی جیسے میں **باب** مَا یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ باب دو سجدوں کی بیچ کی دعا کا **عن** ابن عباس اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے دو سجدوں کے بیچ میں اللّٰھم سے اخیر تک اور معنی اسکی یہ ہیں یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور پورا کر میری تنگدستی کو اور ہدایت کر مجھکو اور رزق دے مجھکو **ف** روایت کی ہمسی حسن بن علی خلال نے انسی زید بن ہارون نے انسی زید بن جبان نے انسی کامل ابو العلاء نے اوپر کی حدیث کی مانند **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہی اور ایسی ہی مروی ہی علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ جائز ہی فرض اور نفل میں اور روایت کی ہی بعضوں نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سے مرسلاً **باب** مَا جَاءَ فِی الْاِعْتِمَادِ فِی السُّجُوْدِ باب ٹیکا کرنے سجدہ میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اشْتَکٰی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَشَقَّۃَ السُّجُوْدِ عَلَیْھِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِیْنُوْا بِالرُّکَبِ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا بیان کی معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھی اعضا یعنی گہنیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی گہنیاں گھٹنوں پر رکھو تاکہ تکلیف کم ہو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہی اسکو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابی العمدان سے اور روایت کی ہی یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو مٹی ہیں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور روایت انکی زیادہ صحیح ہی لیث کی روایت سے **باب** کَیْفَ الْھُوْصُ مِنَ السُّجُوْدِ یہ باب ہے اس بیان میں کہ سجدے سے کیونکر اُٹھنا چاہئے **عن** مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَکَانَ اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا **ترجمہ** روایت ہی مالک بن حویرث سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تو جب طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسرے میں تو نہ اُٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت تھا **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہی عمل بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے **باب** وَمِنْہُ اَیْضًا دوسرا باب اسی بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے تھے نماز میں دونوں قدم کی سرون پر یعنی پیرونکی انگلیون پر زور دیکر اُٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کی بیٹھتے نہ تھے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث پر عمل ہی اہل علم کا اختیار کرتی ہیں کہ آدمی اُٹھ کھڑا ہو انگلیونپر زور دیکر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن الیاس ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک اور انکو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں اور صالح مولی التوأمۃ وہ صالح مٹی ابی صالح کی ہیں اور ابو صالح کا نام بنہان ہی مدنی **باب** مَا جَاءَ فِی التَّشَھُّدِ باب تشہد کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَنْ نَقُوْلَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا سکھلایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کی بعد تو کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اسکی یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبانی اللہ کیواسطے ہیں اور عبادتیں بدنی اور مالی بھی سلام ہی تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی سلام ہی ہمپر اور تمام اللہ کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اُسکی اور رسول اُسکی ہیں **ف** اور سامعین روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابو موسیٰ اور عائشہ سے **کہا** ابو عیسےٰ نے

فی التشہد

حدیث ابن مسعود کی مروی ہی اُنسی کہی سند و نسی اور یہ سب حدیثوں سی زیادہ صحیح ہی جو مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی تشہد کی باب مین اور اسی پر عمل ہی اکثر علمای صحابہ کا اور جو اُنکے بعد ہی تابعین سے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک و احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَیْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتی تہی تشہد جیسا سکھاتی تہی ہمکو قرآن اور فرماتی تہی یہ دعا آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین سب عبادتین زبانکی برکت والیان سب عبادتین بدنکی پاکیزہ اللہ کی لئی ہین سلام ہے تیرا ہی نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور سب نیک بندون پر اللہ کی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوائے خدا کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کی ہین **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کی اور روایت کی امین بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سی اُنہون نے جابر سی اور وہ غیر محفوظ ہی اور شافعی کہی کہ ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد مین **باب** مَاجَاءَ اَنَّہٗ یُخْفِی التَّشَهُّدَ باب چکی ہی تشہد پڑہنی کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یُّخْفِیَ التَّشَهُّدَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہا سنت ہے چکی سی تشہد پڑہنا **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہی علما کا **باب** کَیْفَ الْجُلُوْسُ فِی التَّشَهُّدِ باب تشہد کی بیٹہنے کی ترکیب مین + **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ یَعْنِیْ لِلتَّشَهُّدِ اَفْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی یَعْنِیْ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی **ترجمہ** روایت ہے وایل ابن حجر سی کہا آیا مین مدینی مین کہ دیکہون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جب بیٹہی آپ یعنے تشہد مین بچہا بایان پیر اور رکہا بایان ہاتہ یعنی بائین ران پر اور کہڑا رکہا داہنا پیر **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علما کا اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک و اہل کوفہ کا **باب** مِنْهُ اَیْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ یَعْنِیْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ وَوَضَعَ کَفَّهُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَکَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو ابوحمید بولی مین خوب جانتا ہون نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹہتی یعنی تشہد مین بچہاتی بایان پیر اور رکہتی سیدہی پیر کی انگلیان قبلی کیطرف اور سیدہی ہتیلی سیدہی زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر اور اشارہ کرتی اپنی سبابہ یعنی کلمی کی انگلی سی **کہا** ابوعیسی نے اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض علما کا اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتی ہین بیٹہی اخیر تشہد مین سُرین پر اور سندلائی ابی حمید کی حدیث کو اور کہتی ہین بیٹہی پہلی تشہد مین بائین پیر پر اور کہڑا رکہی داہنا **باب** مَاجَاءَ فِی الْاِشَارَۃِ باب تشہد مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ یَدْعُوْ بِهَا وَیَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ بَاسِطُهَا عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی نماز مین رکہتی سیدہا ہاتہہ سیدہی زانو پر اور اُٹہاتی وہ انگلی جو انگوٹہی پاس ہے دعا کرتی اُس سے اور بایان ہاتہ بائین زانو پر کہولی ہوی انگلیان اُسکی زانو پر **ف** اور اسبابین عبداللہ بن زبیر اور نُعیم خزاعی اور ابوہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہین جانتی ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سی مگر اسی سند سی اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ اختیار کرتی ہین اشارہ کرنا تشہد مین اور یہی قول ہی ہمارے اصحاب کا **باب** مَاجَاءَ فِی التَّسْلِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ باب نماز مین سلام پہیرنیکے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتی تہے سیدہی طرف اور بائین طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اسبابین روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سی **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہی عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد اُنکے تابعی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک و احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَیْضًا دوسرا باب اس بیان مین **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھرتے داہنی طرف تھوڑا سا **ف** اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے ابراہیم بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتی ہیں اور روایت اہل عراق کی اکثر سے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئی وہ یہ نہیں ہے جنسی اہل عراق روایت کرتی ہیں شاید کہ وہ دوسری شخص ہیں کہ انکا نام بدلدیا ہے اور قابل ہوی اسکی بعضی اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنیکی اور صحیح زیادہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنیکی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اور بعضی لوگون نے صحابہ اور تابعین غیر سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا شافعی نے چاہیے ایک سلام پھیرے چاہے دو **باب** مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي لَا تَمُدَّهُ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مت کھینچ تو اسمیں **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہون نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونونکی اخیر میں نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ابن عقیل کاتب تھے اوزاعی کے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کی بعد کیا کہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللھم ہی آخر تک اور معنی اسکی یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہی تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہمسی ہشام نے انہون نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابومعاویہ سے انہون نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سوا اسکے صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کی فرماتی تھی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوای اللہ کی اکیلا ہی وہ شریک نہیں اسکا ملک اسیکا ہی تعریف چلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی یا اللہ کوئی روکنی والا نہیں جو تو دی اور کوئی دینی والا نہیں جو تو نہ دی اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالی کی تیری آگے اور یہ بھی پڑھتی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور معنی اسکی یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتی ہیں اور سلام ہی پیغمبر پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہی عالمونکا **عَنْ** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** روایت ہے ثوبان سے جو مولی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی نماز سے پھرنیکا مغفرت مانگتی تین بار پھر کہتی اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اسکی اسی باب میں گزری **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الِانْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ باب نماز سے پھرنیکے یا ہین داہنی طرف خواہ بائین طرف **عَنْ** قَبِيصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَلٰى يَمِينِهِ وَعَلٰى شِمَالِهِ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتی تو پھر جاتے دونون طرف کبھی داہنی طرف اور کبھی بائین طرف **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جسطرف چاہے پھر کر بیٹھے بائین طرف یا داہنی طرف اور دونو امر صحیح ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہین کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پھر بیٹھتی اور اگر حاجت ہوتی بائین طرف تو بائین طرف **باب** مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَأَخَفَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم فيقول النبي صلى الله عليه وسلم وعليك فارجع فصل فانك لم تصل فعاف الناس وكبر عليهم ان يكون من اخف صلوته فلم يصل فقال الرجل في اخر ذلك فاريني وعلمني فانما انا بشر اصيب واخطئ فقال اجل اذا قمت الى الصلوٰة فتوضأ كما امرك الله به ثم تشهد فاقم ايضا فان كان معك قرآن فاقرأ والا فاحمد الله وكبره وهلله ثم اركع فاطمئن راكعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شيئا انتقصت عن صلوتك قال وكان هذا اهون عليهم من الاولى انه من انتقص من ذلك شيئا انتقص من صلوته ولم تذهب كلها **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مسجد میں ایکدن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی انکی پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد باقی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا وسلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہی پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپنے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دوبارہ ہوا ایسا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ جواب دیکر فرماتی تھے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئی لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی انکو یہ بات کہ جسنے ہلکی پڑھی نماز اُسنے پڑھی ہی نہیں سو عرض کیا اُس مرد نے آخر مین بتا دی اور سکھا دی مجھکو مین تو آدمی ہون بات سمجھتا ہی ہون اور چوک ہی جاتا ہون سو فرمایا آپنے جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو کر جیسا تجھکو بتلایا اللہ نے پھر شہادت پڑھ یعنی اذان دی سی پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھکو کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع مین جا پھر خوب ٹھیر رکوع مین پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھیر بیٹھنی مین پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہو گئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اسمین سی تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز مین سی اور اسبات سی بڑی آسانی ہوئی اُنپر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کی کہ جسنی کچھ گھٹایا نماز مین سی تو اُتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہین کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ کو بہت دوسری بات سے تسکین ہو گئی **ف** اور اسبابین ابوہریرہ اور عمار بن یاسر سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور مروی ہی یہ کئی سند و سی نہین سی **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه السلام فقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل حتى فعل ذلك ثلث مرات فقال له الرجل والذي بعثك بالحق ما احسن غير هذا فعلمني فقال اذا قمت الى الصلوٰة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وافعل ذلك في صلوتك كلها **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین آئی اور ایک مرد بھی آیا سو اُسنی نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپنے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلی پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپنے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اُس مرد نے قسم ہی اُسکی جسنی بھیجا آپکو حق کی ساتھ اِس سے اچھی نہین پڑھ سکتا مین سو مجھکو سکھا دی تو فرمایا آپنے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکی پھر رکوع مین جا اور ٹھیر رکوع مین پھر اُٹھ کھڑا ہو جا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھیری سجدے مین پھر اُٹھ یہانتک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز مین یعنی یہ ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتین اسی طرح ادا کر **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سی انہون نے سعید مقبری سی اُنہون نے ابوہریرہ سی اور نہین ذکر کیا اُسمین سعید مقبری کی یا یکا کہ وہ روایت کرتی ہین ابی ہریرہ سی اور روایت یحییٰ بن سعید کی عبید اللہ بن عمر سی زیادہ صحیح ہی اور سعید مقبری کو سماع ہی ابوہریرہ سی اور روایت کی اُنہون نے اپنی باپ سے اور اُنکی باپ نے ابوہریرہ سی اور نام سعید مقبری کا کیسان ہی اور کنیت اُنکی ابوسعید ہی **عن** محمد بن عمرو بن عطاء عن ابي حميد الساعدي قال سمعته وهو في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة بن ربعي يقول انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ما كنت اقدم منا له صحبة ولا اكثر نا له اتيانا قال بلى قالوا فاعرض فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه فاذا اراد ان يركع رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم قال الله اكبر وركع ثم اعتدل فلم يصوب راسه ولم يقنع ووضع يديه على ركبتيه ثم قال سمع الله لمن حمده ورفع يديه واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه مقتدلا ثم هوى الى الارض ساجدا ثم قال الله اكبر ثم جافى عضديه عن ابطيه

سورۂ فاتحہ اور روایت کی ابوعثمان ہندی نے وہ روایت کرتی ہیں ابوہریرہ سے کہ حکم دیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بی سورۂ فاتحہ کی اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہی کہ نہ پڑھی امام کی سامہ جب امام زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہی سکتوں کے یعنے امام جب ایک کلمہ پڑھ کی سکتہ کری جب تک مقتدی ہی وہ کلمہ پڑھ لیوی اور اختلاف ہی علما کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سو دیکھا ہی اور تجویز کیا ہی اکثر علمائی صحابہ اور تابعین نے اور جو انکے بعد تھے امام کی پیچھے پڑھنی کو اور یہی قول ہی مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سی کہ کہا انہون نے میں پڑھتا ہون امام کی پیچھے اور اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سی اور جانتا ہو میں کہ جو نہ پڑھی اسکی بھی نماز جائز ہو جاتی ہی اور تشدد کیا ہی بعض لوگون نے فاتحہ کی نہ پڑھنی پر اور کہا ہی کہ کبھی نماز جائز ہی نہین ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھی امام کی پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور انکا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کی موافق ہی کہ جو روی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور وہ اسباقی آگے کی باہین گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتی رہی سورۂ فاتحہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام کی پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نماز ہوتی ہی نہین بغیر سورۂ فاتحہ کی اور یہی قول ہی شافعی اور اسحٰق کا اور جو انکی سوا ہین اور احمد بن حنبل کہتی ہین کہ یہ جو حضرت نی فرمایا لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اس سی مراد یہ ہی کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائی جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جسنی پڑھی ایک رکعت اونہ پڑھی اسمین فاتحہ تو اسکی نماز نہین ہوئی مگر جب ہو امام کی پیچھے کہا احمد بن حنبل نی جابر صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تاویل کرتی ہین حضرتکی اس حدیث کو لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب یعنی جو فاتحہ نہ پڑھی اسکی نماز ہی نہین اور کہتی ہین جابر کہ مراد اس سے وہ ہی جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اسکی بھی فاتحہ پیچھے امام کی پڑھنی کو روایت کی ہمسی اسحٰق بن منصور انصاری نی انہون نی معن بھی انہون نی مالک سی انہون نے ابی نعیم وہب بن کیسان سی کہ سنا انہون نی جابر بن عبداللہ کو کہ کہتی تھی جسنی پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھی اسمین سورۂ فاتحہ تو اسنی نماز ہی نہین پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء ما یقول عند دخول المسجد باب دخول مسجد کی دعا کا **عن** عبداللہ ابن الحسن عن امہ فاطمۃ بنت الحسین عن جدتہما فاطمۃ الکبریٰ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حسن سی وہ روایت کرتی ہین اپنی ماسی جو فاطمہ بنت حسین ہین وہ روایت کرتی ہین اپنی دادی سی جو فاطمہ کبریٰ ہین کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد مین جاتی تو درود بھیجتی اوپر محمد کی اور سلام یعنی اپنی اوپر اور کہتی یارب بخش گناہ میری اور کھولدی میری لئی دروازی رحمت کے اور جب باہر نکلتی تو رحمت مانگتی اپنی لئی اور سلامتی اور کہتی ای رب بخش گناہ میرے اور کھولدی میری لئی دروازی اپنی فضل کی **ف** کہا علی بن حجر نی کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نی بہر ملاقات کی مہنی عبداللہ بن حسن سی کہ مین اور پوچھا مین نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتی حضرت مسجد مین تو کہتی رب افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتی تو کہتی رب افتح لی ابواب فضلک اور اسباب مین ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ سی بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث فاطمہ حسن ہی اور اسناد اسکی متصل نہین اور فاطمہ بنت حسین نی نہین پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد حضرت کے تھوڑی مہینی زندہ رہین **باب** ماجاء اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین باب اس بیانمین کہ جب کوئی مسجد مین جاوی تو دو رکعت نماز پڑھی **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس **ترجمہ** روایت ہے ابوقتادہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی کوئی تم مین کا مسجد مین تو دو رکعت پڑھی بیٹھنی سی پہلی **ف** اسباب مین جابر اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگون نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سی مالک بن انس کی روایت کے مانند اور روایت کی سہیل ابن ابی صالح نی یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سی انہون نے عمرو بن سلیم سی انہون نے جابر بن عبداللہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح ابوقتادہ کی حدیث ہی اور اسی پر عمل ہی ہماری اصحاب کا مستحب کہتی ہین کہ جب داخل ہو مسجد مین تو نہ بیٹھی جب تک پڑھ نہ لی دو رکعت مگر یہ کہ اسی عذر ہو کہا علی بن مدینی نی حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہی خبر دی ہمکو اسباقی اسحٰق بن ابراہیم نی انکو علی بن مدینی نی **باب** ماجاء ان الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام باب اس بیانمین کہ زمین ساری مسجد ہی مگر قبرستان اور حمام **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی زمین ساری مسجد ہی مگر قبرستان اور حمام **ف** اور اس باب مین علی اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر سی روایت ہے کہا سب نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گئی ہے لیئی زمین ساری مسجد اور پاک کرنیوالی یعنی ہر جگہہ نماز درست ہے اور تیمم ہو سکتا ہی اگر نجاست نہو **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی مروی ہی عبدالعزیز بن محمد سی دو طرح پر یعنے وہ بھی

ذکر کیا ابی سعید کا اور بعضوں نے انکا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحییٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں ابی سعید کا سوا روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تر اور صحیح تر **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ باب مسجد بنانے کی فضیلت کا **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو بنائی اللہ کی واسطے ایک مسجد بنا چکا اللہ اسکے لئے برابر اسکے مکان جنت میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور علی اور عبداللہ بن عمر اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائیگا اللہ اسکی لئے ایک گھر جنت میں روایت کی ہے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے انسی نوح ابن قیس نے انسی عبدالرحمٰن قیس کے مولیٰ نے انسی زیاد نمیری نے انسی انس نے انسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محمود بن لبید نے یا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود ابن ربیع نے دیکھا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو در انحالیکہ وہ دونوں چھوٹی تھی اور وہ دونوں مدنی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُتَّخَذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا باب اس بیان میں کہ مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں کو اور اوپر مسجد بنانیوالوں کو **ف** اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابوہریرہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی **باب** مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ باب مسجد میں سونے کی بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی میں مسجد کی اندر اور ہم جوان تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علما سے سونیکی مسجد میں کہا ابن عباس نے نہ بناوین مسجد کو سونیکی اور قیلولہ کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہی **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ باب اس بیان میں کہ مکروہ ہی خرید فروخت اور ڈھونڈنا کھوئی چیز کا اور شعر پڑھنا مسجد میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا اپنی مسجد میں شعر پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعے کی دن نماز جمعہ سے پہلی **ف** اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور جابر اور ان سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہی اور عمرو بن شعیب وہ ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کہا محمد بن اسمٰعیل نے دیکھا میں نے احمد و اسحٰق وغیرہ کو کہ سند پکڑتی تھی حدیث عمرو ابن شعیب کو کہا محمد نے اور سنا ہی شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور جسنے کلام کیا ہی عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اسی لئے ضعیف کہا انکو کہ وہ روایت کرتی تھی اپنی دادا کی کتاب سے گویا انہوں نے سنا تھا ان حدیثوں کو اپنی دادا سے کہا علی ابن عبداللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علما سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد و اسحٰق اور مروی ہے بعض علما تابعین سے اجازت بیع و شرا کی مسجد میں اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنے کی مسجد میں **ترجم** کہتا ہی کہ مراد اس سے اشعار دنیہ ہیں نہ ابیات عفیفہ جسمیں خال و خد کی تعریف ہو **باب** مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى باب اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَا فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا لِمَسْجِدِهِ وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اسمیں کہ وہ مسجد کون سی جو بنی ہی تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہی پس دونوں آئے حضرت کے پاس سو فرمایا آپنے وہ یہی مسجد ہی یعنی مسجد حضرت کی اور اسی میں بڑی خیر ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی روایت کی ہمسی ابوبکر نے انسی علی ابن عبداللہ نے

کہا عبد اللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سی حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا انمیں کچھ مضائقہ نہیں اور انکی بہائی انمیں بن ابی یحییٰ انسی ثبت ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ قُبَا باب مسجد قبا میں نماز پڑہنے کی بیان میں **عن** اَبِي الْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِي خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصَّلٰوةُ فِي مَسْجِدِ قُبَا كَعُمْرَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابوالابرد سی جو مولی ہیں بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری کو اور وہ ہیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی تہی اسید کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکہتا ہے جیسا عمرہ بجالانا **ف** اور اسباب میں سہل بن حنیف سی بہی روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث اسید کی حسن ہی غریب ہے اور نہیں جانتی ہم کہ اسید بن ظہیر کے سوائی اس حدیث کی اور نہیں جانتی ہم اس حدیث کو مگر روایت سی ابواسامہ کے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبد الحمید بن جعفر سی اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہی **باب** مَا جَاءَ فِي اَيِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ باب اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہی ہزار نماز سی اور مسجدونمیں سوا مسجد الحرام کی یعنی بیت اللہ کی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبید اللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہی زید بن رباح سی وہ روایت کرتی ہیں ابوعبد اللہ الاغر سی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابوعبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہی یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سند وسی اور اسباب میں علی اور میمونہ اور ابوسعید اور جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی درسی بہی روایت ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى **ترجمہ** روایت ہے ابوسعید خدری سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوی اور زین باندہی نجاویں یعنی سفر نکیا جاوے مگر تین مسجدونکی واسطی ایک مسجد الحرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ باب مسجد کی طرف جانیکی بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنْ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہوجاوے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتی ہوئی بلکہ آؤ چلتے ہوئی اور تم پر تسکین ہو سو جو ملی پڑہ لو اور جو فوت ہوجاوے پوری کرلو **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس سی **کہا** ابوعیسیٰ نے اختلاف ہی علما کا مسجد کے جانمیں بعضی کہتی ہیں دوڑی جب خوف ہو تکبیر اولی کی جانیکا یہانتک کہ بعضوں سے مذکور ہی کہ وہ دوڑتی جاتی تہی نماز کو اور بعضوں نے اختیار کیا کہ مکروہ ہی دوڑنا اور چاہیئی کہ آہستہ جاوی آرام اور وقار سی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتی ہیں کہ عمل ہے حدیث ابی ہریرہ پر اور اسحاق نے کہا اگر دوڑی تکبیر اولی کے فوت سی تو مضائقہ نہیں دوڑنی میں روایت کی ہمسی حسن بن علی خلال نی انہوں نے عبد الرزاق سی انہوں نے معمر سی انہوں نے زہری سی انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل حدیث ابی ہریرہ کی جو روایت کرتی ہیں ابوسلمہ سے ہم معنی اسکے اور ایسا ہی کہا عبد الرزاق نی سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سی اور یہ زیادہ صحیح ہی یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہمسی ابن ابی عمر نی انہوں نے سفیان سی انہوں نے زہری سی انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی حدیث کی **باب** مَا جَاءَ فِي الْقُعُوْدِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ باب مسجد کی بیٹہنی اور انتظار نماز کی فضیلت میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہی جب تک انتظار کرتا ہی اسکا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتی ہیں اسکی لئی جبتک بیٹہا رہی مسجد میں اور کہتی ہیں یا اللہ بخش اسکو یا اللہ رحم کر اسپر جبتک وہ حدث نکری یہ کہا ایک مرد حضرموتی نی حدث کیا ہی ابا ہریرہ کہا تہکی ہی یا زور سی پاد نا **ف** اور اسباب میں روایت ہے حضرت علی اور ابوسعید اور انس اور عبد اللہ بن مسعود اور سہل بن سعد سی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ باب چہوٹی بوریے پر نماز پڑہنے کی بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہے بوریے پر **ف** اور اسباب میں ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم

بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد سی روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کو حضرت سی سماع نہین **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحق نی ثابت ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی نماز پڑہنا بوریے پر **کہا** ابو عیسے نی اور خمرہ چھوٹی بوریی کو کہتی ہین **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ علی الحصیر باب بوریی پر نماز پڑہنے کی بیان مین **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی حصیر **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی بوریی پر **ف** اور اسباب مین روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سی **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو سعید کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علما نی اختیار کیا ہی زمین پر نماز پڑہنا مستحب جانکر **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ علی البسط باب بچھونون پر نماز پڑہنے کی بیان مین **عن** انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا حتی کان یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال ونضح بساط لنا فصلی علیہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہتے تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش کرتی ہم سی یہانتک کہ فرماتی بہر چھوٹی بہائی سی ای ابا عمیر کیا کیا نغیر نی کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پہر نماز پڑہی اُسپر **ف** اور اسباب مین روایت ہے ابن عباس سے **کہا** ابو عیسے نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد اُنکے تہی کہتی ہین کچھہ مضائقہ نہین نماز پڑہنی مین بچھونی اور قالین پر اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا اور نام ابو السماح کا یزید بن حمید ہے **باب** ماجاء فی الحیطان باب باغونمین نماز پڑہنے کی بیان مین **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الصلوٰۃ فی الحیطان قال ابو داود ویعنی البساتین **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی نماز پڑہنے کو حیطان مین کہا ابو داود نی یعنے باغونمین **کہا** ابو عیسے نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہی یحیی بن سعید قطان وغیرہ نی اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہی **باب** ماجاء فی سترۃ المصلی باب سترہ مصلی کے بیان مین **عن** موسی بن طلحۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبالی من مر من وراء ذلک **ترجمہ** روایت ہے موسی بن طلحہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب کہہ لیوی ایک تم مین کا اپنی آگی کوئی چیز کجاوی کی پیچہی کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑہتا ہی اور پروا نہین جو گزر جاوی اُسکے آگی سی **ف** اور اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث علم کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہین کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہی مقتدیونکو بہی **باب** ماجاء فی کراہیۃ المرور بین یدی المصلی باب مصلی کی سامنی ہی گزرنیکی کراہیت مین **عن** بسر بن سعید ان زید بن خالد الجہنی ارسل الی ابی جہیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی المصلی فقال ابو جہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او اربعین شہرا او اربعین سنۃ **ترجمہ** روایت ہے بسر بن سعید سی کہ زید بن خالد جہنی نی پوچہنے بہیجا ابو جہیم سی کہ کیا سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اُسکی حق مین جو چلا جاوی نماز کی آگی سی سو کہا ابو جہیم نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی چلا جانی والا نماز کے آگے سی کیا ہی اُسپر یعنی گناہ یا عذاب تو کہڑا رہنا اُسکو چالیس تک بہتر ہو چلی جانی سی کہا ابو النضر نی نہین جانتا مین کہ چالیس دن کہی یا چالیس مہینے یا چالیس برس **ف** اور اسباب مین ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر کہڑا رہی کوئی سو برس تک تو بہتر ہی اُسکی چلی جانی سی اپنی بہائی کی کہ وہ نماز پڑہتا ہو اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتی ہین نماز کے آگے سی چلی جانی کو اور یہ نہیں کہتے کہ اس سے نماز جاتی رہتی ہے **باب** ماجاء انہ لا یقطع الصلوٰۃ شیء باب اس بیان مین کہ کسی چیز کی آگی جانی سی نماز ٹوٹتی نہین **عن** ابن عباس قال کنت ردیف الفضل علی اتان فجئنا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ بمنی قال فنزلنا عنہا وصلنا الصف فمررت بین ایدیہم فلم تقطع صلوتہم **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہ مین ایک گدہی پر فضل کے پیچہی ٹہا تہا پہر آئی ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی اپنی اصحاب کے ساتہ منی مین سواری ہم اور ملگئی صف مین سو پہرنی لگی گدہی اُنکے آگی اور نہ توڑی اُسنے نماز اُنکی **ف** اور اسباب مین عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا صحابہ سی اور جو بعد اُنکی تابعین تہی کہتی ہین نماز کو کوئی چیز نہین توڑتی اور یہی کہتی ہین سفیان اور شافعی بہی **باب** ماجاء انہ لا یقطع الصلوٰۃ الا الکلب والحمار والمرأۃ باب اس بیان مین کہ نماز نہین ٹوٹتی مگر کتی اور گدہی اور عورت کے آگی چلی جانی سی **عن** عبد اللہ بن

الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ فَمَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ ابن صامت سے کہا سنا میں نے ابوذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو آگے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کواسطۃ الرحل تو توڑ دیتا ہے اسکی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابی ذر سے کالی اور سفید کی کیا قید ہے کہا ابوذر نے پوچھا تھا مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کالا کتا شیطان ہے **ف** اور اس باب میں ابی سعید اور حکم غفاری اور ابوہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالی کتی سے کہا احمد نے اسمیں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو اور گدھے اور عورت میں مجھے کچھ کلام ہے کہا اسحاق نے نہیں ٹوٹتی نماز مگر کالی کتی سے **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** روایت ہے عمر ابن ابی سلمہ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ام سلمہ کی گھر میں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمرو بن ابی امیہ اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث عمر ابن ابی سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ اور تابعین وغیرہ کا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے ایک کپڑے ہی نماز پڑھنے میں اور کہا بعض علمائے دو کپڑوں سے نماز پڑھنا چاہئے **باب** مَا جَاءَ فِيْ اِبْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ باب ابتدا قبلہ کی بیان میں **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَّعَهٗ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَاَدْبَرُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ **ترجمہ** روایت ہے براء ابن عازب سے کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کیطرف سو اتارا اللہ کیطرف سے یہ حکم ہم دیکھتے ہیں تیرا مونہہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیریں گے ہم تجھکو اس قبلہ کیطرف جسکی تو چاہتا ہے سو پھیر اپنا مونہہ مسجد حرام کیطرف اور یہی چاہتے تھے حضرت سو نماز پڑھی ایک شخص نے حضرت کی ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کی بیت المقدس کی طرف سو کہا اسنے وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اسنے نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور آپ نے منہ کیا کعبہ کیطرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں **ف** اور اسباب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق سے روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہا تھا لوگ رکوع میں نماز صبح کی **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ اَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ باب اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے بیچمیں سب قبلہ ہے اور یہ اس ملک میں ہے جو واقع ہیں قبلے کی اور زیادہ کعبہ کی جانب میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کی بیچمیں سب قبلہ ہے **ف** روایت کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابی معشر سے مثل اوپر کی روایت کی **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی مروی ہے اسی کئی سند وسے اور کلام کیا ہے بعض علمائے ابی معشر میں انکی حافظہ کیطرف سے اور نام انکا نجیح ہے اور وہ مولی ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرنا میں اسکی کچھ اور روایت کرتی ہیں اسی اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کے عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتی ہیں وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ سے قوی تر ہے اور صحیح زیادہ ابی معشر کی حدیث سے روایت کی ہمسے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے علی بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مشرق اور مغرب کے بیچمیں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبداللہ بن جعفر المخرمی اسلئے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کی **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابیطالب اور

اور ابن عباس اور کہا ابن عمر نے جب تو کہی مغرب کو داہنی طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اسکے بیچ میں سب قبلہ ہی جب قبلہ کیطرف منہ کرنا چاہی اور کہا ابن مبارک نی مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہونا اہل مشرق کی لئی ہی اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نی بائیں طرف منہکنا اہل مرو کی لئی کہ وہ ایک شہر ہی **باب** مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّی لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ فِی الْغَیْمِ باب اسکی بیانمیں جو نماز ہیری میں غیر قبلہ کیطرف نماز پڑہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَیْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰی کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰی حِیَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَکَرْنَا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا اُنکی باپ نے ہم تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سفر میں ایک اندہیری رات میں اور نہیں جانتی تہی ہم کدہر ہے قبلہ سو پڑہی ہر ایک نے نماز اپنی منہ کی سامنی پہر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہمنی اُسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی تو اتری یہ آیت کہ جدہر منہ کرو تم اُدہر منہ ہی اللہ کا **کہا** ابوعیسی نی اس حدیث کی اسناد کچہہ خوب نہیں اور نہیں جانتی ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابو ربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب نماز پڑہی کسی نے غیر قبلہ کیطرف اندہیری میں اور بعد معلوم ہوا کہ قبلہ کیطرف تہا تو نماز اُسکی جائز ہی اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ مَا یُصَلّٰی اِلَیْهِ وَفِیْهِ باب بیانمیں اُس چیز کی کہ جسکی طرف یا جسمیں نماز پڑہنا مکروہ ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبُرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَیْتِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز پڑہنی ہی سات مقاموں میں پیخانی میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتی ہوں اور قبرستان میں اور راستی کے بیچمیں اور غسلخانی میں اور اونٹ باندہنی کی جگہہ میں اور چہت پر بیت اللہ کی **ف** روایت کی ہمسی علی بن حجر نی اُنہوں نے سوید بن عبدالعزیز سی اُنہوں نے زید بن جبیرہ سی اُنہوں نی داؤد بن حصین سی اُنہوں نے نافع سی اُنہوں نے ابن عمر سی اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر کی حدیث کی ہم معنی اور مانند اُسکی اور اسباب میں ابی مرثد اور جابر اور انس سی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن عمر کی ازروی اسناد کی قوی نہیں اور کلام کیا گیا ہے زید بن جبیرہ میں اُنکی حافظہ کی سبب سے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو لیث بن سعد نی عبداللہ بن عمر العمری سی اُنہوں نی نافع سی اُنہوں نی ابن عمر سی اُنہوں نی عمر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کی اور حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اشبہ اور صحیح تر ہی لیث بن سعید کی حدیث سی اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہی بعض اہل حدیث نے ازروی حافظہ کی اُنمیں سی ہیں یحیی بن سعید قطان **باب** مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ باب بیانمیں نماز پڑہنی کی بکریوں اور اونٹوں کی رہنی کی جگہہ میں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو بکریونکی بیٹہنی کی جگہہ میں اور نہ پڑہو اونٹونکی بیٹہنی کی جگہہ میں **ف** روایت کی ہمسی ابوکریب نی اُنہوں نی یحیی بن آدم سی اُنہوں نی ابی بکر بن عیاش سی اُنہوں نی ابی حصین سی اُنہوں نی ابی صالح سی اُنہوں نی ابی ہریرہ سی اُنہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کی اور مانند اُسکے اور اسباب میں وائل ہے جابر بن سمرہ اور براء اور بُسر بن مُعبد جُہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے **کہا** ابوعیسی نی اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے ہم لوگونکا اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سی کہ وہ روایت کرتی ہیں ابی ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی غریب ہے اور روایت کیا اسکو اسرائیل نی ابی حصین سے اُنہوں نی ابی صالح سی اُنہوں نے ابی ہریرہ سی موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اُسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہی روایت کی ہمسی محمد بن بشار نی اُنہوں نے یحیی بن سعید سی اُنہوں نے شعبہ سی اُنہوں نے ابی التیاح ضُبعی سی اُنہوں نے انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی بکریونکی بیٹہنی کی جگہہ میں **کہا** ابوعیسی نی یہ حدیث صحیح ہی اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے **باب** مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الدَّآبَّةِ حَیْثُمَا تَوَجَّهَتْ باب جو پایہ پر نماز پڑہنی کے بیانمیں جدہر پہر تا ہی **عن** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَجِئْتُهٗ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّکُوْعِ **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سی کہا بہیجا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور حضرت نماز پڑہ ہی تہی اپنی سواری پر مشرق کیطرف اور سجدہ میں زیادہ جہکنا تہا رکوع سے **ف** اسباب میں روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ سی **کہا** ابوعیسی نی حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی کئی سند و نسی جابر سی اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتی ہم اسمیں اختلاف اُنکی درمیانمیں کہ کچہہ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑہی نفل کی جانور پر اور وہ پہر تا ہی قبلی یا غیر قبلی کی طرف **باب** فِی الصَّلٰوةِ اِلَی الرَّاحِلَةِ باب سواری کی طرف نماز پڑہنے کی بیانمیں **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِیْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ

حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز پڑھتے اپنی اونٹ کیطرف یا کہا راحلتہ اور معنی اُسکی اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کی اوپر
سی جدھر منہ پھیرتی وہ اگر پھیرلیتے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کیطرف نماز پڑھنی میں اُسکو سترہ بناکر **باب**
مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأْ بِالْعَشَاءِ باب اس بیان میں کہ جب کل چکی کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کھانے سے فارغ ہولے **عَنْ** أَنَسٍ بَلَغَ بِهِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے وہ پہنچاتی ہی اس حدیث کو حضرت تک کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگے آجاوے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کھانا کھالو **ف** اور اسباب میں عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور اُم سلمہ سے بھی یہی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث
انس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے ابوبکر اور عمر اور ابن عمر میں اور یہی کہتے ہیں احمد و اسحاق بھی دونوں کہتے ہیں کہ پہلی
کھانا کھالی اگرچہ فوت ہو جاوے جماعت سُنا میں نے جابر سے سُنا میں نے وکیع سے کہتے تھے سُنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اُسکے ٹرنے سے تو پہلی کھالی اور جسطرف گئی ہے
بعض صحابہ وغیرہ اُسکی یہ روی خوب ہے اور مقصود اُنکا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسیطرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جبتک دل
ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگئی آدمی کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کھانا کھالو کہا راوی نے کہ کہا نافع نے کہا یا ابن عمر نے شام
کا اور وہ سُنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی روایت کی ہمسے یہ حدیث ہناد نے اُنہوں نے عبدہ سے اُنہوں نے عبیداللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے **باب** مَا جَاءَ
فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْعَشَاءِ باب اُسکی جو کہتی وقت نماز پڑھنے کی بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَ
هُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ فَلَعَلَّهُ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگی کوئی تم میں کا اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہی یہانتک کہ جاتی رہی نیند اسلئے کہ ایک تم میں کا جب نماز پڑھنی لگی درآنحالیکہ
وہ اونگھتا ہی پس گمان ہے کہ وہ قصد کریگا استغفار کا اور گالیاں دینی لگی اپنی جانکو **ف** اور اسباب میں روایت ہے انس اور ابوہریرہ سے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے
صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمُّهُمْ باب اس بیان میں کہ جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو اُنکی امامت نکرے **عَنْ** بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ
عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلّٰنَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى
أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمُّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے بُدیل ابن میسرہ
عُقیلی سے وہ روایت کرتی ہیں ابی عطیہ عُقیلی سے کہا اُنہوں نے کہ تھے ہمارے مالک ابن حویرث آتے تھے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولتے کبھی ایسا ہوا وقت نماز کا ایکدن سو کہا ہمنے اُنکو اقامت
کرو کہا اقامت کرے کوئی تم میں کا تاکہ بیان کروں میں کیوں نہیں اقامت کرتا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو اقامت
نکرے اُنکی بلکہ اقامت کرے اُسی قوم کا کوئی آدمی **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحبخانہ مستحق ہے اقامت کا
بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دی صاحبخانہ تو مضائقہ نہیں اقامت میں اور کہا اسحٰق نے میرا عمل مالک ابن حویرث کی حدیث پر ہی اور تشدد کیا کہ ہرگز اقامت
نکرے صاحبخانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بھی دی اور ایسا ہی حکم ہی مسجد کا کہ نہ اقامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب اُنکی بنی ہوئی جاوے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی اقامت کرے **باب**
مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے امام کو نہ کرے اپنی ہی لئی دعا کرنا **عَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ
وَلَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسیکو کہ جھانکے کسیکی گھر میں جبتک اذن نہ لے لی پس اگر نظر کی اُسنے تو داخل
ہو چکا یعنی جیسا داخل ہونا بی اذن حرام ہی ویسا ہی نظر کرنا بھی حرام ہی اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنی ہی لئی دعا کو اُنہیں چھوڑ کر جسنے ایسا کیا اُسنے خیانت کی
اُن لوگوں کی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانے پیشاب کو روکے **ف** اور اسباب میں ابی ہریرہ اور ابی اُمامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہی اور مروی ہے یہ حدیث
معلیٰ ابن صالح سے وہ روایت کرتی ہیں سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابی اُمامہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث یزید بن شریح سے وہ روایت
کرتی ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان سے بواسطہ ابی حی مؤذن کے اُسکی اسناد بہت اچھی ہی اور بہت مشہور **باب**

مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ باب اُس امام کے بیان مین جس سے مقتدی بیزار ہون **عَنِ** الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہا سُنا مین نے انس بن مالک سے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون پر ایک اُس مرد پر کہ امامت کری کسی قوم کی اور وہ اُس سے بیزار ہون دوسری اُس عورت پر کہ رات کاٹی اور خاوند اُسکا اُسپر غصہ ہو تیسرے اُس مرد پر جو سنی حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور جماعت مین حاضر نہو **ف** اور اسبابمین ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی اُمامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہین اسواسطے کہ مروی ہی یہ حسن ہی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مُرسلاً **کہا** ابوعیسیٰ نے محمد بن قاسم مین کلام کیا ہی احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ہی اُنکو اور نہین وہ حافظ اور یکا وہ کہا ہی ایک قوم نے علماسے کہ امامت کری کوی آدمی اور مقتدی اُس سے بیزار ہون سو اگر امام ظالم نہین تو گناہ اُسی پر ہی جو اُس سے بیزار ہوا اور کہا احمد اور اسحاق نے اسباب مین کہ جب بُرائی ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہین امامت مین جبتلک بیزار نہو اکثر قوم روایت کی ہمسے ہنادنے اُنہون نے جریر سے اُنہون نے منصور سے اُنہون نے ہلال ابن یساف سے اُنہون نے زیاد بن ابی الجعد سے اُنہون نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تہا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصونپر ہی ایک وہ عورت کہ نافرمانی کری اپنے خاوند کی دوسرا امام کہ لوگ اُس سے بیزار ہون کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہمنے امام کا حال تو کہا گیا ہمسے کہ مراد اس سے ظالم امام ہی اور جو قائم کری سُنّت کو تو گناہ اُسی پر ہی جو اُس سے بیزار ہو **عَنْ** أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ **ترجمہ** روایت ہے ابوغالب سے کہا سُنا مین نے ابا اُمامہ سے کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون کی نماز اُنکی کانونکی اوپر نہین جاتی یعنی قبول نہین ہوتی ایک غلام بہاگا ہوا جبتک لوٹی اور دوسری عورت کہ رات کاٹی اور خاوند اُسکا اُسپر غصہ ہو تیسرے امام کہ مقتدی اُس سے بیزار ہون **کہا** ابوعیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہی غریب ہے اِس سند سے اور ابوغالب کا نام خرور ہی **بَابُ** مَا جَاءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا باب اِس بیان مین کہ جب امام بیٹہکر پڑہی تو مقتدی بہی بیٹہکر پڑہی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گہوڑی پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑہائی ہمکو بیٹہکر سو پڑہی ہمنی ساتہہ اُنکی بیٹہکر پہر فراغت ہوئی اور فرمایا امام اسی لیئے ہی یا فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ یعنے امام اسلیئے مقرر کیا گیا ہی کہ پیروی کرین اُسکی سو جب اللہ اکبر کہی تم بہی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کری تُم بہی رکوع کرو اور جب اُٹہی تُم بہی اُٹہو اور جب کہی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تُم کہو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب سجدہ کری تم بہی سجدہ کرو اور جب بیٹہکر نماز پڑہی تو تُم بہی سب بیٹہکر نماز پڑہو **ف** اسبابمین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گری گہوڑی سے اور چوٹ آئی حسن ہی صحیح ہی اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُنہین مین ہین جابر بن عبداللہ اور اُسید بن حضیر اور ابوہریرہ وغیرہم اور اسی حدیث کے قایل ہین احمد اور اسحاق کہا بعض علما نے جب نماز پڑہی امام بیٹہکر نہ پڑہین اُسکی پیچہی لوگ مگر کہڑی ہوکر اور اگر بیٹہکر پڑہینگے تو درست نہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **بَابٌ** مِنْهُ دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہی ابی بکر کی بیٹہکر اسی مرض مین کہ وفات ہوئی اُسمین **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہے امام بیٹہکر تو تم بہی پڑہو بیٹہکر اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض مین اور ابوبکر امامت کرتے تہے آدمیونکی پس نماز پڑہی آپنی ابوبکر کی پہلو مین اور آدمی اقتدا کرتے تہے ابوبکر کی اور ابوبکر اقتدا کرتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے اُنہین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پیچہی ابی بکر کی بیٹہکر اور مروی ہی انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ابی بکر کی پیچہی بیٹہکر روایت کی ہمسے یہ حدیث عبداللہ بن ابی زیاد نے اُنسے شبابہ بن سوار نے اُنسے محمد بن طلحہ نے اُنسے حمید نے اُنسے ثابت نے اُنسے انس نے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین ابی بکر کی پیچہی بیٹہکر ایک کپڑی مین لپٹی ہوئی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا اسکو یحیی بن ایوب نے حمید سے اُنہون نے انس سے اور روایت کیا اسکو کئی لوگون نے حمید سے اُنہون نے انس سے اور نہین ذکر کیا اُسمین ثابت کا اور جنہی ذکر کیا سند مین ثابت کا وہ صحیح زیادہ ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ

یَنْهَضُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ نَاسِیًا بابے رکعت کی بعد امام کے سہوًا کھڑے ہوجانیکی بیانمین **عَنِ** الشَّعْبِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سی کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نی سو اُٹھکہ کھڑی ہوگئی دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کی سو تسبیح کی قوم نی اور تسبیح کی اُنہون نے پھر جب پوری کرچکی نماز سلام پھیرا اور دو سجدی کی سہو کی بیٹھی ہوئی پھر بیان کیا اُنسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا اُنہون نے کیا **ف** اور سباب مین روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بُحَیْنَہ سی **کہا** ابوعیسی نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سند ونسی مغیرہ بن شعبہ سی اور کلام کیا ہی بعض علمانی ابن ابی لیلی مین اُنکی حافظہ کیطرف سے کہا احمد نی محبت کے قابل نہین حدیث ابن ابی لیلی کی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلی تو صدوق یعنی سچی ہی اور مین روایت نہین کرتا ہون اُنسی اسلئی کہ اُنکی صحیح حدیث سقیم سی پہچان نہین پڑتی اور جو ایسا ہو اُس سی مین روایت نہین لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند ونسی مغیرہ بن شعبہ سی اور روایت کی سفیان نی جابر سے اُنہون نے مغیرہ بن شُبَیل سے اُنہون نے قیس بن ابی حازم سے اُنہون نے مغیرہ بن شعبہ سی اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہی بعض اہل علم نی اور چھوڑ دیا اُس سے روایت لینا یحیی بن سعید نی اور عبدالرحمن بن مہدی نے اور غیرونی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ جب بھولی سی اُٹھکہ کھڑا ہو کوئی دو رکعت مین تو اپنی نماز پوری کرلی اور بعد نماز دو سجدہ سہو کری سو بعضون نے کہا ہی کہ بعد سلام کی کری اور بعضون نے کہا قبل سلام کی اور جنی کہا ہی قبل سلام کی اُسکی حدیث زیادہ صحیح ہی کہ روایت کی ہی ہری نے اور یحیی بن سعید انصاری نے عبدالرحمن اعرج سی اُنہون نے عبداللہ بن بُحَیْنَہ سی کہا روایت کی ہمسی عبداللہ بن عبدالرحمن نی اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے مسعودی سی اُنہون نی زیاد بن علاقہ سی کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نی پھر جب پڑھچکی دو رکعت کھڑی ہوگئی اور نہ بیٹھی سو سبحان اللہ کہا مقتدیون نی سو اشارہ کیا اُنکی طرف کہ کھڑی ہوجاؤ پھر جب فارغ ہوی نماز سی سلام پھیرا اور دو سجدے کئی سہو کی اور سلام پھیرا اور کہا اسیطرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند ونسی مغیرہ بن شعبہ سی وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** مَا جَاءَ فِی مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ باب مقدار مین قعدۂ اولی کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّکَ سَعْدٌ شَفَتَیْهِ بِشَیْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰی یَقُوْمَ فَیَقُوْلُ حَتّٰی یَقُوْمَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعودی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتی تہی دو رکعتونکی بعد تو گویا وہ بیٹھی ہون گرم پتہرون پر یعنی بہت جلد اُٹھتی کہا شعبہ نے پھر ہلائی سعد نے اپنی ہونٹ کچھ کہکر یعنی حضرت کچھ پڑہتی تہی کہا شعبہ نے مین کہتا جب تک کہ اُٹھتی وہ کہتی جب تک کہ اُٹھتی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہین اپنی باپ سے اور عمل اسی پر ہی اہل علم کا اختیار کرتی ہین کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھی قعدۂ اولی مین اور قعدۂ اولی مین تشہد سی زیادہ کچھ نہ پڑہی اور کہتی ہین اگر زیادہ کیا اُسنی تشہد سی کچھ بھی تو اُسپر سجدۂ سہو ہی ایسا ہی مروی ہی سعدی و مغیرہ سی **باب** مَا جَاءَ فِی الْاِشَارَةِ فِی الصَّلٰوةِ باب نماز مین اشارہ کرنیکی بیانمین **عَنْ** صُهَیْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ اِلَیَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِشَارَةً بِاُصْبُعِهٖ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہا گزرا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی اور وہ نماز پڑہتی تہی سو سلام کیا مینے اُنکو اور جواب دیا مجھکو اشارہ سی کہا راوی نے نہین جانتا مین مگر شاید صہیب نے یہ بھی کہا ہوگا کہ جواب دیا اُنگلی سی اشارہ کرکی **ف** اور سباب مین روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ کَیْفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ حِیْنَ کَانُوْا یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْهِ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ پوچھا مینے بلال سی کیونکر جواب دیتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتی تہی اصحاب اُنکو اور وہ نماز مین ہوتی تہی کہا بلال نے اشارہ کرتی تہی اپنی ہاتہ سی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور حدیث صہیب کے حسن ہی نہین پہچانتی ہم اوسی مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتی ہین نگہبری اور روایت کی زید بن اسلم سی اُنہون نے ابن عمر سی کہ کہا مینے بلال سے کیونکر جواب دیتی تہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتی تہی اُنپر مسجد بنی عمرو بن عوف مین کہا بلال نے اشارہ کرتی تہی ہاتہ سی اور دونو حدیثین سی نزدیک صحیح مین اسلئی کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہی اور قصہ حدیث بلال کا اور اگر ابن عمر نی اُن دونونسی روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونون سے سُنا ہو **باب** مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِیْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقَ لِلنِّسَاءِ باب اس بیان مین کہ جب امام بھولے تو مرد تسبیح کرین سبحان اللہ کہنا اور عورتونکو تصفیق چاہئی اور تصفیق سیدہے ہاتہ کی پشت بائین ہتہیلی پر مارنا ہی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تسبیح مردونکو ہی اور تصفیق عورتونکو **ف** اور سباب مین علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سی ہی روایت ہے اور کہا حضرت علی نی کہ جب مین اذن مانگتا حضرت سے اندر آنی کا اور آپ نماز پڑہتی ہوتے تو سبحان اللہ کہتی **کہا** ابوعیسی نے

حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ جماہی لینا نماز میں مکروہ ہی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماہی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہی سو جب کسیکو جماہی آوے تو روکے اور موقوف کرے جہانتک ہو سکے **ف** اور اسباب میں ابی سعید خدری اور عبدی بن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ کہا ہی علماء نے جماہی لینا نماز میں ابراہیم نخعی نے کہا میں تو جماہی کو پھیر دیتا ہوں گنہگاری سے **باب** مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ باب اس بیان میں کہ بیٹھکر نماز پڑھنی میں آدھا ثواب ہے کھڑی ہو کر پڑھنی ہی + **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپنی جو کھڑی ہو کر پڑھی تو افضل ہی اور جو بیٹھ کر پڑھی تو اسکو کھڑی پڑھنی والی سی آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھی تو اسکو بیٹھنے والیکا آدھا ثواب ہے **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو انس اور سائب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پڑھے اگر نہ ہو سکی تو بیٹھکر پڑھ اگر نہ ہو سکی تو کروٹ پر لیٹ کر روایت کی ہمسے یہ بنادنی انہوں نے کریب سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے **کہا** ابو عیسےٰ نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اسنے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کے مانند اور روایت کیا ہی ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسی بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہی روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل جاہی کھڑی ہو کر پڑھی جاہی بیٹھکر جاہی لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھکر نہ پڑھ سکی سو کہا بعض نے پڑھی جاہی کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کیطرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کی معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھکر پڑھی اسکو آدھا اجر ہی ہے تندرستی کا اور جسکو کچھ عذر ہو اور جسی کچھ عذر ہو اور بیٹھکر پڑھی تو اسکو پورا ثواب ہے مثل کھڑی ہو کر پڑھنے کی لیکن اور بعض حدیثوں میں یہ مضمون ہے آیا ہی یعنی مثل قول سفیان ثوری کے **باب** فِيْمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا باب اسکی بیان میں جو بیٹھکر نماز نفل پڑھی **عن** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا **ترجمہ** روایت ہے حفصہ ام المومنین سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھکر یہانتک کہ جب رہگیا آپ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپ نفل بیٹھکر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اسقدر ترتیل کرتے یعنے ٹھہر ٹھہر کر نماز اسلیے کہ پڑھتے تھے کہ وہ بڑی سی بھی ہو جاتی **ف** اسباب میں ام سلمہ اور انس مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ نماز پڑھتے تھے اکثر بیٹھکر پڑھتے تھے جب باقی رہتی قرارت تیس یا چالیس آیتوں کی موافق تو کھڑی ہو جاتی پھر رکوع کرتی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتی اور مروی ہی ایسی کہ نماز پڑھتی بیٹھکر پھر جب قرارت کرتی کھڑی کھڑی رکوع و سجدہ بھی کرتی کھڑے اور جب قرارت کرتی بیٹھی بیٹھی تو رکوع و سجدہ بھی کرتی بیٹھی بیٹھی کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہی گویا انکی نزدیک دونو حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھکر نماز پڑھتی تو قرارت بھی بیٹھکر کرتی پھر جب باقی رہتی تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑی ہو کر پڑھتی پھر رکوع اور سجدہ کرتی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **کہا** ابو عیسےٰ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہ نے نماز پڑھتی تھی آنحضرت بڑی رات تک کھڑی اور بڑی رات تک بیٹھی پھر جب قرارت کرتی کھڑی ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتی اسی حالت میں اور جب قرارت کرتی بیٹھکر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتی بیٹھکر **کہا** ابو عیسےٰ نے

یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاُخَفِّفُ باب اس بیانمیں کہ فرمایا حضرتنے جب سنتا ہونمیں لڑکیکی رونیکی آواز تو ہلکی کرتا ہون نماز **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَۃَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی مین جب سنتا ہون رونا لڑکیکا نماز مین تو ہلکی کرتا ہون نماز اس خیال سی کہ گھبراوے اسکی مان **ف** اسباسمین ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ باب اس بیانمیں کہ جوان عورتکی نماز قبول نہین ہوتی بغیر چادر کی **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول نہین ہوتی نماز جوان عورتکی مگر اوڑھنی اوڑھ کر **ف** اسباسمین روایت ہی عبداللہ بن عمر وسی بھی **کہا** ابوعیسی نی حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغ کی نماز بغیر اوڑھنی اپنی بالون کے درست نہین اور یہی قول ہی شافعی کا کہ نماز عورت کی درست نہین اگر ذرا بھی بدن اسکا کھلا ہو اور کہا ہی شافعی نی کہ کہا گیا ہی اگر پشت پاؤں کی ہو عورت کی تو نماز درست ہے **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیانمیں کہ سدل کردہ ہی نمازمین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سدل ہی نمازمین **ف** اسباسمین ابی جحیفہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث ابی ہریرہ کو نہین پہچانتی ہم روایت سے مگر اسکی کہ وہ روایت کرتی ہین ابوبکر بن ابی سبرہ سی مرفوعاً مگر اسناد سی عمل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل مین نماز کی اندر سو کہا بعضون نی مکروہ ہی نماز مین اور کہا فعیل نی یہ ہوگا اور کہا بعضون نی مکروہ ہے سدل نماز مین جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب دو کپڑے ہون تو مضائقہ نہین اور یہی قول ہی احمد کا لکھا مکروہ کہا ابن مبارک نی سدل کو نماز مین **مترجم** کہتا ہی سدل کی دو معنی ہین ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندہی پر ڈال لینا اور بانہین اسکی نہ نہانا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونون ہاتھ رکھ جاوین اور سیطرح رکوع و سجدہ کرنا اور عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈالکی دونون کناری اسکی داہنی بائین لٹکا دینا اور انکو کندہون پر نہ ڈالنا یہ بھی کردہ ہی اور اسی کو بعض نی کہا ہی کہ کرتی پر کری تو مضائقہ نہین **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیانمیں کہ کنکریان ہٹانا نماز مین مکروہ ہی **عن** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کھڑا ہو کوئی تم مین کا نماز کو تو نہ چھوئی کنکریان نماز مین اسلئی کہ رحمت اسکی سامنی ہے **عن** مُعَیْقِیْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّۃً وَاحِدَۃً **ترجمہ** روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کنکریان ہٹانی کو نماز مین تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھکو تو ایکبار ہٹا **کہا** ابوعیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب سے روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث ابی ذر کی حسن ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مکروہ کہا آپنی کنکریان ہٹانی کو نماز مین اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایکبار ہٹاوی گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی حضرت نی اور اسی پر عمل ہی علماء کا **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیانمیں کہ پھونکنا نماز مین مکروہ ہی **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا کُنَّا نَقُوْلُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہ دیکھا مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لڑکی کو کہ ہم اسکو افلح کہتی تھی جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا اپنی خاک آلودہ ہو اے افلح **ف** کہا احمد بن منیع نی مکروہ کہا ہی عبادی پھونکنا نماز مین اور کہتا تھا نماز ہی نماز نہین جاتی کہا احمد بن منیع نی اور یہی ہمارا ہی مختار ہی **کہا** ابوعیسی نی روایت کی ہے بعض لوگون نی یہ حدیث ابی حمزہ سی اور کہا کہ وہ لڑکا مولا تھا ہمارا رباح اسکا نام تھا ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نی انہون نی حماد بن زید سی انہون نی میمون ابی حمزہ سی اسی اسناد سی مانند اوپر کی روایت کے اور اسمین کہا ایک لڑکا ہمارا کہ جسکو رباح کہتی تھی **کہا** ابوعیسی اسناد اس مسئلہ کی کچھ قوی نہین اور میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہا ہی بعض علماء نی اور اختلاف ہے علماء کا نماز مین پھونکنی مین سو بعضون نی کہا اگر پھونکا کسینی نماز مین تو پھر پڑھی نماز اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضون نی مکروہ ہی پھونکنا نماز مین اور اگر پھونکا کسینی تو ٹوٹتی نہین نماز اسکی اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیانمیں کہ نماز مین کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ نماز پڑھی آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھکر **ف** اس باسمین روایت ہے ابن عمر سی بھی **کہا** ابوعیسی نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ کہا ہی بعض اہل علم نی اور اختصار یہ کہ آدمی اپنی ہاتھ کو کہہ پر رکھی اور مکروہ کہا ہی بعضون نی چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھکر

اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہی تو کوکہہ پر ہاتھ رکھکے چلتا ہی **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ کَفِّ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوةِ باب ہین یہ بیان کہ بال باندھکر نماز پڑھنا مکروہ ہی **عن** سَعِیْدِ بْنِ اَبِی سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَهٗ فِیْ قَفَاهُ فَاَقْبَلَ اِلَیْهِ الْحَسَنُ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ ابی رافع سی کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑہتے تہے اور باندہا انہون نے جوڑا اپنا گدی پر سو کہولدیا انکو ابو رافع نے تو دیکہا حضرت حسن نے انکی طرف غصہ ہی سو کہا انہون نے اپنی نماز پڑہتے رہو اور غصہ نکرو کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ وہ حصہ ہے شیطان کا **ف** اور اسباب مین روایت ہے ام سلمہ اور عبد اللہ بن عباس سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابو رافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتی ہین بالونکو باندھکر نماز پڑہنا اور عمران بن موسی وہ قرشی کی ہین اور وہ بہائی ہین ایوب ابن موسی کے **باب** مَا جَاءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوةِ باب نماز مین عاجزی کرنیکی بیان مین **عن** اَلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَهَّدُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعُ یَدَیْكَ یَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰی رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دو گانہ کی بعد اور ڈرنا ہی اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہ الٰہی مین اور اٹہانا دونو ہاتہ کہتا ہی اونکی بلند کرنی تو دونون ہاتہونکو پروردگار کی سامنی کہ ہتیلیان ہون تیری منہ کیطرف اور کہی یا رب یا رب اور جو ایسا نکرے ایسا ہی ایسا ہی یعنی ناقص ہے **کہا** ابو عیسی نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگون نے اس حدیث مین یہ کہا ہی مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نکرے وہ برا ہی **کہا** ابو عیسی نے سنا مین نے محمد ابن اسمعیل سے کہتی تہی روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سی اور خطا کی کئی مقام مین ایک تو کہا روایت ہے انس بن ابی انیس سی اور وہ عمران بن ابی انس ہین دوسرے کہا روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت مین عبد اللہ بن نافع بن ابی نعمیا ہین کہ وہ روایت کرتی ہین ربیعہ بن حارث سے تیسرے کہا شعبہ روایت کرتی ہین عبد اللہ ابن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حقیقت مین روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے وہ روایت کرتی ہین فضل ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث ابن سعد کی بہت صحیح ہی شعبہ کی حدیث سے **باب** مَا جَاءَ فِی كَرَاهِیَةِ التَّشْبِیْكِ بَیْنَ الْاَصَابِعِ فِی الصَّلٰوةِ باب ہین یہ بیان کہ پنجہ مین پنجہ ڈالنا مکروہ ہی نماز مین **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یُشَبِّكَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِیْ صَلٰوةٍ **ترجمہ** روایت ہے کعب ابن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کیا کسیے اچہی طرح سی پہر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نکری یعنی انگلیون مین انگلیون کو وہ تو نماز مین ہے **کہا** ابو عیسی نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہی کئی لوگون نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ سی مانند اسی حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہی **باب** مَا جَاءَ فِیْ طُوْلِ الْقِیَامِ فِی الصَّلٰوةِ باب نماز مین دیر تک قیام کرنیکی بیان مین **عن** جَابِرٍ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہا پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسی نماز افضل ہی فرمایا جسمین قیام دراز ہو **ف** اسباب مین عبد اللہ بنشی اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے جابر بن عبد اللہ سے **باب** مَا جَاءَ فِیْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ باب رکوع اور سجدے زیادہ کرنیکی بیان مین **عن** اَلْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَیْطِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیُّ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَنْفَعُنِیَ اللّٰهُ بِهٖ وَیُدْخِلُنِیَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّیْ مَلِیًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ عَلَیْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَیْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً **ترجمہ** روایت ہے اوزاعی سی کہا روایت کی مجہسی ولید ابن ہشام معیطی نی کہا روایت کی مجہسے معدان بن طلحہ یعمری نی کہا ملاقات کی مین نے ثوبان سی جو مولے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہا مین نے اونسے خبر دو مجہی ایسی کام کی کہ نفع دی اللہ مجہکو اوس سے اور داخل کری جنت مین پس چپ ہی وہ دیر تک پہر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑہا کر اسلیے کہ سنا ہی مینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو بندہ ایک سجدہ کری اللہ کیواسطے بلند کریگا اللہ اوسکا ایک درجہ

اور گھٹاتا ہی ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابو درداسی سے پوچھا میں نے اُنسے جو پوچھا تھا ثوبان سی تو اُنہوں نے بھی کہا کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہی اللہ اُسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہی ایک گناہ **ف** اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابو درداء کی کثرت رکوع اور سجود کی بابت حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہ بعضی کہتی ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدہ کرنی سی اور کہا بعضوں نے کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کی دراز کرنی سی اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اُسمیں کسیکو اور کہا اسحٰق نی دنکو کثرت رکوع اور سجود اور اُنکو طول قیام بہتر ہی مگر ہو وی کسی آدمی کا کہ قرآن مقرر کہ وہ روز پڑھتا ہو سکو اور اُنکو تو اُسمیں کثرت رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہی کہ قرآن تو اپنی خفیفی کی موافق خواہ مخواہ پڑھیگا اور رکوع اور سجدے کا نفع لاحق ہوگا **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ اسحٰق اسلئے قایل ہوے اسباب کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دنمیں مروی نہیں کہ آپ نے قیام دراز کیا ہو **باب** مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کالی چیزونکی مارنیکا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کی **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور وہ کہا ہی بعض علما نی سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہی اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ باب سجدہ سہو سلام سے پیشتر کرنیکے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو حلیف ہیں بنی عبدالمطلب کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے نماز ظہر میں اور اُنکو بیٹھنا تھا یعنی قعدۂ اولیٰ میں پھر جب پوری کرچکی نماز دو سجدے کئی بیٹھی ہوئی تکبیر کہتی ہر سجدہ میں قبل سلام کی اور لوگوں نے بھی سجدے کئی اُنکی ساتھ بدلے میں قعدۂ اولیٰ کے جو بھولگئی تھی **ف** اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی روایت کی ہے محمد بن بشار نی یعنی عبدالاعلیٰ اور ابوداؤد نی **کہا** دونوں نے خبر دی ہمکو ہشام نے انکو یحییٰ بن ابی کثیر نی وہ روایت کرتی ہیں محمد بن ابراہیم سی کہ ابا ہریرہ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتی تھی سہو کی قبل سلام کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ سہو کری ہر صورت قبل سلام کے اور کہتی ہیں یہ ناسخ ہی اور حدیثونکی اور مذکور ہی کہ اخیر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحٰق نی جب ٹھہرا ہو جاوے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدۂ سہو کا کری قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبداللہ بن بحینہ وہ بیٹی مالک کے ہیں اور بحینہ اُنکی ماں ہیں یا یہی خبر دی ہمکو اسحٰق بن منصور نی علی ابن مدینی سی اور کہتی ہیں اُنکو عبداللہ بن مالک ابن بحینہ **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علما کا سجدۂ سہو قبل سلام کے کری یا بعد تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفی کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کی اور یہی قول ہی اکثر فقہا مدینی کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما کا اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا بعضوں نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جاوے نماز میں تو سجدہ بعد سلام کے کری اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کی اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور کہا احمد نے جس صورتمیں جسطرح پر سجدۂ سہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مروی ہے اس صورتمیں اسیطرح سجدہ کرنا چاہئی یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل سلام کرنا چاہئی اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتی ہیں جب ٹھہرا ہو جاوے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کری قبل سلام کی ابن بحینہ کی حدیث کی موافق اور اگر پڑھی ہی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کری سلام کی بعد اور اگر سلام پھیرا ہو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کری بعد سلام کی اسیطرح جس جس صورتمیں جو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے اسی طرح عمل کری اور جسمیں کوئی فعل رسول اللہ سی مروی نہیں تو اُسمیں سجدہ کری قبل سلام کی اور اسحٰق بھی احمد کی موافق کہتی ہیں مگر فرق اتنا ہی کہ وہ کہتی ہیں جس صورتمیں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو اُسمیں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کی **باب** مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ باب سلام اور کلام کے بعد سجدۂ سہو کرنیکے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ أَمْ نَسِيتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر پڑھی پانچ رکعتیں ہو عرض کیا گیا یں بڑھی گئی نماز یا آپ بھولگئی یں دو سجدے کئے آپنی بعد سلام کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سی کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے سہو کی دو سجدے کئی جگہ کلام کے **ف** اسی باب میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کئے سہو کے بعد سلام کے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لیوے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اسکی جائز ہے اور دو سجدے کر لیوے سہو کے اگرچہ بیٹھا ہو قعدۂ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھی اور قعدۂ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اسکی درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا **باب** مَا جَاءَ فِی التَّشَهُّدِ فِی سَجْدَتَیِ السَّهْوِ باب سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کی بیان میں **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَهٰی فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کی سوا اسحدیث کی اور روایت کی یہ حدیث محمد بن خالد حذاء سی اُنہوں نے ابی قلابہ سی اُنہوں نے ابی المہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہی اور معاویہ بن عمرو بھی کہتی ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور مُشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء سی اُنہوں نے ابی قلابہ سی بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا دو یا تین رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اُسکو خرباق کہتی تھے اور ذوالیدین بھی اُنہیں کو کہتے ہیں الخ اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے اور اختلاف ہے علما کو سجدۂ سہو کے تشہد میں سو کہا بعضوں نے تشہد پڑھی اُسمیں اور سلام پھیرے اور کہا بعضوں نے نہ سجدۂ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کر چکی قبل سلام کی تو تشہد نہ پڑھی اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کی تو تشہد نہ پڑھی **باب** فِیْمَنْ یَشُكُّ فِی الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب زیادت و نقصان نماز میں شبہ کرنیکی بیان میں **عَنْ** یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ اَحَدُنَا یُصَلِّیْ فَلَا یَدْرِیْ كَیْفَ صَلّٰی فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلَمْ یَدْرِ كَیْفَ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سی وہ روایت کرتی ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابی سعید سی کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہی اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور سنجانی کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کری بیٹھکر **ف** اور اسباب میں روایت ہی عثمان اور ابن مسعود اور عایشہ اور ابی ہریرہ سی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سی کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی کہ جب شبہ پڑی کسیکو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہیراوی اُسکو ایک رکعت اور جب شبہ پڑی دو اور تین میں تو ٹھہیراوی اُسکو دو اور سجدے کری قبل سلام پھیرنے کی یعنی سہو کی اور اسی پر عمل ہے ہماری اصحاب کا اور کہا بعض علما نی جب شک کری نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَیُلْبِسُ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیَ كَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک شیطان آتا ہی تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہی اُسپر یہانتک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پاوے کوئی تم میں سے یہ چاہیئی دو سجدے کری بیٹھی ہو **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَهٰی اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰی اَوْ ثِنْتَیْنِ فَلْیَبْنِ عَلٰی وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثِنْتَیْنِ صَلّٰی اَوْ ثَلَاثًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثِنْتَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثَلَاثٍ وَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جب سہو لجاوی کوئی شخص نماز میں اور نہ جانی کہ دو پڑھیں یا ایک یعنے رکعتیں تو ایک قرار دی اور اگر سنجانی کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر سنجانی تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دی اور جو باقی رہو سو پڑھکر آخر میں دو سجدے کری قبل سلام کی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن عوف سے سوا اس سلسلے کے بھی روایت کیا اسکو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن عوف سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُسَلِّمُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب اسکی بیان میں جو سلام پھیرے دو رکعت پر ظہر یا عصر میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ اِثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْیَدَیْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اِثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر بیٹھے دو رکعت پڑھکر سو کہا انسی ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنے بحکم خدا یا آپ بھول گئی یا رسول اللہ سو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھی ہم نے دو رکعتیں جو پہلی رہی پہر سلام کیا پہر تکبیر کہی پہر سجدہ کیا مانند پہلی سجدوں کے یا اُس سے لمبا پہر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا پہر سجدہ کیا پہلے سجدہ کی برابر یا اُس سے لمبا **ف** اسبابین عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف ہے علمار کا اسحدیث مین بعضی کوفی کہتے ہین کہ جب کلام کری نماز مین بھولکر یا انجان ہوکر کسیطرح ہو نماز دوبارہ پڑہی اور تاویل کرتی ہین کہ یہ واقعہ قبل اسکی تہا کہ نماز مین کلام حرام ہو اور شافعی نے اہل حدیث کو صحیح جانا اور اُسکے قایل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہی اُس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کی حق مین کہ قضا کرے اگر بھولی ہی کہا لیوی اور وہ تو رزق ہی اللہ کا کہ رزق دیا اُسکو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہی فقہانی قصد کہانی مین اور بھول جانے مین ابی ہریرہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق مین اور کہا احمد نی ابی ہریرہ کی حدیث مین اگر کلام کیا امام نی نماز مین اور اُسکو گمان تہا کہ مین نماز پوری کرچکا ہون اور بعد اسکے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہی تو پوری کرلی اور نماز اُسکی فاسد نہین اور جسنے کلام کیا متعمد یونہین ہی اور اُسکو معلوم ہی کہ نماز کچھ باقی ہی تو وہ پہر ہی پڑہی اور دلیل اُنکی یہ ہی کہ فرایض گھٹتے بڑہتے رہتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وقت مین تو کلام کیا ذوالیدین نے اسخیال سی کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کی دن یہ بات کسیکے لیی جایز نہین ہوسکتی جسیے فوائد کو ہوگئی کہ آج کل فرض کم وبیش نہین ہوتے احمد کا قول کچھ اسیکے مشابہ ہے اور اسحاق اسباب مین موافق ہین احمد کی **باب** مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی النِّعَالِ باب جوتیان پہنکر نماز پڑہنے کے بیانمین **عن** سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْہِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یزید سی کہ کنیت اُنکی ابی سلمہ ہی کہا اُنہون نے پوچہا مین نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیان پہنکر تو کہا انس نے ہان **ف** اور اسبابین روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عمر بن حُرَیث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطاسی کہ ایک مرد مین بنی شیبہ سی **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **باب** مَاجَآءَ فِی الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ باب نماز صبح مین قنوت پڑہنے کی بیانمین **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑہتی تہی صبح مین اور مغرب مین **ف** اسبابین روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایما رحضہ الغفاری سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف ہے علمار کا نماز فجر کی قنوت مین سو بعضون نے صحابہ غیرہم سی تجویز کیا ہی قنوت پڑہنا فجر کی نماز مین اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا احمد اور اسحق نی قنوت نہ پڑہی مگر جب مسلمانون پر کوئی مصیبت اُتری پہر جب مصیبت آدی تو امام کو لازم ہی کہ لشکر اسلام کے ساتہہ دعا کری **باب** فِیْ تَرْکِ الْقُنُوْتِ باب ترک قنوت کے بیانمین **عن** احمد بن منیع قال اخبرنا یزید بن ھارون عن ابی مالك الاشجعی قال قلت لابی یا ابت انك قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی بن ابی طالب ھھنا بالکوفۃ نحوا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث **ترجمہ** روایت ہے احمد بن منیع سی کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نی کہ ابومالک اشجعی نے کہا اپنی باپ سے ای میرے باپ تحقیق تو نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچہے اور حضرت علی کے ساتہ تو یہین کوفی مین قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑہتی تہی کہا اُنکے باپ نے ای میرے بیٹی یہ تو نئی بات نکلی ہوئی ہی **ف** روایت کی ہے صالح بن عبداللہ نے انہون نے ابوعوانہ سے انہون نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سی مانند اسی روایت کے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نی اگر قنوت پڑہا فجر مین تو بہی اچہا ہی اور نہ پڑہا تو بہی اچہا ہی اور اختیار کیا ہے نہ پڑہنا اور ابن مبارک بہی نہین تجویز کرتی قنوت فجر مین کہا ابوعیسیٰ نے ابومالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہی **باب** مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَعْطِسُ فِی الصَّلٰوۃِ باب اسکے بیانمین جو چھینکے نماز مین **عن** رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَہَا الثَّانِیَۃَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَہَا الثَّالِثَۃَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدِ ابْتَدَرَہَا بِضْعَۃٌ وَثَلٰثُوْنَ مَلَکًا اَیُّہُمْ یَصْعَدُ بِہَا

روایت ہے رفاعہ بن رافع سی کہا اُنہون نے نماز پڑہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہی تو چھینک آئی مجہکو سو کہا مین نے الحمد للہ سے یرضی تک اور معنی اُسکی یہ ہین سب تعریف اللہ کے لئے ہی بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اُسکی اندر اور اوپر جیسی دوست رکہتا ہی ہمارا رب اور پسند کرتا ہی پہر جب نماز پڑہ چکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہر کر بیٹہے اور پوچہا کون بات کرنیوالا تہا نماز مین سو نہ بولا کوئی پہر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنیوالا تہا نماز مین پہر بہی کوئی نہ بولا پہر فرمایا سہ بارہ کون بات کرنیوالا تہا نماز مین تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفرا نی مین تہا یا رسول اللہ فرمایا آپنی کیونکر کہا تہا تمنی کہا مین نے کہا تہا الحمد للہ سے آخر تک سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اُسکی کہ میری جان جسکی ہاتہ مین ہے کود پڑی اُسپر تیس اور کسی فرشتی کہ کون چڑہ جاتا ہی اُس کلمہ کو لیکر یعنی آسمان کیطرف **ف** اسباب مین روایت ہے انس اور وائل بن حجر سی اور عامر بن ربیعہ سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور بعض علما کی نزدیک یہہ واقعہ نماز نفل مین تہا اسلئے کہ کتنے تابعین کہتے ہین کہ جب چھینکے آدمی نماز فرض مین تو حمد کری اللہ تعالی کی اپنی دلمین اُس سی زیادہ اجازت ندی **باب** فی نسخ الکلام فی الصلوٰۃ باب نماز مین کلام منسوخ ہونیکی بیان مین **عن** زید بن ارقم قال کنا نتکلم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ یکلم الرجل منا صاحبہ الی جنبہ حتی نزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سی کہا اُنہون نے باتین کرتی تہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہی نماز مین بولتا تہا آدمی اپنی ساتہی سی جو بازو پر ہوتا تہا یہانتک کہ اُتری یہ آیت وقوموا للہ قانتین سو حکم ہوا ہمکو چپے رہنی کا اور منع ہوا بات کرنا **ف** اسباب مین روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کری نماز مین عمدًا یا سہوًا تو دوبارہ پڑہی نماز اور یہی قول ہی ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا ہی اگر کلام کری قصدًا تو دوبارہ پڑہی نماز اور اگر کلام کرے بہولی سی یا مسئلہ نجانتا ہو کافی ہی اُسکو وہی نماز اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ عند التوبۃ باب توبہ کی نماز کے بیان مین **عن** اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیًا یقول انی کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی بہ واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ ہذہ الآیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی آخر الآیۃ **ترجمہ** روایت ہی اسمار بن الحکم فزاری سی کہا سنا مینے حضرت علی سی کہ فرماتے تہی مین جب سنتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کوئی حدیث تو نفع دیتی تہی اللہ کی حکم سی مجہکو جتنا وہ چاہتا تہا اور جب سنتا تہا مین کوئی حدیث کسی مرد صحابی سی تو قسم لیتا تہا مین اُس سے پہر جب قسم کہاتا تہا وہ سچا جانتا تہا مین اُسکو اور بیان کیا مجہسے ابو بکر نی اور سچ کہا ابو بکر نی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے کوئی آدمی نہین کہ کچہہ گناہ کری پہر کہڑا ہو اور طہارت کری پہر نماز پڑہی پہر مغفرت مانگی اللہ سی مگر بخشدیتا ہی اللہ اُسکے گناہ کو پہر پڑہی حضرت نے اپنی قول کی تائید کی لئی یہ آیت والذین اذا فعلوا الآیۃ یعنے متقی وہ ہین کہ جب ہوجاتی ہی اُنسے کچہہ بیحیائی یا ظلم کرتی ہین اپنی جان پر تو یاد کرتی ہین اللہ کو آخر آیت تک **ف** اسباب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث علی کی حسن ہی نہین جانتے ہم اُسی مگر سند سی عثمان بن مغیرہ کی اور روایت کی اُنسی شعبہ اور کئی لوگون نے سو مرفوع کیا اُنہون نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نی یہ حدیث موقوفًا اور مرفوع نکیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعًا بہی **باب** ما جاء متی یؤمر الصبی بالصلوٰۃ باب اس بیان مین کہ لڑکی کو کب سے حکم کرین نماز کا **عن** سبرۃ الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا الصبی الصلوٰۃ ابن سبع سنین واضربوہ علیہا ابن عشر **ترجمہ** روایت ہے سبرہ جہنی سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سکہلاؤ لڑکو نکو جب سات برس کے ہون اور مارو اُنکو نماز کی لئی جب دس برس کی ہون **ف** اسباب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی بہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور اسی کے قایل ہین احمد اور اسحاق اور کہتے ہین جو نماز چہوڑ دیوی اُنکا بعد دس برس کی اُسکی قضا پڑہے **کہا** ابو عیسے نی سبرہ بیٹی ہین معبد جہنی کے اور اُنکو ابن عوسجہ بہی کہتی ہین + **باب** ما جاء فی الرجل یحدث بعد التشہد باب اُسکے بیان مین جو حدث کری بعد تشہد کی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث یعنی الرجل وقد جلس فی آخر صلوتہ قبل ان یسلم فقد جازت صلوتہ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کی اور بیٹہہ چکا اپنی نماز کی آخر مین یعنی قعدۂ اخیرہ مین تو جائز ہوگئی نماز اسکی **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث ازروئے اسناد کی قوی نہین اور اضطراب ہے اسکی اسناد مین اور بعضی لوگ قایل ہین اسکی کہ جب بیٹہہ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز مین اور حدث کیا قبل سلام کی تو نماز اسکی پوری ہوگئی اور بعضون نے کہا جب حدث کرے قبل تشہد یا قبل سلام کی تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑہی اور سلام پہیری تو نماز اسکی جایز ہی کہ فرمایا حضرت نے **وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ** یعنے تمام ہونا نماز کا سلام ہی اور تشہد کچہہ ایسا فرض نہین کہ اسکے ترک سے نماز درست نہو اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد کہڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑہا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جبکہ تشہد پڑہ لیا اگر سلام نہ پہیری تو بہی نماز جایز ہی اور سند پکڑی اُس حدیث سے کہ سکہایا ہی عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد ابن مسعود کو اور اُسکی اخیر مین فرمایا **فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ** یعنے جب فارغ ہوچکا تو تشہد سے تو ادا کردیا جو تجہپر لازم تہا **کہا** ابوعیسےٰ نے عبدالرحمن بن زیاد و افریقی ہین کہ بعض اہل حدیث نے اُنکو ضعیف کہا ہی اُنہی مین سے ہین یحیی بن سعید قطان اور احمد بن حنبل **باب** **مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ** باب اس بیان مین کہ جب مینہہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزلون مین پڑہ لینا درست ہے **عن** جابر قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا ہی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سفر مین اور برسا مینہہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہی نماز پڑہ لی اپنی فرودگاہ مین **ف** اسبابین روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سے کہ وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے بہی **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت مین حاضر نہونی کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق کہا سنا مین نے ابازرعہ سے کہتے تہے روایت کی عفان بن مسلم نے عمر بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابازرعہ نے نہین دیکہا مین نے بصرہ مین کوئی حافظ تر شخص سے بڑہکر علی ابن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمر بن علی اور ابوالملیح کا نام عامر ہی ہے وہ ابن اسامہ ہین اور کہتے ہین اُنہین زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی **باب** **مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلٰوةِ** باب نماز کی بعد کی تسبیحون کی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَعْتِقُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا حاضر ہوے فقرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیے یارسول اللہ یہ لوگ نماز پڑہتے ہین جیسے ہم نماز پڑہتے ہین اور روزہ رکہتی ہین جیسی ہم روزہ رکہتے ہین اور سوا اُسکے اُنکے پاس مال ہین کہ اُس سے غلام آزاد کرتے ہین اور صدقہ دیتی ہین تو فرمایا حضرت نے جب تم نماز پڑہ چکا کرو تو کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس ۳۳ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس ۳۴ بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس بار سو تم پالوگی اسکی برکت سے درجہ اُنکی جو تمسے آگے بڑہ گئی ہونگی اور نہ آگی بڑہ سکیگا کوئی تمسی جو پیچہے تمہاری ہے **ف** اسبابین روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی دو خصلتین ہین کہ نہین بچالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہی جنت مین اول یہ تسبیح کرے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے ہر نماز کی بعد تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہی تینتیس ۳۳ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہی چونتیس ۳۴ بار دوسرے یہ کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہی سوتی وقت دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار **باب** **مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ** باب سواری پر نماز پڑہنے کی بیان مین کیچڑ اور پانی کی وقت **عن** عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيقٍ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ فِي الْبَلَّةِ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَأَذَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ يُومِي إِيمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ وہ تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سفر مین سو پہونچی ایک تنگ جگہہ مین اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سے مینہہ برسا اور نیچے کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پہر آگے بڑہی اپنی سواری پر اور امامت کی اُنکی اشارہ کرتی ہی اور جہکتے تہی سجدہ مین رکوع سے زیادہ **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمر بن رماح نجفی نے اسکو روایت کیا ہی اور کسیکی روایت سے معلوم نہین ہوتے اور روایت کی ہی اُنسی کئی عالمون نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک سے کہ اُنہون نے نماز پڑہی کیچڑ پانی مین سواری پر اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق

باب ماجاء فی الاجتہاد فی الصلوٰۃ باب نماز میں بہت کوشش اور محنت اٹھانے کی بیان میں **عن** المغیرۃ ابن شعبۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتتکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا **ترجمہ** روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ پائی مبارک آپکی سوج گئی سو عرض کیا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھاتی ہین حالانکہ بخشدی گئی ہی آپکی اگلی اور پچھلی گناہ سو فرمایا آپنی کیا نہو مین بندہ شکر گزار **ف** اور اسبابین ابی ہریرہ اور عائشہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ الصلوٰۃ باب اس بیانمین کہ قیامت کے دن بندہ سی پہلی جسکی پرسش ہوگی وہ نماز ہی **عن** حریث بن قبیصۃ قال قدمت المدینۃ فقلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا قال فجلست الی ابی ہریرۃ فقلت انی سألت اللہ ان یرزقنی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل اللہ ان ینفعنی بہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلوٰتہ فان صلحت فقد افلح وانجح فان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضتہ شیئا قال الرب تبارک وتعالی انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بھا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذلک **ترجمہ** روایت ہے حریث ابن قبیصہ سے کہا آیا مین مدینی مین تو دعا کی مینی یا اللہ نصیب مجھ ہمنشین نیک کہا پھر بیٹہا مین ابی ہریرہ کی پاس اور کہا دعا کی تہی مینی کہ نصیب ہو مجھکو نیک ہمنشین سو بیان کر مجھ سی کوئی حدیث کہ سنی ہو تنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید اللہ فائدہ دی مجھکو اوس سے سو کہا انہون نی سنا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی پہلی جسکا حساب ہوگا بندے سی قیامت کے دن اوسکی عملون سی نماز ہی پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہونچا اور اگر خراب ہوئی تو خراب ہوا اور نقصان پایا پس اگر گہٹے کچہہ فرض تو فرماویگا پروردگار تعالی نظر کرو کیچہہ نفل ہین میرے بندے کی تو پوری ہونگی اوس سے نقصان فرضونکی پھر تمام عملونکا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلونسی فرض پورے کئے جاوینگے **ف** اسبابین روایت ہے تمیم داری سی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور مروی ہے دوسری سند سی بہی ابی ہریرہ سی اور روایت کیا ہی بعض اصحاب حسن نی انہون نی قبیصہ ابن ذویب سے سوای اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہین اور مروی ہے انس بن حکیم سی وہ روایت کرتی ہین ابی ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی **باب** ماجاء فیمن صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ ما لہ من الفضل باب اس بیانمین کہ جو پڑہی بارہ رکعت سنت اندر مین اوسکو کیا ثواب ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اربع رکعات قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو ہمیشہ پڑہی بارہ رکعت سنت بناوی اللہ تعالی اوسکی لئے ایک مکان جنت مین چار رکعت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد اوسکی اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کی اور دو رکعت قبل فجر کی **ف** اسبابین روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسی اور ابن عمر سی **کہا** ابو عیسی نی حدیث عائشہ کی غریب ہے اس سند سی اور بعض علما نی کلام کیا ہی حافظے مین مغیرہ بن زیاد کی **عن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلوٰۃ الغداۃ **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی رات دن مین بارہ رکعت بنایا گیا اوسکے لئی ایک گہر جنت مین چار قبل ظہر کے اور دو بعد اوسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو قبل فجر کی جو نماز ہی اول روز کی **کہا** ابو عیسی نی حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سی اس باب مین حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے انہی کئی سند دوسری **باب** ماجاء فی رکعتی الفجر من الفضل باب صبح کی سنتون کی فضیلت کی بیان مین **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہین دنیا سی اور جو اسمین ہے **ف** اسبابین علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہی روایت کی احمد بن حنبل نی صالح بن عبد اللہ ترمذی سی ہی ایک حدیث **باب** ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر والقراءۃ فیھما باب تخفیف سنت فجر اور قرات اوسمین **عن** ابن عمر قال رمقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شھرا فکان یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر قل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا دیکہتا رہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بہر تک پڑہتی تہی دو رکعت سنت مین فجر کی

فجر کی سنتوں کی بعد باتیں کرنیکا اور بعد طلوع سوا فجر کی دو سنتوں کی اور نماز نہ پڑھنی کا اور بعد سنتوں کے فجر کی داہنی کروٹ پر لیٹنے کا اور کہنے کے بعد سوا فرض کے اور نماز نہ پڑھنی کا اور فوت شدہ سنتوں کا بعد فرض کے نہ پڑھنی کا

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ف اسباب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتی ہوں ابی اسحٰق سے مگر سند سے ابی احمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابی اسحٰق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کی بھی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہیں حافظہ میں کہا سنا میں نے بندار سے کہتے تھے کسیکا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تھا اور نام ابی احمد کا محمد بن عبد اللہ بن زبیر اسدی کوفی ہے باب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب باتیں کرنیکے بیان میں صبح کی سنت کی بعد عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتیں پڑھ چکتی فجر کی تو اگر مجھ سے کچھ کام ہوتا آپکو تو باتیں کرتی اور نہیں تو تشریف لیجاتی نماز کو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کی جبتک نماز نہ پڑھ لی مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا باب مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ باب اس بیان میں کہ بعد طلوع فجر کی سوا دو سنتوں کی اور نماز نہ پڑھنا چاہیے عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے بعد طلوع فجر کی سوا دو رکعت سنتوں کے ف اور اسباب میں عبد اللہ بن عمر اور حفصہ سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر قدامہ بن موسی کی روایت سے کہ روایت کی ہے اسنے کئی لوگوں نے اور اسپر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کی سوا دو رکعت سنت کی اور معنی اس حدیث کی یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے بعد طلوع فجر کی مگر دو رکعت فجر کی باب مَا جَاءَ فِي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب صبح کی سنت کی بعد لیٹنے کے بیان میں عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھ چکی ایکتم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جاوے سیدھی کروٹ پر ف اسباب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتی سنت فجر کی اپنی گھر میں لیٹ جاتے سیدھی کروٹ پر اور کہا ہی بعض علماء نے کہ ایسا کرنا ہی مستحب ہے باب مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ باب اس بیان میں کہ جب تکبیر ہو جاوے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے سوا فرض کے عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جاوے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھی سوا اسی فرض کے ف اسباب میں ابن بحینہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقا بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن مجاہد نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور حدیث مرفوع صحیح زیادہ ہی ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو سوائے فرض کی اور کچھ نہ پڑھی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا باب مَا جَاءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ باب اس بیان میں کہ جب فوت ہو جاوے سنت صبح کی تو بعد فرض کی پڑھے عن مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ ترجمہ روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی دادا سے کہا نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز انکی ساتھ پھر پھری آنحضرت اور پایا مجھکو نماز پڑھتی سو فرمایا ٹھیر جا اے قیس کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہی عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھیں تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی فرمایا آپ نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں کہا ابو عیسے نے محمد ابن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتی ہم مثل اسکی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہی عطاء بن ابی رباح نے سعد ابن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ہی ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کی کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھ لیوے دو سنتیں بعد فرض کے

قبل طلوع آفتاب کے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کی اور قیس والد ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں انکو قیس بن عمرو اور قیس بن قہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور دیکھا قیس کو کہ نماز پڑھتے ہے آخر حدیث تک **باب** ماجاء فی اعادتھما بعد طلوع الشمس باب اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھی ۔۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لی بعد طلوع آفتاب کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی فعل اُنکا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک **کہا** ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کی مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر ابن انس سے مرسل روایت کرتے ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پائی اُسنے نماز صبح کی **باب** ماجاء فی الاربع قبل الظھر باب ظہر کی قبل چار رکعت سنت کی بیان میں **عن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الظھر اربعا و بعدھا رکعتین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں **ف** اسباب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی روایت کی ہم نے ابو بکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبد اللہ نے کہ روایت کرتی ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان ثوری نے ہم پہچانتے نہیں عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکی تابعی اختیار کرتی ہیں کہ پڑھی قبل ظہر کی چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت سے کہتی ہیں جدا جدا پڑھی ہے ایک ایک دو گانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد الظھر باب ظہر کے بعد دو رکعتوں کی بیان میں **عن** ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظھر رکعتین بعدھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد ظہر کی **ف** اسباب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **باب آخر** دوسرا باب **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل اربعا قبل الظھر صلاھن بعدھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کی تو پڑھ لیتے انکو بعد ظہر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن مبارک کے اسی سند سے اور روایت کیا اسکو قیس ابن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اسکی اور نہیں جانتی ہم کسیکو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس ابن ربیع کے اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قبل الظھر اربعا و بعدھا اربعا حرمہ اللہ تعالیٰ علی النار **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی قبل ظہر کی چار رکعت اور بعد اسکی چار رکعت سنت حرام کر دیگا اسکو اللہ دوزخ پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور مروی ہی اور سند سے بھی **عن** عنبسۃ بن ابی سفیان قال سمعت اختی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر و اربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار **ترجمہ** روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہیں سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی جو حفاظت کریگا چار رکعت پر قبل ظہر کی اور چار بعد ظہر کی حرام کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو اگ پر دوزخ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹی عبد الرحمن کے ہیں انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ مولی ہیں عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابی امامہ کے **باب** ماجاء فی الاربع قبل العصر باب عصر کی قبل چار سنتوں کی بیان میں **عن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینھن بالتسلیم علی الملائکۃ المقربین و من تبعھم من المسلمین و المومنین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھی عصر سے پہلی چار رکعت فرق کرتے تھی یعنی دو دو گانہ میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابعدار انکی تھے مسلمانوں اور مومنوں سے **ف** اور اسباب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہی اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل

کہی چار رکعت سنت مین عصر کی یعنی ایک سلام سی پڑہے اور سند بگری لی حدیث سے اور کہا کہ معنی اسحدیث کی یہ ہین کہ تشہد پڑہتے تہے دو رکعت کے بعد اور کہتی ہین شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ یعنے نمازات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتی ہین فصل کرو انمین یعنی دو سلام مین پڑہو **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس آدمی پر جو پڑہے عصر کے قبل چار رکعت **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراۃ فیہما باب مغرب کے بعد دو رکعتین اور اسکی قرأت کے بیانمین **عن** عبد اللہ بن مسعود انہ قال ما احصی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوٰۃ الفجر بقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ مین شمار نہین کر سکتا کتنی بار سنا ہی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑہتے ہوئے دو سنتون مین بعد مغرب کی اور قبل صبح کی **ف** اسباب ابن عمر سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے روایت سے ابن مسعود کی نہین جانتے ہم کہ کسینی روایت کی ہو انسی مگر عبد الملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہین عاصم سے **باب** ماجاء انہ یصلیہما فی البیت باب مغرب کی دو سنتین گھر مین پڑہنے کی بیانمین **عن** ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد المغرب فی بیتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے پڑہی مینے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ حضرت کے گھر مین **ف** اسباب رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن عمر قال حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات رکعتین قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء الاخرۃ قال وحدثتنی حفصۃ انہ کان یصلیہا باللیل والنہار رکعتین قبل الفجر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا انہون نے یاد کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی دس رکعتین کہ پڑہتے تہے آپ رات دن مین دو قبل ظہر کی اور دو بعد اسکے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کی کہا ابن عمر نی اور روایت کی مجہسی حفصہ نے کہ پڑہتے تہی حضرت دو رکعت قبل فجر کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے حسن بن علی نی انسی عبد الرزاق نی انسی معمر نی انسے زہری نے انسے سالم نی انسے ابن عمر نی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب باب مغرب کے بعد چہ رکعت کے ثواب کے بیانمین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینہن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کے چہ رکعت بیچ مین کسی بری بات نکرے تو برابر ہوگا اسکا ثواب بارہ برس کی عبادت کے **کہا** ابو عیسے نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی مغرب کے بعد بیس رکعتین بنائیگا اللہ اسکے لئے ایک گہر جنت مین **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن حباب کے کہ وہ روایت کرتی ہین عمر بن ابی خثعم سی کہا اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تہے عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر حدیثین روایت کرنوالی تہی اور بہت ضعیف کہا انکو **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد العشاء باب عشا کے بعد دو رکعت سنت کے بیانمین **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدہا رکعتین وبعد المغرب ثنتین وبعد العشاء رکعتین وقبل الفجر ثنتین **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سی کہا پوچہا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہون نے پڑہتے تہے قبل ظہر کی دو رکعت اور بعد اسکے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کی دو اور قبل فجر کے دو **ف** اسباب علی اور ابن عمر سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث عبد اللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء ان صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ باب اس بیانمین کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ واجعل آخر صلوتک وترا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازات کی دو دو رکعت پڑہنا چاہیئے پہر جب خوف ہو تجہی صبح کا تو وتر کر اسکو ایک رکعت سی اور کر آخر نماز اپنی کو وتر **ف** اسباب عمر بن عبسہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نمازات کی دو دو رکعت پڑہنا چاہیئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب**

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ باب نماز شب کے ثواب کے بیان مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل بعد رمضان کے روزے محرم کی ہین جو مہینا ہی اللہ کا اور سب سے افضل بعد فرض کے نماز رات کی ہی **ف** اسی باب مین جابر اور بلال اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ابوالبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت مین **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابوسلمہ سے کہ انہون نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رمضان مین سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہین تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھا کرتی ہون رمضان یا غیر رمضان مین گیارہ رکعت پڑھتے تھی چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو کہ کے حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھ تو کہ کے حسن اور طول سے پھر پڑھتی تھی تین رکعت یعنی وتر کی سو کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا مینے یا رسول اللہ آپ سو جاتی ہین قبل وتر کی سو فرمایا اے عائشہ میری آنکھین سوتی ہین اور دل جاگتا ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھی گیارہ رکعت انکو وتر کرتی ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتی اس سے لیٹ رہتی سیدھی کروٹ پر **ف** روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے مالک سے انہون نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **بَابُ مِنْهُ** دوسرا باب اسی کا یہ ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پڑھتے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **بَابُ مِنْهُ** باب دوسرا اسی کا یہ ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھی نو رکعت رات کو **ف** اسی باب مین ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کی مانند روایت کی ہمسے یہ بات محمود بن غیلان نے انسی یحیی بن آدم نے انسے سفیان نے انسی اعمش نے **کہا** ابوعیسیٰ نے اکثر روایتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت مروی ہین مع وتر کی اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز نہ پڑھ سکتے تھی اور روکتا انکو اس سے خواب یا لگجاتی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتین **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے عبدالعظیم عنبری کی ہین کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتی ہین ہمسے حکیم سے کہ زرارہ بن اوفی قاضی تھی بصرہ کی اور امامت کرتی تھی قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح مین پڑھی یہ آیت فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ یعنے جب پھونکا جاوے صور تو وہ دن سخت ہی پس گر پڑی بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے مین بھی تھا انکے اٹھانیوالون مین انکے گھر تک **کہا** ابوعیسیٰ نے اور سعد بن ہشام بھی ہین عامر انصاری کی اور ہشام بن عامر صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی **بَابُ** فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ اس باب مین یہ بیان ہے کہ پروردگار تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا

فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اُترتا ہی اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات مین جب گزر جاتی ہی تہائی رات پہلی اور فرماتا ہی مین ہون بادشاہ کون ہی ایسا کہ پکاری مجہکو کہ مین جواب دون اور قبول کرون اُسکی پکار کو کون ہی کہ سوال کری مجہسے کہ مین دون اُسکو جو مانگی کون ہی کہ مغفرت مانگی مجہسی کہ بخش دون گناہ اُسکی یہہ اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہی یہانتک کہ روشن ہوجاتی ہی فجر **ف** اور اسباب مین علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی **کہا** ابوعیسے نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مرفوع ہی بہت سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی اُترتا ہی اللہ تبارک وتعالی بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور یہہ صحیح تر سب روایتون سے یعنی جسمین آخر شب مذکور ہی **باب** مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ باب رات کو قرآن پڑہنی کی بیانمین **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ اِرْفَعْ قَلِيْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّيْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِيْلًا ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابی بکر سی مین گزرا تم پر سی یعنی رات کو تو تم پڑہتے تہی بہت چپکی سی سو عرض کیا ابوبکر نی مین سُناتا تہا اسکو جس سے مناجات کرتا تہا یعنی خدا کو فرمایا آپنی بلند کر تہوڑی آواز اور فرمایا حضرت عمر سی مین گزرا تم پر اور تم قرآن پڑہتے تہی بہت بلند آواز سی سو عرض کیا اُنہون نے مین جگاتا ہون سوتون کو اور بہگاتا ہون شیطان کو فرمایا آپنے ذرا چپکی پڑہو **ف** اسباب مین عائشہ اور ام ہانی اور انس اور ام سلمہ اور ابن عباس سی ہی روایت ہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ هَلْ كَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَوْ يَجْهَرُ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً ترجمہ روایت ہی عبداللہ بن ابی قیس سی کہا پوچہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کیسی تہی قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو فرمایا ہر طرح سی قرأت کرتی تہی کبہی چپکی سی پڑہتی تہی اور کبہی زور سی کہا مین نے سب تعریف ہی اُس اللہ کو جس نے دین کے کام مین وسعت رکہی **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے **کہا** ابوعیسے نی حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہی اسکا یحیی بن اسحاق نی حماد بن سلمہ سی اور اکثر راویون نے روایت کیا ہی اسکو ثابت سے اُنہون نے عبداللہ بن رباح سی مرسلاً **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ ساری رات پڑہتی رہی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت قرآن کی **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اس سند سے **باب** مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ باب نفل گہر مین پڑہنی کی فضیلت کی بیانمین **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سب سے افضل نماز تمہاری وہ ہی جو گہر مین پڑہی جاوے مگر فرض یعنے اُسکا جماعت سے اور مسجد ہی مین پڑہنا افضل ہی **ف** اسباب مین عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور ابی مرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سی ہی روایت ہی **کہا** ابوعیسے نی حدیث زید بن ثابت کی حسن ہی اور اختلاف کئی ہین روایت مین اس حدیث کی سو روایت کیا اُسکو موسی بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نی مرفوعاً اور موقوف کیا اُسکو بعض نی اور روایت کیا اُسکو مالک نی ابی النضر سی اور مرفوع نہین کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ترجمہ روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی گہرون مین اور نہ بناؤ اُسکو قبر یعنی قبرستان کی طرح گہر فرنکو نماز سی خالی مرکہو **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے

ابواب الوتر یہہ سب باب وتر کی بیانمین

باب مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْوِتْرِ باب بیانمین فضیلت وتر کی **عن** خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ ترجمہ روایت ہے خارجہ بن حذافہ سی کہا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اللہ نے مدد کی ہی تمہاری ایک نماز سی کہ بہتر ہی تمہارے لئے سُرخ اونٹون سے وہ وتر ہی مقرر کیا ہی اُسکو اللہ تعالے نی تمہارے لئی نماز عشا کی بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اسکا وقت ہے **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابوعیسے نی حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہی بعض محدثین نے اس حدیث مین اور کہا عبداللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہی یعنی حقیقت مین لفظ رو فی ہی **باب** مَاجَاءَ اَنَّ

الوتر لیس بحتم یہ اس بیان مین کہ وتر فرض نہین ہے **عن** علی قال الوتر لیس بحتم کصلوتکم المکتوبۃ ولکن سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا یا اہل القرآن **ترجمہ** روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی نی وتر کچھہ فرض نہین جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے ولیکن سنت ٹہیرایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہی یعنی طاق ہی دوست رکہتا ہی وتر کو سو پڑہا کرو وترانی قرآن والو **ف** اسبابین ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث علی کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرونی ابی اسحق سی انہون نے عاصم بن ضمرہ سی انہون نے حضرت علی سی کہ فرمایا حضرت علی نی وتر ایسا ضروری نہین جیسا نماز فرض ہو ولیکن سنت ہی کہ مقرر کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روایت کی ہم سی بندار نی انہون نے عبدالرحمن بن مہدی سی انہون نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہی ابی بکر بن عیاش کی حدیث سی اور روایت کی منصور بن معتمر نی ابی اسحق سی مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے **باب** ما جاء فی کراہیۃ النوم قبل الوتر باب اس بیان مین کہ وتر سی پہلی سونا مکروہ ہی **عن** ابی ہریرۃ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوتر قبل ان انام **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا حکم کیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وتر پڑہ لیا کرو نہین سونی سی پہلی **ف** کہا عیسے بن ابی عزہ نے کہ تہی شبی وتر پڑہ لیا کرتی تہی اول شب مین پہر سوتی تہی اور اس باب مین ابی ذر سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور ابو ثور ازدی مکی نام حبیب ابن ابی ثابت ہے اور اختیار کیا ایک قوم نی علماء صحابہ سی اور جو بعد انکے تہی یہ کہ نہ سووے آدمی جبتک وتر نہ پڑہ لی اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جو ڈری تم مین سی کہ نہ اٹہہ سکیگا آخر شب مین تو وتر پڑہ لی اول شب مین اور جو طمع کری رات کے اٹہنے کی تو وتر پڑہی آخر شب مین اسلیے کہ اخیر رات مین جو قرآن پڑہا جاتا ہی اسمین فرشتی حاضر ہوتی ہین اور یہی افضل ہی روایت کی ہمسے یہ حدیث ہناد نی کہا روایت کی ہم سی ابو معاویہ نی انہون نے اعمش سے انہون نے ابی سفیان سے انہون نے جابر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** ما جاء فی الوتر من اول اللیل واٰخرہ باب اس بیان مین کہ وتر اول شب اور آخر شب دونو نہین پڑہنا درست ہے **عن** مسروق انہ سأل عائشۃ عن وتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اوّلہ واوسطہ واٰخرہ فانتہی وترہ حین مات فی وجہ السحر **ترجمہ** روایت ہے مسروق سی کہ انہون نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کا سو فرمایا حضرت عائشہ نی سارے تین جب چاہتی وتر پڑہ لیتی اول شب بہی اور وسط شب اور آخر شب مین بہی یہانتک کہ مقرر ہو گیا حضر کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چہٹے حصہ مین آخر شب کے **کہا** ابو عیسے نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اسبابین علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی بعض اہل علم نی وتر پڑہنا آخر شب مین **باب** ما جاء فی الوتر بسبع باب وتر کی سات رکعتونکی بیان مین **عن** ام سلمۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبع او بتسع عشرۃ فلما کبر وضعف اوتر بسبع **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تہی تیرہ رکعت پہر جب بوڑہی ہوے اور ضعف آیا وتر پڑہنے لگی سات رکعت **ف** اسبابین حضرت عائشہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بہی کہا اسحق ابن ابراہیم نی معنی اس حدیث کے کہ پڑہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر کی یہ ہین کہ پڑہتی تہے شب کو تیرہ رکعتین وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنے تہجد وتر کی طرف اور تہجد اور وتر کو راوی نی وتر کہا اور روایت کی اسبابین ایک حدیث بہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی اور سند لائی اسکو جو مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی اوتروا یا اہل القرآن یعنی تہجد پڑہو ای اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بہی وتر کہتی ہین اسلیے آپنے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا **باب** ما جاء فی الوتر بخمس باب پانچ رکعت وتر کی بیان مین **عن** عائشۃ قالت کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء منہن الا فی اٰخرہن فاذا اذن المؤذن قام فصلی رکعتین خفیفتین **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا انہون نی نہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ ۱۳ رکعت رات مین وتر پڑہتی اسمین سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹہتی اسمین مگر اخیر مین پہر جب اذان دیتا مؤذن کہڑی ہو کر دو رکعت پڑہتی بہت ہلکی یعنی قرأت اسمین کم ہوتی **ف** اسبابین ابی ایوب سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی اور کہا ہی بعض اہل علم نی صحابہ وغیرہم سی کہ وتر پانچ ہی رکعت ہی اور کہتی ہین نہ بیٹہی اسمین مگر اخیر مین **باب** ما جاء فی الوتر بثلث باب وتر کی تین رکعتونکے بیان مین **عن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث یقرأ فیہن بتسع سور من المفصل

یقرأ فی کل رکعۃ بثلث سور اخرھن قل ھو اللہ احد **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی فرمایا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی وتر کی تین رکعت اور پڑہتی اُسمین نو سورتین مفصل سے پڑہتی ہر رکعت مین تین سورتین کہ اخیر اُنکی قل ھو اللہ احد ہوتی **ف** اسبابمین روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو ایوب اور عبد الرحمن بن ابزی سی کہ وہ روایت کرتی ہین اُبی بن کعب سے اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابزی سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بی نہین ذکر کیا بعضون نے اُبی بن کعب کا اور بعضون نے کہا عبد الرحمن بن ابزی روایت کرتی ہین اُبی سی **کہا** ابو عیسے نے گئی ہین ایک قوم علما صحابہ غیرہم سی اسطرف کہ وتر پڑہی آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑہ پانچ رکعت چاہی تین رکعت چاہی ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہی تین رکعت اور یہی قول ہی ابن مبارک اور اہل کوفہ کا روایت کی ہمسی سعید بن یعقوب طالقانی نی اُنہون نے حماد بن زید سی اُنہون نے ہشام سے اُنہون نی محمد بن سیرین سی کہا محمد بن سیرین نی وتر پڑہتی ہین پانچ بہی اور تین بہی اور ایک رکعت بہی اور جانتی ہین ان سب کو بہتر **باب** ماجاء فی الوتر برکعۃ باب وتر کی ایک رکعت کی بیانمین **عن** انس بن سیرین قال سألت ابن عمر فقلت اطیل فی رکعتی الفجر فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل مثنی مثنی ویوتر برکعۃ وکان یصلی الرکعتین والاذان فی اذنہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچہا مینے ابن عمر سی کیا دراز کرون مین قرأت کو فجر کی سنتو نمین سو فرمایا اُنہون نے تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑہتی ایک رکعت اور دو رکعت پڑہتی اُسوقت کہ اذان کی آواز اُنکی کانمین آتی یعنی قرأت نہایت کم ہوتی **ف** اسبابمین عائشہ اور جابر اور فضل ابن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم صحابہ اور تابعین سے کہتی ہین کہ جدا کردی آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتون سے اور وتر پڑہی ایک رکعت کے ساتہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **باب** ماجاء ما یقرأ فی الوتر باب قرأت کا وترمین **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد فی رکعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی وترمین سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد ایک ایک سورت ایک ایک رکعت مین **ف** اسبابمین علی اور عائشہ اور عبد الرحمن بن ابزی سی روایت ہے کہ دو روایت کرتی ہین اُبی بن کعب سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **کہا** ابو عیسے نی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ پڑہتی تہی وتر کی تیسری رکعت مین معوذتین اور قل ھو اللہ احد اور اختیار کیا ہی اکثر علمای صحابہ نی اور جو بعد اُنکی تہی پڑہنا سبح اسم ربک الاعلی کا پہلی رکعت مین اور قل یا ایھا الکافرون دوسری مین اور قل ھو اللہ احد تیسری مین **عن** عبد العزیز بن جریج قال سألت عائشۃ باٍی شیٍٔ کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین **ترجمہ** روایت ہے عبد العزیز بن جریج سی کہا پوچہا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کیا پڑہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وترمین فرمایا اُنہون نے پڑہتی تہی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایھا الکافرون اور تیسری مین قل ھو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور عبد العزیز یہ بیٹی ہین ابن جریج کی اور دوست ہین عطار کی اور ابن جریج کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہی اور مروی ہے یہ حدیث یحیی بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتی ہین عمرہ سی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** ماجاء فی القنوت فی الوتر باب وترمین قنوت پڑہنی کے بیانمین **عن** ابی الحوراء قال قال الحسن بن علی علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت **ترجمہ** روایت ہے ابی الحوراء سی کہا اُنہون نی کہا حسن بن علی نی سکہائی مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہہ کلمات کہ کہا کرون وترمین اللھم سے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین یا اللہ ہدایت کر مجہکو اُنمین جنکو ہدایت کی تو نی اور عافیت دے مجہکو اُنمین جنکو عافیت دی تو نی اور ضامن ہو جا میرا اُنمین جنکی ضمانت کی تو نی اور برکت دی مجہکو اُسمین جو دیا تو نی مجہکو اور بچا اُسکے شر سی جو تقدیر مین لکہا ہی تو نی اسلیے کہ تو حکم کرتا ہی اور تجہپر کوئی حکم نہین کرسکتا اور نہین ذلیل ہوتا جسکا تو متکفل ہوا بڑی برکت والا ہی تو رب ہمارا اور بلندی والا **ف** اسباب مین حضرت علی سی ہے

روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی ہمنیں پہچانتی ہم اسکو اس سند سی مگر روایت ہے ابی الحوراء سعدی کی اور نام انکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتی ہم کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی قنوت کے باب مین اس سی اچھی اور اختلاف ہے علما کا قنوت وتر مین سو عبد اللہ بن مسعودی تو کہا ہی قنوت وتر مین پڑہی تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کی اور یہی قول ہی بعض اہل علم کا اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ وہ نہ پڑہتی تہی قنوت مگر نصف آخر مین رمضان کے بعد رکوع کی اور بعضی اہل علم ہی اسطرف گئی ہین اور یہی قول ہی شافعی اور احمد کا **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ يَنْسَاهُ باب اسکی یہ ہمنیں جو سوجاوے بی وتر پڑہی یا بہول جاوے **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَ اِذَا اسْتَيْقَظَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو سوجاوے اور وتر نہ پڑہی ہون یا بہولجاوی تو پڑہ لی جب یاد آوے یا نیند سی بیدار ہو **عن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ **ترجمہ** روایت ہے زید بن اسلم سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو سوجاوی نی وتر پڑہی اور وقت جاتا رہی تو پڑہ لی جب صبح کو اٹہی **ف** اور یہہ زیادہ صحیح ہی پہلی حدیث سی سنا ہی ہمنی ابو داود سختیری سی یعنی سلیمان بن اشعث سی کہتی تہی پوچہا مین نی احمد بن حنبل سی حال عبد الرحمن بن زید کا جو بیٹی ہین اسلم کی سو کہا احمد نی بہلائی انکی عبد اللہ مین کچہہ مضائقہ نہین اور سنا مین نی محمد کو کہ ذکر کرتی تہی علی بن عبد اللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تہی عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہین اور بعض لوگ گئے ہین اہل کوفہ سی اس حدیث کیطرف اور کہتی ہین وتر پڑہ لی آدمی جب یاد کری اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا **باب** مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الْوِتْرِ بِالصُّبْحِ باب اس بیان مین کہ صبح سی پہلی وتر پڑہ لینا چاہیی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح سی پہلی پڑہ لیا کرو وتر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر پڑہ لیا کرو صبح سی پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازون کا وقت اور وتر کا بہی سو وتر پڑہ لیا کرو طلوع فجر سی پہلی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہین اس لفظ کی بیان کرنی مین اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی لا وتر بعد صلوۃ الصبح یعنی وتر نہین ہے نماز صبح کی بعد اور یہی قول ہی کتنی لوگون کا اہل علم سی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑہنا ضرور نہین صبح کی نماز کی بعد **باب** مَا جَاءَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ باب اس بیان مین کہ دو وتر نہین ہین ایک رات مین **عن** قَيْسِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے قیس طلق بن علی سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا انکی باپ نے سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی دو وتر نہین ہین ایک رات مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علما کا کہ جو شخص پڑہ چکا ہو وتر اول شب مین اور پہر اٹہی آخر شب مین تو کہا بعض نی علما صحابہ سی اور جو انکی بعد تہی کہ توڑ ڈالی اور ایک رکعت اسمین ملا دی پہر پڑہتا ہی جو چاہی پہر وتر پڑہ لیوی آخر مین نماز کی اسلئی کہ ایک رات مین دو وتر نہین ہوتے اور اسی طرف گئی ہین اسحاق اور کہا بعض علما صحابہ وغیرہ نی جو وتر پڑہ چکا ہو اول شب مین پہر سو گیا اور اٹہا آخر شب مین تو نماز پڑہی جتنی چاہی اور چہوڑ دی وتر کو اپنی حال پر یعنی پہر دوبارہ وتر کی ایک رکعت ملانیکے حاجت نہین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہی کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی حدیثون مین کہ آپنی نماز پڑہی ہی بعد وتر کی ہی تو پہر اعادہ وتر کیا ضرور ہی **عن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتی تہی بعد وتر کی دو رکعت **ف** اور مروی ہے اسکی مانند ابی امامہ اور عائشہ اور کتنی لوگون سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑہنا **باب** مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ باب سواری پر وتر پڑہنے کی بیان مین **عن** سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یسار سی کہا تہا مین سفر مین عبد اللہ بن عمر کی ساتہ سو پیچہے رہ گیا مین انسی پوچہا کہان تہا تو کہا مین نی وتر پڑہتا تہا تو کہا عبد اللہ بن عمر نی کیا نہین ہے تجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بیس اچھی مین نی دیکہا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑہتی ہوے اپنی سواری پر **ف** اسیطرح ابن عباس سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے

اور گئی ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوا انکی اسطرف اور کہتی ہیں کہ وتر پڑھ لیوی سواری پر اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضی کہتی ہیں وتر نہ پڑھی سواری اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اتری اور زمین پر پڑھی اور یہی قول ہی بعض اہل کوفہ کا **باب** مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى باب نماز چاشت کے بیان میں **عن** انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی بیچ دن چڑھی بارہ رکعت بنا دیگا اللہ تعالیٰ اسکی لئی ایک محل جنت مین سونی سی **ف** اسباب مین ام ہانی اور ابی ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عنبہ بن عبد سلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی روایت سے **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَبَدَاَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سی کہ کسینے خبر نہین دی مجھکو اسنی دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتی ہوئے مگر ام ہانی نے کہ بیان کیا انہون نی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی انکی گھر مین فتح مکہ کی دن اور غسل کیا اور پڑھین آٹھہ رکعتین نہین دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سی ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتی تھی آپ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرأت کی کمی سی تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ برابر نہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور گویا احمد نی یقین کیا ہی اسباب مین کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہی نعیم مین سو بعضون نے کہا نعیم بن حمار ہین اور بعضون نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہی اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہی اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اسمین سو کہا ابن خمار اور غلطی کی اسمین پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبر دی ہمکو اسکی عبد بن حمید نے انہون نی ابی نعیم سی **عن** اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سی وہ روایت کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ اللہ تعالیٰ سی کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نی اے بیٹی آدم کے پڑھ میرے لئے چار رکعت دنکی شروع مین کفایت کرونگا تیری کام کو آخر دن تک **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنی لوگون نی حدیث لیث امامون سے تھا بن قہم سی اور نہین پہچانتی ہم تھاس کو مگر اسی روایت سے **عن** تھاس ابن قہم عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ترجمہ روایت ہے تھاس بن قہم سی وہ روایت کرتی ہین شداد بن ابی عمار سے وہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو ہمیشہ پڑھا کری دو رکعت ضحی کی بخشی جائینگی گناہ اسکی اگرچہ ہون دریا کی جھاگ اور ہین برابر **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا انہون نی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی ضحی کی یہانتک کہتے کہ اب کبھی نہ چھوڑینگے اور چھوڑ دیتی یہانتک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھینگی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ باب زوال کی وقت کی نماز مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّمَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن سائب سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی چار رکعت آفتاب ڈھلنی کی بعد اور ظہر کی پہلی اور فرماتی یہ ایسی گھڑی ہی کہ کھلتی ہین اسوقت دروازی آسمان کی سو چاہتا ہون مین کہ چڑھین میرے لئے عمل نیک **ف** اسباب مین علی اور ابی ایوب سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن ہی غریب ہے اور مرو ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ پڑھتی تھی چار رکعت بعد زوال کی سلام نہ پھیرتی اسمین مگر اخیر مین **باب** مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ باب نماز حاجت کے بیان مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا فرمایا رسول اللہ

ف نہ یہ کہ رکوع اور سجدہ برابر نہو

صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہئے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ کہے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کی بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑی عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے ساری جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جنسے ضرور ہے تیری بخشش اور کوٹ ہر نیکی کی اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لئے کوئی گناہ مگر بخش دے اسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ اسکو یعنی دور کر دے اسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھکو مگر پورا کر دے اسکو اے بڑی رحم کرنیوالی سب رحم کرنیوالوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے فائد بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائد ابوالورقاء ہیں **باب** ماجاء فی صلوٰۃ الاستخارۃ

باب نماز استخارہ کی یا ہیں **عن** جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللّٰھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللّٰھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فیسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ سکھاتے تھے ہمکو ہر کام میں جیسی سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کا تو چاہئے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کی پھر کہے اللّٰھم سے ثم ارضنی تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھسے تیری علم کی ساتھ اور طلب قدرت کرتا ہوں تیری قدرت کی ساتھ اور مانگتا ہوں تجھسے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری و آجلہ اور معنی اسکی یہی ہیں پس آسان کر مجھپر یہ کام پھر برکت دے مجھکو اسمیں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری و آجلہ اور معنی اسکی یہی ہیں تو دور کر دے اسکو مجھ سے اور دور کرے مجھکو اس سے اور قدرت دے مجھکو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھکو اسکی ساتھ اور کہا نام لیوے اپنی حاجت کا یعنی ھذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح سفر وغیرہ جو کام ہو **ف** اسی باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبدالرحمن بن ابی الموالی کے اور وہ ایک شیخ مدینی اور ثقہ ہیں روایت کی انسے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبدالرحمن سے روایت کی ہی بہت اماموں نے حدیث کے **باب** ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح باب صلوٰۃ تسبیح کی یا ہیں **عن** ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلی یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا انقضت القراءۃ فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشرۃ مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلھا عشرا ثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد فقلھا عشرا ثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد فقلھا عشرا ثم ارفع راسک فقلھا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ وھی ثلثمائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن یستطیع ان یقولھا فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولھا فی یوم فقلھا فی جمعۃ فان لم تستطع ان تقولھا فی جمعۃ فقلھا فی شھر فلم یزل یقول لہ حتی قال فقلھا فی سنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ سلوک کروں میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تمکو کیا نفع نہ پہونچاؤں میں تمکو کہا حضرت عباس نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپنے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جاوے قرأت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کرو اور کہو وہی کلمہ دس بار پھر اٹھا اپنا سر پھر کہہ دس بار پھر سجدہ کرو اور کہو دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کرو دوسرا اور کہو دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہو دس بار قبل اٹھنے کے یعنی جلسہ استراحت میں سو پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں اگر ہو تیری گناہ تیری مثل ریگ تہم پہم کی تو بھی بخشیگا اسکو اللہ تعالیٰ کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ کون کہہ سکتا ہے اسکو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتی تم ہر روز میں تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینہ میں پھر یوں ہی فرماتے

رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ فرمایا ہر سالمین ایکبار **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی ابی رافع کی روایت سے **عن** انس بن مالک ان ام سلیم غدت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت علمنی کلمات اقولھن فی صلوتی قال کبری اللہ عشرا وسبحی اللہ عشرا واحمدیہ عشرا ثم سلی ما شئت یقول نعم نعم ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ام سلیم حاضر ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر کہا اور عرض کیا سکھلا دیجئے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں انکو نماز میں فرمایا آپ نے اللہ اکبر کہو دس بار اور سبحان اللہ کہو دس بار اور الحمد للہ کہو دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں یعنی قبول کرتا ہے تیرے دعا کو **ف** اسی باب میں ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتوں سے صلوٰۃ التسبیح کی باب میں ولیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اسکی روایت کی ہے احمد بن عبدہ نسائی نے کہا سیان کیا ہے ابو وہب نے کہا پوچھا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کہی جاتی ہے اسمیں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہی پھر پڑھے سبحانک اللھم سے عشر تک پھر کہی پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھاوے اور کہی دس بار پھر سجدہ کرے اور کہی دس بار پھر اٹھاوے سر اور کہی دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہی دس بار پڑھے اسیطرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں ہر رکعت کے پڑھے جاویں پندرہ بار پھر قرأت کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار سو اگر پڑھے یہ نماز رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیرے دو دو رکعت پر اور اگر دن کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھکو عبد العزیز ابن ابی رزمہ نے کہ کہا عبد اللہ نے رکوع میں کہیں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں کہیں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لی بعد اسکی یہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھکو عبد العزیز نے اور وہ بیٹے ابی رزمہ کے ہیں کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدۂ سہو میں بھی دس دس بار کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں **باب** ما جاء فی صفۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب درود بھیجنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر **عن** کعب بن عجرۃ قال قلت یا رسول اللہ ھذا السلام علیک قد علمنا فکیف الصلوٰۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید قال محمود قال ابو اسامۃ وزاد فی زائدۃ عن الاعمش عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ونحن نقول وعلینا معھم ترجمہ روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکے اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپ پر فرمایا آپ نے کہو تم اللھم سے دوسری حمید مجید تک + اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج اوپر محمد کی اور آل محمد کی جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھکو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتی ہیں حکم سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبد الرحمن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وعلینا معھم یعنے رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان کے ساتھ **ف** اسی باب میں علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے **باب** ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب درود کی فضیلت میں **عن** عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میری نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جسنے بہت درود بھیجا ہے مجھ پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جسنے پڑھا ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ آپ پر دس اور درود لکھی جاتی ہیں اسکے لئے دس نیکیاں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ عشرا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود بھیجے مجھ پر ایکبار رحمت بھیجتا ہے اللہ اسپر دس بار **ف** اسی باب میں عبد الرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے سفیان ثوری سے بھی اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار **عن** عمر بن الخطاب قال

فصل واتبع بعد کل روایتین بفصل

تو غسل افضل ہے ف اس باب مین ابو ہریرہ اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہا ابو عیسے نے حدیث سمرہ کی حسن ہی اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نے یہ حدیث قتادہ سی اُنہون نے حسن سی اُنہون نے سمرہ سی اور روایت کیا بعضون نے قتادہ سی اُنہون نے حسن سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً اور اسی پر عمل ہی علمائی صحابہ کا اور جو بعد اُنکے تبعی افضل جانتی ہین غسل کو اگرچہ وضو بہی اُنکے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتین آئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اُس سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہی حضرت عمر رض کی قول سی ہی کہ عثمان سی فرمایا وضو بہی کفایت کرتا ہی اور تمکو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی غسل کا جمعہ کے دن مین اور اگر یہ دونون جانتی ہوتی کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب کے ہی تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کو بی نہلائی اور نہ جیسی ہتی اُسکی واجب ہونیکی حقیقت حضرت عثمان پر باوصف اُنکی علم کی ولیکن صاف دلالت ہی اس حدیث مین کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فدنی واستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی وضو کیا اور اچہی طرح وضو کیا پہر آیا جمعہ کی نماز کی واسطے اور نزدیک ہوا امام سی اور خوب سُنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتی وقت بخشی جاویگی اُسکے گناہ اُس جمعہ سی دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کھیلتا مٹی تا رہا کنکریونکو تو اُسنے بی فائدہ کام کیا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب ما جاء فی التبکیر الی الجمعۃ وباب اول وقت جانیکی فضیلت مین جمعی کی نماز کو عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتی ہین جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سی نہا دی اور اول گہڑی مین مسجد کو جاوے گویا قربانی کی ایک اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پاوے اور جو جاوے دوسری گہڑی مین تو گویا قربانی کی ایک گائی اور جو جاوے تیسرے گہڑی مین تو گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈہی کی اور جو آیا چوتہی گہڑی مین تو گویا مرغی کی ایک مرغی اور جو آیا پانچوین گہڑی مین تو گویا خدا کی راہ مین دیا ایک بیضہ پہر جب نکلی امام خطبہ پڑہنی کو تو آجاتی ہین فرشتی خطبہ سُنی کو یعنی پہر فرشتی اُس آنیوالیکا نام نہین لکہتی اور خود خطبہ سُنی مین مشغول رہتی ہین ف اس باب مین عبد اللہ بن عمر اور سمرہ سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی باب ما جاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر باب بغیر عذر نماز جمعہ ترک کرنیکی بیان مین عن عبیدۃ بن سفیان عن ابی الجعد یعنی الضمری وکانت لہ صحبۃ فیما زعم محمد بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ ثلث مرات تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ ترجمہ روایت ہے عبید بن سفیان سی روایت کرتی ہین ابی الجعد سی کہ مراد لیتی ہین اُسنے ضمری کو اور محمد بن عمر کی قول مین اُنکو صحبت بہی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ابی الجعد نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی چہوڑ دیا جمعے کی نماز کو تین بار سستی سے یا اُسکو حقیر سمجہہ کر تو مہر کر دیا ہی اللہ اُسکے دل پر ف اور اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہی اور کہا پوچہا مین نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجعد ضمری کا سو نہ بتایا اُنہون نے نام اُنکا اور کہا مین نہین جانتا اُنکی کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سوا اس حدیث کی کہا ابو عیسے نے اور نہین جانتی ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمر کی باب ما جاء من کم یؤت الی الجمعۃ باب اس بیان مین کہ کتنی دور سی جمعہ مین حاضر ہو عن ثور بن رجل من اہل قباء عن ابیہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نشہد الجمعۃ من قباء ترجمہ روایت ہے ثور سی وہ روایت کرتی ہین ایک مرد سی اہل قبا کی وہ اپنی باپ سے کہ تہی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اُنکے باپ نے حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا کرین ہم جمعی کے واسطے قبا سی کہا ابو عیسے نے اس حدیث کو ہم نہین جانتی مگر اسی سند سی اور نہین ثابت ہوا اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ اور مروی ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ مین حاضر ہونا اُسکو ضرور ہی جو اُنکو پہونچ جاوی اپنے گہر مین یعنے بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکی اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہین کہ مروی ہین مبارک بن عباد سی وہ روایت کرتی ہین عبد اللہ بن سعید مقبری سے اور ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید قطان نے عبد اللہ بن سعید مقبری کو حدیث مین اور اختلاف ہے علماء کا کہ کسپر واجب ہوتا ہی جمعہ سو بعضون نے کہا جو رات کو پہونچ سکے اپنی

اپنی مکان کو اُسپر واجب ہے جا ضرر ہوا اور بعضوں نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اُسی پر جو سُنی اذانکو اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا سُنا میں نے احمد بن حسن سی کہ فرماتی تہی تہا
مین احمد بن حنبل کے پاس سو کر ایکبار واجب ہوتا ہی جمعہ سو احمد بن حنبل نے اسبابمین کوئی روایت نکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل سی اسبابمین روایت
ہی ابی ہریرہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا احمد بن حنبل نی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہے کہا میں نے ہان **حدثنا** الحجاج بن نصیر نا معارک بن عباد
عن عبد اللہ بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی اہلہ **ترجمہ** روایت کی
ہمسے حجاج بن نصیر نی کہا روایت کی ہمسی معارک بن عباد نی اُنہون نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آپنی جمعہ واجب ہوتا ہی اُسپر جو رات کو پہونچ سکی اپنے گہر تک کہا احمد بن حسن نی جب سُنا احمد بن حنبل سے غصہ ہوگئی مجہہ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے مغفرت مانگ
تو اپنے رب سی اور وہ اسی لیے غصہ ہوئی کہ اُنہون نے اسحدیث کو حدیث نہ سمجہا بلکہ کمال ضعیف جانا اُسکو بسبب ضعف اسناد کی **باب** ما جاء فی وقت الجمعۃ باب وقت جمعہ
کے بیانمین **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پڑہتی تہی نماز جمعہ کی جب ڈہلتا آفتاب **ف** روایت کی ہمسی یحیی بن موسی نی اُنہون نے ابی داؤد طیالسی سی اُنہون نے فلیح بن سلیمان سے اُنہون نے عثمان بن عبد الرحمن
تیمی سی اُنہون نے انس سی مانند اوپر کی روایت کے اور اسبابمین سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر ابن عوام سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر اجماع ہے
اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعہ کا جب ہے کہ آفتاب ڈہل جاوے مانند وقت ظہر کی اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحق کا اور تجویز کیا بعضوں نے کہ اگر نماز جمعہ قبل زوال کی پڑہی جاوے تو
جبنی پڑہی قبل زوال کے اُسپر اعادہ کچہہ ضرور نہیں **باب** ما جاء فی الخطبۃ علی المنبر باب منبر پر خطبہ پڑہنی کی بیانمین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یخطب الی جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتی اتاہ فالتزمہ فسکن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی ایک کہجور کی
ڈنڈہ پاس پہر جب بنایا منبر روی لگا وہ ڈنڈہ کہجور کا یہانتک کہ آئی حضرت اُسکی پاس اور لپٹ گئی اُس سی پس چپ ہورہا **ف** اسبابمین روایت ہی انس اور جابر اور سہل بن
سعد اور اُبی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سی **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور معاذ بن علاء وہ بصری ہین بہائی ہین ابی عمرو بن علاء کی **باب**
ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین باب دونو خطبوں کے بیچ مین بیٹہنی کے بیانمین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب یوم الجمعۃ ثم
یجلس ثم یقوم فیخطب قال مثل ما یفعلون الیوم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی جمعہ کی دن پہر بیٹہہ جاتے تہی یعنی ایک خطبی کے بعد
پہر کہڑی ہوتے اور خطبہ پڑہتی یعنے دوسرا کہارا وہی جیسا آجکی دن لوگ کرتی ہین **ف** اسبابمین ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث
حسن ہی صحیح ہی اور یہی ہے علماء کی نزدیک کہ دونو خطبہ مین ایک جلسے کے ساتہ **باب** ما جاء فی قصر الخطبۃ باب خطبہ چہوٹا پڑہنی کے بیانمین **عن** جابر بن سمرۃ
قال کنت اصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی فرمایا تہا مین نماز پڑہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ساتہ سو ہوتی تہی نماز آپکی متوسط اور خطبہ آپکا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم **ف** اسبابمین عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث جابر
بن سمرہ کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ما جاء فی القراءۃ علی المنبر باب منبر پر قرآن پڑہنی کے بیانمین **عن** صفوان بن یعلی بن امیۃ عن ابیہ قال سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن یعلی بن امیہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ
آیت پڑہتی ہوئی ونادوا یا مالک **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث یعلی بن امیہ کی حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور یہ حدیث
ہی ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہی ایک قوم نی علماء سی کہ امام پڑہی خطبے مین کچہہ آیتین قرآن کی کہا امام شافعی نی جب خطبہ پڑہی امام اور نہ پڑہی خطبہ مین کچہہ قرآن تو دوبارہ پڑہی خطبہ کو
مترجم کہتا ہی کہ پوری آیت جو حدیث مین مذکور ہوئی یہ ہی ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک قال انکم ماکثون **یعنی** اور پکارا اہل دوزخ نی اے مالک حکم
کردی ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والی ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہی کہ وہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہی خازن دوزخ کا پکارینگے اور فریاد کرینگے اور مالک اُنکو
ہزار برس کی بعد جواب دیگا اور یہ کہیگا کہ تم ہمیشہ رہنی والی ہو کبہی دوزخ سی تمکو نکلنا اور عذاب سے نجات نہین **باب** فی استقبال الامام اذا خطب باب امام کی طرف منہ
کرلینی جب خطبہ پڑہی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناہ بوجوہنا

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعودی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتے ہی منبر پر یعنی خطبہ پڑھنی کو تو ہم سامنی کر لیتے آپکی اپنی مُنہ **ف** اسباہین ابن عمری ہی ایسے اور منصور کی حدیث ہم نہین پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کی اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہین ذاہب الحدیث ہین ہماری لوگونکے نزدیک یعنی حدیثونکو یاد نہین رکھتے بُھلا دیتی ہین ایسی شخص کو ذاہب الحدیث کہتی ہین اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سی کہ مستحب جانتی ہین امام کیطرف مُنہہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **کہا** ابوعیسے نے اور صحیح روایت اس باہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کوئی ثابت نہین **باب** فِی الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ باب اس بیانمین کہ جب آوی آدمی مسجد مین اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْکَعْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہی تھی جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نماز پڑھی تو نی یعنی تحیت المسجد یا سُنت جمعہ عرض کیا اُسنی نہین فرمایا اپنی کھڑا ہو اور پڑھ لی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عَنْ** عَیَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ دَخَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَرْوَانُ یَخْطُبُ فَقَامَ یُصَلِّیْ فَجَاءَ الْحَرَسُ لِیُجْلِسُوْہُ فَاَبٰی حَتّٰی صَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کَادُوْا لَیَقَعُوْا بِکَ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاَتْرُکَھُمَا بَعْدَ شَیْءٍ رَاَیْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْ ھَیْئَۃٍ بَذَّۃٍ وَالنَّبِیُّ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَمَرَہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ **ترجمہ** روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سی کہ ابوسعید خدری آئی مسجد مین اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑی ہو کر نماز پڑھنی لگی پس آئے چوکیدار کہ بٹھا دیوین اُنکو پس نمانا اُنہون نے یہانتک کہ پڑھ چکی پھر جب فارغ ہوی نماز جمعہ سے آئی ہم اُنکے پاس اور کہا ہمنی اللہ رحم کری تُمپر یہ تو گری پڑتی تھی تمہاری اوپر سو فرمایا اُنہون نے مین کبھی نہ چھوڑونگا اُس چیز کو جسکو دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کی دن میلی کچیلی صورتین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی تھی جمعہ کا پھر حکم کیا آپنے سو پڑھی اُسنی دو رکعتین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی ہے **ف** کہا ابن ابی عمر نی ابن عیینہ پڑھ لیتی تھی دو رکعت جب آتی تھی اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتی تھی اسکا اور تھی ابوعبدالرحمن مقری وہ بھی ایسا ہی کہتی **کہا** ابوعیسے نے اور سُنا مین نے ابن عمری کہتی تھی کہا ابن عیینہ نی محمد بن عجلان ثقہ ہین مؤلف ہین حدیث مین اور اسباہین جابر اور ابی ہریرہ اور سہل ابن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا بعضون نے جب آوی مسجد مین اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جاوے اور نماز نہ پڑھی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اوّل صحیح تر ہی روایت کی ہمسی قتیبہ نی اُنہون نے علا ابن خالد قرشی سی کہا دیکھا مین نے حسن بصری آئی مسجد مین جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتین پھر بیٹھ گئی نظر تا بعد ابی حدیث کی اور انہین نے روایت کی جابر سی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی یہ حدیث **باب** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْکَلَامِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ باب اس بیانمین کہ کلام کروہ ہی جب امام خطبہ پڑھتا ہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہی جمعہ کی دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چُپ رہ تو اُسنی بھی لغو بات کی یعنی کیسکو چُپکا ہی کری تو اِشارے سے **ف** اسباہین ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہی آدمی کو کلام کرنا خطبے کی وقت اور کہتی ہین جب دوسرا شخص کلام کری تو اُسکو اشارے سے چُپ کری اور اختلاف کیا ہی سلام اور چھینک کے جواب دینی مین سو بعض علما نی دونون کی رخصت دی خطبے کی وقت مین اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا ہی بعض علما تابعین وغیرہم نی ان دونو کو اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** فِیْ کَرَاھِیَۃِ التَّخَطِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ باب اِس بیانمین کہ جمعہ کی دن لوگون کے اوپر سی پھاند کر صفین چیر کر جانا مکروہ ہی **عَنْ** سَھْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پھاندی گردنین لوگونکی جمعے کی دن بنایا جاویگا پُل جہنم کا یعنی اُسپر سی چڑھ کر لوگ جہنم سی عبور کرینگے **ف** اسباہین جابر سی بھی ہر روایت ہی **کہا** ابوعیسے نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہین جانتی ہم اُسکو مگر روایت سے رشدین بن سعد کی اور اسپر عمل ہی اہل علم کا کہ مکروہ جانتی ہین گردنین پھاند کر جانیکو جمعے کی دن اور بہت بُرا کہا ہی اسکو لوگون نے اور کلام کیا ہی بعض اہل علم نی رشدین بن سعد مین اور ضعیف کہا ہی اُنکو بسبب کمی حافظہ کی **باب** مَا جَاءَ

(دیا) (۱۳) (۱۹)

فِی کَرَاهِیَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ باب کراہیت احتبا مین خطبی کے وقت **عَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْحُبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن معاذ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی حبوہ سی جمعی کی دن جب امام خطبہ پڑہتا ہو **کہا** ابوعیسی نی یہہ حدیث حسن ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہی علمارنی حبوہ کو جمعی کی دن مین جب امام خطبہ پڑہتا ہو اور رخصت دی ہی بعضون نے انمین سی ہین عبداللہ بن عمر وغیرہ اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق کہ خطبی کے وقت اگر کسی نے احتبا کیا تو مضائقہ نہین **مترجم** کہتا ہی حبوہ اسی کہتی ہین کہ آدمی اکڑوں بیٹھکر دونو کہنی کمر پر ہاتھون سے اوپہ حلقہ کرلی یا کسی کپڑی کو جیسی ٹی اکٹھا نو لوکر ملاکر حلقہ کرلی اور اسمین اکثر نیند آجاتی ہی اس لئی مکروہ ہی اور اسیکو احتبا بہی کہتی ہین **بَابُ** مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ رَفْعِ الْاَیْدِیْ عَلَی الْمِنْبَرِ باب اس بیانمین کہ منبر پر دعا مین ہاتھ اُٹھانا مکروہ ہی **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا حُصَیْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَیْبَةَ وَبِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ یَخْطُبُ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فِی الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ الْقَصِیْرَتَیْنِ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَقُوْلَ هٰکَذَا وَاَشَارَ هُشَیْمٌ بِالسَّبَّابَةِ **ترجمہ** روایت ہے ہمسی احمد بن منیع نی کہا انہون نے روایت کی ہمسے ہشیم نی کہا انہون نے روایت کی ہمسے حصین نے کہا سنا مین نے عمارہ بن رویبہ کو اُسوقت مین کہ بشر بن مروان خطبہ پڑہتا تہا اور اُٹھاہی تہا اپنی ہاتھونکو دعا مین تو کہا عمارہ نی خراب کری اللہ تعالی اس دونو ہاتھون چھوٹون کو بیشک دیکہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین زیادہ کرتی تہی اتنی پر اور اشارہ کیا ہشیم نی کلمی کی اُنگلی سی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِی اَذَانِ الْجُمُعَةِ باب جمعہ کی اذان کے بیانمین **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا کَانَ عُثْمَانُ وَکَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزیدسی کہا اذان تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی وقت مین جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پہر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی متعلہ تکبیر **کہا** ابوعیسی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْکَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ باب کلام کرنیکی بیانمین بعد اُترنی امام کی منبر سی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سی کہ باتین کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ضرورت کی جب اُترتی منبر سی **کہا** ابوعیسی نے اس حدیث کو نہین جانتی ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا مین نے محمد سی کہتی تہی وہم کیا جریر بن حازم نی اس حدیث مین اور صحیح وہ ہی جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتی ہین انس سی کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پہر پکڑ لیا ایک مرد نی ہاتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر باتین کرتی رہی آپ اُس سی یہانتک کہ بعضے لوگ اونگھنی لگے کہا محمد نی حدیث تو یہہ ہی اور جریر بن حازم وہم کرجاتی ہین کتنی چیزونمین اور وہ سچی ہین کہا محمد نی اور وہم کیا جریر نی ثابت کی حدیث مین اور کہا روایت ہے انس سی وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جب تکبیر ہو نماز کی تو کہڑی نہو جبتک مجہی نہ دیکہہ لو یعنی نکلتی ہوئی کہا محمد نی مروی ہے حماد بن زید سی کہا تہی ہم ثابت بنانی کی پاس سو روایت کی حجاج صواف نی یحیی بن ابی کثیر سی انہون نی عبداللہ بن ابی قتادہ سی انہون نے اپنی باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جب تکبیر ہو نماز کی تو کہڑی نہو جب تک مجہی نہ دیکہہ لو سو وہم کیا جریر نی اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ یُکَلِّمُهُ الرَّجُلُ یَقُوْمُ بِنَاحِیَةٍ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ یُکَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَیْتُ بَعْضَهُمْ یَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد تکبیر نماز کی باتین کرتی ہوئی ایک آدمی سی کہ کہڑا تہا آنحضرت اور قبلی کی بیچمین پہر باتین کرتا رہا وہ حضرت سے یہانتک کہ دیکہا مینے بعضونکو اونگھتی ہوی بہت دیر تک کہڑی رہنی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ فِی صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ باب نماز جمعی کی قرأت کی بیانمین **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ فَصَلّٰی بِنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِی السَّجْدَةِ الثَّانِیَةِ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَکْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَاُ بِسُوْرَتَیْنِ کَانَ عَلِیٌّ یَقْرَاُ بِهِمَا بِالْکُوْفَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ بِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سی جو مولی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انہون نے خلیفہ کیا مروان نی ابوہریرہ کو مدینی مین اور آپ گیا مکی کو سو نماز پڑہائی ہمکو ابوہریرہ نی جمعہ کی سو پڑہی سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون کہا عبید اللہ نے پہر ملا مین ابوہریرہ سی اور کہا مینے پڑہین تمنی دو سورتین کہ حضرت علی پڑہتی تہی کوفہ مین سو فرمایا ابوہریرہ نی مینے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونون سورتین

جمعہ کی دن نماز فجر کی قرأت کا۔ نماز جمعہ سے پہلی اور پیچھے نماز پڑہنی کا اور نماز جمعہ کی ایک رکعت پانیوالے کا **و** کا بیان اور اسکا بیان کہ اونگھنی والا اپنی جگہہ سے ہٹ بیٹھے اور جمعہ کی روز سفر کرنیکا بیان

پڑہتی ہوئی **ف** اسباب مین روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبسہ خولانی سے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑہتی تہی جمعہ مین سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ **باب** مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب اس بیان مین کہ جمعہ کے دن نماز صبح مین کیا پڑہنا چاہئی **عن** ابن عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی جمعی کے دن نماز صبح مین تَنْزِيل سَجْدَة اور هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ **ف** اور اسباب مین سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری اور کتنی لوگون نی محول سی **باب** فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا باب جمعی کے قبل اور بعد کی نماز کی بیان مین **عن** سالم عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی جمعی کے بعد دو رکعتین **ف** اسباب مین روایت ہے جابر سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سی بواسطہ نافع کی بہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **عن** نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے نافع سی وہ روایت کرتی ہین ابن عمر سی کہ تہی ابن عمر جب پڑہ چکتے جمعہ اور پہرتی تو دو رکعت پڑہتی اپنے گہر مین پہر کہتی کہ اسیطرح کرتے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چاہی تم مین سی نماز پڑہنا بعد جمعی کے تو پڑہی چار رکعت **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی روایت کی ہمسی حسن بن علی نی کہا خبر دی ہمکو علی ابن مدینی نی اُنہون نی سفیان ابن عیینہ سی کہا جاتے تہی ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث مین **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ وہ پڑہتی تہی چار رکعت قبل جمعی کے اور چار بعد جمعی کے اور مروی ہے علی ابن ابیطالب سے کہ اُنہون نے حکم کیا بعد جمعی کے دو رکعت کا پہر اسکی بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کی قول کی طرف گئے ہین **کہا** اسحاق نی اگر پڑہی مسجد مین جمعی کے دن تو پڑہی چار رکعت اور اگر پڑہی گہر مین تو پڑہی دو رکعت اور دلیل لائی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہے بعد جمعی کے دو رکعتین پہر اور فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہنی والا ہو تم مین سے بعد جمعی کے تو پڑہی چار رکعت **کہا** ابو عیسے نی اور ابن عمر ہی نی روایت کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑہتی تہی بعد جمعی کے دو رکعتین گہر مین اور پہر انہی نی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہین مسجد مین بعد جمعے کی دو رکعت اور دو رکعت کی بعد چار رکعت روایت کی ہم سی یہ بات ابن ابی عمر نی اُنس سفیان سے اُنس ابن جریج نی اُنس عطار نی کہا دیکہا مین نے ابن عمر کو پڑہتی ہوی بعد جمعی کے دو رکعتین اور اُسکی بعد چار رکعت روایت کی ہمسی سعید ابن عبد الرحمن مخزومی نی سفیان بن عیینہ سی اُنہون نے عمرو ابن دینار سی کہا عمرو نی مین نے نہ دیکہا کسیکو اچہا بیان کرنیوالا حدیث کا زہری سی اور نہ دیکہا کسیکو کہ روپی پیسے ذلیل ہون اُسکے سامنی جیسا دیکہا زہری کو بیشک اُسکی سامنی روپیہ ایسا ذلیل تہا جیسے اونٹ کی مینگنی **کہا** ابو عیسے نے سنا مین نے سفیان بن عیینہ کو کہتی تہی عمرو بن دینار بڑی تہی زہری سی **باب** فِي مَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً باب اُسکی بیان مین جو جمعی کی ایک رکعت پاوے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جس نی پائی ایک رکعت نماز سی اُسنی پائی وہ نماز **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا کہتی ہین جس نی پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑہی دوسری اور جو ملی امام سی قعدہ مین وہ چار رکعت ظہر کی پڑہ لی اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق **باب** فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب قیلولہ کی بیان مین جمعی کے دن **عن** مَوْهَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سی کہا نہ ہم صبح کا کہا تے تہی زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ قیلولہ کرتی تہی مگر بعد جمعی کی **ف** اسباب مین انس بن مالک سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہی صحیح ہی **باب** فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ باب اس بیان مین کہ جو اونگہی جمعہ مین وہ اپنی جگہہ سی ہٹ بیٹھے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب اونگہنی لگی کسی تم مین سے دن جمعہ کے تو ہٹ بیٹھی اپنی جگہہ سی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب جمعہ کی دن سفر کرنی کی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذلک یوم الجمعۃ فغدا اصحابہ فقال اتخلف فاصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقہم فلما صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رآہ فقال لہ ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقہم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتہم **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سی کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کی ساتھہ اور اتفاق سی وہ دن جمعہ کا تہا پس صبحکو روانہ ہوگیا رفیق عبد اللہ کے اور کہا عبد اللہ نی پیچہے رہتا ہوں نماز پڑہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ پہر ملتا ہوں رفیقوں سے پہر جب پڑہچکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ دیکہا آپنی اونکو اور فرمایا کسنی باز رکہا تجھکو صبح کی جانسی رفیقوں کی ساتھہ عرض کیا اونہوں نی چاہا میں نی کہ نماز پڑہ لوں آپکی ساتھہ پہر ملجاؤنگا اونسی سو فرمایا آپنی اگر خرچ کری تو ساری چیز زمین کی نہ پاویگا تو اونکی سویرے چلنی کی ثواب کو **کہا** ابو عیسی نی اسحدیث کو نہیں پہچانتی ہم مگر اسی سند سی کہا علی ابن مدینی نی کہا یحیی بن سعید نی کہا شعبہ نی نہیں سنی حکم نی مقسم سی مگر پانچ حدیثیں اور گنا اونکو شعبہ نی اور نہیں ہی یہ حدیث اون پانچو میں سی اور ہی یہ حدیث ایسی کہ نہیں سنی حکم نی مقسم سی اور اختلاف کیا ہی علما نی جمعہ کی دن سفر کرنہ میں سو بعضوں نی کہا کچھہ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعہ کی دن جبتک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضوں نی کہ جب صبح ہو جاوے جمعہ کی تو نماز پڑہے نہ نکلی **باب** فی السواک والطیب یوم الجمعۃ باب جمعہ کی دن مسواک کرنی اور خوشبو لگانی کی بیان میں **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقا علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعۃ ولیمس احدہم من طیب اہلہ فان لم یجد فالماء لہ طیب **ترجمہ** روایت ہی براء بن عازب سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی مسلمانونکو کہ نہاویں جمعہ کی دن اور لگاوی ہر ایک تم میں سی خوشبو اپنی گہر کی پہر اگر نپاوی تو پانی اونکے لیی خوشبو ہی **ف** اسباب میں ابی سعید اور ایک شیبہ انصاری سی روایت ہی کہا روایت کی ہمسی احمد بن منیع نی اونسی ہشیم نی اونسی یزید بن ابی زیاد نی مانند اوپر کی حدیث کی معنی میں **کہا** ابو عیسی نی حدیث براء کی حسن ہی اور روایت ہشیم کی ایسی ہی اسمعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سی اور اسمعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں

ابواب العیدین

یہہ باب عیدین کی بیان میں **باب** فی المشی یوم العیدین باب عید دونمیں جانیکی بیان میں **عن** علی قال من السنۃ ان تخرج الی العید ماشیا وان تاکل شیئا قبل ان تخرج **ترجمہ** روایت ہی کہ فرمایا حضرت علی نی سنت ہی پیدل نکلنا عید کو اور کچھہ کہا لینا قبل نکلنی کی یعنی عید فطر میں **کہا** ابو عیسی نی حدیث حسن ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علما کا کہتے ہیں کہ مستحب ہی پیدل نکلنا عید کو اور سوار ہونا بی عذر کی **باب** فی صلوۃ العیدین قبل الخطبۃ باب اس بیان میں کہ نماز عیدین قبل خطبی کی پڑہنا چاہیی **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یصلون فی العیدین قبل الخطبۃ ثم یخطبون **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر سی کہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر نماز پڑہتی عید دونکی قبل خطبی کی پہر خطبہ پڑہتی **ف** اسباب میں جابر اور ابن عباس سی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی کہ نماز عید دونکی قبل خطبی کی پڑہنا چاہیی اور کہتی ہیں بہلی جسنی خطبہ پڑہا نماز سی پیشتر مروان بن حکم ہی + **باب** ان صلوۃ العیدین بغیر اذان ولا اقامۃ باب اس بیان میں کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کہنی ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ **ترجمہ** روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا پڑہی میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ نماز عید دونکی ایک مرتبی نہ دو مرتبی یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کی **ف** اسباب میں جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما صحابہ وغیرہم کا اذان نہ دینی عید کی لیی اور نہ کسی نفل کے واسطے **باب** القراءۃ فی العیدین باب نماز عیدین میں کی قرارت کے بیان میں **عن** الضحاک بن قیس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ سبح اسم ربک الاعلی وہل اتیک حدیث الغاشیۃ وربما اجتمعا فی یوم واحد فیقرأ بہما **ترجمہ** روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہی عیدون اور جمعی میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ اور کبہی ایکہی دن ہوتی جمعہ اور عید تو پڑہتی آپ ہی سورتیں دونو میں **ف** اسباب میں ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہی صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نی ابراہیم بن محمد بن منتشر سی مثل حدیث ابی عوانہ کی اور اختلاف کیا ہی ابن عیینہ کی شاگردونی نی کہ کسی نی روایت کی ابن عیینہ سی اونہوں نی ابراہیم بن محمد بن منتشر سی اونہوں نی اپنی باپ سی اونہوں نی حبیب ابن سالم سی اونہوں نی اپنی باپ سی اونہوں نی نعمان بن بشیر سی اور حبیب ابن سالم کی کوئی روایت

اپنی باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولی ہیں نعمان بن بشیر کی اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عیینہ سے وہ روایت کرتی ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتے ہیں شافعی **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهٖ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِقٰ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **ترجمہ** روایت ہے عُبَید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ سے کہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید اضحی میں تو کہا ابو واقد نے پڑھتے تھے قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **روایت** کی ہمسے ہناد نے انسے ابن عُیینہ نے انسے ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے **کہا** ابو عیسی نے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہی **باب** فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ باب تکبیرات عیدین کی بیان میں **عن** كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ **ترجمہ** روایت ہے کثیر ابن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ کثیر کی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عید دنکی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرأت سے پہلی اور دوسری رکعت میں پانچ قرأت سے پہلے **ف** اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث کثیر کی دادا کی حسن ہی اور اس باب میں سب سے اچھی یہی ہی اور نام کثیر کی دادا کا عمرو بن عوف مُزنی ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور ایسا ہی مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینہ میں اسطرح اور یہی قول ہی اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری میں چار بعد قرأت کی مع تکبیر رکوع کی اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا ہی اور یہی قول ہی اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری **باب** لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا باب اس بیان میں کہ عیدین کی قبل اور بعد کوئی نماز نہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلی اسکی اور بعد اسکی کوئی نماز نہ پڑھے **ف** اسی باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض علما صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا ہی ایک گروہ نی صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنی کو بعد صلوٰۃ عیدین کی اور قبل اسکی اور قول اول زیادہ صحیح ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ نکلی عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کی قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بھی ایسا ہی کیا تھا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** فِي خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الْعِيْدَيْنِ باب عیدین میں عورتوں کی نکلنی کی بیان میں **عن** اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدٰىهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا **ترجمہ** روایت ہے ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتی تھی کواری لڑکیونکو اور جوانوں کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں مگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کی عرض کیا ایک نے انمیں سے یا رسول اللہ اگر نہ ہو کسیکے پاس چادر فرمایا اپنی بانگی دیوی اسکو بہن اسکی اپنی چادر **ف** روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نی حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اسکی اور اسباب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر سے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ام عطیہ کی حسن ہی صحیح ہی اور گئی ہیں بعض علما اس حدیث کیطرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنی کی اور مکروہ کہا ہی اسکو بعضوں نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں آجکی دن نکلنا عورتونکا عیدین میں پھر اگر آوے عورت تو اذن دیوے خاوند اسکا میلی کپڑے میں نکلنی کا اور زینت نکری اور اگر زینت کری تو شوہر کو جایز ہی کہ منع کری اسکو نکلنی سے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن چیزونکو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتی مسجد میں آنی سے جیسی منع کی گئی ہیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان اور شعبہ سے کہ انہوں نے بھی یہی کہا آجکی دن عورتوں کی نکلنی کو عید میں **باب** مَا جَآءَ فِي خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ فِي طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستہ سے جاتی اور دوسرے سے آتی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کو تو جاتی ایک راستہ سے اور لوٹتے دوسرے ف
اسباب میں عبداللہ بن عمر اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی غریب ہے اور روایت کی اویس ابن ابی اویس نے اور یونس ابن محمد نے یہ حدیث فلیح ابن سلیمان سے انہوں نے
سعید ابن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور مستحب کہا ہی بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسری راہ سے بنظر اسی حدیث کی اور یہی قول ہی شافعی کا اور حدیث
جابر کی گو یا زیادہ صحیح ہی باب فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ باب اس بیان میں کہ عید فطر میں کچھ کھا کر جانا چاہئے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے
باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تھے عید فطر میں جبتک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے ف اسباب میں علی اور انس سے بھی
روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اسکی اور مستحب کہا ہی ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے
عید فطر میں جبتک کچھ کھائی اور مستحب کہا ہی کہ افطار کرے کھجور پر اور عید اضحیٰ میں کچھ نہ کھاوے جبتک نہ پڑھ لے نماز عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی تھی دن فطر کی کئی کھجوروں سے
قبل عید گاہ جانیکی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہے **ابواب السفر** یہ سب باب ہیں سفر کی بیان میں **باب** التَّقْصِيرِ
فِي السَّفَرِ باب نماز کی قصر میں سفر کی درمیان عَنْ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَ
الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا ترجمہ روایت ہے کہ کہا ابن عمر نے سفر کیا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کی ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اسکی اور نہ بعد اسکی یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا
عبداللہ بن عمر نے اگر میں بھی پڑھتا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے اور بعد اسکی تو فرض ہی کو تمام کرتا ف اسباب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہیں جانتی ہم کسیکی روایت سے سوا روایت یحیی بن سلیم کی مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے
اور مروی ہی یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتی ہیں ایک مرد سے جو اولاد میں ہیں سالم کی وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے خطیبہ عوفی سے وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتی تھی سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح ثابت ہوا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتی تھی نماز میں سفر کی مانند اور ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی اپنی شروع خلافت
میں اور عمل اسی پر ہی اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہی جو مروی ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہی قول ہی شافعی
اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھی تو بھی کافی ہی عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ خِلَافَتِهِ
أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے ابی نضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
تو پڑھی حضرت نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ برس تک
انکی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حسن صحیح ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ
الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے پڑھی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذی الحلیفہ میں کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث صحیح ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتی نہ تھی مگر پروردگار سارے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ
فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاةُ باب اس بیان میں کہ کتنی مدت تک قصر کیا جاوے نماز میں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ
إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا نکلی ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مدینہ سے مکہ کو تو پڑھیں دو رکعتیں کہا راوی نے پوچھا میں نے انس سے کتنی دن ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کہا دس دن ف اسباب میں ابن عباس اور

جابر ہی سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹہہرے رہی یعنی سفر مین اُنیس ۱۹ دن تک پڑہتی رہی دو رکعتین کہا ابن عباس نے سو ہم جب ٹہہرتی ہین اُنیس دن یا اُسکی اندر پڑہتی ہین دو رکعتین اور اگر اس سے زیادہ رہین تو پوری کرتی ہین نماز کو اور مروی ہی حضرت علی سے کہ اُنہون نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑہی اور مروی ہے ابن عمر سے کہ جو ٹہہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہین اُنسی بارہ دن سے اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ اُنہون نے کہا جب چار دن ٹہہرے تو چار پڑہی اور روایت کیا اسبات کو اُنسی قتادہ اور عطا خراسانی نے اور روایت کیا اُنہی داود بن ابی ہند نے اسکی خلاف اور اختلاف کیا علما نے بعد اسکی اس امر مین تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کو اور کہا جب نیت کر چکی پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑہی اور کہا اوزاعی نے جب نیت کری بارہ دن کے اقامت کی تو پوری پڑہے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کری چار دن کی تو پوری پڑہے اور اسحاق نے کہا اس باب مین سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباس کی ہی کہ ایک تو اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری عمل کیا اُسپر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اقامت کری اُنیس ۱۹ دن تو پوری نماز پڑہی اور اسپر اجماع ہے تمام علما کا کہ پوری پڑہنا جب ہی کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہو تو پوری نہ پڑہے اگرچہ برسون گزر جاوین **عَنِ** ابن عباس قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰی تِسْعَۃَ عَشَرَ یَوْمًا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تِسْعَ عَشَرَ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّیْنَا اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پڑہی اُنیس ۱۹ دن تک دو دو رکعت کہا ابن عباس نے ہم بہی پڑہتی ہین اُنیس ۱۹ دن تک دو رکعت پہر جب اس سے زیادہ ٹہہرینگے تو چار پڑہینگے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِی التَّطَوُّعِ فِی السَّفَرِ باب سفر مین نفل پڑہنے کے بیان مین **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَیْتُہٗ تَرَکَ الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّھْرِ **ترجمہ** روایت ہے براء ابن عازب سے کہا ساتہ رہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ ۱۸ سفر مین سو کبہی نہین مین نے کہ چہوڑی ہون آپنی دو رکعتین جب ڈہلتا ہی آفتاب قبل ظہر کی **ف** اسبابین ابن عمر سے بہی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچہا مین نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سو بخانا اُسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور بخانا نام ابو بسرہ غفاری کا اور گمان کیا اُنکو اچہا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نہ پڑہتی تہی سفر مین قبل فرض کے بہی اور بعد فرض کے بہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نفل پڑہتی تہی سفر مین سو مختلف ہوے علما بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو کہا بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل پڑہی آدمی سفر مین اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحٰق اور بعضون نے کہا نفل نہ پڑہنی بعد فرض کے اور نہ قبل اُسکی اور حسنی نہین پڑہے اُسنی قبول کیا رخصیت کو اور عمل کیا اُسپر اور حسنی پڑہی اُسکو بڑی فضیلت ہی اور یہی قول ہی اکثر علما کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے اُنکی نزدیک پڑہنا نفلون کا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ فِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ فرض ظہر کی دو رکعت اور بعد اُسکی دو رکعت یعنی سنت **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی اور روایت کی یہی حدیث ابن ابی لیلی نے عطیہ سے اور نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے **عَنِ** ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطِیَّۃَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ فِی الْحَضَرِ الظُّھْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَہٗ فِی السَّفَرِ الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَلَمْ یُصَلِّ بَعْدَھَا شَیْئًا وَالْمَغْرِبَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَکْعَاتٍ لَا یَنْقُصُ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَھِیَ وِتْرُ النَّھَارِ وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی لیلی سے وہ روایت کرتی ہین عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر سے کہا کہ نماز پڑہی ہمنے آنحضرت کے ساتہ حضر مین اور سفر مین تو پڑہی حضر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد اُسکی دو رکعتین اور پڑہی سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور بعد اُسکی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین اور بعد اُسکی کچہ نہ پڑہے اور نماز مغرب حضر اور سفر مین برابر تین رکعت ہے کچہ کم نہین ہوتی نہ سفر مین نہ حضر مین اور یہ وتر ہین دنکی اور بعد اُسکی پڑہین دو رکعتین **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی سُنا مین نے محمد بخاری کو کہتی تہی نہین روایت کی ابن ابی لیلی نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ باب دو نمازون کی جمع کرنیکی بیان مین **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَیْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّھْرَ اِلَی اَنْ یَجْمَعَھَا اِلَی الْعَصْرِ فَیُصَلِّیْھِمَا جَمِیْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَی الظُّھْرِ وَصَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ سَارَ وَکَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاھَا مَعَ الْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جب کوچ کرتی قبل

الکیت اقامت کی جو دو رہون تک

ڈھلنے کے تو تاخیر کرتی ظہر میں یہانتک کہ ملا کر پڑھتی عصر کی ساتھ اور جب کوچ کرتی آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتی عصر میں ظہر کیطرف اور ملا کر پڑھتی ظہر اور عصر دونوں کو چلتی اور جب کوچ کرتی مغرب کے قبل تو تاخیر کرتی مغرب میں یہانتک کہ پڑھتی عشا کی ساتھ اور جب کوچ کرتی بعد مغرب کے تو جلدی کرتی عشا میں اور پڑھتی مغرب کے ساتھ **ف** اسباب میں علی اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سی وہ روایت کرتی ہیں احمد بن حنبل سی وہ قتیبہ سی اور حدیث معاذ کی حسن ہی غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہی نہیں جانتی ہم کسیکو کہ روایت کی ہو لیث سی سوا انکی اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتی ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سی حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کی نزدیک حدیث معاذ کی ہی کہ مروی ہے ابی الزبیر سی وہ روایت کرتی ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو روایت کیا اسکو قتیبہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سی اور اسی حدیث کی قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتی ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کی وقت جمع کرنیمیں سفر میں **عن** نافع عن ابن عمر انہ استغیث علی بعض اھلہ فجد بہ السیر وآخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینھما ثم اخبرھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جد بہ السیر **ترجمہ** روایت ہے نافع سی کہ خبر دی گئی ابن عمر کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا انکو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ڈوب گئی شفق پھر اتری اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشا کو پھر خبر دی انکو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتی تھی جب منظور ہوتا تھا انکو جلدی چلنا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ما جاء فی صلوٰۃ الاستسقاء باب نماز استسقا کی بیانمیں **عن** عباد بن تمیم عن عمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی بھم رکعتین جھر بالقراءۃ فیھما وحول رداءہ ورفع یدیہ واستسقی واستقبل القبلۃ **ترجمہ** روایت ہے عباد بن تمیم سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی چچا سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلی آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنی کو تو پڑھیں انکی ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اسمیں قرات اور پھیر کر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونو ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کیطرف **ف** اسباب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور انس اور ابی اللحم سی **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے عماء کا اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نام عباد بن تمیم کی چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہی **عن** ابی اللحم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احجار الزیت یستسقی وھو مقنع یکفیہ یدعو **ترجمہ** روایت ہے ابی اللحم سی کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کی نزدیک پانی مانگتی تھی اور وہ اٹھائی ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنی دعا کرتی تھی **کہا** ابو عیسےٰ نے ایسا ہی کہا ہی قتیبہ نے اس حدیث میں ابی اللحم کی روایت سے اور نہیں جانتی ہم ابی اللحم کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولی ابی اللحم کی ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور انکو صحبت تھی آنحضرت کی **عن** قتیبۃ ناحاتم بن اسمٰعیل عن ھشام ابن اسحٰق وھو ابن عبداللہ بن کنانۃ عن ابیہ قال ارسلنی الولید بن عقبۃ وھو امیر المدینۃ الی ابن عباس اسالہ عن استسقاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئتہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتی اتی المصلی فلم یخطب خطبتکم ھذہ ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین کما کان یصلی فی العید **ترجمہ** روایت ہے قتیبہ سی وہ روایت کرتی ہیں حاتم بن اسمٰعیل سی وہ ہشام ابن اسحٰق سی وہ ابن عبداللہ بن کنانہ سی وہ اپنی باپ سے کہا بھیجا مجھکو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کی ابن عباس کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی استسقا کی انکی پہر آیا میں انکے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی زینت کے عاجزی ہی اور گڑگڑاتی ہوئے یہانتک کہ آئی نماز کی جگہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہاری خطبوں میں سی ولیکن دعا اور عاجزی ہی کرتی رہی اور تکبیر بولتی اور پڑھی دو رکعت جیسی پڑھتی تھی عید میں **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے **روایت** کی ہم سی محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سی وکیع نے کہا انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سی انہوں نے اپنی باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کی اور زیادہ کیا اسمیں لفظ متخشعا کا یعنی ڈرتی ہوئی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی شافعی کا کہتی ہیں پڑھی نماز استسقی کی عید کی نماز کی مانند اور تکبیر کہی پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباس کی حدیث کو **کہا** ابو عیسےٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سی کہ کہا انہوں نے تکبیر نہیں نماز استسقا میں جیسے تکبیر کہتی ہیں عید میں **باب** فی صلوٰۃ الکسوف باب نماز گہن کے نماز کے بیانمیں **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد سجدتین والاخری مثلھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کسوف کی سو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور اسیطرح دوسری رکعت پڑھی **ف** اسباب میں علی اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمرو قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابی موسیٰ اور عبدالرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابن عباس کے نماز کسوف میں چار رکوع دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہا اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے قرات میں نماز کسوف کے سو بعضوں نے کہا کہ چپکی سی پڑھی قرات انکو اور کہا بعض نے جہر کری جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق کہ جہر کری اسمیں اور کہا شافعی نے جہر نکری اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں روایتیں ایک یہ کہ کئی آپنی چار رکوع اور چار سجدی دوسری یہ کہ کئی آپنے چھ رکوع اور چار سجدی اور یہ جائز ہی علما کی نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھی اگر کسوف دیر تک رہا تو کری چھ رکوع اور چار سجدہ یا کری چار رکوع چار سجدہ اور طول کری قرات میں یہ بھی جائز ہی اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھی

عن عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں سو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی ساتھ اور لمبا کیا قرات کو پھر رکوع کیا اور پھر لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قرات کو اور یہ قرات کم تھی پہلی قرات سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلی رکوع سے کم تھا پھر اٹھایا آپنی سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی حدیث کی قایل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کری اور دو رکعت کے چار ہی سجدے ہوتی ہیں کہتی ہیں شافعی کہ پڑھی پہلی بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کے برابر قرات کری چپکی چپکی اگر نکو پڑھتا ہی یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کری بہت دراز قرات کے برابر پھر اللہ اکبر کہکے سر اٹھاوی اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر سورۂ فاتحہ پڑھکر آل عمران کے برابر قرات کے پھر رکوع کری اسی قرات کے برابر پھر اٹھاوی سر اور کہی سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدہ کری اچھی طرح اور ٹھہرے ہر ایک سجدہ میں جتنا ٹھہرا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھی اور سورۂ نساء کی برابر قرات کری پھر اسیقدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہکی سر اٹھاوی اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرات کری سورۂ مائدہ کی برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کری اسیقدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سر اٹھاوی اور دو سجدہ کری پھر التحیات پڑھکر سلام پھیرے **باب** كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ باب صلوٰۃ کسوف کی قرات کی بیان میں **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے انکی کچھ آواز **ف** اسباب میں عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور بعضی لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہی یعنی قرات سری کری اور یہی قول ہی شافعی کا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرات میں **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور روایت کی ابواسحٰق فزاری نے سفیان بن حسین سے اسی کے مانند اور اسی حدیث کے قایل ہیں مالک اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ باب خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَوَقَفُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کی ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جنہی ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا انکی جگہ پہنچے یعنے دشمن کے مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپنی انکی ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیرا حضرت نے آپنے اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرت کے ساتھ ہوئی اور ایک رکعت **ف** اسباب میں جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی سے بھی روایت ہے اور نام ابوعیاش کا زید بن صامت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور گئی ہیں مالک بن انس صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کیطرف اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہیں جانتا میں اسباب میں

صحیح ہی ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہی اور ایسا ہی کہا اسحٰق بن ابراہیم نی کہ نماز خوف مین بہت روایتین ثابت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تجویز کیا انہون نے کہ جو مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سب طرح جایز ہی اور یہ خوف کے موافق ہی یعنی جیسا موقع ہو ویسا بجالاوے اور کہا اسحاق نی ہم فضیلت نہین دیتی سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثون پر اور حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کیا ہی موسیٰ بن عقبہ نی نافع سی انہون نے ابن عمر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی حدیث کی **عن** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُرَكِّعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولٰئِكَ وَيَجِيءُ أُولٰئِكَ فَيُرَكِّعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي أَكْتُبُهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلٰكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ **ترجمہ** روایت ہی کہ کہا سہل بن ابی حثمہ نی کہ ٹھہرا ہووے امام سامنی قبلی کی نماز خوف مین اور ایک جماعت کھڑی ہووے اسکی ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کیطرف ہی کہ منہہ انکی دشمن کیطرف ہووے اور پڑہی امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑہ لی اور دو سجدے بہی کرلین اسی جگہہ مین پہر جاوین اس جماعت کی جگہہ مین اور آوین وہ لوگ اور پڑہی امام انکے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کرے تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پہر پڑہ لین یہ ایک رکعت اور دو سجدے کرلین کہا محمد بن بشار نی پوچہا مین نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کی انہون نے شعبہ سی انہون نے عبدالرحمن بن قاسم سی انہون نے اپنی باپ سے انہون نے صالح ابن خوات سی انہون نی سہل بن ابی حثمہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یحیی بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اور کہا مجہے یحیی بن سعید نے لکہہ دو اس حدیث کو اسکے بازو مین اور مین بخوبی یاد نہین رکہتا ہون اس حدیث کو ولیکن وہ مثل حدیث یحیی بن سعید انصاری کے ہی **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور نہین مرفوع کیا اسکو یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو یحیی بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اسکو شعبہ نی عبدالرحمن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نی یزید ابن رومان سے انہون نے صالح بن خوات سی انہون نے ایک شخص سی کہ نماز خوف پڑہ چکا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کی مانند **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے کئی لوگون سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی ایک رکعت ایکایک گروہ کی ساتھ تو مومنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین اور انکی ایکایک رکعت

باب مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ باب قرآن کے سجدون کی بیانمین **عن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ **ترجمہ** روایت ہی ابی الدرداء سے کہا گیارہ سجدے کئی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کہ سورہ نجم کا سجدہ بہی اسی مین تہا **ف** اسبابمین علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید ابن ثابت اور عمرو بن العاص سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث ابی درداء کی غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت سے سعید ابن ابی ہلال کی کہ وہ روایت کرتی ہین عمر دمشقی سی **روایت** کی ہی عبداللہ ابن عبدالرحمن نی انسی عبداللہ بن صالح نی انسی لیث ابن سعد نی انسی خالد بن یزید نی انسی سعید بن ابی ہلال نی انسی عمر نی انسی ابن حیان دمشقی نی کہا ابن حیان دمشقی نی سنا مین نے ایک خبر دینی والی سی کہ خبر دی انسی مجہکو ام درداء سی کہ کہا ابوالدرداء نی گیارہ سجدے کئی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ انسی مین تہا وہ جو سورہ نجم مین ہی اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی سفیان ابن وکیع کی روایت سے جو مروی ہی عبداللہ ابن وہب سے

باب فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ باب عورتون کی مسجدونمین جانیکی بیانمین **عن** مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللّٰهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ **ترجمہ** روایت ہی مجاہد سی کہا ہم تہے ابن عمر کی پاس کہ کہا انہون نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اجازت دو عورتونکو رات کے وقت مسجدونمین جانیکی سو کہا عبداللہ بن عمر کی بیٹی نی قسم ہی اللہ کی ہم اجازت نہ دینگی انکو حیلہ بنا دینگی وہ فساد کا یعنی مسجدونمین جانی کو فساد کا بہانہ ٹہیراوینگی تو کہا عبداللہ بن عمر نی ایسا کری اللہ تجہکو اور ویسا یعنی بددعا دی کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تو کہتا ہی مین اجازت نہ دونگا **ف** اسبابمین ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور زینب سے روایت ہی جو بیوی ہین عبداللہ بن مسعود کی **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی

باب فِي كَرَاهِيَةِ

البزاز فی المسجد یا باب مسجد میں تھوکنی کی برائی کی یا ئین **عن** طارق بن عبد اللہ المحاربی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت فی الصلوۃ فلا تبزق عن یمینک ولکن خلفک او تلقاء شمالک او تحت قدمک الیسری **ترجمہ** روایت ہے طارق بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تو نماز مین تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائین طرف یا نیچی بائین پیر کی **ف** اسباہین ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابی ہریرہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث طارق حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا سنا مین نے جارود سی کہتی تھی سنا مین نے وکیع سی کہتی تھی جھوٹ نہین بولا زہبی بن حراش نی اسلام مین کبھی اور کہا عبد الرحمن بن مہدی نی سب سے زیادہ ثابت کونی مین منصور بن معتمر تھی **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تھوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اسکا دفن کرنا ہی یعنی تھوک کو دبا دینا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ما جاء فی السجدۃ فی اذا السماء انشقت واقراء باسم ربک الذی خلق باب اذا السماء انشقت اور سورہ اقرا کی سجدون کی یا ئین **عن** ابی ہریرۃ قال سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اقراء باسم ربک الذی خلق واذا السماء انشقت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا سجدہ کیا ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سورہ اقرا اور اذا السماء انشقت مین **روایت** کی ہمسی قتیبہ نے انہون نے سفیان سی انہون نے یحیی بن سعید سی انہون نی ابی بکر بن محمد بن عمر بن حزم سی انہون نی عمر بن عبد العزیز سی انہون نی ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سی انہون نی ابی ہریرہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر کی حدیث کی مانند اور اسحدیث مین چار تابعین ہین کہ روایت کرتی مین ایک دوسرے سی **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہتی ہین کہ سجدہ ہی اذا السماء انشقت اور اقرا مین **باب** ما جاء فی السجدۃ فی النجم باب النجم کی سجدہ کی یا ئین **عن** ابن عباس قال سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا یعنی والنجم والمسلمون والمشرکون والجن والانس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسمین یعنی سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا مسلمانون اور مشرکون اور جنون اور آدمیون نی **ف** اسباہین ابی ہریرہ اور ابن مسعود سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہئی سورہ والنجم مین اور کہا بعض علما صحابہ وغیرہم نی کہ مفصل مین کوئی سجدہ ہی نہین اور یہی قول ہی مالک بن انس کا اور قول اول صحیح ہی اور اسی کی قایل مین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** ما جاء فی من لم یسجد فیہ باب اسکی یا ئین جو سورہ والنجم مین سجدہ نکری **عن** زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجد فیھا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سی کہا پڑہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی سورہ والنجم سو سجدہ نہین کیا آپنی اسمین **کہا** ابو عیسی نی حدیث زید بن ثابت کی حسن ہی صحیح ہی اور تاویل کی ہی بعضون نی اہل علم سی اس حدیث مین کہ سجدہ نکیا اسواسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب زید بن ثابت نی پڑہی سورہ والنجم تو انہون نی بہی سجدہ نکیا اسلئی کہ جب قاری سجدہ نکری تو سامع پہ واجب نہین اور بعضون نی کہا ہی سجدہ واجب ہے اسپر جو نہی اور کبہی حضرت نہین سمی ہی اسکی ترک کی اور کہا ہی کہ جب سنا آدمی نی اور اسکو وضو نہین تو جب وضو کری جب سجدہ کرلی اور یہی قول ہی سفیان اور اہل کوفی کا اور یہی کہتی ہین اسحاق اور کہا بعضون نی سجدہ اسکی لئی ہی کہ جو ثواب کا ارادہ کری یعنی ترک سجدہ کا بہی جایز ہی اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہون نی یہ حدیث کہ زید بن ثابت نی کہا پڑہی مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی سورہ والنجم اور سجدہ نکیا پس کہتی ہین وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت تھوڑی زید کو بی سجدہ کروائی اور سند لائی ہین اسحدیث کو بہی کہ پڑہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی سجدہ کی آیت پہ اتری منبر پر اور سجدہ کیا پہر پڑہی دوسرے جمعے مین وہی آیت سو مستعد ہوی لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمر نی یہ سجدہ فرض نہین ہمپر مگر ہم جب چاہین تو کرلین تو سجدہ نکیا اور بعضون اسی طرف گئی ہین یعنی یہ واجب نہین اور یہی قول ہی شافعی اور احمد کا **باب** ما جاء فی السجدۃ فی ص باب سورہ صاد کی سجدہ کے یا ئین **عن** ابن عباس قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی ص قال ابن عباس وکیست من عزائم السجود **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہا انہون نے دیکہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتی ہوی سورہ صاد پڑہکر کہا ابن عباس نی اور یہ کچہہ واجب سجدون مین نہین ہی **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف ہے علمائی صحابہ وغیرہم کا اسمین سو کہا بعضون نی سجدہ کری اور یہی قول ہی سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعضون نی وہ توبہ ہی نبی کی یعنی داود علیہ السلام کی اور نہین واجب وہان سجدہ **باب** فی السجدۃ فی الحج باب سورہ حج کی سجدہ کی یا ئین **عن** عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ فضلت سورۃ الحج بان فیھا سجدتین قال نعم ومن لم یسجدھما فلا یقرأھما **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سی کہا انہون نی عرض کیا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فضیلت دی گئی سورہ حج اور سورتون پر اسلئی کہ اسمین دو سجدی ہین فرمایا

آپنی بان اور جسکو سجدہ نکرنا ہووہ اُسکو نہ پڑہی کہا ابوعیسے نی اس حدیث کی اسناد قوی نہین اور اختلاف ہے علما کا اسمین اور مروی ہی حضرت عمر بن خطاب اور اُنکی بیٹی سی کہ کہا فصیلت دی گئی ہی سورۂ حج اسلئی کہ اُسمین دو سجدی ہین اور یہی کہتی ہین ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضون نے اُسمین ایک ہی سجدہ کہا ہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفی کا **باب** مَاجَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ باب اُن دعاون کے بیان مین جو سجدۂ قرآن مین پڑہی جاتی ہین **عن** ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رأیتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت الشجرۃ لسجودی فسمعتھا وھی تقول اللھم اکتب لی بھا عندک اجرا وضع عنی بھا وزرا واجعلھا لی عندک ذخرا وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داؤد قال الحسن قال لی ابن جریج قال لی جدک قال ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فقال ابن عباس سمعتہ یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہ آیا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سو کہا اُسنی یا رسول اللہ مین نے اپنی تئین خواب مین دیکھا اور مین سوتا تہا گویا کہ مین نماز پڑہ رہا ہون ایک درخت کے پیچھے سو مین نے سجدہ کیا اور درخت نے بہی میرے سجدہ کی ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا مین نے وہ کہتا ہی اللھم سی عبدک داؤد تک اور معنی اس دعا کی یہ ہین یا اللہ لکہہ میرے لئی اس سجدی کا ثواب اور گہٹا دی اُسکی سبب سے میرے گناہ اور رکہہ اس سجدی کو میرے لئی ذخیرہ اور قبول کر مجہہ سے جیسا قبول کیا تو نی اپنی غلام داؤد علیہ السلام سی کہا حسن نے کہا ابن جریج نی کہ کہا مجہے تمہاری دادا نی کہ کہا ابن عباس نے پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیت سجدی کی پہر سجدہ کیا اور سنا مین نی کہ کہتے تہی اُسکی مثل جو خبر دی تہی اُس شخص نی درخت کی دعا کی یعنی وہ ہی دعا پڑہتی تہی جو اوپر مذکور ہوئی **ف** اسبا بین ابی سعید سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث غریب ہے ابن عباس کی روایت سے اور انکی روایت سے ہم نہین جانتی مگر اسی سند سی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے قرآن کی سجدی مین رات کو یہ دعا سجد وجھی سی آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین کہ سجدہ کیا میرے منہہ نے اُسکو جسنی پیدا کیا منہہ کو اور چیرا کان اُسکا اور آنکہہ اُسکی سجدہ کیا اُسکی قوت اور قوت سی **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَاذُكِرَ فِي مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ باب اس بیان مین کہ جسکا وظیفہ رات کا قضا ہوجاوی تو دن کو پڑہ لی **عن** عبدالرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل **ترجمہ** روایت ہی عبدالرحمن بن عبد القاری سی کہا انہون نی سنا مین نے عمر بن خطاب سے کہتی تہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑہا رات کا یا کچہہ اُسمین سی باقی رہگیا پہر پڑہ لیا اُسکو صبح اور ظہر کی بیچمین تو لکہا جاویگا اُسکی لئی کہ گویا رات ہی کو پڑہا **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہی اور روایت کی اُنسی حمید نی اور بڑی لوگون نی **باب** مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ باب اُسکی برائی مین جو امام سی پہلی سر اُٹہالی یعنی رکوع یا سجدہ مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی یرفع راسہ قبل الامام ان یحول اللہ راسہ راس حمار قال قتیبۃ قال حماد قال لی محمد بن زیاد انما قال اما یخشی **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ڈرتا نہین وہ شخص جو اُٹہا لیتا ہی سر اپنا امام کی پہلی یعنی رکوع مین یا سجدی مین اسبات سی کہ کر دیوی اللہ تعالے اُسکی سر کو گدہی کا سر کہا قتیبہ نے کہا حماد نی کہا مجہہ سی محمد بن زیاد نی کہ ابی ہریرہ نی کہا لفظ انما یخشی کا **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور محمد بن زیاد بصری ہین اور ثقہ ہین اور کُنیت اُنکی ابوالحارث ہی **باب** مَاجَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذَلِكَ باب اُسکی بیان مین جو فرض پڑہ چکا ہو اور پہر امامت کری لوگون کی بعد اُسکی **عن** جابر بن عبداللہ ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب ثم یرجع الی قومہ فیؤمھم **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سی کہ معاذ بن جبل مغرب کی نماز پڑہا کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پہر جاتی اور امامت کرتی اپنی قوم کی **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی ہم لوگونکا یعنی شافعی اور احمد اور اسحق کا کہتی ہین جب امامت کری آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑہ چکا ہو وہ اُس سی پہلی تو جو اُسکی پیچہے پڑہے اُنکی نماز جائز ہی اور سند اُنکی مین اسی حدیث کو جابر کی جسمین قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہی اور مروی ہے کئی سند وسی اُنہین جابر سی اور مروی ہی ابی الدرداء سی کہ پوچہا اُنسی کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد مین اور لوگ عصر پڑہتی تہے اور اُسنی جانا ظہر ہی اور ملگیا وہ جماعت مین تو کہا ابی الدرداء نی نماز اُسکی جایز ہی **مترجم** کہتا ہی یہ قول یا اصح اقوی

لائی ہین کہ جب اس صورتمین ج ابو الدرداسی مذکور دہلی نماز جایز ہی حالانکہ اسمین امام اور مقتدی کی نماز مین اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑہتا ہی اور امام عصر تو پہلی صورتین بدرجہ اولی جایز ہوگی کہ اسمین مقتدی اور امام کی نماز ایک قسم کی ہی اگرچہ امام ایکبار پڑہ چکا تو کیا ہوا انتہی اور کہا ہی ایک قوم نی اہل کوفہ سی جب اقتدا کری قوم ایسی امام کی جو عصر پڑہتا ہو اور قوم گمان کری کہ ظہر پڑہتا ہی تو نماز انکی جایز نہین اسلئی کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز مین **باب** مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ باب اس بیانمین کہ گرمی اور جاڑی کے سبب سے کپڑی پر سجدہ جایز ہی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہا انہون نے جب ہم نماز پڑہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھی دوپہر کی وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتی تہی اپنی اپنی کپڑون پر گرمی سے بچنی کو **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور سابعین جابر ابن عبد اللہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نی بہی خالد بن عبد الرحمن سی **باب** مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ باب اس بیانمین کہ بعد نماز صبح کی مسجد مین طلوع آفتاب تک بیٹہنا مستحب ہے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی صبح کی تو بیٹہی رہتی اپنی نماز کی جگہہ مین طلوع آفتاب تک **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نماز پڑہی صبح کی جماعت سے پہر بیٹہا ذکر کرتا رہی اللہ کا یہانتک کہ نکلی آفتاب پہر پڑہی دو رکعت ہوگا اسکو ثواب مانند ایک حج اور ایک عمرہ کی کہا ابو ہریرہ نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا پورا پورا یعنی ثواب **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اور پوچہا مین نی محمد بن اسمٰعیل بخاری سی حال ابی ظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہین یعنی انکی حدیثین صحت کے قریب ہین کہا محمد نی اور نام انکا ہلال ہی **باب** مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین کنکہیونی دیکہنی کے بیانمین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سی دیکہتے تہی نماز مین داہنی اور بائین اور نہین پہیرتے تہے گردن اپنی پیٹہہ کی پیچہے **کہا** ابو عیسے نی یہہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا وکیع نی فضل ابن موسی کا اس روایت مین **روایت** کی ہمسی محمود ابن غیلان نی کہا روایت کی ہم سی وکیع نی انسے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نی انسے بعض اصحاب عکرمہ نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سی دیکہتے تہی نماز مین پہر ذکر کی حدیث اوپر کی مانند اور اس بابمین انس اور عائشہ سی بہی روایت ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اے میرے بیٹے بچ تو گوشہ چشم سی دیکہنی سے نماز مین اسواسطے کہ گوشہ چشم سی دیکہنا نماز مین ہلاکت ہے پہر اگر ضرور ہو تو نفل مین نہ فرض مین **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نی پوچہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ادہر ادہر دیکہنی کو نماز مین فرمایا آپنی یہ تو ایک چک لینا ہی کہ اچک لیتا ہی شیطان آدمی کی نماز سی **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ باب اس بیانمین کہ جو شخص امام کو دیکہی سجدے مین تو کیا کری **عن** عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ **ترجمہ** روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سی وہ روایت کرتی ہین ابن ابی لیلی سی وہ معاذ بن جبل سے کہا علی اور معاذ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی کوئی تم مین سے نماز کو اور امام ہو کسی حال مین تو کری جو کرتا ہی امام یعنی امام جس رکن مین ہو اسی رکن مین شامل ہو جاوے **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب آوی آدمی اور امام سجدے مین ہو تو سجدہ کری اور نہین ملی اسکو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتہ اور اختیار کیا عبد اللہ بن مبارک نی کہ سجدہ کری امام کی ساتہ اور مروی ہے بعضون سے کہ کہا انہون نی اسکے کہ بخش دیا جاوے آدمی اس سی پہلی کہ سر اٹہاوے اس سجدے سی **باب** كَرَاهِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ باب اس بیانمین کہ مکروہ ہی کہڑی رہنی انتظار کرنا لوگون کا امام کے لئے نماز کی شروع مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

ثنا اور درود پہلی دعا سی چاہیئی اور نمازرات اور دنکی دو دو رکعت پڑہنی اور آنحضرت کی ۱۰۵ دنکی نفلونکی کیفیت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ خَرَجْتُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ ابن ابی قتادہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑی نہو تم لوگ جبتک کہ دیکھہ لو مجھکو کہ مین نکلا ف سباہین انس سی یہی روایت ہے اور روایت انس کی غیر محفوظ ہی کہا ابوعیسیٰ نی حدیث ابی قتادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ کہا ہی ایک قوم نی علماہی صحابہ وغیرہم سی کھڑی کہڑی انتظار کرنا آدمیونکا امام کے لئے اور کہا ہی بعضون نے جب ہو وے امام مسجد مین اور تکبیر ہو وے نماز کی تو کھڑی ہون لوگ جب کہی مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اور یہی قول ہی ابن مبارک کا **باب** مَا ذُکِرَ فِی الثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ باب اس بیانمین کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہیجنا چاہیئی قبل دعا کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ ترجمہ روایت ہی عبداللہ سی کہا اُنہون نے مین نماز پڑہتا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ تہی ابوبکر اور عمر پہر جب بیٹہا مین یعنی قعدہ اخیر مین پہلی تعریف کی اللہ کی پہر درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کی مین نے اپنی لئی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سوال کر دیا جاویگا سوال کر دیا جاویگا یعنی دعا قبول ہوگی تیری ف اسباہین فضالہ ابن عبید سی یہی روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی احمد ابن حنبل سی وہ روایت کرتی ہین یحییٰ ابن آدم سی یہی حدیث اختصار کی ساتہ **باب** مَا ذُکِرَ فِیْ تَطْیِیْبِ الْمَسَاجِدِ باب مسجدون مین خوشبو کرنیکی بیانمین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَیَّبَ ترجمہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا اُنہون نے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجدین بنانیکا محلہ مین اور یہ کہ صاف کی جاوین اور خوشبو دیجاوین سے **روایت** کی ہی ہنادنی اُنہون نی کہا روایت کی ہم سی عبدہ اور وکیع نی اُنہون نے ہشام ابن عروہ سی اُنہون نے اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا پہر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہی پہلی حدیث سی **روایت** کی ہم سی ابن ابی عمر نی اُنہون نے سفیان ابن عیینہ سی اُنہون نے ہشام ابن عروہ سی اُنہون نے اپنی باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نی حکم کیا مسجدین بنانی کا دورمین یعنی قبیلونمین اور وہ جمع ہی دار کی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی باب اس بیانمین کہ نمازرات اور دن کی دو دو رکعت ہی یعنی افضل **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازرات کی اور دنکی دو دو رکعت ہی کہا ابوعیسیٰ نی اختلاف کیا ہی اصحاب شعبہ نی اس حدیث مین تو بعضون نے مرفوع کیا اُسکو یعنی یہ کہا کہ قول ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور بعضون نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہی عبداللہ عمری سے وہ روایت کرتی ہین نافع سی وہ ابن عمر سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی کی مانند اور صحیح وہی ہی جو مروی ہے ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازرات کی دو دو رکعت ہی اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگون نے عبداللہ بن عمر سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہین ذکر کیا اُنہون نی دنکی نماز کا اور مروی ہے عبید اللہ سی وہ روایت کرتی ہین نافع سی کہ ابن عمر پڑہتے تہی رات کو دو دو رکعت اور دنکو چار اور اختلاف ہے علماء کا اسمین سو بعضون کے نزدیک رات اور دنمین دو دو پڑہنا چاہیئی اور یہی قول ہی شافعی اور احمد کا اور کہا بعضون نی رات کو دو دو رکعت ہی نماز نفل مین اور چار چار رکعت دنمین مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کی یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحق کا **باب** کَیْفَ کَانَ یَتَطَوَّعُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّہَارِ باب اس بیانمین کہ کیونکر نفل پڑہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن مین **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِیًّا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ النَّہَارِ فَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تُطِیْقُوْنَ ذٰلِکَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِکَ مِنَّا فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا کَھَیْئَتِھَا مِنْ ھٰھُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا کَھَیْئَتِھَا مِنْ ھٰھُنَا عِنْدَ الظُّھْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا یَفْصِلُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَلِمَنْ تَبِعَھُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ روایت ہے عاصم بن ضمرہ سی کہا پوچہا مین نے حضرت علی سی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنمین تو فرمایا آپنے تم طاقت نہین کہہ سکتی اُسکی کہا مین نے بہلا اگر کوئی طاقت رکہی ہم مین سے تو فرمایا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا سورج اِس طرف یعنی مشرق مین جیسا ہوتا سو اُس طرف یعنی مغرب مین عصر کے وقت پڑہتی دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اِس جگہہ یعنی مشرق کیطرف جیسا ہوتا ہی اُس جگہہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کی وقت تو پڑہتی چار رکعت یعنی جو وقت آخر روز مین عصر ہوتی ہی اُسی وقت اول روز مین اشراق پڑہتی اور جیسا آخر روز مین ظہر ہوتی ہی ویسی اول روز مین چاشت پڑہتی اور پڑہتی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اُسکی دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتی ہر دو رکعت کو ساتہ سلام کی ملائکہ مقربین پر اور نبیا اور مرسلین پر اور جو تابعدار رہتی انکی مؤمنین اور مسلمین سے **روایت**

عورتوں کی چادر و پیرہن نماز پڑھنی کی کراہت اور نماز میں چھینکنے اور کلام کرنیکا جواز اور ایک رکعت میں دو اسورتیں پڑھنا اور سجدہ کو جانیکی فضیلت اور ثواب اور بعد مغرب کے نماز پڑھنے کی فضیلت اور غسل دینے

سے محمد بن مثنی نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہمسے شعبہ نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہیں انکی نقل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے تھے اس روایت کو اور ضعف اسکا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسا مروی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنے روایت سے عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے تھے عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے **باب** فِی کَرَاهِیَةِ الصَّلٰوةِ فِی تُحُفِ النِّسَاءِ باب اس بیان میں کہ عورتوں کی چادر و پیرہن نماز پڑھنا مکروہ ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ فِیْ تُحُفِ نِسَائِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں کی چادر و پیرہن میں **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی اجازت **باب** مَا یَجُوْزُ مِنَ الْمَشْیِ وَالْعَمَلِ فِی صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ باب اس عمل اور حرکت کے بیان میں جو نماز نفل میں جائز ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الْبَیْتِ وَالْبَابُ عَلَیْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰی حَتّٰی فَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مَکَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِی الْقِبْلَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ آئی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھول دیا آپنے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں یعنی جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دروازہ قبلی کیطرف تھا **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا ذُکِرَ فِیْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَکْعَةٍ باب اس بیان میں کہ دو سورتیں پڑھنی ایک رکعت میں **عن** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَیْرَ اٰسِنٍ اَوْ یَاٰسِنٍ قَالَ کُلُّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَیْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا یَقْرَءُوْنَهٗ یَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرِنُ بَیْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرَ عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرِنُ بَیْنَ کُلِّ سُوْرَتَیْنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابووائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود سے یہ لفظ کہ غیر اٰسن ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اسکو سوا کہا اسنی ہاں کہا عبداللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہیں قرآن کو جھاڑتی ہیں جیسا کوئی جھاڑتا ہے خراب کھجور کو نہیں آگے اترتا انکی گلی سے میں جانتا ہوں دو دو سورتوں ملا کر جو کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے کہا راوی نے حکم کیا ہمنے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو کہا عبداللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا ذُکِرَ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ وَمَا یُکْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ وَالْخُطَا باب مسجد میں جانیکی ثواب میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اسکی قدموں میں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ وَقَالَ لَا یُنْهِزُهٗ اِلَّا اِیَّاهَا لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے آدمی اور اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالتی ہو اسکو سوا نماز کے نہ اٹھاتی ہو اسکو مگر نماز تو نہ رکھیگا کوئی قدم مگر بلند کریگا اللہ تعالےٰ اسکا ایک درجہ اور گرا دیگا ایک گناہ **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا ذُکِرَ فِی الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِی الْبَیْتِ اَفْضَلُ باب اس بیان میں کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے **عن** سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِی الْبُیُوْتِ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبیلہ بنی عبدالاشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنی کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم جانو اس نماز کی گھر میں پڑھنی کو **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبداللہ بن عمر سے کہا پڑھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشا تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں **باب** فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا یُسْلِمُ الرَّجُلُ باب نہانی کا جب آدمی مسلمان ہو **عن** قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانی کا پانی اور بیری کی پتیوں سے **ف** ابوہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لاوے تو نہاوے اور اپنی کپڑے دھووے

باب ماذکر من التسمیۃ فی دخول الخلاء باب اس بیان مین کہ پیخانی جاتی وقت بسم اللہ کہنا چاہیئی **عن** علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھون پر جنون کے بنی آدم کی شرمگاہون کی ہے کہ بسم اللہ کہی جب داخل ہو پیخانی مین **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسی مگر اسی روایت سے اور اسناد اسکی کچھ ایسی نہین یعنی خوب ہی نہین اور مروی ہے انس سے بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ ایسا بھی **باب** ماذکر من سیماء ھذہ الامۃ من اثار السجود والظھور یوم القیمۃ باب اس امت کی نشانی کے بیان مین جو اثر سجدہ اور وضو سے ہوگی قیامت کے روز **عن** عبد اللہ بن بسر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امتی یوم القیمۃ غر من السجود محجلون من الوضوء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت قیامت کے دن ہونگی چمکتی مونہہ سجدے کی اور چمکتی ہاتھہ پیر وضو کی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے عبد اللہ بن بسر سے **باب** ما یستحب من التیمن فی الطھور باب اس بیان مین کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو ++ **عن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن فی طھورہ اذا تطھر وفی ترجلہ اذا ترجل وفی انتعالہ اذا انتعل **ترجمہ** روایت ہے حضرت عایشہ سے کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنیکو طہارت مین جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے مین جب کنگھی کرتے اور جوتے پہنے مین جب پہنتے **ف** ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ذکر قدر ما یجزئ من الماء فی الوضوء باب اس بیان مین کہ کتنا پانی وضو مین کفایت کرتا ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجزئ فی الوضوء رطلان من الماء **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو مین دو رطل پانی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو اس لفظون سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر سے وہ روایت کرتی ہین انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تھے ایک مُکوک یعنی مدسے اور غسل کرتی تھے پانچ مدسے **باب** ماذکر فی نضح بول الغلام الرضیع باب اس بیان مین کہ دودھ پیتی لڑکی کی پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے **عن** علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی بول الغلام الرضیع ینضح بول الغلام ویغسل بول الجاریۃ قال قتادۃ وھذا ما لم یطعما فاذا طعما غسلا جمیعا **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتی لڑکی کے پیشاب مین کہ چھڑکا جاوے پانی لڑکے کی پیشاب مین اور دھویا جاوے پیشاب لڑکی کا کہا قتادہ نے اور یہ حکم جبتک ہے کہ کھانا نہ کھاتی ہون پھر جب کھانا کھانی لگین تو دھویا جاوے پیشاب دونون کا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے مرفوع بیان کیا اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور مرفوع نکیا **باب** ماذکر فی الرخصۃ للجنب فی الاکل والنوم اذا توضأ باب اس بیان مین کہ جنب کو کھانا اور سونا جایز ہے جب وضو کرلی **عن** عمار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یأکل او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوۃ **ترجمہ** روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھانی اور سونی کی جب چاہی اگر وضو کرلی وضو نماز کا سا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماذکر فی فضل الصلوۃ باب نماز کی فضیلت کے بیان مین **عن** کعب بن عجرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیذک باللہ یا کعب بن عجرۃ من امراء یکونون من بعدی فمن غشی ابوابھم فصدقھم فی کذبھم واعانھم علی ظلمھم فلیس منی ولست منہ ولا یرد علی الحوض ومن غشی ابوابھم او لم یغش ولم یصدقھم فی کذبھم ولم یعنھم علی ظلمھم فھو منی وانا منہ وسیرد علی الحوض یا کعب بن عجرۃ الصلوۃ برھان والصوم جنۃ حصینۃ والصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار یا کعب بن عجرۃ انہ لا یربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولی بہ ++ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مین دیتا ہون مین تجھکو اللہ تعالی کی اے کعب بن عجرہ اُن امیرون سے کہ ہونگی بعد میرے سو جو گیا اُنکی دروازہ پر اور سچا کہا اُنکی جھوٹ کو اور مدد کی اُنکی ظلم کی سو وہ میرا نہین اور مین اُسکا نہین اور کبھی نہ آسکیگا میرے حوض پر اور جو آیا اُنکی دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نکیا اُنکی جھوٹ کو اور مدد نکی اُنکی ظلم مین پس وہ میرا ہی اور مین اُسکا اور قریب ہے کہ آئیگا میری حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے ایمان کی اور روزہ سپر مضبوط ہی اور صدقہ بجھاتا ہی گناہ کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہین بڑھتا ہی کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اُسکی حق مین لایق تر ہی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور پوچھا مین نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا اُنہون نے مگر روایت سے عبید اللہ بن موسے کی اور بہت غریب کہا اُنہون نے اسکو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے

ابن نمیر نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے **باب** منہ دوسرا باب اسی سیاہ میں **عن** ابی امامۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال اتقوا اللہ ربکم وصلوا خمسکم وادوا زکوٰۃ اموالکم واطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنۃ ربکم قال قلت لابی امامۃ منذ کم سمعت ھذا الحدیث قال سمعت وانا ابن ثلثین سنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے ہیں حجۃ الوداع کا فرماتے ہیں ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنی مالوں کی اور اطاعت کرو اپنی صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کی موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنی پروردگار کے کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث کہا انہوں نے سنی ہے میں اور تیس میں برس کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **اخر ابواب الصلوٰۃ** یہ آخری ابواب ہیں صلوٰۃ کے

ابواب الزکوٰۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ باب ہیں زکوٰۃ کی جو وارد ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منع الزکوٰۃ من التشدید یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو برا بیان وارد ہوئی ہیں اس کے بیان میں **عن** ابی ذر قال جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ قال فرانی مقبلا فقال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ یوم القیمۃ قال فقلت مالی لعلہ انزل فی شئ قال قلت من ھم فداک ابی وامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم الاکثرون الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا حتی بین یدیہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوتھا الا جاءتہ یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تطاہ بخفافھا وتنطحہ بقرونھا کلما نفدت اخراھا عادت علیہ اولھا حتی یقضی بین الناس **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپنی مجھکو سامنے آتی ہوئی سو فرمایا وہ ٹوٹا پانیوالی ہیں قسم ہی رب کعبہ کی قیامت کی دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہی مجھکو شاید کچھ اترا ہی میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت مال والے ہیں مگر جسنے دیا ادھر ادھر اور آگے پیچھے اور دائیں بائیں پھر فرمایا قسم ہی اس خدا کی کہ میری جان جسکی ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہی کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہو اونٹ یا گائی کہ ادا نکی ہو زکوٰۃ اسکی مگر وہ جانور آویگا قیامت کے دن بڑے جسمی بڑا اور موٹی سی موٹا ہو کر روندتا ہوگا اسکو اپنی کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنی سینگوں سے جب گزر جائے اسپر سے پچھلا جانور لوٹیگا پہلا جانور اوپر اسکی یہی عذاب ہوتا رہیگا جب تک فیصلہ ہو لوگوں میں **ف** اسی باب میں ابی ہریرہ سے روایت ہے اسکی مانند اور روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہا انہوں نے نہی کیا گیا ہی مانع زکوٰۃ کا اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن صحیح ہی اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں **روایت** کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہی اس سے دس ہزار والی مراد ہیں یعنی درہم یا دینار **باب** ما جاء اذا ادیت الزکوٰۃ فقد قضیت ما علیک باب اس بیان میں کہ جب زکوٰۃ دی چکا تو ادا کر چکا جو تجھپر ضرور تھا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوٰۃ مالک فقد قضیت ما علیک

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دی چکا تو زکوٰۃ اپنی مال کی تو ادا کر چکا جو تجھپر لازم تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند وں سے کہ آپ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کیا اور فرض ہیں میرے اوپر تو فرمایا آپنی نہیں مگر جو خوشی سے دی تو اور ابن مجیرہ وہ عبد الرحمن بن مجیرہ بصری کی ہیں **عن** انس قال کنا نتمنی ان یبتدی الاعرابی العاقل فیسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فبینا نحن کذلک اذ اتاہ اعرابی فجثا بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان رسولک اتانا فزعم لنا انک تزعم ان اللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی رفع السماء وبسط الارض ونصب الجبال اللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا صوم شھر فی السنۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا فی اموالنا الزکوٰۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال ان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا الحج الی بیت اللہ من استطاع الیہ سبیلا فقال النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اٰللّٰهُ اٰمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَیْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِیُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا ہم آرزو کرتی تھی کہ آجاوی کوئی اعرابی عاقل اور پوچھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ہم سی حضرت کے پاس ہمون اپس ہم سی خیال مین تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دور اونٹ بیٹھا اگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا محمد آپکی قاصد نے کہا ہمسے کہ آپ کہتی ہین کہ اللہ نی بہیجا ہی تکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی قسم ہی اُس خدا کی جسنی بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑی پہاڑ کیا اللہ نی بہیجا ہی تکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی تمہارے قاصد نے کہا ہمسے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازین فرض ہین رات دنمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بہیجا ہی آپکو کیا اللہ نے حکم کیا آپکو اسکا فرمایا آپنی ہان کہا اعرابی نی اور تمہاری قاصد نے کہا ہمسے کہ آپ فرماتی ہین کہ ہمپر فرض ہین روزے ایک مہینی کی ہر سال مین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سچ کہا اُسنی کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بہیجا آپکو کیا اللہ تعالی نی حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی آپکی قاصد نے کہا ہمسے کہ آپ فرماتی ہین کہ ہمپر ہمارے مالونکی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اُسنی کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بہیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی تمہاری رسول نی کہا ہمسے کہ آپ فرماتی ہین کہ حج فرض ہی بیت اللہ کا جسکو طاقت ہو راہ کی ہم مین سی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بہیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا آپنی ہان پہر کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بہیجا آپکو سچ کہا مین اِسمین کچھ اور نہ زیادہ کرونگا مین اِسمین سے کچھ اور نہ زیادہ کرونگا پہر چلدیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر سچ کہا اعرابی نی تو داخل ہوا جنت مین **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سی اور مروی ہے اور سند سی انس کے واسطہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سی فرماتی تھی کہا ہی بعض محدثون نی اِس حدیث سی یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑہنا اوراُستاد کا سننا مثل سماع کی جائز ہی اور حجت لائی ہین کہ اس حدیث مین اعرابی نی سامنی پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپنی اقرار کیا **ترجمہ** کہتا ہی یہان ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑہنا دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ اُستاد پڑہتا جاوی اور شاگرد چپ سُنتی جاوین اور سلف مین اکثر یہی طریقہ جاری تہا چانچہ مولانا بافضل اولینا افضل المحدثین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر یہی طرز تہا کہ صحیح بخاری اُنکی زبان مبارک سی قریب لاکہہ آدمیونکی سُن چکی ہین اور دوسرا طرز یہہ تہا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکہی ہوئی حدیثین اُستاد کو سُناوی اور اُستاد کہی کہ برابر ہی تیرا پڑہنا یا لکہنا یہ دوسرا طریقہ بہی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اُسمین بمنزلہ شاگرد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُستاد ہین اور حدیث مین جو لفظ نعم جابجا وارد ہی یہ برابر کہنا ہی **باب** مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ اس باب مین سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ لَیْسَ لِیْ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ معاف کی مین نے زکوٰۃ گہوڑون اور غلامونکی سو لاؤ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سی ایک درہم اور نہین زکوٰۃ لینا مجھکو ایک سو نوّے درہم مین کچھ بہی پہر جب ہوجاوین دو سو تو اُسمین پانچ درہم ہین **ف** اسا بہین روایت ہے ابی بکر الصدیق اور عمرو بن حزم سی بہی **کہا** ابوعیسے نی روایت کی ہم سی یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہما نی ابی اسحٰق سی وہ روایت کرتی ہین عاصم بن ضمرہ سی وہ حضرت علی سی اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگون نی ابی اسحٰق سی وہ روایت کرتی ہین حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سی **کہا** ابوعیسے نی پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سی حال اِس حدیث کا تو فرمایا انہون نی دونون میرے نزدیک صحیح ہین جو مروی ہین ابی اسحٰق سی احتمال ہے کہ ابی اسحٰق دونون سی روایت کرتی ہون یعنی حارث و عاصم سی **باب** مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ باب اونٹ اور بکریونکی زکوٰۃ کی بیان مین **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ یُخْرِجْهُ اِلٰی عُمَّالِهٖ حَتّٰی قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَیْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهَا اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰی قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰی قُبِضَ وَكَانَ فِیْهِ فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَفِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِیَاهٍ وَفِیْ عِشْرِیْنَ اَرْبَعُ شِیَاهٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلٰثِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّةٌ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِی الشَّاءِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةٌ شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَةٍ شَاةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ ثُمَّ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ مِائَةً وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یُؤْخَذُ فِی

الصدقة مرمة ولا ذات عيب قال الزهري إذا جاء المصدق قسم الشاء ثلاثا ثلث خيار وثلث أوساط وثلث شرار وأخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر ترجمہ روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسکو اپنے عاملوں کے پاس وفات پائی آپنے اور بعد لکھنے کے رکھدیا تھا اسکو تلوار کی پاس پھر جب وفات پائی آپنے عمل کیا اسپر ابوبکر صدیق نے یہانتک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہانتک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اسمین تھا کہ پانچ اونٹ مین ایک بکری دینا چاہئے اور دس مین دو بکریان اور پندرہ مین تین بکریان اور بیس اونٹ مین چار بکریان اور پچیس اونٹون مین ایک سالکی اونٹنی پینتیس اونٹون تک پھر اگر زیادہ ہون پینتیس سے سو اسمین دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہون تو اسمین ایک حقہ ہی یعنی تین سالکی اونٹنی ساٹھ اونٹون تک پھر اگر زیادہ ہون تو اسمین چار سالکی اونٹنی پچھتر اونٹون تک پھر اگر زیادہ ہو تو اسمین دو سالکی دو اونٹنیان نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہون تو اسمین تین تین سالکی دو اونٹنیان ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہون اس سے تو ہر پچاس اونٹ مین ایک اونٹنی تین سالکی اور ہر چالیس مین دو سالکی اور بکرو نمین چالیس بکری مین ایک بکری ایکسو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہون یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریان دو سو بکرون تک پھر اگر زیادہ ہون تو تین بکریان تین سو بکرون تک پھر اگر زیادہ ہون تین سو سے تو ہر سیکڑی مین ایک بکری پھر اسمین کچھہ واجب نہین ہوتا جب تک پورا اسیکڑا نہو اور جمع کیجاوین متفرق یعنی دو یا تین شخصون کی بکریان یا اونٹ اور جدا جدا کیجاوین ملی ہوئی بکریان یا اونٹ زکوٰۃ کی خوف سے اور جو ہووین دو شریکونکی یعنی بکریان یا اونٹ تو وہ آپسمین سمجھہ لیوین برابر برابر زکوٰۃ مین یہ حدیث بڑی ہے اور کہا زہری نے جب آدمی زکوٰۃ لینی والا تو تین قسم کری بکریان ایک مین عمدہ عمدہ اور ایک مین متوسط یعنی بیچ کی اور ایک مین ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنیوالا بیچ کے مال سے لیوے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہین کیا **ف** اسباب مین ابی بکر صدیق اور ابی ذر اور انس اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور وہ اپنے دادا سے کہا ابوعیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہی تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگون نے زہری سے انہون نے سالم سے اور مرفوع نہین کیا اسکو اور مرفوع کیا اسکو سفیان بن حسین نے **ترجمہ** کہتا ہی جمع کیجاوین متفرق مثلاً ایک شخص کی دو بکریان اور ایک کے تین اونٹ ہین دونون کو جمع کرکے پانچ اونٹ ہین ایک بکری لیلیوے یہ زکوٰۃ تحصیلنے والی کو جائز نہین اور جدا کیجاوین ملی ہوئین یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی بکری ہین تو اسمین ایک بکری ہوتی ہی اسلئے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایکہی بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیلنے والیکو یہ جائز نہین کہ اسکے دو حصے کرکے دو بکریان لیلیوے **باب** ماجاء في زكوة البقر باب گائے بیل کی زکوٰۃ کی بیان مین **عن** عبد الله بن معاذ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في ثلاثين من البقر تبيع أو تبيعة وفي كل أربعين مسنة **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن معاذ سے عبداللہ بن مسعودی کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس گایون مین ایک سالکی ایک گائے ہی یا بیل اور ہر چالیس مین دو سالکی ایک گائے **ف** اسباب مین معاذ بن جبل ہی ہی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے ایسا ہی روایت کیا عبدالسلام بن حرب نے مصنف سے اور عبدالسلام ثقہ ہین اور حافظ ہین اور روایت کی شریک نے یہ حدیث مصنف سی انہون نے ابی عبیدہ سی انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عبداللہ سی اور ابوعبیدہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہین سنی اپنے باپ سے **عن** معاذ بن جبل قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم إلى اليمن فأمرني أن آخذ من كل ثلاثين بقرة تبيعا أو تبيعة ومن كل أربعين مسنة ومن كل حالم دينارا أو عدله معافر **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل ہی کہا بھیجا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوٹمین ہر تیس گایون سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس مین سے ایک گائے دوسرے سال کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اسکی کپڑے سی **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضون نے سفیان سے انہون نے اعمش سے انہون نے ابی وائل سی انہون نے مسروق سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور حکم کیا کہ لیوے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہی **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سی انہون نے شعبہ سی انہون نے عمرو بن مرہ سی کہا پوچھا مین نے ابا عبیدہ سی تم کچھہ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتون سے تو کہا انہون نے نہین یعنی ابا عبیدہ کو عبداللہ سی سماع نہین **باب** ماجاء في كراهية أخذ خيار المال في الصدقة باب اس بیان مین کہ زکوٰۃ مین عمدہ مال لینا برا ہی **عن** ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن فقال إنك تأتي قوما أهل كتاب فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله افترض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم وترد على فقرائهم فإن هم أطاعوا لذلك فإياك وكرائم أموالهم واتق دعوة المظلوم فإنها ليس بينها وبين الله حجاب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا تو گزریگا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلانا انکو پہر گواہی دینی کی مجھکو نہین سوا اللہ کے اور یہ کہ میں رسول ہون اللہ کا پس قبول کرین

فقہ حنفی مین ہے کہ ہاشمی کو زکوٰۃ نہین دینا

اسکو تو خبر دی انکو فرض کیا ہی اللہ نے پانچ نمازونکو دن اور رات مین پھر اگر قبول کرین وہ اسکو تو خبر دی انکو کہ اللہ نے فرض کی ہی انپر زکوٰۃ انکی مالونکی کہ لیجاوی انکی اسیرون سے اور دی جاوے انکی فقیرونکو پھر اگر وہ قبول کرین اسکو تو پرہیز کرانکے عمدہ مالون سے یعنی زکوٰۃ مین عمدہ عمدہ مال جہانٹ کر نہ لی اور بچہ بدہ اسی مظلوم کی اسلیے کہ اسمین اور اللہ مین کچھ پردہ نہین ہے جلد قبول ہوتی ہے **ف** اسامہ بن صنابحی سے یہی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو معبد مولی ہین ابن عباس کے اور نام انکا نافذ ہی **باب** ماجاء فی صدقۃ الزرع والثمر والحبوب باب یا نہین کھیت اور پھلون اور غلی کی زکوٰۃ کی **عن** ابی سعید الخدری قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ اور نہین ہے پانچ اوقیہ چاندی سے کم مین زکوٰۃ اور نہین ہے پانچ گونی یا ٹوکری سے کم مین زکوٰۃ یعنی غلی یا ثمر مین **ف** اسامہ بن ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **ولید** کی ہم سے محمد ابن بشار نے انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے سفیان اور شعبہ اور مالک ابن انس سے انہون نے عمرو بن یحیی سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی سعید خدری سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کی جو روایت کی عبد العزیز نے عمر و ابن یحیی سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند وسے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گونی یعنی وسق سے کم مین زکوٰۃ نہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور پانچ وسق کے تین سو صاع ہوے اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہی اور صاع اہل کوفی کا اسّی رطل ہے اور نہین ہے پانچ اوقیہ چاندی مین زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور پانچ وقیون کے دو سو درہم ہوتی ہین اور نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ پھر جب ہووین پچیس اونٹ تو اسمین ایک سال کی ایک اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہون تو ہر پانچ مین ایک بکری **باب** ماجاء لیس فی الخیل والرقیق صدقۃ باب اس بیان مین کہ گھوڑون اور غلامون مین زکوٰۃ نہین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم فی فرسہ ولا عبدہ صدقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے مسلمان پر اسکے گھوڑی اور غلام مین زکوٰۃ **ف** اسامہ بن عبد اللہ ابن عمر اور علی سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا کہ پلی ہوے گھوڑے پر یعنی جنکو دانہ گھاس باندکر کھلاتے ہین اسمین زکوٰۃ نہین اور جو غلام خدمت کے لیے ہون انمین بھی زکوٰۃ نہین اور اگر تجارت کی لیے ہون تو دونو کی قیمتون سے زکوٰۃ لیجاوے جبکہ ایکسال گزر چکی **باب** ماجاء فی زکوٰۃ العسل باب شہد کی زکوٰۃ کی یا نہین **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العسل فی کل عشرۃ ازقاق زق **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہد مین ہر دس مشکون مین ایک مشک ہے **ف** اسامہ بن ابی ہریرہ اور ابی سعید المقبری اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسےٰ نے ابن عمر کی حدیث کے اسناد مین گفتگو ہی یعنی ضعف ہے اور نہین صحیح ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علما کی یہی کہتی ہین احمد اور اسحٰق اور کہا بعض علما نے شہد مین کچھ زکوٰۃ نہین **باب** ماجاء لا زکوٰۃ علی المال المستفاد حتی یحول علیہ الحول باب اس بیان مین کہ زکوٰۃ نہین مال مستفاد مین جبتک گزری اسپر سال **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استفاد مالا فلا زکوٰۃ علیہ حتی یحول علیہ الحول **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی مال مستفاد پایا تو اسپر زکوٰۃ نہین جبتک سال نگزری **ف** اسامہ بن زید نے نہان سے یہی روایت ہے **روایت** کی ہمسے محمد ابن بشار نے انہون نے عبد الوہاب ثقفی سے انہون نے ایوب سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے جسنی پایا مال مستفاد اسپر زکوٰۃ نہین جبتک سال نگزری اسکی مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہی عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے **کہا** ابو عیسےٰ نے اور روایت کیا اسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی لوگون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہین کا قول اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہین حدیث مین ضعیف کہا انکو احمد بن حنبل اور علی ابن مدینی وغیرہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہین اور مروی ہے کئی صحابیون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ مال مستفاد مین زکوٰۃ نہین ہے جبتک سال نگزری اور یہی کہتی ہین مالک ابن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحٰق اور کہا بعض علما نے اگر اس پہلی ہی ایسا مال ہے واجب ہوتی ہی تو اس مال مین بھی زکوٰۃ ہی یعنی مستفاد مین اور اگر اس پاس سوے مال مستفاد کی کوئی مال ایسا نہین کہ جسمین واجب ہے زکوٰۃ تو مال مستفاد مین بھی زکوٰۃ واجب نہین جبتک سال نگزری سوا اگر پایا اسنی مال مستفاد قبل گزرنی سال کے تو اسکو چاہیے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دی جبکے وہ دیوے پہلے مالکی جسکی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفی کا **معجم** کہتا ہی مال مستفاد اس مال کو کہتی ہین جو سال کے اندر خود بخود ہاتہ آوی جیسی ہبہ یا میراث کے طور سی اور اپنی مال سابق سی کمایا ہوا نہو تو بعضے کہتی ہین کہ جسدن وہ مال ہاتہ لگا ہی اسدنسی جب پورا سال ہو تو اسکی زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور یہی مذہب ہے شافعی رح کا اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ پہلے مال کے ساتہ اسکی بھی زکوٰۃ دی کچھ سال کا گزرنا اسپر

شرط نہین **باب** مَاجَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ باب اس بیان مین کہ مسلمانون پر جزیہ نہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی دو قبلی ملانکا رہنا ایک مین مین یعنی اہل کتاب اور مسلمانونکا دونو نکا رہنا جزیرۂ عرب مین لائق نہین اور نہین ہے مسلمانون پر جزیہ **روایت** کی ہمسے ابوکریب نے انہون نے جریر سے انہون نے قابوس سے اِسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کی اور اسباب مین سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کی داسی ہی روایت سے **کہا** ابوعیسے نی حدیث ابن عباس کی مروی ہی قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلًا اور اسی پر عمل ہے تمامی علما کا کہ نصرانی جب اسلام لاوی تو معاف کردیا جاوے جزیہ اُسکی ذات کا اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانون پر جزیہ نہین اِس سے جزیہ عشری مُراد ہی جو کافرون سے تحصیل جاتا ہی لو یہ ہر گردن پر جُدا جُدا لازم ہوتا ہی اور دوسری حدیث مین اِسکی تفسیر آئی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عشور ہیود و نصاریٰ پر ہی اور مسلمانون پر عشور نہین **باب** مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ باب زیور کی زکوۃ کی بیان مین **عن** زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّ كُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہی زینب سے جو بیوی ہین عبد اللہ کی کہا انہون نے خطبہ پڑہا ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ ہووے تمہارے زیور دنہین سے اِسلئے کہ تُم مین اکثر اہل جہنم مین قیامت کے دن **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے ابوداؤد سے انہون نے شعبہ سے انہون نے اعمش سے کہا اعمش نے سُنا مین نے ابووایل سے کہ روایت کرتی ہی عمیر بن حارث سے جو بہتیجی ہین زینب کے اور زینب بیوی ہین عبد اللہ کی وہ روایت کرتی ہین زینب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابومعاویہ نے وہم کیا ہی اپنی حدیث مین سو کہا عمرو بن الحارث عَنِ ابْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ اور صحیح یون ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہی اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تجویز کی آپنی زیور مین زکوۃ دینا اور اسکی اسناد مین کچھہ گفتگو ہی اور اختلاف ہے علما کا اسمین سو کہا بعض علمانی صحابہ و تابعین سے کہ زیور مین زکوۃ ہی جو سونی یا چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک ہین کہ زیور مین زکوۃ نہین اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائی تابعین سے اور یہی کہتی ہین مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتَا لَا قَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّكُمَا اَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكٰوةَ **ترجمہ** روایت ہی عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ دادا سی کہ دو عورتین آئین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکی ہاتھونمین دو کنگن تھے سونے کی سو فرمایا آپنی کیا ادا کرتی ہو تم زکوۃ اُسکی تو کہا اُنہون نے نہین سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اُنسے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہناوے تمکو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا اُنہون نے نہین فرمایا آپنی تو ادا کرتی رہو زکوۃ اُسکی **کہا** ابوعیسے نے اِس حدیث کو روایت کیا ہی مثنی بن صلح نی عمرو بن شعیب سے اُسکی مانند اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونون ضعیف ہین حدیث مین اور اسباب مین کوئی روایت صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہین **باب** مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْخَضْرَاوَاتِ باب سبزی اور ترکاری کی زکوۃ کی بیان مین **عن** مُعَاذٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ **ترجمہ** روایت ہی معاذ سی کہ اُنہون نے لکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پوچہا حال خضراوات یعنی ساگ پات کی زکوۃ کا سو فرمایا آپنی اُسمین کچھہ زکوۃ نہین **کہا** ابوعیسے نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہین اور اسباب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ صحیح ثابت نہین اور یہ روایت مروی ہے موسی بن طلحہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلًا اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ساگ پات مین کچھہ صدقہ نہین **کہا** ابوعیسے نے حسن ہے مین عمارہ کی اور وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اُنکو شعبہ وغیرہ نی اور چہوڑ دیا اُنسی روایت لینا عبد اللہ ابن مبارک نے **باب** مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالْاَنْهَارِ وَغَيْرِهَا باب اسکی زکوۃ کی بیان مین جسمین پانی دین نہر وغیرہ سی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوِ الْعُثَرِيُّ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو پانی دیوے آسمان یعنے مینہہ کے پانی سی پیدا ہوا یا پانی دیوین نہرین اُسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جسمین پانی دیا جاوے کہینچکر یعنی اونٹ سی یا بیل سے تو اُسمین بیسوان حصہ زکوۃ ہی **ف** اسباب مین انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبد اللہ بن اشج سی اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلًا اور یہ حدیث صحیح تر سی اور صحیح ہوئے ہی حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسباب مین اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مقرر کردیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اسمین کہ پانی دیوی اُسی آسمان یا نہرین یا وہ زمین عشری ہو دسوان حصہ اور جسمین پانی دیا جاوے کھینچکر یعنی ڈول وغیرہ سی اُسمین آدھا عشر یعنی بیسوان حصہ **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہی زمین عشری وہ ہی کہ جسمین بارش سی پانی دیا جاوے اور چھوٹی نہر سی کہ جس سے پھول اور کھیتی وغیرہ سینچی جاوین یا عشری وہ کھیتی وغیرہ ہی جسمین پانی دینی کی ضرورت نہو **باب** مَا جَاءَ فِي زَكَوٰةِ مَالِ الْيَتِيمِ باب زکوٰۃ مال یتیم کے بیانمین **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپسی وہ عمرو کی دادا سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا آدمیون پر سو فرمایا آگاہ رہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اُسکا مال ہی وہ تجارت کرے مال یتیم کی مال مین اور رہنے ہی چھوڑے اُسکو کہ کہا جاوے اُسکو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتی دیتی کچھہ باقی نرہی **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اسکی اسناد مین گفتگو ہی اسلئی کہ مثنی بن صباح ضعیف ہین حدیث مین اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑہا پہر ذکر کی یہی حدیث اور اسمین اختلاف ہے سو بعضون نے کہا مال یتیم مین زکوٰۃ ہی انہین مین ہین عمر اور علی اور عائشہ اور ابن عمر اور یہی کہتی ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علما نی مال یتیم مین زکوٰۃ نہین اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمرو بن شعیب وہ بیٹی ہین محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثین سنی ہین اپنے دادا سی جو عبداللہ بن عمرو مین اور کلام کی ہی یحیی بن سعید نے عمرو بن شعیب کے حدیث مین اور کہا وہ ہمارے نزدیک ہی یعنی ضعیف ہے اور جسنی انکی روایت کو ضعیف کہا ہی تو اسی لئے ضعیف کہا ہی کہ عمرو بن شعیب روایت کرتی ہی اپنے دادا کی کتاب دیکھکر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ محدثین یعنی مین انکی حدیث سے اور ثابت کرتی ہین اسکو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ باب یہ بیانمین کہ جانور کی مار کا بدلا نہین اور کافر کی گڑی ہوئی خزانہ مین پانچوان حصہ **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور کے مار کا بدلا نہین اور کنوان کہودنے مین کوئی مرجاوے تو اُسکا بدلا نہین اور کہان کے کہودنے مین کوئی مرجاوے تو اُسکا بدلا نہین اور کافرون کے گڑی خزانہ مین پانچوان حصہ **ف** اسباب مین انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر کی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْخَرْصِ باب غلہ وغیرہ کو تولنے اور اندازہ کرنیکی بیانمین **عن** حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ يَقُولُ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ **ترجمہ** روایت ہے حبیب بن عبدالرحمن سی کہا سنا مین نے عبدالرحمن بن مسعود کو کہتی تہی آئی سہل بن ابی حثمہ ہمارے مجلس مین سو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ جب کو تو تم بھلون اور میوہ انکو تولو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوٰۃ ہی اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نا پہر اگر ثلث نچھوڑو تو چوتہائی چھوڑ دو یعنی کہ محتاج آنی جانی والا کہا لے **ف** اسباب عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے اور عمل اکثر علما کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہی یعنی جو زکوٰۃ ہوئی اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور خرص اسی کہتی ہین کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہی جیسی کھجور یا انگور جسکی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بہیجتا ہی کہ وہ درخت کو دیکھکر اندازہ کردیتا ہی کہ اسمین اتنی انگور ہونگی یا اتنی رطب اور اُسکا عشر مقرر کرکی اُن مالکون پر باندہ دیتا ہی کہ اتنا برد قت پھل ٹوٹنے کی دینا اسی کو خرص کہتی ہین اور اُس شخص کو خارص پہر بعد خرص کے اُن مالکونکو اختیار دیتا ہی کہ جو چاہین کرین پہر جب وقت اُسکے ٹوٹنی کا آتا ہی تو اُسنی دسی عشر لیتا ہی یہ تفسیر ہے خرص کی بعض عالمون کے نزدیک اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عن** عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَوٰةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَوٰتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَوٰةُ النَّخْلِ تَمْرًا **ترجمہ** روایت ہے عتاب بن اسید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتے تہی کسیکو اندازہ کرانی کو آدمی کو لوگون کے انگورونکو اور پھلونکو اور اسی اسناد سی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاکہ انگور کی زکوٰۃ کی باب مین کہ وہ بھی کوتا جاوے جیسا کوتا جاتا ہی کھجور پہر زکوٰۃ مین دیا جاوے انگور خشک جیسا زکوٰۃ مین تر کھجور کے دیجاتی ہی سو کہی کھجور **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن جریج نی ابن شہاب سے انہون نے عروہ سی انہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی اور یہ حدیثین نہ حال اس حدیث کا محمد بن اسمعیل بخاری سے تو کہا انہون نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہی اور حدیث سعید بن مسیب کے جو مروی ہے عتاب بن اسید سی صحیح زیادہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ باب حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیلنے والیکی ثواب کے بیانمین **عن** رَافِعٍ

اور زینب سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبد اللہ بن مسعود کی کہا ابو عیسٰی نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور باب مان میں ایچ کی اور مٹی میں مُلیح کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنی چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے **باب** ماجاء ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ باب ہیں بیان میں کہ مال سے سوائی زکوۃ کی اور بھی کچھ دینا چاہیئے **عن** فاطمۃ ابنۃ قیس قالت سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ثم تلی ھذہ الآیۃ التی فی البقرۃ لیس البر ان تولوا وجوھکم الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوۃ کو سو فرمایا آپ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوۃ کی یعنی زکوۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیئے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورۂ بقر کی لیس البر سے آخر تک **عن** عامر عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتی ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوۃ کی **کہا** ابو عیسٰی نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی ہی نہیں اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسمٰعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول اور زیادہ صحیح ہے **باب** ماجاء فی فضل الصدقۃ باب کوتی ثواب کے بیان میں **عن** سعید بن یسار انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تصدق احد بصدقۃ من طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب الا اخذھا الرحمٰن بیمینہ وان کانت تمرۃ تربو فی کف الرحمٰن حتی تکون اعظم من الجبل کما یربی احدکم فلوہ او فصیلہ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسیط حکا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنی سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور ہی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہانتک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کو **ف** سبا بن عائشہ اور حدی ابن حاتم اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور حارثہ بن وہب اور عبد الرحمٰن بن عوف اور بریدہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظیم رمضان قال فای الصدقۃ افضل قال صدقۃ فی رمضان **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا روزہ شعبان کے رمضان کے تعظیم کی لئے پھر پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا صدقہ دینا رمضان میں **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفیء غضب الرب وتدفع میتۃ السوء **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کی غضب کو اور دور کر دیتا ہے بری حالت میں مرنی کو **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل الصدقۃ ویاخذھا بیمینہ فیربیھا احدکم کما یربی احدکم مھرہ حتی ان اللقمۃ لتصیر مثل احد وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عز وجل وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات ویمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اسکو اپنی دہنی ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اسکو اس صدقہ دینے والے کی لئے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کی بچی کو یہانتک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کی برابر اور اسکی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وھو الذی یقبل التوبۃ اور معنی اسکی یہ ہیں بیشک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنی غلام نیستی اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور کہا ہے کتنے علمائے اسی حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اسکی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اسمیں ایسی صفتیں جیسی اترنا پروردگار تعالیٰ خانہ کا ہر رات میں آسمان دنیا کیطرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں اس روایتوں کو اور ایمان لاتی ہیں اسپر اور ہم نہیں دور لاتی اسمیں اور نہیں کہتی ہم کہ کیفیت اسکی ایسی ہے اور مروی ہے مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت یعنی اسپر ایمان رکھو اور کیفیت میں اسکے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہل سنت و جماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتی ہیں کہ یہ تشبیہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتی ہیں اسکی علماء کی خلاف اور کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام

اپنی ہاتھ سی اور کہتی ہیں جہمیہ مرد ہاتھ سی قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نی کہا کہ قایل ہونا اسکا کہ اللہ تعالی کے ہاتھ ہیں اسمیں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آوے کی یہ کہی مثل کیدی او مثل یدی یعنے اللہ تعالی کا ہاتھ اس ہاتھ کی مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہی یا اسکی سماعت اس سماعت کی مانند ہی یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ کے سماعت مثل اس سماعت کے ہی یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالی کی ہاتھ ہیں اور سمع اور بصر اور ید نہ کہی کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہی انکی اور یہ بھی نہ کہی کہ اللہ کی سمع مثل اس سمع کی ہی یا اسکی سی ہی سمیع تشبیہ نہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہی اپنی کتاب مقدس ہیں لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ یعنے نہیں ہے مانند اسکی کوئی چیز اور وہ سنتا ہی دیکھتا ہی پس تقریر کا مال یہی ہی کہ اللہ تعالی کی سمع و بصر اور ید و وجہ اور استوا اسکا آسمان اول کیطرف اسپر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اسکی پروردگار تعالی کے سپرد کرنا اور کیفیت ہیں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ہمارا اہل سنت و جماعت کا اور اسمیں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اسلئے کہ جب کہا اللہ تعالی کی سمع اور بصر بھی کسی کی مانند ہیں اور اسکی مشابہ کوئی چیز نہیں تو اسمیں تشبیہ کیون لازم آویگی تو اس اعتقاد میں انکار بھی ان صفات الہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھیرا افراط و تفریط سی دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہی ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہی اسیطرح استوا علی العرش کو بھی سمجھنا چاہیی کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالی کی ہی اور آیات متواترات سے ثابت ہے اسپر بھی ایمان کہنا اور کیفیت اسکی پروردگار تعالی کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہی اس صفت کا انکار کرنا مذہب اہلسنت و جماعت سے اور بخوف تشبیہ اسکا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے اللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

باب ماجاء فی حق السائل

باب سایل کے حق کی بیان میں **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسَاكِيْنَ لَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْهِ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن بجید سی روایت کرتی ہیں اپنی دادی سی جو ان میں بجید کی اور وہ انمیں تھیں جنہون نی بیعت کی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فقیر آن کھڑے ہوتے ہیں میرے دروازہ پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اسکو دون سو فرمایا انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر کچھ نہ پاوے تم اسکی دینی کو مگر ایک کھر جلا ہوا سو وہی کہ دے اسکے ہاتھ میں **ف** اسباہیں علی اور حسین بن علی اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے

باب ماجاء فی اعطاء المؤلفۃ قلوبھم باب جنکا دل رجھانا منظور ہی انکی دینی کی بیان میں **عن** صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّهٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن امیہ سی کہا دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سی برا تھا میرے نزدیک پھر ہمیشہ دیتے رہے مجھے یہانتک کہ ہوگئی وہ ساری خلق سی بارہ میرے پیارا **کہا** ابو عیسے نے روایت کی ہمی حسن بن علی نی اسیطرح یا مشابہ اسکی اور اسباہیں ابی سعید سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث صفوان کی روایت کی ہی معمر وغیرہ نی زہری سے انہون نی سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نی کہا کہ دیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اور گویا کہ یہ حدیث صحیح زیادہ ہی شبہ اور وہ مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا احتیاط اور اختلاف سے ان لوگون کے دینی میں جنکا دل رجھنی کے توقع ہو سو کہا اکثر اہل علم نی کچھ ضرور نہیں انکا دینا اور کہا یہ قوم ہی خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانی میں کہ حضرت تالیف قلوب کرتے تھی انکی مسلمان ہونے لیے یہانتک کہ وہ مسلمان ہوگئی اور جایز نہیں اسطور پر دینا کیونکہ زکوٰۃ کا مال کہ اسکی مسلمان ہونیکی توقع ہو اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا ہی بعضون نی کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسی ہون اور امام انکی تالیف قلوب مسلمان ہونیکی لیے مناسب دیکھے تو دینا جایز ہی اور یہی قول ہی شافعی کا

باب ماجاء فی المتصدق یرث صدقتہ باب اسکی بیان میں جسکو وراثۃ پہونچی وہ مال جو زکوٰۃ میں دیا تھا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا انکی باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اسنی یا رسول اللہ میں نے کہ دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور مر گئی فرمایا آپ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نی اسکو تیری طرف یعنی اب تو اسکی مالک ہے پھر کہا اس عورت نی یا رسول اللہ میری ماں پر روزے تھی ایک مہینے کی کیا میں رکھون اسکی طرف سے فرمایا آپنی روزی رکھ اسکی طرف سے پھر عرض کیا اسنی یا رسول اللہ اسنی کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کرون اسکی طرف سے آپنی فرمایا ہان تو حج کر اسکی طرف سے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سی اور عبد اللہ بن عطا ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دی اور پھر ارث میں آئی اسکی تو حلال ہی اسکو اور کہا بعضون نے

ف از خوف تشبیہ صفات سی انکار کرنا جہمیہ کا کام ہے

صدقہ اپنی شے ہی کہ خاص کر دیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ کی واسطے پر جب ثابت ہوا اسکا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کر دی اسی راہ خدا مین اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبد اللہ بن عطاسی **باب** ماجاء فی کراھیۃ العود فی الصدقۃ باب خیرات دیکی پھر لینے کی برائی کی بیان مین **عن** عمر انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ ثم رآھا تباع فاراد ان یشتریھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سی کہ انہون نے کسیکو دیا تہا ایک گھوڑا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین پھر دیکہا اسکو بکتا ہوا پس اسکا خریدنا چاہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پھر اپنے صدقے کی چیز کو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا **باب** ماجاء فی الصدقۃ عن المیت باب مرد کی طرف سے صدقہ دینی کے بیان مین **عن** ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امی توفیت افینفعھا ان تصدقت عنھا قال نعم قال فان لی مخرفا فانی اشھدک انی قد تصدقت بہ عنھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نی کہا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہی کیا فائدہ دیگا اسکو اگر مین صدقہ دون اسکی طرف سے تو فرمایا آپنی ہان سو عرض کیا اسنی کہ میرا ایک باغ ہی سو مین گواہ کرتا ہون آپکو کہ مین نے صدقہ دیا اسکی طرف سے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی اور یہی کہتی ہین علما کہ کوئی چیز میت کو نہین پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہی بعضون نے یہ حدیث عمرو بن دینار سی انہون نے عکرمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا اور معنی مخرف کے باغ ہی **باب** ماجاء فی نفقۃ المرأۃ من بیت زوجھا باب اس بیان مین کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گہر سے باذن ہی یا نہین **عن** ابی امامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجھا الا باذن زوجھا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی اپنی خطبی مین حجۃ الوداع کی سال کہ نہ خرچ کری کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنی شوہر کی عرض کیا یا رسول اللہ اور کہانا بہی کسیکو دینی آپنی فرمایا وہ تو ہماری سب مالون سے بہتر ہی **ف** اسماعیل سعد بن وقاص اور اسماء بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا تصدقت المرأۃ من بیت زوجھا کان لھا بہ اجر ولزوجھ مثل ذلک وللخازن مثل ذلک ولا ینقص کل واحد منھم من اجر صاحبہ شیئا لہ بما کسب ولھا بما انفقت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات کری عورت اپنی شوہر کی گہر سی تو ہوتا ہی اسکو بہی اسکی اجر اور اسکی خاوند کو بہی اسکی برابر اور مالکی کہنی والی کو بہی اسکی برابر اور ایک کی اجر مانی سے دوسرے کا اجر کچہ گہٹتا نہین شوہر کو کمائی کا ہری اور عورت کو خرچ کرنیکا اجر **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطت المرأۃ من بیت زوجھا بطیب نفس غیر مفسدۃ فان لھا مثل اجرہ لھا ما انوت حسنا وللخازن مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات دیتی ہی کوئی عورت اپنی شوہر کے گہر سی دلکی خوشی سی نہ فساد کی نیت سے تو اسکو ثواب ہے مرد کی ثواب کے برابر اسکو اپنی نیک نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اسکے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور زیادہ صحیح ہی عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابو وائل ہی اور عمرو بن مرہ نہین ذکر کرتی اپنی روایت مین مسروق کا **باب** ماجاء فی صدقۃ الفطر باب صدقہ فطر کے بیان مین **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ المدینۃ فتکلم فکان فیما کلم بہ الناس انی لا اری مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فاخذ الناس بذلک قال ابو سعید فلا ازال اخرجہ کما کنت اخرجہ **ترجمہ** روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ہم صدقہ فطر دیا کرتی ہی جب ہم مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع غلی سی یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع انگور خشک سی یا ایک صاع اقط سی پہر ہم ایسی ہی ہم صدقہ فطر دیتی تہی یہانتک کہ معاویہ آئی مدینی مین اور وعظ بیان کیا پس تہا جو بیان کیا تہا آدمیون سے کہ کہا انہون نی مین گمان کرتا ہون کہ دو مد گیہون شام کی برابر ہین قیمت مین ایک صاع تمر کے کہا اوسنے پہر لوگون نے اسی کو اختیار کر لیا یعنی دو مد گیہون دینی لگی کہا ابو سعید نے مین تو ہمیشہ وہی دیتا ہون جو پہلے دیتا تہا **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہین ہر چیز سی ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی احمد اور اسحاق کا اور کہا ہی بعض علمای صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سی ایک صاع دینا چاہئی مگر گیہون سے کہ اسمین نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اہل کوفی کا کہ آدہا صاع دینا چاہئی گیہون سے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ صاع من طعام **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین

اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک منادی کو مکہ کی راہ میں کہ پکار دی آگاہ ہو صدقۂ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد میں گیہوں سے یا سوا اسکی ایک صاع کسی غلہ سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع تمر سے یا ایک صاع جو سے کہا عبداللہ بن عمر نے پھیر کر دیا لوگوں نے اسکے آدھا صاع گیہوں کا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہیں ابن ابی سعید اور ابن عباس اور حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب کے دادا اسی اور ثعلبہ بن ابی صُعَیر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقۂ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیا اسکو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا انہیں لفظ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا انہیں مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا اور اختلاف ہے علما کا انہیں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے انکی طرف سے صدقۂ فطر اور یہی قول ہی مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقۂ فطر دی غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ باب ہے صدقۂ فطر نماز عید سے قبل دینی کی بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتے تھے صدقۂ فطر دینی کا نماز کو جانے سے پہلی عید فطر کی دن **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور اسی کو مستحب کہا ہی علما نے کہ دیوی صدقۂ فطر نماز کو جانی ہی پیشتر

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ باب قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ دیوے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ دینی کو قبل وقت آنکی اس اجازت دی حضرت نے اسبات کی **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے لی ہیں زکوٰۃ عباس سے اس سال کی سال گذشتہ میں **ف** اسبات میں ابن عباس سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ وہی ہو حجاج سے اگر اسی سند سے اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی حجاج سے نزدیک صحیح ہی اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اختلاف ہے علما کا زکوٰۃ پیشگی دینی میں قبل وقت کے سو ایک گروہ نے علما کی کہا ہی کہ پیشگی نہی ہی کہتی ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دی اور کہا اکثر علما نے اگر پیشگی دی قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ باب اس میں کہ سوال منع ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْئَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَبْدَاَ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر سویرے جاوے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دیوے اسکی قیمت سے اور بے پروا ہی لوگوں سے یعنی اسی دن کہا ہے پیوی کسی سے سوال نہ کرنی تو بہتر ہے اسکو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دیوے اسی یا نہ دیوے یعنی دینے والی کا ہاتھ نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنی والی کی اور پہلی خرچ کرنے جسکو تو روٹی کپڑا دیتا ہی **ف** اسبات میں حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور ابن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور سمرہ اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد ابن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی غریب ہے جانتے ہیں روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتی ہیں قبیصہ سے **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْئَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ سوال کرنا ایک خراب کرنا ہی آدمی اس سے اپنی آبرو کو مگر ایک غم ہی کہ درپیش کرتا ہی اس ہی آدمی اپنی منہ کو مگر سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی ضروری امر میں **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

ابْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہیں روزوں کی جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ باب رمضان کی فضیلت کے بیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں نام اللہ تعالیٰ کے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النیران فلم یفتح منہا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب وینادی منادی یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی مہینے کی جکڑی جاتی ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی بڑے دیو اور بند کئی جاتی ہیں دروازے دوزخ کی سو کھلا نہیں رہتا اُن میں سے کوئی دروازہ اور کھولی جاتی ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنیوالا اے خیر کی طالب آگے بڑھ اور اے شر کی طالب ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کئی ہوئے بندی ہیں یعنی جہنم سے آزاد ہوتی ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے **ف** اسی باب میں عبد الرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے ہے روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان وقامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روزے رکھے رمضان کے اور اٹھا تراویح پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائینگے اسکی اگلی گناہ اور جس نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائینگے اسکی اگلی گناہ **ف** یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی جو روایت کی ابوبکر ابن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم روایت سے ابی بکر ابن عیاش کے کہ وہ روایت کرتی ہیں عمش سے وہ ابی صالح سے وہ ابی ہریرہ سے مگر اسناد سے ابی بکر کی اور پوچھا میں نے محمد ابن اسمٰعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہمکو حسن بن ربیع نے انکو ابو الاحوص نے انہوں نے روایت کی عمش سے انہوں نے مجاہد سے قول اسی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے پھر ذکر کی ہماری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے نزدیک ابی بکر ابن عیاش کی روایت سے **باب** ما جاء لا تقدم الشہر بصوم یہ باب اس بیان میں کہ رمضان کی استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے **عن** ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشہر بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذلک صوما کان یصوم احدکم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلثین ثم افطروا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رکھو روزہ ایک یا دو دن مہینہ رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جاوے دن وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھکر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھکر پھر اگر بدلی ہو جاوے تو پوری تیس دن لو پھر روزہ موقوف کرو **ف** اس باب میں بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے خبر دی ہمکو منصور بن معتمر نے انکو ربعی بن حراش نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے آنحضرت سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رمضان سے پہلے تعظیم اور احتیاط کی نیت سے روزہ رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آجاوے کہ اسمیں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں انکے نزدیک **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا شہر رمضان بصیام قبلہ بیوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلی روزہ رکھکر مگر یہ کہ ہووے کوئی شخص کہ روزہ رکھتا ہی ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان میں تو روزہ رکھلی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی کراہیۃ صوم یوم الشک باب اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہی **عن** صلۃ بن زفر قال کنا عند عمار بن یاسر فاتی بشاۃ مصلیۃ فقال کلوا فتنحی بعض القوم فقال انی صائم فقال عمار من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائی ایک بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نے کھاؤ سو کوئی رہ گئی بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اسکی یوم الشک ہے تو جس روزہ رکھا اُسنے نافرمانی کی اُسنی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابو القاسم آنحضرت کی کنیت ہی **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر ہے عمل اکثر اہل علم کا صحابی اور جو انکی بعد تابعین تھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مکروہ ہی روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعضوں نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا **باب** ما جاء فی احصاء ہلال شعبان لرمضان باب اس بیان میں کہ رمضان کے لئی ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہئی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیال کرو اور گنتی رہو ہلال شعبان کو رمضان کے واسطے کہا ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی اسناد سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمر سے وہ روایت کرتی ہیں ابی سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آگی رمضان کے ایک یا دو دن روزے

نرکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحیی ابن ابی کثیر سے وہ روایت کرتی ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے محمد بن عمرو لیثی کے حدیث کے مانند **باب** ماجاء ان الصوم لرؤیۃ الھلال والافطار لہ اب اس بیان میں کہ روزہ رکھی ہی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کری چاند دیکھے کر **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت دونہ غیابۃ فاکملوا ثلثین یوما **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی روزہ نرکھو رمضان کی پہلی بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر پھر اگر حایل ہو جاوے چاند پر بدلی تو پوری کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے **ف** اسی باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابی بکرہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے انسی کئی سند دوسی **باب** ماجاء ان الشھر یکون تسعا وعشرین باب اس بیان میں کہ مہینا کبھی اونتیس ۲۹ کا بھی ہوتا ہی **عن** ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا ثلثین **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سی کہا انہوں نے نہیں روزی رکھی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اونتیس ۲۹ اکثر تیس ہے رکھی یعنے اونتیس کا اتفاق کم ہوا **ف** اسی باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابی بکرہ سی بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہی **عن** انس انہ قال الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ شھرا فاقام فی مشربتہ تسعا وعشرین یوما قالوا یا رسول اللہ الیت شھرا قال الشھر تسع وعشرون **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی قسم کہائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنی کی ایک مہینے تک سو بیٹھے ہی ایک جھروکی میں اونتیس ۲۹ دنکا اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپنی تو قسم کہائی ہے ایک مہینی کی تو فرمایا آپنے مہینا انتیس ۲۹ کا بھی ہوتا ہی **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الصوم بالشھادۃ باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الھلال فقال اتشھد ان لا الہ الا اللہ انک رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپنی کیا تو گواہی دیتا ہی اسکی کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کی اور کیا گواہی دیتا ہی کہ محمد پیغام لانیوالی ہیں اللہ کے کہا اس اعرابی نے ہاں فرمایا آپنی اے بلال پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں **روایت** کی ہمسی ابوبکر بن ابی حسین جعفی نے وہ روایت کرتی ہیں زائدہ سی وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کی **کہا** ابو عیسے رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری غیرہ نی سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی اکثر اصحاب سماک نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی روزی کے واسطی اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ نرکھنا چاہیی مگر دو شخصونکی گواہی سے اور اختلاف علما کا اسمیں نہیں ہے کہ قبول نہیجاوے عید میں مگر گواہی دو مردونکی **باب** ماجاء شھرا عید لا ینقصان باب اس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں **عن** عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دونو مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذوالحجہ **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا کہا احمد نی مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونو مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایکسا ملینگے رمضان اور ذوالحجہ دونو انتیس ۲۹ کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہی تو دوسرا تیس کا اور اسحق نے کہا کہ دونو مہینے نہیں گھٹتے یعنے اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنے ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہو سکتا ہی کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں **باب** ماجاء لکل اھل بلد رؤیتھم باب اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر نا محمد بن ابی حرملۃ اخبرنی کریب ان ام الفضل بنت الحارث بعثتہ الی معاویۃ بالشام قال فقدمت الشام فقضیت حاجتھا واستھل علی ھلال رمضان وانا بالشام فرأینا الھلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ فی آخر الشھر فسألنی ابن عباس ثم ذکر الھلال فقال متی رأیتم الھلال فقلت رأیناہ لیلۃ الجمعۃ فقال انت رأیتہ لیلۃ الجمعۃ فقلت رآہ الناس وصاموا وصام معاویۃ فقال لکن رأیناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلثین یوما او نراہ فقلت الا تکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ قال لا ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت کی ہمسی علی ابن حجر نی انسی اسمعیل ابن جعفر نی انسی محمد بن ابی حرملہ نی کہا محمد نے کہا خبر دی ہمکو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیبی ہیں حارث کی انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام کو یعنی جسکی لیی بھیجا تھا اور آگیا میں اور چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہمنے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے

نیا مہینا دیکھنے کا

ہیں آخر رمضا نمیں ارپوچھا مجھے ابن عباس سے حال انکا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تمنی چاند کو تو کہا ہمنے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباس نے کیا تمہنے دیکھا تھا جمعے کی شب کو تو ہمنے کہا سب لوگونے دیکھا اور روزے رکھی اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباس نے ہمنے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھی جاوینگی جبتک پوری ہون تیس روزے یا چاند دکھائی دیکر سو کہا ہمنے کیا تم کفایت نہیں کرتی معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو اور انکے روزہ رکھنی کو کہا ابن عباس نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی انکا دیکھنا ہمکو کفایت نہیں کرتا **کہا** ابو عیسےنے حدیث ابن عباس کے حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ہر شہر والونکا چاند دیکھنا انہی کے حق مین معتبر ہے **باب** ماجاء ما یستحب علیہ الافطار باب اس بیانمیں کہ کس چیزسی روزہ کھولنا مستحب ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد تمرا فلیفطر علیہ ومن لا فلیفطر علی ماء فانہ طھور **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جو پاوے کھجور تو اسی سے روزہ کھولی اور جو نہ پاوے کھجور تو پانی سی کہ پانی پاک کرنیوالا ہی **ف** اس باب مین سلمان بن عامر سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے انس کی حدیث کو ہم نہیں جانتی مگر اسی نے روایت کیا ہو شعبہ سی اسطرح سا سعید بن عامر سی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور نہیں جانتی ہم اسکو مگر عبد العزیز بن صہیب کے روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین انس سی اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نی شعبہ سی انہون نے عاصم احول سی انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے رباب سے انہون نے سلمان بن عامر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ روایت زیادہ صحیح ہی سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ سی انہون نے عاصم سی انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے سلمان بن عامر سے اور نہیں ذکر کیا انمین شعبہ نے رباب کا اور صحیح وہی ہے جو روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگون نے عاصم احول سے انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے رباب سے انہون نے سلمان بن عامر سی اور ابن عون کہتی ہین روایت کیے ہی ام ایچ بنت صلیع نی سلمان بن عامر سی اور رباب ام ایہ کا نام ہی **عن** سلمان بن عامر الضبی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب تم کوئی روزہ کھولی کوئی تو کھولی کھجور سے اگر نپاوی تو پانی سی کہ وہ بھی پاک کرنیوالا ہی **کہا** ابو عیسےنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی تھی نماز کی پہلی کئی تر کھجورون پر پھر اگر نہوتے تر کھجورین تو خشک کھجورین پھر اگر نہوتی وہ بھی تو پیتی کئی چلو پانی کے **کہا** ابو عیسےنے حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء ان الفطر یوم تفطرون والاضحی یوم تضحون باب اس بیانمین کہ عید فطر اور اضحی جب ہی ہی کہ سب ملکر عید کرین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصوم یوم تصومون والفطر یوم تفطرون والاضحی یوم تضحون **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رمضان اسی دن ہی کہ جسدن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہی کہ جسدن تم سب عید کرو اور عید اضحی اسی دن ہی کہ جسدن تم سب عید اضحی کرو **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور تفسیر اسکی بعض علما کی نزدیک یون ہے کہ روزہ اور عید مہین جماعت شرط ہے اور سب لوگون کا اہتمام اسمین ضرور ہے **باب** ماجاء اذا اقبل اللیل وادبر النہار فقد افطر الصائم باب اس بیانمین کہ جب رات سامنے آوی اور دن گزری تو افطار کرنا چاہیی یعنی تاخیر درست نہین **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل وادبر النہار وغابت الشمس فقد افطر **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سامنی آوی سیاہی رات کی مشرق سے اور مٹیہ موڑی ان اور غروب ہوجاوے آفتاب تو تحقیق روزہ کھولنا چاہیی **ف** اسباب مین ابن ابی اوفی اور ابی سعید سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی تعجیل الافطار باب جلد روزہ کھولنی کے بیانمین **عن** سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر **ترجمہ** روایت ہے سہل ابن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ لوگ خیر سی رہنگی جبتک جلد روزہ کھولا کرینگے **ف** اسباب ابی ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنی سہل ابن سعد کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسیکو اختیار کیا ہی علما نی وغیرہم نی کہ مستحب کہتے ہین جلد روزہ کھولنی کو اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحق **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل احب عبادی الی اعجلھم فطرا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نی میرے سب بندون مین پیارا میرا وہی بندہ ہی جو بہت جلد روزہ کھولتا ہو **روایت** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نی انسے ابو عاصم و ابو المغیرہ نی انہون نی اوزاعی سی مانند حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسےنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الفطر و

وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى **ترجمہ** روایت ہے ابی عطیہ سے کہا آئی ہم اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس سو کہا ہمنے ای مومنوں کی ماں دو مرد ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہی اور نماز بہی اول وقت پڑہتا ہی اور دوسرا تاخیر کرتا ہی افطار اور نماز مین پوچہا حضرت عائشہ نے کون روزہ جلدی کھولتا ہی اور اول وقت نماز پڑہتا ہی کہا ہمنے عبداللہ بن مسعود فرمایا حضرت عائشہ نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کرتی تہی اور دوسرے جو تاخیر کرتی ہین وہ ابو موسی ہین **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عطیہ کا نام مالک ابن عامر ہمدانی ہی اور مالک بن عامر ہمدانی بہی کہتے ہین اور صحیح یہی ہی **باب** مَاجَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ باب اس بیانمین کہ سحر بہت آخروقت کہانا مستحب ہے **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً **ترجمہ** روایت ہے زید ابن ثابت سی کہا سحری کہائی ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پہر کہڑی ہوگئی صبح کی نماز پر پوچہا راوی نے کتنی دیر گزری کہانی اور نماز کے بیچمین کہا پچاس آیتون کے برابر **روایت** کی ہمسے ہناد نی اُنسے وکیع نی اُنہون نے ہشام سی مانند حدیث مذکور کی مگر اُسمین کہا راوی نے قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ اٰيَةً یعنے قرأت کا نظر دیا ہی اور مطلب وہی ہی اس باب مین حذیفہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث زید ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق بہی یہی کہتے ہین کہ تاخیر کرنا سحری مین مستحب ہے

باب مَاجَاءَ فِيْ بَيَانِ الْفَجْرِ باب صبح صادق کی تحقیق کے بیانمین **عن** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ **ترجمہ** روایت ہے قیس ابن طلق بن علی سی کہا انہون نے روایت کی مجہسے میری باپنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہاتی پیتے رہو یعنی شب رمضان مین اور نہ اٹہاوی تمکو کہانی پہی کہتی اوپر چڑہتی ہوئی صبح یعنی جو شمال نیزی کی سیدہی سفیدی زمین مشرق سی اوپر چڑہتے ہی وہ صبح کاذب ہے اُسکو دیکہکر کہانا نچہوڑو اور کہاتی پیتے رہو یہانتک کہ سامنی آوی تمہاری چوڑی روشنی صبح کی کہ جسمین سرخی ہوتی ہے **ف** اس باب مین عدی ابن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے طلق ابن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام نہین روزہ دار پر کہانا پینا تبتک ظاہر نہو چوڑی روشنی صبح کی یعنے جو کنارہ مین مشرق کے پہیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل اور یہی کہتے ہین تمامی علما **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سحری کہانی سی تمکو بلال کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنے صبح کاذب ولیکن باز رکہے تمکو کہانی سے کنارون مین پہیلتی ہوئی فجر **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے

باب مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْعُقُوْبَةِ لِصَائِمٍ باب روزہ دار غیبت کری اُسکی برائی کے بیانمین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزی مین بہتان کرنا اور جہوٹی واہی باتین اور اُسپر عمل نچہوڑے تو اللہ کو کچہہ پروا نہین اُسکے کہانا پینا چہوڑنی کی **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ السُّحُوْرِ باب سحر کہانیکی فضیلت کے بیانمین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سحر کہاؤ اسلئی کہ سحر کہانی مین برکت ہے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض ابن ساریہ اور عتبہ بن عبد اللہ اور ابی الدرداء سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے انس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزون مین فقط سحر کہانی کا فرق ہے روایت کی ہمسے یہ حدیث قتیبہ نی اُنسے لیث نے اُنہون نے موسی بن علی سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولی ہین اُنہون نے عمرو بن عاص سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مصر کی لوگ کہتی ہین کہ موسی بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والی کہتے ہین موسی بن علی اور موسی بیٹی ہین علی بن رباح لخمی کے

باب مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ باب اس بیانمین کہ سفر مین روزہ رکہنا خوب نہین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پہر آپنے روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچے کراع غمیم مین کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینی کی بیچ مین اور روزی کہی لوگون نے بہی آپکے ساتہ سو

روزہ نہیں کیا حضرت سے روزہ گرانی ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپکے کام کو یعنی آپ اگر افطار کریں تو اور لوگ بھی افطار کریں سو آپنے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کی بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپکی طرف سو بعضوں نے روزہ کھول ڈالا اور بعضوں نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بعضے لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپنی وہ نافرمان ہیں **ف** اسباب میں کعب ابن عاصم اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ یعنے روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علما کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہانتک کہ بعضوں نے کہا کہ اگر رکھی تو پھر دوبارہ رکھنا چاہئے اور احمد اور اسحٰق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائی صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھی اور یہہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کری تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور عبد اللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہہ جو فرمایا حضرت نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپکو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنی کی تو آپنے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہہ اُنکے حق میں ہی جبکا دل اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نکری اور وہ شخص کہ جو روزہ رکھنی کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزی کی تو روزہ رکھنا اُسکا مجھے بہت پسند ہی **باب** مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ باب اس بیانمیں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جایز ہی **عن** عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَکَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنی کو سفر میں اور حمزہ بی درپی روزی رکھا کرتی تھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہو تم روزہ رکھو اور چاہو افطار کرو **ف** اسباب میں انس بن مالک اور ابی سعید اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور ابی الدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی ہی تو **کہا** ابو عیسےٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہی صحیح ہی **عن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا یُعَابُ عَلَی الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَی الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ سفر کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ تھا کوئی روزہ رکھنی والی کی روزی کو اور نہ افطار کرنیوالی کے افطار کو **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ کَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّهٗ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی ہوتی اور بی روزہ بھی سو عیب نہ ہوتا بی روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بی روزہ پر اور سب جانتی تھی کہ جسکو طاقت ہو اور روزہ رکھی تو خوب ہے اور جسکو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھی وہ بھی خوب ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِی الْاِفْطَارِ باب اس بیانمیں کہ لڑنیوالیکو بھی روزہ نہ رکھنا چاہئے **عن** مَعْمَرِ بْنِ اَبِی حُمَیْدَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ عَزْوَتَیْنِ بَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحَ فَاَفْطَرْنَا فِیْهِمَا **ترجمہ** روایت ہے معمر بن ابی حمیدہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیب سے روزہ رکھنی کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جہاد کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہمنے ان دونوں لڑائیوں میں **ف** اسباب میں ابی سعید سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابی سعید خدری سے کہ حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑتی تھے اور مروی ہے حضرت عمر خطاب سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلی کے وقت اور بعض علما بھی یہی کہتی ہیں **باب** مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْاِفْطَارِ لِلْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ باب اس بیانمیں کہ حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو افطار جایز ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ یَتَغَدّٰی فَقَالَ اُدْنُ فَکُلْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَآئِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّیَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّیَامَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کِلَیْهِمَا اَوْ اَحَدَهُمَا فَیَا لَهْفَ نَفْسِیْ اَنْ لَا اَکُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے جو ایک مرد صحابی ہیں بنی عبد اللہ بن کعب کی قبیلے سی اور یہ وہ انس نہیں ہیں جو خادم ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے

پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سو پایا میں نے اُنکو صبح کا کھانا کھاتی ہوئے سو فرمایا آپنی نزدیک آؤ اور کھاؤ عرض کیا میں نے میں روزہ سے ہوں فرمایا آپنی قریب آؤ
میں روزہ کا حال بیان کرون راوی کو شک ہے کہ حضرت نے صوم فرمایا یا صیام مغی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہی آدھی نماز کو مسافر سی اور حاملہ یا دودھ پلانیوالی عورت سے
روزہ کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام اور قسم ہی اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی دونو کا ذکر کیا یعنی حاملہ و مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ
کہا یا کہا نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **ف** اسباب ہیں ابی اُمیہ کے پہلے ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث انس بن مالک کعبے کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس
ایک حدیث کے اور اسپر عمل ہے بعض علما کا اور بعضوں نے کہا حاملہ اور دودھ پلانیوالی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روز کے بدلی صدقہ فطر کی برابر کہا ابھی کسی فقیر کو کھلاوین اور سفیان
ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی یہی کہتی ہیں اور بعضے کہتی ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھلاوین پھر قضا اُپر واجب نہیں اور اگر چاہیں تو قضا کریں یعنی پھر کھانا کھلانا ضرور نہیں اور
اسحاق بھی یہی کہتی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ باب مُردے کی طرف سے روزہ رکھنی کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ
اللَّهِ أَحَقُّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مر گئی ہے اور اُسپر دو مہینے کی پی در پی
روزے ہیں یعنی کفارہ کی فرمایا آپنے بھلا دیکھو تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی عرض کیا اُنہی ہاں فرمایا آپنی تو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرنا چاہئی **ف** اسباب میں بریدہ
اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی **روایت** کی ہے ابو کریب نے اُنسی ابو خالد احمری اُنہون نی روایت کی اعمش سی اسی اسناد
سی حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نی اور لوگون نے بھی ابی اعمش سے مثل روایت ابو خالد کی روایت کی ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے اور روایت کی ابو معاویہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث اعمش سے اُنہون نے
مسلم بطین سے اُنہون نے سعید بن جبیر سی اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہیں ذکر کیا اُنہین سلمہ بن کہیل اور نہ عطا اور نہ مجاہد سے روایت ہوئی **باب**
مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ باب کفارہ صوم کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ
يَوْمٍ مِسْكِينًا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو مر جاوی اور اُسپر روزے ہون مہینے کے مہینے کی تو کھلاوے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو
یعنی اُسکا وارث کھلاوے **کہا** ابو عیسےٰ نے عبد اللہ بن عمر کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتی مگر اسی سند سی اور صحیح ابن عمر سی اسکا موقوف ہونا ہی یعنے اُنہین کا قول ہی نہ آنحضرت
کا اور اختلاف ہے علما کا اسمین تو بعضون نے کہا میت کیطرف سے روزہ رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتی ہیں کہ اگر اُس میت پر نذر کی روزے ہیں تو اُسکی طرف سے روزہ رکھین اور
اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلاوین اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کیطرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث شوار کی بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے **باب**
مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ باب اُس صائم کے بیان میں جسکو قی آجاوی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ
لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزون ہی روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا ایک حجامت
دوسرے قی تیسرے احتلام **کہا** ابو عیسےٰ نے ابی سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہی اور روایت کی ہے عبد اللہ بن زید بن اسلم اور عبد العزیز بن محمد اور کئی لوگون نے یہ حدیث زید بن اسلم سی مرسلاً اور
ذکر نہیں کیا اُسمین ابی سعید کا اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سُنا میں نے ابو داؤد سجزی سی کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن اسلم کو تو کہا اُنہون نے اُنکی
بھائی عبد اللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ اُنسے غنیمت ہیں اور سُنا میں نے محمد بخاری سے ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ سے کہ کہا علی نی عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبد الرحمن
بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبد الرحمن سے کچھ روایت نہیں کرتا **باب** مَا جَاءَ فِيمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا باب اسکے بیان میں جو روزہ میں قصداً قی کرے **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسکو خود بخود قی آجاوے روزے میں تو اُسکے اُپر قضا واجب نہیں اور جسنی قصداً قی کی تو وہ روزے کی قضا کرے **ف** اسباب ہیں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید کے
روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسی کو مروی ہو ہشام سی اُنہون نے روایت کی ہوا بن سیرین سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مگر عیسےٰ بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اُس روایت کو محفوظ نہیں جانتا **کہا** ابو عیسےٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند و نسی ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسناد اسکی صحیح نہیں اور مروی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنا اسکے یہ ہیں کہ رسول

صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ بھول تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضی روایتون مین اسی تفسیر صحابہ وغیرہ کی نزدیک ابی ہریرہ کی حدیث پر عمل ہے مگر روزہ دار کو جب خود بخود قے آجاوے تو اُسپر قضا نہین اور جو قصداً کرے تو قضا ہی ہے کہتے ہین شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَ يَشْرَبُ نَاسِيًا باب اُس روزہ دار کی بیان مین جو بھولسے کچھ کھا پی لی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھالی یا پیلی بھولسے روزے مین تو روزہ نہ توڑے اسلئے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا **وفیہ** کی ہمسے ابوسعید نے اُنسے ابواُسامہ نے اُنہون نے عوف سے اُنہون نے ابن سیرین اور خلاس سے اِن دونون نے ابوہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس حدیث کی یا مانند اُسکے اور اسباب ابی سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی یہی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے ابوہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے مین کچھ بھولسے کھا لیوے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا باب اُسکے بیان مین جو رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالی یا نہ رکھی ایکدن بھی رمضان کے بغیر عذر اور سوا بیمار کے تو اُسکے برابر کبھی ثواب نہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھی **کہا** ابوعیسےٰ نے ابوہریرہ کی اسحدیث کو ہم نہین جانتی مگر اسی سند سے اور سنا ہمنے محمد بخاری سے کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور اُنکی کوئی روایت ہم نہین جانتے سوا اس حدیث کے **باب** مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ باب رمضان کا روزہ توڑنیکی کفارے مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحْدٌ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ مین ہلاک ہوگیا آپنے فرمایا کسنے ہلاک کیا تجھکو عرض کیا اُسنے صحبت کر بیٹھا مین اپنی عورت سے رمضان مین آپنے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہی اُسنی کہا نہین فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے درپے رکھ سکتا ہی کہا نہین فرمایا ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا سکتا ہی کہا نہین آپنے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ٹوکرا کھجورونکا کہ اُسکو عرب مین عرق کہتے ہین سو فرمایا آپنے صدقہ دی اِسکو تو اُسنے عرض کیا کہ مدینے کے دونون کالی پہاڑون کے درمیان مجھسے زیادہ کوئی فقیر نہین کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئے کچلیان مبارک آپکی اور فرمایا آپنے لیجا اِن کھجورونکو اور آپنے گھر والونکو **ف** اسباب ہین ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی یہ روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے ابوہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اُس شخص کے حق مین جو روزہ توڑ ڈالی جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اُسمین علما کا اختلاف ہے بعضون نے کہا اُسپر قضا ہی ہے اور کفارہ بھی ہے اور اُنکے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہی اور یہی قول ہے اسحاق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضون نے کہا اُسپر قضا ہے کفارہ نہین اسواسطے کہ کفارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط جماع مین مروی ہے اور کھانے پینے مین کفارہ آنحضرت سے مروی نہین اور کہتی ہین کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ مشابہت نہین اور اِن دونونکا ایک حکم نہین ہوسکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد سے جسنی روزہ کھول ڈالا تھا اِن کھجورونکو لیجا اور کھلا اپنے گھر والونکو اسمین کئی احتمال ہین ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہی جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا صدقہ نے اُسکو دیا اور اُسنے عرض کیا کہ کوئی مجھسے زیادہ محتاج نہین تو حضرت نے یہی فرمایا کہ لیجا اور اپنے گھر والونکو کھلا اسلئے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہی کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اُسپر نہین رہتا دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے **باب** مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ وَالصَّائِمِ باب روزے مین مسواک کرنیکے بیان مین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے بے گنت دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے مین مسواک کرتے ہوئے **ف** اسباب ہین حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مسواک کرنہین کچھ مضائقہ نہین جب بعد زوال ہو لیکن بعضے علما نے روزہ دار کو ہر گھڑی کے

ف ۱۲۶ (۱۲۷)

مسواک کرنا مکروہ کہا ہی کہ اُسمیں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہی اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہی اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ روزہ میں سُرمہ لگانیکی بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا ایک مرد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دُکھتی ہین کیا سرمہ لگاؤنمین روزی مین آپنے فرمایا ہان **ف** اسباب مین ابو رافع سی بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسےنے انس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہین اور اسباب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کوئی روایت صحیح نہین اور ابو عاتکہ ضعیف ہین اور اختلاف ہے علما کا روزہ مین سرمہ لگانی مین سو بعضون نے مکروہ کہا ہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جایز کہا بعضون نے اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ باب روزہ مین بوسہ لینی کے بیان مین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے رمضان کے مہینے مین **ف** اسباب مین عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابو ہریرہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے حدیث حضرت عائشہ کی حسن بھی صحیح ہے اور اختلاف ہے علما صحابہ و غیرہم کا بوسہ لینی مین روزی کی حالتمین تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑہی کو بوسہ لینی کی اور جوانکو نہین اس خیال سی کہ کہین بیقرار ہوکر صحبت کر بیٹہی اور مباشرت یعنے ساتہ لیٹنا اور بوس وکنار تو اُنکے نزدیک بہت بُرا ہی اور بعض علما نی کہا ہی کہ بوسہ لینے سی ثواب روزیکا گہٹ جاتا ہی اور روزہ جاتا نہین اور اُنکے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بیقرار ہوکی صحبت نکر بیٹہیگا تو بوسہ لینا جایز ہے اور جب اطمینان نہو تو نہ لینا چاہیی تا نجولی حفاظت ہو روزیکی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ باب روزی مین بوس وکنار کی بیان مین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتہ بوس وکنار کرتی تہی تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو مین رکہنی والی تہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہی بی بی کی اور ساتہ لیٹتی تہی روزہ مین اور تم سب سے قابو مین رکہنی والی تہی اپنی شہوت کو **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لِاِرْبِهٖ کے یہ ہین کہ بہت روکنی والی تہی اپنی نفس کو **باب** مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُعَزِّمْ مِنَ اللَّيْلِ باب اس بیان مین کہ اُسکا روزہ درست نہین جو نیت نکری رات سی **عن** حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حفصہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نیت نکری روزی کی صبح سے پہلے سے تو اُسکا روزہ ہی نہین **کہا** ابو عیسےنے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتی مگر اسی سند سی اور موقوف ہے بواسطہ نافع کی ابن عمر سی اُنمین کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہی اور بعضون نے فرمایا کہ جو نیت نکری روزی کی رات سے اُسکا روزہ ہی نہین تو بعضون کی نزدیک مراد اُسی سے رمضان کے یا قضائی رمضان کے یا نذر معین کے روزی مین کہ اُسمین اگر رات سی نیت نکری تو روزہ درست ہی نہین ہوتا اور نفل روزی مین تو بعد صبح کی بہی نیت کرنا جایز ہے اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ فِيْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ باب نفل روزہ توڑ ڈالنی کے بیان مین **عن** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سی کہا کہ مین بیٹہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائی کوئی چیز پینے کی پس آپنے پی یہہ وہی مجہکو اور پی لی مین نے سو عرض کیا مین نے کہ مین نے گناہ کیا پس مغفرت مانگیی میرے لیے سو فرمایا حضرت نے کیا گناہ کیا تمنی کہا مین نے مین روزی سے تہی اور روزہ توڑ ڈالا مین نے تو پوچہا آپنے کیا روزہ قضا کا تہا کہا مین نے نہین فرمایا آپنی تو کچھ مضائقہ نہین **ف** اسباب مین ابی سعید اور عائشہ سی بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث مین گفتگو ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما ہی صحابہ و غیرہم کا کہ کہتی مین نفل روزہ رکہنی والا اگر توڑ ڈالی تو اُسپر قضا واجب نہین مگر اپنی خوشی سے کرے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق اور شافعی کا **حدثنا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدَّثَنِيْ اُمُّ هَانِئٍ فِيْ حَدِيْثِيْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهَا جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ

وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ ترجمہ روایت کی ہم سے محمد ابن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی نے انہوں نے شعبہ نے انہوں نے سماک ابن حرب سے کہتے تھے میں نے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے یہ بھائی ہیں اس سے جو سب سے بہتر تھا انکی اولاد میں اور نام اسکا جعدہ تھا اور ام ہانی انکی والدہ تھیں سو روایت کی انہوں نے اپنی والدہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپنے اور دیا انکو سو پی لیا ام ہانی نے اور کہا یا رسول اللہ میں روزہ سے تھی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھنے والا امانت دار ہی اپنی ذات کا چاہی روزہ رکھے چاہی افطار کر دیوے صیاما متقردیکھی کہا شعبہ نے کہا میں نے سماک ابن حرب سے کیا تمنے سنا ہی ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھکو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے **ف** اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت کی ہارون سی جو نواسی ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سی اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور اصح روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے ابوداؤد سی اور کہا امین نفسہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور محمود کے سوا اور لوگوں نے روایت کی ابوداؤد سی اور کہا امین او امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرت نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سند و لفظ سی شعبہ سی کہ حضرت نے امین نفسہ فرمایا یا امین نفسہ راوی کو شک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اور فرمایا کچھ کھانا ہی تمہاری پاس کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپنے میں روزے سی ہوں **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَاَكَلَ فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے میرے پاس تو کہتے اور فرماتی کہ تمہاری پاس کچھ کھانا ہی او کہتی میں کہ نہیں تو آپ فرماتی کہ میں روزی سے ہوں کہا حضرت عائشہ نے سو ایکدن آئی حضرت میرے پاس اور پوچھا اسیطرح سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آیا ہی ہمارے پاس ہدیہ کہانی کا سو فرمایا آپنے کیا چیز ہی عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپنے صبح سی تو میں نے نیت کی تھی روزی کی کہا حضرت عائشہ نے پھر کھایا آپنے اسکو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** کہتا ہے حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور گھی ملا کر پکاتی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالی اسپر قضا واجب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی کہا انہوں نے میں اور حفصہ دونوں روزے سی تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھایا ہمنے اسمیں سے پھر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھ سے پہلے کہہ بیٹھیں حفصہ کہ وہ تو اپنے باپ کے بیٹی تھیں یعنے جیسے انکے باپ حضرت عمر نطاب ہوشیار اور تیز تھے ویسی ہی یہ ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلی حضرت سے پوچھنے لگیں اور کہا یا رسول اللہ ہم دونو روزی سے تھے اور سامنے آگیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اسکو پس کھایا ہمنے اسمیں سے سو فرمایا آپنے روزہ رکھو اسکے عوض میں ایکدن **کہا** ابو عیسےٰ نے روایت کی صالح ابن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اسی کے مثل اور روایت کی مالک ابن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد ابن سعد اور کئی حافظان حدیث نے زہری سی انہوں نے حضرت عائشہ سی مرسلاً اور ذکر نکیا اسمیں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہی اسلئے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی ہی تمسی عروہ نے حضرت عائشہ سی کہا انہوں نے نہیں سنا میں نے عروہ سی اسبابمیں کچھ ولیکن سنی ہی میں نے سلیمان بن عبد الملک کے عہد خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ایسوں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی **روایت** کی ہمسے یہ حدیث علی بن عیسےٰ بن یزیدی جو بغداد میں رہتے ہیں نے روح بن عبادہ نی اسنے ابن جریج نی اور گئی ہے ایک قوم علمائی صحابہ و غیرہم سی اس حدیث کیطرف اور کہتی ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالی اسپر قضا ہی اور یہی قول ہی مالک بن انس کا **باب** مَا جَاءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ باب شعبان میں لتے روزی کہی کے بیان میں کہ رمضان سے ملحق ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پی در پی دو مہینے کے روزی رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزی کہتی تھی **ف** اسبابمیں حضرت عائشہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے ام سلمہ کے حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سی بھی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ سی کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں

شعبان سی زیادہ روزے رکھتی ہمیشہ ہی کہتی شعبان مگر تھوڑے دن بلکہ پورے مہینے **روایت** کیے ہمیں ہناد نے انہوں نے نقل کیے عبدہ سی انہوں نے محمد بن عمرو سی انہوں نے ابوسلمہ سی انہوں نی عائشہ سی انہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنضر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سی انہوں نی حضرت عائشہ سی محمد بن عمرو کیسی روایت اور مروی ہی ابن مبارک سی اس حدیث کی تفسیر مین کہ یہ قاعدہ عرب کا ہی کہ جب کوئی اکثر دنون مین مہینے کی روزی رکھتا ہی تو بولتی ہین سارے مہینے کی روزی رکھی اور کہتی ہین کہ فلانی شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اُسنی کہا نا بھی کہا یا اور بھی کام کیے ہون مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہین ابن مبارک کہتے ہے یہ دونون حدیثین ایک ہی ہین اور مطلب اسکا یہی ہی کہ شعبان کی اکثر دنون مین روزی رکھتی تھے نہ یہ کہ کامل مہینا روزی رکھین **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصوم فی النصف الباقی من شعبان لحال رمضان باب اس بیان مین کہ نصف آخر شعبان مین رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزی رکھنا مکروہ ہین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب باقی رہ جاوے آدھا مہینا شعبان کا تو روزہ نہ رکھو **کہا** ابوعیسے نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہی صحیح ہے اور اسکو ہم نہین پہچانتی مگر اسی سند سی اور اسی لفظ سی اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہین کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہی آدھا مہینا تو روزی رکھنا شروع کری رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے بھی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مشابہ ہی اُنکے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی لا تقدموا شھر رمضان بصیام الا ان یوافق ذلک صوما کان یصومہ احدکم یعنے نہ استقبال کری کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھکر مگر یہ کہ اتفاق موافق روزی کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم مین کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جاوے **باب** ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان باب شعبان کی پندرھوین شب کے بیان مین ++ **عن** عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فخرجت فاذا ھو بالبقیع فقال کنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قلت یا رسول اللہ انی ظننت انک اتیت بعض نسائک فقال ان اللہ تبارک وتعالی ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ ایکشب گم کیا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلی مین یعنی حضرت کی تلاش مین پس وہ بقیع مین تھے سو فرمایا آپنی توڑتی تھی کہ ظلم کری اللہ اور رسول اُسکا تجھ پر کہا مین نے یا رسول اللہ مین نے جانا کہ آپ گئے ہین کسی بیوی پاس سو فرمایا آپنی اللہ تبارک و تعالی اُترتا ہی پندرھوین شب مین شعبان کی دنیا کو آسمان کی طرف سو بخشتا ہی بندہ نکو قبیلہ بنی کلب کے بکریون کے بالون کے عدد سی زیادہ **ف** اسباب ابی بکر صدیق سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نی حضرت عائشہ کی حدیث کو ہم نہین جانتے مگر اسی سند سی حجاج کی روایت سے اور سنا مین نے محمد بخاری سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتی تھے یحیی بن کثیر کو سماع نہین عروہ سی اور کہا محمد بخاری نے حجاج کو بھی سماع نہین یحیی بن کثیر سے **باب** ماجاء فی صوم المحرم باب محرم مین روزہ رکھنی کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد صیام رمضان شھر اللہ المحرم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی سب روزون سے افضل رمضان کے روزون کے بعد محرم کے مہینے کی روزے ہین جو اللہ کا مہینا ہے **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **عن** النعمان بن سعد عن علی قال سألہ رجل ای شھر تامرنی ان اصوم بعد شھر رمضان فقال لہ ما سمعت احدا یسأل عن ھذا الا رجلا سمعتہ یسأل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا قاعد عندہ فقال یا رسول اللہ ای شھر تامرنی ان اصوم بعد شھر رمضان قال ان کنت صائما بعد شھر رمضان فصم المحرم فانہ شھر اللہ فیہ یوم تاب اللہ فیہ علی قوم ویتوب فیہ علی قوم آخرین **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہین علی سے کہا اُسنے پوچھا حضرت علی سے ایک مرد نی اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزہ کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علی نی مین نی نہین دیکھا کسیکو یہ پوچھتے ہوی مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مین اُنکے پاس بیٹھا تھا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ کس مہینے کے روزہ کا حکم کرتے مین بھی آپ بعد رمضان کے یعنے بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہین فرمایا آپنے اگر تجھکو بعد رمضان کے روزہ رکھنا ہی تو روزے رکھ محرم مین اسلیے کہ وہ مہینا اللہ کا ہی اُسمین ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اُسی مہینے مین نجات دی اُنہین فرعون سے اور رجوع ہوویگا دوسری قوم پر شدید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی صوم یوم الجمعۃ باب جمعے کی دن روزہ رکھنی کے بیان مین **عن** عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شھر ثلثۃ ایام وقل ما کان یفطر یوم الجمعۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتی تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخون مین اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپنے نی رکھے نہون **ف** اسباب ابن عمر اور ابی ہریرہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے عبداللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نی علماء

جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہی فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اُسکے ایکدن پیشتر اور نہ ایکدن بعد روزہ رکھے کہا ابوعیسٰی نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سی اور مرفوع نہیں کی **باب** مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ باب اس بیانمیں کہ فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ رکھی فقط جمعہ کے دن بلکہ ملا لیوے ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے **ف** اسباب میں علی اور جابر اور جُنادہ ازدی اور جُویریہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو سی بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے ابوہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتی ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جبتک کہ ایکدن پہلا یا پچھلا اُسکے ساتھ نہ ملاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق **باب** مَاجَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ باب ہفتے کے دن روزہ رکھنی کے بیانمیں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بسر سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نرکھو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تمپر اگر نپاوی کوئی شخص کچھ کہا نیکو مگر چہال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اُسیکو چبا لیوے ادنی ہے ہو تو لہا لی اور روزہ نرکھی کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہیت سے یہ ہی کہ خاص مقرر کر لیوے ہفتے کے دن روزہ رکھنی کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی **باب** مَاجَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ باب دوشنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکھنی کے بیانمیں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکھتی تھے دوشنبے اور پنجشنبے کو **ف** اسباب میں حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سی بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حضرت عائشہ کی حدیث حسن ہے اور اس سند سی غریب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینے مین روزی کہتے ہفتے اور یکشنبی اور دوشنبی کو اور دوسرے مہینے مین سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نی یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیش ہوتی ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی مین دوشنبی اور پنجشنبے کی دن سو دوست رکھتا ہون مین کہ جب میرے عمل پیش ہون تو مین روزی سے ہون کہا ابوعیسٰی نے ابوہریرہ کی حدیث اس باب مین حسن ہے غریب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي صَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ باب چارشنبی اور پنجشنبے کی دن روزہ رکھنی کے بیانمیں **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءٍ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَطْرَتَ **ترجمہ** روایت ہی عُبَیداللہ مسلم قُرشی سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا اُنکے باپ نے مین نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی صوم دہر یعنی تمام سال روزہ رکھنی کو سو فرمایا آپنے تیرے گھر کی لوگونکا بھی حق ہے تجھپر یعنے ہمیشہ روزہ رکھنی سے بسبب ضعف کی اُنکا حق ادا نہو سکیگا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اُسکی نزدیک ہے یعنی شہر شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چہارشنبی اور پنجشنبے کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنے ثواب پوری سال کے روزونکا ملا اور افطار بھی ہوا **ف** اسباب میں عائشہ سی بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے ہارون ابن سلیمان سی اُنہون نے مسلم بن عبیداللہ سی اُنہون نے اپنے باپ سے **باب** مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ باب عرفی کے دن روزہ رکھنی کے ثواب کے بیانمیں **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو عرفی کے دن روزہ رکھی تو مجھے اُمید ہے اللہ سے کہ بخشدیوی گناہ اُسکے ایک سال پہلے کے اور ایکسال بعد کے **ف** اس باب میں ابی سعید سی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہی علمانی عرفی کا روزہ مگر جب عرفات مین ہو تو مستحب نہین اور عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہین **باب** مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ باب اس بیانمیں کہ عرفی کے دن روزہ مکروہ ہی جب عرفات مین ہووے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نوہ نہین رکھا عرفات مین کہ عرفی کا دن تھا اور بھیجا اُنکے پاس اُم فضل نے دودھ تو پی لیا **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور اُم فضل سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے ابن عباس کی

عاشورے کی روزے کا ثواب عاشورہ کی روزہ ہی نہ رکھنا عاشورہ کونسے دن ہوتا ہے ذی الحجہ کے پہلے دسے مین روزہ رکھنا

حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سی کہ کہا اُنہون نے حج کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تو روزہ نہ رکھا اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر حج کیا مین نے ابوبکر کی ساتھ تو اُنہون نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمر کی ساتھ تو اُنہون نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ مستحب کہتے ہین روزہ نہ رکھنے کو عرفات مین تاکہ طاقت رہی دعا کی اور بعض علما نی روزہ رکھا ہی ہے عرفات مین **عن** ابن ابی نجیح عن ابیہ قال سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن نجیح سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا پوچھا ابن عمر سی عرفے کے دن روزہ رکھنی کو عرفات مین فرمایا اُنہون نے حج کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنے عرفے کے دن اور حج کیا مین نے حضرت ابوبکر کی ساتھ سو روزہ نہ رکھا اُنہون نے اور حضرت عمر کی ساتھ سو روزہ نہ رکھا اُنہون نے اور حضرت عثمان کی ساتھ سو روزہ نہ رکھا اُنہون نے اور مین نہ روزہ رکھتا ہون اور نہ حکم کرتا ہون روزی کی نہ منع کرتا ہون اُس سی کہا ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہے اور ابونجیح کا نام یسار ہی اور سُنا ہی اُنہون نے ابن عمر سی اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سی بھی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ ایک مرد سی دو ابن عمر سی **باب** مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ باب عاشورے کی دن روزہ رکھنے کی رغبت دلانی کی **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روزہ رکھنا عاشورے کی دن ایسا گمان کرتا ہون مین اللہ سی کہ کفارہ کردے اگلے سال کی گناہون کا **ف** اسباب مین علی اور محمد ابن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسما اور ابن عباس اور ربیع بنت معوذ بن عفرا اور عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی سی روایت ہے اور عبدالرحمن بن سلمہ اپنے چچا سی روایت کرتے ہین اور عبداللہ بن زبیر سی بھی روایت ہے اور مذکور ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنی رغبت دلائی روزی پر عاشورے کی **کہا** ابوعیسے نی ہم نہین جانتی کسی روایت مین کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روزہ عاشورے کا کفارہ ہے ایکسال کی گناہون کا مگر روایت مین ابی قتادہ کی اور اسی روایت کی قایل ہین احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِهٖ صَوْمَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ باب اس بیان مین کہ عاشورے کی دن روزہ نہ رکھنا بھی جایز ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی فرمایا عاشورے کی دن روزہ رکھتی تھے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اور آنحضرت بھی روزہ رکھتی تھے پھر جب آئی مدینہ مین تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگون کو اُس روز کیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہی اور عاشورے کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہی روزہ رکھی اور جو چاہی نہ رکھی **ف** اسباب مین ابن مسعود اور قیس ابن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نی اسی حدیث پر حضرت عائشہ کی عمل ہے علما کا اور یہی حدیث صحیح ہی کہتی ہین کہ روزہ عاشورے کا واجب نہین جسکا جی چاہی رکھی اسلیے کہ فضیلت اُسکی مذکور ہو چکی **باب** مَا جَاءَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ باب اس بیان مین کہ عاشورا کب ہے **عن** الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيَّ يَوْمٍ اَصُوْمُهٗ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ اَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے حکم بن اعرج سی کہا گئی مین ابن عباس کے پاس اور وہ تکیہ لگائی تھی اپنی چادر پر زمزم کی پاس کہا مین نے خبر دو مجھکو عاشورے کے دن کی کہ روزہ کیونکر مین اُسکی سو فرمایا اُنہون نے جب تو چاند دیکھی محرم کا تو تاریخین گنا کر پھر نوین تاریخ کی صبح سی روزہ رکھ کہا مین نے ایسے ہی روزہ رکھتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اُنہون نے ہان **عن** ابن عباس قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی عاشورے کے دن دسوین تاریخ روزہ رکھنی کا یعنے عاشورا دسوین تاریخ ہی **کہا** ابوعیسے نی ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف ہے علما کا عاشورے کی دن مین بعضون نے کہا نوین تاریخ ہی اور بعضون نے دسوین اور مروی ہے ابن عباس سے کہ اُنہون نے کہا روزہ رکھو نوین اور دسوین کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قایل ہین شافعی اور احمد و اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ باب ذی الحجہ کی عشرہ اول مین روزہ رکھنے کی بیان مین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سی کہا اُنہون نے مذکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھتی ہوئی پہلی دہی مین ذی الحجہ کی کبھی **کہا** ابوعیسے نی ایسا ہی روایت کیا ہی کئی لوگون نی اعمش سے اُنہون نی ابراہیم سی اُنہون نی اسود سی اُنہون نی عائشہ سی اور روایت کی ثوری و غیر واحد نی یہ حدیث منصور سی اُنہون نی ابراہیم سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے مذکہا روزہ رکھتی ہو ذی الحجہ کی پہلے دہی مین اور روایت کی ابوالاحوص نی منصور سی اُنہون نی ابراہیم سی اُنہون نی حضرت عائشہ سی امور

نہین ذکر کیا اُسمین اُسود کا اور اختلاف کیا ہی منصور کی روایت مین اور روایت الاعمش کے زیادہ صحیح ہی اور متصل الاسناد کہا یعنے ابو عیسے نے سنا مین نے ابا بکر محمد ابن ابان ہی کہتی تہی سنا مین نے وکیع سی کہتی تہے الاعمش منصور سی زیادہ یاد رکہنی والی ہین ابراہیم کی روایت کو **باب** مَاجَاءَ فِي الْعَمَلِ فِي الْأَيَّامِ الْعَشْرِ باب نیک عملون کے بیان مین جو عشرہ ذی الحجہ مین ہوون **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی دنو نمین نیک عمل اللہ کو ایسی پیاری نہین جیسے ذی الحجہ کی عشرۂ اول مین پیارے مین سو عرض کیا یا رسول اللہ اور جہاد بہی اللہ کے راہ مین یعنے اگر جہاد بہی اور دنو نمین کرے تو ایسا پیارا نہوگا جیسے عشرۂ ذی الحجہ کی عمل پیارے مین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد بہی نہین مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچہہ لیکر نہپرے یعنے سب اللہ کی راہ مین خرچ کردی **ف** اسبابمین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کوئی دن دنو نمین سے پیارا نہین ہے اللہ تعالی کیطرف کہ عبادت کیجاے اُسکی اُسمین عشرۂ ذی الحجہ سی زیادہ برابر ہوتا ہی روزہ ہر دنکا اُسکے دنو سے سانہ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت سے مسعود بن واصل کے کہ وہ روایت کرتی ہین نہاس سے اور پوچہا مین نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ پہچانا اُسکو اسطرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہ ہی سے وہ روایت کرتی ہین سعید بن مسیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا کچہہ اسمین کا مضمون **باب** مَاجَاءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ باب شوال کے چہہ روزون کے بیان مین **عن** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزے رکہی رمضان کے پہر بعد اُسکے چہہ روزے شوال کے تو یہ پورے سالکی روزے ہین یعنی باعتبار ثواب کے **ف** اسباب مین جابر اور ابو ہریرہ اور ثوبان سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو ایوب کے حسن ہی صحیح ہی اور مستحب کہا ہی ایک گروہ نی ان چہہ روزونکو شوال کی اسی حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے مین تین روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضے روایتونمین کہ ان روزونکو رمضان سے ملا کر رکہے یعنی عید کے بعد پے در پے رکہ لیوی اور اختیار کیا ہی ابن مبارک نے کہ چہہ روزے مہینے کے سر پر ہون اور یہی مروی ہے اُنسی کیا گر اس مہینے مین متفرق رکہ لے تو بہی جایز ہے **کہا** ابو عیسے نی اور روایت کی یہ حدیث عبد العزیز بن محمد نی اُنہون نے صفوان بن سلیم سی اور سعد بن سعید سی اُنہون نے عمر بن ثابت سے اُنہون نے ابو ایوب سے اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کی شعبہ نے و فارن عمر سی اُنہون نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بہائی ہین یحیی بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید مین گفتگو کی ہے اُنکی قلت حافظہ کے سبب سے **باب** مَاجَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ باب ہر مہینے مین تین روزے رکہنی کے بیان مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ أُصَلِّيَ الضُّحٰى **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا اُنہون نے اقرار لیا مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تین باتونکا ایک یہ کہ نہ سوون مین بغیر تر پڑہی دوسرے روزے رکہون ہر مہینے مین تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑہا کرون چاشت کی **عن** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ **ترجمہ** روایت ہے موسی بن طلحہ سی کہا اُنہون نے سنا مین نے ابا ذر سی کہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای ابا ذر جب روزہ رکہی تو مہینے مین تین دن تو روزہ رکہہ تیرہوین چودہوین اور پندرہوین تاریخ مین **ف** اسبابمین ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو اور قرۃ بن ایاس مزنی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو ذر کی حسن ہے اور بعضی حدیثونمین ہوا ہی کہ جسنی تین روزے رکہی ہر مہینے مین تو اُسنے سال بہر روزے رکہی **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا الْيَوْمُ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابو ذر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو روزے رکہی ہر مہینے مین تین دن تو یہی سال بہر کی روزے ہین سو اتاری اللہ تعالی نی اُسکی تصدیق اپنی مبارک کتاب مین مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنے جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیونکا ثواب پاوے تو ہر دن برابر ہی دس دن کے

(۱۰ / ۸ / ۲ / ۸۰)

یعنی تین دن برابر ہر مہینے کے ایک مہینے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی ثمیر اور ابی التیاح سے اُن دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت کیا ابی بیرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عن** یزید الرشک قال سمعت معاذۃ قال قلت لعائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر قالت نعم قلت من ایہ کان یصوم قالت کان لا یبالی من ایہ صام **ترجمہ** روایت ہے یزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے کہا کرتی تھے ہر مہینے میں فرمایا اُنہوں نے ہاں کہا میں نے کونسی تاریخوں میں فرمایا اُنہوں نے کچھ پرواہ نہ کرتی تھے یعنے جب چاہتی رکھ لیتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام میں اور رشک قسام کو کہتی ہیں بصری زبان میں **باب** ما جاء فی فضل الصوم باب روزے کی فضیلت میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم یقول کل حسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف والصوم لی وانا اجزی بہ والصوم جنۃ من النار ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک وان جہل علی احدکم جاہل وہو صائم فلیقل انی صائم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ نیکی دس گنی ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں خود اُسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے دوزخ کی آگ سے جیسی کہ تم میں سے کوئی لڑائی کو اور خوشبو روزہ دار کے منہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے اللہ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت کرے جہالت کی اور یہ روزے سے ہو تو کہے میں روزے سے ہوں **ف** اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام انکا بشیر زحم ہی بیٹے ہیں معبد کے اور خصاصیہ انکی ماں ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ باب یدعی الریان یدعی لہ الصائمون فمن کان من الصائمین دخلہ ومن دخلہ لم یظمأ ابدا **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک دروازہ ہے اُسکو ریان کہتے ہیں بلائی جاوینگے اُسمیں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اُسی سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کی اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصائم فرحتان فرحۃ حین یفطر وفرحۃ حین یلقی ربہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملیگا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی صوم الدہر باب سب شہر روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** ابی قتادۃ قال قیل یا رسول اللہ کیف بمن صام الدہر قال لا صام ولا افطر او لم یصم ولم یفطر **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیسا ہی اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھی تو فرمایا آپنے نہ روزہ رکھا اُسنے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اُٹھایا راوی کو شک ہے لا صام ولا افطر فرمایا یا لم یصم ولم یفطر مضمون دونوں کے ایک ہیں **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمرو عبد اللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسیٰ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنی کو اور کہا صوم دہر ہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحی اور ایام تشریق میں روزہ رکھی اور اگر اندونمیں افطار کرے اور روزہ نہ رکھی تو مکروہ نہیں اور اُسکو صوم دہر نہ کہینگے ایسا ہی مروی ہے مالک ابن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق ہی ایسا کہتے ہیں اور وہ دونوں کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کیا ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنی کو منع فرمایا ہی **باب** ما جاء فی سرد الصوم باب پے در پے روزہ رکھنی کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا کاملا الا رمضان **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کو سو فرمایا اُنہوں نے آپ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر روزہ موقوف کرتی یہانتک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کبھی آپنے کسی پوری مہینے کے روزے نہیں رکھی مگر رمضان کے **ف** اس باب میں انس اور ابن عباس سے ہے روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک انہ سئل عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یصوم من الشہر حتی یری انہ لا یرید ان یفطر منہ ویفطر حتی یری انہ لا یرید ان یصوم منہ شیئا فکنت لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رأیتہ مصلیا ولا نائما الا رأیتہ نائما **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ پوچھا اُنسے کسی نے روزے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کہا اُنہوں نے روزے

رکھتی تھی ستینے میں یہی معلوم ہوتا تھا کہ کبھی افطار نہ کرتی ہے ایسا کہ معلوم ہوتا تھا کہ کبھی آپ روزہ نہ کہیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا انکو کہ دیکھی رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھی سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنے ہر مہینے میں روزہ ہی رکھتے افطار ہی کرتے رات میں نماز ہی پڑھتی آرام ہی کرتے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصوم صوم اخی داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزہ میرے بھائی داود علیہ السلام کی ہیں کہ روزہ رکھتی ایک دن اور افطار کرتی ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتی جب دشمن سے مقابل ہوتی

کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر یعنی ہیں اور نام انکا سائب بن فروخ ہے اور کہا بعض علماء نے افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اسی طرح ہیں سب روزے مستحب ہیں

باب ما جاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر ویوم النحر باب اس بیان میں کہ عید فطر اور عید اضحی کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

عن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیامین صیام یوم الاضحی ویوم الفطر **ترجمہ**

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید اضحی اور دوسرے عید فطر کے دن **ف** اسی باب میں عمر اور عائشہ اور علی اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کی **کہا** ابو عیسے نے اور عمرو بن یحیی اور بیٹی ہیں عمارہ بن ابی حسن مازنی سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ ابو سعید سے اور ابو سفیان نے روایت کی ہے مالک بن انس اور شعبہ سے اور مالک بن انس نے

عن ابی عبید مولی عبدالرحمن بن عوف قال شھدت عمر بن الخطاب فی یوم عید فبدا بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن صوم ھذین الیومین اما یوم الفطر فصومکم من صیامکم واما یوم الاضحی فکلوا من لحم نسککم **ترجمہ** روایت ہے ابی عبید سے جو مولی ہیں عبدالرحمن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں

[illegible] یعنے نماز کی سنا ہی منع کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی منع کرتے ہے اس دو دن کے روزہ سے فطر کے دن تو روزہ کہولنے کا دن ہے اور عید اضحی میں اسلئے کہ کھاؤ تم کہا اور گوشت اپنی قربانیوں کا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عبید جو مولی ہیں عبدالرحمن بن عوف کے انکا نام سعد ہے اور انکو عبدالرحمن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمن بن ازہر وہ عبدالرحمن بن عوف کے چچا کی بیٹی ہیں

باب ما جاء فی کراھیۃ صوم ایام التشریق باب اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ ویوم النحر وایام التشریق عیدنا اھل الاسلام وھی ایام اکل وشرب **ترجمہ**

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفی کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے **ف** اسی باب میں علی اور سعد اور ابو ہریرہ اور جابر اور بسیسہ اور بشر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا انکی رخصت دی ہے متمتع کی لیکن کہ جب قربانی نہ پاوے اور ذی الحجہ کے عشرہ اول میں بھی روزہ نہ رکھے ہوں روزہ رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **کہا** ابو عیسے نے اس روایت میں جو موسی مذکور ہیں انکو اہل عراق موسی بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسی بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسی بن علی نے کہا میں کہ معاف نہ کرونگا اسکو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنے موسی بن علی بضم عین وبفتح لام کہے

باب ما جاء فی کراھیۃ الحجامۃ للصائم باب اس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہی

عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانیوالے کا اور جسنے پچھنے لگوائی **ف** اسی باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل ابن یسار کہ جنکو معقل ابن سنان بھی کہتے ہیں اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسی اور بلال سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مذکور ہی احمد ابن حنبل نے کہا صحیح زیادہ اسی باب میں رافع ابن خدیج کی حدیث سے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اسلئے کہ یحیی بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہی ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانی روزہ دار کو یہانتک کہ بعض صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائی ہیں انہی میں ہیں ابو موسی اشعری اور ابن عمر اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک **کہا** ابو عیسے نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے

غ (۲۰) (۱) (۸۰)

کہا عبدالرحمن بن مہدی نے جسنے پچھنے لگائی روزی میں اُسپر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحٰق ابن ابراہیم نے **کہا** ابوعیسٰی نے خبر دی مجھکو حسن بن محمد بصری نے کہ کہا شافعی نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے پچھنے لگائی روزی میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپنے فرمایا **اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ** یعنے روزہ کھول ڈالا پچھنے لگانیوالی نی اور جسنے لگوائی انتہی سو میں نہیں جانتا ان دونو حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کری آدمی پچھنے لگانے سے روزی میں تو بہت بہتری ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائی تو اُسکا روزہ بھی نہیں جاتا **کہا** ابوعیسٰی نے یہی تہا قول شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا اُنہوں نے پچھنوں کے جواز کیطرف کہا اُسمیں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اِسکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی حجۃ الوداع میں روزی میں اور حالت احرام میں **بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ** باب روزی میں پچھنے لگانیکی اجازت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا پچھنے لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی احرام میں اور وہ روزی سے تہے **کہا** ابوعیسٰی نے یہ حدیث صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا وہیب نے عبدالوارث کی مانند اور روایت کیا اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نی عکرمہ سے مرسلاً اور ذکر نکیا اُسمیں ابن عباس کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پچھنے لگائی اور وہ روزی سے تہے **کہا** ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اِس پر ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پچھنے لگائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مکی اور مدینی کے بیچ میں اور وہ احرام باندھی ہوئے روزی سے تہے **ف** اسبابمیں ابی سعید اور جابر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابوعیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم اس حدیث کیطرف کہ پچھنے لگانی میں روزہ دار کی کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ** باب کراہیت وصال صوم کی بیانمیں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ بِسَحَرٍ قَالُوْا فَاِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ پر روزہ اسطرح نہ کرو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا آپ تو ایسا ہی کرتی ہیں اسی رسول اللہ نے فرمایا آپنے میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھی کھلاتا ہی اور پلاتا ہی **ف** اسبابمیں علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے **کہا** ابوعیسٰی نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے تہے اور بیچمیں افطار نہیں کرتے تہی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ** باب بیانمیں کہ جنب کو صبح ہوجاوے اور وہ روزی سے ہو **عَنْ** عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے جو بیبیاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجایا کرتی تہی اور آپکو حاجت غسل کی ہوتی ہی اپنی بیبیوں کے صحبت کرنی سے پھر نہاتی تہی اور روزہ رکھتی تہے **کہا** ابوعیسٰی نے حدیث عائشہ اور ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائی صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد و اسحٰق کا اور بعضی لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہوجاوے تو روزہ قضا کری اور پہلا قول صحیح ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ اِلَى الدَّعْوَةِ** باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنیکے بیانمیں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِيْ الدُّعَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب بلایا جاوے کوئی کہانیکے لئے تو قبول کرلی پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کری حضرت نی فلیصل کہا معنے اُسکے دعا کری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دعوت ہو کسیکی اور وہ روزہ سے ہو تو بولے کہ میں روزہ سے ہوں **کہا** ابوعیسٰی نے دونو حدیثیں اسبابمیں جو ابی ہریرہ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا** باب اسبابمیں کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کی رکھنا مکروہ ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکھی کوئی عورت کہ خاوند اُسکا حاضر ہو اسنے کہ ہو کسی دن میں سوائی رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنے سوا رمضان کے اور روزہ نہیں اجازت شوہر کی ضروری **ف** اسبابمیں ابن عباس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسٰی نے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث ابی الزناد سے اور روایت کرتی ہیں اسکو بن ابی عثمان سے وہ اپنی باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ**

قضاء رمضان باب اس بیانمین کہ قضای رمضان تاخیر سے **عن** عائشة قالت ما كنت اقضي ما يكون علي من رمضان الا في شعبان حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہون نے مین ہمیشہ قضا کیا کرتی تہی روزی جو رمضان کے مجھ پر ہوتے تہی شعبان مین یہانتک کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنے حضرت کے خدمت سے قضا کے رمضان کی مہلت ملتی مگر شعبان مین کہ حضرت بہی اُسمین بہت روزی رکہتے تو حضرت عائشہ بہی اپنی قضای رمضان ادا کرتی تہین **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث یحیی بن سعید انصاری نے ابوسلمہ سی اُنہون نے حضرت عائشہ سی اسی حدیث کی مانند **باب** ما جاء في فضل الصائم اذا اكل عنده باب روزی دار کے ثواب مین جب لوگ اُسکے سامنی کہانا کہاوین **عن** ليلى عن مولاتها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصائم اذا اكل عنده تسبح عليه الملائكة **ترجمہ** روایت ہے لیلی سے وہ روایت کرتی ہین اپنی مولاۃ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو روزی سے ہو اور اُسکی پاس افطار کی چیز ہین یعنے کہانا وغیرہ کہایا جاوے تو مغفرت مانگتی ہین اُسکے لئے فرشتے **کہا** ابو عیسے نے روایت کی شعبہ نی یہ حدیث حبیب بن زیدسی وہ روایت کرتی ہین اپنی دادی سے جو اُم عمارہ ہین وُہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی مانند **عن** ام عمارة ابنة كعب الانصارية ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها فقدمت اليه طعاما فقال كلي فقالت اني صائمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصائم تصلي عليه الملائكة اذا اكل عنده حتى يفرغوا وربما قال حتى يشبعوا **ترجمہ** روایت ہے اُم عمارہ سے جو بیٹی ہین کعب انصاریہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے گہر مین داخل ہوے اور وہ کہانا لائین آپکے آگے سو فرمایا آپنے کہاؤ عرض کیا اُنہون نی کہ مین روزی سے ہون فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صائم کے لیئے مغفرت مانگتی ہین فرشتے جب لوگ کہاوین اُسکے پاس یہانتک کہ فراغت ہون اور کبہی کہا راوی نے یہانتک کہ سیر ہو جاوین **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نی اُنسے محمد بن جعفر نے اُنسی شعبہ نے اُنہون نے حبیب بن زیدسی اُنہون نی اپنی مولاۃ سی جنکو لیلی کہتے تہی وہ روایت کرتی ہین ام عمارہ سی جو بیٹی ہین کعب کے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی حدیث کی مانند ذکر کیا اسمین لفظ حتی یفرغوا او یشبعوا کا **کہا** ابو عیسے نے اُم عمارہ دادی ہین حبیب بن زید انصاری کی **باب** ما جاء في قضاء الحائض الصيام دون الصلوة باب اس بیانمین کہ حائض کو روزی کی قضا چاہیے نہ نماز کی **عن** عائشة قالت كنا نحيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نطهر فيأمرنا بقضاء الصيام ولا يأمرنا بقضاء الصلوة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا اُنہون نی ہم حائضہ ہوتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پہر پاک ہوتی تہی تو حضرت حکم کرتے تہے ہمکو روزی کی قضا کا نماز کی قضا کا نہین **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے معاذہ سے بہی کہ وہ روایت کرتی ہین حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے علما کا نہین پاتی ہم اسمین اُنکا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزی کی نہ نماز کی **کہا** ابو عیسے نے اور عبیدہ بیٹی معتب ضبی کوفی کے ہین اور کنیت اُنکی ابو عبد الکریم ہے **باب** ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم باب اس بیانمین کہ صایم کو مبالغہ استنشاق مین مکروہ ہی **عن** عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابيه قال قلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما **ترجمہ** روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا اُنکے باپنے عرض کیا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجہکو وضو کی فرمایا آپنے پورا وضو کرو یعنی فرائض سُنن اچہی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیون ہاتہ پیرون کے اور مبالغہ کرنا ناک مین پانی دینے مین مگر جب تو روزی سے ہو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کہا ہی علمانے ناک مین دوا ڈالنی کو روزی دار کو اور کہا ہے کہ اُس سے روزہ کہل جاتا ہی اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے **باب** ما جاء في من نزل بقوم فلا يصوم الا باذنهم باب اس بیانمین کہ جو شخص کسی قوم مین اُترے تو اُنکی روزہ نہ رکھے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزل على قوم فلا يصوم تطوعا الا باذنهم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہمان ہووے کسی قوم کے ہان تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کلب اُنکی اجازت کے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث منکر ہی ہین جانتی ہم اسکو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسے بن داؤد نی ابی بکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سی وہ اپنی باپ سے وہ عائشہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ اسکی مانند اور یہ بہی روایت ضعیف ہے کہ ابو بکر مدینی ضعیف ہین اہل حدیث کی نزدیک اور ابو بکر مدینی وہ جو روایت کرتی ہین جابر بن عبد اللہ سے اُنکا نام فضل بن مبشر ہے وہ اُن سے زیادہ ثقہ اور اُن سے پہلے ہین +

باب ما جاء في الاعتكاف باب اعتکاف کے بیانمین **عن** ابي هريرة وعروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من

رمضان حتی قبضہ اللہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہانتک کہ قبض کر لیا انکو
اللہ تعالیٰ **ف** اسباب ابن ابی بن کعب اور ابی لیلی اور ابی سعید اور انس اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ اور عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **عن** عائشۃ
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی تھی اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہوجاتے اپنے اعتکاف گاہ میں **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحیی بن سعید سے وہ روایت کرتی ہیں
عمرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحیی بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے
عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا
اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور افتاد ڈے بی اسکو حالت اعتکاف میں اُسدن کی شب کا کہ جسدن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعے کے دن سے اعتکاف منظور ہی تو جمعرات
کو بعد عصر کی معتکف میں داخل ہو جاوے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس کا **باب** ماجاء فی لیلۃ القدر باب شب قدر کی بیان میں **عن** عائشۃ
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان و یقول تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان ترجمہ
روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتی ڈھونڈھو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں **ف**
عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس
صاحب سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا انکا یجاور یعنی اعتکاف کرتے تھی اور اکثر راویوں نے یہی آیا ہی کہ حضرت نبی
اخیر عشرہ میں ڈھونڈھو ہر طاق راتمیں اور مروی ہے انسی کہ فرمایا آپنے شب قدر کی بابمیں کہ وہ اکیسویں رات اور تیئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں اور شب میں
کہ کہی کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننی والا ہی مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو جیسا پوچھتا تھا آپ ویسا ہی اُسی جواب دیتی تھی جسنی کہا تم رات میں ڈھونڈھو تو انہوں
فرمایا جیسا اسی رات میں ڈھونڈھو اور جسنے کہا اس راتمیں تو آپنی فرمایا اُسی راتمیں ڈھونڈھو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت کہ بیس شب کی ہی **کہا** ابو عیسیٰ
نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کہاتی تھی کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتی تھے بنا دی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی اُسکی سو گن کہا نہی اور یاد کہا اسکو اور مروی ہے
ابی قلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہی میں رمضان کے خبر دی ہمکو اسباتکی عبد بن حمید نے اُنہوں نے روایت کی عبد الرزاق سے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے ابو ایوب سے اُنہوں نے
ابو قلابہ سے وہی قول ابو قلابہ کا **عن** زر قال قلت لابی بن کعب انی علمت ابا المنذر انہا لیلۃ سبع و عشرین قال بلی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہا لیلۃ صبیحتہا تطلع الشمس لیس لہا شعاع فعددنا و حفظنا واللہ لقد علم ابن مسعود انہا فی رمضان و انہا لیلۃ سبع
و عشرین و لکن کرہ ان یخبرکم فتتکلوا ترجمہ روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر تبلایا تمنی ابو المنذر کو کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں
نے بیشک ہمکو خبر دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اُسکی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہی تو اُسمیں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہمنے گنا اور یاد رکھا یعنے ہمنے ستائیسویں شب
کی صبحکو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعود جانتی ہے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نجانا انہوں نے تمکو تبلانا کہ تم تکیہ کر لوگے
یعنے اُسی شب فقط جاگوگے اور راتو میں عبادت کم کروگی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عیینۃ بن عبد الرحمن قال حدثنی ابی قال ذکرت لیلۃ القدر
عند ابی بکرۃ فقال ما انا بملتمسہا لشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی العشر الاواخر فانی سمعتہ یقول التمسوہا فی تسع یبقین
او سبع یبقین او خمس یبقین او ثلث او آخر لیلۃ قال و کان ابو بکرۃ یصلی فی العشرین من رمضان کصلوتہ فی سائر السنۃ فاذا دخل العشر
اجتہد ترجمہ روایت ہے عیینہ بن عبد الرحمن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپنے کہ بیان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کی پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اُسکی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے
ایک چیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اخیر عشرہ میں یعنے رمضان کے کہ سنی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی ڈھونڈھو اُسی جب نو راتیں باقی رہجاویں یعنے
اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہجاویں یعنی تیئیسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہجاویں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہجاویں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات عشر
انتیسویں کہا راوی نے اور ابو بکرہ نماز پڑھتی تھے بیس رمضان میں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتی تھی یعنی کچھ زیادتی نہیں کرتی تھی پھر جب اخیر دہا آتا تو خوب کوشش کرتی عبادت میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہی **باب** منہ دوسرا باب اسی بیان میں **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اھلہ فی العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دسمیں رمضان کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشر اخیر میں یعنے رمضان کے ایسی کوشش کرتے تھے اور دنوں میں اسکے سوا **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الصوم فی الشتاء جاڑے کی روزے کے بیان میں **عن** عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء **ترجمہ** روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے غنمت کی لوٹ جو ٹھنڈی ہاتھ آوے جاڑے کا روزہ ہے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن عامر قرشی کے جسنے روایت کی ہے شعبہ و ثوری نے **باب** ماجاء علی الذین یطیقونہ باب اُن لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیۃ التی بعدھا فنسختھا **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا اُنہوں نے جب اُتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ یعنے جسکو طاقت ہو روزے کی تو وہ کہانا کھلادے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دیدیتا یعنی ایک مسکین کو وہ وقت پیش آنیکر کہانا کھلادیتا ہر روزے کے عوض میں یہانتک کہ اُسکے بعد کی آیت اُتری اور یہ منسوخ ہوگئی **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کی اور مولی ہیں سلمہ بن اکوع کی **باب** ماجاء فی من اکل ثم خرج یرید سفرا باب اُسکی میں جو رمضان میں کہانا کہا کر سفر کو نکلے **عن** محمد بن کعب انہ قال اتیت انس بن مالک فی رمضان وھو یرید سفرا وقد رحلت لہ راحلتہ ولبس ثیاب السفر فدعا بطعام فاکل فقلت لہ سنۃ فقال سنۃ ثم رکب **ترجمہ** روایت ہے محمد بن کعب سے کہا اُنہوں نے آیا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری اُنکی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا اُنہوں نے کہانا اور کہایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنے قبل نکلنے کی افطار کرنا کہا انس نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہوگئے **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے سعید ابی مریم اُنہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھسے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھسے محمد بن منکدر نے اُنہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابی کثیر مدنی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسمٰعیل بن جعفر کے اور عبد اللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحیٰی بن معین اُنکو ضعیف کہتے تھے اور گئے ہیں بعض علما اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اسکے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا **باب** ماجاء فی تحفۃ الصائم باب روزے دار کے تحفہ کے بیان میں **عن** الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ الصائم الدھن والمجمر **ترجمہ** روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دی تو تیل دی یا خوشبو یعنے عود وغیرہ **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور انکو عمیر بن مامون بھی کہتے ہیں **باب** ماجاء فی الفطر والاضحی متی یکون باب اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحے کب ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اُسی دن ہی جسدن روزے رمضان کے تمام کریں سب لوگ اور عید اضحی اُسدن ہے کہ جسدن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں **کہا** ابو عیسٰی نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ سے یا نہیں تو کہا اُنہوں نے سماع ہی اسلئے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہ سے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ماجاء فی الاعتکاف اذا خرج منہ باب ایام اعتکاف گزر جانیکی بیان میں **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل اعتکف عشرین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو کسیسال اتفاق اعتکاف کا نہوا سو دوسرے سال میں بیس دن اعتکاف کیا **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی انس کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دیوے قبل پورا کرنیکے جسکی نیت کی تھی سو کہا ہے بعضوں نے واجب ہے اُسپر قضا جتنے دن باقی رہی اُسکی نیت سے اور حجت لائی ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر

اعتکاف کیا عشرۂ شوال مین اور یہی قول ہی مالک کا اور بعضون نے کہا اگر اعتکاف مذر نہو یا اپنی اوپر واجب کر لیا ہو ایسا ہی ہو اور فقط نفل کی نیت سی اعتکاف مین تہا اور پہر نکل آیا تو اُسپر کچھہ قضا واجب نہین مگر اپنی خوشی سے چاہی تو مضائقہ نہین اور یہی قول ہے شافعی کا اور شافعی کہتے ہین جو عمل کرنا تجہپر واجب نہین کر چکا ہے اور تو نی اُسکو شروع کیا اور پورا کیا تو واجب نہین تجہپر قضا اُسکی مگر حج اور عمرہ اور اسا سمین ابی ہریرہ سی یہی روایت ہے **باب** المعتکف یخرج لحاجتہ امر کا باب اس بیان مین کہ معتکف اپنی حاجت ضروری کو نکلے یا نہین **عن** عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف مین ہوتی جہکا دیتی میرے طرف اپنا سر تو مین کنگہی کر دیتی اور گہر مین نہ آتی مگر حاجت انسانی یعنے پیشاب یا خانے وغیرہ کو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا کئی لوگون نے مالک ابن انس سی اُنہون نے ابن شہاب سے اُنہون نے عروہ سی اُنہون نے عمرہ سی اُنہون نے عائشہ رضہ سی اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونون روایت کرتی ہین حضرت عائشہ رضہ سی ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُنہون نے عروہ اور عمرہ سی اُن دونون نے حضرت عائشہ سی **و** روایت کی ہمسے یہہ حدیث قتیبہ نی اُنہون نے لیث سی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلی اعتکاف کی جگہہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہی ایسے نکلے قضائی حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانی کو مگر اختلاف ہے علما کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کی لیے نکلنے مین تو بعض علمانی کہا صحابہ و غیرہم سی کہ عیادت کرنی مریض کی اور جنازہ کی ساتہہ جاوے اور جمعی مین حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کی وقت ان باتونکی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضون نے کہا کہ اسمین سے کچھہ جایز نہین معتکف کو اور کہا ہی کہ جب اعتکاف کرے ایسی شہر مین کہ جہان جمعہ ہوتا ہی تو جامع مسجد مین یا جہان جمعہ ہوتا ہی وہین اعتکاف کرے اسلیے کہ مکروہ ہی اُسکو جمعہ کی لیے جانا اور جمعہ کا ترک بہی نہ چاہی اسلیے ایسی جگہہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنی کے سوا حاجت بشری کی نہو اسلیے کہ اُن علما کی نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نی عیادت مریض کی نکرے اور جنازہ کے ساتہہ نجاوے حضرت عائشہ کی حدیث کی رو سے جو اوپہی گذری اور کہا اسحٰق نے اگر شرط کر لی ہو یعنے نیت کے وقت تو جایز ہے عیادت مریض اور جنازی کے ساتہہ جانا ہی **باب** ما جاء فی قیام شہر رمضان باب رمضان کی نماز شب کے بیان مین **عن** ابی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشہر فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی السادسۃ وقام بنا فی الخامسۃ حتی ذہب شطر اللیل فقلنا یا رسول اللہ لو نفلتنا بقیۃ لیلتنا ہذہ فقال انہ من قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ قیام لیلۃ ثم لم یصل بنا حتی بقی ثلث من الشہر وصلی بنا فی الثالثۃ ودعا اہلہ ونساءہ فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح قلت لہ وما الفلاح قال السحور **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہ روزہ رکہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سو نماز شب نہ پڑہی ہمارے ساتہہ یعنی سوا ی شمار کی یہانتک کہ باقی رہین سات یعنی تیئیسوین ۲۳ شب کو یکبارگی پڑہے ہمکو یعنے نماز تراویح پر یہانتک کہ تہائی رات گذر گئی پہر نہ پڑہی جب چہ باتین باقی رہین یعنی چوبیسوین شب کو پہر کہڑے ہوی ہمکو یکبارگی نماز مین پچیسوین شب کو یہانتک کہ آدہی رات گذر گئی اور عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ اگر زیادہ ہی کہ آپ اور نفل پڑہتے ہمارے ساتہہ اس باقی رات مین سو فرمایا آپ نے جو نماز پڑہ چکا امام کے ساتہہ یہانتک کہ امام فارغ ہو تو لکہا جاتا ہی اسکے لیی ساری رات نماز پڑہنے کا ثواب پہر نہ پڑہی یہانتک کہ باقی رہین تین باتین مہینے سی پہر نماز پڑہی ستائیسوین کو ہمارے ساتہہ اور بلایا اپنے گہر والونکو اور عورتونکو اور کہڑے ہوے ہمکو یکبارگی نماز مین یہانتک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح فوت ہونیکا کہا راوی نے پوچہا مین نے ابوذر سی فلاح کیا ہی کہا اُنہون نے سحر کا کہا مانا یعنے خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف ہی علما کا قیام رمضان مین سو بعضون نے کہا چالیس رکعتین پڑہی وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینی کا اور اسی پر عمل ہی مدینے والونکا اور اکثر اہل علم اسپر ہین کہ مروی ہے علی اور عمر وغیرہما صحابہ سے کہ بیس رکعتین پڑہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہمنے اپنی شہر مکے مین کہ پڑہتے ہین بیس رکعت اور کہا احمد نے مروی ہین اسمین کئی قسم کی روایتین اور کچہہ حکم نکیا اسمین اور کہا اسحٰق نے ہم اختیار کرتی ہین چالیس ۴۱ رکعتین جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحٰق اور ابن مبارک نے پڑہنا جماعت سے رمضان کے مہینے مین اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑہے **باب** ما جاء فی فضل من فطر صائما باب اسکے بیان مین جو کسیکا روزہ کہلوادی **عن** زید بن خالد الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیئا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہلوادے کسیکا روزہ ہوگا اُسکو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اسکے کہ گہٹے ثواب اُس روزہ رکہنی والی کا کچہہ یعنے دونونکو ثواب کامل ملیگا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** الترغیب فی قیام شہر رمضان وما جاء فیہ من الفضل باب بیان مین رغبت دلانے

رمضان کی نماز شب پر اور اسکے ثواب میں **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ
ویقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک
فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ترجمہ ابوسلمہ سے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں لوگونکو نماز پر مبنی کی
بغیر اسکے کہ حکم کریں اُنکا فرض واجب ٹھیرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لیے بخشے جاوینگی اسکے اگلی گناہ پھر وفات پائی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طریقہ ایسا ہی تھا یعنے جو چاہتا تھا جتنی رکعت پڑھے اپنے ایسا ہی تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ کی خلافت کی شروع میں **ف** اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی اور روایت کرتی ہیں عروہ بھی
وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **اخر ابواب الصوم** یہ آخر ہے روزے کی بابون کا **واول ابواب الحج** اور یہ اول ہے حج کی بابونکا

ابواب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب میں حج کی حدیثونمیں جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی حرمت مکۃ اسکے کی مرتبے کی بابت **عن** ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن
لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناہ حین تکلم
بہ انی حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس ولا یحل لامرئ یومن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دما او
یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا ان اللہ اذن لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یاذن لکم
وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال
قال انا اعلم منک یا ذلک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہون نے عمرو بن سعید سے جب وہ
بھیجتا تھا لشکر کو یعنی عبداللہ بن زبیر کی قتال کو اجازت دی مجھکو اے امیر کہ بیان کرونمیں تجھ سے ایک حدیث کہ کہڑی کہڑی فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کو
کہ سنا میرے کانون نے اور یاد کیا اُسکو میرے دل نے اور دیکھا اُنکو میرے آنکھون نے جب فرمائی حضرت نے وہ حدیث پہلی حمد کی اپنے اللہ تعالی کی اور تعریف کی اُسکی پھر فرمایا کہ مکی کو حرمت
کی جگہہ اللہ تعالی نے ٹھیرایا ہی آدمیون نے نہین سو جائز نہین کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلی دن پر کہ مکی مین خون بہاوے یعنی قتل کرے کسی یا وہانکا درخت کاٹی اور اگر
کرنیکو کوئی درست جانی اس دلیل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی تو لڑی ہین مکی مین تو اُس سے کہو بیشک خدا نے اپنی رسول کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تمھکو حکم نہین دیا اور مجھکو دن
کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی پھر اُسکی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبون کو یہ حکم سنا دین سو پوچھا ابی شریح سے لوگون نے کہ کیا جواب دیا تمکو
عمرو بن سعید نے کہا جواب دیا کہ مین تجھسے بہتر جانتا ہون اس حدیث کو ای ابا شریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہین دیتا یعنے باغی کو اور نہ اُسکو جو خون کرکے بھاگا ہو یا چوری کرکے
کہا ابوعیسے نے اور مروی ہے لفظ **بخربۃ** یہی یعنی بجای بخزیۃ کے اور معنی اُسکے ذلت کی ہین اور اسبا بمعنی ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابی
شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو کہا ہے اور خزیۃ کے معنی جنایۃ یعنے قصور کرنے کے ہین کہتے ہین کہ جنی قصور کرنے چوری کی یا شراب پیا یا خون
کیا پھر آیا حرم مین تو اُسکو حد مارنیکی **مترجم** کہتا ہی عمرو بن سعید یزید پلید کیطرف سے مدینہ منورہ مین حاکم تھا سنہ ۶۱ ایکسٹھ ہجری مین یزید نے اُسکو لکھا کہ عبداللہ بن زبیر جو صحابی مقبول
تھے اپنے لشکر بھیجے اسلئے کہ اُنھون نے اُس پلید کی بیعت سے کنارہ کرکے مکہ معظمہ مین سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جو اُنکو خونی اور چور قرار دیا یہ اُسکی زیادتی ہی ایسی پاک نژاد لوگون
سے ایسی حیات کہان ہوتے ہین بلکہ مستحق خلافت مین وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت اُنکی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلماً اُنکو شہید کیا رضی اللہ عنہ انا للہ وانا
الیہ راجعون **باب** ما جاء فی ثواب الحج والعمرۃ باب ثواب مین حج وعمرہ کی **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین
الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے
کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پئی در پئی بجالاؤ حج اور عمرہ اسلئے کہ وہ دونون مٹاتی ہین فقر اور گناہونکو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا

مدار کچھ نہیں حاجت کے **ف** اسباب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن جبشی اور ام سلمہ اور جابر سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عبداللہ بن مسعود کی روایت سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج فلم یرفث ولم یفسق غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کی عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جاوینگے اسکے اگلے سب گناہ یعنی گزرے ہوئے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو حاصم کوفی وہ اشجعی ہیں انکا نام سلمان ہے اور مولی ہیں عزہ اشجعیہ کے **باب** ما جاء من التغلیظ فی ترک الحج "باب ترک حج کی مذمت میں **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ یقول فی کتابہ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مالک ہوا توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دیوے اسکو بیت اللہ تک اور پھر حج کیا تو کچھ فرق نہیں اسپر کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی اسلئے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے اُن لوگوں پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامان راہ کی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہی اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہیں یعنے انکا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں **باب** ما جاء فی ایجاب الحج بالزاد والراحلۃ باب اس بیان میں کہ جب زاد وراحلہ ہو تو حج فرض ہے **ترجمہ** فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں اسلام آزاد ہونا عقل بلوغ صحت قدرت زاد وراحلہ امن راہ عورت کے لئے محرم ہونا اور فرائض اسکے احرام اور وقوف عرفہ ہیں اور طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتی ہیں اور واجبات اسکے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جسکو طواف الصدر بھی کہتی ہیں اور یہ آفاقی کے لئے ہی یعنی جو مکی نہو اور حلق یا بال کتروانی اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہوا اور سوا انکے سب سنتیں ہیں **عن** ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہی تو آپنے فرمایا توشہ اور سواری کے مقدور ہونے سے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد وراحلے کا تو فرض ہے اسپر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعضوں نے انمیں گفتگو کی ہے یعنے ضعیف کہا ہی انکے حافظے کیطرف سے **باب** ما جاء کم فرض الحج "باب اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں **عن** علی بن ابیطالب قال لما نزلت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا قالوا یا رسول اللہ افی کل عام فسکت فقالوا یا رسول اللہ افی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانزل اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ جب اتری یہ آیت وللہ الخ یعنے اسپر ہی لوگوں کے کہ جو طاقت رکھے اسپر حج فرض ہے تو لوگوں نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ تو حضرت چپ ہو رہی پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے نہیں اور اگر میں ہاں کہدیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا سو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت یا ایھا الذین الخ یعنے اے ایمان والو نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تمپر تو بری لگیں تمکو یعنی شاق گذریں تمپر **ف** اسباب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں **باب** ما جاء کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم "باب اس بیان میں کہ آنحضرت نے کتنے حج کئے **عن** جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حج ثلث حجج حجتین قبل ان یھاجر وحجۃ بعد ما ھاجر معھا عمرۃ فساق ثلثۃ وستین بدنۃ وجاء علی من الیمن بقیتھا فیما حمل لابی جھل فی انفہ برۃ من فضۃ فحرھا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل بدنۃ ببضعۃ فطبخت فشرب من مرقھا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے کئی دو قبل ہجرت کے اور ایک بعد ہجرت کے کہ اسکے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساٹھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اسمیں کے حضرت علی یمن سے لائی یعنے سب پورے سو ہوگئے اُسمیں ابوجہل کی بھی اونٹ تھا کہ اسکی ناکمیں چاندی کا حلقہ تھا سو ذبح کیا انکو پھر حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سبکو پکایا پھر آپنے اسکا شوربا پی لیا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن کو کہ روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اسکو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنی باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھا میں نے اُن کو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا ہم روی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتی ہیں ابی اسحٰق سے وہ مجاہد سے مرسلا **عن**

(یہ حدیث والی واقع ہیں حاشیہ صحابی ۱۲)

قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةً الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کتنے حج کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بعد فرض ہونیکے تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہی انکو یحیی بن سعید قطان نے **باب** مَا جَاءَ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱؎ اس بیان میں کہ کتنے عمرے کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقَضَاصِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ اور دوسرا عمرہ سال آئندہ اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ **ف** اسی باب میں انس اور عبداللہ بن عمر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابن عیینہ کی روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس کا **روایت** کی ہے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ذکر کی حدیث پہلے حدیث کی مانند **باب** مَا جَاءَ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانسے احرام باندھا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا آگاہ کردیا لوگوں کو سو جمع ہوگئے پہر جب پہونچی حضرت بیدا میں کہ ایک مقام ہے مکے مدینے کی بیچ میں احرام باندھا حضرت نے **ف** اسی باب میں ابن عمر اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ یہ بیدا ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ حضرت نے کب احرام باندھا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری نماز کے بعد **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا اور اسیکو مستحب کہا ہے علما نے کہ احرام باندھے آدمی یعنے لبیک پکارے نماز کے بعد **باب** مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ باب افراد حج کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنے فقط حج کا احرام باندھا **مترجم** کہتا ہے کہ حاجی تین قسم میں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمری کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور اس میں عمرہ کرکے پہر حج کا احرام باندھے مکہ سے یا اسکے نزدیک سے پہر اگر مدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے نہیں تو احرام کھولڈالے اور کی بن جاوے جب حج کی دن آویں تب حج کا احرام حرم سے باندھے اور حج کرے **ف** اسی باب میں جابر اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی افراد کیا ہے **روایت** کی ہے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث **کہا** ابو عیسےنے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہی اور کہا ہی کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پہر تمتع پہر قران **باب** مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجا لانیکے بیان میں **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ **ف** اسی باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علما اسکی طرف اور اسیکو اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنے قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ باب تمتع کے بیان میں **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا

قُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ ترجمہ ہے
محمد ابن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد ابن ابی وقاص اور ضحاک ابن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتی تھی عمرہ ملانی کا حج کی ساتھ کہ جسکو تمتع کہتی ہیں سو کہا ضحاک ابن قیس نے یہ تو وہی ہے جو اللہ کا حکم نجانی سو سعد نے کہا برا کہا تو نے اسی طرح کہتا ہے میرے بھتیجے ضحاک نے کہا عمر ابن خطاب نے منع کیا ہی متعہ سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہمنے بھی آپ کے ساتھ **ف** یہ حدیث صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَمْرُ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا اسنے کہ سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمر سے عمرہ حج میں ملانی کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے وہ جایز ہے پھر کہا شامی نے تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہی کام کریں تو میرے باپکی تابعداری کیجائیگی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کیجائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا عبداللہ نے البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ ترجمہ ہے روایت ہے ابن عباس سے کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے اور پہلی جنہی منع کیا تمتع سے معاویہ ہیں **ف** اسباہیں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے صحابہ وغیرہم نے تمتع کو ساتھ عمرہ کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کی مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھکر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کی احرام کھولڈالی اور مکے میں ہی پھر حج کری اور اُس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اُسکو فرض ہے کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نپاوے تو تین دن روزے رکھے حج میں اور سات دن جب اپنے گھر لوٹے اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزے رکھے تین دن حج میں تو روزی رکھے ساتویں ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اُسکا عرفہ کا دن ہو پھر اگر کہی عشرہ میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق ہیں رکھے انہی بعض میں ابن عمر اور عائشہ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا بعضوں نے روزہ نرکھی ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **کہا** ابو عیسٰی نے اور اہل حدیث حجت پکڑتی ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانی کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

باب لبیک کہنے کا بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ترجمہ ہے روایت ہے ابن عمر سے کہا تھا لبیک پکارنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح یعنی لَبَّيْكَ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے خدا حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت بھی کوئی شریک نہیں تیرا **روایت کی ہے** تمیم ذی اہون نے اسنے سنا نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ اُنہوں نے لبیک پکاری تو اسطرح کہنی لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور زیادہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کے بعد یہ الفاظ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنے حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں تیری تابعداری میں اور خیر ہے دونوں ہاتھوں میں تیرے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہی **کہا** ابو عیسٰی نے اسباہیں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علمائی صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کی کلمات زیادہ کری لبیک میں تو انشاء اللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اُس سے کچھ بڑھاوے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو سنے کہا کہ اللہ کے تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اُس دلیل سے کہ مرد ہے ابن عمر سی کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کو پھر بڑھایا اُنہوں نے اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

باب لبیک اور قربانی کی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ ترجمہ ہے روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا حج افضل ہے تو فرمایا جسمیں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى عَنْ يَمِينِهِ

وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى يَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر ایک پکارتی ہیں اسکے داہنی بائیں پتھر اور درخت اور کنارہ یہانتک کہ تمام ہوجاتی ہی زمین اسطرف اور اسطرف یعنے مغرب سی مشرق تک جہانتک زمین ہے وہانتک سب لبیک پکارتے ہیں **روایت** کی ہے حسن بن محمد عنقانی اور عبدالرحمن بن اسود ابو عمر البصری نی دونوں نے کہا روایت کی ہمسی عُبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سی اُنہون نی ابی حازم سی اُنہون نی سہل بن سعد سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اسباہین ابن عمر اور جابر سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی ابوبکر کی حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہین عبدالرحمن بن یربوع سی اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سی اُنہون نے اپنے باپ سے اور مدینتین سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابو نعیم ضرار بن صُرد نی یہ حدیث ابن ابی فدیک سے اُنہون نے ضحاک بن عثمان سے اُنہون نے محمد بن منکدر سی اُنہون نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سی اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نی ابی بکر صدیق سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور خطا کی اُسنید ضرار نی **کہا** ابو عیسے نے سُنا مین نے احمد بن حسن سی کہتے تھی کہا احمد بن حنبل نے جسنی کہا اسحدیث مین کہ روایت ہے محمد بن منکدر سی اُنہون نے روایت کی ابن عبدالرحمن بن یربوع سے اُنہون نے اپنے باپ سے تو خطا کی اُسنی اور ترمذی فرماتی ہین سُنا مین نے محمد سی جب بیان کرتی مین نے حدیث ضرار بن صُرد کی کہ وہ روایت کرتی ہین ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہی پس کہا مینے اوسنے جو روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہین ہے وہ اور روایت کی ہے اور لوگون نے ابن ابی فدیک سے اور نہین ذکر کیا اُوسمین سعید بن عبدالرحمن کا اور دیکھا مین نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صُرد کو اور عجّ کہتے ہین زور سے تلبیہ یعنے لبیک پکارنے کو اور ثجّ کہتے ہین اونٹ ذبح کرنیکو **باب** مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ باب بلند آواز سے لبیک پکارنیکے بیانمین **عن** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ بِالتَّلْبِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھکو کہ حکم کرون مین اپنے صحابیونکو کہ بلند کرین اپنی آوازین لبیک پکارنیکی ساتھ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ یعنی دونون کے ایک ہین **کہا** ابو عیسے نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہین وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہی اور بعضون نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتی ہین زید بن خالد سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ روایت صحیح نہین اور صحیح وہ ہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کی اور وہ بیٹی سوید انصاری کے ہین + **ف** اسباہین زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ باب احرام کے وقت نہانیکی بیانمین **عن** خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ **ترجمہ** روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ دیکھا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کپڑے اُتار دیئے اپنے احرام باندھنے کو یعنی دیئے ہوئی اور نہائی **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب ہے بعض علمانی نہانا احرام باندھنی کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الْإِحْرَامِ لِأَهْلِ الْآفَاقِ باب آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیانمین **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ پوچھا ایک مرد نی کہا سے احرام باندھین ہم یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا احرام باندھین مدینی والی ذی الحلیفہ سے کہ یہ کوس ہے مدینی سے اور دس منزل ہے مکے سے اور شام والی جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر ہی مکے مدینی کے بیچ مین شام کیجانب مین اور نجد کے لوگ قرن سی کہ قریب طائف کے ہے اور اسکو قرن منازل بھی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھین یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل **ف** اسباہین ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمر دسی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمار کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میقات مقرر کی پورب کے لوگون کے لئے عقیق کو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ باب کیا چیز نہین جو محرم کو پہننا درست نہین **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَالْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ

(۱۴) (۳۰) (۴۰)

محرم کو پاجامہ اور موزے پہنا جائے اور اسکے پاس تہمت ہو تو اسکا بیان جو کرتہ جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے ۴۵ محرم کو کون کونسی چیزوں کی درست ہیں محرم کو مہندی لگانا اور احرام میں نکاح درست نہیں ابواب الحج

وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے یا رسول اللہ کونسی کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتی ہیں آپ ہمکو حالت احرام میں تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندھی تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزی نہ پہن مگر جسکی پاس جوتی نہ ہو تو پہنے موزی اور کاٹ دی کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو یعنی اُسمیں نگا ہوا وہ بھی نہ پہنی اور منہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ نکالے عورت جو احرام باندھی اور دستانے ہاتھ میں نہ پہنی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ باب محرم کے پائجامہ اور موزی پہننے کے بیان میں جب تہمت اور جوتی نہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب کوئی محرم تہمت نہ پاوے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہوں تو موزی پہن لی **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹی ہیں زید کی اُنہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند **ف** اسبابمیں ابن عمر اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض علما کا کہ محرم جب تہمت نملی تو پائجامہ پہن لی اور جب جوتی نملی تو موزہ اور یہی قول ہی احمد کا اور بعضوں کا عمل ابن عمر کی روایت پر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نپاوی جوتی تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالی ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ باب اسکی میں جو کرتا یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھی **عن** عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا **ترجمہ** روایت ہے عطا سے وہ روایت کرتی ہیں یعلی بن اُمیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام باندھی ہوئے اور اُسکے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اُتار ڈال اسکو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے عمرو دینار سے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے صفوان بن یعلی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسیکی ہم معنی حدیث **کہا** ابو عیسے نے اور یہ زیادہ صحیح ہی اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کہتے لوگوں نے عطا سے اُنہوں نے یعلی بن اُمیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطا سے اُنہوں نے صفوان سے اُنہوں نے اپنے باپ یعلی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ باب اُن جانوروں کے بیان میں جنکا مارنا محرم کو درست ہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق ماری جاتی ہیں حرم میں ایک چوہا دوسرا بچھو تیسرا کوا چوتھے چیل پانچویں کٹکھنا کتا **ف** اسبابمیں ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی **عن** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے ہر درندی کا کاٹنے والیکو مارنا اور کٹکھنی کتی کو اور چوہی اور بچھو اور چیل اور کوی کو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کہتے ہیں محرم کو درست ہے کہ کاٹنے والی درندی کو اور کٹکھنی کو مارے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہو آدمیوں یا جانوروں پر تو محرم کو اُسکا مارنا جایز ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ باب محرم کی پچھنے لگانیکے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام میں **ف** اسبابمیں انس اور عبداللہ بن بحینہ اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور رخصت دی ہے تھوڑی علما نے پچھنی لگانی کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈی اور مالک نے کہا ہی کہ پچھنے نہ لگاوے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانیمیں مگر بال نہ اکھاڑے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ باب اس بیان میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے **عن** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ خَالَكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَأَحَبَّ أَنْ تَشْهَدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ وَكَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ **ترجمہ** روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنی بیٹی کا سو بھیجا مجھکو اُان ابن عثمان کی پاس کہ امیر یعنی سردار تھا حاجیوں کے سو گیا میں اُنکے پاس اور کہا میں نے اُنسے کہ بھائی تمہارے نکاح کیا چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تمکو اس بات پر تو فرمایا اُنہوں نے میں اُسکو ایک گنوار بیقل

جاتا ہوں اسلئے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرادے یعنی وکالۃً یا ولایۃً یا ایسا ہی کچھ کہا پھر حدیث بیان کی عثمان سے اُسکے مثل اور مرفوع کیا اسکو ف اسباہین ابان اسلئے کہ وہ میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ کا انہیں میں ہیں عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب اور بعض علماء کا یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق جایز نہیں کہتے نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اسکا باطل ہے ۔

عن ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو حلال وبنی بھا وھو حلال وکنت انا الرسول فیما بینھما ۔

ترجمہ ابی رافع سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بی احرام کہتے ہیں صحبت کی اور وہ بی احرام کہتے ہیں میں بیچ میں پہنچانیوالا تھا ان دونوں کے میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اسنے مرفوعاً سوا حماد بن زید کی کہ وہ روایت کرتی ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک ابن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلیمان ابن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور انکو احرام تھا اور روایت کیا اسکو مالک نے مرسلاً اور سلیمان ابن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسلاً کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی یزید ابن اصم سے کہ میمونہ نے کہا نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکو احرام تھا اور روایت کی حفصہ نے یزید ابن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور انکو احرام تھا کہا ابو عیسیٰ نے یزید ابن اصم میمونہ کے بھانجے ہیں **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی ذلک باب محرم کو نکاح جائز ہونے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم **ترجمہ** ابن عباس سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام میں اور وہ محرم تھی اس سے حفصہ نکاح نے ف اسباہین حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **عن** ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے داؤد بن عبد الرحمٰن عطار نے اُنہوں نے عمرو ابن دینار سے کہا عمرو نے میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے تھے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُنسے تک کی اہ میں سو بعضوں نے کہا نکاح کیا اُنسے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح انکا بعد احرام کے اور یہ صحبت کی اُنسے اور وہ حرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکہ سے دس میل اور وفات پائی میمونہ نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدفون ہوئی انکا وہیں ہے **عن** میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھو حلال وبنی بھا حلالا وکانت بسرف ودفناھا فی الظلۃ التی بنا بھا فیھا **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف میں اور دفن کیا ہمنے انکو اُسی دالان میں کہ جہاں صحبت کی تھی اُنسے حضرت نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کسی لوگوں نے یہ حدیث یزید ابن اصم سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے جب وہ احرام میں نہ تھی **باب** ماجاء فی اکل الصید للمحرم باب محرم کو شکار کا گوشت کھانیکے بیان میں **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صید البر لکم حلال وانتم حرم مالم تصیدوہ او یصد لکم **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تمکو حلال ہے حالت احرام میں جبتک تمنے خود شکار نکیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نکیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اُسکا کھانا حلال نہیں ف اسباہین ابی قتادہ اور طلحہ سے بھی روایت کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع موصولاً جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگرچہ خود شکار نکیا ہو یا اسکے لیے شکار نکیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عن** ابی قتادۃ انہ کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ فسال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالھم رمحہ فابوا علیہ فاخذہ فشد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بعضھم فادرکوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہانتک راہ میں مکہ کے پیچھے رہ گئے اپنی کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور انکو احرام نہ تھا سو دیکھا قتادہ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنی گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیویں سو انکار کیا اُن لوگوں نے پھر نیزہ مانگا اُن سے

تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لی لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیز پھیر دوڑی اس گدھی پر اور اسکو مارا اور کہا یا اسمیں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پھر لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اور آپسے مسئلہ پوچھا تو آپنے فرمایا وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تمکو کھلا دیا یعنی وہ تمکو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو **روایت** کی ہمسے قتیبہ نی انہوں نے مالک سے انہوں نے زید ابن اسلم سی انہوں نے عطا ابن یسار سی انہوں نے ابی قتادہ سی حمار وحشی کے باب میں ابی نضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا **هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ** شئی یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اسکا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بھی کھاتی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی کراھیۃ لحم الصید للمحرم باب اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں **عن** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سی کہ ابن عباس نے خبر دی انکو کہ صعب بن جثامہ نی خبر دی انکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعب کو لگیے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودان میں کہ وہ دونوں دو مقام ہیں مکی اور مدینی کے بیچ میں سو ہدیہ لائی صعب ایک حمار وحشی حضرت کے پاس سو حضرت نے اسکو پھیر دیا پھر جب دیکھا ملال انکے چہرے میں تو کہا ہمنی اسی لئے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھی ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علما صحابہ وغیرہم سی اسی حدیث پر ہی کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو اور کہا شافعی نے ہماری نزدیک اس حدیث میں اس گدھی کا یہ دینا اسی لئی تھا کہ گمان ہوا حضرت کو کہ صعب نے انہی کے لئے شکار کیا ہی اور چھوڑ دیا آپکا تنزیہی تھا اور روایت کی بعض اصحاب زہری نی یہ حدیث زہری سے اور کہا اسمیں اھدی لہ لحم حمار وحش یعنی ہدیہ لائی آپکے سامنی وحشی گدھی کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اسباب میں علی اور زید بن ارقم سی بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی صید البحر للمحرم باب اس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلْنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِاَسْيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نکلی ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حج کو یا عمری کو تو ہمارے سامنے آگئی ایک ٹڈی یعنی ٹڈی کی سو ہم مارنی لگی اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا واسطی تو دریا کا شکار ہے **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابو ہریرہ سے اور ابی المہزم کا نام یزید ابن سفیان ہے اور کلام کیا ہے انمیں شعبہ نی اور رخصت دی ہے ایک قوم نی علما سی محرم کو ٹڈی کھانیکی اور اسکے شکار کرنیکی اور بعضوں نے کہا اسپر صدقہ واجب ہے اگر شکار کری یا کھاوی **باب** ماجاء فی الضبع یصیبھا المحرم باب گورہ یعنی گھوڑ بیھوڑ کے شکار کے بیان میں محرم کی لئے **عن** ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی عمار سی کہا پوچھا میں نی جابر بن عبد اللہ سی کیا ہے یعنی گورہ شکار میں داخل ہے کہا انہوں نی ہاں پھر پوچھا میں نی کیا کھاؤنمیں اسکو یعنی جب احرام ہو تو کہا انہوں نی ہاں پھر پوچھا میں نی کیا فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جابر نی کہا ہاں **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کہا علی نی کہ کہا یحیی بن سعید نی روایت کی جریر ابن حازم نی یہ حدیث تو کہا اسمیں روایت ہے جابر سی وہ روایت کرتی ہیں عمر سی اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا کہ محرم اگر کھاوی یا شکار کری گورہ کو تو اسپر جزا ہی **باب** ماجاء فی الاغتسال لدخول مکۃ باب مکی میں جانیکے لئے غسل کرنیکے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ يَوْمَ فَتْحٍ **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا غسل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مکی میں جانیکے لئے فتح میں کہ ایک موضع ہی قریب مکی کے **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سی کہ ابن عمر نہایا کرتے تھی مکے میں جانیکے لئی اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانیکی لئے اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا انکو احمد بن حنبل نے اور علی ابن مدینی وغیرہما نی نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ من اعلاھا وخروجہ من اسفلھا باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کیطرف سے مکی میں آئی اور پستی کیطرف سے باہر گئے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ جب پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی کو تو اندر گئے مکی کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچی کی جانب سے **ف** اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی

اللہ علیہ وسلم مکہ آئے تو ہمارا باپ اس بیماری میں آنحضرت کو ملا کی ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ الخ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو آئی میں داخل ہوئے جب کہ آپ کو

کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے **باب** ماذکر اھل یرفع الیدین عند رؤیۃ البیت یا اس بیماری میں کہ بیت اللہ کو دیکھ کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے **عن** المھاجر المکی قال سئل جابر بن عبداللہ

اترفع الرجل یدیہ اذا رای البیت فقال نحن احق ان نرفع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکذا فعلہ **ترجمہ** روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ سے کیا ہاتھ اٹھاوے آدمی جب دیکھے

بیت اللہ کو تو فرمایا انہوں نے ہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے تھی کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کی دیکھنے کے

وقت صحیح اسمیں کسی نہیں پایا ہم نے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید ابن حجر ہی **باب** ماجاء کیف الطواف باب طواف

کی کیفیت کے بیان میں **عن** جابر قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مشی علی یمینہ فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم

اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فصلی رکعتین والمقام بینہ وبین البیت ثم اتی الحجر بعد الرکعتین فاستلمہ ثم خرج الی

الصفا فلما دنا قال ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو پھر

دیا پھر چلی اسکی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کر چلے شانی یا جہانتی ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی مٹھی چال پر چلی چار بار پھر آئی مقام ابراہیم پاس اور فرمایا واتخذوا

الی آخرہ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپکے اور کعبے کے بیچمیں تھا پھر آئے حجر اسود پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اسکو پھر نکلے صفا کیطرف

کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ پڑھی آپنے یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے **ف** اسباب ابن عمر سے بھی روایت ہے

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** ماجاء فی الرمل من الحجر الی الحجر باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنیکے بیان میں

عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکر شانی چلے چال کر حجر

حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئی تین بار اور مٹھی چال چلے چار بار **ف** اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا

کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور کچھ اسپر واجب نہیں اور حنفیہ نے کہا تین شوط یعنے تین پھیرے میں رمل نکیا تو پھر اسکے بعد نکرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں

اور نہ اسپر کہ جسکے مکے سے احرام باندھا ہو **باب** ماجاء فی استلام الحجر والرکن الیمانی دون ماسواھما باب اس بیماری میں حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا اور کسیکو نہیں

عن ابی الطفیل قال کنا مع ابن عباس ومعاویۃ لا یمر برکن الا استلمہ فقال لہ ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یستلم الا

الحجر الاسود والرکن الیمانی فقال معاویۃ لیس شئی من البیت مھجورا **ترجمہ** روایت ہے ابو الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباس کے ساتھ حجر میں اور معاویہ طواف

میں نہیں گزرتی تھے کسی رکن پر مگر اسکو چومتے تھے تو کہا انسے ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتی تھے تو معاویہ نے کہا بیت اللہ میں کوئی چیز

چھوڑنا بجا نہیں **ف** اسباب میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دی مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعا باب اس بیماری میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا مضطبعا **عن** یعلی بن یعلی عن ابیہ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعا وعلیہ برد **ترجمہ** روایت ہے ابن یعلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف

کیا حالت اضطباع میں اور آپکی بدن مبارک پر ایک چادر تھی **مترجم** کہتا ہی اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کرکے دونوں کنارے اسکے سینے اور بیٹھ کیطرف سے بائیں کندھی پر

ڈالدے اور یہ بانکپن کے واسطے اپنے کو کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اسمیں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث قوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں

جانتے ہم اسکو مگر انہیں کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عبدالحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلی بیٹی ہیں امیہ کے **باب** ماجاء فی تقبیل الحجر باب حجر اسود کے

بوسہ دینے کے بیان میں **عن** عابس بن ربیعۃ قال رایت عمر بن الخطاب یقبل الحجر ویقول انی اقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک **ترجمہ** روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتی تھے کہ میں تجھکو بوسہ لیتا ہوں

اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنے کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ لیتے تھے تجھکو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا **ف** اسباب میں

ابی بکر اور عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن ہو اس تک پہونچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومے

اور اگر راستہ ہی میں پیچھے سکی تو اسکی ساتھی ہو کر تلبیہ کہی اور یہی قول ہے یعنی کی **باب** ماجاء انہ یبدأ بالصفا قبل المروۃ باب اس بیان میں کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہئے جانا چاہئے سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کی یا واجب ہے یہ نزدیک امام شافعی کے نزدیک بعض سلف یعنی جیسے حنفی کے مالکی کہتے ہیں صفا اور مروہ کی درمیان نشان ہیں پہچاننے کے لئے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکۃ فطاف بالبیت سبعا واتی المقام فقرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فصلی خلف المقام ثم اتی الحجر فاستلمہ ثم قال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا وقرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت واتخذوا سے مصلی تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ یہ پہنا پڑھی پیچھے مقام کے یعنے مقام حضرت کی درمیان تمہارا پھر حجر اسود پاس آئے اور اسکو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اسی جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت ان الصفا سے آخر تک یعنے صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کے نشانیوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور یہ صفا سے شروع کرنا چاہئے اور اختلاف ہے علماء کا اسکی حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعضوں نے کہا کہ اگر مکے کی قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آوے اور سعی کرلے اور اگر اسکو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن کو پہنچ گیا تو کافی ہے اسکو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن کو چلا گیا تو اسکا حج درست ہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی البتہ جبر ہے کہ بے اسکی حج درست نہیں **باب** ماجاء فی السعی بین الصفا والمروۃ باب صفا اور مروہ کی درمیان سعی کے بیان میں **عن** ابن عباس قال انما سعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت وبین الصفا والمروۃ لیری المشرکین قوتہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اسلئے کہ دکھلاوے مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ **ف** اسباب میں عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی مٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے **عن** کثیر بن جمہان قال رأیت ابن عمر یمشی فی المسعی فقلت لہ اتمشی فی المسعی بین الصفا والمروۃ فقال لئن سعیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ولئن مشیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وانا شیخ کبیر ترجمہ روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو مٹھی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے اسنے تم رسان رسان چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے اور اگر رسان رسان چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسان رسان چلتے اور میں بہت بڈھا ہوں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سعید بن جبیر نے بھی عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی **باب** ماجاء فی الطواف راکبا باب سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ اذا انتھی الی الرکن اشار الیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتی طرف اسکی **ف** اسباب میں جابر اور ابی الطفیل اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء کا مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا اور مروہ کی سوار ہو کر بغیر عذر کے اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** ماجاء فی فضل الطواف باب طواف کی فضیلت میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طاف بالبیت خمسین مرۃ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کر نکلا اپنی گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اسکی ماں نے **ف** اسباب میں انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو ایوب سے کہا ایوب نے محمد بن عبداللہ بن سعید بن جبیر کو انکے باپ سے جانتے تھے اور انکے ایک بھائی بھی ہیں انکو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور انسے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الصلوۃ بعد العصر وبعد الصبح فی الطواف لمن یطوف باب صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں طواف کے پڑھنے کی بیان میں **عن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بھذا البیت وصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نھار ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کرو کسی کو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنے اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو **ف** اسباب میں ابن عباس اور ابی ذر سے

بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث جبیر ابن مطعم کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علما کا نماز میں بعد عصر اور صبح کی مکے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائی ہیں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جبتک آفتاب ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہو تو جبتک آفتاب طلوع نہو نماز نہ پڑھے اور سند لائی حضرت عمر کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہانتک کہ ذی طوی میں اُترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا **باب ما جاء ما یقرأ فی رکعتی الطواف** باب اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الطواف بسورتی الاخلاص قل یا ایھا الکفرون و قل ھو اللہ احد **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل ھو اللہ **روایت** کی ہمسے ہناد نے اُنسے وکیع نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے جعفر بن محمد نے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ بھی مستحب کہتے تھے میں اسی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں کہا ابو عیسےٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہی اُس حدیث سے جو یہی روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں **باب ما جاء فی کراھیۃ الطواف عریانا** باب اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے **عن** زید بن اُنیع قال سألت علیا بای شیء بعثت قال بار بع لا یدخل الجنۃ الا نفس مسلمۃ و لا یطوف بالبیت عریان و لا یجتمع المسلمون و المشرکون بعد عامھم ھذا و من کان بینہ و بین النبی عھد فعھدہ الی مدتہ و من لا مدۃ لہ فاربعۃ اشھر **ترجمہ** روایت ہے زید بن اُنیع سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی سے کہ حکم دیکر تم بھیجے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے تو کہا بھیجا گیا تھا میں بیا حکم دیکر ایک تو یہ جنت میں کوئی داخل نہو گا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف کرے کوئی بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوویں اس سنے بعد اور چوتھے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جسکے بیچ میں صلح ہے ایک مدت تک تو اُسکی صلح اُسی مدت تک رہیگی اور جسکی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اُسکو چار مہینے تک مہلت ہے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن یُثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی یُثیع یا می مضموم کے ساتھ کہ بعد اُسکی ثا مثلثہ اور بعد اُسکی یا ساکن ہے صحیح زیادہ ہے یُثیع سی کہ جسکے سر پر بہت ہی کم ہیں کہا ابو عیسےٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اُثیل **باب ما جاء فی دخول الکعبۃ** باب کعبے کے اندر جانیکی بیان میں **عن** عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندی و ھو قریر العین طیب النفس فرجع الی و ھو حزین فقلت لم فقال انی دخلت الکعبۃ و وددت انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبت امتی من بعدی **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے اور اُنکی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزے خوش تھا پھر جب لوٹکر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپنے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں میں کہ نگیا ہوتا میں اور مجھی خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی اُمت کو اپنے بعد یعنے حضرت جب اندر تشریف لیگئے تو ساری اُمت کو ادای سنت کی لئے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں کہا ابو عیسےٰ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب ما جاء فی صلوۃ الکعبۃ** باب کعبے کے اندر نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ قال ابن عباس لم یصل و لکنہ کبر **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبے کے اندر تو کہا ابن عباس نے حضرت نے نماز نہیں پڑھی ولیکن تکبیر کہی یعنے اللہ اکبر کہا **ف** اسباب میں اسامہ بن زید و فضل بن عباس و عثمان بن طلحہ و شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث بلال کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتی کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں **باب ما جاء فی کسر الکعبۃ** باب کعبہ توڑکر بنانیکے بیان میں **عن** الاسود بن یزید ان ابن الزبیر قال لہ حدثنی بما کانت تقضی الیک ام المؤمنین یعنی عائشۃ فقال حدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا لولا ان قومک حدیث عھد بالجاھلیۃ لھدمت الکعبۃ و جعلت لھا بابین فلما ملک ابن الزبیر ھدمھا و جعل لھا بابین **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا اُسنے کہ بیان کر مجھسے جو کہتی تھیں تمکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا

مجھ سے حضرت عائشہ رضی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگنی اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہوتی تو مین کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اسمین دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنے حاکم ہوے مکے کی تو کہو کر کعبے شریف کو پھر بنایا اور اسمین دو دروازے کر دی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ باب حجر مین نماز پڑھنے کے بیان مین ۔ جاننا چاہئے کہ حجر بکسر حا حطی کچھ جگہ گھیری ہوئی ہے کعبے کے سمت مغرب کیطرف اور وہ بیت اللہ مین داخل ہے چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسکو حطیم بھی کہتے ہین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ فرمایا انہون نے مین چاہتی تہی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤن اور اسمین نماز پڑھون سو پکڑا میرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھکو حجر مین اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر مین اگر جانا چاہی تو بیت اللہ کی اندر اسلئے کہ وہ بھی ایک ٹکڑا ہے بیت اللہ کا ولیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا کعبے کو بناتی وقت اور باہر رہنے دیا اسکو یعنے حجر کو بیت اللہ سے یعنے خرچ کم ہونیکے سبب سے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بطنی مین بلال کے **باب** مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ باب حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اترا تہا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تہا یہ کالا کر دیا اسکو بنی آدم کے گناہون نے **ف** اسباہمین عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِي يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے یزید ابن زریع سے انہون نے رجا سے کہ کنکی کنیت ابی یحیی ہے کہا سنا مین نے مسافع حاجب سے کہتے تہے سنا مین نے عبد اللہ بن عمر سے کہتے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے رکن اور مقام ابراہیم دونون یاقوت مین جنت کے یاقوتون سے کہ مٹا دیا اللہ نے انکا نور اور اگر نہ مٹاتا نور انکا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث ہم کو معرفت ہے عبد اللہ بن عمرو سے موقوفاً انہی کا قول اور اسباہمین ایک روایت انس سے بھی ہے اور وہ غریب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمَقَامِ بِهَا باب منا مین جانے اور وہان ٹھہرنیکے بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدٰى اِلٰى عَرَفَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ امامت کی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز کے پھر سویرے چلے عرفات کو **کہا** ابو عیسے نے اور اسمعیل بن مسلم مین کچھ کلام ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدٰى اِلٰى عَرَفَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز ظہر کی اور فجر کی منا مین پھر عرفات کو چلے **ف** اسباہمین عبد اللہ بن زبیر اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث مقسم کی ابن عباس سے ایسی ہے کہ علی ابن مدینی نے کہا کہ کہا یحیی نے کہا شعبہ نے نہین سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثین اور گن اسکو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ مین نہین ہے **باب** مَاجَاءَ اَنَّ مِنًى مَنَاخُ مَنْ سَبَقَ باب اس بیان مین کہ منا اسکی اتریکی جگہ ہے جو پہلے آوے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مَنَاخُ مَنْ سَبَقَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہون نے عرض کیا ہم لوگون نے یا رسول اللہ کیا نہ بنا دیوین ہم ایک مکان آپکے اترنیکے لئے منا مین تو فرمایا آپ نے کچھ ضرور نہین منا اسکا مکان ہے جو پہلے آوے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَاجَاءَ فِي تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى باب منے مین نماز قصر پڑہنے کے بیان مین **عن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑہی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بمنیت بہت لوگون کے بخوف و خطر دو رکعتین یعنے چار رکعت کی دو رکعتین جیسے سفر مین پڑہتے ہین **ف** اسباہمین ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود نی کہ پڑہین انہون نے حضرت کے ساتھ دو رکعتین اور ابو بکر اور عمر کی ساتھ دو رکعتین اور شروع خلافت مین حضرت عثمان کے ساتھ دو رکعتین اور اختلاف ہے علما کا منی مین قصر کرنیمین مکی والون کے لئے سو بعضون نے کہا کہ مکے والون کے لئے مناسمین قصر نہیے مگر جو مسافر ہو یعنے مکی نہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحیی بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون نے کہا کچھ مضائقہ نہین اگر مکے والی قصر کرین منا مین اور یہی قول ہے اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی کہ **باب**

ہیں ہمارے حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ جبکہ امام عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنے دسویں تاریخ کی فجر تک نہ پہنچ سکا حج فوت ہوگیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر وہ طلوع فجر کے وقوف عرفات ہو بلکہ اسکو ضرور ہے کہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالے اور سال آیندہ اسپر قضا ضرور ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ہی شعبہ نے بھی کبیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی کہا سنا میں نے عطاء سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے ہے بعد روایت اس حدیث کی یہ حدیث ام المناسک ہے یعنے جڑ ہے سب افعال حج کی **عن** عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ **ترجمہ** روایت ہے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرت نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑائی ہے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلدی سے اور کوئی پہاڑ ٹیلا یا ٹیلاریت کا نہیں چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر ٹھہرا رہا میں وہاں یعنی عرفات کی خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیا ہمارے اس نماز میں یعنے مزدلفہ میں اور وقوف کیا ہمارے ساتھ اور عرفات میں ٹھہرا ہو چکا ہو اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اسکا اور تارڈالی وہ میل کچیل یعنے احرام کھولے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ باب عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنے کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو **ف** اسباب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسماء اور فضل سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے وہ حدیث ابن عباس کے کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بردار کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہی مروی ہے انہی کئی سند وں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث عثمان بن انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فضل ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کی ضعیفوں کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں عثمان ظاہی کرتا ہے حدیث کی اور زیادہ کیا اس میں عن الفضل بن عباس اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے اور نہیں کہا انہوں نے کیا اور میں فضل بن عباس کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے روانہ کر دیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنے اڑکے بالوں کو یعنے مزدلفہ سے رات کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جبتک آفتاب نکلے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دیوے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے رات کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علما اس حدیث کی ہد ہے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جبتک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعضے علما نے کہ کنکریاں مار لیویں رات سے اور عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی پر ہی اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا **باب** اس باب میں مولف رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہر یہ باب رمی کے بیان میں ہے انتہی قول المترجم **عن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي بَعْدَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنے دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت پر یعنے پہر دن چڑھے اور بعد اسکے اور دنوں میں بعد زوال آفتاب کے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کنکریاں مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ باب اس بیان میں کہ مزدلفہ سے آفتاب نکلنے کے پہلے لوٹنا چاہیے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنے مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلی **ف** اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے **عن** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ كُنَّا وُقُوفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جبتک آفتاب نکلے اور کہتے تھے چمک جا ای ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اسپر چمکتی جب روانہ ہوتے تھے اور البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر آفتاب نکلنے سے پہلے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْحِمَارَ لَا تَرْمِي مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ باب چھوٹی کنکریاں

مارنی میں **عن** جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار بمثل حصی الخذف **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے جمرہ کو مثل خذف کی اور خذف انگلیوں میں کنکری کہتے ہیں مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے **ف** اسماعیل بن سلیمان بن عمر بن احوص سے بھی روایت کردیتی ہیں مانند حدیث اول کے روایت کرتی ہیں ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علما نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے **باب** ماجاء فی الرمی بعد زوال الشمس باب بعد زوال شمس رمی کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار اذا زالت الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتی جمرہ کو بعد زوال شمس کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی رمی الجمار راکبا ماشیا رمی کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمی الجمرۃ یوم النحر راکبا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرہ کو دن نحر کے سوار ہو کر **ف** اسماعیل بن جابر اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمر بن احوص سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل ہی جمار کو طواف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کسی کی نوبت آئی سوار ہو کر رمی کی ہوگی تاکہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علما کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جواب آتی ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رمی الجمرۃ مشی الیہ ذاھبا وراجعا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کنکریاں مارتی جمرہ کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتی بھی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے عبید اللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جائے تھے رمی کو اور واپس پیدل جاوے بعد اسکے کہا ابوعیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہی منظور ہے اسی فرمان برداری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اسلئے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر رمی کی اور پیدل آئے فقط جمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے **باب** کیف ترمی الجمار باب کیفیت میں رمی کے **عن** عبدالرحمن بن یزید قال لما اتی عبداللہ جمرۃ العقبۃ استبطن الوادی واستقبل الکعبۃ وجعل یرمی الجمرۃ علی حاجبہ الایمن ثم رمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال واللہ الذی لا الہ غیرہ من ھھنا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنی شروع کیں ابرو کے مقابل پھر ہر بار میں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند تعالیٰ کی کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماریں تھیں ان نے جس پر سورہ بقر اتری تھی یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورہ بقر کی شاید اسلئے فرمائی کہ اسمیں احکام حج بہت مذکور ہیں **ولایت** کی ہے سماعی نہوں نے دیکھی سنی انہوں نے مسعود سے اسی اسناد سے **ف** اسماعیل بن فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے علما کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں ماری آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علما نے کہ اگر ممکن نہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکی مار لی اگرچہ میدان کا نہو **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اسلئے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کا ہیبت کرنا اور خدا کی راہ میں جان فشانی کرنا یاد آوے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** صفۃ الرمی عند رمی الجمار باب رمی کے وقت لوٹ پھیر کے کی کیفیت میں **عن** قدامۃ بن عبداللہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی جمارا علی ناقتہ لیس ضرب ولا طرد ولا الیک الیک **ترجمہ** روایت ہے قدامہ بن عبید اللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے جمرہ کو اپنی اونٹنی پر سے نہ مارنا تھا مگر نہ ہٹو بچو تھی **ف** اسماعیل بن عبداللہ بن خطل سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث قدامہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہے اور امین بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک **باب** ماجاء فی اشتراک الرفقۃ والبقرۃ باب اونٹ گائے میں شرکت کے بیان میں **عن** جابر قال حضرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البقرۃ عن سبعۃ والبدنۃ عن سبعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائی اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائی میں سات آدمی شریک ہوگئے **ف** اسماعیل ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائی سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قربانی میں ایک گائی

دس شخص آدمی مواد اونٹ کافی ہے دس کو اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور ابن عباس کی حدیث ہم سے ایک سندسے بیان کرتی ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے **حدثنا** الحسین بن حریث وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن عبداء بن احمر عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر وحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی الجزور عشرۃ **ترجمہ** روایت کی ہم سے حسین ابن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سنا نے روایت کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین ابن واقد سے انہوں نے عبداء ابن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا تھا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سے لگی عید اضحی اور شریک ہوگئی ہم ایک گائی میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسکو نہیں جانتے مگر اسی سند سے جو مروی ہے حسین ابن واقد سے **باب** ما جاء فی اشعار البدنۃ باب قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں **ترجمہ** کہتا ہے اشعار اسی کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے کو زخمی کر دیویں اور حضرت نبی ہی اپنی قربانی کی اونٹنیوں کو اشعار کیا تھا ہی اور عرب میں واسطے قربانی کے اونٹنیوں کے اشعار کیا کرتے تھے تاکہ کوئی قزاق وغیرہ اسکو نہ لوٹ لے اور اگر وہ راہ بھولی جاویں تو پہچانی دیویں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ واماط عنہ الدم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹنیوں کی دو جوتیوں کا ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذی الحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون انکا **ف** اس باب میں مسور ابن مخرمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر ہے عمل علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا سنا میں نے یوسف ابن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے بھی حدیث یہ فرمایا کبھی نہ دیکھا میں نے عقل پر چلنے والا انکی بات سے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا انکا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چاہتا تھا اسی پر کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہی تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آگئے اور لال پیلی ہوگئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ تیرا کیا ہوا نہ چھوڑے جبتک نہ توبہ کرے اپنی قول سے **ترجمہ** کہتا ہے کہ یہ وکیع نہیں کہ غصہ ہو کر فتوا قبول کرنے کے بیان پر کہ فرمایا اگر فقہ کہتے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے تو اسات اسکو قبول کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا اسکے غیر معصوم حقیقت میں جو اوک اسکے قول کو مخالف حدیث کے پاکر چھوڑ دیتے ہیں اسکو قبول کرتے ہیں اور حدیث سی الرائی میں اور مذہب کے سند پکڑتی ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا اور امام ابن مبارک نے کیوں اپنی ہونگے وہ تو بالاعلا صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت نے بھی فرمایا المجتھد یخطی ویصیب کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب الجزو والباب **باب عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتری ھدیۃ من قدید **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدے مدنی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہی ہے مدینے کے بیچ میں **ترجمہ** کہتا ہے کہ مدنی ساتھ زبر ہے ی اور سکون دال کے اُن چارپایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لئے حرم میں ذبح کئے جاویں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائی ہو نیس اونٹ ہو اور عمرہ وغیرہ جو قربانی میں شرط ہی سو اسمیں بھی ضرور ہی اور ہدی قسم ہے واجب کا نفل نہیں ہے واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قرآن اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور ہدی سائق کہتے ہیں کہ وہ ہدی ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کے گھر میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ ابن یمان کی سند سی اور مروی ہے نافع سی کہ ابن عمر نے خریدی ہدی اپنی قدید سی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے **باب** ما جاء فی تقلید الھدی للمقیم باب مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں **عن** عائشۃ انھا قالت فتلت قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قلدھا او قلدھا ثم بعثھا مع ابی فلم یحرم علیہ شیء کان احل لہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے گلے کے پھر نہ حرام باندھا آپنے پر نہ حرام کیا اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں جب آدمی قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اسکا ارادہ حج کا ہی تو اسپر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز حرام نہیں جبتک احرام نہ باندھے اور بعض علمانے کہا جب ہار ڈالی آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہوگئی اسپر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر **باب** ما جاء فی تقلید الغنم باب بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کی یا نہیں **عن** عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقلدھا ثم لا یحرم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ

سے کہا کہ میں بھٹکا کرتی ہوں بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی مکریوں کے بچہ آپ محرم نہیں ہوتے ہے کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ مکریوں کے بال ڈالنا چاہیے **باب** ماجاء اذا عطب الھدی ما یصنع بہ باب اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنی لگے تو کیا کرے **عن** ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من الھدی قال انحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم خل بین الناس وبینھا فیاکلوھا **ترجمہ** روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے فرمایا آپ نے ذبح کر اسکو اور ڈبو دے اسکی جوتی یعنے جوگلی میں ہو اسکی خون میں پھر چھوڑ دی کہ لوگ کھالیویں اسکو **ف** اس باب میں ذویب و قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنے نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اسکا اور رفیق اسکے کوئی نکھا دیں اسمیں سے اور چھوڑ دی اور آدمیوں کے لئے کہ کھالیویں اور یہی کفایت ہے اسکو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں اگر کھالی اسمیں سے کچھ تو اوان دے بدلا کھایا ہوا اور کہا بعض علما نے جنہوں نے کہا نفل کی ہدی تو ضامن ہوا پیئے اتنی قیمت کا **باب** ماجاء فی رکوب البدنۃ اب قربانی کی اونٹ پر سوار ہونیکے بیان میں **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال لہ ارکبھا فقال یا رسول اللہ انھا بدنۃ فقال لہ فی الثالثۃ او فی الرابعۃ ارکبھا ویحک او ویلک **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپ نے سوار ہو اسپر کہا اسنے یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا آپ نے تیسری بار یا چوتھی بار یعنے راوی کو شک ہے کہ تین بار سوار ہونیکو فرمایا یا چار بار اور خیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری راوی کو شک ہے کہ ویحک فرمایا یا ویلک **ف** اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور حضرت ہی ایک قوم نے علما صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکی اگر ضرورت ہو اسپر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا چڑھے جبتک ایسا ہی بقرار نہ ہو **باب** ماجاء باین جانب الرأس یبدأ فی الحلق باب اس بیان میں کہ سر منڈانا کدہر سے شروع کرے **عن** انس بن مالک قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکہ ثم ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ فاعطی ابا طلحۃ ثم ناولہ شقہ الایسر فحلقہ فقال اقسمہ بین الناس **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کی پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی سو مونڈی اسنی جو لی آپنے دو بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کیطرف بائیں جانب سر کی سو مونڈی اسنی سو فرمایا آپنے تقسیم کر دو ان بالونکو سب آدمیوں میں **متبرجم** یہاں سے کوئی مشرک مشرکی کی دلیل نہ نکالی کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے پھر فرمایا کہ اسکو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھ کر اسکے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کسلیے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیات دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی انکا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب تو مبارک کو کیونکر جائز ہونگے جب کوئی شی محل کو جائز نہو تو خود کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ ہی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کے رکھنا یہ خاصہ حضرت ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اسکے بال تبرک سمجھے جاویں اور بہتیرا سمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے انتقال فرمانیکے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موی مبارکمیں بھی ایک نوع کی حیوٰۃ ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہو اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اسلئے کہ فقہا کا قاعدہ ہے ما قطع عن الحی فھو میت یعنے جو چیز جدا ہو یا کاٹی جاوے زندہ سے وہ مردہ ہی واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب **روایت** کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام ہی اسی حدیث کی مانند اور یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی الحلق والتقصیر باب سر منڈانے اور بال کتروانیکے بیان میں **عن** ابن عمر قال حلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحلق طائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم قال ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین مرۃ او مرتین ثم قال والمقصرین **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سر منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرام سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانیوالونپر ایکبار فرمایا یا دوبار پھر فرمایا بال کتروانی والونپر بھی **ف** اس باب میں ابن عباس و ام حصین کے بیٹے اور انس و ابی سعید و ابو مریم و ام شبیہ بن خنساء و ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ افضل ہے کہ سر منڈاوے مرد اور اگر بال کتروا دے تو بھی جایز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی کراھیۃ الحلق للنساء باب اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے **عن** علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ راسھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانی سے **روایت** کی ہی محمد بن بشار نے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے تمام سے انہوں نے قتادہ سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علی کا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت علی کی اسمیں اضطراب ہے روایت کے جہت

حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اسکو بال کتروانا واجب ہے

باب ماجاء فی من حلق قبل ان یذبح او نحر قبل ان یرمی باب اس بیان میں جو سر منڈائے قبل ذبح کی یا ذبح کرے قبل کنکریاں مارنے کے **عن** عبداللہ بن عمرو ان رجلا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج وسالہ اخر فقال نحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ نے فرمایا اب ذبح کر کوئی حرج نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں مارنے کے فرمایا اب کنکریاں مار کوئی حرج نہیں **ف** اسباب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے کہ جب کسی نے کسکو مقدم کیا ذبح سے یا ذبح کو کسی پر مقدم کر دی تو اسپر قربانی واجب ہے **ترجمہ** کہتے ہیں کنکر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہئے پہلے مسافر بیچکر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ میسر آئے اسکا اونٹ گائے بکری ذبح کرے پھر سر منڈائے یا بال کتروائے پھر مکہ میں جا کر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے کہ امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر نہیں کیا آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں مراد جہل ہونے سے یہ ہے گناہ نہیں ہوتا ہاں چوک معاف ہو جاتی ہے یہ مراد نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو چنانچہ امام اعظم اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنے قربانی لازم آتی ہے اور چاہئے کہ ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے بھی مضمون روایت کیا کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی **باب** ماجاء فی الطیب عند الاحلال قبل الزیارۃ باب اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے **عن** عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ولحرمہ حین احرم قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اسمیں مشک بھی تھا **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کے نحر کے دن اور ذبح کر چکے قربانی اور سر منڈایا یا بال کتروائے تو حلال ہو گئی اسکو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **باب** ماجاء متی یقطع التلبیۃ فی الحج باب اس بیان میں کہ لبیک پکارنا حج میں کب موقوف کرے **عن** الفضل بن عباس قال ارد فنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جمع الی منی فلم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہا پیچھے بٹھایا مجھکو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منی تک پھر برابر آپ لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو **ف** اسباب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک پکارتا رہے جبتک رمی جمرہ نہ کر لے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء متی یقطع التلبیۃ فی العمرۃ باب اس بیان میں کہ عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے **عن** ابن عباس قال یرفع الحدیث انہ کان یمسک عن التلبیۃ فی العمرۃ اذا استلم الحجر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنے کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو **ف** اسباب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ معتمر لبیک پکارے جبتک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعضوں نے کہا جب بیت کے مکانوں کے متصل پہونچ جائے تو لبیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی طواف الزیارۃ باللیل باب آنا رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس وعائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ الی اللیل **ترجمہ** روایت ہے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی ہے بعض علما نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت کے رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کرے نحر کے دن یعنے رات نہ ہونے دی اور بعضوں نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے **باب** ماجاء فی نزول الابطح باب ابطح میں اترنے کے بیان میں **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان ینزلون الابطح **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منا کے درمیان اور محصب ہے اسکو کہتے ہیں **ف** اسباب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابورافع سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث

ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبیداللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علما نے اُترنا ابطح میں اگرچہ واجب نہیں جو چاہی اُترے کہا شافعی نے اُترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اُترے ہیں **عن** ابن عباس قال لیس التحصیب بشیء انما ھو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابطح میں اُترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے تھے کہا ابوعیسیٰ نے تحصیب کے معنے محصب میں اُترنا ہی اور محصب ابطح کو کہتی ہیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** **عن** عائشۃ قالت انما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الابطح لانہ کان اسمح لخروجہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینہ کو آسان تھا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **روایت** کی ہے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں حدیث مذکور کے مانند **باب** ما جاء فی حج الصبی باب بچے کے حج کے بیان میں **عن** جابر بن عبداللہ قال رفعت امرأۃ صبیا لھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ الھذا حج قال نعم ولک اجر **ترجمہ** روایت ہے جابر عبداللہ سے کہا اُنہوں نے اُٹھایا ایک عورت نے اپنی لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اسکا بھی حج صحیح ہوگا اپنے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ملیگا **ف** اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی غریب ہے **روایت** کی ہے قتیبہ نے اُنہوں نے قزعہ بن سوید باہلی سے اُنہوں نے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مرسلا ہی **عن** السائب ابن یزید قال حج بی ابی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وانا ابن سبع سنین **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اُنہوں نے مجھکو لیکر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور میں سات برس کا تھا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اجماع ہی علما کا کہ لڑکا اگر صغر سنی میں حج کر چکا ہو تو اُسکا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک حوالی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اُنے حج کیا حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** جابر قال کنا اذا حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنا نلبی عن النساء ونرمی عن الصبیان **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا جب ہم نے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینکتے تھے لڑکوں کی طرف سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اجماع ہی علما کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے مگر وہی اسکو اور بلند کرنا لبیک میں **باب** ما جاء فی الحج عن الشیخ الکبیر والمیت باب بیتا اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں **عن** الفضل بن عباس ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان ابی ادرکتہ فریضۃ اللہ فی الحج وھو شیخ کبیر لا یستطیع ان یستوی علی ظھر البعیر قال حجی عنہ **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم کے کہا یا رسول اللہ البتہ سے باپ کو پایا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہی کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپنی تو حج کر اُسکی طرف سے **ف** اسباب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی بیوی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے تو فرمایا اُنہوں نے کہ سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی نہ سنی ہو پھر سوال ان کا اسکو ابن عباس سے اور نہ ذکر کیا اسکا جس سے سنی تھی کہا ابوعیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اسباب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اُسکی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علما نے کہ حج کرے زندہ کسیطرف سے جب کہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا **باب** منہ باب دوسرا اسی بیان میں **عن** لقیط بن عامر العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر **ترجمہ** روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونے کی تو فرمایا آپنے تو حج کر اپنی باپ کیطرف سے اور عمرہ بجا لا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے **عن** عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی ماتت ولم تحج افاحج عنھا قال نعم حجی عنھا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ

وسلم کے پاس اور کہا میری ماں مر گئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کروں اسکی طرف سے کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی العمرۃ واجبۃ ھی ام لا باب اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن العمرۃ اواجبۃ ھی قال لا وان تعتمر وھو افضل **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے بعض علما کا کہ عمرہ واجب نہیں اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ خرچ کے دن ہوتا ہی دوسرا وہ جسے عمرہ کہتے ہیں یہ چھوٹا حج ہی اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسیکو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو کسی نے عمرہ کے ترک کرنیکی اور اسباب میں کوئی روایت ثابت نہیں کہ دلیل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور حکم ہو پہنچا ہے حضرت ابن عباس سے کہ وہ اسکو واجب کہتے تھے **باب** منہ باب دوسرا اسی بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک **ف** اسباب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن عباس کے حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ عمرہ حج کے مہینوں میں ہا ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نکرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر اسی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہے اسیطرح روایت کیے کتنے اہل علم نی صحابہ و غیرہم سے **باب** ما جاء فی ذکر فضل العمرۃ باب عمرہ کی فضیلت میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ تکفر ما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلا نہیں سوا جنت کے کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی العمرۃ من التنعیم باب تنعیم سے عمرہ لانیکے بیان میں **عن** عبدالرحمن بن ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر عبدالرحمن بن ابی بکر ان یعمر عائشۃ من التنعیم **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا عبدالرحمن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوا دیں حضرت عائشہ کو تنعیم سے کہا ابوعیسٰی نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی العمرۃ من الجعرانۃ باب جعرانہ سے عمرہ لانیکے بیان میں **عن** محمد بن اسحٰق الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الجعرانۃ لیلا معتمرا فدخل مکۃ لیلا فقضی عمرتہ ثم خرج من لیلتہ فاصبح بالجعرانۃ کبائت فلما ارتحل الشمس من الغد خرج فی بطن سرف حتی جاء مع الطریق طریق جمع بطن سرف فمن اجل ذلک خفیت عمرتہ علی الناس **ترجمہ** روایت ہے محمد بن اسحٰق کعبی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے رات کو عمرہ کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکے سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنے دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ حضرت رات کو یہیں رہے یہ جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہانتک کہ آئی اس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوتے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا انکا عمرہ لوگوں پر کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے ہم محمد کعبی کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پاتی سوا اسی ایک کے **باب** ما جاء فی عمرۃ رجب باب رجب میں عمرہ کرنیکے بیان میں **عن** عروۃ قال سئل ابن عمر فی ای شھر اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فی رجب فقالت عائشۃ ما اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو معہ تعنی ابن عمر وما اعتمر فی شہر رجب قط **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تو کہا انہوں نے عمرہ کیا حضرت نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ نے کوئی عمرہ نکیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابن عمر انکے ساتھ تھے اور کبھی عمرہ نکیا حضرت نے رجب میں کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری سے رحمت کرے اللہ اوپر کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے **روایت** کی ہے احمد بن منیع نی انہوں نے حسن بن موسٰی سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چار عمرے کیے ایک انمیں سے رجب میں تھا کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی عمرۃ ذی القعدۃ باب ذی قعدہ میں عمرہ کرنیکے بیان میں **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فی ذی القعدۃ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذیقعدہ کی مہینے میں کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی عمرۃ رمضان باب رمضان میں عمرہ کرنیکے بیان میں **عن** ام معقل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ **ترجمہ** روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک عمرہ رمضان میں برابر ہی ایک حج کی **ف** اسباب میں ابن عباس اور جابر اور ابوہریرہ اور انس سے اور وہب ابن خنبش سے روایت ہی کہا ابوعیسٰی نی اور انکو ہم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان اور جابر نے روایت ہے شعبی سے وہ روایت کرتی ہیں وہب بن

(۲۴ ۱۲ ۲۰)

لبیک پکار کر لنگڑا یا زخمی ہو جانا حج میں شرط کرنا اُس عورت کا بیان جسکو بعد طواف افاضہ ۱۶۱ حیض آجاوے حائضہ کون کونسے مناسک حج ادا کرے

حنبش سے اور کہا داود نے روایت کیا ہے اور وہی سچ ہے وہ روایت کرتی ہیں حجی سے وہ ہرم بن جنبش سے اور وہب بن جنبش زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کے حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحٰق نے معنی اس حدیث کی ایسی ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبل ہو اللہ پر سچی ایکبار اُسنے ثلث قرآن پڑھا یعنے ثواب میں دونوں برابر ہیں **باب** ماجاء فی الذی یُهِلُّ بالحج فیکسر او یعرج باب اُسکی بیان میں کہ لبیک پکارے حج کی پھر زخمی یا لنگڑا ہو جاوے **عن** عکرمۃ قال حدثنی الحجاج بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ حجۃ اخری قال ذکرت ذلک لابی ھریرۃ وابن عباس فقالا صدق **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اُسکا احرام کھل گیا اور اُسپر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابوہریرہ اور ابن عباس سے تو کہا اُن دونوں نے اسیطرح کہا **روایت** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُنہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے اُنہوں نے حجاج سے مثل اسکی کہا اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو ہشام سے اور ہشام نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن رافع سے اُنہوں نے حجاج بن عمرو سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجی ثقہ ہیں حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہوں نے عبدالرزاق سے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن رافع سے اُنہوں نے حجاج بن عمرو سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند **باب** ماجاء فی الاشتراط فی الحج باب حج میں شرط کرنیکے بیان میں **عن** ابن عباس ان ضباعۃ بنت الزبیر اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اُرید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ارادہ کرتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شاید رک جاؤں تو اسکی شرط اول ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپنے ہاں شرط لگاؤ کہا اُنہوں نے کیونکر کہوں میں فرمایا آپنے کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنے حاضر ہوں میں یا اللہ حاضر ہوں میں بجہ سیرے احرام کھولنے کی جہاں سے تو مجھے روکے جہاں تو مجھے روکے

ف اسباب میں جابر اور عائشہ اور اسما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ اور کہتے ہیں بعض علما کا جو صحابہ میں اور کہتے ہیں کہ اگر شرط لگاوے اور پھر بیمار ہو جاوے یا معذور ہو تو جایز ہے اُسکو احرام کھولڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ شرط لگانا جایز نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط بھی لگاوے تو بھی اُسکو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور اُنکے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہے **باب** منہ باب دوسرا اسی بیان میں **عن** سالم عن ابیہ انہ کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول الیس حسبکم سنۃ نبیکم **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانی حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تمکو سنت اپنی نبی کی یعنی آپنے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھولا الا سال آیندہ قضا کیا عمرہ کو کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ماجاء فی المرأۃ تحیض بعد الافاضۃ باب اُس عورت کے بیان میں جسی بعد طواف افاضہ کے حیض آجاوے **عن** عائشۃ قالت ذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صفیۃ بنت حیی حاضت فی ایام منی فقال احابستنا ھی قالوا انھا قد افاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہو گئی ہیں ایام منی میں سو فرمایا آپنے کیا مکدر کرنیوالی ہے ہمکو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا آپنے اب کسی کی ضرورت نہیں **ف** اسباب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی حج اور پھر حائضہ ہو جاوے اور اُسپر واجب نہیں کہ طواف وداع کرے اور ٹھہرا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** ابن عمر قال من حج البیت فلیکن اٰخر عھدہ بالبیت الا الحیض رخص لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جاوے یعنے طواف وداع کر لے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** ماجاء ما تقضی الحائض من المناسک باب اس بیان میں کہ حائضہ کون کونسی مناسک حج ادا کرے **عن** عائشۃ قالت حضت فامرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقضی المناسک کلھا الا الطواف بالبیت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا

کا وہ ہے اپنے فرمان میں کہ ترجمہ یہاں سے بیہقی نے ان علوم کا لانعام کی ظاہر ہوئی جو کہتے ہیں کہ حجر اکبر وہی کہ جسکا عرفہ پر جمعہ واقع ہو **عن** علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر وانما سمی الاکبر لقول الناس حج اصغر یعنی عمرہ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور اوسی نے اسکو مرفوع نہیں کیا **ف** یہ حدیث زیادہ صحیح ہی پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہی محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہی کہا ابو عیسے نے اسی طرح روایت کیا کئی حافظان حدیث نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے موقوفاً **عن** ابی عبید بن عمیر عن ابیہ ان ابن عمر کان یزاحم علی الرکنین فقلت یا ابا عبد الرحمن انک تزاحم علی الرکنین زحاما ما رایت احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزاحم علیہ فقال ان افعل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہما یمحوان الخطایا وسمعتہ یقول من طاف بہذا البیت سبوعا فاحصاہ کان کعتق رقبۃ وسمعتہ یقول لا یضع قدما ولا یرفع اخری الا حط اللہ عنہ بہا خطیئۃ وکتب لہ بہا حسنۃ ترجمہ ابی عبید ابن عبید ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر دیکھتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی سو کہا میں نے اسے ابا عبد الرحمن تم دیکھتے ہو دو رکنوں پر ایسا زحام کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو کہ ایسا زحام کرتا ہو دونوں رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نکرو میں ایسا کرتا ہوں میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی کہ چھوتے ان دونوں کا گناہوں کو اور سنا میں نے اسے کہتے تھے جسنے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اسکو اور بیہی ایک غلام آزاد کرنے کا اور سنا میں نے اسے فرماتے تھی نہیں کہتا ہی آدمی کوئی قدم رکھنے طواف میں اور نہ اٹھاتا ہی دوسرا قدم مگر مٹاتا ہی اللہ تعالیٰ اسکی سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہی ایک نیکی کہا ابو عیسے نے اور روایت کی حماد ابن زید نے عطا ابن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمر سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا کسی نے کہ روایت ہی ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے

باب عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف اللہ کے گھر کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ تم بولتے ہو طواف میں سو جو کوئی تم میں سے کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات کہا ابو عیسے نے اور روایت کی ابن طاؤس وغیرہ سی وہ روایت کرتی ہیں عاوس سے وہ ابن عباس سے موقوف یعنی انہوں کا قول اور مرفوع نہیں جانتے اسکو عطا ابن سائب کے روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نکرے آدمی طواف میں مگر ساتھ ذکر خدا تعالیٰ کے یا علم کی بات

باب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنہ اللہ یوم القیمۃ لہ عینان یبصر بہما ولسان ینطق بہ یشہد علی من استلمہ بحق ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہی اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ اسکو اٹھاویگا قیامت کے دن اور اسکی دو آنکھیں ہونگی کہ دیکھیگا اسے اور ایک زبان ہوگی کہ بولیگا اس سے گواہی دیگا اسکو ایمان کی جسنی بوسہ دیا ہی اسکو اللہ کے واسطے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگاتے تھی احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا کہا ابو عیسے نے مقتت خوشبودار کہتے ہیں تو غیر مقتت بی خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتی ہم اسکو مگر فرقد سنجی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید ابن جبیر سے اور کلام کیا ہی یحیی بن سعید نے فرقد سنجی میں اور روایت کی ہے اسے لوگوں نے

باب عن عائشۃ انہا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آب زمزم کو لیجانے اپنے ساتھ لیجاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھاتے تھی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتی ہم اسکو مگر اسی سند سی

باب عن عبد العزیز بن رفیع قال قلت لانس حدثنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر یوم التروۃ قال ای قال قلت وابن صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل کما یفعل امراؤک ترجمہ روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو کہ ظہر کہاں پڑہی حضرت نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منی میں کہا میں نے عصر کہاں پڑہی آپ نے جسدن کوچ کیا مکے سے کہا انس نے ابطح میں اور تحقیق اسکی اوپر گذری ہے کہا انس نے تم وہاں نماز پڑہو جہاں پڑہیں تمہارے امیر الحاج یعنے سیدھے دونوں نمازیں دونوں مقام میں پڑہنا کچھ نہ سا سک حج میں داخل نہیں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہی اسحاق ازرق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے

اخر ابواب الحج یہ آخر ہے حج کے باب تک

ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں جنازہ کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ماجاء فی ثواب المرض باب بیماری کے ثواب کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصیب المؤمن من شوکۃ فما فوقہا الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہونچتی ہے مومن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھکر مگر بلند کرتا ہے اللہ اسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ **ف** اسباب میں سعد ابن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابوہریرہ اور ابی امامہ و ابی سعید و انس و عبداللہ بن عمر و اسما بن عمر و جابر و عبدالرحمن بن ازہر و ابی ہند سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من شیء یصیب المؤمن من وصب ولا نصب حتی الہم یہمہ الا یکفر اللہ بہ عنہ سیاتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہنچتا مومن کو درد یا غم یا کوئی بات تک فکر ہی کہ اسکو پریشان کرے مگر اتار دیتا ہے اللہ تعالے اسکی سبب سے گناہ اسکے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اسباب میں کہا اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عطا ابن سائب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء فی عیادۃ المریض باب بیمار پرسی کے بیان میں **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مسلمان جبتک عادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے باغ بہشت کی **ف** اسباب میں علی و ابی موسے اور براء اور ابی ہریرہ و انس و جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابو خطاب و رشاح جول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے جس نے روایت کی ہے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے تو وہ زیادہ صحیح ہے اور کہا محمد نے حدیث ابی قلابہ کی مروی ہیں اسماء سے مگر یہ حدیث کہ وہ مروی ہے ابی الاشعث سے وہ روایت کی ہے ابی اسماء سے **روایت** کی ہے محمد بن زیاد واسطی نے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے عالم احول سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابو اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ قیل ما خرفۃ الجنۃ قال جناہا یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا اپنے اسکا میوہ چننا ہے **روایت** کی ہے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد ابن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حماد ابن زید سے اور مرفوع نہیں کیا **عن** ثویر عن ابیہ قال اخذ علی بیدی فقال انطلق بنا الی الحسن نعودہ فوجدنا عندہ ابا موسی فقال علی اعائدا جئت یا اباموسی او زائرا فقال لا بل عائدا فقال علی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عاد عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علی نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عادت کریں سو پایا ہمنے اسکے پاس ابو موسی کو اور کہا علی نے کیا تم عیادت کو آئے ہو یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علی نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی صبح کے وقت مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اسکے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اسکے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اسکے لئے ایک باغ جنت میں **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی سے یہ حدیث ابی سندوں سے اور بعضوں نے اسکو موقوف روایت کیا ہے مرفوع نہیں کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید ابن علاقہ ہے **باب** ماجاء فی النہی عن التمنی للموت باب میں تمنا کرنے موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** حارثۃ بن مضرب قال دخلت علی خباب وقد اکتوی فی بطنہ فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی من البلاء ما لقیت ولقد کنت وما اجد درہما علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ناحیۃ بیتی اربعون الفا ولولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا او نہی ان نتمنی الموت لتمنیت **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دلی تھی اپنے پیٹ میں یعنے کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسیکو نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ اسپر آئی ہوں بلاہیں جیسی مجھپر آئیں اور میں تہا زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں پاتا تہا ایک درہم اور اب میرے گوشے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نکیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا یعنے دعا مانگتا موت کی **ف** اسباب میں ابی ہریرہ و انس و جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث

بنانے کے حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اسپر آیا ہو بلکہ چاہئے ایسا کہے اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ یعنے یا اللہ جیتا رکھ مجھکو جبتک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھکو جب میری وفات بہتر ہو روایت کی ہمسے علی ابن محجری انہوں نے اسمٰعیل ابن ابراہیم سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث **کہا** ابوعیسےٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِی التَّعَوُّذِ لِلْمَرِیْضِ باب مریض کے تعویذ کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ وَعَیْنِ حَاسِدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہو گئے تو فرمایا آپنے ہاں اوپڑھی جبرئیل نے یہہ عاء بسم اللہ سے آخر تک اور معنے اسکی یہ ہیں اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھے جو چیز تجھے تکلیف دی اور جھاڑتا ہوں فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر سے کوں کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھکو اور اللہ شفا دی تجھکو **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُہَیْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَقَالَ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَۃَ اشْتَکَیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِیْکَ بِرُقْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** روایت ہے عبدالعزیز ابن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس ابن مالک کے پاس تو کہا ثابت نے اے ابا حمزہ میں بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ پھونکوں میں تجھپر دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے ضرور پھونکیئے تو پڑھا انس نے اَللّٰھُمَّ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ اے اللہ آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنیوالی شفا دی تو ہی ہے شفا دینی والا کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دی کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری **ف** اسباہیں انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ ابی سعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور پوچھی میں نے ابوذرعہ سے یہہ حدیث اور کہا میں نے اُسی روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابوزرعہ نے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہمکو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے روایت کی اپنی باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے **باب** مَا جَاءَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْوَصِیَّۃِ باب وصیت کی ترغیب میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ لَہٗ شَیْءٌ یُّوْصِیْ فِیْہِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضروری ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزرین اُسپر دو راتین اور اُسکو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اُسکی لکھی ہے اُسکی پاس ۔ **ف** اسباہیں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِی الْوَصِیَّۃِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ باب تہائی یا جو تہائی مال میں وصیت کرنیکے بیان میں **عَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ اَوْصَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکَمْ قُلْتُ بِمَالِیْ کُلِّہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ قُلْتُ ھُمْ اَغْنِیَاءُ بِخَیْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُہٗ حَتّٰی قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ یُّنْقَصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن مالک سے کہا بیمار پرسی کو آئی میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور میں بیمار تہا سو فرمایا آپنے کیا تم نے وصیت کی میں نے کہا ہاں پوچھا آپنے کتنے مال کی وصیت کی کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جاوے واللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپنے کیا چھوڑا تمنے اپنی اولاد کے لئے میں نے کہا وہ بہتر ہیں مال والی تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لئے چھوڑ دو کہا انہوں نے میں حضرت کے فرمانی کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنے کہتا رہا کہ اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہئے اتنی میں کیا ہوگا یہانتک کہ آپنے فرمایا وصیت کر تو تہائی مالکی یعنے دو حصے اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے ابوعبدالرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کچھ کم میں وصیت کرے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہت ہے یعنے ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہئے **ف** اسباہیں ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے اُسنے کئی سندوں سے اور لفظ کثیر کا اور روایت میں کثیر بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں وصیت کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نکرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچوان حصہ کو جو تہائی حصے سے کم ہے اور جسنے تہائی حصے کی وصیت کی اُسنے کچھ نہ چھوڑا اور اُسکو جائز نہیں ثلث سے زیادہ **باب** مَا جَاءَ فِیْ تَلْقِیْنِ الْمَرِیْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَہٗ باب جو حالت نزع میں ہو اُسکی تلقین اور اُسکے لئے دعا کرنیکے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الٰہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہیں سوا خدای تعالےٰ کے **ف** اسباہیں ابوہریرہ و ام سلمہ اور عائشہ اور

جابر اور سعدی المرتہ سی روایت ہے اور سعدی المرتہ یہودی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسے نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہی **عن** ام سلمۃ قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمۃ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ مات قال قولی اللھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ قالت فقلت فاعقبنی اللہ منہ من ھو خیر منہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی بات کہو کہ فرشتے اسوقت آمین کہتی ہیں تمہارے دعا پر کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہ نے یعنے انکے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ ابا سلمہ نے انتقال کیا تو فرمایا آپنے یہ دعا پڑھ اللھم سے حسنۃ تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش دی مجھکو اور اسکو یعنے شوہر کو اور اسکے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سا شوہر ملا کیا اللہ تعالی نی دعا قبول کی کہا ابو عیسے نے ثقیف وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو دالل انکی کنیت ہی قبیلہ بنی اسد سی ہیں کہا ابو عیسے نی حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الہ الا اللہ سکھاویں اور بعضوں نے کہا کہ جب ایکبار یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اسکی سامنے نہ پڑھیں جبتک کہ وہ کچھ کلام نہ کرے شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب انکے وفات ہونے لگی تو ایک شخص انکو بار بار تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں ایکبار یہ کلمہ پڑھا اور بعد اسکے کچھ کلام کیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنے غرض یہ ہے کہ جب ایکبار کلمہ پڑھ لی پھر اسکو تلقین ضرور نہیں ہاں اگر پھر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہی غرضکہ کلمہ آخر کلام ہونیمیت کا اور عبد اللہ بن مبارک کا کہنا ویسا ہی جیسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں **باب** ما جاء فی التشدید عند الموت باب سکرات موت کے بیان میں **عن** عائشۃ انہا قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وہو یدخل یدیہ فی القدح ثم یمسح وجہہ بالماء ثم یقول اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ انکے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور وہ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالی میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کے اور تکلیفوں پر موت کے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث غریب ہے **عن** عائشۃ قالت ما اغبط احدا بہون موت بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضہ سی کہ انہوں نے فرمایا میں کسیکی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھکر آرزو نہیں کرتی جیسے دیکھی ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت کہا یعنے ابو عیسے نے یوہی میں نے اباز رعہ سی یہ حدیث کہ عبد الرحمن بن علا رکون ہیں کہا انہوں نے وہ بیٹے ہیں علا رن لجلاج کے اور میں جانتا ہوں اس حدیث کو اسی سند سی **باب** **عن** عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المومن یموت بعرق الجبین **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ ابن بریدہ سی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کی ساتھ یعنی جب تا ہے تو شدت سکرات سے پسینا آجاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سکرات سی خواہ پسینا آوی یا نہ آوی **ف** سابہین ابن مسعود سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نی عبد اللہ بن بریدہ سی کچھ سنا ہو **باب** **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی شاب وہو بالموت فقال کیف تجدک قال واللہ یا رسول اللہ انی ارجو اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل ہذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وامنہ مما یخاف **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت میں تھا تو فرمایا آپنے کیا حال ہے تیرا اسنے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنے رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں جمع ہوتین کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں یعنے امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اسکو جسکی امید رکھتا ہی یعنے رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہی یعنے تحقیق سے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا یعنے انس کا ذکر نہیں کیا **باب** ما جاء فی کراہیۃ النعی باب اس بیان میں کہ کسیکی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے **عن** حذیفۃ قال اذا مت فلا تؤذنوا بی احدا فانی اخاف ان یکون نعیا وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النعی **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے جب مر جاؤں میں تو نہ خبر کرو کسیکو اسلیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتی ہیں کسیکے موت کے پکارنیکو کہ اسمیں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد اللہ عن النبی صلی

اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الرکوب خلف الجنازۃ باب اس بیان میں کہ جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے **عن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکۃ اللہ علی اقدامھم وانتم علی ظھور الدواب **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپنے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تمکو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیدل چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو **ف** اسی باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ثوبان کی مرسل ہے اسنے موقوف بھی **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی ذالک باب اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے **عن** سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرۃ یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ بن اللحداح وھو علی فرس لہ یسعی ونحن حولہ وھو یتوقص بہ **ترجمہ** روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کی اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے وہ کودتا تھا اور ہم حضرت کے گرد تھے اور آپ اسکو چھوٹی چھوٹی قدموں سے لئے جاتے تھے **عن** جابر بن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبع جنازۃ ابن الدحداح ماشیا ورجع علی فرس **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی الاسراع بالجنازۃ باب جنازہ جلد لیجانے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک خیرا تقدموھا الیہ وان تک شرا تضعونہ عن رقابکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپنے فرمایا جلدی لیچلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھکر چلو اسلئے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اسکو نیکی کیطرف اور اگر بری شخص کا ہے تو اتارو اسکو اپنی گردنوں سے **ف** اسی باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح بھی **باب** ماجاء فی قتلی احد وذکر حمزۃ باب شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں **عن** انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمزۃ یوم احد فوقف علیہ فراٰہ قد مثل بہ فقال لولا ان تجد صفیۃ فی نفسھا لترکتہ حتی تاکلہ العافیۃ حتی یحشر یوم القیمۃ من بطونھا قال ثم دعا ببمرۃ فکفنہ فیھا فکانت اذا مدت علی راسہ بدت رجلاہ واذا مدت علی رجلیہ بدا راسہ قال فکثر القتلی وقلت الثیاب قال فکفن الرجل والرجلان والثلثۃ فی الثوب الواحد ثم یدفنون فی قبر واحد قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عنھم ایھم اکثر قرانا فیقدمہ الی القبلۃ قال فدفنھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصل علیھم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی سید ہمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنے انکی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے انکے پاس سو دیکھا انہوں نے کہ انکے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپنے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنی دلمیں تو میں انکو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتی انکو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتی جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپنے ایک چادر اور کفن دیا اسکو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر کھلتا تھا انکے دونوں پیروں پر تو کھلتا تھا انکا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان شہیدوں میں کونسا قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اسکو آگے رکھتے قبلے کیطرف یعنی قبر میں کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سبکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکی نماز جنازہ نہ پڑھی **کہا** ابو عیسے نے حدیث انس کی حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو کہ انس سے مروی ہو مگر اسی سند سے **باب** اخر دوسرا باب **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویشھد الجنازۃ ویرکب الحمار ویجیب دعوۃ العبد وکان یوم بنی قریظۃ علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیہ اکاف لیف **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور نبی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اسکی لڑائی کے دن آپ سوار تھے گدھی پر کہ اسکی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور پسر زین بھی اسی چھال کا تھا **کہا** ابو عیسے نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں انس سے اور مسلم ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان والی **کباب** عن عائشۃ قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابو بکر سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ما نسیتہ قال ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ فدفنوہ فی موضع فراشہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ انکے دفن میں سو کہا ابو بکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اسکو فرمایا حضرت نے نہیں قبض روح کرتا ہے اللہ تعالے کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی بستر مبارک کی جگہ کہا

ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمن بن ابی کریمہ کی حدیث ضعیف ہیں حافظ کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب آخر دوسرا باب **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنی مُردوں کی بھلائیاں اور باز رہو اُنکی برائیوں سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سُنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران ابن انس کی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعضوں نے عطاء سے انہوں نے عائشہ سے اور عمران ابن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران ابن انس کی سے **باب** ماجاء فی الجلوس قبل ان توضع باب ہے جنازہ اُتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں **عن** عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبع الجنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فمر حبر فقال ھکذا نصنع یا محمد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوھم **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جبتک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے سے آیا ایک عالم یہود کا اور کہا اُسنے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمد سو بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا انکی مخالفت کرو یعنی یہود کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشیر ابن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں **باب** فضل المصیبۃ اذا احتسب باب مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے **عن** ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحۃ الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما اردت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرک یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات ولد العبد قال اللہ ملائکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد **ترجمہ** روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا میں نے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھا تھا قبر کے کنارے پر پھر جب جانے لگا میں قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں میں تجھ کو ابا سنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک ابن عبدالرحمن بن عرزب نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ لیا تم نے پھل اُسکے دل کا سو کہتے ہیں وہ فرشتے ہاں پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو شکر کرتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اسکے لیے ایک گھر بنا دو میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں اور اُسکا نام رکھو بیت الحمد یعنے تعریف کا گھر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی التکبیر علی الجنازۃ باب جنازہ میں تکبیر کہنی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فکبر اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاشی بادشاہ حبش کے نماز جنازہ پڑھی اور اُسمیں اللہ اکبر کہا چار بار **ف** اسامیں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید ابن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یزید ابن ثابت زید ابن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں زید بن ثابت سے حاضر ہوئے ہیں جنگ بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوئے بدر میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالناہ عن ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا زید ابن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایکبار تکبیر کہی اُنہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اسکی وجہ تو کہا اُنہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی ایسا ہی کہتی تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید ابن ارقم کی حسن صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے **باب** ما یقول فی الصلوۃ علی المیت باب نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں **عن** یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو ابراھیم الاشھلی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللھم اغفر لحینا وسیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا قال یحیی وحدثنی ابو سلمۃ بن عبدالرحمن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک وزاد فیہ اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان **ترجمہ** روایت ہے یحیی بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم سے انثانا تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو کہا یحیی نے اور روایت کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کے مثل اور زیادہ کیا اسمیں یعنے بعد اللھم من احییتہ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ جسکو تو زندہ رکھے ہم

تزکیہ کرتا ہے اسلام کے دعوں پر یعنی نیک عمل سیکھاتا اور جسکو ماری توہم میں سے تو اُسکو ایمان یعنی توحید پر **ف** اسباب عبدالرحمن بن عوف اور عائشہ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن مالک سے روایت کیا **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابوابراہیم کی باپ کے حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی ابن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے اُنہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہی اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتی ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت سے ہے جو مروی ہے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے اور یوحیا میں نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نجانا محمد نے **عن** عوف بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی میت فحفظت من صلوتہ اللھم اغفرلہ وارحمہ واغسلہ بالبرد کما یغسل الثوب **ترجمہ** روایت ہے عوف ابن مالک سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے انکی نماز میں سے ان کلمات کو اللھم سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخشدی یا اسکو اور رحم کر اسپر اور دھوے اسکے گناہوں کو جیسے کپڑا دھویا جاتا ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور محمد ابن اسمٰعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اسباب میں یہی حدیث ہے **باب** ماجاء فی القراءۃ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب باب نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنی کا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی **ف** اسباب میں اُم شریک سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابوشیبہ واسطی ہی اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباس سے یہی ہے کہ اُنہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا **عن** طلحۃ بن عبداللہ بن عوف ان ابن عباس صلی علی جنازۃ فقرأ بفاتحۃ الکتاب فقلت لہ فقال انہ من السنۃ او من تمام السنۃ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبداللہ ابن عوف سے کہ ابن عباس نے جنازے کی نماز پڑھی اور اُسمیں سورہ فاتحہ پڑھی سو میں نے اُنسے پوچھا تو اُنہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ من السنۃ کہا یا من تمام السنۃ مطلب دونوں کا ایک ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ اور غیرہم کا اعتقاد کرتے ہیں سورہ فاتحہ پڑھنا بلند آواز سے نماز جنازہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے پڑھے سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں نماز جنازہ تو الد کی تعریف اور درود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور دعا میت کے لئے ہے اور یہی قول ہے ثوری اور غیر کا اہل کوفہ سے **باب** کیف الصلوٰۃ علی المیت والشفاعۃ لہ باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت کرنے کے بیان میں **عن** مرثد بن عبداللہ الیزنی قال کان مالک بن ھبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ فتقال الناس علیھا جزاھم ثلثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ صفوف فقد اوجب **ترجمہ** روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک ابن ہبیرہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو اُنکی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اُسکے لئے واجب ہو گئی **ف** اسباب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہ سے روایت ہے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث مالک ابن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی گئی لوگوں نے محمد اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم ابن سعدی محمد ابن اسحٰق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا اُنہوں نے مرثد اور مالک ابن ہبیرہ کی بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان لوگوں کی یعنی جو اسکے پہلے ذکر ہوئے زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت احد من المسلمین فیصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون ان یکونوا مائۃ فیشفعوا لہ الا شفعوا فیہ وقال علی فی حدیثہ مائۃ فما فوقھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ مرے اور اسپر نماز جنازہ پڑھیں ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اُسکے لئے مگر شفاعت قبول کیجاتی ہے اُن مسلمانوں کی اُس میت کے لئے اور علی ابن حجر نے اپنی روایت میں کہا مائۃ فما فوقھا یعنے نماز جنازہ پڑھنے والی سو مومن یا اس سے زیادہ **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اسکو بعضوں نے اور مرفوع نہیں **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ علی الجنازۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا باب اس بیان میں کہ طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ مکروہ ہے ++ **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتی تغرب **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا اُنہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے اور مردوں کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلتا ہو جب تک بلند نہ ہو جاوے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر

لڑکوں پر نماز جنازہ لڑکا جبتک پیدا ہو کر رووے نہیں اگر نماز جنازہ نہیں نماز جنازہ کی مسجد میں پڑھنا نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو شہید کی نماز جنازہ نہیں ہے

حتیٰ کہ زوال ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جبتک غروب نہ کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ غیرہم سے کراہت کہتی ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث میں وارد ہوا ان نقابر یقصر صوابا نا مراد اس سے نماز جنازہ ہی کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور کراہت کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جبتک آفتاب ڈھل نہ جاوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں **باب** فی الصلوٰۃ علی الاطفال باب لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منھا والطفل یصلی علیہ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاوے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جاوے لڑکے پر اگر پیدا ہوئے بعد پیدا ہونے کے رویا ہی نہو فقط صورت اسکی بنگئی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی ترک الصلوٰۃ علی الطفل حتی یستھل باب اس بیان میں کہ لڑکا جبتک پیدا ہونے کے بعد رویا نہو اسکی نماز نہ پڑھیں **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی یستھل **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ لڑکا کسیکا وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا کوئی وارث ہوتا ہے جبتک رووے چلاوے نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً اور روایت کی شعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوفاً یعنے انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جاوی جبتک وہ رووے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ علی المیت فی المسجد باب نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن البیضاء فی المسجد **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے کہا امام مالک نے نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اسی حدیث کی **باب** ما جاء این یقوم الامام من الرجل والمرأۃ باب اس بیان میں کہ نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو **عن** ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال راسہ ثم جاؤا بجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیھا فقام حیال وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازۃ مقامک منھا ومن الرجل مقامک منہ قال نعم فلما فرغ قال احفظوا **ترجمہ** روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک کے ساتھ جنازی کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالک اس جنازہ کی سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائی اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے یا ابا حمزہ اسکی بھی نماز پڑھ پس سو کھڑے ہوئے انس اس جنازہ کے بیچ یعنے عورت کی سرین کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا ہے تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑی ہوئی عورت کے جنازہ پر جہاں تم کھڑی ہوئی اور مرد کی جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑی ہوئے تو انس نے کہا ہاں پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو **ف** اسی باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کے مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اسمیں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتی ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبد الوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہمام کی مثل اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام میں سو بعضوں نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عن** سمرۃ بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی امرأۃ فقام وسطھا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کی بیچ میں یعنے کمر کے مقابل **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی اور روایت کی شعبہ نے بھی جیسے معلوم ہوئی **باب** ما جاء فی ترک الصلوٰۃ علی الشھید باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں **عن** عبد الرحمن بن کعب بن مالک ان جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی الثوب الواحد ثم یقول ایھما اکثر حفظا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدھما قدمہ فی اللحد فقال انا شھید علی ھؤلاء یوم القیمۃ وامر بدفنھم فی دمائھم ولم یصل علیھم ولم یغسلوا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی انکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوئے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنے کفن کے پھر فرماتے تھے کون اسمیں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب لوگ اشارہ سے بتاتی کہ اسکو قرآن زیادہ یاد تھا تو اسکو آپ قبر میں آگے رکھتے یعنے قبلے کیطرف اور فرماتے میں گواہ ہوں انکا قیامت کے دن یعنی انکے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپنے انکے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی انپر اور نہ

فصل یا ف اسباب عن انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی راوی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علما کا شہید کے نماز جنازہ میں ہو بعضوں نے کہا اسکی نماز نہ پڑھی اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعضوں نے کہ نماز پڑھے شہید دن پر اور دلیل لائی ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق **باب** جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیانمیں **عن** الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَنْ اَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھکو اسنے جسنے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپکے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت نے اس قبر کے جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کسنے خبر دی تمکو کہا ابن عباس نے **ف** اسباب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور ابن حنیف سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمانے قبر پر نماز نہ پڑھی اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت بلی نماز پڑھے دفن ہوگئی ہو اسکی قبر پر نماز پڑھ لیویں اور جایز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کی اندر تک نماز جنازہ قبر پر جایز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر نے سنا ہی ابن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضٰى لِذٰلِكَ شَهْرٌ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن مسیب سے کہ ام سعد فوت ہوگئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لیگئے تھے یہ جب آئے تو نماز پڑھی انکے مرنے کے مہینا بھر ہو چکا تھا **باب** مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیانمیں **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ **ترجمہ** روایت ہے عمران حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مر گئی سو کھڑے ہو اور نماز پڑھو انکی کہا راوی نے سو کھڑے ہوگئی ہم اور صف باندھی ہمنے جیسی صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہمنے انکی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازہ کی **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور خدیفہ اسید اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث جو سامہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور انکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ باب نماز جنازہ کی فضیلت کے بیانمیں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ پڑھے اسکے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہانتک کہ اسکے دفن سے فراغت ہو جاوے تو اسکے لیے دو قیراط بہر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا انمیں کا راوی کو شک ہے کہ احدہما فرمایا یا اصغرہما یہ راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمر سے تو انہوں نے بھیجا ایسی حضرت عائشہ سے تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ابو ہریرہ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمر نے ہمنے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا **ف** اسباب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انسی کئی سندوں سے **باب** اخر دوسرا باب **عن** اَبِي الْمُهَزِّمِ يَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابو المہزم سے کہتے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ میں دس برس تک تو سنا میں نے انسے کہ فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کی اور اسکو اٹھاوے اسکو تین بار یعنی تین بار کندھا دیوے تو پورا کر چکا اسکا حق جو اسپر تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے اسی سند سے اور مرفوع نہیں کی اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے انکو شعبہ نے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ باب جنازہ دیکھکر اٹھ کھڑا ہونے کے بیانمیں **عن** عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ **ترجمہ** روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جاؤ وہ تکھو یا آگے جائے یا کندھوں سے ف اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ریحانہ سے ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعھا فلا یقعد حتی توضع ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور جو پیچھے جو جنازے کے ساتھ ہو تب تک جنازہ نہ اٹھا جائے یا گذر جائے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے کہ وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ اٹھا جائے یا لوگوں کی گردنوں سے اور وہی ہے بعض علما سے صحابہ غیر ہے کہ وہ لگی چلے جاتے ہیں جنازے کے اور بیٹھ رہتے ہیں جب تک جنازہ انکے پاس سے نہ گذرے اور یہی قول ہے شافعی کا باب فی الرخصۃ فی ترک القیام لاب جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کے بیان میں عن علی بن ابی طالب انہ ذکر القیام فی الجنائز حتی توضع فقال علی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قعد ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تو فرمایا حضرت علی نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھنے لگے ف اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض انکے بعض سے روایت کرتی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح روایت ہے اس باب میں اور حدیث ناسخ ہی حدیث اول کی کہ جسکے لفظ یہ ہیں اذا رایتم الجنازۃ فقوموا لینے حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا چاہیے کھڑا ہو جائے نہیں اور سند لائی اسی حدیث کو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے اور حضرت علی کا قول جواب پر مروی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اسکا یہی مطلب ہے کہ اول اول آنحضرت جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے باب ما جاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھد لنا والشق لغیرنا باب اس بیان میں کہ حضرت نے فرمایا کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق اور لوگوں کے لئے عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھد لنا والشق لغیرنا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے سوا اور لوگوں کے لئے ہی یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے اور شق اور لوگوں کے واسطے ہے ف اس باب میں جریر بن عبد اللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اس سند سے باب ما جاء ما یقول اذا ادخل المیت قبرہ باب اس بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادخل المیت القبر قال وقال ابو خالد اذا وضع المیت فی لحدہ قال مرۃ بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وقال مرۃ بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد الدالانی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتی بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ یعنے قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد اور حضرت کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سند دوسری بھی ابن عمر سے کہ وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابی بکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفاً بھی باب ما جاء فی الثوب الاحمر یلقی تحت المیت فی القبر باب میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں عن محمد قال الذی فی لحد قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحۃ والذی القی القطیفۃ تحتہ شقران مولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر واخبرنی ابن ابی رافع قال سمعت شقران یقول انا واللہ طرحت القطیفۃ تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر ترجمہ روایت ہے محمد سے کہا جسنے لحد کھودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ ابو طلحہ تھے اور جسنے بچھا دی چادر مبارک آپکی قبر میں حضرت کی وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھکو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں ہی نے بچھا دی چادر مبارک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر میں اور یہ شاید اسلئے بچھا دی ہو کہ آپکے بعد کوئی دوسرا نہ بچھائے کہ وہ آپکا بستر خاص تھا ف اسی باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی ابن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہی حدیث عن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا بچھا دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چادر سرخ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے بھی وہ روایت کرتی ہیں ابی حمزہ قصاب سے جسکا نام عمران ابن ابی عطا ہے اور مروی ہے ابی جمرہ ضبعی سے کہ نام انکا نصر ابن عمران ہے اور دونوں ابن عباس کے یار نہیں ہے ہیں اور مروی ہے ابن عباس

سی کہ کاوہی میت کے نیچے قبر مین کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور اور مقام مین محمد ابن بشار کہتی ہین کہ **روایت** کی ہمسے محمد ابن جعفر اور یحیی نی شعبہ سی اُنہون نی ابی جمرہ سی اُنہون نی ابی الہیاج الاسدی سی کہا مجھ سے علی ابن ابی طالب نی کہا مین تمکو وہی بھیجتا ہون جسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مجھکو بھیجا تہا کہ نہ چھوڑی تو کوئی قبر بلند مگر اُسکو برابر کردے یعنے زمین کے اور نہ چھوڑی کسی تصویر کو لیکن مٹائی **ف** اسبابمین جابر سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ حرام کہتے ہین قبر کے بلند کرنیکو زمین سی شافعی نے کہا مین حرام کہتا ہون قبر کے بلند کرنیکو مگر زمین سی ایسی سے کہ پہچانی جاوی تاکہ اُسپہ کوئی چلے اور بیٹھی نہین **باب** ماجاء فی کراھیۃ الوطی علی القبور والجلوس علیھا باب اس بیانمین کہ قبرون پر چلنا اور بیٹھنا منع ہی **عن** ابی مرثد الغنوی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا **ترجمہ** روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قبرون پر نہ بیٹھو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑھو **ف** اسبابمین ابی ہریرہ اور عمرو ابن حزم اور بشیر ابن خصاصیہ سے بہی روایت ہے **روایت** کی ہمسے محمد ابن بشار نی اُنہون نے عبد الرحمن بن مہدی سی اُنہون نی عبد اللہ بن مبارک سے اسی سناد ہی مانند حدیث مذکور کی **روایت** کی ہمسے علی ابن حجر اور ابو عمار نی ان دونون نے ولید ابن مسلم سی اُنہون نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سی اُنہون نے بسر ابن عبید اللہ سی اُنہون نے واثلہ بن اسقع سی اُنہون نے ابی مرثد سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی کی مانند اور اسمین ابی ادریس کا نام نہین اور یہی صحیح ہی **کہا** ابو عیسی نے کہا محمد نی ابن مبارک کی حدیث مین خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اسمین ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت مین روایت بسر ابن عبید اللہ سی ہے وہ روایت کرتی ہین واثلہ ابن اسقع سی ایسی ہی روایت کی کئی لوگونے عبد الرحمن بن یزید جابر سی کہ ابی ادریس خولانی کا نام اسمین نہین اور بسر ابن عبید اللہ نی سنا ہی واثلہ بن اسقع سی **باب** ماجاء فی کراھیۃ تجصیص القبور والکتابۃ علیھا باب اس بیانمین کہ قبرونکو پختہ کرنا اور اُنکے آس پاس اور اُنکے اوپر لکہنا حرام ہی **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجصص القبور وان یکتب علیھا وان توطا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قبرونکے پختہ بنانے سی اور اُنکے اوپر یا آس پاس لکہنے سے اور اُنکے اوپر مکان یا گنبد بنانے سی اور اُسپہ چلنے سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سند ونسی جابر سے اور بعض علما کی اسمین ہین حسن بصری ہین قبر کے لیپنے کو جایز کہا ہی اور شافعی نے کہا اگر لیپنین تو کچھ مضائقہ نہین **باب** ماجاء فی یقول الرجل اذا دخل المقابر باب مقبرہ مین جانیکی دعاؤنکی بیانمین **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور بالمدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبرون پر سو اُنکے سامنے کیا اپنا مونہہ اور کہا السلام سی آخر تک اور معنی اُسکے یہ ہین سلام ہی تمپر اے قبر والو اللہ بخشے ہمکو اور تمکو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہین **ف** اسبابمین بریدہ اور عائشہ سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور ابو طیبان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی زیارۃ القبور باب زیارت قبور کے جایز ہونیکے بیانمین **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ فزوروھا فانھا تذکر الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن بریدہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مین تمکو منع کردیا تہا قبرونکی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد کو اُسکے مائی کی قبر کی زیارت کی سو تم بہی قبرونکی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے **ترجمہ** یہان کئی باتین سمجھنا اور بخوبی یاد رکہنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائی اسلام مین زیارت قبور حرام تہی اور وجہ اُسکی یہ تہی کہ لوگ شرک مین گرفتار تہے یہود و نصاری قبرونکو مسجد بنا بنا کر نماز پڑہتے تہی سجدہ کرتے تہے دعائین مانگتے تہی ناک رگڑتے تہی اوندہے پڑے رہتے تہے جہاڑو دیتی تہے اعتکاف بیٹہتی تہے اُنکی شانمین حضرت نے فرمایا لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد یعنے لعنت اور پٹکار کرے اللہ تعالے یہود اور نصاری پر اپنی رحمت سے مہجور کرے اللہ تعالے یہود اور نصاری کو کہ جنہون نے سچے معبود کو چہوڑ کر انبیاؤنکی قبرونکو مسجود بنایا اور مسجد بنا قرار دیا تو جب کتب الہ نکا یہ حال تہا تو اُمی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال ہو چکے ہو تو اُسوقت مین حضرت نے نئے مسلمانون کو بالکل قبرستانمین جانا حرام کردیا تہا کہ اپنی عادت معہود کے موافق بعضے لوگ زیارت کے بہانی کہلی خرافی گور پرستی کرنے لگین یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانی مین یہ حالت موجود نہو اور ایسی قوم پیدا اور ظاہر ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگین تو اُسوقت مین خواص پر بہی زیارت قبر حرام موجاتی ہے چنانچہ اب ایسا ہی زمانہ ہے کہ ہر سر قبر پر ہزارون ساجد جمع ہین کہ مساجد مین بہی اتنے نہین تو حکم حرمت کا

اس علت کے ساتھ ہی جیسی شراب کی حرمت بعلت نشہ ہی ہر جسمین نشہ پایا جاویگا وہ حرام ہی اگرچہ نام اُسکا شربت روح افزا یا لذت دار باکہین ایسی طرح گورپرستی حرام ہی اگرچہ اُسکا نام زیارت قبور رکھین دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونیکی زیارت قبور کی خود حضرت نی اسی حدیث مین ارشاد فرمادی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہی تو ٹوٹی قبر پر شکستہ بی مرمت دیرانہ مین جو واقع ہین وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہین حسرت وندامت کا سبب ہوتی ہین اور جن قبرون پر عمدہ عمدہ غلاف ہزارون روپے کی پڑے ہین لاکھون روپی کے جواہرات جڑی ہین گنبد فیروزی بناہی لباس زردوزی پڑا ہی جب ایسا سامان شاہانہ ہی وہان کیسکو دنیا سی بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہی اُسکے دیکھنی سے تو اور ہوس بڑہتی ہے حرص دنیا دوچند ہوتی ہی تو وہان علت حلت مفقود ہی بلکہ سامان حرمت سب موجود ہی کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہی کوئی کہتا ہی میرا بیٹا کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ کوئی صبح کوئی شام پہلی چلی آتی ہے ہاتھ مین ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤن تو در وازہ رزق کھلی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسی زیارت کو حضرت ملاحظہ فرماتی تو کفر کا حکم دیتی حلال وحرام کردیتا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین ف اسباب ابن ابی سعید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ زیارت قبور مین کچھہ مضائقہ نہین یعنے اگر وہ مضائقہ نہ پائی جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی کراھیۃ زیارۃ القبور للنساء باب عورتونکو زیارت قبور حرام ہونیکے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی عورتونکو جو قبرونکی زیارت کو جاوین ف اسباب ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بعض علما نی کہا ہی کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کی تہا جب حضرت نے رخصت دیدی تو عورتونکو بہی رخصت ہوگئی مردونکی مانند اور بعضون نے کہا نہین بلکہ عورتونکو زیارت قبور مطلق حرام ہی کہ انکو صبر کم ہوتا ہی اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت

باب ما جاء فی الرخصۃ للنساء باب عورتون کے زیارت قبور کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی قال فحمل الی مکۃ فدفن بہا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت + وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ + من الدہر حتی قیل لن یتصدعا + فلما تفرقنا کانی ومالکا + لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا + ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک ما زرتک **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہا انہون نی جب وفات پائی عبد الرحمن نی جو بیٹی ہین ابو بکر کے بہائی ہین حضرت عائشہ کے موضع حبشی مین کہ مکی کے قریب ہے کہا راوی نے پہر اُٹہا لائی اُنکو مکے مین اور دفن کیا اُسی مین پہر جب آئین حضرت عائشہ تو گئین عبد الرحمن کی قبر پر اور پڑہین یہ دو بیتین اور معنی اُسکے یہ ہین کہ ہم دونون ایسی تہے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جزیمہ کے کہ ایک ساتھ ہی رہون + زمانی مین یہانتک کہ لوگ کہتے تہے کبہی جدا نہونگی + پہر جب ہم جدا جدا ہوگئی تو گویا کہ مین اور مالک + باوصف مدتون ساتھ رہنے کی ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بہی ساتھ نہین رہے + پہر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی قسم ہے اللہ تعالی کی اگر مین تجہ تو تجھکو مین دفن کرواتی جہان تم مرے تہی اور اگر وقت موت مین تمہین دیکہہ لیتی تو اب کبہی قبر پر نہ آتی

باب ما جاء فی الدفن باللیل باب اتکو دفن کرنیکے بیان مین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواھا تالا للقرآن وکبر علیہ اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتری ایک قبر مین رات کو اور چراغ جلایا آپکے لیی سو لیا اُس میت کو قبلی کیطرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجہہ پر تو بہت نرم دل وبہت الاہا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنیوالا اور چار تکبیرین کہکر نماز جنازہ پڑہی ف اسباب ابن جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے اور وہ تیرے بہائی ہین زید بن ثابت کے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کیطرف سے قبر مین رکہین اور بعضون نے کہا سرہانی کیطرف سے کہکر قبر مین کہینچ لین اور رخصت دی بعض علماون نی رات کو دفن کرنیکی

باب ما جاء فی الثناء والحسن علی المیت باب میت کی اچھی طرح یاد کرنیکے بیان مین **عن** انس بن مالک قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فاثنوا علیہا خیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم قال انتم شہداء اللہ فی الارض **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گزرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ تو صحابہ نے اُسکی بہلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکے لیی جنت واجب ہوگئی یعنے میت کے لیی پہر فرمایا صحابہ سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین مین یعنی جسنے تم سب ملکر اچہا کہا وہ ایسا ہے اللہ کے نزدیک جیسی بُرا کہا وہ بُرا ہی ف اسباب مین عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ ہی ہے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی اسود الدیلی قال قدمت المدینۃ فجلست الی عمر بن الخطاب فمر بجنازۃ فاثنوا علیہا خیرا فقال عمر وجبت فقلت لعمر وما وجبت قال اقول کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یشہد لہ ثلثۃ الا وجبت لہ الجنۃ قال قلنا

وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الاسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینہ میں مدینہ میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب کے پاس سو گذرے لوگ ایک جنازہ لیکر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمر نے واجب ہو گئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمر سے کیا چیز واجب ہوئی کہا انہوں نے میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسکے لئے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اسکی لئے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہ اگر اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے پوچھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا باب اسکی ثواب کے بیان میں جسکا ایک لڑکا مر چکا ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اسکو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جسمیں قسم اتر جائی **ف** اسبا میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ شجعی اور ابن عباس اور عتبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنے اور شخص ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حدیث صحیح ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلَكِنَّمَا ذَلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے آگے مر گئے تین لڑکے یا لڑکیاں ایسی کہ جوانی کو نہ پہنچی تھے تو ہونگے وہ اسکے لئے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانی کو سو ابو ذر نے کہا میں تو دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں آپنے فرمایا وہ بھی کافی ہیں قلعہ ہونیکو پھر کہا ابی ابن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپنے فرمایا ایک بھی قلعہ ہو سکتا ہی مگر یہ قلعہ جب ہوگا کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخی چلاوے کپڑے نہ پھاڑے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے نہیں سنا ہے باپ سے کچھ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ مَنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جسکی دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اسکے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کریگا اللہ تعالیٰ اسکو سبب انکے بہشت میں سو عرض کیا حضرت عائشہ نے اوجسکا ایک میر منزل ہوا آگے امت سے یعنے ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپنی ایک بھی کافی ہے اسی نیک توفیق دی گئی عورت پھر عرض کیا انہوں نے اور جسکا کوئی میر منزل نہ ہوا آگے امت سے تو فرمایا آپنے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسیکی جدائی کی تکلیف انکو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبد ربہ بن بارق کی روایت سے اور روایت کی اسنے کئی امام حدیث نے روایت کی ہے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبد ربہ بن بارق سے سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابو زمیل حنفی ہے **باب** وَمِنْ بَابِ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ باب اس بیان میں کہ شہید کون کون ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنے گلٹی سے مرے دوسرے جو پیٹ چلکر دستوں سے مرے تیسرے جو ڈوب کر مرے چوتھی جو دب کر دیوار یا مکان کے نیچے مرے پانچویں جو اللہ کی راہ یعنے جہاد میں مرے **ف** اس باب میں انس اور سفینہ اور عتبہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلمان بن صرد اور ابی موسیٰ اور عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ أَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ بُطْنَةً لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحٰق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکو مارا پیٹ نے یعنے ہیضہ یا بیضمی مالکسی عارضہ سے پیٹ کے مر گیا تو اسپر عذاب نہ ہوگا قبر میں سو کہا کسیسے ان دونوں میں سے یعنے سلیمان نے یا خالد نے ہاں بیشک سنا ہے یعنے حضرت سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اور سند سے بھی **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ باب اس بیان میں کہ وبا سے بھاگنا منع ہی **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا وَقَعَ

بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک عذاب بھیجا ہوا ہی اُس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا جب کسی زمین میں طاعون ہووے اور تم بھی اُسمین ہو تو اُسمین سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں نہ ہو اور تم اُسمین نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرت نے رجز فرمایا یا عذاب اور معنی دونوں کے ایک ہیں **ف** اسباہمین سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمن بن عوف اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے حدیث اسامہ بن زید کی حسن صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ باب اس بیانمین جو اللہ کا ملنا چاہی تو اللہ بھی اُسکا ملنا چاہتا ہی **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اُسکا ملنا چاہی اور جو اللہ کا ملنا نہ چاہے اللہ بھی اُسکی ملنی کو نہ چاہے **ف** اسبابمین ابی موسی اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہی **عن** عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَلِكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اُسکا ملنا چاہی اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اُسکے ملنے سے ناخوش ہوا ہا عائشہ نے مینے پوچھا یا رسول اللہ ہم سب برا جانتی ہین موت کو یعنی کسیکا دل موت کا راغب نہین ہی فرمایا اسکا یہ مطلب نہین بلکہ مطلب یہ ہی کہ جب مومن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی تو اللہ ہی کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہی اُسکے ملنی کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کی عذاب کی اور غصہ کی تو برا جانتا ہی اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہین رکھتا اُسکے ملنے کو **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ باب اس بیانمین کہ جو اپنے آپ کو مار ڈالی اُسپر نماز جنازہ نہ پڑہنا چاہیے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنی آپکو تو اُسپر نماز نہ پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علما کا اُسمین سو بعضون نے کہا نماز پڑہی ہاوی ہر شخص پر کہ جسنی نماز پڑہی ہو قبلی کہ صرف اگرچہ نبی نے اپنے آپکو بھی مارا ہو اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اسحق کا اور احمد نی کہا امام نماز نہ پڑہی اُسکی جسنی اپنے آپکو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑہ لین **باب** مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَدْيُونِ باب قرضدار کے نماز جنازہ کے بیانمین **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ وَارْتَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ فَقَالَ بِالْوَفَاءِ صَلَّى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا مینے عبداللہ ابن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائی کہ نماز پڑہین اُسپر سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیون سے فرمایا تم نماز پڑہ لو اپنی ساتھی پر اسلئے کہ وہ قرضدار ہی یعنے مینے نہ پڑہونگا کہا ابو قتادہ نی وہ قرض میرے اوپر ہے مین ادا کرونگا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا قرض لیا تب نبی نے اپنے ذمہ پر انہون نے عرض کیا کہ پورا یہہ نماز پڑہی اُسپر **ف** اسباہمین جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسما بنت یزید سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےنے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُولُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے تھے کہ اُسپر قرض ہو تو آپ فرماتی تھے کیا چھوڑ گیا ہی یہ اپنی قرض کے برابر کچھ مال متاع یہہ اگر لوگ بولتے کہ ہان یہہ چھوڑ گیا ہی اتنا مال کہ قرض ادا ہو جاویگا تو اُسپر نماز پڑہتے اور نہین تو فرماتی مسلمانو کو کہ تم نماز پڑہ لو اپنے یار پر پھر جب اللہ نے بہت فتحین عنایت کین اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا مین بہتر ہون مومنون کے حقین اُنکی ذات سے بھی زیادہ سو جو مومن مرجاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو میرے ذمے پر ہے اسکا ادا کرنا اور جو چھوڑ جاوے مال متاع تو وہ اُسکے وارث لے لین **کہا** ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث یحیی بن بکیر اور کئی لوگون نے لیث ابن سعد سے **باب** مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ باب عذاب قبر کے بیانمین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ

هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُمْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَاْمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتی ہیں اسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والی کہتی ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے بارہ میں یعنی پیغمبر خدا کے پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کی اور اسکے رسول گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور البتہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتی تھے کہ تو ایسا کہیگا پھر کشادہ کیجاتی ہے اسکی قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑائی میں پھر نور پھر دیا جاتا ہے اسمیں اور کہا جاتا ہے سو تا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے میں اپنی گھر والوں کے پاس جاؤں اور انکو بھی خبر دوں میں نے ایسے عمل کی جو میں نے کئے تھے تو کہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں سو فرشتے کہتی ہیں سو تا رہ جیسے دولہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا اسکو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اسکا یہانتک کہ اٹھاوے تجھکو اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مومن کا ہی اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہی تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتی ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہیگا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لی اسکو اور وہ دبوچ لیتی ہے اسکو یہاں تک کہ پسلیاں اوپر نیچے ہو جاتی ہیں اسکی اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہی جبتک اٹھاوے اسکو اللہ اسکی پڑے رہنے کی جگہ سے **ف** اسباب میں علی اور زید ابن ثابت اور ابن عباس اور براء ابن عازب اور ابو ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کو **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہی کوئی میت دکھائی جاتی ہی اسکو اسکے رہنے کی جگہ پر اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھتا ہی اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ جگہ تیری ہے جب اٹھاویگا تجھکو اللہ قیامت کے دن **کہا** ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا باب مصیبت زدہ کی تسلی دینے کی جانمیں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی اور تسکین دلاسا دیوے کسی مصیبت زدہ کو یا جسکا کوئی مرگیا ہو تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتی ہم اسکو مرفوع مگر علی ابن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے محمد ابن سوقہ سے اسی سند سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نکیا اسکو اور کہتی ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی ابن عاصم پر تو اسی حدیث کی سبب لوگ غصہ ہوئے اوپر ++

باب مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب اس شخص کی فضیلت میں جو جمعہ کے دن مرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہی اللہ اسکو قبر کے عذاب اور حساب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کی ساتھ نا مروی ہے ابی عبد الرحمن جبلی سے وہ روایت کرتی ہیں عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف کی کسیکو سوا عبد اللہ بن عمرو سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ باب میت کے جلد تجہیز وتکفین کرنیکے بیان میں **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسنے اے علی تین چیزوں میں تاخیر نکیجیو ایک تو نماز میں جب وقت آجاوے دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جاوے یعنے موت اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اسکی ذات کا لائق تجھکو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں متصل نہیں جانتا **باب** اٰخَرُ فِيْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ باب ماتم پرسی کی فضیلت میں **عن** اَبِيْ بُرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جسکا لڑکا مرگیا ہو اڑھائی جاویگی اسکو چادر جنت کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد کچھ قوی نہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ باب جنازہ پر دونوں ہاتھ اٹھانیکے بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَّوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى **ترجمہ** روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا ایک جنازی پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی اللہ اکبر کہنے میں اور پھر کہہ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہتی ہیں اکثر صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض جانبی کہا ہی ہاتھ نہ اٹھاوی مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہی ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ نماز جنازہ میں داہنی ہاتھ سی بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندہنی کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندہ ہی جیسا اور نماز میں باندہتی ہیں **کہا** ابو عیسےٰ نے ہاتھ باندہنا میرے نزدیک اچھا ہے **باب ما جاء** اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ باب ہیں بیانمیں کہ مومن کا جی لگا رہتا ہی قرض کیطرف جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا نکردی **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل و جان مومن کا لگا ہوا رہتا ہی اپنے قرض میں کہ جو اوپر ہے جبتک کوئی اسکی طرف سے ادا نکردی **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نی انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم جو بنی سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلے حدیث سے +

ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب نکاح کی ہیں جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی +

عن اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح **ف** اسامیں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور عکاف سے روایت ہے + حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے **روایت** کی ہمسے محمود ابن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی شمال سی انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حفص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر کیا اسمیں ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے ہم نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھی قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرت نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اسلئی کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہی یعنی جہانک تک سے بچاتا ہی اور بہت حفاظت کرتا ہی فرج کی یعنی زنا سی بچاتا ہے سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کری کہ روزہ اسکے حق میں گویا خصی کرنا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد الصمد بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسکی اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی اسناد سی اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سی انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **باب ما جاء** فِی النَّهْیِ عَنِ التَّبَتُّلِ باب عورتوں سے انکار رکھنے کے بیانمیں **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سی کہ قبول نکیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے جدا اور بی تعلق رہنی کو جو عثمان بن مظعون چاہتی تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اجازت دیتی عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنی کو تو ہم تو خصی ہو جاتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں سے ترک صحبت اور ترک علاقہ کرنیکو اور زیادہ کیا یزید بن ہارون نے اپنی روایت میں یہ یہی کہ پڑہی قتادہ نی یہ آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً یعنے اللہ جل جلالہ و جل شانہ ارشاد فرماتا ہی کہ ہمنے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں اُنکے لئی بیبیاں اور اولاد **ف** اسامیں سعد اور انس بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبد الملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد ابن ہشام سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی کے مانند اور کہتی ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب ما جاء** فِیْ مَنْ تُرْضَوْنَ دِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ باب اس بیانمیں کہ جسکی دینداری پسند کرو اُس سے نکاح کرو **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ

ف
ابواب النکاح میں دینداری پسند کرنے کا حکم اور

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض ترجمہ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیغام دے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جسکی دینداری تم پسند کرتی ہو اور خلق بھی اسکے تو نکاح کردو اسکو اور اگر ایسا نا کروگی تو بڑا فتنہ زمین
میں ہوگا اور بہت بڑا فساد پڑیگا یعنے دینداری کم ہوجائیگی اور بیدینی پھیلی گی ف اسبابمیں ابوحاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان
کے طریق سے بھی مروی ہوئی ہے سوائے سوائے بن معدی روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا کہا محمد نے حدیث لیث کی شعبہ سے عبدالحمید کے حدیث
کو محفوظ نہیں عن ابی حاتم المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءکم من ترضون دینہ وخلقہ فانکحوہ الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض
وفساد عریض قالوا یا رسول اللہ وان کان فیہ قال اذا جاءکم من ترضون دینہ وخلقہ فانکحوہ ثلث مرات ترجمہ
روایت ہے ابوحاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اسکے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کردو اس سے اگر ایسا نا کروگی تو بڑا
فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد ہوگا زمین میں اور بہت فساد لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر اسمیں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگدستی کہ ہو سکی کو اپنی روٹی نہ دے سکی
تو فرمایا آپنے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اسکا دین اور عادات تو نکاح کردو اس سے تین بار یہی فرمایا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوحاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں جانتے ہم کوئی حدیث اسکے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے **باب** ماجاء فی من ینکح علی ثلث خصال باب اس بیان میں کہ لوگ تین چیزوں کیلئے
نکاح کرتے ہیں عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ تنکح علی دینہا ومالہا وجمالہا فعلیک بذات الدین تربت یداک ترجمہ روایت ہے
جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لیے سو دین کے لئے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں
تیرے ہاتھ ف اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید سے روایت ہے + حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی النظر الی المخطوبۃ باب جس
عورت سے پیغام نکاح اسکو دیکھنے کی بیان میں عن المغیرۃ بن شعبۃ انہ خطب امرأۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر الیہا فانہ احری ان یؤدم بینکما ترجمہ
روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ اسکو کہ دیکھنے میں امید ہے کہ بہت الفت ہووے درمیان دونوں کے ف
اسبابمیں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے + یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو
پیغام دیتا ہے نکاح کا اگر اسکا کوئی ایسا عضو دیکھ لے جسکا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور یہ جو حضرت نے فرمایا احری ان یؤدم بینکما اسکے معنے ہیں کہ اللہ تعالے تمہارے
بیچمیں محبت ہمیشہ کرے **باب** ماجاء فی اعلان النکاح باب نکاح کے مشہور کرنیکے بیان میں عن محمد بن حاطب الجمحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصل ما بین الحلال والحرام الدف والصوت ترجمہ روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانی اور آواز نکالنا ہے
یعنے حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے ف اسبابمیں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفرا سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابوبلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہے
اور انکو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنی لڑکپن میں عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا
ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد
نکاح باندھو مسجد میں اور دف بجاؤ بعد نکاح ہو جانے کے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسے بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسی بن میمون حوالہ
ابی نجیح سے تفسیر کرتی ہیں وہ ثقہ ہیں عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی غداۃ بنی علی فجلس
علی فراشی کمجلسک منی وجویریات لنا یضربن بدفہن ویندبن من قتل من ابائی یوم بدر الی ان قالت احدھن + وفینا نبی یعلم ما فی غد +
فقال لہا اسکتی عن ھذہ وقولی التی کنت تقولین قبلہا ترجمہ روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ
زفاف کیا گیا ہوں میں ساتھ اور بیٹھے گئے میرے بچھونے پر جیسا تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں اُن لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں
سے جنگ بدر کی دن یہانتک کہ ایک انمیں سے یہ مصرع گانے لگی وفینا سے غد تک یعنے ہمارے درمیان میں ایک نبی ہے کہ کل کے بات جانتا ہے سو حضرت نے فرمایا خبردار چپ رہ اسکا مت بولو
اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الرجل یتزوج ولم یسم لہا صداقا باب اس بیان میں کہ جسنے نکاح کیا ہو اسکو کیا دینا چاہیے عن ابی ہریرۃ ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسیکو مبارکباد دیتے اور کسنے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک سے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین برکت دے اللہ تجھکو اور برکت دے تیری تمین اور جمع کرے تم دونونکو خیر خوبی کے ساتھ ف اس باب مین قعقاع بن ابی طالب سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے باب ما جاء فی ما یقول اذا دخل علی اھلہ باب جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فان قضی اللہ بینھما ولدا لم یضرہ الشیطان ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم مین سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک اگر اللہ تعالے انکی درمیان مین کوئی اولاد مقرر کرے گا تو اسکو شیطان کچھ ضرر نہ پہونچاویگا ف یہ حدیث حسن صحیح ہے باب ما جاء فی الاوقات التی یستحب فیھا النکاح باب ان وقتون کے بیان مین کہ نکاح انمین مستحب ہے عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال وکانت عائشۃ تستحب ان تبنی بنسائھا فی شوال ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شوال مین اور صحبت کی مجھسے شوال مین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تہین کہ زفاف کیا جاوے انکی قرابت کی عورتون سے شوال مین ف یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسمٰعیل سے روایت کرتی ہین باب ما جاء فی الولیمۃ باب ولیمہ کے بیان مین عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال ما ھذا قال انی تزوجت امرأۃ علی وزن نواۃ من ذھب فقال بارک اللہ لک اولم ولو بشاۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن بن عوف پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہون نے مینے نکاح کیا ہی ایک عورت سے کھجوری کی ایک گٹھلی بھر سونیکی مہر پر سو فرمایا اللہ نے برکت دی تجھکو ولیمہ کیا اگرچہ ایک بکریکا ہو ف اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زبیر بن عثمان سے روایت ہے + حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درہم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بنت حیی بسویق وتمر ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیبی ہین نبی کی ستو اور کھجور پر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ولید کی ہمسے محمد بن یحیی نے انہون نے حمید سے انہون نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہون نے زہری سے انہون نے انس سے اور نہین ذکر کیا کسمین کہ روایت ہے وہ رعایت کی ہین اپنے بیٹے نوفل سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تہے اس حدیث مین کہ کبھی ذکر کرتی وایل اور نوف کا اور کبھی نہ ذکر کرتی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہی اور جو لوگون کی سننے کے لئی کوئی کام کرے اللہ اسکے کام سنا دیگا یعنے آخرت مین کچھ ثواب نہوگا ف ابن مسعود رض کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر زیاد بن عبد اللہ کی سند سے اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب ہے منکر روایتین کرنیوالی ہین سنا مین نے محمد ابن اسمٰعیل بخاری کو ذکر کرتے تہے کہ محمد بن عقبہ کہتے تہے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبد اللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہدیتے تہے اپنی حدیث مین باب ما جاء فی اجابۃ الداعی باب دعوت قبول کرنیکے بیان مین عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا الدعوۃ اذا دعیتم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت مین جاؤ جب بلائی جاؤ ف اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور انس اور ابو ایوب سے روایت ہے + حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے باب ما جاء فی من یجیبی الی الولیمۃ بغیر دعوۃ باب ولیمہ مین جو بغیر بلائی آوے اسکے بیان مین عن ابی مسعود قال جاء رجل یقال لہ ابو شعیب الی غلام لہ لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ فانی ارید ان ادعو خمسا فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فصنع طعاما ثم ارسل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ وجاء ہ الذین معہ فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبعھم رجل لم یکن معھم حین دعوا فلما انتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الباب قال لصاحب المنزل انہ اتبعنا رجل لم یکن معنا حین دعوتنا فان اذنت لہ دخل قال فقد اذنا لہ فلیدخل ترجمہ روایت ہے ابی مسعود سے کہا انہون نے آئے ایک شخص کہ انکا ابو شعیب کہتے تہے اپنے غلام قصاب کے پاس کہ اسسے کہا کہ ہمارے لئے اتنا کہانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو اسلئے کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مین اثر بہوک کا سو پکایا اس غلام نے کہانا اسکے

پھر بلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نشینوں سمیت جو آپکے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانیکو تو ساتھ ہو لیا آپکے ایک مرد کہ وہ دعوت دینی کے وقت تنہا پھر جب مضرت دوانے پر پہنچی صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینی کے وقت تنہا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آوے تو صاحب خانہ نے کہا ہمنے اجازت دی وہ بھی آوے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی تزویج الابکار باب باکرہ کے نکاح کرنیکے بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال تزوجت امرأۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتزوجت یا جابر فقلت نعم قال بکرا ام ثیبا فقلت لا بل ثیبا فقال هلا جارية تلاعبها وتلاعبك فقلت يا رسول الله ان عبد الله مات وترك سبع بنات او تسعا فجئت بمن يقوم عليهن فدعا لي **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپنے کیا نکاح کیا تمنے اے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپنے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپنے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھکو کھیلتی اور تو اُس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ تحقیق کہ عبد اللہ نے وفات پائی یعنے جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات یا نو لڑکیاں یا نو راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے انکی اور پرورش کرے اُنکی دیکھ بھال کرنا کیسا بیوہ سے ہوتا ہی کیسا باکرہ سے کہاں ہوتا ہی تو حضرت نے دعا کی میرے لیئے

ف اسباب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے + یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء لا نکاح الا بولی باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے **حدثنا** علی بن حجر انا شریك بن عبد الله عن ابی اسحٰق ح وثنا قتيبة انا ابو عوانة عن ابی اسحٰق ح وثنا بندار انا عبد الرحمٰن بن مهدی عن اسرائيل عن ابی اسحٰق ح وثنا عبد الله بن ابی زیاد انا زید بن حباب عن یونس بن ابی اسحٰق عن ابی بردة عن ابی موسٰی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نكاح الا بولی **ترجمہ** روایت کیہے ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے شریک بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابی اسحٰق سے + اور کہا مؤلف نے کہ روایت کیہے ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے ابو عوانہ سے اُنہوں نے ابی اسحٰق سے + پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہمسے بندار نے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابی اسحٰق سے + پھر کہا مؤلف نے روایت کیہے ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُنہوں نے زید بن حباب سے اُنہوں نے یونس بن ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسٰی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے

ف اسباب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بھی روایت ہے **عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة نكحت بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نکاح کریگی اپنا ولی کے بغیر اجازت کے تو نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر خاوند نے اُس سے صحبت کی بیاخلوت صحیحہ تو اُسپر کامل مہر ہے عوض میں اُسکے جو حلال کیا اُسنے اسکی فرج کو یعنی اُسکے صحبت کے عوض میں پھر اگر تنازع اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اُسکا ولی ہے جسکا کوئی ولی نہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحیی بن سعید انصاری نے اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کی ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسٰی کی حدیث یعنے جو اس حدیث کے اوپر گذری اسمیں اختلاف ہے روایت کیا اسکو اسرائیل اور شریک بن عبد اللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسٰی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو اسباط بن محمد اور زید ابن حباب نے یونس ابن ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسٰی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابو عبید حدادنی یونس بن ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسٰی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابی اسحٰق کا اور مرد سے یونس ابن ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتی ہیں ابی بردہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی موسٰی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لا نکاح الا بولی یعنے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی اُنہوں نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسٰی سے اور یہ صحیح نہیں یعنے ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند میں اور روایت اُن لوگوں کی کہ روایت کرتی ہیں ابی اسحٰق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسٰی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اسلئے کہ سنا اُن لوگوں کا ابی اسحٰق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد کرنیوالے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں اُن لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتی ہیں ابی اسحٰق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک شبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحٰق سے روایت کرتی ہیں بہتر ہے اسلئے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا ہے اس حدیث کو ابی اسحٰق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابی اسحٰق سے کئی مجلسوں میں اور اسکی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے اُنہوں نے ابو داؤد سے کہا خبر دے

ہمکو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحٰق سے کہا سنی ہے تمنی ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح الا ببینۃ سو کہا ابو اسحٰق نے ہاں یہ معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سنا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہی اور اسرائیل بہت ثابت یعنی خوب روایت کرنیوالا ہے ابی اسحٰق کی روایتوں کو سنا میں نے محمد ابن مثنی سے کہتے تھے سنا میں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابی اسحٰق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحٰق کی روایتوں کو خوب بیان کرتی تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج ابن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے مسلم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کے حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تمنی یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحیی بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوا اسمٰعیل بن ابراہیم کے کہا یحیی بن معین نے اور سنا اسمٰعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اسلئے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب میں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف کہا یحیی نے اسمٰعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے علماء صحابہ کا جیسے عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہم ہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائے تابعین سے کہ انہوں نے کہا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید ابن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق

باب ما جاء لا نکاح الا ببینۃ باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ قال یوسف بن حماد رفعہ عبد الاعلی ھذا الحدیث فی التفسیر واوقفہ فی کتاب الطلاق ولم یرفعہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنے جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبد الاعلی نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نکیا **روایت** کی ہے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسیکو کہ اسنی مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبد الاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبد الاعلی سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول کہ لا نکاح الا ببینۃ یعنے نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید ابن ابی عروبہ سے اسکے مانند موقوفاً + اسبا میں عمران ابن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے + اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے تابعین وغیرہم سے کہ کہتے ہیں نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اسمیں اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اسمیں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اسمیں کہ جب گواہی دیوے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنے دونوں گواہ اسی وقت واحد میں نہ ہوں اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ ہوں تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا کہ نکاح جایز نہیں جبتک دونوں گواہ ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہ ہوں اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کی بعد تو نکاح جایز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنے اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جایز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی خطبۃ النکاح باب خطبہ نکاح میں

عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشھد فی الصلوۃ والتشھد فی الحاجۃ قال التشھد فی الصلوۃ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ والتشھد فی الحاجۃ ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ قال ویقرأ ثلاث آیات قال عتر فسرھا سفیان الثوری اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا سکھایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت یعنے نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ نستعینہ

اور معنی اسکی یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے ہم اُس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ اپنی نفسوں کی شرارت سے اور بُری عملوں سے جسکو راہ بتادی اللہ اُسکا بہکانے والا کوئی نہیں اور جسکو وہ بہکاوے اُسکا راہ دکھلانیوالا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اُسکا اور سچی ہے میں اُسکی اور تشہد اول کے معنے کتاب الصلوٰۃ میں گزری کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنے اس تشہد نکاح کی بعد کہا عشر نی تفسیر کی اسکی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اِتَّقُوا اللّٰہَ سے تیسری آیت کے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنیکا اور نہ مرو مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جسکا نام لیکر تم سوال کرتی ہو اور اُسکے نام سے ناطی جوڑتی ہو بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات سچی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا ترجمہ یہ ہے یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنے کہو تم بات سچی کہ بنادی اللہ تمہارے کام اور بخشدے تمہارے گناہ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی وہ ہو بیچا بڑی مراد کو ف اسباب میں عدی ابن حاتم سے بھی روایت ہے ✦ حدیث عبداللہ کی حسن ہے روایت کی ہے حدیث اعمش نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی الاحوص سے اُنہوں نے عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی عبیدہ سے اُنہوں نے عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اسلئے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا بعض علماء نے کہ نکاح جائز ہے بغیر خطبے کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالموں کا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ فَھِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خطبے میں تشہد نہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِسْتِئْمَارِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ باب کنواری اور بیوہ عورت سے نکاح کا اذن لینے کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُنْکَحُ الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُھَا الصُّمُوْتُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اُس سے اجازت نہ لیجاوے اور باکرہ کا بھی نکاح نکیا جاوے جبتک اسکا اذن نہ لیا جاوے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اُس سے کوئی چیز مانگی جاوے تو وہ چُپ رہی ف اسباب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عمر اس ابن عمیر سے بھی روایت ہے ✦ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نکریں جبتک اُس سے حکم نہ لیں اگرچہ اُسکا باپ بھی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اُسکے حکم کے نکاح کر دیا اور اُسنے پسند نہ کیا تو نکاح درست نہوا تمام علماء کے نزدیک اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اُسکا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اُسکے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اسکے حکم کے اور وہ راضی نہیں اُس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جائز ہے اگرچہ لڑکی اُس سے راضی نہو اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صُمَاتُھَا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنی ولی کے یعنے ولی کا اُسپر جبر نہیں ہو سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہئے اور چُپ رہنا اُسکی یہی اجازت ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتی ہیں مالک ابن انس سے اور بعضی لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے اُنکا دعوٰی ثابت نہیں ہوتا اسلئے کہ مروی ہے کئی سند و نسبی بواسطہ ابن عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور اسی پر فتوٰی دیا ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنے ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنی ولی کے اُسکے معنی اکثر علماء کی نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اسکے حکم اور خوشی کے نکاح نکرے اور اگر کیا یہی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خنسا بنت خذام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا اُنکا اُنکی باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اُس نکاح سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نکاح توڑ دیا بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِکْرَاہِ الْیَتِیْمَۃِ عَلَی التَّزْوِیْجِ باب اس میں ہیں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کی لئے جبر درست نہیں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَۃُ فِیْ نَفْسِھَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَھُوَ اِذْنُھَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْھَا ✦ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اُسکے نکاح کے لئے حکم لیا جاوے پھر اگر وہ چُپ ہو رہی تو یہی اُسکا حکم ہے اور اگر انکار کیا اُسنے تو اُسپر زبردستی نہیں ہے پھر ف اسباب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اُسکا نکاح کر دیا بغیر اسکی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جبتک وہ بالغہ نہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اُسی اختیار ہے چاہی نکاح کو قبول کرے اور چاہی باطل کر دی اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جبتک بالغہ نہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالموں کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہوگئی

لڑکی تیمیہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اُسکا اور راضی ہو گئی وہ تو نکاح جایز ہے اور اسکو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائی پھر حضرت عائشہ کی حدیث کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخاف کیا اُسنے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہو گئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے **باب** ماجاء فی الولیین یزوجان باب اُس لڑکی کی بابت جسکی دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجہا ولیان فھی للاول منھما ومن باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کے ساتھ بیوی ہو گئی اور جسنے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسکے لئے ہے جسنے پہلے خریدی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اسمیں کسیکا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اُسکا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو خبر نہ تھی اُسنی بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی یکبارگی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد اور اسحق کا **باب** ماجاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ باب اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولے کے درست نہیں **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فھو عاھر **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنی مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے + حدیث جابر کی حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد سے جو پوتی ہیں عقیل کے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا **عن** عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فھو عاھر **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی مھور النساء باب عورتوں کے مہر کے بیان میں **عن** عاصم بن عبید اللہ قال سمعت عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ ان امرأۃ من بنی فزارۃ تزوجت علی نعلین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضیت من نفسک ومالک بنعلین قالت نعم قال فاجازہ **ترجمہ** روایت ہے عاصم بن عبید اللہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہے تو اپنے جان اور مال سے دو جوتیوں پر اُسنے کہا ہاں تو آپنے اُس نکاح کو جایز رکھا **ف** اسی باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے + حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا مہر میں بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جسپر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر جو تھا بی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا **عن** سھل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت انی وھبت نفسی لک فقامت طویلا فقال رجل یا رسول اللہ زوجنیھا ان لم یکن لک بھا حاجۃ فقال ھل عندک من شیء تصدقھا فقال ما عندی الا ازارای ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعطیتھا جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا فقال ما اجد قال التمس ولو خاتما من حدید قال فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسورسمّاھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجتکھا بما معک من القرآن **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی میں نے اپنے تئیں بخشدیا آپکو سو کچھ دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مجھ سے نکاح کر دیجئے اسکا اگر آپکو اُسکی حاجت نہیں سو آپنے فرمایا کچھ تیری پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اُسنے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہبند سو فرمایا آپنے اگر تو اپنا تہبند اُسے دیدیگا تو تو بے تہبند بیٹھا رہیگا سو فرمایا آپنی ڈھونڈھ کوئی چیز کہا اُسنے مجھی کچھ نہیں ملتا فرمایا آپنے کچھ تو ڈھونڈھ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہی کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈھ آیا وہ اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپنے تجھی کچھ قرآن یاد ہے اُسنے کہا ہاں فلانی فلانی سورت کئی سورتوں کے نام لئے سو فرمایا آپنے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھی یاد ہے یعنے وہ قرآن اُس عورت کو پڑھا دیجیو یہی اُسکا مہر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کی موافق ہے کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اُسکے پاس نہ ہو تو نکاح جایز ہے اور اُسکو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دیوے اور بعضوں نے کہا نکاح تو جایز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا ++ **عن** ابی العجفاء قال قال عمر ابن الخطاب الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانھا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بھا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من ثنتی عشرۃ اوقیۃ **ترجمہ** روایت ہے

ابی العجفاء اسی کہا فرمایا عمر بن خطاب نے بہت نہ بڑہاؤ مہر عورتونکا اسلئے کہ اگر مہر بڑہانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا مین یا تقوی کا موجب ہوتا آخرت مین اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولی اور بہتر اسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے اور مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سی یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندہا ہو بارہ اوقیہ سی زیادہ ف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابو العجفاء سلمی کا نام سرہم ہے اور وقیہ علما کی نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہی اور بارہ اوقیون کے پانچ سو درہم ہوتی ہین **باب** ما جاء فی الرجل یعتق الامۃ ثم یتزوجہا باب اُس شخص کے بیان مین جو لونڈی کو آزاد کر کے اُس سے نکاح کرلے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وجعل عتقہا صداقہا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا اُنکا مہر ٹہیرایا ف اور اسباب مین صفیہ سی بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اُسکو کہ عتق کو مہر ٹہیرا دے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اُسکا سوا عتق مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہی **باب** ما جاء فی الفضل فی ذلک باب اسکی فضیلت مین **عن** ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یؤتون اجرہم مرتین عبد ادی حق اللہ وحق موالیہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین ورجل کانت عندہ جاریۃ وضیئۃ فادبہا ثم اعتقہا ثم تزوجہا یبتغی بذلک وجہ اللہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین ورجل امن بالکتاب الاول ثم جاء الکتاب الاخر فامن بہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین ترجمہ روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اُنکی نیکیون کا ثواب دونا ملیگا ایک وہ بندہ کہ جسنی حق ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقا و کا تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا دوسرے وہ شخص جسکی پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اُسکو دینداری سکہاوی اور خوب دینداری سکہاوی پہر آزاد کر کے نکاح کرلی اُس سے اور یہ سب اللہ تعالی کی رضامندی کے واسطے کرے یعنی دکہانی سنانی نیکنامی کے خیال سے نکرے تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنے تورات و انجیل پر یا ایک پران دونون سے پہر آئی دوسری کتاب یعنے قرآن یا توریت کے بعد انجیل تو اُسپر بھی ایمان لایا تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ہی **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے صالح بن صالح سی کہ وہ بنی حی کے ہین روایت کی اُنہون نے شعبی سے اُنہون نے ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسی سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسی حدیث کے معنے مین ف حدیث ابی موسی کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو بردہ بن ابی موسے کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے **باب** ما جاء فیمن یتزوج المرأۃ ثم یطلقہا قبل ان یدخل بہا ہل یتزوج ابنتہا امر لا باب اُس شخص کے بیان مین جو ایک عورت سی نکاح کر کے قبل صحبت کے طلاق دی تو اُسکی بیٹی سی اُسکا نکاح جایز ہے یا نہین **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل نکح امرأۃ فدخل بہا فلا یحل لہ نکاح ابنتہا فان لم یکن دخل بہا فلینکح ابنتہا وایما رجل نکح امرأۃ فدخل بہا او لم یدخل بہا فلا یحل لہ نکاح امہا ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سی اور صحبت بھی کی اُس سے تو اُسکو حلال نہین اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اُس سے صحبت نہین کی اور طلاق دیدیا اُسکو تو جایز ہے اسکی لڑکی سی نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اُس سے یا نہین دست نہین اُسکو اُس عورت کی ماں سے نکاح کرنا کہا ابو عیسے نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہین اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نی اور مثنی بن صباح نی عمرو بن شعیب سے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونون ضعیف ہین حدیث ہین اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین جسنے نکاح کیا کسی نے کسی عورت سے اور طلاق دیدیا اُسکو قبل صحبت کے حلال ہے اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور جسنے نکاح کرلے کسی عورت کی لڑکی سی اور طلاق دیدی اُسکو قبل صحبت کے بھی تو بھی اُسکی ماں سی نکاح درست نہین یعنے بعد صحبت کے تو مدرجہ اولی درست نہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ تعالی جل شانہ وامہات نسائکم یعنے حرام ہین تمپر تمہاری بیبیون کی مائین اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی من یطلق امرأتہ ثلثا فیتزوج اخر فیطلقہا قبل ان یدخل بہا باب اُسکے بیان مین جو اپنی عورت کو تین طلاق دی اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور یہ شخص اسکو صحبت سے پہلے طلاق دیدے **عن** عائشۃ قالت جاءت امرأۃ رفاعۃ القرظی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت عند رفاعۃ فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر وما معہ الا مثل ہدبۃ الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا آئین زن رفاعہ کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مین نکاح مین تہی رفاعہ کے سو طلاق دیا اُنہون نے مجھکو اور تین طلاق دے سو نکاح کر لیا مین نے عبد الرحمن بن زبیر سے اور اُنکے پاس کچھ نہین مگر جیسے کونا کنارہ ہوتا ہی کپڑے کا یعنے رجولیت کامل نہین نامرد ہین فرمایا آپنے تو کیا چاہتی ہے تو پہر رفاعہ سے نکاح کرنیکو یہ کبھی نہین ہو سکتا جبتک تو اُسکی لینے

عبدالرحمن کی لذت جماع پہ چکھی اور وہ تیری لذت پہ چکھی **ف** اسباب ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے مسلم اور ابوہریرہ سے بخاری روایت ہی **ترجمہ** حدیث علی یہ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اسکے شوہر نے تین طلاق دی اور اسنے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اسنے طلاق دیدیا قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جبتک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو **باب** ما جاء فی المحلل والمحلل لہ باب محلل اور محلل لہ کے بیان میں **عن** جابر و علی قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن المحل والمحلل لہ **ترجمہ** روایت ہے جابر اور حضرت علی سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محلل اور محلل لہ کو **مترجم** جسنے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے ہوں اور ایک مرد اس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اسکو طلاق دیدونگا تاکہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پہر چلی جاوے تو اس مرد کو محلل اور محلل لہ بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنیوالا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جسنے طلاق دی تہی اسکو محلل لہ کہتے ہیں یعنی حلال کی گئی اسکے لئے عورت اگرچہ یونہا باعتبار انکی نیت کے ہے اسلئے کہ عورت کی حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولانا ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مبارک میں ہے یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں محلل و المحلل لہ اور ایک میں محل و المحل لہ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اسمیں بی مروتی اور بی حمیتی اور خست نفس ہے اور یہ شوہر اول ہیں تو ظاہر ہے باقی شوہر ثانی ہیں سو جب لعن ہے اگر گویا اسنے اپنے جماع کو وجہ معاش اور سبب جینے کا ٹہیرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کے لئے مقرر کر گیا ہی **ف** اسباب میں ابن مسعود اور ابی بن عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث علی اور جابر کی محلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمن نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور عامر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قایم نہیں اسلئے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہی بعض علما نے انہیں میں سے احمد بن حنبل ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی سے اور اس روایت میں وہم کیا ہی ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہی اور روایت کی ہے مغیرہ اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے **روایت** کی ہے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی قیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ کا انہیں میں ہیں عمر بن خطاب و عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور سوا انکے اور یہی قول ہے فقہا تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سفیان نے جارود سے ذکر کرتی ہے کہ وکیع یہی اسکی قایل تہی اور کہتے تہی کہ پہنچ دنیا چاہیئے بات اون لوگونکی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اسا بین کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کری کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سی کہ اسے حلال کر دے شوہر اول کے لئے اور پہر اسکا بھی چاہی کہ اس عقد کو اپنی ہی پاس رکہی اور جدا نکرے تو پہر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں **باب** ما جاء فی نکاح المتعۃ باب متعہ کے نکاح کے بیان میں **عن** علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء و عن لحوم الحمر الاہلیۃ زمن خیبر **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سی عورتوں کے ساتہ اور منع فرمایا شہری گدہوں کے گوشت کہانے سے جس سال فتح خیبر ہوا **ف** اسباب میں سبرہ جہنی اور ربیع سی روایت ہے، حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس سے کسیقدر رخصت متعہ کی اور پہر انہوں نے چہوڑ دیا اپنی قول کو جب خبر پائی انکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علما نے متعہ کے حرام ہونیکا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **روایت** کی ہے محمود بن غیلان نی انہوں نے سفیان بن عیینہ سی کہ جو بہائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسی بن عبیدہ سی انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس سے کہا ابن عباس نے کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کی نکاح کر لیتا تو وہ عورت اسکی خدمت کرتی اور مال اسباب کی حفاظت کرتی رہتی اور اسکا کہانا پکاتی یہانتک کہ یہ آیت اتری الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم یعنے مومن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجونکی اور نہیں کہولتی ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جنکی مالک ہوئی ہیں ہاتہ انکے یعنے لونڈیوں پر تو کہا ابن عباس نے جو فرج ہو ان دونوں کے وہ حرام ہے **باب** ما جاء من النہی عن نکاح الشغار باب ان باتوں کے بیان میں کہ نکاح شغار حرام ہے **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب و لا جنب و لا شغار فی الاسلام و من انتہب نہبۃ فلیس منا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب اور نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہیئے مسلمانوں کو اور جو چک لیوے کسی مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں **مترجم** کہتا ہی جلب زکوۃ میں یہ ہے کہ زکوۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والی لوگوں سے بہت دور اترے اور حکم کری کہ سب اپنے اپنے جانور اسکے پاس لاویں تو کہ اسمیں سے زکوۃ لیوی اسکو حضرت نے منع فرمایا کہ اسمیں مال والوں اور مواشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوۃ لینی والا خود جا کر جہاں جہاں انکی چراگاہ اور پانی

پھوپھی بھانجی اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنیکی ممانعت اور وقت نکاح اور

پلانیکی تعاملات ہیں دہین زکوٰۃ لیتے ہو اور جب گھوڑدوڑ میں ہیے کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہو جاوے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھی جب یہ تھک جاوی تو اُس کو تبدیل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کری یہ بھی منع فرمایا اسلئے کہ اسمین ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک ہی گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑی پہ اور پہر اُس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں یا بعضون نے جنب کے معنی یہ بھی کہے ہیں کہ زکوٰۃ دینی والی اپنی مواشی اور جانور لیکر نہایت دور چلی جاوین کہ مصدق یعنے زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب اُنکے ساتھ دور تا پہرے اور شغار کے معنی خود مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک مین آتے ہین **ف** اسباسین انس اور ابی ہریرہ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وایل بن حجر سے روایت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الشِّغَارِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا کہ جایز نہین ہے نکاح شغار اور نکاح شغار اسے کہتے ہین کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اسکو بیاہ دے اور مہر درمیان مین کچھ نہ ٹھہرے یعنے گویا یہ عورتونکی ادلا بدلی ہی مہر ہوے اور بعض علمانی کہا کہ نکاح شغار فسخ ہی اور حلال نہین اگرچہ اُنہین مہر ہی مقرر کرین اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہی عطا بن ابی رباح سے کہ اُنہون نے کہا نکاح اُنکا برقرار رکہا جاوے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہی اور یہی قول ہی اہل کوفہ کا **بَابُ** مَا جَاءَ لَا تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا وَلَا عَلٰی خَالَتِہَا باب اس بیان مین کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح مین جمع نہون **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا اَوْ عَلٰی خَالَتِہَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنے جب پھوپھی یا خالہ کیسکے نکاح مین ہون تو اُسکو اپنی بھتیجی یا بھانجی ہی نکاح درست نہین **روایت** کی ہمسی نصر بن علی نے اُنہون نے عبدالاعلی سے اُنہون نے ہشام بن حسان سے اُنہون نے ابن سیرین سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی کے مانند **ف** اسباسین علی اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسی اور سمرہ بن جندب سے روایت ہی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْہَا اَوِ الْمَرْاَۃُ عَلٰی خَالَتِہَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِہَا وَلَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپی پر یعنی پھوپی جسکے نکاح مین ہو وہ بھتیجی سے نکاح نکری اور منع کیا کہ نکاح کیجاوے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کیجاوے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نکیا جاوے چھوٹی سے یعنے بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی جب خالہ یا پھوپھی نکاح مین ہو اور اسیطرح بڑے سی نکاح نکرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ حضرت نی اُسکی تاکید کے واسطی فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا **ف** حدیث ابن عباس اور ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا ہم نہین جانتے کہ اسمین کسیکا اختلاف ہو کہتے ہین کہ جایز نہین کہ آدمی اپنے نکاح مین جمع کری بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پہر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اُسکی پھوپھی اپنے پاس یعنے نکاح مین ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر مین کہا تہا یا خالہ اُسکے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اُسکی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو یہی نکاح جو بعد ہوا ہے باطل ہے اور یہی کہتی ہین تمام علما **کہا** ابو عیسے نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابی ہریرہ سے اور روایت سنی ہے اُنسی اور یوچہی ہین نے محمد سے یہہ بات تو اُنہون نے بھی کہا صحیح ہی **کہا** ابو عیسے نی اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کی بھی ابو ہریرہ سے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَۃِ النِّکَاحِ باب عقد نکاح کے وقت شرط کرنیکے بیان مین **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ الْجُہَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ یُّوْفٰی بِہَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب شرطون سے زیادہ اُس شرط کی وفا ضروری ہی کہ جس سے تمنے حلال کیا ہو فرجونکو **روایت** کی ہے ابوموسی محمد ابن مثنی نے اُنہون نے یحیی بن سعید سے اُنہون نے عبدالحمید بن جعفر سے اسیکی مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ کا کہ اُنہین مین ہین عمر بن خطاب کہا اُنہون نے جب نکاح کری آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کری کہ نہ لیجاویگا اسکو اُسکی شہر سے تو اُسکو جایز نہین وہانسے لیجانا اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروزی ہے علی ابن ابی طالب سے کہ اُنہون نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا اُنکے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لیجاوے اپنی بیوی کو جہان چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شہر سے نجانیکی اور بعض علما کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ وَعِنْدَہٗ عَشْرُ نِسْوَۃٍ باب اُسکے بیان مین جو مسلمان ہو اور اُسکے پاس چار سے زیادہ بیبیان ہون **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَیْلَانَ بْنَ سَلَمَۃَ الثَّقَفِیَّ اَسْلَمَ وَلَہٗ عَشْرُ نِسْوَۃٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَسْلَمْنَ مَعَہٗ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَخَیَّرَ مِنْہُنَّ اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائی تو اُنکے پاس دس بیبیان تہین ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئین اُنکے ساتہ ہی حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُسمین سے

اُسکا باپ جو اسلام لایا اور اُسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں جو عورتیں جہاد میں یا تنہائیں اگرچہ انکے خاوند موجود ہوں اُنسے صحبت جایز ہے، کسی شخص کے مخطوبہ عورت کو پیغام دینا جایز نہیں اور اسکا بیان

چار جُن لو یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو **ف** ایسا ہی روایت کی معمر نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اور سُفیان بن عیینہ سے محمد ابن اسمٰعیل کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب ابن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھکو محمد ابن سُوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لایا اور اُنکے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی یہی ہے کہ معمر وہی سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایکدن نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اُس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر اُنسے نہیں تو میں تیرا رجم کرونگا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اُنہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ ب: اُسکے بیان میں جو مسلمان ہوا اور اُسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں **عن** أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ اُنہوں نے سُنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کر لے تو ایک کو اُنمیں سے جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام نعثم شہر ہی **باب** الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ باب اُسکی بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے **عن** رُوَيْفِعِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ **ترجمہ** روایت ہے رُویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان کہتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی اپنا نہ پہنچاوے کھیت کسی کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور کی حاملہ ہو اور اُسکو اُسنے خریدا تو اُس سے صحبت نکرے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند سے رُویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اُس سے جماع نکرے جبتک وضع حمل نہو + اور اسباب ہیں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْأَمَةِ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطْيُهَا باب اسکی بیان میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو کہ اُسکا شوہر بھی ہو تو قید کرنیوالیکو اُس سے صحبت کرنا جایز ہے یا نہیں **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پکڑی ہمنے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیار ہوازن میں کہ وہانپر تقسیم کی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں جنگ حنین کے اور اُن عورتوں کے خاوند بھی تھے اُنکی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسی وقت اُتری یہ آیت وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یعنے حرام ہی تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورتوں سے مگر جنکے مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو ثوری نے عثمان بتی سے اُنہوں نے ابی الخلیل سے اُنہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح ابن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمارے یہ حدیث قتادہ ہی اُنہوں نے صالح ابی خلیل سے اُنہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی ہمسے یہ عبد ابن حمید نے اُنہوں نے حبان ابن ہلال سے اُنہوں نے ہمام سے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ باب زنا کی اُجرت حرام ہونیکی بیان میں **عن** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا اُنہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُتی کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے **ف** اسباب ہیں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے، اور ابی مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ باب اس بیان میں کہ ایک شخص کے پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا ابوہریرہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنے مثلاً ایک شخص دس روپیہ کو کوئی چیز بیچ گیا ہی کسیکے ہاتھ تو دوسرا اُسی چیز آٹھ روپیہ کو اُسکے ہاتھ بیچکر پہلے شخص کی چیز کو پھروا دیوے اور نہ پیغام دیوے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جسکو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اُس سے راضی ہو چکی ہے **ف** اسباب ہیں عمر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک ابن انس نے پیغام نکاح دیا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اُس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اسکے کسیکو جایز نہیں ہے کہ اُسکو پیغام دیوے اور کہا شافعی نے معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دیوے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنے ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دی چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہو گئی اُس سے تو پھر کسیکو نہیں پہونچتا کہ اسکو پیغام دیوے ہاں البتہ اسکی رضامندی اور رغبت معلوم ہونیکی پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں کہتا اور دلیل اسکی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اُنہوں نے ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے مجھے پیغام

فرمایا آپ نے جو ہم ایسا کرتے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنی مارپیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اسکے پاس کچھ مال نہیں ہے نکاح کر لی اسامہ سی سو معنی اس حدیث کی
[illegible] ہیں کہ بنت قیس فاطمہ نے خبر دی تھی اپنی رضامندی کی کسی دونوں کے ساتھ اس سے پہلے حضرت نے یہ فرمایا اور اگر وہ خبر دے چکیں حضرت کو اپنی رضامندی سے تو حضرت کبھی دوسرے
[illegible] کرتے واللہ خوب جاننے والا ہی اپنے رسول کی مراد کہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود انبا شعبۃ قال اخبرنی ابو بکر بن ابی الجہم قال
دخلت انا وابو سلمۃ بن عبد الرحمن علی فاطمۃ بنت قیس فحدثت ان زوجہا طلقہا ثلاثا ولم یجعل لہا سکنی ولا نفقۃ قالت وضع لی عشرۃ اقفزۃ
عند ابن عم لہ خمسۃ شعیر وخمسۃ بر قالت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ قالت فقال صدق فامرنی ان اعتد
فی بیت ام شریک ثم قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنت ام شریک یغشاہا المہاجرون ولکن اعتدی فی بیت ابن ام مکتوم
عسی ان تلقی ثیابک فلا یراک فاذا انقضت عدتک فاذنینی فلما انقضت عدتی خطبنی ابو جہم ومعاویۃ قالت فاتیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال اما معاویۃ فرجل لا مال لہ واما ابو جہم فرجل شدید علی النساء قالت فخطبنی
اسامۃ ابن زید فتزوجتہ فبارک اللہ لی فی اسامۃ **ترجمہ** روایت ہے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو داود سے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو ابو بکر بن ابی الجہم نے
کہا ابو بکر نے میں اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن دونوں نے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیدیا انکو انکے شوہر نے اور انکے لئے نفقہ اور مکان نہیں امام عدت کے لئے مقرر کیا
[illegible] کہا کہ دس قفیز جو کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے کہا فاطمہ نے پہر آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپکی
[illegible] سو یا آپ نے سچا کہا انہوں نے پہر تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر کیا سو موافق شرع کے ہے پہر حکم دیا مجھکو کہ میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گھر میں بعد اسکے فرمایا کہ تم
[illegible] کہ میں تو مہاجرین جمع ہوتی ہیں تو عدت بیٹھ ام مکتوم کی گھر میں سو وہاں اگر تو کپڑے اپنے اتارے تو تجھکو کوئی نہ دیکھیگا پہر جب تیری عدت پوری ہو جاوے اور تیری پاس کوئی
[illegible] آوے تو مجھے پاس آ لینا شوری کو جب عدت تمام ہو گئی تو خواستگار ہوئے ابو جہم اور معاویہ نے کہتے ہیں فاطمہ کہ میں آئی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور آپسی اسکا ذکر
[illegible] سو یہ اللہ ہیں ابو جہم تو عورتوں پر بہت مارتا ہے اور معاویہ مفلس ہے پہر حضرت نے فرمایا اسامہ سے جو بیٹی زید کی ہیں سو نکاح کر لی انہوں نے مجھے سو برکت دی مجھی اللہ تعالیٰ نے انکے
[illegible] **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی ہے ابو داود نے بھی اور ابو بکر بن ابی الجہم ہی سی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا انہوں نے یہ قول فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کہ مجھے حضرت نے یہ فرمایا کہ تو نکاح کر لے ابن ام مکتوم سے اور روایت کی ہے ابو داود نے کہا ہمسے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سی انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی

باب ما جاء فی العزل باب عزل کے بیان میں **عن** جابر قال قلنا یا رسول اللہ انا کنا نعزل فزعمت الیہود انہا الموؤدۃ الصغری فقال
[illegible] ارادان یخلق لم یمنعہ شیء **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہا انہوں نے عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ ہم عزل کرتی ہیں اور عزل اسی کہتی ہیں کہ آدمی صحبت
[illegible] کرے عورت سی پہر نزال کرے باہر نکلکے باہر ہی نزال کرے تو لڑکا حاملہ ہو اور یہود کہتی ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موؤدہ ہی یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور
[illegible] کہ عزل ہی اسمیں داخل ہے تو فرمایا حضرت نے غلط کہا یہود نی بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہی تو کوئی اسکو روک نہیں سکتا **ف** اسامہ بن عمر اور برادر ابی ہریرہ

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم عزل کرتی رہتی ہے اور قرآن اترتا تہا یعنی
[illegible] اگر عزل کرنی ہوتی تو قرآن میں نازل ہوتا **ف** حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انسی کئی سند و سی اور رخصت دی ہے ایک قوم نی تمام صحابہ وغیرہم سی عزل میں اور
[illegible] اجازت دیوی عزل کی لونڈی سے کچھ ضرر نہیں

باب ما جاء فی کراہیۃ العزل باب عزل کی کراہت کے بیان میں **عن** ابی سعید قال
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم یفعل ذلک احدکم زاد ابن ابی عمر فی حدیثہ ولم یقل لا یفعل ذلک احدکم قالا فی
[illegible] **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سی جو عزل کرتا ہے تو
[illegible] کیا ابن عمر نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا حضرت نی کہ عزل نکرو یہ دونوں راویوں نے کہا فرمایا حضرت نی کوئی جان اللہ کو پیدا کرنی ہوگی اگر اللہ اسکو پیدا کرنی چاہیگا
[illegible] فائدہ اگر اللہ کو اوانا منظور ہوگی عزل کرو کچھ نہ ہوگا **ف** اسامہ بن جابر سے بھی روایت ہے + حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انسی کئی سند و سی
[illegible] ایک قوم نی تمام صحابہ وغیرہم سے عزل کی

باب ما جاء فی القسمۃ للبکر والثیب باب باکرہ اور بیوہ کی شب باشی کے تقسیم میں **عن** انس بن مالک

قَالَ لَوْ شِئْتَ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا انہوں نے اگر تو چاہے تو میں یہی کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ولیکن انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو ہو رہی نئی عورت پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو ہو رہی اُسکے پاس تین دن یعنے بعد سات دن یا تین دن کے باری مقرر کرے **ف** اس باب میں ام سلمہ کی بھی روایت ہے + حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اُسکو محمد ابن اسحٰق نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے انس سے اور بعضوں نے اسکو مرفوع نہیں کہا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ تیسرے باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اُس باکرہ کے پاس رہی پھر برابر ایک ایک شب دونوں کے پاس رہنا شروع کرے اور اگر اُسنے کسی بیوہ عورت سے نکاح کیا تو تین دن برابر روز شب اُسکی پاس رہے پھر ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہنا شروع کرے

باب مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ سوتنوں کو برابر رکھنے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتی تھی اپنی عورتوں کے درمیان اور عدل کرتے اور کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اُسچیز میں جسکا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھکو اُسمیں جسکا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنے محبت وغیرہ میں **ف** حضرت عائشہ کی حدیث ایسی روایت کی کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن یزید سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت تقسیم کرتے تھی اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک اور روایت کیے ہی حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتی تھی اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھکو اُسمیں جسکا تو اختیار رکھتا ہی اور میں اختیار نہیں رکھتا اُس سے محبت قلبی اور مودت دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوں کسیکے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے اُنمیں نہ شب باشی وغیرہ میں جسمیں آدمی اختیار رکھتا ہو سو وہ قیامت کے دن آویگا یعنی میدان حشر میں اس حال میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اُسکا جھولا مارتا ہوگا **ف** مرفوع کیا ہے اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے اُنہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنے یہ بات لوگوں میں مشہور تھی موقوف حضرت کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے

باب مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا باب ہے جو حدیث مشرکین میں سے ایک کی مسلمان ہونیکی بیان میں **عن** ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابی العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے **ف** یہ حدیث ایسی ہی ہے اسکی اسناد میں گفتگو ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب اسلام لاوی اپنے شوہر کے قبل اور بعد اسکی پھر شوہر بھی مسلمان ہاوے اور عورت اسکی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے پھیر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو ابی العاص بن ربیع کی پاس چھ برس کی بعد پہلی نکاح سے اور دوبارہ نکاح نکیا **ف** اس حدیث کی اسناد میں کچھ علاقہ نہیں جانتی ہم و لیکن نہیں جانتی ہم و اس حدیث کی اور شاید کہ یہ روایت ہے داود بن حصین سے اُنکی پاسی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرُدَّهَا عَلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس مسلمان ہو کر حضرت کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اُسکی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس مرد نے یا رسول اللہ وہ بیچ ہی ساتھ اسلام لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ نے اُسکو اُسکی شوہر پر **ف** یہ حدیث صحیح ہی سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتی تھی سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتی تھی محمد بن اسحٰق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر نئی مہر اور نئی نکاح کی سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس کی بہتر ہی اسنادوں کی اور عمل عمرو بن شعیب کے حدیث پر ہی

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا باب اُس نکاح کی بیان میں جو قبل تقرر مہر مرجاوے **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ

قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق امرأۃ منا مثل ما قضیت ففرح بها ابن مسعود ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ پوچھا گیا اُنسے حاکم اُس شخص کا نکاح کیا اُسنے ایک عورت سے اور مقرر نکیا تھا اُسکے لئی کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اُسپر کہ مرگیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اُس عورت کا مہر ہے اُسکی مثل کی عورتوں کے برابر کمی ہے اُسمین نہ زیادتی اور اُسپر عدت ہے پورے چار مہینے دس دن اور اُسکو اپنے خاوند کی مال سے میراث بھی ہے سو کھڑے ہوگئی معقل بن سنان اشجعی اور کہنی لگے حکم کیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم مین کی اسیطرح یعنی تمنے حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہوگئی اس بشارت کی سُنی سی عبداللہ بن مسعود ف اسباب ین جراح سی بھی روایت ہے روایت کی ہے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونون نے سفیان سے اُنہون نے منصور سے اسیطرح مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہی اور مرفوع بھی اُنسی کی سند و نسی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ و غیرہم سی اور یہی کہتے ہین ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علمانی کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جب کسی عورت سی کسی نے نکاح کیا اور اُس سی خلوت کرنیکے اور تقرر مہر کے قبل پر مرگیا تو اُسکو پورا ہے اور مہر نہین اور اُسپر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابیطالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر کا اور یہی کہتے ہین شافعی اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک تحقیق ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور مروی ہے اشاشافعی سے کہ وہ مصر مین رجوع ہوگئے اس قول سے اور قایل ہوئی بروع بنت واشق کی حدیث کے **ابواب الرضاع** یہ باب مین دودھ پلانیکے بیانمین **باب** ما جاء یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب باب اس بیانمین کہ جو نانے نسب سے حرام ہوتی ہین وہ سب دودھ ہی سے حرام ہوتی ہیں **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہی نسب سے ف اسباب ین عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی یہ حدیث ہے صحیح ہی **عن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاعة ما حرم من الولادة ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ اُنہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہی دودھ پینی سے جو حرام کیا ہے جننے ہی یعنے نسب سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ و غیرہم کا نہین جانتے ہم کسیکا اسمین اختلاف مترجم کہتا ہے کہ جیسے نسب سے سات نانی حرام ہوتی ہین ویسی ہی دودھ ہی سے اور وہ یہ ہین مامین اور بیٹیان اور بہنین اور پھوپھیان اور خالائین اور بھتیجیان اور بھانجیان کہ انسی نکاح بھی حرام کمی صحبت بھی اور مقدمہ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ران مین دادی نانی داخل ہے اور بیٹیون مین پوتی پڑوتی تو اسی اور بہنین تین طرح ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے کے درجی کی ہو اور پھوپھیان سگی ہون خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور ان اور نانی کی پھوپھیان سب حرام ہین اور خالائین علی ہذا القیاس **باب** ما جاء فی لبن الفحل باب اس بیانمین کہ دودھ مرد کیطرف منسوب ہے **عن** عائشة قالت جاء عمی من الرضاعة یستاذن علی فابیت ان اذن له حتی استامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیلج علیک فانه عمک قالت انما ارضعتنی المرأة ولم یرضعنی الرجل قال فانه عمک فلیلج علیک ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا اُنہون نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے اور اجازت چاہی اُنہون نے میرے پاس آنیکی سو مینے انکار کیا کہ مین اذن ندونگی جبتک پوچھ نونگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ داخل ہووے تیرے پاس وہ تو چچا ہی تیرا اسلیا حضرت عائشہ نے مجھکو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہین دودھ پلایا ہے مرد نی پھر فرمایا آپنی وہ چچا ہی تیرا چاہیئے کہ آوی تیری پاس ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ و غیرہم سے کہ محرم کہا ہی اُنہون نے لبن فحل یعنے مرد کی دودھ کو اور اصل اسباب مین حدیث ہے حضرت عائشہ کی اور رخصت دی ہے بعض علمانی مرد کی دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے **عن** ابن عباس انه سئل عن رجل له جاریتان ارضعت احداهما جاریة والاخری غلاما ایحل للغلام ان یتزوج الجاریة قال لا اللقاح واحد ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنسی پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اُسکے دو لونڈیان ہین یعنی دونون اُسکی موطوءہ ہین اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نی ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اُس لڑکی سے کہا ابن عباس نے نہین درست ہے اسلیے کہ دونون کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوے ہین ف اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کے اور یہ روایت اصل ہے اس باب مین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء لا یحرم المصة ولا المصتان باب اس بیانمین کہ ایک دو بار اگر لڑکا مونہہ مین دودھ لے تو اُس سے حرمت رضاعت ثابت نہین ہوتی **عن** عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ثابت ہوتی ہے حرمت رضاعت کی ایکبار یا دو بار دودھ چوسنے سی ف اسباب ین ام فضل اور ابی ہریرہ اور زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتی ہین حضرت عائشہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہین ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنی سی اور روایت کی محمد بن دینار نی ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نی عبداللہ

جو بیٹی زبیر کی ہیں انہوں نے زینب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ کیا انمیں محمد بن دینار نے بلفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کی نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبداللہ بن زبیر سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے + حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ و غیرہم سے کہ حضرت عائشہ نے اترتی قرآنمیں یہ آیت عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ یعنی دس بار دودھ چوسنی سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہوگئی انمیں پانچ بار اور رہگئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنی سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا **روایت** کیا ہے یہ قول حضرت عائشہ کا اسحاق بن موسی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے حمزہ سے انہوں نے عائشہ سے اور حضرت عائشہ بھی فتوی دیتی تھیں اور بعض بیبیاں اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور احمد قائل ہیں احدیث کے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی مگر پانچ بار یا دس بار چوسنی سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ کی قول کیطرف جاوے تو وہ بھی مذہب قوی ہے یعنے دو ہی کہ پانچ بار دودھ چوسنی سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اسمیں حکم دینے سے اور بعض علمائی صحابہ و غیرہم سے کہا ہے کہ قلیل و کثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے جب کہ دودھ پیٹ میں جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا **باب** مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ باب اس بیان میں کہ ثبوت رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی لیکن روایت عبید کی مجھکو خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا اسنے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت فلانی کی بیٹی سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا اسنے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا اونے سو موڑ لیا مجھ سے حضرت نے کہا پھر آیا میں اسکے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہوا تو نے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑی تو اس عورت کو **ف** حدیث عقبہ بن حارث کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹی ہیں حارث کی اور اسمیں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دعها عنك اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ و غیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوت رضاعت کے لئے اور ابن عباس نے بھی کہا ہے کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لیجاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاع میں کافی نہیں جبتک زیادہ نہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت انکی ابو محمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے انکو قاضی کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس ۳۰ صحابیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے + سنا میں نے جارود سے جو بیٹی ہیں معاذ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دیوے تو عین پرہیزگاری ہے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ باب اس بیان میں کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوی **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جبتک کہ دودھ اترے پستان میں بچہ کی جذا قایم ہو اور قبل دودھ چھڑانیکے بیوی یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانیکی ہے اسکے اندر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ و غیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوی تو اسکا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹی ہیں زبیر کی اور دودھ پیتے ہیں قوم کے اور وہ بیوی ہیں ہشام بن عروہ کی **باب** مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ باب شیر خوارگی حق کے بیان میں **عَنْ** حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینی کا سو فرمایا آپنے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی یعنے ایک بردہ دودھ پلانیوالیکو دیدیا تو اسکا حق ادا ہوگیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی روایت کی یحیی بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسمعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو بیٹی

عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبد اللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے پوچھا مَا یُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ اسکے معنے ہیں کہ کونسی چیز ادا کرتی ہے مجھ سے ذمام رضاعت یعنی دودھ پلانیکے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دیدیا تو نے دودھ پلانیوالی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اسکا اور مروی ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپنے لئے اپنی چادر مبارک کہ وہ بیٹھیں اسپر پھر چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو **باب** مَا جَاءَ فِی الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ باب اس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اسکا شوہر بھی ہو **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو نبی کریم اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو مخیر کر لیا اسنے اپنی نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاوند اسکا مرد آزاد ہوتا تو حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتی **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اسکو مغیث کہتے تھے ہی اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علما کی کہتے ہیں اگر ہو وے لونڈی نکاح میں آزاد کی اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اسکو اختیار نہیں اختیار جبھی ہے کہ جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بریرہ کی قصہ کی کہا اسود نے اور زوج اسکا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل کا تابعین کا اور جو بعد انکے ہوئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْمُغِيْرَةِ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِیْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَلَمَّا خُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ فِرَاقَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ بریرہ کا خاوند غلام مغیث تھا بنی مغیرہ کا جیسے میں گویا دیکھتا ہوں میں بریرہ قسم ہے خدا کی گویا دیکھ رہا ہے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پھرتا تھا اور آنسو اسکے بہتے تھے اسکی ڈاڑھی پر سو جب اختیار کر چکی اسکو سونہ تا بریرہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور سعید بن ابی عروبہ یہ روتے ہیں مہران کے اور کنیت انکی ابو النضر ہے **متجم** کہتا ہی بریرہ اول ایک یہودی کی لونڈی تھی انکو حضرت عائشہ نے خرید لیا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے آزاد ہونیکے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اسکی نکاح میں رہی یا نکاح فسخ کرے اسے خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسیکی نکاح میں ہو تو جب آزاد ہو تو اسی اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہی یا نہ رہی اور اسمیں امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ اسی اختیار ہی خواہ خاوند اسکا حر ہو یا غلام اور تین امامونکے نزدیک اسکو اختیار حیض ہی کہ خاوند اسکا غلام ہو اور اگر دونوں سات آزاد ہوں تو کسیکے نزدیک اختیار نہیں اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حرہ ہو خواہ لونڈی کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصر **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ باب اس بیان میں کہ اولاد عورت کے مالک شوہر کے ہی **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا عورت کے ہمبستر کا ہے یعنی شوہر یا مالک اسکا اور زانی کو پتھر ہیں **ف** اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبد اللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے کہ انہوں نے ابی ہریرہ سے اور اسی پر عمل ہے عالمونکا **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ يَرَی الْمَرْاَةَ فَتُعْجِبُهُ باب اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور اسکو خوش آوے **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی اِمْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰی زَيْنَبَ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنے بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنے یعنے صحبت کی اور باہر نکلکر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اسکو اچھی معلوم ہو تو چاہئے صحبت کرے اپنے بی بی سے کہ اسکی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اسکے پاس ہے یعنی فرج **ف** اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے ۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور مسلم بن ابی عبد اللہ ضعیف ہیں

دستہ والی کے اور میوہ بیچنے کی **باب** ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ باب شوہر کے حق کے بیان میں عورت پر **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنیکا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے **ف** اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبداللہ ابن ابی اوفی اور طلق ابن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے روایت ہی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے محمد ابن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے **عن** طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتاتہ وان کانت علی التنور **ترجمہ** روایت ہے طلق ابن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بلاوے کوئی آدمی اپنی بیوی کو واسطے جماع کی تو اوسکو حاضر ہووے اور اگرچہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ باتت وزوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خصم اوسکو راضی ہی اور سیطرح وہ رات کاٹی تو داخل ہوگی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجہا باب عورت کے حق کی بیان میں جو مرد پر ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائہم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب مومنوں سے کامل تر ایمان میں وہ ہیں جنکی اخلاق اچھی ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں **ف** اس باب میں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **عن** سلیمان بن عمرو بن الاحوص قال تبنی ابی انہ شہد حجۃ الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر ووعظ وذکر فی الحدیث قصۃ فقال الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما ہن عوان عندکم لیس تملکون منہن شیئا غیر ذلک الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاہجروہن فی المضاجع واضربوہن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن سبیلا الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فاما حقکم علی نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرہون ولا یاذن فی بیوتکم لمن تکرہون الا وحقہن علیکم ان تحسنوا الیہن فی کسوتہن وطعامہن **ترجمہ** روایت ہے سلمان ابن عمرو ابن احوص سے کہا انہوں نے روایت کی میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپنے اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ اسمیں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت نے خبردار ہو اچھی طرح خیرخواہی کرو عورتوں کی اسلئے کہ وہ قید میں تمہارے نزدیک تم اوپر کچھ اختیار نہیں رکھتی سوائی اسکی یعنی صحبت وغیرہ مگر یہ کہ وہ کچھ بیحیائی کریں کھلی ہوئی یعنے شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کرو انکا بستر اور ایسا مارو انکو کہ ٹہڈی نہ ٹوٹے یعنے بہت مارنا روا نہیں اگر کہنا تمہارا تو نہ ڈھونڈھو اوپر تکلیف دینی کی راہ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہاری بچھونے پر بات چیت کرنیکو نہ بیٹھا وہیں ایسوں کو کہ تم راضی نہیں انسی اور گھر میں زنانی دیوین انکو جنسے تم راضی نہیں آگاہ رہو اور انکا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہناؤ انکو روٹی کپڑا انکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ جو حدیث میں فرمایا عوان عندکم یعنے وہ قید میں تمہارے رہا تو ہیں **باب** ماجاء فی کراہیۃ اتیان النساء فی ادبارہن باب اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے کی صحبت کرنا حرام ہی **عن** علی بن طلق قال اتی اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الرجل منا یکون فی الفلاۃ فتکون منہ الرویجۃ وتکون فی الماء قلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تاتوا النساء فی اعجازہن فان اللہ لا یستحی من الحق **ترجمہ** روایت ہے علی بن طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بعضا آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہی اور اوسسے ایک پیشی نکلتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پاوے کوئی تم میں کا نو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر سی صحبت نکرو کہ اللہ تعالی سچی بات کہنے سے شرماتا نہیں **ف** اس باب میں عمار اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے + حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سوائی اسکی اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سے ہے کہ ہر گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے ایکسوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تاتوا النساء فی اعجازہن **ترجمہ** روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاوے کوئی تم میں سے تو وضو کرے اور صحبت نکرو عورتوں کے پیچھے سے **ف** یہ علی جو اس حدیث کی راوی ہیں طلق ہی کے بیٹے ہیں **عن** ابن عباس

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوْ امْرَاَةً فِى الدُّبُرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھیگا اللہ تعالیٰ رحمت کے نگاہ سے اُس مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِى الزِّيْنَةِ + باب اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگار کرکے نکلنا منع ہے **عن** مَيْمُوْنَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ قَالَتْ كَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِى الزِّيْنَةِ فِى غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے جو بیبی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنیوالی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اترانیوالی کی سنگار کرکے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اُسمیں روشنی بالکل نہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبید اور زیدی حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں اور روایت کی انسے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی ہی حدیث محمد بن موسیٰ بن عبید سے اور مرفوع نکیا اسکو **باب** مَا جَاءَ فِى الْغَيْرَةِ باب غیرت کے بیان میں **عن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يُغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِىَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ بہت غیرت کرتا ہی اور مومن بہت غیرت رکھتا ہی اور اللہ کو غیرت آتی ہی کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہی اُسپر **ف** اسبابمیں عائشہ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتی ہیں ابی سلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف بصری ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام مغیرہ اور حجاج کی کنیت ابو الصلت ہے ثقہ کہا ہی انکو یحییٰ بن سعید قطان نے **روایت** کی ہم سے ابو عیسیٰ نے انہوں نے ابو بکر عطار سے انہوں نے علی بن عبدالصمد دمشقی سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور موشیار ہیں **باب** مَا جَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا باب اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں **عن** اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسی سفر میں جاوے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اسکے ساتھ اسکا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا اور کوئی محرم **ف** اسبابمیں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے + یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ سفر نکری کوئی عورت اکیلی اور دنکا مگر اُسکے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتی ہیں عورت کے سفر کرنیکو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اُس عورت میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اسکا کوئی محرم نہو تو یا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہی بعض علماء نے اسپر حج واجب نہیں اسلیے کہ محرم بھی استی کے ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہی کہ حج اُسی پر واجب ہے کہ جسکو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کا مضمون یہی ہے سو علما کہتے ہیں کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہو تو اُسکو راہ کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلی حج کے قافلے کی ساتھ اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی کا **عن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سفر نکری ایک رات اور دن کے راستے تک مگر اُسکے ساتھ محرم ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ باب اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہی **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتی ہیں آپ حمو میں فرمایا آپنے حمو تو موت ہے **مترجم** کہتا ہی حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتی ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور عزیز و اقارب اسکے ہیں کہ اُنسے پردہ ضرور ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ حمو موت ہی یہ تشبیہ ہے یعنے جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسی ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہی **ف** اسبابمیں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سی وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اُنمیں شیطان ہوتا ہی یعنے جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو اُنکے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنیکو موجود رہتا ہی اور حمو زوجہ کے بھائیوں کو بولتی ہیں گویا آپنے حرام کیا اسکو کہ زوجہ کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرضکہ انسے پردہ ضرور ہی **باب** **عن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم قال لا تلجوا علی المغیبات فان الشیطان یجری من احدکم مجری الدم قلنا ومنک قال ومنی ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوا ن عورتوں کے گھروں میں جنکی شوہر نہیں ہیں گھر میں اسلئے کہ شیطان روان ہوتا ہے تمہارے ایک ایک کے بدن میں جیسا خون روان ہوتا ہے کہا ہمنے اور آپکی بدن میں بھی فرمایا آپنے ہاں میرے بدن میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی میری اسپر کہ وہ اسلام لایا ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہی بعضوں نے مجالد ابن سعید میں اُنکے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی ابن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت نے فرمایا ولکن اللہ اعانی علیہ فاسلم یعنے اللہ نے میری مدد کی اسپر کہ میں اُسکے شر سے بچا رہتا ہوں کہ سفیان نے اسلئے کہ شیطان اسلام نہیں لاتا ہی یعنے غرض یہ ہے کہ فاسلم جسنے بفتح میم روایت کیا ہی اُسنی تو یہ معنی لیئے کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہوگیا شرع کا باوجود یکہ زبان سے سفیان نے فاسلم کا لفظ بضم میم روایت کیا ہی اسکے معنی یہی ہیں کہ میں شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا لا تلجوا علی المغیبات مغیبہ اُس عورت کو کہتے ہیں جسکا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو یا گھر میں نہ ہو اور مغیبات اسکی جمع ہی **باب عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطان ترجمہ روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہی پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہی اُسکو شیطان یعنی تو کہ فتنے میں ڈالی اُسکی سبب سے لوگوں کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **باب عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تؤذی امرأۃ زوجہا فی الدنیا الا قالت زوجتہ من الحور العین لا تؤذیہ قاتلک اللہ فانما ہو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہی کوئی عورت اپنی خاوند دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اُسکی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے لینے جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دی تو اُسکو تجھپر اللہ کی مار ہو اسلئے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب سا مہمان ہے تھوڑی دن میں تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور روایت اسمٰعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسمٰعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں **بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الطلاق واللعان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہ باب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء فی طلاق السنۃ باب ہے سنت کی موافق طلاق دینے کے بیانمیں **عن** یونس ابن جبیر قال سألت ابن عمر عن رجل طلق امرأتہ وہی حائض فقال ہل تعرف عبد اللہ بن عمر فانہ طلق امرأتہ وہی حائض فسال عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یراجعہا قال قلت فعدت بتلک التطلیقۃ قال فمہ ارأیت ان عجز واستحمق ترجمہ روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے مسئلہ اُس شخص کا کہ طلاق دیا اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبد اللہ نے تو نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر کو کہ اُسنے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ رجعت کرے اُس سے کہا حضرت عمر نے پوچھا میں نے حضرت سے گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرت نے چپ ہو بھلا دیکھ تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جاوے وہ طلاق کیوں نہ گنا جاویگا اگر یہ دیوانہ ہو جاوے تو اس طلاق سے بھی چھوٹ جاوے گی **مترجم** کہتا ہی طلاق تین قسم ہی احسن اور حسن کہ جسکو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دیوے اُس طہر میں کہ جسمیں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اُسکو کہ عدت گذر جاوے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اُسمیں اگر وہ عورت مدخول بہا ہو یعنے اُس سے صحبت کر چکا ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ اور جسکو حیض نہ آتا ہو اُسکی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہے اُنکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاق ایک دفعہ یا ایک طہر میں دیوے کہ رجعت نہ ہو اُسکے بیچمیں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اُس طہر میں کہ جماع کیا ہو اُسمیں اور اُسی طرح طلاق دینی اُسکو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اُس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر میں مذکور ہوا کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت نے عمر سے فرمایا کہ چپ رہو لینے اسبات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جاوے **عن** سالم عن ابیہ انہ طلق امرأتہ فی الحیض فسأل عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا طاہرا او حاملا ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے کہ طلاق دیا اُنہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے حکم کر اُسکو کہ رجعت کرے اُس سے پھر طلاق دیوے اُسکو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو ف حدیث یونس بن جبیر کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہے حدیث سالم کی ابن عمر سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند وں سے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دیوی آدمی طہر میں کہ جماع نہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا ہی کہ اگر تین

طلاق دیوے ایک نہ ہو تو دو بھی پڑتے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جبھی ہوگا کہ جب ایک طلاق دیوی اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دیوی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِيَ الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید رکانہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنے یوں کہا اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّةَ یعنے تجھ پر طلاق ہے یا تو علاقہ ہی البتہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے یعنی کہا الفاظ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپنی تو وہ وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علما صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں کہ جسمیں لفظ البتہ کہی اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علما نے کہا یہ نیت پر موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ باب اپنی عورت سے امرک بیدک کہنے کی بیان میں **ترجمہ** امرک بیدک کے معنے یہ ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ **ترجمہ** روایت کی ہمسے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد ابن زید سے کہا حماد نے پوچھا میں نے ایوب سے تم کسکو جانتے ہو کہ اسنے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے بابمیں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں کسیکو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اللہ انہیں بخشے مگر ایک روایت پہنچی ہے مجھکو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتی ہیں کثیر سے جو مولا ہیں ابن سمرہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی اسمیں تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولا ہیں ابن سمرہ کی سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نی پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی اسکو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے یعنے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھے بیان کی تھی اب اسکو مایدز ہی **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر سلیمان ابن حرب کے روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد ابن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہمسے سلیمان ابن حرب نے انہوں نے حماد ابن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہ پر اور ابوہریرہ کی حدیث کو مرفوع بتاتا انہوں نے یعنے یہ حضرت کا قول نہیں ابوہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہی علما نے امرک بیدک میں سو کہا ہی بعض علمای صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اسمیں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنی لوگوں کا علما تابعین سے اور جو بعد انکے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید ابن ثابت نے کہ اسمیں اختیار عورت کا ہی جو چاہی عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اسکی جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لئے پسند کیا تو ایک ہی پڑیگا اور اگر دو کہی تو دو اور تین کہی تو تین اور کہا ابن عمر نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھی اختیار ہے اپنے کام کا اور اسنے تین طلاق دی لئی اپنے تئیں اور انکار کیا زوجہ نی اور کہا کہ میں نے تجھی ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لیجاویگی زوج سی اور اسکا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور سفیان اور اہل کوفی کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اسمیں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحٰق ابن عمر کے قول کیطرف گئے ہیں یعنی جو اوپر مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے طلاق کا اور حضرت کے پاس رہنی کا تو اختیار کیا ہمنے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق ٹھہرا ہی ہوا یعنے حضرت نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا **روایت** کی ہمسی بندار نی انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے

اپنی جوروسے کہا کہ تجھی اختیار ہی اپنی نفس کا تو وہ ایک طلاق مابین اپنی تئین دی سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی اُسنے کہدیا ایک طلاق رجعی دی سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی جوروسے کہا کہ تو مجھی پسند کرتی ہے یا اپنی نفس کو اور اختیار دیا اُسکو دونوں باتونکا اور اُسنے اختیار کیا اپنی زوج کو تو یہی ایک طلاق پڑا اور اگر اُسنے اختیار کیا اپنی نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علما اور فقہا صحابہ اور جو اُنکے بعد تھے عمر اور عبد اللہ کے قول کیطرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفی کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی کے قول کیطرف گئے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ باب اس بیانمیں کہ جسکو تین طلاق دیے ہوں اُسکا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيرَةُ وَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا اُنہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھکو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہمیں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہا مغیرہ نے بیان کیا میں نے اسکا ابراہیم سے تو کہا اُنہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں چھوڑتی ہم اللہ کی کتاب اور اپنی نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہمکو معلوم نہیں کہ اُسنے یاد رکھا حضرت کے فرمودے کو یا بھول گئی سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتی تھی تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنی کو یعنے عدت تک **ترجمہ** کہتا ہی کتاب اللہ سے حضرت عمر کے قول میں یہ آیت مراد ہی اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہی مکان دو اُنکو جہاں سے تم رہتی ہو اپنے مقدور کے موافق **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا اُنہوں نے طلاق دیا مجھکو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کی لئے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن اُم مکتوم کی گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی اور یہی قول ہے بعض علما کا اُنہیں میں ہیں حسن بصری اور عطا بن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق کہ جب خاوند اُسکا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنی بھی اُسپر واجب نہیں اور بعض علما صحابہ نے کہا کہ مطلقہ ثلث کو سکنی بھی دیا جاوے اور نفقہ بھی اُنہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عبد اللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علمانی کہا اُسکو سکنی چاہیئے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اُسکو سکنی یعنے مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ یعنے نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنے عورتوں کو اور وہ آپ بھی نکلیں مگر جب کریں کوئی کھلی بیحیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنی گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اسلئے کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جسمیں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے **باب** مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ باب اس بیانمیں کہ طلاق قبل نکاح کی واقع نہیں ہوتی یعنے عورت اجنبیہ پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اُسمیں کہ جسکا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں **ف** ایسا ہیں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے ۱۲ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح بھی اور وہ سب سے جو ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعد بن جبیر اور علی بن حسین اور خیر بن اور جابر بن زید سے اور کتنی فقہائی تابعین سے اور یہی کہتی ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کیطرف نسبت کرکے کہی تو طلاق واقع ہو جاتی ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلہ یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے تو اُسپر طلاق واقع ہوتا ہے یعنے بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ اُنہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ اُنہوں نے کہا اگر نام لیوے کسی عورت کا مقرر کرکے مثلاً کہے ہندہ یہی اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہی کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اُسپر طلاق ہے یا یوں کہی کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانی شہر کی عورت سے

عنہما وجہما انقضت باب اس حاملہ کے بیان میں جسکا خاوند مر گیا ہو دو وجہ عن ابی السنابل بن بعکاک قال وضعت سبیعۃ بعد وفات زوجہا بثلاثۃ وعشرین یوما او خمسۃ وعشرین یوما فلما تعلت نفست تزوجت فذکر صنیعہا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلہا ترجمہ روایت ہے ابی السنابل بن بعکاک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنیکے تیئیس دن یا پچیس دن کے بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کے نکاح کی لئی ہوا عرض کیا اُنپر لوگون نے سو ذکر کیا گیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنی اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اسکی عدت تو پوری ہو چکی روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہون نے حسن بن موسی سے انہون نے شیبان سے انہون نے منصور سے اسکی مانند + اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہے + حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہین جانتی ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا مین نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہین جانتی ہم کہ ابو السنابل زندہ رہی ہون بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ غیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اُسکو نکاح کرنا جایز ہے اور اگرچہ عدت اُسکی یعنے عدت کے دن پورے نہوے ہون اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمانی صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونون مدتون کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گذر جاوین اور وضع حمل نہو تو وضع حمل تک نکاح نکرے اور عدت ہی سمجھی اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جاوے تو چار مہینے دس دن پورے کرلے مگر پہلا قول صحیح ہی یعنے زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہی عن سلیمان بن یسار ان ابا هریرة وابن عباس وابا سلمة بن عبد الرحمن تذاکروا المتوفی عنہا زوجہا الحامل تضع عند وفاتہا فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلین وقال ابو سلمة بل تحل حین تضع وقال ابو هریرة انا مع ابن اخی یعنی ابا سلمة فارسلوا الی ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت قد وضعت سبیعة الاسلمیة بعد وفاة زوجہا بیسیر فاستفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تتزوج ترجمہ روایت ہے سلمان ابن یسار سے کہ ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن ان سب نے ذکر کیا اُس عورت کا جو حاملہ ہو اور اُسکا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس نے کہ وہ پوری کرے دونون مدتون سے اخیر کی مدت کو اور اسکی تفصیل ابھی گذری اور کہا ابو سلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اُسکو نکاح کرنا اُسیوقت جبکہ وضع حمل کرے اور کہا ابو ہریرہ نے میں اپنی بھتیجے ابو سلمہ کے ساتھ ہون پس کہلا بھیجا اُم سلمہ کے پاس جو بی بی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا اُنہون نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنیکی تھوڑے دنون کے بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حکم دیا آپنے اُنہین نکاح کرنیکا

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء فی عدة المتوفی عنہا زوجہا باب جس عورت کا خاوند مر گیا ہو اُسکی عدت کے بیان مین **عن** حمید بن نافع عن زینب بنت ابی سلمة انہا اخبرتہ بہذہ الاحادیث الثلاثة قال قالت زینب دخلت علی ام حبیبة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابوها ابو سفیان بن حرب فدعت بطیب فیہ صفرة خلوق او غیرہ فدہنت بہ جاریة ثم مست بعارضیہا ثم قالت واللہ مالی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامراة تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاثة ایام الا علی زوج اربعة اشہر وعشرا قالت زینب ثم دخلت علی زینب بنت جحش حین توفی اخوها فدعت بطیب فمست منہ ثم قالت واللہ مالی فی الطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراة تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشہر وعشرا قالت زینب وسمعت ام سلمة تقول جاءت امراة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنہا زوجہا وقد اشتکت عینیہا افنکحلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا ثم قال انما هی اربعة اشہر وعشر وقد کانت احداکن فی الجاهلیة ترمی بالبعرة علی رأس الحول ترجمہ روایت ہے حمید ابن نافع سے روایت کرتی ہے زینب بنت ابی سلمہ سے کہ اُنہون نے خبر دی اُنکو ان تینون حدیثون کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی مین اُم حبیبہ کے پاس جو بی بی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی اُنکے باپ ابو سفیان بن حرب نے سو منگائی اُم حبیبہ نے خوشبو کا سو مین زرد رنگ تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو کی ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زرد رنگ تھی کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالون پر پھر فرمایا ام حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھی کچھ خوشبو کی حاجت نہین مگر اتنا ہے کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال نہین اُس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے پھر داخل ہوئی مین زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی اُنکے بھائی نے سو منگائی اُنہون نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھی حاجت نہین خوشبو کی مگر مین نے

سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مُردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی اور اُسکی آنکھیں دُکھتی ہیں سو کیا سُرمہ لگاوے نہیں اُسکی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مرتبے یا تین مرتبے وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس ہی دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد **ف** اسباہیں زُرَیعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر سے بھی روایت ہے حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جسکا شوہر مر جاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **ترجمہ** کہتا ہی عدت وفات شوہر کی یا تمام جاہلیت میں اسطرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تھا وہ ایک مکان تیرہ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایکسال اسی حال سے گذرتا تھا وہ اُس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طایر اُسکے پاس لاتی تھی اور وہ اُس سے اپنی فرج رگڑتی تھی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اُسکو دیتے تھے کہ وہ اُسی پھینکتی تھی اپنے

باب ماجاء فی المظاہر یواقع قبل ان یکفر باب اُس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائی کفارہ کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے **عن** سلمۃ بن صخر البیاضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المظاہر یواقع قبل ان یکفر قال کفارۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو ظہار کرنیوالا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپنے اُسپر ایک ہی کفارہ ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اُسپر دو کفارے ہیں اور یہ قول ہے عبدالرحمن بن مہدی کا **عن** ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انہ ظاہر من امراتہ فوقع علیہا فقال یا رسول اللہ انی ظاہرت من امراتی فوقعت علیہا قبل ان اکفر فقال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالہا فی ضوء القمر قال فلا تقربہا حتی تفعل ما امرک اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اُسنی ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اُس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نی ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اُس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپنے کس نے مستعد کیا تجھکو سو پھر حمت کرے اللہ تجھپر عرض کیا اُسنی دیکھے میں نے پازیب اُسکی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اُسکے نزدیک نجا جب تک تو نہ کرلی جو حکم دیا تجھکو اللہ نے یعنے جبتک کفارہ نہ دیلی **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب ماجاء فی کفارۃ الظہار باب کفارہ ظہار کے بیان میں **عن** ابی سلمۃ ومحمد بن عبدالرحمن ان سلمان بن صخر الانصاری احد بنی بیاضۃ جعل امراتہ علیہ کظہر امہ حتی یمضی رمضان فلما مضی نصف من رمضان وقع علیہا لیلا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق رقبۃ قال لا اجدہا قال فصم شہرین متتابعین قال لا استطیع قال اطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفروۃ بن عمر واعطہ ذلک العرق وہو مکتل یاخذ خمسۃ عشر صاعا او ستۃ عشر صاعا اطعام ستین مسکینا **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن سے کہ کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھپر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گذرنے تک پھر جب گذر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اُس سے ایکرات سو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا فرمایا آپنی روزی رکھ سکہ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتی فرمایا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اُسنی میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں اُنکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمر وسی کہ دو اُسکو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتی ہیں اور اسمیں پندرہ صاع یا سولہ پاتے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتی ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اسباب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور دو بی بی ہیں اوس بن صامت کے

باب ماجاء فی الایلاء باب ایلا کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل فی الیمین کفارۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عایشہ سے کہ کہا اُنہوں نے ایلا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کرلی اپنے اوپر صحبت دغیرہ اُنکی پھر حلال کیا آپنے جسکو حرام کرلیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث سلمہ بن علقمہ کی جو مروی ہے داؤد سی روایت کیا ہی اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نی داؤد سی اُنہوں نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایلا کیا آخر حدیث تک مرسلا اور اُسمیں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور زیادہ صحیح ہی حدیث سے سلمہ کے اور **یا یلاء** اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کہاوے کہ صحبت کریگا

کو وطی نہ کرے کیونکہ اپنی بیوی سے چار مہینے تک زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جنکے چار مہینے میں جماع نہ کرنے کو ایلا کہتے ہیں سو بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہا ہی جب گذر جاوین چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جاوے اور جبر کیا جاوے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دیوے یہ قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گذر جاوین تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا **ترجمہ** کہتا ہی بایلا لغت میں مطلق قسم کو اور معنی شرعی اوپر گذرے اور ایلا کرنیوالی کو مولی کہتے ہین اور مدت ایلا حرہ کے لئی چار مہینے اور لونڈی کے واسطی دو مہینے ہین پھر اگر اسکے بیچ مین صحبت کی تو کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہین تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہی اور لفظ ایلا کے یہ ہین قسم ہی اللہ کی مین تجھ سے صحبت نہ کرونگا یا جماع نہ کرونگا تجھ سے ما کا عمل جنابت نہ کرونگا سو ان سب سے بعد صحبت کے کفارہ ہی قسم کا اور اگر یون کہا کہ مین اگر تجھ سے صحبت کرون تو مجھپر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہی یا میرے لونڈی حر ہی اور پھر صحبت کی تو وہ ہی قسم اسپر لازم ہی یعنے حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا کذا فی الدر المختار **باب** ماجاء فی اللعان

باب لعان کے بیانمین **عن** سعید بن جبیر قال سئلت عن الملاعنین فی امارۃ مصعب بن الزبیر ایفرق بینھما فما دریت ما اقول فقمت مکانی الی منزل عبد اللہ بن عمر فاستاذنت علیہ فقیل لی انہ قائل فسمع کلامی فقال ابن جبیر ادخل ما جاء بک الا حاجۃ قال فدخلت فاذا ھو مفترش بردعۃ رحل لہ فقلت یا ابا عبد الرحمن الملاعنان ایفرق بینھما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان فقال یا رسول اللہ ارأیت لو ان احدنا رای امرأتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم قال فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذی سألتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ الآیات التی فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم حتی ختم الآیات فدعی الرجل فتلاھن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیھا ثم ثنی بالمرأۃ ووعظھا وذکرھا واخبرھا ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ فقالت لا والذی بعثک بالحق انہ لمن الکاذبین فشھد اربع شھادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأۃ فشھدت اربع شھادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین ثم فرق بینھما **ترجمہ** روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہون نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنیوالی عورت اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کردی جاوی لعان کرنیوالی جورو خصم مین سو مجھی معلوم نہوا کہ کیا کہون سو مین اپنی جگہ سے اٹھہ کر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی مین نے اندر آنیکی سو لوگون نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہین سو سنی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آیا تم کسی کام ہی کو آئی ہوگی پھر داخل ہوا مین اور وہ لیٹی تھی ایک موٹی چادر پر جو اوندھ پڑی تھی سو کہا مین نے اے ابا عبد الرحمن کیا لعان کرنیوالی جورو خصم جدا کردی جاوین انہون نے کہا سبحان اللہ ہان جدا کردیے جاوین اور پہلی جسنی یہ مسئلہ پوچھا وہ فلانا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بھلا دیکھی تو اگر کوئی ہم مین سے دیکھی اپنی عورت کو زنا مین تو کیا کرے اگر بولی تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پھر چپ ہو رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جواب نہ دیا اسکو پھر جب تھوڑے دن ہو گئی اسکی بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ مین نے پوچھا تھا اسی مین مین مبتلا ہوا سو اتارین اللہ تعالی نے یہ آیتین جو سورۂ نور مین ہین والذین یرمون سے آخر آیات تک اور پڑھی آپنے یہانتک کہ ختم کیا سب آیتون کو سو بلایا اس آدمی کو اور اسکے ساتھ اسکی جورو کو اور پڑھین وہ آیتین اور سمجھایا اسکو اور عذاب آخرت یاد دلایا اسکو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے کہا اسنی قسم ہے اسکی جسنی آپکو بھیجا حق کے ساتھ نہین ہے جھوٹا مین بابت اس عورت پر یعنی اپنی جورو کی پھر پھیرا اسنی اور وہ آیتین عورت کی سامنی اور اسکو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہی آخرت کی عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہین قسم ہے اسکی جسنی بھیجا آپکو ساتھ حق کے سچ نہین ذکر کیا اسنی یعنی اسکے شوہر نے کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے اور گواہی دینی چار مرتبے اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہی یعنی اس باب مین کہ اس عورت نے زنا کیا ہی اور پانچوین دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اسکے اگر وہ ہے وہ جھوٹون مین پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دینی چار مرتبے اللہ کے ساتھ کہ مرد یہ جھوٹا ہی اور پانچوین دفعہ یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اسپر یعنی مجھپر اگر ہو وہ سچون مین پھر جدا کردیا حضرت نے ان دونون کو **ف** اسبابمین اہل ہن سعید اور ابن عباس اور عکرمہ اور طاؤس اور ابن ہرمز کی روایت سے اور حدیث ابن عمر کے جس سے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **عن** ابن عمر قال لاعن رجل امرأتہ وفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما والحق الولد بالمرأۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے لعان کیا ایک خصم نے اپنی جورو سے اور جدائی کردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون مین اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علماء کا **مترجم** کہتا ہے محمد بن موطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد اپنی کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے اور لعان کرے تو نہ ثابت کرے نسب اس لڑکے کا اور نہ ملاوے اس کو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور سب کا تمام فقہا کا **باب** ماجاء این تعتد المتوفی عنہا زوجہا یعنی باب ہے اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جاوے وہ عدت کہاں کرے **عن** سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرۃ عن عمتہ زینب بنت کعب بن عجرۃ ان الفریعۃ بنت مالک بن سنان وہی اخت ابی سعید الخدری اخبرتہا انہا جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ ان ترجع الی اہلہا فی بنی خدرۃ وان زوجہا خرج فی طلب اعبد لہ ابقوا حتی اذا کان بطرف القدوم لحقہم فقتلوہ قالت فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارجع الی اہلی فان زوجی لم یترکنی فی مسکن یملکہ ولا نفقۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فانصرفت حتی اذا کنت فی الحجرۃ او فی المسجد نادانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او امر بی فنودیت لہ فقال کیف قلت قالت فردت علیہ القصۃ التی ذکرت لہ من شان زوجی قال امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ قالت فاعتددت فیہ اربعۃ اشہر وعشرا قالت فلما کان عثمان ارسل الی فسالنی عن ذلک فاخبرتہ فاتبعہ وقضی بہ **ترجمہ** یہ حدیث ہے عبد اللہ بن اسحٰق بن کعب بن عجرۃ کی روایت کرتی ہے اپنی پھوپھی سے جسکا نام زینب ہے وہ بیٹی ہے کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہے ابی سعید خدری کی آئی خدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھنے کہ میں چلی جاؤں اپنی اقربا کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں ہے کہ خاوند اسکے نکلے تھے اپنی غلاموں کے ڈھونڈنے کو پھر جب پہونچی کنارہ قدوم میں کہ وادی ہے مدینہ سے چھ میل پر وہ غلام انکو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی انکے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں رہوں یا ان اپنے اقربا میں اسلئے کہ میرے شوہر نے میرے لئے خرچ کوئی مکان کا نہیں چھوڑا کوئی مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا اپنی اقربا میں کہا انہوں نے پھر بلایا مجھ کو یا حکم کیا میرے بلانے کا حکم کیا میرے بلانے کا کہ میں پکاری گئی یہ فرمایا کیا کہا تھا تو نے پھر عرض کیا میں نے قصہ جو اگلا تھا اپنے خاوند کا فرمایا تو رہ اپنی گھر میں یہانتک پوری ہو مدت یعنی عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان تو میرے پاس آدمی بھیجا طرف اور پوچھا مجھسے اسی گھر میں تمت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے انکو اور تابعدری کی انہوں نے اسی کی اور فتوی دیا اسی پر یعنی جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ جس گھر میں ہو اسی گھر میں عدت پوری کرے **روایت** کی ہمسے مدابر اشارے نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعد ابن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے سو کہا کہ حدیث اسی کے ہم معنی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ غیرہم کا کہتے ہیں عدت بیوہ کی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جبتک پوری نہو عدت اسکی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے عبد اللہ بن مسعود نے کہ عورت یہاں چاہے عدت کرے اگر یہ اسکے خاوند کا گھر ہو مگر پہلا قول صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب البیوع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں خرید و فروخت کی جو ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء فی ترک الشبہات باب ہے ان لکھنے کے بیان میں **عن** النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلال بین والحرام بین وبین ذلک امور مشتبہات لا یدری کثیر من الناس ایمن الحلال ہی ام من الحرام فمن ترکہا استبراء لدینہ وعرضہ فقد سلم ومن واقع شیئا منہا یوشک ان یواقع الحرام کما انہ من یرعی حول الحمی یوشک ان یواقعہ الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ **ترجمہ** یہ حدیث ہے نعمان ابن بشیر سے کہا نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال کہا ہوا ہے اور حرام کہا ہوا ہے یعنی ظاہر ہیں ان دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے اکثر لوگ کہ وہ حلال میں یا حرام میں ہو جسنے چھوڑ دیا شبہ کی چیز کو بچانے کے لئے اپنے دین کے اور آبرو کے جلد تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہ کی چیز میں تو قریب ہے کہ پڑے حرام میں جیسا کہ چرواہا جو چراتا ہے گرد کسی رمنہ کے قریب تو قوی ہے کہ چرنے لگیں اسکی بیچ میدان رمنے میں آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ رمنہ اللہ کا اسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی معنوں کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے **باب** ماجاء فی اکل الربوا وموکلہ وشاہدیہ وکاتبہ **ترجمہ** یہ باب ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ لینے والے سود کے اور دینے والی کو اور گواہوں کو اور لکھنے والوں کو یعنے جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے متعلق لکھے **ف** اس باب میں عمر اور علی اور ابن عمر سے روایت ہے حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب**

ماجاء فی التغلیظ فی الکذب والزور وشھادۃ الزور ۔ باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی کے برائی کے بیان میں **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بیان میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہی اللہ کے ساتھ یعنی اللہ کی صفات خاصہ کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا اور راضی کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جانکا ناحق اور جھوٹی بات **ف** اسبا بین ابی بکرہ اور ابن بن خریم اور ابن عمر سے روایت ہے ۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **باب** ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاھم ۔ باب تاجروں کے بیان میں اور حاکم کہلانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **عن** قیس بن ابی غرزۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نسمی السماسرۃ فقال یا معشر التجار ان الشیطان والاثم یحضران البیع فشوبوا بیعکم بالصدقۃ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمکو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہی سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بایع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پس فرمایا حضرت نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں حاضر آتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اسمیں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسے خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہی سو تم ملایا کرو اپنی خرید فروخت کو صدقہ کی ساتھ یعنی تو کہ اسکا کفارہ ہو جاوے **ف** اسبا بین براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے ۔ حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہی روایت کی یہ حدیث منصور نی اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سی اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے سوا اسکے **روایت** کی ہمسے ہناد نی انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سی انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی ہم معنی ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی ساتھ ہی یعنی قیامت کی دن **روایت** کی ہمسے محمود نی انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سی اسی حدیث کی مانند ۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنے ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابو حمزہ سی اور ابو حمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کی رہنے والی **عن** اسمٰعیل بن عبید بن رفاعۃ عن ابیہ عن جدہ انہ خرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فرأی الناس یتبایعون فقال یا معشر التجار فاستجابوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفعوا اعناقھم وابصارھم الیہ فقال ان التجار یبعثون یوم القیمۃ فجارا الا من اتقی اللہ وبر وصدق **ترجمہ** روایت ہے اسمٰعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسمٰعیل کے دادا سی کہ وہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید و فروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپنے اے گروہ تاجروں کی سو سنی لگی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہانکو اور بلند کیں اپنی گردنیں اور نگاہیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپنے تاجر لوگ اٹھائی جاوینگی قیامت کی دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنے اللہ کی خوف سے مال میں خیانت نکی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یوں بھی کہتے ہیں اسمٰعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ **باب** ماجاء فی من حلف علی سلعۃ کاذبا ۔ باب اسکے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھاوے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قلت من ھم یا رسول اللہ فقد خابوا وخسروا قال المنان والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کریگا قیامت کی دن اور ثنا کو پاک کریگا یعنے گناہوں سی اور انکو دکھہ کی مار ہی کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ کہ وہ تو محروم ہو گئی اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا آپنی ایک تو احسان جتانیوالا دوسرے تکبر کی راہ سی اپنی ازار ٹخنی سے نیچی لٹکانیوالا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنیوالی **ف** اسبا بین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی التبکیر بالتجارۃ ۔ باب سویرے تجارت کی لئی جانیکے بیان میں **عن** صخر الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا قال وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم اول النھار وکان صخر رجلا تاجرا وکان اذا بعث تجارہ بعثھم اول النھار فاثری وکثر مالہ **ترجمہ** روایت ہے صخر غامدی سی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانی میں کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتی کسی چھوٹی لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اسکو اول دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کی ہیں وہ ایک تاجر تھی تو جب بھیجتے تھی اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے انکو اول دن میں سو امیر ہو گئی اور بہت ہو گیا انکا مال **ف** اسبا بین علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے روایت ہے ۔ حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتی صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اسکی کہ مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نی شعبہ سے

اُنھون نے یعلے بن عطا سے باب ما جاء فی الرخصۃ فی الشراء الی الاجل باب کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنیکے بیان مین عن عائشۃ قالت کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان قطریتان غلیظتان فکان اذا قعد عرق فثقل علیہ فقدم بزٌ من الشام لفلان الیہودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال قد علمت ما یریدان ما یریدان ان یذہب بمالی وبدراہمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاہم وادّاہم للامانۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر دو کپڑے تہی قطر کے بنی ہوے اور قطر ایک قریہ ہے اور وہ گاڑھی ہوتی ہے پھر جب پسینہ آتا تہا تو گران ہوجاتے وہ آپ پر سوا یا کچھ کپڑا شام کیطرف سے فلانی یہودی کے پاس سو کہا مینے کاش کی آپ کیکسی کے پاس بھیجین اور اُس سے دو کپڑے خرید لین اس وعدے پر کہ جب مکو میسر ہوگا تو قیمت دینگے حضرت نے کہلا بھیجا اُسکے یہان سوا اُسنے کہا مین سمجھ گیا وہ جو ارادہ کہتی ہین وہ یہ چاہتے ہین کہ دبا رکھین میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ مین اُن سب سے زیادہ پرہیزگار ہون اور ادا کرنیوالا ہون امانت کا ف اسبابین ابن عباس اور انس اور سمرۃ بن یزید سے روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا مین نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تہے سنا مین نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسنے یہ حدیث سو کہا اُنھون نے نہ بیان کرونگا یہ حدیث جبتک کہ تم کہڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر مین بوسہ نلو کہا راوی نے اور حرمی اُسوقت وہان قوم مین موجود تہی اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تہی کہ وہ راوی تہے اس حدیث کے عن ابن عباس قال توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرہونۃ بعشرین صاعا من طعام اخذہ لاہلہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زرہ اُنکی گروی تہی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تہا آپنے اپنے گہر والون کے لئے ف یہ حدیث صحیح ہے عن ابی قتادۃ عن انس قال مشیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالۃ سنخۃ ولقد رہن لہ درعہ مع یہودی بعشرین صاعا من طعام اخذہ لاہلہ ولقد سمعتہ ذات یوم یقول ما امسی عند آل محمد صاع تمر ولا صاع حب وان عندہ یومئذ لتسع نسوۃ ترجمہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتی ہین انس سے کہا کہا گیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جو کی اور چربی بڑھی ہوئی اور البتہ گروی تہی اُنکی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تہا آپنے گہر والون کے لئے اور بیشک مین نے سنا ایکدن انس سے کہ فرماتی تہی شام تک نرہا آل محمد کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ اُنکے نزدیک اُسدن نو بیبیان تہین ف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی باب ما جاء فی کتابۃ الشروط باب بیع کی شرطین لکھنے کے بیان مین حدثنا محمد بن بشار ثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس ثنا عبد المجید بن وہب قال قال لی العداء بن خالد بن ہوذۃ الا اقرئک کتابا کتبہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت بلی فاخرج لی کتابا ہذا ما اشتری العداء بن خالد بن ہوذۃ من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتری منہ عبدا او امۃ لا داء ولا غائلۃ ولا خبثۃ بیع المسلم المسلم ترجمہ روایت کی ہمسے محمد ابن بشار نے اُنسے عباد ابن لیث کپڑے بیچنے والی یعنی بزازی نے اُنھون نے روایت کی عبد المجید ابن وہب سے کہا عبد المجید نے کہا مجھسے عداء ابن خالد ابن ہوذہ نے کیا پڑہ مومنین تمپر ایک کتاب کے لکھدی تہی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہان سو کہا لی عداء نے ایک کتاب کہ اُسمین لکہا تہا ہذا الخ اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہین یہ بیعنامہ ہے اُس چیز کا کہ خریدی عداء ابن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا حضرت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط سے کہ وہ بیمار ہی نہو اور چوری کی نہو اور حرام کی نہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنے بایع اور مشتری دونون مسلمان ہین ترجم کہتا ہی کہ بیماری سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گہٹ جاوے اور مشتری کو اختیار ہو اُسکے پہیرنے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنے وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہو کہ جب چوری ظاہر ہوگی تو مالک اُسکو پھیرائیگا اور خریدنیوالے کا روپیہ قیمت کا ضایع ہوگا اور خبثہ حرام کو بولتے ہین جیسے طیب حلال کو کہتے ہین یعنے وہ غلام ایسے لوگون کا نہو کہ جنکا غلام بنانا درست نہین جیسے ذمی یا مستامن کہ دارالحرب سے پناہ لیکر دارالاسلام مین آیا ہو اور صحیح بخاری مین ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہی یا چوری یا بھاگنا یعنے وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہو یا خود چور لیکا نہو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر عباد ابن لیث کے روایت سے اور روایت کی اُنسے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے باب ما جاء فی الکیال والمیزان باب ماپنی اور تولنے کے بیان مین عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الکیل والمیزان انکم قد ولیتم امرین ہلکت فیہ الامم السالفۃ قبلکم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والونکو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوے ہو کہ ہلاک ہوئی ہین اسی مین اگلی اُمتین یعنے ماپنے اور تولنے مین جب کمی بیشی کی تو اگلی اُمتین ہلاک ہوگئین ف اس حدیث کو مرفوع نہین جانتی ہم مگر حسین ابن قیس کے روایت سے اور حسین ابن قیس ضعیف ہین حدیث مین اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفا ابن عباس سے

باب ماجاء فی بیع من یزید / باب نیلام اور بیع کے بیان میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باع حلسا وقدحا وقال من یشتری هذا الحلس والقدح فقال رجل اخذتهما بدرهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یزید علی درهم من یزید علی درهم فاعطاه رجل درهمین فباعهما منه **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالا اس طرح کہ فرمایا لگے کون خریدتا ہے یہ چادر اور پیالا کسو کہا ایک شخص نے میں لیتا ہوں ان دونوں کو ایک درہم کو یہ سنکر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو ایک آدمی نے دو درہم تو بیچدیا ان دونوں چیزوں کو حضرت نے اسکے ہاتھ **ترجمہ** کہتا ہے راوی حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالدی جاتی ہے کہ اسکو عرقگیر کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو نہیں جانتے اسکو گا حضرت بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی حنفی بنو بنی اس حدیث کو روایت کیا اس سے وہ ابو حنیفہ ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید میں یعنے نیلام کرنے میں میت کے مال یا یتیم کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث مقدم بن سلیمان اور کئی اور لوگوں نے اہل حدیث سے اختصار من عجلان سے **باب** ماجاء فی بیع المدبر / باب مدبر کی بیع کے بیان میں **عن** جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم یترک مالا غیره فباعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتراه نعیم بن النحام قال جابر وعبدا قبطیا مات عام الاول فی امارة ابن الزبیر **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص انصار میں سے مدبر کیا اپنے غلام کو یعنے اس سے کہا کہ تو بعد میرے موت کے آزاد ہے سو وہ مالک مرگیا اور کوئی مال نہیں چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنے فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام اپنے سال امیر ابن زبیر کے سلطنت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد و اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک و اوزاعی کا **باب** ماجاء فی کراهیة تلقی البیوع / باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہیت کے بیان میں **عن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن تلقی البیوع **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جاکر قافلے والوں سے خریدنے کو اور لانے والے کے خریدنے تک وہ خود شہر میں لاکر بیچیں **ف** اسی حدیث کو ابن عباس اور ابن عمر اور ابی سعید اور ابن عمرو اور کئی اور صحابی سے روایت کیا ہے **عن** ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یتلقی الجلب فان تلقاه انسان فباعه صاحب السلعة فهو بالخیار اذا ورد السوق **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جاکر شہر سے باہر ملے اور لے لاوے کوئی اور خرید کرے تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو اپنی چیز کو بیچے یا نہ بیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور یہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اہل علم نے شہر کے باہر جاکر قافلہ جو بیچنے کو چیز لیں لینا مکروہ جانا ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا اور کہا **ترجمہ** کہتا ہے راوی جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہو تو بعضے لوگ ایک منزل آگے جاکر اس سے کم شہر کا بھاؤ بتاکر کچھ سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں اگر بیچتا ہو تو زیادہ نفع کماتا اسکو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ مال اسکا سستا گیا تو اسکو اختیار ہے چاہے شہر کے پہلے ہی چھوڑ دی اور بعضی لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جاکر پہلے ہی خرید لیتے ہیں اور وہی چیز شہر میں لاکر بہت گران کرکے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آکر بیچتا تو اس سے ارزان بیچتا اس لیے منع فرمایا کہ اس میں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع سمسار میں خلل آتا ہے اور اسیطرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لاکر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص انسے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب گران کرکے چند روز میں بیچ کہونگا کہ اس میں شہر والوں کا نقصان ہے جیسا اگلی حدیث میں آتا ہے **باب** ماجاء لا یبیع حاضر لباد / باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والی کی چیز نہ بیچے یا خود خریدے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال هدبة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وہ اسکی اوپر ہی گذری **ف** اسی معنی میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمر بن عوف سے بھی روایت ہے جو داماد ہیں کثیر بن عبدالمطلب کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضهم من بعض **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والی کی چیز کو تم چھوڑ دو اپنی چیز آپ بیچے جسکو چاہے چھوڑ دو آدمیوں کو روزی دیتا ہے اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی جو اس باب میں بھی حدیث حسن ہے

معاقلہ ومزابنہ حرام ہے۔ پہلے تک گدرانے تک بیچنا درست نہیں۔

صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض صحابی وغیرہم کا کہ کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اسکی کہ خرید لیوے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچی شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جایز ہے **باب** ما جاء فی النہی عن المحاقلۃ والمزابنۃ باب محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے **ف** اسی طرح ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے ۔ حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور محاقلہ اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کی عوض میں بیچ لیوے ایک شخص کہی کہ سو من گیہوں یا کم وبیش اس سے لیلو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جایز نہیں اسلئے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلیگا تو اسمیں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع درست نہیں اور اسیطرح سی بیع اُن کھجوروں کے جو درخت میں لگی ہیں اُسکے عوض میں جو زمین پر ہیں جایز نہیں کہ اسمیں بھی دھوکا ہی اور اسکو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو **عن** عبد اللہ بن یزید ان زیدا ابا عیاش سأل سعدا عن البیضاء بالسلت فقال ایہما افضل قال البیضاء فنہی عن ذلک وقال سعد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حولہ اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہی عن ذلک **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ زید ابا عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں سو پوچھا انہوں نے کونسی اسمیں سے افضل ہے تو کہا زید نے کہ بیضا یعنے گندم افضل ہے یعنے قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنسے پوچھتا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں کو کہ رطب جب سوکھی تو وزن میں کم ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا ہاں کم ہو جاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیع سے **روایت** کی ہے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا میں نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی کراہیۃ بیع الثمرۃ قبل ان یبدو صلاحہا باب اس بیان میں کہ پھلوں کا بیچنا درست نہیں جبتک گدر نہ ہو جاویں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع النخل حتی یزہو ویذہب الاسناد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع السنبل حتی یبیض ویامن العاہۃ نہی البائع والمشتری **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوشرنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی جبتک وہ سفید نہ ہو جاویں اور سفید جب ہوتی ہیں کہ دانہ اُنکے اندر پکتا ہی اور منع فرمایا بیچنے سے جبتک کہ آفت سے یعنے اولی یا پالے سے بچنے کا یقین نہ ہو اور یقین یہی بچنی کا پکنے کی قریب ہوتا ہی منع کیا بایع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے **ف** اور اسی طرح انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے ۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے عامۂ صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں بیچنے پکنے کو قبل پکنے اور گدر ہونیکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع العنب حتی یسود ومن بیع الحب حتی یشتد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکی اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہی اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جبتک سخت نہ ہو جاویں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے **باب** ما جاء فی النہی عن بیع حبل الحبلۃ باب اس بیان میں کہ اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنی اور وہ بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع حبل الحبلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل بیچنے سے **مترجم** کہتا ہی ابن عمر کی مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینی کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنی اور وہ بچہ پھر دوسرا بچہ جنی جب قیمت دینگے اور یہی معنی کہی ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو اُنکے تابع ہیں کہ ابن عمر جو راوی اس حدیث کے ہیں اُنہوں نے بھی یہی معنی بیان کئی اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی ہی تو عرب کہتے ہیں یہ اونٹنی جو بچہ جنی گی وہ بچہ جو جنی گا اُسکو بھی ابھی بیچا یہ بھی منع ہی اسلئے کہ یہ بیع ہی شی معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے از روی لغت کے بھی **ف** اسماعیل بن عبد اللہ بن عباس اور ابی سعید خدری سے روایت ہے **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حمل حمل سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہی کہ اُسکا بیچنا منسوخ ہی اہل علم کے نزدیک وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہی اور روایت کیا ہی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** ما جاء فی کراہیۃ بیع الغرر باب جن بیعوں میں دھوکا ہو اُسکی حرام ہونیکی بیان میں

عن ابی ہریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر وبیع الحصاۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیع سے کہ
جسمین دھوکا ہو یعنے ثمن مین دھوکا ہو یا مبیع مین کہ اُن دونونمین کوئی بھی مبہم و غیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنیکی بیع سے **ف** اسبابمین ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور
انس سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام کہتے ہین بیع غرر کو یعنے جس بیع مین کسیطرح کا دھوکا ہو اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر مین داخل ہے
مچھلی جو دریا کے اندر ہو اُسکا بیچنا قبل پکڑنیکے اور بھاگے ہوئی غلام کا بیچنا اور پرندجانور وغیرہ کا کہ ہوا مین اُڑتے ہی ہون اُنکا بیچنا اور اسیطرح اور بعین کہ جسمین بائع قادر نہو بیع کے سونپنیپر
اور کنکری کے بیع کے معنے یہ ہین کہ بائع مشتری سے بولی کہ جب مین تیری طرف کنکری پھینکون تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان مین اور یہ مشابہ ہی بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ
یہ ہی کہ بائع تہان پھینکدی مشتری پاس اور بیع واجب ہوجاوے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہین اور یہ سب بعین یادم جاہلیت کے تھین **مترجم** کہتا ہی کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور معجزہ ہی آنحضرت کا اور اُوتیت جوامع الکلم مین اشارہ اسیکی طرف ہے اور سیکڑون مسئلہ اس حدیث سی
نکلتے ہین کہ بعض فقہانی لکھا ہے کہ ایکہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ تفصیل اُسکی فقہ مین مذکور ہے **باب** ماجاء فی النھی عن بیعتین فی بیعۃ باب اس بیان مین کہ
ایک بیع مین دو بیع کرنا منع ہے **عن** ابی ہریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک بیع مین دو بیع کرنے سے اور تفصیل اُسکی آگی ہے **ف** اسبابمین روایت ہے عبداللہ بن عمرو ابن مسعود اور ابن عمر سے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے
علماکا اور تفسیر کے ہی اسکی بعض علما نے اسطرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا مین تیرے ہاتہ نقد دس روپیہ کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہون اور ایک بات پر توڑ نکرلے اور اگر ایک بات
پر اُسنے تو کرلیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہین بیع جایز ہے جبکہ ایکہی بات پر فیصلہ ہوجاوے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بیع مین دو بیع کرنیکو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ مین یا تجھہ سے ہاتہ بیچتا ہون اتنے روپیہ کے عوض مین اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتہ بیچ یہ بیع جب تو فی الحال
کا بیچنا قبول کرلیا تو مین نے بھی گہر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کرلیا اور یہ بیع اسلئے ناجایز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہین جانتا بایع اور مشتری کہ کسپر واقع ہوئی اُسکی بیع
یعنے دونونے اس شرط مین ایک متصرف مجہول ہے اسکو غلام مین اور اُسکو مکانمین اور یہ جہالت مخل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر مین قیمت دونون کی متعین معلوم ہوئی **باب**
عن حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا اُنہون نے پوچھا مین نے
فقلت یاتینی الرجل فیسألنی من البیع مالیس عندی ابتاع لہ من السوق ثم ابیعہ قال لا تبع مالیس عندک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتی ہین میرے پاس بعضی مرد اور کہتی ہین بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہین کیا مین خرید لاؤن اُنکے لئی بازار سے اور پھر بیچون اُنکے ہاتہ آپنی فرمایا کبھی نہ بیچ
وہ چیز جو تیرے پاس نہین **عن** حکیم بن حزام قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع مالیس عندی **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سی کہا اُنہون نے منع کیا
مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسسے کہ مین بیچون وہ چیز جو میرے پاس نہین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسباب مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع
نے اُنہون نے اسمعیل بن ابراہیم سے اُنہون نے ایوب سے اُنہون نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھہ سے میرے باپ نے اُنہون نے اپنی باپ سے یہانتک ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح مالم یضمن ولا بیع مالیس عندک **ترجمہ** یعنے حلال نہین سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطین ایک بیع مین اور
حلال نہین نفع اُسکا جسکا ضامن نہو اور نہ بیچنا اُس چیز کا جو تیرے پاس نہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا اسحق بن منصور نی کہا مجھسے احمد نے کیا معنے ہین سلف کے اور بیع کی اور اُس
منع کرنیکے تو اُنہون نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسیکو کوئی چیز قرض دی یعنے کوئی چیز اُسکے ہاتہ روپیہ کی دو روپیہ کو بیچ ڈالی یا دو روپیہ اس طمع سی لیلوی کہ مجھکو روپیہ قرض ملتا ہی اور احتمال ہے کہ
یہ معنے ہون کہ کوئی شخص کسیکو قرض دیوے کسی چیز کی قیمت مین اور کہے کہ اگر یہ دو روپیہ ادا نہو سکیگا تو یہ چیز تیری مین لیلونگا کہ میرے ہاتہ بک گئی اسحق نے کہا ایسا ہی کہا مین نے
احمد سے کہ درست نہین بیچنا اُس چیز کا جسکا آپ ضامن نہین احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہین سوا غلے کے یعنے اسکی بیع جایز نہین جبتک قبضہ نہو یعنے ضمان سے قبضہ
مراد ہے کہا اسحاق نے ایسا ہی کہا ہے یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ناپ کر بیچی جاتی ہو یعنے اسکی بیع قبل قبض کے جایز نہین اور کہا احمد نی جب کہا کسی نے کپڑا مین نے تیرے
ہاتہ بیچا اور تیرے ذمہ پر ہے اسکا سونپدینا اور دلادینا یہ ایک بیع مین دو شرطین ہوئین یہ بھی جایز نہین اور اگر کہے مین بیچتا ہون یہ کپڑا تیرے ہاتہ اور مین خود اسکو سی دونگا تو کچھہ مضائقہ
نہین جایز ہے یا کہے کہ مین یہ کپڑا بیچتا ہون اور مین خود اسکو دھو دونگا تو یہ بھی جایز ہے کچھہ مضائقہ نہین اسلئے کہ یہ ایک شرط ہی ایسا ہی کچھہ کہا ہے اسحق نے یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ

کو اسحاق کے ان اقوال میں شک ہے حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سند وں سے اور روایت کی ہے ابو ایوب سختیانی اور ابو البشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم ابن حزام سے ایسی ہی حدیث **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبد اللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اسمیں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبد الصمد کی صحیح زیادہ ہے اور روایت کی ہے یحیی بن ابی کثیر نے یہی حدیث لیثی بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبد اللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اسکے پاس نہیں **باب** ماجاء فی کراھیۃ بیع الولاء وھبتہ باب اس بارہ میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں ہے ولاء اس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو سبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کردہ کیواسطے سوا لی بولتے ہیں جب غلام مرجاوے اور اسکا کوئی عصبہ از روی نسب کے نہ ہو تو اسکا ترکہ اسی آزاد کردہ کیواسطے ہوجاتا ہے اور وہی حالت حیات میں اسکا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازے کے نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے انتہی کلام المترجم **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن ھبتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبد اللہ بن دینار کے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحیی بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپنے ولاء کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہی کرتا ہے یحیی بن سلیم اسمیں یحیی بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبد الوہاب ثقفی نے اور عبد اللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحیی بن سلیم کی روایت سے **باب** ماجاء فی کراھیۃ بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ باب اس بارہ میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں **عن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا **ف** اسی بارہ میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور بعضوں کا بھی سمرہ سے صحیح ہی یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہی علی بن مدینی وغیرہ نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ جانور کو جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے جانور کے تین جانور کے عوض قرض بیچنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیوان اثنین بواحد یدا بید لا یصلح نسیئا ولا بأس بہ یدا بید **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جانور کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسیوقت ہاتھوں ہاتھ لی تو کچھ مضائقہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی شراء العبد بالعبدین باب غلام کا ایک غلام دو کے بدلے خریدنے کے بیان میں **عن** جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسألہ اعبد ھو **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اسکا چاہتا ہوا کہ اسکو لیجاوے سو فرمایا آنحضرت نے بیچ اسکو میرے ہاتھ سو خرید لیا اسکو حضرت نے دو غلام سیاہ دیکر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جبتک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں **ف** اسی بابت میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دیکر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لیوے اور اختلاف ہے قرض لینے میں **باب** ماجاء ان الحنطۃ بالحنطۃ مثلا بمثل وکراھیۃ التفاضل فیہ باب اس بارہ میں کہ گیہوں کے بدلے گیہوں برابر لینے چاہئیں کمی بیشی جائز نہیں **عن** عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذھب بالذھب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا بمثل والبر بالبر مثلا بمثل والملح بالملح مثلا بمثل والشعیر بالشعیر مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی بیعوا الذھب بالفضۃ کیف شئتم یدا بید وبیعوا البر بالتمر کیف شئتم یدا بید وبیعوا الشعیر بالتمر کیف شئتم یدا بید **ترجمہ** روایت ہے عبید بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو بیعنہ دو سونا سونے کی عوض میں برابر برابر یعنی وزن ماوچاندی کے برابر برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں بیچو کی برابر برابر یعنے کیل میں اور اسیطرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر جسنے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اسنے سود کا معاملہ

کیلا ہو سونکو چاندی کے عوض مین جتنا چاہو یعنی سونیکے عوض مین چاندی اگر لیجاؤ یا چاندی کے عوض سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہین مگر شرط یہ ہی کہ ہاتھون ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہین اور اسیطرح گیہون کو جو کے عوض مین جتنی چاہو ہاتھون ہاتھ یعنی اُدہار درست نہین مگر کیل مین کم وبیش ہو تو مضائقہ نہین اور جو کو کھجور کی عوض مین جتنا چاہو ہاتھون ہاتھ یعنی اُدہار نہو **ف** اسباب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال سے روایت ہے ۱۲ حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کے ہی بعضون نے یہ حدیث خالد ہی اسی اسناد سی اور اسمین یہ بھی ہی کہ حضرت نے فرمایا بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم یدا بید یعنی گیہون کو جو کے عوض مین جتنا چاہو ہاتھون ہاتھ یعنے قرض درست نہین اور روایت کی بعضون نے حدیث خالد سی انہون نے ابی قلابہ سے انہون نے ابی الاشعث سی انہون نے عبادہ ہی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اسمین کہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہون کو جو کی عوض مین جسطرح چاہو سو کر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہین درست نہین بیچنا گیہون کا گیہون کے عوض مین مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض مین مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہون قسمین تو مضائقہ نہین کمی اور زیادتی مین یعنی مثلاً سوا سیر گیہون دو سیر جو کے عوض مین لے یا تین سیر گیہون ایک سیر تر کے عوض مین لی تو درست ہے مگر ہاتھون ہاتھ لینا چاہئی اُدہار درست نہین دونون چیزین اُدہار ہون یا ایک چیز درست نہین اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے دلیل اسبات کی کہ قرض لینا اسمین درست نہین یہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپنے بیچو جو کو عوض مین گیہون کے جتنا چاہو ہاتھون ہاتھ یعنے اُدہار درست نہین اور ایک قوم نی علما سی کہا ہے کہ گیہون جو کے عوض مین بیچنا درست نہین مگر جب برابر برابر ہو یعنی ماپ مین دونون برابر ہون گویا کہ انکے نزدیک گیہون اور جو ایکہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا **ترجمہ** کہتا ہے اس حدیث مین چھ چیزونکے ربا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہون جو کھجور نمک اور باقی اور چیزونکو جیسے لوہا چونا اور اقسام دانون کے انکو علما نے اسی پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اسمین ہے کہ ربا کی علت کیا ہے امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزون مین ثمنیت ہی سونی چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزون مین سو جسمین قوت مدخر ہوگی یا ثمنیت ہوگی اُسمین ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اُسکے لینی مین جایز نہین پس اُنکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کہانی کی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوتین اُنمین ربا یعنے کم وزیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہی سونی چاندی مین اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزون مین یعنی اُدخار شرط نہین یعنے ضرور نہین کہ وہ چیز جمع بھی کیجاتی ہو اور برسون رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو اُنکے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات مین کم وبیش لینا ربا ہی برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اژدہات اور چونا اور انکے مانند اور چیزون مین انکے نزدیک ربا نہین مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا درست ہے اسیطرح سی لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مُراد قدر سی کیل اور وزن ہے یعنے ماپنا اور تولنا پھر ربا کی علت سونی چاندی مین وزن ہے سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز مین مانند تانبے اور لوہے وغیرہا کی یعنے اسمین کم وبیش لینا ایک جنس کا درست نہین مثلاً یہ جایز نہین کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض مین لیوے یا دیوے اور باقی چار چیزون مین ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز مین مانند چونی اور اشنان وغیرہا کے لینے جو چیز کہ ماپ کو بیچی جاتی ہو اور کیلی اور وزنی ہونا جسکا حدیث مین آیا ہے وہ تو بدل نہین سکتا مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہے سو اسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عُرف مین خلاف اسکی جاری ہو اور گیہون جو کھجور نمک یہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہوان سو جب یہ چیزین لین دین مین ہمجنس ہون تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونی کو سونی کے ساتھ بیچنے مین وزن برابر چاہئی اور اسیطرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہئے کمتی بڑھتی وزن مین درست نہین اور باقی چار چیزون مین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عُرف مین وزن ہو اور جہان چیزون مین کیل کا نہو اور جسمین کیلی اور وزنی ہونا حدیث مین نہین آیا اُسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف مین وہ وزنی ہے تو وزن مین برابر چاہئی اور اگر کیلی ہے تو کیل مین مثلاً چونا عرف مین کیلے ہی جب چونے سے چونا بدلین تو زیادتی کمی کیل مین درست نہین اور لوہا تانبا کہ عرف مین وزنی ہے جب لوہا لوہے سی یا تانبا تانبے سے بدلین تو کمی بیشی وزن مین نچاہئی نہین تو ربا ہوگا کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی **باب** ما جاء فی الصرف باب صرافے کے بیان مین **عن** نافع قال انطلقت انا وابن عمر الی ابی سعید فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتہ اذناای ھاتین یقول لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ الا مثلا بمثل لا تشفوا بعضہ علی بعض ولا تبیعوا منہ غائبا بناجز ترجمہ نافع سی کہا انہون نے گیا مین اور ابن عمر ابی سعید کی طرف سو روایت کی اُنہون نے ہمسے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا کہ سُنا تھا مین نے ان کانون سے اور دیکھا تھا مین نے اُنکو کہ فرماتے تھے نہ بیچو سونا سونے کی بدلی مگر برابر یعنے وزن مین اور نہ بیچو چاندی کو بدلی چاندی کے مگر برابر برابر نہ بڑھایا جاوے کوئی اُسمین کو دوسرے پر اور نہ بیچو اُسمین سے کچھ قرض عوض مین نقد کی یعنی لین دین دونون ایک ہی وقت مین ہو جاوے یہ نہو کہ ایک چاندی دیدے دوسرا چاندی دینی کا وعدہ کرے پر کہی یا دونون

طرف سی قرض ہو یعنی قول قرار ہوجاوے اور لین دین کی کچھہ مدت ٹھہیرے یہ بھی درست نہین **ف** اسبابین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدرداء اور بلال سے روایت ہے **+** حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم سی مگر جو مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ کہتے تھے کچھہ مضائقہ نہین اسمین کہ بیچا جاوی سونا بدلے سونیکی کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جبکہ ہاتھون ہاتھہ ہو اور کہا ابن عباس نے کہ ربوا تو جب ہے کہ جب یہ معاملہ قرض ہاوے اور ایسا ہی کچھہ مروی ہے انکے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر بھی گئی اپنی اس بات سے جب سنی انہون نے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابی سعید خدری سی اور پہلا قول صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی دین کسیکا اختلاف نہین یعنی سبکا مذہب یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر فاخذ مکانہا الورق وابیع بالورق فاخذ مکانہا الدنانیر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدتہ خارجا من بیت حفصۃ فسالتہ عن ذلک فقال لا باس بہ بالقیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا انہون نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کی بازار مین سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض مین دیناروں یعنی اشرفیون کے یعنے قیمت اُس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض مین چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلی اور لیتا تھا مین اُسکے عوض مین دینار سو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکو نکلتی یا مین نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا مین نے آپسے اسکا حکم سو فرمایا آپنی کچھہ مضائقہ نہین قیمت ٹھہرانی مین یعنی قیمت دینار سی ٹھہیرا کر اُسکے بدلی درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اسمین کچھہ مضائقہ نہین **ف** اس حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سی بلفظ راویت کیے داؤد بن ابی ہندی یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عمر سے موقوفا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہین کچھہ مضائقہ نہین اگر لیوے سونا چاندی دیکر اور چاندی سونا دیکر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ وغیرہم نے اسکو نادرست بھی کہا ہے **عن** مالک ابن اوس بن الحدثان انہ قال اقبلت اقول من یصطرف الدراہم فقال طلحۃ بن عبید اللہ وہو عند عمر بن الخطاب ارنا ذہبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینہ ورقہ او لترد الیہ ذہبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الورق بالذہب ربوا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربوا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربوا الا ہاء وہاء **ترجمہ** روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہون نے کہا آیا مین بیچنے بازار مین اور کہا مین نے کون صرف ہے کہ درہم دیتا ہی یعنی مین اسی دیناروں کو مجھہ درہم دیوے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہمکو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر تمہارے پاس آوے جبتک ہمارا نوکر آجاوے تو ہم تمکو تمہاری چاندی یعنی درہم دیوین سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دیدو اسکی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہین تو پھیر دو اسکا سونا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی سونیکی بدلے لینا سیا جو ہے مگر ادھر لی اُدھر دی یعنے اُدھار درست نہین اور گیہون گیہون کے بدلی ربوا ہے مگر ادھر لے اُدھر دی اور جو بدلی جو کے بیاج ہی مگر ادھر لے اُدھر دی اور کھجور بدلی کھجور کی بیاج ہی مگر جو ادھر دی اُدھر لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حضرت نے جو فرمایا ہاء وہاء اسکی معنی ہاتھون ہاتھہ یعنے اُدھار درست نہین سو واللہ اعلم ضروری ہی **مترجم** ایک چیز بیچنا اُسکی عوض مین مثلاً چاندی کی عوض مین تین طرح ہوتا ہی دونون نقدی ہون یا دونون کیلی اور دونو موجود ہون یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونو موجود نہون فین سی حاملہ قرض پر ہو تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونون کیل مین برابر ہون اگر کیلی ہین اور وزنی ہین اگر وزنی ہین اور دو صورتین غیر کی جایز نہین اگرچہ برابر ہون دو نو جنس کذا فی شرح السنۃ

باب ما جاء فی ابتیاع النخل بعد التابیر والعبد ولہ مال باب نخل اور غلام مالدار کی بیع مین **عن** سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتہا للذی باعہا الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع **ترجمہ** روایت ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا اُنکی باپنے سُنا مینی سو نحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے جسنی خرید کی کھجور کے درخت بعد پیوند کرنیکے تو اُسکا پھل اُسیکا ہی جسنی بیچا مگر یہ کہ خریدنیوالا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھہ خرید کی وقت اور جسنی خریدا غلام کو اور اسکی پاس مال ہی ہے تو وہ مال اُسیکا ہی جسنی غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنیوالا اُس مالکی بھی شرط کرلی بیع کی وقت **ف** اسبابین جابر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہی ایسی ہی مروی ہے کئی سند و نسی زہری سے وہ روایت کرتے ہین سالم سی وہ ابن عمر سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے جسنے خریدا کھجور کا درخت بعد پیوند کرنیکے تو اُسکا پھل اُسیکا ہی جسنی وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار پھل کی بھی شرط کرلی اور جسنی بیچا کوئی غلام تو مال اُس غلام کا بایع کا ہے مگر جب خریدنیوالا مال کی بھی شرط کرلے اور مروی ہے نافع سی وہ روایت کرتی ہین ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے جسنی بیچا کوئی غلام اور اُسکے پاس مال ہی تو مال بایع کا ہی مگر جب شرط کرلی مشتری نے ایسی ہی روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سی وہ دو حدیثین اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث نافع سی اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بھی اور روایت

کی ہے عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے انکے باپ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے **باب** ماجاء البیعان بالخیار مالم یتفرقا باب خیار عاقدین کے قبل تفرق کے **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول البیعان بالخیار مالم یتفرقا او یخیر احدھما الآخر فان خیر احدھما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منھما البیع فقد وجب البیع وان ترک احدھما البیع بعد ما تبایعا فقد وجب البیع وکان ابن عمر اذا ابتاع بیعا وھو قاعد قام لیجب لہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں یا اختیار کی شرط کریں یعنی اس موقعہ میں بعد تفرق بھی اختیار رہیگا کہا راوی نے عبداللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جاوے اور خیار باقی نہ رہے **عن** حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما وان کذبا وکتما محقت برکۃ بیعھما **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں پھر اگر دونوں بیع کو بہتر کرنے نیز میں غلط اظہار نکی اور کہدیا بائع نے عیب مول بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دیجاویگی انکی بیع میں اور اگر جھوٹ بولی اور چھپایا مٹائی جاویگی برکت انکی بیع کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباب میں ابی برزہ اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ کا اور سوا انکے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہی نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہی کہ جدائی کلام کی مراد ہی یعنے بیع و شراء کے الفاظ جبتک تمام نہوں جبتک خیار ہے بعد اسکے نہیں اور حضرت کی حدیث میں بھی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہی اسلئے کہ ابن عمر جو راوی حدیث میں وہ خود جب چاہتے کہ بیع لازم ہو جاوے اور خیار نہ رہی تو چلنے لگتے تاکہ خیار جاتا رہی اور راوی خوب جانتا ہی اپنی روایت کو اور ایسا ہی وہ ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ انکے پاس فیصلہ کیا دو شخصوں نے بیع حق کو رہی کی کہ اسکی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابی برزہ نے تمکو اختیار ہی اسلئے کہ بائع و مشتری کشتی میں ہوا اور جدا نہیں ہوسکتے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہی جبتک جدا نہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہوسکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علماء کا مذہب ہے ہی کہ افتراق بالکلام مراد ہی یعنے اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہی ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیونکر رد کرونگا میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اسباب میں صحیح ہی سو قوی کہا انہوں نے اسی مذہب کو یعنے تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہی اور یہ جو حضرت نے استثناء فرمایا اور ارشاد کیا الا بیع الخیار مطلب یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہی مگر بیع خیار میں یعنے جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ و رد کردی اگرچہ جدا بھی نہوے ہوں ایسی بیع تفسیر کی ہی اسکی شافعی نے اور اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر کی مقوی ہے تفرق بالابدان کی جو مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یتفرقا قال الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع و مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں مگر یہ کہ ہو وے بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دیوی اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہی اور معنے اسکے یہی ہیں کہ جدا نہوویں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اسمیں یہ کہی نہیں سکتی کہ جدا نہونا چاہئے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ نہ ہو **باب** **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینفرقن عن بیع الا عن تراض **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جدا ہوویں بائع اور مشتری بعد بیع کی مگر آپکی خوشی سے **ترجمہ** کہتا ہی اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اسلئے کہ منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کی اس سے نہیں مراد ہو سکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیاری ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہو چکی اس سے منع کرنا نہیں ہو سکتا انتہی **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر اعرابیا بعد البیع **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی من یخدع فی البیع باب اسکی میں جو دھوکا کہا جاوے بیع میں **عن** انس ان رجلا کان فی عقدتہ ضعف وکان یبایع وان اھلہ اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ احجر علیہ فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنھاہ فقال یا رسول اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال اذا بایعت فقل ھا وھا ولا خلابۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک مرد کے خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنے اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ چیز میں خریدتا تھا تو گھر والے اسکے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ اسکو روک دیجئے یعنے منع کر دیجئے بیع سے پس بلایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اسنے یا رسول اللہ مجھکو صبر نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپنے جب تو کچھ خریدے یا بیچے تو کہدے لیں دیں ہے اور فریب نہیں **ف** اور اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

حدیث انس کی حسن ہی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کراہت دیا اور منع کرنا چاہئے مدر کو خرید و فروخت سے جبکہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھاتا ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا مدر بالم کو بیع ہی روکنا درست نہیں **ترجمہ** کہتا ہے یہ شخص جسنے حضرت سے فرمایا حبان ابن منقذ بن عمرو انصاری ہیں اور دو شیں انکے یحییٰ اور واسع حاضر ہوئی ہیں جنگ احد میں اور حبان کی آنکھیں بس کی تھی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ حضرت کے ساتھ تھے سو انکے سر میں ایک تیر لگا اور اُس سے انکی زبان اور عقل میں فتور آگیا مگر بالکل عقل نہیں گئی اور دار قطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے اور یہ جو حضرت نے فرمایا الا خلابۃ سو خ کو زیر اور لام میں تشدید نہیں اور اُسکے بعد الف ہے الف کے بعد باء مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تھے تو لا خیابۃ کہتے تھے اور اسمیں راء حرفی کے بجائے لام کے یائی مفتوح ہے اور اسکا سبب یہ تھا کہ وہ اللثغ تھے اور اللثغ عرب میں اسکو کہتے ہیں جو لام کی جگہ بے توتا ہی اور خلابہ کے معنے خدیعت کی ہیں تقدیر لا خلابۃ کی یہ ہی لا تحل لک خدیعتی یعنے تجھکو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہی لا یلزمنی خدیعتک یعنے تیری خدیعت مجھپر لازم نہیں ہوگی یعنے مجھکو اختیار ہی گا اگر اس بیع میں کسیطرح کا نقصان دیکھونگا تو پھیر دونگا گویا اس لفظ سے خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علما کا اس حدیث میں تو بعضوں نے کہا یہ حکم اُسیکے لئے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا اور جو شخص اب دھوکا کھاوے اور غبن میں پڑجاوے تو اُسکو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور اور یہی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد معلوم ہو کہ وہ دس روپیہ کی تھی اور اسنے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالک سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بعضوں مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کھا جاوے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لیوے تو اُسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب یہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہو یعنے مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدی اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں اور صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنے مغبون کو اختیار نہیں اسلئے کہ حضرت نے بھی اُن صحابی کے لئے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنے یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہیگا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھی یا پھیر دے اور اگر اُس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص اُنہی صحابی کے لئے ہوگا ہر مغبون کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اوسمیں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے **باب** فی المصراۃ باب دودھ چڑھی گائے اور بکری خریدنے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار ان شاء ردھا وردّ معھا صاعا من تمر +

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے خریدی ایسی گائی یا بکری کہ جسکا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اُسکے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے سو لینی والیکو اختیار ہے جب دودھ دوہے اُسکے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اُسکے ساتھ ایک صاع کھجور کی بھی دیدی یعنی اُس دودھ کے عوض میں جو اُسنے دوہا تھا **ف** اسی باب میں انس سے اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار ثلثۃ ایام فان ردّھا وردّ معھا صاعا من طعام لا سمراء معنی لا سمراء لا بر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو خریدی دودھ رکی ہوئی گائی یا بکری اُسکو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیرے اُسکے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرا نہ ہو یعنی گیہوں نہ ہو یعنی کوئی اور غلہ جیسے دیدے گیہوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنے اہل حدیث کا اُنہیں میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق **ترجمہ** کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہیں مگر اُسمیں مصراۃ کی جگہ محفلۃ آیا ہے اُسکے بھی معنی دودھی آئے اور صاع لکھنو کے سیر سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق **باب** ما جاء فی اشتراط ظھر الدابۃ عند البیع ، باب جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنیکے بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ انہ باع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا واشترط ظھرہ الی اھلہ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے راستی میں ایک اونٹ بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہوگا اُسپر اپنے گھر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سند دں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک صحابہ و غیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہی بیع میں یعنے دو شرطیں جائز نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح ہی نہیں ہوتی اگر اُسمیں شرط ہو **باب** الانتفاع بالرھن باب اس بیان میں کہ جسکی پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اُس سے نفع اُٹھاوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر یرکب اذا کان مرھونا وابن اللبن یشرب اذا کان مرھونا وعلی الذی یرکب ویشرب نفقتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائی بکری کا دودھ پیا جاوے جب وہ اور جسپر سواری کرے یا اُسکا دودھ پیوے اُسکی نفقہ پر اُسکا دانہ گھاس سے لینے والا رہن ہوا مرتہن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر عامر شعبی کے روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتی ہیں اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے موقوفاً یعنی اُنہیں کا قول اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علما نے کہ

جڑاؤ چیز خریدنا - غلام یا لونڈی بیچے وقت ولا کی شرط کرنا - اُس مکاتب کا بیان جو اپنی ۲۲ سال سے زر کتابت ادا کر سکتا ہو

بازیر نہیں نفع اُٹھانا شئی مرہونہ سے بالکل **باب** ماجاء فی شراء القلادۃ وفیھا ذھب وخرز باب ہار وغیرہ خریدنے کے بیان میں کہ جسمیں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑے ہوں **عن** فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دینارا فیھا ذھب وخرز ففصلتھا فوجدت فیھا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل **ترجمہ** روایت ہے فضالہ ابن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اُسمیں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اُسکو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اُسمیں سونا بارہ دینار سے زیادہ ہو ذکر کیا میں نے اُسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا ایسی جڑاؤ چیز نہیں سونی چاندی کی جب تک جدا نہ کی جاویں بغیر توڑنے اور **روایت** کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اسی حدیث کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی طرح یا نہیں علقہ کا بیچنا کہ جسمیں چاندی جڑی ہو روپیوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کی جاوے اور الگ کر کے اُسکو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء کی اسکی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم سے **باب** ماجاء فی اشتراط الولاء والزجر عن ذلک باب لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولا کی شرط کرنے اور اُسمیں جو جبر کی وارد ہوئی اُسکے بیان میں **عن** عائشۃ انھا اراد ت ان تشتری بریرۃ فاشترطوا الولاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فانما الولاء لمن اعطی الثمن او لمن ولی النعمۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اُنہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنی کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولا کا ہمارے واسطے رہی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لو اسکو اور بیشک ولا تو اُسکو پہنچتی ہے جو قیمت دے یعنے خریدنیوالے کو ہے یعنی والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کرلے یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنے ولا اُسکو ہی جو مالک ہو آزاد کرنیکا **ف** اسی معنی میں ابن عمر سے بھی روایت ہے + حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنے مولف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے **روایت** کی ہمسے ابوبکر عطار نے جو بصرہ کے ہیں اُنہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے سامعین نے یحیی ابن سعید سے کہتے تھے جب تجھی حدیث پہونچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا پھر فرمایا یحیی نے میں کسیکو ثبت نہیں پاتا اُن لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھکو محمد نے عبد اللہ بن ابی الاسود سے کہا اُنہوں نے کہا عبد الرحمن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ ثبت ہیں **باب** عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث حکیم بن حزام یشتری لہ اضحیۃ بدینار فاشتری اضحیۃ فاربح فیھا دینارا فاشتری اخری مکانھا فجاء بالاضحیۃ والدینار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بالشاۃ وتصدق بالدینار **ترجمہ** روایت ہے حکیم ابن حزام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لاویں ساتھ ایک دینار کے تو اُنہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اُٹھایا اُسمیں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا حضرت کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لیکر حاضر ہوئے سو فرمایا آپنی جانور کو ذبح کر اور دینار کو صدقہ دیدے **ف** حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ نہیں سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے **عن** عروۃ البارقی قال دفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا لاشتری لہ شاۃ فاشتریت لہ شاتین فبعت احدھما بدینار وجئت بالشاۃ والدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ما کان من امرہ فقال بارک اللہ فی صفقۃ یمینک فکان بعد ذلک یخرج الی کناسۃ الکوفۃ فیربح الربح العظیم فکان من اکثر اھل الکوفۃ مالا **ترجمہ** روایت ہے عروہ بارقی سے کہا اُنہوں نے دیا مجھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اُس سے دو بکریاں اور بیچی اُسمیں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور مذکور ہوا حضرت کے آگے حال اُس بکریکا جو گذرا تھا سو فرمایا آپنی برکت دی اللہ تعالے تیرے داہنی ہاتھ کے خرید و فروخت میں پھر بعد اسکے وہ جاتی تھے کناسہ کوفہ کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفہ کے قریب اور نفع کماتا تھا وہانسے بہت سا سو کوفہ میں سب لوگوں سے زیادہ مال والی تھی **روایت** کی ہمسے احمد بن سعید نے اُنہوں نے حبان سے اُنہوں نے سعید بن زید سے اُنہوں نے زبیر بن خریت سے اُنہوں نے ابی لبید سے سو ذکر کی حدیث اسکی مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسکی قائل ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا اُنہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے **باب** ماجاء فی المکاتب اذا کان عندہ ما یؤدی باب اُس مکاتب کے بیان میں کہ جسکے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زر کتابت ادا کر سکے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او میراثا ورث بحساب ما عتق منہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤدی المکاتب بحصۃ ما ادی دیۃ حر وما بقی دیۃ عبد **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اُس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی موافق اُس حصے کے کہ ادا کر چکا ہے یعنی زر کتابت سے اور دیت غلام کے موافق اُسکے کہ باقی ہے اُسپر یعنی زر کتابت سے **ترجم** کہتا ہی دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے

ادا کیا تھا کہ اُسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اُس غلام کے وارثوں کو اور اُسکے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اُسکی سو درہم تھی پس ادا کرے اُسکی پانسو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لئے دیت آزاد کی ہے اور اُسکی مالک کو پچاس درہم دیوے کہ آدھی قیمت اُسکی ہے اور اسیطرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اُس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اُسکا کوئی اور وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہو گا بیٹا مکاتب کے ادا کئے ہوئے کا اور مکاتب اُس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اُسکا کہے کہ تو اتنا مال ادا کر دی تو آزاد ہی **ف** اسیطرح ام سلمہ سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر روایت کرتے ہیں یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے اُنہوں نے علی سے اُنہوں نے قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہی جبتک کہ اُسپر ایک درہم بھی باقی رہی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یقول من کاتب عبدہ علی مائۃ اوقیۃ فادّاہا الا عشرۃ اواق او قال عشرۃ الدراھم ثم عجز فھو رقیق **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنی غلام سے کہی کہ تو سو اوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہی ادا کی سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا حضرت نے کہ باقی رہی اُسپر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی ندیکا وہ رہا رقی تو پھر وہ غلام ہی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور وہ کہتے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہی اور وہ غلام ہے جبتک اُسپر کچھ بھی قسم کتابت باقی ہی اور روایت کی ہے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسیکی مانند **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عند مکاتب احدکم ما یؤدی فلیحتجب منہ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تمہاری کسی مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر دی تو ادا ہو جاوے تو اُس سے چھپنا چاہیئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ جیسا اُس غلام مکاتب سے کہ جسکے پاس قسم کتابت موجود ہو وارث اور پرہیزگاری کرے اور کہتے ہیں کہ آزاد نہیں ہوتا ہی غلام جبتک ادا نہ کرے کی قسم کتابت کی اگرچہ اسکی پاس قسم کتابت موجود ہو **باب** ما جاء اذا افلس للرجل غریم فیجد عندہ متاعہ باب اس بیان میں کہ جب کسیکا قرضدار مفلس ہو جاوے اور وہ اپنی چیز اُسکی پاس بعینہ پاوے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایما امرء افلس او وجد رجل سلعتہ عندہ بعینھا ھو اولی بھا من غیرہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پاوے کوئی اپنی چیز بعینہ اُسکی پاس تو وہ مال اُسی کا ہے بیچنے والے سے **ف** اسیطرح سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرضخواہوں کے ساتھ اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرضداروں کے برابر اُسکا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی النھی للمسلم ان یدفع الی الذمی الخمر یبیعھا لہ باب اس بیان میں کہ مسلمان کو منع ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیوے **عن** ابی سعید قال کان عندنا خمر لیتیم فلما نزلت المائدۃ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ وقلت انہ لیتیم قال اھرقوہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اُتری سورہ مائدہ اور اسمیں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہی فرمایا آپنے بہا دو اُسکو **ف** اسیطرح انس بن مالک سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیکی مانند اور اسیکی قایل ہیں بعض اہل علم کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بناویں اور برا سمجھا ہے اسی واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب ہی اور سرکہ بنا کرے یعنی اگر اجازت دیجاوے تو لوگ گھر میں شراب کہا کرینگے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جاوے **باب** **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادّ الامانۃ الی من ائتمنک ولا تخن من خانک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادا کر اُسکی امانت کو جسنے تجھی امین ٹھیرایا اور نہ خیانت کر اُسکی جسنے تجھ سے خیانت کی **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعضی اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسیکا قرض ہو اور قرضدار چلا گیا تو قرضخواہ کو جایز نہیں کہ اُسکا روپیہ یا مال کہی اور جایز کہا ہی اسکو بعض علمائے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اُسکی روپیہ کسی پر ہیں اور اُس شخص کی اشرفیاں اُسکے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں ہاں اگر اسکے روپیہ ہاتھ آئی تو موافق اپنے قرضہ کے رکھ لینا درست ہے **باب** ما جاء ان العاریۃ مؤداۃ باب اس بیان میں کہ مانگے کی چیز پھیر دینی چاہیئے **عن** ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع العاریۃ مؤداۃ والزعیم غارم والدین مقضی **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبے میں مانگی کی چیز آخر پھیر دینی ہی یعنی اُسکی مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ہی اور قرض

واحب بالسبی ف اسباب میں سمرہ بن جندب اور معقل بن یسار اور انس سے روایت ہے ۱ حدیث ابی امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی امامہ کے اور بھی سوا اس سند کے **عن** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ مِنْكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اسکا جو لیا ہے اسی یعنی قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے یعنی جسکو عاریت دی ہے اور ضمن نہیں ہے وہ اسپر لینے جسکو عاریت دی ہو کوئی چیز اور وہ تلف ہو جاوے تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے اور کہتے ہیں کہ مانگی کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کہ مانگی کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضایع ہو جاوے تو اسپر ڈنڈ نہیں ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جگہ کہدے اسطرح نہ رکھی اور ضایع ہو تو البتہ اسپر ڈنڈ ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ باب غلہ روکنی کے بیان میں **عن** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هَذَا **ترجمہ** روایت ہے معمر عبداللہ سے جو بیٹے ہیں فضلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں غلہ بند کرتے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے تو کہا محمد بن ابراہیم نے جسنے میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا تو بھی ایسا ہی ہے تو محتکر کرتی ہے تو کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے اور روایت کی ہے سعید بن مسیب سے کہ معمر احتکار کرتے تھے تیل اور چارہ کا یعنی غلہ کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ترجمہ مشارق میں مرقوم ہے کہ اس ماجد میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کریگا خدا اسکو کوڑھی اور مفلس کریگا اور عبدالرحمن عمری روایت ہے کہ جنہی جالینوس نے قحط میں غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اس سے جدا ہوا قحط میں اناج بند کرنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اسواسطیکہ خلایق کے مدخواہی ہے اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری تمام نہیں جیسا علوم میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے تو اناج اور قوت کی اور تیل کی میں احتکار درست ہے تمام ہوا مضمون مشارق کے ترجمہ کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں ان میں احتکار درست ہے اور اوسی پر گمان کیا کہ مطلق احتکار میں منع ہے اسی لیے اعتراض کیا **ف** اسباب میں عمر اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر سے روایت ہے حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلہ میں اور خصوصیت دی ہے بعضوں نے سوا غلہ کے اور چیزوں میں احتکار کرنے کی اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روئی اور چمڑے کی احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو **باب** مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُضْلَاتِ باب مضلات کے بیچنے کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ وَلَا تُحَفِّلُوا وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت استقبال کرو بازار میں یعنے قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کہ پہنچ خریدو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جانور دودھ والی کا دودھ نہ روکو کہ اسکے سبب سے خریدار دھوکا کھاوے اور جھوٹی قسم کھا کر کسی چیز کو نہ بیچو یعنی واہ وعدہ بکواد وکر جسکو لڑ میاں کہتے ہیں **ف** اسباب میں ابی مسعود اور ابی ہریرہ سے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکی ہوئی گائی بکری کے بیچنے کو اور اسکو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ باب جھوٹی قسم کہانیکا بیان میں جس سے کسی مسلمان کا مال مارلی **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِي وَاللهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اسمیں جھوٹا ہے اسلیئے کہ مار لی اس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملیگا اللہ سے تو اللہ اسپر غصے ہوگا سو کہا اشعث نے یہ حدیث حضرت نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی میرے اور ایک یہودی کے شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میرے زمین کو سو لیگیا میں اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فرمایا مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا اپنی یہودی سے قسم کھاوے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ تو قسم کھالیگا وہ اور لے لیگا میرا مال سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ سے آخر تک **ترجمہ** کہتا ہے پوری آیت یوں ہے اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسم سے تھوڑے مول تو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور بات نہ کریگا اللہ انسے اور نہ نگاہ کریگا اسطرف قیامت کے دن اور نہ ستھرا کریگا انکو اور واسطے انکے ہے مار دینے والا عذاب **ف** اسباب میں ابن حجر اور ابی امامہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْحَلِفِ

ناقہ جلب اور ادبان احتکار

مضلات

البیعان باب البیع اور مشتری کے اختلاف میں **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار

ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف ہو بائع اور مشتری کے بیچنے میں تو قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے اور خریدار کو اختیار ہے چاہے لیوے اور چاہے پھیر دیوے **ف** یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبداللہ نے نہیں پایا ابن مسعود کو یعنے بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد ابن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہو بائع اور مشتری میں اور گواہ نہ ہوں کسی کے پاس کہا احمد نے اعتبار اسکا ہے جو چیز کا مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اسپر راضی ہو تو چیز لے لی نہیں تو پھیر دے اور اسحٰق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے حسکا معتبر ہے تو اسپر قسم بھی ضرور ہے یعنی جسنے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھاوے اور بسیط مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں سے ہیں **مترجم** کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شرط خیار میں یا ادائی قیمت کی مدت میں یا سوا انکے کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والی کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اسنے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے چاہے اسکی قسم کے موافق اسکو خرید لیوے یا قسم کھاوے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اسپر راضی ہو ایک میں سے دوسرے کے کہنی پر تو فسخ ہو گیا حاصل قاضی عقد کو فسخ کر دیتا ہے بیع قایم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا اور مالک اور ابوحنیفہ کی نزدیک دونوں قسم نہ کھاویں بیع کی ملاک اور ضایع ہونیکے وقت بلکہ جب بیع ضایع ہو گئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہی یعنی جب بیع قایم ہو تو بیچنے والیکو قسم دیجاوے تو جب قسم کھاوے تو لینے والیکو اختیار ہو گا جیسا کہ اوپر گذرا یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر بیع قایم نہ ہو وقت نزاع کی تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم بیچنے والیکو ہے یہ مذہب ابوحنیفہ اور مالک کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح حسکوہ میں مظہر سے

باب ماجاء فی بیع فضل الماء باب جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اسکے بیچنے کے بیان میں **عن** ایاس بن عبدالمزنی قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الماء **ترجمہ** روایت ہے ایاس بن عبدالمزنی سے کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے بیچنے سے **ف** اس باب میں جابر و ابی ہریرہ و عائشہ و انس و عبداللہ ابن عمر و ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں **+** حدیث ایاس کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک و شافعی و احمد و اسحٰق کا اور رخصت دی ہے بعض علما نے پانی بیچنے کی انہیں میں سے حسن بصری **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا جاوے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اسلیے کہ روکی جاوے اسکی سبب سے گھاس **ف** یہ حدیث حسن ہے یہی **مترجم** کہتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ کسیکا کنواں ہو اپنی میں میں کسیکے گرد گھاس ہو تو وہ اپنے کنوے پر جانور چرانیکو پانی چلانے سے نہ روکی کہ جب انکو پانی نہ پینے دیگا تو وہ اپنے جانور انکو وہاں چرانہ سکینگے تو پانی روکنے سے گھاس کا روکنا لازم آیا اور منع ہے

باب ماجاء فی کراھیۃ عسب الفحل باب اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنیکی اجرت لینا منع ہے **عن** ابن عمر قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنیکی اجرت لینے سے **ف** اس باب میں ابوہریرہ و انس و ابی ہریرہ سے روایت ہے **+** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایکنوں نے کہ اگر کوئی شخص اسی جوگا ہے بکریوں پر نر کو چھوڑنیکی اجرت لیتا ہے تو لینا درست ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا من کلاب سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل فنھاہ فقال یا رسول اللہ انا نطرق الفحل فنکرم فرخص لہ فی الکرمۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایکمرد نی کلاب کے قبیلے سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کو مادہ پر چھوڑنیکی مزدوری لینے سے منع کیا انکو حضرت نے سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتی ہیں ہمکو سو اجازت دی نبی انعام لینے کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے

باب ماجاء فی ثمن الکلب باب کتے کی قیمت کے بیان میں **عن** ابی مسعود الانصاری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب و مھر البغی و حلوان الکاھن **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی کی قیمت سے اور زانی کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسب الحجام خبیث و مھر البغی خبیث و ثمن الکلب خبیث **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری سینگی لگانیوالے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنے خرچی ناپاک ہے یعنے حرام ہے اور کتی کی قیمت ناپاک ہے **ف** اس باب میں عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے **ف** حدیث رافع کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک حرام کہتے ہیں کتی کی قیمت کو یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعضوں نے شکاری کتی کی قیمت کی

باب ماجاء فی کسب الحجام باب سینگی لگانیکے مزدوری کے بیان میں **عن** ابن محیصۃ اخی بنی حارثۃ عن ابیہ انہ استأذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اجارۃ

مُحَجِّمٍ فَقَالَ ادْعُهُ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَنْ أَمَرَكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ احْتَجَمْتُ قَالَ أَعْطِهِ أَجْرَهُ قَالَ تَرجمہ روایت ہے ابن محیصہ سے جو بنی حارثہ کی دودھ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے بارے میں کہ آپنے یہ وہ بار بار پوچھتی رہی اور اجازت چاہتی رہی یہانتک کہ فرمایا آپنی اسکی مزدوری اپنی اونٹ کے چارہ میں جو کر کہلا دے اپنے غلام کو ف اسباب میں رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے + حدیث محیصہ کے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور کہا احمد نے اگر مالک مجھ سے

لونڈی پچھنے لگانیوالا یعنی مزدوری اپنی تو دونوں اسکو اور دلیل لاوینگے ان حدیثوں کو **باب** مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ باب پچھنے لگانیوالے کے مزدوری جایز ہونیکی بیان میں

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ **ترجمہ** روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس سے مسئلہ پچھنے لگانیوالے کی مزدوری کا تو فرمایا انس نے پچھنے لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پچھنے لئے آپکی ابوطیبہ نے پس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکو دو صاع خرما دینی کا اور کہا انکے مالکوں سے کم کر دیا انہوں نے انکے خراج میں سے اور فرمایا حضرت نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتی ہو پچھنے لگانا ہی یا فرمایا میں سے بہتر دواؤں تمہاری پچھنے لگانا ہے **ف** اسباب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر کی روایت ہے + حدیث انس کے حسن ہے صحیح ہی اور اجازت دی ہے بعض علما صحابہ غیرہم نے حجامت کے مزدوری کی اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ باب کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونیکی بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ السِّنَّوْرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی اور بلی کی قیمت سے **ف** اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بواسطت بعض اصحاب انکے کی بروایت جابر کی اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کی روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علما سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی اسناد کی سوا اور سند ہی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلْبِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے کھانے سے اور اسکی قیمت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی انسے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی **باب** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت نے کتی کی قیمت سے مگر شکاری کتی کی قیمت کو یعنے اسکو منع نہیں کیا **ف** یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا انمیں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی اسناد اور اسکی اسناد بھی صحیح نہیں ہے **باب** جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ باب ان باتمیں کہ گانیوالی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي التِّجَارَةِ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو تم گانیوالی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو انکو اور نہ سکھاؤ انکو گانا سکھانا اور کچھ بھلائی نہیں انکی تجارت میں اور انکی قیمت حرام ہی اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ سے آخر آیت تک **ف** اسباب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے بواسطہ ابی امامہ کی حدیث کو اسطرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہی انکو اور وہ شامی ہیں **مترجم** کہتا ہی اگرچہ اسحدیث کے لفظوں میں کسیطرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے کہ صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانی میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ یعنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعضا آدمی ایسے ہیں کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہی تاکہ گمراہ کرے اللہ کے راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھیرا دی اسکو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخری یہی لوگ ہیں کہ انکو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بعضوں نے کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہی جو گانا سیکھیں ہوں اور تاویل اسکی یہ ہے کہ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ یعنی خریدتا ہے کھیل کود والو کو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا انکا اور قیمت انکی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے آیت وَمِنَ النَّاسِ الخ یعنے جو آیت اوپر مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ باندھے اپنی آواز کو گانیکے ساتھ مگر بھیجتا ہی اسپر اللہ تعالے دو شیطان ایک بائیں شانے پر اور ایک اس شانے پر وہ برابر اسکو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جبتک چپ نہ رہے مولف کہتا ہے یہ اسے بخوبی واضح ہو گیا ہوگا سبب حال انکا ملحوظ ہونیسے کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائی مستانہ کی ساتھ بلند کرتی ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سکو اچھالتے ہیں کوئی کودنی لگتا ہے کوئی ناچنے لگتا ہے حقیقت یہ عذاب ذلت کا ہی اس سے بڑھکر کیا ذلت ہوگی کہ کفار ہی اسپر ہنستے ہیں اور آخرت میں اس

بڑھ کر سزا دی جائیگی اور یہی حدیث جسمیں مذکور ہے شیطانوں کی مسلط ہونیکا گانیوالی پر درختوں میں بھی آتی ہیں اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے واللہ
یہ مقام اس تحریر کا نہا مگر اظہار حق کے لئے لکھا گیا **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یفرق بین الاخوین او بین الوالدۃ وولدھا فی البیع باب اس بیان میں کہ ماں اور اسکی کو اور بھائیوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے **عن** ابی ایوب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین والدۃ وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جسنے جدا کیا ماں کو اسکے لڑکا کی سے جدا کریگا اللہ تعالیٰ اسکو اسکے دوستوں سے قیامت کے دن یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** علی قال وھب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامین اخوین فبعت احدھما فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ما فعل غلامک فاخبرتہ فقال ردہ ردہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے بخشے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ دونوں بھائی تھے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو انمیں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے انکو سو فرمایا پھیر لا اسکو پھیر لا اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اسطرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جاویں یعنی قرابت والی قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان لڑکوں کے جدا کرنیمیں جو دار الاسلام میں پیدا ہوئی ہیں مگر قول اول اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا انپر کہا انہوں نے میں نے اسکی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی **مترجم** کہتا ہے کہ یہ بھی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا پھر طور جدا کرنا حدیث کی رو سے جایز نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے **باب** ماجاء فی من یشتری العبد ویستغلہ ثم یجد بہ عیبا باب اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اسکی پیشی کی مزدوری بھی لیچکا ہو اور پھر اسمیں کچھ عیب پاوے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی سے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ منفعت شی کا اسکے لئے ہی جو شخص اس شی کا ضامن ہے یعنی جب غلام کا خریدنیوالا اسکا ضامن ہوا تو منفعت بھی اسکی اسی حلال ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سند دوسری بھی سوا اس سند کی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **روایت** کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسکی لئے ہے جو اسکا ضامن ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اسکو محمد ابن اسمعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کی یہ جریری نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہی کہ تدلیس ہے تدلیس کی اسمیں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہدیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اسکی کہ فائدہ ہر چیز کا اسکے لئے ہی جو اسکا ضامن ہوتا ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے کچھ مدت کمایا پھر اسمیں کچھ عیب دیکھا اور اسکو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسا کمایا مدت اسی مشتری کا ہی اسلئے کہ وہ غلام مرجاتا تو نقصان مشتری کا تھا اسیطرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اسکا یہی حکم ہی کہ نفع اسکو پہنچیگا جو اس چیز کا ضامن ہو **باب** ماجاء من الرخصۃ فی اکل التمرۃ للمار بھا باب اس بیان میں کہ راستی والیکو راہ کی درختوں کے پھل کھانا درست ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاوے کسی باغ کے اندر تو کھاوے یعنی اسکی پھل کو کھانا اسی جایز ہے مگر جمع نکرے اپنی کپڑے کونی میں **ف** اسباب ہیں عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع ابن عمرو اور عمیر مولی آبی اللحم اور ابی ہریرہ سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اس سند سے مگر یحیی ابن سلیم کی روایت کرنی سے اور رخصت دی ہے بعض علمانے اسکے پھل کھانی کی مسافر کو اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے اسکے کھانیکو مگر کہ قیمت دیوے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن التمر المعلق فقال من اصاب منہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شی علیہ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ شعیب کی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پھل لٹکتے ہوئی پیلوں کے کھانیکا لیئے جو درخت میں ہوں یا سکھانیکی لیئے لٹکائی ہوں تو فرمایا اپنی ہولیوی اسمیں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نکرتا ہو اپنی کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کھالی تو اوپر کچھ الزام نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** رافع بن عمرو قال کنت ارمی نخل الانصار فاخذوا فذھبوا بی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رافع لم ترمی نخلھم قال قلت یا رسول اللہ الجوع قال لا ترمی وکل ما وقع اشبعک اللہ وارواک **ترجمہ** روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلی مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لیگئے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا اپنی اے رافع کیوں ڈھیلی مارتا ہی تو انکی کھجوروں کے درختوں پر کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھوکہ کے سبب سے فرمایا اپنی ڈھیلی نہ مار اور جو گرے یعنے آپسے اسی کھا لو سیر کرے تجھکو اللہ اور آسودہ کری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح **باب** ماجاء فی النھی عن الثنیا باب بیع میں استثنا کرنیکی ممانعت میں **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والثنیا الا

اَنْ تُعلَم ترجمہ روایت ہے جابر کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جبکہ اندازہ اور مقدار اُسکا معلوم ہو اور تفصیل اُسکی آگے آتی ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن بھیب عطا سے اور وہ جابر سے روایت کرتی ہین مترجم محاقلہ حقل سے ہی اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اُسکی نکلی ہون اور جڑین اُنکی سخت نہوئی ہون اور بعضون نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جسمین کھیتی ہو اور اُسکو قراح بھی کہتی ہین اور اصطلاح حدیث مین محاقلہ زمین کو کہتی ہے کہ اُسکے عوض مین کرایہ کو دینا ہی اور اسکو مخابرہ بھی کہتی ہین جرب کے اور جرب زراعت کو کہتی ہین اور بعضون نے کہا محاقلہ زراعت کے لئے زمین دینا ہی بایک حصہ معین مین پر مثلاً یون کہی کہ یہ زمین تمکو زراعت کے واسطے دی اس شرط پر کہ جو اسمین پیدا ہو اسمین ثلث یا ربع مجھے دینا اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہین اور سبب نہی کا اسمین یہ ہے کہ اس صورت مین اُجرت معین نہین معلوم نہین کہ اُس زمین مین کتنا پیدا ہوتا ہے زیادہ ہوا اور دینے والی کو ناگوار گذری اور کم ہو تو زمین والی کو ناگوار ہو اور بعضون نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ بالیون اور بالیون سے جدا نہوا ہو اُسکو اُسی جنس کے عوض جو بالیون سے جدا ہی فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہی اسلئے کہ اُسکا بیچنا مثل جایز نہین کہ ایک مین بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعضون نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدرا ہونیکی اور یہ بھی منع ہی اسلئے کہ اُسکا اعتبار نہین کہ رہی یا پالا مارجاوی اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنیکو کہتی ہین اور اسی سے ہے یہ حدیث لا یقبل صلوۃ الزبین یعنے قبول نہین نماز اُسکی جو دفع کرنیوالا ہو پیشاب کا اور اسی سے ہی ناقۃ زبون یعنے وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والیکو دفع کرتی ہو اپنی باس آنی مدی اور مزابنت اصطلاح حدیث مین اسی کہتی ہین کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے مدبدے بیچی اور ایک مین پر ہو اور دوسرا درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ دس کھجور جو زمین پر ہے اُسکے عوض مین تیرے درخت کی کھجور مین مول لیتا ہون پس یہ بیع جایز نہین اسلئے کہ اسمین درخت کے پھل مجہول ہین اور حالانکہ اُسکا بیچنا مثل جایز اور بیچنا اُنکی اصل ہے یہی ہے کہ خریدے پھلون کو کھیتون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع کو نصف پھلون کے آدا پر دیا اور جب اُسمین نزاع واقع ہوئی لگا تو منع کیا یہ مضمون ہے بحار الانوار کا اور مثنیا مجہول ہے کہ چند بیچنا اور اسمین سے تھوڑی غیر معین شے کو کہنا کہ یہ بیع مین داخل نہین ہان اُسکا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جایز ہے مثلاً کہی کہ سو من گیہون کو تولے ہوئی مین تیرے تئیں بیچی مگر اسمین سے پانچوان حصہ نہین بیچا جایز ہی اور اگر کہی کہ اس ڈھیر مین سے تھوڑی مین لیلونگا وہ بیع مین داخل نہین یہ درست نہین **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى باب طعام کی قبل استیفا کے **عن** ابن عباس اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خریدی غلہ تو نہ بیچ اُسکو یہانتک کہ قبضہ کرلی اُسپر کہا ابن عباس نے اور مین سب چیزونکو ایسا ہی جانتا ہون یعنے ہر چیز قبل قبضہ کرنے کے نہ بیچی جاوے ف اسبابمین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین جایز نہین غلہ کا بیچنا مشتری کو جبتک قبضہ نکرلے اُسپر اور بعضون نے کہا جایز ہے بیچنا اُس چیز کا مرکیلی و موزونی نہین اور کہا نہی بیع مین خرچ نہین ہوتی کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اسبابمین نہی سخت فقط علما کی نزدیک غلہ مین ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ باب نہی کرنیکے بیع کرنیکے نہی مین **عن** ابن عمر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچی کوئی تم مین کا دوسرے کی بیع پر یعنے جب بیع منعقد ہو چکے تو دوسرا شخص اپنے چیز اُس سے کم قیمت پر بیچکر پہلے بایع کی چیز نہ پھیرا دے اور پیغام نکاح دے کوئی تم مین کا اُس عورت کو جسی کوئی پیغام دی گیا ہی اور وہ راضی ہو گئی ہے ف اسبابمین ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی قیمت نہ لگاوی کوئی شخص بھائی کی قیمت یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بایع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جاوے اُسپر کوئی دوسرا کر قیمت بڑہاوے اور بعضون نے حدیث ابمین یہی کہا ہی کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے **باب** مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ باب بیع خمر کی نہی مین **عن** اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدَنَا يَتِيمًا وَفِي حُجْرِهِ خَمْرًا قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ ترجمہ روایت ہے ابی طلحہ سے کہ کہا اُنہون نے اے نبی اللہ کے میری زمین مین تھا شراب اُن یتیمون کے لئے جو میرے گھر مین ہین فرمایا آپنے بہا دے شراب کو اور توڑ دی مٹہورے کو اہل دکن اُسی گولی کہتے ہین اور فارسی مین خم ف اسبابمین جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے ثوری نے سُدی سے اُنہون نے یحیی ابن عباد سے اُنہون نے انس سے کہ تحقیق ابا طلحہ کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہی لیث کی حدیث سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَتَّخِذُ الْخَمْرَ خَلًّا قَالَ لَا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بنایا جاوے شراب کا کہ سرکہ فرمایا آپنے نہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب مین دس شخصون پر اُسکے نکالنے والی پر اور جو نکلوادی اور پینے والی پر اور لیجانے والی پر اور جسکے پاس لیجاوین اُسپر اور پلانے والی پر اور بیچنے والی پر اور اُسکی قیمت کہانیوالی پر اور اُسکی خریدنیوالے

اور جسکی لڑ وہ خرید جاوے اُسپر **ف** یہ حدیث غریب ہے اس کے روایت سے اور مروی ہے اسکی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر سے وہب روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** کہتا ہی حضرت نے ابتدائی اسلام میں جب پہلی پہل شراب حرام ہوئی تو اُس سے سرکہ بنانی کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب کہی جاتی تھی یعنے جو برتن خاص شراب ہی کے لئے بنائی جاتی تھے اُن سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جاوے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانیکا حکم کرین تو لوگ سرکہ کے بہانی کہیں خرانی شراب کی خرید و فروخت کرتے رہینگی اور بعضی چھپا چھپا کر شراب پیوینگے پھر جب لوگون کو دیکھا کہ شراب سے مطلق نفرت ہو گئی ہین تو اُسوقت سرکہ بنانیکی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی تھی تو اجازت کی حدیثین ناسخ ہو گئین نہی کی حدیثونکی اور اجازت کی روایتون سے یہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نعم الادام الخل یعنے سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور فرمایا خیر خلکم خل خمرکم یعنے تمہارے سب سرکون مین بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے جابر سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہین اور اگر بناوین تو پاک نہین ہوتا اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور یہی روایت مین مالک سے بعازی اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کا اگرچہ خود بخود بی کسی چیز کے ملانے سے سرکہ ہو جاوے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہین پاک نہین ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا +

باب ماجاء فی احتلاب المواشی بغیر اذن الارباب باب بے اجازت مالکون کے دودھ دوہنی کے بیانمین **عن** سمرة بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیة فان کان فیها صاحبها فلیستأذنه فان اذن له فلیحتلب ولیشرب وان لم یکن فیها احد فلیصوت ثلاثا فان اجابه احد فلیستأذنه فان لم یجبه احد فلیحتلب ولا یحمل **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آوی کوئی تم مین کا جانورون یعنے بکری گایو بھینس پر اگر ہووے اُسمین مالک اُسکا تو اجازت چاہی اُس سے اگر وہ اجازت دی اُسکو تو دودھ دوہے اور پیوے اور اگر کوئی نہووے اُسمین تو تین آواز دیوے پس اگر کوئی جواب دے اُسکو تو اُس سے اجازت چاہی اور اگر کوئی جواب نہ دی تو شوق سے دوہی اور پیوے مگر ساتھ اُٹھا نہ لیجاوے یعنے بیاس اور سہو کہنے سے زیادہ استعمال جایز نہین **ف** اسباہیر ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق اور علی ابن مدینی نے کہا سُنا حسن کا سمرہ سے صحیح ہی یعنے ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت مین جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے وہ روایت کرتے تھی سمرہ کے صحیفہ یعنے کتاب سے **ترجمہ** کہتا ہی مسافر راستہ چلنی والی کو بقدر تقریر جیسے دودھ پی لینا یا راستے کی پھلونکا کھا لینا جایز ہے اور جسکو حد لگے باغ و کھیان وغیرہ حفاظت فرمائی ہون اُسکو بی اجازت لینے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالے اس نیک نیتی سے اُسکو برکت عنایت کریگا **باب** ماجاء فی بیع جلود المیتة والاصنام باب مردار جانوروں کے کھالین اور بتون کے بیچنے کے بیانمین **عن** جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح وهو بمکة یقول ان اللہ ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارأیت شحوم المیتة فانه یطلی بها السفن ویدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس قال لا هو حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عند ذلک قاتل اللہ الیهود ان اللہ حرم علیهم الشحوم فاجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُنہون نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکہ ہی مین تھی فرماتے تھی کہ بیشک اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور اور سُور اور بتون کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ بھلا کیا فرماتی ہین آپ مردار جانورونکی چربی مین کہ اُس سے کشتیون کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کئے جاتی ہین اور لوگ اُس سے چراغ جلاتے ہین آپ نے فرمایا نہین یہہ کچھہ درست نہین وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات مین اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالے نے حرام کیا اُنپر چربی کو تو اُنہون نے اُسکو پگھلایا پھر اُسکو بیچا اور اُسکی قیمت کھائی **ف** اسباہیر عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک **ترجمہ** کہتا ہی ہود نے چربی کو پگھلا کر بیچنا شروع کیا اور یہ گویا ایک حیلہ نکالا اُسکے حلال ہونیکا کہ اللہ تعالے نے جسپر حرام کیا ہے اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہین ہے اسلئے کہ عرب مین پگھلی ہوئی چربی کو دوک بولتی ہین ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالے سے مکر کرنا ہے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین سو اس حدیث سے سب حیلونکی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان بن لیکر حرامی کا حیلہ کرکے اُسمین رہتی ہین ایسے حیلونکا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے **باب** ماجاء فی کراهیة الرجوع من الهبة باب ہبہ کو پھیر لینے کی برائی کے بیانمین **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئی بری کہاوت نہین ہے یعنے ہمکو ایسا کام نہ کرنا چاہئے کہ جسمین بری کہاوت ہو تا لینے والا چیز دیکر ایسا ہے جیسے کتا کہ جاوے اپنی قی کی **ف** اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا حلال نہین کسیکو کہ دیوے کسیکو کچھہ اور پھر لے لے اُس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دی ہو اپنے بیٹے کو تو چاہے پھر لے اُس سے **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہون نے ابن ابی حدی سے اُنہون نے حسین معلم سے اُنہون نے عمرو بن شعیب سے کہ سُنا اُنہون نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھی ابن عمر سے اور ابن عباس سے دونون بیچ بچاتی تھی اس حدیث کو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم تک اور یہ حدیث جو ابن عباس سے مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جسنے کوئی چیز ہبہ کردی اپنی کسی ذی رحم محرم کو تو اسکو درست نہیں ہے اس سے پھیر لینا اور جسنے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اسکو جائز ہے اسکا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنے اسکے بدلے میں کچھ لے چکا ہے تو اسکا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی شخص کو چیز دیکر پھیر لینا مگر باپ کو اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث سے جو ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسیکو کوئی چیز دیکر پھیر لینا مگر والد کو والد سے **باب** جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ باب بیع عرایا اور جو اسمیں جائز ہے اسکی بیان میں **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَا اَنْ يَبِيْعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کے مترجم کے کلام میں سابق باب اس سے پہلے گذری مگر رخصت دی آپنے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں اپنی پھلوں کو سکے کے بدلے کے عوض میں کوتکر یعنے اندازہ سے **ف** اسی معنی میں ابو ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا محمد بن اسحٰق نے اور روایت کی ایوب اور عبد اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی سند سے مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق کم اور زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحٰق کی حدیث سے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنے راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ **ترجمہ** روایت ہے مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے عرایا بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیچنے میں کوتکر یعنے اندازہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنے ہیں ہلس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائی ہیں انہیں حدیثوں کو زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کی یعنے جو مذکور ہوئیں اور کہتے ہیں یعنے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنی پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اسکی جائز ہونیکی بعض علماء کی نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے آسانی اور راحت چاہی اسلئے کہ صاحبان عرایا کی شکایت کی کہ ہمکو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کی خرید سکیں مگر سوکھی کھجوروں سے تو آپنے انکو اجازت دی پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ سوکھی کھجوروں سے تازہ پھلونکو اور کہا یا کریں تازہ پھل **عن** الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ اَلتَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا **ترجمہ** ولید بن کثیر سے روایت ہے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے بشیر بن یسار نے جو مولی ہیں بنی حارثہ کی کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنے تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کے تمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو انکے لئے اجازت دی حضرت نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کے بیچنے سے کوتکر یعنے ایک جنس کے پھلونکو کوتکر بیچنے سے منع فرمایا اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

مترجم کہتا ہے عَرِيَّةٌ بروزن فَعِيْلَةٌ عَرِيَ يَعْرٰى سے ہی بمعنے قصد کرنیکے یا فاعِلَةٌ کے وزن پر تہا عَرِيَ يَعْرِيْ سے اور مصدر اسکا عُرْيٌ اور عُرْيَانٌ ہے بمعنی کپڑے اتارنی اور ننگے ہونیکی گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکلتا ہے کپڑوں سے اور جمع اسکی عَرَايَا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغمیں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دیدے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اسمیں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دیدونگا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اسلئے کہ یہ بیع ایک جنس کے ہے اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسے بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہئے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہی متعین ہیں وزن کر کے دی یا کیل سے دیدے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنے اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کسی ہوئے نہ ناپنے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر اسی درختوں میں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانیکو دیئے ہیں یعنے بیع عرایا میں اور امام مالک سے مروی ہے کہ اسکو عرایا اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ چند درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہی دوسروں کے واسطے یعنے اسکے پھل دوسرونکو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے هٰذَا مُخْتَصَرٌ مِنْ مَجْمَعِ الْبِحَارِ وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ **باب** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّحَشِّيْ باب تحشی کے حرام ہونیکی بیان میں

ترجمہ کہا ہی عنق کے معنے لغت میں جانور دحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا ہی اور شرعی معنی اسکی مصنف رح کی کلام میں آگے ہیں وحشی اکثر اس کا بولا جاتا ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قتیبۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تناحشوا **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابوہریرہ پہنچاتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے بخش نکرو **ف** اسیطرح ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہی ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ بخش حرام ہی اور بخش اسی کہتے ہیں کہ کسی شخص جو بضاعت رکھتا ہو کسی چیز کی خوب چھانبین کی اور وہ اس چیز کے بیچنے والے کے پاس آئی اس سے یہ اتماد کرکے کہ اسنے اس چیز کی قیمت اسکی اصل قیمت سے بڑھا کر دینی لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کیا ہے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کی بھاؤ سے زیادہ قیمت دیکر خریدے یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسیطرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بکوا دیتے ہیں اور اسمیں ایک قسم فریب کی ہی شافعی نے کہا اگر کوئی شخص بخش کرے تو وہی گنہگار ہوگا بیع سے سلمی کہتا ہی بخش کرنے والا نہیں ہی **باب** ما جاء فی الرجحان فی الوزن باب جلکتی مٹی تولنی کے بیان میں **عن** سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی بزا من ھجر فجاءنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساومنا بسراویل وعندی وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوزان زن وارجح **ترجمہ** روایت ہی سوید بن قیس سے کہا انہوں نے بیچنے کو لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر سے اور وہ کسی مقام کا نام ہی تو تشریف لائے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مول کیا ہم سے ایک پائجامہ کا اور میرے پاس تولنی والا تھا کہ مزدوری تولتا تھا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تولنی والے سے تول اور جھکتی مٹی تول **ف** اسیطرح جابر اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہی ۔ حدیث سوید کی حسن ہی صحیح ہی اور علما نے مستحب کہا ہی زیادہ جھکتی مٹی تولنی کو یعنی دیتی وقت اور روایت کیا ہی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو **باب** ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ ۔ باب تنگدست قرضدار کو مہلت دینی اور تقاضا میں نرمی کرنیکے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ یوم القیمۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہلت دیوے تنگدست قرضدار کو یا اسکے قرض میں کچھ چھوڑ دی جگہ دیگا اللہ تعالے اسکو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے جسدن کہیں سایہ نہوگا سوا اسکے سایہ کے **ف** اسمیں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور خدیفہ اور سمرہ اور عائشہ سے روایت ہی ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہی اس سند سے **عن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر شیء الا انہ کان رجلا موسرا فکان یخالط الناس فکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر فقال اللہ تعالی نحن احق بذلک منہ تجاوزوا عنہ **ترجمہ** روایت ہی ابومسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنے عالم برزخ میں اُن لوگوں میں سے جو تھے پہلے اُسکی کوئی نیکی کی نہ پائی اُسکی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سی سو فرمایا اللہ تعالے جلشانہ نی ہمکو پہلے اُس سے معاف کرنا چاہیئے معاف کردو اسکو یعنے فرشتوں سے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ما جاء فی مطل الغنی ظلم باب اس بیان میں کہ ادای قرض میں غنی کو دیر لگانا ظلم ہی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دیر لگانا غنی کا ادای قرض میں یعنے ہوتی ہوئے مذیا حیلہ حوالہ کرنا ظلم ہی اور جب کسی غنی پر حوالہ کردیا جاوے تو چاہیئے اُسکے پیچھے لگے یعنے جب کوئی قرضدار کسی قرضخواہ سے کہی میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہی وہ فلانی شخص سے لیلو تو قرضخواہ کو اُسکا قبول کرنا چاہیئے اور اُسکا پیچھا کرنا چاہیئے **ف** اسیطرح ابن عمر اور شرید سی بھی روایت ہی ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مطلب اسکا یہ ہی ہی کہ جب کسیکو حوالہ دیا جاوے کسی غنی کا تو چاہیئے اُسکے پیچھے لگا جاوے اور بعضوں نے کہا جب کسی قرضدار نی کسی غنی پر حوالہ کردیا اور اُسنے قبول بھی کرلیا کہ ہان میں دونگا تو وہ قرضدار بری ہوگیا اور پھر اُس قرضخواہ کو نہیں پہنچتا کہ اُسے طلب کرے **ترجمہ** کہتا ہی شافعی کا زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لیلو اور بکر غنی ہی ہی اور اُسنی قبول بھی کرلیا کہ ہان میں تجھی دونگا تو طالب زید کو نہیں پہنچتا کہ عمر سے تقاضا کرے اگر دیوالے سے روپیہ تو وصول ہوا ہی اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے علما نی کہا ہی جب ملاک ہوجاوے اُسکا مال محال علیہ کے مفلس ہونیکے سبب سے تو اسکو پہنچتا ہی کہ پہلے قرضدار سی تقاضا کرے حضرت عثمان وغیرہ کی قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہی کہ مال مسلمان کا مالکت یعنی ضایع ہونیکی لایق نہیں اور اسحق نی کہا اس قول کا جو حضرت عثمان وغیرہ سی منقول ہی یہ مطلب ہی کہ مسلمان کا مال ضایع نہیں ہوتا یعنے جب حوالہ کردے کوئی شخص کسیکو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنے محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہی تو اُس قرضخواہ کو پہنچتا ہی کہ اپنے پہلے قرضدار سی تقاضا کرکے اپنا روپیہ لیوے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول کرنی سے کہ مسلمان کا مال ضایع نہیں ہوتا **ترجمہ** کہتا ہی دیر لگانا غنی کا یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت یعنی کا اور پھر نہ دے اور یا قرضدار کو مقدور ہی قرض ادا کرنیکا اور وہ تاخیر کرتا ہی یہ ظلم ہی اور لکھا ہی علمانے کہ یہ فسق ہی اور لیجاتا ہی اُسکے سبب سے گواہی اُسکی اگرچہ ایکبار ہو اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت

بیع منابذہ و ملامسہ - غلہ وغیرہ کے خریدنے کے لئے پیشگی روپیہ دینا - مشترک زمین کا ۲۳۰ حصہ بیچنا - بیع مخابرہ و معاومہ

کرے اسکی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنے ایک شخص پر قرض ہے کسیکا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میرطرف سے ادا کریں چاہئے قرضخواہ کو کہ اسکا حوالہ قبول کرلے تاکہ اُسکا مال ضایع نہو کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین **باب** ما جاء فی المنابذۃ والملامسۃ باب بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المنابذۃ والملامسۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے **ف** اسباب میں ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح بھی اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہی کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہوگئی میری اور تیرے بیع میں اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ کوئی کہے جب میں کوئی چیز چھولوں تو بیع واجب ہوگئی اور اگرچہ مبیع کو اُسنے دیکھا بھی نہو مثلاً مبیع تھیلی وغیرہ میں ہو اور یہ بیعیں جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو حضرت نے اس سے منع کردیا **مترجم** کہتا ہی منابذہ نبذ سے ہی نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسیکے پاس پھینکدی اور اُسنی بھی اپنی چیز اسکے پاس پھینکدی تو بیع ہوگئی اسمیں کچھہ ایجاب وقبول نہوتا تھا کہ بایع کہے میںنے بیچا مشتری کہے میںنے خریدا ایک بچونکا کھیل تھا حضرت نے اسکو منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے لمس چھونیکو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھوئی رات ہو یا دن پھر نہ اُسکو دیکھنا نہ بھالنا نہ کہولنا موندنا آنکھہ بند کرکے اُسکو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکونکا آنکھہ مچولا تھا اسکو بھی منع فرمایا **باب** ما جاء فی السلف فی الطعام والثمر باب غلہ وغیرہ خریدنیکو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی الثمر فقال من اسلف فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں تو لوگ وہانکے پیشگی روپیہ دیتے تھے بھاؤنکے خریدنیکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگی روپیہ دیوے کسی پھل کے لئے تو چاہئے کہ اُن پھلونکا وزن اور کیل مقرر کرلے اور مدت مقرر کرلے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لونگا **ف** اسباب میں ابن ابی اوفی اور عبدالرحمن بن ابزی سے بھی روایت ہے + حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جایز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینی کو غلہ یا کپڑا وغیرہ لینی کو اُن چیزونمیں جسکی حد اور صفت معلوم کرسکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو سو بعضوں نے جایز کہا ہے اور قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لئے درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی ارض المشترک یرید بعضھم بیع نصیبہ باب زمین مشترک کے بیان میں جسمیں کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچا چاہی **عن** جابر بن عبداللہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شریک فی حائط فلا یبیع نصیبہ من ذالک حتی یعرضہ علی شریکہ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں تو نہ بیچے اپنا حصہ اُسمیں سے جبتک اُس شریک کو بتا نہ لے یعنے شاید وہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہمارے میں نے محمد بخاری سے کہ کہتے تھے سلیمان بشکری نے وفات پائی جابر بن عبداللہ کی حیاتمیں اور اُنسے کچھہ سُنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابوالبشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسیکو سماع ہو اونمیں سے سلیمان بشکری سے مگر عمرو بن دینار نے شاید سنا ہو اُنسے جابر بن عبداللہ کی زندگی میں اور کہا محمد نے قتادہ روایت کرتی ہیں سلیمان بشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی کہ اُسمیں دو حدیثیں لکھیں جو مروی تھیں جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لیگئے صحیفہ جابر بن عبداللہ کا حسن بصری کی پاس سو لی لیا انہوں نے اسکو یا کہا پاس رہنے دیا اُسکو سو لیگئے لوگ اُسکو قتادہ کے پاس سو روایت کی اُس سے پہر لائی وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اُس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے **باب** ما جاء فی المخابرۃ والمعاومۃ باب بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ ورخص فی العرایا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں اسی بیع کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر تفصیل ہوچکا ہے اور معاومہ عام سے ہی عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچا قبل پیدا ہونیکے اور اسمیں دو موکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہو یا زیادہ ہو کہ بایع کو اُس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو ناگوار ہو اسی لئے اسکو منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے **باب** عمر انس قال غلا السعر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرازق واني لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ فی دم ولا مال **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلہ وغیرہ کا زمانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھاؤ مقرر کردیجئے ہمارے واسطے فرمایا آپنی بھاؤ مقرر کرنیوالا وہی اللہ ہی کہ جو روکنی والا ہے یعنے رزق کا مراد اُس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنیوالا ہے رزق کا اور رزق دینی والا ہی یعنے اُسکے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنیوالا وہی ہے پھر فرمایا

یہ فرمایا حضرت نے اور مین چاہتا ہون کہ ملون اپنے رب سے ایسے حالمین کہ نہووے مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسیکا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے نظر خوزکا اور نہ ناکا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ الغش فی البیوع باب بیع مین دغا بازی کرنیکے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی صبرۃ من طعام فادخل یدہ فیھا فنالت اصابعہ بللا فقال یا صاحب الطعام ما ھذا قال اصابتہ السماء یا رسول اللہ فقال افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس من غش فلیس منا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک غلہ کے ڈہیری پر اور اسمین اپنی ہاتہ ڈالا سو پہنچی اپکی انگلیان غلہ تری سو پوچہا آپنے اسی غلہ بیچنے والے سے یہ تری کاہیکی ہی اسنے کہا مینہ پڑا ہے اوپر یا رسول اللہ سو فرمایا آپنے اسکو تو نی اوپر کیون نکر دیا یعنے بہیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکہدیا ہوتا کہ دیکہتے اسکو سب لوگ پہر فرمایا آپنے جو خیانت اور دغا بازی کرے وہ ہمسے نہین ۔

ف اسبابین ابن عمر اور ابی الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابی بردہ بن نیار اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام ہی دغا کرنا کہا ہے انہون نے دغا کرنا حرام ہے یعنے بیچتے وقت مبیع کا عیب چہپانا حرام ہے **باب** ما جاء فی استقراض البعیر او الشیء من الحیوان باب اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینے کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ قال استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فاعطی سنا خیرا من سنہ وقال خیارکم احاسنکم قضاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ سواد اکیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم مین جو بہتر ہین وہ قرض خوب اچہی طرح ادا کرتی ہین **ف** اسبابین ابو رافع سے بہی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچہہ مضائقہ نہین دیکہتے مین اونٹ کی قرض لینے مین اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ رکہا ہی اسے بعض لوگون نے **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا تقاضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فھم بہ اصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ فان لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا لہ بعیرا فاعطوہ ایاہ فطلبوہ فلم یجدوا الا سنا افضل من سنہ فقال اشتروہ فاعطوہ ایاہ فان خیرکم احسنکم قضاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایکدن تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسختی کی آپکی اوپر سو قصد کیا اسکا اصحاب نے یعنے اسکے دفع کرنے کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو اسکو حسبکا حق کسی پر ہوتا ہی تو وہ ایسی ہی باتین کرتا ہی اور فرمایا آپنے خرید دو اسکو ایک اونٹ اور دیدو اسکو وہ سو ڈہونڈا اور نپایا مگر اسکے اونٹ سے بہی اونٹ سو فرمایا آپنے خرید دو اسکو وہ اونٹ اور دیدو اسکو اسلیے کہ تم مین جو لوگ نیک ہین وہ قرض ادا کرنیمین اچہی چیز دیتے ہین **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استسلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ قال ابو رافع فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لا اجد فی الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیار الناس احسنھم قضاء **ترجمہ** روایت ہے ابو رافع سے جہولی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ پہر آئی آپکی پاس زکوۃ کے اونٹ کہا ابو رافع نے سو حکم کیا مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کرون مین اس آدمی کی اونٹ کو سو عرض کیا مینے کہ نہین پاتا مین مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار دانت والا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدو اسکو وہی اونٹ اسلیے کہ جو نیک لوگ ہین تم مین سے وہ قرض ادا کرنے مین اچہی چیز دیتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب سمحا البیع سمحا الشراء سمحا القضاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی دوست رکہتا ہی نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خریدنی کو اور نرمی سے قرض ادا کرنیکو **ف** اور اسبابین جابر سے بہی روایت ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث یونس سے انہون نے سعید مقبری سے انہون نے ابی ہریرہ سے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر اللہ لرجل کان قبلکم کان سہلا اذا باع سہلا اذا اشتری سہلا اذا اقتضی **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے بخشدیا ایک مرد کو تم سے پہلے تہا اس سے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تہا جب بیچتا تہا اور آسانی اور نرمی کرتا تہا جب خریدتا تہا اور آسانی اور نرمی کرتا تہا جب تقاضا کرتا تہا **ف** یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** النہی عن البیع فی المسجد باب اس بیان مین کہ مسجد مین خرید و فروخت کرنا منع ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا ردہا اللہ علیک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکہو تم کسیکو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد مین تو کہو اسکو کہ نہ نفع دیوے اللہ تعالی تیری تجارت مین اور جب دیکہو تم کسیکو کہ ڈہونڈتا ہی مسجد مین کوئی چیز اور پکارتا ہی تو کہو نہ پہیرے اللہ تعالی تیری طرف تیری چیز کو **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہین خرید و فروخت کو مسجد مین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

اور حضرت دنیا سے خریدو فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل عرب نے **بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں حکومت اور قضا وغیرہ کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے باب ۱**

ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القاضی باب ان معاملوں کے بیان میں جو قاضی کے بارہ میں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبداللہ بن موہب ان عثمان قال لابن عمر اذھب فاقض بین الناس قال وتعافینی یا امیر المؤمنین قال فما تکرہ من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فیا لحری ان ینقلب منہ کفافا فما ارجو بعد ذلک وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن موہب سے کہ عثمان نے کہا عبداللہ بن عمر سے جاؤ اور فیصلہ کرو لوگوں کے بیچ میں یعنے قاضی ہو جاؤ عبداللہ نے کہا مجھ پر رحم کرتے ہو مجھی سے اے امیرالمومنین یعنی معاف رکھتے ہو مجھی کو قاضی ہونے سے کہا عثمان نے تیرا ستیاناس ہو تو جانتا ہے تیرا باپ تو قضا کرتے تھے کہا عبداللہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہوا اور فیصلہ کئے اُسنے عدل کے ساتھ یعنے موافق حکم خدا اور رسول کے تو کہاں ہے اسکا کہ شاید وہ برابر سرابر چھوٹی سو کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اسکی بعد اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے **ترجمہ** کہا ہی پوری روایت زہری کی نافع سے ہے کہ ابن عمر نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیرالمومنین میں حکم کرو مجھ کو دو خصلتوں کے بیچ میں ہی یعنے جو چاہی زیادہ میں حضرت عثمان نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی حضرت عمر خطاب قضا کرتے تھے ابن عمر نے کہا کہ تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسیکو نہیں پاتا کہ اُس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو مانگی اللہ کے ساتھ تو بیشک اُسنے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا ہے میں نے حضرت سے فرماتے تھے جو پناہ مانگی اللہ کے ساتھ اُسکو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھی قاضی کرو پس معاف کیا حضرت عثمان نے اُنکو اور کہا کسیکو اسکی خبر نہ دیا یعنے قضا قبول نہ کریں اور لوگ بھی نہ قبول کریں اور یہ کارخانہ معطل ہے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے اور میرے نزدیک اُسکی اسناد متصل نہیں اور عبدالملک جنہوں نے عمر روایت کرتے ہیں وہ بنی ابوجمیلہ کے ہیں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل القضاء وکل الی نفسہ ومن جبر علیہ انزل علیہ ملکا فسددہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے طلب کیا قضا سونپ دیا جاتا ہی وہ اُسکی نفس کیطرف یعنی خدا ہی تعالے کیطرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہی اُترتا ہی اُسپر ایک فرشتہ کہ راہی باتیں سکھاتا ہی اور راہ راست بتاتا ہی اُسکو **عن** خثیمۃ وھو البصری عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتغی القضاء وسأل فیہ شفعاء وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ **ترجمہ** روایت ہے خثیمہ سے اور وہ بصرے کے رہنے والی ہیں وہ روایت کرتی ہیں انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ڈھونڈھی عہدہ قضا کا اور ڈھونڈھا پھر اُسمیں شفارشیں دوڑا دیا ہے اُسکے نفس پر یعنے مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جاتا ہے اُترتا ہی الہام اُسپر ایک فرشتہ کہ وہ اُسی انصاف کے موسکھاتا ہی اور راہ حق بتاتا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور زیادہ صحیح ہی اسرائیل کی حدیث سے جو روایت کی ہے عبدالاعلی سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی القضاء او جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہدہ دار ہوا قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا یعنے راوی کو شک ہے کہ یہ فرمایا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں گرفتار ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی ہوا اس سند کی ابی ہریرہ سے اور روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب ۲ جاء فی القاضی یصیب ویخطی** باب قاضی کے صواب و خطا کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاخطأ فلہ اجر واحد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہی اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہی حکم اُسکے رائے کا تو اُسکو دو ثواب ہیں یعنے ایک حقدار کے حق پہونچانے کا دوسرے اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہی تو اسکو ایک ثواب ہی یعنے فقط اجتہاد کا **ترجمہ** اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد لغت میں کوشش ہے اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدان شریعت کا مسائل اجتہادیہ میں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو اُنکو دو ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں اُنسے خطا ہوئی اور اُنکے اتباع اُسپر مطلع ہوئے اُنکو ضرور ہے کہ اُسمیں تقلید اُنکی نکریں بلکہ آپ بہ بدل سعی جو امر موافق کتاب و سنت ہو اُسکو قبول فرماویں مگر اُسکے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اُن مقتدایان دین اور پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسیطرح اُنکی خطا کو مورد طعن نہ ٹھہرائیں واللہ اعلم وعلمہ احکم **ف**

ف یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی حضرت عثمان کی روایت سے ہی روایت کی ہے عبداللہ بن عمر کی حضرت عثمان سے

زبان طعنہ کی اُنسے دراز کرنی چاہیے ۱۲

نہیں جانتے ہم اسکو صیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں یحیی بن سعید سے اگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ صیان ثوری سے **باب** ماجاء فی القاضی کیف یقضی باب کیفیت قضا میں **عن** معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب اللہ قال فان لم یکن فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم یکن فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد رائی قال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ **ترجمہ** روایت ہے معاذ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف قاضی بنا کر سو فرمایا کیونکر فیصلہ کریگا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کرونگا میں اللہ کی کتاب کیموافق فرمایا اگر نہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہو سنت رسول اللہ میں کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف اللہ کو کہ توفیق بخیری اسنے رسول اللہ کے رسول کو **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اُن نے کسی مرد سے اہل حمص سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابوعون تقفی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے **باب** ماجاء فی الامام العادل باب امام عادل کے بیان میں **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ وادناھم منہ مجلسا امام عادل وابغض الناس الی اللہ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ کو اسکے نام اور سب سے نزدیک پہنچنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالی کا اور اس سے دور رہنے والا حاکم ظالم ہے **ف** اسباب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے **عن** ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ مع القاضی مالم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی یار اور مدد گار قاضی کے ساتھ ہی جبتک کہ وہ ظلم نہ کرے جب ظلم کریگا اللہ کی مدد الگ ہو جائیگی اس سے اور ساتھ ہو گا اسکے شیطان **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر عمران بن مطان کی روایت سے **باب** ماجاء فی القاضی لا یقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامھما باب کیفیت انفصال مقدمات میں **عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تقاضا الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الاخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فما زلت قاضیا بعد **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نالش کریں تیرے پاس دو شخص تو حکم نہ دیدیو اسکے لئے جو پہلے تجھ سے نالش کرے ظاہر دوسرے کا تو آپہی معلوم کریگا کہ کیا حکم کرنا چاہیئے کہا علی نے پھر اسکے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی امام الرعیۃ باب امام رعیت کے بیان میں **عن** عمرو بن مرۃ انہ قال لمعاویۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امام یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ والخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہ سے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرلے حاجتمند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی انکو نہ آنے دی کہ اپنی حاجات عرض کریں بند کریگا اللہ تعالی دروازے آسمان کے اسکی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت میں یا دنیا میں سو مقرر کیا اسوقت ایک آدمی حضرت معاویہ نے یہ حدیث سنکر اوپر حوائج لوگوں کے حاجتوں کی یا روا کرنے حاجات انکی **ف** اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مرفوع ہے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابو مریم ہے **روایت** کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابی مریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مانند معنی میں **باب** ماجاء لا یقضی القاضی وھو غضبان باب اس بیان میں کہ قاضی جب غصہ ہو فیصلہ نکرے **عن** عبدالرحمن بن ابی بکرۃ قال کتب ابی الی عبید اللہ بن ابی بکرۃ وھو قاض ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم الحاکم بین اثنین وھو غضبان **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھی فیصلہ نکرنا تم دو آدمیوں کے بیچ میں جب کہ تم غصے میں ہو اسلئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نکرے اور حکم نہ دیوے حاکم دو شخصوں کے بیچ میں یعنی دعوی اور مدعا علیہ میں جب وہ غصے میں ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر کا نام نفیع ہے **باب** ماجاء فی ھدایا الامراء باب حاکموں کے تحفوں کے بیان میں **عن** معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک قال لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتَنَا وَاَمْضِ لِعَمَلِكَ ترجمہ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف یعنی قاضی اور تحصیلدار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا اسکو میرے پیچھے کہ میں پھیرا کر حضرت کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپنے تجھے حکم ہی کہ کیوں بھیجا میں نے تیری بلا نیکو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ و ہدایا سی رعایا و ولایی بغیر میرے حکم کے اسلئے کہ وہ چوری ہے اور جو چوری کریگا آویگا جو ہی چیز لیکر قیامت کے دن ہی لئی بلایا تہا میں نے تمکو اب جاؤ اپنے کام کو ف اسباہین عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بہی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد سے روایت کرتی ہے

باب مَا جَآءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ باب رشوت دینی اور لینی والیکی مذمت مین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینی والی اور لینی والیکو مقدمات مین ف اسباہین عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور ابن حدیدہ اور ام سلمہ سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سی اور وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سی کہتی تہی حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمرو کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت ایہی ہے اسباہین اور بہت صحیح ہی اور روایت کی ہم سے ابو موسی نی انہون نے ابو عامر عقدی سی انہون نے خالد حارث سی جو بیٹی ہین عبد الرحمن کے انہون نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا عبد اللہ نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والی اور لینی والیکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

انہونے ابن ابی ذئب سے
۸ انہونی ابی سلمہ سے

باب مَا جَآءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ باب دعوت اور ہدیہ قبول کرنیکے بیان مین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہدیہ دیا جاوے مجھے ایک کہر بکریکا تو بیشک قبول کرونمین اور اگر دعوت دیجاوے مجھے اسپر تو حاضر ہونگا ف اسباہین علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بہی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی

باب مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ قُضِيَ لَهٗ شَيْءٌ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ باب عدم جواز مین اخذ مال غیر کے اگرچہ بحکم حاکم ہو **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تم میرے پاس اپنی مقدمہ لاتی ہو یعنی انفصال کیلئے اور میں ایک آدمی ہون یعنی علم غیب نہیں رکہتا اور شاید کہ بعضا تم مین سی تیز زبان ہو اپنی دعوے بیان کرنمین دوسرے سے اگر میں دلوادون تم مین سے اسکی بہائیکا کچہہ حق تو گویا میں دیتا ہون اسکو ایک ٹکڑا دوزخکی آگ کا سو نہ لیوے اسمین سے کچہہ ف اسباہین ابی ہریرہ اور عائشہ سی بہی روایت ہے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے

متجم قولہ اگر میں دلوادون الخ یعنے بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسیکے مجہی معلوم ہو کہ حق اسکا ہی اور حقیقت مین اسکا حق نہو تو اسکو چاہیئے کہ نہ لیوے اور اس حدیث مین تصریح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب نہین جانتے تہی اور قضای قاضی ظاہر اور باطنا نافذ نہین ہوتی

باب مَا جَآءَ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ باب اس بیان مین کہ مدعی پر گواہ اور مدعی علیہ پر قسم **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ ترجمہ روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہ آیا ایکمرد حضرموت سی اور ایکمرد کندہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سو کہا حضرمی نی یا رسول اللہ اسنے جہین لی ہے میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ مین ہے اسمین کچہہ حق اسمین نہین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہین اسنے کہا نہین فرمایا آپنے پہر تجھکو اسسے قسم لینا تو ہو چکا ہی یعنے مدعی علیہ سے اسنی کہا یا رسول اللہ وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہین کرتا کسی بیز کی قسم کہانیمین اور پرہیزگار نہین فرمایا تجھکو کچہہ نہین ہو سکتا اس سے سوا قسم کے کہا راوی نے پہر چلا وہ شخص کہ قسم کہاوے اسکی لئی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹہہ موڑی اسنے اگر قسم کہالی اسنے اسکے مال پر کہ کہائیگا اسکو ظلم سے تو ملیگا وہ اللہ تعالی سے یعنے قیامت کے دن اور وہ اس سے مونہہ پہیرنے والا ہوگا ف اسباہین عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بہی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے صحیح ہی

عن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اپنے خطبہ مین کہ گواہ لانا مدعی کو ضروری ہی اور قسم

کہا نا مدعی علیہ کو **ف** اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبید اللہ عزرمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا انکو ابن مبارک وغیرہ نے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے کہ گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہی مدعا علیہ پر **باب** ماجاء فی الیمین مع الشاہد باب مدعی کے قسم میں جب اُسکے پاس ایک گواہ ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیمین مع الشاہد الواحد قال ربیعۃ واخبرنی ابن لسعد بن عبادۃ قال وجدنا فی کتاب سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ثابت کر دیا مدعی کے اُسکی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھکو ایک بیٹے نے سعد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر **ف** اسباب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور شرق سی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن ہے غریب ہے **عن** جابر قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد الواحد قال وقضی بہا علی **ترجمہ** روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اُسکی ساتھ علی نے جب تمہارے درمیان **ف** یہ حدیث صحیح ترہی اور اسی سے روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے علی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسپر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے ساتھ اُس سے قسم لیجاوے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں جائز نہیں ایک گواہ پر اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دینا مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علماء کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلی قسم لیکر اُسکا دعوے ثابت کیا جاوے **ترجمہ** طیبی نے کہا ہی کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعوی کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اُسکی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعوے کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہی تو حاکم اُس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پوری نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اُسکے بدلے تو قسم کہاوے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دیدی ہیں تو تیرا دعوے ثابت ہو جاوے پس اگر مدعی قسم کہالی تو روپیہ عمر و سے دلایا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لیئے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے پس اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنے مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم وجود آپنے برابر جانکر مدعی علیہ سے قسم لیکر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی اوپر ہے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہی واللہ سبحانہ و تعالی اعلم **باب** ماجاء فی العبد یکون بین رجلین فیعتق احدہما نصیبہ ماں غلام مشترک کے عتق کے بیان میں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا او قال شقیصا او قال شرکا لہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ ثمنہ بقیمۃ العدل فہو عتیق والا فقد عتق منہ ما عتق قال ایوب وربما قال نافع فی ہذا الحدیث یعنی فقد عتق منہ ما عتق **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے کہ نصیبا فرمایا یا شقیصا یا شرکا اور معنی سب کے ایک ہیں اور اُس آزاد کرنیوالیکے پاس اتنا مال ہے کہ اُس غلام کی قیمت کی برابر پہونچتا ہے بازار کے نرخ سی سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اُس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے یعنے باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبھی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا آزاد ہوا یعنے نافع نے کبھی یعنے کا لفظ بڑھا دیا **ترجمہ** اس حدیث کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے شریکی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالدار تھا اور شریکوں کی قیمت اُسکی انکی حصوں کے موافق دیکر اُسی کو آزاد کروادی اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اُس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں لے سکتے بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایکدن اپنے اُس شریکی کے خدمت کرے جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایکدن مٹیہاری اگر شرکت بالمناصفہ تھی **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہے یہی حدیث سالم نے اپنی باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا لہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ ثمنہ فہو عتیق من مالہ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اُسکے پاس اتنا مال ہے کہ پہونچتا ہے غلام کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہی اُسکے مال سے یعنے اُسکو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق نصیبا او قال شقیصا فی مملوک فخلاصہ فی مالہ ان کان لہ مال والا لم یکن لہ مال قوم قیمۃ عدل ثم یستسعی فی نصیب
الذی لم یعتق غیر مشقوق علیہ ترجمہ یعنی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضروری خلاص اسکا اسکی مال سے اگر وہ مالدار ہے
اور اگر نہیں ہے اسکے پاس مال تو قیمت کیجاوے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جاوے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے ف اسباب عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے روایت کی
ہے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتی ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسکے مانند اور اسمیں یوں ہے کہ حضرت نے شقیصا فرمایا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت
کیا ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں سعی کرانیکا غلام سے اور اختلاف ہے علما کا سعایت میں سو تجویز
کی ہے بعض علما نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا ہے بعض علما نے اگر ایک غلام ساجھی کا مولا مرد دو نہیں اور آزاد کر دیا ایک نے
اپنے حصہ پس اگر وہ مالدار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوا اس سے سعی کرانا نہیں پہونچتا اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے
ابن عمر سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد **باب** ما جاء فی العمریٰ **ترجمہ** عمری عمر سے مشتق ہے
اور اصطلاح شرع میں عمری اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسیکو کوئی گھر دیوے کہ تم اسمیں ساری عمر رہو + باب عمری کے بیان میں **عن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمریٰ
جائزۃ لاھلھا او میراث لاھلھا **ترجمہ** یعنی سمرہ سے کہ اپنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرے دینا جائز ہے اور وہ گھر اسیکا ہی جسکو دیا یا فرمایا کہ میراث ہے اسکی والوں کو یعنے بعد اسکے
مرنیکے یہ وہ گھر مالک کا اول نہیں لے سکتا بلکہ اسکے وارث لینگے جسکو دیا ہے **ف** اسباب زید بن ثابت اور ابو ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **عن** جابر بن
عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمریٰ لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاھا لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطی عطاء وقعت
فیہ المواریث **ترجمہ** یعنی جابر بن عبداللہ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے نیچے کو ہے اور تیرے وارثوں کے لئے سو وہ گھر اسیکے لئے جسکو دیا گیا
تھا نہیں پھرتا طرف جسنے اسکو دیا تھا اسلئے کہ اسنے ایسا دیا کہ گھر کر اسمیں حق وارثوں کا ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہے روایت کی ہے عمر نے اور ایسی لوگوں نے زہری سے مالک کی
روایت کی مثل اور بعضوں نے زہری سے روایت کی اور نہیں ذکر کیا اسمیں لفظ لعقبہ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب انہوں نے کہدیا کہ یہ گھر تیرے لئے ہی تیری زندگی تک اور تیرے
وارثوں کے لئے تو ہمیشہ کے لئے ہو گیا کہ جسکو دیا گیا اور نہیں پھر آویگا دینے والے کی طرف اور اگر یہ کہا کہ تیرے وارثوں کے لئے ہے تو وہ پھر آتا ہے دینے والے کی طرف جب وہ شخص مر جاوے جسکو دیا تھا اور یہی قول
ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ عمری ہو جاتا ہے اسیکا جسکو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہیں جب کسی نے گھر کسیکو دیا
اور جسکو دیا تو اسکے وارثوں کو وہ گھر ملیگا جسکو دیا گیا تھا اگرچہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا یہ بھی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا **ترجمہ** عمری اسے کہتی ہیں کہ ایک شخص مکان
دیا اسکو دوسرے کو اور کہدیا یہ مکان میں نے تجھکو تیری عمر تک دیا اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جبتک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے آخر
علما کا اتفاق ہے کہ وہ مکان موہوب کے ملک سے نکل جاتا ہے اور موہوب کی ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ اسکے وارثوں کو پہونچتا ہے نہ موہب کے وارثوں کو اور اسکے یعنے موہوب لہ کے
وارث نہوں تو اہل بیت المال کا ہوتا ہے دوسرے کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہیں کہ حکم اسکا حکم اول ہے اور یہ مذہب حنفیہ کا بھی ہے اور ایک قول شافعی کا
بھی ایسا ہی موافق ہے اور بعض علما کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ موہب کیطرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہ کہے یہ تیرے لئے ہی تیری عمر تک اور اگر
تو مرے تو میرے ملک ہے اور تیرے وارثوں کی صحیح یہ ہے کہ یہی حکم اول کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنے رجوع کی فاسد ہے اور یہ بات شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح قول شافعی کا
بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اسطرح کا عمری فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمری سب صورتوں میں مالک کرا منافع کا یعنے اصل شی موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں شرح
منتقیٰ **باب** ما جاء فی الرقبیٰ باب رقبی کے بیان میں **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ جائزۃ لاھلھا والرقبیٰ جائزۃ لاھلھا **ترجمہ** جابر سے
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمری اسکا ہو جاتا ہے جسکو دیا ہے اور رقبی اسیکا ہو جاتا ہے جسکو دیا ہے اور تفسیر رقبی کی آگے آتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے
بعضوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبی جائز ہے مثل عمری کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علما کوفہ وغیرہم
نے عمرے اور رقبی میں سو جائز کہا ہے عمری کو اور ناجائز کہا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جبتک تو جیوے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری
ہو جائیگی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ رقبی مثل عمری کے ہے اور وہ اسکا ہو جاتا ہے جسکو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا **باب** ما ذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ ؛ باب صلح کے بیان میں **عَنْ** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا **ترجمہ** مذکور روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلح جائز ہے درست ہی مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کردے یعنے اُسکے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کردی یعنی اُسکے اجتناب کی واجب کرنیوالی ہو اور مسلمانوں کو اپنی شرطوں پر رہنا چاہئے مگر وہ شرط کہ حرام کردی کسی حلال کو یا حلال کردے کسی حرام کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا ؛ باب دیوار ہمسایہ پر لکڑی رکھنے کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَأَ رُءُوسَهُمْ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اجازت چاہی ایک تم سے ہمسایہ نے کہ ایک لکڑی گاڑے اُسکی دیوار میں یعنے مینہ وغیرہ یا جہت کی لکڑی شہتیر تو منع نکرے اُسکو یہ جب بیان کی ابوہریرہ نے یہ حدیث جھکائی لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سے کہا ابوہریرہ نے کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہوں میں تمکو اعراض کرنیوالی اس سے قسم ہی اللہ کی پھینکونگا اسی حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنے تمسے اُسپر عمل کرواچھوڑونگا **ف** اسی معنی میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علم کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علما سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھر والی کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑی اُسکا ہمسایہ کوئی لکڑی اُسکی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ ؛ باب قسم کہلانیوالیکی نیت پر قسم واقع ہوتی ہے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُسی پر واقع ہوتی ہے جسکی تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم دینے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد و اسحاق اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کہانیوالی کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اسکی نیت معتبر ہے **مترجم** قولہ قسم اُسی پر ہوتی ہے الخ یعنے معتبر قسم میں نیت اُسکی ہے کہ تجھکو قسم دی اور قسم کہانیوالیکی نیت معتبر نہیں یا دو توریہ اور تاویل کا اُسکے حق میں اعتبار نہیں اور یہ اُس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ اہل ہو تا ہو حق اُسکا بسبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں حضور صاحب ضرورت شرعی ہو جیسی خلیل الرحمن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لئے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ ؛ باب اس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرو راہ میں سات گز کی یعنے سات ہاتھ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَازَعْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف کرو تم راہ میں تو مقرر کرو اسکو سات ہاتھ **ف** یہ حدیث زیادہ صحیح ہے کثیر کی روایت سے اور اسی معنی میں ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کے ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا ؛ باب تخییر والدین میں جبکہ الگ ہوں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو اپنے باپ کی یا اپنے ماں کی پاس **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابومیمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جاوے لڑکے کو کہ چاہے ماں کی پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اُس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ جبتک لڑکا چھوٹا ہی تو ماں اُسکی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جاوے تو اُسکو اختیار دیا جاوے کہ جسکی پاس چاہے رہی ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس اور ہلال بن علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے اُنہی یحیی بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ ؛ باب اس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہی جو کھاتی ہو تم

اپنے ہاتھوں کے مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے یعنی انکا مال بھی تمہارا ہی ہے **ف** اسباب ابن جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے انکی بیوی سے انہوں نے روایت کی حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے کیسے جتنا چاہے اور بعضوں نے کہا نہیں ہے مگر جب حاجت ہو **باب** ماجاء فی من یکسر لہ الشیء ما یحکم لہ من مال الکاسر باب کسی چیز کے توڑنے اور اسکے بلا دینے کے بیان میں **عن** انس قال اھدت بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فی قصعۃ فضربت عائشۃ القصعۃ بیدھا فالقت ما فیھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعام بطعام وانا ء بانا ء **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیبی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہ نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اسمیں تھا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانا دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار قصعۃ فضاعت فضمنھا لھم **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا سو آپ ضامن ہوئے اسکے یعنی دیا عوض اس پیالہ کا **ف** یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث میں وہی حدیث مراد کی جو سفیان ثوری نے روایت کی تھی یعنے جو اوپر گذری اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہی **باب** ماجاء فی حد بلوغ الرجل والمرأۃ باب اس بیان میں کہ مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں **عن** ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد وانا ابن اربع عشرۃ فلم یقبلنی ثم عرضت علیہ من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرۃ فقبلنی قال نافع فحدثت بھذا الحدیث عمر بن عبد العزیز فقال ھذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ الخمس عشرۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ نے یعنے بسبب نابالغ ہونیکے پھر پیش کیا گیا میں آپ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھکو کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت سے حصہ دو اسکو جو پندرہ برس کا ہو **روایت** کی ہے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسکا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبد العزیز سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جاوے تو اسکا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس سے آگے تو اسکا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہو یا پندرہ برس کا ہو جاوے اور اگر سن انکا معلوم نہ ہو تو جب اسکے زیر ناف بال مثل آوین تو وہ بالغ ہے **باب** ماجاء فیمن تزوج امرأۃ ابیہ باب اسکے بیان میں جو اپنی باکرہ بیوی سے نکاح کرے **عن** البراء قال مر بی خالی ابو بردۃ بن دینار ومعہ لواء فقلت این تریذ فقال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ ان اتیہ براسہ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہا انہوں نے گذرے مجھ پر میرے ماموں اور انکے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم سو انہوں نے کہا بھیجا ہی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف کہ اسنے نکاح کیا ہی اپنی باپ کے بیوی یعنے موطوءہ سے اسلئے کہ میں اسکا سر لاؤں حضرت کے پاس **ف** اسباب میں قرۃ سے بھی روایت ہے + حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے اور مرفوعا ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے براء سے اور مرفوعا ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء فی الرجلین یکون احدھما اسفل من الآخر فی الماء باب ان دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت انمیں پانی سے دور ہو اور ایک کا نزدیک **عن** عروۃ انہ حدثہ ان عبداللہ بن الزبیر حدثہ ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرۃ التی یسقون بھا النخل فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ فاختصموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری فقال ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر واللہ انی لاحسب ہذہ الآیۃ نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہ انہوں نے حدیث بیان کی ان سے شہاب نے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا اسنے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سکستان کے پانی کی نالیو میں کہ جس سے سینچتے ہیں کھجور کی درختوں

کو سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جاے سو نا مانا زبیر نے سو فریاد لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے پانی دے اُسے زبیر اپنے کہیت میں پھر چھوڑ دی اپنے ہمسایہ کے لئے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپنے اسلئے دیا کہ وہ آپکے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپنے اُنکی رعایت کی سو متغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا اے زبیر پانی دی تو اپنے کہیت میں پھر روک کہہ پانی کو یہانتک کہ منڈیر تک پھر جاوے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اسی مقدمہ میں اُتری ہے فَلَا وَرَبِّكَ سے تُسَلِّمًا تک اور معنی اُسکے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی اُنکو ایمان نہوگا جبتک تجھکو منصف نجانیں جو جھگڑا اُٹھے آپسمیں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے حکومتی سے اور قبول رکھیں مانکر **مترجم** کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینے میں تھے اُنمیں یہ بھی تھے اور ماں اُنکی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ اُنکے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے جنکا نام صفیہ بنت عبد المطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھی کہ اُنکے چچا نے اُنکو دھوئیں کا عذاب دیا تو کہا اسلام چھوڑ دیں مگر وہ کب چھوڑتے ہیں بلکہ حضرت کے ساتھ حاضر رہے ہیں سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سودہ اور ایک انصاری ایک نالی میں سے پانی دیا کرتے تھے اپنے کہیتوں کو اور زبیر کا کہیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لئے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کہیت میں پانی دی پھر ہمسایہ کے کہیت پر چھوڑ دے کہ اُسکی زمین زبیر کی زمین سے نیچے تھی اُس انصاری نے کہا کہ آپکی پھوپھی کے بیٹے ہیں اسلئے آپنے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اپنی طرح پانی اپنے کہیت میں پھر لے جہانتک تیرا حق ہے اور بعضوں نے اُسکو اندازہ کیا ہی ٹخنوں تک اور آپنے ایک امر متوسط ایسا فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپنے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لیلے اور حضرتکا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھہ دور نہیں کہ آپ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھی دوسرے کو منع ہی کہ جب غصہ ہو تو کچھہ حکم نہ دیوے کہ اُسوقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر از راہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اُسمیں حضرت کے حکم مبارک کو نہ پاویں اور اُسپر مدل راضے ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھہ اُٹھاویں دعوی مسلمانی سے باز آویں یہ مضمون شرح مشکوۃ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اُنمیں کہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبد اللہ بن وہب نے اُنہوں نے لیث سے اور یونس نے روایت کی زہری سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے پہلی حدیث کی مانند

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب اُسکے بیان میں جو اپنی لونڈی غلام اپنے موت کے قریب آزاد کرے اور اُسکا کچھہ اور مال نہو سوا اُنکے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھہ غلاموں کو اپنے موت کے نزدیک اور اُسکا کچھہ اور مال نہ تھا سوا اُن غلاموں کے پھر یہ خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپنے اُسکو کچھہ سخت و سست کہا پھر بلایا اُن غلاموں کو اور اُنکے تین حصے کئے یعنے دو غلام الگ الگ کرکے پھر قرعہ ڈالا اُنمیں اور آزاد کیا اُنمیں سے دو کو یعنے جسکے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو **ف** اسباب ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کہ مومنین لیکن بعض علما کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھہ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہوجاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کرلیوے ہر غلام اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور اُنکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں **مترجم** کہتا ہے یعنے جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اُسکی ثلث مال سے زیادہ میں جاری نہیں ہوسکتی پھر اگر اُسنے غلاموں کو آزاد کردیا اور کوئی مال اُسکے سوا اور نہ تھا تو وہ غلام اسحدیث کی رو سے تین حصے کئے جاویں اور قرعہ ڈالا جاوے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا اور حضرت نے اُسکو سخت و سست اسلیئے فرمایا کہ اُسنے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ یعنے اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنے بسبب حق تلفی ورثہ کے معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھہ بقدر ضرورت امر مشروع پر بُرا کہنا درست ہے تا اور لوگ اُس راہ کو اختیار نکریں

باب مَا جَاءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

باب اُسکے بیان میں جو مالک ہو اپنے ماتیدار کا

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہو اپنے ماتیدار محرم کا یعنے خریدنیکے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے **ف** اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے عمر سے اسی حدیث کا کچھہ مضمون **روایت** کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سوے اُنکے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد ابن بکر برسانی نے اُنہوں نے حماد ابن سلمہ سے اُنہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو مالک ہو ماتی دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے **ف** اور

بغیر اجازت کسیکے زمین مین کچھ بو دینا۔ سب بڑگون کو برابر برابر بہرہ کرنا چاہیے۔ حق شفعہ ۲۴

کیا نہین جانتی تم کہ ذکر کیا سراس حدیث مین عاصم احول کی روایت کرنیکا حماد ابن سلمہ سے سوا محمد ابن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہوا ناتی دار محرم کا وہ حر ہے روایت کیا اسکو سعید بن منصور نے انہون نے سفیان ثوری سے انہون نے عبداللہ بن دینار سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ثابت کرتا کوئی ضمرہ بن سعید کی اس روایت مین یعنی کوئی دوسرا راوی ضمرہ کے روایت کے موافق بیان نہین کرتا اور اس حدیث مین اہل حدیث کے نزدیک خطا ہی **مترجم** کہتا ہی صورت اسکی یہ ہے کہ مثلاً باپ بیٹے کو مول لیا کسی اسکے مالک سے یا بیٹے نے باپکو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو مجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہی کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو اسلئے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجی کو اور جو انکے سوا ہون اور محرم وہی کہ اُس سے نکاح درست نہوے جیسے چچا کا بیٹا اور مانند اسکے ایسے ناتی دار کہ جنسے نکاح درست ہے وہ اس قید سے نکلگئے اور نووی نے کہا کہ اختلاف ہے علما کا اقربا کے آزاد ہونی مین جبکہ ملک مین آوین تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہین ہوتا کوئی انمین سی مجرد ملک مین آنیکے بلکہ آزاد کرنا ضروری اور دلیل پکڑی انہون نے ابی ہریرہ کی روایت کو کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بدلا اُتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپکے احسان کا مگر اسطرح سے کہ پاوے اُسکو غلام پس خرید کرے اُسکو اور آزاد کرے اُسکو پینے۔ آزاد نہین ہوتا جبتلک بیٹا آزاد نکرے اوجمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کے درجی کے ہون اور فروع مین اگرچہ نیچے کے درجی کے ہون مجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی انکے سوا مین سو شافعی اور انکے علما نے کہا کہ آزاد نہین ہوتا سوا انکے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہین بھائی ہی اور ایک روایت مالک سے ہی کہ آزاد ہوتے ہین سب ذی الارحام محرم اور تیسری روایت اُنسے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتی ہین سب ذی الارحام محرم کذا فی شرح مشکوٰۃ بیع تقدیم و تاخیر لفظ

باب ما جاء من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم باب اسکے بیان مین جو غیر کے زمین مین بی اجازت کچھ بو دے **عن** رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بوے کسی قوم کی زمین مین بغیر اجازت کے تو اسکا کچھ حصہ نہین اُس کھیتی مین بلکہ وہ سب زمین والیکا ہی اور جو اُسمین سے پیدا ہوا اور بونی والا اپنا خرچہ یعنے بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتی ہم اسکو ابی اسحق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبداللہ کی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور بوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اسی حدیث کا سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہون نے کہا مین اسکو ابو اسحاق کی روایت سے نہین جانتا مگر شریک کی روایت کرنے سے کہا محمد نے روایت کیا ہمسے معقل بن مالک بصری نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے عقبہ بن حمید نے انہون نے عطاء سے انہون نے رافع بن خدیج سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **ترجمہ** کہتا ہے اس بونے والیکو کہ پہنچیگا اُسکو قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیدا ہو وہ سب زمین والی کا ہوگا اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اور ون نے کہا کہ کھیتی تخم والیکی ہوگی اور اُسکو خرچہ زمین کا دینا ہی بعض علما حنفیہ نے اور ابن ملک نے اور ابن ملک نے کہا کہ اُسپر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اُسکا حساب سے کہ اُسکے قبضہ مین تھی تا اُسدن تک کہ وہ زمین خالی ہوا اور کھیتی سے جو حاصل ہووے کہیت والیکا ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ فقیر کہتا ہی ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اُسمین بے اجازت تصرف کرنیوالیکی معقول سزا ہے اور سند باب ہے کسی کے ملک مین اُسکے مالک کی اجازت بغیر تصرف کرنیکی **باب** ما جاء فی العدل والتسویۃ بین الولد باب جبکے اور سب لڑکون کو برابر دینے کے بیان مین **عن** النعمان بن بشیر ان اباہ نحلہ نحلا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدہ فقال اکل ولدک قد نحلتہ مثل ما نحلت ھذا قال لا قال فاردده **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ اُنکے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ گواہ کرین آپکو اُسپر سو آپنے فرمایا کیا سب بیٹون کو تمنے ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اسکو دیا ہے اُنہون نے کہا نہین فرمایا آپنے پھیر لو اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ وہ ست کہتی ہین برابر کہنا اولاد کو یہانتک کہ بعضے نے کہا ایسا برابر کہنا چاہیے کہ بوسون مین بھی برابری رکھی اور بعضون نے کہا ہبۂ عطیہ مین اولاد ذکور و اناث برابر ہین اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور بعضون نے کہا برابری اولاد مین یہی ہے کہ دو نادی اُنکو مثل قسمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی الشفعۃ باب شفعہ کے بیان مین **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جار الدار احق بالدار **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہی گھر کا کہا ابو عیسے نے ہمارے نزدیک یہ حدیث ابو رافع اور انس سے روایت ہے **ف** حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی عیسے بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہون نے قتادہ سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت کے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ سے انہون نے روایت کی قتادہ سے انہون نے حسن سے انہون نے سمرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح علما کے نزدیک حدیث حسن کے ہی سمرہ سے اور نہین جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسے بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سا بہین حسن ہے اور روایت کیا ابراہیم بن حمید نے عمر بن شرید سے انہون نے ابی رافع سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے دونون حدیثین کے نزدیک

صحیح ہیں **مترجم** کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفع سی کہ لغت میں معنی ملانی اور جفت کرنے کے ہی کہ مدد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں کے واسطے اسلئے کہ حضرت کی شفاعت سی مذنبین فائزین کے ساتھ ملینگے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفعہ کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہی لہذا اسکا نام شفعہ ٹھیرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہوجانے زمین کے مشتری پر زبردستی کرکے بعوض اس مال کے جو مشتری نے جو زمین میں پڑا ہے اور مشتری کے قیدسی ملک بلا عوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلا عوض یا میراث یا صدقہ ہی کہ اسمین شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کیلئے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کیلئے نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے ہمسایہ کیلئے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوٰۃ ملتقطا **باب ماجاء فی الشفعۃ للغائب** باب غائب کے شفعہ کے بیان میں **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بہ وان کان غائبا اذا کان طریقھما واحدا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنی قریب کے گھر کا کہ جسمین شفعہ ہیتا ہے انتظار کیا جاوے اسکا یعنے بیچتے وقت بسبب شفعہ کی اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ہو دونوں کا ایک **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے ہم نہیں جانتے کسیکو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوا عبدالملک ابن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبدالملک وہ ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کی نزدیک نہیں جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو انمیں سوا شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نی شعبہ سی انہوں نی عبدالملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کی یعنے علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتی ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگرچہ غایب ہو پھر جب وہ آوی تو شفعہ کا دعوے کرے اگرچہ جسمین وہ دعوی کرنا اسکی بیچ کو مدت دراز گذری ہو **باب** اذا حدت الحدود ووقعت السہام فلا شفعۃ باب اس بیان میں کہ جب پڑ جاویں حدیں اور الگ ہوجاویں حصے تو پھر شفعہ نہیں **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑ جاویں حدیں اور پھر جاویں راستے تو پھر شفعہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے اسکو بعضوں نے مرسلا ابی سلمہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں سے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتی ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز وغیرہ کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں ہیں یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن عبدالرحمن اور مالک بن انس اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کیلئے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں حتیٰ کہ شریک نہو اور بعض علماء صحابہ نی کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لائی ہیں وہ اسحدیث مرفوع کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جار الدار احق بالدار یعنے ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا الجار احق بسقبہ یعنے ہمسایہ بیت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریک شفیع والشفعۃ فی کل شیء **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہی اور شفعہ ہر چیز میں ہے **ف** اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوا ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سی انہوں نے ابی ملیکہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا اور یہ زیادہ صحیح ہی **روایت** کی ہمسے ہناد نی انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی ہم معنی اور مانند اور نہیں ہے اسمیں ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اسکے اور اسمیں بھی ابن عباس کا ذکر نہیں اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابوحمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی ہو **روایت** کی ہمسے ہناد نی انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سی جو بیٹے رفیع کی ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علمائی کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمینوں میں ہے یعنے غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں اور بعض علماء نی کہا ہی شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے **باب ماجاء فی اللقطۃ وضالۃ الابل والغنم** باب لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ بکری کے بیان میں **مترجم** کہتا ہی لقطہ بضم لام و سکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت میں پڑی ہوئی مال کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ مال ہے کہ پاوے اسکو کوئی شخص اور معلوم نہو مالک اسکا اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اسکی تعریف کرنیکا یعنے پہچنوانیکا والا ترک اسکا اولی ہے اور واجب ہے اٹھانا اسکا اگر خوف ہو اسکے ضایع ہونیکا سوا اگر چھوڑ دیگا اسکو اور وہ ضایع ہوگا تو گنہگار ہوگا **عن** سوید بن غفلۃ قال خرجت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ فوجدت سوطا قال ابن نمیر فی حدیثہ فالتقطت سوطا فاخذتہ فقالا لا علیک ان تدعہ فقلت لا ادعہ تاکل السباع لاحدنہ فلاستمتعن بہ فقدمت علی ابی بن کعب فسالتہ عن ذلک وحدثتہ الحدیث فقال احسنت وجدت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صرة فيها ثمانمائة دينار فأتيته بها فقال لي عرفها حولا فعرفتها حولا فما أجد من يعرفها فقال عرفها حولا آخر فعرفتها حولا فلم أجد فأتيته فقال عرفها حولا آخر وقال احص عدتها ووعاءها ووكاءها فإن جاء طالبها فأخبرك بعدتها ووعائها ووكائها فادفعها إليه وإلا فاستمتع بها رحمہ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان و سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فالتقطت سوطا یعنے پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لیا میں نے اسکو اور دونوں رفیقوں نے میرے کہا چھوڑ دو اسکو میں نے کہا میں کہ نہیں چھوڑونگا کہ درندے کھالیں میں اسکو لے لونگا اور اپنا کام نکالونگا اس سے پھر آیا میں اُبی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اسکا اور بیان کیا میں نے اُسکا سارا واقعہ سو انہوں نے فرمایا خوب کیا تو نے میں نے پائی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اُسمیں سو دینار سُرخ تھے کہا اُبی نے فی سو لایا میں اُسکو حضرت کے پاس سو فرمایا حضرت نے بچنوا اُسکو تمام پھر بچنوایا میں نے اُسکو ایک سال سو نہ پایا میں نے کسیکو کہ پہچانتا ہو اسکو پھر لایا میں اُسکو حضرت کے پاس پھر فرمایا آپنے بچنوا اسکو ایک سال پھر بچنوایا میں نے اُسکو ایک سال اور پھر لایا میں اسکو آپکے پاس پھر فرمایا آپنے تیسرے بار بچنوا اسکو ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اسکی گنتی اور اُسکی تھیلی کی صورت اور اُسکی بندھن کی تسمہ پھر جب اُسکا طالب یعنے مالک آوے اور خبر دیوے تجھکو اُسکی گنتی کی اور اُسکی تھیلی کی صورت کی اور اُسکے بندھن کے رنگ و روپ کی تو دیدے اُسکو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زید بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها ووعاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب فقال يا رسول الله فضالة الإبل قال فغضب النبي صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه أو احمر وجهه فقال مالك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يلقى ربها رحمہ روایت ہے زید خالد جہنی سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپنے بچنوا اسکو ایک سال تک پھر پہچان رکھ بندھن اسکا اور ظرف اور تھیلی اسکی پھر خرچ کر ڈال اسکو پھر اگر آوے اسکا مالک تو ادا کر دے اسکو پھر پوچھا اسنے یا رسول اللہ گم ہوئی بکری کیا حکم ہے فرمایا آپنے لیلے اسکو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی یعنے اُسکو اُٹھانا ضرور ہی نہیں تو بھیڑیا کہا جائیگا پھر پوچھا اسنے یا رسول اللہ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا کہا راوی نے سو غضبناک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سُرخ ہو گئی دونوں رخساری آپکی یا سُرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپکا یعنے ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے آپکے پھر فرمایا حضرت نے تجھے کیا کام اُس سے ہمراہ اُسکے ساتھ ہی مورے اُسکے اور مشک اُسکی جبتک کہ ملاقات کرے اپنی مالک سے **ف** اسباب میں ابی بن کعب اور عبد اللہ بن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبد اللہ بھی روایت کرتے ہیں حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُسنے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولی منیعہ کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُسنے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا اُنکے اور ذکر کا کہ رخصت دی ہے اُنہوں نے لقطہ کے خرچ کر ڈالنے کے جب بچنوا لی اُسکو ایک سال اور نہ پاوے کسیکو کہ اسکو پہچانے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ بچنوا دے اُسکو ایک سال پھر اگر اس مدت میں اُسکا مالک آ گیا تو اُسکو دیدے نہیں تو صدقہ کر دی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہ وہ کہتی ہیں کہ جو بڑی چیز اُٹھاوی اُسکو نفع لینا اُس سے جائز نہیں جب تک غنی ہو اور امام شافعی نے کہا اُس سے نفع لیوے اگرچہ غنی ہو اسلئے کہ اُبی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہ اُسمیں سو دینار سُرخ تھے سو حکم فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچنوا دیں پھر نفع اُٹھاویں اُس سے چنانچہ روایت اُسکی اوپر گذری اور اُبی بن کعب امیر مدینہ تھے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچنوا دے اُسکو پھر پایا کسیکو انہوں نے کہ اُسکو بچنوا نے سو حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھا دیں اُس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اُسی کو کہ جسکو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی کو اسلئے کہ علی بن ابیطالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو بچنوایا اُسکو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے میرا ہے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھا لیں اُسکو اور حضرت علی کو زکوٰۃ و صدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم میں اور بعض علما نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنی چیز ہو تو اُس سے نفع لینا جائز ہے اور نہ بچنوانیکی ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک بچنوا دے اور یہی قول ہے اسحٰق ابن ابراہیم کا **عن** زید بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة فإن عرفت فأدها وإلا فاعرف عفاصها ووكاءها وعدتها ثم كلها فإن جاء صاحبها فأدها رحمہ روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا بچنوا اُسکو ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ دیدو اُسکو اور نہیں تو پہچان رکھ اُسکے ظرف اور سر بندا اور اُسکی گنتی کو پھر کھا اُسکو پھر اگر آوے اُسکا مالک تو ادا کر دے اُسکو یعنے وہ تجھپر قرض ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سندسے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے اُنہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب بچنوا دے اور پھر کوئی آدمی کہ اُسکو پہچانے تو درست ہے اُس سے نفع اُٹھانا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ۔ ماجاء فی الوقف باب وقف کے بیان میں **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فقال یا رسول اللہ اصبت مالا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہا لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث تصدق بہا فی الفقراء والقربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ قال فذکرتہ لمحمد بن سیرین فقال غیر متاثل مالا قال ابن عوف فحدثنی بہ رجل اخر انہ قرأہا فی قطعۃ ادیم احمر غیر متاثل مالا ۔ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ ملی حضرت عمر کو کچھ زمین خیبر میں سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ مجھکو ملا ہی ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھکو کوئی مال اُس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھکو اُس مال کے لئے فرمایا آپنے اگر چاہو تم روک رکھو اُسکی اصل کو اور صدقہ کردو اُسکو یعنے اُسکے منافع کو سو صدقہ کر دیا حضرت عمر نے اُسکی منافع کو اس طرح کہ نہیں بیچی جاوے اُسکی اصل اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ وارثہ میں دیجاوے اور صدقہ دیا جاوے جو اُسمیں سے کل فقیروں کو اور اقربا کو اور گردن چھوڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں اور مہمانوں یعنے مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں اُسکو جو متولی ہو اُس میں کا کہ کھاوے اُسمیں سے موافق دستور کے یا کھلاوے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنیوالا نہ ہو اُسمیں کہا راوی نے یعنے ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے غیر متمول کی جگہ غیر متاثل مالا کہا یعنے جمع کرنیوالا ہو مال کا ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھسے یہی حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اُسنے پڑھا تھا اُس وقف نامہ کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اُسمیں بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسمٰعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اُسی وقفنامہ کو تو اُسمیں بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اُسمیں اُنکو کسی کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جایز ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ وعلم ینتفع بہ وولد صالح یدعو لہ ۔ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرجاتا ہے آدمی تو منقطع ہوجاتا ہے اُسکے سب عمل مگر تین اُسکے عمل کہ اُس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے جو صدقہ جاری ہے اور دوسرے علم کہ اُس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتا رہے اپنے ماں باپ کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **متبہ جم** کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنے بند کرنے اور روکنی کو کہتے ہیں اور اسی لئے موقف الحساب اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لئے لوگ روکے جاوینگے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے اور وقف مصدر ہے میٹھے موقوف کے اسلئے کہ اُسکی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاح شرع میں وقف کہتے ہیں کسی مال متقوم کے روکنی کو وقف کرنیوالے کی ملک پر اور خیرات کرنا اُسکی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح اُنسے یہی ہے کہ اُنکے نزدیک وقف جایز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنے اُسکو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کردی یا جاری رکھی جتنک چاہی اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنی سے اللہ تعالے کی ملک پر اور اُسکی منفعت کی صرف کرنی سے جسپر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جسپر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہوگیا یعنے واقف کو اختیار اُسکے باطل کرنیکا نہیں اور اُسکے وارث بھی اُسکو ورثہ میں نہ پاوینگے اور اسی قول پر فتوی ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر کے وقف کی باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اُسکا لفظ خاصہ میں جیسے کہی یہ زمین ہے صدقہ موقوفہ اللہ کی ہے مساکین پر یا اور کچھ اسکے مانند کہی اور فضایل اُسکے بی شمار ہیں چنانچہ اُسی میں ہے وہ حدیث جو روایت ابوہریرہ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائی اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اوقاف ابتک باقی ہیں اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں کذا فی ترجمۃ المختار مع تقدیم و تاخیر و زیادۃ یسیر

باب ماجاء فی العجماء انہا جرحہا جبار باب اس بیان میں کہ جانور اگر کسیکو زخمی کرے یا مارے تو اُسکا قصاص نہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبیر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس ۔ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور یعنی گائی بیل وغیرہ کی مارنیکا کچھ بدلا نہیں اور کنوان کھودنے میں مرجاوے یا جلجاوے کوئی کھودنے والی یہ کچھ بدلا نہیں اور کھان کھودنے والی پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کھان کھود نمیں چوٹ کہا جاوے یا مرجاوے تو کھودنے والی پر الزام نہیں اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچوان حصہ خیرات دینا ضرور ہی **ف** اسباب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے لیث نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے ابوہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت کی ہمسے انصاری نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے معن نے کہا اُنہوں نے کہ کہا مالک ابن انس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا العجماء جرحہا جبار اسکے معنی یہ ہیں کہ جانور اگر کسیکو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہی یعنی اُسمیں کچھ قصاص و دیت واجب نہیں ہوتا ہی اور بعض علمانے اسکی تفسیر کی ہی کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بہاگا ہوا نہی صاحب کے پاس سے اور اُسکے بہاگنی کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگجاوے اُسکے صاحب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کھان کھودنے والی اور کوئی آدمی اُسمیں گر پڑے تو اُس کھودنے والی پر تاوان

یعنی ایسا ہی ہے اور ان ہے کہ جب اسکو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کی واسطے کہودے اور کوئی اسمیں گر پڑے تو اسپر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہی رکاز وہ دفینہ ہی جو زمانہ جاہلیت کا ہو پس جو شخص کہ پاوے اسکو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دیوے اور جو باقی رہے وہ پانیوالیکا ہی **باب** مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ ابواب زمین خراب کی آباد کرنیکے بیان میں **عن** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کی ملک نہو تو وہ زمین اسکی ہی اور ظالم کے درخت بونی سی کچھ ظالم کا حق ثابت نہیں ہوتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے آباد کیا زمین خراب کو جو کسیکے ملک میں نہو پس وہ زمین اسکی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو بعضوں نے ہشام سی جو بیٹی عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جایز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا ہی سلطان کی اجازت کے جایز نہیں کسی میں غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اول قول اصح ہی اور اسما بن جابر اور عمر بن عوف مزنی سی جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے **روایت** کی ہمسے ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ سو فرمایا انہوں نے عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اسکی نہیں ہے وہ لیلیوے ابوموسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے ملک زمین میں درخت بودے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے **ترجمہ** کنا ہی موات وہ زمین ہے جسمیں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسیکی ملک ہو اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سی ہو یا زراعت سے یا درخت باغ لگانے سی یا پنچکی وغیرہ بنانے سے امام اعظم کے نزدیک اسکے آباد کرنیکو اذن لینا امام سے شرط ہی اور امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گذری امام کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اسکی ہے یہی اذن ہے صاحبین کہتے ہیں حضرت نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اسلیے اذن کچھ ضرور نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ باب قطع دینے کے بیان میں **عن** أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ فَاقْرَبْهُ قَتِيبَةُ وَقَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابیض حمال کے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ مقطع دیویں انکو نمک کی کہان سو آپنے دیدیا انکو پھر جب اسنے پیٹھ پھیری یعنے جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیے چیز آپنے دیدے مقطع میں بیشک آپنے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بیحد نمک نکلتا ہی کہا راوی نے پھر پھیر لیا اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سے زمین گھیری جاوے پانیوں کے درختوں کے بطریق رسکے فرمایا آپنی وہ کہ نہ پہونچی اسکو پاؤں اونٹوں کی کہا ترمذی نے جب سنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اسکا اور کہا ہاں روایت کیے ہی مجھسے محمد بن یحیی نے **روایت** کی ہمسے محمد بن یحیی نے جو بیٹے ہیں ابی عمر کے انہوں نے محمد بن یحیی بن قیس مازنی سے اسی کے مانند اور اسما بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہ جایز جانتی ہیں مقطع یعنی جاگیر دینا امام کو یعنے امام جسکو مناسب جانے جاگیر دیوے **ترجمہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آوے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہونچی پایوں اونٹوں کے یعنی عمارات سی اور چراگاہ سے دور ہو **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ **ترجمہ** روایت ہے وایل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اسکو ایک زمین حضرموت میں **ف** کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نضر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اسمیں ان لفظوں کو وَبَعَثَ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا إِيَّاهُ یعنے اور بھیجا آنحضرت نے وایل کے ساتھ معاویہ کو تاکہ دی آوے وہ زمین یعنے ماپ دیوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ باب درخت لگانے کی فضیلت میں **عن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگاوی یا کھیت بووے اور کھا جاوے اسمیں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر ہوتا ہے اس بونی والیکو ثواب صدقہ کا **ف** اسما بن ابی ایوب و ام مبشر اور جابر و زید بن خالد سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ باب مزارعت کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی انکو اس اقرار پر کہ جو اسمیں سے پیدا ہو پھل ہو یا غلہ اسمیں سے آدھا تم لو یعنی حق السعی میں اور آدھا ہمکو دو **ف** اسما بن انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینی میں کچھ مضائقہ نہیں چاہے اس قرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہو اور آدھا اپنی جوتنی والے کا یا ثلث یا ربع پر دینے اور تہائی کیا ہی بعضوں نے کہ تخم صاحب زمین کا ہو یہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینی میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اسمیں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جبتک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنے روپیہ پیسے سے نہ ٹھہرا لیں یعنی یہ کہی کہ یہ زمین میں نے اتنے روپیہ کرایہ پر تجھکو دی پھر خواہ اسمیں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو **عن** رافع بن خدیج قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان لنا نافعا اذا كانت لاحدنا ارض ان يعطيها ببعض خراجها او بدراهم وقال اذا كانت لاحدكم ارض فليمنحها اخاه او ليزرعها **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے رافع بن خدیج ہی کہا انہوں نے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی امر سے کہ ہمکو اسمیں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسیکی زمین دینا اسکو بعوض بعض خراج اسکے کی یا بدے روپیوں کے تو فرمایا آپنے جب ہو تم میں سے کسیکے زمین تو مفت دے اپنی بھائی کو یا آپ زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ نہ لیوے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحرم المزارعة ولكن امر ان يرفق بعضهم ببعض **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینی کو لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنے کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور اسباب میں ہے بہی روایت سے رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے یہ حدیث رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتی ہے اپنی چچاؤں سے اور مروی ہے اُنسے وہ روایت کرتی ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بہی انکے چچاؤں میں سے اور مروی ہے یہ حدیث اُنسے اسناد مختلفہ سے

بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الديات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم یہ باب دیتوں کی ہیں جو وارد ہیں رسول اللہ علیہ وسلم سے

مترجم کہتا ہی دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلی میں نفس کے قتل کرنیکے یا کسی عضو کی ضایع کرنیمیں اور روایات اُسکی جمع ہی اور دیت یا لحاظ ہوتی ہی یا محذوفہ منقطعہ سو اونٹنیاں ہیں یا طرح کی بچیس بنت مخاض بچیس بنت لبون بچیس حقہ بچیس جذعہ یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک دیت مغلظہ تیس حقہ تیس جذعہ چالیس ثنیہ ہیں کہ سب حاملہ ہوں اور دیت مخففہ قتل شبہ عمد میں دیا جاتی ہی اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے ہی تو ایک ہزار دینار ہے اور چاندی کے قسم سے ہی تو دس ہزار درہم ہے اور اونٹ ہی تو پانچ طرح کے ہی بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہی قتل خطا میں اور جو قایم مقام خطا کی ہو اور قتل بسبب ہیں کذا فی شرح شکوٰۃ **باب** ما جاء في الدية كم هي من الابل باب ہیں اسمیں کہ دیت میں جب اونٹ دی تو کتنے دی **عن** خشف بن مالك قال سمعت ابن مسعود قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية الخطاء عشرين ابنة مخاض وعشرين ابنة مخاض ذكورا وعشرين بنت لبون وعشرين جذعة وعشرين حقة **ترجمہ** روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ زینی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ **روایت** کی ہے ابو شمام رعاعی نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے جو یزید بن ابی سی کے مانند اور امین ہیں عبد اللہ بن عمرو سی ہے روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ عبد اللہ سے موقوفا بہی اور بعض علما کا مذہب ہی ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اجماع ہی تمام علما کا کہ دیت تحمیل کیجاوے تین برس میں سال میں ثلث دیت اور تجویز کیا ہی کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعضوں نے کہا عاقلہ کہتی ہیں جو مرد کی عزیز قریب ہوں باپ بیٹے سے یعنی وہ سب کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات ہوں اور ہر شخص اُٹھاوے اپنے متکفل ہوا سمیں سے ربع دینار کا اور بعضوں نے نصف دینار تک کہا ہی ہوا گر اسمیں دیت پوری ہوگئی تو خیر نہیں تو نظر کیجاوے جو اُس قبیلہ اور خاندان سے دیت ہوں اور لازم کیجاوے اُن پر **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل مؤمنا متعمدا دفع الى اولياء المقتول فان شاءوا قتلوا وان شاءوا اخذوا الدية وهي ثلثون حقة وثلثون جذعة واربعون خلفة وما صالحوا عليه فهو لهم وذلك لتشديد العقل **ترجمہ** ابن ہی عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اُنکی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قتل کیا کسیکو قصدا تو وہ سپرد کردیا جاوے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اُسکو قتل کریں اور چاہیں اُس سے دیت لیویں اور دیت اُسکی تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کرلیں وہ اُنکو دینا پڑیگا اور یہ دیت سخت ہی **ف** حدیث عبد اللہ بن عمرو کی یعنے جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے **باب** ما جاء في الدية كم هي من الدراهم باب اس بیانمیں کہ دیت میں اگر درہم دے تو کتنے دی **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم انه جعل الدية اثني عشر الفا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم کی **روایت** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن

نی جو بنی مخزوم کے قبیلے سی ہین انہون نے کہا روایت کی ہمسے سفیان عیینہ نے انہون نے عمرو بن دینار سی انہون نے عکرمہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی اسی کی مانند اور نہین ذکر کیا انہین اسکا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث مین کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اُسمین کچھ الفاظ ابن عباس کے روایت سے بڑہکر ہین اور ہم نہین جانتی کسیکو کہ ذکر کیا ہو اُسنی اس حدیث کو ابن عباس سے مگر محمد بن مسلم نی اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمانے دیت تجویز کی ہی دس ہزار درہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور شافعی نے کہا مین دیت نہین جانتا مگر اونٹ سو اور وہ سو اونٹ ہین **باب** ماجاء فی الموضحۃ باب اُن زخمون کی دیت کی بیان مین جس سے ہڈی کہل جاوے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المواضح خمس خمس **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو زخم ایسے ہون کہ اُسمین ہڈیان کہل گئی ہون تو اُسمین پانچ پانچ اونٹ دیت ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اُسمین ہڈی کہل گئی ہو اُسمین پانچ اونٹ دیت ہین **باب** ماجاء فی دیۃ الاصابع باب انگلیون کی دیت کی بیان مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ اصابع الیدین والرجلین سواء عشرۃ من الابل لکل اصبع **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دیت ہاتہ پیر کے انگلیون کی برابر ہے دس اونٹ دیت ہین ہر انگلی کی **ف** اسا ہین ابوموسے اور عبداللہ بن عمر سی بھی روایت ہے یہ حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ وھذہ سواء یعنی الخنصر والابہام **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ اور یہ دیت مین برابر ہی یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونون کی دیت یکسان ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** کہا ہی جانا چاہئے کہ تمام انگلیون مین دونون ہاتہ کی یا دونون پیر کے پوری دیت لازم آتی ہی یعنے سو اونٹ اور ہر انگلی مین اُسکا دسوان حصہ ہے یعنے دس اونٹ اور چھنگلیا انگوٹھے کے برابر ہی اگرچہ انگوٹھے مین دو ہی پورے ہین اور چھنگلیا مین تین اور جسکے ہر انگلی مین دس اونٹ ہوے تو ہر پور مین انگلیون کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھی کے ہر پور مین پانچ اونٹ ہین یعنی نصف دس کا کہ اسمین دو ہی پورے ہین کذا فی شرح مشکوٰۃ **باب** ماجاء فی العفو فی الدیۃ وغیرہ کے عفو کے بیان مین **عن** ابی السفر قال دق رجل من قریش سن رجل من الانصار فاستعدی علیہ معاویۃ فقال لمعاویۃ یا امیر المؤمنین ان ھذا دق سنی فقال معاویۃ اما سترضیہ واما ان ترضی الآخر علی معاویۃ فابرمہ فقال لہ معاویۃ شانک بصاحبک وابو الدرداء جالس عندہ فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یصاب بشیء فی جسدہ فیتصدق بہ الا رفعہ اللہ بہ درجۃ وحط عنہ بہ خطیئۃ فقال الانصاری انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتہ اذناي ووعاہ قلبي قال فلعلک ان ادرھا لہ قال معاویۃ لاجرمہ لاخبلنک فامرلہ بمال **ترجمہ** روایت ہے ابو السفر سی کہا اُنہون نے کہ ایک مرد انصار کے دانت توڑ دیا ایک مرد انصار کے پس فریاد کی اُسنی معاویہ کے پاس معاویہ نے کہا اے امیر المؤمنین اسنی اُکہاڑ ڈالا دانت میرا سو حضرت معاویہ نی فرمایا ہم تجھکو راضی کرینگے یعنی تیری داد دینگی اور دونون شخص نے یعنی توڑنے والے نے اور جسکا توڑا گیا تھا نے منظور نہ کی کہ تنگ کرے حضرت معاویہ کو سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیری صاحب کو یعنے وہ بخشدی چاہی انتقام لے اور ابو الدرداء اُنکے پاس بیٹھی تھے سو فرمایا ابو الدرداء نی سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے کوئی چیز اپنے جسد مین سو صدقہ دیدے اُسکو یعنی معاف کردی اور انتقام اُسکا بچا سے مگر بلند کریگے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکی اُسکا ایک درجہ اور اُتاریگا اُس سے ایک گناہ سو انصاری نے کہا تمنی سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ابو الدرداء نی کہا ہان سُنا ہے میرے کانون نے اور یاد رکہا ہے دل نے سو انصاری نے کہا مین اسکو معاف کردیتا ہون معاویہ نی فرمایا مضائقہ نہین مگر مین محروم نکرونگا تجھکو پھر حکم دیا اُسکو کچھ مال دینے کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور ابی السفر کو ہم نہین جانتی کہ اُنہون نے کچھ سُنا ہو ابی الدرداء سی اور ابی السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور اُنکو ابن حجر ثوری کہتی ہین **باب** ماجاء فیمن رضخ راسہ بصخرۃ باب اُسکی جسنے کسیکا سر کچلا پتھر دیکر یا پتھر سے **عن** انس قال خرجت جاریۃ علیہا اوضاح فاخذھا یھودی ورضخ راسھا واخذ ما علیھا من الحلی قال فادرکت وبھا رمق فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتلک افلان فقالت برأسھا لا قال فلان حتی سمی الیھودی فقالت برأسھا نعم قال فاخذ فاعترف فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضخ راسہ بین حجرین **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا اُنہون نے نکلی ایک لڑکی یعنے کہین جانیکو اور اُسکے بدن پر زیور تہی چاندی کے سو پکڑ لیا اُسکو ایک یہودی نے اور کچل دیا اُسکا سر یعنے پتھر سے اور لیا جو زیور تہا اُسکے بدن پر کہا انس نے سو لوگ اُس تک پہونچگئی کہ اُسمین کچھ جان تہی سو لائی اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنی پوچھا کسنے مارا تجھکو کیا فلانی شخص نے مارا اُسنی سر سی اشارہ کیا کہ نہین پھر فرمایا آپنے فلانی نی مارا اُسنی کہا نہین یہانتک کہ نام لیا آپنی یہودی کا تو اُسنی سر سی اشارہ کیا

کہان اُسنے مارا کہا اُس نے یہ وہ پتھر آگیا اور اقرار کیا اُسنے اُسکے مارنیکا سو حکم کیا اُسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچلا گیا اُسکا سر دو پتھروں کے بیچمین رکھکر **ف** یہ حدیث حسن ہی بیچمین ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علما کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور بعض علما نے کہا قصاص نہین ہے مگر جب مارا سی سے **ترجمہ** کہتا ہی قتل کے پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجرا خطا اور قتل سبب ۔ قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہوجاوے خواہ وہ ہتیار کی قسم سی ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی کے کہ اکثر پتھر یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالبًا اُس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہی فقط مگر یہ کہ معاف کردین ماوارث راضی ہوجاوین دیت پر اور اس مین کفارہ نہین اور اوپر کی حدیث مین جو قصاص مذکور ہوا تو اسی قسم کا تہا امام اعظم کے قول کے موافق کہ یقین ہے کہ اُسنے بڑے پتھر سی سر کچلا ہوگا اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصدًا مارے سو اُن چیزون سے جو ذکر ہوئین اور چیزون سے اور اس قتل سے بہی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جسکا بیان ابتدای باب مین گذرا نہ قصاص مگر اسمین بہی جان بخشنے کے حکم مین یعنی رضی کرنی مین قصاص آتا ہی اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک خطا قصد مین ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھکر یا حربی کافر گمان کرکر اور حقیقت مین وہ مسلمان تہا اور دوسرے خطا فعل مین ہوتی ہے وہ یہ ہی کہ تیر مارتا تہا نشانہ پر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا گرا کسی آدمی پر اور اسکو مار ڈالا ان دونون مین یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا مین کفارہ بہی لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بہی ہوتا ہی بسبب ترک احتیاط کی اور قتل سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنوان کھودا یا کوئی پتھر رکہا غیر کی ملک مین بغیر اُسکے اذن کے اور اُس سے کوئی آدمی ہلاک ہوگیا یعنی کنوے مین گرکر مرگیا یا ٹھوکر لگی اُس پتھر کی اور مرگیا اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمین جو قتل کی پہلی مذکور ہوئین اُس سے محروم ہوتا ہی قاتل میراث سی مقتول کے اور پانچوین قسم سی قتل کے محروم نہین ہوتا کذا فی شرح مشکوٰۃ ۔ **باب** ماجاء فی تشدید قتل المؤمن باب مومن کے قتل کی سختی عذاب کے بیانمین **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ساری دنیا کا مٹ جانا بہتر ہے اللہ تعالے کے نزدیک ایک مرد مومن کے قتل سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے شعبہ نے انہون نے یعلے بن عطا سی انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عبد اللہ بن عمرو سے اسی کے مانند اور مرفوع نہین کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہی ابن ابی عدی کی روایت سے اور سابا بین سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابوہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بہی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اسیطرح روایت کی ہے ابن عدی نے شعبہ سے انہون نے یعلے بن عطا سے اور مرفوع نہین کیا اسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوفًا اور یہ زیادہ صحیح ہی مرفوع روایت سے **باب** الحکم فی الدماء باب آخرت مین خون کے فیصلے کی بیانمین **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلی پہل جو فیصلہ کریگا اللہ تعالے قیامت مین تو بندون کی خونکا **ف** عبد اللہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نی اعمش سے مرفوعًا اور بعضون نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہین کیا اسکو **روایت** کی ہم سے ابو کریب نی انہون نی کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہون نی اعمش سے انہون نی ابو وایل سے انہون نی عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پہلے پہل جو حکم کریگا اللہ تعالی قیامت مین تو بندون کے خون کا **روایت** کی ہمسے ابو کریب نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نی انہون نے اعمش سے انہون نے ابو وایل سے انہون نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کریگا اللہ تعالے یعنے قیامت مین تو بندون کی خونکا **عن** یزید الرقاشی ثنا ابو الحکم البجلی قال سمعت ابا سعید الخدری وابا ھریرۃ یذکران عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اھل السماء واھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار **ترجمہ** روایت ہے یزید رقاشی سے انہون نے کہا روایت کی ہم سے ابو الحکم بجلی نے کہا سنا مین نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے دونون ذکر کرتے تہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان و زمین کے شریک ہوجاوین ایک مومن کے خون مین تو سب کو اوندہا ڈالے اللہ تعالے دوزخ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** ماجاء فی الرجل یقتل ابنہ یقاد منہ ام لا باب اس بیانمین کہ جو اپنے بیٹے کو مار ڈالی تو وہ قصاص مین مارا جاوے یا نہین **عن** سراقۃ ابن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ **ترجمہ** روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہون نے مین حاضر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تہے باپ کو بیٹے سے اور نہین قصاص دلواتے تہے بیٹے کو باپ سے **ف** اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سی اور اُسکی اسناد صحیح نہین روایت کی ہی اسمٰعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سی اور مثنی بن صباح ضعیف ہین حدیث مین اور مروی ہے یہ حدیث ابو خالد احمر سے انہون نے روایت کی حجاج سے انہون نے عمرو بن شعیب سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے انہون نے عمر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلًا بہی اور اس روایت مین اضطراب ہے اور اسی پر اکثر علما کا کہ جب مار ڈالی باپ اپنے بیٹی کو تو وہ اسکی عوض مین قتل نکیا جاوے اور جو زنا کی تہمت لگاوے اپنی بیٹی کو تو باپ پر حد قذف بہی ماری جاوے **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقاد الوالد بالولد ترجمہ: یعنی عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جاوے باپ بیٹے کے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقام الحدود فی المساجد ولا یقتل الوالد بالولد ترجمہ: اور یعنی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری جماعت میں مسجدوں میں اور سواجانے کوئی باپ بدلے بیٹے کے **ف** اس حدیث کو ہم نہیں جانتے اس سند سے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسمٰعیل بن مسلم کمزور ہیں ہم کو کیا بعض اہل علم نے ان کو بسبب قلت حافظہ کے **باب** جاء لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث بابجملہ خون حلال کے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ ترجمہ: یعنی عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں خون کرنا کسی مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا اور میں اسکے اور میں پیغمبر ہوں اسکا مگر تین جو ان سے ایک تو محصن ہو کر زنا کرنیوالا کہ اسی جرم سے اور دوسرا قاتل کہ بدلے جو مارڈالے اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونیوالا اپنی جماعت سے اہل اسلام کے **ف** اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایتیں ہیں حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فیمن یقتل نفسا معاہدا بیان قتل ذمی کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا من قتل نفسا معاہدۃ لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فقد اخفر بذمۃ اللہ فلا یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحہا لتوجد من مسیرۃ سبعین خریفا ترجمہ: یعنی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جس نے مارڈالا ذمی کو کہ اسکو پناہ تھی اللہ کی اور اسکی رسول کی تو توڑ ڈالا ذمہ اللہ کی پناہ کا اور رسول کی تو نہ سونگھیگا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدان قیامت میں تیر برس کی راہ سے **ف** اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مرسل ہے کئی سند سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودی العامریین بدیۃ المسلمین وکان لہما عہد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ: یعنی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلائی بنی عامر کے دو شخصوں کو جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے لینے لگے اور رہا صلح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابوسعد بقال کا نام حسن بن ذکوان ہے **باب** ما جاء فی حکم ولی القتیل فی القصاص والعفو بیان قتل کے بدلے میں **عن** ابی ہریرۃ قال لما فتح اللہ علی رسولہ مکۃ قام فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ومن قتل لہ قتیل فہو بخیر النظرین اما ان یعفو واما ان یقتل ترجمہ: یعنی ابی ہریرہ سے کہ جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اسپر فرمایا جسکا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے یا خصومت کرے یا خون قاتل کو قتل کرے یعنی قصاص میں **ف** اس باب میں انس اور ابی شریح خزاعی اور عمرو کی روایتیں ہیں **عن** ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام قال ان اللہ حرم مکۃ ولم یحرمہا الناس فمن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یسفکن فیہا دما ولا یعضدن فیہا شجرا فان ترخص متر خص فقال احلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ احلہا لی ولم یحلہا للناس وانما احلت لی ساعۃ من نہار ثم ہی حرام الی یوم القیمۃ ثم انکم معشر خزاعۃ قتلتم ہذا الرجل من ہذیل وانی عاقلتہ فمن قتل لہ قتیل بعد الیوم فاہلہ بین خیرتین ان احبوا فالعقل ترجمہ: یعنی ابی شریح کعبی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے حرمت و تعظیم و تکریم کی جگہ مکہ کی کہ اور نہیں حرمت دیا اسکو لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو خدا اور تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر یعنے قیامت پر تو نہ بہاوے اسمیں خون یعنے کسیکو قتل کرے اور نہ اکھاڑے اسمیں کا کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لئے اسمیں سے کہ کہا اسی سے حضرت نے نبی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی یعنے پس مجھی یہی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپنے کہ بیشک مجھی رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھکو بھی رخصت دی اور حلال کی قتل و قمع وہاں پر ایک گھڑی میں دن کی پھر ہمکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک پھر تمنے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اسکی دیت دلواتا ہوں سو جسکا کوئی مارا جاوے اسکے بعد اسکی لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے اسی کے مثل اور مروی ہے ابی شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا من قتل لہ قتیل فلہ ان یقتل او یعفو او یاخذ الدیۃ یعنے جسکا کوئی شخص مارا جاوے تو اسکو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لیوے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا یعنے کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے جب ہے قصاص کے یا دیت لی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عن** ابی ہریرۃ قال قتل رجل فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّاهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْنُوفًا بِتِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ بِخُمُسِ تِسْعَةٍ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا التِّسْعَةِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہا مارا الا ایک شخص نے کسیکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں نے قصد نہیں مارا اسکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگاہ ہو اگر سچا ہی اور میرا تو نے اسکو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں پس چھوڑ دیا اُس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اُس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک تسمی میں کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنی تسمی کو اور نام ہوگیا اسکا ذا التسعہ یعنے صاحب تسمے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ باب ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کی مناہی میں **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ ترجمہ روایت ہے سلمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتی میں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے تھی کسیکو سردار کرکے کسی لشکر پر تو وصیت کرتی خاص اسکی تئیں اللہ تعالے سے ڈرنیکی اور جو لوگ کہ ساتھ اُسکے ہوں اُنسے نیکی کرنیکی اور فرماتی جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اُس سے جو انکار کرے اللہ کا جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نہ کرو اور کسیکی ہاتھ پیر ناک کان نکالو اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو اور اس حدیث میں ایک قصہ اور بھی **ف** اسماعیل ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے + حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مراد کہ ہی ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کو **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پس جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جاوے اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کرلیوے ہر کوئی تم میں کا اپنی چھری یعنی ذبح کی وقت اور راحت دیوے اپنی ذبیحہ کو یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ باب جمل گرادینے کی دیت کی بیان میں **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةٌ عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ ترجمہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں اپس میں سوتنیں تھیں سو ایک نے دوسری کو ایک تیر یا ایک میخ خیمہ کی پس کر گیا اُسکی پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی اور دلوایا وہ عورت کی عصبات سے **ف** حسن نے کہا اور روایت کی ہمسے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث + یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَنُغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيُقَالُ لِقَوْلِ الشَّاعِرِ لَكَ مَا فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل گرانیوالی کو ایک بردہ دینے کا اُس عورت کو جسکا حمل گرا ہے بردہ غلام ہو یا لونڈی سو کہا اُسنے جسپر حکم کیا حضرت نے بردہ دینے کا کیا آپ دیت دلواتی ہیں اُسکی جسنے نہ پیا نہ کھایا اور نہ آواز دی نہ چلایا ایسا توقت سو ایسکا خون تو ضایع ہے یعنی اُسکا بدلا کچھ نہ دینا چاہیئے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو باتیں کرنا ہی شاعروں کی ہی ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیئے غلام ہو یا لونڈی **ف** اسماعیل حمید بن مالک بن نافع سے یہی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک اور بعضوں نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد بالسودہ ہونا اور بعضوں نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر **بَابُ** مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ باب اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا نہیں جاتا **عَنِ** الشَّعْبِيِّ نَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ترجمہ روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا میں نے حضرت علی سے اے امیر المومنین کوئی چیز تمہارے پاس ایسی ہی لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہوں نے فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسنے چیر نکالا دانی کو اور پیدا کردیا روح کو میں نہیں جانتا کچھ مگر وہ سمجھ جو اللہ تعالی نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفہ میں ہے کہا کہا ہے اس صحیفہ میں کہا حضرت علی نے اُسمیں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنیکا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جاوے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں **ف** اسماعیل عبد اللہ بن عمر سے یہی روایت ہے + حدیث علی کی حسن ہے

صحیح یہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلی میں اور بعض علمائی کہا مسلمان قتل کیا جاوے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول صحیح ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل مسلم بکافر و فی الباب عن ابی بکرۃ و ابن عباس و ابن عمر و ابی ہریرۃ و ابی جحیفۃ و ہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دیۃ عقل الکافر نصف عقل المؤمن **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ خبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہی آدھی دیت مسلمان کے **ف** اور اختلاف ہے علما کا یہود کے اور نصرانی کی دیت میں سو بعض علما کا مذہب اس حدیث کی موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا عمر بن عبد العزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کے آدھی دیت کے برابر ہی اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق اور کہا بعض علمائی دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کی برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی الرجل یقتل عبدہ ہ باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مارڈالے **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ و من جدع عبدہ جدعناہ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اسکو قتل کریں گے اور جسنی ناک کان کاٹی اپنے غلام کے ہم بھی اسکے ناک کان کاٹیں گے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علما تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں نہ جان کے مارنی میں نہ زخمی کے یہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطا بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اسکے عوض میں مارا جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا **باب** ما جاء فی المرأۃ ترث من دیۃ زوجہا باب اس بیان میں کہ عورت اپنی شوہر کی دیت میں سے ورثہ پاوے **عن** سعید بن المسیب ان عمر کان یقول الدیۃ علی العاقلۃ و لا ترث المرأۃ من دیۃ زوجہا شیئا حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان ورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجہا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہے اور عورت ورثہ نہیں ہوتی عورت اپنی زوجہ کی دیت سے کسی شئی کی یہانتک کہ خبر دی اسکو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اسکے شوہر کی دیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا **باب** ما جاء فی القصاص باب قصاص کے بیان میں **عن** عمران بن حصین ان رجلا عض ید رجل فانزع یدہ فوقعت ثنیتاہ فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یعض احدکم اخاہ کما یعض الفحل لا دیۃ لک فانزل اللہ تعالی والجروح قصاص **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اسنے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلی دو دانت کاٹنے والے کے سو جھگڑنے آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آپنے فرمایا کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لئے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی سو اتاری اللہ تعالی نے آیت والجروح قصاص یعنے زخموں کا بدلہ دینا چاہئے **ف** اسباب میں علی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں، حدیث عمران بن حصین کے حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الحبس فی التہمۃ باب اس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اسکو قید کرنا چاہئے **عن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ ثم خلی عنہ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ قید کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اسکو یعنی ثبوت جرم کے بعد **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے انکے باپ سے وہ روایت کرتی ہیں انکی دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر **باب** ما جاء فیمن قتل دون مالہ فہو شہید باب اس بیان میں کہ جو اپنی مال کے لئے مارا جاوے وہ شہید ہے **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فہو شہید **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مارا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبد العزیز بن المطلب نے انہوں نے عبد اللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو قتل کیا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے **ف** اسباب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے انسی کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے بعض علمائی اسکی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کو اور ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانیکو لڑی اگرچہ

(ورترجمہ) عن عبداللہ بن الحسن قال اتانی ابراہیم بن محمد بن طلحۃ قال سفیان واثنی علیہ خیرا قال سمعت عبداللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اُرید مالہ بغیر حق فقاتل فقتل فھو شھید ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی اُنکی بہت سی عبداللہ نے کہا ابراہیم نے سُنا میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی مال کا کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہے ف یہ حدیث صحیح ہی روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے اُنہوں نے عبداللہ بن حسن سے اُنہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسی روایت کے عن سعید بن زید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید ترجمہ روایت ہے سعید بن زید سے کہا میں نے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو مارا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے بچانیکے لئے وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے اپنی دین کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے گھر والوں کے بچانیکے لئے وہ شہید ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کی بیٹی ہیں وہ سعد کے بیٹے وہ ابراہیم کے بیٹے وہ عبدالرحمن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے

باب ما جاء فی القسامۃ باب قسامت کی بیان میں ترجمہ کہتا ہی قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کے بمعنے قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھاوے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہی اللہ کے نام کے سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلہ یا قریہ میں پایا جاوے اور اسکا متصل ایسا پایا جاوے کہ قاتل اُسکا معلوم نہو تو پچاس آدمیوں سے اُس محلہ کے قسم لیجاوے کہ ہر ایک اُسمیں سے یوں کہی کہ واللہ میں نے اسکو قتل نہیں کیا اور نہ اسکا قاتل صحیح معلوم ہے اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانیوالی مرد عاقل بالغ آزاد ہوں تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی اور یہ بھی شرط ہی کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برسکی اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہی احادیث صحیحہ اور اجماع سی کذا فی الخطابی مختصر عن رافع بن خدیج وسھل ابن ابی حثمۃ انھما اخبرا ان عبداللہ بن سھل بن زید وحویصۃ بن مسعود بن زید حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما ھنالک ثم ان محیصۃ وجد عبداللہ بن سھل قتیلا فدفنہ ثم قدم المدینۃ فمشی ھو وحویصۃ ابن مسعود وعبدالرحمن بن سھل وکان اصغر القوم فذھب عبدالرحمن لیتکلم قبل صاحبیہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر فصمت وتکلم صاحباہ ثم تکلم معھما فذکروا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتل عبداللہ بن سھل فقال لھم تحلفون خمسین یمینا فتستحقون صاحبکم او قاتلکم قالوا کیف نحلف ولم نشھد قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا قالوا وکیف نقبل ایمان قوم کفار فلما رای ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی عقلہ ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سی دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلی سفر میں پھر جب پہونچے خیبر کو جدا ہوگئی وہ دونوں بعض راہوں میں دہانکی پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول کر قتل کیا تھا اُنکو کسی نے سو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بھی اور عبدالرحمن بن سہل سب قوم میں چھوٹی تھی سو ارادہ کیا اُنہوں نے کلام کرنیکا یعنی اپنا حال اور دعوی بیان کرنیکا اپنے دونو ساتھیوں کے پہلے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی کہو بڑیکی پس دُچپ ہوے اور کلام کیا اُنکے دونوں ساتھیوں نے یعنے حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولی عبدالرحمن ہی اُن دونو کے ساتھ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل ہونا عبداللہ بن سہل کا سو کہا اُنہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتی ہو تم پچاس قسمیں یعنے اسمضمون کی کہ فلانی شخص نے قتل کیا ہے تاکہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کی یا فرمایا قاتل اپنے کی کہا اُنہوں نے ہم کیونکر قسم کھاویں کہ وہاں حاضر نہ تھی فرمایا آپنی پھر بری ہو جاوینگی تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنے تمہاری تہمت سے پاک ہو جاوینگی کہا اُنہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی پھر جب حضرت نے دیکھا یہ معاملہ دیدی دیت اُسکی یعنے بیت المال سے **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُنہوں نے بشیر بن یسار سے اُنہوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سی اسی حدیث کی مانند معنوں میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا قسامت میں اور تجویز کیا ہی بعض فقہائی مدینہ نے قصاص کو قسامت میں اور بعض علما کوفہ وغیرہم نے کہا ہی کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الحدود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں حدوں کے بیانمیں جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب کا جاء فیمن لا یجب علیہ الحد اب اُنکے بیانمیں جنپر حد واجب نہیں ہوتی عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یشب

وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھایا گیا قلم تین شخصوں سے یعنے تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں ایک سونیوالا یہانتک کہ جاگے اور لڑکا یہانتک کہ بالغ ہو اور مجنون یہانتک کہ اسکو عقل آوے ف اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انسی کئی سندوں سے اور بعضی لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنے تکلیف شرعی نہیں لڑکی پر جب تک جوان نہ ہو اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب سے اور مروی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتی ہیں ابی ظبیان سے وہ حضرت علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند اور روایت کیا ہے اسکو عاصم سے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت علی سے موقوفا اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحُدُودِ باب حدود کے دفع کرنے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو اور ٹالو حدود کو مسلمانوں سے جہانتک کہ تمسے ہو سکے پس اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اسکو اسلئے کہ امام خطا کہا کرے بخشش میں یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کہا کرے عذاب میں **کہ روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے کہا کہا انہوں نے یزید بن زیاد نے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسباط ابو بردہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور حضرت عائشہ کی حدیث کو نہ مرفوع نہیں جانتے ہم اسی محمد بن ربیعہ کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتی ہیں وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی سند سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسکی مانند کئی صحابیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی اسکی مانند کہا اور یزید بن زیاد ضعیف ہے حدیث میں اور زیاد بن ابی زیاد کو بھی انسی تاب متواتر مقدم زیادہ ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ باب مسلمان کا عیب چھپانے کی میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولدی کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کہولدیگا اللہ تعالے اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے اور جو عیب چھپایا کسی مسلمان کا عیب چھپا دیگا اللہ تعالے اسکے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالے بندہ کی مدد میں ہے جبتک بندہ اپنی بھائی کی مدد میں ہے ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابو ہریرہ کی حدیث کو اسیطرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی روایت کے مانند اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت ہے مجھکو ابو صالح سے انکو ابو ہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **روایت** کی ہمسے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کیا ہے مجھسے میرے باپ نے اعمش سے بھی حدیث **عن** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نکرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اسکو اور جو شخص اپنی بھائی کے حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالے اسکی حاجت روائی میں ہے اور جسنے کہولدی کسی مسلمان سے کوئی سختی کہولدیگا اللہ تعالے اسکی ایک سختی قیامت کے دنکی سختیوں میں سے اور جسنے پردہ ڈالا یعنے عیب چھپایا کسی مسلمان کا اللہ تعالی پردہ ڈالیگا اسکا قیامت کے دن ف یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ باب حد میں تلقین کرنے کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز سے جو بیٹی مالک کے تو نے کیا سچ ہی جو خبر تمہاری پہونچی ہے مجھکو کہا انہوں نے کیا خبر تمہاری پہونچی ہے آپکو فرمایا آپنی مجھکو خبر پہونچی ہے کہ تمنے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار سو حکمدیا حضرت نے اسکو اور سنگسار کئے گئے وہ ف اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے + حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس کا **باب** مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ باب اس بیان میں کہ جب کوئی مجرم اپنی اوپر سے پھر جاوے تو اس سے حد دفع ہو جاتی ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ

بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حین وجد مس الحجارۃ ومس الموت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا ترکتموہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے آئی ماعز اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہی پس منہ پھیر لیا انکی طرف سے حضرت نے پھر آئی وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا اسنے پھر منہ پھیر لیا انکیطرف سے حضرت نے پھر آئی وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ بیشک اسنے زنا کیا ہے پھر حکم کیا آپنے چوتھی بار پھر لیگئی انکو تو پھر ملی میں کے طرف پھر مار گئی وہ تو پھر دنسی پھر جب انکو تو پھر لگی تو بھاگی وہ دڑتی ہوئی بھاگتی ہوئی یہانتک کہ ہو بھی ایک شخص کے نزدیک کہ اسکی ماں اونٹ کے ڈاڑھ کی ہڈی لیکر سو اونٹ کے اور مارا اسکو اس سے اور مارا اور لوگوں نے بھی یہانتک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کی وہ بھاگی تھی جب چٹ کہا انہوں نے تم نے کی اور مزہ چکھا موت کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ چھوڑ دیا تمنے اسکو نیچے جب وہ بھاگتا تھا تو اسکو چھوڑ دینا لازم تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند دلنسی ابی ہریرہ سے اور مروی ہوئی ہے بیشتر ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے جو بیٹے عبداللہ کی ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **عن** جابر بن عبداللہ ان رجلا من اسلم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنہ ثم اعترف فاعرض عنہ حتی شہد علی نفسہ اربع شہادات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر بہ فرجم فی المصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرا ولم یصل علیہ ترجمہ روایت جابر بن عبداللہ کہ اکرم قبیلہ نبی اسلم کا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا زنا کا سو منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے پھر اقرار کیا اسنے پھر منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے یہانتک کہ گواہی دی اسنے اپنی اوپر چار بار سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا تجھکو جنون ہے اسنے کہا نہیں فرمایا آپنے کیا تو محصن ہو چکا ہی اسنے کہا ہاں سو حکم کیا اسکو پس تھپر ماری گئی اسی عیدگاہ میں پھر جب لگے اسکو پتھر بھاگا وہ پھر پکڑ لیا گیا اور تھپر ونسی ماری گئی یہانتک کہ مر گیا سو فرمایا اسکی حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اسپر **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ اقرار کرنیوالا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کا چار بار تو ماری جاوے اسپر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اسپر حد ماری جاوے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل اسکی ابوہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ وہ مرجھگڑا لائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ میرے بیٹے نے زنا کیا ہی ایک عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہی اور فرمایا یعنے اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ علیہ وسلم نے صبح کو جاوے انیس اس عورت کی پاس سو اگر وہ اقرار کرے تو تھپر ماری جاوے اسکو اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو تھپر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت یہی فرماتی **مترجم** کہتا ہی جو شخص رجم سی مارا جاوے اسپر نماز جنازہ پڑھنی میں خلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے اور بعضوں نے پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھی اسپر امام اور اہل فضیلت اور امام ابوحنیفہ اور شافعی غیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور اسپر جو اہل لا الہ الا اللہ میں اہل قبلہ سی اگرچہ فاسق اور محدود ہوویں اور ایک روایت میں امام احمد سی ہی سطیر آیا ہی کذا فی شرح تکوۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یشفع فی الحدود وباب اس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا مکروہ ہے **عن** عائشۃ ان قریشا اھمتہم شان المراۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا من یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب فقال انما ھلک الذین من قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جسنی چوری کی تھی سو کہنے لگی کون بات کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اسکی سفارش کے لیے سو کہا اُن لوگوں نے کون جرات رکھتا ہی اس امر کی مگر اسامہ بیٹی زید کی جو دوست ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر سفارش کی اسامہ نے حضرت سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا شفاعت کرتا ہی تو حدمیں اللہ تعالی کی حد سے پھر کھڑے ہوی حضرت اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بیشک ہلاک ہوے وہ لوگ جو تمسے پہلی تھی جب چور کرتا تھا انمیں کوئی شریف اسکو چھوڑ دیتی تھی اور جب چوری کرتا انمیں کوئی غریب قایم کرتے اسپر حد اور قسم ہے اللہ تعالی کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو بیشک کاٹوں میں اسکا ہاتھ **ف** اسباہیں مسعود بن عجماسی یہی روایت ہے اور انکو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمر اور جابر سی بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی تحقیق الرجم باب رجم کے ثبوت میں **عن** عمر بن الخطاب قال ان اللہ بعث محمدا بالحق وانزل علیہ الکتاب وکان فیما انزل علیہ ایۃ الرجم فرجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجمنا بعدہ واني خائف ان طال بالناس زمان ان یقول قائل لا نجد الرجم فی کتاب اللہ فیضلوا بترک فریضۃ انزلہا اللہ الا وان الرجم حق علی من زنی اذا احصن اذا قامت البینۃ او کان

اَوْ کَانَ حَمْلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور اتاری اُنپر کتاب اور اُسمیں جو اتاری اُنپر آیت رجم کی بھی ہے ہم نے اسکو یاد کیا اور سمجھا اور رجم کیا ہم نے اُنکے بعد اور میں ڈرتا ہوں اگر بہت زمانہ دراز ہو لوگوں پر تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ تعالیٰ کی اور گمراہ ہو جاویں ایسے فرض چھوڑ دینے سے جسکو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے اگاہ ہو کہ بیشک رجم حق ہے جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور کھڑے ہو جاویں اُسپر گواہ یا ہووے حمل یعنے اُس عورت کو جسکا شوہر ہو یا خود وہ اقرار کرے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ اَوْ قَالَ اَمْرٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے فرمایا رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابوبکر نے اور رجم کیا میں نے یعنے زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنیکو تو لکھدیتا رجم کو مصحف میں اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آوین کچھ قومیں اور پاویں رجم کو کتاب اللہ میں اور منکر ہو جاویں اُس سے **ف** اسباب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے کئی سند سے اور سوائے حضرت عمر کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ باب اس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهٗ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ وَاِنِّيْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن عبداللہ سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کہا ایک انمیں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں تجکو یا رسول اللہ فیصلہ کر ہمارے درمیان موافق کتاب اللہ کے اور بولا دوسرا اور وہ تھا اُس سے زیادہ سمجھدار ہاں یا رسول اللہ فیصلہ کیجئے ہمارے درمیان موافق کتاب اللہ کے اور حکم دیجئے مجھکو بیشک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اسکے یہاں تو زنا کیا اسکی بیوی کے ساتھ خبر دی مجھکو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اسکا سو بکریاں اور ایک لونڈی سے پھر پوچھا میں نے کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکالدینا اور رجم تو اسکی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں بیشک حکم کرونگا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کی سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکالدینا اور صبح کو جاؤ اے انیس اسکی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اُسکو پھر صبح کو گئے وہ اُس عورت کے پاس اور اقرار کیا اُسنے زنا کا پس تیرا رجم کیا اُسکو **روایت** کی ہمسے اسحٰق ابن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ انہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنوں کے مانند **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کے حدیث کی ہم معنی **ف** اسباب میں ابی بکرہ اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور جذال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے اسی اسناسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اذا زنت الامۃ فاجلدوھا فان زنت فی الرابعۃ فبیعوھا ولو بضفیر یعنے جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اسکو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اسکو اگرچہ دو ایک ضفیر کے عوض میں بکی اور ضفیر بالوں کی رسی کو کہتے ہیں اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثوں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم ہی وہم کیا ہے اُسمیں سفیان بن عیینہ نے کہ شریک کر دیا ایک حدیث کی لفظ کو دوسری حدیث میں اور صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زمعہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبید اللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہی اہل حدیث کی نزدیک

اور شبل بن خالد نہیں بایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے عبداللہ بن مالک اسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہی اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہی اور مروی ہے اس سے کہ انہوں نے کہا روایت کی ہے شبل بن حامد ہی اور وہ خطا ہی حقیقت میں انکا نام شبل بن خالد ہے اور انکو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کر دی ہے کہ جب زانی کرے شب شب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پتھروں سے مار ڈالنا اور جو کنوارے سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایکسال وطن سے نکال دینا **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے بعض علماء صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور اُبی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں شب شب سے محصن پہلے کوڑے کہا جاوے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علما اور یہی قول ہے احق کا اور بعض علماء صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں اور رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنیکا رجم سے بیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کے اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **باب منہ** اور سابق میں **عن** عمران بن حصین اَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاْتِنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ولی کو اور فرمایا اسکو احسان کر اسکے ساتھ جب یہ جنے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھکو اسنے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئی اسپر کپڑے اسکے پھر حکم کیا اسنے اسپر تیر مارنیکا سو تیروں سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی حضرت نے اسپر کہا اسنے عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ تو نماز پڑھتے ہیں آپ اسپر تو فرمایا حضرت نے اسی قبول ہوئی اسلی تو اگر تقسیم کیجاوے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سبکو پہنچ جاوے سب اسکی بخشدی جاویں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پائی ہے کہ اسنے اپنی جان دیدی اللہ کی راہ میں **ف** یہ حدیث صحیح ہی **باب** جاء فی رجم اھل الکتاب باب اہل کتاب کے رجم کے بیان میں **عن** ابن عمر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **روایت** کی ہے بنا دانی انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جیسے کہ ہمیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو **ف** اسماعیل عمر اور براء اور جابر اور ابی اوفی اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس سے ہے روایت ہے یہ حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے بغریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کہتے ہیں جب مقدمہ پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہی کہ فیصلہ کریں انکا کتاب و سنت اور احکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا انپر حد نہ جاری کرے زنا میں اور سرقہ میں اور یہ قول صحیح ہے یعنے حد زنا جاری کرے کتاب و سنت کے موافق **باب** ماجاء فی النفی باب زانی کے جلاوطن کرنیکے بیان میں **عن** ابن عمر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور جلاوطن کیا یعنے وطن سے نکالدیا اور ابوبکر نے کوڑے مارے اور جلاوطن کیا اور عمر نے کوڑے مارے اور جلاوطن کیا **ف** اسماعیل ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے ہے روایت **حدیث** ابن عمر کی غریب ہے روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے اور رفع کیا اسکو اور بعضے کے بعضوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے بیحدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور وطن سے نکالدیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکالدیا **روایت** کی ہے یہ حدیث ابوسعید اشجعی کہا انہوں نے روایت کی ہے عبداللہ بن ادریس سے اور اسی سے مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کے روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتی ہیں اسکی مانند اور اسی سے روایت کی یہ حدیث محمد بن اسحاق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکالدیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکالدیا اور نہیں ذکر کیا انہوں نے حضرت کے کوڑے مارنیکا اور جلاوطن کرنیکا اور صحیح روایتیں آیا ہی جلاوطن کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اسکو ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت اور غیرہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور اسی سے مروی ہے کئی لوگوں سے فقہا تابعین اور غیرہم اور یہی ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء ان الحدود کفارۃ لاھلھا باب اس میں کہ حدود جسپر ہوں اسکے گناہ کا کفارہ ہیں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى

لہ یہ حدیث اخرجہ مسلم کے اطلاق اور اطلاق ہمیں ہے

اللّٰہ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَنْهُ بِهٖ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ

لہ ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپنے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی ہم پر یہ آیت مَنْ وَفٰى سے آخر تک پھر فرمایا جسنے پورا کیا اپنے اس اقرار کو اُسکا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جسنے کیا انمیں سے کوئی گناہ پس مبتلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اُسکا کفارہ ہے اور جسنے کیا انمیں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ تعالیٰ کی اختیار میں ہے چاہی عذاب کرے اُسکو اور چاہے بخشدی **ف** اسبا بمین علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے ہے روایت ہے حدیث عبادہ بن صامت کے حسن ہے صحیح ہی اور امام شافعی نے فرمایا نہیں سُنی میں نے اسبا بمین کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لئے کوئی حدیث اس صحت سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا میں مست کہتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ اُسکو چھپا دیوی تو چاہئے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کرلے اسکی سوائے اپنے اور خدا تعالیٰ کے کسیکو معلوم نہ ہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ اُن دونوں نے حکم کیا اپنی عیب چھپانیکا **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَآءِ باب لونڈیوں کو حد ماری کی بیان میں **عَنْ** اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ ترجمہ روایت ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور کہا اے آدمیو حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہو انمیں یا نہ ہو اور ایک لونڈی نے رسول آصلی اللہ علیہ وسلم کے زنا کیا تو حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ کوڑے ماروں انمیں اُسکو سو آیا میں اُنکی پاس اور اُسکو نیا نفاس آیا تھا یعنے وضع حمل کے بعد سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے مارونگا میں اُسکو تو قتل کرونگا میں اُسکو یا میر جاویگی یعنے راوی کو شک ہے کہ اَقْتُلَهَا کہا یا تَمُوْتُ سو میں گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اُسکا اُنسے تو فرمایا آپنے تو نے اچھا کیا ترجمہ یعنے نفاس میں حد ماری **ف** یہ حدیث صحیح ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے کسیکی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اُسکو تین بار اللہ کے کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اُسکو اگرچہ ایک بالو کی رسی کے عوض بکے **ف** اسبا بمین ابن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اودی سے روایت کرتی ہیں حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ایسی کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ غیرہم کا کہ حد ماری آدمی اپنے مملوک یعنے لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی انمیں کچھ حاجت نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کہ اسکو بادشاہ کی سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے اور پہلا قول صحیح ہے **بَابُ** جَآءَ فِيْ حَدِّ السُّكْرَانِ باب مست کی حد مارنیکی بیان میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مُسْعِرٌ اَظُنُّهٗ فِي الْخَمْرِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی تھی **ف** اسبا بمین علی اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے حدیث ابی سعید کے حسن ہے اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایکدکو کہ اُسنے شراب پی تھی تو مارا اُسکو دو چھڑیوں سے کھجور کی جسکے پتے توڑ ڈالی تھے چالیس چھڑیوں کے قریب اور ایسا ہی کیا ابوبکر نے پھر جب حضرت عمر نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمن بن عوف نے سب حدوں سے ہلکی اسی کوڑے ہیں سو اسکا حکم دیا حضرت عمر نے **ف** حدیث انس کا حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسی کوڑے ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ باب جو شراب پیوے تو کوڑے مارو پھر اگر پیوے تو مارو پھر اگر پیوے چوتھی بار اُسکو قتل کریں **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ ترجمہ روایت ہے حضرت معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی شراب پی تو اُسکو کوڑے مارو پھر اگر پیوے چوتھی بار تو اُسکو قتل کرو **ف** اسبا بمین ابی ہریرہ اور شرید اور شرحبیل ابن اوس اور جریر اور ابی السمد بکری اور عبداللہ بن عمرو سے ہے روایت ہے معاویہ کے حدیث ایسی ہے روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے روایت کی ہے سہیل ابن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبا بمین زیادہ صحیح ہی ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہ حکم

بہ قول ترمذی کا ہے ۱۲

ابتدائی اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا اسکی بعد ایسا ہی مروی ہے محمد ابن اسحٰق سے وہ روایت کرتی ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتی ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شراب پیئے اسکو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیئے تو اسکو قتل کردو کہا جابر نے پھر لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکے بعد ایک آدمی کو کہ جسنے شراب پی تھی چوتھی بار تو مارا اسکو یعنے کوڑے سے اور قتل نہیں کیا اور ایسی ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے کے مانند اور کہا ہم نہ جانتے تھے کہ وہ قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسیکا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنے قتل نہ کرنیکو یہ بھی روایت ہی کہ وہ دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کے سندوں سے کہ آپنے فرمایا لا یحل دم امرء مسلم یشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله الا باحدی ثلاث النفس بالنفس والثیب الزانی والتارک لدینه یعنے حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بجان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینی والا اپنی دین حق کو **باب** ماجاء فی کم یقطع السارق باب ان باتوں میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹا جاوے **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ **ف** حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سے مرفوعا اور روایت کیا اسکو بعضوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے موقوفا **عن** ابن عمر قال قطع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مجن قیمته ثلثة دراهم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانیکے سبب سے کہ اسکی قیمت تین درہم تھی **ف** اسیطرح سعد اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور امہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا انہیں میں ابوبکر صدیق کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جاویں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہای تابعین کا اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹا نہ جاوے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اسکو قاسم بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنے ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم کم میں **باب** ماجاء فی تعلیق ید السارق باب چور کا ہاتھ کاٹکر گلے میں لٹکانیکی بیان میں **عن** عبدالرحمٰن بن محیریز قال سألت فضالة بن عبید عن تعلیق الید فی عنق السارق امن السنة هو قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بسارق فقطعت یده ثم امر بها فعلقت فی عنقه **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہا پوچھا میں نے فضالہ بن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت سے ہے یا نہیں یعنے بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اسکا پھر حکم کیا اسکو حضرت نے کہ لٹکا دیا گیا وہ کٹا ہوا ہاتھ اسکی گردن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبدالرحمٰن ابن محیریز شامی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے **باب** ماجاء فی الخائن والمختلس والمنتهب باب ان باتوں میں خیانت کرنیوالی اور اچکے اور ڈاکو کے **عن** جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس علی خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنیوالی پر اور ڈاکو اور اچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنے انکی اوپر سزا میں ہیں ہاتھ کاٹنا انکی سزا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی حدیث کی مانند اور مغیرہ بن مسلم وہ ہیں جنکے ہیں عبدالعزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی ابن مدینی نے **ترجم** کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اسمیں سے چرا لیوے اور اسمیں قطع لازم نہیں اسلئے کہ وہ مال محروز نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایکبارگی کوئی چیز لے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لیجانا اسمیں بھی قطع ید نہیں بسبب مال محروز نہونیکے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لیجانے کو کہتے ہیں اسمیں چوری کے معنے کچھ پایا کر لینا ہے پائی نہیں جاتے اسلئے اسمیں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اور اسلئے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کے باب میں آیت ہے السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما یعنے چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنے چوری اسکو کہتے ہیں کہ مال محروز میں سے چھپکر کچھ لے لی **باب** ماجاء لا قطع فی ثمر ولا کثر باب اس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے **عن** محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان ان رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر **ترجمہ** روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی چچا واسع ابن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی ہاتھ کاٹا نہیں جاتا ہے جو پھل درختوں پر ہو اسکی چوری میں اور اسیطرح کھجور کے گابھ میں یعنی بسبب عام محتاجی کے ف ایسا ہی روایت کیا بعضوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے محمد ابن یحیی بن حبان سے انہوں نے اپنی چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی روایت کے مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحیی سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے واسع بن حبان کا **باب** جاء ان لا یقطع الا ید فی الغزو **باب** اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں **عن** بسر بن ارطاۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع الا ید فی الغزو **ترجمہ** روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہ انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے جہاد میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے ابن لہیعہ سے سوا اور لوگوں نے اسی سناد سے اسکی مانند اور بعضوں نے بسر بن ابی ارطاۃ ہی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کی نزدیک نہیں ہیں اور زاعی کہتے ہیں قائم نہ کیے حدود جہاد میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شاید جاوے وہ شخص جسکو حد لگی جاوے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آوے امام دار الحرب سے اور داخل ہووے دار الاسلام میں تو جو چاہے حد واجب ہوئی ہو اسپر جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے **باب** جاء فی الرجل یقع علی جاریۃ امراتہ **باب** اس بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے **عن** حبیب بن سالم قال رفع الی النعمان بن بشیر رجل وقع علی جاریۃ امراتہ فقال لاقضین فیھا بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت احلتھا لہ جلدتہ مائۃ وان لم تکن احلتھا لہ رجمتہ **ترجمہ** روایت ہے حبیب ابن سالم سے کہا لایا گیا نعمان ابن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کرونگا اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخشدی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے مارونگا میں اسکو سو اور اگر نہ بخشدی ہو وہ عورت اسکو تو پتھر مارونگا میں اسکو **روایت** کے ہمسی ہے ابن مجر نے کہا روایت کی ہمسے شیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے اسکی مانند اور اسماعیل بن سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسی کے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب ابن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور ابی بشیر نے بھی نہیں سنی حبیب ابن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کیے انہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علما نے اس مرد کے بارے میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں ہیں ان میں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعود نے کہا اسپر حد نہیں ہے لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحق کا مذہب نعمان ابن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** ما جاء فی المراۃ اذا استکرھت علی الزنا **باب** اس عورت کے بیان میں کہ جسسے زبردستی زنا کیا جاوے **عن** عبد الجبار بن وائل بن حجر عن ابیہ قال استکرھت امراۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھا الحد واقامہ علی الذی اصابھا وکرید کرانہ جعل لھا مھرا **ترجمہ** روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پس دور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد اور حد قایم کی اسپر جسنے اس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اس عورت کے لیے کچھ مہر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبد الجبار بن وائل بن حجر نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی اس سے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوا اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جسپر زبردستی کیجاوے اسپر حد نہیں آتی **عن** علقمۃ بن وائل الکندی عن ابیہ ان امراۃ خرجت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تریدالصلوۃ فتلقاھا رجل فتجللھا فقضی حاجتہ منھا فصاحت فانطلق ومر بھا رجل فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا ومرت بعصابۃ من المھاجرین فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیھا فاتوھا فقالت نعم ھو ھذا فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر بہ لیرجم قام صاحبھا الذی وقع علیھا فقال یا رسول اللہ انا صاحبھا فقال لھا اذھبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذی وقع علیھا ارجموہ وقال لقد تاب توبۃ لو تابھا اھل المدینۃ لقبل منھم **ترجمہ** روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اسکو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گذرا اسکے پاس سے ایک اور مرد سو اس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گذری اسپر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنے زنا کیا پس دوڑی وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے سو لائی اسکو اس عورت پاس اور کہا اسنے یہ وہی ہے یعنے اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی تھا سو پکڑ لائی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو جب حکم

دیا آپ نے کہ جو کیا تم نے ٹھہرا وہ اُس عورت کا زنا کرنیوالا کہ جسنے زنا کیا تھا اُس سے اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میں تو زنا کرنیوالا اس عورت سے سو فرمایا آپ نے اُس عورت سے جا تو اللہ نے بخشدیا تجھکو لیعنے اسلئے کہ تو معذور تھی اور فرمایا اُس مرد سے کہ جسپر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنے اُسکی تسلی کی اور فرمایا اُس مرد کو جسنے زنا کیا تھا اُس سی تو پتھر مارو اسکو اور فرمایا آپ نے بیشک توبہ کی اُسنی ایسی کہ اگر وہی توبہ کریں تمام شہر والی تو قبول کیجاوے اُنسی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سُنا ہی اپنے باپ سے اور وہ بڑی ہیں عبدالجبار بن وائل نے نہیں سُنا اپنے باپ سے **باب** ما جاء فی من یقع علی البہیمۃ باب اُسکی بیان میں جو جانور سے وطی کرے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ وقع علی البہیمۃ فاقتلوہ واقتلوا البہیمۃ فقیل لابن عباس ما شان البہیمۃ فقال ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک شیئا ولکن اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ان یوکل من لحمہا او ینتفع بہا وقد عمل بہا ذلک العمل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم لوگ کہ وطی کی اُسنی چارپائے سے تو قتل کرو اُسکو اور اُس جانور کو اور پوچھا ابن عباس سے کیا وجہ ہے چارپائے کی قتل کی یعنی وہ تو بیقصور ہے اور غیر مکلف سو کہا اُنہوں نے نہیں سُنی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسکی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھاویں اُسکا یا اُس سے کچھ فائدہ لیویں اور اُسکے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو **ف** اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ اُنہوں نے فرمایا جو وطی کرے چارپائے سی اُسپر حد نہیں **روایت** کی ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان ثوری سے نحو اسی حدیث کے **باب** ما جاء فی حد اللوطی باب لواطت کرنیوالے کی سزا کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم کہ عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنے لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو **ف** اسی باب میں جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی بات کو ہم اسیطرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سی سو اُسمیں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپنی ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اُسمیں قتل کا اور ذکر کیا اُسمیں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چارپائے سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمر سی وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ بیٹے ہیں ابی صالح کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی اقتلوا الفاعل والمفعول بہ اور اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسیکو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سی سوائے عاصم بن عمر عمر کے اور عاصم بن عمر ضعیف ہیں روایت میں از روی حافظہ کی **اور** اختلاف ہے علما کا لوطی کے سزا میں سو بعضوں نے اُسپر رجم تجویز کیا ہی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حکم اُسکا حکم زانی کا ہے یہ قول ہے بعضے تابعین اور فقہا میں سے اُنہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطا بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** عبداللہ بن محمد بن عقیل انہ سمع جابرا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ اُنہوں نے سنا جابر سی کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی اُمت پر عمل ہے لوط کی قوم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسکو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے **باب** ما جاء فی المرتد باب مرتد کے بیان میں **عن** عکرمۃ ان علیا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت انا لقتلتہم بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ولم اکن لاحرقہم لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ فبلغ ذلک عليا فقال صدق ابن عباس **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ مرتد ہو گئی تھی اسلام سے سو یہ خبر ہوئی ابن عباس کو تو کہا اُنہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ فرمایا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اُسکو قتل کرو اور میں اُنکو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے سو یہ خبر ہوئی حضرت علی کو اور کہا اُنہوں نے سچ کہا ابن عباس نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مرتد کی بابت یعنی اُسکو قتل کرنا چاہیئے اور اختلاف ہے عورتیں جو مرتد ہو جاویں اسلام میں سو ایک گروہ نے علما سی کہا ہی کہ وہ بھی قتل کیجاوے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور ایک گروہ نے کہا ہی اُنہیں میں سی کہ قید کیجاوے اور قتل نکیجاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی من شہر السلاح باب اُسکی بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا **ترجمہ** روایت ہے

ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم پر ہتیار اُٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں **ف** اسباب ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابی ہریرہ اور علمہ بن الکوع سے بھی روایت ہے ✦ حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ باب جادوگر کی حد کے بیان میں **عن** جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ **ترجمہ** روایت ہے جندب سے کہ انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی مار ڈالنا ہی تلوار سے **ف** اسحدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسمٰعیل بن مسلم کی ضعیف ہیں حدیث میں ازروی حفظ کے اور اسمٰعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہی اور مردی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علما کا ہی صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اُنکے سوا اور دنکا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جاوے اگر ایسا جادو کرے کہ اُس سے حد کفر کو پہونچے ورنہ ضرور نہیں **باب** جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ باب اُسکی سزا میں جو غنیمت کا مال چرا وے **عن** عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوُجِدَ فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هَذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو پاؤ تم کہ چوری کی اُسنے جہاد کے مالمیں یعنے غنیمت میں تو جلا دو اُسکا اسباب صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور اُنکے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اُسنے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اُسکا اور پایا اُسکے اسباب میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اسکو بیچ ڈالو اور خیرات کر دو اُسکی قیمت **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے روایت کیے ہی یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زائدہ کی اور کنیت اُنکی ابو واقد لیثی ہے اور منکر الحدیث ہیں اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلانے غنیمت کے مال چرانیوالے کا مگر اُسمیں حکم نہیں اُسکے مال اور اسباب کے جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے ✦ **باب** وَجَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لِلْآخَرِ يَا مُخَنَّثُ باب اُسکی سزا میں جو کسیکو مخنث کہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی آدمی کہے کسی مسلمان کو کہ اے نامرد یعنے کوئی ایسا کام کرے اور جب کہے کسیکو مخنث تو مارو اُسکو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتی والی محرم سے یعنے جس سے کہ حرام ہے تو اُسکو قتل کرو **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند دل سے روایت کیا اسکو براء بن عازب نے اور قرہ بن ایاس مزنی نے کہ ایک نے نکاح کیا اپنی باپ کی جورو سے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے قتل کا اور اسی حدیث پر عمل ہے نزدیک اصحاب کے یعنے شافعی کہتے ہیں جو صحبت کرے ناتی والی محرم سے تو اُسکو قتل کرنا چاہیے اور امام احمد نے کہا جسنے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جاوے اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتی والی محرم سے قتل کیا جاوے **باب** جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ باب تعزیر کے بیان میں **عن** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مارے دس کوڑے سے زیادہ کسی حد میں حدود اللہ سے **ف** اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سو خطا کی اُسمیں اور کہا روایت ہے عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت خطا ہی اور صحیح وہ ہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے کہ اُسمیں یوں ہے کہ روایت کیے عبدالرحمن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبداللہ کے ابی بردہ بن نیار سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر کثیر بن شنظیر کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے

أَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں صید کی جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ باب اس بیان میں کہ کُتّی کا کون شکار کھایا جاوے اور کون کھایا جاوے **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَرَقَ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَذَكِّ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کُتّی سکھائی ہوئی کو تو فرمایا آپ نے کھا تو اُس شکار کو کہ جسکو روک رکھا ہی تیرے لئے کہا میں نے یا رسول اللہ اگر وہ کُتّا اُس شکار کو مار ڈالی فرمایا آپنے اگرچہ مار ڈالی یعنے جب ہی کہا نا درست ہے جبتک کہ نہ شریک ہو اُس شکار کے قتل میں دوسرا کُتّا بے سکھایا ہوا کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم تیر مارتے ہیں سا تھ معراض کے فرمایا آپنے جو تیر کے نوک سے شکار پھٹ جاوے وہ کھا لے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اُسے نکھار **روایت** کی ہم سے محمد بن یحیی نے

انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان توری نے جو انہوں نے منصور سے سنی اسی روایت کی مانند مگر اسمیں یہ لفظ ہیں وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ اور سوال کیا گیا حضرت سے معراض کے بارے میں شکار کرنا اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَیْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَاَمْسَکَ عَلَیْکَ فَکُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْیٍ قَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَاِنْ غَابَ عَنْکَ یَوْمًا اَوْ یَوْمَیْنِ فَلَمْ تَجِدْ فِیْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِکَ فَاِنْ شِئْتَ فَکُلْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَاْکُلْ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْمَجُوْسِ فَاِنْ وَجَدْنَا مَعَهُمْ اٰنِیَتَهُمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ اٰنِیَتَهُمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا **ترجمہ** روایت ہے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اسپر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھی شکار کو تیرے لئے یعنے آپ کھانی مت کہا تو اسکو کھا میں نے اگرچہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے کہا میں نے ہم تیر مارنیوالی لوگ ہیں فرمایا جب پھینکے تو تیر اپنا اور یاد کرے اسپر نام اللہ کا سو اگر غائب رہے تجھ سے ایک دن یا دو دن پھر نہ پائے اسکو مگر نشان تیرا سو اگر چاہے تو کھا اور اگر چاہے تو نہ کھا میں نے کہا ہم سفر والے لوگ ہیں گذر کرتے ہیں یہود اور نصاریٰ پر سو جو ہمیں پاوے انکے برتنوں کے سوا فرمایا اگر نہ پاؤ تم انکے سوا اور برتن تو انکو دھو لو پانی سے پھر اسمیں کھاؤ اور پیو **ف** اسی باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عائذ اللہ وہ ابو ادریس خولانی ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ صَیْدِ کَلْبِ الْمَجُوْسِیِّ **باب** کلب مجوسی کے شکار کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِیْنَا عَنْ صَیْدِ کَلْبِ الْمَجُوْسِیِّ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے منع کی گئی ہم کلب مجوسی کے شکار سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار کی اور قاسم بن ابی بزہ وہ قاسم بن نافع کوفی ہیں **بَابُ** وَصَیْدِ الْبُزَاةِ **باب** باز کے شکار کے بیان میں **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْبَازِیْ فَقَالَ مَا اَمْسَکَ فَکُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کی شکار کو تو فرمایا جو روک رکھی تیرے لئے وہ کھا **ف** اسی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرنے میں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نہیں دیکھتے ہیں باز کی اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ اور مجاہد نے کہا براۃ وہ پرندہ ہی کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ اور کہا انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندہیں کہ جنسے شکار کیا جاوے اور رخصت دی ہے علما نے باز کی شکار کی اور اسمیں ہے اگر وہ کھا بھی جاوے تو بھی درست ہے اور کہا ہے کہ اسکی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنے جب چھوڑیں شکار پر تو جاوے اور بکرہ کہا ہے اسکو بعضوں نے اور اکثر فقہا نے کہا ہے اسکا شکار کھانا درست ہے اگرچہ وہ اسمیں سے کچھ کھا بھی جاوے **بَابُ** فِی الرَّجُلِ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْهُ بَابٌ یہ باب ہے اس بیان میں کہ آدمی تیر مارے شکار کو تیرا اور وہ گم ہو جاوے **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِی الصَّیْدَ فَاَجِدُ فِیْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِیْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَکَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَ فِیْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَکُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں تیسرے دن اپنا تیر فرمایا اگر تو جانے کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اسکو اور نہ دیکھے تو اسمیں اثر کسی درندے کا تو اسکی کھا لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے علما کا اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ نے ابی بشر اور عبد الملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور اسماعیل بن ابی ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے **بَابُ** فِی الرَّجُلِ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَجِدُهٗ مَیِّتًا فِی الْمَاءِ باب اسکی بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر آوے اسکو مرا ہوا پانی میں **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قَتَلَ فَکُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُکَ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپنے جب تو تیر مارے شکار کو تو یاد کر اسپر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو اسکو مرا ہوا تو کھا لے مگر یہ کہ جب پاوے تو اسی پانی میں گرا ہوا تو کہا میں نے کہ پانی نے اسکو قتل کیا یا تیرے تیر نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْکَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُعَلَّمَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَکُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِهٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ خَالَطَتْ کِلَابُنَا کِلَابًا اُخْرٰی قَالَ اِنَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِهٖ قَالَ سُفْیَانُ کُرِهَ لَهٗ اَکْلُهٗ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائی ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپنے جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اسپر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھی وہ تیرے لئے سو اگر اس کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھا لیا تو نہ کھا اسلئے کہ اسنے اپنی واسطے شکار پکڑا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بہلا دیکھئے تو اگر ملجاوے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا یعنے شکار کے مارنے میں دوسرا کتا بھی کسیکا ایسا شریک ہو جاوے کہ اسپر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا فرمایا آپنے تو نے ذکر کیا ہے نام اللہ تعالیٰ کا اپنے کتے کے چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اس شکار کا کہا نا درست نہیں کہا سفیان نے جو راوی حدیث کے ہیں اسکا کھانا نادرست نہیں **ف** اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جاوے پانی میں

ڈنڈا ہو اور بعضوں نے کہا ذبیحہ حلقوم جبکٹ جاوے اور پانی میں گر پڑے اور مرے تو اسکا کہانا درست ہے اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور اختلاف ہے علما کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کہا جاوے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کہالی تو اسکا کہانا درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علمائے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور علما نے اسکے کہانیکی اگرچہ کتا انہیں سے کہالیوے **باب** ماجاء فی صید المعراض باب معراض کے شکار کے بیان میں **عن** عدی بن حاتم قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحدہ فکل وما اصبت بعرضہ فھو وقیذ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپنے جو مارے تو اسکی نوک سے تو کہا اسکو اور جو مارے تو اسکو چوڑان سے تو وہ وقیذ ہے **روایت** کی ہمسے ابن عمر نے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے سفیان نے انہوں نے ذکریا سی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **ترجمہ** کہتے ہیں معراض کے کئی معنے ہیں بعضوں نے کہا کہ وہ ہماری لاٹھی ہے اسکے کنارے میں نوکدار لوہا لگا ہوتا ہے اسکو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اسکو مذبوحہ اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے اسکی تیزی سے نہ کٹے تو اسکو وقیذ فرمایا اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں اور ہروی نے کہا ہے کہ اسمیں کئی نسی ہیں اور یہی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اسکے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ میں موٹی ہوتی ہے جب اسکو پھینکیں تو سیدھی جاتی ہے غرض ہر نوع جو شکار کو اسکی تیزی سے مذبوح ہو جاوے اور خون بہ جاوے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے **باب** فی الذبح بالمروۃ باب پتھر سے ذبح کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبداللہ ان رجلا من قومہ اصاد ارنبا او ارنبین فذبحھما بمروۃ فتعلقھما فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فامرہ باکلھما **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک شخص نے انکی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا انکو پتھر سے اور لٹکتے آئے ان دونوں یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا آپ سے سو حکم کیا آپنے اسکے کہانیکا **ف** اسباب میں محمد بن عقبان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنیکی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کہانیمیں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور مکروہ کہا بعضوں نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبہ کا اس حدیث کے راویوں سو روایت کے داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے اور روایت کیا عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن یعلی بن صفوان سے اور محمد بن صفوان سے اور یہ صحیح ہے اور روایت کیا حجاج نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث شعبی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ اکل المصبورۃ باب اس بیان میں کہ مصبورہ کا کہانا مکروہ ہے **عن** ابی الدرداء قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل المجثمۃ وھی التی تصبر بالنبل **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کہانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسکو باندھ کر تیر مارنے کیلئے رکھا ہو **ف** اسباب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے **عن** وھب بن ابی حالد قال حدثتنی امرأۃ حبیبۃ بنت العرباض بن ساریۃ عن ابیھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر وعن لحوم الحمر الاھلیۃ وعن المجثمۃ وعن الخلیسۃ وان توطأ الحبالی حتی یضعن ما فی بطونھن قال محمد بن یحیی ھو القطع سئل ابو عاصم عن المجثمۃ فقال ان ینصب الطیر او الشیء فیرمی وسئل عن الخلیسۃ فقال الذئب او السبع یدرک الرجل فیلتھ منہ فیموت فی یدہ قبل ان یذکیھا **ترجمہ** روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا کہ روایت کی مجھسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر کے دن ہر جانور دانت والی درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور مانع ہوئے گدھوں کے گوشت سے اور منع فرمایا مجثمہ کے کہانے سے اور خلیسہ کے کہانے سے اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کیجاوے عورتوں سے جب تک کہ وہ جن لیویں جو لڑکے پیٹ میں ہے کہا محمد بن یحیی نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سے مجثمہ کی تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جاوے اور اسکو تیر مارنے لیئے اسکو نشانہ بناویں اور پوچھا اسنے کہ خلیسہ کیا ہے تو فرمایا کہ خلیسہ جانور ہے کہ جسکو بھیڑیا یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اسکو دیکھکر اس سے چھین لیوے اور وہ جانور قبل ذبح کرنے کے مر جاوے **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ شیء فیہ الروح غرضا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مقرر کیجاوے وہ چیز کہ جسمیں جان ہو نشانہ یعنے جاندار چیز کو نشانہ نہ بنایا جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی ذکوۃ الجنین باب جنین کے حلال کرنیکے بیان میں **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اسکی ماں حلال کیجاوے یعنے جب کوئی جانور حلال کیا اور اسکے پیٹ سے بچہ نکلا تو اسکو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضرور نہیں **ف** اسباب میں جابر اور ابی امامہ اور ابی الدرداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے

اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ثعلبہ سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو الودّاک کا نام جبیر بن نوف ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ کل ذی ناب و ذی مخلب باب حرمت ہر ذی ناب ذی مخلب کے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کی **روایت** کی ہے سعید بن عبد الرحمن اور کئی لوگوں نے کہ ان سب نے روایت کیے ہے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے **عن** جابر قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم خیبر الحمر الانسیۃ و لحوم البغال و کل ذی ناب من السباع و ذی مخلب من الطیر **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے جس دن خیبر فتح ہوا پالے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خچر ونکا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور ہر جنگل سے پکڑنے والا پرندوں کا **ف** اسی باب میں ابو ہریرہ اور عباس بن سارید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم کل ذی ناب من السباع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں کا مثل شیر اور کتے کی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء ما قطع من الحی فھو میتۃ باب اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جاوے وہ مردار ہے **عن** ابی واقد اللیثی قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ و ھم یجبون اسنمۃ الابل و یقطعون الیات الغنم فقال ما قطع من البھیمۃ و ھی حیۃ فھو میتۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے ہے اونٹوں کے کوہانوں کو اور دنبوں کے الیاں کاٹ لیا کرتے تھے سو فرمایا آپ نے جو کاٹا جاوے چوپائے سے اور وہ جانور زندہ ہی تو وہ کاٹا ہوا مردار ہے **روایت** کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہمیں ابو النضر نے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے اسی کے مانند ٭ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے **باب** فی الزکوٰۃ فی الحلق و اللبۃ باب اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ میں چاہیے **عن** ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الزکوٰۃ الا فی الحلق و اللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک قال احمد بن منیع قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے تو فرمایا آپ نے اگر زخمی کر دیوے تو اسکی ران میں تو بھی کفایت کرتی تجھکو کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے **ف** اسی باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور ہم نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابی العشراء سے مگر اسی باب سے اسمہ میں اختلاف ہے نام میں ابی العشراء کے سو بعضوں نے کہا ہی انکا نام اسامہ بن مالک ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن برزہ ہی اور بعضے کہتے ہیں ابن یسار اور بعضے کہتے ہیں عطارد **باب** فی قتل الوزغ باب چھپکلی کے مارنے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغۃ بالضربۃ الاولی کان لہ کذا و کذا حسنۃ و فی الضربۃ الثانیۃ کان لہ کذا و کذا حسنۃ فان قتلھا فی الضربۃ الثالثۃ کان لہ کذا و کذا حسنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل کرے ایک چھپکلی کو پہلے چوٹ میں تو ہیں اسکو اتنا ثواب پر اگر مارا اسکو دوسرے چوٹ میں تو ہوگا اسکو اتنا اتنا ثواب یعنے پہلی سے کم پر اگر مارا تیسرے چوٹ میں تو ہوگا اسکو ثواب اتنا اتنا یعنے دوسرے چوٹ سے کم **ف** اسی باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایتیں ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** فی قتل الحیات باب سانپوں کے مارنے کے بیان میں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر فانھما یلتمسان البصر و یسقطان الحبل **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جسکے پشت پر دو خط سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جسکے دم چھوٹی ہوتی ہے گویا دم کٹا ہے اسلیے کہ یہ دونوں اندھا کرتی ہیں بینائی کو اور گراتی ہیں حمل کو یعنے انکی دیکھنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہی بسبب ڈر کے جو انمیں خداوند تعالیٰ نے رکھا ہی **ف** اسی باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایتیں ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی لبابہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بعد اس فرمانکے پتے سانپوں کے مارنے سے جو گھر وغیرہ میں ہوں اور انکو خدام کہتے ہیں یعنے جنمیں رہتے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر سے وہ روایت کرتی ہیں زینب خطاب سے بھی اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی کافی ہے کہ وہ پیلا اور سفید رنگ ہوتا ہے پیٹھ پر سے اور پیٹ میں سیدھا جاتا ہی مڑتا نہیں **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لبیوتکم عمارا فحرجوا علیھن ثلثا فان بدا لکم بعد ذلک

منھن شئ فاقتلوہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے گھروں میں جو سانپ ہیں سو انکو آگاہ کرو تین بار سو اگر پھر انمیں کا کوئی نکلے تو اسکو قتل کرو **ف** ایسی ہے روایت کی سعید اللہ بن عمر نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی سعید سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث یحییٰ سے انہوں نے ابی سائب سے جو مولی ہیں ہشام بن زہرہ کی ابی سعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے **روایت** کی ہمسے یحییٰ انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے مالک نے اور یہ روایت سعید اللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے روایت کی محمد بن عمار نے اپنے متصل ہی مالک کے واسطے سے **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قال ابو لیلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظہرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا انا نسئلک بعھد نوح و بعھد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا فان عادت فاقتلوھا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا انہوں نے کہا ابو لیلی نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ظاہر ہو سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے مانگتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے تھا اور تو ہمارا ستانا چھوڑ دے دوبارہ نکلا تو اسکو قتل کرو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمنے نہیں جانتے ہم سے روایت ثابت بنانی کے سوا اسی سند سے ابن ابی لیلی کی روایت سے

باب ماجاء فی قتل الکلاب بکتوں کے مارنے کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا کل اسود بھیم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کتے ایک گروہ ہوتی اللہ کے پیدا کی ہوئے گروہوں سے تو حکم کرتا میں انکے مارڈالنے کا سو مارو ان میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو **ف** اسی معنی میں جابر اور ابن عمر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن مغفل کے حسن ہے صحیح ہے اور بعضی روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بھیم شیطان ہے اور کلب اسود بھیم وہی کالا کتا ہے کہ جسمیں کہیں سفیدی نہ ہو اور بعضے علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بھیم کے شکار کو

باب من امسک کلبا ما ینقص من اجرہ باب اس بیان میں کہ جو کتا پالے اسکے کتے کے عمل گھٹتے ہیں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا او اتخذ کلبا لیس بضار ولا کلب ماشیۃ ینقص من اجرہ کل یوم قیراط او قیراطان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پالا کتا یا کہا او سمی کو کتا سے کہ اقتنی او اتخذ کہا نہیں ہے وہ ڈرانیوالا یعنے کاٹ پھاڑ نہ جانور وں کی حفاظت کرنیوالا گیا یا جاویگا اسکی نیکی سے ثواب ہر ایک دن سے دو دو قیراط **ف** سالم بن عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہے اور معنی اسکے وہی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا او کلب زرع یعنے یا کتا کھیت کی حفاظت کرنیوالا یعنے اسکے پالنے میں بھی جائز ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ قال فقیل لابن عمر ان ابا ہریرۃ یقول او کلب زرع فقال ان ابا ہریرۃ لہ زرع **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کتوں کے مارڈالنے کا مگر شکاری کتے اور مویشی کی حفاظت کرنیوالے کتے کا کہا گیا ابن عمر سے کہ ابا ہریرہ کہتے ہیں او کلب زرع یعنے یا کھیت کی حفاظت کرنیوالے کتے کا ابن عمر نے کہا ابا ہریرہ کو کھیت ہے یعنے ابن عمر نے کہا کہ ابا ہریرہ کو کھیت ہے اسلئے ایسا کہتے ہیں او کلب ماشیۃ کے یعنے کتا کھیت کا اور اسکا مارنا ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمر نے کہ ابا ہریرہ کو کھیت ہے یعنے اسلئے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پالی کتی مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا یا کھیت کی یعنے ایسے سوا جو کتا پالی گھٹتے جاتی ہیں اسکے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ انہوں نے حضرت میمونہ کی کتی پالنے کی کہ اگر جاندار کے پاس ایک کتا بھی ہو **روایت** کی ہمسے یہ حدیث اسحق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے **عن** عبد اللہ بن مغفل قال انی لممن یرفع اغصان الشجرۃ عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب فقال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا کل اسود بھیم وما من اھل بیت یرتبطون کلبا الا نقص من عملھم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا کہ جو شاخیں اڑا رہے تھے درخت کی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپنے کہ اگر کتے ایک گروہ ہوتی سب گروہوں سے یعنے جو اللہ تعالے نے پیدا کی ہیں تو البتہ میں حکم کرتا انکے قتل کا سو قتل کرو اسمیں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھتے ہیں کتے کو مگر گھٹتے جاوینگے انکے عملوں میں سے ہر دن ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا کھریوں کی حفاظت کا یعنے تین کتے پالنا جائز ہیں باقی سب حرام ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن ہے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مغفل سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب فی الذکوۃ بالقصب وغیرہ باب بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں **عن** رافع بن خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا

غداً أو لیست معنا مدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما أنهر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوا ما لم یکن سن أو ظفر وسأحدثکم عن ذلک أما السن فعظم وأما الظفر فمدی الحبشة **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مقابلہ کرینگے ہمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنیکی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو جون بہاوے اور نام لیا جاوے اللہ تعالیٰ کا اسپر اسے کھاؤ جب تک وہ دانت اور ناخن نہو یعنے دانت اور ناخن سے ذبح نکرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تمسی اسکا حال سو دانت تو ہڈی ہے اور ناخن وہ چھری ہے حبشیوں کی **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا سفیان نے روایت کی مجھسے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا آخیں اسکا کہ روایت کی ہی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہی اور عبایہ نے سنا رافع سے اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک نہیں تجویز کرتی ہیں یہ کہ ذبح کیا جاوے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے **باب عن** رافع قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فند بعیر من ابل القوم ولم یکن معهم خیل فرماه رجل بسهم فحبسه اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لهذه البهائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل من هذا فافعلوا به هکذا **ترجمہ** روایت ہے رافع سے کہا رافع نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور اُن لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نتھے کہ اُسپر سوار ہو کر پکڑ لیویں سو مارا اُسکو ایک مرد نے ایک تیر سو روک دیا اُس اونٹ کو اللہ تعالیٰ نے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چارپایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے اُنمیں سے یعنے بھاگی اُسکے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اُسے تیر سے مارو یا جیطرح قادر ہو **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا انہیں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک اور اسی سے روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے **آخر ابواب الصید** پیا خر ہی صید کے **بابونکا ابواب الاضاحی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہ باب ہین قربانیونکی بیان مین جو وارد ہوی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

باب ما جاء فی فضل الاضحیة باب قربانی کی فضیلت کے بیان مین **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم انه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان اللہ لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بها نفسا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوستا اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آویگا قیامت کے دن اپنے سینگون اور بالون اور کھرون سمیت اور خون گرتا ہی اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت مین اس سے پہلے کہ زمین پر گرے سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے **ف** اسبابمین عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سندسی اور ابو المثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے اور روایت کی ہی اُسنی ابن ابی فدیک نے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اضحیہ کی فضیلت مین کہ اسکے کرنیوالیکو ہر بال مین ایک نیکی ہے اور بعضی روایات مین بقرو نہا ہی **باب** فی الاضحیة بکبشین باب دو مینڈھوں کی قربانی کے بیان مین **عن** انس بن مالک قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین املحین ذبحهما بیده وسمی وکبر ووضع رجله علی صفاحهما **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھون سینگ والون ابلق کی ذبح کیا انکو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنے بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور پیر رکھا اُسکے پہلو یا گلے پر وقت ذبح کے **ف** اسبابمین حضرت علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب اور ابی الدرداء اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی انه کان یضحی بکبشین احدهما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر عن نفسه فقیل له فقال امرنی به یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادعه ابدا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتی تھے دو مینڈھوں کی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگون نے اُنسے کہا کہ کیون ایسا کرتے ہین آپ تو جواب دیا انہون نے کہ حکم کیا مجھکو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا پس نہ چھوڑونگا مین اسے کبھی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور حضرت علی سے ہی بعضے اہل علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنیکی اور نہین کہا بعضون نے قربانی کرنا میت کیطرف سے اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کیطرف سے صدقہ دیوی اور قربانی نکرے اور اگر اُسکی طرف سے قربانی کی تو آپ اُسمین سے نکھاوے کچھ بھی اور صدقہ دیدے اُسکا سب گوشت وغیرہ **باب** ما یستحب من الاضاحی باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے اُسکا بیان **عن** ابی سعید الخدری

قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے نر کی کہ کہا تھا وہ سیاہی میں یعنے اُسکا مونہہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنے چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنے آنکھ کے گرداگرد سیاہی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے **باب** مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِيْ باب اس جانور کی بیان میں جسکی قربانی درست نہیں **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے مرفوع کرتی ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی نہیں کیجاوے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا اور نہ بیمار کی کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی اور نہ سوکھے دبلے کی کہ اُسکی ہڈیوں کو گودا نہ ہو **روایت** کی ہے ہمیں قربانی انہوں نے ابی زائدہ کی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور ہم نہیں جانتے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی ہے اسی حدیث کو اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کی نزدیک **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَضَاحِيْ باب اس جانور کے بیان میں جسکی قربانی مکروہ ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنے آنکھ میں کچھ نقصان نہ ہو اور حکم دیا اسکا کہ قربانی نکریں ہم اسکی جسکا کان کٹے سے کسی کا ہو اور نہ اسکی کہ جسکا کان چیرا ہوا ہو نہ شرقا ہو اور نہ خرقا **روایت** کی ہے حسن بن علی نے انہوں نے عبدالصمد بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ ہی قَالَ لِلْمُقَابَلَةِ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَثْقُوْبَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوْبَةُ یعنے کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہی کہ جسکا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو مدابرہ وہ ہے کہ کان کے جانب کچھ کٹا ہوا شرقا وہ ہے کہ جسکا کان چیرا ہوا ہو اور خرقا وہ ہے کہ جسکا کان چھدا ہو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریح بن نعمان صدائی کوفے کے رہنے والے ہیں اور شریح بن ہانی کندی یہ قبیلہ ہی کندہ کے کوفے کے رہنے والے ہیں قاضی ہیں کہتے ہیں کہ شریح ابو امیہ ہے اور شریح حشیش ہانی کے وہ ہی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہمنوں شریح جنکے تفصیل اوپر مذکور ہوئی ان سے ہیں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے **باب** فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ فِي الْاَضَاحِيْ باب اس بیان میں کہ جذع ضان کی قربانی درست ہے **عَنْ** اَبِيْ كَبَاشٍ قَالَ جَعَلْتُ غَنَمًا جَلَبًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ اَجْذَعُكُمْ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ فَاَنْتُمْ بِهٖ النَّاسَ **ترجمہ** روایت ہے ابی کباش سے کہا سودا گری کو لایا میں دنبی چیرہ مہینے کی مدینہ کو سو کھوٹی ہو گئی وہ یعنی نہ بکی سو ملاقات کی میں نے ابو ہریرہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی کیا خوب ہے قربانی جذع کی یا فرمایا نعمت ہے جذع کی یا فرمایا نعمت ہے جذع کی سو تم لوگ جلدی جلدی خرید لیتے ہو اسکو لوگ راوی کو شک ہے کہ نعم الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ یعنے دونوں کے ایک ہی ہیں **ف** اسماء بن ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے موقوف بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کی نزدیک صحابہ رضی اللہ عنہم اور غیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِيْ صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ اَوْ جَذَعِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیں انکو بکریاں کہ بانٹ دیویں اُنکو صحابہ کے سو باقی رہ گئی اُنمیں سے ایک عتود یا ایک جذعی سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا اپنے اسکی تم قربانی کرو **تفسیر** عتود اُس بکری کے بچے کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جاوے اور اکیسال اُسپر گذر جاوے اور جمع اُسکی اعتدی ہے اور جذعی جو بکری کا بچہ زیادہ اور چھ مہینے کا ہووے **ف** وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کی سوا عقبہ بن عامر کے کہا انہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اور باقی رہ گیا ایک جذعہ سو پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم اسکی قربانی کرو **روایت** کی ہے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یزید بن ہارون نے اور ابو داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے لبعجہ بن عبداللہ جو بیٹے ہیں بدر کی انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث **باب** فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْاُضْحِيَةِ باب قربانی میں شریک ہونیکی یا نہیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول خدا کے ساتھ کسی سفر میں آ گئی عید قربان تو شریک ہوئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی **ف** اسماء میں ابی ایوب اور

ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں وہ دادا سے اور حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے **عن** جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے یعنی قربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائی سات آدمیوں کی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند بکری انہوں نے ابن عباس کے حدیث **عن** عمرو قال البقرۃ عن سبعۃ قلت فان وکدت قال اضجع ولدها معها قلت لعرجاء قال اذا بلغت المنسك قلت مسنونة القرن فقال لا بأس امرنا او امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العینین والاذنین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا آپنے گائی کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا مجھ سے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنی ہو اسکے کہ قربانی کے لئے اسکو خریدا ہے تم نے کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچہ کو بھی اسکے ساتھ کہا میں نے اور عرجاء یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہونچے اسکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئی کہا اپنی کہ مناقب نہیں ہیں حکم کئے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو لینے کافی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کان کو لنکو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **عن** علی قال نهى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی باعضب القرن والاذن قال قتادۃ وذکرت ذلك لسعید بن المسیب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلك **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قربانی کریں ہم ساتھ ٹوٹی اور کان کٹے کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹا وہی ہے جو آدھی سینگ تک ہو پہونچے یا اس سے زیادہ ہو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی **باب** کا جاء ان الشاۃ الواحدۃ تجزی عن اھل البیت باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو **عن** عطاء بن یسار یقول سألت ابا ایوب کیف کانت الضحایا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان الرجل یضحی بالشاۃ عنه وعن اهل بیته فیاکلون ویطعمون حتی تباهی الناس فصارت کما تری **ترجمہ** روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھی قربانیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتا تھا اور اور لوگوں کو بھی کھلاتا تھا یہاں تک کہ فخر کرنے لگے لوگ سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی ہونے لگے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمارہ بن عبد اللہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے انہی مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل انکی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری اور فرمایا یہ اسکی طرف سے ہے جسنے قربانی نہیں کی میری امت سے اور بعض علما نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک کا اور سوا انکے اور علما کا **باب** عن جملۃ من سنهم ان رجلا سأل ابن عمر عن الاضحیۃ واجبۃ هی فقال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون فاعادها علیه فقال اتعقل ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمیع سے کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے یہ پوچھا اسنے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی واجب نہیں ہے ولیکن سنت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے کہ ثواب ہے کرنے والے کو اور ترک پر عذاب نہیں ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا **عن** ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** فی الذبح بعد الصلوۃ باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے ذبح کرنا چاہیے **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم نحر فقال لا یذبحن احدکم حتی یصلی قال فقام خالی فقال یا رسول اللہ هذا یوم اللحم فیه مکروه وانی عجلت نسیکتی لاطعم اهلی واهل داری او جیرانی قال فاعد ذبحا اخر فقال یا رسول اللہ عندی عناق لبن خیر من شاتی لحم افاذبحها قال نعم وهو خیر نسیکتك ولا تجزی جذعة بعدك **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ ذبح کرے کوئی تم میں سے جبتک عید کی نماز نہ پڑھ لی کہا ماموں میرے نے کہ کھڑے ہوئے ہمارے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لئے جلدی ذبح کر لی قربانی اپنی کہ کھاؤں اپنی گھر والوں کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسایہ کے لوگوں کو سو فرمایا حضرت نے پھیر دو اور بار ذبح کرو دوسرے قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے ایک سال سے کم کی دو دندی سو کہا کہ بہتر ہے

نزدیک گوشت کھانا نیکی ہے اور بکریوں سے یہ اسکو بہتر کہتے ہیں اپنے فرمایا ہاں وہ تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے **ف** اسحاق میں جابر اور جذب اور عویمر ابن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے ہے روایت یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی نکرے شہر کے اندر جتنک نماز عید کے نہ پڑھ لیوے امام اس مقام کا اور حضت دسی بعض علما کا دن والوں کو ذبح کرنیکی جب طلوع ہو جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہی علما کا کہ جائز نہیں جذعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ کا بچہ بکری کا قربانی میں اور نہ ہے جذعہ اگر دنبہ کا ہو **باب** فی کراھیۃ اکل لحوم الضحیۃ فوق ثلثۃ ایام باب اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکل احدکم من لحم اضحیتہ فوق ثلثۃ ایام ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا ہے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ **ف** اسحاق ابن عائشہ اور انس سے ہے روایت اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور یہ حکم یعنے منع اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ابتدا میں تھا بعد اسکے اجازت ہوئی اب جتنک چاہے گوشت کھی **باب** فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث باب تین دن سے زیادہ گوشت رکھکر کھانیکی رخصت میں **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث لیتسع ذو الطول علی من لا طول لہ فکلوا ما بدا لکم واطعموا وادخروا ترجمہ روایت ہے سلمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تمکو منع کرتا تھا قربانیوں کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ کا گوشت نہ کھاوے کہ کشادگی کریں طاقت والی لوگ بے طاقت والوں پر سو اب کہا تم جسطرح چاہو کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو **ف** اسحاق ابن مسعود اور عائشہ اور ابی عبید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کے صحابہ وغیرہم کا **عن** عابس بن ربیعۃ قال قلت لام المؤمنین ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لحوم الاضاحی قالت لا ولکن قل من کان یضحی من الناس فاحب ان یطعم من لم یکن یضحی فلقد کنا نرفع الذراع فناکلہ بعد عشرۃ ایام ترجمہ روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا میں نے ام المؤمنین سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت جمع کرنے سے تو فرمایا انہوں نے نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنیوالے لوگ کم تھے تو حضرت نے چاہا کہ انکو بھی کھلاویں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک دست کو سو کھاتے تھے ہم اسکو دس دن کے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ام المؤمنین و حضرت عائشہ بن ہبیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث انسے کئی سندوں سے مروی ہے **باب** فی الفرع والعتیرۃ باب فرع اور عتیرہ کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کان یتجونہ لھم فیذبحونہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہی یعنی اسلام میں اور فرع وہ پہلا بچہ ہی جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں اور وہ اپنے بتوں کے لئے اسکو ذبح کرتے تھی **ف** اسحاق ابن عبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھی اسکو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اسلئے کہ وہ پہلا مہینا ہے حرام کے مہینوں میں سے اور حرام کے مہینے رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور مہینے جڑ کے شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے **باب** ما جاء فی العقیقۃ باب عقیقہ کے بیان میں **عن** یوسف بن ماھک انہم دخلوا علی حفصۃ بنت عبد الرحمن فسالوھا عن العقیقۃ فاخبرتھم ان عائشۃ اخبرتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ ترجمہ روایت ہے یوسف بن ماھک سے کہ وہ آئی حفصہ عبد الرحمن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا اُنسے مسئلہ عقیقہ کا تو خبر دی اُنکو حضرت عائشہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکے کے عقیقہ میں ایک بکری **ف** اسحاق ابن علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور حفصہ بیٹی ہیں عبد الرحمن کے اور بیٹی ہیں ابو بکر صدیق کے **عن** ام کرز انہا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ واحدۃ لا یضرکم ذکرانا کن ام اناثا ترجمہ روایت ہے ام کرز سے کہ پوچھا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپ نے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تمکو نر ہو یا مادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** سلمان بن عامر الضبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ الاذی ترجمہ روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اسکے طرف سے خون یعنے جانور ذبح کرو اور دور کرو اُس سے تکلیف کی چیز کو یعنی بال مونڈو ناخن کترو **روایت** کی ہمسے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے

رہا ہے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہی **باب** الْاَذَانِ فِیْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ باب بچہ کی کانمیں اذان کہنی کے بیان میں **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ ترجمہ روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی آپنے حسن بن علی کے کانمیں جب جنمیں انکو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جسے اذان ہوتی ہی نماز کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے باب میں کئی سند وں سے کہ آپنے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکے کی طرف سے ایک بکری اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپنے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک مینڈھا اور بعضے علما کا یہی مذہب ہے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الضَّحِیَّۃِ الْکَبْشُ وَخَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر قربانی کے جانور مینڈھا ہی اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنے ایکہ ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں **باب عَنْ** مُخَنَّفِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ عَلٰی کُلِّ اَھْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَّۃٌ وَعَتِیْرَۃٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَھَا الرَّجَبِیَّۃَ ترجمہ روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا ہم کھڑے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں اوسنا میں نے کہ فرماتی تھا سب آدمیوں پر گھر والے پر ہر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہی تم جسکو عتیرہ کہا ہی عتیرہ وہ ہے جسکا نام تم رجبیہ کہتی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابن عون کی روایت سے **ترجمہ** رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھی کفار تو کسی کی تعظیم کے لئے اور اول اسلام اللہ تعالے کے لئی اور وہ ابتدای اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا **باب عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاۃٍ وَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ احْلِقِیْ رَاْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً فَوَزَنَتْہُ فَکَانَ وَزْنُہٗ دِرْھَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْھَمٍ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کا ایک بکری اور فرمایا اے فاطمہ مونڈو اسکا سر اور صدقہ دو اسکے بالوں کے برابر چاندی تو تولکر سو تولا انہوں نے بالو کو سو اسکا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اسکی کچھ متصل نہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو **باب عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِکَبْشَیْنِ فَذَبَحَھُمَا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائی دو مینڈھی پھر ذبح کیا انکو یعنے عید قربان میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰی بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی خُطْبَتَہٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِہٖ فَاُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید قربان کے دن عیدگاہ میں پھر جب پورا کر چکے حضرت خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ذبح کرتا ہوں میں اسکو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑائی والا ہی یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اسکی طرف سے جسنے قربانی نہیں کیے میرے امت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمل اسی پر ہے علما صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا انکے اور لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ سنا میں نے جابر سے **باب عَنْ** سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیی کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا اسکی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور سر اسکا مونڈا جاوے **روایت** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا اسکی طرف سے ساتویں دن اور اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اسدن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور کہ جو قربانی میں درست ہے یعنے جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اسمیں بھی ہیں **باب عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی ھِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ کرتا ہی قربانی کرنیکا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخون جبتک قربانی ذبح کرے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے کہ روایت کی ہے اسنے محمد بن عمرو بن علقمہ سے

رکھتے ہیں اور مرفوع ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتی ہیں اُم سلمہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی سوا اور سند سے اسکی مانند اور یہی قول ہے بعض علما کا اور اسی کے قائل ہے سعید بن مسیب اور اسی حدیث کی طرف گئی ہیں احمد اور اسحاق اور رخصت دی ہے بعض علما نے بال مونڈنے اور ناخون تراشنے کی اور کہا ہے انہوں نے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے حضرت عائشہ کی حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے قربانی مدینے اور سبز نہیں کرتی تھی کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے **بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب النذور والایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ماجاء فی النذور والایمان** اور قسموں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا نذر فی معصیۃ۔ باب اس بیان میں کہ نذر درست نہیں معصیت الٰہی میں **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ ولکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کی باتوں میں اور کفارہ اُسکا کفارہ ہے قسم کا **ف** اسی باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اسلئے کہ زہری کے سوا نہیں سنی یہ حدیث ابی سلمہ سے اور زہری سے مومی کہتے ہیں روایت کی انہوں نے کئی لوگوں نے انہیں میں ہیں موسی بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتی ہیں زہری سے وہ سلمان بن ارقم سے وہ یحیی ابن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن اسحاق نے حدیث تو یہی ہے یعنے یہ حدیث صحیح تر ہے **روایت** کی ہمسے ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ایوب بن سلیمان نے جو مٹی ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلمان بن بلال سے انہوں نے موسی بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لا نذر فی معصیۃ اللہ ولکفارتہ کفارۃ یمین** یعنے نذر درست نہیں ہے اللہ تعالی کی نافرمانی کی باتوں اور کفارہ اُسکا کفارہ یمین کا ہی یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح ہی ابی صفوان کی حدیث سی جو یونس سے مروی ہے اور ابو صفوان کی عبدالرحمن بن عبدالملک بن سعید اور روایت کی ہی اُنسے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑی عالم نہیں ہیں اور کہا بعض علما نے صحابہ سے نبی صلعم کی اور سوا اُنکے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اُس کام کی کہ جسمیں نافرمانی ہو اللہ تعالی کی اور کفارہ اُسکا کفارہ یمین کا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سی جو مروی ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ سے اور کہا بعض علما نے صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا اُنکے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جسمیں نافرمانی ہو اللہ تعالی کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اسکا اور یہی قول مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے وہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نذر کرے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی تو چاہئے کہ فرمانبرداری کرلی اُسکی یعنے پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالی کے نافرمانی کی تو نافرمانی نکرے اُسکی یعنے نذر پورا نکرے **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہی یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی قول ہے بعض علما صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا اُنکے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہ کہتے ہیں نافرمانی کی ہے اللہ تعالی کی اور کہتے ہیں کہ کفارہ یمین کا نہیں اگر اُس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالی کی نافرمانی کی **باب** لا نذر فیما لا یملک ابن آدم۔ باب اس بیان میں کہ نذر صحیح نہیں ہوتی اس چیز میں جسکا آدمی کے اختیار میں نہیں **عن** ثابت بن الضحاک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملک **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اُسکے اختیار میں نہیں **ف** اسی باب میں عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فی کفارۃ النذر اذا لم یسم۔ باب نذر غیر معین کے کفارہ کے بیان میں **عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ النذر اذا لم یسم کفارۃ یمین **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کفارہ اُس نذر کا کہ جسکا نام نہ لیا ہو کفارہ قسم کا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** کہتا ہے نام نہ لیا یعنے اسا ہی کہا کہ اگر یہہ مراد میسر آوے تو بجا لاوے نذر ہے **باب** فی من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا۔ باب کسی امر پر قسم کھا کر اُس سے بہتر امر تجویز کرنے کے بیان میں **عن** عبدالرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبدالرحمن لا تسأل الامارۃ فانک ان اوتیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا وانک ان اوتیتھا من غیر مسئلۃ اعنت علیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمن مت مانگ حکومت کو اسلئے کہ اگر تو نے مانگی تیرے پاس حکومت تیرے

مانگنے سے تو چپ رہا گیا تو اسی کیطرف سے تائید غیبی ہوگی اور اگر تو تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جاویگا تو اسکے اوپر یعنے خدا کیطرف سے اور جب قسم کھاوے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اسی کام کو یعنے جو بہتر ہے اور کفارہ دیدے اپنے قسم کا ف اسباسین عدی بن حاتم و ابی الدرداء و انس و عائشہ رضی اللہ عنہا و عبداللہ بن عمرو و ابی ہریرہ و ام سلمہ و ابی موسی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ۱ حدیث عبدالرحمن بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** فِی الْکَفَّارَۃِ قَبْلَ الْحِنْثِ باب یمین میں ادا کفارہ کے قبل حنث کے **عن** اَبِی هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہئے کہ کفارہ دیدے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنے جو بہتر نظر آیا ف اسباسین ام سلمہ سے بھی روایت ہے ۱ حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کردینا ہی کافی ہے اور یہی قول ہے مالک و شافعی و احمد و اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادای کفارہ قبل حنث جایز نہیں اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ اگر کفارہ دی بعد حنث کی تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دی تو بھی جایز ہے **باب** فِی الرُّخْصَۃِ فِی الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْیَمِیْنِ باب قسم میں استثنا کرنیکے بارہ میں **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَیْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھاوے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ تو اس پر حنث نہیں آتا یعنے انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اسکے خلاف میں معصیت ہو یا کفارہ آوے ف اسباسین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث عبیداللہ بن عمر و غیرہ نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنے انہی کا قول اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسیکو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے اور کہا اسمعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی نہیں اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب وغیرہم سے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ جب ملایا جاوے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اوپر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا + **عن** اَبِی هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا ف یوچہا میں نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہی خطا کی اسمعیل عبدالرزاق سے مختصر کیا اسکو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ طواف کرونگا میں آجکی رات ستر بیویوں پر یعنے جماع کرونگا اسنے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا پھر طواف کیا انہوں نے اوپر اور نہ جنی انمیں سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر فرماتے سلیمان انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اسیطرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا انمیں ستر عورتوں کا اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ کہا سلیمان بن داؤد نے میں طواف کرونگا آجکی رات سو عورتوں پر آخر حدیث تک **باب** فِی کَرَاهِیَۃِ الْحَلِفِ بِغَیْرِ اللّٰهِ باب اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاَبِیْ وَاَبِیْ فَقَالَ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِکَ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اور وہ کہتے تھے قسم ہے میرے باپ کی قسم ہے میرے باپ کی فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالی منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی کہا عمر نے قسم ہے اللہ کی یہ قسم نہ کھائی میں نے بابکی بعد اسکے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے ف اور اسباسین ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے ۱ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابوعیسی نے مطلب انکے قول کا ولا اثرا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اسلئے کہ عرب کہتے ہیں اثرہ عن غیری یعنی نقل کرتا ہوں میں اسبات کو اپنے غیر سے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَکَ عُمَرَ وَهُوَ فِیْ رَکْبٍ وَهُوَ یَحْلِفُ بِاَبِیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ فَلْیَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِیَسْکُتْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھا اور وہ قسم کھاتا تھا اپنے باپ کی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہئے کہ قسم کھاوے قسم کھانیوالا اللہ تعالی کی یا چپ رہے یعنے سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھاوے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** مَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا وَالْکَعْبَۃِ فَقَالَ

ابن عمر لا یحلف بغیر اللہ فرأیتہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد کفر او اشرک ترجمہ روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر نے سنا ایک مرد کو قسم کھاتے ہوئے کعبہ کی تو کہا ابن عمر نے قسم کھانی چاہئے واسطے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو قسم کھاوے غیر خدا کی بیشک اسنے کفر کیا یا شرک کیا ف یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمایا اگر کہا فقد کفر او اشرک تغلیظاً ہے اور حجت اسباب ابن عمر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا حضرت عمر کو قسم کھاتے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تمکو باپ دادوں کی قسم کھانے سے یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک فرمایا پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق بنیہا کیا گیا اور اسیطرح حدیث ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی تو اسکو چاہئے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ یعنے اس سے بھی ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر خدا کی قسم پر تنبیہا ہے اور اسیطرح جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ریا شرک ہی اور تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیہ مبارک کی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً اور کہا ہی کہ مراد شرک سے ریا ہی یعنی یہ بھی فرمانا تنبیہا ہے **باب** فیمن حلف بالمشی ولا یستطیع اب اسکے بیان میں جو قسم کھاوے چلنے کی اور نہ چل سکے **عن** انس قال نذرت امرأۃ ان تمشی الی بیت اللہ فسئل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال ان اللہ لغنی عن مشیہا مروہا فلترکب ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چلکر جاویگی بیت اللہ تک سو پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم اسکا فرمایا آپنی بیشک اللہ تعالیٰ بیپرواہ ہے اسکے چلنے سے حکم کردو اسکو کہ سوار ہو کر جاوے ف اسباب ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ۱۲ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیخ یہادی بین ابنیہ فقال ما بال ہذا قالوا نذر یا رسول اللہ ان یمشی قال ان اللہ لغنی عن تعذیب ہذا نفسہ قال فامرہ ان یرکب ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ گذری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بڈھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچمیں سو فرمایا آپنی کیا حال ہے اسکا کہا لوگوں نے نذر کی ہے اسنے ای رسول اللہ کی چلنی کی فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ بیپرواہ ہی اسکے عذاب کرنیسے اپنے نفس کو کہا راوی نے پھر حکم کیا اسکو کہ سوار ہو جاوے ف روایت کی ہے محمد بن مثنی نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مثل اسکے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو آخر حدیث تک یہ حدیث صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کہ جب نذر کری عورت کہ پیادہ جاوے تو چاہئے کہ سوار ہو اور ایک بکری قربانی کرے **باب** فی کراہیۃ النذور باب کراہت نذر میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نذر مت کرو واسلئے کہ نذر نہیں کام آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنے بطریق تبدیل تقدیر نذر کرنا میسر ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بخیل سے یعنی مال ف اسباب ابن عمر سے بھی روایت ہے ۱۲ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کا صحابہ و غیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو اور فرمایا عبداللہ بن مبارک نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی نے ساتھ طاعت الٰہی کے اور وفا کی وہ نذر کی تو اسے اجر ہی وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اسمیں تو وفا درست ہی نہیں **باب** فی وفاء النذر باب نذر کے پورا کرنیکے بیان میں **عن** عمر قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام فی الجاہلیۃ قال اوف بنذرک ترجمہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کرونگا میں ایام جاہلیت میں تو فرمایا آپنے پوری کرو اپنی نذر ف اسباب عبداللہ بن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ۱۲ حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئی ہیں اسی حدیث کیطرف بعضی اہل علم کہا ہے انہوں نے جب آدمی مشرف باسلام ہو اور اسپر نذر طاعت ہے یعنے ایسے کام کی نذر ہے کہ اسمیں اطاعت الٰہی ہے تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور علمائی کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزی کے اور بعضوں نے کہا اہل علم سے کہ نہیں ہے جب معتکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے یعنے اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ روزہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنیکا یعنے حکم روزہ کا نہ دیا آپنے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا **باب** کیف کان یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب اس بیان میں کہ کیسی تھی قسم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی **عن** عبداللہ قال کثیرا ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحلف بہذہ الیمین لا ومقلب القلوب ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ اکثر تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ قسم کھاتے تھے ساتھ اس قسم کے لا ومقلب القلوب یعنے قسم ہے دلونکے بدلنے والیکی یعنے اللہ تعالیٰ کی ف یہ حدیث

حسن صحیح ہے **باب** فی ثواب من اعتق رقبۃ باب غلام آزاد کرنیکے ثواب کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ منہ بکل عضو منہ عضوا من النار حتی یعتق فرجہ بفرجہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جسنے آزاد کی ایک گردن مومنہ آزاد کریگا اللہ تعالے اسکا ایک ایک عضو کو اسکے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہانتک کہ آزاد کریگا فرج اسکی عوض میں اسکی فرج کی **ف** اسباب میں عائشہ اور عمرو بن عبسہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح بھی غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں اور روایت کی ہے انسے مالک بن انس اور بہت لوگوں نے اہل علم سے **باب** فی الرجل یلطم خادمہ باب اسکے بیان میں جو طمانچہ مارے اپنے خادم کو **عن** سوید بن مقرن المزنی قال لقد رأیتنا سبع اخوۃ ما لنا خادم الا واحدۃ فلطمھا احدنا فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نعتقھا **ترجمہ** روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا میں نے اپنی کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اسکو سو حکم فرمایا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کردیں ہم اسکو **ف** اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے جسمیں ابن عبد الرحمن سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس باندی کے منہ پر **باب عن** ثابت ابن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی تو کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا اسنے کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جسنے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً کہا اسنے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو یہ کیا اسنے وہ کام تو کہا بعضوں نے کہ اسنے بہت بڑی خطا کی مگر اسپر کفارہ نہیں اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبید اور کہا بعضوں نے اصحاب ہے صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اسپر کفارہ ہے اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا **عن** عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ ان اختی نذرت ان تمشی الی البیت حافیۃ غیر مختمرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلترکب ولتختمر ولتصم ثلاثۃ ایام **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بیشک بہن نے نذر کی ہے کہ جاوے بیت اللہ تک ننگی پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالے کچھ نہیں کرتا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنے اللہ کو کیا پروا ہے بیشک سوار ہووے وہ اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھی یعنے بعوض اس نذر کے **ف** اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعضے اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کھاوے اور اپنی قسم میں کہی قسم سے لات وعزی کی پس چاہیئے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو کہے کسی شخص سے آؤ جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیئے کہ صدقہ دیوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الخیر وہ خولانی جمعے ہیں اور نام انکا عبد اللہ بن ہے اور بیٹے ہیں حبیش کے **باب** قضاء النذر عن المیت باب میت کیطرف سے قضای نذر کا بیان **عن** ابن عباس ان سعد بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ توفیت قبل ان تقضیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نذر کا کہ تھی اوپر ماں اسکی کے اور وہ وفات کر گئی تھی قبل ادا کرنیکے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کر اسکی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی فضل من اعتق باب غلام یا لونڈی آزاد کرنیکے ثواب کے بیان میں **عن** ابی امامۃ وغیرہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرئ مسلم اعتق امرأ مسلما کان فکاکہ من النار یجزی کل عضو منہ عضوا منہ وایما امرئ مسلم اعتق امرأتین مسلمتین کانتا فکاکہ من النار یجزی کل عضو منہما عضوا منہ وایما امرأۃ مسلمۃ اعتقت امرأۃ مسلمۃ کانت فکاکہا من النار یجزی کل عضو منہا عضوا منہا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپنی جو شخص آزاد کریگا ایک مسلمان کو ہوگا چھوڑا ہوا اسکا دوزخ سے فدیہ ہوجاویگا ہر عضو اس غلام کے اسکی عضو کے بدلے میں اور جو شخص مسلمان آزاد کریگا دو مسلمان عورتیں جو ہونگی وہ دونوں چھوڑا اسکی دوزخ سے فدیہ ہوجاویگا ہر عضو انکا بدلے ہر عضو اسکی اور جو عورت مسلمان آزاد کریگی ایک عورت مسلمان کو تو ہوجاویگی وہ چھوڑا اپنی اسکی دوزخ سے فدیہ ہوجاویگا ایک ایک عضو اسکا بدلے ہر عضو اسکی ایک عضو کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

وسلم یہ باب ہیں جہاد کی بیان میں جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے باب جواز ترک دعوت کے

قبل قتال کے **عن** ابی البختری قال حدثنا من جیش المسلمین کان امیرھم سلمان الفارسی حاصروا قصرا من قصور فارس فقالوا یا ابا عبد اللہ الا نشھد الیھم و ندعوفی ادعوھم کما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوھم فاتاھم سلمان فقال لھم انما انا رجل منکم فارسی ترون العرب یطیعونی فان اسلمتم علیہ مثل الذی لنا وعلیہ ما علینا کان لکم علیہ وان ابیتم الا دینکم ترکناکم علیہ واعطوا الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون قال ورطن الیھم بالفارسیۃ وانتم غیر محمودین وان ابیتم نابذناکم علی سواء قالوا ما نحن بالذی نعطی الجزیۃ ولکنا نقاتلکم فقالوا یا عبد اللہ الا نشھد الیھم قال لا قال فدعاھم ثلثۃ ایاما الی مثل ھذا ثم قال انشھدوا الیھم قال فمھدنا الیھم فقتلھم ذلک القصر ترجمہ روایت ہے ابی البختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکر سے کہ امیر اسکے سلمان فارسی تھے محاصرہ کیا ایک قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے پس کہا لوگوں نے اسی یا عبد اللہ اور یہ کہ نہیں ہی مسلمان کی کیا نہ دعوا کریں ہم انپر فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھکو میں دعوت کروں انکو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے انکی یعنی کافروں کی پس آئی انکے پاس سلمان اور کہا انسے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے عربی والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لئے ہی ہے مثل اسکے جو ہمارے لئے ہے یعنی جو حصہ غنایم اور فئی سے اور تدبیر ہے مثل اسکے کہ ہمپر ہے اور اگر انکار کیا تمنے اور نہ قبول کیا اگر دین اپنا چھوڑنا ہم کو اسی میں ہے ولیکن ہم تم سے لڑینگے یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور تمہارے بیچ میں حکم کرے اور وہ جلد حکم کرنیوالا ہے اور اگر ہم پر کہا انہوں نے ہمکو مہلت دو تین روز مثل اسکے پس مہلت دی ہم نے انکو تین روز مثل اسکے پھر حکم کیا ہم کو اور انپر کہا اور وہی نے پھر حکم کیا ہم کو اور انپر کہا اور وہی نے پھر حکم کیا ہم کو اور انپر کہا اور وہی نے پھر حکم کیا اس قلعہ کو **ف** اور اسمیں روایت ہے ابو عثمان سے مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور حدیث سلمان کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عطاء ابن سائب کے روایت سے اور سائب نے محمد بجلی سے کہنے قتادی ابو البختری نے نہیں پایا سلمان کو اسلئے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور کہتے ہیں بعض اہل علم کا بغیر ہم سے اس حدیث کی طرف اور نہیں جو ترک کیا انہوں نے کہ دعوت کیا وہی قتل قتال کے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کہ دیا انکو دعوت تو بہتر ہے اور سبب اسکے ڈر نکلا اور کہا حضرت احمد نے اس زمانہ میں دعوت کی حاجت نہیں اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں جسکے دل میں یہ کہ ضرور ہو اسکو دعوت یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اسلئے لڑتے ہیں لہذا دعوت ضرور نہیں اور کہا امام شافعی نے کہ لڑائی شروع نہ کرے مسلمان جب تک کہ دعوت نہ کرلیں مگر یہ کہ وہ خود آئیں مسلمانوں پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ یہ لوگ جنکی ہے انکو دعوت **باب**

عن عصماء المزنیۃ وکانت لھا صحبۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث جیشا او سریۃ یقول لھم اذا رأیتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا ترجمہ روایت ہے عصماء مزنیہ سے اور اسکو صحبت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی جیش کے لشکر کو یا فرماتے اسکو کہ جب تم مسجد یا سنو مؤذن کی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسیکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جو روایت ہے ابن عیینہ سے **باب** فی البیات والغارات باب شب خون مارنے کے بیان میں **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاھا لیلا وکان اذا جاء قوما بلیل لم یغر علیھم حتی یصبح فلما اصبح خرجت یھود بمساحیھم ومکاتلھم فلما رأوہ قالوا محمد واللہ محمد والخمیس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلے خیبر کیطرف پہونچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہونچتے کسی قوم پر نہ اترتے وہاں تک کہ صبح ہوتی پس جب صبح ہوئی نکلے یہود اپنے بیلچے اور ٹوکرے لیکر جب دیکھا انہوں نے آپکو کہا ہر ایک نے محمد واللہ کی قسم ہے اللہ کی ہر ایک کے محمد ساتھ لشکر کے سو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر خیبر تباہ ہوئی بیشک ہم جب اترتے ہیں کسی قوم کے پس بری ہے صبح ڈرائی گئوں کی **عن** ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ظھر علی قوم اقام بعرصتھم ثلاثا ترجمہ روایت ہے ابی طلحہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھہرتے اسکے میدان میں تین رات تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث عمل کی ہو مدینہ والوں سے جو اسکے موافق ہے جو حدیث مروی ہے صحیح اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے اونٹنی کو اور ذبح کرنے کو اور مکروہ کہا اسکو بعضوں نے اور کہا احمد نے کچھ مضائقہ نہیں جو دشمن پر رات کو اور اوجھل سے جو ہوا سے لشکر سے یعنی جو کہ لشکر کے پاس حصے ہوں اور جو اسی طرف ہو اور سر جو بیابان کی طرف ہو اور قلب جو درمیان میں ہو اور اسلئے عرب کے لشکر کو خمیس کہتے ہیں **باب** فی تحریق الدور والنخیل

باب کافروں کے گھر جلانے اور ویران کرنے کے بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وهي البويرة فانزل الله ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فبإذن الله وليخزي الفاسقين **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلا دیئے کھجور کے درخت بنی النضیر کے اور کاٹ ڈالے اور وہ جگہ بویرہ میں ہے تو اتاری اللہ تعالیٰ نے آیت کا قطعتم سے آخر تک یعنے جو کاٹ ڈالا تم نے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑا اس کو قائم اور جڑوں پر اپنے حکم سے اللہ کے اور اسلئے تا ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو **ف** اسی معنی میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے صحابہ میں سے اور غیر ان میں سے کہ یہ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں دشمنوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد اور مکروہ کہا بعضوں نے اسکو اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابو بکر بن ابی شیبہ نے درختوں کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے اور عمل کیا اسی پر مسلمانوں نے بعد انکے اور کہا شافعی نے کہ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اول کاٹنے میں دشمن کے سلطان پر اختیار ہے اسکا کہ جلائے جگہ اسکی ضرورت سے لیکن مستحب ہے وقت آگ نہ لگائی جاوے اور کہا احمد نے آگ لگانا سنت ہے جو کچھ ان سے دلیل ہوں **باب** ما جاء في الغنيمة باب غنیمت کا بیان **عن** ابی امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله فضلني على الانبياء او قال امتي على الامم واحلت لي الغنائم **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بیشک اللہ نے فضیلت دی مجھکو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو امتوں پر اور حلال کیں میرے لئے غنیمتیں **ف** اسی معنی میں عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے روایت ہے حدیث ابی امامہ کے حسن صحیح ہے اور سیار کو سیار ابو حمزہ بھی کہتے ہیں روایت کرتے ہیں اسکو سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بکر اور کئی لوگ **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی گئیں مجھکو چھ چیزیں زیادہ فضیلتیں پہلے پیغمبروں سے یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم یعنے کلمے کہ دریا گیا میں ساتھ رعب کے دشمن کے یعنے کافروں کے دلمیں میرا رعب ڈالا گیا پہلے پیغمبروں سے حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں حالانکہ نہیں حلال ہوئی تھیں کسی پیغمبر کے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنیوالی میرے لئے وقت تیمم کے پانی نہ ملنے کی جگہ میں تمام خلق کیطرف بھیجی گئی میرے ساتھ انبیاء **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے ۵ مراد جوامع الکلم سے وہ ثمین ہیں کہ جنکی لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں **باب** في سهام الخيل باب گھوڑے کے حصے کی بابت میں **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم في النفل للفرس سهمين وللرجل سهما **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دئی گھوڑے کی اور ایک حصہ دیا مرد کو جس کے ساتھ گھوڑا نہ ہو **ف** اسی معنی میں روایت ہے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن حضر سے مانند اسکے اور ہمارا مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت کرتے ہیں اسکو اور ابن ابی حدیث اور اسی کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحاق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو اسکے اور ایک سوار کا اور واسطے پیادے کے ایک حصہ **باب** ما جاء في السرايا باب لشکروں کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الصحابة اربعة وخير السرايا اربعمائة وخير الجيوش اربعة آلاف ولا يغلب اثنا عشر الفا من قلة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہیں صحابہ چار ہیں یعنے خلفائے راشدین اور بہتر ہیں لشکر جو چار سو ہوں اور بہتر فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہونگے بارہ ہزار مسلمان بسبب قلت کے **ف** یہ حدیث ہے غریب ہے نہیں مرفوع کیا اسکو کسی نے سوا جریر بن حازم کے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا یہ حدیث سلیمان بن علی نے زہری سے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** من يعطى الفيء باب اس بیان میں کہ مال غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے **عن** ابن عباس ان نجدة الحروري كتب الى ابن عباس يسأله هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فكتب اليه ابن عباس كتبت الي تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وكان يغزو بهن فيداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما كيسهم فلم يضرب لهن بسهم **ترجمہ** روایت ہے نجدہ حروری سے کہ لکھا نجدہ نے ابن عباس کو اور پوچھا کہ کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ اور حصہ لگاتے تھے انکے لئے بھی سو جواب لکھا انکیطرف ابن عباس نے کہ تو نے جو کچھ پوچھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ ایکر تو تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے تھے انکو ساتھ لیکر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں ہماری اور کچھ ملتا تھا انکو غنیمت سے لیکن حصہ نہیں کیا تھا انکے لئے کوئی حصہ **ف** اسی معنی میں ابن اوزاعی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا

نہایت جھوٹا اور اس کو بھی حصہ دینا چاہئے اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اور اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انکو نکا خیبر میں اور حصہ مقرر کیا امام نے مسلمانوں کے مرہولد کی بنی جو یہ آدمی ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے اور حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا خیبر میں اور تمسک کیا اسکے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپکے روایت کیا ہمسے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور یہ جو انہوں نے کہا یخذین من الغنیمۃ مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ دیتا تھا **باب** ھل یسہم للعبد باب غلام کے حصہ کے بیان میں **عن** عمیر مولی ابی اللحم قال شہدت خیبر مع سادتی فکلموا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلموہ انی مملوک قال فامر بی فقلدت السیف فاذا انا اجرہ فامر لی بشیء من خرثی المتاع وعرضت علیہ رقیۃ کنت ارقی بہا الجانین وامرنی بطرح بعضہا وحبس بعضہا **ترجمہ** روایت ہے عمیر مولی ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ سو انہوں نے شفاعت کی میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپنے کہ لٹکائی گئی میری تلوار اور میں اسکے کھینچتا تھا یعنی بسبب زرہ ہونے چوتھے کی اور کرتا تھا میں قامت کے پھر حکم کیا مجھکو آپنے کچھ اسباب خانگی کا یعنے مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپکی سامنے ایک مشرک میں جھاڑتا تھا اس سے دو انگور کم کیا مجھکو اسمیں سے کچھ ہور ف اور کچھ روکھا کہنا کا ف اور ہیں ابن عباس سے بہ روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں حصہ نہ دیا جاوے غلام کا ولیکن کچھ دیوے اسکو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **باب** ما جاء فی اہل الذمۃ یغزون مع المسلمین ھل یسہم لھم باب ذمی اگر شریک ہوا مسلمانوں کو انکے حصہ کے بیان میں **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی بدر حتی اذا کان بحرۃ الوبرۃ لحقہ رجل من المشرکین یذکر منہ جرأۃ ونجدۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تؤمن باللہ ورسولہ قال لا قال فارجع فلن استعین بمشرک وفی الحدیث کلام کثیر من ھذا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے بدر کی طرف اور جب پہونچے حرۃ الوبرہ میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپسے ایک مرد مشرک کو یعنے ہے کہ مشہور تھی اسکی دلیری اور شجاعت سو فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایمان لاتا ہی اللہ اور اسکے رسول پر اسنے کہا نہیں فرمایا آپنے پھر ہمارے مدد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں حصہ مذہ جاوے مشرک کو مال غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن کے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جاوے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ اور مدد دے ہمیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا ایک قوم کو جو آئے تھے بعد اسکے کہ لڑائی ہو چکی تھی اور آپکی ساتھ شریک نہ ہوئے تھے اور یہ حدیث عبد الوارث بن سعید سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب سے **عن** ابی موسیٰ قال وفدت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من الاشعریین حسبت انا اسہم لذا مع الذین افتتحوھا **ترجمہ** روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت اشعریوں کی خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے بھی آپنے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اسکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ ہے اوزاعی نے جو ایسے ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اسکا بھی حصہ لگایا جاوے **باب** ما جاء فی الانتفاع بآنیۃ المشرکین باب ظروف مشرکین کے استعمال میں **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا ونھی عن کل سبع ذی ناب **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجوس کی ہانڈیاں سے اپنے اسکی استعمال کریں یا کریں فرمایا آپنے صاف کرو اسکو دھو کر پھر پکاؤ اسمیں اور منع فرمایا ہر درندہ دانی ناب کے کھانے سے ف اور مروی ہے یہ حدیث اور سندوں سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کی یہ ابو ادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابو قلابہ کو سماع نہیں ابی ثعلبہ سے سوا اسکے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی اسمار کے ابی ثعلبہ سے **عن** ابی ادریس الخولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ قال سمعت اباثعلبۃ الخشنی یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض قوم اھل کتاب نأکل فی آنیتھم قال ان وجدتم غیر آنیتھم فلا تأکلوا فیھا فان لم تجدوا فاغسلوھا وکلوا فیھا **ترجمہ** روایت ہی ابو ادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں ابو ثعلبہ خشنی سے کہتے تھے آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتی ہیں ہم انکے برتنوں میں فرمایا آپنے اگر پاؤ تم انکے سوا اور برتن تو مت کھاؤ انکے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھو لو اسکو اور کھاؤ اسمیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی النفل باب نفل کے بیان میں + **عن** عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل فی البدأۃ الربع وفی القفول الثلث **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائی جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کی وقت میں ف اسباب ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور حسن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرسی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ سَلَبَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل میں لیا (یعنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کو دیکھا خواب میں دن احد کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہوا اسکا ابی الزناد سے اور اختلاف ہی اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہونچا ہمکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا ہو مہم جہاد میں مگر نفل دیا ہی آپنے بعض میں اور مفوض ہے رائے امام کے کہ اول آخر میں جہاد کی جیسا مناسب جانے نفل دے کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا جب نکلی جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹی تہائی بعد خمس کے تو فرمایا انہوں نے کہ کالتی ہی غنیمت سے پانچوان حصہ پہر دیتے تہی نفل باقی سے اور نہیں تجاوز کرتی تہائی اس سے لیتے تلث سے اور ابن مسیب نے کہا نفل خمس میں سے ہے اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا **مترجم** کہتا ہی نفل مال غنیمت سے اور تنفیل غنیمت میں سے کسیکو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہی امام کو جایز ہے کہ اگر مصلحت دیکھے تو کسیکو غنیمت سے زیادہ دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے ہاں اسمیں امیکا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دیجاوے یا خمس سے بالخمس خمس سے حطابی نے کہا اکثر روایات دال ہیں اسپر کہ اصل غنیمت سے ہی انتہی اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس خمس سے دیجاوے اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور نے کہا اصل غنیمت سے دیجاوے کذا فی مسک الختام اور عبادہ کی روایت میں جو ابتدای جہاد اور لوٹنا مذکور ہی مراد اس سے یہ ہی کہ جب ایک گروہ لشکر کا ابتدا کے جنگ میں دشمنوں پر جاکر لڑا اور داد شجاعت دیتا اسی آپس بیع غنیمت کا وعدہ فرماتی بطور نفل کے اور تین بیع سب لشکر پر تقسیم فرماتی اور جب لشکر مقابلہ عدو کے لوٹتا اسوقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جاکر لڑا اسکو ثلث غنیمت عنایت فرماتی اور باقی میں انہیں شریک کرتی اسلئے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہی اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کرودوبارہ دشمن پر جاکر لڑنا اسکو ثلث غنیمت عنایت فرماتی اور باقی میں انہیں شریک کرتی اسلئے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہی اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کرودوبارہ دشمن پر جاکر لڑنا اسکو ثلث غنیمت عنایت فرماتی اور باقی میں انہیں شریک کرتی اسلئے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہی اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے

باب ما جاء فی من قتل قتیلا فله سلبه **باب** اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اسکا سامان اسکیلیے **عن** ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه وفی الحدیث قصة **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اسکے لیے اسپر کوئی گواہ بھی ہے پس اسکے لیے ہی سامان اس مقتول کا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہی **روایت** کی ہے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور سابا بن عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو محمد کا نام نافع ہی مولی ابو قتادہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمای کوفہ کا امام کا لی سلب میں سے خمس کر لینے قاتل کو سلب کامل ہے اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام فرمائے میں کہدے کہ جو یہ کام کرے اسکا وہ اسکا ہی یا جو مارے کافر کو اسکے لیے ہے سامان اسکا اور امام کا یہ حکم دینا جایز ہے اور اسمیں خمس نہیں اور اسحق نے کہا سلب قاتل کا ہی ہے جبکہ یہ بات سنی جیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اسمیں سے خمس لے جیسا کہ عمر بن خطاب نے **مترجم** کہتا ہی مراد سلب سے سواری کپڑے ہتیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو اور اسمیں اختلاف ہے علما کا کہ سلب کا مستحق کون ہے امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اسکا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب کو ہے اور نہیں ہے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا جو قتل کے بلکہ وہ مجاہدوں کا حق ہے بمنزل غنیمت کے مگر یہ حاکم جیسی حکم دی کرے اسکا سو لے لی مگر یہ حکم غنیمت کے اصل میں کہا ہی کہ یہ قول موافق آلہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب میں خمس لیا جاتا ہے شافعی کے اسمیں دو قول ہیں صحیح قول انکے اصحاب کے نزدیک یہی ہے کہ خمس لیا جاتا ہے اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن جریر اور ابن منذر وغیرہ کا اور کہا اوزاعی اور اسحاق نے کہ خمس لیا جاتا ہے اور شافعی کا ایک قول ضعیف یہ ہے کہ انتہی خلاصہ فی النووی ومسک الختام **باب** فی کراهیة بیع المغانم حتی تقسم **باب** کراہت بیع مغانم میں قبل تقسیم کے **عن** ابی سعید الخدری قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن شراء المغانم حتی تقسم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خریدنے چیز کے غنیمت سے یہانتک کہ تقسیم ہو **ف** اسی طرح ابن ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور حدیث غریب ہے

باب ما جاء فی کراهیة وطی الحبالی من السبایا **باب** کراہت وطی کی حاملہ عورتوں سے جو قید میں آویں **عن** رویفع بن ثابت الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لامرئ یؤمن بالله والیوم الآخر ان یسقی ماءه زرع غیره یعنی اتیان الحبالی **ترجمہ** روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ حلال کیا جاوے قیدی عورتوں سے یہانتک کہ حیض دو جو انکے مہینو میں ہو **ف** اسی طرح رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عباس کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کیجاوے حاملہ سے جبتک وہ حیض اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہی ہے سنت کا انکو حکم ہے عدت کا کہا ابو عیسے نے روایت کی ہمسے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسے بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے **مترجم** کہتا ہی یہ حکم تو مالک کے اور غیر حاملہ اگر قید میں آوی تو بعد ایک حیض کے جماع کرے دیا نہ سنن میں مرفوعا مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن کہ جماع کرے کسی عورت قیدی سے جبتک کہ اسکو پاک نہ کرلی یعنی بعد ایک حیض کے روایت کیا اسکو احمد نے **باب** ما جاء فی طعام المشرکین **باب** طعام مشرکین کے حکم میں **عن** هشیم قال سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن طعام النصاری

فَقَالَ لَا يَطْعَمُ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ ترجمہ روایت ہے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم طعام نصاریٰ کا تو فرمایا آپ نے شک نہ ڈال تیرے سینہ میں وہ کہانا جس میں شامت کی تو نی نصرانیت کی ف یہ حدیث حسن ہے کہا محمود نے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایت کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کیا محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مُرّی بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کے **مترجم** کہتا ہی اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دار الحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کہا لیں اور اسمیں اذن امام بھی ضرور نہیں اور حلال ہیں ذبائح اہل کتاب کے اور اجماع ہے اسپر نہیں خلاف کیا اسپر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اسکی ہے خواہ وہ نام لیویں اللہ کا یا نہ لیویں اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیویں اللہ کا مگر جو ذبح کریں ہمارے یا اوپر کنیسٹ انکے کے پس وہ حرام ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علما کا انتہی قال النووی فقیر کہتا ہی جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو تعجب ہے اُن چیزوں سے کہ انکے ہاتھ سے جو بنام خدا ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں ہاں البتہ جو بنام اولیا یا بہ نیت نذر انکے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ باب کراہیت تفریق کے درمیان قیدیوں کے **عن** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالی درمیان لڑکے اور اُسکی ماں کے جدائی ڈالیگا اللہ تعالیٰ اُسکے اور اُسکے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن ف اور اسباب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا انکے مکروہ کہتی ہیں جدائی ڈالنی درمیان لڑکے اور اُسکی ماں کے قیدیوں میں اور درمیان لڑکے اور اُسکے باپ کے اور درمیان بھائیوں کے یعنے تقسیم اور بیع وغیرہ میں **باب** جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارَى وَالْفِدَاءِ باب قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں **عن** عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلَ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جبرئیل اترے مجھپر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب کو اسکار بدر کے قتل اور فدیہ میں کہ اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کیجاوینگے سال آیندہ مثل اُن اسار ہی کے کہا اُنہوں نے اختیار کیا ہمنے فدیہ لیکر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کیجاوینگے ہم میں سے اسیا میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ثوری کے نہیں پہچانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کیا ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ابو داؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد کے مشرکوں سے یعنے ایک مشرک دیکر دو مسلمان چھوڑا لئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمر ابو قلابہ کی کنیت ابو المہلب ہے اور نام اُنکا عبد الرحمن بن عمرو ہے اور اُنکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید الجرمی ہے اور عمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علما کے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور جسکو چاہے قتل کرے اور جسکو چاہے کچھ مال لیکر چھوڑ دی اور بعض علما نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا یا اور اوزاعی نے کہا خبر یہ بھی معلوم کہ یہ آیت منسوخ ہے فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً اور ناسخ اسکی آیت قتال ہے فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ روایت کیا ہے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نی کہا میں نے احمد سے جب قیدی قتل کیجاوینگے یا فدیہ دی جاوینگی فرمایا انہوں نے اگر قدرت پاوینگے کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنے فدیہ لیکر چھوڑ دیا جاوے اور اگر قتل کیجاوینگے تو اُسمیں بھی کچھ مضائقہ نہیں کہا اسحٰق نے خون بہانا ہے نزدیک ہمارے کہ یہ ہے معروف طور پر کہ اُسمیں اکثر لوگ **باب** جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ باب قتل نساء اور صبیان کی نہی میں **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی ہوئی پس بُرا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی قتل کو اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے ف اسباب میں ربیدہ اور رباح سے بھی روایت ہے اور اُنکو رباح بن ربیعہ کہتی ہیں اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شبخون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شبخون میں قتل کرنیکی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ رخصت دی ہے اُن دونوں نے شبخون میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ خَيْلَنَا أَوْ هُجْتُ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے خبر دی مجھکو صعب بن جثامہ نی کہا اُنہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بیشک گھوڑے ہمارے

نے روند ڈالا بہت سے عورتون اور لڑکون کو مشرکون کے فرمایا کہ اپنے وہ اپنے باپ اور بیٹون کے قسم سے ہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** کہتا ہی خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورتون اور بچون کو ماری اور اگر شبخون یا دہاوے مین بغیر قصد کے قتل ہوجاوین تو مضائقہ نہین آخر وہ بھی مشرکون سے ہین **باب عن** ابی ھریرۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلین من قریش فاحرقوھما بالنار ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اردنا الخروج انی کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وان النار لا یعذب بھا الا اللہ فان وجدتموھما فاقتلوھما **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ بھیجا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین سو فرمایا انہون نے اگر پاؤ تم فلانی فلانی مرد کو عورت سے تو جلا دو انکو آگ سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا مینے حکم کیا تھا تمکو کہ جلا تا تم فلانے فلانی کو آگ مین اور آگ ایسی ہے کہ نہین عذاب کرتا ساتھ اسکے مگر اللہ تعالے پس اگر پاؤ تم اُن دونون کو تو قتل کرو انکو **ف** اسامہ بن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور ذکر کیا محمد بن اسحٰق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابی ہریرہ کے ایک مرد کا اسی اسناد مین اور روایت کی کئی شخصون نے مثل روایت لیث کے اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہی **باب** کا جاء فی الغلول باب غلول کے بیان مین **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو بریء من الکبر والغلول والدین دخل الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت مین **ف** اسامہ بن روایت ہے ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الروح الجسد وھو بریء من ثلث الکبر والغلول والدین دخل الجنۃ **ھذا** قال سعید الکبر وقال ابو عوانۃ فی حدیثہ الکبر ولم یذکر فیہ عن معدان وروایۃ سعید اصح **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزون سے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت مین ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کبر کا اور ابو عوانہ نے اپنے حدیث مین لفظ کبر کا اور نہین ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کے اصح ہی **عن** عمر بن الخطاب قال قیل یا رسول اللہ ان فلانا قال استشھد قال کلا انی رأیتہ فی النار بعباءۃ قد غلھا قال قم یا عمر فناد انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ تحقیق کہ فلانا شخص شہید ہوگیا آپنے فرمایا ہرگز نہین مینے اسکو دیکھا آگ مین مینے دوزخ کے سبب ایک عبا کی کہ چرایا اسکو مال غنیمت سے پھر فرمایا آپنے کہہ دے تو اے عمر پکار دو مین کہ نہین داخل ہونگے جنت مین مگر مومن لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ترجمہ** کہتا ہے غلول خیانت کے مال مین سے کچھ چرانا ہے اور کنزوہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اسکی زکوۃ نہ دیجاوے **باب** ماجاء فی خروج النساء فی الحرب باب عورتون کے جہاد مین جانکی بیان مین **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ معھا من الانصار یسقین الماء ویداوین الجرحی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد مین ساتھ رکھتی تھے ام سلیم اور چند عورتونکو ہمراہ انصار کی کہ پلاتی تھین پانی اور علاج کرتی تھین زخمیونکا **ف** اسامہ بن ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فی قبول ھدایا المشرکین باب مشرکون کے ہدیہ قبول کرنیکے بیان مین **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کسری اھدی لہ فقبل وان الملوک اھدوا الیہ فقبل منھم **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ بھیجا کسرے نے پس قبول کیا آپنے اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے آپکو اور آپ قبول کرتی **ف** اسامہ بن جابر سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور توریٹے مین ابی فلتعۃ کی نام اُنکا سعید بن علاقہ ہے اور کنیت اُنکی ابو جہم ہے **عن** عیاض بن حمار انہ اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ھدیۃ او ناقۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمت فقال لا فقال انی نھیت عن زبد المشرکین **ترجمہ** روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ اُنہون نے ہدیہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ راوی کو شک ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسلام لایا تو کہا عیاض نے نہین فرمایا آپنے مجھ کو منع کیا گیا ہون مشرکین کے ہدیون سے یعنے اُنکی قبول سے **کہا** ابو عیسٰی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور معنی انی نھیت عن زبد المشرکین کے یہ ہین کہ منع کیا گیا ہون مشرکونکے ہدایا قبول کرنے سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے اور مذکور ہی حدیث مین کہ اسپتا اُسکی اور احتمال ہے کہ شاید پہلی قبول کرتی ہون یہ منع فرمایا اُس سے **ترجمہ** کہتا ہی عیاض کنیت اول وتصنیف تحانیہ تمیمی مجاشعی صحابی ہین کہ بعد اس قصہ کی جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے اور بصرہ مین رہی اور سنہ پچاس تک زندہ رہی خطابی نے کہا ہی شاید حدیث منسوخ ہو اسلئے کہ قبول کرنا ہدایا مشرکین کا بہت احادیث مین وارد ہوا ہے اور شاید ہدیہ عیاض کا اسلئے واپس کیا کہ انکو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے اور اگر ہدیہ دوسرا مقدس کے ہدایا آپنے قبول فرمائی ہین اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا مین اصح اور اکثر ہین انتہی ما قال فی المرقات مختصراً **باب** ماجاء فی سجدۃ الشکر باب سجدہ شکر کی بیان مین **عن** ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ امر فسر بہ فخر ساجداً **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئی خوشخبری کسی کام کی اور خوش ہوئے آپ اُس سے پس گر پڑے آپ سجدہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے روایت ہے بکار بن عبد العزیز کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا اُنہون نے سجدہ شکر کو

ترجمہ کی طرف سے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدہ شکر مشروع ہی بخلاف مالک اور ابو حنیفہ کے اور اسمیں یہی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہی سجدہ شکر میں یا نہیں تو بعضے شرط طہارت کے قائل ہیں جیسے صلوٰۃ اور بعضے عدم شرط کے جیسے کہ یہ نماز نہیں وہو الاقرب اور سفر السعادت میں ہے کہ عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ جب بنعمت تازہ یا دفع عذاب کے خبر سنتے سجدہ شکر بجالاتے انتہی فی مسک الختام **باب** ما جاء ان المرأۃ او العبد یجیر بالمسلمین **ترجمہ** عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتاخذ للقوم یعنی یجیر علی المسلمین **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کے یعنے پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلواتی ہے مسلمانوں سے **ف** اسباب ترجمہ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کی امان بھی صحیح ہے **عن** ام ھانی انہا قالت اجرت رجلین من احمائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امنا من امنت **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے انہوں نے ذکر کیا اپنی شوہر کی روایت انہوں نے کہ انہوں نے پناہ دی دو شخصوں کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی سے ہم نے امان دی جسکو تو نے امان دی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ اگر عورت نے امان دی کسی قوم کو تو یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہی انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینی کو اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے جائز کہا امان کو غلام کے اور ابو محمد مولی ابی بکر سے کہ انہوں نے سنا ابو بکر اور عمر سے کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں اور امام مالک نے انکار کیا ہی اور روایت کی انہوں نے علی ابن ابیطالب اور عبد اللہ بن عمرو سے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذمہ ہے مسلمانوں کا واحد ادنی ان کا اور مراد اسکی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جسنے امن دی مسلمانوں سے کسی شخص کو یس وہ جائز ہے اور رعایت اسکی سب پر ضروری ہی **باب** ما جاء فی الغدر **باب** بیان عہد توڑنے کے بیان میں **عن** سلیم بن عامر یقول کان بین معاویۃ وبین اھل الروم عھد وکان یسیر فی بلادھم حتی اذا انقضی امد غزاھم فجاء رجل علی فرس او علی دابۃ وھو یقول اللہ اکبر وفاء لا غدر فاذا ھو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عھد فلا یحلن عھدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیھم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس **ترجمہ** سلیم سے روایت ہے انہوں نے کہا تھا بیچ معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور اہل روم کے صلح تھی اور یہ چلتے تھے انکے شہروں میں اس ارادہ سے کہ جسوقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں انپر یس ناگہاں ایک شخص آیا گھوڑے پر یا خچر پر اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر وفا چاہیے نہ مکر و غدر یہی عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا معاویہ نے انسے اسکا سبب انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اسمیں یعنی کچھ تغیر نکرے یہانتک کہ گذر جاوے مدت اسکی یا پھینک دیوے عہد انکی طرف برابر پھر معاویہ نے لوٹا لوگوں کو کہ آتے تھے درمیان اپنے صلح نہیں تاکہ علم صلح میں دونوں برابر ہو جاویں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لیکر **ف** ترجمہ سے معلوم ہوا کہ مدت صلح کی پہلے تھی اسلئے کہ فوراً وقت تمام مدت انکو لوٹنا حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا **باب** ما جاء فی الوفاء **ترجمہ** وفا کرنے کے بیان میں **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الغادر یرفع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لئے گاڑا جاویگا ایک نیزہ قیامت کے **ف** **باب** ما جاء فی اللزوم بحکم الامیر **ترجمہ** امیر کے حکم پر لوٹنے کے **عن** **ترجمہ** **باب** ما جاء فی الرجل یحلف علی الیمین ثم یری غیرھا خیرا منھا **ترجمہ** اس شخص کے بیان میں جو قسم کھاوے پھر دیکھے اسکے سوا کسی اور چیز کو بہتر اسس

لم یسبوا ترجمہ دیا ہے ہمدانی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو انکے اگر کوئی مراد اس سے وہ ہیں کہ جنکے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے انہوں نے **عن** عطیۃ القرظی قال عرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ فکان من انبت قتل ومن لم ینبت خلی سبیلہ فکنت فیمن لم ینبت فخلی سبیلی ترجمہ دیا ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ ہم سامنے لائے گئے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دن قریظہ کی لڑائی کے تو جو تھا کہ جسکے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جاوے اور جسکے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جاوے پھر میں انمیں تھا کہ جنکے موئے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ انکے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اسکا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی الحلف اب حلف کے بیان میں **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی خطبتہ او قال حلف الجاھلیۃ فانہ لا یزیدہ یعنی الاسلام الا شدۃ ولا تحدثوا حلفا فی الاسلام ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اسلئے کہ وہ نہ بڑھاویگی یعنے اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نکرو اسلام میں **ف** اسماعیل عبدالرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اسبات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کرینگے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک کو دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپنے فرمایا جسکی قسم سابق کی ہو وہ اسکا حق ادا کرے کہ اسمیں اسلام کی مضبوطی اور نیکنامی ہے کہ اہل اسلام وفائی عہد کے ساتھ مشہور ہونگے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کیسے سنی کرے **باب** فی اخذ الجزیۃ من المجوسی باب مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں **عن** بجالۃ بن عبدۃ قال کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ عم الاحنف فجاءنا کتاب عمر انظروا مجوس من قبلکم فخذوا منھم الجزیۃ فان عبدالرحمن بن عوف اخبرنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الجزیۃ من مجوس ھجر ترجمہ دیا ہے بجالہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن معاویہ کا منازر میں کہ نام ہے ایک مقام کا یہ آیا ہے پاس خط حضرت عمر کا لکھا ہوا نے نظر اور مجوس کو جو تمہاری طرف میں پس لو انسے جزیہ اسلئے کہ عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی مجھکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** بجالۃ ان عمر کان لا یاخذ الجزیۃ من المجوس حتی اخبرہ عبدالرحمن بن عوف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الجزیۃ من مجوس ھجر وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا ترجمہ روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہانتک کہ خبر دی انکو عبدالرحمن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے اور اسحدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء ما یحل من اموال اھل الذمۃ باب ذمیوں کے اس مال سے جو حلال ہے اسکے بیان میں **عن** عقبۃ ابن عامر قال قلت یا رسول اللہ انا نمر بقوم فلا ھم یضیفوننا ولا ھم یؤدون ما لنا علیھم من الحق ولا نحن نأخذ منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابوا الا ان تأخذوا کرھا فخذوا ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم گذرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہیں جو کچھ ہمارا حق ہے انپر یعنے مہمانداری کا اور نہ ہم انسے لیتے ہیں سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم انسے زبردستی پس لیو جب بھی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتی تھی ایک قوم پر اور وہ نہ مانتے تھا ایسا کہ انکا کہ خرید لیں اسکو قیمت دیکر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں کہانیکے بیچنے سے بھی اور مدین تمکو گا زبردستی تو لیو زبردستی ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اسکے یعنی جب بیچے کوئی قوم کہانا تو زبردستی لیلیں انسے مجاہد **باب** ماجاء فی الھجرۃ ترک ہجرت کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ھجرۃ بعد الفتح ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نہیں ہجرت بعد اس فتح کے ولیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لئے کوچ کرو **ف** اسماعیل ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند **مترجم** کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح مکہ کے دار الحرب نہ رہا بلکہ دار الاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دار الحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر بلکہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اسکا قیامت تک اسلئے دور ہونے کے کفار سے اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیکاں اور تحصیل علم کے اور کبھی بسبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین الآیۃ **باب** ماجاء فی بیعۃ النبی باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں **عن** جابر بن عبداللہ فی قولہ

تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ قال جابر بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا نفر ولم نبایعہ علی الموت **ترجمہ** واسطے جابر بن عبداللہ کے تفسیر میں آیہ مذکور کے یعنے راضی ہوا اللہ تعالیٰ مومنوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے کہا جابر نے بیعت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوپر نہ بھاگنے کے نہیں بیعت کی ہمنے اوپر موت کے **ف** اسباب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ بجلی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عیسے بن یونس سے وہ روایت کرتی ہیں ہم راعی سی وہ یحیے ابن ابی کثیر سے کہا یحیے نے کہا جابر بن عبداللہ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سلمہ کا یعنے جیسا پہلی حدیث میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحیی کے **عن** یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمۃ بن الاکوع علی ای شیء بایعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قال علی الموت **ترجمہ** روایت ہے یزید بن ابی عبید سی کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع سی کس پر بیعت کی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے کہا انہوں نے اوپر موت کے **ف** یہ حدیث اس سے صحیح ہی **عن** ابن عمر قال کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فیما استطعتم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا ہے ہم بیعت کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر پس فرماتے تھے آپ ہمسے جہانتک ہو سکے تمسے یعنے اطاعت بقدر استطاعت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** جابر قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** جابر سے کہا نہیں بیعت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے موت پر بلکہ بیعت کی ہمنے اوسسے نہ بھاگنے پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں ایک قوم نے بیعت کی آپسے موت پر اور کہا تھا کہ ہم اوسکے آگے سامنے جانتک کہ قتل کیے جاویں اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگینگے **باب** فی نکث البیعۃ باب بیعت توڑنے کے بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم رجل بایع اماما فان اعطاہ وفی لہ وان لم یعطہ لم یف لہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کریگا اوسسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا انکو اور انکے لیے دکھ کے مارہی ایک وہ مرد کہ بیعت کی اوسنے امام سے پس اگر دیا امام نے اوسکو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نکی یعنی غرض اوسکی بیعت سے دنیا ہی ہے اگر ملی اطاعت کے ورنہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** کہتا ہی مصنف رحمۃ اللہ علیہ ذکر کیا میں نے اختصاراً ایک اوسکے میں سے کہ اوسکو ہے کہ اوسپر پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اوسنے مسافر کو دوسرا وہ کہ بیچے الی کسی کی ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر **باب** ما جاء فی بیعۃ العبد باب غلام کے بیعت کے بیان **عن** جابر انہ قال جاء عبد فبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یرید ان یاخذہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ولم یبایع احدا بعدہ حتی یسالہ اعبد ھو **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی اوسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اوسکا تلاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھا اوسکو پس خریدا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کالے کے بدلے اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جبتک پوچھا نہ اوس سے کہ کیا وہ غلام ہے **ف** اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہی نہیں پہچانتی ہم اوسکو مگر روایت سے ابن زبیر کے **ترجمہ** خریدا ایک اوس غلام کو بطریق تبرع تاکہ اوسکی ہجرت میں خلل نہ آوے **باب** ما جاء فی بیعۃ النساء باب عورتوں کی بیعت کے بیان **عن** امیمۃ بنت رقیقۃ تقول بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فقال لنا فیما استطعتن واطقتن قلت اللہ ورسولہ ارحم بنا یا نفسنا فقلت یا رسول اللہ ابایعنا قال سفیان یعنی صافحنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قولی لمائۃ امراۃ کقولی لامراۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی عورتوں کے سو فرمایا ہمسے اوسمیں جو تمسے ہو سکے اور جسکی تمہیں طاقت ہو کہا میں نے اللہ و رسول ہمپر زیادہ مہربان ہے ہمسے ہمارے جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیعت لیجئے ہمسے کہا سفیان نے یعنے مصافحہ کیجئے ہمسے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو یعنے قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں **ف** اسباب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اوسکو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے اور روایت کے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے مانند اوسکے **باب** فی عدۃ اصحاب بدر باب مردوں کی تعداد میں **عن** البراء قال کنا نتحدث ان اصحاب بدر کعدۃ اصحاب طالوت ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ مدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنے جنہوں نے نہر سے عبور کی تھا تین سو تیرہ آدمی **ف** اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کہ روایت کیے ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سے **باب** ما جاء فی الخمس باب خمس کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس ھل تدرون ما الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصوم رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد القیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں تمکو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید

سے انہوں نے ابی جمیر سے انہوں نے ابن عباس سے مانند اسکے **ترجمہ** کہتا ہی پانچوان حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جاوے وہ یتیمون اور مسکینون اور مسافرون پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والون پر تقسیم ہوا و قرابت والی سب پر مقدم کیے جاوین اور جو لوگ کہ انمین سے غنی ہون انکا حق اس خمس مین نہین ہے اور ذکر اللہ تعالی کا آیہ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ مین ہر گاہ سے اور حنفیہ کے نزدیک حصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد وفات کے جاتا رہا اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کرین ایک حصہ پنجمی اصلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ خلیفہ کو ملیگا اور ایک حصہ خاص ذوی القربی کا یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہون یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہین وہ غازیون پر تقسیم ہون پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنفیہ کے نزدیک دو حصہ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ اور ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحق اور ابو عبید اور ابن جریر کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور کوئی روایت عبد قیس کے وفود کی بخاری مین مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اول مین مذکور ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّهْبَةِ باب نہبہ کے حرمت مین

عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَعَجِلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُورِ وَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ **ترجمہ** روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین پس آگے بڑہ گئی جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہون نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آدمیون کے پیچھے تھے سو گذرے آپ ہانڈیون پر اور حکم کیا کہ اوندہا ڈالی گئین پھر تقسیم کی انمین سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریون کے اور روایت کے سفیان ثوری کی انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عبایہ سے انہون نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے **ف** اور نہین ذکر کیا انہون نے انکی باریکاری **روایت** کی ہمسے یہ بندار محمود نے غیر انہون نے انہون نے وکیع سے انہون نے سفیان سے اور یہ اصح ہی اور عبایہ بن رفاعہ کو سماع ہی اپنے دادا رافع بن خدیج سے ۔ اسبابین تعلیہ بن حکم اور انس اور ابی لجانہ اور ابی الدرداء اور عبد الرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہبہ کرے وہ ہم مین سے نہین **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہے روایت سے اس کے **ترجمہ** کہتا ہے نہبہ کے معنی لغت مین لوٹ لیجانا ہے اور یہان اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ باب اہلکتاب پر سلام کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدا نکرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے اور جب ملاقات ہو کسی ایک کی انمین سے راہ مین تو بقرار کرو اسکو تنگ راہ مین **ف** اسبابین ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ تم خود ابتدا نے سلام کرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہی کہا بعض اہل علم نے سبب اسکا یہ ہے کہ سلام مین ابتدا کرنا تعظیم ہے اور ہم کو ہین اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے انکے اور سیطرح جب ملے کوئی انمین کا راہ مین تو ناچار نہ خالی راہ اسکے بلکہ تنگ کرے اسکو تعظیم ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی جب سلام کرتا ہی تم مین سے کسی کو تو یہ کہتا ہی السام علیک پس جواب دو علیک **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی **ترجمہ** السام علیک کے معنی مری ہو تجھ پر یہود عداوت سے مسلمانون کو ایسا کہتے تھی حضرت نے فرمایا تم بھی وعلیک کہدیا کرو یعنی تجھی پر **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ باب مشرکون مین رہنے کی کراہت مین **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس بنا چاہی بعضی لوگون نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانون نے انکی قتل مین یہ خبر پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حکم کیا آپنے انکے لئے نصف دیت کا اور کہا آپنے مین بیزار ہون ہر اس مسلمان سے کہ رہی مشرکون کے درمیان کہا یا رسول اللہ کیون فرمایا آپنے ضرور نہی کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی ندی ایک کو آگ دوسرے کی **ترجمہ** کی ہمسے ہناد نے انہون نے عبدہ سے انہون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہون نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابی معاویہ کے اور نہین ذکر کیا انمین جریر کا اور یہ صحیح ہے اور سابعین روایت کیا ہے سمرہ سے اور اسمعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہی کہ روایت ہے اسمعیل سے انہون نے روایت کیے قیس بن ابی حازم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور نہین ذکر کیا انمین جریر کا اور روایت کیا ہمام نے حجاج بن ارطاۃ سے انہون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہون نے قیس سے انہون نے جریر سے ابی معاویہ کے حدیث کی مانند اور سنا مین نے محمد بخاری سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کیے سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مت ساتھ رہو مشرکون کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ انکے اسلوا

کو جو ہمارے ساتھ اور ہمارے ساتھ وہ شامل ہے ہی ابن حجر کی فتاوی حدیثیہ میں کہا ہی مضمون اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو دور رہنی منزل اپنی منازل مشرکین سے یعنے جو ہوا ہے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسری کی آگ نظر آوے اسلئے کہ اس صورتمیں وہ بھی انکے ساتھ معدود ہوگا اور مقرر ہو چکا ہی کہ ہجرت دار الحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان انمیں مقیم ہو تو انکی کثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا انکا قصد کرے اور انکی فرودگاہ پر پہونچ جاوی اور دیکھنا آگ کا اسکو مانع جہاد ہوسکے کہ بسبب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتی تھی پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مساکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہی اور اللہ تعالے فرماتا ہی فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ یعنے نہ بیٹھو ساتھ انکی جبتک کہ وہ مشغول ہوں اور انمیں اسلئے کہ تحقیق تم اسوقت انہی کے مثل ہو اور نسائی میں ہے لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُّشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا اَسْلَمَ اَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ (من مسک الختام مختصرا)

باب مَا جَاءَ فِي نَفْيِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ (باب جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں)

عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہتے ہے مجھ سے بیان کیا عمر بن خطاب نے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکالدونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے اور نہ چھوڑونگا میں انمیں مگر مسلمان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالے البتہ نکالدونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے پھر بعد وفات حضرت کے حضرت عمر نے انکو نکالدیا

باب مَا جَاءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (باب ترکۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَّرِثُكَ قَالَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ قَالَتْ فَمَا لِيْ لَا اَرِثُ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنِّيْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہتے ہے آئی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا کہا ابوبکر نے میرے گھر والی اور اولاد میری فرمایا حضرت فاطمہ نے پھر کیا ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنی باپ کی سو کہا ابوبکر نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی ولیکن روٹی کپڑا دونگا میں جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روٹی کپڑا دیتے تھے اور خرچ کرونگا میں اسکو جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خرچ دیتے تھے **ف** اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی صحیح ہے اس سے ہم نے کہا ہی کو صرف حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطا نے دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کیے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور مروی ہوا ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے دونوں ابو صالح اور ابو سفیان سے انہوں نے روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب کے اور داخل ہوا ان پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئی حضرت علی اور عباس تکرار کرتے ہوئے سو فرمایا حضرت عمر نے قسم دیتا ہوں تمہیں اس خدا کی جسکی حکم سے قائم ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے کہا سب حاضرین نے ہاں فرمایا حضرت عمر نے پھر جب وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوبکر نے میں خلیفہ ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر آئی تم اور یہ ابوبکر کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنی بھتیجی کے اور طلب کرنے لگا یہ میراث اپنی بی بی کی انکے باپ سے کہا ابوبکر نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑا صدقہ ہی اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچا ہے اور سیدھی راہ پر تابع حق ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انس کی روایت سے **ترجمہ** کہا ہی باقی قصہ روایت بخاری میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس سے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی ازواج کا موافق انکے لیتے تھے اور باقی سلاح اور مصالح مؤمنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکر بھی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح خرچ کرتے رہی اور میں اسیطرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق عادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کی خرچ کرنیکا وعدہ کرو اور تصرف اسکا متولی تمکو کردوں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمر نے انکو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپسمیں ان دونوں کے

تقسیم ہوجائے تو اگر ایک اپنے حصہ پر بخوبی متصرف ہو حضرت عمر نے فرمایا الا قضاء اغیر ذالک یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دونگا اگر تم دونوں اسکے تکمیل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری کا اور اسمیں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ دونوں صاحب علی اور عباس اگر جانتے تھے کہ حضرت نے فرمایا لانورث ماترکنا صدقۃ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابوبکر کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمر کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اور علی و عباس سے ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ لانورث ماترکناہ صدقۃ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمر نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسی صرف کریں وہ مال حضرت علی اور عباس کو تفویض کردیا اور انہوں نے حدیث ماترکناہ صدقۃ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر ہوگئی پھر دوبارہ وہ حضرت عمر کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود انکا اس بار آنے سے تصرف نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر تقسیم ہوجائے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے اور حضرت عمر نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور چاہا کہ کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آوے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ انہی میراث و ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بھی اسی حالت اولی پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا یہ سرسری دلیل ہے انکی رضا کی حضرت عمر کے فرمانے پر اور مندفع ہوگئے اس سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شیعہ شنیعہ کی الحمد للہ علی ذالک **باب** ماجاء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذہ لا تغزی بعد الیوم باب اس بیان میں کہ فرمایا آپنے فتح مکہ میں کہ اب جہاد نہ کیا جاویگا پھر آجکے بعد **عن** الحارث بن مالک بن برصاء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یقول لا تغزی ھذہ بعد الیوم الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے حارث بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جاویگا پھر آجکے دن سے بعد قیامت کے دن تک یعنی کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ مکہ کفار اور دارالحرب ہو **ف** اسباعین ابن عباس اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت یہ حدیث ہے صحیح ہے یعنے حدیث ذکر یا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو اسی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **باب** ماجاء فی الساعۃ التی یستحب فیھا القتال باب قتال کے مستحب وقت میں **عن** النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النھار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل وکان یقال عند ذالک تھب ریاح النصر ویدعو المؤمنون بخیر شھدہ فی صلوتھم **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح پر ہیز جاتی یہانتک کہ آفتاب بلند ہوجاتا پھر لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی پھر جاتی یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب پھر جب ڈھلتا آفتاب لڑتے عصر تک پھر ہٹ جاتی یہانتک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے اسوقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہیں ہوائیں مدد الٰہی کے اور دعا کرتے مومن اپنے نماز میں **ف** اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ اس سے زیادہ اصل ہے اور تعداد نے نہیں پایا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے روایت کی ہے حسن بن خلال نے انہوں نے عفان اور حجاج سے انہوں نے کہا روایت کیا ہے ہمیں حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کو مزکیطرف یہ ذکر کی حدیث طویل سو کہا ابوعیسی نے حافظ ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب اول نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا سے مدد اور نزول نصر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن عبداللہ بنا ہیں عبداللہ بن عبداللہ مزنی کے **باب** ماجاء فی الطیرۃ باب طیرہ کی بیان میں **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطیرۃ من الشرک وما منا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدفال عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جسکو خیال نہ آوے بدفالی کا مگر اللہ دور کردیتا ہے اسکو ساتھ توکل کے **ف** کہا ابوعیسی نے سنا میں سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب فرماتے تھے کہ میرے نزدیک وما منا سے اخیر تک قول عبداللہ بن مسعود کا ہے اور اسباعین سعد اور ابی مریم اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر سلمہ بن کہیل کے روایت سے اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال قالوا یا رسول اللہ وما الفال قال الکلمۃ الطیبۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی فال نیک فرمایا کوئی بات اچھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجتہ ان یسمع یا راشد یا نجیح **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھے جب نکلتی کسی کام کو کہ سنیں یا راشد یا نجیح **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** عدوی ایک بیماری ہے کہ دوسرے کو لگتا ہے عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کسی بیمار اونٹ کو کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آجاتا ہے تو سب کو کھجلی ہوجاتی ہے اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہندو کے حمقا چیچک کھجلی مضیہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ متبع نصاریٰ کی طرح طرح کی اغلاط میں سے ہے یہ عقیدہ باطلہ کے سبب سے ہادی ہیں ہم اور راشد اور یا آفت نجیح

مارکو پیچھا ہوا حضرت ان کو دیکھ کر نیک فال لیتے تھے اور بد فال کو شرک فرماتی تھے جیسی ہند کی جہالت عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور بلی سامنے آگئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئی اور سمجھ کہ اگر اسوقت جائینگے تو بری انجام ہوگا کہ آئینگے **باب** ماجاء فی وصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القتال باب وصیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال میں ++

عن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی جیش او صاہ فی خاصۃ نفسہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا وقال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فاذا لقیت عدوک من المشرکین فادعہم الی احدی ثلث خصال او خلال ایتہا اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ادعہم الی الاسلام والتحول من دارہم الی دار المہاجرین واخبرہم انہم ان فعلوا ذلک فان لہم ما للمہاجرین وعلیہم ما علی المہاجرین وان ابوا ان یتحولوا فاخبرہم انہم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیہم ما یجری علی الاعراب لیس لہم فی الغنیمۃ والفیء شیء الا ان یجاہدوا فان ابوا فاستعن باللہ علیہم وقاتلہم واذا حاصرت حصنا فاراد وک ان تجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فلا تجعل لہم ذمۃ اللہ ولا ذمۃ نبیہ واجعل لہم ذمتک وذمم اصحابک فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم خیر لکم من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ واذا حاصرت اہل حصن فاراد وک ان تنزلہم علی حکم اللہ فلا تنزلہم ولکن انزلہم علی حکمک فانک لا تدری اتصیب حکم اللہ فیہم ام لا او نحو ذا **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اسکے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اڑو اللہ کے راہ میں مارو اسکو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نکرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نکرو اور قتل نکرو بچوں کو پھر جب تقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ انکو تین خصلتوں کی طرف سادی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کرلینا اور باز رہنا انکے قتل اور قرع سے بلانا انکو اسلام کی طرف اور اٹھا لینا اپنی طرف اپنے گھر والوں کی گھروں کی طرف اور خبر دینی انکو کہ اگر وہ یہ کرین کہا راوی نے تو واسطے انکے جو ہی واسطے مہاجروں کے لینے حصہ مال غنیمت اور فی سے اور ہی اوپر جو ہے مہاجروں پر لینے تائید دین سے اور اگر وہ تحول سے انکار کرین بعد اسلام کے تو خبر دینی انکو کہ ہونگے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا اوپر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا انکو حصہ انکا غنیمت اور فی میں مگر یہ کہ وہ جہاد کرین ساتھ مسلمانوں کے پھر اگر وہ اسلام سے بھی انکار کرین تو مدد مانگ اللہ سے انکے ہلاک پر اور لڑنے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کرین کہ تو دی انکو ذمہ اللہ کی اور ذمہ اسکی رسول کی تو مت دی انکو ذمہ اللہ کی اور ذمہ اسکے رسول کی اور دی انکو ذمہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی اسلئے کہ اگر تم توڑو ذمہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی یعنے نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ کی اور اسکی رسول کی اور اسطرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کرین وہ کہ اتارے انکو اللہ تعالیٰ کے حکم پر ولیکن اتار انکو اپنے حکم پر اسلئے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچی تو اللہ کے حکم کو انکے باب میں یا نہیں اور اسکے مانند اور کہا حسین بن نعمان بن مقرن بھی روایت سے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے اور زیادہ کیے انہوں یہ لفظ یعنے وسط حدیث میں فان ابوا فخذ منہم الجزیۃ فان ابوا فاستعن باللہ علیہم یعنے اگر وہ انکار کرین اسلام سے تو لو انسے جزیہ اور اگر وہ انکار کرین جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے انپر یعنے اور لڑو **ترجمہ** یہ ہے خصلت سے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی بیچ اسطے حر روایت کے وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا انہوں نے جزیہ کا **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغیر الا عند صلوۃ الفجر فان سمع اذانا امسک وان لا اغار واستمع اذا سمع اذانا یوم فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال علی الفطرۃ فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال خرجت من النار **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپنے اذان ٹھہر جاتی تھے اور نہ لوٹ لیتی تھے اور کان لگاتا کہ اگر سنتا اذان تو سناکہ اکبر دکھتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر سو فرمایا آپنے ہے تو فطرت اسلام پر پھر کہا اسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا آپنے نکلا تو دوزخ کی آگ سے **ف** کہا حسن نے اور روایت کی ہمسے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

ابواب فضائل الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں فضائل جہاد میں جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب فضل الجہاد باب فضیلت جہاد میں **عن** ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ما یعدل الجہاد قال انکم لا تستطیعونہ فردوا علیہ مرتین او ثلثا کل ذلک یقول لا تستطیعونہ فقال فی الثالثۃ مثل المجاہد فی سبیل اللہ مثل الصائم القائم الذی لا یفتر من صلوۃ ولا صیام حتی یرجع المجاہد فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز برابر ہے جہاد کے یعنے ثواب اجر میں فرمایا آپنے تم طاقت نہیں رکھتے اسکی پھر دوبارہ پوچھا آپسے یا سہ بارہ ہر بار آپ فرماتے تھے تم اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو فرمایا تیسری بار میں مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند

اُس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہانتک کہ پھر مجاہد فی سبیل اللہ **ف** اسباب بن شفاء و عبداللہ بن وحشی و ابو موسیٰ و ابو سعید اور اُم مالک بقرۃ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کی کئی سند و نسی **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ للمجاهد في سبيلي هو علي ضمان ان قبضته اورثته الجنة وان رجعته رجعته باجر او غنيمة **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد ہے راہ میں اسکا ضامن ہے اگر قبض کروں میں کسی روح کو اُن میں سے تو وارث کروں اُن کو جنت کا اور اگر پھیر لاؤں اسکو یعنی اسکی روح کو تو پھیر لاؤں اسکو ساتھ اجر اور غنیمت کے **ف** یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ماجاء في فضل من مات مرابطا باب مرابط کی موت کے فضیلت کے بیان میں **عن** فضالة بن عبيد الحارثي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كل ميت يختم على عمله الا الذي مات مرابطا في سبيل الله فانه ينمو له عمله الى يوم القيمة ويامن فتنة القبر وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المجاهد من جاهد نفسه **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے حارثی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا مہر کر دیجاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنے تمام ہو جاتی ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابط اللہ کی راہ میں پس بڑھائی جاتی ہیں اُسکے لئے عمل اُسکے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے اور سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہے مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے یعنے طاعت الٰہی میں جہد کرے اپنے نفس کی برائی سے اور جہاد اکبر ہے **ف** اسباب بن حفصہ بن عاصم اور جابر سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کے حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء في فضل الصوم في سبيل الله باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت میں **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله زحزحه الله عن النار سبعين خريفا احدهما يقول سبعين والآخر يقول اربعين **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ یعنے جہاد میں دور کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک ایک راوی کہتا ہے ستر برس اور دوسرا چالیس برس یعنے عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدنی ہیں اسباب بن ابی سعید اور ابن عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **عن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يصوم عبد يوما في سبيل الله الا باعد ذلك اليوم النار عن وجهه سبعين خريفا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ اللہ کی راہ یعنی جہاد میں مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اسکی مونہہ سے ستر برس کی مسافت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی اور دوزخ کے درمیان ایک خندق جیسے آسمان و زمین **باب** ماجاء في فضل النفقة في سبيل الله باب جہاد میں خرچ کرنیکی فضیلت میں **عن** خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق نفقة في سبيل الله كتبت له سبعمائة ضعف **ترجمہ** روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خرچ کیا کچھ بقدر نفس اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اسکے لئے سات سو گنا **ف** اسباب بن ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے سفیان بن وکیع کی **باب** ماجاء في فضل الخدمة في سبيل الله باب جہاد میں خدمت کی فضیلت میں **عن** عدي بن حاتم الطائي انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الصدقة افضل قال خدمة عبد في سبيل الله او ظل فسطاط او طروقة فحل في سبيل الله **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے کہ انہوں نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کونسا صدقہ افضل ہے کہا فرمایا خدمت غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں **ف** اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً اور خلاف کیا گیا زید بن ابی انیسہ نے بعض اسناد میں اس حدیث کے اور روایت کیا ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل صدقہ خیمہ کا سایہ ہے اللہ کی راہ میں اور دینا خادم کا بھی اللہ کی راہ میں یا دینا جوان اونٹنی کا بھی اللہ کی راہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور وہ صحیح تر ہے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے **باب** ماجاء في من جهز غازيا باب غازی کا سامان تیار کرنیکی فضیلت میں **عن** زيد بن خالد الجهني عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا ومن خلف غازيا في اهله فقد غزى **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو تیار کر دی غازی کے لیے ہتیار وغیرہ وہ اللہ کی راہ میں اُسنے جہاد کیا اور جو خلیفہ ہوا غازی کا اُسکے گھر والوں میں یعنی خبر گیری انکی کرتا رہا اُسنے بھی جہاد کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند و نسی سو اسکی روایت کی ہے سہیل بن عمر نے انہوں نے

فضالہ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عطا سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جہاد کی راہ میں غازی کی اللہ کی راہ میں یا غازیہ ہوا اسکے گھر والوں میں اسکے جہاد کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمیں محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحیی ابن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اسنے جہاد کیا **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہمیں محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطا سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ماجہ کی قدم گرد آلود ہونے جہاد میں کی فضیلت کے بیان میں **عن** يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَقِيَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا ملے مجھکو عباد بن رفاعہ راہ میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو سو کہا بیشک تمہاری یہ قدم میں اللہ کی راہ میں ہے میں نے ابا عبس کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں اسکی دونوں قدم آگ پر حرام ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور ابو عبس کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہے اور اسباعین روایت ہے ابی بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی روایت کیے انہوں نے ولید بن مسلم اور یحیی بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور یزید بن ابی مریم کوفی ہیں انکے باپ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں اور نام انکے بابا مالک بن ربیعہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللهِ باب جہاد کے غبار کے فضیلت کی بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ کے یہانتک کہ لوٹ جاوے دودھ تھن میں اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور محمد بن عبدالرحمن مولی بنی آل طلحہ ہیں کہے **باب** مَا جَاءَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ باب اسکی بیان میں جو بوڑھا ہوا اللہ کی راہ میں **عن** سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبَ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط ہمدانی نے کہا ای کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بچو زیادت و نقصان سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو بوڑھا ہوا اسلام میں اسکے لئے ایک نور ہوگا قیامت کے دن **ف** اسباعین فضالہ ابن عبید اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے اسیطرح روایت کیے اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سے روایت سالم بن ابی الجعد اور نہ داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے اکثر اس اسناد میں اور کہی کعب بن مرہ کو مورق کعب بہزی بھی کہتی ہیں اور مشہور صحابی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مورق کعب بہزی ہیں اور روایت کیے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **عن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید کے **باب** مَا جَاءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ کہ جو کوئی کی فضیلت میں ہے جہاد **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم میں ایک آدمی کے لئے اجر ہے اور ایک آدمی کے لئے ستر ہے اور ایک آدمی پر وزر ہے غذا لینے عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہی کہ لیا اسکو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اسکو اسی واسطے سو وہ اسکے لئے اجر ہی نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں [illegible] **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے ہیں مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سمان سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے **مترجم** کہتا ہے [illegible] اور مصنف نے یہاں مختصر کیا ہے پہلا امین کا جو سبب ہے پردہ پوشی اپنے اسکے عیب ہانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اسکو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اسکی سوار سے [illegible] **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللهِ باب اسکی بیان میں جو جہاد کی **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ قَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو

بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَاْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اَهْلَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے داخل کریگا ہے ایک تیر مین تین شخصونکو جنت مین بنانیوالا اُسکا کہ نواچنے والا اُسکے بنانیمین اور خیر اور تیر پھینکنی والا اور اُٹھانیوالا پھر فرمایا تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے مجھکو نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اُسکا کمان سے اور ادب سکھانا اُسکا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اُسکا اپنی جورو سے پس یہ تینون حق مین داخل ہین ف روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنھون نے یزید بن ہارون سے اُنھون نے ہشام سے اُنھون نے یحیی ابن ابی کثیر سے اُنھون نے ابی سلام سے اُنھون نے عبداللہ بن لہیعہ سے اُنھون نے عقبہ بن عامر سے اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اسباب مین کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے عَنْ اَبِی نَجِیحٍ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عَدْلُ مُحَرَّرٍ ترجمہ روایت ہے ابی نجیح سلمی سے کہا اُنھون نے سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے مارا ایک تیر کی راہ مین پس اُسکو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنیکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبداللہ بن ارزق وہ عبداللہ بن زید ہی **باب** مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْحَرَسِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ باب جہاد مین پہرہ دینے کی فضیلت مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنھون نے سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے دو آنکھین کبھی نہ لگیگی انکو آگ ایک آنکھ کہ روئی ہے اللہ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اُسنے پہرہ دیتے ہوئی اللہ کی راہ مین ف اسباب عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت شعیب بن زریق کے **باب** مَا جَاءَ فِیْ ثَوَابِ الشَّهِيْدِ باب شہید کے ثواب مین عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِیْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ ترجمہ روایت ہے کعب بن مالک سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح شہدا کی سبز جرثومون کے اندر ہے جو اُنکی جاتی ہین جنت کے یا درختون مین جنت کے یہان تک کہ پھر اُنکو پھیر دیگا اللہ تعالے اُنکے بدنون کی طرف روز قیامت مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کئے ہمسے اوّل تین شخص جو جنت مین سب سے پہلے جانیوالے ہین ایک شہید دوسرا پرہیزگار نیوالا حرام سے بچنے والا اشتباہ سے تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالایا اللہ کی اور خدمتگار ہی اپنے مولون کے ف یہ حدیث حسن ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّيْنَ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا اللہ کی راہ مین کفارہ ہوجاتا ہی ہر گناہ کا کہا جبرئیل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر قرض کا ف اسباب مین کعب بن عجرہ اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی غریب ہے نہین پہچانتے ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا اُنھون نے اسکو اور کہا لیث نے ابو عیسے کی گمان کرتا ہون مین کہ محمد بن اسمعیل نے ارادہ کیا ہے اُس حدیث کا جو روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے روایت کرتی ہین اُس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کی مگر شہید یعنی بسبب اُس کرامت کے کہ دیکھتا ہی وہ شہادت مین عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدَ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہین کہ مرے اور اللہ کی نزدیک اُسکی کچھ بھلائی ہو پھر دوست رکھے کہ لوٹے دنیا کی طرف اگرچہ ملے اُسکی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اُسمین مگر شہید کہ دوست رکھتا ہی لوٹنا دنیا مین بسبب اُس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہی پس وہ دوست رکھتا ہی کہ کوئی دنیا مین اور مارا جاوے دوبارہ ف یہ حدیث صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ باب شہدا کی بزرگی حوالہ کے نزدیک ہے اسکے بیان مین عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِیْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِیْ قَلَنْسُوَةُ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِی الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِی الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِی الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے فرماتی تھی کہ سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی شہید چار مین پہلا وہ مرد مومن اچھی ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا پہانتک

کہ قتل کیا ایسا پس وہ ایسا بلند درجے کا نہایت ہے کہ اگر کوئی اسکی طرف انکھیں اٹھا کے دیکھے تو اسکی روشنی اسکی آنکھوں کو اچک لے جائے اور بلند کیا آپنے سر اپنا یہانتک کہ اگر گری ٹوپی اسکی روای کہتا ہی نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر کی اگری یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مرد مومن اچھی ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا کہ ماری گئی جلد اسکے ساتھ کلائنڈ اللہ کی جلد سے آیا اوپر تیر زہر بھی سو ڈالا اسکو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ مرد کہ ملا اسنے نیک عمل اور بدملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہانتک کہ قتل کیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مرد مومن کہ اسراف کیا اسنے اپنی جان پر یعنے بہت گناہگار تھا ملا دشمن سے پھر تصدیق کی یہانتک کہ قتل کیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عطا بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہتا تھا کہ روایت کی سعید بن ابی ہلال نے یہ حدیث عطا بن دینار سے انہوں نے ابو خیر مولی عقبہ سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابی یزید کا اور کہا عطا بن دینار نے کہ نہیں جانتا میں کہ سنا ابو خیر سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہتا تھا کہ روایت کی سعید بن ابی ہلال نے یہ حدیث عطا بن دینار سے انہوں نے ابو خیر مولی عقبہ سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابی یزید کا اور کہا عطا بن دینار نے کہ نہیں جانتا میں کہ سنا ابو خیر سے **مترجم** ملا ایک مرد مشرک کا مٹھے دار اور بڑے جثہ کا یعنے بڑا کہ ہے کہ مال اسکا اور کٹڑے ہوئے ہیں روئیں اسکے مارے خوف کے اور تیر بیچے یعنے اسکا مارنیوالا معلوم نہیں اور نہ حاصل تقسیم کیے کہ مجاہد یا نوشتہ شمار سے اور وہ دوسرا اول میں ہے یا متقی غیر شہوی سے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شہوی سے غیر متقی پھر اگر ملیں دونوں اسمیں سے تو درجہ بدرجہ ہیں جو چاہے ہر جہ

باب ماجاء فی غزو البحر باب دریا کے جہاد کے بیان میں **عن** انس انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ وجعلت تفلی رأسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعا لہا ثم وضع رأسہ فنام ثم استیقظ وہو یضحک فقلت لہ ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما قال فی الاول قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام البحر فی زمن معاویۃ بن ابی سفیان فصرعت عن دابتہا حین خرجت من البحر فہلکت **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی انکو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور لگی کرنے سر آپکو اور خوابیں دیکھنے لگیں آپکے سر مبارک کے پس سو گئے آنحضرت اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا ام حرام نے یا چھا یں کس لیے ہنسا یا آپکو اے رسول اللہ کے فرمایا آپنے چند لوگ میری امت سے پیش کیے میرے سامنے لائی گئی یعنے خواب میں کہ جہاد کرنیوالی ہیں اللہ کے راہ میں سوار ہیں ہیچ دریا کے یعنے جہاز پر بادشاہ ہیں اوپر تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے کہ کردیوے اللہ تعالے مجھے انمیں پس دعا کی آپنے انکے لیے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسی پھر کہا میں نے ہنسا یا آپکو اے رسول اللہ کے کہا چند لوگ میری امت سے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کرتی ہیں وہ اللہ کی راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلے بار یعنے تشبیہ دی انکو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالے سے کہ اللہ تعالے مجھے بھی انمیں کردے فرمایا آپنے تم پہلے گروہ میں ہو پھر سوار ہوئیں ام حرام دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پس گریکر مریں اپنے جانور سے جبکہ نکلیں دریا سے اور شہید ہوگئیں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان نہیں ہیں ام سلیم کے اور خالہ ہیں انس بن مالک کے **باب** ماجاء من یقاتل ریاء او للدنیا ہل یأثم جو لڑے دنیا کے لیے اور ریا کے لیے اسکے لیے گناہ ہے یا نہیں **عن** ابی موسی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یقاتل شجاعۃ ویقاتل حمیۃ ویقاتل ریاء فای ذلک فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا پوچھے گئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اس مرد سے کہ لڑتا ہی واسطے اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کی سو کون انمیں کا اللہ کے راہ میں فرمایا آپنے جو لڑے خاص اسلیے کہ ہو جاوے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے **ف** ریا بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کرے پھر جسکی ہجرت ہو واسطے اللہ کے اور اسکے رسول کے پس ہجرت اسکی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اسکے کے اور جسکی ہجرت ہو واسطے دنیا کی کہ لیوے اسکو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اسکی اسیکے لیے ہے جسکے لئے ہجرت کی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی امام نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے یحیی بن سعید کے **باب** ماجاء فی الغدوۃ والروحۃ فی سبیل اللہ

باب جہاد میں صبح و شام چلنے کی فضیلت میں **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولقاب

قَوْسِ اَحَدِکُمْ اَوْ مَوْضِعُ یَدِہٖ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَھُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَاْسِھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کے راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسمیں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہہ جنت کی بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسمیں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں سے نکل آوے طرف زمین کے تو چمک جاوے جو کچھہ ہے آسمان اور زمین کے درمیان اور بھر جاوے خوشبو سے اور اوڑھنی جو اُسکے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسکے اندر ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا انہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھہ اُسکے اندر ہے اور جگہہ ایک کوڑا کے برابر جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھہ اُسمیں ہے ف اسامیں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کے راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو اُسکے اندر ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حازم جنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کوفی ہیں اور نام اُنکا سلمان ہے اور سہل بن سعد مدنی ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِیْہِ عُیَیْنَۃٌ مِّنْ مَّآءٍ عَذْبَۃٍ فَاَعْجَبَتْہُ لِطِیْبِھَا فَقَالَ لَوْ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ ھٰذَا الشِّعْبِ لَنْ اَفْعَلَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ سَبْعِیْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَیُدْخِلَکُمُ الْجَنَّۃَ اُغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا گذرے ایک مرد اصحاب سے صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی کہ اُسمیں ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا سو بہت پسند آیا اُنکو یہ ٹکڑا کے سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نکروں گا ایسا جبتک پوچھہ لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپنے تو فرمایا آپنے منکر یعنے اعتزال و خلوت نفس سے اسلئے کہ ایسا کرنا تمہارا ایکدم کا کھڑا ہونا تمہارے اللہ کی راہ میں افضل ہے اُسکی نماز پڑھنے سی اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے تم کہ بخشدے تمکو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں جہاد کرو اللہ کے راہ میں جو لڑا اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو گئی اُسکے لیے جنت ف یہ حدیث حسن ہے **بَابُ مَا جَآءَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ** باب اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِکٌ بِعَنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ فِیْھَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُّسْاَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دوں تمکو بہترین مردم کے بہترین مرد وہ ہے کہ پکڑے ہے لگام گھوڑے اپنے اللہ کی راہ میں کیا خبر دوں تمکو اُسکی جو درجہ میں مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لیکر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کی جو اُسکے کیا خبر دوں تمکو بدترین مردم کی بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مرسل ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ مَا جَآءَ فِیْمَنْ سَاَلَ الشَّھَادَۃَ** باب اس بیان میں جو شہادت مانگے عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اَجْرَ الشَّھِیْدِ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مانگا اللہ تعالیٰ سے قتل ہونا اُسکی راہ میں سچے دل سے دیگا اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب شہید کا ف یہ حدیث حسن صحیح ہے عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الشَّھَادَۃَ مِنْ قَلْبِہٖ صَادِقًا بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ ترجمہ روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہونچاوے گا اُسکو اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہیدوں کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر عبدالرحمن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمن بن شریح سے اور عبدالرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہیں اور اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر سے بھی روایت ہے **بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُجَاھِدِ وَالْمُکَاتَبِ وَالنَّاکِحِ وَعَوْنِ اللّٰہِ اِیَّاھُمْ** باب مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر مدد الٰہی کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمُ الْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر واجب فضل کے حق سے اُنکی مدد کرنا مجاہد اللہ کے راہ میں اور مکاتب کہ ادا کرنا چاہتا ہے زر کتابت کا اور نکاح کرنیوالا کہ چاہتا ہے پرہیزگاری ف یہ حدیث حسن ہے عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَۃٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ نُکِبَ نَکْبَۃً فَاِنَّھَا تَجِیْءُ یَوْمَ

القیمۃ کاغزر ما کانت لونہا الزعفران وریحہا کالمسک ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان راہ خدا کی اہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوئی اسکے لئے جنت اور جسکو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کہائی پس وہ آویگا قیامت کے دن بڑے بڑے زخم لیکر جیسا دنیا میں تہا رنگ اسکا زعفران کا سا اور خوشبو اسکی مشک کے سی ہوگی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی فضل من یکلم فی سبیل اللہ باب زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ اللون لون الدم والریح ریح المسک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہی جو زخمی ہوا اسکی راہ میں مگر آویگا قیامت کے دن رنگ اسکا ہوگا خون سا اور خوشبو مشک کی سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء ای الاعمال افضل باب اس بیان میں کہ کونسا عمل افضل ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل واو ای الاعمال افضل خبرنی فقال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ای شیء قال الجہاد سنام العمل قیل ثم ای شیء یا رسول اللہ قال ثم حج مبرور **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کونسا عمل افضل ہے کونسا عمل ہے فرمایا اپنی ایمان لانا اللہ اور رسول پر پوچھا پہر کونسا فرمایا جہاد کو ہان ہے تمیوں کا پوچھا پہر کونسا یا رسول اللہ فرمایا حج مقبول **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابوہریرہ کے **عن** ابی موسی الاشعری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف فقال رجل من القوم رثۃ الہیئۃ انت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ قال نعم قال فرجع الی اصحابہ قال اقرأ علیکم السلام وکسر جفن سیفہ فضرب بہ حتی قتل **ترجمہ** روایت ہے ابی موسے اشعری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جنت کے دروازی تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تہا تمنے سنا ہی یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں کہا اوسنے پہر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنے تلوار کا پہر مارا اوس سے کافر کو یہانتک کہ قتل ہوا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر جعفر بن سلیمان کے روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابی بکر بن ابی موسے کا نام احمد بن حنبل بصری عامر کہا **باب** ماجاء ای الناس افضل باب اس بیان میں کہ کونسا آدمی افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال رجل یجاہد فی سبیل اللہ قال ثم من قال مؤمن فی شعب من الشعاب یتقی ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے اللہ کے راہ میں پوچھا پہر کون کہا مومن کہ جو کسی گہاٹی میں ہو گہاٹیوں سے کہ ڈرتا ہو اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** **عن** المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشہید عند اللہ ست خصال یغفر لہ فی اول دفعۃ ویری مقعدہ من الجنۃ ویجار من عذاب القبر ویامن من الفزع الاکبر ویوضع علی راسہ تاج الوقار الیاقوتۃ منہا خیر من الدنیا وما فیہا ویزوج اثنتین وسبعین زوجۃ من الحور العین وتشفع فی سبعین من اقاربہ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید کے لئے اللہ تعالے کے نزدیک چھہ باتیں ہیں بخشی جاتے ہیں اسکے گناہ پہلی ہی خون گرنے میں یعنے اسکے بدن سے اور دکہائی جاتی ہے ٹہکانا اسکی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بیخوف رہتا ہی فزع اکبر سے اور رکہا جاتا ہے اسکی سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اسکا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچہ اسمیں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہی بہتر بیبیوں سے آنکہ والیوں گوریوں سے اور شفاعت قبول کیجاتی ہے اسکی ستر قرابت والوں میں **ف** یہ حدیث غریب ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اہل الجنۃ یسرہ ان یرجع الی الدنیا غیر الشہید فانہ یحب ان یرجع الی الدنیا فیقول حتی اقتل عشر مرات فی سبیل اللہ مما یری من الکرامۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکہتا ہی کہ لوٹے طرف دنیا کے اور کہتا ہے یہانتک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالے کی راہ میں بسبب اسکے کہ دیکہتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی ہے اللہ تعالے نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے معنی میں **عن** سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا والروحۃ یروحہا العبد فی سبیل اللہ والغدوۃ خیر من الدنیا وما علیہا وموضع سوط احدکم فی الجنۃ خیر من الدنیا وما علیہا **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثغور اسلام پر گہوڑے باندہنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایکدن اللہ کے راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اسپر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا سیر

دنیا سے بہتر ہے اور اُس میں جو مرد ہے اور ایک کوڑے کی جگہہ تمہارے ایک کے جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو مرد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** محمد بن المنکدر قال مر سلمان الفارسی ببشر جمیل بن السمط وھو فی مرابطہ وقد شق علیہ وعلی اصحابہ فقال الا احدثک یا ابن السمط بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ افضل ورمضان قال خیر من صیام شھر وقیامہ ومن مات فیہ وقی فتنۃ القبر ونمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گذرے سلمان فارسی بشر جمیل پر اور وہ تھا بنی مرابط میں تھی اور بار گذرا تھا اُن پر اور اُنکے ساتھ والوں پر یعنے مرابط میں رہنا سو کہا سلمان فارسی نے کیا نہ بیان کروں تجھ سے ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا بشر جمیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پہرا آمد نکا اللہ کے راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا تھا بہتر ہے رمضان سے روزہ رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اُسی حالت میں بچایا جاویگا قبر کے فتنہ سے اور بڑہایا جاویگا اُسکے عمل قیامت کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بغیر اثر من جھاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملیگا وہ اُس سے اور اُسمیں ایک سوراخ ہوگا یعنے نقصان دین میں **ف** یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسمٰعیل بن رافع سے روایت کرتی ہیں اور اسمٰعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے سنا میں نے محمد بخاری سے وہ کہتے تھے کہ اسمٰعیل ثقہ ہیں متقارب الحدیث اور مروی ہوئے ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان فارسی کے حدیث کی اسناد متصل نہیں محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب بن موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرجیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ابی صالح مولی عثمان بن عفان قال سمعت عثمان وھو علی المنبر یقول انی کنتم حدثتکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کراھیۃ نفر فلم اعنی ثم بدا لی ان احدثکموہ لیختار امرء لنفسہ ما بدا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ من المنازل **ترجمہ** روایت ہے ابی صالح سے جو مولیٰ ہیں عثمان بن عفان کے کہا سنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے لیتے خطبہ پڑہتے تھے وہ کہتا تھا تجھ سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلیے چھپایا تھا کہ تم جہاد میں جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سو کہا میں نے کہ میں بیان کردوں تجھ سے اور آدمی کرلے اپنے واسطے وہی جو اُسکے سمجھ میں آوے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دنیا اور ہزار دنیا میں جیسے مکانوں میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے کہا محمد نے ابو صالح مولی عثمان کا نام نہیں جانتے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یجد الشھید من مس القتل الا کما یجد احدکم من مس القرصۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہو ایک تم میں سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین وأثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم تھراق فی سبیل اللہ واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پیارا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے اور قطرہ خون کا جو اللہ کے راہ میں بہے اور پیارا اثر وہ ہے کہ اللہ کی راہ میں لگے جیسے چوٹ یا زخم وغیرہ اور دوسرا اثر جو پہونچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنیمیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

ابواب الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں جہاد میں جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی اھل العذر فی القعود یہ باب ہے اس بیان میں کہ عذر والے کو جہاد سے بیٹھہ رہنے کی رخصت ہے

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ائتونی بالکتف واللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلف ظھرہ فقال ھل لی رخصۃ فانزلت غیر اولی الضرر **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھو یا لا یستوی الآیۃ اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرت کے سو وہ بولے کہ ہے میرے لئے رخصت پس اُتری یہ لفظ غیر اولی الضرر **ف** اس باب میں ابن عباس اور جابر اور زید بن ثابت سے بھی روایتیں ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کی اور روایت کرتی ہیں ابی اسحٰق سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحٰق سے یہ حدیث **مترجم** پوری آیت یہ ہے لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ یعنے برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جنکو مذر کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنی مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنیوالوں کو اپنے مال اور جان سے اُنپر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں **ف** جب یہ آیت اُتری غیر اولی الضرر کا لفظ نہ تھا عمرو بن ام مکتوم نے آنحضرت سے پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہیں تب یہ لفظ بھی اُترا اور اُسمیں رخصت مذکور ہوئی **باب** ما جاء فیمن خرج الی الغزو وترک ابویہ یہ باب اُسکی بیان میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جاوے

عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاذنہ فی الجہاد فقال ا حی والداک قال نعم قال ففیہما فجاہد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایکدن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپنے کیا تیرے ماں باپ ہیں کہا ہاں فرمایا آپنے پس اُنہیں کی خدمت میں کوشش کر **ف** اسباہیں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمی مکی ہیں اور نام اُنکا سائب بن فروخ ہے **باب** ما جاء فی الرجل یبعث سریۃ وحدہ باب ایکدکو بطور سریہ بھیجنے کے بیانمیں **عن** الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج فی قولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قال عبد اللہ بن حذافۃ بن قیس بن عدی السہمی بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ اخبرنیہ یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس **ترجمہ** روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا اُنہوں نے کہ کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیہ کو کہ کہا عبد اللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا اُنکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اکیلا بطور سریہ کے خبر دی اسکی اُنکو یعلے بن مسلم نے اُنہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اور سریہ وہ جھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جاوی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن جریج کی **باب** ما جاء فی کراہیۃ ان یسافر الرجل وحدہ باب اکیلی سفر کرنیکی کراہت میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان الناس یعلمون ما اعلم من الوحدۃ ما سار راکب باللیل یعنی وحدہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتی جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ رکب **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اُنکے دادا سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار یعنے رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہی **ف** حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتی ہیں ہم اسکو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹی ہیں محمد بن زید بن عبد اللہ ابن عمر کے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی الکذب والخدیعۃ فی الحرب باب لڑائی میں جھوٹ مکر کی رخصت میں **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں فریب جائز ہے **ف** اسباہیں علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے سب روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کم غزی باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عدد غزوات میں **عن** ابی اسحٰق قال جنب زید بن ارقم فقیل لہ کم غزی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تسع عشرۃ فقلت کم غزوت انت معہ قال سبع عشرۃ قلت وایتہن کان اول قال ذات العشیر او العسیر **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا تھا میں نے زید بن ارقم کے کہ کتنے جہاد کئے تھے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنیس ۱۹ میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں غزوہ کی کہا سترہ ۱۷ میں کہا پہلا کونسا تھا کون غزوہ تھا فرمایا اُنہوں نے ذات العشیر یا ذات العسیر راوی کو شک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی الصف والتعبیۃ عند القتال باب صف بندی اور ترتیب لشکر کے بیانمیں **عن** عبد الرحمن بن عوف قال عبانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببدر لیلا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا اُنہوں نے ٹھہرا کر دیا ہمکو اپنے اپنے مقامات مناسب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں رات سے **ف** اسباہیں ابی ایوب سے ہے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور یوحیا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے یعنی اس حدیث کا تو نہ پہچانا اُنہوں نے اسکو اور کہا محمد بن اسحٰق کو سماع ہی عکرمہ سے اور جبکہ دیکھا میں نے اُنکو تو وہ جیسا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو بہر ضعیف کہنے لگے اُنکو **باب** ما جاء فی الدعاء عند القتال باب لڑائی کے وقت دعا کی بیانمیں **عن** ابن ابی اوفی قال سمعتہ یقول یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی الاحزاب فقال اللہم منزل الکتاب سریع الحساب اہزم الاحزاب وزلزلہم **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور بد دعا کرتے تھے کفار و لشکر پر ان لفظوں سے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ اُتارنیوالی کتاب کے جلد کرنیوالی حساب کے شکست دیدی ان لشکروں کو اور پیر ہلا دیدی اُنکی **ف** اسباہیں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی الالویۃ باب لشکر کے نیزوں کے بیانمیں **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ ولواءہ ابیض **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اور نیزہ آپکا سفید تھا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یحیی بن آدم کے وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور یوحیا میں نے محمد سے یہ حدیث سوسنجانی اُنہوں نے مگر روایت سے یحیی بن آدم کی کہ وہ روایت کرتی ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت سے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابی زبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ داخل ہوئے آپ مکہ میں اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا کہا محمد نے اور وہ بھی حدیث ہے اور دُھن ایک بطن ہے بجایہ کے قبیلہ سے اور عمار دہنی بیٹے ہیں معاویہ دہنی کے اور کنیت اُنکی ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے **باب** فی الرایات باب لشکر کے جھنڈے کے بیانمیں **عن** یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال یعنی محمد بن القاسم

اِلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُہٗ عَنْ رَایَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَۃً مِّنْ نَمِرَۃٍ **ترجمہ** روایت ہے یونس بن عبید سے جو سنے ہیں محمد بن القاسم کی کہا بھیجا مجھکو محمد بن القاسم نے براء بن عازب کیطرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا براد نی سیاہ تھا پھریرا اُسکا چوکور ایک چادر خطوں والی سی **ف** اسباب میں علی اور حارث بن حسان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابی زائدہ کی اور ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے اور روایت کیا ہے اُسکی عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ رَایَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُہٗ اَبْیَضُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور لوا آپکا سفید **ترجم** رایت نشان ہے لشکر کا اور لوا اُس اُلم الحرب کہتے ہیں کہ فوج اُسکے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لوا سی ہوتا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباس کی روایت سے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الشِّعَارِ باب دل کے بیان میں **عَنِ** الْمُھَلَّبِ بْنِ اَبِیْ صُفْرَۃَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ بُلِّیْتُمُ الْعَدُوَّ فَقُوْلُوْا حم لَا یُنْصَرُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے اُنہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اگر آجاوے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پرول تمہارا حم لا ینصرون **ف** اسباب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور اسی سے روایت کیا ہے بعضوں نے ابی بحر سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے اُسنے اسطرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَۃِ سَیْفِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شمشیر کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَیْفِیْ عَلٰی سَیْفِ سَمُرَۃَ وَزَعَمَ سَمُرَۃُ اَنَّہٗ صَنَعَ سَیْفَہٗ عَلٰی سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ حَنَفِیًّا **ترجمہ** روایت ہے ابن سیرین سے کہا اُنہوں نے بنائی میں نے اپنے تلوار سمرہ کی تلوار پر اور زعم کیا سمرہ نے اپنے تلوار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تلوار پر اور تھی تلوار آپکی نبی حنیف میں سے کہ ایک قبیلہ ہے عرب میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہا حافظہ کیطرف سے

بَابُ فِی الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ باب لڑائی میں افطار کی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّھْرَانِ فَاَدْنَانَا لِلْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ الظہران میں جس سال کہ فتح ہوا اور خبر دی ہمکو آپنے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَۃَ یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا کَانَ مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا سوار ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر کہ اُسی مندوب کہتے تھے یہ کہا ہم نے کوئی گھبراہٹ نہیں کی جیسا گھبراہٹ اور پایا ہم نے اُسکو سُبکرو مانند دریا کے **ف** اسباب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا کہ اُسے مندوب کہتے تھے پھر نہ دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اُس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ فِی الْاِسْتِقَامَۃِ عِنْدَ الْقِتَالِ باب لڑائی کے وقت ثابت قدمی کے بیان میں **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قِیْلَ لَہٗ رَجَلْتُمْ وَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا عُمَارَۃَ قَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ وَلّٰی سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْھُمْ ھَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِہٖ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُسنے ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اے ابا عمارہ کہا اُنہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا اُنسے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تھے اور ابو سفیان اُسکی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہکر فرماتے تھے انا النبی سے آخر تک یعنے میں نبی ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبد المطلب کا **ف** اسباب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو برابر اشارہ کرتے تھے اُنہوں نے جب پیٹھ موڑی تو صحابہ کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ٹھکر پھر حضرت سے آملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے اُنکے اس پھرنے پلٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاِنَّ الْفِئَتَیْنِ لَمُوَلِّیَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِائَۃُ رَجُلٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا ہے ہمنے اپنے تئیں یعنے اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَیْلَۃً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

علی فرس لہا یقال لھ عُرْی وھو متقلد سیفہ فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدتہ بحرا یعنی الفرس **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین مردم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک رات گھبرائے اہل مدینہ یعنی کسی دشمن کے خبر سنکر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پہر ملی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے ایک گھوڑی پر ابو طلحہ کی ننگی پیٹھ اور گلے میں تلوار لٹکاتے تھے آپ نے تلوار کو اور فرماتی تھی لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اسکو حال میں مانند دریا کے پایا میں نے گھوڑے کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یہ کمال شجاعت تھی انکی کہ اکیلے آپ جا طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑی پر سوار ہو کر سب سے اول چلی گئے اور لوگ مدینہ کی جب شہر پہر کے اُسکا قصد کیا آپ نے اٹھ آئی اور انکی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت ڈریل تھا انکی برکت سے بحر دیکھا سمان اور یہ انکا معجزہ تھا **باب** ماجاء فی السیوف وحلیتھا باب تلوار کی زینت کے بیان میں **عن** مزیدۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذھب وفضۃ قال طالب فسالتہ عن الفضۃ فقال کانت قبیعۃ السیف فضۃ **ترجمہ** روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی دن یعنے مکہ میں اور انکی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے کہ قبیعہ انکی تلوار کی چاندی کی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو عیسی کہتا ہے ہم نے قتادہ ہی کی روایت سے اور روایت کیے بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور روایت کیے سعید بن ابی الحسن نے کہا قبیعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تلوار کی چاندی سے **مترجم** قبیعہ ٹوپی ہی قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتیار کی جائز ہی ہوئی **باب** ماجاء فی الدرع باب زرہ کے بیان میں **عن** الزبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعان یوم احد فنھض الی الصخرۃ فلم یستطع فاقعد طلحۃ تحتہ فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی الصخرۃ فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہ احد کے دن سو چڑھنے لگی پتھر پر پس چڑھ سکے پر بیٹھ گئے طلحہ انکے نیچے اور چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سیدھے ہو گئی آپ پتھر پر پھر سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لئے یعنے جنت یا شفاعت **ف** اسماعیل بن امیہ اور سالم بن یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتی ہم اسکو مگر محمد بن اسحق کی روایت سے **باب** ماجاء فی المغفر باب خود کی بیان میں **عن** انس بن مالک قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح وعلی راسہ المغفر فقیل لہ ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ قال اقتلوہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی سال مدینہ میں اور انکی سر پر خود تھا سو کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردہ میں فرمایا آپ نے قتل کرو اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم کسی شخص کی روایت سے مگر اسی حدیث سوا مالک کے کہ انہوں نے روایت کیے زہری سے **باب** ماجاء فی فضل الخیل باب گھوڑوں کی فضیلت میں **عن** عروۃ البارقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ الاجر والمغنم **ترجمہ** عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک اور غنیمت **ف** اسماعیل بن ابی خالد اور ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی حدیث حسن ہے صحیح اور عروہ بیٹھی ہیں ابی الجعد کی کنیت ہیں کہا امام احمد بن حنبل نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد اور اجر کیا قیامت تک باقی ہے **مترجم** گھوڑوں سے بڑی تائید ہی مجاہدین کو اللہ تعالے والعاد یات میں انکی قسم کھائی ہی اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا انکی ہی پیشانی میں معلق ہے **باب** مایستحب من الخیل باب بہتر گھوڑوں کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شیبان کی روایت سے **مترجم** اشقر وہ گھوڑا ہی کہ جسمین سرخی صاف ہو اور اسکے ایال اور دم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دم سیاہ ہو تو وہ کمیت ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل الادھم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادھم فکمیت علی ھذہ الشیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر گھوڑے میں سیاہ رنگ ہیں جنکی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پانچ کلیاں سفید ہوں چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہوں تو کمیت ایسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دم اور ایال اُسکے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہو **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحیی بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حمید سے مانند اسی روایت کے معنوی میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** ماکرہ من الخیل باب بری قسم کے گھوڑوں میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الشکال فی الخیل **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ کہتے تھے شکال کو گھوڑوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہ حدیث شعبہ نے عبد اللہ سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے اور ابو زرعہ بصری ہیں عمرو بن جریر کے نام انکا ہرم **روایت** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرتا تو مجھ سے حدیث شیبان

کراوی زعمہ سے اسلئے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے اُسے کئی برس بعد وہی حدیث تو پھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسی قوی محافظہ تھی **باب** ماجاء فی الرھان

باب گھوڑدوڑ کی شرط کی یا نہیں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجری المضمر من الحفیاء الی ثنیۃ الوداع وبینھما ستۃ امیال واجری غیر المضمر من ثنیۃ الوداع الی مسجد بنی زریق وبینھما میل وکنت فیمن اجری فوثب بی فرسی جدارا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر دوڑائی حفیہ سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے انکو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ ہے اور ابن عمر کہتے ہیں میں بھی انمیں تھا جنہوں نے گھوڑی دوڑائے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لیکر **ف** اسماعیل ابی ہریرہ اور جابر اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا سبق الا فی نصل او خف او حافر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ گھوڑ میں **متجم** مضمر وہ گھوڑی ہیں جنکو اضمار سے طیار کیا ہو اور اضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑیکو خوب دانہ چارہ دیکر فربہ کرنا بعد تبدیل دانہ چارہ کا کہ لاغر ہو جاوے اور قوت پیدا ہو جاوے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو دینے جو سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جاوے اُسکو ملی اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یؤدی الحمر علی الخیل

باب گھوڑی پر گدھی چھوڑنیکی کراہیت میں **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ وان لا نرکی حمارا علی فرس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہتی ہو تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بندہ مامور کسی چیز میں خاص کیا ہمکو اور لوگوں سے مگر تین چیز میں حکم کیا ہمکو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نہ کھاویں اور گھوڑے پر گدھا نہ چھوڑیں **ف** اسماعیل حضرت علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ثوری نے منصور سے یہ حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن علی بن عباس سے انہوں نے روایت کیا ابن عباس سے اور سماعیل نے محمدی کہتے ہے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہی اور وہم کیا ہی اسمیں ثوری نے اور صحیح ہی جو روایت کی اسمٰعیل بن علیہ نے اور عبد الوارث بن سعید نے ابی جہنم سے انہوں نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے **متجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوے شیعہ کا باطل ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرماتی اور وضو پورا کرنا اگرچہ سبکو ضرور ہے مگر اہل بیت کو پر ضرور اور گدھے پر اگر گھوڑے پر چھوڑنے سے تو گھوڑ دوڑ کی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی **باب** ماجاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین باب فقرائی مومنین سے دعائے خیر چاہنے کا بیان **عن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابغونی فی ضعفائکم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈھو مجھکو اپنے ضعیفوں میں اسلئے کہ تمکو رزق ملتا ہی اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں تمہارے یعنے اُنپر رحم کرنیکے سبب سے تمکو برکت اور فتح ہوتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الاجراس علی الخیل باب گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانیکے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملئکۃ رفقۃ فیھا کلب ولا جرس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتے فرشتے اُن رفیقوں کے جنمیں کتا ہو اور گھنٹی ہو **ف** اسماعیل عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **متجم** بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور اُنکو خبر نہ ہو اُسوقت گھنٹی یا گھنگرو محل مقصد ہوتی ہیں یہ بھی کمی صبر کرامت کے ہی اور اسکے اور بھی کچھ حکمت ہوگی واللہ اعلم **باب** من یستعمل علی الحرب باب جنگ کا امیر مقرر کرنیمیں **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشین وامر علی احدھما علی بن ابیطالب وعلی الاخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبثنی بہ فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرء الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ما ترى في رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما رأيت ذلك عرفت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غضب فقلت أعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله وإنما أنا رسول فسكت **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا دو لشکر نکلوا دیا ہر ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد بن الولید کو اور فرمایا کہ جب لڑائی ہو تو علی امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علی نے ایک قلعہ اور اُسمیں سے ایک لونڈی برگزیدہ بھیجا ہمیں ساتھ خالد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جنکی کہانی اُسمیں حضرت علی کی سو آیا میں حضرت پاس اور پڑھا آپنے خط سو بدلگیا آپکا رنگ مبارک نبی غضب کے سبب پھر فرمایا کیا دیکھتا ہی تو اُس شخص میں کہ دوست رکھتا ہی اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے غصے سے اور اُسکے رسول کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانیوالا ہوں پس چپ ہو رہے آپ **ف** اسماعیل ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اس روایت سے اور معنی اس حدیث کے خلخوزی ہے **باب** کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ **باب** ہر ایک حاکم باب الہم کے مسئول ہونیکی یا نہیں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامیر الذی علی الناس راع ومسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عنھم والمرأۃ راعیۃ فی بیت بعلھا وھی مسئولۃ عنہ والعبد

راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونیوالا ہے اسکی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونیوالا ہے اپنی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اپنے گھر والوں کے اور اس سے پوچھا ہونیوالا ہے انکی اور عورت چرانیوالی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور اسسے پوچھی جائیگی اور غلام چرانیوالا ہے اپنے آقا کے مال کو اور اس سے پوچھا جائیگا آگاہ ہو تحقیق کہ ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اسکی رعیت سے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی موسی سے ہے روایت حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی موسی کی غیر محفوظ ہے اور حدیث انس کے غیر محفوظ اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی محمد نے کہ اس روایت کے محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے یزید بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحق بن ابراہیم نصر نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا اپنے شک اور تردد کے ابی موسی اور ابی ہریرہ اسی حال کا کہ حسکو روایت کیا اسنے سفیان سے محمد سے کہتے ہے یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے اور روایت کرنے میں اپنے باپ سے **باب** ماجاء فی طاعۃ الامام اطاعت امام کے بیان میں **عن** ام الحصین الاحمسیۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وعلیہ برد قد القی طرفہ من تحت ابطہ فالتوی وانا انظر الی عضلۃ عضدہ ترتج سمعتہ یقول یا ایھا الناس اتقوا اللہ وان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا لہ واطیعوا ما اقام لکم کتاب اللہ **ترجمہ** روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اوپر اسپر ایک چادر تھی کہ اسنے اپنے بغل کے نیچے سے ڈالی تھی کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی انکی بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتے تھے میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیو ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جائے تم پر ایک غلام حبشی جو ہوئی کان یا ناک کٹا تو سنو اسکی بات اور انکو اسکا حکم جبتک قائم کرے تمہارے لئے کتاب اللہ کی یعنے موافق قرآن کے حکم دے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث کئی وجہوں سے ام حصین سے **باب** ماجاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق باب اس بیان میں کہ معصیت خالق میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع علیہ ولا طاعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بات سننا اور حکم ماننا مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا ناپسند جبتک کہ حکم نہ کیا جائے ساتھ معصیت کے پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے پھر نہ سننا اور اطاعت ضرور نہیں **ف** اسباب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے ہے روایت حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی النھی عن التحریش بین البھائم والوسم فی الوجہ وضرب الوجہ جانوروں کے لڑانے اور موذیہ پر داغ دینے کی ممانعت میں **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے لڑانے سے **روایت** کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپنے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبی کی روایت سے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسند کیا اسکے اور اسمیں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکرش بن ذویب سے بھی روایت ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوسم فی الوجہ والضرب **ترجمہ** روایت ہے جابر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا موذیہ پر داغ دینے اور مارنے سے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی حد بلوغ الرجل ومتی یفرض لہ باب حصہ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے بیان میں **عن** ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش وانا ابن اربع عشرۃ فلم یقبلنی ثم عرضت علیہ من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرۃ فقبلنی قال نافع فحدثت ھذا الحدیث عمر بن عبد العزیز فقال ھذا فاصل بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ خمس عشرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ سامنے لائی مجھے حضرت کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھکو پھر سامنے لائی مجھے سال آیندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھکو یعنے جہاد کے لئے اور مال غنیمت دینے کو کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کے آگے سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹی بڑی کے بیچ لکھ بھیجا انہوں نے کہ حصہ دو غنیمت سے اسکو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ سے مانند اسی روایت کے معنے میں مگر اسمیں ہے کہا عمر بن عبد العزیز نے کہا ھذا حد فاصل بین الذریۃ والمقاتلۃ یعنے یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنیوالوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اسمیں کتاب حصہ غنیمت کا حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے **باب** ماجاء فیمن یستشھد وعلیہ دین باب شہید کے قرض کے بیان میں **عن** ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیھم وذکر لھم ان الجھاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ **ترجمہ** راوی سے ابو قتادہ ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے اور یہ کہا یعنے خطبہ پڑھنے یہ نصیحت کی اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اسنی یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اگر قتل ہونگا اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں اگر قتل ہو تو اللہ کے راہ میں اور تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا پیچھے ہٹنے والا نہ ہو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تو نے کہا اُسنے خبر دیجئی مجھکو اگر قتل ہونگا میں اللہ کے راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ ہو پیچھے ہٹنے والا بخشی جائینگے تیرے سب گناہ مگر قرض خبر دی مجھکو جبرئیل نے **ف** اسبابین انس اور محمد بن حجش اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور روایت کی یحیی بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اسکے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی ہریرہ سے

باب ماجاء فی دفن الشہداء باب شہیدوں کی دفن کے بیان میں **عن** ہشام بن عامر قال شکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجراحات یوم احد فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرھم قرانا فمات ابی فقبر مع رجلین **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کیگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگی زخموں کی اُحد کے دن اور فرمایا آپنے کھودو یعنی قبریں اور وسیع کرو اور اچھی بناؤ اور دفن کرو دو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو بعضے قرآن زیادہ ہو پھر وفات پائی میرے والد نے پھر میں آگے کیا انکو دو شخصوں کے **ف** اسبابین جناب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابو الدماء سے کہ نام انکا قرفہ بن حبیش تھا

باب ماجاء فی المشورۃ باب مشورہ کے بیان میں **عن** عبد اللہ قال لما کان یوم بدر وجیء بالاسارٰی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتم تقولون فی ھؤلاء الاسارٰی وذکر قصۃ طویلۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کیا کہتے ہو تم اوں قیدیوں کے بابین اور ذکر کیا قصہ طویل **ف** اسبابین عمر اور ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہ سے یہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبید کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اصحاب سے رسول اللہ سے **ترجمہ** خلاصہ قصہ عبد اللہ بن مسعود مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور حضرت نے اصحاب سے مشورہ لیا بولے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قوم اپنے اقارب ہے پس رکھو اور نرم دلی کرو انپر اور فدیہ لو کہ ہمارے قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ انہوں نے جھٹلایا آپکو اور نکالا آپکو اگے کیجئے انکو کہ گردن ماریں ہم انکی اور حکم دیجئی حضرت علی کو کہ گردن مارین بنی عقیل کی اور حمزہ کو حکم دیجئی کہ میں اپنے فلانی عزیز کی گردن ماروں اسلئے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک جنگل ہے لکڑی کا دیکھئے اسمیں اتار کر آگ لگا دیجئے پھر جب اسنے کہا قطع رحم کیا تو نے عرض حضرت چپ ہی اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے حضرت کسکی عرض قبول کرین فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہی بعضی لوگوں کو یہانتک کہ دودھ سے زیادہ نرم ہو جاتے ہیں بعضی لوگ یہانتک کہ سخت تر ہی پتھر سے اور ہو جاتے ہیں بعضے ایسے کہ مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم اور مثل اسکے ای عمر مانند نوح کے ہی کہ کہا انہوں نے رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور مانند موسیٰ علیہا السلام کے کہ کہا انہوں نے ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلوبھم الایہ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتفل تم مثل پس چھوڑ دیا نہیں سے کسیکو مگر فدیہ یا مار دینا گردن کے عبد اللہ بن مسعود نے مگر سہیل بن بیضا کی گردن یا رسول اللہ اسلئے کہ میں نے سنا اسکو ذکر کرتا تھا اسلام کا سو چپ ہو رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہانتک کہ حضرت نے فرمایا مگر سہیل بن بیضا یعنے اسکے مستثنی ہونیکو قبول فرمایا کہا ابن عباس نے کہ عمر بن خطاب نے کہ پسند کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رائے ابو بکر کی اور نہ پسند کی رائے میری جب دوسرا دن ہوا اور میں آیا تو دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کو کہ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجئی مجھکو اپنے رونیکی اور اپنے صاحب یعنے ابو بکر کے رونیکی کہ کسی رلایا آپکو پہنچے اگر رونا آوی تو روؤں اور نہ رونیکی صورت بناؤں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں روتا ہوں اس علت کو دیکھکر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپنے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا اور اُتاری اللہ تعالیٰ نے آیہ کریمہ ما کان للنبی ان یکون لہ اسرٰی حتی یثخن فی الارض الایہ

باب ماجاء فی نفاد الجزیۃ باب جزیہ کافر کے عدم فدیہ میں **عن** ابن عباس ان المشرکین ارادوا ان یفدوا بعضہ

رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشرکین نے چاہا کہ خریدلیویں لاش ایک شخص کے مشرکوں سے سو انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بیچنے سے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو روایت سے حکم کے اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے یہی حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتا تھا میں ابن ابی لیلے کی حدیث قابل احتجاج نہیں کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلی صدوق ہیں لیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں انکی تقسیم سے اور میں اسنے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلی صدوق ہیں فقیہ ہیں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں انہا میں روایت کی ہے نضر بن علی نے انہوں نے عبداللہ بن داود سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے تھا ہمارے ابن ابی لیلی اور عبداللہ بن شبرمہ میں **باب** ما جاء فی فرار من الزحف باب جہاد سے بھاگنے کے بیان میں **عن** ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فحاص الناس حیصۃ فقدمنا المدینۃ فاختبأنا بھا وقلنا ھلکنا ثم اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ نحن الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا بھیجا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کو بھاگ آئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم نے کہا ہم ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ ہم بھاگنے والے ہیں فرمایا آپنے نہیں بلکہ تم پھیرنے پھرنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر زید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی فحاص الناس حیصۃ کے یہی کہ بھاگ گئے لوگ اس سے اور حضرت نے جو فرمایا بل انتم العکارون تو عکارون جمع ہے عکار کی اور عکار اسے کہتے ہیں جو لوٹکر اپنے امیر لشکر کے پاس آجاوے تاکہ اس سے دلیکر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ کرتا ہو **ترجمہ** وانا فئتکم حضرت نے فرمایا تو فئہ اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو انکی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور منہیات میں الی فئۃ حضرت نے اس قول سے انکی شکستن فرمادی اور تسلی کے سبحان اللہ یہ کیسی خوش خلقی تھی **عن** جابر بن عبداللہ قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بأبی لتدفنہ فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا القتلی الی مضاجعھا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپکو لیکر تاکہ دفن کریں ہماری مقبرہ میں سو پکار کر کہا پکارنے والے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پھیر لیجاؤ مقتولوں کو انکی قتل گاہوں میں یعنے وہیں دفن کرو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی تلقی الغائب اذا قدم باب آنیوالے کے استقبال میں **عن** السائب بن یزید قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک خرج الناس یتلقونہ الی ثنیۃ الوداع قال السائب فخرجت مع الناس وانا غلام ترجمہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے نکلے لوگ آگے یعنی کوثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے اور میں بچہ تھا نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الفیء باب فئی کے بیان میں **عن** مالک بن اوس بن الحدثان قال سمعت عمر بن الخطاب یقول کانت اموال بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولا رکاب فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالصا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعزل نفقۃ اھلہ سنۃ ثم یجعل ما بقی فی الکراع والسلاح عدۃ فی سبیل اللہ ترجمہ روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے فرماتا تھا کہ اموال بنی نضیر کے انمیں سے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فئی کے دیا تھا اپنے رسول کو اور نہیں دوڑائے تھے اسپر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنی اونٹ سو وہ سب خالصہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھے حضرت نکالتے تھے اسمیں سے خرچ اپنے اہل کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں جو سامان ہے اللہ کے راہ کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ فئی وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے

ابواب اللباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں لباس کے بیان میں جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی الحریر والذھب باب ریشم اور سونیکے حرام ہونیمیں مرد و نپر **عن** ابی موسیٰ الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس الحریر والذھب علی ذکور امتی واحل لاناثھم ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام کیا گیا ہتھیار ریشمی کپڑا نکا اور سونیکا اوپر مردان امت میرے اور حلال کیا گیا انکی عورتوں پر ف اسماء بن عمرو اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابو بکرہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمر انہ خطب بالجابیۃ فقال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ امام ایک مقام کا ہی اور کہا کہ منع کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بمقدار دو انگشت کے یا تین یا چار ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی لبس الحریر فی الحرب باب ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں **عن** انس ان عبدالرحمن بن عوف والزبیر بن العوام شکیا القمل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ لھما فرخص لھما فی قمص الحریر قال ورأیتہ علیھما ترجمہ روایت ہے انس سے کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد میں پس اجازت دی آپنے ریشمی کرتوں کی کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو انکی بدنوں پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی تحریم

عَنْ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال قدم انس بن مالك فاتيته فقال من انت فقلت انا واقد بن عمرو قال فبكى وقال انك لشبيه بسعد وان سعدا كان من اعظم الناس واطولهم وانه بعث الى النبي صلى الله عليه وسلم جبة من ديباج منسوج فيها الذهب فلبسها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد المنبر فقام او قعد فجعل الناس يلمسونها فقالوا ما رأينا كاليوم شيئا قط فقال اتعجبون من هذا لمناديل سعد في الجنة خير منها وارق **ترجمہ** روایت ہے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے کہا کہ آئے انس بن مالک پس گیا میں انکی پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں کہا واقد کی پہر روئے انس اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد کی اور سعد بہت بڑی اور میوہ تھے اور طرز قد اور انہوں نے بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ایک جبہ ریشمی کہ اسمیں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور چڑھے منبر پر پہر بیٹھے یا کھڑے ہوئے پہر اوپکو سو لوگ اسکو چھونے لگی اور کہی ہم نے نہیں دیکھا ایسا آجکے مانند کوئی کپڑا کبھی سو فرمایا آپنے کیا تم تعجب کرتے ہو اس سے بیشک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اسی تم دیکھتے ہو **ف** اسابہ اسابہ ابابت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** وہ جبہ بالکل ریشم کا تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسیطرح کچھ دور دور سونے کی تاریں تھے **باب** ما جاء في الرخصة في الثوب الاحمر للرجال باب سرخ کپڑے کی جواز میں مردوں کے لیے **عَنِ** البراء قال ما رأيت من ذي لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے کسی لمبی بالوں والیکو سرخ جوڑے میں پیارا زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں دونوں شانوں نے اُنکے نہ ایسے کوتاہ قد نہ لمبے **ف** اسابہ ابن جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی **مترجم** دونوں شانوں نے اُنکے یعنے سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی اور جرأت اور بہادری کے اور لمۃ وہ بال ہیں جو شانوں تک لٹکیں اس سے زیادہ اُنکے بال دراز ہوتی اور حلہ جوڑے سے مراد ہے کہ دو چادریں تہبند اور کرتہ کی کہ اسمیں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یکجا بالکل سرخ تھا اور قد آپکا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند نظر آتے صلے اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء في كراهية المعصفر للرجال باب مردوں کے لیے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں **عَنْ** علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے یعنے مردوں کے لئے **ف** اسابہ ابن انس اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء في لبس الفراء باب پوستین پہننے کے بیان میں **عَنْ** سلمان قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل الله في كتابه والحرام ما حرم الله في كتابه وما سكت عنه فهو مما عفى عنه **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور پوستین کو سو فرمایا حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اپنی کتاب میں اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے **ف** اسابہ ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور روایت کیے سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور کوئی یہ حدیث مرفوع نہیں کرتا **باب** ما جاء في جلود الميتة اذا دبغت باب مردار جانور کی کھالوں میں جب دباغت ہو **عَنِ** ابن عباس يقول ماتت شاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهلها الا انتفعتم باهابها قالوا انها ميتة قال انما حرم اكلها **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے فرماتے تھے کہ مرگئی ایک بکری سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لوگوں سے کیوں نہ نکال لیتے کہا اسکی کھال کا جدا کیا تم نے اسکو **ف** اسابہ سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہ سے اور بواسطہ ابن عباس کے وہ بھی مروی ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباس کو جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حدیث ابن عباس کی میمونہ سے بھی کہتے تھے کہ شاید ابن عباس نے میمونہ سے بھی روایت کیے ہو اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ابن عباس سے بواسطہ میمونہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **عَنِ** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما اهاب دبغ فقد طهر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کو دباغت کیا گیا پاک ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوائے اُنکے اور علماء تابعین کے کہا لوگوں کو اور بہت برا کہا ہے اُنہی کو جو پہنتے ہیں کرواور اُسمیں نماز پڑھنے کو اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا حضرت نے جو فرمایا کہ اہاب جب دباغ پاک ہے اور اس سے حلال جانور کی کھال مراد ہے یہی تفسیر ہے بعض اہل علم کی کہا انہوں نے یہی تو کہتے ہے ہم بھی اور کہا مراد اس سے وہی جانور ہے جسکا گوشت کھایا جاتا ہے اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور حمیدی نے نماز پڑھنا اور درندوں کی کھالوں میں **عَنْ** عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھال سے

اور نیچے ہوں ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے عبداللہ بن حکیم سے بواسطہ کئی شیوخ کے اور اسپر عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن حکیم سے اسطرح بھی کہ آئی ہماری پاس کتاب رسولی اصلے اللہ علیہ وسلم کی انکے وفات کے دو برس پیشتر یعنے باقی دو برس میں جو اوپر گذرا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہی تھا کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کیطرف جاتے ہے یعنی جلود میتہ کی استعمال کو منع فرماتے ہے اسلئے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ وہ ماقبل وفات حضرت ہے جسکا یا اور فرماتے تھی یہ اخیر حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے اور حکم منسوخ نہیں یہ ناسخ ہی پہر چھوڑ دی احمد نے یہ حدیث بسبب اس خطرے کے جو اسکی اسناد میں ہے کہ روایت کے بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے **باب** فی کراھیۃ جر الازار من تحت الکعبین نیچے رکھنے کے برائی میں **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ثوبہ خیلاء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسولی اصلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر نہ کریگا اللہ تعالے قیامت کے دن اسکیطرف جو لٹکاوے ازار اپنی تکبر کے راہ سے ف اسمیں خبر اغیلہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور مغیرہ بن مغفل سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی ذیول النساء باب عورتوں کے دامنوں کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقالت ام سلمۃ فکیف تصنع النساء بذیولھن قال یرخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامھن قال فیرخینہ ذراعا لا یزدن علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسولی اصلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکایا اپنا ازار آمد سے نظر نہ کریگا اللہ تعالے اسکیطرف قیامت کے دن موعوض کی ام سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامن کو لٹکاوین کہا فرمایا چاہئے کہ چھوڑیں ایک بالشت بھر اسپر موعوض کی کہ کھلی رہیگے قدم انکے فرمایا لٹکاوین ایک ہاتھ بھر اسپر سے زیادہ نہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسپر عمل ہے اہل علم کا **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبر لفاطمۃ شبرا ثم قال ذراع لھا ثم قال لا زید فیھا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کردیا فاطمہ کے لئے ایک بالشت کا ایک بالشت **ف** اور روایت کی ہے بعضوں نے عبداللہ بن سلمہ سے انہوں نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے **باب** ما جاء فی لبس الصوف باب صوف پہننے کے بیان میں **عن** ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین **ترجمہ** روایت ہے ابی بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک چادر موٹی صوف کے اور ایک تہمت موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو کپڑوں میں **ف** اسباب میں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہی

عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان علی موسی یوم کلمہ ربہ کساء صوف وجبۃ صوف وکمۃ صوف وکانت نعلاہ من جلد حمار میت **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسی کلیم اللہ تعالے کی جس کلام کیا اللہ تعالے نے اوپر کوہ طور کے پہنے تھے ایک چادر صوف کے اور ایک کرتہ صوف کا اور ٹوپی انکی صوف کے اور کہا ابن مسعود نے کہ جوتیاں انکی مردار گدھے کے کھال سے تھیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر حمید اعرج کی روایت سے اور حدیث میں علی اور ابن مسعود کے اور حدیث میں ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی العمامۃ السوداء باب عمامہ سیاہ کے بیان میں **عن** جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح مکہ کے دن اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا **ف** اسباب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **عن** نافع ان ابن عمر کان اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یسدل عمامتہ بین کتفیہ قال عبید اللہ رایت القاسم وسالما یفعلان ذلک **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہا کہ تھا ابن عمر جب عمامہ باندھتا لٹکاتا شملہ اپنی عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان کہا نافع نے اور تھا ابن عمر کا شملہ بارہ انگل دونوں شانوں کے درمیان کہا عبید اللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم کو اور سالم کو دونوں سے ایسا ہی کرتے تھے **ف** اسباب میں علی سے بھی روایت ہے اور نہیں صحیح روایت علی کی **من قبیل اسناد** **ترجمہ** عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اسکی مناسبت میں وارد ہوئے ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کبھی چھوڑتے اور کبھی بقدر شبر کے باندھتی اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے ایک طرف یہ روایت ہے اور کبھی ایک شملہ کو کھولتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آگے پیٹھ لٹکتا اور کبھی آپ دو شملہ بھی لٹکاتی درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راست پر لٹکاتی اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے اور اقل مقدار شملہ کے چار انگل ہے اور اکثر ایکدست اور تطویل اسکی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہی اور اگر طریق تکبر اور خیلا کے ہو تو حرام ہے والاکروہ خلاف سنت ہذا ما قال الشیخ فی شرح منکوۃ اقول اتحقیق ہی کہ ایک پیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہی سنت ہے اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیجاتے کہ وہ سب کے سب تحنیک کئے ہوتے اور اکثر تارک جان سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں **باب** ما جاء فی کراھیۃ خاتم الذھب باب سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں **عن** علی بن ابیطالب قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب وعن لبس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لبس المعصفر **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ منع کیا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے

رنگے ہوئے کپڑے سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے ف اسی طرح علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے روایت ہے حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے مُتَيَمِّم قبیلہ کی طرف منسوب ہے تمیم کے نام سے ایک قبیلہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا دھین بتاسی یہاں مطلق ریشمی کپڑا مراد ہے اور یہی اسکی مخصوص بر جال ہے اور عصب بن کے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے عصب قریہ کی طرف قسم کے ایک قسم کے ابریشم کی اور زرد اسکی سیاہی ہے بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ باب چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ تھی انگوٹھی آپکی چاندی کی اور نگ اسکا حبشی تھا ف اسی طرح ابن عمر اور بریدہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ باب چاندی کی نگینہ کے بیان میں عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ تھی انگوٹھی آپکی چاندی کی اور نگینہ اسکا چاندی کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ باب داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اسکو داہنے ہاتھ میں پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنے تھے داہنے ہاتھ میں یہ پہنا پھر پھینک دیا اور پھینک دی لوگوں نے اپنے انگوٹھیاں اپنے جو سونے کی تھیں ف اسی طرح علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ترجمہ روایت ہے صلت بن عبداللہ بن ہرمز سے کہا میں نے ابن عمر کو پہنتے انگوٹھی داہنے ہاتھ میں ف کہا ابن عمر نے میں نے آنحضرت کو انگوٹھی پہنتے داہنے ہاتھ میں عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمُونَ فِي يَسَارِهِمْ ترجمہ روایت ہے جعفر بن محمد سے کہ تھے علی اور حسن اور حسین پہنتے انگوٹھی بائیں ہاتھ میں عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ترجمہ روایت ہے جعفر سے اپنے باپ سے کہا علی نے پہنتے تھے انگوٹھی داہنے ہاتھ میں اور کہا علی نے کہ پہنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی داہنے ہاتھ میں ف کہا محمد نے اور صحیح تر ہے ان سب سے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ باب انگوٹھی کے نقش کے بیان میں عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ ترجمہ انس سے کہا نقش انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سطر تھا محمد ایک سطر اور رسول ایک سطر اور اللہ ایک سطر ف اسی طرح انس سے روایت ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا نَقْشُ فَصِّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ بنوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی چاندی کی نقش کرایا اس میں محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسی نے نقش کرو اوپر اس کے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ نقش کرنا اوپر انگوٹھی کے مکروہ ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پاخانہ اتار دیتے اپنی انگوٹھی کو جو لکھا تھا اس میں اللہ کا نام تھا ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ باب تصویر کے بیان میں عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے گھر میں اور منع کیا اسکے بنانے سے ف اسی طرح علی اور ابی طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ وَقَدْ قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي ترجمہ روایت ہے عبیداللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابوطلحہ انصاری کے پاس عیادت کو پایا انکی نزدیک سہل بن حنیف کو کہا ابوطلحہ نے ایک آدمی کو کہ کھینچ لے پردہ کو جو بچھا ہے وہ جانور ہے

نیچے بھی تھی سو کہا اہل نے کیون نکالتی ہو کہا ابو طلحہ فی آمین تصویرین ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویرون کے بابین جو فرمایا ہی وہ تمہین معلوم ہے کہا اہل نے حضرت نے یہ بھی تو کہا ہی اگر جبر تم ہو کر بھی کہا اُنہون نے کہ ہان یعنے حضرت نے اسکی اجازت دی ہے مگر میرے دلکو یہی بہاتا ہی یعنی مین چاہتا ہون کہ عزیمت پر عمل کرون کہ رخصت سی بہتر ہی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی المصورین باب مصورون کے بیان مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صور صورۃ عذبہ اللہ حتی ینفخ فیھا یعنی الروح ولیس بنافخ فیھا ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منہ صب فی اذنیہ الانک یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کوئی تصویر بنائی اللہ عذاب کریگا اُسکو قیامت کے دن یہانتک کہ پھونکے وہ اُسمین جیتے روح اور کبھی پھونکنے والا نہین یعنے اسیطرح کبھی عذاب سے چھوٹنی والا نہین اور جسنی کان لگائی کسی قوم کی بات پر اور وہ اُس سے بہاگتی ہون یا الا جاویگا اُسکی کانون مین سیسہ پگہلا ہوا قیامت کے دن **ف** اسباب مین عبداللہ بن مسعود اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی ہی یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی الخضاب باب خضاب کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیھود **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صورت مبدل و بڑہاپی کی اور مشابہت مکروہ یہود کی یعنے وہ کبھی خضاب نہین کرتی تم کرو **ف** اسباب مین ابن عباس اور جابر اور ابی ذر اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی الطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند وسی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترہے کہ بدلتی ہو اُس سے صورت بڑہاپے کی مہندی اور نیل کے پتے مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** ماجاء فی الجمۃ واتخاذ الشعر باب بال رکھنے کے بیان مین **عن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر حسن الجسم اسمر اللون وکان شعرہ لیس بجعد ولا سبط اذا مشی یتکفأ **ترجمہ** روایت ہے اُس سے کہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ بہت لانبی اور نہ بہت کوتاہ سڈول بدن گندم گون بال اُنکے نہ بالکل گھونگر والی نہ سیدھے یعنے متوسط درجے پیلا اٹھا رکھتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اوترتا ہے **ف** اسباب مین عائشہ اور براء اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنے حمید کے روایت سے **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان لہ شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا کہ تھی مین غسل کرتے اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور اُنکے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سند وسی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُنہون نے فرمایا نہاتی تھی مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور یہنین ذکر کیا اُسمین پانو کا کہ جمہ سے اوپر تھے اور فقط ذکر کیا ہے اسکا عبدالرحمن ابو الزناد نے اور وہ ثقہ مین حافظ ہین **مترجم** جمہ بال ہین سر کے جو کندھون مین لگتی ہون اور وفرہ وہ ہین جو کانون کی لو سے لگین اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہین اور مراد حدیث سے ہے کہ بال اُنکے وفرہ سے اونچی اور جمہ سے چھوٹی تھے اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم و بیش بھی ہوتے **باب** ماجاء فی النھی عن الترجل الا غبا باب ہر روز کنگھی کرنیکی نہی مین **عن** عبداللہ بن مغفل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روز کنگھی کرنے سی مگر کبھون بیچ کر **ف** روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے اُنہون نے یحیی بن سعید سے اُنہون نے ہشام سے اسناد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب مین انس سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الاکتحال باب سرمہ لگانیکے بیان مین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل منھا کل لیلۃ ثلاثۃ فی ھذہ وثلاثۃ فی ھذہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد اسلئے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے پلکونکو اور کہا اُنہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اُس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ہر رات تین تین سلائی اس آنکھ مین اور تین اس آنکھ مین **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے اور محمد بن یحیی نے دونون نے کہا روایت کیا ہمسے یزید بن ہارون نے اُنہون نے عباد بن منصور سے اور اسباب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے ہمتین پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سند وسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لازم کرو تم لگانا اثمد کا اسلئے کہ وہ صاف کرتا ہی بینائی کو اور اُگاتا ہے پلکونکو **مترجم** اثمد بکسر ہمزہ وسکون ثا مثلثہ وکسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف ہے اُسکو کہتے ہین (قاموس) ابوداؤد مین ہے کہ آنحضرت نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانیکا سونیکے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہوا ہو مشک کے اور مروی ہے کہ چشم راست مین تین بار اور چشم چپ مین دو بار لگاتے اور ابتدا اور ختم دونون چشم راست پر فرماتی اسطرح کہ پہلے دہیل چشم راست مین لگاتے اور پھر دو میل چشم چپ مین پھر ایک میل چشم راست مین اور

اور اسمیں غایت قلیلت ہیں ہی ان دونوں حرفوں میں یہ تاثیر حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے مِنَ النَّحْلِ فَلْيُوَيِّرْ یعنے طریق قلیل میں جو دونے ذکر کیا اسطرح پر کہ آنکھ میں تین بار اور طریق ثانی میں اجمالی پانچ بار ہو کذا نقل الشیخ من بحر السعادۃ **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ وَاحْتِبَاءِ الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبِسْتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آپنے دو بیع سے ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتبا کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اسکی وجہ پر اسمیں سے کچھ نہ ہو **ف** اسناد میں علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ کئی مسندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کے **مترجم** صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لیکر آدمی اپنے کندھوں پر دونوں کونی لٹکا دی ہر داہنے طرف کا کونا بائیں شانہ پر اور بائیں طرف کا داہنی شانہ پر ڈالدے اپنے ہاتھ وغیرہ اعضا اس طور پر لپیٹلی کہ گویا طحر صماء ہو گیا اور صخرہ صماء اس تہہ کو کہتے ہیں جسمیں خرق وقع نہ ہو اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار اہل لغت کے ہے اور فقہاء کے نزدیک صماء یہ ہے کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور اسکیطرف سے اٹھا کر اسکے دونوں کنارے ایک شانہ پر کہ یہ بھی ہے کہ بعض عورت اسکی کھل جاوے اور صورت اول مکروہ ہے اسلئے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہئے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہی تو حرام ہے ورنہ مکروہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آدمی اگر دون پٹہکا جو تہہ زمین پر رکھی اور کسی کپڑے کو لپیٹ لیوے یا اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اسکے ستر پر نہو تو سامنے سے اسی عورت نظر آتی ہے اگر اور کپڑا اسکے ستر پر ہی تو مکروہ نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ باب بالوں میں جوڑ لگانیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو کہا نافع نے اور وشم لثہ میں ہے **ف** حدیث حسن صحیح ہے اور اسماء بن مسعود اور عائشہ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے **مترجم** باستقرار روایات معلوم ہوا کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئیں اور تین یہ ہیں نامصات متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگاوے اور مستوصلہ جو جوڑ لگوا وے اور واشمہ وہ جو گدنا گودے اور مستوشمہ جو گدوا وے اور نامصہ وہ جو بھنویں کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آوے اور متنمصہ جو اپنے بال چنواوے اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریتکر سوراخ بڑھاوے کہ خوبصورتی کے لیے کرتے ہیں کہ کمسن نظر آویں اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہی اشارہ ہی اسطرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کی ہو تو مضائقہ نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمِيَاثِرِ باب ریشمی زین پوش کے نہی میں **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوبِ الْمِيَاثِرِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے **ف** اسناد میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کے شعبے اشعث بن ابی الشعثاء سے اسکی اور اس حدیث میں قصہ **مترجم** میاثر جمع میثرہ کی اور میثرہ کو میم و سکون یا سی تحتانی و فتح ثا مثلثہ اور اسکے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مارش و ساده کے روئی یا اشم سی بھرا ہوا کہ واسطے ترحی کے اسی زین یا سیپلا یا الان تلے پر ڈالتی ہیں اور بعضی حریر سرخ سے بناتی ہیں اور بعضی جلد سباع سی اور مراد نہی سے احادیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسی روسے حدیث میں وارد ہوا ہے الارکب الارجوان یعنے حضرت نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر اور ارجوان سے مراد بھی منقول ہے اکثر علما کے نزدیک کہ اصل اسکی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہی کہ اسکا پھول سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس سے مطلق سرخ رنگ ہی مراد ہو سبب جلد سباع ہونیکی دوسری روایت میں ہے نہی عن رکوب النمور یعنے منع فرمایا چیتوں کے کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے **باب** مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت کے بچھونے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ **ترجمہ** روایت ہے بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جسپر آپ سوتے تھے چمڑے کا بھرا ہوا اسمیں تھی پوست خرما کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسماء بن عفصہ اور جابر سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ باب کرتہ کے بیان میں **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ بہت پیارا کپڑا میں آنحضرت کو کرتا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم جانتے ہیں اسکو فقط روایت سے عبد المؤمن بن خالد کے وہ متفرد ہوا ہے اسکی ساتھ اور وہ مروزی ہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے انہوں نے عبد المؤمن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ سے صحیح ہی اور مذکور ہے اسمیں ابو تمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے بہت روایتیں کہ سنی ہیں زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابو تمیلہ سے انہوں نے عبد المؤمن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا سب کپڑوں سے زیادہ پیارا تھا آنحضرت کو کرتا روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسے سے انہوں نے عبد المؤمن بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپکو کرتا تھا روایت کی ہمسے علی بن نصر بن علی الجہضمی نے انہوں نے عبد الصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو

ہوئے ابی مسلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیعت کرتا شروع کرتے اپنی ذہنی طرف سے اور روایت کی کسی شخص نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اور موقوف کی فقط عبدالصمد نے **عن** اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریۃ قالت کان کم ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا انہوں نے کہ آستین ہاتھ میں آنحضرت کی گٹوں تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا نیا کپڑا پہننے کے بیان میں **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے اسکا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیری ہی تعریف ہے تو نے مجھے یہ پہنایا میں تجھ سے خیر اسکی اور خیر اسکے کہ جسکے لئے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اسکے شر سے اور اس کام کے شر سے کہ جسکے لئے یہ بنا **ف** اسماء بن عمر اور عمر سے بھی روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے اور ابن عمر کی روایت کے ساتھ اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے ابی سعید سے اور ابی ہریرہ سے **باب** ما جاء فی لبس الجبۃ جبہ پہننے کے بیان میں **عن** المغیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومیہ تنگ بازو کا **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** المغیرۃ بن شعبۃ اھدی دحیۃ الکلبی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلتین فلبسھما وقال اسرائیل عن جابر عن عامر وجبۃ فلبسھما حتی عرق قال الا یزید النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکی ھما امرا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوڑا اور کپڑا پہنا آپ نے اور کہا اسرائیل نے اپنے روایت میں جابر سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ ہدیہ بھیجا انہوں نے ایک کرتا ہی پہنا آپ نے یہاں تک کہ پسینہ آگیا آپ کو پھر فرمایا آپ نے کہ وہ دونوں اور آپ کی نہیں ہے کہ وہ جانور مذبوح کی کہا کسی نے یا غیر مذبوح کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو اسحاق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابو اسحاق شیبانی ہیں اور نام انکا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابی بکر بن عیاش کے **مترجم** سخت حمقا ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عرق ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقل صحیح کہ عقد پاک ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت کو اپنے موذی کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے **باب** ما جاء فی شد الاسنان بالذھب دانت باندھنے کے بیان میں **عن** عرفجۃ بن اسعد قال اصیب انفی یوم الکلاب فی الجاھلیۃ فاتخذت انفا من ورق فانتن علی فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ انفا من ذھب **ترجمہ** روایت ہے عرفجہ سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں سو بنائی میں ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہوگئی سو حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا میں ایک ناک سونے سے کہ اسمیں بدبو نہیں ہوتی **ف** روایت کیا ہے اسکو عمرو بن علی نے عبدالرحمن بن مہدی سے اور محمد بن بشار سے اور ابو داؤد نے ابی الاشہب سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہم اسکو نہیں جانتے مگر اس حدیث سے عبدالرحمن بن طرخان سے اور روایت کیا ہے عبدالرحمن بن مہدی نے زہیر سے اور سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے اور ابو داؤد نے ابی الاشہب سے جیسے روایت کیا ہے انہوں نے عبدالرحمن بن طرخان سے اور کہا ابن مہدی نے سلم بن زرین اور وہ وہم ہی اور زیر راہ مسلمین اصح ہی اور مروی ہے کئی لوگوں سے العلم سی کہ بابد ہی انہوں نے ناک اپنے سونے سے اور یہ حدیث اعلی ہے **مترجم** کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اسمیں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی **باب** ما جاء فی النھی عن حمر الشباع باب مذموں کے بیان میں **عن** ابی الملیح عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع ان تفترش **ترجمہ** روایت ہے ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے **ف** روایت کیا ہے اسکو محمد بن بشار نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اسنے کہا ہو روایت ابی الملیح سی وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے سوا سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کیا ہے محمد بن بشار نے بھی محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابی الملیح سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپ نے درندوں کی کھالوں سے اور جین پر سے **باب** ما جاء فی نعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب نعل مبارک کے بیان میں **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نعلاہ لھما لاذان **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت کے نعلوں میں دو تسمے تھے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **مترجم** زرقانی نے کہا ہی آنحضرت کی نعل مبارک میں کہ جسی اہل ہند نلی یا جپل کہتے ہیں اسمیں دو تسمے ہے کہ ایک تسمہ پاؤں کے بیچ میں ہوتا ہے اور دوسرا جو کہ اوپر کی پاس کی انگلی میں رہتا ہے اسطرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل کہتے ہیں **باب** ما جاء فی کراھیۃ المشی فی نعل واحدۃ ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لیحفھما او لینعلھما جمیعا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایک نعل پہنکر چلا جاہیئے دونوں نعل پہنکر چلی یا دونوں چلی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور باب میں جابر سے بھی روایت ہے **عن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل وھو قائم **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

کہ رسول اللہ نعل پہنتے ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبدالصمد بن عبدالوارث نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور یہ حدیث ہم نہیں جانتے مرفوع مگر اس حدیث سے اور حدیث بن بیان انکے نزدیک ثقہ راوی ہیں اور قتادہ کی حدیث انس سے تو ہم کو نہیں جانتے روایت کی ہے ابوجعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبداللہ رقی سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نہ پیئے کوئی۔ یہ حدیث غریب ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے نہیں جانتے یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عبداللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ سے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ باب ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعل پہنکر **ف** روایت کیا اسے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہنکر اور یہ صحیح تر ہے اسی روایت کے سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے **باب** مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ باب جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس باب میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا يُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا يُنْزَعُ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نعل پہنے کوئی تم میں کا تو شروع کرے داہنی پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں سے کہ داہنا پیر پہنے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پچھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ باب کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ رَدِيتِ الصُّوفَ فَلَيُكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيَهُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھے آنحضرت نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کرے تجھ کو دنیا میں کھانا سوار کے توشہ کے برابر اور بچ امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ کر کسی کپڑے کو جبتک پیوند نہ لگالے تو اس میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر صالح بن حسان کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہا تو کہتا ہے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی الاخیار کے ابن ابی دب نے ثقہ ہیں اور مراد ایاک و مجالسۃ الاغنیاء سے یہ ہے کہ جیسا کہ مروی ہے ابن عیینہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت دیتا ہے اللہ اس کو صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھے اپنے سے کم کو تو یقین ہے کہ حقیر جانے اللہ کی نعمت کو اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے حجت میں رہنا غنیا کے ساتھ کہا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکرمند اپنے سے کمی دیکھتا ہوں میں اور دنیا کی بڑائی میں اور اس کے کہ تیرے فقیر اپنے کپڑوں سے حجت میں رہنا فقرا کے تو راحت پائیں گے **باب** عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مَكَّةَ فَأَتَاهُ بَعْدَ أَيَّامٍ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے کہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مکہ میں اور ٹکے چار چیتاں تھیں **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ ضَفَائِرَ **ترجمہ** یعنے گیسو بنا کر کے مینڈھی چوٹی باقی ترجمہ اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عبدالحمید بن ابی الحسین مکی ہیں ابوبکر کا نام سہیل کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سنا ہو ام ہانی سے **باب** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ يَقُولُ كَانَتْ كَمَا مُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابوکبشہ انماری سے کہ تھیں ٹوپیاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں ہر دو سے نہ اونچی یا تھیں نہ انکی چوڑی ٹیلی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزد کئی ملی کے ضعیف کہا انکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطحہ سے وسیع ہی **متبرجم** کہا مجمع نے کہ کہی ہے قباب حجر سے قبیلہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں ہیں اور اگر حجر سے کہ کہی تو مراد اس سے باتیں ہیں **باب** عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا پکڑی آنحضرت نے کوئی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے اگر تو اس سے نیچا کرے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملاحت کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچی نہ کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی کے بہت اہل علم نے اور ثوری نے ابواسحاق سے **باب** عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ **ترجمہ** روایت ہے ابوجعفر سے وہ روایت کرتے ہیں رکانہ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت سے تو پٹخ دیا آپ نے رکانہ کو اور رکانہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عمامہ کا ہے ٹوپیوں پر **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو جانتے ہم ابوالحسن عسقلانی اور رکانہ کو مگر اس حدیث سے یہی کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر **باب** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ

ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال مالي أجد منك ريح الأصنام ثم أتاه وعليه خاتم من ذهب فقال مالي أرى عليك حلية أهل الجنة قال من أي شيء أتخذه قال من ورق ولم تتم مشقاة ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور اُسپر انگوٹھی تھی پیتل کی فرمایا آپنے کیا ہی میں دیکھتا ہوں تجھ پر بو دوزخیوں کا پھر آیا وہ اور اُسپر تھی انگوٹھی لوہے کی فرمایا آپنے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بُو بتوں کی پھر آیا وہ اور اُسپر انگوٹھی تھی سونے کی سو فرمایا آپنے کیا ہی مجھ کو پاتا ہوں تجھ پر زیور جنت کا یعنے جنت کا زیور دنیا میں بہتا کیا ضرور پوچھا اُسنے کس کی انگوٹھی بناؤں فرمایا آپنے چاندی کی اور مثقال پوری نکر یعنے اُس سے کم ہو ف یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں **باب عن** یحیی قال نهانی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القسي والمثيرة الحمراء وأن ألبس خاتمي في هذه وفي هذه وأشار إلى السبابة والوسطى ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھے آپنے ریشمی کپڑے سے اور سرخ زین پوش سے اور اسمین اور اسمین انگوٹھی پہنی سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ یعنے کلمہ کی انگلی کے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی موسے ابوبردہ بن ابی موسی ہیں نام اُنکا عامر ہے **باب** جبہ کی بیان میں **عن** انس قال كان أحب الثياب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها الحبرة ترجمہ روایت ہے انس سے کہا بہت پیارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑا جسی آپ پہنتے تھے حبرہ تہا ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے حبر چادر خطدار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اُسمین ہوتے ہیں فقط **خاتمہ** الحمد للہ والمنہ کہ بتوفیق غیبی تائید لاریبی نصف اول ترمذی کے ترجمہ ہندی سے فراغ کلی حاصل ہوا اور چونکہ حین ترجمہ مذکور اس فقیر کو اشغال کی کثرت اور فرصت کی قلت بہت تہی لہذا اکثر مقامات پر فقط نفس ترجمہ پر اکتفا منظور ہوا اور نہایت قلت کے ساتھ کہین کہین مضمون بڑہایا گیا ورنہ قلم کو روک کر تطویل سے احتراز کیا اگر بعون اللہ وقوتہ نصف ثانی مین چونکہ نصرت آلہی نے دستگیری فقیر فرمائی اور قدردان علما اور قدرشناس فضلا جناب مستطاب نواب عالیجناب والا جاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام اقبالہم نے اس حقیر کی امداد پر کمر ہمت باندہی اسلئے امید ہے کہ جلد ثانی مین اکثر مقامات ضروری مین مذاہب محدثین اور تحقیق محققین اور تطبیق مدققین چیز تحریر مین آوینگی کہ مذاق اہل حدیث جس سے شیرین ہو اور مشتاقان اتباع سُنن کو تسکین اللہ معین عبدہ فی کل حین فقط

الحمد لله الذي بحوله وقوته انطبع النصف الأول
لترجمة الترمذي المسمى بجائزة السعود
ويتلوه النصف الثاني
بتائيد الرب القوي انشاء الله
ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم
ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم واغفر لنا وارحمنا إنك
على كل شيء قدير وصلى الله على
النبي الكريم

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں کھانوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ عَلٰى مَا كَانَ يَأْكُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ آنحضرت کیسی کیا کھاتے تھے **عَنْ** انس قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا نہیں کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ چھوٹی تشتریوں میں اور نہ پکائی گئی آپکے لئے چپاتی پتلی پر کہا میں نے قتادہ سے کیسے کھاتے تھے فرمایا انہوں نے انہیں دسترخوانوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں سند میں یونس اسکاف ہیں اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے مانند اسکے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الْاَرْنَبِ باب خرگوش کے کہا نہیں **عَنْ** هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيْ بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهٗ فَقُلْتُ اَكَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا میں نے انس سے کہتے تھے کہ بھگایا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہی قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرت کے اسکے پیچھے اور میں نے پایا اسکو اور پکڑ لیا پھر اسکو ابوطلحہ کی پاس لایا سو ذبح کیا اسکو اسی پتھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سرین اسکا یا ران اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو کہا یا آپنے راوی کہتا ہی میں پوچھا میں نے شیخ سے کیا کہا یا اسکو کہا قبول کیا اسکو **ف** اسی بابت میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اسلئے کہ اسکو خون آتا ہے یعنے حیض کا **مترجم** کہتا ہی میں عمل حدیث پر اولی ہے اور حلت اسکی بحدیث ثابت ہے **بَابُ** فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ باب ضب کے کھانیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ آنحضرت سے کسی نے پوچھا گوہ کی کھانیکو فرمایا آپنے میں اسے نہیں کھاتا اور اسی حرام بھی نہیں کہتا **ف** اسی بابت میں عمار اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمن بن حسنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کی کھانی میں سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اصحاب غیرہم سے اور مکروہ کہا بعضوں نے اور مروی ہوا ابن عباس سے کہ فرمایا انہوں نے کہا لی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور چھوڑ دی آپنے بسبب نفرت طبعی کے یعنے نہ بسبب حرمت شرعی کے **مترجم** غرض اسکی حلت میں کسیطرح شک نہیں اور حضرت سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اسلئے ہمکو اچھی نہیں معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپکے دسترخوان پر کھائی ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبُعِ باب کفتار کے بیان میں **عَنْ** بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَكُلْتَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابر سے کہ چرغ شکار ہے کہا ہاں یعنے اسکے مارنے سے حج پر جنایت آتی ہے کہا میں نے کیا کہا تو میں نے کہا انہوں نے ہاں پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے آنحضرت نے کہا ہاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور رکھتے ہیں بعضے اہل علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے آنحضرت سے ایک حدیث کراہت میں چرغ

اور اسناد اُسکی قوی نہین اور بعضون نے اہل علم سے مکروہ کہا اُسکو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا کہا یحیی ابن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اُنہون نے ابن ابی عمار سے اُنہون نے جابر سے اُنہون نے عمر سے قول اُنکا اور حدیث ابن جریج کی اصح ہی یعنے جو ابتدا سے باب مین مذکور ہوئی **منرجم** ضبع ایک جانور مشہور ہے فارسی مین اُسی کفتار اور ہندی مین سیہار اور جرغ کہتے ہین **عن** خزیمۃ بن جزء قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضبع قال ویاکل الضبع احد وسألتہ عن اکل الذئب قال ویاکل الذئب احد فیہ خیر **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جرغ کے کہا نیکو فرمایا آپنے جرغ بھی کوئی کہاتا ہی پھر پوچھا مین نے بھیڑیے کی کہا نیکو فرمایا آپنی بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کہاتا ہی **ف** اس حدیث کی اسناد کچھہ قوی نہین نہین جانتے ہم اسے گر اسمعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سے روایت کرتی ہین اور کلام کیا ہی بعض محدثین نے اسمعیل اور عبدالکریم مین اور عبدالکریم بیٹے قیس کے ہین وہ مکی ابی المخارق کے اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہین **باب** ماجاء فی اکل لحوم الخیل باب گھوڑون کی کہانیکے بیان مین **عن** جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الخیل ونہانا عن لحوم الحمر **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا کھلایا ہمکو آنحضرت نے گھوڑون کا گوشت اور منع کیا گدہون کے گوشت سے **ف** اسباب مین اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی مروی ہے کئی شخصون سے کہ وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ جابر سے اور روایت کے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُنہون نے محمد بن علی سے اُنہون نے جابر سے اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہی یعنی جو ابتدائی باب مین مذکور ہوئی اور سنا مین نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ حفظ مین حماد بن زید سے **باب** ماجاء فی لحوم الحمر الاھلیۃ باب اہلی گدہونکے بیان مین **عن** علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاھلیۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ منع فرمایا آنحضرت نے عورتون کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تھا اور پالے ہوے گدہون کے گوشت سے **روایت** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے عبداللہ اور حسن سے کہ دونو لڑکے ہین محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تر اُن دونو مین حسن بن محمد ہین اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمن نے روایت ابن عیینہ سی اور کہتی پسندیدہ تر اُن دونو مین عبداللہ بن محمد **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم یوم خیبر کل ذی ناب من السباع والمجثمۃ والحمار الانسی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا خیبر کے فتح کی دن ہر کچلی والی تیز دندان درندی سے اور ہر مجثمہ سے اور پالی ہوی گدہون سے **ف** کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہی کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اسکی تیز دانت مانند نشتر کے ہون اور اُس سے چیر پھاڑ کر کہاوے مثل شیر گرگ چیتا ببر کے اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ جسکو باندہکر ہدف بناوین اور تیر لگاوین یعنے ذبح کرین انتہی قول المترجم **ف** اسباب مین علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سی بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کے عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سی یہہ حدیث اور ذکر کیا اُسمین فقط اتنا ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نے ہر ذی ناب سے درندون مین سے **باب** ماجاء فی اکل کل ذی ناب من السباع باب کفار کے برتنون کے حکم مین **عن** ابی ثعلبۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا ونھی عن کل سبع ذی ناب **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت سے مجوس کی ہانڈیونکو فرمایا آپنے صاف کرو اُنکو دھوکر اور پکاؤ اُنمین اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والی سے **ف** یہ حدیث مشہور ہی ابوثعلبہ کے روایت سے اور روایت کے گئی اُسنے کئی سندون سے سوا اس سند کے اور ابوثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور اُنکو جرثم بھی کہتے ہین اور نا شب بھی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سی اُنہون نے روایت کے ابی اسماء الرحبی سے اُنہون نے ابی ثعلبہ سے **عن** ابی قلابۃ عن ابی اسماء الرحبی عن ابی ثعلبۃ الخشنی انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بارض اھل کتاب فنطبخ فی قدورھم ونشرب فی انیتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم تجدوا غیرھا فارحضوھا بالماء ثم قال یا رسول اللہ انا بارض صید فکیف نصنع قال اذا ارسلت کلبک المکلب وذکرت اسم اللہ فقتل فکل وان کان غیر مکلب فزکی فکل واذا رمیت بسھمک وذکرت اسم اللہ فقتل فکل **ترجمہ** روایت ہے ابوقلابہ سے وہ روایت کرتی ہین ابی اسماء سے وہ ابی ثعلبہ سی کہا اُنہون نے

کھانوں کی گوشت کہانا

اہلی گدہون کا کہانا

کفار کے برتنون کا حکم

یا رسول اللہ ہم ایک ملک مین ہین یہود و نصاریٰ کے کہ پکاتی ہین اُنکے ہانڈیونمین اور مٹی ہین اُنکے برتنونمین فرمایا آپنے اگر پاؤ تم سوا اُسکے تو دھولو اُسکو پانی سے پھر کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک ملک مین ہین کہ وہان شکار بہت ہے پھر کیا کرین ہم فرمایا آپنے جب چھوڑے تو اپنا کتا شکاری سدہایا ہوا اور لی تو نام اللہ کا پھر کہا ہمنے وہ تو کہا اُسی یعنی ذبح کی ضرورت نہین اور اگر سدہایا ہوا نہو تو ذبح کرلے جسکو وہ پکڑے پھر کہا جب ماری تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اُسپر اللہ کا پھر قتل ہوا وہ جانور تو کہا یعنے ضرورت ذبح کی نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مروی ہے عدی سے کہ اُنہون نے عرض کیا کہ ہم شکار کرتی ہین ساتھ معراض کے فرمایا آپنے جو پھٹ جاوے اُسکے لگنے سے یعنی نوک سے اُسی کھاؤ اور جو اُسکے چوڑان کے لگنے سے مری اُسے مت کھاؤ کہ وہ وقیذہ ہے متفق علیہ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چپٹا کہ اُسکے بھال پر نہین ہوتا اور وقیذہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اسمین اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اُسکی تیزی کے طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اُسکے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہا نے حلال نہین جو مارا جاوے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور کھول اور ذراعی وغیرہما فقہاے شام نے کہا ہی کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے (مرقات) **باب** مَا جَاءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ باب چوہے کے بیامین جو گھی مین مرجاوے **عن** مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْعُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی مین اور مرگیا پھر پوچھا کسی نے آنحضرت سے سو فرمایا آپنے پھینکدو اُسکو اور جو گرد اُسکے ہے یعنے گھی سے پھر کہا راوی کہ **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے اُنہون نے روایت کیے عبید اللہ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا آپسے کسی نے اور ذکر نہین کیا اُسمین میمونہ کا اور روایت ابن عباس کے میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی اُنہون نے زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے اُنہون نے ابو ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہہ روایت غیر محفوظ ہے سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے فرماتی تھے حدیث معمر کے زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہین ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس سے وہ میمونہ سے **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ باب بائین ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی مین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکھاوی کوئی تم مین کا اپنے بائین ہاتھ سے اور نہ پیوے بائین ہاتھ سے اسلئے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائین ہاتھ سے اور پیتا ہے بائین ہاتھ سے **ف** اسباب مین جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن الاکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسپر عمل روایت کے مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہون نے ابی بکر بن عبد اللہ سے اُنہون نے ابن عمر سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے اُنہون نے سالم سے اُنہون نے ابن عمر سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے **باب** مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ باب انگلیان چاٹنے کے بیامین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کہاوے تم مین کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹے انگلیان اپنی اسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ برکت کس مین ہے **ف** اسباب مین جابر اور کعب بن مالک اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو اسی سند سے سہیل کے روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ باب گرے ہوے لقمہ کے بیامین **عن** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کہاوے کوئی کھانا اور گر پڑے اُسکا ایک نوالا تو چاہیے کہ دور کرے جسمین اُسکو شک ہے پھر کہالے اُسے اور چھوڑدے اُسے شیطان کے لئے **ف** اسباب مین انس سے بھی روایت ہے **عن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہانا کہاتے چاٹتے اپنی تینون انگلیان اور فرماتے جب گر پڑے کسیکا لقمہ تو دور کرے اُس سے جو بہرگیا ہو اور کہالے اُسکو اور نہ چھوڑے اُسکو شیطان کے لئے اور حکم کیا ہمکو کہ پونچھ لین ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہین جانتے کس کہانے مین تمہارے برکت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ

جب گھی مین چوہا مرجاوے تو کیا حکم ہے اسکا

بائین ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

انگلیان چاٹنے کا بیان

گرے ہوے لقمہ کا بیان

نَبِيشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ

ترجمہ یعنی ہم سے محمد بن بشار نے کہا ہم سے ابو عامر عبدی نے کہا ہم سے ابو قلابہ نے کہا ہم سے ابو المہلب نے کہا ہم سے ابو تمیلہ یحییٰ

وَلَا يُغَطِّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کرو دروازہ اور باندھو مشک اور اوندھا دو برتن یا ڈھانپ دو یعنی راوی کو شک ہے کہ الفاظ کیا فرمائے اور بجھا دو چراغ اسلئے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھاتا ہے کبھی فاسق یعنے چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند دوسری جابر سے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سو رہو یعنے بجھا دو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہانتک کہ اجازت لی اپنی ساتھی سے یعنی جو اسکے ساتھ کھجور کھاتا ہے **ف** اس باب میں سعد مولی ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ کھانے میں اپنی رفیقوں سے زیادہ کھانیکا قصد نکرے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی بات تھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم کی واللہ آپکے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء اللھم ارزقنا اتباعہ **باب** مَا جَاءَ فِيْ اِسْتِحْبَابِ التَّمْرِ باب فضیلت میں تمر کے **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعُ اَهْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اسکے لوگ **ف** اور اس باب میں سلمی ابی رافع کی بیوی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے **باب** فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فَرَغَ مِنْهُ باب کھانے کے بعد حمد الٰہی کے بیان میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ کی اسکے اوپر **ف** اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اسکے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ باب مجذومی کے ساتھ کھانا کیسا ہے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ کوڑی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالی میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالی کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسا اور توکل کرکے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصر کے دوسرے شیخ ہیں اتنے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے پکڑا ہاتھ مجذوم کا اور حدیث شعبہ کے میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے **مترجم** مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہی مگر محققین نے اسمیں کئی طرح پر توفیق دی ہے اسکا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلا بھیجا کہ ہمنے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا فر من المجذوم کما یفر من الاسد یعنے بھاگ تو مجذوم سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لا تدیموا النظر الی المجذومین یعنے بہت نظر نکرو طرف مجذومین کے اور صحیحین میں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا لا یوردن ممرض علی مصح یعنے کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والیکے گھر نہ اترے اور مذکور ہے آپسے کہ فرمایا کلم المجذوم وبینک وبینہ قید رمح اور صحیحین یعنے کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اسکے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو اور اس مرض کو اطبا کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اسلئے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اسکا شیر کی طرح بافراش میں بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطبا کے نزدیک علل معدیہ سے ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ سے یہ احادیث ارشاد فرمائی کہ امراض ان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں اور بیشک آنحضرت طبیب الابدان ہیں جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی دوا کچھ علیل کا صحیح کو پہونچتا ہے اور

اور اُسکو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض مین اسکا معائنہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہین کہ حدیث یا بمین اور ان روایاتمین کسیطرح کا تعارض نہین ہے بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کبھی تعارض نہین ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق و مصدوق مین تعارض کیونکر واقع ہو کہ جسکی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھہ نہین نکلتا وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ جسکی شان ہے پھر جہان تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہین یا یہہ کہ احد الحدیثین کلام نبے نہین اور سستی کے اُسمین بعض رواتنی اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہی دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے یا تعارض فہم سامع مین ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہین اب ہم کہتے ہین کہ عدوے دو قسم ہے ایک عدوے جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل و دق بھی اسی کے مانند ہی اور جرب رطب جو اونٹون مین ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی کر آپ نے فرمایا کہ مریض اونٹون والا تندرست اونٹون والے کے پاس نہ لاوے اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر مین واقع ہو تو آپنے فرمایا کہ جب کہین ہو تو وہان سے مت نکلو اور جب کسی شہر مین سنو تو وہان مت جاؤ اسلئے کہ تم خیال کروگے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نجاؤ طاعون کے شہر مین یعنے اقامت تمہاری جہان طاعون نہین ہے تمہارے اطمینان دلے اور خاطر جمعی کا سبب ہے پس یہ وہ عدوی ہے کہ جسکے واسطے آپنے فرمایا لا عدوی اور بعضون نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحبابی ہے اور کہا اُسکے ساتھہ کھانا جذام کے لئے اور یہ دوسرا قول ہے اسکی تطبیق مین اور بعضون نے کہا یہ دونون حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہین انکے واسطے ساتھہ کھانیکی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل انکو اجتناب کا حکم فرمایا کہ بفائدہ خلیان مین نیچے ان دونون قولون سے یہ تیسرا قول ہے اور ابن قتیبہ نے اسی قول کو بہت پسند فرمایا اور بعضون نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور وفور مجالست پر موقوف ہے اور احادیث نہی اسی پر محمول اور ایک دوا اُسکے ساتھہ کھانا بیمار ہونے مین جیسا کہ روایت یا بمین واقع ہوا اور یہ چوتھا قول ہے اور بعضون نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہین شاید جسکے ساتھہ آپنے کھایا اُسکے ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے منع فرمایا اُسنے قدیم المرض لوگ مراد ہین کہ تعدی اُنکے مرض کی یقینی ہو اور یہ پانچوان قول ہے اور بعضون نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد مین تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہین بغیر اسکے کہ اس تعدیکو مضاف کرین قادر مطلق کیطرف پس آنحضرت نے باطل کیا اس عدوے کو اور کہا کہ ایسا مجذوم کے ساتھہ کھانا یقین ہو جاوے کہ موثر وہی اللہ ہے لاغیر اور نہی کے اُسکے قریب ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہہ اسباب مفضیہ ہے کہ انکو ضرور اسکا امر الٰہی ہوتا ہے اور ترتب مسببات کا انہین اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالےٰ قادر ہی کہ چاہے تاثیر اُسکی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے اور یہ چوتھا قول ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ روایات ناسخ و منسوخ ہین پھر اگر تاریخ سے تقدم احدہما کا علے غیرہا معلوم ہو جاوے تو ہم قایل ہونگے ساتھہ نسخ کے ورنہ توقف کرینگے ہم اسمین اور بعضون نے کہا کہ ان روایات مین بعض محفوظ ہین اور بعض غیر محفوظ اور کلام کیا احد الاعدوے مین اور کہا اُنہون نے کہ ابو ہریرہ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اُسکی روایت سے ابو سلمہ کہتے ہین مین نہین جانتا کہ ابو ہریرہ بھول گئے یا احد الحدیثین منسوخ ہو گئی اور حدیث جابر کی جو یا بمین مذکور ہے پس وہ ثابت نہین ہے نہ صحیح غایت مافی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اُسکو غریب کہا ہے نہ حسن صحیح اور شعبہ نے کہا یہ جوان عرب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا فعل حضرت عمر سے اور اگر ثابت بھی ہو یہ حال ہے اُن دو حدیثونکا جو معارض ہوئین احادیث نہی کے کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہ نے اور دوسرے ثابت نہین آنحضرت سے پس احادیث نہی احتیاط کی ساتھہ مجذوم کے اولی بالاتباع ٹھہری اور یہ آٹھوان قول ہے (ہذا خلاصۃ مافی زاد المعاد لابن القیم **باب** ما جاء أن المؤمن يأكل في معًى واحد باب اس بیانمین کہ مومن ایک آنت مین کھاتا ہے **عن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر يأكل في سبعة أمعاء والمؤمن يأكل في معًى واحد **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کھاتا ہے سات آنتونمین اور مومن کھاتا ہے ایک آنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسکا بمین ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جبیر انصاری اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضافه ضيف كافر فأمر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت ثم أخرى فحلبت فشربه ثم أخرى فحلبت فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه ثم أصبح من الغد فأسلم فأمر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم أمر له بأخرى فلم يستتمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن يشرب في معًى واحد والكافر يشرب في سبعة أمعاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت کے یہان ایک مہمان آیا کافر پھر آپنے حکم فرمایا اُسکے لئے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اُسنے پھر دوسری دوہی اور پے لیا پھر تیسری دوہی گئی اور پی لیا یہانتک کہ

مومن ایک آنت مین کھاتا ہے

سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپنے اُسکی لئی ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اُسنی اُسکا دودھ پھر حکم کیا آپنی دوسری بکری کا تو تمام نکر سکا اُسکی دودھ کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مومن پیتا ہی ایک آنت مین اور کافر پیتا ہے سات آنتون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **مترجم** اس حدیث مین کئی وجہون کا احتمال ہے (۱) یہ کہ یہ فرمانا آپکا اُسی شخص خاص کے نسبت تھا جسکا قصہ اوپر مذکور ہوا (۲) یہ کہ مومن بسم اللہ کہتا ہی و شیطان اُسکا شریک نہین ہوتا کھانے پینے مین بخلاف کافر کے (۳) یہ کہ مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر فوراً حرص و شرہ سی تھوڑی پر قانع نہین ہوتا (۴) یہ کہ یہ ارشاد آپکا بعض مومنین و بعض کفار کے واسطے ہی نہ ہر ایک کے لئی (۵) یہ کہ مراد سات آنتون سے سات خصلتین ہین یعنے حرص شرہ طول امل طمع سوء طبع حسد شئم کہ کافر کو طعام شراب سے یہ ساتون مقصود ہین بخلاف مومن کے کہ اُسکو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے (۶) یہ کہ مومن سے کامل الایمان مراد ہے جو اعراض عن الشہوات نافر عن اللذات مقتصر علی قدر الضرورات ہو سی ۷ یہ کہ بعض مومن معا و واحد مین کہتے ہین اور اکثر کنا سبعۃ امعاء مین نہ کہ یہ حکم ہر فرد کافر سی مومن کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہی کہ دنیا مین زہد اور بی رغبتی اُسکی لذتون سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسمین ویس (طیبی) **باب** ماجاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین باب اس بیان مین کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا آپنی کھانا دو شخصونکا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ف** اسی معنی مین ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے جابر نی آپسے کہ فرمایا آپنے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھہ کو روایت کیے ہے محمد بن بشار نی اُنہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی سفیان سے اُنہون نے جابر سے یہی حدیث **باب** ماجاء فی اکل الجراد باب اس بیان مین کہ ٹیڈی کھانی **عن** عبداللہ بن ابی اوفی انہ سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات نأکل الجراد **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کسنے پوچھا اُنسی ٹیڈی کھانیکو کہا اُنہون نے چھ جہاد کئے ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے رہی ٹیڈی **ف** ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابویعفور سی یہ حدیث اور ذکر کیا چھ جہادونکا اور روایت کی سفیان ثوری نے ابویعفور سی یہ حدیث اور کہے اُسمین سات غزوات اسماعیل ابن عمر اور جابر سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابویعفور کا نام واقد ہی اور کہتے ہین اور ابویعفور کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے روایت کیے ہے محمود بن غیلان نے اُنہون نے ابواحمد و ابوداؤد سے دونون نے سفیان سے اُنہون نے ابویعفور سی اُنہون نے ابن ابی اوفی سے کہا سات جہاد کئی ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ تو ہی ٹیڈی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابویعفور سے اُنہون نے ابن ابی اوفی سی کہا کئی جہاد کئے ہمنے آنحضرتؐ کے ساتھ کہتے تھے ہم ٹیڈی روایت کی ہم سی یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے **باب** ماجاء فی اکل لحوم الجلالۃ والبانہا باب جلالہ کے گوشت اور دودھ کی بابت مین **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جلالہ کے کھانے سی اور اُسکے دودھ سے **ف** اسی معنی مین عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے ابن ابی نجیح نی مجاہد سے اُنہون نے بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المجثمۃ وعن لبن الجلالۃ وعن الشرب من فی السقاء **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سی اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے مونہہ سے پانی پینے کو **ف** کہا محمد بن بشار نے روایت کیے ہے ابن ابی عدی نے اُنہون نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہون نے قتادہ سی اُنہون نے عکرمہ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباب مین عبداللہ بن عمر وسی بھی روایت ہے **مترجم** جلالہ جابہ بھی مشتق ہے جلۃ مینگنی کو کہتے ہین جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خورد ہو کہ اکثر اوقات اُسکے خوراک نجاست موشل گوبر وغیرہ کے یہانتک کہ اُسکی دودھ اور پسینی اور گوشت مین اُسکا اثر اور بو ظاہر ہو پس حرام ہے اُسکا کھانا اسکا لمین جبتک چند روز وہ نجاست خوارکی سے روکا نجائی کہ اثر اسکا دور ہو جاوے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندہکر تیروان سے یا اور کسی ہتیار سے اشانہ ٹھیرا کر ہلاک کرین اور ذبح شرعی اُسمین نہو اُسکا بھی کھانا حرام ہے اسلئے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہین کیا گیا **باب** ماجاء فی اکل الدجاج باب مرغی کھانیکے بیان مین **عن** زھدم الجرمی قال دخلنا علی ابی موسی وھو یأکل دجاجۃ فقال ادن فکل فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأکلہ **ترجمہ** روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا مین ابی موسی کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے کہا اُنہون نے نزدیک ہو اور کھا سی کہ مین نی دیکھا ہی آنحضرتؐ کو مرغی کھاتے ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے

ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے

طعام کا بیان

جلالہ کا بیان

مرغی کھانیکا بیان

بیعدیث کئی سندوں سے زہدم سے نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا اُنہوں نے دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو کہ کھاتے گوشت مُرغی کا **ف** اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے زہدم جرمی سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْجُبَارِیِّ باب جباری کے کھانے کی بیان میں **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِیْنَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ جَبَارِیٍّ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے اُنہوں نے روایت کیے اپنے باپ سے اُنہوں نے اُنکے دادا سے کہا کہا میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ گوشت جباری کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابراہیم ابن عمر بن سفینہ نے روایت کیے عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں اُنکو بُریہ بن عمر بن سفینہ **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الثَّوْاءِ باب بُنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ **ترجمہ** روایت ہے اُمِّ سلمہ سے کہ اُنہوں نے خبر دی راویکو کہ وہ لائیں آنحضرتؐ کے پاس گوشت بُنا ہوا بازو کا سو کہا یا آپنے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نکیا **ف** اس باب میں عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** بخاری میں خالد بن الولید سے مروی ہے کہ حضرتؐ کے پاس ایک ضب مشوی لائی اور آپنے قصد کیا کھانیکا پھر خبر دی گئی کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہی اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اسلئے مجھی پسند نہیں آتی پھر خالد کہتا ہے اور آنحضرتؐ کو دیکھتی تھی ابن شہاب کے روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محنوذ کہتے ہیں اُس گوشت کو کہ عرب گرم پتھروں پر رکھکر بھونتا ہے اور حنیذ بھی اُسکو کہتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ **بَابُ** فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا باب تکیہ لگا کر کھانیکے کراہت میں **عَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر **ف** اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کیے زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کیے شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث اُنہوں نے علی بن اقمر سے **مترجم** یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ باب آنحضرتؐ کے حلوا اور عسل دوست رکھنے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرتؐ دوست رکھتے تھے میٹھے چیز اور شہد کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مُسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ **بَابُ** اِکْثَارِ الْمَرَقَۃِ باب شوربا زیادہ کرنیکے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُکُمْ لَحْمًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَتَہٗ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَۃً وَھُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ المزنی سے کہ فرمایا آپنے جب خریدی کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اُسمیں شوربا اُسکا اسلئے کہ اگر نہ پاوے گوشت تو پاوے شوربا اُسکا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک گوشت ہے **ف** اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے محمد بن قضا کی روایت سے اور محمد بن قضا معتبر ہے اور کلام کیا ہے اُسمیں سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ وَاِذَا اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ مَرَقَتَہٗ وَاغْرِفْ لِجَارِکَ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے ابوذر سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نہ پاوے کچھ تو ملاقات کرے اپنی بھائی سے کشادہ روئی اور جب خریدی تو گوشت یا پکائے تو ہانڈی تو زیادہ کر اُسمیں شوربا اُسکا اور ایک چلّو دی اُسمیں سے اپنے ہمسایہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہ روایت حسن ہے **مترجم** سبحان اللہ یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جسمیں ہمیشہ بآسانی ہمسایہ سے حُسنِ سلوک ہو سکتا ہے اور اسکی ادا میں اور کوئی مانع نہیں ہے سوائی غفلت کے یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کرینگے تو مزہ کم ہوگا ارے بھائیوں اتباع سنت کا مزہ اُس سے صد چندان بڑھکر ہی کہ یہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اُس سے کام و دہان شیریں ہے تو اِس سے کام جان **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِیْدِ باب ثرید کی فضیلت میں **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ

جباری کا کہنا ۔ جباری ایک قسم کا بڑا جانور ہوتا ہے ۔ ثوآء بنا ہوا گوشت ۔ تنور میں بھونا ہوا گوشت ۔ ضب گوہ کی قسم کا ایک جانور ہوتا ہے ۔ محنوذ ۔ تکیہ لگا کر کھانے کی ممانعت ۔ حنیذ ۔ بھنا ہوا گوشت ۔ مرقہ ۔ شوربا ۔ ثرید ۔ روٹی کو شوربا میں بھگو کر کھانا

ترجمہ روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کامل ہوئے مردوں سے بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئی عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر **ف** اسی باب میں عائشہ اور انس سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فِی نَهْشِ اللَّحْمِ باب گوشت دانت سے نوچکر کھانے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَا نَاسًا فِیْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے سو دعوت کی کئی لوگوں کی کہ انہیں صفوان بن امیہ بھی تھا سو فرمایا آنحضرت نے کہ دانت سے گوشت نوچکر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا ہی **ف** اسی باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کے روایت سے اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہی بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی **متجم** جس بسین مہملہ کہا روٹی سے دانت کی نوچنا اور شین معجمہ پورے دانتوں سے اوطبی نے کہا ہی بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کہا روٹی سے دانت کی نوچنا اور شین معجمہ ڈاڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے اور بخاری میں کہا ہے باب النہش والنشل اللحم او المثل کے معنے نکالنا اور لینا اور کاٹنا **باب** مَا جَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّکِّیْنِ باب چھری سے گوشت کاٹکر کھانے کی رخصت میں **عن** عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ اَنَّهٗ رَاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَزَّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ فَاَکَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰی اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ ترجمہ روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت کو کہ کاٹا آپ نے [illegible] گوشت کو کہ کے شانے سے پھر کھایا آپ نے سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسی باب میں خبیب بن عبد سے بھی روایت ہے [illegible] کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یہ تو بجا سکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ فِیْ یَدِهٖ وَاُتِیَ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّکِّیْنَ الَّتِیْ یَحْتَزُّ بِهَا یعنے آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جو تھا ہاتھ میں تھا پھر بلائی گئے نماز کیطرف اور رکھدیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے اور بعضی روایتوں میں چھری سے کاٹنا منع آیا ہی وہ محمول ہے اسپر کہ بی ضرورت نکالی اور ضرورت کے وقت منع نہیں اور بعضوں نے حدیث لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنع الاعاجم سے کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابی معشر جو اسکا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہی اسکی مناکیر ہیں سے ہے یہ حدیث بھی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ اللَّحْمَ کَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب میں کہ کونسا گوشت آنحضرت کو سب سے [illegible] **عن** [illegible] قَالَ رَفَعَ اللّٰهُ الذِّرَاعَ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت پاس لائی گوشت اور آپکو [illegible] اور دست آپکا [illegible] سو نوچکر دانتوں سے کھایا آپنے **ف** اور اسی باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوبکر سے ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوجعفر امام محمد بن علی بن حسین ہیں اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَکَانَ یُعَجَّلُ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نُضْجًا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت کیطرف کہ واسطے کہ پکاتے تھے آپ گوشت لیکن نہ تھے آپ کہ پاتے گوشت مگر کبھی کبھی سو جلدی لاتے تھے آپکے کھانے کی طرف اور وہ ساتھ گوشت سے جلدی گلتا ہی **ف** اسی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی روایت سے **متجم** ابن ماجہ میں ہے یَعْجِبُهُ الْکَتِفُ وَاللَّحْمُ الطَّیِّبُ یعنے آپ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں میں میٹھے کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اسلئے دوست رکھتے تھے کہ دانت سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی ہے **باب** مَا جَاءَ فِی الْخَلِّ باب سرکے کے بیان میں **عن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ **ف** روایت کیا ہے عبیدہ بن عبداللہ خراعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے معاذ بن [illegible] جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس باب میں عائشہ اور ام ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح ہے مبارک بن سعید کی روایت سے [illegible] انہوں نے یحیے ابن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت نے فرمایا کیا خوب سالن ہے [illegible] روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے یحیے سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اسکے مگر اسمیں یہ کہا نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ میں نے امام ابوذرعہ سے اور منعی دونوں کے ایک ہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند سے مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے **عن** اَمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا کِسَیْرَاتٌ بِاَیْسَةٍ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَرِّبِيهِ فَمَا افْتَقَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيهِ خَلٌّ ترجمہ روایت ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس سو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا کچھ ہے تمہاری پاس عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑی ہیں یعنے روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس لاؤ اسلئے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر کہ جسمین سرکہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو ام ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ام ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے پیچھے تھوڑے زمانی کے **مترجم** ابن ماجہ مین روایت ہے کہ آنحضرت داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتا ہی انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپنے فرمایا نعم الادام الخل اللھم بارک فی الخل فانہ کان ادام الانبیاء قبلی یعنے کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دی سرکہ مین اسلئے کہ وہ سالن تھا ان پیغمبرونکا جو مجھے پہلی ہے اسکد شیاوا بن ماجہ مین انس سے مروی ہے کہ آپنی فرمایا یداد الکم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنونکا **باب** مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ باب خربوزہ ترکھجور کے ساتھ کھانیکے بیان مین **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے خربوزہ کھجور کے ساتھ **ف** اسباب انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے بعضون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا انمین عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ سے یہ حدیث **باب** مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ باب ککڑی کھجور کے ساتھ کھانیکے بیان مین **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ککڑی ساتھ تر کھجور کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے **ترجمہ** سبحان اللہ اس ترکیب مین بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کے سرد سے ملکر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے **باب** فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ باب اونٹونکا پیشاب پینے کے بیان مین **عن** أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کچھ لوگ عرینین آئی مدینہ مین اور پانی لگا انکو مدینہ کا سو بھیجا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹونمین اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹونکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس سے کئی سندون سے روایت کی ابو قلابہ نے انس سے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سی انہون نے انس سے **ترجمہ** اس قصہ مین دلیل ہے پاک وحلال ہونے پر بول ما یوکل لحمہ کے اور جایز ہونے پر تداوی کے ساتھ اسکے اسلئے کہ داوا کرنا محرمات سے جایز نہین اور آنحضرت نے انکو یہ حکم نہین کیا کہ اپنا موہنہ دہوڈالنا بعد پینے کی یا کپڑے اپنی جہان وہ بول لگجاوے حالانکہ وہ لوگ نومسلم تھے اور شرایع اسلام سے اور احکام اسکے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان کی وقت حاجت سی جایز نہین یہ کلیہ اصول کا ہے کذا فی زاد المعاد لابن القیم اور ابن رسلان فی شرح سنن مین کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم مین برابر ہے بنا بر حدیث عرینین کے جو صحیحین مین مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت نے انکو ابوال ابل پینے کا واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جسمین نہی وارد ہی حرام سے دوا کرنیکی وہ محمول ہین اوپر عدم حاجت کے یعنے جبتک دوائی طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہین اور اگر موجود نہو تو درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہین ضرورت نہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جایز ہے تاکہ جمع ہو جاوے احادیث نہی اور حدیث عرینین مین یہ خلاصہ ہے مسلک انتقام کا اور کرمانی مین ہے کہ اختلاف ہے بول ما یوکل لحمہ مین سو بعضون نے کہا ہے کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سی استدلال کرکے اور ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہین اور اباحت ہوئی انکے لئی فقط واسطے مرض کے انتے اور استدلال کیا ہی اصحاب مالک و احمد نی ساتھ اسی حدیث کی اوپر پاک ہونے بول اور روث ما یوکل لحمہ کے

(وضو قبل و بعد طعام) **باب** الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ باب وضو کا قبل طعام اور بعد اسکے **عن** سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا پڑہا مین نے توراۃ مین کہ برکت طعام کے ہے وضو بعد اسکے اور ذکر کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی مین نے آپکو جو پڑہا تھا مین نے توراۃ مین سو فرمایا آپنے برکت کہانی کے ہی وضو قبل اسکے اور بعد اسکے **ف** اسباب انس اور ابی ہریرہ سی ہے روایت ہے اس حدیث کو ہم نہین جانتی مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہین حدیث مین اور ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے

(ترک وضو قبل طعام) **باب** فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ باب قبل طعام ترک وضو کے بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نکلے پیخانے سی اور لائی انکی پاس کھانا سو لوگون نے عرض کی کہ وضو کا پانی لاوین فرمایا آپنے مجھے حکم وضو کا جب ہوا ہے کہ کھڑا ہو مین نماز کے لئی **ف** یہ حدیث حسن ہے

امر روایت کی یہ عمر بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہون نے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے تہی سفیان ثوری مکروہ جانتی ہاتہ دہونا قبل طعام کے
اور مکروہ جانتی روٹی رکہنا نیچے پیالی کے **باب** ماجاء فی اکل الدباء باب کدو کہانے کی بیان مین **عن** ابی طالوت قال دخلت علی انس بن مالک و
ھو یاکل القرع وھو یقول یا لک شجرۃ ما احبک الی لحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک **ترجمہ** روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا مین انس بن مالک
کے پاس اور وہ کدو کہاتے تہے اور کہتے اے درخت کسقدر ہے مجہی محبت تیری بسبب دوست رکہنی آنحضرت کے تجہکو **ف** اسباب مین حکیم بن جابر سے
بہی روایت ہے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہین یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع فی
الصحفۃ یعنی الدباء فلا ازال احبہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے دیکہا مین نے آنحضرت کو ڈہونڈہتی تہے رکابی مین یعنے کدو کو جسسے مین ہمیشہ دوست
رکہتا ہون کدو کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی یہہ حدیث کئی سندون سے انس بن مالک سے **مترجم** ابن ماجہ مین ہے کہ حضرت نے فرمایا علیکم بالقرع وھو الدباء مکثر بہ
طعامنا یعنے یہہ قرع ہی یعنے کدو ہے کہ برکت دیتا ہے ہمارے طعام مین اس سے اپنا کہانا اور صحیحین مین انس سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپکی دعوت کی اور جو کی روٹی اور دبا اور گوشت خشک آپکے
سامنے حاضر کیا اور آپ حوالی قصعہ سے تتبع دبا فرماتے تہے الحدیث **باب** ماجاء فی اکل الزیت باب زیت کہانیکے بیان مین **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کلوا الزیت وادہنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اسکا کہ وہ درخت
مبارک ہے ہی **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر عبد الرزاق کی روایت سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہین اور عبد الرزاق اضطراب کرتے تہے اس روایت مین پہر کبہی
ذکر کرتی تہے کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر رض کے اور کبہی بصیغہ شک کہتے تہے کہ گمان کرتا ہون مین کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر کے اور کبہی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے
وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کرتے ہے ابو داؤد نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے زید بن اسلم سے انہون نے
اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور نہین ذکر کیا اسمین عمر کا **عن** ابی اسید قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من الزیت و
ادہنوا بہ فانہ شجرۃ مبارکۃ **ترجمہ** اوپر گذرا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن عیسی کے روایت سے **مترجم** شجرہ مبارکہ مین اشارہ
ہے طرف سورہ نور کے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ **باب** ماجاء فی اکل مع المملوک باب لونڈی غلام جب
کہانا پکا کر لائے اسکے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ یخبرہم بذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کفا احدکم خادمہ طعامہ حرہ ودخانہ
فلیاخذ بیدہ فلیقعدہ معہ فان ابی فلیاخذ لقمۃ فلیطعمہ ایاہا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے وہ خبر دیتی تہے لوگونکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اٹہاوے
تم مین سے کسیکا خادم گرمی اور دہوان اسکے کہانا کہ لیے پکاوے تو چاہیے کہ بہا کر اسکو اپنے ساتہ بٹہالی پہر اگر اسکا دل نہ مانی تو لیوے ایک لقمہ اور اسی کو کہلاوے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو خالد والد مین اسمعیل کے نام انکا سعد ہے **باب** ماجاء فی فضل الطعام **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
افشوا السلام واطعموا الطعام واضربوا الہام تورثوا الجنان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کہلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو
جنان کے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی سے بہی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتی
ہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے روایت ہے ابی ہریرہ کی **مترجم** ظاہر کرو سلام کو یعنے ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہو اور ہام یعنی کہوپڑی مارو کہوپڑے
کافرونکی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تہا **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا
الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کرو رحمان کی اور کہلاؤ کہانا
اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت مین سلامتی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ابن ماجہ کی روایت مین افشوا السلام واطعموا الطعام و
وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام وادی یعنے اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑہو اتموجب لوگ سوتی ہون الحدیث **باب** ماجاء فی
فضل العشاء باب طعام شب کی فضیلت مین **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعشوا ولو بکف من حشف فان
ترک العشاء مہرمۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا آنحضرت نے طعام شب کے عادت رکہو اگرچہ ایک مٹہی کہجور ناقص ہون اسلئے کہ طعام شب کا چہوڑ دینا

کدو کہانیکا بیان

نیت کہانیکا بیان

لونڈی غلام کیساتہ کہانا کہانے کی فضیلت

کہانا کہانے کی فضیلت

طعام شب کی فضیلت

موجب ہے لوٹ جانے کا **ف** یہ حدیث منکر ہی ہمنیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہی حدیث میں اور عبد الملک بن علاق مجہول ہیں **ترجمہ** یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اسکی مامون ہیں مگر ابراہیم بن عبد السلام ابن عبد المدان بابا وکہ وضعیف ہیں **باب** ما جاء فی التسمیۃ علی الطعام باب کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ طعام فقال ادن یا بنی فسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک **ترجمہ** یہ ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوا پاس آنحضرت کے اور انکے آگے کھانا تھا فرمایا آپنے اسی چھوٹی بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے **ف** اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے **عن** عکراش بن ذویب قال بعثنی بنو مرۃ بن عبید بصدقاتہم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمت المدینۃ فوجدتہ جالسا بین المہاجرین والانصار قال ثم احذ بیدی فانطلق بی الی بیت ام سلمۃ فقال ہل من طعام فاتینا بجفنۃ کثیرۃ الثرید والوذر فقلنا نا کل منہا فقبضت یدی فی نواحیہا واکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین یدیہ فقبض بیدہ الیسری علی یدی الیمنی ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد فانہ طعام واحد ثم اتینا بطبق فیہ الوان التمر او الرطب شک عبید اللہ فجعلت اکل من بین یدی وجالت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطبق قال یا عکراش کل من حیث شئت فانہ غیر لون واحد ثم اتینا بماء فغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ومسح بلل کفیہ وجہہ وذراعیہ ورأسہ وقال یا عکراش ہذا الوضوء مما غیرت النار وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** یہ ہے عکاش بن ذویب سے کہا کہ بھیجا ہمکو بنی مرۃ نے اپنی زکوۃ کے لونکے ساتھ آنحضرت کی طرف سو میں آیا مدینہ میں اور انکو بیٹھا پایا مہاجرین اور انصار میں پھر کہا آپنے یہ ہاتھ اور لیگئی مجھکو ام سلمہ کے گھر کی طرف اور پوچھا آپنے کچھ کھانا ہے سو لائی ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ اسمیں بہت ثرید تھا اور گوشت کی بوٹیاں پھر متوجہ ہوئے ہم اور کھانے لگے اسمیں سے پھرنے لگا میں اپنے ہاتھ کنارہ میں پیالہ کے اور کھانے لگے آنحضرت اپنے آگے سے پھر پکڑا آپنے اپنی بائیں ہاتھ سے میرا ہاتھ پھر فرمایا اے عکراش کھاؤ تم ایک جگہ سے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لائی ہمارے پاس ایک طباق کہ اسمیں کھجور تھی کئی قسم کے یا رطب شک کیا عبید اللہ راوی نے پھر کہا عکراش نے کہ میں کھانے لگا اپنے آگے سے اور کھومنے لگا ہاتھ آنحضرت کا طباق میں پھر فرمایا آپنے اے عکاش کھاؤ تم جہاں سے چاہو کہ یہ کھانا ایک طرح کا نہیں پھر لائے پاس ہمارے پانی اور دھوئے دونوں ہاتھ آنحضرت نے اور پونچھے تری ہتھیلیوں کی اپنے مونہہ پر اور دونوں بازوؤں پر اور فرمایا اے عکاش یہ وضو ہے اس چیز سے جو بدلی ہو آگ سے اور اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ واخرہ وبہذا الاسناد عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکل بثلثۃ لقم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم **ترجمہ** یہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کھاوے کوئی تم میں سے کچھ کھانا تو چاہیئے کہ کہے بسم اللہ پھر اگر بھول جاوے تو کہے بسم اللہ فی اولہ واخرہ یعنے شروع ہی اللہ کے نام سے اول و آخر اس کھانے کا اور اسی اسناد سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہتے آنحضرت کھا رہے تھے کھانا تھا یہ چھ صحابیوں نے پھر آگیا ایک گنوار اور کھا لیا اسنے سب کھانا دو لقمی میں سو فرمایا آنحضرت نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سبکو کفایت کرتا **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **ترجمہ** بسم اللہ ابتدا طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسی ہی حمد بھی آخر میں اور ایسی ہے پہننے کی ابتدا میں ہاکہ ہر امر ذی بال کی ابتدا میں اور علماء نے کہا ہی مستحب ہے پھر کہنا بسم اللہ کا کہ اور دلکو تنبیہ ہو جاوے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑھنا مستحب ہے اور جنبی اور حائض وغیرہما اسمیں سب برابر ہیں اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے ہاں ایک شخص نے پھر اگر کہدیا تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اسپر شافعی نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ شیطان قابو پاتا ہی ہے ہر اسکسر نام اللہ کا نہ لیا جاوے اور اسلئے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ کا مفہوم تضمن ہے کہ ہر حرکی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے **باب** ما جاء فی کراہیۃ البیتوتۃ وفی یدہ غمر باب جکنی ہاتھ سو جانیکی کراہت میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یحتاش الخاس فاحذروہ علی انفسکم من بات وفی یدہ ریح

عمر فاصابہ شئ فلا یلومن الا نفسہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان ٹراپانی والا اور تازہ والا سبھی بچاؤ اُس سے اپنی جانوں کو جو سویا اور ہاتھ میں اُسکی چکنائی کی بُو ہی پہر پہونچی اُسکو کچھ بلا سوا اُنکی مگر اپنی جان کو **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے سُہیل از ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے محمد بن اسحاق نے اُنہوں نے ابوبکر بغدادی سے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے منصور بن ابی الاسود سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو رات کو سوئے اور اُسکی ہاتھ میں چکنائی ہو پہر اُسے کچھ بلا پہونچے تو ملامت نکرے مگر اپنی جان کو یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم** یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہوگی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کرینگے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سوا اسکی جن اور شیاطین کی بھی کچھ ایذاء ہوتی ہوگی بہرحال اطاعت اُسکی ضرور ہے اور احتراز اُسکی مناہی سے لازم **اخر ابواب الاطعمۃ مترجم** چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکھے جاتے ہیں اور اُسپر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہی اللّٰھم ارزقنا اتباع سنتک الکریم (۱) شروع کرنا غسل یداور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے (۲) تین انگلیوں سے کھانا سُنت ہی (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آجاوے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا (۴) آنحضرت کے عادت مبارک تھی کہ کھانیکا نام دریافت فرماتی جب کھاتی (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلی ہتھیلیاں اپنی و اعضاء اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے (۶) رفع مائدہ کی وقت یہہ دعا مسنون ہے الحمد للہ الذی کفانا واروانا غیر مکفی ولا مکفور (۷) جب سفر سے گھر آوے تو اطعام طعام مسنون ہے (۸) دعوت کے گھر میں کوئی امر منکر دیکھی تو لوٹ جانا مسنون ہے حضرت ایک پردہ دیکھکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھر سے لوٹ گئی (۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہوں تو جسکا دروازہ قریب ہو اُسکی دعوت قبول کرے یا جسکی دعوت پہلی ہو پہونچی (۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنیکا سبب ہے اور ملکر کھانا موجب برکت ہے (۱۱) جب مکھی کھانی میں گرے تو اُسی ڈبو کر نکالنا مسنون ہے (۱۲) مہمان میزبان کے لئے یہ دعا ہی افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ (۱۳) پہلا پہل دیکھی تو یہ دعا مسنون ہے اللّٰھم بارک لنا فی مدینتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا برکۃ مع برکۃ (۱۴) آنحضرت کے پاس جب کبھی گوشت دونوں وقت ہوتی تو ایک کہانے ایک صدقہ دیتی (۱۵) مسکہ اور کھجور ملاکر کھانا مسنون ہے اسیطرح رطب قثاء اور رطب و بطیخ (۱۶) سات کھجوریں عجوہ یہ روز کھانا دافع سم و سحر ہے (۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل صایم صابر کے ہی (۱۸) مہمان کو دیکھکر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجا لانا اور مرحبا و سہلا کہنا مستحب ہے (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز و لحم پر مستحب ہے **(۲۰) اطعمہ مسنونہ** جنکا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں (۱) **حیس** گھی اور کھجور ملا ہوا (۲) **اقط** جسکو پنیر کہکر بناتے ہیں (۳) **سویق** ستو (۴) **خزیرہ** چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روا ملاکر پکاتی ہیں اگر اُسمیں گوشت نہو تو وہ عصیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا نہو تو حریرہ ہے (۵) **تلبینہ** آش جو اور حریرہ (۶) **ثرید** روٹی سالن میں چوری ہوئے (۷) **دُبّاء** کدو ہی کہ آنحضرت کو محبوب تھا (۸) قدید گوشت جو نمک لگاکر سکھایا ہو (۹) **سلق** چقندر اور جو ملاکر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروز جمعہ اصحاب آنحضرت کو کھلاتی تھیں (۱۰) ذراع و کتف و جنب و ظہر شاۃ یعنے دست و شانہ و پسلی اور پٹھہ کا گوشت بکری کا آنحضرت کو پسند تھا (۱۱) حشف اسی ردی تمر یعنے ادنی قسم کی کھجور حُمّاد کھجور کا گابھا کبات پیلو کا پھل کہ اُسمیں اچھا ہوتا ہے یہہ پھل سب آنحضرت نے کھائی ہیں جُعْن بغیر جُمّیری کے کا کہانا بھی ثابت ہی (۲۱) پیٹ بھر کر کھانا احیاناً روا ہی دواماً مکروہ ہی اور خبز مرقق یعنے پتلی چپاتی کھانا بدعت ہے حضرت نے کبھی نہیں کھائی (۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت (۲۳) تکیہ لگاکر کھانا مکروہ ہی (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے (۲۵) آٹا چھانا بدعت ہے آنحضرت کے زمانہ میں جو میسر ہو نگ لیا کرتے تھی (۲۶) مناخل یعنے چھلنیاں گھر میں رکھنا خلاف سنت ہے (۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا بھی خلاف سنت ہے (۲۸) کھجور میں قران یعنے دو دو ملاکر کھانا مکروہ ہی مگر ساتھ کھانیوالوں کی اجازت ہو تو جایز ہے (۲۹) اوندھی لیٹ کر کھانا مکروہ ہے (۳۰) جس برتن میں شراب ہو اُسمیں کھانا حرام ہے (۳۱) مسجد میں کھانا روا ہی (۳۲) کھانیکا پھینکنا منع ہی **ابواب الاشربۃ یہہ باب ہیں پینے کی چیزوں اور اُسکے آداب کے بیانمیں باب** ما جاء فی شارب الخمر باب شراب خمر کے بیانمیں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یشربھا فی الاخرۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت

سے شکر کرنے والی چیز نشہ ہی اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی اور جسنے بی شراب دنیا مین اور مرا اور وہ اُسکی عادت رکھتا ہے نہ پیئے گا وہ شراب آخرت مین یعنے جنت مین **ف** اسبا بین ابی [illegible] اور عبداللہ بن عمرو عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس سے بہ روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی طرح سی اس سند سی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سی اُنہون نے ابن عمر سے موقوفاً اور مرفوع نکیا اُسکو **عن** عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم تقبل لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نہر الخبال قیل یا عبد الرحمن وما نہر الخبال قال نہر من صدید اہل النار ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سی کہا فرمایا آنحضرت نے جسنی پی شراب قبول کریگا اللہ تعالے اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالے اُسکی پہر اگر اُسنی دوبارہ پی نہین قبول کریگا اللہ تعالے اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنی توبہ کی توبہ قبول کریگا اللہ اُسکی پہر اگر اُسنے سہ بارہ پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنی توبہ کے توبہ قبول کریگا اللہ تعالے اُسکی پہر اگر اُسنے چوتھی بار پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنے توبہ کی نہ قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اُسکی یعنے ایسی قبول نہ ہوگی کہ پلاویگا اللہ تعالے اُسکو نہر سے کیچڑ کے پوچھا لوگون نے اے ابا عبدالرحمن اور یہ کونسی ہے عبداللہ بن عمر کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا نہر ہی پیپ دوزخیون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوا ہی مثل اسکے عبداللہ بن عمر سی اور ابن عباس سے کہ وہ دونون روایت کرتی ہین آنحضرت سی **مترجم** خمر اور اُسکے شارب کے برائی مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین بخاری مین ہی جسنی شراب پی اور توبہ نکی حرام ہے اُسپر شراب آخرت کی اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ شب معراج مین آنحضرت پر خمر اور دودھ عرض کیے گئے آپنے دودھ اختیار کیا حضرت جبرئیل نے فرمایا اگر آپ شراب لیتے تو گمراہ ہوجاتی امت آپکی اور انس سے مروی ہے جب خمر حرام ہوا نہین پاتی تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا کشمش اور تمر کی تھا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے اُمت سے ایک قوم حلال کریگی فرجین عورتونکی یعنے زنا اور ریشمی کپڑے اور خمر یعنے اسطرح استعمال کرینگے جیسے حلال اوقات مین سے کچھ لوگون کو سور اور بندر اور خمر باجماع امت حرام ہے تحریم اللہ و تحریم رسولہ و بسوال الصحابۃ اختلاف نہین ہے اسمین کسیکا مگر اختلاف کیا ہے اسمین کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہی یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پس خفیہ اس طرف گئی ہین کہ حرمت اُسکی لذاتہا ہی اور سار علما کا مذہب ہے کہ حرمت اُسکی بعلت مسکر ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کیے ہے اللہ تعالے نے یہی علت اُسکی چنانچہ فرمایا ہی انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون پس فرمائی اسمین دو خرابیان ایک وقوع عداوت فیمابینا دوسرے روکنا ذکر الہی سے اور نماز سے اور یہ دونو ہوتی ہین حالت سکر مین اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے اُنہون نے حضرت علی کی دو اونٹنیان ماریں اور آنحضرت اور صحابہ کو کہا ہل انتم الا عبید لابی او کما قال یعنے نہین ہو تم مگر غلام میرے یا میرے باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پیئے گا شارب خمر شراب آخرت کی تو شارب دوحال سے خالی نہین یا تو توبہ کریگا یا نہین پہر اگر توبہ کی تو شارب نرہا بلکہ منطوق ادتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تایب ہوگیا پہر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہل سنت یہی ہی کہ اللہ مختار ہے خواہ اُسی بخشی خواہ عذاب کرے پہر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہو گا اور خواہ بخواہ بہ برکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلیگا اور جنت مین جاویگا پہر جب جنت مین ہو چاہے مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت مین ہی شراب نہی پی گا اور ظاہر حدیث یہی ہے اسلئے کہ جلد کی اُسنی اُسمین کہ تاخیر در کار نہی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لیے جلد کرتا ہی پہر اُسکی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہوجاتا ہی اور مراد عدم قبول توبہ سی چوتھی بار مین شاید یہ ہو کہ اُسنے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرع سے استہزا کی تو اللہ تعالے اُسکے عوض مین قساوت قلب ایسی دیتا ہی کہ توفیق توبہ مقبولہ نہین پاتا اور انوار و برکات توبہ سی محروم رہتا ہی اور حنفیہ قائل ہین کہ حرمت خمر انگور ہی کے قطعی ہی اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اسلئی کہ روایات معتبرہ مین وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام جیسے کہ آگے آتا ہی اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنے حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے (اخوندی)

باب ما جاء کل مسکر حرام و باب مسکر کی حرمت قطعی کے بیان مین **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر فہو حرام **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے حکم تبع کا فرمایا آپنے جو پینے کی چیز نشہ کرے وہ حرام ہی **مترجم** تبع بکسر مہملہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے اور وہ شراب ہے اہل یمن کی **عن** ابن عمرؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسبابین عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور شیخ عنصر کے اور وائل اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابی سلمہ نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنیفہ ہے اور اس حدیث کی مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا دون ہذا خرط القتاد **باب** ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام باب اس بیان میں کہ جسکی بہت سی نشا ہو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ آنحضرت نے فرمایا جسکے بہت سے نشا ہو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے **ف** اسبابین سعد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور خوات بن جبیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر کی روایت سے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ما اسکر الفرق منہ فملأ الکف منہ حرام **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہر نشہ کی چیز حرام ہے جسکے ایک فرق بھر سے نشا ہو اسکا ایک چلو بھر بھی حرام ہے اور عبداللہ یا محمد بن بشار ان دونوں میں کسی نے اپنی روایت میں کہا الحسوۃ منہ حرام یعنے ایک گھونٹ بھی اسمیں سے حرام ہی **ف** یہ حدیث حسن ہی روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہی کہتے ہیں انکو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں **مترجم** فرق بفتحاروسکون را ایک برتن ہی کہ تین صاع اسمیں آتی ہیں اور ابن قتیبہ نے کہا کہ اٹھائیس رطل سماتی ہیں **باب** ما جاء فی نبیذ الجر باب مٹکونمیں نبیذ بنانی کے بیانمیں **عن** طاؤس ان رجلا اتی ابن عمر فقال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر فقال نعم فقال طاؤس واللہ انی سمعتہ منہ **ترجمہ** روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمر کے پاس اور کہا اسنی کہ منع کیا ہی آنحضرت نے مٹکونکی نبیذ سی کہا انہوں نے ہاں سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ہی اسنی **ف** اس بابمیں ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس جگہ مٹکے سی لاکھی برتن مراد ہیں کہ اسمیں نبیذ جلدی نشا لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دیں تکو پانی میں بھگو دینے تکو وہ حدیث نشا لانے کی دال ہے نشا لانے تک حرام ہے پھینکدینا چاہیے **باب** فی کراھیۃ ان ینبذ فی الدباء والنقیر والحنتم باب کدو اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت میں **عن** عمرو بن مرۃ قال سمعت زاذان یقول سألت ابن عمر عن ما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاوعیۃ واخبرناہ بلغتکم وفسرہ لنا بلغتنا قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتمۃ وھی الجرۃ ونھی عن الدباء وھی القرعۃ ونھی عن النقیر وھی اصل النخل ینقر نقرا او ینسج نسجا ونھی عن المزفت وھو المقیر وامر ان ینتبذ فی الاسقیۃ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زاذان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمر سے حال اُن برتنوں کا کہ منع کیا ہی آنحضرت نے اسکے استعمال سے اور کہا ابن عمر نے کہ خبر دو ہمکو انکی اپنی زبانمیں جو تفسیر کرو اُنکی ہماری زبانمیں کہا ابن عمر نے منع فرمایا آنحضرت نے حنتم سے اور وہ مٹکا ہی اور منع فرمایا دبا ہی اور وہ کدو کی توبنی ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہی کھجور کے کہ اسکو اندر سی خراد لیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چھلکا اسکا اور صاف کر لیتے ہیں اور منع فرمایا مزفت سی اور وہ وہ برتن ہی کہ جسپر روغن قیر ملا ہو یعنے لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت نے کہ نبیذ بنائی جاوے مشکونمیں **ف** اسبابین عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبدالرحمن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور جابر بن عمر اور حکم غفاری اور میمونہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ان برتنوں میں نبیذ بنانی ہی اسلئے منع فرمایا کہ جلد ٹھر جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال انکا مخصوص تھا شراب کے لئے اس لئے بھی منع فرمایا تھا کہ انکی مشابہت ہو اب استعمال جائز ہے مسلم میں مروی ہے کہ آپنے فرمایا ولکن اشرب فی سقاءک واوکہ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندھدی اسکو اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آجاویگا اور سکر پیدا ہوگا تو مشک پھٹ جائیگی اور مالک کو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کی کہ اسمیں سکر کا علم نہیں ہوتا **تنبیہ** نسجا جو روایت میں وارد ہوا ہی صحیح جا مہملہ سے ہے اور معنی نبیذ کے چھلکا اتارنا اور بجیم مہملہ غلط ہی کہ نسخ مسلم وغیرہ میں بجا مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا اُن برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہی اسلئے نہیں

منسوخ ہی چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تمکو منع کرتا تھا اسمین نبیذ بنانی سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو یعنے احتیاط رکھو (نووی) **باب** ماجاء فی الرخصۃ ان ینتبذ فی الظروف باب ظروف مذکورہ وغیرہا مین نبیذ بنانی کی اجازت مین **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت نھیتکم عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمہ وکل مسکر حرام **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے منع کرتا تھا مین تمکو برتنون نبیذ بنانی سی اور بیشک ظرف کسی چیز کو حلال نہین کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے یعنے حرمت بسبب نشہ کی ہے نہ بسبب ظرف کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الظروف فشکت الیہ الانصار وقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذن **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنون سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہین فرمایا آپنے ایسا ہے تو مین منع نہین کرتا **ف** اسبابین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب عدم مسکر مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری مین ایک عورت سے مروی ہے کہ اُسنے کہا انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور یعنے بھگو رکھی تھی مین نے آنحضرت کے لئے نبیذ کھجور بن رات کو لوٹی مین اور تور لوٹی کو کہتے ہین خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبی کا یا لکڑی کا ہو پھر پلایا آنحضرت کو **باب** ماجاء فی الاستقاء باب مشک مین نبیذ بنانیکی بیانمین **عن** عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکاء اعلاہ له عزلاء ننبذہ غدوۃ ویشربہ عشاء او ننبذہ عشاء ویشربہ غدوۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سی فرمایا انہون نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھی آنحضرت کے لئے مشک مین کہ باندہ دیا جاتا تھا اُسکے اوپر کا مونہہ اور اُسکے نیچے ایک چھوٹا مونہہ تا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ شام کو اور بھگوتے تھی ہم شام کو تو پیتے تھے آپ صبح کو **ف** اسبابین جابر اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے یونس بن عبید کے روایت سے مگر اسی سند سی اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہ سے اور سند سی بھی **مترجم** عزلاء توشہ دان جرمی کے نیچے کے مونہہ کو کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ اُس مشک کے اوپر کا مونہہ تو باندہ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ تھا عزلاء کے تھا اُس سے پیتے تھے **باب** ماجاء فی الحبس بالذی یتخذ منہا الخمر باب اُن اونون کے بیانمین جن سے شراب بنتے ہی **عن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرت نی گیہون سے شراب ہوتی ہے اور جو سی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سی شراب ہوتی ہی یعنے ان سب مین جو چیز بنے اسمین نشہ ہو جاتا ہے سب خمر ہے **ف** اسبابین ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کیا ہے اسے حسن بن علی خلال نے انہون نے یحیی بن آدم سی انہون نے اسرائیل سے مانند اسکی اور روایت کیا ہے ابو حیان تیمی نے حدیث شعبی سے انہون نے ابن عمر سی انہون نے عمر سے کہا حضرت عمر نے اور بیشک گیہون سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہمکو اس روایت کی احمد بن منیع نی انہون نے روایت کیا عبد اللہ بن ادریس سے انہون نے ابی حیان تیمی سے انہون نے شعبی سی انہون نے ابن عمر سے انہون نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہون سے بھی ہوتی ہی اور صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنے علم حدیث مین نہ زور تھا روایت کیا ہے **عن** ابی ہریرۃ یبلغ بہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہتے تھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خمر ان دو درختون سے ہی کھجور اور انگور سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بکیر سیحمی غیری ہین نام انکا عبد الرحمن بن عفیلہ ہی **باب** ماجاء فی خلیط البسر والتمر باب بسر اور تمر کو ملاکر نبیذ بنانیکی بیانمین **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونون کو ملاکر نبیذ بنانی سی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن البسر والتمر ان یخلط بینھما ونھی عن الزبیب والتمر ان یخلط بینھما ونھی عن الجرار ان ینبذ فیھا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا گدر کھجور ملاکر نبیذ بنانی سی اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونو کو ملاکر نبیذ بنانی سی اور منع کیا مٹکو مین نبیذ بنانی سی اسبابین انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی اسید اور عبد اللہ بن کعب سے بھی روایت ہے کہ انہون نے روایت کی ان سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مشکون اور ظرفون کی تحقیق اوپر گزری غرض یہ بھی منسوخ ہی محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے انمین جلد شدت کا **باب** ماجاء فی کراھیۃ الشرب فی انیۃ الذھب والفضۃ باب سونے اور چاندی کے برتنون مین کھانا پینا حرام ہونے کے بیانمین **عن** الحکم قال سمعت

نظر ف مذکورہ مین نبیذ بنانی کے اجازت

مشکیزہ مین نبیذ بنانا

ان برتنون کی بیان جن مین شراب بنتے ہی

نبیذ گدر کھجور ملاکر بنانا

سونے اور چاندی کے برتنون مین کھانا پینا حرام ہونے کے

ابن ابی لیلیٰ یحدث ان حذیفۃ استسقی فاتاہ دہقان بماء فی فضۃ فرماہ بہ وقال انی کنت قد نہیتہ فابی ان ینتہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب فی انیۃ الذہب والفضۃ ولبس الحریر والدیباج وقال ہی لہم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ نے پانی مانگا پس ایک آدمی نے لا دیا ایک برتن میں چاندی کے سو پھینکدیا اسکو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اسکو مگر نہ مانا اسنے کہ باز رہے بیشک آنحضرت نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کی پہننے سے اور فرمایا یہ کافروں کے لئے ہے دنیا میں اور تمہارے لئے ہے آخرت میں **ف** اسی باب میں ام سلمہ اور ابو موسیٰ اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے **باب** ماجاء فی النہی عن الشرب قائما باب کھڑا ہو کر پینے کی نہی میں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاک اشد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر پھر پوچھا آپ سے اور کہا نا فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** الجارود بن العلاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب قائما **ترجمہ** روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے **ف** اسی باب میں ابی سعید و ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہی روایت ہے کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی ضالۃ احدکم حرق النار یعنے کھوئی ہوئی چیز مسلمان کی اٹھا لینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا یعنے جب ضم کرنیکے نیت سے اٹھاوے اور تا نیکا قصد نہو اور جارود بن العلاء کو ابن العلا بھی کہتے ہیں اور صحیح ابن معلی ہے **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی الشرب قائما بکھڑی ہو کر پینے کی رخصت میں **عن** ابن عمر قال کنا نأکل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہا تھی پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت کے چلتے اور کھڑے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہ حدیث ابی البزری سے انہوں نے ابن عمر سے اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وہو قائم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نے زمزم پیا کھڑے ہوئے **ف** اس باب میں علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو کہا تے تھے کھڑے اور بیٹھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجم** تطبیق احادیث باب میں اسطرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیان جواز پر یا احدہما کو ناسخ تصور کریں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانا معلوم ہو جاوے **باب** ماجاء فی التنفس فی الاناء باب برتن میں دم لینے کی بیان میں **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا ویقول ہو امرأ واروی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت دم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتے تھے یہ گوارا ہی اور زیادہ سیر کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے یہ مسلم دستوائی نے ابی عصام سے انہوں نے انس سے اور ایسی روایت کی عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے آپ دم لیتے برتن میں تین بار اور روایت کیا ہے ہمدانی نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت سے انہوں نے ثمامہ بن انس سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت دم لیتے تھے برتن میں تین بار یہ حدیث صحیح ہی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلاث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے مت پیو ایکدم میں جیسا اونٹ پیتا ہی ولیکن پیو تم دو دم میں یا تین میں اور نام اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اسکی جب اٹھاؤ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہا وہی **باب** ماجاء فی الشرب بنفسین باب دو دم میں پینے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت جب پیتے دو دم لیتے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے کہا یعنے مولف نے اور پوچھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہیں نزدیک میرے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریب ارجح ہیں رشدین بن کریب سے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں اور پایا ہی انہوں نے ابن عباس کو اور دیکھا ہے اور

اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک منکر روایتیں ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ باب پینے کی چیز میں دم لینے کی کراہت میں **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کی ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنے پھر اسی لیونکر نکالوں فرمایا آپنے بہا دے پھر عرض کی اسسے میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دم میں آپ نے فرمایا تو دور کر دے پیالہ اپنے مونہہ سے یعنے دم لیتے وقت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِيهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا دم لینے سے برتن میں اور اسمیں پھونکنے سے یعنے اگر دم لینا ہو تو برتن مونہہ سے جدا کر کے دم لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ باب برتن میں دم لینے کے کراہت میں **عن** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب پیوے کوئی تم میں کا تو دم نہ لیوے برتن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ باب مشک کے مونہہ سے پانی پینے کی کراہت میں **عن** أَبِي سَعِيدٍ رِوَايَةً أَنَّهُ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپنے مشک کے مونہہ سے پانی پینے کو **ف** اسباب میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ کے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ باب اسکی رخصت میں **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے ایک مشک کیطرف جو لٹکی ہوئی تھی پھر جھکا یا اسکو اور پی لیا اسکے مونہہ سے **ف** اسباب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور عبد اللہ بن عمر ضعیف ہیں لدوی حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھکو کہ انکو عبید سے سماع ہی یا نہیں **عن** كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ **ترجمہ** روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت سو یا آپنے ایک لٹکی ہوئی مشک کے مونہہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا مونہہ یعنے تاکہ تبرکاً لے لینے پاس رکھوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور یزید بن زید بھائی ہیں عبد الرحمن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر کے اور وہ عبد الرحمن سے متقدم ہے متوسط میں **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ أَحَقُّ بِالشَّرَابِ باب اس بیان میں کہ داہنے والی زیادہ مستحق ہیں پینے کے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرت کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتھ اور انکی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابو بکر پھر دیا آپنے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا زیادہ مستحق ہے پھر اسکا داہنے والا ثم حرًّا **ف** اسباب میں ابن عباس اور سہل بن سعد اور ابن عمر اور عبد اللہ بن بسر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں ہی استحباب تیامن کا ہر کام میں یہانتک کہ انعام و اکرام میں بھی اگرچہ بائیں طرف ایک شخص فاضل موجب ہے داہنی طرف والا مستحق ہے چنانچہ آنحضرت نے اعرابی کو ابو بکر پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں **باب** مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا باب اس بیان میں کہ ساقی قوم سب کے آخر میں پیوے **عن** أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ساقی قوم کو سب کے آخر میں پینا چاہئے **ف** اسباب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت کی محبوب کیا تھی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیارا پینے کی چیزوں میں آنحضرت کو میٹھی ٹھنڈی تھی **ف** ایسی ہی روایت کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اسکے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کیے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور صحیح وہی ہے کہ روایت کیے زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عن** الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ **ترجمہ** روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت سے پوچھا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہی فرمایا جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو **ف** اسیطرح روایت کیے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہی ابن عیینہ کی روایت سے **مترجم** مشروبات میں جب چیز سرد

پینے کی چیز میں دم لینے کی کراہت

مشک کے مونہہ سے پانی پینے کی کراہت اور اسکی رخصت

دوسرے کا داہنی طرف ہونا اور اسکا مستحق ہونا

ساقی قوم کے آخر میں پینے کا

ہو محبوب ہوتی ہی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت نی دعا کی کہ یا اللہ مجھی اپنی محبت دی ٹھنڈی پانی سی زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی ہی اُسکی ساتھ ہو تو سبب پسندیدگی کی اُسمین جمع ہوگئے اسلئی کہ حدیث مین آیا ہی یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ یعنے آپ دست رکھتی تھے شیرینی کو اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کئی جاتی ہین **مسئلہ** صحیح مسلم مین انس سے مروی ہے کہ آنحضرت سی پوچھا کہ خمر کا خل بنالیوین آپنے فرمایا نہین اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اسکا پھر مکروہ جانا آپنے اسکو اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کے کہ جایز نہین اُنکی نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہین ہوتا وہ سرکہ کہ خمر سے بنا ہو جب اُسمین کوئی چیز ڈالکر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر فقط نقل سے سایہ کیطرف یا آفتاب کیطرف سرکہ ہوجاوے تو اُسمین شافعیہ کے دو قول ہین اصح یہ ہی کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنی کی اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنی سے بنی تو اُنکے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتی ہین وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اسمین تین قول مروی ہین اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے پھر اگر کسینی بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ بنانا اور سرکہ پاک ہے غرض اسپر اجماع ہے اگر اگر خود بخود سرکہ ہوجاوے ظاہر ہے اور مردی ہے سحنون مالکی سے کہ اُنہون نے کہا ہی اگر یہ روایت صحیح ہے یعنی قابل حجت نہین بسبب مخالفت اجماع کے (نووی) **مسئلہ** مذہبی مالکی خمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے مسلم مین طارق بن سوید سے مروی ہے کہ اُنہون نے اجازت چاہی دعا کی لئی شراب کے سرکہ بنانیکی حضرت نے اُسی پسند نکیا اور فرمایا اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ داء اور سطرح پینا خمر کا دوا کی لئی حرام ہے مگر تو والا اُسکا جاوی اور کوئی چیز سوا خمر کے نہو تو اُسکو پینا جایز ہے اُسی قدر کہ اُسمین تو والا اُتر جاوے اسلئی کہ اسمین اسکا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کی کہ فائدہ اُسمین یقینی نہین (نووی) **مسئلہ** تعطیۃ الاوانی لیلاً سنت ہے اور سطرح بامذہ دینا مشکو نکا اور بند کرنا دروازونکا اور بجھا دینا چراغونکا سوتے وقت اور اُنکا کاوکف صبیان اور اوشی بعد مغرب کے اسمین احادیث بہت مروی ہین کہ ذکر کرنا اُنکا موجب طول ہے **مسئلہ** شیائی ملونہ مین شراب کے برابر کوئی چیز نہین اسلئی کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سی کسی پر دو وجہ سے جایز ہوتی ہے بخلاف شراب کے کہ اُسپر دس وجوہ سی لعنت ہے چنانچہ ابن ماجہ مین مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے لعنت کی گئی ہے شراب دس وجہ سے اُسکی ذات پر لعنت ہی اور اسکے عاصر اور معتصر اور بائع پر اور مشتری پر اور حامل پر اور محمول الیہ پر اور اُسکے آکل ثمن پر اور شارب پر اور ساقی پر بکیف بشدہا وہ منہا نعوذ باللہ منہا **مسئلہ** شیشے کی برتنون مین پینا جایز ثابت بالسنۃ ہے چنانچہ ابن ماجہ مین ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت کا ایک قدح تھا قوارہ کا کہ آپ اُسمین پیتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین بر والدین اور صلہ رحم کی بیانمین جو وارد ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ باب ہے بر والدین کے بیانمین

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ ترجمہ حدیث حکیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا عرض کی مینے یارسول اللہ کس سے نیکی کرونمین فرمایا اپنی ماں سے عرض کیا مینے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کیا مینے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کیا مینے پھر کس سے فرمایا اپنی باپ سے پھر اور قریبون سے درجہ بدرجہ **ف** اسبابمین ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے بھی روایت ہے اور حکیم بیٹے ہین معاویہ بن حیدہ قشیری کے اور یہ حدیث حسن ہے اور کلام کیا ہی شعبہ نے بہز بن حکیم مین اور وہ ثقہ ہین نزدیک اہل حدیث کی اور روایت کی اُنے معمر نی اور سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ اور کئی اماموں نے حدیث کے **ترجمہ** اللہ تعالےٰ نے بھی قرآن عظیم الشان مین ماں کی حسن تعہد اور اولاد کی پرورش مین بہت کچھہ فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ہے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ یعنے اُٹھایا اُسکو اُسکی ماں نے تہک تہک کر اسی لحاظ سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی تین مرتبہ حسن سلوک کا حکم فرمایا اور چوتھی بار مین باپکو رکھا پھر اُنکے بعد اور عزیزون کو جو قرابت مین قریب تر ہون حسن سلوک مین بہ تقدم کئے جاوین مثلاً سگے مقدم ہون سوتیلون پر علی ہذا القیاس نووی نے ذکر کیا کہ علمارنی کہا ہے کہ سبب تقدیم ام کا کثرت تعب ہے فرزند کی پرورش مین اور وفور شفقت و خدمت اور تحمل مشاق اسکی حمل مین پھر وضع مین پھر ارضاع مین پھر تربیت اور تمریض اور معالجہ وغیرہ مین اور نقل کیا ہے حارث محاسبی نے اجماع علما کا تقدیم پدر کا اوپر باپ کے احسان اور حسن سلوک مین اور قاضی عیاض نے کہا اجماع ہی علما کا کہ ماں باپ مقدم ہین حسن سلوک مین اپنی غیر پر اصحاب شافعی نے کہا بیٹی مین پہلے ماں مستحق ہے پھر باپ پھر اولاد پھر اجداد پھر جدات پھر بھائی پھر بہنین پھر سائر محارم ذوی الارحام پھر اعمام و عمات پھر اخوال و خالات اور مقدم ہی اقرب قریب پر اور حقیقی سوتیلی پر پھر ذی رحم غیر محرم جیسے ابن عم اور بنت عم اور اولاد اخوال و خالات وغیرہم پھر ذی

مصاحبت ہو یہ مولی اعلے درجہ کا ہو یا اسفل کا یہ ہمسایہ اور مقدم ہے قریب بعید الدار جار پر اور ایسا ہی اگر قریب پر شہر میں ہے مقدم ہی جار اجنبی پر اور ملحق ہیں زوجہ اور ذوجہ ساتھ معارم کے واللہ اعلم اور ایک مرد نے آپ سے اجازت چاہی جہاد کی آپ نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اسنے کہا ہاں آپ نے فرمایا ففیہما فجاہد یعنی انہیں کی خدمت میں کوشش کر اور ان حدیثوں میں تحقیق ہی انکو جو قائل ہیں کہ جہاد درست نہیں بغیر اجازت والدین کے جب مسلمان ہوں اگر مشرک ہوں تو اجازت انکی ضرور نہیں شافعیہ کے نزدیک اور ثوری نے کہا ضرور ہے مگر یہ جب ہی کہ صف قتال میں حاضر نہ ہوا ہو اور قتال متعین نہ ہوا ہو یا ہجوم کفار نہ ہوا اور جب ہجوم کفار وغیرہ ہو جاوے کسی کے اجازت ضرور نہیں غرض اجماع علما ہے برالوالدین پر اور اسپر کہ ناراض کرنا انکا کبائر اور محرمات سے ہی انتہی ملخصا **باب** دوسرا اسی مضمون میں **عن** ابن مسعود قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لمیقاتہا قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال برالوالدین قال قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ ثم سکت عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو استزدتہ لزادنی **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا پوچھا میں نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا آپنی نماز اپنی اوقات پر ادا کرنا کہا میں نے یا رسول اللہ پھر کونسا فرمایا برالوالدین کہا میں نے پھر کونسا یا رسول اللہ فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں پھر چپ ہو رہے آنحضرت اور اگر میں زیادہ پوچھتا زیادہ بتاتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کیا ہے ابن مسعود سے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **ترجمہ** اس روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور اسی کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کے روایت میں رجل یجاہد فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور سے ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپکا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جسمیں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتی اسکے لئے اسی عمل کو افضل اور اعلے ٹھہراتی جسمیں بہادر اور شجیر پاتی اسی جہاد کی فضیلت سناتی جسمیں مالدار دیکھتے اسے انفاق فی سبیل اللہ جسکی والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اسی برالوالدین کی تعلیم فرماتی ثانیاً یہ کہ اس فرمانی میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے کہ یہ امر بھی امور خیر میں داخل ہے چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہی اسکو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی کہتا ہی سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق اور صدق سب سے افضل ہے علی ہذا القیاس تیسرے یہ کہ فرمانا آپکا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جسوقت میں تائید اسلام میں جسکی ضرورت ہوتی صحابہ میں اسکی فضیلت بیان فرماتی **باب** الفضل فی رضا الوالدین باب رضای والدین کی فضیلت میں **عن** ابی الدرداء قال ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقہا فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت اضع ذلک الباب او احفظہ ورب ما قال سفیان ان امی ورب ما قال ابی **ترجمہ** روایت ہے ابو الدرداء سے کہ آیا انکی پاس ایک مرد اور کہا اسنے میرے ایک عورت ہے اور میرے ماں حکم کرتی ہے اسکی طلاق دینے کا سو کہا ابو الدرداء نے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتی تھی باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضایع کر اسکو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا کبھی باپ کا **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عبد الرحمن سلمی کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ آنحضرت نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے **ف** روایت کیا ہے اسکو محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلے بن عطا سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو اور یہ صحیح ہے اور ایسی ہے روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلے بن عطا سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کی ہو سوائے یہ روایت خالد بن حارث کی سو اگرچہ وہ ثبت ہے راوی ہیں اور خالد بن حارث ثقہ ہیں مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنی سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسیکو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبد اللہ بن ادریس کے برابر اور اسا بعین ابن مسعود سے ہے روایت **ترجمہ** پوری ہوتی ہے برالوالدین ساتھ کئی امور کے انکے کہانے کپڑے کی خبر گیری سی اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلاویں جاوے اور حاضر ہو اور جب حکم فرماویں بجا لاوے جبتک کہ حکم انکا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت انکی اور کلام کرے انکے ساتھ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے انسے جھک کر اور اف نہ کہی اور انکا نام لیکر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کے اور برات کرے انکی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے انکی جب کوئی انہیں اذیت دی اور توقیر کرے انکی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجا لاوے اور دعا کرے انکی مغفرت کی (حجۃ اللہ) **باب** ما جاء فی عقوق الوالدین باب عقوق والدین کی مذمت میں **عن**

اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیا نہ بیان کروں تمہیں بڑی سے بڑی گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنے اللہ کی ذات وصفات میں اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنے راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت یہانتک کہ ہم نے کہا کاش آپ چپ ہوتے اور یہ بار بار فرمانا تاکید انتہا **ف**

اسباب بن ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی اپنی ماں باپ کو بھی گالی دیگا فرمایا ہاں آدمی گالی دیتا ہی کسی کے باپ کو پھر وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اسکی ماں کو یعنے جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اسنے اپنی ماں باپ کو گالی دی **ف**

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** فِی الْاِکْرَامِ صَدِیْقِ الْوَالِدِ باب اکرام دوست پدر کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَہْلَ وُدِّ اَبِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست سے **ف** اسباب بن ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کے اسناد صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سند ولفظ سے **بَابُ** فِی بِرِّ الْخَالَۃِ باب خالہ کی ساتھ حسن سلوک کے بیان میں **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ آنحضرت نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے **ف**

اسحدیث میں ایک قصہ طولیہ ہے یہ حدیث صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَہَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ ہَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ ہَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّہَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہی پس آیا میرے لئی توبہ ہے پوچھا آپ نے تیری ماں ہے کہا نہیں پوچھا آپنی تیری خالہ ہی اسنے کہا ہاں فرمایا آپنے اس سے نیکی کر **ف** اسباب بن علی سے بھی روایت ہے ابن عمر سے اسنے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے ابی بکر بن حفص سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ہے ذکر اسمیں ابن عمر کا اور یہ صحیح تر ہے ابی معاویہ کے حدیث سے اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نی تین دعائیں مقبول ہیں کہ انمیں شک نہیں بد دعا مظلوم کی و دعا مسافر کی بد دعا باپ کے بیٹے پر **ف** اور روایت کے حجاج صواف نے یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے ہشام کے روایت کے مانند اور ابوجعفر جو راوی ہیں ابی ہریرہ سے انکو ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں اور ہم نام انکا نہیں جانتے اور روایت کیا اسنی یحیی بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ باب حق والدین کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسے غلام پاوے اور خرید کر کے آزاد کر دی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ہمیں جانتی ہم اسکو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کے سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہ حدیث **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ قَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ باب قطع رحم کی مذمت میں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَہَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَہَا وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَہَا بَتَتُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن سے کہا سنا میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالے نے میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اسکو اپنے نام سی پھر جسنے کہ ملایا اسکو ملاؤنگا میں اسکو اور جسنے کاٹا اسکو کاٹونگا میں اسکو **ف** اور اسباب بن ابی سعید اور ابی اوفی اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہی اور روایت کے معمر نی زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے رد ابی شی سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نی اور حدیث معمر کے ظاہری **ترجمہ** بخاری کے روایت میں الرحم شجنۃ من الرحمن یعنے لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمن سے غرض یہ کہ رحم اور رحمن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنے ہوں یعنے قرابت رحم

نیکی کے ساتھ نیکی کرنا

خالہ کے ساتھ حسن سلوک

نیکی کرنے کی فرضیت

کہ جسکی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور قرابت بھی رحمن سے رحمت ہے اور صلہ رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناتی داروں سے اور کاٹنا اُسکا بدسلوکی کرنا ہی اہل قرابت سے اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بیہقی میں عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں اُترتی اُس قوم پر کہ جسمیں ایک قاطع رحم ہو اور نسائی اور دارمی میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی میں ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخشدیتا ہے مگر عقوق والدین کہ جلدی سزا دیتا ہے اُسکی مرتکب کو زندگی میں قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ شانہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل کہ خسران اور ضلال ہے اُن لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جسکے ملانیکا حکم دیا اللہ تعالیٰ نے **باب** ماجاء فی صلۃ الرحم

باب صلہ رحم کی فضیلت میں **عن** عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرت نے فرمایا صلہ رحم کرنیوالا وہ نہیں کہ بدلا دے نیکی کا بلکہ وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اُسکا وہ جوڑے اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی معنی سلمان اور عائشہ سے بھی روایت ہے **مترجم** یعنے صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتی دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اُسکا بدلا کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو ناتی دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اُس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو **عن** جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرت نے داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنے کاٹنے والا قرابت کا یعنے اُسکا حق ندادا کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی حب الولد باب اُنکی محبت کی بیان میں **عن** خولۃ بنت حکیم قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وہو محتضن احد ابنی ابنتہ وہو یقول انکم لتبخلون وتجہلون وانکم لمن ریحان اللہ **ترجمہ** روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرت ایکدن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتی تھے تم بخیل کردیتے ہو اور تم بزدل کردیتے ہو اور تم جاہل کردیتے ہو اور بیشک تم اللہ کے پیدا کیے ہوئے پھولوں سے ہو **ف** اور اسی معنی ابن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جابر اہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر اُنہیں کی سند سے اور عمر بن عبدالعزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنے یہ حدیث کوئی راہی بھوٹ گیا ہوگا **مترجم** یعنے بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرانی میں بخیلی کرتا ہی کہ مال سمیٹا تو میری اولاد کی کام آویگا اور جرأت اور شجاعت کی مقام میں بخوف ضرر اولاد نامرد ہے اور بن کر جاتا ہی اور اُنکی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ یہ تحقیق مال اور اولاد تمہاری آزمائیکو دی گئی ہے پھر دیندار متقی اُس فتنہ سے بچتا ہی اور ضعیف الایمان اُسمیں گرفتار ہوجاتا ہے اور ولی ایمان تو اُنکے پیچھے اپنا ہمجنس گنواتا ہے **باب** ماجاء فی رحمۃ الولد باب بچہ کو پیار کرنیکے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال ابصر الاقرع بن حابس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقبل الحسن وقال ابن ابی عمر الحسن او الحسین فقال ان لی من الولد عشرۃ ما قبلت احدا منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرت کو اور آپ بوسہ دیتے تھے حسن کو اور کہا ابن عمر نے کہ حسن کو یا حسین کو سو کہا اقرع نے میری دس بیٹی ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے اونمیں سے ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرت نے جو رحم نہیں کرتا ہے اوپر رحم نہیں کیا جاتا **ف** اسی باب میں انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** لڑکوں کو پیار کرنا گود میں لینا کندھی پر چڑھانا اُنکو گود میں لیکر نماز پڑھ لینا سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں جیسا کچھ صوفی خیال کرتی ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومنوں کے دلمیں ظہور فرماتا ہے حدیث میں آیا ہے من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا یعنے جو شخص شفقت اور پیار کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار دے ہمارے بڑوں کا وہ ہم سے نہیں **باب** ماجاء فی النفقات علی البنات باب لڑکیوں اور عورتوں کی پرورش کی فضیلت میں **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات او بنتان او اختان فاحسن صحبتہن واتقی اللہ فلہ الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا آنحضرت نے جسکے ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی طرح اُنکا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے اُنکی پرورش کرنیمیں اُسکی لیئے جنت ہے **مترجم** اللہ سے ڈرا اُنکی پرورش میں موافق شرع کی پالا یہ نہیں کہ چھٹی چلہ کیا ہو یا سالگرہ میں پیدا ہو

یا پیر کی چوٹی بیٹی اسکی بہنیں رکھی **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لاحدکم ثلاث بنات او ثلاث اخوات فیحسن الیھن الا دخل الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے انپر مگر داخل ہوگا جنت میں **ف** اسبابمیں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے ہے روایت ہے ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہب ہیں اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس اسناد میں ایک ذکر کو **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتلی بشیء من البنات فصبر علیھن کن لہ حجابا من النار **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت نے فرمایا جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں کی ملامیں پھر صبر کرے انکی پرورش کی مصیبتوں پر ہونگی وہ اسکا پردہ دوزخ کی آگ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عائشۃ قالت دخلت امرأۃ معھا ابنتان لھا فسألت فلم تجد عندی شیئا غیر تمرۃ فاعطیتھا ایاھا فقسمتھا بین ابنتیھا ولم تاکل منھا ثم قامت فخرجت ودخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابتلی بشیء من ھذہ البنات کن لہ سترا من النار **ترجمہ** روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اسکے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اسنے مجھ سے پایا اسنے میرے پاس کچھ سوا ایک کھجور کے پھر دیدی میں نے اسکو اور اسنے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور آپ نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی اور تشریف لائی میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خبر دی میں نے آپکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہونگی یہ اسکے لئے پردہ دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال جاریتین دخلت انا وھو الجنۃ کھاتین واشار باصبعیہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالی دو لڑکیوں کو داخل ہونگا میں اور وہ جنت میں مانند انکی اور اشارہ کیا آپنے اپنی دو انگلیوں سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے اور کہا انہوں نے روایت ہے ابی بکر بن عبد اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے **مترجم** ابن ماجہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیوں کو لیکر اور آپنے اسکو تین کھجور عنایت کیں اور اسنے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو جسکر دونوں کو تقسیم کردیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اسنی داخل ہوگئی وہ بسبب اس حسنہ کی جنت میں اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسکی تین بیٹیاں ہوں اور وہ انکی پرورش پر صبر کری اور انکو کھلاوے پلاوے اور پہناوے اپنے مقدور کے موافق اسکے لئے پردہ ہونگی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جسکی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح انکی پرورش کری انکا ساتھ دیا داخل کرینگے وہ اسکو جنت میں بسبب فضل رحمت کے جو ان پر ہے اسکے زیادہ آئی ہیں کہ اسمیں ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے اول پرورش میں بعد جوانی کے سو والدین کے غمخوار ہوتی ہیں اور بعد ازاں مرد کے بیٹیوں کی کچھ چاہ نہیں ہوتی اور سوائے بار کے کسیطرح کی امید اعانت کے انسے نہیں ہوتی **باب** ما جاء فی رحمۃ الیتیم باب یتیم پر رحم کی یا نہیں **عن** ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قبض یتیما من بین المسلمین الی طعامہ وشرابہ ادخلہ اللہ الجنۃ البتۃ الا ان یعمل ذنبا لا یغفر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیجاوے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کیطرف داخل کریگا اللہ تعالے اسکو جنت میں بلاشک شبہ مگر کیہ وہ ایسا گناہ کری کہ نہ بخشا جاوے یعنے شرک **ف** اور اسبابمیں مرۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس ہے اور کنیت انکی ابو علی رحبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے تھے کہ حنش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہل حدیث کی **عن** سھل ابن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم فی الجنۃ کھاتین واشار باصبعیہ یعنی السبابۃ والوسطی **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور کفالت کرنیوالا یتیم کی مانند ان دونوں انگلیوں کے ہیں اور اشارہ کیا آپنی دونوں انگلیوں سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ ایک تشبیہ ہے اسکی غرض وجہ کی یہ ہے کہ وہ شخص درجات انبیاء پر اور حضرت سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثنا پر فائض ہوجائیگا اور آخر ان دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے انتہی اور داود اور بخاری میں ہے بروایت ابی ہریرہ مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق دو ضعیفوں کا ایک یتیم کا دوسرے عورت کا یعنے انکا حق کسی طرح تلف کرنا چاہئے اور انہی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جسمیں یتیم ہو اور اسپر احسان کرتے ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اسمیں یتیم ہو اور اسپر ظلم کرتی ہوں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیموں کو اسکو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل و

صائم النہار کی اور مانند اُس شخص کے کہ صبح و شام چلا تلوار نکالی ہے اللہ کی راہ میں اور ہونگا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائکہ آپنے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطی **باب** ماجاء فی رحمۃ الصبیان باب لڑکوں پر مہربانی کرنیکے بیان میں **عن** انس بن مالک یقول جاء شیخ یرید النبی صلی اللہ علیہ وسلم فابطاء القوم عنہ ان یوسعوا لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرماتی تھی آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا اور دیر لگائی لوگوں نے اسکی واسطے دینے میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹی پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑی کی **ف** اسی باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زربی جو راوی ہیں اُنکی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک سے روایت کرنے سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عمر بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے انکے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹی پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑی کا روایت کیا ہے ابوبکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹی پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑے کی اور امر معروف اور نہی منکر نکرے یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی عبداللہ بن عمر سے اور سند دوں سے بھی سوا اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے سنت اور ادب کے موافق نہیں اور علی ابن مدینی نے کہا کہ یحیی بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نکرتے تھے اور فرماتی تھے کہ لیس منا سی مراد لیس مثلنا ہی یعنے وہ ہمارے مثل نہیں **مترجم** بخاری میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے اور کھی اپنے پاس ننانوے حصے اور اُتارا ایک حصہ میں پر کہ اُسیکے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہانتک کہ گھوڑی اپنا کھر اُٹھا لیتی ہے کہ اُسکے بچی کو چوٹ نہ لگی اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل اور معانقہ اور شم اور وضع صبی فی الحجر وغیرہ مذکور ہے اور یہ سب حقوق صغار میں کبار پر اور آنحضرت نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھی پر بٹھا کر امامت کے ہی کہ جب کوع کرتی اُنکو زمین پر رکھدیتی اور جب سجدہ سی اُٹھتے اُٹھا لیتے **عن** جریر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی رحم نکیا آدمیوں پر رحم نکریگا اللہ تعالی اُسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سی بھی روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم یقول لا تنزع الرحمۃ الا من شقی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی ہے کسیکے دلسی مگر جو شقی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوعثمان جسنی ابوہریرہ سے روایت کے انکا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسی بن ابی عثمان کے جسنے ابوالزناد نے روایت کے ہی اور روایت کے ابوالزناد نے موسی بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے ابی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت سے حدیثیں **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء الرحم شجنۃ من الرحمن فمن وصلہا وصلہ اللہ ومن قطعہا قطعہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرنیوالوں پر رحم کرتا ہے رحمن رحم کرو زمین والوں پر رحم کریگا تمپر آسمان والا یعنے اللہ تعالی جو اوپر ہے رحم شاخ ہی رحمن کی جسنے اُسکو ملایا اللہ اُسکو ملاویگا اور جسنے اُسی کاٹا اللہ اُسے کاٹیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** شجنہ بہ تثلیث معجمہ وسکون جیم دونوں عروق شجر جو آپسمیں گتھی ہوئی ہوں مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمن سے مشتق ہے جسنے ملایا یعنے رعایت و مدارات کی غریزوں کی اور کاٹا یعنے ادا حقوق انکے نکئے **باب** فی النصیحۃ باب نصیحت کی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ ثلاث مرار قالوا یا رسول اللہ لمن قال للہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے فرمایا آپنے تین بار عرض کیا یارسول اللہ کسکے لئے فرمایا اللہ کے لئے اور اُسکے کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے حاکموں کی لئے اور عوام الناس کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اسی باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **مترجم** نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادہ خیر کہا جاوے منصوح لہ کے لئے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لئے صحت اعتقاد ہی سے اور صداقت اُسکے کی اور اخلاص نیت سے بجالانا اُسکی عبادت کا اور نصیحت کتاب کے لئے تصدیق کرنا اُسکے اور عمل موافق اُسکے اور نصیحت رسول کے تصدیق اُسکی نبوت کے اور اطاعت اُسکی ہر فعل و حال و قال میں اور نصیحت ائمہ

لوگوں پر مہربانی کرنا

نصیحت کا بیان

کی اطاعت اُنکی امر حق مین اور خروج و بغی نکرنا اُنپر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمانکی سیدہی راہ بتلانا اور انہی صلاح دینا اور عہدہ مشورہ سکھلانا **عن** جریر بن عبد اللہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا بیعت کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قایم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیرخواہی پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ وماللہ ودمہ التقوی ھھنا بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بہائی ہے مسلمان کا خیانت کرے اُسکی اور نہ جھوٹ بولے اُسسے اور نہ محروم کرے اُسکو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کے مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا تقوی یہان ہے یعنے اشارہ کیا اپنے دل کی طرف کافی ہے آدمی کو برے سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے بہائی مسلمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن من المومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لئے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہی بعض اُسکا بعض کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسباب مین علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک تم مین کا آئینہ ہی اپنی بہائی کا پھر اگر دیکھی اُسمین کچھ عیب تو دور کردی اُسکو یعنے اطلاع کرے اُسکی عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کردیتا ہی **مترجم** اور یحیی بن عبید المدنی ضعیف کہا شعبہ کو اسباب مین انس سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الستر علی المسلمین باب مسلمانون کے عیب ڈھانپنے کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر فی الدنیا یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر علی مسلم ستر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولدی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفون سے کہولدیگا اللہ تعالے اُسکی ایک تکلیف کو تکلیفون سے قیامت کے دن کے اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا مین آسانی کریگا اللہ تعالے اُسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنے ڈھانپا عیب کسی مسلمان کا ڈھانپے گا اللہ تعالے عیب اُسکے دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالے بندے کی مدد مین ہے جبتک بندہ اپنی بہائی کی مدد مین ہے **ف** اسباب مین ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ابو عوانہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اُسمین اعمش کے اِس قول کا کہ کہا اُنہون نے کہ روایت کیا گیا مین ابی صالح سی **باب** ماجاء فی الذب عن المسلم باب مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان مین **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رد عن عرض اخیہ رد اللہ عن وجھہ النار یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رد کرے اپنی بہائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اُسکی عزت مین رد کریگا اللہ تعالے اُسکی مونہہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن **ف** اسباب مین اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الھجرۃ باب ترک ملاقات کے برائی مین **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث یلتقیان فیصد ھذا ویصد ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنی بہائی کو تین دن سے زیادہ ملین وہ دونون راہ مین پس ادھر کی اِس سے اور ادھر کی اُس سے اور اُنمین بہتر وہ ہی جو پہلے سلام کرے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صد کے معنے کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہین یعنی وہ اپنی جانب چلا جاوے یہ اپنی جانب اور صُد بضم صاد معنی جانب بھی آیا ہی **باب** ماجاء فی مواساۃ الاخ باب بہائی کے ساتھ مروت و مدارات کرنے کے بیان مین **عن** انس قال لما قدم عبد الرحمن بن عوف المدینۃ اخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین سعد بن الربیع فقال لہ ھلم اقاسمک مالی نصفین ولی امراتان فاطلق احدھما فاذا انقضت عدتھا فتزوجھا فقال بارک اللہ لک فی اھلک ومالک دلونی علی السوق فدلوا علی السوق فما رجع یومئذ الا ومعہ شیء من اقط وسمن قد استفضلہ فراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک وعلیہ وضر صفرۃ فقال مھیم فقال تزوجت امراۃ من الانصار قال فما اصدقتھا قال نواۃ قال حیس او قال وزن نواۃ من ذھب فقال

ف مسلمان کی غیبت کرنے کی ممانعت

ف مسلمان کا عیب ڈھانپنے کی ترغیب

ف مسلمان کی مدد کرنے کی ترغیب

ف ترک ملاقات کی ممانعت

ف بہائی کی مدارات

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ جب آئے عبدالرحمن بن عوف مدینہ میں تو بھائی بنایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انمیں اور سعد بن ربیع میں پھر کہا انسی سعد نے آؤ بانٹ دونگا تجکو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دیدیتا ہوں میں انمیں سے ایک کو پھر جب گذر جاوے اسکی عدت تو نکاح کر لینا تم اسسے سو جواب دیا عبدالرحمن نے برکت دی اللہ تعالے تمہارے اہل مال میں تبلا دو مجھکو بازار سو بتلا دیا انکو بازار سو پنیر اور گھی کا سو دن گذرے اسکے تھوڑا قوط تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائی تھی پھر دیکھا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد اور اثر زردی کا سو پوچھا آپنے یہ بھی یہ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپنے کیا مہر باندھا عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا آپنے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور تیسرے درہم کا اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا بھی خبر دی اسکی اسحٰق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحٰق سے **مترجم** جب اصحاب کہمی مدینہ کو ہجرت کر کے آئی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک انصار کے ساتھ انکا بھائی چارہ کر دیتی تھی ایک مہاجر اور ایک انصار دونوں بھائی تصور کئے جاتی تھی اور کیا مدات تھی کہ بسجان اللہ اپنی مال اور اہل تک دریغ نہ کرتے تھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَارْضَ عَنْھُمْ جب عبدالرحمن بن عوف آئی اور سعد کے بھائی ہوئی انہوں نے اپنی بی سے مال تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول کیا اور تجارت شروع کی اتفاق ایک پنیر ہوتا ہے کہ دہی کو سکھا کر بناتے ہیں اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبا ہی کہ عروسی کی حالت میں لگائی تھے اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے معنے ماشاءاللہ امر کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے یہاں تولا ماشہ چنانچہ وزن اسکا مؤلف کے قول میں گذرا اور بعضوں نے کہا ہی مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کے اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اسوقت میں بہت کچھ تھا **بابُ** مَا جَاءَ فِي الْغِيْبَةِ باب غیبت کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْغِیْبَۃُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کیا ہے غیبت فرمایا آپنے ایسا یاد کرنا برا بھائی کو کہ وہ برا جانے کہا بولا اگر اسمیں وہ عیب ہووے جو میں کہتا ہوں فرمایا اگر اسمیں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہی جسسے تو غیبت کی تو نی اسکی اور اگر وہ عیب نہ ہو جو تو کہتا ہے تو بہتان کیا تو نے اسپر یعنے موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان **ف** اور روایت کیا ابن ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مسلم میں بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ سے ہے چنانچہ ابن سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنے غیبت سخت تر ہی زنا سے اور آفات لسان کبھی چھپتی نہیں کہ آدمی اس سے محفوظ رہے چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو ضامن ہووے میرے لئے ما بین لحییہ اور ما بین رجلیہ کا میں اسکے لئے ضامن ہونگا جنت کا اول گالی دینا حدیث میں آیا سباب المسلم فسوق و قتالہ کفر کی فرمایا کسیکو کہ ایک اسمیں ضرور کافر ہوتا ہی متفق علیہ اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدو اللہ کہنے کا مسلم میں انس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم یعنے دو گالیاں دینے والی جو کچھ انہوں نے کہا اسکا وبال شروع کرنیوالی پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نکرے لعنت کرنا آنحضرت نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ لعان ہووے مسلم اور فرمایا لعانین نہ شہدا اور شفعا ہونگے قیامت کے دن مسلم چوتھے ھلک الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہیگا وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں سے یا پانچوں سے معنی فرمایا آپنے لا یدخل الجنۃ قتات چغلخور نہ جائیگا آپنے احثوا التراب وجوہ المداحین یعنے خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں ساتویں تانی حل اسکے منہ پر آپنے فرمایا اس شخص سے جسنے اپنی بھائی کی تعریف سامنے کی تھی ویلک قطعت عنق اخیک یعنے خرابی ہے تیری کاٹی تو نی گردن اپنے بھائی کی آٹھویں مرا یعنے جھگڑا حضرت نے فرمایا من ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ یعنے جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاویگا اسکے لئے ایک مکان اوسط جنت میں نویں تضحیک باقوال کاذبہ حدیث میں آیا ہی وَیْلٌ لِّمَنْ یُّحَدِّثُ وَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ یعنے خرابی ہے اسکی جو جھوٹی باتیں بناوے تاکہ ہنسے قوم خرابی ہے اسکی دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ یعنے خوبی اسلام کے ہی ہے آدمی کے کہ چھوڑ دیا گیا ہووے لایعنی گیارہویں کذب ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اسکی مدد سے ایک کوس ایک بو سے بھاگ جاتا ہی بارہویں ذی وجہین ہونا آپنے فرمایا اسکے لئے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن تیرہویں طعن و فحش و بذی کہ آپنے فرمایا لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی چودھویں کسی تائب کو اسکے گناہ پر عار دلانا مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ یعنے جسنے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کی ساتھ نہ مریگا جب تک اسمیں گرفتار نہ ہو پندرہویں شماتت یعنے خوشی ظاہر کرنا کسیکے ملایر کہ حدیث میں آیا ہے لَا تُظْہِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ

فیرحمہ اللہ ویقبلیک یعنے شماتت ظاہر کرکے اپنی بہائی کے کہ اللہ اُسپر رحم کریگا اور تجھی بلا میں گرفتار کریگا معاذ اللہ من ذلک اور ان سب کے روا ہی سکوت و خاموشی کہ اُسکی فضائل بے شمار ہین ایک حدیث مین ہے کہ آپنے فرمایا مقام مرد کا خاموشی مین افضل ہے ساٹھ برس کے عبادت سے اور آپنی فرمایا ای ابوذر دو خصلتین ہین کہ پشت پر ہلکی میزان مین گران ایک طول صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت نے ابوذر کو وصیت کی علیک بطول الصمت فانہ مطرحۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک یعنی لازم پکڑو طول صمت کو کہ اُسمین بہاگنا ہی شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیری دین پر اور فرمایا آپنی من صمت نجا جسنے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دو جہانی سے **باب** ماجاء فی الحسد باب حسد کے بیانمین **عن** ابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقاتین نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپسمین بغض مت رکھو اور آپس مین حسد مت کرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے بہائی ایک دوسرے کی اور حلال نہین مسلمان کو کہ چھوڑ ہی ملاقات اپنی بہائی کی تین دن سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبابمین ابی بکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **عن** سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنین رجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفق منہ آناء اللیل وآناء النھار ورجل اتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ آناء اللیل وآناء النھار **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک نہین کرنا چاہئے مگر دو شخصون پر ایک وہ مرد جسکو اللہ تعالی نے اُسی مال اور خرچ کرنا اُسی مین سے رات کی وقتون مین اور دن کی وقتون مین اور دوسرا وہ مرد کہ دیا اللہ نے اُسکو قرآن اور وہ اوا کرتا ہی اُسکی حق کو رات کے وقتون مین اور دن کے وقتون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی مانند **مترجم** ایک حسد ہی کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھکر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اُس سے زایل ہو کر مجھے ملجاوے یہ معیوب ہے اور حدیث اول مین اُسی سے نہی واقع ہوئی ہے اور ایک شک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھکر اُسکا زوال چاہی بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اُسپر قایم رہی اور مجھی ہے عنایت ہو اور یہ امور اخروی مین محمود ہے اور انبیا اور صلحا مین جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اُس سے یہی مراد ہی اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہین اس حدیث مین اُسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونو کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے قولہ اور دیا اللہ نے اُسے قرآن یعنے علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قرات خشی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد مین پڑھے اور دن کو اُسپر عمل کرے یا رات کو تفکر اور ذکر و مجاہدہ یا رات کو اشتغال بخلوت اور ذکر و قرات اور تبلیغ اُسکی بخلوت **باب** ماجاء فی التباغض باب آپسمین بغض رکھنے کے برائی مین **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قد ایس ان یعبدہ المصلون ولکن فی التحریش بینھم **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجین اُسی نماز کے لوگ ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالیگا انمین **ف** اسبابمین ابن عمر اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہین یہ حدیث حسن ہی اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہی اور روایت مین یہ لفظ وارد ہوئے ہین ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ولکن التحریش بینھم یعنے مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجین اُسے جزیرۂ عرب مین ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالیگا انکے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر خدا کی عبادت ہے اور اس روایت مین خاص کیا آپنے جزیرہ عرب کو اسلئے کہ ایمان اُسوقت اسی جزیرہ مین پھیلا تھا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال و قتال امت مین قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہین **باب** ماجاء فی اصلاح ذات البین باب آپسمین صلح کے بیانمین **عن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایحل الکذب الا فی ثلاث یحدث الرجل امرأتہ لیرضیھا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس وقال محمود فی حدیثہ لا یصلح الکذب الا فی ثلاث **ترجمہ** روایت ہے اسما بنت یزید سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہین ہے جھوٹ مگر تین مقامون مین ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی مین اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیون مین اور محمود نے اپنی روایت مین کہا درست نہین جھوٹ مگر تین جگہہ مین **ف** اسحدیث کو نہین پہچانتے ہم اسمار کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کیا داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا آپسمین اسما کا خبر دی ہمکو اسکی ابوبکر نے انہون نے روایت کیا ابن ابی زائدہ سے انہون نے داؤد بن ابی ہند سے اور اسبابمین ابو بکر سے بھی روایت ہے **عن** ام کلثوم بنت عقبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا او نمی خیرا **ترجمہ** روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا انہون نے سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی جھوٹا نہین ہے وہ جو صلح کرے آدمیون مین اور کہی نیک بات یا بڑھایا خیر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **مترجم**

نمی الحدیث عرب جب کہتا ہی کہ کوئی بات کری اصلاح کی واسطی اور طلب خیر کو اور اگر میم کو تشدید دین تو چغلخوری اسکی معنی ہونگی اور بات کہنا واسطی فساد کی اہل سے مراد ہوگا **باب** ماجاء فی الخیانۃ والغش خیانت اور دغا کے بیانمین **عن** ابی ضرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضارہ اللہ بہ ومن شاق شق اللہ علیہ ترجمہ روایت ہے ابی ضرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو ضرر پہونچاوے کسیکو ضرر پہونچاوے اُسی اللہ تعالے اور جو تکلیف دی کسیکو تکلیف دیوے اُسی اللہ تعالے **ف** اوسباہین ابی بکرہ کی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہے جو ضرر پہونچاوے کسی مؤمن کو یا مکر کری اسکو ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** ماجاء فی حق الجوار باب حق ہمسایہ کے بیانمین **عن** مجاہد ان عبد اللہ بن عمر ذبحت لہ شاۃ فی اھلہ فلما جاء قال اھدیتم لجارنا الیھودی اھدیتم لجارنا الیھودی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ روایت ہے مجاہد سے کہ عبد اللہ بن عمر کے لیی اُنکی گھر مین ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب آئی تو کہا ہدیہ بھیجا تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو کیا ہدیہ بھیجا تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو سُنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی ہمیشہ ہی جبرئیل مجھی وصیت کرتے احسان کے ساتھ ہمسایہ کے یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ وارث اوینگے اسکو **ف** اسباہین عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے اُنہون نے روایت کیے عائشہ اور ابی ہریرہ سی دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مازال جبرئیل صلوات اللہ علیہ یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ہی جبرئیل اللہ کی رحمتین اُنپر وصیت کرتی مجھی ہمسایہ کے ساتھ احسان کے یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ وارث ٹھیراوینگے اُسکو **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرھم لجارہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بہترین ساتھی والی اللہ کے نزدیک بہترین ہین اپنی ساتھی کے واسطی اور بہترین ہمسایون کے نزدیک اللہ کے بہترہین اپنی ہمسایہ کے لیی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبد الرحمن جُلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہی **باب** ماجاء فی الاحسان الی الخادم باب خادم پر احسان کرنیکے بیانمین **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ من طعامہ ولیلبسہ من لباسہ ولا یکلفہ ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بھائی تمہارے ہین کہ کردیا ہی اللہ نی اُنکو جو ان تمہارے ہاتھون کے نیچے پھر جسکا بھائی اُسکی ہاتہ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلاوی اُسکو اپنے کہانیمین سے اور پہناوے اُسکو اپنے پہناوی سے اور تکلیف نہ دے اُسکو ایسی کام کے جو غالب آجاوی اُسپر پھر اگر تکلیف دی اُسکو ایسے کام کے جو غالب آوی اُسپر تو مدد کری اُسکی بیچ آپ بھی ہاتہ لگاوی **ف** اسباہین علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ سیئ الملکۃ ترجمہ روایت ہے ابو بکر الصدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل نہوگا جنت مین بدخلق یعنی سابقین کے ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے ایوب سختیانی اور کئی لوگون نی فرقد سبخی مین اُسکے حافظہ کیطرف سے **باب** النہی عن ضرب الخدام وشتمھم باب خادمون کے مارنی اور بُرا کہنی کے نہی مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکہ بریئا مما قال لہ اقامہ اللہ علیہ الحد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بنی ہین توبہ کے جسنے زنا کی تہمت لگائی اپنی لونڈی غلام کو جو پاک ہے اسباب سے جو اسنی کہی قائم کریگا اللہ تعالے اُسپر حد قذف کے قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہی ہو جیسا اُسکی آقا نی کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباہین سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبد الرحمن بن ابی النعم البجلی ہے اور کنیت اُنکی ابو الحکم ہے **مترجم** شیخ نی لمعات مین کہا ہی کہ اسحدیث مین اشارہ ہی کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگاوی تو اُسپر حد قذف نہین بلکہ حد کو زنا کی تہمت لگاوی اُسپر حد نہین اسلیے کہ عبد اہل احصان سے نہین **عن** ابی مسعود قال کنت اضرب مملوکا فسمعت قائلا من خلفی یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اقدر علیک منک

خیانت اور دغا کا بیان

ہمسایہ کے حقون

صلہ رحمی کا بیان

خادم پر احسان کرنا

خادم کو مارنا اور گالی دینا اور برا کہنے سے ممانعت

عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْكًا لِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہا مارتا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والی کو میرے پیچھے سے کہتا تھا جان لے ابی ابا مسعود جان لے ابی ابا مسعود سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالے تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر کہا ابو مسعود نے پھر نہ ماروں گا میں کسی لونڈی غلام کو اسکے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابراہیم تیمی بیٹی ہیں یزید بن شریک کے **باب** مَا جَاءَ فِيْ أَدَبِ الْخَادِمِ باب خادم کے ادب سکھانے کے بیان میں **عن** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مارے کوئی اپنی خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہئے فوراً اپنا ہاتھ اٹھالے یعنی پھر نہ مارے **ف** اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحیی بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو کہا یحیی نے اور ہمیشہ رہی ابن عون روایت کرتی ابو ہارون سے یہانتک کہ انتقال فرمایا انہوں نے **مترجم** لوگ اسوقت میں اپنی لونڈی غلام پر بہت ظلم کرتی ہیں حالانکہ احادیث میں بہت انکی ادائی حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب وفات کے فرمایا اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یعنے خیال کرو نماز کا اور جسکی مالک ہیں تمہارے ہاتھ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنی غلام کو مارتا ہے اور اپنی مالکی مستحقوں سے روکتا ہے علی الخصوص جو لونڈی غلام مقید صوم و صلوٰۃ ہو اسی ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اسکو مارنا نہیں اسلئے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اسکو نماز پڑھتے اور غلاموں کے حق میں ضرور ہے کہ ایک قریب دوسرے سے جدا کرے نہ بیچے کہ ابی ایوب سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسنے جدا کیا والدہ کو اسکے ولد سے جدا کریگا اللہ تعالے اسکو اسکے دوستوں سے قیامت کے دن روایت کیا اسکو ترمذی نے اور دارمی نے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اسنے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے سر چپ ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عرض کی اسنے کہ یا رسول اللہ کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم کا کہا ہر دن میں ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے یہ عبداللہ بن دہب نے ابی ہانی سے اسی اسناد سے مانند اسکی **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ابی ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور روایت کیے بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ أَدَبِ الْوَلَدِ باب اولاد کے ادب دینے کے بیان میں **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کی نزدیک قوی نہیں اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتے مگر اسی سند سے اور ناصح بصرے ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتی ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ ثابت ہیں انسے **عن** أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ **ترجمہ** روایت ہے ایوب بن موسی سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے ایوب دادا اسکے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عامر بن ابی عمار خزاز کی روایت سے اور ایوب بن موسی وہ ہے ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا باب ہدیہ قبول کرنے اور اسکا بدلا دینے کی بیان میں **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتی تھے ہدیہ کو اور بدلا دیتی تھے اسکا **ف** اسباعین جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسی مرفوع مگر عیسے بن یونس کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ باب محسن کے ادائی شکر کے بیان میں **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی نہ شکر ادا کرے لوگوں کا بے شک ادا نہ کریگا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اسنے اللہ تعالے کا شکر ادا نہ کیا **ف** اسباعین ابی ہریرہ

اور شعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ وفضل احسان کے بیان مین **عن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لئے صدقہ ہی اور حکم کرنا تیرا اچھی باتکو اور منع کرنا تیرا بری باتسے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہہ مین تیرے لئے صدقہ ہی اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اُس مرد کی کہ جسکی آنکھہ نہو صدقہ ہے اور دور کر دینا تیرا پتھر اور کانٹی اور ہڈی اور سی تیری اُسی صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا تیرا اپنی بھائی کے ڈول مین تیرے لئے صدقہ **ترجمہ** یعنے یہ سب نیکیان صدق ایمان اور تصدیق رحمان پر دلالت کرتے ہین اسلئے ہر امر اس مین سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اُسکے جسکی آنکھہ نہو یعنے اُسکی دستگیری کر کے راہ مین لیچلنا یہ بھی صدقہ ہے اور دوسری روایت مین اماطۃ الاذی عن الطریق کو شعبہ ایمان فرمایا ہی **ف** اسبابمین ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہین **باب** مَا جَاءَ فِي الْمَنِيحَةِ باب منیحہ کی فضیلت مین **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہتی ہے سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جس شخص نی دیا ایک منیحہ دودہ کا یا منیحہ چاندیکا یا بتائی کسیکو راہ ہوگا اُسکو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے **ترجمہ** منیحہ دودہ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودہ والی کسیکو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اُسکی دودہ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندیکا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسے بھولی ہوئی کو رستہ بتا دیا **ف** یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے مین نہین جانتی ہم اسکو مگر اسی سند سی اور منصور بن معتمر اور شعبہ نی بھی طلحہ بن مصرف سی یہ حدیث روایت کی ہی اسبابمین نعمان بن بشیر سی بھی روایت ہے اور من منح منیحہ ورق کی معنی قرض دینا درہم کا اور ہے زقاقا سے مراد ہی ہدایت طریق یعنے رستہ بتانا **باب** مَا جَاءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ باب راہ سی تکلیف کے چیز دور کرنیکی بابمین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اس درمیانمین کہ ایک شخص چلا جاتا تہا راہ مین کہ پائی اُسنی ایک شاخ کانٹی دار اوسی ہٹا دیا پس جزا دی اُسکی اللہ تعالی نی اور بخشدیا اُسکو **ف** اسبابمین ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ باب اس بابمین کہ مجالس مین امانت ضرور ہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب بات کہی تجہہ سی کوئی آدمی اور پھر اور طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہین جانتی ہم اسی مگر ابن ابی ذئب کے روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ باب سخاوت کی فضیلت مین **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِي قَالَ نَعَمْ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سی کہا اُنہون نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ نہین ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائی ہین مجھہ پاس زبیر یعنے جو کچھہ ہے اُنہین کی کمائی ہے کیا دونگی اسمین سے یعنے صدقات وخیرات مین فرمایا آپنی ہان مت گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جاویگی تجہہ پر یعنے تو خلق کو ندیگی تو خدا بھی نہ دیگا **ف** اسبابمین عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث اسی اسناد سی ابن ابی ملیکہ سی اُنہون نے عباد بن عبد اللہ سے اُنہون نے اسماء بنت ابی بکر سی اور روایت کیے کئی لوگون نے یہ حدیث ایوب سے اور نہین ذکر کیا اُسمین عباد بن عبد اللہ بن الزبیر کا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سخی قریب ہے اللہ سی قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیون سے بعید ہے دوزخ سی اور بخیل بعید ہے اللہ سی بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیون سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہی اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سعید کے روایت سے کہ وہ

صلہ رحمی کا بیان
احسان کا بیان
سخی کی فضیلت
راہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنیکا بیان
مجالس مین امانت کے بیان
سخاوت کا بیان

اعرج سے روایت کرتی ہیں وہ ابی ہریرہ سے اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحیی بن سعید کے سند سے بتحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ سے بواسطہ یحیی بن سعید کے کچھ چیز سلا **باب** ما جاء فی البخل باب بخل کے برائی میں **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسرے بدخلقی **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر صدقہ بن موسی کی روایت سے **عن** ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنیوالا اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنیوالا **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بھولا غرت والا ہی اور فاجر فریبی بخیل ہے **ف** نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے **باب** ما جاء فی النفقۃ علی الاھل باب نفقہ اہل کی فضیلت میں **عن** ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نفقۃ الرجل علی اھلہ صدقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچہ آدمی کا اپنی گھر والوں پر صدقہ ہے **ف** اسباب میں عبداللہ بن عمر اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ثوبان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الدینار دینار ینفقہ الرجل علی عیالہ ودینار ینفقہ الرجل علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ الرجل علی اصحابہ فی سبیل اللہ قال ابو قلابۃ بدأ بالعیال ثم قال وای رجل اعظم اجرا من رجل ینفق علی عیال صغار یعفہم اللہ بہ ویغنیھم اللہ بہ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہی کہ خرچ کرتا ہے اسکو آدمی اپنی لڑکی بالونپر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہی آدمی اسکو اپنی جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور وہ دینار ہی کہ خرچ کرتا ہی اسکو آدمی اپنی رفیقوں پر اللہ کی راہ میں کہا ابو قلابہ نے شروع کیا ذکر لڑکی بالونکا پہر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہی اپنی چھوٹی لڑکیونپر کہ محنت سے بچاتا ہی انکو اللہ بسبب اسکی اور بی پرواہ کرتا ہی اللہ تعالی انکو بسبب اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الضیافۃ باب ضیافت کے بیان میں **عن** ابی شریح العدوی انہ قال ابصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعتہ اذناہ حین تکلم بہ قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ قالوا وما جائزتہ قال یوم ولیلۃ قال والضیافۃ ثلاثۃ ایام وما کان بعد ذلک فھو صدقۃ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیسکت **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپنے یہ کلام فرمایا فرمایا آپنی جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیئے کہ خاطر کرے اپنے مہمانکی اور تکلف بنادی جائزہ اسکا کہا صحابہ نے کیا ہی جائزہ کہا ایکدن اور ایکرات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اسکے بعد ہو صدقہ ہی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہی یا چپ رہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** قولہ تکلف بنادی جائزہ اسکا یعنے ایکدن اور رات عمدہ مکلف کھانا اسکی کہلاوے عادت سے کچھ بڑھکر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسکی تکلیف دینا مہمان کو جائز نہیں شاید یہ مثل نہیں ہے ہوا ایکدن مہمان تین دن مہمانی چوتھی دن کا بی ایمان **عن** ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الضیافۃ ثلاثۃ ایام جائزتہ یوم ولیلۃ وما انفق علیہ بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ومعنی قولہ لا یثوی عندہ یعنی الضیف لا یقیم عندہ حتی یستند علی صاحب المنزل والحرج ھو الضیق انما قولہ حتی یحرجہ یقول حتی یضیق علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایکدن اور رات اور جو اسکے بعد خرچ کرے صاحبخانہ وہ صدقہ ہی اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھیرا رہی اسکے پاس یہانتک کہ حرج میں ڈالدی اسکو اور معنی لا یثوی کے یہ ہے کہ قیام کرے میزبان کے نزدیک یہانتک کہ شاق گذرے اسپر اور حرج میں ڈالے یعنے تنگ کرے اسکو اور حرجہ کے معنی یہی ہے کہ تنگی میں ڈالی اسکو **ف** اسباب میں عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور روایت کیا ہے حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو شریح خزاعی کعبی ہیں اور وہ کنیت ہے ہیں اور نام انکا خویلد بن عمرو ہے **باب** ما جاء فی السعی علی الارملۃ والیتیم

باب یتیموں اور رانڈوں کی حاجت میں سعی کرنیکی بیان میں **عن** صفوان بن سلیم یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم النھار ویقوم اللیل ترجمہ روایت ہے صفوان سے وہ پہونچاتی ہیں اس حدیث کو آنحضرت تک کہ فرمایا آپنے سعی کرنیوالا رانڈوں اور مسکینوں کے حاجتمند میں مانند جہاد کرنیوالے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اسکی کہ روزہ رکھتی دن کو اور نماز پڑھتی رات کو **ف** روایت کیا ہے اسکو انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولی ہیں عبد اللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں اور ثور بن یزید مدنی **باب** ما جاء فی طلاقۃ الوجہ وحسن البشر باب کشادہ پیشانی اور شناش چہرہ سے ملنے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقا اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملو تو اپنی بھائی سے بکشادہ پیشانی اور ڈالدو تو اپنی ڈول سے اپنی بھائی کے برتن میں یعنی پانی **ف** اسماعیل ابی فدیک نے بھی روایت کیا ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الصدق والکذب باب صدق و کذب کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اسلئے کہ صدق راہ بتاتا ہی نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہی جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہی اور ڈھونڈتا ہی سچ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جھوٹ سے اسلئے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہی بدی کی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب **ف** اسماعیل ابی بکر اور عمرو عبد اللہ بن جعفر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اسکی پاس سے آتی ہی **ف** کہا یحیی نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبد الرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے کہ ہان یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئی ہیں اسکی روایت کے ساتھ عبد الرحیم بن ہارون **باب** ما جاء فی الفحش باب بدگوئی کی برائی میں **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اسکو اور نہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دیدے اسکو **ف** اسماعیل ابن جعفر عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کیا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے اسی ہم مگر عبد الرزاق کی روایت سے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم احاسنکم اخلاقا ولم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھی خلق والے ہیں اور نہتھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکھنے والی اور نہ حیا نا بدگوئی کرنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی اللعنۃ باب لعنت کی بیان میں **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدوسرے کو مت کہو کہ تجھپر لعنت ہو اللہ کے اور نہ یہ کہ تجھپر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جاوے **ف** اسماعیل ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنی والا اور نہ بیہودہ گو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبد اللہ سے اس سند کے سوا اور سند دوں سے بھی **عن** ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعن الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایکمرد نے لعنت کی ہوا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے

صلہ رحمی کا بیان — بدگوئی کی مذمت — لعنت کا بیان

تو فرمایا اپنی مت لعنت کرو اسلئے کہ وہ تو فرمان بردار ہے اور بیشک جسنے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہی لعنت اوپر اُسکی **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو مگر بشر بن عمر نے **باب** ماجاء فی تعلیم النسب باب تعلیم نسب کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم نانوں سے اسقدر کہ حسن سلوک کرسکو اپنے ناتی داروں سے اسلئے کہ حسن سلوک کرنا ناتی داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مراد منساۃ فی الاثر سے زیادتی عمر کے ہی **باب** ماجاء فی دعوۃ الاخ بظھر الغیب باب بھائی کے پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لئے دعا کرنیکے بیان میں **عن** عبد اللہ بن عمر وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما دعوۃ اسرع اجابۃ من دعوۃ غائب لغائب **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونیوالی نہیں جیسی دعا غائب کے غائب کے لئے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو بکر جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نام اُنکا عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے **باب** ماجاء فی الشتم باب سخت گوئی کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منھما ما لم یعتد المظلوم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی گلوچ کرنیوالوں نے جو کچھ کہا وبال اُسکا شروع کرنیوالی پر ہے اُن دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نکری یعنے بڑھ کر بولی **ف** اسباب بن سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا الاحیاء **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتے ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مُردوں کو کہ ایذا دوگی تم بسبب اُسکے زندوں کو **ف** اختلاف کیا ہی اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کے بعضوں نے حضرمی کی ہے اور روایت کے بعضوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیادنی کہ سنا میں نے اکیمر سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر قال زبید قلت لابی وائل انت سمعتہ عن عبد اللہ قال نعم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل اُسکا کفر کہا زبید نے کہا میں نے ابی وائل سے تم نے سنا ہی عبد اللہ سے انہوں نے کہا کہ ہاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی قول المعروف باب شیریں زبانی کے بیان میں **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا ترٰی ظھورھا من بطونھا وبطونھا من ظھورھا فقام اعرابی فقال لمن ھی یا رسول اللہ فقال لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی باللیل والناس نیام **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں اُنکی اُنکے اندر سے اور باطن اُنکے باہر سے سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اُسنے کہ کسکی لئے ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلاوے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن اسحق کے روایت سے **باب** ماجاء فی فضل المملوک الصالح باب مملوک نیک کی فضیلت میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ما لاحدھم ان یطیع اللہ ویؤدی حق سیدہ یعنی المملوک وقال کعب صدق اللہ ورسولہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک انمیں کے لئے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنی آقا کا مراد رکھتی ہے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نے اور اُسکے رسول نے **ف** اسباب ابی موسے اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ علی کثبان المسک یوم القیمۃ عبد ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل امّ قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی الصلوات الخمس فی کل یوم ولیلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ ہی کہ ادا کیا اُسنے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اُسنے ایک قوم کی اور وہ اُس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی رات اور دن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر سفیان کی روایت سے اور ابو القطان کا نام عثمان بن قیس ہے **باب** ماجاء فی

معاشرۃ الناس اب معاشرت مردم کے بیانمیں **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا وخالق الناس بخلق حسن **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر سے کہ جہاں کہیں ہو تو اور پیچھے کر ہر برائی کی ایک بھلائی کہ مٹا دیگی اسکو اور مل جا لوگوں کے نیک خلقی سے **ف** سابعین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی روایت کیا ہے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمودنی اور روایت کیا ہے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند کہا محمودنی اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے **باب** ماجاء فی ظن السوء باب گمانی کے بیانمیں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے ہے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لاوے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر کرنا یہ کچھ گناہ نہیں **باب** ماجاء فی المزاح باب خوشطبعی کے بیانمیں **عن** انس قال ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی ان کان لیقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے اختلاط کرتے تھے یہانتک کہ فرماتی تھے میرے چھوٹی بھائی سے ای ابا عمیر کیا کیا نغیر نے **مترجم** اہمیرہ ظرافت آپ انس کے بھائی کو فرماتی تھا اور نغیر ایک چڑیا تھی لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتی ہیں اس حدیث سی گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اسکا موجب قساوت قلب اور زوال ہیبت ہی اور وہ چڑیا ان صحابی نی پالی تھی پھر وہ مر گئی اور وہ رنجیدہ تھے حضرت نے اسطرح انکا دل بہلایا اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کی لئے جائز ہوا جبکہ وہ ایذا میں اسکو اور استمالت صغیر کی اور دلجوئی اسکی مسنون ہوئی **روایت** کی ہے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سی انہوں نے انس سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا عرض کیا ہے کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے خوشطبعی کرتی ہیں فرمایا آپنی میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یمزح داعبنا تمازحنا سے یعنے مزاح کرتے ہیں آپ ہمسے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین قال محمود قال ابو اسامۃ انما یعنی بذا انہ یمازحہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ای دو کان والی کہا محمودنی کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا **عن** انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال یا رسول اللہ ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل تلد الابل الا النوق **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نی سواری مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے میں تجھی سوار کرونگا اونٹنی کے بچہ پر اسنے عرض کی یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا اونٹ کو نی اونٹنی کو اور یہی جنتا ہی سو اونٹنیوں کے لیے جتنی اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے **باب** ماجاء فی المراء باب تکرار کرنے کے بیانمیں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الکذب وھو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسطھا ومن حسن خلقہ بنی لہ فی اعلاھا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائیگا اسکی لئے ایک مکان کنارہ جنت میں اور جسنی چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جاویگا اسکی لئی ایک گھر جنت کی بیچمیں اور جسنے اپنی خلق اچھے کئی بنایا جاویگا اسکے لئی ایک گھر اعلے جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہمیں پہچانتی ہم اسکو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بک اثما ان لا تزال محاصما **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہی تو جھگڑتا ہوا **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتی ہم مثل اسکی مگر اسی سند سے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمار اخاک ولا تمازحہ ولا تعدہ موعدا فتخلفہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سی اور مت دل لگی کر اس سے اور مت وعدہ کر اس سے ایسا کہ خلاف کری تو اسی **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **باب** ماجاء فی المداراۃ باب مدارات احباب کے بیانمیں **عن** عائشۃ قالت استاذن رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکی اور میں آپکے پاس تھی سو فرمایا آپنے بُرا ہی بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا پھر اجازت دی اُسی اور نرمی کی اُس سے باتین پھر جبکہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ پہلے تو آپنے فرمایا اُسکو جو کچھ فرمایا یعنے بُرا کہا اسی پھر نرمی کی اُس سے بات پھر فرمایا آپنے اے عائشہ بدترین آدمیونکا وہ ہے جسکو چھوڑ دیا ہو لوگون نے یا فرمایا جسکو رخصت کر دیا ہو لوگون نے اُسکے بک بک کے خوف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الْحُبِّ وَالْبُغْضِ محبت اور بغض کے میانہ روی کے بیانمین **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے گمان کرتا ہون میں کہ مرفوع کیا اُنہون نے اس حدیث کو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے دوست رکھہ تو اپنی دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کر دشمن سے آسانی اور توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دوست کسی دن یعنی دوستی اور دشمن کے دشمنی پر اعتماد کلی نکر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو اس اسناد سی مگر اسی وجہ سے اور روایت کیا ہے یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سی روایت کیا اسکو حسن بن ابی جعفر نے اور وہ بھی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کیے اپنی اسناد سی جو پہونچتی ہے علی تک اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علی سے موقوفاً +

باب مَا جَاءَ فِی الْكِبْرِ باب تکبر کے مذمت مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا جنت مین جسکی دلمین ایک رائی کے دانی برابر تکبر ہے اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین جسکی دلمین رائی کے دانی برابر ایمان ہے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِیْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِیْ حَسَنًا وَنَعْلِیْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت مین جسکی دلمین ایک ذرہ ہی کبر سے اور داخل نہوگا دوزخ مین جسکی دلمین ایک ذرہ ہی ایمان سے کہا ایک مرد نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہی مجھے کہ ہووے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہی جمال کو ولیکن کبر اُسین ہے جسنے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **متترجم** یعنے حلال چیزون کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے سے یا خوبصورت جوتا پہننا تکبر نہین تکبر یہ ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی طرح قبول نکرے بلکہ قبول کرنیوالون پر اُلٹا نظر حقارت سے دیکھے البتہ ایسا شخص بیشک اس حال پر ہے لائق جنت نہین **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِی الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن الاکوع سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لئی جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی جبارین مین پھر پہونچیگا اُسکو وہ عذاب جو اُنہین پہونچیگا **متترجم** ہمیشہ لئے جاتا ہے اپنے نفس کو یعنے اپنے درجہ سے بلندی ڈھونڈتا ہی اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کے راہ سی لکھا جاتا ہے جبارین مین شاید جبارین سے مطلق متکبرین مراد ہین یا وہ قوم کفار مراد ہین جو ملک شام پر مسلط تھی قوم عمالقہ سی جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے اُنپر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی مین اور یہ عذاب اُسکو دنیا مین پہونچیگا ہی یا آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لِیْ فِی النِّيَّةِ وَقَدْ رَكِبْتُ الْجَمَّارَ وَلَبِسْتُ النَّمِرَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَیْءٌ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سی کہا اُنہون نے کہ لوگ کہتے ہین مجھ مین تکبر ہے حالانکہ مین چڑھتا ہون گدے پر اور رہتا ہون چادر موٹی اور دوہتا ہون دودھ بکریکا اور فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے یہ کام کیے نہیں ہے اُسکے اندر تکبر کچھ نہیں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **متترجم** کچھ عوام نے اُنپر بسبب نیت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اُسپر اُنہون نے یہ جواب دیا غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہین اور یہ کام جو حدیث مین مذکور ہوے مسنون ہین اور جو تارک سنت ہے تکبر سے یا رجہاد دور ہے تکبر یہ ہے کہ افعال خوبی کو اور اُسکی عاملون کو نظر حقارت دیکھی

حسن خلق کا بیان

باب ماجاء فی حسن الخلق باب حسن خلق کے بیان مین **عن** ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شیء اثقل فی میزان المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن فان اللہ تعالی یبغض الفاحش البذی **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز بھاری نہین مؤمن کے ترازو مین یعنی کل حسنات مین قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اسلئے کہ اللہ تعالی دشمن کتابی بیحیا بدگو کو **ف** اسبابمین عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک سے بھی یہ حدیث ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق لیبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم والصلوۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی شی نہین کہ جو رکھی جاوے میزان مین بھاری زیادہ حسن خلق سے اور تحقیق صاحب حسن خلق کا پہونچتا ہی صاحب صوم وصلوۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** ابی ہریرۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنۃ قال تقوی اللہ وحسن الخلق وسئل عن اکثر ما یدخل الناس النار قال الفم والفرج **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگون کو جنت مین فرمایا اللہ سے ڈرنا اور خلق حسن اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ مین فرمایا موہنہ اور فرج **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور عبد اللہ بن ادریس یوتی ہین یزید بن عبد الرحمن اودی کے **مبرہم** یعنے موہنہ سے کلمات کفر نکلتے ہین اور غیبت اور بہتان اور سب وشتم اور کذب وافترا اور حرام خوری حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواطت سحاق زائد ہوتا ہی اور یہ سب دوزخ مین جانیکا سبب ہے اور انکا داخل کرنا بھی بہ نسبت اور اعضا کی مشکل ہوتا ہے جب زبان جیسکا حرام کا لگا تا ہی چھوڑنا اسکا دشوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس فرج مین معاذ اللہ من ذلک کلہا **عن** عبد اللہ بن المبارک انہ وصف حسن الخلق فقال ہو بسط الوجہ وبذل المعروف وکف الاذی **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ انہون نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سے ملنا لوگون سے اور خرچ کرنا اس چیز کا کہ مساوا نکو نفع دیوے مال سے یا اور چیز سے اور دور کرنا تکلیف کا آدمیون سے

احسان اور عفو کا بیان

باب ماجاء فی الاحسان والعفو باب احسان اور عفو کی بیان مین **عن** ابی الاحوص عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ الرجل یمر بی فلا یقریني ولا یضیفني فیمر بي افاجزیہ قال لا اقریہ قال ورایتی رث الثیاب فقال ہل لک من مال قال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من الابل والغنم قال فلیر علیک **ترجمہ** روایت ہے ابو الاحوص سے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے کہ عرض کی مین نے یا رسول اللہ بعضا شخص ایسا ہی کہ مین گذرتا ہون اوسپر یعنی سفر مین اور ضیافت نہین کرتا میرے اور نہ میزبانی پہر کرے وہ گذرتا ہی مجھپر کیا مین بدلا لون اوسپر سے یعنے مین ہے اوسکی میزبانی نکرون فرمایا آپنے نہین میزبانی کر تو اوسکی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت نے میلے کپڑونمین تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے عرض کی مین نے ہر قسم کا مال اللہ تعالی نے مجھی دیا ہے اونٹ بکریان فرمایا آپنے پہر چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھپر یعنے اثر انکا کپڑون کی سفیدی اور زینت سے **ف** اسبابمین عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی یہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد از قرہ سے اضفہ ہے یعنے کیا ضیافت کرو مین اوسکے اور قری بمعنے ضیافت ہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ہوتم امعہ یعنے کہو کہ اگر احسان کرینگے لوگ احسان کرینگے ہم بھی اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم بھی ولیکن خوگر کرو اپنی نفسونکو اس امر کا کہ اگر احسان کرین لوگ تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کرین لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نکرو تم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مبرہم** امعہ بکسر ہمزہ وتشدید میم وفتحہ عین مہملہ وآخرہ ہا ودو شخص ہے کہ ہر پکارنیوالی کے پیچھے دوڑتی اور بُرا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنیوالے سے وہ کہتا ہے انا معک یعنے مین تیرے ساتھ ہون اور یہ لفظ عورتون کے لئے مستعمل ہوتا ہے نہین کہتے ہین امرأۃ امعۃ اور ترجمہ مین یعنے کہو کہ اگر احسان کرینگے الخ اسی کی تفسیر ہے

ملاقات کا بیان

باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان باب بھائیون کی ملاقات مین + **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا او زار اخا لہ فی اللہ ناداہ منادان طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی اللہ کے بھائی کی پکارتا ہی اوسی ایک پکارنیوالا یعنے فرشتہ یہ ہے کہ مبارکبادی ہو تجھے اور مبارک ہو تیرا چلنا اور جگہ بنائی تو نے جنت مین اُترنی کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا

نام عیسے بن سنان ہے اور روایت کے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین سے کچھ تھوڑا سا مضمون **باب** ماجاء فی الحیاء ۶۰ حیا مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا ایک ٹکڑا ہی ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بیحیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے **ف** اسباب ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابو امامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی التأنی والعجلۃ ۶۱ تامل اور جلدی مین **عن** عبداللہ بن سرجس المزنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمتم الحسن والتؤدۃ والاقتصاد جزء من اربعۃ وعشرین جزء من النبوۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہی نبوت کے چوبیس ٹکڑون مین کا **ف** اسباب ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کے ہمسے قتیبہ نے انہون نے نوح بن قیس سے انہون نے عبداللہ بن عمران سے انہون نے عبداللہ بن سرجس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اس سند مین عاصم کا اور صحیح حدیث نضر بن علی کی ہے یعنی جسکا متن اوپر گذرا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاشج عبد القیس ان فیک خصلتین یحبھما اللہ الحلم والاناۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم مین دو خصلتین ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ تعالے ایک بردباری اور دوسرے تامل **ف** اسباب ابن اشج عصری سے بھی روایت ہے **ترجم** اشج عبدالقیس باضافت ہے اور بعضی نسخون مین بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونیکے سبب سے سو لفظ عبدالقیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنے وافد عبدالقیس کے اے قاصد اسکے اور نام انکا منذر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدون کے مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلے کے مدینہ مین حاضر ہوئے اپنے کو سواریون پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق دوڑ کر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد مین آکر دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی (لمعات) مروی ہے کہ جب حضرت نے ان دو صفتون کی انکو خبر دی انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ صفتین دونون میری کسب و محنت سے ہین یا اللہ تعالے کی خلق سے اور پیدا جبلت سی فرمایا اللہ تعالے کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس خدا کا جسنے مجھ مین وہ صفتین پیدا کین جسی وہ دوست رکھتا ہے **عن** سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاناۃ من اللہ والعجلۃ من الشیطان **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کیطرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کیطرف سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہی بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس مین اور ضعیف کہا انکو بسبب قلت حافظہ کے **باب** ماجاء فی الرفق باب نرمی کے بیان مین **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی حظہ من الرفق فقد اعطی حظہ من الخیر ومن حرم حظہ من الرفق فقد حرم حظہ من الخیر **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو ملا حصہ اسکا نرمی سے بیشک ملا اسکو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے **ف** اسباب عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی دعوۃ المظلوم باب مظلوم کی دعا کے بیان مین **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا ڈر تو اور بچ بددعا سے مظلوم کے اسلئے کہ نہین ہے اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اسباب انس اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین **عن** انس قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط وما قال لشیء صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیء ترکتہ لم ترکتہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا وما مسست خزا قط ولا حریرا ولا شیئا کان الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہون نے خدمت کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس سو کبھی نہ کہا مجھ اف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا مین نے کیون کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا مین نے کیون چھوڑ دیا تو نے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب آدمیون سے بہتر خلق مین اور نہ

نہ ہاتھ نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ اور کوئی چیز کہ نرم ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر خوشبو زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے **ف** اسباب میں عائشہ اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی عبد اللہ الجدلی یقول سألت عائشۃ عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لم یکن فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح **ترجمہ** روایت ہے ابی عبد اللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والی اور نہ قصداً فحش کہنے والی اور نہ بازاروں میں چیخنے والی اور بدلا نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے بلکہ عفو کرتے اور درگذر فرماتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور ابو عبد الرحمن بن عبد ہے **باب** ماجاء فی حسن العہد باب خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت ما غرت علی احد من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما غرت علی خدیجۃ وما بی ان اکون ادرکتہا وما ذاک الا لکثرۃ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہا وان کان لیذبح الشاۃ فیتبع بہا صدائق خدیجۃ فیہدیہا لہن **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھ کسی بی بی پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکی زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو اور بیشک تھے آنحضرت کہ ذبح کرتے بکری پھر ٹکڑے کرتے خدیجہ کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے انکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی معالی الاخلاق باب عمدہ اخلاق کے بیان میں **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من احبکم الی واقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان من ابغضکم الی وابعدکم منی یوم القیمۃ الثرثارون والمتشدقون والمتفیہقون قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارین والمتشدقین فما المتفیہقون قال المتکبرون **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جنکی اخلاق اچھے ہیں اور بیشک وہ لوگ ہیں تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن برے باتونی بڑ مارنے والے اور بہت زور سے بولنے والے میں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ معلوم کیا ہے ثرثارین اور متشدقین کو اور کہیں متفیہقون آپنے فرمایا تکبر کرنے والے باتیں کرنیوالی **ف** اسباب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنے کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں پر بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ عن ثابت عن محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبد اللہ کا جو بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح ہے **باب** ماجاء فی اللعن والطعن باب لعن اور طعن کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مومن لعنت کرنیوالا **ف** اسباب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اسمیں کہ فرمایا آنحضرت نے لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا نہیں لائق ہے مومن کو کہ لعنت کرنیوالا ہو **باب** ماجاء فی کثرۃ الغضب باب کثرت غضب کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی شیئا ولا تکثر علی لعلی اعیہ فقال لا تغضب فردد ذلک مرارا کل ذلک یقول لا تغضب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھلائیے مجھکو اور بہت نہ فرمائیے شاید کہ میں یاد کر لوں فرمایا آپنے غصہ مت کر وہ کئی بار پھیرا جواب تو آپ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر **ف** اسباب میں ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے **عن** معاذ بن انس الجہنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وہو یستطیع ان ینفذہ دعاہ اللہ یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ فی ای الحور شاء **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضبط کر جاوے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اسکے جاری کرنیکی بلا دیگا اسکو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تا کہ پسند کر لیوے وہ جس حور کو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی اجلال الکبیر باب بڑوں کی تعظیم میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا لسنہ الا قیض اللہ لہ من یکرمہ عند سنہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کرے کسی جوان بوڑھے کی بسبب سن اسکے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کریگا اسکے لئے ایسا

شخص کی تعظیم کرے اسکی وقت بڑھاپے کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن بیان سے اور ابو الرجال انصاری کی روایت سے **باب** ما جاء فی المتہاجرین
باب ارکان ملاقات کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین والخمیس فیغفر فیہما لمن
لا یشرک باللہ الا المتہاجرین یقول ردوا ہذین حتی یصطلحا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولی جاتی ہیں دروازہ جنت کی
دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخشدیے جاتی ہیں وہ لوگ کہ شرک نکیا انہوں نے اللہ تعالے کی ساتھ مگر وہ دونوں شخص کہ جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہے اللہ تعالی پھیر دو ان دونوں کو
کو یہانتک کہ صلح کریں آپس میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے بعضے روایتوں میں لفظ ذروا کی بجائے ردوا کی اور مراد متہاجرین سے متصارمین ہیں اور یہ روایت
مثل اس روایت کے ہی کہ مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام یعنے حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع
محبت کرے اپنی بھائی سے تین دن سے زیادہ **مترجم** متصارمین صرم سے ہی بمعنے قطع کے یعنے متہاجرین ہے وہ دو شخص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور خاص سلامت
چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسے ضرورت کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو یعنے بغیر اسکے کہ اپنے بھائی سے
کوئی امر خلاف شرع فسق و فجور و بدعت ظہور میں آوے ترک ملاقات کی ہو اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جایز ہے قابل ملامت نہیں اور سلف سے ثابت ہے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تین شخصوں سے جنہوں نے غزوۂ تبوک سے تخلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی بیبیوں سے ایک ماہ کامل ترک ملاقات کی اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایک مدت بات نکی اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کے
بسبب اسکی کہ اُسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی (کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوۃ) **باب** ما جاء
فی الصبر باب صبر کے بیان میں **عن** ابی سعید ان ناسا من الانصار سالوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم ثم سالوا فاعطاہم ثم قال
ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ہو
خیر واوسع من الصبر **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ چند لوگوں نے انصار کے مانگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر آپنے انکو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو موتا ہے میرے پاس کچھ مال
جمع نہیں کرتا میں اسکو تجھ سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرتا ہے یعنے قناعت کرتا ہے اسکو اللہ تعالے غنی کرتا ہے اور جو ترک سوال کرے لوگوں سے اُسکو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالے اور جو صبر کی عادت
ڈالی اُسکو توفیق صبر دیتا ہے اللہ تعالے اور کسی کو کوئی چیز نہ ملے بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے **ف** اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور
مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں یعنے فلن ادخرہ او فلم ادخرہ یعنے دونوں کے ایک ہیں غرض یہی ہے کہ تمسے روکتا نہیں مال کو جو تمسے نہیں لوٹتا ہوں +
باب ما جاء فی ذی الوجہین باب دو منہ رکھنے بات کہنی والے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من
شر الناس عند اللہ یوم القیمۃ ذا الوجہین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدترین آدمیوں کے قیامت کے دن ذو الوجہین ہے
ف اسباب میں عمار اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی التمتم باب منہ چلور کے بیان میں **عن** ہمام بن الحارث قال مر رجل علی
حذیفۃ بن الیمان فقیل لہ ہذا یبلغ الامراء الحدیث فقال حذیفۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ
قتات قال سفیان والقتات التمتام **ترجمہ** روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گذرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کی پاس سے سو کہا کسی نے یہ لوگوں کی باتیں لگاتا ہے امیروں کے
پاس سو کہا حذیفہ نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہے داخل نہوگا جنت میں قتات کہا سفیان نے قتات چغلخور ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
باب ما جاء فی العی باب تامل سے کلام کرنیکے بیان میں **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان
والبذاء والبیان شعبتان من النفاق **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بیہودہ بکنے
اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی عثمان محمد بن مطرف کے روایت سے کہا ابو عیسے نے اور عی کے معنے
قلت کلام کے ہیں اور بذاء فحش گوئی اور بیان کثرت کلام جیسے کہ خطبا خطبہ پڑھتی ہیں اور بہت باتیں بناتی ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ راضی نہیں
یعنے فساق کی مدح و ثنا کرتے ہیں **باب** ما جاء ان من البیان لسحرا باب اس بیان میں کہ بعضا بیان جادو ہے **عن** ابن عمر ان رجلین قدما

فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ لِبُنَارَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ دو مرد ہمارے زمانہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خطبہ پڑہا اُن دونوں نے سو تعجب کیا لوگوں نے اُنکی کلام پر سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعضا بیان جادو کے یعنے موثر ہے مثل جادو کی راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان **ف** اسماء بن عمار اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ** باب تواضع کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھٹا یا صدقہ نے کسی مال کو اور نہ بڑہی معاف کرنیوالی مرد کی مگر عزت اور تواضع نکی نہیں نے اللہ تعالے کے واسطے مگر بلند کیا اُسکو اللہ نے **ف** اسماء بن عبد الرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ** باب ظلم کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن **ف** اسماء بن عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ** باب نعمت کے عیب نکالنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ عیب نہیں کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو جازم اشجعی کا نام سلمان ہے اور وہ والی ہیں عزۃ الاشجعیہ کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ** باب تعظیم مومن کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْبَيْتِ اَوْ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ چڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکارا آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ اُن لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں ہوئی ایمان اُنکے دل تک مت ایذا دو مسلمانوں کو اور مت عار دلاؤ اُنکو اور مت ڈھونڈھو عیب اُنکی اسلئے کہ جو ڈھونڈھی ہے اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈھیگا اللہ تعالے اُسکے اور جسکے عیب اللہ ڈھونڈھیگا ذلیل کردیگا اُسکو اگرچہ وہ اپنے مکان میں ہو کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر نے ایک دن طرف بیت اللہ یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑا ہے بزرگی میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کے روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اسکے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ** باب تجربہ کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہیں مگر صاحب لغزش اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے **مترجم** حلیم نہیں مگر صاحب لغزش یعنے حلیم کامل نہیں ہوتا جبتک خطا خلل اُس سے واقع نہ ہو اور وہ خجالت کھینچکر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اسکی خطا بخشیں تب وہ اور لوگوں کی خطا بھی بخشتا ہے اور حلیم کامل ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے مراد حکمت کے موافق کرنا کسی چیز کا اور اصلاح کرنا اُسکا خلل سے اور یہ حاصل نہیں ہوتا ہے کسیکو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اسکا اور مصالح و مفاسد کاموں کے بخوبی نہ جانے اور بغیر تجربہ امور کے حاصل ہے پس تکمیل دی ہے کہ جسکو ان امور کا تجربہ کامل ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ** باب اپنے پاس جو چیز نہ ہو اُسپر اترانیکے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَهٗ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اُسنے قدرت تو چاہیے اُسکا بدلا دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلیکی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنے دینی والیکی اسلئے کہ جسنے تعریف کی وہ شکر بجا لایا اور جسنے نعمت کو چھپایا کفران نعمت کیا اور جسنے اپنی کو اراستہ کیا اسکی ساتھ جو اُسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے **ف** اسماء بن اسمار بنت ابی بکر اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول

مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ کی یہ ہی کہ ناشکری کی اُسنے اُس نعمت کی **مترجم** فرمائی اُسنی قدرت یعنی طاقت بدلہ دینی کی قولہ جسنے اپنی کو آراستہ کیا اُسکی ساتھ الخ یعنی مثلاً علم وفضل و تفقہ اُسکو نہ تھا اور جہلا کو اپنے سے پہنچا قصد کرتا ہی کہ لوگ اُسکی تعظیم و توقیر مثل علما کی کرین اور بسبب ظاہرداری کے زمرہ علما مین معدود ہو اپس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو اور لوگونمین اُسکا مواظاہر کرے اُسکی مثال یہی ویسی ہی ہے **باب** جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ باب احسان کی عوض مین شکر کرنیکا بیان **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسکے ساتھ کسینے احسان کیا اور اُسنی مُحسن سے کہا جزاک اللہ خیرا یعنی بدلا دی اللہ تعالے تجھکو نیک تو اُسنے پوری کردی تعریف اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو بروایت اسامہ بن زید مگر اسی سند سی اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اسکی **مترجم** بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال و جواب تحریر ہوتی ہین کہ اُنکی مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو **سوال** ماباپ اگر مشرک ہون تو صلہ رحم اُنسے کری یا نہین **جواب** صلہ رحم کری اسما بنت ابی بکر سے مروی ہی کہ اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور برکیطرف راغبہ ہے یا دین اسلام سی بیزار ہی کیا مین احسان کرون اُسکی ساتھ آپنے فرمایا ہان احسان کر رواہ البخاری **سوال** برادر مشرک کی صلہ کا کیا حکم ہے **جواب** اُسسے بھی صلہ رحم جایز ہے حضرت عمر نی ایک حلہ سرا خرید ا اور اُسی ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیجدیا کہ جوڑے مین تمہارا رواہ البخاری **سوال** غیبت اہل فساد کا کیا حکم ہے **جواب** غیبت اہل فساد کے اور فاسق معلن کے جایز ہے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے آنیکی اجازت مانگی آپنے اُسی فرمایا بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ رواہ البخاری **سوال** غصہ مین کونسی الفاظ حضرت سے مروی ہین کہ اُنکا بولنا سنت ہے **جواب** کئی لفظ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ مین اُنہین استعمال فرماتی تھی اور متبع سنت کو ضرور ہی کہ اپنی تئین اور فحش باتونسی بہت بچاوی اور اُنکا خوگر نہاوی کہ سنت نبوی اُسوقت بھی ہاتھ سے جانی نپاوی چنانچہ وہ لفظ یہ ہین تَرِبَتْ يَمِينُكَ وَتَرِبَتْ يَدَاكَ یعنے تیرے داہنی ہاتھ مین خاک بہرے یا دونون ہاتھ مین عور تونکو فرماتی عَقْرَى حَلْقَى یعنے بانجھ سر مُنڈی وَيْلَكَ خرابی ہے تیری وَيْحَكَ ابن صامد سے آپنے فرمایا اِخْسَأْ یعنے پٹکارے ہے تجھ پر رَغِمَ أَنْفُكَ یعنے تیری ناکمین خاک بہرے وغیر ذلک **سوال** حق جو قرآن و حدیث مین مذکور ہی اُسکی حد کہانتک ہے **جواب** حد جوار مین کئی قول ہین علمار کی حضرت علی سے مروی ہے مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَهُوَ جَارٌ یعنے جہانتک آواز جاوے وہانتک ہمسایہ ہے اور بعضون نے کہا ہے مَنْ صَلَّى مَعَكَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي الْمَسْجِدِ فَهُوَ جَارٌ جسنے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑہی مسجد مین وہ تیرا جار ہے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے حق جار چالیس گہر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور بخاری فی ادب المفرد مین حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اَلَا اِنَّ اَرْبَعِينَ دَارًا جَارٌ یعنے چالیس گہر تک حق جوار ہی اور روایت کیا ابن وہب نے یونس سے اُنہون نے ابن شہاب سے کہ چالیس گہر تک داہنی اور بائین اور آگی اور پیچھی حق جوار ہی اور اسمین دونون احتمال ہین یعنی یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گہر تک حق جوار ہے یا توزیع و تقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس گہر تک حق جوار ہی کہ مجموعہ اُنکا چالیس گہر ہوئے (فتح الباری) **سوال** جواز غیبت کے اسباب کون کون ہین **جواب** چھ سبب ہین اوّل تظلم یعنے مظلوم کو غیبت ظالم کی جایز ہے اور روا ہی کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہی کہ فلانی شخص نے مجھپر یہ ظلم کیا فرمایا اللہ تعالے نے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ الآیۃ دوم استغاثہ یعنے تغییر منکر کے لئی اُس شخص کو جو اُسکی قدرت رکھتا ہے اور یہ کہنا اُس سے کہ فلانا شخص فلانی معصیت کرتا ہے اُسی منع کردو سیوم استفتا یعنی فتوی طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہی کہ میرے باپ نے یا بھائی نے مجھپر یہ ظلم کیا ہی اسپر کیا فتوی ہے اور اگر تعیین نکرے اور یون پوچھی کہ اگر کوئی ایسا کری تو کیا حکم ہے تو یہ اولی اور احسن ہے مگر تعیین بھی جایز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہین الحدیث چہارم تحذیر مسلمین عن الشر یعنے بچانا مسلمانونکا شر و فساد سی اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اوّل یہ کہ جرح کرنا راویون پر حدیث کے یا گواہون پر یا مصنفون پر کہ ہاء مسلمین جایز ہے بلکہ واجب ہے صونًا للشریعۃ دوسرے یہ کہ خبر کردینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لی اُس سے نکاح کرنیکا تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے

احسان کے عوض شکر کرنا

مسائل ماباپ

کو خریدتا ہو اور اُسکے عیب سے آگاہ نہو تو خریدار کو آگاہ کرنا فرض ورنہ مثلاً کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خواری یا زنا کی تو اُسکے خریدار کو اطلاع کردی بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم و فقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کی پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اُسکے عقاید باطلہ اُسمیں اثر کرین تو ضرور ہے کہ اُسے اطلاع کردی بنظر خیر خواہی پانچویں یہ کہ کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اُسکے عیب پر آگاہی نہیں رکھتا اور خوف ہے کہ اُس سے ضرر پاوی تو اُسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہی چھٹیں مجاہرت فسق و بدعت یعنے ظاہر کرنا اپنی فسق و بدعت کا اور فخر کرنا شراب خواری اور زنا کاری پر جس گناہ میں کہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اُسمیں غیبت اُسکی درست ہے ہشتم تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے جیسے اعمش یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمی یا اقطع وغیر ذلک مگر اسکا جواز جب ہی ہے کہ صاحب لقب اُس سے برا نمانی اور جب برا جانی اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ (نووی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب ہیں طب کے جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ مترجم طب بحرکات ثلثہ علاج کرنا اور فارسی میں پزشکی اور طبیب کو فارسی میں پزشک کہتے ہیں اور طب بفتح طا طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں اور مطب بضم طا طب خواندہ کہ اسمیں جائز نہو اور طب بکسر طا بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنے مسحور اور طب جسمانی ہے ہی اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق ردیہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ دو قسم ہیں حسیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر تحمید و تمجید وغیرہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاج کرتے تھے اپنی امت کا رجومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کسی قسم فرماتے تھے اُسکے ساتھ پرہیز بھی اور کبھی صلاح فرماتے تھے ستہ ضروریہ کی بتفصیل ان سبکی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے ۔ وَاَمَّا

[illegible] اُمّ المنذر قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علیؓ ولنا دوالٍ معلقۃ قالت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل ومعہ علیؓ یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؓ مہ مہ یا علیؓ فانک ناقہ قالت فجعل علیؓ یاکل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؓ انک لناقہ قالت فجعلت لہم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؓ من ہذا فاصب فانہ انفع لک ترجمہ روایت ہے ام منذر سے کہا آئی میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے ساتھ حضرت علی بھی تھے اور ہمارے ایک شاخ کھجور کے لٹکی ہوئی تھی کہا ام منذر نے پھر کہنے لگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ساتھ اُنکے حضرت علی بھی کہا لگے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ٹھیر جا ٹھیر جا اسی علی اسلئے کہ تو ابھی بیماری سے اُٹھی ہوا ضعیف ہو رہی ہو کہا ام منذر نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی اور کھانے لگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا راوی نے پھر طیار کئے ہمنے اُنکے واسطے چقندر اور جو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی علی اسمیں سے لو کہ یہہ تمہارے مزاج کے موافق ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مردی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے اور روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمن سے ترجمہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند روز رعایت پرہیز کی اور خیال کھانا مزاج کا ضرور ہی کہ پھر بیماری عود نکرے اور یقین ہے کہ ہماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کی تھے کہ کھجور کا مزاج گرم ہی وہ اُنکے نقصان کرتی اور چقندر اور جو اُنکو مفید تھے اور مہمان بغیر اجازت کی جیسے اگر کہانی لگے جو چیز کہ کہانیکے لئے تیار ہے اُس صورتمیں کہ کسیکا انتظار نہو اور قرینہ سے رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں جیسے کہ آپ شاخ سے کھجور کہانی لگے اور یہی ظاہر ہوا کہ حضرت کہڑے کہڑے کہا رہے تھے چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی کا بیٹھہ جانا منع کی بعد اُسپر دلالت واضحہ رکھتا ہے اور سلق و شعیر دونوں ملا کر پکائی ہونگے یا جو کی روٹی و سلق کا سالن اور ابوداؤد کی روایت میں او فق لک کے جگہہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمی ہے انتہی قول المترجم روایت کی ہے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کیے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام المنذر سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مر دی ہے فلیح سے مگر اُسمیں یہہ کہا انفع لک اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھہ سے ایوب بن عبدالرحمن نے یہہ حدیث جیدہ غریبہ ہے

عن قتادة بن النعمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الله عبدا حماه الدنيا كما يظل احدكم يحمي سقيمه الماء **ترجمہ** روایت ہے قتادہ بن نعمان سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہی کسی بندیکو اللہ تعالے تو روکتا ہی اسکو دنیا سی جیسی روکتا ہی ایک تم مین کا اپنی بیمار کو پانی سی یعنی مرض استسقا وغیرہ مین **ف** اسباب مین ہیب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہہ حدیث محمود بن لبید سی انہون نی روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے انہون نے اسمعیل بن جعفر سے انہون نے عمرو بن ابی عمرو سی انہون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سی انہون نی محمود بن لبید سے مانند اسکی اور ذکر کیا اسمین قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بھائی ابی سعید خدری کے ہین اور محمود بن لبید نے پایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے آرکپن مین اور دیکھا ہے انکو مفسر حضرت علی کو آپنے سلق و شعیر کھانیکا حکم فرمایا سلق کا مزاج حار یابس ہے اول درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی رطب ہے اول درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی مرکب ہے دونون سے اور وہ محلل و مفتح ہے اور اسود اسکا قابض ہے اور نفع دیتا ہی دا الثعلب اور کلف اور خرا اور ثالیل کو جب طلا کیا جاے اسکا پانی اور قتل کرتا ہے قمل کو اور کہوتا ہی سدہ کبد کی اور طحال کی اور سیاہ قسم اسکی قابض بطن ہے خصوصا عدس کی ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذا رومی الکھرس ہی اور محرف دم ہی اور مصلح اسکا سرکہ اور رائی اور اکثار اسکا مولد قبض و نفخ ہے اور جوارش مع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدت فضول مدر بول دافع کزوالا معدہ کا قاطع عطش بلطف حرارت اور اسمین ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہی اور تلیینہ یعنے آش جو کہ اکثر احادیث مین ذکر اسکا آیا ہے اسطرح بناتی ہین کہ جو مغز قسم کے جو کوب ایکحصہ اور پانی شیرین پانچ حصہ الگر آتش نرم مین پکاوین جب دو خمس باقی رہجاے اتارین اور صاف کرکے بقدر حاجت استعمال کرین

باب ما جاء في الدواء والحث عليه یا دوا کرنے اور اسکی فضیلت مین **عن** اسامة بن شريك قال قالت الاعراب يا رسول الله الا نتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله لم يضع داء الا وضع له شفاء او دواء الا الاداء واحدا قالوا يا رسول الله وما هو قال الهرم **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا ہان ای بندون اللہ کے دوا کرو اسلیے کہ اللہ تعالے نے نہین رکھا کوئی مرض یعنے دنیا مین مگر رکھی ہے اسکی لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا مرض ہے فرمایا آپنی بڑھاپا **ف** اسباب مین ابن ماجہ اور ابی خزامہ سے ہے روایت ہے کہ دوا آپنے بھائی سے روایت کرتے ہین اور ابن عباس سے ہے روایت یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حقیقت مین بڑھاپی کی کیہ دوا نہین ہے یہ حدیث جنین گفتہ اند شاعر اکبر آبادی بڑھاپی کی حالت لکھی ہے اور احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بڑھاپی سے پناہ مانگی ہے

باب ما جاء ما يطعم المريض باب طعام مریض کے بیان مین **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اخذ اهله الوعك امر بالحساء فصنع ثم امرهم فحسوا منه وكان يقول انه ليرتو فؤاد الحزين ويسرو عن فؤاد السقيم كما تسرو احدكم الوسخ بالماء عن وجهها **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سی کہ تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آتا اپنے گھر والون مین کسیکے تپ چکم کرتے اسکے لیے حریرہ کا سونپا جاتا اسکے لیے پھر ایک چلو پیتے اسمین سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہی غمگین کے دلکو اور زایل کر دیتا ہی اسکی دل سے اندوہ کو جیسے دور کرتی ہے ایک تم مین کی میل اپنے منہ پر سے ساتھ پانیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہون نے عائشہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ مضمون اسمین کا روایت کیے ہمسے یہ حدیث حسین جریری نے انہون نے ابو اسحق طالقانی سے انہون نے ابن مبارک سے انہون نے یونس سے انہون نے زہری سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی معنی اسی حدیث کا روایت کیے ہمسے یہہ ابو اسحق نی **مترجم** حساء بالفتح والمد حریرہ ہے آٹی اور پانی اور گہی سے بناتے ہین اور کبھی اسمے مٹھا بھی کر دیتے ہین اور تلیینہ بھی اسے کہتے ہین ابن ماجہ مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اسکی دیگ حضرت کے گھر مین چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہانتک کہ وہ مرجاوے یا اچھا ہوجاوے اور سیدنا ابن قیم رحمہ اللہ علیہ زاد المعاد مین فرماتی ہین کہ وہ آش جو ہین چنانچہ ابن ماجہ مین تصریح بھی آئی ہے کہ حساء شعیر سی ہی اور تاثیر اسکی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے

باب ما جاء لا نكره مرضاكم على الشراب باب مریض پر کھانی اور پینے کے لئے جبر نکرنیکے بیان مین **عن** عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله تبارك وتعالى يطعمهم ويسقيهم **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردستی نکروانی بیمارون پر کھانیکے لئے اسلیے کہ اللہ تعالے انکو کھلاتا اور پلاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمنین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** یعنے جیسے بعضی نادان کہتے ہین کہ آدمی

لہ قسمہ ایسے جوکو دھوکر بھون لیتے ہین پھر موٹا کوٹ کر چھلکا الگ کر دیتے ہین

مریض کو جبرا کھلانا پلانا نکا ہے

اناج کا کیڑا اور دیمک بھگا دیتی ہے کیونکہ یہ جانور بدبو سے بہت گھبراتے ہیں اور نسبت و مناسبت کرکے انکو دق کرتے ہیں حضرت نے اُنکے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جسنی کہانی اور مٹی سے قوت غذائیت اُسے وہ بھی کہاں ہے یہی قوت دوسری ساتھی **باب** جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ باب کالونجی کے بیان میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالی دانہ یعنے کلونجی کو واسطے کہ اسمیں شفا ہی ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے **ف** اور اسبابمیں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں ہندیمیں کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اُسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے اور یہ بھی محکی ہے کہ وہ حبہ خضرا ہی مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا شفا من کل داء یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا تدمر کل شیء بامر ربہا کہ مُراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابل تدمیر تھے اور وہ نافع ہی جمیع امراض باردہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یا بسبب سخونت میں پس پہونچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتوں کو طرف اعضا کی بسرعت تنفیذ اپنے کی جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور میں اسلئے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضا میں پہونچا دی اور نظائر اسکے بہت ہیں کہ اطبا حذاق اسی خوب جانتے ہیں اور منفعت اُسکی امراض حارہ میں محل تعجب نہیں اسلئے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصیہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ ازرود اور جوہر مرکب ہوتی ہیں اُسکے ساتھ ادویہ مسہلہ مثل سکنجبین وغیرہ کی مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہی باتفاق اطبا اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندک حار کھجلی میں اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے بتیسرے درجہ میں اور وہ دافع نضج ہے کدودانہ کو پیٹ سے نکالدیتی ہے نافع برص ہے اور جودھاری بخار اور بلغمی بخار کو نفع بخشتی ہے اور سُدد ان کو کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹکر شہد میں گوندکر گرم پانی ملاکر پیویں تو اُن کنکریوں کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدر بول حیض ہے اور مکثر لبن اگر چند روز اُسکی شرب پر التزام کریں اور اگر باریک پیسکر سرکہ میں ملاکر نیمگرم پیٹ پر طلا کریں کدودانہ کی قاتل ہے پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں تر کریں تو عمل اُسکا اخراج کدودانہ اور کرم بطن میں قوی ہوجاتا ہے اور اگر باریک کوٹکر ایک پارچہ میں پوٹلی باندھکر سونگھیں تو زکام بارد کو نافع ہے اور تیل اُسکا نافع ہی دالحیہ کو اور مستون کو اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ پئے لین بہر اور ضیق النفس کو نافع ہی اور ضماد اُسکا پیشانی پر نافع صداع بارد ہے اور اگر سات دانہ اُسکی عورت کے دودھ میں بھگو کر پیسکر ناس لیویں تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ میں پکا کر نیمگرم سے کلی کریں درد دندان کو مفید ہے اور اگر پیسکر ناس لیویں تو اُس پانی کو نفع دیتا ہے جو ناک میں ابتداءً اُترا ہو اور اگر پیسکر سرکہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کریں تو اُسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور اورام مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور ام صلبہ کو نرم کردی اور اُسکا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹیں اور حبہ خضرا کی تیل میں سحق کرکے تین چار قطرے کانمیں ٹپکا دیں تو سردی کے درد کو اور ریح اور سُدہ کو دور کرے اور اگر کوٹ کر روغن زیت میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکا دیں تو اُس کام کو نفع دی کہ جسمیں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں اور اگر جلا کر موم کو گلا کر دُھن سوس یا دھن خام میں ملاکر مرہم بنا دیں اور اُن پھوڑوں میں لگا دیں جو رانو میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے مگر پہلے اُن پھوڑوں کو سرکہ سے دھو لیں اور اگر باریک پیسیں سرکہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسیں اور دو درہم مرروز ٹھنڈے پانی سے اُس شخص کو پلا دیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اُسکی تیل کے ناس لیں تو فالج اور لقوہ کو نافع ہے اور انکا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اُسکی دھونی دیجاوے تو موام بھاگ جاویں اور اگر انزروت کو نیمگرم کرکے اوپر اُسکے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو بغایت نافع ہی اور منافع اسکے اس سے دونی چوگنے ہیں ہمنے کچھ تھوڑا سا بیان کیا اور شربت اسکا دو درہم ہے اور زیادہ کا استعمال بعضوں نے کہا قال ہے (زاد المعاد) **باب** جَاءَ فِي شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ باب اونٹوں کے پیشاب پینے کی بیانمیں **عن** اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے نام ہی ایک قبیلہ کا مدینہ میں پھر پانی لگا انکو مدینہ کا سو بھیجدیا انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں میں زکوٰۃ کی اور فرمایا پیو انکے دودھ اور پیشاب **ف** اسبابمیں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب میں گذری **باب** مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ اَوْ غَيْرِهِ باب زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیانمیں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ

اُرَاہُ رَفَعَہٗ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَحَدِیْدُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّاہَا بِطْنَہٗ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِسَمٍّ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا اُنہوں نے اس روایت کو یعنے یہ کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہ ماری اپنی جان لوہے سے یعنے چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آویگا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اُسکی ہاتھ میں ہوگی بھونکتا رہیگا اُسی اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اُسکے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اُسکو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَجَأُ بِھَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِسَمٍّ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اُسکے ہاتھ میں ہوگا اور وہ بھونک رہا ہوگا اُسے اپنی پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنی ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اُسکے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ ف روایت کی ہمسے محمد بن علاء نے اُنہوں نے وکیع سے اور ابو معویہ سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح حدیثا ول سے اسیطرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے روایت کی ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جاویگا وہ نار جہنم میں اور اُسمیں خالدًا مخلدًا فیہا ابدًا مذکور نہیں اور اسیطرح روایت کی یہ ابو الزناد نے اعرج سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے یعنی جسمیں خلود کا ذکر نہیں اسلئے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہونگے دوزخ میں پھر نکلینگے اُس سے اور یہہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہینگے اُسمیں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں **فقیر** کہتا ہے یا خلود سے مدت مدیدہ مُراد ہے اور عرصۂ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہو یا قاتل سے وہ قاتل مُراد ہے کہ جو اس قتل کو حلال جانکر مرتکب ہوا کہ محل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار ہوتا ہے قول المترجم عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السُّمَّ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سی یعنی جسمیں سمیت ہو **مترجم** دوا خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو

باب مَاجَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ باب نشہ کی چیز سے دوا کرنیکے بیان میں عَنْ وَائِلٍ اَنَّہٗ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَہٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَھَاہُ فَقَالَ اِنَّمَا اَتَدَاوٰی بِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِدَوَآءٍ وَلٰکِنَّھَا دَآءٌ ترجمہ روایت ہے وایل سے کہ وہ حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپسے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپنے اُس سے کہا اُنہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اُس سے فرمایا آپنے وہ دوا نہیں ہے بلکہ دارہے یعنی مرض ہے ف روایت کی ہمسے محمود بن نضر اور شبابہ سے اُنہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَاجَآءَ فِی التَّعُوْطِ باب سعوط کے بیان میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشْیُ فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَدَّہٗ اَصْحَابُہٗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَدَدْتُّمُوْنِیْ قَالَ فَلَدُّوْا کُلُّھُمْ غَیْرَ الْعَبَّاسِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مونہہ میں ڈالی آپکے دوا اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے فرمایا آنحضرت نے دوا ڈالو اُنکے مونہہ میں پھر سب حاضرین کے مونہہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے **مترجم** سعوط بالفتح وہ دوا ہی ہو ناکمین ڈالی جاوے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض کو ایک جانب سے مونہہ کی پلائی جاوے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے اور یہہ سہلہ مراد ہیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپنے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتی ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوئے آپنے حکم فرمایا کہ ہمنے منع کیا تھا اب تمنے جو دوا ڈالی اُسکے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سبکے مونہہ میں دوا ڈالی جاوے اور چونکہ حضرت

نشہ کی چیز سے دوا کرنا

سعوط کا بیان

عباس اسنت ماخوذ ہے وہ بچھنی اور یہ حکم انکا کمال شفقت کی راہ سی تہا کہ انکو منظور نہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مواخذہ رہی مجمہ البحار **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا كَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بہتر دوا تمہاری دوا ئینمین کی لدود ہی اور سعوط ہی اور حجامت اور مشی اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گذری اور بہتر جسکا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہی اسلئے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہی بلکنو کو کہا راوی نی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تہی کہ سرمہ لگاتی تہے آپ ہر روز اُس سے سوتی وقت تین سلائیان ہر آنکہہ مین

ف یہ حدیث حسن ہے بیچے حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے **مبرمجم** اثمد بکسر ہمزہ پتہر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتی ہین اور وہ عمدہ ہے اور کہی مغرب سے بہی لاتی ہین اور عمدہ تر اُسمین وہ ہے کہ جلدی ٹوٹی اور ملس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہو اور مزاج اُسکا بارد و یابس ہے نافع ہی آنکہہ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظہ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکہہ مین متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے اور محلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتہہ عسل رقیق کے آنکہہ مین کہنچی اور اگر بار بار پیکر چربی بین ملا کر جلے ہوئے بدن پر لگاوین بہت نافع ہے اور لوزتون اور ضعیف البصر لوگون کو عادت اُس سی اکتحال کی بہت مفید ہے اگر اُسمین کچہہ مسک بہی ملا دیوین (زاد المعاد)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ بابداغ دینی کی کراہت مین **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینی سے کہا راوی نے پہر گرفتار ہوے ہم یعنے مرض مین پہر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہمنے اور نہ مُراد کو پہونچے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہون نے کہ منع کئی گئے ہم داغ دینے سے

ف اسباب مین ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ باب داغ کی رخصت مین **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری مین

ف اسباب مین ابی اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہی **مترجم** کی یعنے داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض مین اور روایات اسباب مین بہت ہین چنانچہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ابی بن کعب کے طرف ایک طبیب پس اُسنی ایک رگ کاٹی اور اُسی داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ اکحل مین داغ دیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر وہ ورم کر گئی پہر داغ دلی آپنے اور کہا ابو عبیدہ نے ایک مرد آیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اُسنی داغ کا تو فرمایا آپنے داغ دو اور گرم پہر دن سے سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اُنکی اکحل مین اور صحیح بخاری مین انس سے مروی ہے کہ انہون نے داغ دیا ذات الجنب مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تہی اور احادیث نہی کی بہی کئی ہین چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہونگے آپکی امت سے جنت مین بغیر حساب کے کہ وہ جہاڑ پہونک نکرتے ہونگے اور داغ نہ دیتے ہونگے اور بد فال نہ لیتے ہونگے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہونگے غرض یہ کہ جمیع روایات اسباب مین چار طرح پر ہین اول مین فعل اُسکا دوسری مین عدم محبت اُسکی تیسرے مین ثنا اُسکی تارک پر چوتھے مین نہی اُس سے اور کچہہ تعارض نہین ہے ان سب روایتون مین بحمد اللہ والمنہ اسلئے کہ فعل اُسکا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اُسکی منع پر دال نہین اور ثنا اُسکی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اُسکا اولی اور افضل ہے اور نہی اُس سے علے سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اُس داغ پر کہ بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل مین آوی واللہ اعلم (زاد المعاد) اور نہ یاد دیگا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہین واللہ اعلم

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ باب حجامت کے بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچنے لگاتے تہی اخدعین مین اور کاہل مین اور پچنے لگاتے تہے ستر ہوین اُنیسوین اکیسوین کو

ف اسباب مین ابن عباس اور معقل بن یسار سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اخدعین تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دو نور گین ہین جانبین مین گردن کے اور کاہل دونون شانون کے بیچمین اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزا کو اُسکی مثل دو نہہ اور دانتون اور کانون اور آنکہون کے اور ناک اور حلق کے جبکہ حدوث اُنکا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سی ہو اور حجامت

کا مل پر فہم دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہ پچھنے لگاتی تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخ ہائی مذکور میں لگانا مسنون ہے اور خون اندنومین جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اُسکے کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہی بہ نسبت فصد کی اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلاد حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اسلیئے فرمایا آپنی خیر تاد و تیم بہ الحجامۃ الفصد (زاد المعاد) **عَنْ** ابن مسعود قال حدثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر علی ملاء من الملائکۃ الا امروہ ان مر امتک بالحجامۃ

ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ بیان کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال اُس شب کا کہ سیر کرائی گئی اُنکو یعنے معراج کا کہ نہ گذری وہ کسی گروہ پر فرشتوں کی مگر حکم کیا اُنہوں نے کہ آپ حکم دیجئے اپنی امت کو حجامت کا **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے **عَنْ** عکرمۃ قال کان لابن عباس غلمۃ ثلاثۃ حجامون فکان اثنان یغلان وواحد یحجمہ ویحجم اھلہ قال وقال ابن عباس قال نبی اللہ نعم العبد الحجام یذھب بالدم ویخف الصلب ویجلو عن البصر وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین عرج بہ ما مر علی ملاء من الملئکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ وقال ان خیر ما تحتجمون فیہ یوم سبع عشرۃ ویوم تسع عشرۃ ویوم احدی وعشرین وقال ان خیر ما تداویتم بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ العباس واصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لدنی فکلھم امسکوا فقال لا یبقی احد ممن فی البیت الا لد غیر عمہ العباس قال النضر اللدود الوجور

ترجمہ روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس کے تین غلام تھے پچھنے لگانیوالی سو دو اُنمیں سے مزدوری کرتے تھے اور اُجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس اور اُنکے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا کہا راوی نے اور کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانیوالا جاتا ہی خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پٹھہ کو اور صاف کرتا ہے ابصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لیگئے نہ گذرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا اُنہوں نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جسمیں حجامت کرو تم ستر ہیں اُنیسویں اکیسویں تاریخ ہے اور بہتر ہیں دوا سعوط ہے اور لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ لدود کیا عباس اور اصحاب اُنکے فی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے لدود کیا ہے پس سب خاموش رہگئے پھر فرمایا باقی نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم آنحضرت کے جو عباس ہیں کہا نضر نے لدود یعنے وجور ہے اور وجور ہی وہی دوا ہے جو موضہہ میں ڈالی جاوے **ف** اسبابمیں عائشہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے **بَابُ** ما جاء فی الختان والاختفاء بالحناء باب مہندی سے دوا کرنیکے بیانمیں **عَنْ** علی بن عبد اللہ عن جدتہ وکانت تخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضع علیھا الحناء

ترجمہ روایت ہے علی بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا اُنکی دادی نے کہ نہوتا تھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے مجھے آنحضرت مہندی کہ لگاؤں **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر قاید کی روایت سے اور بعضوں نے قاید سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے قاید سے کہ کہا قاید نے روایت ہے عبید اللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادے سلمی سے اور عبید اللہ بن علی اصح ہی یعنے بہ نسبت علی بن عبید اللہ کے روایت کی ہے ہمسے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے قاید سے جو مولی ہیں عبید اللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے مخوفین **مترجم** حنا بارد ہی درجہ اولی میں یابس ہے ثانیہ میں اور شجر حنا اور اغصان اُسکے مرکب ہیں قوۃ معدلہ سے کہ جوائی ہے اُسمیں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جوائی ہے اُسمیں جو ہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اُسکے بہت ہیں منجملہ اُنکے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ کے جلے ہوے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع ہے قروح قم کو مضمضاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے اور سفوف اُسکا اگر موم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو ادجاع جنب کو مفید ہے اور اُسکے خواص معتبرہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو جیچک نکلتی ہو اور اُسکے بلوغ میں خوب مہندی لگادیں اُسکے انگبین ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پیتے اُسکے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہم ملا کر چوبیس اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت کھلیں تو ابتدای جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتی ہیں کہ ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اسے

بہت کچھ پایا اس خرچا کم صحت حاصل ہوئی آخر بتائی اسکو ایک عورت نے حنا کہ دس دن تک پیوی اسی پانمین بھگو کر پیئے اسنی اور اچھی ہوگئی ناخن اسکی اور نفع بخشی ہے
ضماد چھالون اور پھوڑونکو جو ساقین اور رخلقین مین نکلین اور یہ مجرب ہے **مترجم** **باب** مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ باب رقیہ کی کراہت مین **مترجم** رقیہ وہ دعا
کہ جسکو بیمار پر پھونکین اور صاحب آفت کو اس سے جھاڑین جیسے صرع وغیرہ انتہی قول المترجم **عن** ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سے کہ فرمایا آپنے جسنی داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کے وہ نکل گیا اہل توکل سے **ف** اسکا بیان
ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے ہے روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ باب اسکی رخصت مین **عن** اَنَسٍ اَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو مین
اور نظر بد اور نملہ مین **ف** مترجم کہتا ہی نملہ پھوڑا نی ہین کہ نکلتی ہین پسلی مین اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث اگی آتی ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** اور یہہ نزدیک میرے صحیح تر ہے معویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے
سفیان ہی سے یعنی جو اوپر گذری اسباب مین بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ سے بھی روایتین ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ **ترجمہ** فرمایا حضرت نے رقیہ نہین ہے مگر نظر بد اور بچھو
سے **ف** راوی کے شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہون نے شعبی سے انہون نے بریدہ سے **مترجم** رقیہ کی باب مین احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہین بعضے دلالت کرتی ہین جواز پر چنانچہ
احادیث باب اور اسیطرح مسلم مین مروی ہے کہ بارہا سے حضرت اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر اور بہت سی روایتین وارد ہوئی ہین اسکے جواز مین اور بعضے احادیث دال ہین اسپر
کہ ترک اسکا اولی ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے کہ رقیہ نکرتے ہونگے اور اسیطرح روایت باب سابق کی اور کچھہ مخالفت نہین ہے ان
حدیثون نہین بلکہ جسمین اسکے ترک کی اولویت اور ترک کے تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہین جنکی معنی معلوم نہین یا کلام کفار سی ہین یا غیر عربی مین ہین یا
کسے اور زبان غیر معلومہ مین کہ احتمال ہے اسمین شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالی شانہ کی اور جسمین جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہین جو ماخوذ ہین الفاظ
قرآن اور اسماء الٰہی سے کہ وہ منع نہین ہین بلکہ مسنون ہین اور بعضون نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لئے اوزان اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے
لئے اور ابن عبد البر بھی اسکی قائل ہین مگر مختار مذہب اول ہے یعنے مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہی بعضون نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسیطرح جو ماخوذ
ہون اذکار الٰہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جایز ہین جب کتاب اللہ سے ہون اور منع وہ ہین جو لغت عجمی مین ہون یا معنے اسکے معلوم نہون اسواسطے کہ احتمال ہے
اسمین کفر کا اور کہا ہے کہ رقیہ اہل کتاب مین اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق نے اسکی جایز رکھا اور مکروہ کہا اسکو مالک نے اس خوف سے کہ انہون نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا
اللہ کی کتاب کو اور جنھون نے انکو جایز رکھا انہون نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہو انہون نے رقی کو اسلئے کہ غرض انکی اسکے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام
شرعکے اور مسلم مین مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شی انتہے مافی النووی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت کے اس قول نی جو فیصلہ
اور یا رقی کے باب مین وہ سب سے بہتر ہے **باب** مَاجَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ باب رقیہ معوذتین کے بیان مین **عن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون سے اور آدمیون کی نظر بد سے یہانتک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہہ اتریں لیا آپنے اسکو اور چھوڑ دیا اسکے سوا اور دعاؤن
کو استعاذہ کی **ف** اسباب مین انس سے ہے روایت ہے کہا ابو عیسے نی یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
کا اور فضائل ان دو سورتون کے بہت ہین چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کی بیچ مین کہ سخت آندھی
اور ظلمت نے ہمکو گھیر لیا سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا اے عقبہ پناہ مانگو یہہ دو سورتین پڑھکر کہ کسی پناہ مانگنے والی نے مثل اسکے پناہ نہ مانگی
(ابو داود) اور عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے نکلے اور ہم نے پایا انکو تب فرمایا ہم سے آنحضرت نے
کہو عرض کی مین نے کیا کہون فرمایا کہو قل ہو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہو گی تجھے ہر شی سے یعنے پناہ ہوگی تجھی ہر شی سے

النسائی وابوداود **باب** ماجاء فی الرقیۃ من العین باب نظر بد کے رقیہ میں **عن** عبید بن رفاعۃ الزرقی ان اسماء بنت قیس قالت یارسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی لہم قال نعم فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین **ترجمہ** روایت ہے عبید سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگجاتی ہے کیا رقیہ کراؤں انکے لئے فرمایا آپنے ہاں اسلئے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوجاتی تو نظر بد غالب ہوجاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہوسکتی اسلئے نظر بھی غالب نہیں ہوسکتی ورنہ قوت اسمیں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہوجاسکتی ہے **ف** اسباب عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین یقول اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ھکذا کان ابراھیم یعوذ اسحق واسمعیل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ دعا کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی لئے ان کلمات سے اعیذکما سے لامۃ تک اور معنے انکے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات خدا کی کہ پوری ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنے سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنی والی چیز سے اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنی والی سے اور فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام انہیں الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسمعیل کو **ف** روایت کیے ہے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** ہامہ کل ذات سم یعنے وہ چیز کہ فکر و غم میں ڈالی مثل مرض و آفات و بلیات کی اور لامۃ ہر ذات لمم یعنے لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہے جنون کی یلم بالانسان اسی تقرب سے اور مراد عین لامہ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل اور تحقیق اسکی آگے آتی ہے **باب** ماجاء ان العین حق باب اثبات میں نظر بد **عن** حابس التمیمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاشیء فی الھام والعین حق **ترجمہ** روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں متحقق ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر غالب ہوتی اور جب حکم کریں تمکو لوگ غسل کرنیکا تو غسل کرو **ف** اسباب عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حبیہ بن حابس کے یعنے حدیث اول غریب ہے اور روایت کیے شیبان نے یحیے بن ابی کثیر سے انہوں نے حبیہ بن حابس سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے اس سند میں ابی ہریرہ کا **ترجمہ** اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اسکا ثبوت ہے اور باجماع امت ثابت ہے کسی نے انکار نکیا اسکا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی معتد بہ قول اسکے ثبوت میں لازم نہیں آتا اور شارع نے اسکی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کے مگر جہالت اور غباوت اور اثر اسکا کوئی احتمال رکھتا ہی اول یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہونچتا ہے اور یہہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعضے سانپوں میں واجب لوجود ہے یہ تاثیر کہی ہے کہ اسکے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہوجاتا ہے یا حمل گر جاتا ہی چنانچہ اتبر اور ذی الطفیتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت سے مروی ہے اور اسطرح سے حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہونچنا ظاہر ہے دوم یہ کہ منبعث ہوتی ہوں جواہر غیر مرئیہ لطیفہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کرجاتے ہوں معمولات میں معین کے اور باعث ہوتی ہوں اسکے فساد و ہلاک کا سوم یہہ کہ پیدا کردیتا ہو اللہ تعالے ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں اور یہہ قول منکران تاثیرات اشیاء کا ہی باوجود اس گروہ نے بند کرلیا اپنے اوپر دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اسکی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نکریگا تاثیرات ارواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبایع مختلفہ رکھتی ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جداگانہ ہی پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی متعدد نہیں اور صحیح تر قول اول ہے اور اسمیں اختلاف ہے علما کا کہ عائن پر جبر کیا جاوے کہ معین کے لئے وضو کرے یا نہیں پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہی ساتھ قول آنحضرت کے جو مروی ہوا ہے یعنے اذا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت موطا وضو کا امر ہی آیا ہے اور امر موجب کے لئے اور مازری نے کہا ہی کہ صحیح تر نزدیک

وجوب ہے اور بعید ہی اختلاف کرنا اُسکی وجوب مین جبکہ معین کے ہلاک کا خوف ہو اور عادۃ وضو عائن کا موجب صحت ہووے اور کیفیت وضو کی جسنی نظر مدبگائی ہو ایک کیفیت خاصہ کہ مسوی مین مذکور ہے اور وہ یہہ ہے کہ زہری نے لاوین ایک پیالہ پانی سی بھرا ہو عائن کے آگے اور وہ اُسمین اپنی ہتھیلیان ڈالکر دھووے اور اُسی مین کلی کری پھر دھووے اپنا مونہہ سی پیالہ مین یعنی غسالہ باہنگا اوسی پھر بایان ہاتھہ ڈالکر پانی لیوے اور داہنی ہتھیلی پر ڈالی اسطرح کہ پیالہ سی مین گرے پھر داہنا ہاتھہ ڈالکر پانی لیوی اور بائین ہاتھ پر ڈالی پھر بایان ہاتھہ ڈالکر داہنی کہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتھہ ڈالکر بائین کہنی پر پانی بہاوی پھر بایان ہاتھہ ڈالکر داہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتھہ ڈالکر بائین پر پانی بہاوے پھر بایان ہاتھہ ڈالکر داہنی گھٹنے پر پانی ڈالی پھر داہنا ہاتھہ ڈالکر بائین گھٹنے پر پھیر دھووے اُسی مین داخل ازار اپنا پھر بکیارگی وہ پانی معین کے سر پر ڈالدیا جاوی اور داخل ازار اسی یہان بعضون نے کہا ہی ہمت مراد ہی یعنی ایک کونا ہمت کا جو اندر کیطرف ہو اور بدن سی لگا ہو اُسی بہی دھووے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے وہ بدن ہے جو ازار مین ڈہنپا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہی مراد مذاکیر یعنے خصیہ اور ذکر ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اُس سے ورک ہے کہ ازار وہین باندہی جاتی ہے زہد اخلاصہ مافی الہندی وزاد المعاد وسوی) اور حجۃ اللہ مین ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے الہام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُسکی الہام سی معین کو اور ایسی ہے ہی نظر جن لی انتہی **باب** ماجاء فی اخذ الاجر علی التعویذ باب تعویذ پر اجرت لینی کے بیانمین **عن** ابی سعید قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فنزلنا بقوم فسألنا هم القرا فلم یقروونا فقالوا هل فیکم من یرقی من العقرب قلت نعم انا و لکن لا ارقیہ حتی تعطونا غنما قالوا فانا نعطیکم ثلثین شاۃ فقبلنا فقرأت علیہ الحمد سبع مرات فبرأ و قبضنا الغنم قال فعرض فی انفسنا منها شئی فقلنا لا تعجلوا حتی نأتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما قدمنا علیہ ذکرت لہ الذی صنعت قال و ما علمت انها رقیۃ اقبضوا الغنم واضربوا لی معکم بسہم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک چھوٹی لشکر مین پھر اُتری ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہمنے اُنسی مہمانی پہ مہمانی نکی ہماری اُنہون نے سو کاٹ کہا یا کسی بچھو نی اُنکے سردار کو سو آئی وہ ہم پاس اور کہا کوئی ہی تم مین کہ جھاڑتا ہو بچھو کو کہا ابی سعید نے ہان مین جھاڑتا ہون لیکن جھاڑونگا مین جبتک مذو تم ہمکو کچھہ بکریان کہا اُنہون نے ہم تمکو دینگے تیس ۳۰ بکریان سو قبول کین ہمنے اور پڑھنے لگا مین اُسپر الحمد سات بار سو اچھا ہو گیا وہ اور لیلین ہم نے بکریان کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دلمین خیال آیا سو کہا ہمنے اپنی یارون سے مت جلدی کرو یہانتک کہ آوے تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرت پاس ذکر کیا ہمنے اپنے کام کا فرمایا آپنے کیونکر معلوم ہوا تمکو کہ سورہ فاتحہ رقیہ ہے پھر فرمایا آپنے لو بکریون کو اور لگاؤ میرا بہی ایک حصہ اپنے ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہی اور رخصت دی شافعی نی معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لیوے اور کہا جایز ہے کہ جبکا لیوی اور شرط کر لیوی وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہی اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ اور ابو عوانہ اور کئی لوگون نی ابی المتوکل سے اُنہون نے ابی سعید سی یہ حدیث **عن** ابی سعید ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بحی من العرب فلم یقروهم و لم یضیفوهم فمشی سیدهم فقالوا هل عند کم دواء او راق قلنا نعم و لکنکم لم تقرونا و لم تضیفونا فلا نفعل حتی تجعلوا لنا جعلا فجعلوا لنا قطیعا من غنم فجعل رجل منا یقرأ علیہ بفاتحۃ الکتاب فبرأ فلما اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکرنا ذلک لہ قال و ما یدریک انها رقیۃ و کرہ ذلک و نهانا منہ و قال کلوا و اضربوا لی معکم بسہم ترجمہ روایت ہے ابی سعید سی کہ کچھہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی گذری ایک قبیلہ پر عرب کے پھر نہ مہمانی کی اُنہون نے اور نہ ضیافت کی اُنکی پھر کچھہ شکایت ہو گئی اُنکے سردار کو یعنے بیماری وغیرہ کی سو آئی وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے ہمنے کہا ہان ولیکن تمنے نہ مہمانی کی ہمارے اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نکرینگے جب تک تم ہمارے لئی کچھہ مزدوری نہ ٹہیرا لو سو مقرر کیا اُنہون نے ایک گلہ بکریونکا سو لگا ایک مرد ہم مین کا اُسپر سورہ فاتحہ پڑہنے سو اچھا ہو گیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ذکر کیا ہمنے اُسکا اور فرمایا آپنے کس نے بتایا تجھکو کہ وہ سورہ رقیہ ہے اور منع کیا راوی نے کہ حضرت نے اُن بکریون کے لینے سے کچھہ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپنی کہاؤ وہ بکریان اور میرا بہی ایک حصہ اُسمین لگاؤ **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور یہ روایت صحیحہ ہے اعمش کے روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسیطرح روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابی بشر سے کہ نام جنکا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتی ہین ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہین مترجم

اس حدیث میں تصریح ہی رقیہ کی اُجرت کی جواز پر اور اسپر کہ اُجرت اُسکی حلال وطیب ہے کراہت تک بھی اُسمین نہین اور اسی پر قیاس کیا ہی بعضون نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جایز کہا ہے اُسکو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابی ثور اور دوسرے لوگون کا سلف سے اور جونکے بعد تہی اور منع کیا ہی اُجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نی اور جایز کیا ہے رقیہ کے اُجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا اُن بکریونکا اپنے یارون پر تبرعًا اور باعتبار مروت کے تہا ورنہ وہ سب حق تہا اُنہین صحابی کا جنہون نے رقیہ کیا تہا اور حضرت نی جو فرمایا کہ میرا بہی حصہ لگاؤ اُسمین مقصود تہا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تہا اُسکی حلت مین کہ صحابہ کو معلوم ہوجاوے کہ اسمین کوئی شایبہ کراہت بہی نہین حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتہ ایسی ہی تہی چنانچہ غیر سی جو ایک بڑی مچہلی تہی اور اصحاب نے اُسمین سے کہایا تہا اور حماوش جو ابو قتادہ نی شکار کیا تہا اُسمین سے بہی آپ نے حصہ اپنا مقرر کروایا اور قطیعًا من غنم جو حدیث مین وارد ہے اہل لغت نی کہا ہے کہ قطیعہ غالبًا مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریون کے لئے اور بعضون نے کہا ہی پندرہ سی بیس تک کی لئے اور جمع اُسکی اقطاع اور اقطعہ اور قطعان اور قطاع اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث واحادیث کے اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سی پڑہنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر اور صاحب استقام پر اور مسلم کی روایت مین ہے سید الحی سلیم یعنی لوگون نے آنکر کہا کہ سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنے لدیغ ہے اور لدیغ کاٹی ہوی کو سلیم کہنا باعتبار تفاول کے ہے جیسے دار المرضی والمرض کو شفاخانہ کہتے ہین ذکذا ذکر النووی فی شرح مسلم

باب مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْأَدْوِيَةِ باب رقی اور ادویہ تقدیر مین داخل ہے اس بیان مین

عن أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی خزامہ سے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہین کہ پوچہا مینے یا رسول اللہ بہلا خبر دیجی مجہکو کہ یہ رقیہ جس سے جہاڑ پہونک کرتی ہین ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہین ہم اور بچاؤ کی چیزین کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہین یعنے مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پہیرتے ہین اللہ کے تقدیر مین سے کچہ پہیرتے ہین یہ خود تقدیر مین داخل ہین یعنی انکا ہونا ہے تقدیر مین لکہا ہی مثلا فلانی بیماری فلانی دوا سے جاویگی اور فلانی کے بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کیے ہے سعید بن عبد الرحمن نے اُنہون نی سفیان سے اُنہون نے زہری سی اُنہون نے ابن ابی خزامہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور ابن عُیینہ سے دونون روایتین مروی ہوئی ہین سو بعضون نے کہا عن ابی خزامۃ عن ابیہ اور بعضون نے کہا عن ابن ابی خزامۃ عن ابیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگون نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نی ابی خزامہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہین جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی **مترجم** اس حدیث سی اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بہی تقدیر آلہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسیطرح اور اسباب کے ساتہہ متوسل ہونا خلاف توکل نہین جیسا بعضے نادان کہتے ہین جو تقدیر مین ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بہی جو ہوگا وہ بہی تقدیر کے موافق ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ باب کماۃ اور عجوہ کے بیان مین

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجوہ جنت کی میوون سے ہے اور اُسمین شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم ہے من کی جو بنی اسرائیل پر اُترا تہا اور پانی یعنے عرق اُسکا شفا ہے آنکہہ کے درد کی **ف** اسباب مین سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اس سند سی نہین جانتے ہم اسے محمد بن عمر کے روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے **عن** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** اسکا حدیث سابق مین گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ چند لوگون نے اصحاب مین سے کہا ہے کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت نے کہ کماۃ من ہے اور عرق اُسکا شفا ہے آنکہہ کے اور عجوہ جنت کے میوون مین سے ہے اور شفا ہے اُسمین زہر سے **عن** قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہ ابو ہریرہ سے کہا گیا ہے مجہسے کہ تین کماۃ یا پانچ یا سات اور پہر مینے اُنکا عرق اور رہہ یا اُسکو ایک شیشہ مین پہر آنکہہ مین لگایا ایک لڑکی کے تو اچہی ہوگئی وہ **مترجم** کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خودرو ہے کہ زمین مین خود بخود بغیر جوتنے بونے اُگتی ہے ہندی مین اُسکی کُمبی کہتے ہین

حضرت نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اُس سے یہ مُراد نہیں کہ حقیقۃً وہ من ہے اسلئے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شئی اسمان سے برستی تھی بلکہ مُراد اُس سے یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتی بوی جیسے اُنکو من عنایت فرمایا ویسی ہی تمکو یہہ عنایت کی اور بعضوں نے کہا من اس سے مُراد ہے کہ اللہ تعالیٰ امتنان اور احسان فرمایا اسکے ساتھ اپنے بندوں پر اور یہ جو فرمایا کہ پانی اُسکا شفا ہے آنکھ کے اسمیں تین قول ہیں اول یہ کہ عرق اُسکا ملاوین اور یہ چشم میں نہ یہہ کہ اکیلا اُسی استعمال کریں یہہ ذکر کیا ابو عبید نے دوسرے یہہ کہ اُسی گرم کرکے عرق نچوڑ لیویں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ اگر اُسکے اخلاط فاسدہ کو دور کردیتی ہے اور باقی رہجاتی ہیں منافع اُسکے گرم کرنے سے تیسرے یہہ کہ آب کماۃ سے مُراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کمارہ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہی اور اسقول میں اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی نے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط سرمہ آنکھہ کی منظور ہو تو صرف اُسکا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اسکے سوا اور کچھہ مقصود ہو تو مرکب کیا جاوے اور ادویات سے (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم عمدہ ہی کھجور مدینہ کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ حضرت کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھاوے اُسکو سحر و سم اثر نکرے الحدیث اور دفع سحر و سم کی خاصیت اُسی نوع میں ہے یا یہہ دعا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صبح ہی مُراد نہار موہنہ کہا نا اور اُسکے درخت کو لین کہتے ہیں (کرمانی) اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ فقط دعا ہے آنحضرت کے اُس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی سرسکا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اُسکی رسول کو انہا یہ **عن** قتادۃ قال حدثت ان ابا ھریرۃ قال التی تنزدوا من کل ما یلۃ السام قال قتادۃ یاخذ کل یوم احدی وعشرین حبۃ فیجعلھن فی خرقۃ فیدقعہ فیستعط بہ کل یوم فی منخرہ الایمن قطرتین والایسر قطرۃ والثانی فی الایسر قطرتین وفی الایمن قطرۃ والثالث فی الایمن قطرتین وفی الایسر قطرۃ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہونچی ہے مجھکو کہ ابا ہریرہ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کے مگر موت کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑی میں پوٹلی باندھکر بھگو دیتے پانی میں پس ناکمیں ڈالتے ہر روز دانے تنہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنی میں ایک اور تیسرے دن داہنی میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک **باب** ماجاء فی اجر الکاھن باب ثمن کلب اور اجر کاہن کی حرمت میں **عن** ابی مسعود قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی کی قیمت لینے سے اور زنا کی خرچی سے اور کاہن کی مٹھائی سے یعنے اُسکی مزدوری سی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** کہانت بکسر کاف و فتح مصدر ہے باب نصر سے اور جب ارادہ ہو عرب کا کہ کہی فلانا شخص کاہن ہو گیا تو کہتا ہے کھن بضم ہا اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باسترا ق سمع اور یہہ فنا ہو گئی بعثت سی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے یہہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم میں جو وقایع اور حوادث ہوں اُنسے خبر دی اور ان دونو قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا حالانکہ اسمیں کسیطرح کا استحالہ نہیں ہے بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اُسکا ولیکن وجہ جھوٹے کہتی ہیں اور سچ بھی اور نہی وارد ہوئی ہے اُنکی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے اُنکی قول کے اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہہ بھی داخل کہانت ہے مگر اسمیں کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اسکا اور وہ یہہ ہے کہ استدلال کرے امور پر بتانا اسباب و مقدمات کے کہ دعوی کرے اُسکے پہچاننے کا اور کبھی ہد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب متعارفہ ہیں اور یہہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ اور تکذیب کی ان سب کے شرع نبی اور منع فرمایا اُسکی تصدیق سے (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال حفار بندت اہل فال بد مال جوسی ہتھی اور باطل ہے قول اُن سبھونکا نہیں لایق تصدیق کے انمیں سے کوئی اور مصدق اُنکا منکر ہے قرآن و حدیث کا معاذ اللہ من ذلک اور یہہ بلا پھیلی ہے اکثر بلاد اسلام اور خواص عوام میں اعاذنا اللہ من ذلک کلہا اور ضرور ہے اہل علم کو انکار اُنکے معتقدین بی دین پر اور جملہ اہل بدع و ملحدین پر ہدانا اللہ رب العالمین وفقہم بصالح الاعمال والعقائد الی یوم الدین **باب** ماجاء فی کراھیۃ التعلیق باب گلے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانیکے بیان میں **عن** عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال دخلت علی عبد اللہ بن عکیم ابی معبد الجھنی اعودہ وبہ حمرۃ فقلت الا تعلق شیئا قال الموت اقرب من ذلک وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیہ **ترجمہ** روایت ہے عیسی بن عبد الرحمن سے کہا اُنہوں نے گیا میں عبد اللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور اُنکے بدن پر سرخی تھی یعنے مرض کے سوا کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتی آپ کچھہ تعویذ وغیرہ فرمایا اُنہوں نے موت اُس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی لٹکائی کوئی چیز وہ سونپے یا جاوے گا اُسکو

یعنے پہر تائید غیبی ہوگی **ف** حدیث عبداللہ بن حکیم کی جانتے ہیں ہم اسی فقط ابن ابی لیلی کی روایت سے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلی سے ہم معنے اسکی اور اسا بمین جعفر بن عامر سے بھی روایت ہے **ترجمہ** ابوداود مین عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان الرقا والتمائم والتولۃ شرک یعنی رقا اور تمائم اور تولہ شرک ہے رقا جمع ہی رقیہ کی مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اسمین نام ہون اصنام کے جیسے اہل ہند لوناچماری اور کلو بیر وغیرہ کی دہائی دیتے ہین یا رجوع خداوند کریم کے اسمای حسنی یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہان مراد نہین اور تمایم جمع ہے تمیمہ کے اور تمیمہ کہتے ہین تہ شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزین ہین کہ عورتین مشرکات اسکو گلے مین لٹکوں کے ڈالدیتی ہین اور خیال کرتی ہین کہ یہ لغویات دافع بلیات اور رافع آفات ہین اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اسلئے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہوجاے اسے ہند مین ٹونکہ کہتے ہین اور اکثر مالنین وغیرہ کیا کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سبکو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیکو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بی شعور ہے کہ ایک ادنی توہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کرکے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑدی وہاذا الاحمق حقی اوجہل جلی اور ابن ماجہ مین بھی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈورا انکے بدن پر پایا پوچھا تو انہون نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سو انہون نے اسے توڑکر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہین شرک سے پہر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداود سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے مین پیتل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ واہنہ سے ہی فرمایا اسنے اتار ڈال اسکو کہ نہ بڑہاویگا تیرے لئی مگر وہن اور واہنہ ایک گن ہے شانہ اور ہاتہہ مین کہ اسکے جہاڑنیکو دیکہہ لٹکاتے ہین اسکو حرز الواہنہ کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ مین غرض حضرت نے بڑی فصاحت اور خوشطبعی سے جواب یا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنے سستے اور ضعف کا دین ہین (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نی حجۃ اللہ مین لکہا ہے کہ جس حدیث مین قی تمایم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے معمول ہے اور اون چیزونکے جنمین شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسا بمین اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ وجل شانہ غرض یہ کہ لٹکانا کسی تعویذ کا جو آیات الہی سے ہو شرک نہین چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تہے اپنے بالغ لڑکونکو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن نمزات الشیاطین وان یحضرون اور جو نابالغ ہوتے تہے انکے کلمین لکہکر لٹکا دیتے تہے (ابوداود) **باب** ماجاء فی تبرید الحمی بالماء باب پانی سے بخار کو ٹہنڈا کرنیکے بیان مین **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی فورہا من النار فابردوہا بالماء **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کا جوش آگ سے ہے سو ٹہنڈا کرو اسکو پانی سے **ف** اسا بمین اسما بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمی من فیح جہنم فابردوہا بالماء **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹہنڈا کرو اسکو پانی سے **ف** روایت کیے ہے ہارون بن اسحاق نے انہون نے عبدہ سے انہون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے فاطمہ سے جو بیٹی ہین منذر کی انہون نے اسما بنت ابی بکر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور اسما کی حدیث مین کچہہ اور بہی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونون صحیحہ ہین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم من الحمی ومن الاوجاع کلہا ان یقول بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی تہے صحابہ کو بخار اور سب دردون مین اس دعا کی پڑہنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنے اسکے یہ ہین شروع کرتا ہون نام اللہ بڑے کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ بزرگ کے ہر پھڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجہی جاتے ہین حدیث مین اور مروی ہے اس حدیث مین عرق بعار یعنے رگ آواز کرتی ہوئی **ترجمہ** اس حدیث کو باب سے کچہہ ایسا تعلق نہا مگر مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے ذکر کردیا کہ اسمین مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہون مین آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپنے بخار کے لئے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار مین اثر ہے نار کا انتہے اور جس بخار کے تبرید آپنے پانے سے فرمائی ہے شاید اس سے بخار صفراوی ہو کہ اطبا اسمین ٹہنڈا پانی پلاتے ہین اور برف مین ادویات کو سرد کرتے ہین اور اطراف مریض آب سرد سے دہوتے ہین پہر بعید نہین ہے کہ حضرت نی یہی نوع مراد لی ہو (نووی) **فقیر** کہتا ہے اگر سب بخار آپنے مراد لئے ہون تو بہی کچہہ اشکال نہین ہے اسلئے کہ آپ نے اسکی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطبا غافل ہون اور اسے نہ سمجہین کہ وہ بغیر نور نبوت کی سمجہہ مین نہین آسکتی اور ہم نے کلمہ پڑہا ہے آنحضرت کا نہ حکیمونکا اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت کی کہین سب جہوٹے ہین اور فرمانا آپہی کا قابل تسلیم اور لایق تعلیم ہے الحمد للہ علے ذالک

باب ماجاء فی الغیلۃ اب زن مرضعہ سے صحبت کرنیکے بیان مین **عن** بنت وھب وھی جدامۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد ھممت ان انھی عن الغیل فاذا فارس والروم یفعلون ولا یقتلون اولادھم **ترجمہ** روایت ہے بنت وہب سے اور نام اُنکا جُدامہ ہے کہا اُنہون نے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ارادہ کیا مین نے کہ منع کرون مین اپنی امت کو غیلہ سے پھر دیکھا مین نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہین اور نہین ضرر پہونچاتے اپنی اولاد کو یعنے بسبب غیلہ کے اُنکی اولاد کو نقصان نہین ہوتا **ف** اسبابمین اسما بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا مالک نے ابی الاسود سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے جدامہ بنت وہب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اُس زمانہ مین کہ دودھ پلاتی ہو اُسکو **فقیر** کہتا ہے اور اسمین احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہجاوے اور دودھ فاسد ہو اور سبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہونچے روایت کی ہم سے عیسے بن احمد نے اُنہون نے ابن سب سے اُنہون نے مالک سے اُنہون نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے جُدامہ سے جو بیٹی ہین وہب اسدیہ کی کہ سنا اُنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ قصد کیا مین نے کہ منع کرون غیلہ سے یہانتک کہ یاد کیا مین نے فارس وروم کو کہ وہ کرتے ہین غیلہ اور اُنکی اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنے بیوی سے حالت رضاع مین جیسا اوپر گذرا کہا ابو عیسے بن احمد نے اور روایت کیا ہے اسحق بن عیسے نے اُنہون نے مالک سے اُنہون نے ابی الاسود سے مانند اسکے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی دواء ذات الجنب باب ذات الجنب کے علاج مین **عن** زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینعت الزیت والورس من ذات الجنب قال قتادۃ ویلد من الجانب الذی یستنیہ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب مین قتادہ نے کہا اور مونہہ مین ڈالی جاوے یہ دوا اُسی جانب سے کہ جسطرف درد ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہین **عن** زید بن ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اُنہون نے حکم فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوا کرین ہم ذات الجنب کے قسط بحری سے اور زیت سے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نہین جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہین اور روایت کیا میمون سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مُراد سل کا مرض ہے **مترجم** ذات الجنب اطبا کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی و غیر حقیقی پھر حقیقی دو قسم ہے ایک وہ کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب مین اُس جھلی مین کہ باطن اضلاع مین ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب مین ریاح غلیظہ موذیہ سے کہ بند ہوجاتے ہین صفاقات مین سو پیدا ہوتا ہے اُس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب الحقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب مین ظاہر ہوتا ہے بسبب یبوست سے ذات الجنب ہے بتسمیۃ الشئی باسم مکانہ اور بعضون نے کہا ہے کہ مُراد اُس سے ہر درد ہے خواہ جنب مین ہو یا پہلو مین سودا مزاج سے ہو یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ بغیر ورم اور بخار کے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزین عارض ہوتی ہین حمی یعنے بخار سُعال یعنے کھانسی وجع خانق ضیق نفس یعنے تنگی دم اور نبض منشاری یعنے وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور نے الحدیث اس قسم کا علاج نہین لیکن قسم ثانی جو بسبب غلیظ سے پیدا ہو اُسکو قسط بحری بیشک عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات مین وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اُسے باریک پیسین اور روغن زیت مین ملا کر نرم مقام ریحپر پھاہا کرین یا لعوق فرماوین نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو قوی کرتا ہے اعضاے باطنی کو تقطیع کرتا ہے سُدون کی مسیحی نے کہا ہے کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو مقوی ہے اعضاے باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو کھولتا ہے سدون کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لیجاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا بعضون نے جایز ہے کہ قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جبکہ حدوث اُسکا مادہ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت اختلاط علت کے (زاد المعاد)

باب **عن** عثمان بن ابی العاص انہ قال اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبی وجع قد کاد یھلکنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسح بیمینک سبع مرات وقل اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ من شر ما اجد قال ففعلت فاذھب اللہ ما کان فلم ازل امر بہ اھلی وغیرھم **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپنے فرمایا چھو درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہہ اعوذ سے احد تک یعنے پناہ مانگتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کی ساتھ اُس چیز کے شر سے جسے مین پاتا ہون کہا راوی نے ویسا ہی کیا مین نے پس دور کی اللہ تعالے نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا مین یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے

صحیح ہے **عن** اسماء بنت عمیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالھا بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار جار قالت ثم اسمیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ شفاء من الموت لکان فی السنا **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی اُنھوں نے شبرم کا فرمایا آپ نے گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اُس سے کچھ بڑا اُسکی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی ہیں اور سر ہای شاخوں پر گچھا ہے پتونکا اور اُسمیں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اُسمیں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل لعلم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اُسکی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اُسمیں سے وہی چھال ہے یا دودہ اُسکی شاخونکا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور مارا صفر کو اور بلغم کو اور آکل کو اُسکے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثر اُسکا قاتل ہے اور چاہئے کہ جب اُسے استعمال کریں تو خالص دودہ میں اُسکو دیں ایکرات اور دن اور دنمیں دوبار اُسکا دودہ مدل دیوین یا تین بار پہر نکالکر سایہ میں سکھالیں اور اُسمیں ورد یا کثیرا ملاکر استعمال کریں یا مارعسل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اُسکا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق اور بعضے حکمار نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنے عرق اُسکا اُسمیں خیر نہیں اگر اُسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ ناتجربہ کار لوگ اُسے پلاکر مار ڈالتے ہیں خلاصہ کہ مسہل قوی ہے اور جو تہادرجہ بسیمات کا درجہ ہے اور اشیار سمیہ کی استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوائے معروف ہے عمدہ ترین مسہلات آنحضرت نے بھی اُسکی تعریف فرمائی ولنحالقہ الحمد والثنا **باب** ما جاء فی العسل باب شہد کے بیان میں **عن** ابی سعید قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ قد سقیتہ عسلا فلم یزدہ الا استطلاقا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا قال فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ انی قد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک اسقہ عسلا فسقاہ فبرا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتی ہیں فرمایا پلاؤ اُسی شہد پھر آیا وہ اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا اُسکو شہد اور دست اور بڑھ گئی فرمایا آپنے پلاؤ اُسکو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اُسی پھر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا میں نے مگر اُس سے اور بڑھ گئی دست فرمایا آپنے سچا ہی اللہ تعالے اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائیکا پلاؤ اُسکو شہد پھر پلایا اُسکو تیسری بار اور اچھا ہوگیا وہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفا تین چیز ومیں ہے شہد پینے میں یا چھنے لگانیمیں یا داغ دینے میں آگ سے اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے ابو عبد اللہ مازری نے کہا امراض تین قسم ہیں اول یہ کہ امتلار دم سے ہوں اُسکی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اُسمیں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلا صفرا یا بلغم و سودا سے ہو اُسکی دوا اسہال مناسب ہے ہی کہ غلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں سے تو آخر دوا گی ہے یعنے داغ دینا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کی حرارت سے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ میں امراض باردہ و حارہ کے علے طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اُسکی دوا ہوگی مثل فصد و حجامت کے واسطے کہ اسمیں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہوگا تسخین سے اور تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہوگی استفراغ مادہ بارد کی تو عسل قوت اسہال رکھتا ہی اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور اگر مادہ غلیظہ مزمنہ ہے تو کی یعنے داغ سے بہتر علاج نہیں اسلئے کہ جزء ناری اُسکا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادہ غلیظ کو زاد المعاد بتغییر یسیر) **باب عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اُسکی موت آئی نہو اور سات بار کہے اُسکے پاس یہ دعا کہ اسئلک یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالے اُسے تندرست کر دیگا اور منعے اُس دعا کے یہ ہیں مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دی تجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے **باب عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم او اخی لکم قرحۃ او حمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار فلیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح وقبل طلوع الشمس ولیغمس فیہ ثلاث غمسات ثلاثۃ ایام فان

لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمِّسُوا وَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبِّعُوا وَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی کسیکو تم میں سے بخار اور بخار ایک مُدّت رہے نہ رکا تو چاہیئے کہ اُسے بُجھا دی پانی سے لینے جیسے آگ بُجھاتی ہیں سو چاہیئے کہ اُترے بہتی نہر میں اور مونہہ کرے جانب پانی آتے اور کہے بسم اللہ سے رسولوں تک یعنے شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندیکو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اُترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیئے کہ اُسمیں تین غوطے لگاوے تین دن تک ایسا ہی کرے یہ اگر اچھا نہوا تین دن میں تو پانچ دن میں پھر اگر اچھا نہوا پانچ دن میں تو سات دن میں پھر اگر اچھا نہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اُسکا مرض متجاوز نہوا اللہ کے حکم سے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے صحت دیگا اسلیئے کہ اللہ تعالے اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے چنانچہ سیکڑوں بار اپنی عادت مبارک اُسکی تصدیق کے لیئے خرق فرماتا ہے اسیطرح اگر بطور معتاد نہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہوگے الحمد للہ علے ذلک **عَنْ** إِبِي حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِوِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ وَأُخِذَ لَهُ حَصِيرٌ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ ترجمہ روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد کو اور میں سُنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اُسکا جاننے والا مجھسے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنے پھر یہ کیفیت کہ حضرت علی پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور حضرت فاطمہ زخم مبارک دھوتی تھیں اور میں بوریا جلایا تھا پھر جو پڑی کہ بوریے کی راکھ بوریے کی آپکے زخم مبارک پر **ف** کہا ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جو سلاطین مدینے سے ہمچین اُسکے سر میں بوریے کی راکھ لگائی جاوے اللھم صل علی محمد وآلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جایز ہے اگر خوف عُجب کا نہو جیسا کہ سہل نے کیا مگر عُجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اسلیئے دہوا مفید ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اُسکو درازی عمر کی اسلیئے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں پلٹتی اور اُسکا دل خوش کر دیتی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مسائل ملتقطہ مترجم مسئلہ ۱** مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لیئے نقل مکان مسنون ہے چنانچہ بخاری نے اسپر استدلال کیا ہے حدیث عرنیین سے کہ اُنکو آپنے حکم دیا مدینے سے باہر جانیکا **مسئلہ ۲** محرم کو بھی ضرورۃً پچھنے لگانا جایز ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام میں پچھنے لگائی ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ محرم تھے رواہ البخاری **مسئلہ ۳** بخاری میں حضرت سعد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہو اُسمیں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں انتہے اور طاعون بروزن فاعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدول کیا ہے یعنے صیغہ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون بثور ہیں کہ ورم مولم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اُسکا گرد اگرد سُرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اُسکے ساتھ ہی خفقان قئی شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں اور کبھی انگلیوں اور ہاتھوں میں بھی نکلتے ہیں بلکہ ساکر بدن میں خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو اور ابوبکر بن عربی اور ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش شام کی راہ سے لوٹ آئے رواہ البخاری **مسئلہ ۴** البان اتن یعنے گدھی کا دودھ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا اُنہوں نے حکم اُسکا ابوادریس سے سو کہا اُنہوں نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے گوشت ہی منع فرمایا اور خاص اُسکے لبن میں کوئی حکم نہیں نہیں پہونچا رواہ البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن کے بسبب حرمت لحم کے ہے اسلیئے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے **مسئلہ ۵** حقیقت سحر کی اور تاثیر اُسکے ثابت ہے اور گئے ہیں اُسکے اثبات کیطرف اہل سنت اور جمہور علماء امت اور نہیں منکر اُسکے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالے نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ اور اشارہ کیا ہے اُسکے مرتکب کے کفر کیطرف اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اُسکے اثبات تاثیر میں اور جسنے سحر کیا تھا آنحضرت پر نام اُسکا لبید بن الاعصم تھا اور ایکمدت تک تاثیر اُسکی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اُسکا منافی ثقاہت نبیا ہے مگر یہ اعتراض اُنکا باطل ہے اسلیئے کہ دلائل قطعیہ قایم ہوے ہیں صدق و صحت و عصمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام آلہی سے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا موثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہونچانیوالی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہی اسلیئے کہ یہ لوازم بشری ہیں اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے

اور تاثیر سحر مین اختلاف ہے مازری نے کہا ہے کہ بعضونکا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ بین الزوجین سے زیادہ نہین ہوتے اسلئے کہ اللہ تعالے نے اسیکو ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ اس سے بڑکر کوئی اثر نہین اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر ہے سوا اسکے بلکہ اس سے بڑھکر ہوسکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی دونون سے ظاہر ہوئے تو پھر انمین فرق کیا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سبکو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالے کیطرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوگی ہے وہ اسکی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہو اسکے لئے خرق عادت اور اگر خرق عادت کذابان رسل کے لئے واقع ہوتے تو جتنے معارضین تھے انبیا کی سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی و ساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہین کرتے اور اگر دعوے نبوت کرتے ہین تو خرق عادت واقع نہین ہوتے اور فرق ولی اور ساحر مین دو وجہون سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہین ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہین ہوتے فاسق پر اور ظاہر ہوتے ہے ولی اور متقی پر دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت و محنت بخلاف کرامت کے اور سحر مین اگر کوئی قول و فعل کفر کا نہین تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے پھر جسمین کفر نہین اسکی توبہ قبول ہے شافعی کے نزدیک اور قتل نکیا جاوے اگر توبہ کرے اور امام مالک نے فرمایا کہ ساحر کافر ہے قتل کیا جاوے اور توبہ نہ لی جاوے اُس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی قبول نہین بلکہ متحتم ہے قتل اسکا اور احمد بن حنبل نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسانکو اور اقرار کرے کہ اُسکے سحر سے مرا ہے اور اکثر اسکے سحر سے لوگ مرجاتے ہین تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مرگیا بسبب سحر کے مگر لوگ کہتے مرتے ہین اُس سحر سے اور کبھی نہین مرتے تو قصاص نہین اسپر بلکہ دیت اور کفارہ اسپر واجب ہے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہی کہ ثبوت قتل ساحر بینہ ممکن نہین جبتک کہ وہ اقرار نکرے (اور دے) **مسئلہ** ادعیات رقیہ پڑھکر پھونکنا بھی منون ہے چنانچہ مسلم مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بیمار ہوتا آپکے گھر والونمین تو پھونکتے اُسپر معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اُسے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیہ مین اور جایز کہا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے مین تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے کہ وہ بغیر تھوک کے نہین ہوتے ابو عبید نے کہا ہے کہ تفل کے معنی نہین تھوک نکلنا شرط ہے اور نفث مین شرط نہین اور بعضونے اسکے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمایا اُنہون نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپ جیسا کوئی پھونکتا ہے انکو خشک کہا تے وقت کہ اُسمین تھوک نہین نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اُسکا اعتبار نہین اور جس حدیث مین فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اُسمین یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور پھینکتے تھے اُس بیمار پر قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اُس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ مین اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس مین گرہ لگانی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور وہ کہ جسمین لکھے جاتی ہے خاتم سلیمان کی اور گرہ لگانا اُنکے نزدیک نہایت مکروہ ہے اسلئے کہ اُسمین مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے نَفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ واللہ اعلم (نووی باختصار) **مسئلہ** مسلم مین مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لاعدوی ولاطیرۃ ولاھامۃ اور مروی ہے ولانوء ولاغول اور عدوے اوپر مذکور ہوا اور طیرہ مشہور ہے بدفالی اور صفر مین دو قول ہین اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالی نے نسئی فرمایا ہے دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ مین ایک کیڑا ہی کہ صفر اُسکا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مارڈالتا ہی اُس جانور کو اور کبھی سے زیادہ اُسمین عدوی کا خیال کرتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسیکی قایل ہین عطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبید اور اکثر علمائی حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے اُلو کہتے ہین عرب اُس سے بدفالی لیتا تھا اور بعضون نے یہ سمجھ کہا تھا کہ میت کی روحین سر مکر الو بن جاتی ہین اور یہ تفسیر اکثر علما کی ہے اور نوء یعنے بچھتر مشہور ہے مراد اُسکی نفی سی یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے بچھتر سے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہین کہ راہ مین ملتی ہین اور راہ رو کو راہ بھلاتے ہین اور متلون بالوان عجیب ہوکر اُنکو ہلاک کرتی ہین حضرت نے ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور

اپنی امت کو اس مرض سے نکالا الحمد للہ علی ذلک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الفرائض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب تقسیم ترکہ کے ہین جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے - مترجم فرائض جمع ہے فریضہ کی اور وہ مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت مین بمعنی تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاح شرع مین فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اسواسطے نام رکھا کہ سہام مقدر

مقطوع مبین ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہین تو اسمین لغوی معنی اور شرعی دونو یکجا ہوگئے کذا فی غایۃ الاوطار نا قلاً عن العالم گیریہ اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہین اور غایت اس علم کی ایصال حقوق ہے اہل استحقاق کو اور ارکان اسکے تین ہین وارث اور مورث اور موروث اور شروط اسکی تین ہین موروث کی موت اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب مین مذکور ہونگے انشا اللہ تعالے اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہین کتاب اللہ اور سنت چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کے شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماع امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق کی اجتہادی سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحاب الرائے کا اور قیاس کو فرائض مین کچھ دخل نہین کذا فی غایۃ الاوطار نا قلاً عن الطحطاوی مختصراً **باب** ما جاء فی من ترک مالاً فلورثتہ باب اس بیان مین کہ ترکہ کے مستحق وارث ہین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک مالاً فلاھلہ ومن ترک ضیاعاً فالی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے چھوڑا مال تو وہ اسکے وارثونکا ہے اور جو چھوڑے ضیاع تو انکی پرورش میرے ذمہ ہے **ف** یہ حدیث جسکو صحیح ہے اور روایت کے زہری نے ابی سلمہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور اسمین طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اسکے سابق جابر اور انس سے بہ روایت ہے اور مراد من ترک ضیاعاً سے وہ ضیاع ہین کہ جسکے پرورش کے لئے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ مین اسکی پرورش کرونگا اور خرچ اٹھاؤنگا **مترجم** ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنے زن و فرزند اور جوکہ آدمی کے نفقہ اور مؤنت مین ہون اور ہر ضعیف و نیازمند کہ امور حوائج مین محتاج ہو کسیکا اور بمعنے ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہان زن و فرزند مراد ہین نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اسکا ادا اور پرورش حضرت کے قضا یعنی مین تھا اور حکام پر واجب نہین گویا انکے نزدیک یہہ فرمانا حضرت کا تبرعاً تھا **باب** ما جاء فی تعلیم الفرائض باب تعلیم فرائض کی فضیلت مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فانی مقبوض ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسی لوگون کو اسلئے کہ مین وفات پانیوالا ہون **ف** اسحدیث مین انقطاع ہے اور روایت کے اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہون نے ایک مرد سے انہون نے سلمان بن جابر انہون نے ابن مسعود سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیے ہمسے یہ حدیث حسین نے انہون نے ابو اسامہ سے مانند اسکے معنونہ مین **مترجم** دارقطنی اور ابن ماجہ مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بھلایا جائیگا اور پہلے وہی چھینا جائیگا میری امت سے اور ابو داود مین ہے کہ علم تین ہین اور سوا اسکے حاجت سے زیادہ ہے اول آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضہ عادلہ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپنے اعلم ترامت مین علم فرائض مین زید بن ثابت ہین رواہ احمد و ابن ماجہ و الترمذی و النسائی اقول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اسپر اپنی حیوٰۃ دنیوی مین عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اسکے وارث بعد اسکے موت کے اسپر عامل ہون اور علم میراث ایسا ہی پس نصف علم ہوا **باب** ما جاء فی میراث البنات باب لڑکیون کے میراث مین **عن** جابر بن عبد اللہ قال جاءت امرأۃ سعد بن الربیع بابنتیھا من سعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ھاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوھما معک یوم احد شھیداً وان عمھما اخذ مالھما فلم یدع لھما مالاً ولا تنکحان الا ولھما مال قال یقضی اللہ فی ذلک فنزلت ایۃ المیراث فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمھما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امھما الثمن وما بقی فھو لک ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ آئین بی بی سعد بن ربیع کی اپنی دو لڑکیون کو لیکر جو بیٹیان تھین سعد کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان ہین سعد بن ربیع کی شہید ہوئے انکے باپ آپکی رفاقت مین احد کے دن اور انکے چچا نے لی لیا سب مال ان لڑکیونکا اور نہ چھوڑا انکے لئے کچھ مال اور انکا نکاح نہین ہوسکتا جبتک انکا کچھ مال نہو فرمایا آپنے اللہ حکم کریگا اس بابمین سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے چچا کو کہ دیدین سعد کی بیٹیون کو دو ثلث اور انکی ماں کو آٹھوان حصہ اور باقی تیرا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے روایت سے اور روایت کے یہ شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے **مترجم** اولاد کی میراث مین اصل آیت ہے جسکا شان نزول اس روایت مین مذکور ہوا قال اللہ تعالی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساءً فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف الآیۃ یعنے اللہ کہہ کہتا ہے تمکو تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتونکی پھر اگر زنی عورتین ہون دو سے

ابواب الفرائض کے مستحق وارث ہین

فضیلت علم فرائض

لڑکیون کی میراث کا بیان

اوپر تو انکو دو تہائیان جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو السکو آدہا الآیۃ مترجم کہتا ہے کہ اگر دو لڑکیان ہون تو یہہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم مین ہین اور اجماع سلف منعقد ہے کہ انکا حکم بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمان) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اسطرح پر ہے کہ جب مرجاوے باپ یا ماں اور چھوڑ جاوے لڑکا اور لڑکی یعنے اولاد ذکور و اناث دونون قسم پس مرد کو اُسمین سے حصہ برابر دو عورتون کے یعنے مرد کو دو اور اس اعتبار کرین اور عورت کو ایک اس اور اگر فقط لڑکیان ہون اور لڑکا اُنکے ساتھ نہو تو دو لڑکیون یا اُسکے زیادہ کو دو ثلث ہین ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اُسی نصف ہی کل مال کا پھر اگر شریک ہوجاوے اولاد کی ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد مین کوئی ذی ہی ہو تو پہلے اُسے حصہ دی لیوین مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کی واللہ اعلم اور اُسکے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اسطرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصے اور عورتکو ایک حصہ حاصل کلام یہہ ہے کہ بنات انہا کے ساتھ ملکر عصبہ بالغیر ہوجاتے ہین واللہ اعلم اور اولاد ذکر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہو مانند حالت اولاد بواسطہ کے ہے یعنے جیسا بیٹا بیٹی میت کے نہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے مین اُنکے قایم مقام ہین کہ مرد اُنکے مثل مردان اولاد بواسطہ کے ہین اور عورتین اُنکی مثل زنان بواسطہ اور وارث ہوتے ہین یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہین اولاد بواسطہ اور محجوب کرتے ہین یہ جیسا کہ محجوب کرتی ہین اولاد بواسطہ پس اگر جمع ہوجاوین اولاد بواسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بواسطہ مین کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہین ہے اولاد بواسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بواسطہ مین کوئی مرد نہو اور ہوویں اولاد بواسطہ دو لڑکیان یا زیادہ تو میراث نہین ہے دختران پسر کو اُنکے ہوتے ہوئے مگر جبکہ ہووے اولاد پسر مین کوئی مرد کہ برابر ہو دختران پسر کے درجہ نسب مین پانچے ہوا نسے تو بازر کہیگا یہہ مرد مال زیادہ کو دختران بواسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اُس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بواسطہ سے بچی پھر اگر کچھ نہ بچے تو دختران پسر کو کچھ نہین اور اگر اولاد بواسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اُسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکونکی و دختر یعنے جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ مین ہین تو اُسے چھٹا حصہ ہے پھر اگر دختران پسر مین کوئی مرد بھی ہو اور وہ بہ نسبت میت کے ان لڑکیون کے برابر ہو مرتبہ مین تو اُنکا کچھ حصہ مقرر نہین اس صورتمین جیسے کہ اوپر کی صورتمین چھٹا حصہ تھا ولیکن اہل فرائض سے اگر کچھ بقیہ باقی رہیگا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اُسکے مرتبے مین ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہوجائیگا مرد کو دو حصہ عورت کو ایک اور جو اُس مرد سے نیچے کے درجے مین ہے اُسکو کچھ نہ ملیگا اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو اُنکو کچھ نہ ملیگا (مصنف شرح موطا) **باب** میراث بنت الابن مع بنت الصلب یعنی پوتیونکی میراث مین بیٹیون کے ساتھ **عن** ھزیل بن شرحبیل قال جاء رجل الی ابی موسی وسلیمان بن ربیعۃ وسالھما عن ابنۃ وابنۃ ابن واخت لاب وام فقالا للابنۃ النصف وللاخت من الاب والام ما بقی قالا لہ ائت ابن مسعود فاسالہ فانہ سیتابعنا فاتی عبد اللہ فذکر لہ ذلک واخبرہ بما قالا قال عبد اللہ قد ضللت اذا وما انا من المھتدین ولکنی اقضی فیھا بما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للابنۃ النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین وللاخت ما بقی ۱۲

ترجمہ روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایکمرتبہ ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی اُن دونون سے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو اُنہون نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو ما بقی اور کہا دونون نے کہ جا تو عبد اللہ کی پاس اور پوچھ اُنسے سو وہ بھی جواب مین ہمارا ساتھ دینگے سو آیا وہ عبد اللہ کے پاس اور ذکر کیا اسکا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبد اللہ نے کہا میں اگر یہی حکم دون تو گمراہ ہوگیا مین اور نہوا راہ پانے والونمین ولیکن فتویٰ دیتا ہون مین تجھکو جیسا فتویٰ دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف ہے اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہوجاوین یہہ دونون حصہ ملکر دو ثلث اور ما بقی بہن کو ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہین اور روایت کیا ہے یہہ حدیث شعبہ نے بھی ابی قیس سے **ترجمہ** لڑکے اور پوتی کے حصونکی تحقیق ہمارے قول مین اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قایم مقام بیٹی کے ہے یعنے جب بیٹی نہو تو حقیقے بہن کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوجاتے ہین اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنے جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بروقت نہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہوجاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہین یہی حال بعینہ علاتی بہنونکا ہے بروقت نہونے حقیقی بہن کے اور جسطرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتی کو سدس ملتا ہے ایسی ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے اور جسطرح دو بیٹیون کے ساتھ پوتیان بالکل محروم ہوجاتی ہین ایسی ہی دو حقیقی بہنون کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہوجاتی ہین اسیطرح باوصف

ہونے دو بہنون حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنون کے بھائی علاتی پایا جاوے تو یہہ بہنین بھی عصبہ ہو جاوینگی **فائدہ** پوتیون مین مذکر اصل کا بھی عصبہ کر دیتا ہی یہان یہہ بات بہتیر ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنین حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنون کو ملینگے اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچھہ ملیگا (علم الفرائض)

باب ما جاء فی میراث الاخوۃ من الاب والام باب حقیقی بھائیون کی میراث مین **عن** علی انہ قال انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وان اعیان بنی الام یرثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہون نے پڑھتے ہو تم یہ آیت من بعد وصیۃ الآیۃ اور تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ادائی دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہین حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہین نہ برادران اخیافی کہ بھائی ہین ایک باپ سے یعنے مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا ایک ماں باپ سے ہونہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو **ف** روایت کی ہمسے بندار نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے اُنہون نے حارث سے اُنہون نے علی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے اُنہون نے حارث سے اُنہون نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہین وارث ہوتے ہین نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہین اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر ابی اسحٰق کے سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہین اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے حارث مین اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک **مترجم** یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہین اس آیت مین یہ شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالےٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اُسکے بعد مذکور ہے تو اجرا وصیت قبل ادائی دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائی دین مقدم کیا وصیت پر سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ موخر ہے ذکراً اور تقدم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہی کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی ایک ماں باپ سے اگر برادران علاتی کے ساتھ جمع ہون تو میراث برادران حقیقی کو ہے سو تمہین وہم نہو کہ قرآن مین تو اللہ تعالےٰ نے سب بھائیون کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہین اصحاب فرائض سے ہین یہان کلام ہے عصبات مین اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوۃ)

باب عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض فی بنی سلمۃ فقلت یا نبی اللہ کیف اقضی فی مالی بان ولدی فلم یرد علی شیئا فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا آئی میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میری اور مین بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ مین سو عرض کی مین نے اے نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کرو مین اپنا مال اپنی اولاد مین سو جواب نہ پایا آپ نے کچھہ پھر اُتری یہہ آیت یوصیکم اللہ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابر سے **عن** محمد بن المنکدر سمع جابر بن عبد اللہ قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوجدنی قد اغمی علی فاتانی ومعہ ابو بکر وہما ماشیان فتوضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی من وضوءہ فافقت فقلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی او کیف اصنع فی مالی فلم یجبنی شیئا وکان لہ تسع اخوات حتی نزلت آیۃ المیراث یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ قال جابر فی نزلت **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہون نے کہ بیمار ہوا مین اور آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجھے کہ بیہوشی آگئی تھی مجھپر سو آئی آپ اور ابو بکر دونو پیدل تھے سو وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ڈالدیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھپر سو ہوش مین آیا مین اور عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا حکم کرو مین مین اپنے مالمین یا یہہ کہا کہ کیا کرو مین اپنا مال یعنے یہہ شک راوی ہے پھر حضرت نے کچھہ جواب نہ دیا مجھکو اور اُنکی یعنے جابر کی نو بہنین تھین یہہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہانتک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی یستفتونک سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے بابمین اُتری **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** ان دونون باب مین مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی بہنونکا ذکر کیا ہے پہلے ہر اُنکے خلاصہ احکام ذکر کرتے ہین بعد اُسکے آیہ مبارکہ یستفتونک کے شرح کرینگے فاقول بعون اللہ وقوتہ بھائی اگر ماں باپ سے ہین حقیقی ہین اور اگر باپ ایک ہے علاتی ہین اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہین پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اُس صورتمین اُنکو کچھہ نہین ملتا اور اسی طرح جبکہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہین میت کی اگر اُنکو اُنکے ساتھ یا پوتے کے ساتھ مگر جبکہ میت کا دادا نہو اسطرح کہ وہ اس صورتمین عصبہ ہین کہ پہلے ذوی الفروض پر اُنکے حصون کے موافق ترکہ تقسیم کیا جاوے اور بعد جو جاتے رہی وہ اُنکو ملے

اسطرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو انکو کچھ نہ ملیگا اور اگر میت نے باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورتمین حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہین یا زیادہ تو انہین دو ثلث ہین اور اگر انکے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے تو یہ بہنین ذوی الفروض نہین بلکہ عصبہ ہین اب جو ذوی الفروض سے بچیگا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے تقسیم ہوجائیگا اس صورتمین انکا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ مین کہ برادران عینی کو کچھ نہین بچتا اسلئے انکو شریک کردیتے ہین برادران اخیافی مین تاکہ بالکل بے نصیب نرہین اور صورت اسکی یہ ہے کہ مثلاً مسئلہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخیافی اور عینی کو تو شوہر نے پایا شوہر مسئلہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادران اخیافی کو ثلث اور باقی نر برادران عینی کو کچھ تو اس صورتمین برادران عینی کو برادران اخیافی کے شریک کردینگے اسی ثلث مین اور مرد انکو دو حصہ اور عورتونکو ایک ایک حصہ تقسیم کردینگے اسلئے کہ یہ بھی بھائی ہین متوفی یعنے مسئلہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیونکا آب علاتی کا حکم سنئے کہ حال انکا مثل برادران حقیقی کے ہے جبکہ میت کا کوئی برادر ان حقیقی مین سے نہو انکے مرد برابر ہین انکے مردون کے اور انکی عورتین برابر ہین انکی عورتون کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہین ہوتے برادران اخیافی کے جیسے کہ شریک ہوتے ہین برادران حقیقی اسلئے کہ جمع کیا تھا انکو ایک ماں نے بخلاف برادران علاتی واخیافی کے پس اگر جمع ہوجاوین برادران علاتی اور عینی مین کوئی نر ہو تو میراث نہین ہے علاتیونمین سے کسیکو اور اگر نہو ہے انمین کوئی نر اور ہو ہے عینی ایک بہن تو دیا جاوے اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہوجاوین ثلث کہ انتہا ہے بہنون کے حصونکی اور اگر خواہران علاتی کے ساتھ کوئی نر بھی ہے تو اس صورتمین وہ اصحاب فرائض مین سے نہین بلکہ عصبہ ہین اگر اصحاب فرائض سے کچھ بچیگا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے تقسیم ہوجائیگا اور اگر نہ بچا تو انکو کچھ نہ ملیگا اور اگر خواہران عینی دو ہین یا زیادہ انکے لئے ہین دو ثلث اور میراث نہین انکے ہوتے ہوئے علاتی بھونکو مگر جبکہ ہونکے ساتھ کوئی بھائی علاتی بھی ہے اگر ہے انکے ساتھ علاتی بھائی تو یہ عصبہ ہین اول اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے اور برادران اخیافی کو حصہ پہونچتا ہے برادران علاتی کے ساتھ اسطرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث اور انمین مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دو نا مرد اور عورت انمین سب برابر ہین بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاتی کا اب برادران اخیافی کا حال سنو کہ برادران اخیافی جو ایک ماں ہے تو وارث ہین ہوتی ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے اور اسطرح وارث نہین ہوتے باپ اور نہ دادا کے ہوتے ہوئی اور انکے سوا اور صورتونمین وارث ہوتے ہین بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو انمین سے سدس ہے بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہون تو ہر ایک کو ایک سدس اور اگر دو سے زیادہ ہین تو وہ سب شریک ہین ثلث مین ہر مرد کو حصہ برابر ایک عورت کے اور آیہ مبارکہ اِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَۃً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے باب مین دو آیتین نازل ہوئین ایک اول سورہ نساء مین ایک آخر مین قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَۃً اَوِ امْرَاَۃٌ وَّلَہٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ فَاِنْ کَانُوْٓا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَھُمْ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصٰی بِھَآ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہ نے اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اسکو ایک بھائی ہے یا بہن تو دونمین ہر ایک کو چھٹا حصہ پھر اگر زیادہ ہوے اس سے تو سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کے جو ہو ہے یا قرض کے جب اور ضرر کا نقصان نکیا ہو یہ کہہ کہا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا انتہی کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت مین پشت کو اور پشت شیر اور وکیل اور رستم اور سختی کو کہتے ہین اور کلالہ بروزن سحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہو نہ والد قولہ اسکو ایک بھائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت قولہ جب اور ضرر کا نقصان نکیا ہو یعنے حصہ زیادہ ثلث سے نہو ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَۃِ **باب** عصبات کی میراث مین **مترجم** عصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ مطلقاً لغت مین عبارت ہے محیط بالشی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی مین موجود ہین کیونکہ عصبات میت کو ہر طرف سے گھیرے ہین اور تفصیل عصبات کی آخر باب مین مذکور ہوگی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حصہ اہل فرائض کو پھر جو باقی رہی وہ اسکا حق ہے جو مرد قریب تر میت سے **ف** روایت کی ہے عبد بن حمید نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا بعضون نے ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **مترجم** عصبہ نسبی ہے یا سببی نسبی تین قسم ہے عصبہ بنفسہ

یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنے بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوت عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اُس عصوبت میں شریک ہے تو عصبہ مع غیرہ ہے اور اگر غیر اُسکے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لے لیتا ہے جمیع مال میت کا عند الانفراد یعنے بصورت نہونے ذوی الفروض کے اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اُسکے نسب میں میت تک کوئی انثی اور وہ چار قسم ہے اوّل جزء میت پھر اصل میت پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزء میت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنے پڑپوتا اور پوتے کا پوتا مقدم ہے اصل میت پر اسکے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور دادا ہوتا ہے ایک بیٹی یا اُس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اُسکے بعد جزء اور جزء سے اوپر ہو یعنے پردادا سردادا الی غیر ذلک اور ذوی الارحام میں ہے پھر انکے بعد میت کا جزء ہے جیسے سگا بھائی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اُسکے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنے بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے مفتی بہ برخلاف صاحبین اور شافعی کے بعضوں نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتوے ہے یعنے بھائی مقدم ہیں دادا پر طحطاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر انکے بعد میت کا جزء جد یعنے سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اُسکے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہوں امام مدرسی سے مقدم ہیں پھر بنی اعمام کے بعد باپکا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام مدرسی کے بعد باپکے سگی چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اُسکے بعد باپکے سوتیلے چچا کا بیٹا جدکے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام مدرسی کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکے بعد سوتیلا چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد اُنکا بیٹا اسیطرح مقدم ہے یعنے سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم مدرسی کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصبت کے چار سبب ہیں بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت اور قرب درجہ کے اجد عصبات میں جب تفاوت ہو سگی سوتیلی کا ترجیح دیجاتی ہے قرابت کی قوی ہونیکی وجہ سے سو عصبات میں جو عصبہ میت کا سگا ہو گا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلی بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونیکے وقت وہ قرابت والیکی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلے یعنے اقرب مقدم ہوتا ہے برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہو گا کہ وہ طرفین سے قرابت رکھتا ہے باپکی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کیطرف سے نہ ماں کیطرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اُسکے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سافل ہوں چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِی اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ یعنے اللہ تمکو تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کی برابر یعنے اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہو گی دو سہم بیٹا لیگا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہو گی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لیگی اور دو سہم بیٹا لیگا اسیطرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ تو عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کی حصہ الیان وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ انکا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی چنانچہ میت کی ابن الابن کا بیٹا یعنے پوتا عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اُس بہن کو جو اُس سے اونچے درجے والی ہے اور عصبہ مع غیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ کا عصبہ اُنکی ماں کا مولی ہے اور مولی سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ نے آزاد کرنیوالے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولی ہے غلام کا آزاد کرنیوالا پھر مولی العتاقہ کے بعد اُسکا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اُسکے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ ضرور ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علی ہذا القیاس اور جبکہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولی کا یعنے آزاد کرنیوالے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولی کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے یا غلام آزاد نے اپنے مولی کا دادا اور اُسکا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنا بر اُس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونوں کے مابین میں مال مقسوم ہو گا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اُس غلام کا ولاء جسکو خود عورتوں نے آزاد کیا ہو الی آخر الحدیث

انتہے (غایۃ الاوطار) **باب** ما جاء فی میراث الجد باب دادا کی میراث کے بیانمین **عن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ فقال لک السدس فلما ولی دعاہ فقال لک سدس آخر فلما ولی دعاہ فقال ان السدس الاخر لک طعمۃ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اُسنی میرے بیٹے کا بیٹا یعنے پوتا مرگیا ہی سو میرا حصہ کیا ہی اُسکے مال سے فرمایا آپنے تجھے چھٹا حصہ ہے یعنے باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اُسنی بلایا اُسکو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اُسنے بلایا آپنے اُسکو اور فرمایا یہہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنے حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور بسبیل عصبیت تمکو ملا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین مقتل بن یسار سی بھی روایت ہے **ترجمہ** صورت مسئلہ لمعات مین یون مرقوم ہی کہ ایک مرد مرا اور اُسنے دو بیٹیان چھوڑین اور یہہ دادا جو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تو دو ثلث بیٹیون کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جسمین سے ایک سدس دادا کو علے سبیل الفرضیت پھر دوسرا سدس بھی اُسے کو دیا علے سبیل العصبیت اور دونون سدس ایک مرتبہ مدے کہ کسیکو یہہ شبہہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہی اور بواسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تہا اور باپ اور دادا کی تین حال مین اول فرض مطلق یعنے خالی تعصیب سے اور دوسرا حصہ ولد کے ساتہ یا ولد الابن کے ساتہہ دوسری تعصیب مطلق یعنے خالی فرض سے دونون کے نہونیکے وقت یعنی جبکہ ولد اور ولد الابن نہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو دادا لیگا بطریق عصوبت تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونون وہ بیٹی یا پوتے کے ساتہ اور اس صورت مین باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنے سدس لیگا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنے نصف لیگی اور جو باقی رہا اُسکو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لیگا انتہی (غایۃ الاوطار) **باب** میراث الجدۃ باب دادی اور نانی کے میراث مین **عن** قبیصۃ بن ذویب قال جاءت الجدۃ ام الام او ام الاب الی ابی بکر فقالت ان ابن ابنی او ان ابن ابنتی مات وقد حضرت ان لی فی الکتاب حقا فقال ابو بکر ما اجد لک فی الکتاب من حق وما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی لک بشیء وسأسأل الناس قال فسأل الناس فشہد المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس قال ومن معک ذلک معک قال محمد بن مسلمۃ قال فاعطاہا السدس ثم جاءت الجدۃ الاخری التی تخالفہا الی عمر قال سفیان وزادنی فیہ معمر عن الزہری ولکم احفظہ عن الزہری ولکن حفظتہ من معمر ان عمر قال ان اجتمعتما فہو لکما وایتکما انفردت بہ فہو لہا **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی مان کی مان یا باپ کی مان ابوبکر کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسا میرا مرگیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھہ کتاب اللہ مین سو کہا ابوبکر نے مین نہین پاتا اللہ کی کتاب مین تیرا کوئی حق اور نہین سنتا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی کو حکم دیا ہوا تمہارے واسطے کچھہ اور مین پوچہتا ہون لوگونسے کہا راوی نے پہر پوچہا اُنہون نے لوگون سے پہر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا اُسکو سدس فرمایا ابوبکر نے اور کس نے سُنی یہ حدیث تمہارے ساتہ کہا محمد بن مسلمہ نی کہا راوی نے پہر دیدیا اُسکو سدس پہر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکہتی تہی حضرت عمر کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کیے مجہسے معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہین رہا جو کچھہ اُنہون نے کہا زہری سے ولیکن یاد رکہتا ہون مین معمر سے کہ حضرت عمر نے فرمایا اگر تم دونون جمع ہوجاؤ تو وہی سدس تم دونونکو ہے اور جو منفرد ہو تم دونون سے وہ سدس اُسیکا ہی **ف** اور آیت کی ہمسے انصاری نے اُنہون نے معن سے اُنہون نے مالک سے اُنہون نے ابن شہاب سے اُنہون نے عثمان بن اسحٰق بن خرشہ سے اُنہون نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکر کے پاس اور پوچہی اُسنے میراث اپنی فرمایا اُنہون نے نہین تیرا کتاب اللہ مین کچھہ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ مین کچھہ حصہ پہر تو جا یہانتک کہ مین دریافت کرون لوگون سے پہر دریافت کیا لوگون سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نی مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ دیا آپنے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکر نی کوئی تمہاری ساتہ اور بہی ہے تو کہڑے ہوئی محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تہا مغیرہ نے پہر جاری کر دیا سدس کا دینا جدہ کو ابوبکر نے کہا راوی نے پہر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس اور پوچہا اُسنے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمر نے نہین ہے تیرا اللہ کی کتاب مین کچھہ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پہر تم دونون اگر جمع ہو یعنے نانی دادی دونون وارث ہون تو وہی تقسیم ہو تم دونون پر اور جو اُن دونونمین سے اکیلی ہو تو اُسکا وہی سدس ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سی اور اسباب مین بریدہ سی بھی روایت ہے **ترجمہ** جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ جدہ صحیحہ وہ ہے جسکی نسب الی المیت مین ایک باپ دو ماؤن مین داخل نہو اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤن کے مابین مین باپ داخل ہو اسواسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتہ نا محرم کہتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اُسکی مان خواہ نخواہ جدہ فاسدہ ہوگی

دادی اور نانی کی میراث

دادی کی میراث کا بیان

چنانچہ نانا یعنے ماں کا باپ تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہی سواسطے کہ دونوں مین بیچ میت کی ماں اور نانا کی ماں مین نانا واسطہ واقع ہوا اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اسکا بیان حدیث مین نہ کور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہونگی تو شرط یہ ہوگی اسی سدس مین بشرطیکہ جدات صحیحہ ہون اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام مین ہے ذوی الفروض مین دوسری شرط جدات مین یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ مین مساوی ہون اسواسطے کہ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدہ حاجبہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں اسواسطے جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں انتہے (غایۃ الاوطار)

باب ما جاء فی میراث الجدۃ مع ابنہا اب جدہ کے میراث اسکے بیٹے کے ہوتے ہوئے

عن عبد اللہ بن مسعود قال فی الجدۃ مع ابنہا انہا اول جدۃ اطعمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابنہا وابنہا حی **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ انہون نے کہا جدہ کی میراث مین اسکے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تہی کہ اسکو کہلایا یعنے دلوایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اسکے بیٹا ہوتے ہوئے اسوقت مین کہ بیٹا اسکا زندہ تہا **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مرفوعاً مگر اسی سند سے اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو اسکے بیٹا ہوتے ہوئے اور نہین وارث کیا اسکو بعضون نے **مترجم** مراد یہان سے جدہ دادی ہے اور بیٹا اسکا یعنے باپ میت کا زندہ تہا جان لو کہ جدات اربعہ ہون یا امیات موجود محجوب ہوجاتی ہین مائکے ہوتے ہوئے امیات اسلئے کہ مان قریب ہے ہی میت سے اور سبب کا بہر اتحاد ہی یعنے میراث کا مان ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور نانا مین اور نانا مین قریب ہے میت کا ہی نہ نانی مین پس نانی اسلئے محروم ہوگی اور ابویات اسلئے کہ اتحاد سبب ہے اور زیادت قرب ہی یعنے دادی باپکی مان مین اور میت کے خود مان موجود ہی پس دادی محجوب ہوجاویگی اور باپ کے ہوتی ہوئے ابویات محروم ہوتی ہین اسلئے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے بھی منقول ہے کہ دادی ارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئی اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے حدیث باب کی نظر کرتے ہوئے اور بعضونکا قول ہے کہ یہ جو حضرت نے اس جدہ کو دلوایا السدس طعام انعام کے تہا ورنہ جدہ کے لئے کچہ میراث ہی نہین اور اقرب و ابعد تقدیم میراث مین برابر ہین مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطا مین فرمایا ہے کہ مان کے ہوتی ہوئے نانی محروم اور اگر مان نہین ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی نانا کے ہوتے ہوئی محروم ہے اور باپ کے ہوتی ہی اور اگر مان باپ دونو نہین ہین تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہوجاوین دادی اور نانی دونو اور میت کا قریب تر کوئی اسنے نہ مان ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہی میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونون برابر ہین قرب مین میت سے تو سدس منقسم ہے دونون پر اور میراث نہین اور جدات کو سوا دو جدہ کے اسلئے کہ آنحضرت نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد ازان ابوبکر نے اصحاب سے سوال کیا حکم جدہ کا پہر پوچہی انکو خبر آنحضرت کے پس دلوایا اسی ایک سدس پہر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس تو آپ نے فرمایا مین بڑہا نہوالا نہین فرائض مین خدای تعالے کی کچہ پہر اگر تم دونو جمع ہوجاؤ تو سدس منقسم ہوگا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اسیکا ہی اور کہا مالک نے اسکے بعد مینی نجانا کہ کسنے وارث کیا ہو سوا دو جدہ کی ابتدای اسلام سے آجتک (انتہی مافی الموطا)

باب ما جاء فی میراث الخال باب ماموں کی میراث مین

عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال کتب معی عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ ورسولہ مولی من لا مولی لہ والخال وارث من لا وارث لہ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا انہون نے کہ لکہا میرے ساتہ عمر بن خطاب نے ابو عبیدہ کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اسکا جسکا کوئی رفیق نہین اور ماموں وارث ہے اسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** اسیطرح عائشہ اور مقدام بن معدیکرب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخال وارث من لا وارث لہ **ترجمہ** فرمایا آپنے کہ ماموں وارث ہی اسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضون نے اور نہین ذکر کیا اسمین حضرت عائشہ کا اور اختلاف ہے اسمین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ بعضون نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو اور یہی کو اور گئے ہین اس حدیث کیطرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنیکے باوجود یکہ زید بن ثابت نے وارث نہین کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال مین بھیجنے کا حکم کیا **مترجم** مغرب مین ہے کہ رحم اصل مین منبت ہے ولد کا اور اسکا ظرف پہر قرابت اور وصلت من جہۃ الولاد سمی بہ رحم ہوگئی باسواسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے طحطاوی نے کہا ذوی رحم عبارت ہے لغت مین صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہو اور مصنف رحمہ اللہ علیہ نے

چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اسلئے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہین میں معدود ہے ضرور ہوئی اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے اور معنی شرعی یہ ہین کہ ذو رحم وہ قرابت والا ہے جو صاحب فرض اور عصبہ نہو تو ذو رحم وارثونکی تیسری قسم ٹھہری اسوقت مین اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق اور مرتضی اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور معاذ اور ابو درداء اور ابن عباس بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کی قائل ہین اور یہی قول ہے امام اعظم اور صاحبین کا اور جو انکے اتباع مین اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایت شاذہ مین میراث ذوی الارحام کے قایل نہین انکے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہون تو متروکہ بیت المال مین رکھا جائیگا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذو رحم وارث نہین ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنے زوجین اگرچہ صاحب فرض ہین مگر ذو رحم انکے ساتھ وارث ہوتا ہے اسواسطے کہ انپر رد کسی فرض کا نہین پس اکیلا ذو رحم تمام مال کو لیگا قرابت کے سبب سے اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے انمین اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے عصبات کے ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہین جزء میت پہلا جزء اصل میت پہلا جزء ابوین پہلا جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹے ہونا اور پوتون کی اولاد سے خواہ مرد ہون خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہون یہ مقدم ہین اصل میت پر پھر انکے بعد اصول میت مین یعنے جد فاسد اور جدات فاسدات اگرچہ بعید درجہ عالی ہون پھر انکے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہے یعنے سگی بہنون یا سوتیلی بہنون کی اولاد اور اخیافی بھائی اور بہنون کی اولاد اور سگی بھائیون یا سوتیلی بھائیون کی بیٹیان اگرچہ سافل اور نازل ہون اور مقدم ہے نانا اُن پر یعنے اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوۃ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپکا باپ یعنے دادا ہی یا نانا کا باپ یعنے نانا اور جدتین سے باپکی نانی یعنے دادی اور ماکی نانی یعنے نانی مراد ہے اور اولاد کی مانون اور خالاؤن مین اور اخیافی چچا مین یعنے میت کے باپ کے مادری بھائی اور اخیافی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات مین داخل ہین نہ ذوی الارحام مین اور پھوپھیان مین ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہون یا سوتیلی یا مادری خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور اعمام مادری درجے مین برابر ہین یہان کوئی قریب ابعد نہین اور انمین حکم یہ ہے کہ انمین سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہین تو دیکھنا چاہیئے کہ قرابتانکی متحد ہے یا نہین اگر متحد ہے مثلاً جسکی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اول ہے بالاجماع یعنے سگا اولے ہے سوتیلے پر اور سوتیلا اولی ہے اخیافی سے خواہ ذکور ہون یا عورت اور اگر اقوی مین بھی تعدد مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے مثلاً کہ بعض کے قرابت باپ کی جہت سے اور بعض کے ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے دو تہائی ہین اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤنکی بیٹیان ہین اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنے خال اور خالات اور اعمام اخیافی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بھی ذوی الارحام کی قسم رابع مین داخل ہے پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہون تو مستحق ہونگے میت کے ابوین اور ماؤن کی یعنے ماں اور اُنکے ماموں اور خالائین اور باپونکی اخیافی چچا اور باؤن کے چچا بالکل خواہ سگے ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اور جہت بعد والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم مین اور جبکہ ذوی الارحام درجہ مین برابر ہون اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم ہوگی فیہ وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والون کے واسطے دو تہائی ہین اور ماں کی قرابت والون کے واسطے ایک تہائی ہے انتہی ملخصاً

باب وجاء فی الذی یموت ولیس لہ وارث مال وارث کی موت مین **عن** عائشۃ ان مولی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقع من عذق نخلۃ فمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظروا ھل لہ من وارث قالوا لا قال فادفعوہ الی بعض اھل القریۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کوئی اسکا وارث ہو عرض کی صحابہ نے کہ کوئی اسکا وارث نہین کہا دیدو اسکا مال اسکے گانون والونکو **ف** اس باب مین بریدہ سے جو روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ہمکو شیخ نے لمعات مین کہا ہے کہ اسکا مال گانون والونکو دلوانا بطور تصدق اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اسکا مصالح مسلمین ہین پھر آپنے اسکے گانون والونمین خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپکی نظر مبارک مین ہوگی اور حاشیہ مشکوٰۃ مین ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہین ہوتا اسطرح وہ بھی کسیکے وارث نہین ہوتے اس سبب سے آپنے وہ مال اورون پر تقسیم کر دیا اور آپ نہ لیا **باب عن** ابن عباس ان رجلا مات علی عھد رسول اللہ

سے خلیفت کی اور وصیت اصل مین عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہین لغت اور اصطلاح مین وہ عہد و قرار اور نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے بمعنے تعدد کے اور موصی بہ کو یعنے جسکی وصیت کیجاے اُسکو بھی وصیت کہتی ہین اور ایصا عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سی تاکہ غیر اُسکی غیبت مین کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مُردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصی بہ اور خالد موصی لہ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب مین مذکور ہونگے یہان اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اُسکے وجوب کیطرف گئی ہین اور پیش از نزول آیت میراث واجب تھے بعد نزول آیت میراث وجوب منسوخ ہوگیا اسلیئے وصیت وارث کو درست نہین اور فقہا نے کہا ہے کہ جسپر دین ہو یا ودیعت کسیکی اُسکے پاس ہے تو لازم ہے اُسکو وصیت کرنے کو اور ایسا نہ کرنا ایسا ہے جیسا ذکر الیتیم فی شرح مشکوٰۃ **باب** ماجاء فی الوصیۃ بالثلث باب وصیت بالثلث مین **عن** سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت منہ علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یارسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی فاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس انک لن تنفق نفقۃ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امرأتک قال قلت یارسول اللہ اخلف عن ہجرتی قال انک لن تخلف بعدی فتعمل عملا ترید بہ وجہ اللہ الا ازددت بہ رفعۃ ودرجۃ ولعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللہم امض لاصحابی ہجرتہم ولا ترددہم علی اعقابہم لکن البائس سعد بن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکۃ **ترجمہ** سعد نے کہا مین بیمار ہوا حجۃ الوداع کے سال مکہ فتح ہوا ایسا قریب ہوگیا مین موت کے سو آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو سو مین نے کہا یارسول اللہ میرا مال بہت ہی اور وارث کوئی نہین مگر بیٹی میری یعنے مصیبت وغیرہ بہت ہین تو وصیت کرجاؤن مین اپنے سارے مال کی یعنے اللہ کی راہ مین فرمایا آپ نے نہین کہا مین نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کرون فرمایا نہین کہا مین نے پھر نصف مال کی فرمایا آپ نے نہین کہا پھر تہائی مال فرمایا آپنے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جاوے اپنے وارثون کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جاوے تو اُنکو تنگدست کہ ہاتھ پھیلاتے پھرین لوگون کے سامنی تو نہین خرچ کرتا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنیکی خیر مگر بدلا دیا جاویگا تجھکو اُسکا یہانتک کہ ایک لقمہ کہ اُٹھاویگا اُسکو اپنی بی بی کے مونہہ کیطرف کہا راوی نے عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا مین پیچھے رہ گیا اپنی ہجرت سے فرمایا آپنے نہ زندہ رہیگا تو بعد میرے کہ عمل کریگا تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اُسکی رضائی الٰہی کا مگر ترقی ہی ہوگی تیری بلندی درجہ کی اور شاید کہ تو پیچھے رہ جاوے یہانتک کہ منتفع ہونگے تجھسے کچھ قومین اور نقصان اُٹھاوینگی تجھسے دوسرے لوگ پھر آپ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے اللہم امض لاصحابی ہجرتہم اللہ تعالیٰ روان کردی ہجرت اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا اُنکو اُنکی ایڑیون پر لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تھے اُنکے لئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مکہ مین مرجانے سے **ف** ایسا ہی ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو مختار ہے ثلث تک وصیت کرنا اور مستحب کہا ہی بعض علما نے ثلث سی کم وصیت کرنیکو اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث کو بہت فرمایا **ترجمہ** قولہ وارث کوئی نہین یعنے ایسا وارث نہین کہ جسکی پرورش مجھکو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات اُسکے بہت تھے قولہ یتکففون الناس سے مشتق ہے اُسکے دو معنی ہوسکتی ہین ایک یہ کہ لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلاوین یعنے سوال کرین دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھرین قولہ مین پیچھے رہ گیا ہجرت سے یہ مہاجرین مین سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری مین اُنکو یہ خوف ہوا کہ اگر مین مکہ مین مرجاؤن تو ہجرت میری قبول نہو حضرت نے اُنکو طول حیوٰۃ کی بشارت دی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہی اور کفار کے ہزیمت اور مسلمانونکی نصرت اُنکے ہاتھ پر ہوئی قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ الخ اس قول مین حضرت ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کرکے پھر حجۃ الوداع مین مکہ مین آکر انتقال فرمائی اور ترحمانہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضون نے کہا حضرت کو مراد اس قول سے مذمت اُنکی تھی کہ اُنہون نے ہجرت نکی مکہ سے یہانتک کہ وہین انتقال فرمایا **عن** ابی ہریرۃ انہ حدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرہم الموت فیضاران فی الوصیۃ فیجب لہما النار ثم قرأ ابو ہریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار وصیۃ من اللہ الی قولہ ذلک الفوز العظیم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ

کہ انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد عمل کرتا ہے اور عورت بھی عمل کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ۔ وہ ساٹھ برس تک پھر آتی ہے انکو موت پس وہ نقصان پہونچاتی ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے ان دونوں کے لئے دوزخ پھر پڑھا ابوہریرہ نے یہہ آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ سے فوز العظیم تک **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور منصور بن علی جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں وہ ابن ابی ذئب سے راوی ہیں نضر جعفر

ترجمہ غیر مضار یعنے وصیت ایسی ہو کہ ضرر رسانی ہو بسبب اسکے کسیکو بیضاوی نے کہا ہی ضرر سے مراد یہہ ہے کہ وارثوں کو نقصان ہو مثلاً یہہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو مال کم پہنچا یا کسیکے قرض کا جھوٹا اقرار کرلیا کہ وہ اسکے مال سے ادا کرنا پڑا اسمیں بھی وارثوں کا نقصان ہوا اور ابوہریرہ نے اس حدیث کی تائید کے لئے یہہ آیت قرأت کی

باب ماجاء فی الحث علی الوصیۃ باب وصیت کے ترغیب میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق امرء مسلم یبیت لیلتین وله ما یوصی فیه الا ووصیته مکتوبة عنده **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آپنے نہیں ہی مرد مسلمان کو کہ دو رات رہی اور اسکو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہہ کہ وصیت اسکی لکھی ہوئی ہو اسکے پاس **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہی سالم نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یوص باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہ کی **عن** طلحة بن مصرف قال قلت لابن ابی اوفی اوصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قلت وکیف کتب الوصیة وکیف امر الناس قال اوصی بکتاب اللہ تعالی

ترجمہ روایت ہے طلحہ سے کہا انہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے نہیں پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپنے آدمیوں کو فرمایا انہوں نے وصیت کی آنحضرت نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے

باب ماجاء لا وصیة لوارث باب اسکے لئے وصیت نہ ہونے کے بیان میں **عن** ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول فی خطبة عام حجة الوداع ان اللہ تبارک وتعالی قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم علی اللہ تعالی ومن ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر مواليه فعليه لعنة اللہ التابعة الی یوم القیمة لا تنفق امرأة من بیت زوجها الا باذن زوجها قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا وقال العاریة مؤداة والمنحة مردودة والدین مقضی والزعیم غارم **ترجمہ**

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنی خطبہ میں حجۃ الوداع میں بیشک اللہ بزرگ و برتر نے مقرر کردیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سو وصیت نہیں جائز وارث کے لئے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب انکا اللہ تعالیٰ پر ہے اور جسنے لئے تئیں منسوب کیا والد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے موالی کے سوا اور کی طرف اوسپر لعنت ہے اللہ کی پے در پے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کہا ہی فرمایا آپنے کہا ہاں سب مال سے افضل ہے یعنے اسکی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منیحہ پھیر دینا ہی اور قرض ادا کرنا ہی اور ضامن تاوان کا ہی جسکے ضامن بنے ہی **ف** اسماعیل بن عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سند ہی اور روایت اسمٰعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کرتے ہیں حدیثوں کو متفرد ہوں اسلئے کہ انہوں نے اہل عراق و حجاز سے منکر روایتیں کی ہیں اور روایت انکی اہل شام سے صحیح ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسمٰعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدنسبت یعنے ہوش و حواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر میں ثقات سے اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابو اسحاق فزاری نے کو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کرتے ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کرتے ہیں انہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں **عن** عمرو بن خارجة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خطب علی ناقته وانا تحت جرانها وهی تقصع بجرتها وان لعابها یسیل بین کتفی فسمعته یقول ان اللہ عز وجل اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث والولد للفراش وللعاهر الحجر **ترجمہ**

روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اسکے گردن کے نیچے تھا اور وہ جگال کر رہی تھی اور اسکا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہہ رہا تھا اسوقت سنا میں نے آپکو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کردیا ہر حق والے کا حصہ سو وصیت نہیں ہے وارث کے لئے اور ولد صاحب فراش کے

بالوصف منسوخ ہے اور اسی پر ہمارے ائمہ ہیں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **ترجمہ** قولہ لا وصیت لوارث کے لئے یعنے قبل نزول آیت میراث کے وارثوں کے لئے وصیت واجب تھا اب بعد نزول وجوب رہا اور وصیت کا ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لئے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجایز ہوگی منطوق قرآن کہ اللہ تعالے فرماتا ہے غیر مضار اور اگر کوئی وارث نہو سوا ایک کے تو وصیت اسکے جایز ہوگی اسلئے کہ اسمیں کسیکا نقصان نہیں جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں اور کوئی وارث نہیں تو وصیت صحیح ہوگی لہذا ذکر ابن الکمال اور صحیح میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اسکا ہوگا یعنے جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہو غایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف یعنے جب کسی نے کسیکے زوجہ منکوحہ سے یا امۃ موطوءہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اسکا اس عورت کے زوج اور سید سے لگیگا نہ زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں اور اسکے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانبردار ہے جیسے کہتے ہیں فلانے پر خاک ہے دوسرا یہ کہ یہ بیان واقع ہے یعنے وہ حق ہے حکم کا قولہ اور جسنے اپنے کو ولد شہر یا مولا دیا الخ اقرار کیا اپنے باپ کے کہ یہ میرا باپ نہیں اور اور کسیکو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بنجاتے ہیں یا بزرگوں کے اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں اور منجملہ وہ صانور ہے کہ کسیکو دیا اسواسطے کہ اسکے دودھ سے منتفع ہو پھر مالک جب چاہے اسی پھیر لیوے یا کسی وجہت سے پہلے کمانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے **باب** ماجاء ببدا بالدین قبل الوصیۃ باب اس بیان میں کہ ادا دین وصیت پر مقدم ہے **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وانتم تقرؤن الوصیۃ قبل الدین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑھتے ہو یعنے قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنے اگرچہ وصیت قرأۃ مقدم ہے مگر ادا مؤخر ہے **ف** اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادا دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت **باب** ماجاء فی الرجل یتصدق او یعتق عند الموت باب اسکی بیان میں جو صدقہ دیوے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب **عن** ابی حبیبۃ الطائی قال اوصی الی اخی بطائفۃ من مالہ فلقیت ابا الدرداء فذکرت ان اخی اوصی الی بطائفۃ من مالہ فاین ترانی اضعہ فی الفقراء او المساکین او المجاہدین فی سبیل اللہ قال اما انا فلو کنت لم اعدل بالمجاہدین سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یھدی اذا شبع **ترجمہ** روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑی اپنے مال سے پھر ملا تو کہا میں نے ابا الدرداء سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اسکا تھرایا مساکین یا مجاہدین میں جو اللہ کی راہ میں ہوں تو کہا ابو الدرداء نے میں اگر ہوتا یعنے تمہاری جگہہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسکو یعنے انہیں میں خرچ کرنا اوسے ہے پھر بیان کی یہ حدیث کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثال اسکی جو آزاد کرے موت کی وقت مانند مثال اس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بھر جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** یعنے ثواب اسکا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جاوے جیسے انصار کی فضیلت میں اللہ تعالے فرماتا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنے مقدم رکھتے ہیں اپنے نفسوں پر مہاجرین کو اگرچہ آپکو بھوک ہو اور اللہ تعالے فرماتا ہے وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا یعنے کھلاتے ہیں کھانا باوجود محبت میں کہ کھانا کی محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین نے شبہ کی ضمیر کو طعام کیطرف راجع کیا ہے اور یہی اولی ہے **باب عن** عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرتہ ان بریرۃ جاءت تستعین عائشۃ فی کتابتھا ولم تکن قضت من کتابتھا شیئا فقالت لھا عائشۃ ارجعی الی اھلک فان احبوا ان اقضی عنک کتابتک ویکون ولاء لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاھلھا فابوا وقالوا ان شاء ان تحتسب علیک ویکون لنا ولاء فلتفعل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیست فی کتاب اللہ فلیس لہ وان اشترط مائۃ مرۃ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی اسکو کہ بریرہ آئی تھی چاہتیں حضرت عائشہ سے اپنی زر کتابت ادا کرنے میں اور اسمیں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا سو فرمایا انسے حضرت عائشہ نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو انسے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کردوں میں زر کتابت تیرا اور ہووے ولا میرے لئے تو میں ابھی کروں سودا کر لیا بریرہ نے اپنے لوگوں سے اور آئی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب چاہیں تجھے زر کتابت دیکر اور ہووے ولا تیری ہمارے لئے تو خیر کریں سودا کر لیا میرے

ادا کی دین وصیت پر مقدم ہے

اسکا بیان جو مرتے وقت صدقہ دے یا غلام آزاد کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے تم خرید کر کے آزاد کرو والا اُسکی ہے جو آزاد کرے یہ کہکر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خطبہ پڑہنے اور فرمایا کیا حال ہے اُن قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ میں جسنے شرطیں ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اسکی وفا اگرچہ سو بار اسنے شرط باندھی ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے اور عمل اسی پر ہی اہل علم کے نزدیک کہ ولا اُسیکا حق ہے جو آزاد کرے **مترجم** اسمیں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہ ہیں بغیر استدلال شرعی کے عبادات وطاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرط وضو صحت جمعہ کے ماسوا لطہارت بیر کے یا تفاوت فیما میں تا قلیل وکثیر کے یا متصوفین وظائف واوراد میں یوم ووقت واثواب وتاکل ومشارب میں شروط جیسا متقدمہ فرمائے ہیں کہ سبکے سب از قبیل لا یلتفت الیہا ولا یعبا رہا ہیں انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے **مسایل ملحقہ مترجم مسئلہ ۱** وصیت چار قسم ہے واجب ہے وصیت زکوٰۃ وکفارات اور فدیہ صیام اور صلوٰۃ کے جنکے ادا کرنے میں مسلمان نے قصور کیا اور مستحب ہے وصیت مباح ہی مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق وفاجر کے واسطے اور انکے سوا مستحب ہے جموی نی قاضیخان سے نقل کی ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اُسکی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اُسکو وصیت کرنا لائق نہیں اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور وجیہ سی وصیت کی ابتدا کرے اور اگر اُسپر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقربا اغنیا ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے کذا فی غایۃ الاوطار ناقلا عن الطحاوی **مسئلہ ۲** نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علما کا کہ جسکا وارث ہو اُسکی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر یا جازت ورثہ اور اجماع ہی کہ اگر اجازت دیدیں وارث تو نافذ ہو جاویگی اگرچہ جمیع مالمین ہو اور لیکن جسکا کوئی وارث نہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اُسکی ثلث سے زیادہ میں اور جایز کہا ہے اُسے ابو حنیفہ اور اصحاب اُنکے نے اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت میں اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے **مسئلہ ۳** ثواب صدقات میت کو پہونچتا ہے چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایکمرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نکی کیا میں اگر صدقہ دوں تو اُسکے گناہوں کا کفارہ ہوگا آپنے فرمایا ہاں اور اسیطرح اور بھی روایتیں آئی ہیں نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کیطرف سے صدقہ دینا جایز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اُسکا پہونچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اُسکو اور یہ اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث مخصص ہیں عموم کو اس آیت کے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کیطرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اُسکا دینا لیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہوں اُنکی قضا واجب ہے اگر اُسکا ترکہ موجود ہے کہ وصیت کی ہو اُسنے یا لی ہو اور یہ سب اُس مال سے ہونگے عام ہیں کہ دیون الٰہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر وکفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نہیں چھوڑا تو وارث پر قضائی دین لازم نہیں مگر استحبابًا اور تبرعًا **مسئلہ ۴** وصیت اللہ تعالےٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا یعنے وصیت کی ہمنے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کہ نیکی اور اُنکی اطاعت اور فرمان برداری کی مگر یہ کہ شرک میں اُنکی اطاعت نہیں اور اسیطرح اور امور خلاف شرع میں اور وصیت یہاں بمعنے امر وحکم کے ہے اور وصیت ابراہیم ویعقوب علیہما السلام کی اس آیہ میں جو آخر پارہ الم میں ہے مذکور ہے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے توحید پر قایم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنے نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مومن متبعسنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات واحادیث میں سے لینی چاہیے کہ اسیطرح دینیات کی وصیت کرے علے الخصوص اہل ہند کو اسوقت اس امر کے وصیت ضرور ہے کہ عزیز واقارب نوخہ کریں اور تجہیز وسوان بطور بدعت نکریں یہ لونکی چادر جنازہ اور قبر پر ڈالیں اور اسیطرح جمیع منکرات ومدعات سے محترز رہیں انتہی چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے

ابواب الولاء والہبۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہیں ولا اور ہبہ کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ولا لغت میں بمعنے نصرت اور محبت کی ہے اور مشتق ہے ولی بفتحتین واو وسکون لام سے اور شرع میں عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتے ہیں آزاد کئے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اُسکا اور اُسکے نکاح کرنے اور اُسپر نماز پڑہنے کی ولایت کہ آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتی ہے اور ولاء موالات بقول اسبیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری مدد کرنا میں

ب تقدیر الٰہی سے ہے یہ وہ کہ رتعالی شانہ نی کائنات کو ازل مین اندازہ کر رکھا ہے اور کوئی ذرہ اُسکی تقدیر و اندازہ سی باہر نہین اور باوجود اسکی بندونکو اپنی کام مین اختیار دیا ہے اور ثواب عقاب اسی پر مترتب ہوتا ہے اور تقدیر و اختیار کے جمع ہونمین جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ مین مذکور ہے اور جسکا جاننا یہان ضرور ہی وہ اتنا ہی کہ آدمی مین اللہ تعالے نے اُسے اختیار کسبی مین اندیشہ و دانستہ ایک فعل کو اُسکی ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اُسکی ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے برخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلا اُسمین اختیار نہین ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہین حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معدوم ہوا اور کتاب و سنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا اور جو کچھ کہ از لمین اندازہ ہوا ہی اور جو کچھ ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور مین آتی ہی اور اس سے مذہب قدریہ کا کہ کہتے ہین آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہو گیا پس حقیقت حال درمیان قدر و جبر کے ہی جیسا کہ امام عارفین ابو عبد اللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لا جبر و لا قدر و لکن امر بین امرین اور حقیقت مین اللہ تعالی نے خلق و ایجاد اشیا مین اسباب شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کئے ہین جیسے آگ جلانی کو اور پانی بجھانی کو اور کہا نا کھانیکو اور تلوار سر اڑانیکو یہ سب اُسکی خلق و ایجاد سے ہے لیکن اسمین اسباب کو بھی دخل ہے یہ جب چاہی بغیر اسباب کے بھی جیسی چاہی پیدا کر دی اور چاہے تو باوجود جمیعت اسباب کے ایجاد نکری آدمی اور قصد و اختیار اسکا سبب ہے اللہ تعالی افعال پیدا کرنیکا اور پیدا کرنیوالا وہی ہے ہر خیر کا اور وجود اسباب و مسببات اور شرائط اور مشروطات کا سب اسکے حیطۂ قضا و قدر مین داخل ہے اور اسکے قضا و قدر سے منافات نہین رکھتا اوامر و نہی کا معنے بوبیت اور عبدیت رہے اور ثواب عقاب تصرف اسکا سی اپنے ملک مین یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید و لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون انتہے ماخوذ از اشعۃ فی شرح مشکوۃ)

باب ما جاء من التشدید فی الخوض فی القدر باب تقدیر مین خوض کرنیکی برائی مین

عن ابی ھریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجھہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ الرمان فقال ابھذا امرتم او بھذا ارسلت الیکم انما ھلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم الا تنازعوا فیہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے انہون نے کہا نکلے ہمارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے قدر مین پس غصہ ہوگئے آنحضرت یہانتک کہ سرخ ہو گیا آپکا مونہہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپکے گالون مین انکے دانون کو یہ فرمایا آپنے کیا اسکا حکم کئے گئے تم یا مین اسواسطے بھیجا گیا مون تمہاری طرف سو اسکی نہین ہے کہ ہلاک ہوئے ہین تم سے اگلی قومین جبکہ بحث کی انہون نے اس امر مین قسم دیتا ہون تمکو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اسمین **ف** اسباب مین عمر اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سی صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرایب مین کہ منفرد ہین انکے ساتھ

باب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احتج آدم وموسی فقال موسی یا آدم انت الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملائکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت الناس بخطیئتک الی الارض فقال آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالاتہ وبکلامہ اتلومنی علی امر قدرہ اللہ علی قبل ان یخلقنی او قدرہ علی قبل ان یخلق السموات والارض قال فحج آدم موسی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقریر کی آدم و موسی نے سو کہا موسی علیہما السلام نے اے آدم آپ ایسے ہین کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آپکو اپنے ہاتھ سے اور پھونکے اپنے روح آپ مین پھر گرا دیا آپنے لوگون کو اور نکالا انکو جنت سی فرمایا آپنے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسی ہو کہ خاص کیا تمکو اللہ تعالی نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا مین نے حالانکہ لکھا تھا اللہ تعالی نے مجھپر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت نے پھر حجت کی آدم علیہ السلام موسی سے تقریر مین **ف** اسباب مین عمر اور جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی یعنے سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہون نے ابی صالح سی انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضون نی سند مین یون کہا ہے عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے ابی ہریرہ سے انہون نے روایت کیے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **قمر** جم مسلم کی روایت مین ہے کہ حضرت موسی نے حضرت آدم کی تعریف مین یہ بھی کہا کہ تمکو سجدہ کیا فرشتون نے اور بسایا اللہ تعالی نی تمکو جنت مین اور آدم علیہ السلام نے موسی کی تعریف مین یہ بھی کہا کہ تم وہ موسی ہو کہ دی تمکو الواح کہ اُسمین بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تمکو پروردگار نے کانمین باتین کرنیکو پھر تمنے توراۃ مین دیکھا کہ اللہ تعالی نی اسی میری پیدائش کے کتنے سال لکھے لکھا کہا موسی علیہ السلام نے چالیس برس یہ فرمایا آدم علیہ السلام نے پھر تمنی یہ بھی پڑھا اسمین وعصی آدم ربہ فغوی انہون نے کہا ہان باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہے مگر اس حدیث مین ایک اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر خاص و عام اسیطرح تقدیر کے ساتھ تمسک کر کے کہہ سکتا ہی کہ مجھے ملامت

مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اسکا یہ ہے کہ یہ کہنی دالا دار التکلیف میں ہے کہ یہاں احکام تکلیفیہ شرعیہ عقوبت زجر وتوبیخ سے اور اسلوم وعقوبت میں ایک فایدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اسمیں روکنا ہی اُس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہی زجر کا بیشک کہ مرانہیں جیسی محتاج ہی زجر کا زہر کھانیکے بعد جیتک کہ مرانہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ اُنسے جب گفتگو ہوئی وہ خارج تھی دار تکلیف سے اور محتاج تھی زجر وتوبیخ کی بلکہ مغفور ومرحوم تھے اور کفارہ ہوچکا تھا اُنکے خطا کا اب زجر کرنا اُنکی خطا پر مفاد وہی کہ بجز اُنکے خجل اور شرمندہ کرنیکے اور کچھ حاصل نہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دار التکلیف میں تھی تو وقت متمسک اس قول کے ساتھ ہوسکے بلکہ عاجزانہ یا ظلمنا انفسنا کی سوا زبان پر کچھ نہ لائی اور ابو الحسن قابسی نے کہا ہی کہ ارواح دونوں کی آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی قاضی عیاض نے کہا ہی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کی اشخاص کو مجتمع کردیا ہو اور ثابت ہے کہ بیشک الاسرا میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آسمانوں میں اور بیت المقدس میں اور حضرت نے امامت کی اُنکی نماز میں اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں اور دار التکلیف میں اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہتر ہی اسلئے کہ اس صورت میں حضرت موسیٰ نے مواخذہ خطا پر کیا ہی جس ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدم نے جوابی تئیں معذور کیا یہ جسے بسبب مغفور ہونے کے اور مناسب ہے دار الدرر کی لخلاصۃ فی الندوی

باب ما جاء فی الشقاء والسعادۃ باب شقاوت اور سعادت کی بیان میں

عن عمر قال قلنا یا رسول اللہ أرأیت ما نعمل فیہ أ امر مبتدع او مقدور فقال فیما قد فرغ منہ یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اھل السعادۃ فانہ یعمل للسعادۃ واما من کان من اھل الشقاء فانہ للشقاء ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہا کہ حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا کہا یا شروع ہوا یا ایک امر ہی کہ فراغت ہوچکی ہے اُس سے فرمایا آپنے ایک امر ہی کہ فراغت ہوچکی ہے اُس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے واسکے لئے سو جو اہل سعادت سے ہی وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہی وہ عمل کرتا ہی واسطے شقاوت کے **ف** اسبابین علی اور خلیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین کی بھی روایت سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینکت فی الارض اذ رفع راسہ الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا ایکدن ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے اور آپ زمین پر مار رہے تھے یعنی کریدتے تھے پھر اُٹھایا آسمان کی طرف سر مبارک پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جسکا حال معلوم نہ ہوچکا ہو یعنے مقرر ہوچکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا ولیکن کوئی ایسا نہیں ہے کہ جسکا دوزخ میں یا جنت میں ٹھکانا نہ لکھا گیا ہو یہ کہا صحابہ نے کہا کیا پھر ہم کریں ہم یا رسول اللہ یعنی اپنے قسمت کی لکھے پر فرمایا آپنے نہیں عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہی اُس کام کے لئے کہ جسکی لئی وہ پیدا کیا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اول روایت میں حضرت عمر نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا الخ یعنے ہمارے اعمال جیسے ہی مقدار اور مکتوب ہوچکی ہیں کہ اُسکے موافق ظہور میں آتی ہیں یا اول کچھ تحریر وتقدیر نہ تھی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہیں جیسے سے مکتوب تھی اور اُسکی کتابت واللہ اعلم ہر بہا حسب عمل کے انجام وفیاز مقدر ہوچکا ہے اور دوسری روایت میں تو آپ زمین کریدتے تھے یہ اول تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے میں یہ کچھ نقش بناتا ہی تو لہ اسکا آسان کیا گیا ہی الخ یعنے سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سیئہ کی

باب ما جاء ان الاعمال بالخواتیم باب خاتمہ کے بیان میں

عن عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ فی اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع بکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا روایت کرتے ہمسے رسول اللہ صلعم نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کئے گئے یہ سچی بات کہی آپنے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے بطنہ یکم میں کا ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک پھر ہوجاتا ہی وہ علقہ مثل اسکے پھر ہوجاتا ہی وہ مضغہ مثل اسکے یعنے چالیس چالیس روز کی بعد یہ حالتیں اسکی بدلتی رہتی ہیں پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ سو وہ پھونکتا ہی اسمیں روح اور حکم کیا جاتا ہے اسکو

شقاوت اور سعادت کا بیان

چیز فرشتے لکھتا ہی وہ رزق اُسکا اور موت اُسکی اور عمل اُسکا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اُس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اُسکے کہ ایک تم میں کا کرتا ہی کام جنت والوں کے یہانتک کہ رہ جاتا ہے اُسکے اور جنت کی بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتے ہی اُسکی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اُسمیں اور ایک تم میں کا عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہانتک کہ رہ جاتا ہے اُسکے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتے ہی اُسکی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا کہا ہمسے یحییٰ بن سعید نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے زید بن وہب سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا بیان فرمایا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کی حدیث مثل اُسکے پس یا ہمیں ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے بیان کیا ہمسے احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اُسکے روایت کیا ہمسے محمد بن علاء نے اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے زید سے مانند اُسکے **باب** ماجاء کل مولود یولد علی الفطرۃ باب اس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہی فطرت پر **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الملۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ ویمجسانہ قیل یا رسول اللہ فمن ھلک قبل ذالک قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے سو ماں باپ اُسکی یہودی کر دیتی ہیں اُسکو اور نصرانی کر دیتے ہیں اُسکو اور مشرک کر دیتے ہیں اُسکو عرض کیا یا رسول اللہ جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کی اور یہودی نصرانی ہونیسے پہلے فرمایا آپنے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہی کہ اگر وہ بڑے ہوتی تو کیا عمل کرتے **ف** روایت کیا ہمسے ابوکریب اور حسین بن حریث نے دونوں نے کہا ہی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سی اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنوی میں اور اُسمیں ملت کی جگہ فطرت کہا یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہی شعبہ وغیرہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سی اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یولد علی الفطرۃ **ترجمہ** ہر مولود پیدا ہوتا ہی ملت اسلام پر یا فطرت پر فطرت اور فطر لغت میں چیرنا اور پیدا کرنا اور پیدا کرنا اور یہی فطرت کے یہاں خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اُس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیئے اور طیار ہی تمیز کرنیکو حق اور باطل میں اسلیئے کہ ودیعت رکھی ہے اُسمیں صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اُسکو اُسکا جو ہر ذات میں کہ اُسکی وجہ سے قادر ہوتا ہی قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کری اور عوارض و موانع تاوین اور اونہی موانع کا بیان ہے فابواہ یہودانہ سی آخر تک قول کہ اگر وہ بڑے ہوتی کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ آپنے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کیلئے اور وہ اصلاب آبا میں ہیں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیئے اور وہ اصلاب آبا میں ہیں اور اجماع اہل دین کا اسپر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور کفار کے اطفال میں تین قول ہیں اول جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیح ہے اسلیئے کہ ضرورۃ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ بیگناہ کو عذاب نہ کریگا اور اس حدیث میں آپنے تفویض کیا اُنکے حال کو باری تعالیٰ کی علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سی قبل اسکے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کری آپکی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جاوینگے اور بعد اسکے وحی آئی کہ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ اُنکی اگر مسلمان ہیں تو وہ اُنکی شفیع ہیں (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوۃ) **باب** ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء باب اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتے مگر دعا **عن** سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں رد کرتے ہی قضا کو کوئی چیز مگر دعا اور نہیں بڑھاتی ہے عمر کو مگر نیکی **ف** اسبا میں ابی اسید سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یحییٰ بن ضریس کے روایت سے اور ابو مودود دو ہیں ایک کوفہ سے قصہ کہتی ہیں اور دوسرا کو عبدالعزیز بن ابی سلیمان اور ایک اُنمیں سے بصری ہیں اور دوسرے مدنی اور دونوں ایک زمانہ میں ہے اور ابو مودود جنہوں نے یہ روایت کی ہے وہ قصہ بصری ہیں **معنی** اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعا پر کہ گویا قضا نازل ہی نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد قضا سی بلا ہی کہ اُسکے مکروہ ہونے اور اُس سے ایذا اُٹھانے سی آدمی ڈرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی مگر یہ سب تکلف ہے معنی تحقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سی قضائے

متعلق ہے اور وہ قضا ہی کے جبکار دہو جانا بسبب جا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اسلئے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سی اسباب پر اور یہ سب قضا ہی اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جاوے گی اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی تو وقوع میں آیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ شاید مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا انتہی **باب** ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن باب اس بیان میں کہ قلوب رحمان کی دو انگلیوں میں ہیں **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنا بک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف شاء ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتا تھا ای مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنی دین پر سو کہا میں نے ای نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ پر اور اس چیز پر کہ آپ لائے پھر آپ ڈرتے ہیں ہم پر فرمایا آپنے ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کے انگلیوں میں سے پھیرتا ہے اسکو جیسا چاہتا ہے **ف** اسباب ہیں نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے ہے روایت یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہے روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انس سے اور روایت کیا بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سفیان کی انس سے صحیح ہے **باب** ماجاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الجنۃ واھل النار باب دوزخیوں اور جنتیوں کی کتابوں کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن عمر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان فقلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل النار واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذھما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا نکلے ہم پر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں کہا نہیں یا رسول اللہ مگر آپ خبر دیویں ہمکو سو فرمایا اپنی اس کتاب کو جو آپکے داہنی ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں انکے باپ دادوں کی اور انکی قبیلوں کے پھر میزان لگائی گئی ہے اسکی آخر میں پھر نہ بڑھینگے اسمیں اور نہ گھٹینگے اس سے ہرگز پھر فرمایا اسکو جو آپکے بائیں ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں انکے باپ دادوں کے اور انکے قبیلوں کے پھر میزان لگادی گئی ہے اسکے آخر میں سو نہ بڑھینگے انمیں اور نہ گھٹینگے اس سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ بیشک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے یعنے دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپنے متوسط چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اسلئے کہ جنت والا ختم کیا جاویگا عمل پر جنت والوں کے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جاویگا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پھر اشارہ فرمایا سو لخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پھینکدیا ان دونوں کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے ایک فرقہ جنت میں ہی اور ایک فرقہ دوزخ میں **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا اراد بعبد خیرا استعملہ فقیل کیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ لعمل صالح قبل الموت ترجمہ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اسکو پوچھا کیسا عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ فرمایا توفیق دیتا ہے اسکو عمل نیک کی قبل موت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپنے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اسکا بخوبی آجاوے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے اور اہل مشاہدہ کہتی ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج میں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرام نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت کے فرمائی حاصل نہوئی واللہ علم بحقیقۃ الحال **باب** ماجاء لا عدوی ولا صفر و

ایک شخص اور کہا کہ فلانا تمکو سلام کہتا ہی سو کہا ابن عمر نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ اُسنی نیا عقیدہ نکالا ہی دین مین پہر اگر اُسنے نیا عقیدہ نکالا ہو دین مین تو میرا سلام اُسکو نکہنا اسلئے کہ مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تہی اس امت مین یا میری امت مین راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکران قدر مین ف یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے اور ابو حنصر کا نام حمید بن زیاد ہے عَنْ عبد الواحد بن سلیم قال قدمت مکۃ فلقیت عطاء بن ابی رباح فقلت لہ یا ابا محمد ان اہل البصرۃ یقولون فی القدر قال یا بنی اتقرأ القرآن قلت نعم قال فاقرأ الزخرف قال فقرأت حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم قال اتدری ما ام الکتاب قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ کتاب کتبہ اللہ قبل ان یخلق السماء وقبل ان یخلق الارض فیہ ان فرعون من اہل النار وفیہ تبت یدا ابی لہب وتب قال وعطاء فلقیت الولید بن عبادۃ بن صامت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ ما کانت وصیۃ ابیک عند الموت قال دعانی فقال یا بنی اتق اللہ واعلم انک لن تتقی اللہ حتی تؤمن باللہ وتؤمن بالقدر کلہ خیرہ وشرہ فان مت علی غیر ہذا دخلت النار انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللہ القلم فقال اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر ما کان وما ہو کائن الی الابد ترجمہ روایت ہے عبد الواحد بن سلیم سے کہا انہون نے کہ آیا مین مکہ مین اور ملاقات کی مین نے عطا بن ابی رباح سے اور کہا مین نے اُنسے ای ابو محمد اہل بصرہ کہتے ہین تقدیر مین یعنی برسبیل انکار کہتے ہین کہا انہون نے ای بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑہتا ہی کہا مین نے کہ ہان فرمایا پڑہ تو سورہ زخرف پہر پڑہی مین نے حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم تک تو فرمایا انہون نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا مین نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکہی اللہ نے آسمان پیدا کرنے سے پیشتر اور زمین پیدا کرنے سے سی پیشتر اُسمین لکہا ہے کہ فرعون دوزخیون مین سے ہے اور اُسمین لکہا ہی کہ ٹوٹ گئی دونون ہاتہ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا عطا نے پہر ملا مین ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر پوچہا مین نے اُنسے کیا تہی وصیت تمہاری والد کی موت کی وقت کہا انہون نے بلایا مجہکو اور کہا ای میرے بیٹے ڈر اللہ سے اور جان رکہے تو نڈریگا اللہ سے یہانتک کہ ایمان لاوے تو اُسپر اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اُسی سے ہے سو اگر مرا تو اسکے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ مین بیشک مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہی پہر فرمایا اُسکو لکہہ عرض کی اُسنی کیا لکہون فرمایا لکہہ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونیوالی ہے ابد تک یعنے قیامت تک ترجمہ اُن آیتون کے معنے یہ ہین قسم ہی کتاب مبین کی ہمنی کیا ہے اُس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجہو اور بیشک وہ ام الکتاب مین ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بہرے اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہی ام الکتاب اُسکو اسلئے کہا کہ گویا وہ اصل ہے سب کتابون کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباس سے مروی ہے کہ صدر مین اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اُسکا اسلام ہے اور محمد بندہ اُسکا ہی اور رسول اُسکا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور سچا جانا اُسکے وعدے کو اور اطاعت کی اُسکی رسولونکی داخل ہوا جنت مین اور کہا ابن عباس نے لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اُسکا ہے برابر آسمان و زمین کے اور چوڑان اُسکی مشرق سے مغرب تک کنارہ اُسکی در و یاقوت کے ہین اور دونون فتی اُسکے یاقوت سرخ سے ہی اور قلم اُسکا نور ہے اور کلام اُسکا قدم ہے اور ہر شی اُسمین لکہی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا ہے اعلے اُسکا عرش مین لٹکا ہوا ہے اور اصل اُسکی ایک فرشتہ کے گود مین ہے اور مقاتل نے کہا ہی لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف سے (نحوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جسکی انتہا نہو اسلئے کہ انحصار بی انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ در منثور مین اسکی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے پہلے جو چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پہر نون یعنے دوات پہر فرمایا قلم سے لکہہ اُسنے کہا کیا لکہون فرمایا لکہہ ما کان وما ہو کائن لما الی یوم القیمۃ یعنے جو ہوا اور ہونیوالا ہے قیامت کی (تک مرقاۃ) عَنْ عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قدر اللہ المقادیر قبل ان یخلق السموات والارضین بخمسین الف سنۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینین پیدا کرنیکے پچاس ہزار برس پیشتر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عَنْ ابی ہریرۃ قال جاء مشرکو قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخاصمون فنزلت ہذہ الآیۃ یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس

فی القدر

لوح محفوظ کا بیان

سَفَرًا بَاتَ كُلُّ شَيْءٍ خَلْفَنَاهُ بِقَدَرٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آئی مشرکین قریش کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس جھگڑتی ہوئے تقدیر مین سو اتری یہہ آیت یوم یسحبون الخ تک یعنے جسدن گھسیٹے جاوینگے آگ مین اپنی مونہون پر اور کہینگے اُنسے فرشتے چکھو مزہ دوزخ کا ہمنے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھہ **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی **مترجم** اس آیتہ کریمہ مین تصریح ہی اثبات تقدیر کے اور تصریح ہی اسکی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھہ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالے کا اور معلوم ہے اوسکو اور کوئی معلوم اُسکے اندازہ سی باہر نہین انتہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین فتنون کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** مقدمہ فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمایش اور خوش رکھنا کسی شے کا اور فریفتہ ہونا اسپر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیونکی رائی مین اور فعل اسکا باب نصر سے آتا ہی اور فتن بفتح فا وسکون تا حال وگونہ اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَيْشُ فَتْنَانِ یعنے عیش دو قسم ہے شیرین اور تلخ اور تفتین فتنہ مین ڈالنا کسیکو اور یہی معنی ہین افتتان کے (منتہی) اور پناہ مانگی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ دنیا اور فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور فتنہ غنی وفقر اور فتنہ محیا وممات اور فتنہ نار وغیرہ سی اور فتنہ دنیا یہہ ہے کہ محبت مین اُسکی اللہ کو بھول جانا اور حرام وحلال مین پرہیز نکرنا اور اُسکی زینت اور لذات وشہوات مین مشغول ہوکر لذت ذکر ومناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اُسکو اپنا گھر اور وطن ٹھیرانا اور سرے فانی سمجھنا اور بازار آخرت نہ سمجھنا اور مقبرہ سمجھنا اور فتنہ قبر سوال ہے منکر ونکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدوًا وعشیًا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت ومال وجاہ مشم پر اور غم ہے عزیز واقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلک من التکالیف الشداد اور فتنہ دجال بچانا ہے دین سی اور پھسلنا ہی صراط مستقیم سے اور سستی وتہاون ہی ادائی فرائض وواجبات مین اور گھس جانا ہے عقاید فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام وخواص مین اور غافل ہوجانا ہی اکثر ناس کا کتاب وسنت سی بلکہ طعن کرنا اُسکی متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف ومزامیر مین اور غنا اور لبس حریر مین اور کثرت زنا کی اور قلت علم وحیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرت شرب خمر کی اور ظہور مسکرات کا اور تحریم مغنیات کا اور فقر مع حیات صالحات سے اور غنت زانیات سی الی غیر ذلک من الفتن بالظہر منہا وما بطن اور فتنہ غنی یہ ہے کہ مال پر اور محب ہے اپنی حال پر اور حقیر جانا فقیر کا اور رغبت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امرا کی اور مجانبت غربا سے اور غفلت وقلت آخرت سی اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلک من الآفات والبلیات اور فتنہ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور اذکار کاسدہ کی یہانتک کہ خوف ہے اُسمین کفر کا معاذ اللہ من ذلک اور فتنہ محیا جو کچھہ مذکور ہوا سوائے فتنہ قبر کے اور فتنہ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک اور فتنہ نار احراق اور عذاب اُسکا اور تبدیل جلود محترقہ کا مرسہ کرراً فراً فراً اعاذنا اللہ من ذلک کلہا

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ باب حرمت مین خون مسلم کے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ زَنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ رِدَّةٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِی جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِی اِسْلَامٍ وَلَا اَرْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰهُ فَمِمَّ تَقْتُلُوْنِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑہی کوٹھے پر اُن دنونمین کہ محاصرہ بیٹہے ہی تہی اپنے گہر مین بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہونمین تمکو اللہ تعالے کی کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتون کے حوض اول زنا ہی باحصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسیکا بحق پس قتل کیا جاوے وہ شخص اُسکے بدلی سو قسم ہے اللہ تعالے کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مینے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اُسکا سو تم کسلی عوض مین مجھے قتل کرتے ہو **ف** اسبابمین ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحیے بن سعید سے یہہ حدیث مرفوع کیا اور روایت کی یحیے بن سعید قطان اور کئی لوگون نے یحیے بن سعید سے یہ حدیث موقوف کیا اُنہون نے اور مرفوع نہین کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہہ حدیث کئی سندون سے عثمان رضی اللہ عنہ سی اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبوس ومقتول ہونیکا یون مروی ہے

خلاصہ قصہ شہادت حضرت ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حرمت خون مسلم کا بیان

ابی سعید سی کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نی کہ وفد اہل مصر آئی ہین اور اُنکے استقبال کو آپ مدینہ کی باہر تشریف لیگئی اور جب اُنسی ملی اُنہون نے کہا قرآن منگاؤ اور سورہ یونس مین یہہ آیت نکالی قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ اور کہا یہ جو آپنے رسنہ مقرر کئی ہین کیا اللہ تعالے نی آپکو حکم کیا ہی یا آپ جھوٹ باندھتے ہین اللہ تعالے پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نی کہ یہہ آیت فلان باب مین اُتری ہے اور رسنہ مقرر کیا ہے حضرت عمر نے اور مین نے صدقے کے اونٹون کے کثرت کی سبب سے اور بڑہا دیا غرض اسی طرح جو اُنہون نے اعتراض کیا آپنی معقول جواب دیا اور کچہہ شرط بہی اُنہون نے چاہی آپنے وہ بہی اُنکو لکہہ دیے پہر اُنہون نے فرمایش کی کہ اموال غنیمت مین سے کسی کو کچہہ نہ دیا جاوے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجہا جاوے اور شیوخ اصحاب کا آپنے اسکا بہی خطبہ پڑہ دیا اور لوگون کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کرین اور اس مال سے کچہہ نہ لین جب اُن سب امور سے وہ وفد فارغ ہوکر مصر کو لوٹے راہ مین ایک شخص کو پایا اور اسکو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہی غرض اُسکے پاس سے ایک خط نکالا کہ اُسپر مہر تہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تہا اور مضمون اُسکا یہ تہا کہ یہہ گروہ وفد جب تمہاری پاس پہونچین تو اُنکو قتل کرنا یا ہاتہہ پیر کاٹنا غرض جب اُن لوگون نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہہ خط آپ نے لکہا اُنہون نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دوام مین اثبات کے اول یہ کہ تم دو گواہ اسپر لاؤ کہ مین نے یہہ خط بہیجا ہے دوسرے یہہ کہ مُجہہ سے قسم لو اور یہ بہی قرینہ فرمایا کہ اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان مین ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب مین ہوتا اور یہ دونون باتین اُسمین نہی پس اُن نالایقون کا فریب ثابت ہوا مگر اُنہون نے آپکو گہیرا اور اکیدت محاصرہ کیا آپ اسعرصہ مین کوٹہی پر چڑہتے تہی اور اپنی برات کی احادیث اور فضائل کے روایات ارشاد کرتے تہے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئے ہے وہ بہی اُسی قبیل سے ہے مگر لوگون کا یہ حال تہا کہ پہلے پہل اُنکو نصیحت اثر کرتی تہی اور پہر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتی تہے اثر نکرتی تہی پہر آپنے دروازہ کہولدیا اور قرآن شریف لیکر گہر مین بیٹہے کہ اتنے مین محمد بن ابی بکر آئے اور آپکی ریش مبارک پکڑی اور چہاتی پر چڑہے حضرت ذی النورین نے فرمایا کہ تم ایسے جگہہ بیٹہے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکر کبہی ایسی جگہہ نہ بیٹہے تہی غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تہے اور تم اسطرح پیش آتے ہو اسپر وہ لوٹ گئی اور حضرت کو چہوڑ دیا اور دوسرا شخص گہر مین گہسا کہ اُسکا نام موت الاسود تہا اُس بے ادب نے آپکا گلا گہونٹا اور باہر نکلکر لوگون سے کہنے لگا مین نے ایسی نرم چیز کوئی نہائی جیسا گلا تہا عثمان کا اور مین نے اُسکا گلا یہانتک گہونٹا کہ جان اُنکی سانپ کے طرح بدن مین تڑپنے لگی پہر تیسرا شخص گہسا اور آپنے اُس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اُس مردود نی تلوار نکالکر آپ پر حملہ کیا اور آپنے ہاتہہ سے روکا اور دست مبارک اُس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے پس آپنے فرمایا یہہ پہلا ہاتہہ ہے جسنی مفصل قرآن کو لکہا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گہسا اور اُسنے مشقص سے آپکو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی پہال کا اور خون مبارک آپکا اس آیۃ پاک پر گرا ++ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور اُسکا ایک داغ مدور مصحف مطہر مین ہوگیا اور آپکی زوجہ پاک بنت الفرافصہ نے آپکو گود مین لی لیا تہا قبل قتل کے اور بعد قتل کے اُنمین سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اسپر کیا بڑے سُرین ہین اُسکے راوی کہتا ہے مجہے یقین ہوا کہ نار اُنہون نے اُس خلیفہ رسول کو مگر دنیای دنی کے واسطے معاذ اللہ من ذلک انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ وخذل اللہ اعداءہ (ازالۃ الخفا)

باب ماجاء فی تحریم الدماء والاموال

باب جان و مال کی حرمت مین

عن عمرو بن الاحوص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع للناس ای یوم ھذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا وان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلدکم ھذا ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحقرون من اعمالکم فسیرضی بہ ترجمہ روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا اُنہون نے کہ سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے حجۃ الوداع مین آدمیون سے کونسا دن ہے یہ وہ بولی حج اکبر کا فرمایا آپ نے بیشک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتین تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہین اور حرمت اُنکی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہاری شہر مین آگاہ ہو کہ جنایت کرنیوالا جنایت نہین کرتا مگر اپنے نفس پر یعنے اُسکا وبال وسزا اُسی پر ہوتی ہے آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنیوالا جنایت نہین کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہوگیا ہے اس سے کہ عبادت کیجاوے اُسکی تمہارے ان شہر و بلد مین کبہی ولیکن کچہہ اطاعت اُسکی ہوگی اُن عملو مین کہ جنہین تم حقیر سمجہتے ہو اور اسی پر وہ راضی ہوگا

ف اسامین ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حذیم بن عمرو السعدی سے ہے یہہ روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نی شعیب بن عقدہ کی سند سے

مترجم جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لئے حرمت دار وغیرہ کو اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جاوے اور شیطان مایوس ہو گیا اسکے یعنے جیسے زمان جاہلیت میں بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یکقلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہو گا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب یعنی صغیرات عیوب کا ارتکاب پایا جاوے **باب** ماجاء لا یحل لمسلم ان یروع مسلما باب مسلمان کو ڈرانیکی حرمت میں **عن** عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاخذ احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردھا الیہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن السائب سے انتہی سند تک کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لیوے کوئی شخص لاٹھی اپنی بھائی کی دل لگی سے اُسکے ستانیکے لئے اور جسنے لی ہو لاٹھی اپنی بھائیکی تو چاہئے کہ پہنچا دے اُنکو **ف** اسباب میں ابن عمر اور سلیمان بن ضرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے اسی ہم مگر ابن ابی ذئب کے روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہی اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وفات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ سائب سات برس کی تھی اور ابو یزید بن سائب وہ صحابی ہے صلے اللہ علیہ وسلم میں اور روایت کی ہے اُنہوں نے بھی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث **باب** ماجاء فی اشارۃ الرجل علی اخیہ بالسلاح باب ہتیار سے اشارہ منع ہونیکی بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشار علی اخیہ بحدیدۃ لعنتہ الملائکۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اشارہ کیا اپنی بھائی پر لوہے سے یعنے چھری تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اُسپر فرشتے **ف** اسباب میں ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع نکیا اُسکو اور زیادہ کی اُسمیں یہ لفظ وان کان اخاہ لابیہ وامہ یعنے ہتیار سے اشارہ کرنیمیں فرشتہ لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے روایت کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے حماد بن زید سے اُنہوں نے ایوب سے یہی حدیث **مترجم** اور حقیقی بھائی کی قید اسلئے فرمائی کہ مستبعد ہے اُنمیں عداوت اور خواہ نخواہ اُنمیں ڈرانا علی سبیل الاشتہار ہو گا مگر اسی بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجۂ اولی منع ہوا اور جب بقصد اظہار میں یہہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اسکا مرتکب ہو گا تو کیا عذاب ہو گا معاذ اللہ من ذلک **باب** النہی عن تعاطی السیف مسلولا باب ننگی تلوار لینی دینے کے نہی میں **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ننگا لینی اور دینے سی یعنے بغیر میان کے **ف** اور اسباب میں ابی بکرہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کے روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہہ حدیث ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے بنۃ الہجیمی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث حماد بن سلمہ کے میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے **مترجم** تلوار ننگی لینے دینی کی نہی سے یا تو مجازاً قتل وقمع مراد ہے کہ آپس میں ایکدوسرے کو نمارین اور یا حقیقۃً بغیر قتال کے بھی تلوار کسی کو ننگی نہ دینا چاہئے بلکہ ضرور ہے کہ میانمیں کر کے دی کہ اُسمیں اندیشہ ہے کہ پھسل جاوے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے **باب** من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ عز وجل باب اس بیان میں کہ جسنے نماز صبح پڑھی امان الٰہی میں آیا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یتبعنکم اللہ بشیء من ذمتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو رہے نہو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسیکا اُسکی پناہ توڑنے کے سبب سے **ف** اسباب میں جندب اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** فی لزوم الجماعۃ باب لزوم جماعت میں **عن** ابن عمر قال خطبنا عمر بالجابیۃ فقال یا ایھا الناس انی قمت فیکم کمقامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب حتی یحلف الرجل ولا یستحلف ویشھد الشاھد ولا یستشھد الا لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثھما الشیطان علیکم بالجماعۃ من سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فذلکم المؤمن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمر نے جابیہ میں پھر کہا اسی لوگون میں تمہاری جیسین کھڑا ہوا ہون میں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوتے تھے اور فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہون میں اپنے اصحاب کے اطاعت کی پھر اُنکی جو اُنسے ملی ہون یعنے تابعین کی پھر اُنکی جو اُنسے ملی ہون یعنے تبع تابعین کی پھر ان زمانوں کے بعد مروج ہو جاویگا کذب یہانتک کہ قسم کہانے لگیگا آدمی بی قسم کہلائی اور گواہی دیگا بی گواہی دینی کو موجود ہونگا بی بلائی خبردار رہو تنہا نہین ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا اُنکا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جسکو خوش لگی اُسکی نیکی اور بری لگی اُسکی برائی

ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث کئی سندوں سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یجمعہا امتی او قال امۃ محمد علی
ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ الی النار ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہیں کرتا اللہ تعالے میری امت کو یا فرمایا امت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا اگ میں ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ہمارے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن
عیسیٰ ہیں اور اسباہیں ابن عباس سے ہے روایت ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ مع الجماعۃ ترجمہ آپ نے فرمایا ہاتھ اللہ کا ساتھ جماعت کے ساتھ ہے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے باب ما جاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر
المنکر باب نزول عذاب میں جب تغیر منکر نہ ہو عن ابی بکر الصدیق انہ قال یا ایہا الناس انکم تقرءون ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین امنوا علیکم
انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا رأوا الظالم فلم یأخذوا علی یدیہ
اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب منہ ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو تم پڑھتے ہو یہ آیت اے ایمان والو لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں
کی نہیں ضرر کریگا تمکو جو گمراہ ہوا جبکہ تمنے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو منطوق آیۃ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے لوگ جبکہ دیکھیں ظلم یعنے فسق وفجور اور نہ روک لیں ہاتھ اسکی مرتکب کے قریب ہے کہ عام کردے اللہ تعالے اوپر عذاب کو یعنے عذاب عام جیسی کہ ظالم وغیر
ظالم سب ہلاک ہوں ف روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسمٰعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اسکی اور اسباب میں عائشہ اور
ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے اور اسیطرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اسمٰعیل سے یزید کی روایت کے مانند اور مرفوع کیا اسکو بعضوں نے
اسمٰعیل سے اور موقوف کیا اسکو بعضوں نے ترجمہ ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ
رہو تو اسی کچھ نقصان نہیں مگر علمانے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کی ہیں اول تو ابوبکر صدیق کے حدیث میں مذکور ہوئی گویا انہوں نے اشارہ کیا کہ یہ آیت
منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جایز ہے اور بعضوں نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیۃ سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک انکا کہ انکار اسپر ضرر نہیں اسلئے کہ
صلح کی ہے مسلمانوں نے انسے اسی پر باقی رہی فسق وفجور اہل اسلام کے وہ اس ایت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت وحدیث میں اور یہ قول ہے ابو عبیدہ
اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہود ونصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہوگئے تو انکا یہودیت نصرانیت پر رہنا تمکو مضر نہیں انسے
جزیہ لو اور انکے حال پر چھوڑ دو اور ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جبتک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جاوے قبول سے اور رد کیا
جاوے قول تمہارا تمپر تو لازم پکڑو اپنے جانو تمکو پس گویا مراد آیۃ کی وقت مایوسی ہے اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونیکا امر معروف اور نہی منکر کے جب ہی منافات
نہ رہی پھر ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں اول وہ آیات ہیں کہ تاویل انکی گذر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل انکی واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل انکی بعد زمانہ مبارک کے چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہوگی تاویل انکی آخر زمانہ میں اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہونگے
تاویل انکی قیامت کے دن جیسے وہ آیتیں جسمیں حساب وکتاب وجنت ونار کا مذکور ہے پھر جبتک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک ہیں اور پھوٹ نہو تمہارے
درمیان اور لڑائی نہو ایک کے دوسرے سے جبتک امر معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہو جاویں دل اور جدا ہو جاویں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپسمیں پس
لازم کر دے ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اسوقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اسی ابو ثعلبہ
کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کون سی آیت کہا میں نے قول اللہ عزوجل کا علیکم انفسکم الآیۃ سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی یہی آیت جیسے
انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنی امر معروف کر اور نہی منکر یہانتک کہ جب دیکھو تم بخلی ایسی کہ اطاعت کیجاتی ہے اور ہوای نفسانی ایسی
کہ اتباع کیا جاتا ہے اسکا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دنیہ پیارے معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لی تو نے
نفس کی تہذیب کو اور چھوڑ دی خیال عوام کا اسلئے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے پھر جسنے کہ صبر کیا اُن دنوں میں یعنے باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند

حضرت ابوبکر صدیق کے یہ آیۃ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم

اُس شخص کے کہ لئے ہو اگر اپنی مٹھی مین عامل سنت کو اُن دنو مین ثواب ہے پچاس آدمیو کے برابر جو اُسکے مانند عمل کرتے ہون کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیے مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ ثواب پچاس آدمیو کا اس زمانہ کے لوگون مین سے یعنے جو ثابت قدم رہیگا آخر زمانہ مین دین پر اُسکو پچاس صحابی کے برابر اجر ہوگا اور بعضے لوگون نے کہا مراد آیت کے یہ ہے کہ ضرر نہین کرینگے تمکو اہل ہوا یعنے اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابو جعفر سی مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل ہوا سے اور اُسنے ذکر کیا کچھ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑہی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاکسار اللہ تعالے نے اپنے دشمنون کو اسی آیت مین یعنے اُنکو اہل ہوا سے کچھ ضرر نہین (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس و غم کرتے تھے اور حسرت کہاتے تھے اللہ تعالے نے اُنکی تسکین اس آیت مین فرمائی کہ تمکو اُنکی گمراہی کچھہ مضر نہین ہے اور مراد آیۃ یہہ نہین ہے کہ ترک امر معروف کری بلکہ باوجود قدرت کی ترک اُسکا جائز نہین انتہی اور ابن مسعود سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا اُنہون نے کہ یہہ زمانہ نہین ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اسکا بعد حدیث آئیگا کہ آمر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائیگا اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑہی مینے یہ آیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اسکی آئی نہین ہے نہ آئی تاویل اسکی جبتک کہ قریب نہو نزول عیسے بن مریم کا یعنے نہ آجاوے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جسقدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنے فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جو نوبت تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اُسکی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کے اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبیح اور بُرے کام سے اور باز رکھنا ظالم اور سلطان سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف مین بہت ہین اور اسقدر نقل سے تطبیق اُن احادیث مین اور آیہ مبارکہ مین معلوم ہوگئی الحمد للہ علے ذلک **باب** ما جاء فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان مین **عن** حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میرے جان اُسکے ہاتھہ مین ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بُری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالے بھیجے تمپر عذاب بہت بڑا اپنے درگاہ سے پھر تم اُسے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کریگا تمہاری دعا کو **ف** روایت کیا ہم سے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمعیل بن جعفر سے اُنہون نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے **عن** حذیفۃ بن الیمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تقتلوا امامکم وتختلدوا باسیافکم ویرث دنیاکم **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقائش روح اُسکی مبارک ہاتھہ مین ہے نہ قائم ہوگی قیامت جبتک نہ قتل کروگے تم امام اپنے کو اور آپس مین ایک دوسرے کو مارو گی اپنے تلوارون سے اور وارث نہونگے جبتک تمہارے دنیا کے تم مین سے بہتر لوگ یعنے حکومت اور امارت فساق کو ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الجیش الذی یخسف بہم فقالت ام سلمۃ لعل فیہم المکرہ قال نعم یبعثون علی نیاتہم **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنسا جائیگا یعنے بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی ام سلمہ نے کہ شاید اسمین بعضے لوگ مجبور ہون اور گناہ سے اپنے ساتھیون کے ناراض ہون فرمایا آپنے اُٹھائی جائینگے وہ اپنی نیتون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کیگئی یہ حدیث نافع سے اُنہون نے روایت کیے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا بنی اور شامت اعمال سے عذاب عام مین ہلاک ہوتے ہے اور اُسمین کچھہ لوگ صالحین اُنکے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہین اگرچہ وہ بھی اسوقت عذاب مین گرفتار ہوجاتی ہین مگر آخرت مین اُنکی نیتون کے موافق اُنکا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائینگے الحمد للہ علی ذلک **باب** ما جاء فی تغییر المنکر بالید او باللسان او بالقلب باب تغییر منکر کے ہاتھہ سے یا زبان سے یا دل سے کے بیان مین **عن** طارق ابن شہاب قال اول من قدم الخطبۃ قبل الصلوۃ مروان فقام رجل فقال لمروان خالفت السنۃ فقال یا فلان ترک ما ہنالک فقال ابو سعید اما ہذا فقد قضی ما علیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فلینکرہ بیدہ ومن لم یستطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان **ترجمہ** روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جسنے خطبہ پڑہا نماز سے پیشتر مروان

امر معروف اور نہی منکر کا بیان

نماز عید کے وقت

تہا سو کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا تو کہا مروان نے اے فلانے چہوڑ دی گئی یعنے وہ سنت جسی تو ڈہونڈہتا ہے سو کہا ابی سعید نی آگاہ ہے اس شخص نے پورا کردیا جو اُسکے ذمہ تہا یعنے حق امر معروف کا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہی جو دیکہے کوئی منکر تو چاہیے کہ بدل دیوے اُسکو اپنے ہاتہ سے اور جو نہو سکے تو اپنے زبان سے یعنے اُسکی بُرائی بیان کردی اور جو نہو سکے تو اپنے دل سے اُسے بُرا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** منہ باب دوسرا اسی بیانمین **عن** النُّعمانِ ابنِ بَشِیرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰی حُدُوْدِ اللّٰہِ وَالْمُدْہِنِ فِیْہَا کَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَہَمُوْا عَلٰی سَفِیْنَۃٍ فِی الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُہُمْ اَعْلَاہَا وَاَصَابَ بَعْضُہُمْ اَسْفَلَہَا فَکَانَ الَّذِیْنَ فِی اَسْفَلِہَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰی مَنْ فَوْقَہُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِیْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ یَّتْرُکُوْہُمْ وَمَا اَرَادُوْا ہَلَکُوْا جَمِیْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْہِمْ نَجَوْا وَنَجَّوْا اَنْفُسَہُمْ جَمِیْعًا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُسکے جو قایم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اُسمین اُس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈالا دریا مین ایک کشتی پر سوار ہوئے سو ملی بعضونکو جگہہ اوپر کی اور بعضونکو نیچے کے پہر نیچے والے چڑہکر پانی لیتے تہے اوپر آتے تہے اور گراجاتا تہا پانی اوپر والون پر سو اوپر والون نے کہا ہم تمہین نہ چہوڑین گے کہ تم چڑہکر ہمین تکلیف دو سو نیچے والون نے کہا ہم اپنی سوراخ کرلین گے اپنے نیچے اور اُسمین سے پانی لین پہر اگر سب اُنکے ہاتہ پکڑ لین اور روکین نجات پاوین سب کے سب اور اگر چہوڑ دیوین اُنکو ڈوبین سب کے سب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** امر معروف اوہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب و سنت اُسکے ساتہ ناطق ہے اور مراتب اُسکے تین ہین جیسا حدیث مین مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب اور جسنے اوادنی واجب کیا اور مخالف نے قبول نکیا وہ واجب اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور علمانے کہا ہے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایت ہے جیانچہ آیہ ولتکن منکم امتہ بہی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے اثم ہے اور کبہی فرض عین بہی ہوجاتا ہے جیسے ایک مرد مین کوئی شخص ہو اور اُسکے سوا کوئی اُس مسئلہ سے واقف نہو پس اُسیکے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف مین یہہ شرط نہین کہ آمر خود بہی عامل ہو بغیر عمل کے امر معروف درست ہے اسلئے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہین کہ ثانی کو بہی چہوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ مین لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اگر تسلیم بہی کیا جاوے کہ ورود اُسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہے تو مراد اُس سے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کرکے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اسلئے کہ امر اُس شخص کا جو خود عامل نہین چندان اثر نہین رکہتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتہ مخصوص نہین ادنے مسلمان بہی کرسکتا ہے لیکن بہ پیٹ کی لئے آمر والی ضرور ہے اور امر و نہی ضرور ہی کہ امور متفق علیہ مین ہو نہ مختلف فیہ مین علی الخصوص اُسکے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور خدا کے لئے نہ طلب جاہ و مال اور طلب عز و منال کے لئے کہ ثواب اُسپر مترتب ہو اور کہا ہے کہ نصیحت ملامین فضیحت ہے (شرح مشکوۃ) **باب** افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر باب اس بیانمین کہ کلمہ حق سلطان ظالم سے کہدینا افضل جہاد ہی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِہَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے **ف** اسباب مین ابی امامہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** سلطان ظالم بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اُسپر خلاف شرع مین انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ اُسمین اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اسلئے افضل جہاد ہے اللہم وفقنا بہ **باب** سُؤَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِیْ اُمَّتِہٖ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیانمین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً فَاَطَالَہَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْہَا قَالَ اَجَلْ اِنَّہَا صَلٰوۃُ رَغْبَۃٍ وَرَہْبَۃٍ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْہَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ اِثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہُ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہُ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِہِمْ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہُ اَنْ لَّا یَلْبِسَہُمْ شِیَعًا فَمَنَعَنِیْہَا **ترجمہ** روایت ہے خباب بن ارت سے کہ ایک نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دراز کیا اُسکو سو عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ آج آپنے ایسی نماز پڑہی کہ روز نہ پڑہتے تہے فرمایا آپنی ہان بیشک یہہ نماز تہی امید و خوف کی مینے مانگین اللہ سے اُسمین تین چیزین سو عنایت کین مجہے دو اور باز رکہی مجہسے ایک سو سنو کہ مانگا مینے اُس سے یہ کہ ہلاک نہووے ساری امت قحط

سلطان ظالم کے روبرو کلمہ حق کہنے کی فضیلت

آنحضرت کے سوالات ثلثہ کا بیان

مین سو عنایت کیا مجھے اور مانگا مین نے یہ کہ مسلط نہوان پر کوئی دشمن انکے غیر مین کا سو عنایت کیا مجھکو اور مانگا مین نے کہ نہ چکھا انکے بعض کو مزہ بعض کے لڑائیکا سو دیا
مجھے یہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسبا مین سعد اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی
لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وان امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی لامتی
ان لا یہلکہا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ
لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من
بافطارہا او قال من بین اقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضا ویسبی بعضہم بعضا **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیشک اللہ نے لپیٹ دی میرے لئے زمین اور مین نے دیکھا اسکی مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پونہچیگی جہانتک کہ لپیٹی گئی ہے میرے لئے زمین اور دیے گئی مجھے دو
خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور مین نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نکرے میری امت کو قحط عام مین اور نہ مسلط ہو اوپر کوئی دشمن سوا انکے لوگون کے کہ توڑ ڈالے بیضہ
انکا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا ای محمد جب مقرر کر چکا مین کوئی حکم تو پہر وہ لوٹتا نہین اور مین نے عنایت کیے تیری امت کو کہ ہلاک نکرونگا مین انکو قحط عام سے اور مسلط نکرونگا
اوپر کوئی دشمن انکے غیر مین سے کہ توڑ ڈالے بیضہ انکا یعنے ہلاک کردے انکی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہوجاوین زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہین زمین کے
کناروں مین یہانتک کہ انہین کے لوگ بعض ہلاک کرینگے بعض کو اور قید کرینگے بعض کو یعنے باہر کا دشمن اوپر مسلط نہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**
لپیٹ دی میرے لئے زمین اسمین استدلال ہے اہل مکاشفہ کو کشف پر اور آپکو بھی معلوم ہوا کہ جہانتک زمین دیکھی ہے وہانتک سلطنت آپکی امت کی ہوگی از منہ مختلفہ مین اور
دیے گئے مجھے دو خزانے یعنے روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونیکی کہ برکات انکی ظاہر ہوئی بہت پر اور وہ خزانہ عالم مثال مین آپکو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اسکی بعد ظاہر
ہوئی اور ایسا قحط آپکی امت مین نہوا ہے نہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہوجاوے اور کوئی دشمن انپر مسلط نہوا اگرچہ انکے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوئے ہین مگر
کسی زمانہ مین تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہوئی اور نہوگی یا مسلط ہونیسے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہین کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر
ہو بھی تو بھی وہ قادر نہین قولہ توڑ ڈالے بیضہ انکا مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے قاعدہ ہے کہ جب کسی جانور کے انڈی تلک توڑ ڈالی جاوین تو انکی نسل منقطع ہوجاتی ہے
اور بیخ و بنیاد باقی نہین رہتی پس انڈی کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ یہانتک کہ ہلاک کرینگے بعض انکے بعض کو یعنے آپس مین جنگ و جدال
رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہین پہونچی ہے جتنی کلمہ گویون سے **باب** ماجاء فی الرجل یکون فی الفتنۃ باب
فتنہ کے بیان مین **عن** ام مالک البہزیۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربہا قالت قلت یا رسول اللہ من خیر
الناس فیہا قال رجل فی مواشیتہ یودی حقہا ویعبد ربہ ورجل اخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخوفونہ **ترجمہ** روایت ہے ام مالک سے کہ
ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اسکا ظاہر ہونا کہا راوی نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگون مین اوسوقت
فرمایا آپنے ایک تو وہ شخص کہ اپنی جانور و مین ہو ادا کرتا ہو حق اسکا یعنے چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو
یعنے کافرونکو اور ڈراتے ہون وہ اسکو **ف** اسبا مین ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے ہے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اہل سند سی اور روایت کیا لیث
بن ابی سلیم نے طاوس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الفتنۃ تستنظف
العرب قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من السیف **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیر لیگا
عرب کو مقتول اسکی دوزخی ہین زبان کہولنا اسمین تلوار مارنے سے زیادہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے سنا ہین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے فرماتے تھے ہمین جانتے
ہم زیاد بن سمیعن گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی لیث سے اور روایت کیے حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کیے حماد بن زید نے لیث
سے اور موقوف کیا **مترجم** مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہین جو سلاطین و حکام مین فقط لغرض دنیا واقع ہوے نہ بہ نیت اعلائی کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ
ہے یعنے کلمہ حق کہنا اسوقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھکر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہین کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہین جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچے والیکو مارے

باب ماجاء فی رفع الامانۃ باب رفع امانت کے بیان مین **عن** حذیفۃ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین قد رأیت احدھما وانا
انتظر الاخر حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنۃ ثم حدثنا عن رفع الامانۃ
فقال ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ فیظل اثرھا مثل اثر المجل کجمر
دحرجتہ علی رجلک فنفطت فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء ثم اخذ حصاۃ فدحرجھا علی رجلہ فقال فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد
احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اجلدہ واظرفہ واعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ
من خردل من ایمان ولقد اتی علی زمان وما ابالی ایکم بایعت فیہ لان کان مسلما لیردنہ علی دینہ ولئن کان یھودیا او نصرانیا
لیردنہ علی ساعیہ فاما الیوم فما کنت ابایع منکم الا فلانا وفلانا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا انہون نے کہ بیان فرمائین ہم سے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین کہ دیکھہ لی مین نے ایکمین سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہون مین دوسرے کا پہلی حدیث انمین کی یہ کہ فرمایا آپنے اُترتی ہے مردونکی دلونمین امانت پھر اُترے
اوپر قرآن پھر اُترا قرآن سے یعنے دلونمین تا کہ سے اماناتِ شریعت سے دوسری حدیث انمین سے کہ کیا ہم سے کہ رفع امانت کا اور فرمایا سوئیگا آدمی کہ ایک بار سو نمین پھر جاویگی امانت اُسکی اسمین اور جاویگا اثر
امانت کا مثل دہبہ کے پھر سوئیگا ایک بار اور پھر جاویگی امانت اور رہ جاویگا اثر اُسکا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھماوے اوپر پیر اپنے تو پھپھولا پھر ایک چنگاری اور چھالا پڑ جاوے اُس سے
پھر دیکھے تو اُسی کو ابھرا ہوا اسمین کچھہ نہین ہے پھر لی آپنے ایک کنکری اور پھیرا اُسکو اپنے پیر پر اور فرمایا پھر صبح کرینگے لوگ خرید و فروخت کرتے ہونگے کوئی ایسا معلوم نہوگا
کہ ادا کرے امانت کو پھر کہا جاویگا تحقیق فلانی قبیلہ مین ایک شخص امین ہے اور کہا جاویگا مرد کو یعنی اُسکی تعریف مین کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنے کاروبار دنیا
مین اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اُسکی دل مین ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہین اور بیشک آچکا مجھہ پر ایک زمانہ کہ مین پرواہ نہ کرتا تھا کہ
کسی سے ایسا معاملہ کرون کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا دلواتا تھا حق میرا تو دین اُسکا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا تو دلواتا تھا مجھکو حق میرا سردار اُسکا مگر آج کی دن مین معاملہ کرتا ہون
نہین ہون کسی سے مگر فلان فلان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکھہ لی مین نے الخ یعنے جیسے حضرت نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع مین آیا قولہ اُترتی ہے
مردونکی دلمین امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اسکی طرف آخر حدیث مین کہ فرمایا ومافی قلبہ من خردل من ایمان قولہ سورہ جاویگا اثر اوسکا مثل دہبہ کے
الخ یہ مثال فرمائی آپنے امانت کے دل سے نکلجانی کی کہ جیسے آگ کا اثر اوپر چھالا بدن پر رہ جاتا ہی اور اونچا معلوم ہوتا ہے ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا مگر اُس مین
امانت کا نام نہوگا قولہ اور بیشک آچکا مجھہ پر زمانہ الخ یعنے وہ زمانہ تھا سو بحمد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اُسمین بلا خوف وخطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی مسلمان
پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اُسکے دلواتے تھے اور اب کوئی لائق اطمینان نہین مگر فلان فلان +

باب لترکبن سنن من کان قبلکم باب امم سابقہ کے عادات اس امت مین منتشر ہونیکے بیان مین **عن** ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لما خرج الی حنین مر بشجرۃ للمشرکین یقال لھا ذات انواط یعلقون علیھا اسلحتھم فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط
کما لھم ذات انواط فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ والذی نفسی بیدہ
لترکبن سنۃ من کان قبلکم **ترجمہ** روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نکلے حنین کو گذرے ایک درخت پر مشرکون کے کہ اُسکو ذات انواط کہتے
تھے لٹکاتے تھے اُسمین مشرک لوگ ہتیار اپنے پس عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ مقرر کر دیجئے ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکونکا ایک ذات انواط ہے
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے موسی کے قوم نے کہا اجعل لنا الھا یعنے بنا دی ہمارے لئے ایک معبود جیسے بت پرستون کے لئے ہی ایک معبود قسم ہے
اس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے تم مرتکب ہوگے اپنے اگلون کے افعال کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے
اس باب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** ذات انواط ایک درخت تھا جہاں کافر لوگ اور حضرت کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ کا ایسے چیز کے لئے جسمین مشابہت
ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ مرتکب ہوگے تم افعال امم سابقہ کے اور متبع ہوگے اُنکی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس حرور زمان مین محافل علماء سوء کے مثل محافل یہود
کے ہین اور محافل مشائخ جہلہ عین کے مثل محافل نصاریٰ کے اور عقاید اور اعمال اُنکے طابق النعل بالنعل مثل الملتاب کے ہو گئے ہین اور شادی اور بیاہ مین اور موت و

دعمی میں ہزار نو سو سمین یہود و نصاریٰ کی مسلمانوں نے اختیار کر لین ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اسکی دراز ہے کہ یہہ ترجمہ مختصر محل اسکا نہین **باب** ما جاء فی کلام السباع ابب درندون کے کلام کے بیانمین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی یکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدثت اھلہ بعدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقائی روح جسکے قبضہ مین ہے قیامت قائم نہوگی جبتک کہ بات نکرین درندے آدمیون سے اور جبتک کہ کلام کرے مرد سے اُسکا چابک اور تسمہ اُسکی نعل کا اور خبر دیگی ران اُسکی اُس سے کہ کیا اُسکی بیوی نے اُسکے بعد اُسکی غیبت مین **ف** اسباب ابن ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کے روایت سے اور قاسم بن فضل ثقہ ہین مامون ہین اہل بصرہ کے نزدیک اور ثقہ کہا انکو یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے **باب** ما جاء فی انشقاق القمر باب چاند کے شق ہونیکے بیانمین **عن** ابن عمر قال انفلق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہون نے پھٹ گیا چاند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو **ف** اسباب ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **معجم** چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تفصیل اسکے یہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمکو کوئی معجزہ دکھا دیجیے دکھایا آپنے انکو پھٹنا چاند کا یہانتک کہ دیکھا اُنہون نے حرا کو اسکے بیچمین اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا انکو شق القمر دو بار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اُس سے نیچے یہ فرمایا آنحضرت نے گواہ رہو عبداللہ سے مروی ہے کہ یہہ حادثہ مکہ مین ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافرون سے اس گمان پر کہ شاید محمد نے ہم پر جادو کر دیا ہو پھر مسافرون نے کہا ہمنے بھی چاند پھٹتے دیکھا یہہ آیت نازل ہوئی اقتربت الساعۃ وانشق القمر کہتے ہین پھٹنا چاند کا اللہ کے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ مین جایز ہے اس نظر سے یہہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمایش کی تھی معجزی کی اور اسکے لیے اسکا ظہور ہوا اور آپنے فرمایا بھی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزارون درجہ یہہ معجزہ بڑھکر ہوا دریا نیل کے شق ہونے سے اسلیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چندان خلاف عادت نہین ہے دوسرے خرق والتیام اجزائی ارضیہ چندان مستبعد نہین بخلاف اجرام علویہ کے وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **باب** فی الخسف باب خسف کی بیانمین **عن** حذیفۃ بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غرفۃ ونحن نتذاکر الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تروا عشر ایات طلوع الشمس من مغربھا والدجال والدابۃ وثلاثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس او تحشر الناس فتبیت معھم حیث باتوا وتقیل معھم حیث قالوا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا ہمنے کہ ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غرفہ سے اور ہم آپسمین چرچا کرتے تھے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک نہ دیکھوگے تم اُسسے پیشتر دس نشانیان اول نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے دابہ کا چوتھے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہہ زمین کا دھنسنا ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین تیسرا جزیرہ عرب مین اور یہہ چھ نشانیان ہونگی ساتوین نکلنا ایک آگ کا عدن کے جڑ سے کہ ہانکی گی آدمیونکو یا فرمایا جمع کریگی لوگونکو یعنے ملک شام مین شب کو ٹھیریگی اُنکے ساتھ جب وہ ٹھیرینگے اور دوپہر کو ٹھہریگی اُنکے ساتھ جب وہ قیلولہ کرینگے **ف** روایت کیے ہمسے محمد بن عیلان نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سفیان سے مانند اسکے اور بڑھایا اُسمین آٹھوین چیز دخان یعنے دھوان روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے ابوالاحوص سے اُنہون نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے سفیان سے روایت کیے ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے ابوداود طیالسی سے اُنہون نے شعبہ سے اور مسعودی سے دونون نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمن کے جو مروی ہے سفیان سے اُنہون نے فرات سے اور زیادہ کیے اُسمین نوین نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی روایت کیے ہمسے ابوموسی نے اُنہون نے ابوالنعمان سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے فرات سے مانند ابوداود کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اُسمین دسوین چیز ہوا کہ آگ اکٹھا کریگی اُنکو دریا عین یا ترما جیسے بن مریم کا فقط اسباب علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور

روح قبض کرلی اور باقی رہ جاوینگے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور درندوں کی عقل والی نیکی کو پہچانینگی نہ برائی سے انکار کرینگی درمیں ہونگی کہ آگئی شیطان اور کہینگے تم قبول نہیں کرتی وہ کہینگے کیا حکم کرتے ہو تم پس کہا دیگے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کرینگے اور رزق دیا جاویگا انہیں اس حالمیں ہے بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکی کا انتہے اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدا باب میں مذکور ہے اصحاب سننے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ یہ تینوں خسف واقع ہوچکے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صورت ہیبت مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گرگئے جب نظر کی تو آسمانمیں ایک شگاف عظیم تہا اور اسمیں بڑے بڑے قدوقامت کے لوگ ایسے تہے کہ سر انکے آسمانمیں تہے اور پیر زمین میں اور انمیں ایک کہنی والا کہتا تہا اسی اہل زمین عبرت پکڑو اور اسی اہل آسمان ڈرو کہ یہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اسنے خداوند تعالی شانہ کی اور معذب ہوا جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہہ پر ہنسکو کیا دیکھتے ہیں کہ وہان ایک خسف عظیم ہے کہ اسکو قرار نہیں ہی اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہی قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایۂ ثبوت کو پہونچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ اس قصہ میں نظر ہی اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ کہا یہ ہوسکتا ہی کہ جسطرح مستثنی ہیں ملائکہ ہاروت وماروت اسیطرح جایز ہے کہ یہہ بہی ہوا اللہ تعالے ہر شی پر قادر ہی اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ قول اللہ تعالے کا باعتبار غالب واکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم اور سنہ ۲۰۰ دوسو آٹہہ ہجری مین تیرہ دیہہ خسف ہوگئی مغرب مین اور سنہ ۳۳۴ تین سو چونتیس مین ماہ شعبان میں نواحی مین زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہہ خسف ہوگئیں اور اکثر قلاع منہدم ہوئے اور سنہ ۴۴۷ ہجری مین بلدہ رے اور اسکی نواحی مین زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑہ سو قریہ اس سے خسف ہوگئی اور نقصان اسکا حلوان تک پہونچا اور اکثر لوگ حلوان کے بہی خسف ہوگئی اور زمین نے مردونکی ہڈیاں باہر پھینکدیں اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہوگیا قریب تیس ۳۰ آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پہٹ گیا رے مین ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان وزمین مین مع اہل قریہ دوپہر کے وقت اور پہر خسف ہوگیا اور زمین پہٹ گئی اور اس سے پانی بہنے لگا مدبودار اور دہان نکلنی لگا بہت کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور سنہ ۵۹۷ پانسو ستانوے ہجری مین ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا اور سنہ ۶۳۳ پانسو تینتیس مین بلدہ بحیر خسف ہوا اور اس جگہہ کا لا پانی ہوگیا صاحب اشاعہ نے کہا کہ اسکے بعد ہمارے زمانہ مین نواحی آذربیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیا عجم سے تہی انتہی اور نار کی تفصیل یہہ ہے کہ نکلیگی وہ نار قریہ عدن سے چنانچہ ایک روایت مین من قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن اخمر نام ہے اس بادشاہ کا جسنے اسکی آباد کیا ہی اور کہینچ لیجاویگی لوگون کو محشر مین مراد محشر سے زمین شام ہے کہ وہ ارض مقدس بہی کہتے ہین اور مراد اس سے وہ زمین ہی جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہی طولمین اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض مین اور کیفیت اسکے نکلنے کی لوگون کو خود حدیث مین مذکور ہے اور دجال اور یاجوج وماجوج کا حال آگے مذکور ہے (حجج الکرامۃ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا باب مغرب سے آفتاب طلوع ہونیکے بیانمین

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا داخل ہوا مین مسجد مین جبکہ ڈوب گیا آفتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے پہر فرمایا آپنے ابی ذر کیا جانتا ہی تو کہ کہان گیا یہہ آفتاب کہا راوی نے عرض کی مینے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا آپنے وہ جاتا ہی تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اسکو اور گویا کہ اسکو حکم ہوتا ہے پہر طلوع کر جہان سے آیا تو پس طلوع کریگا وہ مغرب سے کہا راوی نے پہر پڑہی آپنے یہہ آیت وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا اور کہا راوی نے یہی ہی قراءت عبداللہ بن مسعود کی **ف** اسبابمین صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسی سے بہی یہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** تفصیل اسکی اوپر خوب مذکور ہوئی

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ باب یاجوج وماجوج کے بیانمین

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهٖ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** روایت ہے زینب بنت جحش سے کہ جاگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا اور فرماتے

تبھی آپ تین تین بار لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کے اُس شر سے جو قریب ہو گیا ہی اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ کھل گیا آج کی دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں مثل اسکے اور عقد کیا آپنے دس کا یعنے دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی اُنگلی اور انگوٹھے سے کہا زینب نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہمارے درمیان صالحین ہونگے آپنے فرمایا ہاں جب زیادہ ہو جائیگی خباثت یعنی فسق و فجور ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور کہا حمید نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ میں حبیبہ سے اور یہہ دونوں زینبیں ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کرتی ہیں حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونوں بیبیاں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کیے معمر نے یہی حدیث زہری سے اور نہیں ذکر کیا حبیبہ کا **مترجم** یاجوج و ماجوج اولاد سی ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح چنانچہ ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے تین تھے سام و حام اور یافث پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سودان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج و ماجوج و ترک و مقابلہ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک اُنکا اقصای بلاد شمالیہ میں ہے ہفت اقلیم سے بھر اور جانب شمال اُنکے دریائی شور ہی کہ پانی اُسکا بسبب شدت برد کی ایسا غلیظ ہی کہ گذارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب میں شرق و غرب کے دو کوہ عظیم ایسی واقع ہیں کہ چڑھنا اُترنا ہی اُن پر ممکن نہیں اور چڑھیں اُنکی پانی میں ہیں اور جنوب کیطرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتی جاتی ہیں کہ درمیان اُنکے فاصلہ قلیل رہگیا ہی اسکندر ذوالقرنین نے اُسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بسد سکندری معروف ہے بلندی اُسکی قلہ کوہ کی برابر ہے اور عرض اُسکا ساٹھ گز ہے اور وہ خلیفت ہمیشہ اُسی کہودتے ہیں مگر باری تعالی شانہ کو پہر درست فرما دیتا ہی آنحضرت صلعم کی زمانہ میں دو انگشت کی حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا جیسا کہ اوپر گذرا اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا دوسرے چار بالشت طول و عرض میں ہے اپنا ایک کان بچھاتی ایک اوڑھتے ہیں اور قتادہ سی مروی ہی کہ یاجوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہیں ذوالقرنین نے اکیس پر سد بنائی ہی اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہگیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اسکو ابن ابی حاتم نے اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا اُنمیں سی جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنی ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہیں چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج و ماجوج کے عورتیں ہیں اور وہ جماع کرتی ہیں جب چاہتی ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں انتہی اور ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کیے ہے کہ کہا اُنہوں نے الجن و الانس عشرۃ اجزاء فتسعۃ اجزاء یاجوج و ماجوج و جزء سائر الناس یعنے جن و انس سب دس حصہ ہیں نو حصے اُنمیں سے یاجوج و ماجوج ہیں اور ایک حصہ اور سب لوگ اور جب اللہ تعالی کو منظور ہو گا کلنا اُنکا کہیگا حاکم اُنکا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سی انشاء اللہ تعالی ہم کل پوری کھود لینگے پس انشاء اللہ کی برکت سے وہ درست ہو جائیگے اور ویسی ہی ہیگی کہ دوسرے روز جب وہ آوینگے بخوبی کھود کر اپنی راہ بنا دینگے چنانچہ کیفیت اُنکی خروج کی جو بروایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصل آگے مذکور ہے ابن عربی نے کہا ہی کہ حدیث استثنا سی تین آیات الٰہی معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالی نے اُنکو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نکیا کہ دیوار سد کو برابر کو کھودیں اور نکل آوین دوسرے یہہ کہ قدرت ندی کہ وہ نردبان وغیرہ سی اوپر چڑھکر ادہر اُتر آوین اور بندگان الٰہی کو ضرر پہونچاوین تیسرے یہہ کہ قدرت ندی اُنکو انشاء اللہ کہنے کے جب تک کہ وقت معہود نہ پہونچی حافظ ابن حجر نے کہا ہی کہ اس روایت سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت و سلطنت اور رعیت ہیں اور اُنمیں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ خداوند تعالی کو پہچانتے ہیں اور اقرار اُسکی قدرت و مشیت کا رکھتے ہیں اور یہہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ اُنکی زبان سے بیساختہ نکل جاوے اگرچہ اُسکے معنے و مطلب سے واقف نہوں اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جاوے اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یاجوج و ماجوج کا کس مادہ سی ہے بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہی آگ کا اور بعضوں نے کہا اُجّہ سے کہ معنی اختلاط اور شدت گرمی کی ہے اور بعضوں نے کہا اُج سے کہ تیز دوڑنیکے معنے میں اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ معنے آب شور کی ہے اور یہہ بتقدیر دونوں یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں اور بعضوں نے کہا ذی اُنکا فاعول ہے بچا اور مج سے اور بعضوں نے کہا وزن اُنکا فاعول ہے اج سی بمعنی اضطراب کے فقط اور پوچھا زینب نے کہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہمارے درمیان صالحین ہونگے تعجب سے ہی کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزول عذاب ہم پر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کے کثرت ہوتی ہے طالحین اُنکے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتی ہیں اسیطرح جب طالحین کے کثرت ہوتی ہے صالحین اُنکے ساتھ معذب ہو جاتی ہیں اور آفات دنیا مثل قحط و وبا و خسف و مسخ میں گرفتار

صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونہا قالوا فما تامرنا قال ادوا الیہم حقہم واسالوا اللہ الذی لکم ترجمہ روایت ہے عبداللہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم دیکھوگے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہین تم بُرا جانوگے پوچھا صحابہ نے یہ کیا حکم فرماتی ہین آپ کہ اوسوقت مین فرمایا آپنے دو تم حق انکا یعنے حاکمونکا انکے تئین اور مانگو اپنا حق اللہ تعالے سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ترجم اثرۃ لغت مین مقدم کرنا ہے کسیکو کسی پر اور بیان یہ مراد ہی کہ میرے بعد اور حاکم تمہاری اوپر غیر ونکو مقدم کرینگے مال غنیمت اور فی مین اور جو مین تمکو دیتا ہون وہ اور ونکو دینگے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہوگی تولہ فرمایا دو تم حق انکا یعنے حکام کا جو حق ہے کہ انپر خروج نکریا اور اطاعت اُنکی بجالانا جبتک کہ وہ خلاف شرع حکم نکرین یہہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ مین جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دین تو صبر کرو اور اللہ سے اُسکی جزا چاہو فقط **باب** ما اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ بما ہو کائن الی یوم القیمۃ باب قیامت تک کی خبار مین **عن** ابی سعید الخدری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ العصر ثم قام خطیبا فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ الا اخبرنا بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ فکان فیما قال ان الدنیا خضرۃ حلوۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وکان فیما قال الا لا یمنعن رجلا ہیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ قال فبکی ابو سعید فقال قد واللہ رأینا اشیاء فہبنا وکان فیما قال الا انہ ینصب لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر غدرتہ ولا غدرۃ اعظم من غدرۃ امام عامۃ یرکز لواءہ عند استہ وکان فیما حفظنا یومئذ الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت مؤمنا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت کافرا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت مؤمنا الا وان منہم البطیء الغضب سریع الفیء ومنہم سریع الغضب سریع الفیء فتلک بتلک الا وان منہم سریع الغضب بطیء الفیء الا وخیرہم بطیء الغضب سریع الفیء وشرہم سریع الغضب بطیء الفیء الا وان منہم حسن القضاء حسن الطلب ومنہم سیء القضاء حسن الطلب ومنہم حسن القضاء سیء الطلب فتلک بتلک الا وان منہم السیء القضاء السیء الطلب الا وخیرہم الحسن القضاء الحسن الطلب الا وشرہم سیء القضاء سیء الطلب الا وان الغضب جمرۃ فی قلب ابن آدم اما رأیتم الی حمرۃ عینیہ وانتفاخ اوداجہ فمن احس شیئا من ذلک فلیلصق بالارض قال وجعلنا نتثبت الی الشمس ہل بقی منہا شیء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انہ لم یبق من الدنیا فیما مضی منہا الا کما بقی من یومکم ہذا فیما مضی منہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نماز پڑہی ہمارے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن عصر کے پہر کھڑے ہوے ہماری درمیان خطبہ پڑہنے کو اور نچھوڑی کوئی چیز قیام ساعۃ تک خبر دی ہمکو اسکی مگر کہا جسنے یاد رکھا اور بہولگیا جو بہولگیا سو اسی مین سے یہہ ہی ہے کہ فرمایا بیشک دنیا ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالے تمکو اگلونکا خلیفہ کرنیوالا ہی دنیا مین پہر دیکہیگا کہ تم کیا عمل کرتے ہو اگاہ ہو بچو دنیا سی اور بچو عورتون ہی اور اسی مین سے یہہ ہی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ بازرکہی کسی شخص کو ہیبت لوگون کے حق کہنی سے جبکہ وہ جان لی حق کو کہا راوی نی کہ ابوسعید جب روایت کرنے لگے یہہ بات اوپر کہا قسم ہے اللہ تعالے کی ہم بہت چیزونکو دیکہکر ڈر گئی اور تہا اُن مقولونمین سے جو حضرت نے فرمایا کہ اگاہ ہو بیشک ہر عہد شکن کے لئی ایک جہنڈا ہے قیامت کے دن اُسکی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہین امام عام کی عہد شکنی سے بڑکر کہولنس دیا جاویگا وہ جہنڈا اُس عہد شکن کے سرین کے پاس اور تہی اُن حدیثونمین جو ہمنے یاد کی اُسدن کہ فرمایا آپنے آگاہ ہو بیشک بنی آدم پیدا ہوے مین کئی درجون پر بعضا اُنمین سے پیدا ہوتا ہی مومن اور جیتا ہے مومن اور مرتا ہی مومن اور یہ سب سے کاملہ ہے ایمان مین اور بعضا اُنمین پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر مین اور اُنمین سے بعضا پیدا ہوتا ہے مومن اور زندہ رہتا ہی مومن اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ ہے غلب مین اور اُنمین سے بعضا پیدا ہوتا ہی کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے مومن اور وہ مغفور مرحوم ہے آگاہ ہو اُنمین سے بعضا شخص دیر مین غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہی سو یہ برابر برابر ہے اور بعضا اُنمین جلدی غصہ کرتا ہے دیر مین ملتا ہے آگاہ ہو بہتر اُنمین وہ ہی جو دیر مین غصہ کرے جلد ملے اور بدتر اُنمین وہ ہے جو جلدی غصہ کرے دیر مین ملے ترجم باقی رہی ایک صورت یعنے دیر مین غصہ کرے اور دیر مین ملے سو وہ برابر برابر ہے انتہی اور فرمایا کہ اُنمین سے بعضا قرض جلد لوٹا دیتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی

قیامت تک کے احوال کا بیان

کرتا ہی اور بعضا بُری طرح ادا کرتا ہی اور سہولت سے تقاضا کرتا ہی اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہی شدت سی تقاضا کرتا ہی سو وہ برابر سرابر ہے اور آگاہ ہو بعضا انمین بُرے طرح ادا کرنیوالا ہی اور بُری طرح تقاضا کرنیوالا اور سب سے بدتر ہی کہ اپنا حق لیلے اور پرایا دیتی اور آگاہ ہو بہتر انمین اچھی طرح ادا کرنیوالا اور سہولت سے تقاضا کرنیوالا اور آگاہ ہو کہ بدتر انمین بُری طرح ادا کرنیوالا بُری طرح شدت سے تقاضا کرنیوالا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دلمین کیا تم دیکھتے نہین اسکے آنکھوں کی سُرخی اور اُسکے رگہای گردن کے پھولنی کو پھر جسکو کچھہ ہے اُسکا اثر معلوم ہو تو چاہئی زمین سے لپٹ جاوے تا یقین ہو کہ مین خالی ہون نہ ناری کہا دونگی اور ہم کنکہیون سے دیکھتے ہے آفتاب اور کہا کچھہ باقی ہے یا نہین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو باقی زہاد نیا سے بانسبت اُسکی جو گذر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہی تمہاری دن سے بانسبت اُسکی جو گذر چکا اسمین ہے **ف** انسابہ مین مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن خطاب اور حذیفہ اور ابی مریم سی بہی روایت ہے اور ذکر کیا ہے ان راویون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی انکو اُس چیز کی کہ ہونیوالی تہی قیامت تک **مترجم** اس حدیث مین بڑے بڑی فوائد ہین اول مسنون ہونا خطبہ کا قیاماً دوسرے جایز ہونا انسان کا انسان کے لیئے کہتے کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی بہی تیسرے مذمت دنیا کی چوتہے اخبار ساتہ خلافت اور حکومت اُمت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچوین یہ کہ حکومت مین آزمایش ہے بندگی چھٹی تخویف دینا اور عورتونکے شر و فساد و مکر و عیاری سے تاکہ ہمین نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق مین اور مامور ہونا مرد انسانکا اسکے ساتہ آٹھوین مذمت نقص عہد کی نویں درجات مردم کفر و ایمان مین اور تفاوت فیما بینہم دسوین تفاوت درجات غضب کی مین گیارہوین لعنت و درجات اداے دین اور تقاضا مین بارہوین مذمت غضب کے تیرہوین دوا اُسکی چودہوین استدلال جایز ہونا حالت قلبی پر آثار سی چہرے کے پندرہوین قلت عمر باقیہ دنیا **باب** ماجاء فی اهل الشام باب اہل شام کی فضیلت مین **عن** قرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم لا تزال طائفة من امتي منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال محمد بن اسمعيل قال علي بن المديني هم اصحاب الحديث **ترجمہ** روایت ہے قرہ سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بگڑ جاوین شام کے لوگ پہر خیر نہین تُم مین ہمیشہ رہیگا ایک فرقہ میری اُمت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کریگا جو انکی مدد چہوڑدی یہانتک کہ قایم ہوگی قیامت کہا محمد بن اسمعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحاب حدیث ہین **ف** اسباب مین عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله اين تامرني قال ههنا ونحا بيده نحو الشام **ترجمہ** بہز مذکور کے دادا سے مروی ہے کہ انہون نے عرض کیا یارسول اللہ کہان حکم فرماتی مین آپ مجکو یعنے ہجرت کا یا قیام کا فرمایا آپنے اسطرف اور اشارہ کیا آپنے مبارک ہاتہ سے شام کیطرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** طول و عرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر مین گذرا اور فضیلت مین اُسکی بہت سے احادیث وارد ہوئین مین اللہ تعالیٰ اُسکی شان مین فرماتا ہی ونجيناه ولوطا الى الارض التي باركنا فيها للعلمين یعنے نجات دی ہمنے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اُس زمین کیطرف کہ برکت رکہی ہے ہمنے اُسمین تمام جہان والون کے لئے **ف** برکت رکہی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتہ ارزانی غلہ کی اور کثرت اشجار و ثمار کے اور جریان عیون و انہار کے اور مبعوث ہوے اکثر انبیا و مرسلین اور ابی عبس نے کہا اللہ تعالیٰ نے اُسکو مبارک اسلئی فرمایا کہ کوئی میٹہا پانی نہین دنیا مین مگر جڑ اُسکی پہوٹتی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمر سے مروی ہے کہ اُنہون نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیون نہین اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مہجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مدفن طہر آرکا اُنہون نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین مینے کتاب منزل من اللہ یعنے توراۃ مین پایا ہے کہ ارض شام کنز ہے اللہ تعالیٰ کا زمین مین اور اُسمین ایک خزانہ ہے اللہ کے بندونکا یعنے عمدہ عمدہ بندگان خدا کی بودوباش ہے اور عبداللہ بن عمرو سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہترین مہاجرین وہ ہین کہ ملک شام کو ہجرت کرین جو مہجر ہے ابراہیم علیہ السلام کا (بغوی) یہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محترم مین پہونچا اور وہانکی برکات سے فیضیاب ہوا اب آرزو ہی کہ اللہ تعالیٰ مہجر ابراہیم کو بہی دکہلاوے کہ اُسکی زیارت سی بہی انکمہین اس سکین کی روشن اور نورانی ہون آمین یارب العالمین **باب** لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض باب بمقاتلہ مین المسلمین کے بہی مین **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہو جانا تم بعد میرے کافر کہ مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی **ف** اسباب مین عبداللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور کُرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت نے مقاتلین فیما بینہم کو کافر

فضائل شام

مقاتلہ مسلمین حرام ہی

تنبیہا او تشدید یا فرمایا یہی یا مراد ہی مستحل اس قتال کا **باب** ماجاء انہ تکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم باب اس فتنہ کی بیان مین کہ قاعد اسمین بہتر ہے
قائم سے **عن** بسر بن سعید ان سعد بن ابی وقاص قال عند فتنۃ عثمان بن عفان اشہد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا
ستکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی قال افرأیت ان دخل علی بیتی وبسط یدہ الی
یقتلنی قال کن کابن ادم **ترجمہ** روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت مین جو واقع ہوا تہا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد
مبارک عہد مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اسمین بیٹہنے والا بہتر ہوگا کہڑی ہونے والی سی اور کہڑا رہنے والا بہتر ہوگا
چلنے والی سی اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والی سے کہا راوی نے عرض کی مین نے خبر بھی مجہکو کہ اگر کوئی آوے میرے گہر مین اور چلا دے مجہپر اپنا ہاتہ کہ قتل کرے مجہی تو مین
کیا کروں فرمایا آپنی موجاؤ مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہوگیا اور اپنی بہائی پر ہاتہ نہ اٹہایا **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور خباب بن ارت
اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسی اور خزیمہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا بعضون نے یہ حدیث لیث بن سعد سی اور زیادہ کیا اس سند مین
ایک مرد اور مروی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ سعد کے کئی سندون سے سوا اس سند کے **ترجمہ** قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونیکا اوپر
مذکور ہوچکا **باب** ماجاء ستکون فتنۃ کقطع اللیل المظلم باب اس فتنہ کی بیان مین کہ مشابہ ہے شب تاریک کے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدہم دینہ
یعرض من الدنیا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لو اعمال صالحہ اُن فتنون سے پہلے کہ شب تاریک کے ٹکڑون کی مانند ہین صبحکو ہوتا ہی مرد
مؤمن اور شام کو ہوتا ہی کافر اور شام کو ہوتا ہے مؤمن اور صبح کو ہوتا ہی کافر بیچیگا ایک انمین کا اپنا دین بسامان دنیا کی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن**
ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ لیلۃ فقال سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الفتنۃ ماذا انزل من الخزائن من یوقظ
صواحب الحجرات یا رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگی لیکرات اور فرمایا سبحان اللہ کتنے اُتری ہین
آجکی رات فتنہ کتنے اُتری ہین خزانہ کون ہے کہ جگاوی حجرون کی عورتونکو یعنے امہات المؤمنین کو کہ بہت سی اوڑہنی پہننی والیان ہین دنیا مین کہ ننگی ہونگی آخرت
مین **ف** یہہ حدیث صحیح ہی **مترجم** بہت سے اوڑہنی والیان الخ مراد اُن سے وہ عورتین ہین جو باریک کپڑے پہنتی ہین کہ بدن نظر آتا ہی یا مال حرام سے لباس
بناتی ہین کہ آخرت مین لباس تقوی سی محروم رہینگی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہین زینت کے لئے ولیکن اپنے اعضا نہین ڈہانپتی ہین جیسی اکثر اس زمانہ کی عورتین ہین
عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکون بین یدی الساعۃ فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا
مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع اقوام دینہم بعرض الدنیا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہونگے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑونکی مانند صبحکو ہوگا مرد انمین مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مؤمن اور صبحکو کافر بیچینگے بہت
سی قومین اپنے دین مال دنیا کی عوض مین **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور خذیفہ اور نعمان بن بشیر اور ابی موسی سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سی **عن**
الحسن قال کان یقول فی ہذا الحدیث یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا قال یصبح محرما لدماء اخیہ وعرضہ
ومالہ ویمسی مستحلا لہ ویمسی محرما لدماء اخیہ وعرضہ ومالہ ویصبح مستحلا لہ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تہے یہ جو حضرت نے فرمایا کہ صبحکو
ہوگا مرد مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن اور صبحکو کافر مراد یہ طلب کا ہے کہ صبحکو حرام سمجہیگا خون اپنے بہائی کا اور عزت اور مال اُسکا اور شام کو حلال سمجہیگا ان تینون
کو اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بہائی کی خون اور عزت اور مال کو اور صبحکو ہوگا حلال سمجھنے والا اُن تینون کو **مترجم** خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال
محرمات کا کفر ہے انتہے **عن** وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسالہ فقال ارایت ان کان علینا امراء یمنعونا
حقنا ویسالونا حقہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **ترجمہ** روایت ہے وایل بن حجر سے
کہ کہا انہون نے سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک مرد آپ سے پوچہتا تہا پہر کہا اُس سائل نے خبر بہی مجہے اگر ہوون ہم پر ایسے حاکم کہ مذیوین ہمارا حق اور طلب

کہ ہم سچے یا حق تو ہمیں کیا کو دن فرمایا اپنی سنو تم انکی بات اور کہا ہانو انکا کہ اُنپر ہے جو کچھ انہوں نے اُٹھایا یعنے جو عمل کیا اور تمپر ہے جو تمنے اُٹھایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** غرض یہکہ اگر وہ تمہارا حق ہذین اموال غنیمت وغیرہ میں سے جب ہی تم انکی اطاعت کرو اور اُنپر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملیگا جیسے انکو نکے ظلم کی سزا ملیگی **باب** فِي الْهَرْجِ باب قتل کے بیان میں **عن** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسٰی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اُٹھا لیا جاویگا اُسمیں علم اور زیادہ ہوگا اُسمیں ہرج عرض کے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے ہرج فرمایا آپنے قتل **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے پہونچائی اُنہوں نے یہہ حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے عبادت ایام قتال میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف **مترجم** ایام قتال سے ایام فتنہ مراد ہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسی فقط معلی بن زیاد کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ باب لکڑی کے تلوار بنانیکی حکم میں **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاویگی تلوار میری امت میں نہ اُٹھائی جاویگی اُنکے درمیان سے قیامت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عُدَيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ ابْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِلٰى اَبِيْ فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ اِنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عدیسہ سے کہا انہوں نے کہ آئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بلایا اُنکو کہ نکلیں وہ اُنکے ساتھ یعنے لڑائی میں تو کہا اُنسے میرے باپنے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھسے کہ جب اختلاف پڑے لوگونمیں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی سو بنالی ہے میں نے تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپکی ساتھ کہا راوی نے پھر چھوڑ دیا اُنکو حضرت علی نے **ف** اسماء بن محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر عبداللہ بن عبید کی روایت سے **عن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسٰی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالو اُنکی زہیں اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنے ہابیل کے مثل کہ مقتول ہوئے پر صبر کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالرحمن بن ثروان ابو قیس اودی کا نام ہے **مترجم** لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت پسند کرنے سے **باب** مَا جَاءَ فِي اَشْرَاطِ السَّاعَةِ باب علامات قیامت کے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اَحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ **ترجمہ** روایت ہے انس سے بن مالک سے کہا کہ بیان کرونمیں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ بیان کریگا کوئی تمسے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں سے ہے علم کا اُٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا اور کثرت نساء کی اور قلت رجال کی یہانتک کہ ہوگا پچاس عورتوں پر حاکم ایکمرد **ف** اس باب میں ابی موسٰی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی ہمنے اُن امور کی جو پہونچی ہمکو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اُسکے اس سے بدتر نہو یہانتک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے سنا میں نے یہ تمہاری نبی سے صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک میں ایسی جہل سے نہ بھر جاوے کہ نہ کہا جاوے گا اُسمیں اللہ اللہ **ف** یہ حدیث حسن

وایت کیا ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے مانند اسکی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول ہی **عن** حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکون اسعد الناس بالدنیا لکع بن لکع **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہ ہوگی یہانتک کہ بڑا نصیبہ ور دنیا میں لکع ابن لکع ہووے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے **مترجم** لکع بضم اللام وفتح الکاف لئیم اور غلام اور احمق و بیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حمقا کو امارت اور تونگری ہوگی جنکی پشت ہا پشت سے بیوقوفی اور جہالت و رذالت چلی آتی ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفئ الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب والفضۃ قال فیجیئ السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ویجیئ القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیئ القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا **ترجمہ** روایت ہے ابہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قی کریگی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھمبوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپنے پھر آویگا چور اور کہیگا اسی کے لئے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آویگا قاتل اور کہیگا اسی کے لئے میں نے خون کیا اور آویگا قاطع رحم اور کہیگا اسی لئے میں نے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دینگے سب اوس کو کچھ نہ لینگے اوسمیں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بہا البلاء قیل وما ہی یا رسول اللہ قال اذا کان المغنم دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما واطاع الرجل زوجتہ وعق امہ وبر صدیقہ وجفا اباہ وارتفعت الاصوات فی المساجد وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وشربت الخمور ولبس الحریر واتخذت القیان والمعازف ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء او خسفا او مسخا **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اوترنگی اوپر بلائیں پوچھا اصحاب نے کونسی کام ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا آپنے جب ہووے مال غنیمت دولت اور ہووے امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور کہا مانی آدمی اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کو اور احسان کرے اپنی دوست سے اور ظلم کرے اپنی باپ پر اور بلند ہوون آوازیں مسجدوں میں اور چودہری قوم کا رزالہ ہو اور تعظیم کیجاوے آدمی کے اوسکی شر کے خوف سے اور پیئے جاوین شراب اور پہنی جاوین ریشمی کپڑے اور لیجاوین گانیوالی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اوسوقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہہ حدیث یحیی بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہی اوسمیں بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا بسبب قلت حافظہ اوسکے کے اور روایت کیا اوسنے وکیع اور کئی اماموں نے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء او زلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ فتتابع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھیرا لیجاوے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور علم سیکھا جاوے غیر دین کے لئے اور کہا مانی مرد اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملی دوستوں سے اور دور بہائی باپ سے اور بلند ہوون آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق اونکا اور چودہری ہو قوم کا رذالہ اونمیں کا اور تعظیم کیجاوے آدمی کی اوسکی شر کے خوف سے اور پہنی پڑیں کانیوالیاں اور باجے اور پیئے جاوین شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اوسوقت سرخ ہوا کے یا زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے اور ظہور آیات کی کہ پے در پے ظاہر ہوون گویا کہ ٹوٹ گیا پرونا اوسکا کسی لڑی کا سو پے در پے گرنے لگے دانے اوسکے ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ہذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذاک قال اذا ظہرت القیان والمعازف وشربت الخمور **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک نے مسلمانوں میں سے یا رسول اللہ کب ہوگا یہ فرمایا جبکہ پہنی پڑیں گانیوالیاں اور باجے اور پیئے جاوے شراب **ف** حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہہ

انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا یا ہے باب ما جاء فی قرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا و الساعۃ کھاتین باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب میں **عن** المستورد بن شداد الفہری رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا و الساعۃ کھاتین و ضم السبابۃ و الوسطی **ترجمہ** روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مبعوث کیا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پہرکے بڑھ گیا میں اس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے اور اشارہ کیا آپنے شہادت اور بیچ کی انگلی کیطرف **ف** یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** نفس قیامت سے مراد ہے وقت قیام قیامت اسکا اور بعضوں نے کہا کہ مجازاً آپنے قیامت کو ذی نفس ٹھیرایا مثل انسان کے یعنے جیسا قریب سے گذرنیوالا اپنے نزدیک والی کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اسکے ظہور اشراط کے وقت میں اور بعضی روایتوں میں نفس الساعۃ بھی وارد ہوا ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا و الساعۃ کھاتین و اشار ابو داؤد بالسبابۃ و الوسطی فما فضل احدھما علی الاخری **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اسکے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کے دوسرے پر لیعنے بہت تھوڑی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں اشارہ ہے قرب قیامت کیطرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اسکی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلیگا اتنا ہی زمانہ آنحضرت کے وقت سے قیامت تک ہے **باب** ما جاء فی قتال الترک باب ترک سے قتال کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر و لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایک قوم سے کہ نعلیں انکی بال ہیں اور قیامت قایم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ مونہہ انکے مثل ڈھالوں تہہ بر تہہ کے ہیں **ف** ارباب ہیں ابی بکر صدیق اور برید اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری میں مروی ہے کہ قایم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوزکرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سی سرخ روی اور ایک لفظ میں چوڑی مونہہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے گویا کہ مونہہ انکے ڈھالیں ہیں تہہ بر تہہ اور اشارہ میں کہا ہے کہ نعلیں انکی جلد موئدار سے ہی جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال انکے پامال ہوتے ہیں جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہی مگر یہ احتمال الخیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کو ترک کرو جبتک کہ ترک کریں وہ تمکو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں اور صاحبان غنایم قلیلہ اور چھوٹی مدد میں خروج کیا چنگیز خان نے اور فتنہ اسکا تا می قری و امصار میں پہونچا اور اسکے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلہ ہوئے اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جسنے پیدا کیا اللہ تعالی دنیا کو اسلئے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بیچراغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو جلایا مصاحف و کتب کو قتل کیا مردوں کو قید کیا عورتوں کو پیٹ بھاڑ والی مستورات کے اور نکالا اولاد کو انکے بطون سے انتہی **مترجم** **باب** ما جاء اذا ذھب کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ باب کسریٰ کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ و اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ و الذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہلاک ہو جاویگا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اسکے بعد اور جب ہلاک ہو جاویگا قیصر تو پھر کوئی قیصر اسکے بعد نہیں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری نفس روح اسکے قبضہ قدرت میں ہے البتہ تم خرچ کروگے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کسریٰ لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ میں حضرت عمر اور عثمان ذوالنورین کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اسکی کتب تواریخ میں مذکور ہے **باب** لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب باب ساعت کے نہ قایم ہونے کے بیان میں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحسر الفرات عن جبل من ذھب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا **ترجمہ** روایت ہے

ربیع بالمدنی وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت سے یا یہ فرمایا کہ نکلیگی حضرموت کی دریا کیطرف سی روز قیامت کے پہلے اکٹھی ہوگی لوگونکو عرض کیا صحابہ نے پس آپ کیا حکم فرماتے ہیں ہمکو فرمایا اپنی لازم پکڑو تم شام کی **ف** اسباب عبد اللہ بن حذیفہ بن اسید اور انس اور ابہریرہ اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے **باب ۱۸** لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ باب خروج کذابین کے بیانمیں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک کہ اُٹھینگے کذابون دجالون قریب تیس کے ہر ایک انمیں سے دعوی کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالے کا **ف** اسباب جابر بن سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** انمیں سے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپکی ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پہر بُرے لگے دو آپکو حکم ہوا کہ پھونک دو اُسکو پہر پھونک دیا آپنے اور وہ اُڑ گئی سو تاویل کی آپنے کہ یہ دو کنگن سے مُراد کاذبان مذکورہیں پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تہا اور وہ شیطان اُسکے مسخر تہے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تہے ایک شفیق دوسرا اسحیق نامی اور ایک خر معلم اُسکے ساتہ تہا کہ جب اُسپر کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اُسی سجدہ کرتا تہا اسی لئے اُسنے ذوالخمار لقب پایا اہل نجران مرتد ہوکر اُسکے مطیع ہوئے اور وہ انمیں سے چھ سو آدمی لیکر صنعا میں اُترا اور فیروز کے ہاتہ سے مارا گیا نام اُسکا عبہلہ بن کعب تہا وہ اسی یمامہ کذاب کا وحشی قاتل حمزہ کے ہاتہ سے مقتول ہوا اور جہنم میں پہونچا اور بلعون سیج ہاتہ کا موذن گہڑتا تہا اور مقابلہ قرآن کا قصد کرتا تہا چنانچہ یہ عبارت کہ اشارت اُسیکی ہے الفیل ما الفیل لہ خرطوم طویل ان ذلک من خلق ربنا الجلیل تیسرا انمیں ابن صیاد ہے مگر اُسی دجال کبیر کو کہیں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ترجیح دی اسیکو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں چنانچہ روایت تمیم داری کی بہی اسی پر دال ہے چوتہا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر میں ہے اور غطفان نے اُسکی مدد کی اور بعد دعوی نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر میں پانچویں سجاح بنت سوید عورت نے دعوی نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اُسکی نصرت پر مجتمع ہوگئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخشدی اور اپنی مہر میں نماز عصر اُسپر ساقط معاف کردی شیاطین نے کہا بنو تمیم اب تک نماز عصر نہیں پڑہتے اور کہتے ہیں کہ یہ مہر ہے ہمارے کہنے کا اسکو ہم ہاتہ سے نہ دینگے پہر سجاح زمان معاویہ میں مشرف باسلام ہوئی چھٹا مختار ثقفی کہ ابن زبیر کے زمانہ میں ظاہر ہوا اُسکا دعوی تہا کہ مجہپر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار ہوں چنانچہ سابق مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا ثقیف سے تین شخص کذاب وزیال ومبیر روایت کیا اسکو ابو نعیم بن حماد نے اور ایک روایت میں ہے کہ نکلیگا ثقیف سے کذاب ومبیر کہا ہی مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف ساتواں متنبی شاعر مشہور کہ بعد دعوی نبوت تائب ہوا آٹہواں ہمدان کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اُسکا دعوی تہا کہ مجہے خلق کیطرف بہیجا ہے مگر رسالت لوگونکو دیگیا اور دعوی کرتا تہا کہ مجہے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے نواں یحیی کردویہ قرمطی کہ المکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا دسواں بعد اُسکے بابائی اُسکا ظاہر ہوا حسین اُسکے بعد ابن عم اُسکا تیسرے من مہدیہ کہ اُسنے گمان کیا کہ آیہ یا ایہا المدثر میں بلفظ مدثر خطاب اُسیکو ہی اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتہ بہیجے اُسکے ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی اور اولاد اُسکی اُسکے منابر پر بد دعا کی کہ وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر میں ابو طاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کہود کر لیگیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمغانی ظاہر ہوا کہ اُسے ابن ابی العزاقر کہتے تہے اور اُسنے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مُردہ کو پس المقتدر باللہ کے ساتہ مقتول ومصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور انمیں ایک جوان تہا کہ گمان کرتا تہا کہ روح حضرت علی کی انمیں انتقال کرکے ہی اور اُسکی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تہی اپنے میں اور اُسنے یہ بہی گمان کیا تہا کہ میں جبرئیل ہوں پہر بعد زدوکوب کے اُسنے اپنی کو سید دنبی منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا اور خلافت مستظہر میں ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند میں اور دعوی نبوت کیا اور الحمد للہ اُسکے ساتہ ہوگئی پہر وہ بعد افتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت نے مردون عورتونکی مغرب میں ظہور کیا انمیں ایک مرد تہا موسوم بہ بابک اور مدعی تہا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے لا نبی بعدی اُس لا سے میں مُراد ہوں یعنے مسلے باسم لا نبی ہے اور انہی میں ہی غازری ساحر کہ ابو جعفر کے ہاتہ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تہی جب اُس سے کہتے کہ حضرت نے فرمایا ہے لا نبی بعدی وہ کہتی کہ حضرت نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں

بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے مردخوش بیان شیریں زبان تھا جسکے اُفتادا کرنے جا بجا بھاگ گیا بعد اُفتادی مسلمان ہوا ایک اور مرد نے دعوی مہدی ہونیکا کیا اور مقتول ہوا اور ہند وستان سنہ ۱۰۱۱ھ ہجری میں اکبر بادشاہ ظاہر ہوا اور دعوی نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور عباد و شاکان دنیا پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین کفر الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائی عظیم اُس سے ظاہر ہوا ابوالفضل اور فیضی دونوں اُسکی خوشامد خور و نہین سی تھی اور لوگوں کو اُسکے باطل کیطرف دعوت کرتے تھی چنانچہ کسے شاعر نے کہا ہے **بیت** خدا بیامرزد اکبر اطلیس بدمذہب بد خراب کرد ابوالفضل شیطان الکبرا اور از انجملہ رتن ہندی ہے کہ اُسنے دعوی محبت کیا حالانکہ ظہور اُسکا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اُسکے باہین کہی ہے اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور سنہ ۱۰۱۹ھ میان نبوت اسحاق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعوی نبوت کیا اور خلق کثیر اُسکے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا آخر مقتول ہوا اور فارس بن یحیی سباطی خلافت معتز میں بلدۂ تبنیس میں نبی نبوت ہوا اور بدریعہ شعبدہ احیار اموات و ابرار ارباص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور اکثر دراعی نے ایک عصا بنایا ہوا مسلک موسوی اختیار کیا اور عساکر خلایق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی سحر ہو جاتی تھی اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن سبا نے دعوی نبوت کیا مامون نے اُسکو قید کیا یہانتک کہ قید ہی میں دار البوار کو واصل ہوا (الخ) **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی یعبدوا الاوثان وانہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ ملحق ہو جائینگے کئی قبیلے میری امت کے مشرکون سے اور یہانتک کہ پوجین اوثان کو اور قریب ہے کہ ہونگے میری امت میں تیس جھوٹی کہ ہر ایک دعوی کریگا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہون کوئی نبی نہین بعد میرے **ف** یہ حدیث صحیح **مترجم** اوثان جمع وثن کی جیسے اوطان جمع وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جسکو چوبہ سے بنایا گیا جواہر رنس سے یا خشب و حجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہی بغیر جثہ کی کاغذ یا دیوار پر کھچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضون نے کہا ہی کہ دونون برابر ہین اور کبھی وثن کو غیر صور کے لئے استعمال کرتے ہین اس صورت مین عام ہوگا معنے اول سے اور اسی قبیل سے ہی حدیث عدی کے کہ کہا انہون نے جانہ ہوا مین خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میرے گلے مین صلیب تھے سونکی سو فرمایا آنحضرت نے القِ ھذا الوثن عنک یعنے دور کر اس وثن کو اپنے سے سی اور بعضون نے کہا ہی ہر معبود باطل اگر جسم و صورت رکھتا ہی ضنم ہے ورنہ وثن اور جمع اُسکی کبھی وثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباس نے ان یدعون من دونہ الا اناثا پڑھا ہے کہ اصل مین وثنا تھا واو ہمزہ سے بدلگیا اور قرارت مشہور اناثا ہی اور اخل مین اس خبر مین جیشہ پرست شدہ پرست گور پرست پیر پرست شجر پرست حجر پرست چلیہ پرست جھنڈہ پرست چھڑی پرست غرضکہ جو غیر خدا کے ساتھ افعال عبادت بجالاتی ہین مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو خصوص مین باری تعالی کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہین نعوذ باللہ منہم و من افعالہم اور تفصیل کذابون کی اوپر گذری **باب** ما جاء فی ثقیف کذاب و مبیر اب بنی ثقیف کی کذاب و مبیر کے بیانمین **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب و مبیر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ثقیف کے قبیلہ مین ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنیوالا **ف** اسبابمین اسمارحتہا ابی بکر سے بھی روایت ہے اور روایت ہے عبدالرحمن بن واقد نے اُنہون نے شریک سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے روایت ہے اوشاک کنبی ثقیف سے اور نام عبداللہ بن مختار اور ابن ابیل کہتے تھے عبداللہ بن عضہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر حجاج بن یوسف ثقفی روایت کی ہے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی نے اُنہون نے نضر بن شمیل سے اُنہون نے ہشام بن حسان سے کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو صبر سے باندھا باندھا تو ہو گئے ایک لاکھ بیس ہزار تک معاذاللہ من ہذا الظلم **باب** ما جاء فی القرن الثالث باب قرن ثالث کے بیانمین **عن** عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یاتی من بعدہم قوم یشہدون ولا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون ویعطون الشہادۃ قبل ان یسئلوہا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بہتر سب لوگونمین میرے زمانہ کے لوگ ہین پھر جو اُنکے بعد ہون پھر جو اُنکے بعد ہون پھر آوینگے ایک لوگ کہ فربہ ہو جائینگے اور دوست رکھینگے فربہی کو گواہی دینگے قبل طلب کے **ف** ایسی ہے روایت کی ہم سے فضیل نے یہ حدیث عمش سے اُنہون نے ملی بن مدرک سے اُنہون نے ہلال بن یساف سے اور روایت کی ہی لوگون نے حفاظ سی عمش سے اُنہون نے ہلال بن یساف سے

فتنوں کا بیان

روایت کیا ہمیں علی بن مبارک نے یہ حدیث کہی ہمیں حرمی نے انہوں نے کہا ہمیں اشعث نے انہوں نے بلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کی حدیث مانند اسکے اور یہ میرے نزدیک صحیح زیادہ ہے مہدی بن میمون کے حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کیگئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذی بعثت فیہم ثم الذین یلونہم قال وﻻ ادری ذکر الثالث ام ﻻ ثم یکون قوم یشہدون وﻻ یستشہدون ویخونون وﻻ یؤتمنون ویفشو فیہم السمن ترجمہ حدیث عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر امت میرے امت کے لوگوں میں جسمیں میں مبعوث ہوا پھر جو انکے بعد میں کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنے ثم الذین یلونہم ایکبار فرمایا یا دوبار پھر فرمایا پیدا ہونگے اسکے بعد قومیں کہ گواہی دینگی اور کوئی طلب نہ کریگا انسے گواہی اور خیانت کرینگے اور امین نہ ہونگے اور ظاہر ہوگی انمیں فربہی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **ترجمہ** یشہمون فربہی چاہینگے یا دعوی کرینگے ان بزرگیوں کا جو انمیں نہ ہونگی اور بعضوں نے کہا جمع کرینگے مال کو اور بعضوں نے کہا کہ بہت پئے جاوینگے یا دوست رکھینگے توسع کو اکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے

باب

ما جاء فی الخلفاء

عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون من بعدی اثنا عشر امیرا قال ثم تکلم بشیء لم افہمہ فقلت الذی یلینی فقال کلہم من قریش **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ میں نہ سمجھا سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اسنے کہ فرمایا ہیں وہ بارہ امیر سب قریش میں سے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہ ہی کی روایت کے ہمسے ابو کریب نے انہوں نے عمر بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر بن ابی موسی سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی سے مگر جابر کے روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسی کے اور اسی جابر بن سمرہ سے ابن ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے **عن** زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب وعلیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اسکے بدن پر باریک کپڑے تھے سو کہا ابو بلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سو کہا ابو بکرہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کریگا اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کریگا اسکو اللہ تعالی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب

ما جاء فی الخلافۃ باب خلافت کے بیان میں

عن سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنۃ ثم ملک بعد ذلک ثم قال لی سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر ثم قال وخلافۃ عمر وخلافۃ عثمان ثم قال امسک خلافۃ علی فوجدناھا ثلثین سنۃ قال سعید فقلت لہ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم قال کذبوا بنو الزرقاء بل ھم ملوک من شر الملوک **ترجمہ** روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جاویگی سلطنت بعد اسکے پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابی بکر کو پھر خلافت عمر اور عثمان کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سو گنا ہمنے اور پایا اسی تیس سال کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعوی کرتے ہیں کہ خلافت انمیں ہے کہا سفینہ نے جھوٹی ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے **ف** اسی باب میں عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا ان دونوں نے کہ وہ معہد مقرر نہیں کیا کسیکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے واسطے یہ حدیث حسن ہے روایت کیگئی اسکو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر انہیں کی روایت سے **عن** عبد اللہ بن عمر قال قیل لعمر بن الخطاب لو استخلفت قال ان استخلف فقد استخلف ابو بکر وان لم استخلف لم یستخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا گیا حضرت عمر سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسیکو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابو بکر نے یعنے انکی اقتدا ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے انکی سنت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیگئی کئی سندوں سے

خلافت کا بیان

ابن عمر سے **باب** ماجاء ان الخلفاء من قریش الی ان تقوم الساعۃ باب خلافت قریش میں ہونیکے بیانمیں **عن** عبداللہ بن ابی الھذیل یقول کان ناس من ربیعۃ عند عمرو بن العاص فقال رجل من بکر بن وائل لتنتھین قریش او لیجعلن اللہ ھذا الامر فی جمھور من العرب غیرھم فقال عمرو بن العاص کذبت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قریش ولاۃ الناس فی الخیر والشر الی یوم القیمۃ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے ہے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے یہ کہا ایکمرد نے بکر بن وایل سے چاہیئے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کردیگا اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا انکے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں **ف** اسبابمیں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عن عمر بن الحکم قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یذھب اللیل والنھار حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ جھجاہ ترجمہ روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاویں گے رات اور دن یہانتک کہ سلطنت کریگا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہونگے اسے جہجاہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **معجم** طبرانی میں علیا رسلمی سے بھی مروی ہے کہ آپنے فرمایا قایم نہوگی قیامت یہانتک کہ مالک ہو آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی اور شخعین سے بھی مروی ہے کہ قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ نکلے ایکمرد نبی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنی عصا سے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کیہی کہ آپنے فرمایا ہونگے میرے بعد خلیفہ اور انکے بعد امیر اور انکے بعد ملوک جبارین پھر نکلیگا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دیگا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی سو قسم ہے اس پروردگار کے جسنے مجھے بھیجا ہے ساتھہ حق کے کہ وہ کچھہ مہدی سے کم نہیں یعنی حسن سیرت اور خوبی سیرت میں پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ نبی قحطان سے ہے اور ملک اسکا بعد امام مہدی کے ہی اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے (حجج الکرامۃ)

باب ماجاء فی الائمۃ المضلین باب حکام مضلہ کے بیانمیں **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی ائمۃ مضلین قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شک میں ڈرتا ہوں اپنے امت پر گمراہ حاکموں کی کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعدا پر ضرر نکریگا انکو جو کہ انکی مدد چھوڑ دینگے یہانتک کہ آوے حکم اللہ یعنے قیامت **ف** یہہ حدیث صحیح ہے مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظلمون اور قانون عقلی ہر جگہ اور ہر فصال منازعات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم کرنے اور ترویج بدعات اور نشر سیئات اور احداث فی الدین کرنے والے مبتدعین اور اغراض فاسدہ کا متمکن ہونے والے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والے یعنی عایا اور تو ابع کل رسوخ کے موافق ہیں معاذ اللہ من ذالک

باب ماجاء فی المھدی باب مہدی کے بیانمیں **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جاویگی دنیا یعنی ملک عرب میں یہانتک حاکم ہوگا ایکمرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اسکا نام میرے نام کے **ف** اسبابمیں علی اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تذھب الدنیا حتی یملک رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دالی ہوگا ایکمرد یعنی دنیا کا جسکا نام میرے نام کا ہوگا **عن** ابی ھریرۃ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوما لطول اللہ ذالک الیوم حتی یلی ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا اگر باقی نرہے دنیا میں مگر ایکدن تو دراز کریگا اللہ تعالیٰ اس دن کو تا کہ حکومت کرلیوے شخص میرے اہل بیت سے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسالنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فی امتی المھدی یخرج یعیش خمسا او سبعا او تسعا یرید الشاک قال قلنا وما ذاک قال سنین قال فیجیء الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ڈری ہم اس سے کہ ہووے ہمارے نبی کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے میری امت میں مہدی نکلیگا زندہ رہیگا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنیوالا ہے اس عدد میں کہا راوی نے پھر کہا ہم نے وہ کتنی کسکے ہے کہا برسوں کی فرمایا آپنے پھر آویگا آدمی انکے پاس اور کہیگا یا مہدی دو مجھی کو فرمایا آپنے پھر لپ بھر کر دیگا وہ اسکی کپڑے میں یعنے دینار و درہم جہانتک کہ وہ

اٹھا سکیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سند وں سے ابی سعید سے انہوں نے روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہی اور کنیت ابو بکر بن قیس ہی کہتے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ باب نزول عیسی بن مریم کے بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکی ہاتھ میں ہے قریب ہے کہ اُتریگا تمہاری درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑیگا صلیب کو اور مار یگا خنزیر کو اور موقوف کردیگا جزیہ کو اور یہانتک کثرت سے دیگا لوگونکو مال کہ قبول نکریگا کوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** حلیہ حضرت عیسے بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ میں مرغول مو پہنا سینہ خوبصورت ترین مرصع بال سر کے لٹکتے ہوئے اور کنگھی کی ہوئی گویا پانی اُنسے ٹپک رہا ہی اور ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپنے فرمایا دیکھا میں نے عیسے علیہ السلام کو میانہ قد سرخ و سفید رنگ لٹکے ہوئے مو سر اور ابو ہریرہ کی روایت میں یہ ہے ہی کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ انکے یہ ہے کہ صلیب کو توڑینگے خوک کو ماریگے اور نو زینہ کو اور موقوف کردینگے جزیہ کو اور قبول نکرینگے مگر اسلام کو اور ایک ہوجاویگا اُنکے وقت میں دین اور عبادت نہوگی کسیکی سوا خدا کے اور نہ دیگا کوئی زکوٰۃ اسلیے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہوگا اور ظاہر ہوجاوینگے کنوز و خزاین اُنکے زمانہ میں اور رغبت نکریگا کوئی جمع اموال میں بسبب قرب قیامت کے اور جاتا رہیگا لوگوں کے دلسی بغض و کینہ و عداوت و حسد بسبب فقدان اسباب اُنکے کے اور جاتی رہیگی ہمیشہ ہر درندی سم کی یہانتک کہ اطفال حیات و عقارب سے کھیلینگے اور گرگ و گوسفند ایک جگہ چریگے اور بھر جاویگی زمین صلح سے اور سعدم ہوجاویگا جنگ و جدال اور اگاویگی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہانتک کہ لوگ جمع ہونگے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کریگا وہ انکو اور آسودہ ہوگی ایک آنا سے ایک جماعت اور ارزان ہونگے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گراں ہونگی بیل بسبب کثرت حرث کی کہ ساری زمین محروث ہوگی اور مدت حکومت اُنکی اسمیں روایات مختلف ہیں چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُتریگے عیسے بن مریم اور ٹھہریں گے زمین میں چالیس سال اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہ سے روایت کیے ہے کہ چالیس برس تک رہینگے وہ زمین میں پھر وفات پائینگے اور نماز پڑہینگے اُنپر مسلمان اور دفن کرینگے اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت عائشہ سے بھی چالیس ہے برس مذکور ہے اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کرکے فرمایا ہو اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آوینگے حضرت عیسے علیہ السلام موضع روحا میں اور وہانسے عمرہ یا حج کرینگے یا دونو کو جمع فرماوینگے اور روحا ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادی صفرا کی راہ میں مکہ کے ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اسی سے بہتر جو اگر دیکھو تم حضرت عیسے علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہ نے تمکو سلام کہا ہے اور حاکم نے انس سے روایت کیے ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے تم میں عیسے بن مریم کو تو میرا سلام کہے ملا علی قاری نے مشرب وردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیا کی اور صلحا کی ہر آدمی کو ضرور ہی اور اسمیں بڑے فوائد اخروی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ باب دجال کے بیان میں **عن** أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابو عبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اُسنے اپنی قوم کو دجال سے اور میں بھی تمکو ڈراتا ہوں اُس سے پھر بیان کیا حال اُسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے اور فرمایا شاید کہ پاوے اُسکو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا ہماری بات سنی والوں میں سے کوئی پھر پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ کیسا ہوگا اُسدن ہمارا دل سو فرمایا حضرت نے مثل اسکے یعنے جیسا کہ آج ہے یا اُس سے بہتر **ف** اسباب عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو عبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذا کی سند سے اور ابو عبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ

فتنوں کے اور انکے ظہور کے بیان

دجال کا بیان

بَعْلَهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ ۞ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالے کی جیسے اُسکو لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون اُس سے اور کوئی نبی نہین جسنے نہ ڈرایا ہو اپنی قوم کو اُس سے اور ڈرایا نوح نے اپنے قوم کو اُس سے ولیکن مین اُسکے بارہین ایک ایسی بات کہتا ہون کہ نہین کہی کسی نبی نے اپنے قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہین یعنے پس دعوے الوہیت اُسکا باطل ہے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو عمر بن ثابت نے کہ اُنکو خبر دی بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپنے فرمایا اُسدن ایسے حال مین کہ وہ ڈرا رہے تھے اُسکے فتنہ سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ ندیکھیگا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہانتک کہ مرے یعنے اس نظر سے بھی اُسکا دعوی باطل ہے کہ وہ تو حیوۃ دنیا مین نظر آویگا اور اُسکے دونون آنکھون کے بیچمین لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لیگا اُسکو جو ناخواندہ کا اُسکے کرتوت کو یعنے وہی لوگ اُسکے کفر سے آگاہ ہونگے جو اُسکے عمل سے بیزار ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلکم الیہود فتسلطون علیہم حتی یقول الحجر یا مسلم ھذا الیہودی ورائی فاقتلہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑینگے تم سے یہود اور مسلط ہوجاوگی تم اُنپر یہانتک کہ کہیگا پتھر اے مسلم یہ یہودی ہے پیچھے میرے سو قتل کر تو اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء من این یخرج الدجال باب اس بیانمین کہ دجال کہان سے نکلیگا **عن** ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوھھم المجان المطرقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوبکر صدیق سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال نکلیگا مشرق کی ایک زمین سے کہ اُسی خراسان کہتی ہین ساتھ ہونگی اُسکی قومین گویا کہ مونہہ اُنکے ڈہالین ہین تہ برتہ **ف** اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے یہ عبد اللہ بن شوذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہین ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے **مترجم** مجان جمع ہے مجن کے معنے ڈہال اور مطرقہ بضم میم و فتح راء مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنے ایک چمڑے پر دوسرا چمڑا جوڑا مین نے مراد اس سے یہ ہے کہ مونہہ اُنکے چوڑے چوڑے ہونگے **باب** ماجاء فی علامات خروج الدجال باب علامات خروج دجال مین **عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمۃ العظمی وفتح القسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے مین ہین **ف** اسباب مین صعب بن جثامہ اور عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے ہے روایت یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسی سند سے مگر اسی سند سے **عن** انس بن مالک قال فتح القسطنطینیۃ مع قیام الساعۃ **ترجمہ** انس نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے **ف** کہا محمود نے یہہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہی فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہوچکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ مین **مترجم** یعنے ایکبار مسلمانون کے قبضہ مین قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آچکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ مین ہے مگر امام مہدی کی وقت مین نصاری کے قبضہ مین ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑہائی کرینگے اور اُسکے فتح کے بعد دجال خروج کریگا چنانچہ احادیث باب مین ہے فتح مُراد ہے نہ فتح اول **باب** ماجاء فی فتنۃ الدجال باب فتنہ دجال کے بیان مین **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیہ ورفع حتی ظننناہ فی طائفۃ النخل قال فانصرفنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحنا الیہ فعرف ذلک فینا فقال ما شانکم قال قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت ورفعت حتی ظننا انہ فی طائفۃ النخل قال غیر الدجال اخوف لی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ قائمۃ شبیہ بعبد العزی بن قطن فمن رآہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ اصحاب الکہف قال یخرج مابین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا

فصل دجال کے بیان

فصل دجال کے خروج کے بیان مین

فصل دجال کی علامات کے بیان مین

فصل دجال کے فتنہ کے بیان مین جو حدیث مرفوع وغیرہ

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اُلْبُثُوا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ كَالسَّنَةِ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اقْدُرُوْا لَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَيَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ وَاَدَرَّهٗ ضُرُوْعًا ثُمَّ يَاْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَتَتْبَعُهٗ كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ بِشَرْقِيْ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ يَعْنِيْ اَحَدٌ اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفَسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ قَالَ فَلَبِثَ كَذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلٰى عِبَادِهٖ اِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَبَعَثَ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ قَالَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُخَمَّرًا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لِاَحَدِهِمْ مِنْ مِاْئَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَآؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِيَ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ فَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَاِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِيَ الْقَبِيْلَةَ فَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِيَ الْفَخِذَ فَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایکدن پس ذلت اور حقارت بیان کی اُسکی اور بڑائی کی اُسکی فتنہ اور خوارق عادات کی یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے کہا راوی نے پھر ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھر گئے ہم آپکے پاس اور پہچانا آپنے ہم میں اثر خوف دجال کا سو فرمایا آپنے کیا حال ہے تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہمنے یا رسول اللہ ذکر کیا آپنے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اُسکے اور بڑائی کی اُسکے فتنہ کی یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یعنے یہانتک اُسکی آنیکا یقین ہو گیا فرمایا آپنے دجال کے سوا اور چیز کا خوف تمپر اُس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہاری درمیان ہوا تو میں حجت کرنیوالا ہوں اُس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہوا تو ہر شخص اپنے نفس کیطرف سے حجت کرنیوالا ہی اُس سے اور اللہ تعالے میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگر والی بالوں والا ایک آنکھ اُسکی جاتی ہے گویا میں اُسکو ساتھ عبد العزیٰ بن قطن کے پہر جو دیکھے پاوے اُسے تم میں سے ضرور ہی کہ پڑھ دے شروع سورہ کہف کا اُسپر پہر فرمایا کہ نکلیگا شام و عراق کے درمیان سے پہر خراب کریگا داہنے اور بائیں لے بندوں اللہ کے ثابت رہو یعنے دین حق پر عرض کی ہمنے کہ یا رسول اللہ کتنی مدت ٹھیریگا اُسکا زمین میں فرمایا آپنے چالیس دن ایکدن اکیسال کے برابر اور ایکدن ایک مہینہ کے برابر اور ایکدن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہمنے یا رسول اللہ پہلا خبر دیجئے ہمکو کہ وہ دن جو اکیسال کے برابر ہوگا کیا کافی ہوگی ہمکو نماز ایکدن کی فرمایا آپنے نہیں ولیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا عرض کی ہمنے پڑھنا عرض کی ہمنے یا رسول اللہ کیسی ہے چال اُسکی زمین میں فرمایا مانند مینہہ کے کہ پیچھے رہ جاتی ہے

اُس سے ہوا یعنے ایسا تیز رو ہوگا اور آویگا ایک قوم کی پاس اور دعوت کریگا اُنکو اپنی خرافات کی طرف سو وہ جھٹلا دینگی اُسکو اور رد کر دینگی اُسکی بات کو پس پھر یگا وہ اُنکے پاس سے سو اُسکی ساتھ ہو جاوینگے اموال اُس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھینگے کہ اُنکے ہاتھ مین کچھہ نہین پھر آویگا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت کریگا اُنکی اور وہ قبول کر لینگے اُسکی بات کو اور تصدیق کرینگے اُسکے سو وہ حکم کریگا آسمان کو کہ برساوے اُن پر پھر وہ برساویگا اور حکم کریگا زمین کو کہ اُگا دی پھر وہ اُگاویگی پھر پھرینگی اُن پر جانور اُنکے یعنے چراگاہ سی بہت لینے کر ہان والے اور کوکین پھولائی ہوئے اور دودھ سے تھن والی پھر آویگا ویرانہ پر اور کہیگا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرینگا وہان سے اور خزانے اُسکے ساتھ ہونگے یعا سیب نحل کے مانند پھر بلاویگا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہوگا جوانی سے پھر ماریگا اُسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا پھر پکاریگا اُسکو اور وہ زندہ ہو کر سامنے آجاویگا کہ چمکتا ہوگا مونہہ اُسکا اور ہنستا ہوگا پھر وہ اسی حالمین ہوگا کہ اُترینگے عیسے بن مریم جانب شرقی مین دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑون زرد مین ہاتھ رکھے ہوئے بازوون پر دو فرشتون کے جب جھکاوینگے سر عرق ٹپکیگا اور جب سر اُٹھاوینگے اُتریگا اُنسے مثل جمان کے کہ چمکتے اُنکی مانند موتی کے ہوگی کہا اور نہ ساویگا ہوا اُنکی دم کے یعنے کوئی شخص کافرون مین سے مگر مر جاویگا اور پہونچتی ہے ہوا اُنکے دم کی جہانتک پہونچتی ہے نظر اُنکی فرمایا سو وہ ڈھونڈینگے دجال کو اور پاوینگے اُسکو باب لد پر اور قتل کرینگے اُسکو فرمایا پھر رہینگے وہ زمین پر اسی حالمین جبتک چاہیگا اللہ فرمایا پھر وحی کریگا اللہ تعالے اُنکی طرف کہ جمع کر لیجا و میرے بندون کو طور کیطرف اسلئے کہ مین نے اُتارین ہین اپنے کچھہ ایسے بندے کہ نہین تاب اُنسے کسیکو لڑنیکی فرمایا آپنے پھر بھیجیگا اللہ تعالے یاجوج ماجوج اور وہ اسطرح چلے آوینگے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالے وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ یعنے وہ ہر بلندی سے پھسل پڑینگے فرمایا اور گذریگا پہلا فرقہ اُنکا بحیرہ طبریہ پر اور پی جاویگا جو کچھہ اُسمین ہے یعنے پانی پھر گذریگا اُسپر سے دوسرا گروہ اُنکا اور وہ کہینگے کہ کبھی تھا اس مقام مین پانی پھر چلینگے وہ یہانتک کہ پہونچینگے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہینگے بیشک قتل کیا ہم نے تمام زمین والونکو سوا اُوقتل کرین ہم آسمان والونکو پھر پھینکینگے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دیگا اللہ تعالی اُنکے تیرون کو خون سے اور گھرے رہینگے عیسے بن مریم اور اصحاب اُنکے یعنے کوہ طور پر یہانتک کہ ہوویگی ایک سری گائیگی بہتر اُسدن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہونگے عیسے بن مریم اللہ تعالے کیطرف اور اصحاب اُنکے فرمایا پھر بھیجیگا اللہ تعالے اُنپر نغف کہ نکلیگا اُنکی گردنون مین سو صبح کو ہو جاوینگے وہ سب مقتول مرے گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا فرمایا پھر اُترینگے عیسے اور اصحاب اُنکے پھر نہ پاوینگے ایک بالشت بھر جگہہ کہ بھری نہوگی اُنکی چربیون سے اور بدبوون اور خونون سے فرمایا آپنے پھر التجا کرینگے عیسے علیہ السلام اور اصحاب اُنکے پھر بھیجیگا اللہ تعالی اُنپر چڑیان کہ ہونگی گردنین اُنکی جیسے گردنین اونٹون کی پھر اُٹھا وینگے وہ اُنکی لاشون کو اور پھینکدینگی اُنہین جہان میں اور اینہن جلاوینگے مسلمان اُنکی کمانون اور ترکشون سے سات برس اور بھیجیگا اللہ تعالے ایک مینہہ ایسا کہ نروک سکیگا اُسکو گھر پشم کا یعنے خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دھو جاویگی زمین اور صاف کر دیگا مینہہ اُسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنے جو بذنوب عباد کم ہو گئی ہے پھر اُسدن کہا دیگا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کرینگے اُسکی چھلکے کا اور برکت دیجاویگی دودھ مین یہانتک کہ ایکجماعت آدمیونکی سیر ہو جاویگی ایک اونٹنی کے دودھ مین اور ایک قبیلہ کو کفایت کریگا دودھ ایک گائی کا اور ایک فخذ کو کفایت کریگا دودھ ایک بکریکا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت مین ہونگے کہ بھیجیگا اللہ تعالے ایک ہوا پس قبض ہو جاویگی روح ہر مومن کی اور باقی رہجاوینگی ایسے لوگ کہ جماع کرینگے راہونمین جیسیکہ جماع کرتے ہین گدہی پھر اُنہین پر قایم ہوگی قیامت ف یہہ حدیث غریب ہے حسن صحیح ہے مترجم قولہ اللہ تعالے میرا خلیفہ ہے الخ یعنے وہ اُسکی شر سے محفوظ رکھنے والا ہے اور اُسکے شبہات کا جواب تفصیل کرنے والا ہی قَطَط لغت مین اُن بالونکو کہتے ہین جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھونگر والی اور قُطُوط ہے آیا ہی عَيْنُهُ قَائِمَةٌ یعنے آنکھہ اُسکی حدقہ چشم مین باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبد العزی ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ بادشاہ تھا عہد جاہلیت مین اور بعضون نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورۂ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینون کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنونکو کہ واقع ہوان دین مین اور ایک روایت مین آیا ہے فَإِنَّهَا جِوَارٌ مِنْ فِتْنَتِهِ یعنے ان آیتونکا پڑھنا پناہ ہے اُسکی فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی تو لہ وہ نکلیگا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت مین آیا ہے خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنے وہ نکلنے والا ہے اُس راہ سے کہ جو درمیان شام و عراق کے ہے اور خلہ بفتح خا اور تشدید لام وہ راہ ہی کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط قولہ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا بعضے لوگون نے اُسکو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعضون نے بصیغہ اسم فاعل یعنے فساد کرنیوالا ہے وہ داہنی اور بائین اور اُسمین عموم فساد اُسکا

بیان کرنے سے مقصود ہے کہ فساد اسکا ایسا نہیں کہ فقط اُسکے مُبتلا ہی کو ضرر کرے بلکہ عینًا و شائعًا خلق اُس سے متضرر ہوتی ہے قولہ ایکدن اُسکے برابر طول ایام کا سبب ہوگا کہ دلیلوں باستدراج اپنے آفتاب کو بدستور مین روک دیگا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ کی اُسی سے ہوگی کہ بندونکا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہی وغدا الامتحان یعنی الرجل اور یہان پہر جو اس امتحان مین صراط مستقیم پر قایم رہا نعمت ابدیکا مستحق ہوا اور جو بھٹکا پا وہ جحیم مین گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہی یعسوب کے اور نحل شہد کے مکھی اور یعسوب نام ہے اُن مکھیون کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہان کہین جاتا ہے سب مکھیان اُسکی ساتھ ہوتی ہین آپنے تشبیہ دی کہ خزانی دجال کے ساتھ ہی ایسی ہے پہر نگیے چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مین یعسوب ہون مومنونکا اور مال یعسوب ہے کافرونکا کہ کفار دنیا کے مال ہین اور مومن میرے صحبت مین خوشحال قولہ جب جھکا دینگے سر عرق پکیگا الخ جبان بروزن غراب ڈانی چاندی کے کہ مثل موتی کے بناوین اور بعضون نے بہ تشدید میم چھوٹی موتی کہی ہین اور یہان معنی اول مراد ہین یعنے جب دوسر جھکا دینگے تو اُنکے موی سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہین اور جب سر اونچا کرتے ہین تو نیچے اُتر آتی ہین وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے اُنکے جمال باکمال کے قولہ باب لُدّ پر اور لُدّ نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریب ہے اور قاموس مین کہا ہے کہ ایک قریہ ہی فلسطین مین کہ وہان ہے حضرت عیسے علیہ السلام دجال کو اُسی جگہ قولہ پہنچکر دینگے اُنہین مہمل ہین الخ قاموس مین باب اللام اور فصل المیم مین ہے بروزن منزل گویا کوہ سے اور بعضون نے بنون مفتوحہ اور سکون ہا اور بفتح ہا کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس مین اور بعضون نے کہا نام ہے اُسجگہہ کا جہان سے آفتاب نکلتا ہے مگر صحیح وہی بمیم ہے اور نون سے تصحیف ہے کما قال النیشاپوری فی شرح المشکوٰۃ قولہ فینزلہ کے کئی معنی ہین کہ یہان مناسب ہین اول وہ جگہ ہے کہ جہان پانی ٹہیرے اور تمسے پاک کردی دوسرے کا سبزہ اور خم سبز رنگ کہ جب اُسمین پانی بہرو سبز معلوم ہوتا ہی اس تشبیہ سے یہی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و سنگ ہموار اور زمین جہاڑو دی ہوئے قولہ تاکل العصابۃ الرائۃ یعنے کہا لیگا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اُسکے دس سے چالیس تک ہون قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کریگا الخ فخذ بفتح فاو سکون خا رجھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنے ران کے ہے وہ یکسر خا رہے احوذی نے کہا ہے کہ احادیث باب مین کئے فوائد ہین اول یہ کہ ہر نبی نے اُمت کو فتنۂ دجال سے ڈرایا ہے اسمین بہت تحذیر ہی قلوب کے فتن سے دوسری یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بارہ زیادت تحذیر اُس سے خوف دلایا کہ اگر فتنۂ دجال قریب بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اسکے فتنہ سی کیا کم ہے تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی تو جہا کہ ہمارا دل سدن کیسا ہوگا آپنے فرمایا آجکے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیونکر نہو کہ رجال اُسکے مستور الحال ہین اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ویسی نہین رہتی تہی نہ کہ بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ اُس سے مروی ہے کہ نہین جہاڑتے ہمنے ہاتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تربت مبارک سی یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہمنے اپنے دلونمین یعنے وہ انوار و برکات جو آنحضرت کی زندگی مین ہر ہے چوتھے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہین کرسکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پہر دعوی کیا کریگا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اُسکا امتحان ہے بندونکا پانچوین یہ کہ بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ دائیں آنکھہ اُسکی کانی ہی اور مسلم مین بائین آنکھہ مذکور ہے اور ابو داؤد مین ہے بائین آنکھہ کا ذکر ہے تطبیق اسمین یون ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتی رہینگے اُسپر باختلاف اوقات تاکہ جسکی چشم بصیرت واہو دیکھہ لین کہ یہ اُسکے نقصان کو درست نہین کرسکتا اور کیا کرسکیگا چھٹے یہ جو فرمایا کہ مرجائیگا کوئی تم مین سے اپنی رب کو جبتک نہ مری اسمین کئی فائدی ہین اول ابطال اسکے الوہیت کا دوسرے اثبات خدای تعالیٰ کے رویت کا آخرت مین بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا تیسرے ابطال مثبتان رویت الٰہی کا دنیا مین جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیہ کا ساتوین جو فرمایا کہ تم اندازہ کرلینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ مین جایز ہی انتہی

باب ما جاء فی صفۃ الدجال باب صفت مین دجال کے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الدجال فقال الا ان ربکم لیس باعور الا وانہ اعور عین یمنی کانہا عنبۃ طافیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسینے حال دجال کا سو فرمایا آپنی آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہین اور بیشک اُسکی تو داہنی آنکھہ کانی ہے گویا کہ وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا **اف** اصحابین سعد اور حذیفہ اور ابوہریرہ اور سمرا اور جابر بن عبد اللہ اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم سی ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن عمر کے روایت سے **باب** ما جاء فی ان

دجال کا بیان

الدجال لا یدخل المدینۃ باب ان یامنین کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہوسکیگا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال المدینۃ فیجد الملئکۃ یحرسونھا فلا یدخلھا الطاعون ولا الدجال ان شاء اللہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا دجال قریب مدینہ کی سو پاویگا فرشتوں کو کہ حفاظت کررہی ہیں اسکی پس داخل نہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالے نے **ف** اسباب ہیں ابوہریرہ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان یمان والکفر من قبل المشرق والسکینۃ فی اھل الغنم والفخر والریاء فی الفدادین اھل الخیل واھل الوبر فی المسیح اذا جاء دبر احد ضربت الملئکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان ہیں کیطرف سے ہی نکلا ہی اور کفر مشرق کیطرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریا فدادین میں ہے گھوڑی والے ہوں یا اونٹوں والے آویگا مسیح دجال جب بھی احد کے پہاڑ دیوینگے فرشتے مونہہ اسکا شام کیطرف اور وہیں ہلاک ہوگا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مفردات** فدادین جمع ہی فداد کی بمعنی شتربان اور چوپان اور جو کہ ہمیشہ اونٹ میں ہی اور جو کہ آواز بلند و درشت رکھی ہو گھوڑوں میں اور اپنی بلند میں اور ایک روایت میں یہ لفظ آئی ہیں ان الجفاء والقسوۃ فی الفدادین یعنے جفا اور سختی دلکی فدادین میں ہے اور تخفیف دال ہی مروی ہے معنے اسکی اہل بقر میں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہی فدان کی کہ نام ہی ہر وعیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتی ہیں اور دبر اونٹ کی بالکسر کہتے ہیں اہل دبر سے مراد اونٹ والی خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں میں تکبر اور غرور **لطیفہ** جانور کی صحبت میں یہ اثر ہی افسوس ہے کہ آدمی کے صحبت میں کچھ اثر نہو **باب** ماجاء فی قتل عیسے بن مریم الدجال باب قتل دجال میں **عن** محجن بن جاریۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال **باب** لد **ترجمہ** روایت ہے محجن بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے ابن مریم دجال کو باب لد میں اور تحقیق باب لد کے اوپر گذری **ف** اسباب ہیں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **باب** **عن** قتادۃ قال سمعت انسا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ کافر **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے بواسطہ انس کے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اسنے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنے دجال کانا ہی اور بیشک رب تمہارا کانا نہیں لکھا ہوا ہے دجال کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنے پیشانی پر کافر **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب** ماجاء فی ذکر ابن صیاد باب ابن صیاد کی ذکر میں **عن** ابی سعید قال لقینی ابن صیاد اما حجا حجا واما معتمرین وانطلق الناس وترکت انا وھو فلما خلصت بہ اقشعررت منہ واستوحشت منہ مما یقول الناس فیہ فلما نزلت قلت لہ ضع متاعک حیث تلک الشجرۃ قال فابصر غنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتانی بلبن فقال لی یا ابا سعید اشرب فکرھت ان اشرب عن یدہ شیئا مما یقول الناس فیہ فقلت لہ ھذا یوم صائف وانی اکرہ فیہ اللبن فقال یا ابا سعید لقد ھممت ان اخذ حبلا فاوثقہ الی الشجرۃ ثم اختنق مما یقول الناس لی وفی ارایت من خفی علیہ حدیثی فلن تخفی علیکم انتم اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کافر وانا مسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عقیم لا یولد لہ وقد خلفت ولدی بالمدینۃ الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل لہ مکۃ الست من اھل المدینۃ وھو ذا انطلق معتمرا الی مکۃ قال فوالله ما زال یحیینی بھذا حتی ظننت فلعلہ مکذوب علیہ ثم قال یا ابا سعید والله لاخبرنک خبرا حقا والله انی لاعرفہ واعرف مولدہ وابن ھو الساعۃ من الارض فقلت تبا لک سائر الیوم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حجمیں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئی لوگ اور میں وہ پیچھے رہ گیا پھر جب میں اکیلا رہ گیا اسکے ساتھ رونگٹے کھڑے ہوگئی میرے اور وحشت ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اسکے حق میں یعنے یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھدے اپنا اسباب یعنے تو ہے ٹھیرا اس درخت کے پاس کہا ابو سعید نے پھر دیکھا اسنے کچھ مکریوں کو پس اٹھا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دھوایا اور لایا وہ دودھ میرے پاس

اور کہا مجھ سے ابو سعید جو سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اُسکے ہاتھ سے کچھ پیوں اُس خیال سے کہ لوگ اُسکے حق میں کہتے تھے یعنے اُسے دجال جانتے تھے سو کہا میں نے کہ آجکا دن گرمی کا دن ہے اور میں اعتبر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اُسنے اے ابو سعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اُسے درختوں میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لئے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میرے بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہیگی اسلئے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بجو نہ ہی کہ اُسکی اولاد نہ ہوگی اور میں نے تو چھوڑی ہے اپنے اولاد مدینہ میں اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اُتارے گا اُسکو مکہ یعنے اُسمیں داخل نہ ہوسکیگا اور میں تو اہل مدینہ ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک کہا ابو سعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالے کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اسپر جھوٹے باتیں باندھتے ہیں پھر کہا اُسنے اے ابا سعید قسم ہے اللہ تعالے کی میں تمکو خبر دوں سچ قسم ہے اللہ تعالے کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اُسکے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اسوقت کس زمین میں ہے جب اُسنے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن یعنے اخیر میں تو نے ایک ایسی بات کہدی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہوگئی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَیَّادٍ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ مِنْھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مُغَالَۃَ وَھُوَ غُلَامٌ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَاْتِیْکَ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَّاْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَخَبَّاَ لَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِیْ فَاَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّا یَکُ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ یَعْنِی الدَّجَّالَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ابن صیاد پر اور آپکے ساتھ چند اصحاب تھے کہ تھی اُنمیں عمر بن خطاب بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تھا سو اُسکو خبر نہ ہوئی آنحضرت کے آنیکی یہانتک کہ مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُسکی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالے کا پس نظر کی آپکی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو اُمیوں کی کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اُسکے رسولوں پر پھر پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے آتی ہیں تجھکو خبریں کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس سچی بھی سچی بھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلط ہوگیا ہے تیرا کام پھر فرمایا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے کچھ دلمیں بات لے ہی تیرے واسطے اور آپنی اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا یوم تاتی السماء بدخان مبین پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہی ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھا رہ تجھکو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہوگی عرض کی عمر نے یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھکو کہ گردن ماروں میں اسکے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اسپر قادر نہ ہوسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اسکے مارنے میں تمہارے کچھ خیر نہیں کہا عبد الرزاق نے مراد لیا آپنے اُس شخص سے دجال کو **ترجمہ** ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اُسکو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے اور حضرت نے آیہ مذکور اپنے دلمیں چھپائی اور اُس سے فرمایا کہ بتا تو میرے دلمیں کیا ہی تو گمان ہے کہ آپنے یا آپکے اصحاب نے کسی نے اُسکی ساتھ تکلم کیا تھا کہ شیطان نے اُسپر مطلع ہوکر اُسی خبر کردی مگر خبر کامل اُسکو نہ ہوئی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہوسکا مگر ایک ناقص بے معنے لفظ دخ پر کہ جزء ہے دخان کا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَحْبَسَہٗ وَھُوَ غُلَامٌ یَھُوْدِیٌّ وَلَہٗ ذُؤَابَۃٌ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْتَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَہٗ

ابو عیسیٰ وہ ابن صیاد ہی ہے جسکے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَآءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَاتَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ اَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ **ترجمہ** روایت ہی ابی سعید سے کہ ملی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد کو بعض راہوں مین مدینہ کی سو وہ اُسکو اور وہ ایک لڑکا تھا یہود اور اُسکے سر پر چوٹی تھی اور حضرت کی سانہ تھی ابوبکر دعمر س فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین رسول ہون اللہ تعالی کا تو کہا اُسنے آپ گواہی دیتی ہین کہ مین رسول ہون اللہ تعالے کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین اللہ پر اور اُسکی کتابون اور رسولون پر اور آخرت کے دن پر پھر فرمایا اُس سے نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتا ہی تو یعنے مغیبات سی کہا اُسنی دیکھتا ہو مین ایک تخت پانی پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر ہے فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہی یعنے اخبار مغیبات سی کہا اُسنے دیکھتا ہون ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشتبہ ہوگیا ہے اُسکا کام پھر چھوڑ دیا اُسکو **ف** اسباب مین عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** صحابہ و من بعد ہم نے اختلاف کیا ہے اسباب مین کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سو اُسکی فتح الباری نے دونون قول مین تطبیق دی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ جابر سی مروی ہے کہ وہ قسم کہا تھے کہ ابن صیاد وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ مین نے سُنا حضرت عمر کو کہ وہ بھی اسبات پر قسم کہاتے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آپ ساکت تھی اور ابو سعید سی جو کیفیت سفر مین ابن صیاد کی گذری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت مین اُسکی اخیر مین وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نی کہا کہ اگر مجھپر عرض کرین کہ مین دجال ہون تو مین مکروہ نرکھون بلکہ قبول کرلون حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ سب احادیث نص صریح نہین ہین اُسکی دجال ہونے پر اسلئے کہ آنحضرت نے اُسکے حق مین ایک شبہ کی بات فرمادی کہ ان یکن ہو فلن تسلط علیہ چنانچہ یہہ لفظ حضرت عمر کے جواب مین ابھی اوپر گذری اور یہہ سب اُسوقت کی حدیثین ہین کہ جب آپنے اول اول مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا تھا اور امر دجال مین متردد تھے پھر جب تمیم داری نے آپکو دجال محبوس کی خبر دی آپنے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا بر غلبۂ ظن تھی اور سکوت حضرت کا بنے بر تردد اور حلف جابر کی مبنی بر حلف عمر اور غایت حدیث ابو سعید یہہ ہے کہ ابن صیاد بھی ایک دجالہ کذابین سے ہوا یا اتباع دجال کبیر سے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ ابو سعید نے حدیث تمیم داری کے نہ سنی ہو اور اسیطرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونیکی طرف گئی ہین انکو یہہ حدیث نہ پہونچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضون نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہین فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہین ہے اسلئے کہ فاطمہ کے ساتھ ہین ابو ہریرہ اور عائشہ اور جابر کہ ان سب نے بھی اُسی روایت کیا ہے اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام حافظ ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہی اور بقیہ تحریر ابن حجر تمیم داری کے روایت کے بعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی (ترجمہ) **عن** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ وَاُمَّتُهُ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ فُرْضَاخِيَةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا قُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رہیگی اور باپ دجال کے تیس برس اسطرح کہ ہوگا اُنکو کوئی لڑکا پھر ہوویگا اُنکو ایک لڑکا کانا کہ جسمین ضرر زیادہ ہوگا اور منفعت کم سوویگی آنکھین اُسکی اور نہ سوویگا دل اُسکا پھر حال وحلیہ بیان کیا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اُسکا بہت دراز قد ہے دبلا یعنے بدنمین گوشت کم ہے ناک اُسکی گویا مرغ کی چونچ ہے اور ماں اُسکے ایک عورت ہے بہت چوڑی دراز پستان اور شکوٰۃ کے بعض نسخون مین طویل الیدین ہے یعنے لمبے ہاتھون والی کہا ابوبکرہ نی پھر سنا ہمنے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ مین سو گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ داخل ہوئے ہم دونون اُسکے ماں باپ پر پس ناگہان وہ تو ویسی ہی تھے جیسی تعریف کی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

دجال کے ماں باپ کا بیان اور اُسکے حلیہ کا بیان

مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر تو اپنی بھائیکی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ مدد کی مین نے اُسکے مظلوم ہونیکی وقت پھر کیونکر مدد کرونمین اُسکے ظالم ہونیکی وقت فرمایا روک تو اُسکو ظلم سے پس یہی اسکا مدد کرنا ہے ف اسبابمین عائشہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب ۲ عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنی سکونت اختیار کی جنگل کے سخت خو اور بد خلق ہوگیا اسلئے کہ لوگون سے ملنے کا اتفاق نہوا اور جسنے پیچھا کیا شکار کا غافل ہوگیا اور جو گیا دروازون پر سلاطین کے فتنہ مین پڑا یعنے مذہبت مین گرفتار ہوا ف اسبابمین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی روایت سے نہین جانتے ہم اُسے مگر ثوری کے اسناد سے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھی تمکو مدد دیجاویگی یعنے تمہارے دشمنون پر اور تمکو ملنے والی ہین یعنے اموال کثیرہ اور تمہارے لئی کھولے جاوینگے یعنے حصون مستحصنہ و بلاد متعددہ پھر جو شخص تم پوی تم مین سے مال وامارت وغیرہ کو تو چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے بُرے کام سے اور جو جھوٹ باندھیگا مجھپر وہ اپنے جگہہ ڈھونڈھ لے دوزخ مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین پیشین گوئی ہے امت مبارک کے لئے کہ تمکو بڑی بڑی فتحین حاصل ہونگے اور غنایم اور فئی مین اموال کثیرہ ہاتہ آوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ مین زمین پر کوئی حاکم نہین سوائی امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب حکومت مسلوبہ ہے اور نصاریٰ بھی تھوڑی عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوی ہین ورنہ ایک مدت تک اس امت نی بلا شرکت غیرے زمین پر حکومت کی اور ظہور مہدی کے وقت سے پہر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہیگی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے امران بالمعروف اور نہایان عن المنکر بہت کم ہوے اور تھوڑون نے اس وصیت پر حضرت کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا حضرت پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اُسپر عمل کرنا اور تحریض و ترغیب کرنا عوام کے **عن** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُفْتَحُ أَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا حضرت عمر نے کہ ن شخص یاد رکہتا ہے حضرت کے قول کو جو فتنہ کے باب مین ہے کہا حذیفہ نے مین پہر بیان کیا حذیفہ نے فتنہ مرد کا اُسکے اہل و مال مین اور ولد و ہمسایہ مین کہ کفارہ ہوجاتے ہین ان فتنون کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمر نے مین اسکو نہین پوچہتا مین تو اُس فتنہ کو پوچہتا ہون جو موج ماریگا مثل دریا کے موج کے کہا حذیفہ نے اسی امیر المومنین تمہارے اور اس فتنہ عظیم الشان کے بیچمین ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچہا عمر نے کہ وہ دروازہ کہولا جاویگا یا توڑا جاویگا کہا حذیفہ نے کہ توڑا جاویگا فرمایا عمر نے پھر بند نہوگا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت مین کہا مین نے مسروق سے پوچہو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے سو پوچہا انہون نے اور کہا حذیفہ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمر کے ذات مقدس ہے رضی اللہ عنہما ف یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ فتنہ مرد کا اُسکے اہل و عیال و مال میں الخ یعنے آدمی گرفتار اور مبتلا ہے اُنکی ادائی حقوق مین اور واقع ہوتی ہین اُسمین تقصیرین اور مرتکب ہوتا ہے اُنکے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے اُنکی پرورش مین قولہ جو موج ماریگا مثل دریا کے الخ مراد اُس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکہی گئے تلوار اُنکے بیچ مین کہ نہ اُٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اُسکا شر اور محنت سارے امت مین قولہ ای امیر المومنین تمہارے اور اُس فتنہ کے بیچمین ایک دروازہ ہے الخ یعنے وجود باجود تمہارا جب تک درمیان ہے اُس فتنہ عظیم الشان کے امن و امان ہے اور جب آپ دنیا سے تشریف لیجائینگے وہ فتنہ اُٹھیگا اور دنیا مین پھیل پڑیگا قولہ وہ دروازہ کہولا جاویگا یا توڑا جاویگا یہ پوچھا حضرت عمر نے اسلئے کہ دروازہ جب کہولا جاوے تو پھر بند ہوسکتا ہے اور اگر توڑ دیا جاوے تو امید بند ہونیکی نہین ہوتی مراد اس سے یہ کہ حضرت عمر نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنی قتل کے اور گویا

یہ پوچھا کہ میں اپنے موت سے مروں گا یا مقتول ہونگا کہا حذیفہ نے آپ مقتول ہونگے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہ ہی نے پوچھا کہ حضرت عمر پہچانتے تھے اُس دروازہ کو اُنہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے **باب عن** کعب بن عجرۃ قال خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن تسعۃ خمسۃ وارابعۃ احد العددین من العرب والاخر من العجم فقال اسمعوا هل سمعتم انہ سیکون بعدی امراء فمن دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیس منی ولست منہ ولیس بوارد علی الحوض ومن لم یدخل علیہم ولم یعنہم علی ظلمہم ولم یصدقہم بکذبہم فہو منی وانا منہ وہو وارد علی الحوض **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار اور ایک گنتی والی اُسمیں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی سو فرمایا آپنے ایا سُنتے تمنے کہ ہونگے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا اُنپر اور تصدیق کی اُنکی جھوٹی باتونکی اور اعانت کی اُنکی ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اُس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنیوالا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا اُنپر اور نہ اعانت کی اُنکے ظلم پر اور نہ تصدیق کی اُنکے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہی اور میں اُس سے ہوں اور وہ آنیوالا ہے میرے حوض پر **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مسعر کے روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبد الوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عاصم عدوی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنے کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث مسعر کے مانند اور اسباہیں حذیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقابض علی الجمر **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صابر اُسوقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگون نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصرے ہیں **باب عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی ناس جلوس فقال الا اخبرکم بخیارکم من شرارکم قال فسکتوا فقال ذلک ثلث مرات فقال رجل بلی یا رسول اللہ اخبرنا بخیارنا من شرارنا قال خیارکم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ وشرارکم من لا یرجی خیرہ ولا یؤمن شرہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے چند آدمیون کے پاس جو بیٹھے ہوے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دونمیں تمکو تمہارے اچھون کی بُرون سے یعنے کون اچھا ہے کون بُرا ہے کہا راوی نے پس چپ ہورہی سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت نے اسبات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ خبر دیجئے ہمکو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے فرمایا آپنے نیک تم میں وہ ہے جسکی نیکی کی امید رکھی جاوے اور اُسکے شر سے لوگ بخوف ہون اور بد وہ ہے کہ جسکی نیکی کی امید نہ رکھی جاوے اور لوگ اُسکے شر سے بخوف نہون **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمہا ابناء الملوک ابناء فارس والروم سُلط شرارہا علی خیارہا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلنے اُمت میرے اکڑ اکڑ کر اور خدمت کرین اُنکی بادشاہون کے اولاد یعنے بادشاہان فارس و روم کی اولاد تب مسلط کردیے جاوینگے بدترین لوگ اس امت کے نیکون پر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ابو معاویہ نے یحیی بن سعید انصاری سے روایت کیا ہم سے یہ محمد ابن اسمعیل نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کے حدیث جو مروی ہے یحیی بن سعید سے انہوں نے روایت کیا ہے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کچھ اصل یعنے معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسی بن عقبہ کی ہے اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا اُسکی سند میں عبد اللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے **عن** ابی بکرۃ قال عصمنی اللہ بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ہلک کسری قال من استخلفوا قالوا ابنتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلح قوم ولوا امرہم امراۃ قال فلما قدمت عائشۃ یعنی البصرۃ ذکرت قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعصمنی اللہ بہ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجھکو اللہ تعالی نے

اس چیز کے برکت سے جو سنی تھی انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنے بادشاہ فارس کا فرمایا آپنے کسکو خلیفہ کیا لوگوں نے کہا اسکی بیٹی کو تب فرمایا جس صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مراد کو نہ پہونچیگی وہ قوم جسکے کام کے متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئیں عائشہ رضی اللہ عنہا البصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھکو انکی معیت سے اس قول کے برکت سے ف یہ حدیث صحیح ہے صحیحین میں مترجم اس حدیث میں اشارہ ہی قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اسکی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہوے اور حضرت علی اپنے گھر سے نکلے اشتر نے اور چند لوگوں نے آپسے بازار میں بیعت کی بعد اسکے آپنے کسکو طلحہ اور زبیر کیطرف بھیجا انہوں نے بھی آپسے بیعت کی اور پھر یہ دونوں بیعت علی سے اور خذلان عثمان سے نادم ہوکر طالب قتل قاتلان عثمان ہوے اور حضرت علی منتظر تھے کہ لوگ اسکے فرو کریں تو دریافت عمل میں آوے اسمیں طلحہ اور زبیر دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی آپنے انسے اقرار واثق لیکر اجازت دی اور یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہوکر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہوے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا اور حضرت عثمان کیطرف سے عامل تھا صنعا پر وہ حج کے لئے آیا ہوا تھا اُسنے انکی تائید کی اسطرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہ کے واسطے ایک اونٹ خرید کر اُسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوے بصرہ کیطرف اور اترے ایک پانی پر بنی عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا حوأب پروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور میرسی نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض حضرت عائشہ نے یہ سنکر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہوں اسلئے کہ سنا ہی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہوگا تم میں سے ایک بی کا جبکہ آواز کرینگے اُسکے پاس کتی حوأب کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو یعلے اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ میں داخل ہوا آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے اُنسے وجہ آنی کی انہوں نے کہا ہم حضرت عثمان کے قصاص لینے کو خشمناک ہوے ہیں اور ابن الاحنف جو حضرت علی کیطرف سے حاکم بصرہ تھے انکو قید کرلیا اسطرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نوبتی سوار اسی نہضت فرمائے اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کیطرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لاویں امام حسن کوفہ میں داخل ہوکر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پہر امام حسن نے فرمایا کہ امیر المومنین نے ہمکو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کیواسطے اسلئے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن محبہا بصرہ کیطرف تشریف لیگئی ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بی بی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں ولیکن خدای تعالے ہمکو آزماتا ہی کہ ہم اطاعت کرتے ہیں انکے یا اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا ہے حضرت علی نے تم میرے طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھہ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اول مجھہ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو پس آئے حضرت علی کیطرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات حضرت علی کے حال پوچھا طلحہ اور زبیر کا حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میرے مدینہ میں پھر خلع کیا مجھہ سے بصرہ میں پھر دعوت کرکے انکی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان کے دونوں لشکر وہیں تھے ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق کرلیویں ہمارے قتل پر پس لڑائی شروع کروادی انہوں نے اور حضرت علی نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پچھاڑو بھاگنے والیکا اور حملہ نکرو زخمی پر اور نہ لوٹنے والے کے سوال سے کچھہ مگر جو باؤ مقتل میں باقی سب اُنکے وارثونکا ہے پھر حضرت علی نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تمکو امان ہے جب وہ آئے آپنے فرمایا قسم ہے اللہ تعالی کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لڑوگے تم علے سی اور تم ظالم ہوگے پھر مدد کیجاوگی علی کی پس زبیر نے کہا یاد دلائی تمنے مجھے وہ بات کہ میں بھولگیا تھا پس پھر وہ لڑائی سے اور اُنکے صاحبزادے نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ پس انہوں نے اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوے دونوں لشکروں سے جدا ہوگئے اور اصحاب امیر المومنین غالب آئے طلحہ پر اور تیر مروان آدمی مروان طلحہ سے مقتول ہوا حاکم نے ثور بن مخراۃ سے روایت کیا ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوے میں اُنکے پاس گیا حالانکہ آخر رمق انمیں باقی تھا مجھہ سے پوچھا کہ تم کسکے مروان میں سے ہو میں نے امیر المومنین علی کا نام لیا ہاتھہ بڑھایا کہ میں بیعت کروں پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کو پسند نہوا کہ طلحہ جنت میں جاوے بغیر اسکے کہ بیعت میرے اسکی گلے میں ہو پھر جمع کیا حضرت علی نے باقی لوگوں کو اور بیعت لے اُنسے لی گئی عبد اللہ بن زید بن مرقاد خزاعی حضرت امام المومنین کے پاس اور کہا کہ میں حاضر ہوا تھا آپکے پاس جبکہ مقتول

فتنوں کا بیان

جو کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ نے کہ میں کسی سے تم ہوں تو آپنے وصیت فرمائی تھی حضرت علی کی رفاقت کی پس ام المومنین چپ ہوگئیں پس کو غیر کاٹ دین اونٹ کی اور بٹھالیا اسکو اور ابوبکر انکے بھائی اور ایک اور مرد اُترے اور ہودج سبا کی نکالا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھدیا اور آپ نے باکرام تمام اور تعظیم تمام مدینہ طیبہ میں ام المومنین کو روانہ فرمایا اور کسیطرح کی سرزنش اور توبیخ کی اور جب عزیزوں نے لشکر دن سے باہر کئے عمر بن جرموز انکے پیچھے گیا اور انکو قتل کیا پھر جب حضرت علی کے پاس آنا ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپکے خروج کرنیکا حضرت علی پر فرمایا کیا سبب تھا جو تیری ماں کو جو رو بنایا میرے باپ نے انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی آپنے فرمایا یہ ہی تقدیر الٰہی ہے ابوبکرہ نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خروج کریگی ایک قوم ہلاک ہونیوالی کہ سخت بنا دیگی قائد انکی ایک عورت ہوگی اور قائد جنتی ہے مراد اُس سے حضرت ام المومنین ہیں اور پوچھا حضرت علی سے سی حال اہل جمل کا فرمایا آپنے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں ولیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے اِخوانُنا بَغَوْا عَلَیْنَا یہ تھا اصل قصہ جسکی طرف اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت میں نقل کیا ہمنے اسکو بحجۃ الکرامۃ سے باختصار وتلخیص **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخِیَارِ اُمَرَاءِکُمْ وَشِرَارِھِمْ خِیَارُھُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتَدْعُوْنَ لَھُمْ وَیَدْعُوْنَ لَکُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو تمہارے نیک حاکموں کی اور بدکی نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتی ہو تم انکو اور دوست رکھتی ہیں وہ تمکو اور دعا خیر کرتے ہو تم انکے واسطے اور وہ تمہارے واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم انکو اور دشمن رکھتے ہیں وہ تمکو اور لعنت کرتے ہو تم انپر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کیطرف سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّۃٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہونگے تمپر کچھ حاکم کہ اچھا جانوگے تم انکو یعنے بسبب بعض افعال کے اور بُرا جانوگے تم انکو یعنے بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جسنے بُرا جانا یعنے اُنکے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جسنے بُرا جانا اُنکے سیئات کو وہ بچا اُنکی آفتوں سے ولیکن جو راضی ہوگیا اور اُنکے ساتھ ہوگیا یعنے پس وہ تو ہلاک ہوگیا پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیا نہ لڑیں ہم اُنسے فرمایا نہ لڑو اُنسے جبتک وہ نماز پڑھتے رہیں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ اُمَرَائُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَائُکُمْ سُمَحَائَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَھْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِھَا وَاِذَا کَانَتْ اُمَرَائُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَائُکُمْ بُخَلَائَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَائِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَھْرِھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپسکے شورے تو زمین کے پیٹھ بہتر ہے تمہارے لئے اُسکی پیٹ سے یعنے زندگی اولی ہے موت سے اور جب ہوجاویں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لئے اُسکی پیٹھ سے یعنے موت بہتر ہے زندگی سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کی روایتوں میں ایسے غریب روایتیں ہیں کہ انکو کسی اور نے روایت نہیں کیا اور وہ مرد صالح ہیں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْھُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِہٖ نَجَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑدیگا دسواں حصہ اس چیز کا جسکی حکم کیا گیا ہے ہلاک ہوجاویگا پھر ایک زمانہ کہ جو عمل کریگا دسویں حصہ پر اُسکے جسکا حکم ہوا ہے نجات پاویگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اسنا میں ابی فروا ابی سعید سے روایت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ ھٰھُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَی الْمَشْرِقِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر یعنے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا اسطرف ہے زمین فتنوں کی اور اشارہ کیا مشرق کیطرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ

فتنوں کا بیان اور ان کا ظاہر ہونا

فتنوں کا زمین کا بیان

اور خراب ہووین طرب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہون حدود اور جنی لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہون اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت مین اور تشبہ کرین مرد عورتون سے اور عورتین مردون سے اور قسمین کہاوین غیر خدا کی اور گواہی دین بدون طلب اور تصدق کرین برائے غیر خدا اور طلب کیجاوے دنیا عمل آخرت سے اور بجاوین معصیات اور مدارفسا و ظلم پر فخر کرین اور حکم نہ کیجاوے اور قرآن کو مزامیر پر پڑہا وین پس انتظار کرو بادسرخ اور مسخ و قذف کا الحدیث وفیہ آیات کثیرۃ خذفتہا للتذکار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور ظہار علم اور تضییع عمل اور دستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علی ہی مروی ہے علامات اقتراب ساعت مین استحلال کبائر کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشیید بنیان اور تہاون بطلاق و استحلال معازف و نقص شہور و نقص مواشی اور ضعف جہال کا منابر پر اور پہنا مردون کا ثوبون کو بغیر عمامہ کے اور تضییق طرقات اور کون علما رسوی ولاۃ اور لعب بساتہ میسر کے اور بجانا طبل و ساز و مزامیر کا اور اختلاف ہوا اور سوا اسکی اور بہت علامات ہین کہ اگر جمع کیے جاوین ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر اسقدر کافی غرض بہرحال ظہور منکرات و رواج سیئات و نشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہین کہ جو ان امراض سے آگاہ ہون اور انسی بہی کم وہ ہین جو انسی نفور ہون اور انسی بہی کم وہ ہین جو ان امراض سے دور ہون غرض صلحا قلیل ہین اور نظر خلایق مین اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنون کے ذیل مین بازار دنیا مین آئین ہین دیکہیے لگے اللہ تعالے کو کیا منظور ہے حتی المقدور بندونکو خوف خدا ضرور ہے اور غرلت عن الخلق موجب فرح و سرور دیکہیے وہ خالق کون و مکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہی اور بظہور مہدی مقدس و بنزول عیسی علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَهْدِيِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خُدَّامِ الْعِيسٰى اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَمِتْنَا مَعَهُمْ وَاحْشُرْنَا فِي الْاٰخِرَةِ مَعَهُمْ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُمْ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَبْوَابُ الرُّؤْيَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین خوابون کے بیانمین جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ مترجم رویا اصل مین مصدر ہے بمعنے رویت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اُس چیز کے لئے کہ دیکہی جاوے خوابمین صورتون سے قاموس مین ہے الرویا ما رایتہ فی منامک یعنی رویا وہ ہی جو کہ دیکہے تو خوابمین اور رویا مقصور و مہموز ہے اور کبہی ہمزہ کو واو سے بدلکر دیتے ہین تخفیف کے لئے اور رویا مین اختلاف ہے عقلا کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کچہہ مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اسطرف گئی ہین کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتی ہین کہ دیکہنے کے شرائط ہین مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی مین اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسط ہوائی شفاف کا اور مانند اسکی اور یہ سب مفقود ہی منام مین پس سوائی خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ کے اور کچہہ نہین اور اشاعرہ کہتے ہین چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہین ہوئی عادت الٰہی سابقہ خلق ادراک کے نائم مین پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہین ہے بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے اور یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے انکے نزدیک اتنا ہی کہ وہ حقیقت ادراک نہین ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہین کہ رویا صحیح نہین یا اعتبار اُسکا کچہہ نہین تعبیر مین تعبیر مین اسلئے کہ صحت پر رویای صالحہ کے اور حجیت پر اُسکے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتی ہین کہ رویا حقیقت ادراک نہین ہے لیکن باوجود اسکے ثبوت رکہتا ہی اور اُسکی تعبیر ہے اور اولی یہ ہے کہ لفظ باطل رویا کی حق مین نہ کہین بلکہ بجائی اُسکی محض یا صرف کا استعمال کرین تو اولی ہے اور ابو اسحٰق اسفرائنی کہا ہی کہ رویا ادراک ہے حقیقۃً لیکن شبہ اسلئی کہ کچہہ فرق نہین اُس چیز مین جو پایا ہے نائم نوم مین اور مستیقظ یقظہ مین اور ادراکات سے پس تشکیک ادراک نائم مین متلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ مین اور یہ متلزم ہے انکار بدیہی کی اور استاد مذکور بہی قایل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے کہ نوم قایم ہے بعض اجزای انسان سے اور ادراک قایم ہے بعض دیگر کے ساتہ اُسکی اجزا سے اسلئی اجتماع ضدین مقام واحد مین لازم نہ آیا کذا فی المواقف و شرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رویا کی پیدا کرنا ہے حقتعالی کا دل نائم مین علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اُسکا دل یقظان مین اور وہ تعالی خالق ہے علوم و ادراکات کا یقظہ موجب اُسکا نہ نوم مانع اُسکا اور خلق ان ادراکات کا نائم مین علامت اُسکی دوسرے امور ہین کہ عارض ہوتی ہین نائی الحال مین جیسیکہ تعبیر اُسکی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کے رو سی ہو یا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک مین ضدیت نہین اور فقیر یعنے مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب و سنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے شرح مشکوۃ **بَابُ** اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ باب اس بیانمین کہ خواب مومن کا جیسا کہ اللہ

حصہ ہے نبوت کا **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ وَاَصْدَقُھُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُھُمْ حَدِیْثًا وَرُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَالرُّؤْیَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ وَالرُّؤْیَا مِنْ تَحْزِیْنِ الشَّیْطٰنِ وَالرُّؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ بِھَا الرَّجُلُ نَفْسَہٗ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُمْ وَلْیُصَلِّ وَلَا یُحَدِّثْ بِہِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَیْدَ فِی النَّوْمِ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قریب ہوجاوے زمانہ تو ہوویگا خواب مومن کا جھوٹ اور سچا خواب اُسکا ہی جسکی بات سچی ہے یعنے جو صادق ہے اور خواب مسلمانکا چھیالیسوان حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہی ایک خواب نیک کہ بشارت ہی اللہ تعالے کیطرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اُسمیں شیطان کیطرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کے یعنے جاگتا ہیں کہ متصور ہوتی ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز کہ ناپسند ہے کہ کھڑا ہوجاوے اور نہ بیان کرے لوگوں سے اور فرمایا دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنے گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے

ف اسیطرح ابی ہریرہ اور ابی زرین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہی **مترجم** قولہ جب قریب ہوجاوے زمانہ اسمیں تین قول ہیں بعضوں نے کہا مراد قرب ساعت سے ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سے ہونگی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہی کہ مراد اقتراب زمان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہی چنانچہ معبرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارۃ وقت التقاء الانوار وادراک الثمار وحینئذ یستوی اللیل والنہار تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اُس سے زمانہ چھوٹا ہوتا ہی کہ قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کی اور ماہ برابر ہفتہ کی اور ہفتہ برابر ایکدن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے قولہ اور سچا خواب اُسکا الخ یعنے خواب اُسکا سچا جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچی کذب سے اور حاصل کری عقاید صحیحہ اور اعتقادات سادقہ اور صدق احوال و افعال و اقوال کا اُسکا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہی اور بشارات غیبیہ سے اُسکی تائید ہوتی جاتی ہے اور بڑی بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رویا اُسی تعلیم ہوتی ہیں اور تقارا انبیا و صلحا اور فیوض ارواح شہدا اور طرح طرح کی بشارات غیبیہ اور آثار لاریبیہ اُسی حاصل ہوتے ہیں کہ ابتدائی زمان اُسکے سنی سے متحیر اور اخوان دوران اُسکے استماع سے ششدر ہوں قولہ اور خواب مسلمان کا چھیالیسوان حصہ ہے اسمیں روایات مختلف ہیں چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعین جزءا من النبوۃ مذکور ہے اور اربعین جزءا بھی وارد ہوا ہے اور تسعۃ واربعین ہے اور حضرت عباس سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے اور ابن عمر کے روایت میں ستۃ وعشرین اور عبادہ کے روایت میں اربعۃ واربعین قاضی عیاض سے مروی ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مومن صالح کا رویا چھیالیسوان جزء ہے اور مومن فاسق کا ستراجزا کا ایک جزء اور بعضوں نے کہا کہ جسکی تعبیر خفی ہو وہ ستراجزا کا ایک جزء ہے اور جسکی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسوان جزء ہے خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علما نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپکو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسوان حصہ ہیں تیئیس برس کا پس اس حدیث میں اشارہ اسکی طرف ہے اور بعضوں نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رویا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورت ثبوت بھی بعد اسکے بہت سی خواب آنحضرت نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جاوے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوگے اور نسبت متغیر ہوجاویگی مگر مازری نے اسکا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اسلئے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بارسال ملک ہوتے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں اور بعضوں نے کہا چونکہ خوابیں اکثر اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اسلئے آپنے اسی جزو نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث مؤکد ہے امر رویا کی اور محقق ہے اُسکی منزلت کی اور کہا جزو نبوت ہونا رویا کا انبیا کے حق میں ہے یعنے اُنہیں کے خواب جزو نبوت ہیں نہ اُنکے غیر کے اسلئے کہ انبیا پر وحی بھی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں اور خطابی نے کہا بعض علما کا قول ہے کہ مراد حدیث یہ ہے کہ رویا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اسلئے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنے قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور مویدمیں اسکی بہت حدیثیں یعنے تخصیص رویا انبیا کی خبر نبوت ہونی میں خوب نہیں واللہ اعلم (نووی) قولہ جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ نووی نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب رعایتوں کو یعنے جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھوکے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ما رأیت ہتا جاوے اور کروٹ

تجھے کہ میں بناہے قوم کا اور جو تہہ کیا کرے اُنسے بہر تجھے خیال تہا کہ ایکدن مجھہ سے ملنا ہے تجھکو اور وہ دن ہے آجکا وہ کہیگا مجھے تو خیال نہا اسکا فرمادیگا اللہ تعالے سو آج میں تجھ
بھول جاتا ہون جیسے تو مجھے بھولگیا تہا دنیا میں **مترجم** ہونے سے مُراد ہی کہ آج کی دن چھوڑ دونگا میں تجھی عذاب میں پڑا رہیگا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہی ایسی ہی تفسیر
کسی بعض اہل علم نے اس آیت کی ہے فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ یعنے آجکے دن ہم اُنکو بھول جائینگے یعنی چھوڑ دینگے اُنکو عذاب میں پڑا رہنا **باب** مِنْهُ باب زمین کے گواہی کے بیان
میں **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذَا اَخْبَارُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنے اُسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین پھر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہین خبرین اُسکی عرض کی انہون نے اللہ اور رسول
خوب جانتا ہے فرمایا اپنے اخبار اُسکے یہ ہین کہ گواہی دیگی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالے کے آگے اُس عمل کے جو کیا اُسنی اُسکی پیٹہہ پر اسطرح کہ کہیگی وہ عمل کیا اُسنے ایسا اور ایسا فلان
فلان دن مین فرمایا آپنے اسی کا حکم دیا اس مین کو اللہ تعالے نے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الصُّوْرِ باب صور کے بیان مین **مترجم** صور کی حقیقت
مین کئے قول ہین مفسرین کے بعضون نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جسمین مجاہد نے کہا صورت اُسکی مانند بُوق کے ہے بعضون نے کہا صور جمع ہی صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا
واصح قول اول ہے اور احادیث باب اسکی ہوید مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ
قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ آیا ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا صور کیا ہے فرمایا آپنے ایک نرسنگا ہے کہ اُسمین پھونکا جاویگا یعنے قیامت
کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث سلمان تیمی سے اور نہین جانتے ہم اُسے مگر انہین کے روایت سے **عن** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر آرام کرونمین
اور صاحب قرن کا یعنے ہر اسفیل علیہ السلام قرن کو مونہہ مین لیے ہوئے ہی اور کان لگائے ہی کہ کب حکم ہو پھونکنے کا کہ اُسیوقت پھونک دی سو گویا یہ سخت گذرا اصحاب پر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے کہو تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنے کافی ہے ہمکو اللہ تعالے اور ہی وکیل ہے اللہ پر توکل کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی
ہے کئی سند وان سے جیسے اُنہون نے روایت کی ابی سعید سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ فِيْ شَأْنِ الصِّرَاطِ باب صراط کے بیان مین **عن** الْمُغِيْرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے شعار مومنون کا پل صراط پر یہی ہے ائی ب سلامت رکہ ب سلامت رکہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسے مگر عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے **عن**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا
تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ
لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا سوال کیا اور درخواست کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ شفاعت کرین میری قیامت کے دن فرمایا آپنے مین
آنیوالا ہون یہ عرض کی مین نے یا رسول اللہ کہان ڈہونڈون مین آپکو فرمایا پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈہونڈہیو مین نے کہا اگر وہان نہ ملونمین آپسے فرمایا ڈہونڈہیو میزان کے پاس
مین نے کہا اگر وہان بہی نہ ملونمین آپسے فرمایا ڈہونڈہیو مجھے حوض کوثر پر اور مین خطا نکرونگا اس تین مواطن سے یعنے خواہ نخواہ ملونگا انہین تین مقامون مین سے کسے مقام پر **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **باب** مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ باب شفاعت کے بیان مین **مترجم** شفع اور شفاعت مصدر ہے معنے اُسکی سوال کرنا ہے
واسطے تجاوز کے جرایم و ذنوب سے اور مشفع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فا جسکی شفاعت قبول کیجائی اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اُسی سی ہے
حدیث اشفع تشفع یعنے شفاعت کرو تمہارے شفاعت قبول کیجاویگی پس تشفع کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لام آتا ہے تو شفاعت عظمی مراد ہوتی ہے چنانچہ
حدیث عصیف الشفاعة مین تنکر یہ ہے شفاعت عظمی کے عنایت ہونیکا نہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیا بلکہ علما اور شہدا کو بھی امید ہے شفاعت صاحب کبائر کی کہ
خصوص ہے خاتم رسالت کے ساتہہ یا شفاعت مقبولہ کہ کبہی نہو یا شفاعت اُسکے کہ جسکے دلمین ذرہ بہر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنے سوا شفاعت عظمی کے کبہی تنقیل

اعمال رست کے ایک ہے میزان پر کبھی خروج کی لئی ہے نامہی کبھی اوغال جنت کے لئی بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لئے اور تخفیف کے انواع متفاوت ہیں کبھی تقلیل مکث میں اسیطرح شفاعت کبھی رفع درجات کی لئے ہی جنت میں کبھی زوال اسم جہنمی کے لئے جنت میں کبھی اقامت قدم کے لئے صراط پر کبھی تکثیر حور کی لئے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا انا اول شافع وارل مشفع اور مشفع بفتح فا ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جسکی شفاعت قبول کیجاویگی اور فرمایا آپنے انا اول شافع فی الجنۃ مراد اُس سے دخول جنت ہی یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیوذن لہ فی الشفاعۃ مراد اُس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اراحت اہل موقف کے لئے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسیطرح رفع درجات کے لئی جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جسمیں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء و صلحا علے الخصوص بشفاعت سید الانبیا و سند الاصفیا باسانید صحیحہ ثابت ہی اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابوطالب کو میری شفاعت نفع دیگی مراد اُس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے شفع لہ کو ویسی ہے موجب ثواب و اجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اشفعوا تؤجروا یعنے شفاعت کرو تاکہ اجر حاصل ہو اور آیہ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً ہے شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنے لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ میں ہے مراد ہے یعنے جفت اور طاق اور حدیث اُمرِ بلال ان یشفع الاذان میں ہے یہی مراد ہے یعنے اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں شفع سے یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مذکر جفت ہوجاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالے مراد ہے کہ ثانی و نظیر اُسکا مفقود ہی اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ وُرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَوَ تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ

اخراج اسد علیہ و سلم کی شفاعت کا ذکر

الْبَشَرَةِ وَهُمْ مُشْرَكُوا النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ
حِمْيَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پہر اُٹھایا آپنے اُسمین سے دست اور اچھا لگتا تہا اور آپ کو
پسند تہا وہ آپکو دیا آپنی ایکبار اُسمین سے اپنی دندان مبارک یا دڑہو سے پہر فرمایا مین سردار ہون آدمیون کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیون اسلئے کہ جمع کریگا اللہ عزوجل اگلے پچھلے لوگون
کو ایک پٹیٹر زمین پر پہر اسطرح اکہٹا ہونگے کہ سُنا سکیگا اُنکو آواز ایک پکارنیوالا اور دیکہہ سکیگا اُنکو صاحب بصر اور قریب ہوگا اُنسے آفتاب اور لوگونکا غم و کرب اسدرجہ پہونچیگا
جاویگا کہ طاقت نرکہہ سکینگے اور متحمل نہ ہوسکینگے وہ اُسکی سو کہینگے بعضے لوگ بعضے سے کیا نہین دیکہتے ہو کہ کہانتک پہونچی مصیبت تمہاری کیا دیکہتی نہین تم ایسے شخص کو جو
شفاعت کری تمہارے تمہارے رب کے پاس سو کہینگے بعضے بعضے سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ابوالبشر ہین پیدا کیا اللہ تعالے
نے آپکو اپنی دست مبارک سے اور پہونکی آپ مین اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتون کو کہ اُنہون نے سجدہ کیا آپکو سو شفاعت کیجئے ہماری اپنی رب کے پاس کیا دیکہتی نہین
آپ کہ ہم سب کس بلا مین گرفتار ہین کیا دیکہتی نہین آپ کہ کہانتک پہونچی مُصیبت ہمارے سو کہینگے اُنکو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہی کہ نہین غصہ ہوا ایسا
کبہی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبہی اسکی بعد اور اُسنی مجہے منع فرمایا تہا ایک درخت سے سو نافرمانی کی مین نے اُس تعالے شانہ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کی پاس جاؤ نوح علیہ
السلام کے پاس پہر آئینگے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای نوح تم پہلے رسول ہو کہ بہیجے گئی زمین والون کیطرف اور نام رکہا تمہارا اللہ جل جلالہ نی بندہ شکر گذار
شفاعت کرو ہمارے اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکہتے تم ہم کس بلا مین ہین کیا نہین دیکہتے تم کہ کہانتک پہونچی مصیبت ہماری سو کہینگے اُنسے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے
دن غصہ ہین ہے ایسا کہ کبہی غصہ ہین ہوا اُس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اسکی بعد اور بیشک مجہکو ایک دعا کی مقبول مستجاب تہی سو وہ خرچ کردی مین نے اپنے قوم کی ہلاکت کے لئی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا اور
کسیکے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس سو آوینگے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنے دوست اُسکی زمین والونمین سے سو شفاعت کرو ہمارے
واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہین دیکہتے ہو تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک میرا رب ایسا غضبناک ہے آج کے روز کہ کبہی ایسا نہوا تہا اور نہوگا اور مین نے تین جہوٹ
بولے ذکر کیا انکو ابوحیان نے اپنے روایت مین نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسے اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے موسے علیہ السلام کے پاس
آکر کہینگے ای موسی تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تمکو اللہ تعالی نے ساتہ اپنی رسالت کی اور کلام کے تمام لوگون پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا
نہین دیکہتے تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک رب میرا آج کی روز اسقدر غضبناک ہے کہ کبہی ایسا نہوا نہوگا اور مین نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہین حکم
ہوا تہا مجہے اسکے مارنیکا مجہے آج اپنے جانکی فکر ہے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے سب عیسے علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای عیسی تم
رسول ہو اللہ تعالے کی اور کلمہ اسکا ہو کہ ڈالا اُسنی مریم کیطرف یعنے بغیر اسباب والے کی فقط اللہ کے کُن فرمانی سے پیدا ہوگئی ہو اور روح اُسکے طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگون سے گود مین
یعنے اپنی جان کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکہتے تم کہ ہم کس مصیبت مین ہین پہر کہینگے حضرت عیسے علیہ السلام بیشک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا
کبہی نہوا تہا اور نہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسے نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آئینگے وہ سب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہینگے ای محمد تم رسول ہو اللہ عزوجل کے اور خاتم الانبیا ہو اور بخشی گئی تمہارے لئی گناہ تمہاری اگلے پچھلے شفاعت کرو تم ہماری اپنی پروردگار کے پاس
کیا نہین دیکہتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا مین ہین سو مین چلونگا اور آؤنگا نیچے عرش کی پاس اور گر پڑونگا سجدہ مین اپنی رب کے تعظیم کے لئی پہر کہولیگا اللہ تعالے میری جنان و
لسان پر اپنی محامد اور حسن ثنا کو اسقدر کہ نہ کہولا ہوگا کسے پر مجہسے پہلے پہر کہا جاویگا مجہسے ای محمد اُٹہاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت
قبول کیجاویگی پہر اُٹہاؤنگا مین اپنا سر اور کہونگا اے رب مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی
پہر فرماویگا باری تعالی شانہ اے محمد داخل کرو تم اپنی امت مین سے اُن لوگون کو جن پر حساب و کتاب نہین ہی داہنی دروازی مین سے جنت کی اور وہ لوگ
شریک ہونگے اور دروازون مین سی اور لوگون کے بیچے داخل ہونی مین پہر فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ دو پٹ مین جنت کی چوکہٹ
سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر مین یا جیسا مکہ اور بصری مین ف اسبابن ابی بکر صدیق اور انس اور عتبہ بن عبد اور ابی سعید سے یہ روایت سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معمر
قولہ اُٹہایا دست اور اچھا لگتا تہا اُسکو لخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اسلئی حضرت کو پسند تہا قولہ فہش نہشتہ یعنے فوچا ایکبار فوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بہی وارد ہوا ہے

اور اگر بشین معجمہ پڑھا جاوے تو معنے اسکے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے دانت کی کنارون سے اور سین مہملہ نوچنا گوشت کا داڑھون سے (علے ما قالہ الطیبی) قولہ مین سردار ہون آدمیون کا غرض یہ کہ دو معنے ہین اول ملک متصرف کو جو چاہے سو کرے اس معنی کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے سید نہین بلکہ سوای ربتعالی کے یہ معنی کسی مین پائی نہین جاتی اس معنے سے حدیث مین وارد ہوا اَلسَّیِّدُ ھُوَ اللّٰہُ یعنے سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنے یہ ہین کہ جب مالک کا حکم مملوکون کیطرف فسا ترے تو پہلے اُس شخص پر اُترے اور وہ سب لوگون کو سنا دیوے اس معنے کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکے جہان کے سردار ہین چنانچہ اس حدیث مین اسی معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات مین سے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہین وہ اُس ذات مقدس کے لئے جیسے کہ ثابت ہین سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا تکیف انکو ثابت کرنا ضرور ہے نہین انکار کیا انکا گمراہ جہمیہ نے قدلہم اللہ اور فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور نہ انکار کیا ابن زگی کا آدم علیہ السلام کے شیطان تک لنے سے اور اگر مراد ہوتی ہے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیرے قدرت سے نہین بنا ہون پس باطل ہوا قول اُنکا جو تاویل کرتے ہین اسکے ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کی اور نہ انکار کیا اسکا یہود نے بلکہ عیب لگایا اسکو مغلول ہونیکا باوجود اثبات یدکے اور ملعون ہوگئے وہ فقط عیب لگانی سے اُنمین پھر کیا حال ہوگا اُنکا جو بالکل اُسکی نفی کے درپی ہین اور تفسیر معالم التنزیل مین ہے یَدُ اللّٰہِ صِفَۃٌ مِنْ صِفَاتِ ذَاتِہٖ کَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْہِ وَقَالَ جَلَّ ذِکْرُہٗ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِصِفَاتِہٖ فَعَلَی الْعِبَادِ فِیْھَا الْاِیْمَانُ وَالتَّسْلِیْمُ وَقَالَ اَئِمَّۃُ السَّلَفِ وَاَھْلُ السُّنَّۃِ فِیْ ھٰذِہِ الصِّفَاتِ اَمِرُّوْھَا کَمَا جَآءَتْ بِلَا کَیْفٍ یعنے ید ایک صفت ہے اللہ تعالی کے صفات ذات مین سے مانند سمع اور بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اُس تعالی شانہ کے برکت والے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتون کو اور واجب ہے بندون پر ایمان لانا اُنپر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتون کے باہین کہ جاری کرو انکو جیسے آئی ہین بلا کیف انتہی قولہ نفسی یعنے میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اُسکی کرے (مجمع) قولہ وہ خرچ کی مین نے اپنے قوم کی ہلاکت کے لئے آہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور مین نے اپنے دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کے شفاعت مین خرچ کرونگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سی مراد ہی یہ دعا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا قولہ اور مین نے تین جھوٹ بولی الخ یہاں یہ کہ کفار سے آپنی فرمایا جب اُنہون نے اپنے میلہ مین بُلایا اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنے مین بیمار ہون اور جب کفار نے پوچھا بتونکو تمنے توڑا تو آپنے فرمایا بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ یعنے بڑے بُت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپکا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا انتہی **فائدہ** نووی نے کہا ہے کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اُسکا سمعاً بدلیل قولہ تعالی یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا اور روایات صحیحہ اسقدر ثبوت شفاعت مین وارد ہوئی ہین کہ تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اسپر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اسلئے کہ انکا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہین اور استدلال کیا اُنہون نے ان آیتون سے مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ اور آیۃ فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشَّافِعِیْنَ اور جواب دیا ہی اہل سنت نے کہ مراد آیۃ اول مین ظلم سے شرک ہے اور آیۃ ثانی کفار کے حق مین ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کے تاویل یہ کرتے ہین کہ مراد ان سب شفاعتون سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحتہً اُنکے بطلان مذہب پر دال ہین اور مثبت ہین خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات کے اہوال موقف سے اور یہہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لئے تیسرے مستوجبان نار کے لئے چوتھے خروج مذنبین کے لئے نار سے کہ خروج اُن کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچوین رفع درجات کے لئے **بَابُ مِنْہُ** دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لئے میری اُمت سے **ف** اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ لِیْ جَابِرٌ یَا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْ اَھْلِ الْکَبَآئِرِ فَمَا لَہٗ وَلِلشَّفَاعَۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میرے امت کے اہل کبائر کے لئے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھہ سے جابر نے اے محمد جو نہووے اہل کبائر سے اُسے شفاعت سے کیا تعلق **ف**

فائدہ علیہ صفات ارتعالی کا بیان

یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** یہاں وہی شفاعت مراد ہی جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابر کے قول کا **عن** أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کریگا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے اوپر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** جمیعہ اس حدیث کو سنکر کف افسوس ملتی ہیں معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتی ہیں غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہر حال جان ہارتی ہیں محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہی وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا اُنکے کیفیت کو علم الٰہی پر اور الفاظ محمول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل وبلا تشبیہ وتعطیل حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَهُوَ الْهَادِي إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَمَا قَامَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ابیداء میں ایک مرد نے اُنمیں سے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ داخل ہونگے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کی لوگوں سے بڑھکر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ مرد سوا آپکے ہے فرمایا آپ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جسنے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابی الجدعا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور ابن ابی الجدعا کا نام عبداللہ ہی اور اُنکی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے **مترجم** مراد اُس شخص سے عثمان ہیں یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہما **عن** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کوئی شفاعت کریگا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی اُنمیں سے شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک عصبہ کے اور کوئی شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** فئام کہا ہی بعضوں نے کہ جمع ہے فئہ کی اور فئہ بمعنے جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اسکا لفظ سی کوئی نہیں اور عصبہ جماعت ہے کہ افراد اُسکی دس سے چالیس تک ہوں **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آنیوالا میرے پاس آیا میرے رب کیطرف سے اور مجھے مخیر کیا اس بات میں کہ داخل ہو میری نصف اُمت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اُسکے واسطے ہی جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اُسنے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو **ف** اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو الملیح سی وہ روایت کرتی ہیں ایک اور صحابی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ آنحضرت سے اور نہیں ذکر کرتے اُسمیں عوف بن مالک کا **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیچہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سی کچھ بہرہ نہیں اور جبتک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات یہی ہے اسلئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع المشرکین **باب** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ باب حوض کوثر کے بیان میں **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي فِي حَوْضِي مِنَ الْآنِيَةِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے **عن** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپسمیں ایک دوسرے پر اسبات میں کہ کسکی حوض پر پانی پینے والی زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنے اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اُسمیں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے **باب** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ باب ظروف حوض کے بیان میں **عن** أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ

اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان

فرشتوں کی شفاعت کا بیان

حوض کوثر کا بیان

ظروف حوض کوثر

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا بَا سَلَّامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ ترجمہ

روایت ہے ابی سلام حبشی سی کہا انہون نے بھیجا میرے پاس عمر بن عبد العزیز نی پیغام اور میں سوار کیا گیا بریدپر پھر جب داخل ہوا میں اوپر کہا ای امیر المومنین شاق گذری مجھپر سواری بریدکی فرمایا عمر بن عبد العزیز نی ای ابو سلام مجھی یہ منظور نہین کہ تمپر مشقت ہو مگر میں نے تمہین اسی لئی تکلیف دی کہ میں نے سُنا ہی کہ تم ایک حدیث بیان کرتی ہو بواسطۂ ثوبان کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی حوض کوثر کی پاہین تو میں نے چاہا کہ تُمسے بالمشافہ سُن لون کہا ابو سلام نے روایت کی مجھسے ثوبان نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اُسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہی شہد سی آبخوری اُسکی عدد ستارون آسمان کے تاری جس نے ایکبار اُسمین سے پیا پیاسا نہو گا بعد اُسکی کبھی پہلے جو لوگ اُسپر آئینگے فقرائی مہاجرین ہونگے گرد آلود سر اُنکے میلی کچیلی کپڑے نکاح نہین کرتے نازپروردہ عورتون سے اور نہین کہولی جاتی اُنکے لئی دروازی کہا عمر بن عبد العزیز نی ولیکن مین نے تو نکاح کیا نازپروردہ عورتون سے اور کہولی گئی میرے لئی دروازی نکاح کیا مین نے فاطمہ بنت عبد الملک سے مگر اتنی بات تو ضرور ہے کہ مین نہین دھوتا اپنا سر جبتک کہ چکٹ نجاوی اور نہین دھوتا اپنی وہ کپڑی کہ میرے بدن سے لگے ہین جبتک کہ میلے کچیلے نہون **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سی اُنہون نے روایت کی ثوبان سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے **مترجم** برید لفظ فارسی ہے اصل مین خچر کو کہتے ہین اور ترجمۂ ترمذی مین کہا ہی برید وہ خچر ہی کہ بارہ میل کے سواری کے لئے مستعد رکھین اور عمّان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہی شام مین اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین مین اور بلقا ایک شہر ہی شام مین اور عدن جزیرہ مشہور ہی کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض مین مبنی اسپر ہے کہ سامع کی ذہن مین اُسکی بڑائی آجاوے یہ مقصود نہین کہ مقدار اُسکا بعینہ مذکور ہوا سی لئے ہر مقام مین حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا قولہ نکاح نہین کرتے یعنی خود بھی صحبت نازپروردہ عورتون کی نہین چاہتے اور اگر چاہین اور طلب کرین تو کوئی اُنکے خطبہ کو قبول نکری قولہ اور نہین کہولی جاتی دروازی یعنے کسیکے دروازی پر اذن مانگی داخل ہونیکا تو اذن نہ ملی غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا مین رہے ہین اور کسیطرح کا جاہ و منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہین چاہتے مظہر عبدیت ہین اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہین نہ راغب جاہ و افتخار **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہا اُنہون نی عرض کیے مین نے یا رسول اللہ کیسے ہین برتن حوض کوثر کے فرمایا آپنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے بیشک برتن اُسکی آسمان کے تاروں سے زیادہ ہین اُس رات مین کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کہلگیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنون سے ہین جسنی پیا اُسمین سے کبھی پیاسا نہو گا آخر وقت تک عرض اُسکا طول کے برابر ہی یعنے چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سپید اور شہد سی زیادہ میٹھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور اسباب مین حذیفہ بن الیمان اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور عمارۃ بن رویبہ اور مستورد بن شداد سی بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض میرا کوفہ سی حجر اسود تک ہے **مترجم** قولہ برتن اُسکی آسمان کے تاروں سے الخ یعنے جس شب مین اندھیرا ہو چاندنی نہو اسلئے کہ چاندنی مین اکثر چھوٹے تاری نظر نہین آتی اور ابر فلک سے کہل گیا یعنے مینہہ برس کر بدلی کہل گئے ہو کہ جو سما گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئے حایل نہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات مین جیسے تاری کثرت سے چمکتے ہوے اُن گنت نظر آتی ہین اُس سے زیادہ برتن ہین اُس حوض کے **باب** اُن لوگون کے بیان مین جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے **عن** ابن عباس قال لما أسري بالنبي صلى الله عليه وسلم جعل يمر بالنبي والنبيين ومعهم القوم والنبي والنبيين ومعهم الرهط والنبي والنبيين وليس معهم أحد حتى مر بسواد عظيم قلت

اُن لوگون کا بیان جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے

من هذا فقيل هو موسى قومه ولكن ارفع رأسك فانظر فإذا هو سواد عظيم قد سد الأفق من ذا الجانب ومن ذا الجانب فقيل هو لاء أمتك ومعهم
سبعون ألفا بين أمتك سبعون ألفا يدخلون الجنة بغير حساب فدخل ولم يبينوا له فقالوا نحن هم وقال قائلون هم أبناء الذين ولدوا
على الفطرة والإسلام فحرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال هم الذين لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام
عكاشة بن محصن فقال أنا منهم يا رسول الله قال نعم ثم جاء آخر فقال أنا منهم فقال سبقك بها عكاشة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے
کہ جب شب معراج میں آنحضرت لیگئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو گذری آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ ایک قوم تھی یعنے انکی امت اور گذری ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکی
ساتھ ایک رہط تھی اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ کوئے آدمی نتھا یہانتک کہ گذرے آپ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہہ کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور انکی
قوم ولیکن تم بلند کرو اپنا سر اور نظر کرو تو یکایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اسنے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے
کہ یہ تمہاری امت ہے اور اسکے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ وہ داخل ہونگے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہانتک فرما کر آنحضرت گھر میں تشریف لیگئی اور لوگوں نے پوچھا
کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپنی تفسیر سے انکی سو بعض اصحاب کہنے لگی شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنے اصحاب آپکی اور اچھوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے
پھر نکل آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتی ہیں اور نہ بد فالی لیتے ہیں اور اپنی رب پر توکل کرتی ہیں سو کھڑے ہوگئے عکاشہ
بن محصن اور عرض کی کہ میں انمیں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنی ہاں پھر آئی دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی انمیں ہوں فرمایا آپنے سبقت کی تمپر عکاشہ نے ف اس
باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہو اسمیں کوئی عورت
اور واحد اسکا اسکی لفظ سے نہیں اور جمع اسکے ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع ارابط آتی ہے اور تصغیر اسکی رُہیط ہی اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کے
اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور اعتماد کرنا غیر پر اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اسکی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و
سکنات میں کسیکو متصرف نجانکر کما ثبت فی ید الفعال اس فعال تمام ترید کے سامنی ہوجاوے اور نظر اپنی اسباب پر نرکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی ظنی وہمی
یقینی جیسے تقمہ مونہہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیر کا مباشرت ان افعال کے منافی توکل نہیں بلکہ ترک اسکا جہل و سفاہت ہے اور موجب اثم و معصیت اور ظنی وہ کہ
جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اسکے عامہ خلایق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداوات بادویہ طبیہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اسکے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط
نفس کے اچنبھے سے کہ غالب اسمیں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی جگہہ میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کی آنیکی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہوجاتی ہے نظر سے اہل
توکل کے اور یقین ہوتا ہے انکو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اسکی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بی اذن پروردگار کے نہیں ہلکتا اور کوئی چیز بی تقدیر اور اندازہ اسکے
وقوع میں نہیں آسکتے اور اسباب ہمی واجب ہے ترک اسکا مرد متوکل کو اور مباشرت اسکی منافی توکل ہے بالکل جیسیکہ قیام و تعلم نکرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا
اور توکل ہم اس سے محترز ہونا اور افسونہای جاہلیت اور تطیر اور مانند اسکے جن چیزونکی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سی ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے
ہم کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوٰۃ قولہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتی ہیں الخ اسلئے کہ داغ اسباب ہمیشہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہے قولہ اور نہ منتر کرواتی ہیں الخ مراد اس سے منتر
جاہلیت کے ہیں کہ جسمیں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اسمیں جمیع منتر کہ جسکے معنی معلوم نہو کہ احتمال ہے اسمیں کفر و شرک کا قولہ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصن الخ اسمیں دلالت ہے
اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعای صالحین سے دوسری روایت میں وارد ہوئی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل
کردے قولہ سبقت کی تمپر عکاشہ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ تھی گویا آپکو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہوسکتا
ہے یہ جو سابق ہوا وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئی بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اسکے ہیں اور ٹوٹ گئی انکی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت نے انکو ایک
چوب یا شاخ خرمای خشک شک سا وی ہے سو ہوگئی انکے ہاتھ میں شمشیر اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت نے انکو بہشت کی اور وہ فضلای صحابہ
سے ہیں اور وفات پائی خلافت صدیق میں زمن ردت میں اور عمر مبارک انکی چونسٹھ سال ہے روایت کی اسنے ابوہریرہ اور ابن عباس سے اور بہن انکی ام قیس بنت محصن ہیں
رشرح مشکوٰۃ **عن** انس بن مالك قال ما اعرف شيئا مما كنا عليه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اين الصلوة قال اولم تصنعوا

فِیْ صَلَاتِکُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے اُنمیں سے جسپر تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ ابو عمران جونی کہتے ہیں میں نے کہا ہیں نماز فرمایا انس نے کیا تمنے کی نہیں نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنے اُسمیں بھی تم سستے اور کاہلی کرتے ہو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے **مترجم** اللہ اللہ اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زمان معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور قصور ایقان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانی کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جاوے کہ وفات مبارک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہونیکو ہیں دو چار باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضۂ اقتدار میں گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجۂ اتم ہے تنفر لوگوں کے امر حق میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان ہیولیٰ رروتی ہیں اور نامان غفلت سوتی ہیں اور ناننین جوش مردانہ ناننین ہوش عاقلانہ قوانین ریاستہائے اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان پاس معیوب اُسپر وقوف نہ اسپر شعور ہزارہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانۂ زاغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اَللّٰھُمَّ اْجُرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِنْھَا **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّۃِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالِ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَھَا وَلَھَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمَبْدَاَ وَالْمُنْتَھٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُھَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ ھَوًی یُضِلُّہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّہٗ ترجمہ روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھولگیا خدای بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اُسنے اور زیادتی کی اور بھولگیا جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ بھولگیا اور کھیل میں مشغول ہوگیا اور بھولگیا قبروں کو اور ریزہ ہوکے گل سڑ جانی کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اُسنے اور سرکشی کی اور بھولگیا اپنے ابتدائی خلقت کو اور انتہائی کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ اُسکو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اُسکو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اُسکو حرص ذلیل کرتی ہے ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہیں **عن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ کَسَا مُؤْمِنًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہلاوے کسی مومن کو بھوک کے وقت کہلاوے گا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مومن کہ پلاوے کسی مومن کو پیاس کے وقت پلاوے گا اُسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مومن پہناوے کسی مومن کو ننگی بدن ہونے کے وقت پہناوے گا اُسے اللہ تعالیٰ سبز خلعتوں سے جنت کے ف یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی عطیہ سے انہوں نے روایت کیے ابی سعید سے موقوفا اور یہ صحیح تر ہے نزدیک اور اشبہ **مترجم** رحیق نام ہے شراب کا مختوم مہر لگی ہوئی اُسکے شیشہ پر **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرا اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل کو پہونچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گران قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کے روایت سے **مترجم** تولہ جو ڈرا یعنے شب خون سے کہ ایک قوم رات کو آنکر اپنے بستی اور شہر لوٹیگی اور زن و بچہ کو قتل کریگی پھر اول شب سے بستی چھوڑ رہا گا اور صبح تک امن کی جگہہ میں پہونچگیا یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا وہ اسکے لیئے اور نہا اسپر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دایما سپر سوا ہے اور نیک عمل میں سعی کرنیکا طریقہ اختیار کیا اور عادات سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں تو صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہونچگیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے اگر اُسکا مال لوٹا اور اُسکے اہل و عیال اسیر کیئے اور وہ ہلاک ہوگیا اور سامان متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض ضیاع میں لائی جاوے اسیطرح جنت مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اُسکی بہت گران ہے جب تک خدای مولی نہو اُسکا ملنا دشوار ہے **عن** عَطِیَّۃَ السَّعْدِیِّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِہٖ حَذَرًا لِمَا بِہٖ بَاْسٌ ترجمہ روایت ہے عطیہ سعدی سے

الفتیے وہ اصحاب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہونچیگا بندہ درجہ پرہیزگاروں کے جب تک کہ چھوڑ دی اُس چیز کو جسمین شبہ نہین ہے اُسچیز سے بچنے کی لئے کہ جسمین شبہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا **ترجمہ** روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تمہاری دل دیسی ہے رہین جیسا کہ میرے پاس رہتی ہین تو سایہ کرین تمپر فرشتے اپنے پرون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندون سے حنظلہ اُسیدی سے اور اسبا بمین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث مین دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علی ہذا القیاس تاثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت اشیر پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیا علیہم التحیۃ والثنا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شی کے ایک حرص و نشاط ہی اور ہر حرص و نشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اُسکا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اُسکی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جاوے اُسکی طرف انگلیون سے تو اُسی کچھ شمار مین نہ لاؤ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک سے انہون نے روایت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جاوے اُسکی طرف انگلیون سے دنیا مین یا دین مین مگر جسکو بچاوی اللہ تعالی **مترجم** یعنے ہر شی کی ابتدا مین ایک نشاط و خوشی و فرحت و جوش ہوتا ہے اسیطرح عبادت و زہد و ریاضت کی ابتدا مین بھی آدمی کو خوب شوق و ذوق رہتا ہی پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط و تفریط سے اور ثابت رہا صراط مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہونچی اور اگر شہرت اسکی ایسی ہوئی کہ جدہر نکلا انگلیان اُٹھنے لگین کہ یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالی بچاوی غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت و ندامت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِيْ وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ الْاِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُ اِنْ نَجَا مِنْهُ يَنْهَشْهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ کھینچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور ایک لکیر اُس مربع کی باہر اور کھینچی اُس خط کے گرد جو وسط مربع مین واقع تھا کئی لکیرین پھر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنے وسط مربع مین اور یہ اجل اُسکی ہے یعنی وہ خطوط جو اُسے ہر طرف سے گھیرے ہین اور یہ جو بیچون بیچ مین ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات و آفات اُسکی ہین اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اُسکو اور خط خارج اُسکی امید ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سے اُسی گھیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع مین ہے انسان ہے اور خطوط صغار اُسکے بین وسیار عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہین کہ اُس سے احتراز ممکن نہین اور خط بیرون مربع جو م ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اُسکی ہے کہ اُس خیال خام مین دوڑتا رہتا ہی لمبی اور کوشش کرتا ہے آخر ش مرجاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہی **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہوتی جاتی ہین اُسمین سے دو چیزین ایک حرص مال کی دوسرے حرص زیست کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صورت بنائی گئی انسان کی اور اُسکے بازو پر ننانوی موت ہین اگر ان موتون سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ صورت بنائی گئی یعنے عالم مثال مین اسطرح مثل ہوا یا خلقت اُسکی مستلزم ہے اُن امراض و آفات کی جسکا انجام موت ہو پھر اگر ان سب سے بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لاد وا مین گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے **مصرعہ** پیری و صد عیب چنین گفتہ اند اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیری سے یعنے پیری سے پناہ مانگی ہے **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

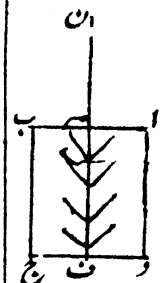

اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ فَثُلُثَیْ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھتے جب دو ثلث رات گذر جاتی اور فرماتی ای آدمیون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگئی کھڑکھڑانی والی ساتھ لگی ہے اُسکی دوسری آگئی موت اپنی فوج لیکر آگئی موت اپنی فوج لیکر کہا اُبی نے پھر عرض کی مین نے یارسول اللہ مین بہت درود پڑھا کرتا ہون آپ پر سو کتنا وقت مقرر کرون اپکی درود پڑھنے کی لئی یعنے اپنی وظیفہ کے وقت مین سے فرمایا آپنی جتنا تم چاہو مین نے کہا چوتہائی آپنی فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین مین نے کہا نصف آپنی فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہاری لئی مین نے کہا دو ثلث آپنی فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہاری لئی مین نے کہا مین تمام وقت مین وظیفہ کے درود ہی پڑہا کرونگا آپ پر آپنے فرمایا تو اب کفایت کریگا درود تمہارے سب فکرون کو اور بخشی جائینگے گناہ تمہارے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا لَنَسْتَحْیِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذَاکَ وَلٰکِنَّ الْاِسْتِحْیَاءَ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَتَتَذَکَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالے سے جیسا حق ہے حیا کا ہمنے کہا ای نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہین اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپنے یہ حق حیا نہین ولیکن حیا کرنا اُس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کری تو سر کی اور جو سر مین ہے یعنی حشیم و گوش و لسان کی اور حفاظت کری تو پیٹ کی اور جسکو اُس نے جمع کیا اور یاد رکہے تو موت کو اور ہڈیون کے گل سڑ جانی کو اور جسنی ارادہ کیا خوار آخرت کا چھوڑدی زینت دنیا کی پس جسنی یہ سب پورا کیا اُسنی حیا کی اللہ تعالے سے یعنی جیسا حق ہے اُس سے حیا کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنے روایت ہے ابان بن اسحاق کے وہ روایت کرتے ہین صباح بن محمد سے **مترجم** قولہ ہم حیا کرتے ہین یعنے محرمات سے بچتے ہین اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا اصحاب نے اسکو بیان کیا حضرت نے فرمایا میرے غرض یہ نہین بلکہ مین اعلی درجہ کی حیا تعلیم کیا چاہتا ہون پہر اُسے بیان فرمایا قولہ حفاظت کری تو سر کے اور جو اُسمین ہے یعنے آنکھہ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سی اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افترا سے باز رکہی اور اس حفاظت کا خوگر ہو قولہ اور حفاظت کری تو پیٹ کی یعنے حرام و شبہات سے نہ بہری بلکہ ورع و زہد اختیار کرے قولہ اور جسکو اُسنے جمع کیا یعنے پیٹ نے مراد اُس سے اعضائی باقیہ ہین مثل فرج اور ہاتہ اور پاؤن کے کہ انکو لواطت سحاق زنا مباشرت اجنبیہ سے بچاوی اور ان سب اعضا کو رضائے الہی مین اور خوشنودی بار تعالی مین لگاوی اور اسپر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ و منزلت کا طالب نہوا سنے حق اللہ سے حیا کرنیکا پورا کیا اور جسمین کچہہ نقصان ہے اُسکی حیا مین اُتنا ہی زیان ہے **عن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ ترجمہ روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ جاوے تمین لگاوے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور عاجز وہ ہی کہ پیچہے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسہ یعنے حساب کری اپنی نفس کا دنیا مین قبل اسکے کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا اُنہون نے حساب کرو اپنے نفسونکا قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تدبیر کرو پہلے سی عرض اکبر کے لئی یعنے روبکاری آخر کے لئی اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اُس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا مین اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا کہ متقی نہین ہوتا بندہ جبتک کہ حساب نکرے اپنے نفس سے اسطرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنی شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کہانا کپڑا کہان سے ہے یعنے حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے **مترجم** قولہ اور غرور کرے یعنے گناہ پہر نہ آوی اور اللہ تعالے پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے بیوقوف کہتے ہین کہ آخر اُسکو اپنے پیدا کئے کی شرم آوگی اور ہم کتنا گناہ کرین اُسکی مغفرت سے بخشدی جاوینگی اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتین بیوقوفی کے ہین **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَلّٰہُ فَرَاٰی نَاسًا کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی فَاَکْثِرُوْا مِنْ ذِکْرِ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِذَا

دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتُ لَأَبْغَضُ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا داخل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مصلے مین اور دیکھا کئی شخصونکو کہ ہنس رہی تھے فرمایا آپنی آگاہ ہو اگر یاد کرو تم سبب ہاذم لذات کو تو بازرکھی تمکو اس سے کہ جسمین مین تمہین دیکھتا ہون سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنے موت کو اسلئے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہی وہ سو کہتی ہے مین گہر ہون غربت کا مین گہر ہون تنہائی کا مین گہر ہون خاک کا مین گہر ہون کیڑونکا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اُس سے قبر مرحبًا واہلًا آگاہ ہو بیشک تو بہت پیارا تھا میرا اُن لوگون سے جو میرے پیٹھہ پر چلتے ہین پھر اب جو مین متولی ہوئی تیری کام کی اور تو میرے طرف آگیا تو دیکھیگا تو میرے حسن سلوک کو جو مین تیری ساتھ کرونگی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اُسکی لئی جہانتک کہ اُسکی نظر پہونچتی ہے اور کھولدیا جاتا ہے اُسکے لئی ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتے ہے اُسکو قبر لا مرحبًا ولا اهلًا بیشک تو بڑا دشمن تھا میرا اُن لوگون سے جو میرے پیٹھہ پر چلتے ہین پھر اب جو مین متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھیگا تو میری بدسلوکی جو تیرے ساتھ کرونگی پھر دباتی ہی وہ اُسکو اور زور دیکر التی ہے ہر طرف سے اُسپر اور مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اُسکی کہا راوی نے اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیون سے اور داخل کیا بعض کو بعض مین فرمایا اور مقرر کئے جاتے ہین اُسپر ستر اژدہے اگر ایک اُنمین سے پھونک دی زمین پر ایکبار تو کبھی گھاس نہ اُگے جبتک کہ دنیا باقی رہی پھر کاٹتے ہین اُسکو دانتون سے اور نوچتے ہین یہانتک کہ لیجاوین اُسی حساب کے طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون سے یا ایک گڑہا ہی دوزخ کے گڑہون سے ف

یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے متترجم قولہ ہاذم لذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونون طرح مروی ہے اور دونون صحیح ہین قولہ مرحبًا واہلًا یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم شدہ کو کہتا ہے یعنے آیا تو مکان وسیع مین اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جنسے اُنس کریگا قولہ بیشک تو بہت پیارا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اُسکو جمادات و نباتات سب دوست رکھتی ہین اور اُسکے دشمن کے سب چیز دشمن ہے عن ابن عباس يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ فَأَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے فرماتی تھی کہ خبر دی مجھکو عمر بن خطاب نے کہا داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تکیہ لگائی ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا مین نے اثر کر گیا تھا وہ آپکے بازو مین اور اس حدیث مین ایک قصہ ہی طویل ف یہ حدیث صحیح ہے متترجم قولہ رمل حصیر رمل بفتح راو سکون میم بمعنے نسج یعنے بُناوٹ اور حصیر بورہ یا مراد ہے کہ بورے کی اور آپکے بیچمین کوئی اور فرش نہ تھا اور بورے کے بُناوٹ کے نقش آپکے بدن مین چبھکر اثر کیا تھا اور بعض روایتون مین رمال حصیر آیا ہے اور وہ من قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کیطرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنے بُناوٹ حصیر کے جو بُنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وقصہ بخاری مین اسطرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس نے مین آرزو رکھتا تھا کہ پوچھون حضرت عمر سے حال اُن دو عورتون کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکے باب مین اللہ تعالے فرماتا ہے اِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا یعنے اگر توبہ کرو تم دونون تو جھکی ہی ہین تمہارے دل سو حج کیا مین نے حضرت عمر کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہو گیا وہ اور کنارے ہوا مین بھی اُنکے ساتھ چھاگل لیکر پھر وہ پھرانے گئی اور آئے اور ڈالا مینے اُنکے ہاتھون پر پانی چھاگل سے اور وضو کیا اُنہون نے پھر کہا مین نے ای امیر المومنین وہ دو عورتین کون ہین ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہین تمہارے دل تو اُنہون نے کہا تعجب ہے تمکو ای ابن عباس تمکو ابتک یہ بات معلوم نہین وہ دونون عائشہ و حفصہ ہین پھر بیان کرنے لگے حضرت عمر قصہ اُنکا اور کہا اُنہون نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور مین اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے ایکدن وہ اور ایکدن مین پھر جب مین حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اُسدن کی کیفیت سے اُسکو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور یہ معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتونکو پھر جب انصار پر آئے تو وہ ایسے تھی کہ عورتین اُنپر غالب تھین تو ہماری عورتین اُنکی عادتین سیکھنے لگین سو ایکدن مینے اپنے عورت کو تو وہ مجھے جواب دینی لگی تو مین نے تعجب کیا اُسکے جواب دینے پر سو اُسنے کہا تمکو کیون تعجب ہوتا ہے میرا جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہین اور ایک ایک

اُنمین کے حضرت سے الگ ہو بیٹھی ہے یعنے خفا ہو کر ساری دن رات تک سوئین یہ سُنکر گھبرایا اور مینے کہا وہ بڑی کمبخت ہے جو ایسا کرے پھر لیے مین نے اپنے کپڑے یعنے بارہ بجے کے اور داخل ہوا مین حفصہ کے پاس اور کہا مینے ای حفصہ تم مین سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری دن رات تک سو اُنہون نے کہا ہان مینے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اُسنی کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کری تجھپر اللہ تعالے بسبب غصہ رسول کے اور ہلاک ہوجاوے تو مت زیادہ مانگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب دی اُنکو کسی بات کا اور مت جُدا ہو اگر اُنسے اور مانگ لے مجھے جو تجھے ضرور ہو اور دھوکا مت کہا تو اسپر کہ ساتھی تیرے تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے عائشہ مراد ہے کہ تو اُسکی برابری مت کر اور اُنہین دنو مین چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ طیاری کر رہے ہین ہمسے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت زور سی اور کہا کیا سو گئی وہ سو مین گھبرایا اور نکلکر اُسکے پاس آیا اُسنے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا مینے کہا کیا کیا آئی بنی غسان اُسنے کہا نہین اس سے بہت بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویونکو مینے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہ نے مین پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے مینے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فجر کے اور داخل ہوگئی آپ غرفہ مین اور اکیلی بیٹھہ گئے وہان سو گیا مین حفصہ کے پاس اور وہ رو رہی تھی مینے کہا کیون روتی ہے مین تجھے ڈراتا نہین تھا اور منع نہین کرتا تھا یعنے حضر کے ساتھ گستاخی کرنے سی کیا طلاق دیا تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اُسنی مین نہین جانتی اور وہ اس غرفہ مین تشریف رکھتی ہین سو نکلا مین اور آیا منبر کے پاس یعنے مسجد مین اور منبر کے گرد کچھ لوگ تھے کہ بعض اُنمین رو رہی تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا مین اُنکے ساتھ پھر غالب ہوا مجھپر جو خیال مجھے تھا اور آیا مین غرفہ کے پاس جسمین حضرت تھے سو کہا مینے حضر کے غلام سیاہ سی کہ اجازت مانگ عمر کی لئے اندر آنیکی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کے پھر نکلا اور کہا مینے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چُپ ہو رہے پھر مین لوٹا اور بیٹھہ گیا منبر کے پاس لوگون مین پھر غالب ہوا مجھپہ وہی خیال اور آیا مین اور کہا مینے اُسی غلام سے اور پھر اُسنی اگر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا مین منبر والون پاس پھر غالب ہوا مجھپر وہی خیال اور گیا مین غلام کے پاس اور کہا مینے اجازت مانگ عمر کے لئے سو پھر سنے وہی جواب دیا پھر جب مین نے پیٹھ پھیرے اُٹھنی کو تو غلام نے مجھے بُلایا اور کہا کہ اجازت دی تمکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر داخل ہوا مین آپکے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رمال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپکے درمیان کوئی بچھونا تھا اور اثر کر گئے تھے اُسکی بناوٹ آپکی بدنوی مبارک پر سکا دئے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اور اُسمین کھجور کی چھال بھری تھی پھر سلام کیا مینے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپنے اپنی عورتونکو پھر نظر اُٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہین پھر مینے کہا اور مین کھڑا تھا حضر کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بہلا دیکھئے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہین اپنے عورتونکو یعنے ڈرا دھمکا کر پھر جب آئی ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسے ہی کہ اُنکے عورتین مردون پر غالب ہین پھر یاد کیا آپنے اور مسکرائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھر مینے عرض کے کاش کہ آپ دیکھتے جب مین داخل ہوا حفصہ کے پاس اور مینے کہا تو اس بھروسے نہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد سوت سے عائشہ ہین تو پھر آپ دوبارہ مسکرائے اور مین بیٹھہ گیا جب آپکو مسکراتی دیکھا پھر مینے آنکھ گھر مین نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کوئی چیز نہ پائی کہ جسکو دیکھکر میرے نگاہ لوٹے بجز تین چمڑون کے سو کہا مینے دعا کیجئے آپ کہ اللہ وسعت دے آپکی امت کو اسلئے کہ فارس و روم کو فراخی دیگئی ہے اور دُنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہین کرتی اور آپ تکیہ لگائی تھے پھر کہا ابھی تم شک مین ہوای ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہین کہ دیدیے گئے طیبات اُنکے دُنیا کی زندگی مین یعنے آخرت مین اُنکا کچھ حصہ نہین سو مینے عرض کے یا رسول اللہ استغفار کیجئے میرے واسطے سو کنارہ کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے عورتون سے اُسبات کے سبب سے جو پہونچائی حفصہ نے عائشہ تک اور فرمایا تھا کہ مین داخل نہونگا تمپر ایک مہینہ اور آپکو غصہ اسلئے آیا کہ عتاب کیا مار یعقوبی نے آپ پر یعنے گویا سبب عتاب وہی ہوئین پھر جب گذر گئے اونتیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپنے عائشہ سے اور عرض کے عائشہ نے کہ قسم کھائے تھے آپنے کہ داخل نہونگے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہمنی صبح کی ہے انتیسوین رات کے اور مین تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینا اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ مہینا اُنتیس ہے کا تھا کہا عائشہ نے پھر نازل ہوئی آیہ تخییر سو شروع کیا حضر نے مجھے یعنی اُسکا بیان کرنا سب عورتون سے پیشتر اور فرمایا مین تجھسے ایکبات کہتا ہون اور تم جلدی نکرنا اُسکے جواب دینے مین جبتک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ نے یہ آپنے اسلئے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جُدا ہونیکا حکم نہ دینگے آپ سے پھر پڑھی آپنے یہ آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے عَظِیْمًا تک پس مین نے عرض کے کہ اسمین کیا مشورہ لون اپنے ماں باپ سے مینے اختیار کیا اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب بیبیون کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنے سب نے ترک دنیا اور

لہ بقیہ بیان کرنا آیات تخییر کا ہے

اور تحصیل آخرت اختیار کے اور رسول خدا کا ساتھ دیا **عن** مسور بن مخرمہ ان عمر بن عوف وھو حلیف بنی عامر بن لوی وکان شھد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا عبیدۃ بن الجراح فقدم بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدۃ فوافوا صلوۃ الفجر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فتعرضوا لہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین رآھم ثم قال اظنکم سمعتم ان ابا عبیدۃ قد جاء بشیء قالوا اجل یا رسول اللہ قال فابشروا وامّلوا ما یسرکم فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ عمرو بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہون نے خبر دی مسور کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو بہرہ کچھہ مال لیکر آئے بحرین سے اور سنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئی ہین پھر حاضر ہوئے صلوۃ فجر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور انصار آپکے سامنے آئے موسکرائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب انکو دیکھا اور فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ سنا تم نے کہ ابو عبیدہ کچھہ لیکر آئے ہین انہون نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا آپنے پھر خوشخبری سنو اور امید کرو جو تمہین خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالے کی مین تمپر فقر سے نہین ڈرتا ہون ولیکن ڈرتا ہون اس سے کہ کشادہ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ کشادہ کیگئی تم سے اگلون پر اور رغبت اور حرص کرو تم اسکے جیسے کہ رغبت کی تمنے اگلون نے پس ہلاک کرے وہ تمکو جیسا کہ ہلاک کیا اسنے تمسے اگلون کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم قال یا حکیم ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ بإشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فقال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا فکان ابو بکر یدعو حکیما الی العطاء فیابی ان یقبلہ ثم ان عمر دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبل منہ شیئا فقال عمر انی اشھدکم یا معشر المسلمین علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ من ھذا الفیء فیابی ان یاخذہ فلم یرزأ حکیم احدا من الناس شیئا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی ترجمہ روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھہ مال سو عطا کیا مجھکو پھر مانگا مین نے پھر دیا مجھکو پھر مانگا مین نے پھر دیا مجھکو پھر فرمایا آپنے ای حکیم تحقیق کہ یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا میٹھا پھر جسنے لیا اسی سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اسمین اور جسنے لیا اپنے نفس کو ذلیل کرکے برکت ندیجاویگی اسکو اور اسکی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھاوی کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اسکا اور اوپر کا ہاتھ یعنے دینی والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنے لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے ای رسول اللہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جسنے آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسیکا مال نہ اٹھاونگا مین آپکے بعد یعنے کسی سے سوال نکرونگا یہانتک کہ چھوڑون مین دنیا کو پس تھے ابو بکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھہ دین پس وہ انکار کرتے تھی اسکے قبول کرنے سے پھر عمر نے بلایا انکو تاکہ کچھہ دین تو بھی قبول نکیا اُن سے کچھہ پھر کہا عمر نے مین گواہ کرتا ہون تمکو ای گروہ مسلمانون کے حکیم پر اپنا کہ مین پیش کرتا ہون اُسپر اُسکا حق فی سے اور وہ انکار کرتا ہے اُسکے لینے سی پھر نہ اٹھایا حکیم نی کسی شخص کے مال سے کچھہ بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات پائی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** زہد اور بی رغبتی دنیا سے اسکا نام ہے کہ مال دنیا یا وجود دینے کے بھی قبول نکرے نہ یہہ کہ عصمت بی بی انبی چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل مین محبت اموال دنیوی کے بھری ہو فقط **عن** عبد الرحمن بن عوف قال ابتلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالضراء فصبرنا ثم ابتلینا بعدہ بالسراء فلم نصبر ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا انہون نے آزمائی گئے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تکلیف اور تنگی مین سو صبر کیا ہمنے پھر آزمائی گئے ہم بعد اُنکے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نکر سکے ہم **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت الاخرۃ ھمہ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وھی راغمۃ ومن کانت الدنیا ھمہ جعل اللہ فقرہ بین عینیہ وفرق علیہ شملہ ولم یاتہ من الدنیا الا ما قدر لہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا مقصود آخرت ہو اللہ تعالے کر دیتا ہے بے پروائی اُسکے دل مین اور جمع کر دیتا ہے خاطر اُسکے اور آتی ہے دنیا اُسکی پاس ذلیل ہوکر اور جسکا مقصود دنیا ہو اللہ تعالے کر دیتا ہے محتاجی اُسکے دونون آنکھون کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اُسکے اور نہین آتی دنیا اُسکے پاس مگر جتنی مقدر ہو

ترجم یعنے طالب دنیا سے کچھ زیادہ نہین ملتا اور طالب آخرت سے کچھ کم نہین ملتا جتنا مقدر ہے اُتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبی کو عزت سے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَیْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے ابن آدم کے مشغول رہ تو میرے عبادت مین بھر دونگا تیرا سینہ غنا سے اور دور کرونگا تجھسے محتاجی کو اور اگر نکریگا تو میرے عبادت تو بھر دونگا مین دونون ہاتھ تیرے محنت مزدوری مین اور نہ دور کرونگا تجھ سے محتاجی تیری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے **باب عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ سِتْرٌ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ عَلٰی بَابِیْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزِعِیْهِ فَاِنَّهٗ یُذَكِّرُنِی الدُّنْیَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمْلٌ قَطِیْفَةٌ عَلَیْهَا حَرِیْرٌ وَكُنَّا نَلْبَسُهَا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہون نے کہ ہمارے یہان ایک باریک پردہ تہا کہ اُسمین تصویرین تہین اور وہ میرے دروازہ پر پڑا تہا سو دیکہا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اُسکو دور کرو اسلئے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجہکو دنیا کو کہا انہون نے کہ تہی ہمارے یہان ایک چادر پرانی روئیدار کہ اُسمین نشان تہے ہوی تہے ریشم سے کہ ہم اُسے اُوڑہتے تہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے **ترجم** قرام ستر یعنے پردہ باریک اور بعضون نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اُسکی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضون نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ یَضْطَجِعُ عَلَیْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تہا ایک چمڑا تکیہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اُسپر لیٹتے تہے بھرتی اُسکی کھجور کے چال تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ كُلُّهَا غَیْرَ كَتِفِهَا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے ذبح کی ایک بکری سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کیا باقی رہا اُسمین سے کہا حضرت عائشہ نے نہین باقی رہا اسمین سے مگر دست اُسکا فرمایا آپنے باقی رہے سب سوا دست کے **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے **مترجم** وہ بکری ذبح کر کے خیرات دیدے تہی اور ایک دست باقی تہا سو حضرت نے فرمایا جو خدا کی راہ مین دی ہے وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ مین آویگی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپنے اس آیت کیطرف مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ ہم آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تہے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تہے آگ یعنے کچھ نہ پکاتے ہمارے خوراک تہے فقط پانی اور کھجور **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِیْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِیَةِ كِیْلِیْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ فَنِیَ فَقُلْتُ لَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے پاس کچھ جو تہے پھر کہا ہمنے اُسمین سے جتنے مدت اللہ نے چاہا پھر کہا ہمنے جاریہ سے اماپ تو اُسکو پھر اماپا اُسنے پھر ہمنے کہا اُسنے تمام نکلے مین یعنے جو نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر ہم چھوڑ دیتی اُسکو یعنے نہ اماپتی تو کہاتے اُسمین سے اس سے زیادہ مدت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے شَطْرًا مِنْ شَعِیْرٍ یعنے قدرے جو **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَیْنِ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ وَمَا لِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُوَارِیْ اِبْطَ بِلَالٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین ڈرایا گیا ہون اللہ تعالی کی راہ مین ایسا کہ نہین ڈرایا گیا کوئی اور بیشک ایذا دیا گیا ہون ایسی کہ نہین ایذا دیا گیا کوئی اور گذرے ہین مجہپر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لئے کوئی کہانا نہین تہا کہ جسکو ذو کبد کہاوے مگر کچھ قدر کہ چہپاتی تہی اُسکو بغل بلال کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث مین وہ دن ہین کہ جب نکلے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر مکہ سے اور آپکے ساتہ بلال تہے اور بلال کے ساتہ کچھ کہانا تہا کہ وہ اپنے بغل مین دبائی تہے **مترجم** یہ خروج سوا ہے ہجرت مدینہ کے اسلئے کہ مدینہ کی ہجرت مین بلال ساتہ نہ تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتدای نبوت مین طائف کیطرف تشریف لیگئے عبد کلال کے پاس جو حاکم طائف تہا اسلئے کہ وہ حمایت کرے آپکے اہل مکہ کے مقابلہ مین کہ آپ پورے کرین رسالت ملا بتعالی شانہ کی پھر مسلط کر دیا اُسنے آپ پر لڑکون کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تہے اور زخمی ہو گئے آپکے ٹخنے اور اس سفر مین آپکے ساتہ زید بن حارثہ تہے نہ بلال واللہ علم مراد رسولہ (لمعات)

سوال عمر مبارک آپکی بہ نسبت اکثر انبیا کی کم تہے پھر یہ فرمانا آپکا کہ کسکو وہ خدا مین سقد لونیت نہوئی جیسی مجہکو ہوئی ہے کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوب کا سنگ نی

ظاہر ہے یہی دونون حدیثون مین اور یہی اس کی وجہ ہے کہ مسلمان کو نہ چاہیئے کہ دنیا مین بہت رغبت کرے واللہ اعلم

کفار کے حضرت نوح کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم کا نہایت مشہور ہے **جواب** اسکا کئی طور پر ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپکا بہ نسبت اپنی زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپکے زمانہ مبارکمین جو تکلیف کہ آپکو ہوئی کسیکو نہ ہوئی ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپکے مہاجرین و انصار سی سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہٖ آپکو ہوئی اسلئے کہ عربی کے مثل ہے ضرب الغلام اہانۃ المولیٰ بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کے مصیبت اور تکلیف کو اپنے ذاتی مصیبت سے بڑھکر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کے اذیت اپنی ذاتی نفسی سے دو چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپکی سارے انبیاء سے صد چندان زیادہ ہوگی اور حقیقت مین آپکے اصحاب نے وہ وہ اذیتین پائی ہین اور آپکی رفاقت مین وہ وہ بلائین اٹھائی ہین کہ قلم کا سینہ اُنکی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبانکا چہرہ اُسکے بیان سے فق سیکڑون کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوے ہزارون مسجون و مضروب کتنون کے زبان و بینچہ درجۂ شہادت کو پہونچے کتنون کے اب و حواس سعادت پر فایز ہوے پھر قیامت تک جو کچھ علماے حقانی اور فقہاے ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ مین گذری اور گذرنیوالی وہ سب گویا آپکی نفس نفیس پر گذری جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک مین اور شہادت حسین کے خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ ان مصایب مین آپ راضی برضا تھے اور شاکر بقضا بلکہ جالب فقر و ذوی و طالب اذیت و بلا چنانچہ فرمایا اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل **عن** علی بن ابیطالب یقول خرجت فی یوم ساتٍ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اخذت اھابا معطونا فجوبت وسطہ فادخلتہ فی عنقی وشددت وسطی فخرمتہ بخوص النخل وانی لشدید الجوع ولو کافی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اخذت اھابا معطونا فجوبت وسطہ فادخلتہ فی عنقی وشددت وسطی فخرمتہ بخوص النخل وانی لشدید الجوع ولو کافی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام لطعمت منہ فخرجت التمس شیئا فمررت بیھودی فی مال لہ وھو یسقی بکرۃ لہ فاطلعت علیہ من ثلمۃ فی الحائط فقال مالک یا اعرابی ھل لک فی دلو بتمرۃ قلت نعم فافتح لبا حتی ادخل فتحت فادخلت فاعطانی دلوہ فکلما نزعت دلوا اعطانی تمرۃ حتی اذا امتلأت کفی ارسلت دلوہ وقلت حسبی فاکلتھا ثم جرعت من الماء فشربت ثم جئت المسجد فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے فرماتے تھے کہ نکلا مین چار یکے دنونمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور لیا مین نے ایک چمڑا بدبودار جسکے بال جھڑے ہوے تھے پھر کاٹ ڈالا مین نے اُسکو بیچ سے اور ڈال لیا مین نے اُسکو اپنے گردنمین اور باندہ دیا مین نے اپنے کمر سو باندہا مین نے اُسکو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھے اور اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین کچھ کھانا ہوتا تو مین کھاتا اُسمین سے سو نکلا مین طلب کرتا ہو کسی چیز کو سو گذرا مین ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ مین تھا اور پانی دیتا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سو جہانکا مین نے اُسکو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اُسنی کیا ہی اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچیگا مین نے کہا ہان پس کھولدے تو دروازہ کہ مین داخل ہون پھر کھولا اُسنے دروازہ سو مین داخل ہوا اور دیا مجھے اُسنی ڈول اپنا کہ جب مین ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہانتک کہ جب بھر گئے میرے مٹھے چھوڑ دیا مین نے اُسکا ڈول اور کہا مین نے اسے مجھکو اتنا اور کہا ئی مین نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا مین مسجد مین اور پایا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسمین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **ترجم** اہاب چمڑا ہے معطونا یعنے بدبودار کہ جسکے بال جھڑ گئے ہون بکرہ ایک خشب مشہور ہے کہ اُسکے بیچ مین ایک لکڑی ڈالکر پانی کھینچتے ہین فارسی مین اسی چرخ اور ہندی مین گراری کہتے ہین اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا **عن** ابی ھریرۃ انھم اصابھم جوع فاعطاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرۃ تمرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی اصحاب کو بھوک اور دی اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور **ف** یہ حدیث صحیح ہے **ترجم** ابوہریرہ اصحاب صفہ مین ہین اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف تھے اسلئے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا پھر غلبۂ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت اُن سب کو تقسیم فرماتے ایک ایک تناول فرماتی **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم ثلاثمائۃ نحمل زادنا علی رقابنا ففنی زادنا حتی کانت تکون للرجل منا کل یوم تمرۃ فقیل لہ یا ابا عبد اللہ وای کانت تقع التمرۃ من الرجل قال لقد وجدنا فقدھا حین فقدناھا فاتینا البحر فاذا الحوت قد قذفہ البحر فاکلنا منہ ثمانیۃ عشر یوما فامر ابو عبیدۃ ثلاثۃ رھط فاقعدھم فی اضلاع الحوت فاخذ ثلاثۃ رھط فادخلھم فی محجمۃ عینہ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تین سو تھے اُٹھاے ہوے اپنے اپنے توشہ اپنی گردنون پر یعنے قلیل الزاد تھے یہانتک نوبت پہونچی کہ ہوتا تھا ہر آدمی کے حصہ مین ایک ایک کھجور سو لوگون نے کہا اے ابا عبد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور مین فرمایا اُنہون نے ہمنے پایا فقدان اُسکا ہی جبکہ وہ ہو چکی یعنے وہ ایک ملنا ہے موقوف ہو گئے پھر پہونچے ہم دریاے شور کے کنارہ پر اور یکایک ہان ایک مچھلی ہی کہ پھینک دیا ہے اُسکو دریا نے سو کھایا ہم نے اُسمین سے اٹھارہ دن جسقدر

چاہا پینے خوب سیر ہو کر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مترجم یہ روایت صحیح مسلم مین اور موطا مین بھی ہے مسلم مین مروی ہے کہ امیر اُس سریہ پر ابو عبیدہ تھے اور تلاش تھی اُنکو ایک قافلۂ قریش کی کہ اُنکو لوٹین اور ایک جراب خرما اُنکے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز مٹتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھی اُنہون نے کہا ہم مین سے ہر ایک اُسی چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہی پھر اُسپر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہمکو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیون سے ہم پتے درختون کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی مین بھگو کر کھاتے تھی سو جب گذری ہم کنارۂ دریا پر وہان ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کی نظر آئی پھر جب ہمنے اُسکو پاس جاکر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی کہ اُسے عنبر کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہی پھر کہا نہین بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ مین ہین یعنی جہاد مین اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ کہا راوی نے کہ ہم اُس پاس ایک ماہ کامل ٹھیرے اور ہم تین سو تھی اور یہانتک کہا یا کہ موٹی ہو گئی ہم کہا راوی نے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ بہر بہر لاتی تھی اُسکے حدقۂ چشم سے بڑی بڑی مٹکی چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتی تھی اُسمین سے ٹکڑی بیل کے برابر اور لیا ہم مین سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیونکو اور بٹھلایا اُنکو اُس کے حدقۂ چشم مین اور لی ایک پسلی کے ہڈی اُسکی بڑیون سے اور اُسی بطور محراب کے کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کسکر اُسکے نیچے ہی نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہمنے اُسکے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ مین آئی ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالی نے واسطے تمہارے پھر اُسکے گوشت سے کچھ ہو تو ہمکو کھلاؤ پھر بھیجا ہمنے کچھ گوشت اور کہا یا آپنے تمام ہوئی روایت مسلم کی اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہین اور خبط اصل مین جھاڑی ہی ہی ہین درختون کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک مین کہائی گئے تھی اسلئے اُسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہی اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد اُنکا اور اُنہون نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اسلئے کہ تم جہاد مین ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالے نے میتہ مضطر غیر باغ و لا عاد کو سو کھاؤ اسمین سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکے گوشت مین سے اور کہنا ہو اسطے تھا کہ خوش ہون اُنکے دل اور اطمینان کامل ہو اُنکو اُسکی اباحت اور حلت کا اور شک نرہی کسیطرح اُسمین یا ہو اسطے ہو کہ قصد کیا آپنے اُس سے تبرک کا اسلئے کہ وہ طعمۂ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کی اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شئی کا کہ دینے والیکو ناگوار نہو بلکہ خوش ہو اپنی فیض سے جائیگا اور یہ سوال منہی عنہ نہین اسلئے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور ہو انسکے نیت سے تھا اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین جیسا کہ ثابت ہے جواز اُسکا بعد آپکے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتے کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جسمین شک ہو مستفتے کو اُس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفتی کی تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کھالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میتات بحر کی برابر ہی کیہ وہ جانور خود مرگیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانونکا اباحت سمک مین کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے مینڈک اسلئے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث مین اُسکے قتل سے اور اُسکے ماسوا مین تین قول ہین قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب جنس دریا کی اسی حدیث کے روسے جو ابھی گذری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جسکا نظیر بر مین ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کے روسے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کہا یا جاوے اور کلب و خنزیر اور حمار نہین اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بر مین اگرچہ ماکول بھی ہے یعنے حمار وحشی مگر غالب اُسمین غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کے اور جو لوگ قایل ہین جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابو بکر صدیق ہین اور عمر اور عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہ نے کہا حلال نہین سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنے جو دریا مین مرجاوے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اُسکی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علماء صحابہ کا اور جو لوگ بعد مین ہوئے اُنہین مین ہین ابو بکر صدیق اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہ نے کہ طافی حلال نہین دلیل اُنکی جو حلال کہتے ہین قول ہے اللہ تعالے کا اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ کہا ابن عباس نے اور جمہور نے کہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینکدی یعنے طافی دوسرے سے ہے حدیث جو اوپر گذری تیسرے سے حدیث ہوالطہور ماءہ الحل میتتہ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اُسکے اور احادیث مشہورہ کہ جسکو تم نے ذکر نہین کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنے حنفیہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما القاہ البحر او حزر عنہ فکلوہ و مات فیہ فطفا فلا تاکلوہ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لایق نہین اگر کوئی حدیث اُسکی معارض بھی ہو اور جبکہ معارض ہو مین وہ چیزین جو اوپر مذکور ہوئین آیات و حدیث سے تو پھر کب لایق احتجاج رہی کہا نووی نے بیان کیا ہی مین نے اُسکا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ مین اور اگر کوئی کہے کہ حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ اُسمین خود مذکور ہی کہ وہ مضطر تھے تو ہم کہینگے احتجاج اُسمین اصحاب کے کہنے سے نہین ہے بلکہ آنحضرت

حکم مردار دریا کے حلت و حرمت کی بحث

صلے اللہ علیہ وسلم کے بی ضرورت مانگ کر نوش فرمائی ہے اور یہ جو کسی روایت مین مذکور ہے کہ ہم نے اُنمین سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی مین ہی کہ مہینا بھر تک تطبیق اسکی یون ہے کہ مراد ایام اول مین تر و تازہ گوشت اُسکا ہی اور مراد ایام ثانی مین قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینا بھر تک کھاتی رہی بلکہ مدینہ طیبہ تک پہونچا اور وہان بھی مأکول و مستعمل ہوا (خلاصہ مافی النووی) فقیر کہتا ہی کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کے یہی حلت جمیع حیوانات بحر کی ہے اور طافی حلال ہے بہرحال یہی حق ہے وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ اور حرمت اُسکی جو بروایات صحیحہ ماکول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپکے لبہای مبارک تک پہونچ چکے ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ہٹ دہرمی کے اور کیا ہوگا غرض مذہب حنفیہ کا اسبابمین نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ نے مُسَوّٰی شرح موطا مین کہ ظاہر قرآن و حدیث لباحت ہے جمیع میتات بحر کے اور مراد اُس سے وہ جانور ہی کہ جو زندہ رہی دریا مین اور جب نکالا جاوے تو زندگی اُسکی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دیدے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہین بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اُسکا بحر مین کہایا جاوے جیسے بقر و غنم یا نکہایا جاوے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہین یعنے کلب و خنزیر دریائی بھی مچھلی مین داخل ہے اور حکم اُنکا بھی حلت مین مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورتمین مختلف ہون بخلاف اُس جانور کے جو دریا مین زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جاوے پھر بھی اُسکی حیوٰۃ باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جاوے حلال ہے اور میتہ اُسکی حلال نہین اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سُلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا مین کہتا ہون اس تقدیر پر قول اللہ تعالےٰ کا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کرین اور طعام سے میتات بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہون اور اُسکو طعام فرمایا اور میتہ نفرمایا اسلئے کہ میتہ کا ذکر کھانی پینے کے مقام مین کراہت سے خالی نہین اور متاعا لکم سے مُراد ہے اباحت اہل حضر کو اور للسیارۃ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ نے کہا جمیع حیوانات بحر حرام ہین مگر سمک معروف امام محمد نے کہا کہ مچھلیان جب جاوین گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالی ایک اُنکی تو کچھ مضائقہ نہین اُسکے کھانی مین پھر اگر وہ خود مرجاوے اور طافی ہو جاوی وہ مکروہ ہے اگر مچھلے کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلے کی اگر ہو تو اُسمین بھی کچھ مضائقہ نہین اور علی العموم حلال کہا امام شافعی نے دریائی میتہ کو (انتہے) نافال شاہ ولی اللہ نے المسوی اور موطا مین نافع سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ نے سوال کیا عبداللہ بن عمر سے اُسچیز سے کہ پھینکدیا اُسی دریا نے یعنے طافی سے پس منع کیا اُنہون نے اُسکی کھانی سے کہا نافع نے پھر پھر کے عبداللہ اور منگایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ یعنے طعام عام ہے خواہ شکار کردیا نہ یعنے طافی بھی اُسمین داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمر نے عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ کیطرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانی مین کچھ مضائقہ نہین ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا مین نے عبداللہ بن عمر سے اُس مچھلیون کے کھانی سے کہ قتل کرے بعض اُنکا بعض کو یا مرجاوین سردی سے تو فرمایا اُنمین کچھ مضائقہ نہین کہا سعد نے پھر پوچھا مین نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے تو اُنہون نے بھی مثل اُسکے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابی ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونون اُسکے کھانیمین مضائقہ نکرتے تھے جسے دریائی باہر ڈالدیا ہو (کلہا فی الموطا) ؛

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ مَا عَلَیْہِ اِلَّا بُرْدَۃٌ لَہٗ مَرْقُوْعَۃٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکٰی لِلَّذِیْ کَانَ فِیْہِ مِنَ النَّعْمَۃِ وَالَّذِیْ ھُوَ فِیْہِ الْیَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُکُمْ فِیْ حُلَّۃٍ وَرَاحَ فِیْ حُلَّۃٍ وَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ صَحْفَۃٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰی وَسَتَرْتُمْ بُیُوْتَکُمْ کَمَا تُسْتَرُ الْکَعْبَۃُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مِنَّا الْیَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَۃِ وَنُکْفَی الْمُؤْنَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے فرماتے ہے ہم بیٹھے ہے تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین کہ آئی ہم پر مُصعب بن عُمیر کہ نہتھے اُنکے بدنپر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئی تھے اُسمین پوستین کے پھر جب دیکھا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روئے اُس نرونعمت کو خیال کرکے جسمین وہ پہلے تھی اور ان دونو کا حال اُنکا دیکھکر پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم مین سے ایک ایک شخص صبح کریگا ایک جوڑا پہنیگا اور شام کریگا دوسرا مین یعنے صبح و شام کپڑے بدلیگا اور رکھا جاویگا اُسکے آگے ایک برتن کہانیکا اور اُٹھایا جاویگا دوسرا یعنے قسم قسم کے کہانے ہونگے اور پردہ ڈالوگی تم اپنے مکانونمین جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ مین عرض کے صحابہ نے اُسدن ہم بہت اچھے ہونگے آج سے فارغ ہونگے عبادت کے لئے اور بیحنتی محنت و مشقت سے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بلکہ تم آجکے دن بہتر ہو اُسدن سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن ابی زیاد مدنی ہین روایت کی اُنہی مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جنکی نہ ہی نے روایت کی ہے اُنہی وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی اُن سے سفیان نے

اور شعبہ اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے اسے **مترجم** اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحاب کے دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انکی حال پر اور فضیلت فقر کے غنا پر کہ اسمیں راحت ہے جسم کے اور قلت ہے فکر کے دنیا میں اور خفت ہے حساب کے آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لئے نہ اتباع شہوات کے لئے اور کراہیت تکلف کے لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْیَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا یَاوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ کُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِکَبِدِیْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ فِیْهِ فَمَرَّ بِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُوا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَقَالَ اَبَا هُرَیْرَةَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰی فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِیْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنْ لَّبَنٍ قَالَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَکُمْ قِیْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا هُرَیْرَةَ قُلْتُ لَبَّیْکَ قَالَ الْحَقْ اِلٰی اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْیَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا یَاوُوْنَ عَلٰی اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَکَهُمْ فِیْهَا فَسَاءَنِیْ ذٰلِکَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَیْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهٗ اِلَیْهِمْ فَیَاْمُرُنِیْ اَنْ اُدِیْرَهٗ عَلَیْهِمْ فَمَا عَسٰی اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْهُ وَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ اُصِیْبَ مِنْهُ مَا یُغْنِیْنِیْ وَلَمْ یَکُنْ بُدٌّ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَا هُرَیْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهٗ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهٗ الْاٰخَرَ حَتَّی انْتَهَیْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی یَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَا هُرَیْرَةَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَیَقُوْلُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَکًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰی وَشَرِبَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کیطرف نہ مال کیطرف اور قسم ہے اُس معبود برحق کے کہ کوئی معبود نہیں سوا اوسکی کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کے راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اُسیطرف سے سو گذری مجھپر ابوبکر اور پوچھی میں نے اُسنے ایک آیۃ کلام اللہ کے نہیں پوچھے میں نے مگر اسی لئے کہ وہ مجھے اپنی ساتھ لیجاویں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لیگئے پھر گذری مجھپر حضرت عمر اور پوچھی میں نے اُسنے ایک آیۃ کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اسی لئے کہ وہ مجھے اپنی ساتھ لیجاویں گروہ بھی ساتھ نہ لیگئے پھر گذرے مجھپر ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسکرائی آپ مجھی دیکھکر اور کہا ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہماری ساتھ چلو اور چلی اور میں ساتھ ہولیا اُنکے اور داخل ہوئے وہ اپنے گھر میں پھر اجازت چاہی میں نے پس اجازت دی مجھی اندر آنی کی سو پایا آپنے یعنے اپنے گھر والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپنے کہاں سے ملا یہ دودھ تمکو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہمکو کسی نے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابوہریرہ عرض کی میں نے لبیک فرمایا جا ملو اہل صفہ سے اور بلاؤ انکو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تھا اُنکے پاس بھیجدیتے تھے اور اُسمیں سے آپ کچھ نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو انکو بلا بھیجتے اور آپ بھی اُسمیں سے کچھ لیتے تھے اور انکو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپکا مجھکو ذرا سی دودھ کے لئے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی اہل صفہ کی سامنے اور میں انہین بلانی جاؤں پھر مجھے حکم فرماوینگی حضرت کہ ان پر دورہ کراؤں قدح کو لیکر سو یقین ہے کہ مجھے اُسمیں سے کچھ نہ ملیگا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اسمیں سے مجھے اتنا ملیگا کہ مجھے کفایت کریگا اور وہ تھا بھی اتنا ہے مگر کچھ چارہ نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسول کے یعنے چارنا چار اہل صفہ سی دوچار ہونا پڑا سو آیا میں اُنکے پاس اور بلایا اُنکو پھر جب داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی لایق جگہون میں بیٹھ گئے فرمایا مجھ سے آپنے اے ابا ہریرہ لو وہ پیالہ سو دو انکو سو لیا میں نے وہ پیالہ اور دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہانتک کہ سیر ہو جاتا تو پھیر دیتا اور میں دوسرے کو دیدیتا یہانتک کہ پہونچگیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک اور سارے قوم سیر ہو چکی تھے سو لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور رکھا اُسے اپنے ہاتھ پر پھر اُٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا اے ابا ہریرہ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہی پیا آخر میں نے کہا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ بھیجا اُسنے آپکو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں اب جگہ پینے کی یعنے یہانتک سیر ہو گیا کہ اب گنجایش نہیں پس لیا آپنے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالے کی اور بسم اللہ کہے اور پیا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اول دوام ضیافت اہل اسلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اسلئے کہ

اصحاب صفہ حضرت کی خدمت مین تحصیل علم کرتے تہی اور احادیث یاد کرتے تہی اور حضرت کی سنتین سیکھتے تہی تیسرے واجب ہونا مسلمانون پر کہ جو طلب علم مین ہو اُسکے حوائج ضروری خبر گیرے کرین تاکہ وہ پریشان خاطر نہو جیسے کہ اصحاب کے عادت تہی اہل صفہ کی ساتہ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اُس شخص سے کہ جس سے امید تائید ہو جیسے حضرت ابوہریرہ کرتے تہے پانچوین تبسم اپنے دوست سے ملتی وقت کہ مسنون ہے جیسا آنحضرت نے کیا ابوہریرہ کے سامنے چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گہر مین داخل ہوتے وقت ساتوین حکم ہدیہ کا اور اباحت اُسکی آنحضرت کے لئے اور حرمت صدقہ کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے آپکے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپکا اور آپکے اہل بیت کا اور ساخ مال سے لوگون کے آٹھوین مسنون ہونا شرکت اسباب کے اور مواساۃ اُنکے ہدیہ کے چیز مین نوین ظہور اعجاز کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا اُنکا اتنی سے شیر مین دسوین ضرور سمجہنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امر اُنکا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجا لائی حق فرمان بردار یکا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ضرور ہی یہی ہر اہل اسلام کو گیارہوین یہ کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن مین بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہین کثرت پیالون اور ظروف صغار کے جیسے کہ عادت ہے متکلفین دنیا دار کے بارہوین اخیر مین پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرہم شرباً تیرہوین مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرت نے جب دیکھا کہ یہ سبکو کفایت کر گیا اور عنایت الہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اُسپر حمد فرمائی چودہوین مسنون ہونا اسم اللہ کا اکل و شرب کے ابتدا مین **عن** ابن عمر قال تجشأ رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کف عنا جشاءک فان اکثرھم شبعا فی الدنیا اطولھم جوعا یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپنے دور رکہہ ہم سے اپنی ڈکار اسلئے کہ بہت پیٹ بہر کر کہانیوالا دنیا مین بہت دیر تک بہوکا رہیگا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اسماعیل ابی خالد سے بہی روایت ہے **مترجم** ڈکار کے دور رکہنے سے مراد ہے منع کرنا پیٹ بہر کر کہانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فقیرون کو بہول جانیکا اور اُنکی طرف التفات نکرنیکا اگرچہ چاہتا پیٹ بہر کر کہانا مارواہے **عن** ابی موسی قال یا بنی لو رأیتنا ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصابتنا السماء لحسبت ان ریحنا ریح الضان **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا انہون نے اپنے بیٹے سے ای بیٹی میرے اگر دیکہتا تو ہمکو اور ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہے اور جب پڑتا تہا ہم پر مینہہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بہیڑ کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تہے پہر جب اُپر مینہہ پڑتا تو بہیڑ کے سی بو آنے لگتے تہی **ف** اس حدیث مین زہد و قناعت ہے اصحاب کے اور قلت اُنکی ثیاب کے دنیا مین کہ موجب ہے کثرت ثواب کے حقیقے مین **عن** معاذ بن انس الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک اللباس تواضعا للہ وھو یقدر علیہ دعاہ اللہ یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسھا **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چہوڑ دی لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالے کے لئے اور وہ قدرت رکہتا ہے لباس زینت کی ملاویگا اُسے اللہ تعالے قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تاکہ پسند کر لیوے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالے کے راہ مین ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت مین پس اُسمین خیر نہین ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حمید نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشیر ہین **عن** حارثۃ بن مضرب قال اتینا خبابا نعودہ وقد اکتوی سبع کیات فقال لقد تطاول مرضی ولولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمنوا الموت لتمنیتہ وقال یؤجر الرجل فی نفقتہ الا التراب او قال فی التراب **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا کہ آئی ہم خباب کے پاس عیادت کو اور اُنہون نے سات داغ لگواتی تہے سو کہا اُنہون نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تہی کہ آرزو مت کرو موت کی تو بیشک مین آرزو کرتا اُسکی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنیمین مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی مین خرچ ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسے علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتی تہے ویرانہ دنیا کو مراس ہے **عن** ابراھیم قال کل بناء وبال علیک قلت ارأیت ما لا بد منہ قال لا اجر ولا وزر **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا اُنہون نے ہر بنا وبال ہے تجہپر کہا مین نے خبر دیجئے مجہے اُس عمارت سے کہ جو ضروری ہو اور بغیر اُسکی کام نہ چلے کہا نہ اُسمین اجر ہے نہ وزر **عن** حصین قال جاء سائل فسأل ابن عباس فقال ابن عباس للسائل اتشھد ان لا الہ الا

اللہ قال نعم قال اتشھد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال فتصوم رمضان قال نعم قال سالت وللسائل حق انا نحق علینا ان نصلک ونعطاہ ثوبا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ اللہ مادام منہ علیہ خرقۃ ترجمہ روایت ہے حسین سے کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اُسنی تو پوچھا ابن عباس نے اُس سے کہ تو گواہی دیتا ہی اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین ہے سوا خداوند تعالی کے اُسنی کہا ہان پھر کہا گواہی دیتا ہی تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اُسکی ہین اُسنی کہا ہان پھر پوچھا کہ روزی رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہان فرمایا ابن عباس نے سوال کیا تو نی اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کرین تیرے ساتھ پھر دیا اُسکو ایک کپڑا پھر فرمایا سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہین کہ پہنا دی کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہیگا اللہ تعالی کی امان مین جبتک کہ وہ کپڑا رہی اُسکے بدن پر یکبارگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **ترجمہ** اُس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس نے اُسکا اسلام دریافت کیا اسلئے کہ حدیث مین مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے **عن** عبد اللہ بن سلام قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی المدینۃ انجفل الناس الیہ وقیل قد قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت فی الناس لانظر الیہ فلما استبنت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب وکان اول شیء تکلم بہ ان قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ جب آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مدینہ مین لوگ دوڑی آپکی طرف اور کہا گیا کہ آئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سو مین ہے آیا لوگون کے ساتھ کہ دیکھون انکو پھر جب ظاہر ہوا مجھپر چہرۂ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پہچانا مین نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنی والیکا نہین اور پہلے جو کلام کیا آپنے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو افشا کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتی ہون یعنے تہجد کے داخل ہو جاؤ جنت مین سلامتی سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام کبار علماء یہود سے تھے اور کتب سابقہ مین آنحضرت کے تعریف وشناد یکھکر مشتاق قدوم تھے جب حضرت مدینہ مین پہنچے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے قولہ افشا کرو یعنے پھیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جسکو پہچانو اور جسکو نہ پہچانو اور سلام کے فضائل احادیث مین بہت ہین اور قرآن مین اللہ تعالی تحیۃ مبارکۃ علیہ فرماتا ہے اور عبد اللہ بن سلام کے دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظ سلام پر کرنا عجیب لطافت لطفی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہین ہے مگر فطرت سلیم چاہیے **عن** انس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اتاہ المہاجرون فقالوا یا رسول اللہ ما رایتنا قوما ابذل من کثیر ولا احسن مواساۃ من قلیل من قوم نزلنا بینہم لقد کفونا المؤنۃ واشرکونا فی المہنأ حتی لقد خفنا ان یذہبوا بالاجر کلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ما دعوتم اللہ لہم واثنیتم علیہم **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا جب آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوئی اُنکے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے نہین دیکھی ہمنے کوئی قوم بڑی خرچ کرنیوالی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساۃ کرنیوالی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھکر جسکے درمیان ہم اُترے ہین اور تفصیل اس اجمال کے یہ ہے کہ بار رکھا ہمارے نے ہمکو محنت و مشقت سی اور شریک کیا ہمکو آرام و راحت مین یہانتک کہ ہم ڈرتے ہین کہ سب ثواب ہمارے نیکیونکا دیدیجاوین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جبتک کہ تم دعا کرتی رہوگے اُنکے لئے اور شکریہ ادا کرتے رہوگی اُنکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **ترجمہ** قولہ نہین دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہین کہ جب مہاجرین اُنکے وطن مین آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہون نے اپنے مال تقسیم کر دیے بلکہ اپنے حاجات پر اُنکے حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالی نے انہین کے تعریف مین فرمایا ہے **یؤثرون** علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ تو مہاجرین نے اُنکا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر انکے پاس مال بہت ہوتا ہے تو یہی یہ خرچ کرتے ہین اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بہے مروت اور مدارات سی بھائیون کے کنارہ نہین کرتے چنانچہ تفصیل اُسکی یہ کہی انہون نے محنت اور مشقت کسب و تجارت و زراعت غیر کے تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرند و خورند مین ہمکو بھی شریک کیا ہے قولہ ہم ڈرتے ہین آہ یعنے آخرت مین ہمارے سب نیکیونکا ثواب اُنہین کو ملجاوے اور ہم محروم رہین حضرت نے فرمایا اُنکے محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہوگی تو یہ بات نہوگی اور وہ دو چیزین فرمائین ایک دعای خیر اُنکے واسطے دوسرے ثنای خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لئے ضرور ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطاعم الشاکر بمنزلۃ الصائم الصابر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانیوالا شکر گذار ثواب مین برابر ہے صابر روزہ دار کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم من یحرم علی النار او بم تحرم علیہ النار علی کل قریب ہین سہل **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے کیا نہ خبر دہ نہین تمکو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کیسپر حرام ہے آگ یعنے دوزخ کی اوپر ہر قریب کینہ اور وقار اور آسانی کرنیوالی کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** الاسود بن یزید قال قلت یا عائشۃ ای شیء کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا دخل بیتہ قالت کان یکون فی مھنۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوٰۃ قام فصلے **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہون نے عرض کیے مینے کہ ای عائشہ ام المومنین کیا کرنے لگتے تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے اپنے گہر مین فرمایا انہون نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گہر کا پہر جب وقت آتا نماز کا کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگتے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استقبلہ الرجل فصافحہ لا ینزع یدہ من یدہ حتی یکون الرجل ینزع ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون الرجل ھو یصرفہ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپکے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپسے نہ نکالتے اپنا ہاتہ اسکے ہاتہ سے یہانتک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتہ اور نہ پہیرتے اسکی طرف سے مونہہ اپنا یہانتک کہ وہی پہیرتا اپنا مونہہ اور نہ دیکہے انکے پیر پہیلے کسیسے انکے ہمنشین کے آگے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خرج رجل ممن کان قبلکم فی حلۃ لہ یختال فیھا فامر اللہ الارض فاخذتہ فھو یتجلجل او قال یتلجلج فیھا الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلو مین کا ایک جوڑا اپنا پہنکر اتراتا تہا وہ اسمین سو حکم فرمایا اللہ تعالے نے زمین کو پس پکڑا اسکو زمین نے اور وہ دہنستا چلا جاتا ہے زمین مین قیامت کے دن تک راوی کو شک ہے کہ تجلجل فرمایا آپنے یا تلجلج **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** تجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جیسکے ساتہ آواز ہو اور تلجلج کا مصدر تلجلج ہے بمعنے تردد کے غرضکہ وہ ادہر ادہر کروٹین لیتا مثل غرق کے دہنستا چلا جاتا ہے اور کہین قرار نہین پاتا معاذ اللہ من ذلک **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر المتکبرون یوم القیمۃ امثال الذر فی صور الرجال یغشاھم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جھنم یسمی بولس تعلوھم نار الانیار یسقون من عصارۃ اھل النار طینۃ الخبال **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر مین لائے جائینگے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چہوٹی چیونٹیون کے صورتون مین مردون کے ڈہانپی گی انکو ذلت ہر جگہ سے ہنکائی جاوینگے جہنم کے ایک قید خانہ کیطرف کہ اسکا نام بولس ہے آبالیگی اور جوشمین لاویگی انکو آگ آتشونکی پلائی جاوینگے عصارہ دوزخیونکا کہ جسے طینۃ الخبال کہتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مانند چہوٹی چیونٹیون کے الخ بعضون نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ انکو روندینگے جیسے چیونٹیونکو روندتے ہین پس انکو چیونٹی کے مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے چنانچہ آگے بہی یہی فرماتے ہین کہ ڈہانپیگی انکو ذلت پس یہ قرینہ ہی مجاز کا اور بعضون نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ انکا چیونٹیون ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردونکی ہو اور بولس بفتح با اکثر شروح مین وارد ہوا ہے اور قاموس مین بضم با نام ہے جہنم مین ایک قید خانہ کا کہ مخصوص ہے متکبرون کے واسطے قولہ تعلوھم یعنے آبالیگی غلی اسکا مصدر ہے بمعنے جوش دینی اور کہولنی کے قولہ نار الانیار یعنے آگ آگونکی کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن مین وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ ہے اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہین سو وہ آگونکی آگ ہے قولہ عصارہ دوزخیونکا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے کہ جو اسکے نچوڑنے سے نکلے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اسکا مراد اس مقام مین وہ پیپ اور لہو اور زرداب ہے کہ دوزخیونکے زخمون اور داہیل سے بہہ رہا ہے قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی ملکر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنے فساد ہے یعنے بگڑی ہوئی چیز یعنے وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئے متعفن ہوگئے ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے انکے خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلک **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ نشر اللہ علیہ کنفہ وادخلہ الجنۃ رفق بالضعیف والشفقۃ علی الوالدین والاحسان الی المملوک **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ جسمین ہون پہیلاویگا اللہ تعالے اسپر کنف اپنا یعنے قیامت کے دن اور داخل کریگا اسکو جنت مین پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈے غلام پر **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فسلونی الھدی اھدکم وکلکم فقیر الا من اغنیتہ فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم وسیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم وسیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما

ما نقص ذلك من ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وجنكم وانسكم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا في صعيد واحد فسال كل
انسان منكم ما بلغت امنيته فاعطيت كل سائل منكم ما نقص ذلك من ملكي الا كما لو ان احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة ثم رفعها اليه ذلك
بانى جواد واجد افعل ما اريد عطائي كلام وعذابي كلام انما امري لشيء اذا اردت ان اقول له كن فيكون ترجمہ ابی ذر سے ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھسے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر
جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھسے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھتا ہوں بخشنے
پر اور مجھسے مغفرت مانگے بخشدونگا میں اسکو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلی تمہارے اور زندی اور مردی تمہاری اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد
میرے بندوں سے تو نہ بڑھے یہ میرے سلطنت ایک مچھر کے پر برابر اور اگر تمہاری اگلی اور پچھلی اور زندی اور مردے اور تر اور خشک جمع ہو جاویں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک
مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہاری اور پچھلی اور جن اور انس تمہارے اور زندی اور مردے تمہارے اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ
منتہائی آرزو ہو اسکی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گذرے دریا پر اور ڈبوے کوئی اسمیں ایک سوئی پھر نکالی اسکو اور یہ اس سبب سے ہے
کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میرا عطا میرے فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بیشک میرا حکم کسی چیز کے لئے جب میں چاہتا ہوں تو
یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو پس وہ ہو جاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مانند اسکے **مترجم** قولہ جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنے اگر تمام جہان کے لوگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کے برابر تقوی میں ہو جاویں تو سلطنت
اُس شاہنشاہ عالیجاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جاویں تو ایک مچھر کے پر برابر اُسکے سلطنت نہ گھٹی قولہ
میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں جواد سخی برابر ہے اُسمیں مذکر و مونث اور اجواد اور اجاود اور جُوَّاد اور جُوده اور جود اُسکے جمع ہے (منتہے) بعضوں نے کہا سخی وہ ہی جو
مانگنے سے اور سوال کرنے سے دیوے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہووے اور ہی مانگے عطا کرے اور یہ صفت ہے باری تعالے شانہ کی نہیں اسکتی یہ کسی مخلوق میں اسلئے کہ خزانہ اُسکا بے حد
اور عطا اُسکی بے عدد نہ اُسکی انتہا ہے نہ اُسکی منتہی اور واجد وہ غنی ہے کہ کبھی مفتقر نہ ہوا اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہوا اور یہ شان ہے باری تعالے شانہ کی کہ وہ تمامی مخلوقات سے بے پروا
ہے اور سارے موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنے ہی ماجد کے اسلئے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنے
جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالے شانہ کے کہ شرف اُسکا غیر منتہی ہے اور فضل اُسکا غیر متناہی ہے قولہ دین میرے فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنے جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت
ہزاروں چیز کے ضرورت ہوتی ہے اولاً موجود ہونا اُس چیز کا جسے دینا منظور ہو دوسرے زائد ہونا اپنے حاجت سے تیسرے متعلق ہونا حق غیر کا اُسمیں اور بغیر اُسکے عطا مشکل ہوتی
ہے باری تعالے شانہ کو اسکی کچھ حاجت نہیں اسلئے کہ وہاں فقط کُن کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اُس موجود کے کمال بے پروا ہے اُس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ
فرمایا واللہ غنی عن العالمین اور متعلق نہیں ہوتا اُسمیں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شی باری تعالے شانہ کی اور اسیطرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے
چاہے شی معلوم اور معذب یہ موجود ہو یا نہ ہو غرض اس حدیث میں بڑی عظمت و کبریائی باری تعالے شانہ کی مذکور ہے اور ہاے و رزاق و قادر و غفور ہونا اُس ذات مقدس کا مسلم
ہے افسوس ہے اُن بندوں پر جو اس درگاہ کے بندگی کا اقرار کر کے اپنے حاجات اور دوں سے مانگتے ہیں اور اُسکے عطا اور رزاقیت کا حال سُن سمجھکر اولیا اور انبیا اور پیر و شہید سے
التجا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک گویا مضمون اس شعر کا اُنکے گوش ہوش میں نہیں پڑا **شعر** حاجت طلبی بغیر مولی ؛ عیبست غلام با وفا را **عن** ابن عمر
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث حدیثا لو لم اسمعہ الا مرۃ او مرتین حتی عد سبع مرات ولکنی سمعتہ اکثر من ذلک سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان الکفل من بنی اسرائیل لا یتورع من ذنب عمله فاتته امرأة فاعطاها ستین دینارا علی ان یطاها
فلما قعد منها مقعد الرجل من امراته ارعدت وبکت فقال ما یبکیک اکرمتک قالت لا ولکنه عمل ما عملته قط وما حملنی علیه الا الحاجة فقال
تفعلین انت هذا وما فعلته اذهبی فهی لک وقال لا واللہ لا اعصی اللہ بعدها ابدا فمات من لیلته فاصبح مکتوبا علی بابه ان اللہ قد
غفر للکفل ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہانتک کہ گنا سات تک تو

نہیں کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے اُسی اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے اُنکو کہ فرماتی تھی تھا ایک دینی اسرائیل سے کہ نام اُسکا کفل تھا کہ وہ پرہیز نکرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اُسکے پاس ایک عورت اور دی اُسکو ساٹھ دینار اس شرط پر کہ جامع کرے اُس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اُسکی آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کی آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اُسنے کہ کیوں روئے تو کیا میں نے زبردستی کی تجھپر بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتے ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اسکا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اُسنے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جا وہ تیری دینار تیرے لئے ہیں اور کہا اُس مرد نے قسم ہے اللہ تعالی کی نافرمانی نکروں گا میں اللہ تعالی کی اسکی بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اُسی رات کو سو صبح کو اُسکے دروازہ پر لکھا ہوا تھا کہ بیشک اللہ تعالی بخشدیا کفل کو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اُسکو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نکیا اُسکو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے حدیث اعمش سے اور خطا کی اُسمیں اور کہا عن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہی اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ اُنکی حمیرہ تھیں علی بن ابطالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی جعید ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی لوگوں نے **عن** الحارث بن سوید قال عبداللہ بحدیثین احدھما عن نفسہ والآخر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عبداللہ ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد فی اصل جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب وقع علی انفہ قال بہ ھکذا فطار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ افرح بتوبۃ احدکم من رجل بارض فلاۃ دوابہ مھلکۃ معہ راحلتہ علیھا زادہ وطعامہ وشرابہ وما یصلحہ فاضلھا فخرج فی طلبھا حتی اذا ادرکہ الموت قال ارجع الی مکانی الذی اضللتھا فیہ فاموت فیہ فرجع الی مکانہ فغلبتہ عینہ فاستیقظ فاذا راحلتہ عند راسہ علیھا طعامہ وشرابہ وما یصلحہ **ترجمہ** روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے اور دوسری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنے مرفوعاً کہا عبداللہ نے مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہی کہ وہ اُسپر گر پڑے یعنی عذاب آخرت کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اُسکی ناک پر اور اسنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اُڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی عزوجل بیشک زیادہ خوش ہونیوالا ہے تم میں سے ایک کے توبہ پر بہ نسبت آدمی کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جسمیں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنیوالی تھی وہ زمین اُسکی ساتھ تھی اونٹنی اُسکی کہ اُسپر تھا توشہ اُسکا اور کھانا پینا اُسکا اور جسکی اُسکو حاجت ہو پس کھو دیا اُسنے اُس اونٹنی کو سو نکلا وہ اُسکی ڈھونڈھنے کو یہانتک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہونچا کہا اُسنے کہ لوٹونگا میں اس جگہ میں کہ جہاں کھو یا میں نے اُس اونٹنی کو اور مرجاؤنگا میں پس لوٹا وہ اُس مکان کے طرف سو لگ گئی اُسکی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اُسکی سر اُس موجود ہے اُسپر اُسکا کھانا اور پینا اور جسکی اُسے حاجت ہو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور سابعین ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں **مترجم** مسلم میں باختلاف یسیر یہ روایت انس سے مروی ہے اور اُسکے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب اونٹنی اُسکو ملگئی پکڑ کی اُسنے مہار اُسکی اور خوشی کے ماری کہنے لگا اللھم انت عبدی وانا ربک یعنے یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب خطا کی اُسنے شدت فرح سی انتہی اور یہ ایک مثال اور تشبیہ ہے باریتعالی کے خوش ہونیکی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینی پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیلوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور اسباب استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے ماری یکبہ کا کچھ زبان سے نکل گیا حالانکہ حقیقۃً ایسے خطا باریتعالی پر محال ہے مگر یہ اُسکی خوش ہونیکی باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باریتعالی اُسکی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سی بندہ کو نجات ملنے ہی خوش ہوتا ہے وذلک ھو الفوز العظیم **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل ابن آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطاکار ہے اور بہتر خطاکاروں کے توبہ کرنیوالی ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر علی بن مسعدہ کے روایت سے کہ وہ قتادہ ہی سے روایت کرتے ہیں **باب** **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنی مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے بھی روایت ہے اور ابی شریح کے نام میں اور نام اُنکا خویلد بن عمرو ہے **عن** عبداللہ بن عمرو قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا نجات پائی **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کے روایت سے **باب عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے فرمایا آپنے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کے روایت سے **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا اِلَّا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْہُ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے عار دلایا اپنی بھائیکو کسی گناہ کے ساتھ نہ مریگا جبتک کہ اُس سے وہ گناہ صادر نہو کہا احمد نے بعضے محدثین کا قول ہے کہ مراد اُس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنے بعد توبہ کے پھر عار دلانا نچاہیے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اُسکی متصل نہیں خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **باب عن** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْہِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ ترجمہ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ظاہر کر شماتت اپنے بھائی کے لئے کہ اللہ رحم کریگا اُسپر اور مبتلا کریگا تجھکو یعنے اُس بلا میں کہ جسپر تو نے شماتت کی تھی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور وہ غلام تھی پس آزاد کی گئی اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبداللہ بن عمر سے اور روایت کرتی ہیں اُنسے عمارہ بن زاذان روایت کی ہے علی بن حجر نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے اُنہوں نے تمیم سے اُنہوں نے عطیہ سے کہا اُنہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ اُنسے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے مدانم یعنے میں نہیں جانتا **باب عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھی اتنا اتنا ہو یعنی مال نیاسی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ حَکَیْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ صَفِیَّۃَ امْرَاَۃٌ وَقَالَتْ بِیَدِہَا ھٰکَذَا کَاَنَّہَا تَعْنِیْ قَصِیْرَۃً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِکَلِمَۃٍ لَوْ مُزِجَ بِہَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمَزَجَہٗ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگی ایکمرد کا سو فرمایا آپنی کہ نہیں پسند آتا مجھکو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھی ملی اتنا اور اتنا مال یعنے کہا حضرت عائشہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیشک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ نے اپنی ہاتھ سے اسطرح یعنے وہ ٹھنگنی ہے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک تو نے ایسی بات ملائی ہے اپنی بات میں کہ اگر ملائی جاوے وہ دریا کے پانی میں تو بدلجاوے یعنی خراب ہو جاوے **ترجمہ** یہ ہاتھ سے اشارہ کرنیکو بھی آپنے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اُسکے خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دیجاوے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جاوے یہ ایک تمثیل ہے اُسکی خرابی کے **باب عن** یَحْیٰی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَیْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ خَیْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ ترجمہ روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی سے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ اُس شخص نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ ملی لوگوں سے اور صبر کرے اُنکی تکلیف پر بہتر ہے اُس مسلمان سے کہ نہ ملی لوگوں سے اور نہ صبر کرے اُنکی تکلیف پر **ف** کہا ابن ابی عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ہے ابن عمر میں سے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم آپس کے برائی سے یعنے پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد ہے عداوت و بغضا آپس کی اور یہ جو فرمایا کہ وہ مونڈنی والی ہے یعنے دین کی مونڈنی والی ہے **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر

خبر دونگین تمکو ایسی چیز کے جو درجہ مین افضل ہے صیام و صلوٰۃ کو سب نے کہا صحابہ نے کیون نہین فرمایا آپنے ملاپ اور محبت آپسمین اسلئے کہ بیخ آپسکی مونڈنیوالی ہے ف یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ بیخ آپسکی مونڈنیوالی ہے نہین کہتا ہونگین کہ مونڈتی ہے بالکو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنے استیصال کردیتی ہے دین کا **عن** الزبیر بن العوام حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا افلا انبئکم بما یثبت ذلک لکم افشوا السلام بینکم **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم مین مرض اگلی امتونکا یعنے حسد اور بغض اور یہ مونڈنیوالا ہی نہین کہتا ہونگین کہ مونڈتا ہے وہ بالونکو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میرے جان اُسکی ہاتھ مین ہے داخل نہوگے تم جنت مین جبتک مومن نہوگے اور مومن نہوگے جبتک آپس مین محبت نکروگے اور بتادونگین تمکو ایسی چیز کہ جو جمادے تمکو محبت مین رواجہ دو سلام کو آپسمین **باب عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذنب احدر ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لایق تر نہین ہے کہ سزا اُسکی مرتکب کے جلد دنیا مین ملے اور کچھہ جمع ہی ہی آخرت مین بغی اور قطع رحم سے زیادہ ف یہ حدیث صحیح ہی مترجم یعنے خروج کرنا حاکم اسلام کے اطاعت سے کہ اُسکی سزا اللہ تعالے دنیا مین بھی دیتا ہے قتل و بہرونہب اموال وغیرہ سے اور آخرت مین بھی اُسپر عذاب ہوگا اور اسیطرح قطع رحم کا حال ہے یعنے ناتی دارون سے بدسلوکی کا بھی یہی سوال ہے **عن** عمرو بن شعیب عن جدہ عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن لم تکونا فیہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ومن نظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ بہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو خصلتین ہین کہ جسمین ہونگی لکھیگا اُسی اللہ تعالے شاکر اور صابر اور جسمین نہونگی نہ لکھیگا اُسی شاکر اور نہ صابر تفصیل اُنکے یہ ہے کہ جسنے نظر کی دین مین اُس شخص کیطرف جو اُس سے بڑھکر ہے اور پیروی کی اُسکی اور نظر کی دنیا مین اُس شخص کیطرف جو اُس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالے کی اُس فضل پر کہ اُسپر ہوا لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور صابر اور جسنے نظر کی دین مین اپنے سے کم کیطرف اور نظر کی دنیا مین اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اُس دنیا پر جو اُسے نہ ملی نہ لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور نہ صابر **مترجم** یعنے دین مین اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے بخلاف اُسکے جو دین مین اپنے سی کم ہو کہ اُسپر نظر کرنے سی عجب اور خود پسندی اپنی نظر مین آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنے بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا مین جو مال و متاع اپنے سی زیادہ رکھتا ہے اُسپر نظر کرنے سی ناشکری اللہ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر مین حقیر ہوجاتی ہے اور اپنے سی کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالے کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے انتہی کلام المترجم **روایت** کی ہے موسی بن حزام نے اُنہون نے علی بن اسحاق سے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے مثنی بن صباح سی اُنہون نے عمرو بن شعیب سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے اپنے دادا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث غریب ہے اور نہین ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد انکے باپ کا اپنی روایت مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فانہ احدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر کرو اُسکی طرف جو تم سے کم ہے یعنے نعمار دنیوی مین اور مت نظر کرو اُسکی طرف جو تم سے زیادہ ہے اسلئے کہ اسمین امید ہے کہ تم حقیر نجانوگے اللہ تعالے کے نعمت کو جو تمہارے پاس ہے **باب عن** ابن عثمان عن حنظلۃ الاسیدی وکان من کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بابی بکر وھو یبکی فقال مالک یا حنظلۃ قال نافق حنظلۃ یا ابا بکر نکون عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرنا بالنار والجنۃ کانا رای عین فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضیعۃ ونسینا کثیرا قال فوا للہ انا لکذلک انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقنا فلما راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مالک یا حنظلۃ قال نافق حنظلۃ یا رسول اللہ نکون عندک تذکرنا بالنار والجنۃ حتی کانا رای عین فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضیعۃ ونسینا کثیرا قال فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِھَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ فِیْ مَجَالِسِکُمْ وَعَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اُسیدی جو کاتب تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روتی ہوئے گذری ابوبکر پر سو فرمایا ابوبکر نے کیا ہوا تمکو ای حنظلہ کہا اُنہوں نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ ای ابوبکر اور کیفیت اُسکی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ یاد دلاتی ہیں ہمکو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپکے پاس سے اور ملتی ہیں اور مشغول ہوتی ہیں ہم بی بیوں اور سامان نیومیں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ اُن نصیحتوں میں سے پس کہا ابوبکر نے قسم ہے اللہ کے ہمارا بھی یہی حال ہے چلو تم ہمارے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف پھر گئے ہم پھر جب بے کہا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کیا حال ہے تمہارا ای حنظلہ عرض کی کہ حنظلہ منافق ہوگیا یارسول اللہ ہوتی ہیں ہم آپکے پاس اور آپ خوف دلاتی ہیں ہم کو نار سے اور امید دلاتی ہیں جنت کے یہانتک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اُن دونوں کو یعنے ایسا یقین ہوتا ہے پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپکے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سی اور مشغول ہوتے ہیں سامان دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سے باتیں اُنہیں کی کہا راوی نے پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اُسی حال پر کہ اُٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تمسے فرشتے تمہارے محبسوں میں اور تمہاری بچھونوں پر اور تمہارے راہوں میں ولیکن ای حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ کمال ایمان تھا صحابہ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈری سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں ہیں مگر ساعت فساعت **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہانتک کہ دوست رکھے اپنی بھائی کے لئے جو دوست رکھتا ہے اپنی نفس کے لئے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن سو فرمایا آپنے ای لڑکے سکھاؤنگا میں تجھی چند کلمہ یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اُسکو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سی اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہوجاویں اسپر کہ نفع پہونچاویں تجھکو کچھ تو ہرگز نہ پہونچا سکینگے مگر اُتنا کہ لکھا ہے اُسے اللہ تعالیٰ نے تیری لئی اور اگر مجتمع ہوجاویں اسپر کہ ضرر پہونچاویں تجھکو کچھ تو ضرر نہ پہونچا سکینگے تجھکو مگر اُتنا کہ اللہ نے لکھا ہے تیری لئی اُٹھا لئے گئی قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنے کتابت تقدیر کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان سے اور اطاعت اور فرمانبرداری اُسکی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اُسی معاصی سے اور توفیق خیر بخشنا اُسکا اور مدد و اعانت کرنی اُسکی نوائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اسمیں رد ہوا اُن مبتدعین و مشرکین پر جو اولیا و انبیا سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے اُنکو پکارتے ہیں اور اُنسے تائید اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پیر بتاتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر بدر حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور مالک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے قولہ اُٹھا لئے گئی قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہوچکنے سے اور اُسکے فراغت تام حاصل ہونے سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْقِلُھَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُھَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اعْقِلْھَا وَتَوَکَّلْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایکمرد نے کہا یارسول اللہ کیا باندھوں میں اونٹ کا اور توکل کروں یا اُسکو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا باندھ اپنے اونٹ کا پھر توکل کر **ف** کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور میں نزدیک حدیث منکر ہی کہا ابوعیسےٰ نے حدیث غریب ہے ہم اسکی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے اُنہوں نے روایت کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترک اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجالا کر مسبب الاسباب پر بھروسا کرنا اور نظر و اعتماد اسباب پر نہ کرنا **عَنْ** اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکَذِبَ رِیْبَۃٌ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی الحوراء سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے سے

غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے، مشکل کشا صرف اللہ ہے، اولیاء و انبیاء سے مدد مانگنا اور حاجت طلب کرنا شرک ہے، معاذ اللہ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اُنہون نے کہ یاد کیا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے چھوڑدی وہ چیز کہ شک مین ڈالی تجھکو طرف اُس چیز کے کہ شک مین نہ ڈالی تجھکو اسلئے کہ صدق اطمینان بخشے دلمین اور کذب اضطراب ہے اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے برید سے مانند اسکی **مترجم** یعنے چھوڑدی شک کے بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑدیا تو نی کہ جسمین شک نہین اور صدق پر دل مطمئن ہوجاتا ہی اور قلب کو تسلی ہوجاتی ہے اور کذب مین اضطراب اور بیقراری اور دلمین حرکت رہتی ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْدِلُ بِالرِّعَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایکمرد کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہین کیجاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی وجہ سے **مترجم** اس حدیث سی فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات مین نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اسلئے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہین ورع قلیل کے آگے اور مثال اُسکے یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہو اگرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہوجاتا ہی اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی اختیار کرے تو دوا کی دوا ضایع ہوتی ہے اور مرض کا مرض بڑھتا ہے **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن مین رہے لوگ اُسکے شر سے داخل ہوا جنت مین سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ مین بہت ہین آپنے فرمایا میرے بعد کے زمانو نمین بھی ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کے روایت سے روایت کیا ہم سے عباس نے اُنہون نے یحیے سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے **عن** مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ **ترجمہ** روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا اللہ کے لئے اور نہ دیا اللہ کے لئے اور محبت کی اللہ کے لئے اور عداوت کی اللہ کے لئے اور نکاح کیا اللہ کے لئے سو پورا ہوگیا ایمان اُسکا **ف** یہ حدیث منکر ہے

اَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہین صفت مین جنت کے جو وارد ہوی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے + مترجم + مقدمہ جنت اصل لغت مین بمعنی چھپانے کی ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کی واسطے ہی چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر مین پوشیدہ ہی اور جنون بھی اسی سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانیوالا ہے اور جنان بھی کہ بمعنے قلب ہے کہ سینہ مین پوشیدہ ہی اور جنت نام ہوگیا ہے سایہ دار درختون کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہین یا اپنے جوانب کو مستور کردیتے ہین بعد اسکے نام ہوگیا ہے بستان و باغ کا اگرچہ درختان سایہ دار نہ رکھتا ہو اور اصطلاح شرع مین نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صراح مین کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہے اور جنت کو جنت اسلئے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اُس سے ہے قول اللہ تعالے کا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ یعنے ڈھانپا اُسکو رات نی اور جن کو جن کہا ہے اسی لئے کہ وہ نظر انس سے مستور و مخفی ہین اور اسی سے ہے حدیث وَلِيَ دَفْنَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْنَانُهُ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ یعنے متولی ہوے آپکی دفن و اخفا کے علی اور عباس اور اسی لئے قبر کو جنن کہتے ہین کہ وہ مردونکو چھپاتی ہے اور اُس سے ہی قول اللہ تعالے کا اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً یعنے ٹھیرایا منافقون نے اپنے ایمان کو ستر اور اُسی سے ہی حدیث اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یعنے امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جُنَّةٌ کہ بمعنے سپر ہے اسلئے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنی کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان مین جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلا اور نبلا جمع ہوکر ہزارون برس فکر و تدبیر کرین ممکن نہین کہ اُس بہتر یا برابر اُسکے کوئی مکان قیاس مین آسکے چنانچہ خلاصہ اُسکا ہم اس مقام مین تحریر کرتے ہین اور جمیع صفات قرآنیہ دو قسم ہین ایک ثبوتی دوسرے سلبی اول ہم ذکر کرتے ہین ثبوتی کو بعد اُسکے سلبی کو دو فصلون مین

فصل اول در صفات ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آن پرداختہ است

اللہ تعالے نی دار الثواب کو جنت فرمایا اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور روضہ بھی فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور ماکولات مین سے ذکر کیا ہے آنچہ چیزونکا فواکہ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ سُنْدُسٍ مَّخْضُوْدٍ

موزوں طبخ منضود یعنی تہ بتہ ھطوق پھل دانیۃ قریب کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل یعنی طرح طرح کے گوشت پرندوں کا ولحم طیر مما یشتھون اور صبح و شام اسکا وقت بیان فرمایا اکثر بلاد متوسطہ میں متنعمین کے عادت یہی ہے ولھم رزقھم فیھا بکرۃ وعشیا اور نخل رمان فیھا فاکھۃ ونخل

اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا انھار محللا ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار اور تفصیلا فیھا انھار من ماء غیر اٰسن و انھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانھار من عسل مصفی اور تصریحا کے عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا اور جریان احکافیھا عین جاریۃ اور سکوب پانی کا وماء مسکوب اور اسماء سے انکے ذکر کیا سلسبیل کو عینا فیھا تسمی سلسبیلا اور تسنیم کو ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بھا المقربون اور ذکر کیا تین کاسوں کا کاس معین یطاف علیھم بکاس من معین اور کاس کافور ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا اور کاس زنجبیل ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا اور سقایت میں وسقاھم ربھم شرابا طھورا اور ختم میں مشروبات کی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا اکواب و اباریق وکاس کا باکواب واباریق وکاس من معین اور ثیاب حلیہ کا علیھم ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ اور اراٰئک کا متکئین فیھا علی الارائک اور علی الارائک ینظرون اور ھم وازواجھم فی ظلال علی الارائک متکئون اور فرش کا متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق وفرش مرفوعۃ اور زرابی کا وزرابی مبثوثۃ اور نمارق کا و نمارق مصفوفۃ اور لباس کا ولباسھم فیھا حریر اور صحاف کا یطاف علیھم بصحاف من ذھب واکواب اور رفرف وعبقری کا متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان اور اساور اور لولو کا یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا **اور مکانوں سے** ابواب کا جنات عدن مفتحۃ لھم الابواب اور غرفوں کا وھم فی الغرفات امنون اور اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور مساکن ومساکن طیبۃ فی جنات عدن اور امن کا مقام ان المتقین فی مقام امین **اور ساکنان جنت سے** ازواج اہل جنت کے ولھم فیھا ازواج مطھرۃ اور حور وزوجنھم بحور عین اور بیان کی حیا انکی وعندھم قاصرات الطرف عین کانھن بیض مکنون اور رنگ بدن انکا کانھن الیاقوت والمرجان کانھن بیض مکنون وحور عین کامثال اللؤلؤ المکنون اور سمعی انکی وعندھم قاصرات الطرف اترابا عمرا اترابا اور سایہ پروردگی انکی حور مقصورات فی الخیام اور کنارت انکی فجعلنا ھن ابکارا اور لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان اور حسن انکا فیھن خیرات حسان اور تعجب انکا وکواعب اترابا اور پیار انکا اپنے شوہروں پر عربا اترابا اور نشو و نما انکا بطور عجیب برخلاف دوسرے مخلوقات کے انا انشانا ھن انشاء فجعلنا ھن ابکارا عربا اترابا اور زوجیت انکی عینی طور پر وزوجنھم بحور عین اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلمان کو ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لؤلؤ مکنون اور ولدان کو ویطوف علیھم ولدان مخلدون اور تشبیہ دی لولو منثور سے اذا رایتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا اور خازنوں کو وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین **اور افعال و احوال سے** جنتیوں کے ذکر کیا نضرت اور سرور کو ولقاھم نضرۃ وسرورا اور حمد باری تعالیٰ کی الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ و اٰخر دعوٰھم ان الحمد للہ رب العلمین وقالوا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن اور سلام اللہ تعالیٰ کا اور سلام قولا من رب الرحیم اور سلام خزنہ جنت کا اور قال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور سلام دوسرے فرشتوں کا اور والملئکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور سلام انکا آپسمیں وتحیتھم فیھا سلام لا یسمعون فیھا لغوا الا سلاما ویلقون فیھا تحیۃ وسلاما اور کلام انکا آپسمیں ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکھون اور جہانتک انکا اہل نار سے فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم اور پکارنا انکا دوزخیوں کو ونادی اصحاب الجنۃ اصحاب النار الایۃ اور ہنسنا انکا کفار پر فالیوم الذین اٰمنوا من الکفار یضحکون اور مطلق ہنسے خوشی انکی ووجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ اور عیش خوش انکا فھو فی عیشۃ راضیۃ اور خلود ان کا ھم فیھا خالدون خلدین فیھا ابدا اور صاف دلی انکی آپسمیں ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقبلین اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہ کا انہ ورضوان من اللہ اکبر اور رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اور نظر کرنا انکا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے جہت فوق میں ووجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ ۔ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کی کہ قرآن عظیم الشان نے انکو

مقامات متعددہ مین اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اُسکا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اُس سی پُرشوق ہین اور کام جان حافظین کی اُس سی پُرذوق ہزارون نے اِس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لئے اور لاکھون بصدر ریاضت وعبادت جی لئی غرض شوق نے مؤمنون کو بیقرار کیا اور اشتیاق نے پراز اضطرار بیت نہ تنہا عشق ازدیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوم در صفات سلبیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ نفی آن پرداختہ است

اور وہ ۱۲ چیزین ہین کہ قرآن نے دامن جنت کو اُس سے پاک کیا اور برارت ساحت اہل جنت کی اُن چیزون سی فرمائے اُسمین لغو ہے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً + لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ط اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ط اور جوع اور عریانی وَأَنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ط اور تشنگی اور دہوپ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ط اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ط اور تاثیم یعنے گناہ کی بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ط اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ط اور تکلیف اُسمین اور خروج اُس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہین جنت کے کہ وارد ہوے ہین قرآن عظیم الشان مین اور بتاویگا تو انشاء مقام مین اس اختصار کے ساتھ تفصیل اسکی کہ موفق ہوا فقیر اُسکے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے۔ واللہ ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل اسکی کہ وارد ہوئی ہے احادیث مین یا اقوال مفسرین مین پاویگا تو اُسے ابواب کے ذیل مین انشاء اللہ تعالیٰ انتہی قول المترجم بفضل الخالق المنعم

باب ما جاء فی صفۃ شجر الجنۃ باب جنت کے درختون کے بیان مین

عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا قال واقرءوا ان شئتم وظل ممدود **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایسے درخت ہین کہ چلا جاوے سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک اور پورا نہو سایا اُسکا فرمایا آپنے مراد ظل ممدود سی جو قرآن مین مذکور ہے وہی سایہ ہے

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین ایک درخت ایسا ہی کہ چلا جاوے سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک **ف** اسیطرح انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذہب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین کوئی درخت ایسا نہین کہ جسکا تنہ سونیکا نہو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** ایک روایت مین آیا ہے یسیر الراکب الجواد المضمر السریع یعنے اگر چلے سوار مضمر گھوڑیکا تیز رو سو برس تک تو بھی قطع نکرے مسافت اسکی ظل کے اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جسکو اول دانہ چارہ دیکر خوب موٹا کرین اور بعد اُسکے تدریج خوراک اُسکی کم کرین کہ دُبلا ہو مگر قوت غذائی سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جاوے اور اُسکے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہین سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہانتک اُسکی شاخین پھیلی ہون (از اوجز نووی)

باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمہا باب نعیم جنت کے بیان مین

عن ابی ہریرۃ قال قلنا یا رسول اللہ ما ننا اذا کنا عندک رققت قلوبنا وزہدنا وکنا من اہل الاخرۃ واذا خرجنا من عندک فانسنا اہالینا وشممنا الاولاد انکرنا انفسنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تکونون اذا خرجتم من عندی کنتم علی حالکم ذلک لزارتکم الملائکۃ فی بیوتکم ولو لم تذنبوا لجاء اللہ بخلق جدید کی یذنبوا فیغفر لہم قال قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلت الجنۃ ما بناؤہا قال لبنۃ من فضۃ ولبنۃ من ذہب وملاطہا المسک الاذفر وحصباؤہا اللؤلؤ والیاقوت وترابہا الزعفران من یدخلہا ینعم لا یبأس ویخلد لا یموت ولا تبلی ثیابہم ولا یفنی شبابہم ثم قال ثلث لا یرد دعوۃ الصائم حین یفطر ودعوۃ المظلوم یرفعہا فوق الغمام ویفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب تبارک وتعالی وعزتی لانصرنک ولو بعد حین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کی ہمنے کہ ای رسول اللہ کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہین ہم آپکی خدمت مین نرم رہتے ہین دل ہمارے اور بیزار ہوتی ہین ہم یعنے دنیا سے اور ہوتے ہین ہم اہل آخرت سے پھر جبکہ ہم نکل جاتے ہین آپکے پاس سے اور انس کرتے ہین ہم اپنے گھر والون سے اور سونگھتے ہین یعنے پیار کرتے ہین اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہین ہم اپنے دلونکو پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اُسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کرین تمسے فرشتے تمہارے گھرونمین اور اگر تم گناہ نکرو

جنت کے درختون کا بیان

جنت کے نعیم کے بیان مین

تو اللہ تعالے لادی اور مخلوقات کو یعنے تمہاری سوا کہ وہ گناہ کرین اور اللہ تعالے اُنکے گناہ معاف کری یعنے بعد اُنکے استغفار کے یا قبل اُسکے کہا راوی نے پھر عرض کی مین نے یا رسول اللہ کس سے پیدا کی گئے مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی مین نے جنت کا ہے سے بنا اُسکی فرمایا آپنے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونیکی اور گارا اُسکا مشک اذفر ہے اور کنکر اُسکے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اُسکی زعفران جو داخل ہوگا اُسمین عیش کریگا اور تکلیف نپاویگا اور ہمیشہ رہیگا مریگا نہین نہ پرانی ہونگے کپڑے اُنکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اُنکی پھر فرمایا آپنے تین شخصونکی دعا پھیری نہین جاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے بدلیکے اُوپر بدلے جاتی ہے آسمان پر اور کھولی جاتی ہین اُسکے لئی دروازہ آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالی قسم ہی مجھے اپنی عزت کی مین ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کرون

ف اس حدیث کے اسناد کیچہ ایسی قوی نہین اور میرے نزدیک وہ متصل نہین اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے اور اسناد سی

باب ماجاء فی صفۃ غرف الجنۃ

باب جنت کے غرفون کے بیان مین

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لغرفا یری ظہورہا من بطونہا و بطونہا من ظہورہا فقام الیہ اعرابی فقال لمن ہی یا نبی اللہ قال ہی لمن اطاب الکلام و اطعم الطعام و ادام الصیام و صلی للہ باللیل والناس نیام **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جنت مین جہروکی ہین کہ نظر آتا ہی اُنکا باہر اُنکے اندر سے اور اُنکا اندر اُنکے باہر سے سو کھڑا ہوگیا آپکے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگون کے لئے ہین اے اللہ کے فرمایا آپنے وہ اُنکے واسطے ہین کہ اچھا کیا اُنہون نے کلام یعنے شیرین زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پی درپی ہمیشہ روزہ رکھے یعنے سوای ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑہی رات کو جب لوگ سوتی ہون یعنے تہجد کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمن بن اسحق مین اُنکے حافظہ کیطرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والی ہین اور عبدالرحمن بن اسحق قرشی ہین مدینے کے رہنی والے اور وہ ثبت ہین عبدالرحمن کوفی سی

عن عبداللہ بن قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ جنتین من فضۃ انیتہما و ما فیہما و جنتین من ذہب انیتہما و ما فیہما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن و بہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لخیمۃ من درۃ مجوفۃ عرضہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل لا یرون الاخرین یطوف علیہم المؤمن **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت مین دو باغ ہین ایک چاندی کا کہ برتن اُسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب چاندی کے ہین اور دوسرا سونیکا کہ برتن اُسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب سونیکی ہین اور جنت کے لوگونمین اور اُنکے پروردگار مین اگر نظر کرین تو کوئی چیز مانع نہین مگر چادر اُسکے بڑائی کی کہ ہے اُسکے مبارک مونہہ پر جنت عدن مین اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جنت مین ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سی تراشا ہوا کہ چوڑان اُسکے ساٹھ میل ہے ہر کونے مین اُسکے کچھ لوگ ہین کہ نہین دیکھتی دوسرے کو طواف کریگا اُنپر مؤمن **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن ابی موسی کا نام نہین معلوم ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابی موسی اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے **ترجمہ** سورہ رحمن کے اخیر رکوع مین بھی اللہ جل جلالہ نی بالتفصیل دو باغونکا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کے نعمتین جدا جدا شمار کی ہین یہ حدیث اُسکی مصدق ہے قولہ ہر کونے مین اُسکے کچھ لوگ ہین یعنے حورین ہین قولہ طواف کریگا یعنے جماع کریگا

باب ماجاء فی صفۃ درجات الجنۃ

باب درجات جنت کے بیان مین

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین سو درجے ہین ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان و صلی الصلوۃ و حج البیت لا ادری اذکر الزکوۃ ام لا کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ ان ہاجر فی سبیل اللہ او مکث بارضہ التی ولد بہا قال معاذ الا اخبر بہا الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہم یعملون فان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض والفردوس اعلی الجنۃ و اوسطہا و فوق ذلک عرش الرحمن و منہا تفجر انہار الجنۃ فاذا سألتم اللہ فاسئلوہ الفردوس **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے روزہ رکہا رمضان کا اور نماز پڑہی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہین جانتا مین کہ ذکر کیا زکوۃ کا یا نہین پھر فرمایا حق ہے اُسکا اللہ تعالے پر یعنے براہ فضل و کرم یہہ کہ بخشے اُسکو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ مین یا رہی اُسی زمین مین جہان پیدا ہوا کہا معاذ نی کیا نہ خبر دونمین اسکی لوگون کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو لوگون کو

کہ عمل کرنیوالے کیلئے کہ جنت مین سو درجہ ہین ہر دو درجونمین اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین مین اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت مین اور سب کے بیچون بیچ اور اُسکی اوپر ہے عرش رحمن کا اور اُسی سے نہرین بہتی ہین نہرین جنت کے پھر جب تم مانگو اللہ تعالے سے تو فردوس مانگو **ف** ایسی ہے مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے اُنہون نے روایت کیے زید بن اسلم سے اُنہون نے عطا بن یسار سے اُنہون نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث غیر کے نزدیک زیادہ صحیح ہی ہمام کے روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطا نے نہین پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تہی کہ انتقال کر چکے انتقال کیا زمانہ مین خلافت عمرؓ کے **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین سو درجہ ہین ہر دو درجونمین اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین مین اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اُسی مین سے بہتے ہین نہرین جنت کی چارون اور اُسکے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالے سے تو سوال کرو فردوس کا **ف** روایت کیے ہم سے احمد بن منیع نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے ہمام سے اُنہون نے زید بن اسلم سے مانند اسکے **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجہ ہین کہ اگر ساری جہان کے لوگ جمع ہو جاوین ایک درجہ مین تو سما جاوین **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اللہ جل جلالہ نے بہی کئی مقام مین درجات مومنین کے بیان فرمائی ہین منجملہ اُسکے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنے مال و جان سے جہاد کرنیوالونکو اللہ تعالے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً الآیۃ اور کہا ابن جریر نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہین ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فرس جواد مضمر دوڑایا جاوے تو ستر برس مین پہونچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ افضل ہین بعض سے اور افضل اُنمین کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنی نہین دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت مین اللہ تعالے نے مجاہدین کو قاعدین پر اولا ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائی اسمین نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہین اور ثانی سے غیر معذورین اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھینگے غرفہ والون کو اپنی اوپر جیسا دیکھتے ہین کوکب دُرّی کو جو ڈوبتی کو جاتا ہو مشرق کیطرف یا مغرب کے طرف بسبب اُس تفاضل کے کہ اُنکے درمیان ہی لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ منازل انبیا ہین کہ نہ پہونچیگا اُنپر غیر اُنکا فرمایا آپنے نہین بلکہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے وہ کچھ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اللہ پر اور تصدیق کی ہے اُنہون نے پیغمبرونکی یعنے پیغمبر نہین بلکہ اُنکے مصدقین مومنین ہین اور مسند مین ابی سعید سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ الیمین اللہ واسطی محبت کرینگے لوگ غرفہ ہین جنت مین اور وہ ایسی نظر آئینگے کہ جیسے کوکب طالع شرق مین یا غرب مین اور کہا جاویگا یہ لوگ ہین کہ محبت رکہتے ہے آپس مین اللہ کی واسطے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہا جاویگا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت مین پڑہو اور چڑہو پہر پڑہیگا وہ قرآن اور چڑہیگا فی آیت ایک درجہ یہانتک کہ پڑہے آخر آیت کہ اُسکے ساتہ ہی انتہے اور اس حدیث مین تصریح ہی کہ درجات جنت سو سی زیادہ ہین اور ابو ہریرہ کے روایت اوسیط اور روایات باب دال ہین کہ درجے اُسکے سو ہین پس تطبیق اسمین اسطرح ہی کہ درجات اگرچہ زیادہ ہین مگر شارع نے اُن حدیثون مین سو کا ذکر فرمایا یا یہ کہ سو درجہ بہت بڑے بڑے ہین اور اُنکے بیچمین اور درجات ہین صغار لا تعد و لا تحصی کہ مومن ترقی کرینگی اُنپر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حادی الارواح لابن قیم)

باب ما جاء فی صفة نساء اهل الجنة باب نساء اہل جنت کے بیانمین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَرَاَيْتَهُ مِنْ وَّرَائِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتون سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہی ستر حلّون کے اندر سے یہانتک کہ دکہائی دیتا ہی گودا اُسکی ہڈی کا اور یہ اسلئے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہین سو یاقوت ایک پتہر ہی اگر اُسمین ڈورا ڈالا تو نے اور اُسکو صاف کیا تو تو نظر آویگا وہ ڈورا باہر سے یعنے جب پتہر مین دُنیا کی یہ صفت ہی تو حور مین عقبی کے

نساء اہل جنت کا بیان

کیا کچھ نہوگا **ف** روایت کیہے ہناد نی اُنہون نے عبیدہ سی اُنہون نے عطا سی اُنہون نے عمرو سی اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے اور روایت کیہے ہناد نے اُنہون نے ابوالاحوص سے اُنہون نے عطا سی اُنہون نے عمرو بن میمون سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سی مانند اسکی موقوفین اور مرفوع نہین کیا اسکو اور صحیحتر ہے عبیدہ بن حمید کے روایت سے یعنے جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کے جریری اور کئی لوگون نے عطا بن سائب سے اور مرفوع نکیا اسکو **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ یوم القیمۃ علی مثل ضوء القمر لیلۃ البدر والزمرۃ الثانیۃ علی مثل احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منہم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یری مخ ساقہا من ورائہا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل جنت ہوگا قیامت کی دن چمک اُنکے چہرونکی مانند چودہوین رات کے چاند کی ہوگی اور دوسرا گروہ چمک اُنکی مانند بہتر ستاری چمکتی ہوگی ہے آسمان مین ہر ایک مرد کو اُنمین سے دو بیبیان ہین ہر ایک پر ستر حلے ہین کہ دکہائی دیتا ہی مغز اوسکے پنڈلی کا باہر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والثانیۃ علی لون احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منہم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یبدو مخ ساقہا من ورائہا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت مین صورت اُنکی چودہوین رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان مین ہے اُسکے رنگ پر ہے ہر مرد کو اُنمین سے دو بیبیان ہین ہر ایک پر ستر حلے ہین کہ دکہائی دیتا ہی مغز اوسکے پنڈلی کا باہر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ازواج اہل جنت کا حال اور انکی دس صفتین تیسے ابتدای ابواب مین لکہہ دین بعون اللہ وقوتہ اور یہان تفصیل اور تفسیر اُن آیتونکی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہین سو آیۂ اول وہم فیہا ازواج مطہرۃ ہے الآیہ پس اللہ جل جلالہ نی اُنکو مطہر فرمایا یعنے پاک ہین وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے ابراہیم نخعی نے کہا جنت مین جماع ہی مگر ولد نہین حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتین ہین چندہی دُھندہی کہ پاک ہوگئین ہین قذرات دنیا سی اور کہا بعضون نے کہ پاک ہین مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول مین وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیۂ مبارک مین جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و ثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سی اور نعیم قلب کو قرۃ اعین و غیرہا سی اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم انقطاع اُسکا اور ازواج جمع ہی زوج کی عورت زوج ہی مرد کی اور مرد زوج ہی عورت کا اور یہی لغت فصیح ہی قریش کا کہ نازل ہوا اُنکی زبان مین قرآن اور عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نی اور وہ حائضہ نہوتی تہی پہر جب نافرمانی ہوئی اُسنے فرمایا باری تعالے نی مین تجہ سے جاری کرونگا خون جیسی جاری کیا تو نی خون شجرہ منہیہ سے **دوسرے** آیۂ وزوجناہم بحور عین یعنے قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہمنے اُنکو حور عین سے اور مراد اُس سے عقد تزویج نہین ہے اسلئے کہ عرب نہین کہتا زوجتہ بامرأۃ ابو عبیدہ نی کہا جوڑا لگا دیا ہمنے مومنونکا اُنکے ساتہ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہی نعل کے ساتہ اور حور نقیات بیاض عورتین ہین مجاہد نی کہا حور اُنہین اسلئے کہا کہ اُنہین اُنکے دیکہنے سی حیران اور متحیر ہوتی ہین اور بیاض اور صفائی لون سے اُن پر نظر نہین ٹہیرتے ابو عبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اُسکے آنکہہ کے سفیدی اور سیاہی دونون بشدت ہون واحد اُسکا احور ہے اور عین جمع ہی عیناء کی اور عیناء بڑی آنکہہ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب مین گوری عورت ہے اور قتادہ کا بہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکہہ ہی جیسے چشم آہو مین ہوتی ہے (حادی الارواح) **تیسرے** آیہ وعندہم قاصرات الطرف عین کانہن بیض مکنون یعنے نیچی نگاہون والیان رد کی ہوئی ہین نگاہین اپنے کہ نظر نہین کرتین سوا اپنی شوہر کی اور ارادہ نہین کرتین اُنکے سوا غیر کا ابن زیدی کہا وہ اپنی شوہر سی کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی مین جنت مین کوئی چیز تجہ سے بہتر نہین دیکہتی سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ جسنے تجکو میرا جوڑا بنایا اور مجہکو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالی کانہن بیض مکنون یعنے وہ گویا انڈے ہین محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے اُنکو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہوا اُسکے پروین اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اُسکا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہی کہ یہ احسن الوان نساء ہی کہ گوری ہو وہ ملی ہوئی سانولہ صفرت کی اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہی بیضۂ نعامہ سے اور بیض جمع ہی بیضہ کی **چوتہی** آیۃ کانہن الیاقوت والمرجان قتادہ نی کہا صفائی بدن اُنکی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض اُنکی مثل مرجان کے عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا حور عین ستر حلہ پہنے ہے اور مخ ساق اُسکا اوپر سی نظر آتا ہے جیسے کہ شراب سرخ شیشۂ سپید مین نظر آتی ہی **پانچوین** آیت وعندہم قاصرات الطرف اتراباً اتراب

جن آیتون مین حور کی صفات ہین اُنکی تفسیر

مستویات الاسنان ہین یعنی جنکی عمرین برابر ہونگی وہ سب تینتیس ۳۳ برسکی ہین اور اتراب جمع ہی ترب کے کہ مشتق ہے تراب سے عرب لڑکے جو وقت واحد مین پیدا ہون انکو اتراب کہتا ہی اسلئے کہ وہ نونکو ایک وقت مین ترابنے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ وہ آپسمین محبت کرنیوالیان ہین بغض و مغائرت نہین رکھتین (بغوی) اور عربا مین دو قراتین ہین حمزہ اور اسمٰعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون ر روایت کیا ہے اور باقیون نے بضم راپڑہا ہے اور وہ جمع ہی عروب کے یعنے عاشق اور پیار کرنیوالی ہین اپنی شوہرونکو یا چہیتیان کہ بیچ ہے سہاگ انکا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیان ہین اسامہ بن زیدنی اپنے باپ سے روایت کیے کہ خوش تقریر ہین شیرین زبان چھٹی حور مقصورات فی الخیام اور کچھہ تفسیر اسکے قاصرات کی ضمن مین تیسرے آیت کے ذیل مین گذری **ساتوین** آیت فجعلناہن ابکارا + ابکار جمع ہی بکر کے مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑہیان ہین کہ اللہ تعالے نی انکو بخلق جدید باکرہ کردیا ہی جب شوہرونکے پاس آتی ہین باکرہ پاتی ہین اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہین کہ پیدا کیا انکو اللہ تعالے نی نہین واقع ہوئی آپر ولادت اور اللہ نے انکو باکرہ کیا ہی اور انہین درد نہین ہوتا **آٹھوین** فیہن خیرات حسان + حسن نے اپنی باپ سے انہون نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ مین نے عرض کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجہی خیرات حسان سے فرمایا آپنے وہ خیرات الاخلاق ہین اور حسان الوجوہ **نوین** کواعب اترابا بعضون نے فرمایا جواری نواہد قد تکعبت ثدیہن واحدتہا کاعب یعنے وہ نوجوان نوعمر ہین کہ اونچی ہین چہاتیان انکی اور کواعب جمع ہی کاعب کے اور مراد یہ ہے کہ چہاتیان انکی گول ہین اور بلند نیچی لٹکی ہوئی نہین **دسوین گیارہوین** عربا اترابا اسکی شرح اوپر گذری انا انشانا ہن انشاء اسمین ضمیر ہن کی حورونکی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اسکا ذکر نہین اسلئے کہ اوپر اسکے مذکور ہے و فرش مرفوعۃ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حورون کے اسلئے کہ وہ محل انکا ہی اور بعضے مفسرین نے کہا بہی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہین اور رفعت سے انکی رفعت شان مراد ہی اور بلندی قدر اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتون کی طرف جیسے قوارر وغیرہ سی مگر قول صایب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہین قتادہ نی کہا خلقناہن خلقا جدیدا اور مراد اس سے عورتین دنیا کی ہین یا حورین اسمین مفسرین کے دو قول ہین **باب** ما جاء فی صفۃ جماع اہل الجنۃ باب جماع اہل جنت کے بیان مین **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی الرجل من اہل الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ او یطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دی جاویگی جنت مین قوۃ اتنی اتنی جماع کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکہیگا وہ اسکی فرمایا آپنی دیجاویگی اسکو قوت سو آدمیونکی **ف** اسیطرح بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے نہین جانتے ہم اسی قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون مگر عمران قطان کے روایت سے **ترجمہ** فرمایا اللہ عزوجل نے ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکہون ابن کثیر اور نافع نی شغل بسکون غین پڑہا ہے اور باقیون نے بضم شین وغین اور لغت مین دونون وارد ہوے ہین مثل سحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نی معنی شغل مین ابن عباس نے کہا مراد اس سے افتضاض ہی جمع کا بکارہے اور وکیع بن جراح نی کہا سماع ہی کلبی نے کہا مشغول ہین وہ اہل نار سے یعنے غافل ہین کہ انکو یاد نہین کرتے اور انکی فکر مین نہین ہین حسن نے کہا مشغول ہین نعما جنت مین غافل ہین عذاب اہل نار سے ابن کیسان نے کہا ملاقات مین ہین بعض بعض کے بعض نے کہا ضیافت الہی مین ہین (بغوی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا انہون نے کہ یا رسول اللہ جماع کرینگے ہم جنت مین فرمایا آپنی ہان قسم ہے اس پروردگار کی کہ میرے جان اسکے ہاتہ مین ہے کہ جماع کرینگے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پہر جب جدا ہونگے اپنی بی بی سی وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ کیا جماع کرینگے اہل جنت فرمایا آپنی دحما دحما اور دحم لغت مین نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتہ ہو اور تکرار تاکید کے لئے ہی ولیکن نہ منی ہی نہ منیہ یعنے موت مراد یہ ہے کہ نہ نزال ہے نہ موت (ہادی الارواح لابن قیم) **باب** ما جاء فی صفۃ اہل الجنۃ باب صفت مین اہل جنت کے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورہم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا یبصقون ولا یمتخطون ولا یتغوطون انیتہم فیہا من الذہب امشاطہم من الذہب والفضۃ ومجامرہم من الالوۃ ورشحہم المسک ولکل واحد منہم زوجتان یری مخ سوقہما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینہم ولا تباغض قلوبہم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت مین صورتانکی چودہوین رات کے چاند کے مانند ہوگی نہ وہ تہوکینگے اور نہ ناک سنکینگے اور نہ پیخانہ پہرینگے برتن انکے جنت مین سونیکی ہین اور کنگہیان انکی سونے اور چاندی کے ہین اور انگیٹھیان انکی عود سے ہین اور پسینا انکا مشک ہے ہر ایک کے انمین سے دو بیبیان ہین کہ دکہائی دیتا ہی گودا انکی رانون

اہل جنت کے جماع کی کیفیت

صفت اہل جنت کی

گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے اُن لوگونمین اختلاف نہین ہین اور نہ عداوت ہے دل اُنکے مانند ایک دل کے ہین تسبیح کرتے ہین وہ اللہ تعالے کی صبح اور شام **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** تولہ مجامرہم من الالوۃ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اُسکی جمع ہے اور معنی اُسکے موضع نار ہین یعنے انگیٹھی اور مُجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھے مین جلائی جاوے **عن** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہون جنت کے چیزون مین سے تو چمکا دیوے جو کچھ آسمان و زمین کے کنارون مین ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جہانکے اور ظاہر ہون اُسکے کنگن تو مٹا دین روشنی آفتاب کے جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تارون کی **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمنہین جانتے ہم اسی اس اسناد سی مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کیے یحیی بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اُسمین عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ باب اہل جنت کے کپڑون کے بیان مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ جُرد مُرد ہین کحلی نہین فنا ہوگی جوانی اُنکی اور نہ پرانی ہونگے کپڑے اُنکے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** جُرد وہ شخص ہے کہ اُسکے بدن پر بال نہون اور مُراد اُس سے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہین کہ جسکا نہونا موجب حسن ہے اور مُرد جمع ہے امرد کی امرد وہ کہ ڈاڑھی مونچھ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب مین کحلی جمع ہے کحیل کے معنے اکحل مراد اُس سے وہ شخص ہے کہ پلکین اُسکی دراز ہون اور منبت اُسکے سیاہ گویا بغیر سُرمہ لگائی معلوم ہوتا ہی کہ سرمہ لگا ہوا ہے (لمعات) **عن** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تفسیر مین قول الٰہی کے وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ کہ بلندی اُن فرشونکی زمین سے آسمان تک ہے پانسو برس کی راہ **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمنہین جانتے ہم اسی مگر رشدین بن سعد کے روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اسکے یون کی ہے کہ مُراد فُرش سے درجات جنت ہین کہ ایک درجے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین ہین **مترجم** علے رضی اللہ عنہ سی منقول ہے کہ فرش مرفوعہ علی الاسرہ یعنے بچھونے ہین کہ بلند پلنگون پر بچھے ہوے ہین اور الکیا عت نے مفسرین کے کہا ہی کہ ایکدوسرے پر بچھے ہوے اسلئے مرفوع و عالی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مُراد فُرش سے عورتین ہین اور عرب عورتکو فراش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سی مُراد ہی رفعت اُنکے حسن و جمال کی کہ نساء دُنیا سے اُنکا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ یعنے اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً اسکی مؤید ہی اسلئے کہ ضمیر ہین کے عورتونکی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتین مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اسکے جواب مین کہا ہی کہ فرش سے اگر بستر مراد لین تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہین آتا اسلئے کہ قرینہ فرشونکا دلالت کرتا ہے عورتون پر اسلئے کہ وہ محل ہے اُنکا پس اس قرینہ سے اضمار اُسکا جایز ہوا اور فرمایا اللہ تعالے نے مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیۃ دلالت کرتے ہی اوپر دو امر کے اول یہ کہ بطائن اُسکے استبرق کے ہین اور بطائن استر ہی جو اندر ہوتا ہی پھر جب بطائن استبرق کے ہے تو ظہائر اُس سے بہے عمدہ اور بہتر ہے اسلئے کہ ظہائر سے مقصود ہوتا ہی جمال و تزئین اور مُراد ہوتی ہے اُسپر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ نخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باریتعالی نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولی معلوم ہو جاوے حال ظہائر کا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ وہ فرش عالیہ ہین کہ اُنمین حشو اور بھرن ہے اور اُسکی بھرن اور بلند ہین آثار مروی ہے منجملہ اُنکے حدیث باب ہے جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نی کہا وہ قوی نہین احمد نی کہا اُسی احتیاط نہین ہر ایک سے روایت کرتا ہی مگر وہ لا بأس بہ ہے رقاق مین اور کہا ابہون نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحیی ابن معین نے کہا لیس بشی اور ابوزرعہ نی کہا ضعیف ہے **باب** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ **عن** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيَى فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سی کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا آپنے سدرۃ المنتہے کا اور فرمایا راکب اُسکی شاخون کے سایہ مین چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہینگے اُسکے سایہ مین سو سوار تک کیا اسمین یحیی نی اُسپر پتنگے ہین سونی کے گویا کہ پھل اُسکے مٹکے ہین بڑے بڑے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** سدرۃ لغت مین بیری کے درخت کو کہتے ہین منتہے اُسے اسلئے کہا کہ جو چیز اوپر سے اُترتی ہے وہین ٹھیر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہین تک منتہی ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ منتہے ہوا علم خلق کا وہین تک اور پوچھا ابن عباس نے کعب سے حال سدرۃ المنتہے کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش

جنت کے میوہ کا بیان

جنت کے پھل کا بیان

مین حملۂ عرش کے سر پر منتہے ہوتا ہے علم خلایق کا اُس تک اور اُسکے بعد غیب ہے کہ نہین جانتا اُسکو مگر اللہ تعالے مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کی لیئے اور حلونکا اور پہلونکا جمیع الوان سے اگر ایک پتا اُسکا رکھدیا جاوے زمین پر تو روشن کردی اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لہم وحسن مآب مین طوبی سے وہی شجر ثمر مراد ہے چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیون کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن مین کہ جڑ اُسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خانۂ نور کاشانہ مین ہے اور ہر گھر مین جنت کے اور غرفہ مین اُسکے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالے نے کوئی رنگ اور رونق نہین پیدا کی کہ اُسمین پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی فواکہ اور ثمر نہین پیدا کیا کہ اُسمین موجود نہین اور اُسکے جڑ مین سے دو نہرین بہتی ہین ایک کافور کی اور دوسرے سلسبیل اور مقاتل نے کہا اُسکے ہر پتہ مین اتنی وسعت ہے کہ گھیر لوے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہی کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کے بانواع تسبیح اور ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ ہی کیا مراد ہی فرمایا آپنے ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ اُسکا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اُسی کے گابھون سے نکلتے ہین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہون نے کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ راکب اُسکے سایہ مین سو برس تک چلا جاوے اور قطع نہ کر چکے پڑھو اگر تم چاہو وظل ممدود سو پہونچی یہ خبر کعب کو اُنہون نے فرمایا کہ سچ کہا قسم ہی اُس پروردگار کے جسنے توراۃ اُتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کے اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جاوی مگر اُسکے جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکی اللہ تعالے نے اُسکو اپنی ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اُسمین روح پھونکی ہے اور شاخین اُسکی فصیل جنت سے باہر نکلے ہوئی ہین جنت مین کوئی نہر نہین جو اُسکے جڑ سے نہ نکلی ہو نام اُسکا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگین اہل جنت اور فرمایش کرین تو شق ہو جا اور اُنکو نکال کر دی سو نکلتے ہین اُسمین سے گھوڑے زمین لگی ہو کے اور لجام بندھی ہو جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتے ہے اُسمین سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی (لغوی) **بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ** باب طیور جنت کے بیان مین **عَنْ** انس بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوثر قال ذاک نہر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیہ طیر اعناقہا کاعناق الجزر قال عمر ان ہذہ لناعمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلتہا انعم منہا

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپنے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالے نے یعنی جنت مین پانی اُسکا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اُسمین چڑیان ہین کہ گردنین اُنکی اونٹون کی سی ہے عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت مین ہین فرمایا آپنے اُنکے کھانیوالی اُنسے زیادہ نعمت مین ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم بھتیجے ہین ابن شہاب زہری کے **مترجم** قولہ تعالے ولحم طیر مما یشتہون ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندون کے گوشت کھانیکو تو اُسی وقت وہ مثل ہو جاتا ہی اُسکے سامنی جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہین کہ گرتی ہے چڑیا برتن مین جنتی کے اور وہ کہتا ہے جتنا چاہتا ہے اُسمین سے پھر وہ زندہ ہو کر اُڑ جاتا ہے (لغوی) اور اللہ جل جلالہ نے ماکولات مین سے آٹھ چیزون کا کہ جسکو ہم اجمالاً مقدمۂ ابواب مین ذکر کر چکے ہین اور اسمقام مین ہم تفسیر اُسکی تحریر کرتے ہین چنانچہ پہلے چیز اُسمین کے فاکہہ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وفاکہۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ابن عباس نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہین ہوتا اگر میوہ توڑا جاوے اور کسیکو اُس میوہ کا لینا مشکل نہین ہوتا اور بعضون نے کہا مقطوع نہین طول زمان سے اور ممنوع نہین بالا ثمان یعنے فصل اُسکی تمام نہین ہوتی اور کچھ قیمت اُسمین نہین لگتے جیسے ثمار دنیا مین اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ دیا جاتا ہی کچھ میوہ اُسمین سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے مثل اُسکا دونا اُس سے اور مسلم مین جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ہونگے اہل جنت اور پیویں گے اور نہ تھوکینگے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ کرینگے کہا نا اُنکا مضمحل ہو جاویگا ایک ڈکار مین کہ خوشبو اُسکے مثل مشک کے ہے الہام ہوگی اُنکو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا مین دم آتا جاتا ہے اور حاکم نے اپنی صحیح مین روایت کیے ہے کہ آیا ایک یہودی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور اُسنی کہا ای ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت مین کھاتے پیتے ہین اور اپنے لوگون سے وہ یہودی کہتا تھا لا اقرار کرینگے اسبات کا تو مین اُسنے تقریر کرونگا یعنے آنحضرت سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے کہ اہل جنت کو دیا جاویگی ہر ایک کو اُنمین سے قوت سو مردونکی کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کھاویگا اور پیئے گا ہوگی اُسکو حاجت یعنے بول و براز کی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حاجت اُن کی رفع ہوگی اسطرح کہ ایک پسینا اُنکا بہیگا اُنکے جلد و بدن مین مثل مشک کے پھر پیٹ اُنکا خالی ہو جاویگا اور ترجمہ طیر سوا ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کریگا جنت کے پرندون کیطرف اور خواہش کریگا تو اُن کی سو اُسی وقت وہ گر پڑیگا تیرے آگی بھونا ہوا (حادی) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوویگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ ہپکیگا اُسی جبار اپنے ہاتہ مین جیسا کہ ہپکتا ہی ایک تم مین

کا اپنی روٹی سفر مین مہمان کے لئے اہل جنت کے پہر آیا ایک مرد یہودی اور اُسنے کہا بارک الرحمن یا ابا القاسم کیا خبر دونگا تمکو اہل جنت کے مہمانی کا قیامت کے دن کہا آپنی ہان کہا اُسنے ہوجاویگی ساری مین بایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے ہے سو دیکھا آپنی اصحاب کے طرف اور ہنسی یہانتک کہ کھل گئین کچلیان آپکی یہ کہا اُس یہودی کیا خبر دونگا تمکو اُن کے سالن کے کہ بالام اور نون ہے اصحاب نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا بیل اور مچھلی کہ کہا لیوگا اُسکے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ) آور سدر مخضود یعنے جسمین کانٹا نہین گویا کہ چُن ڈالے گئے ہین کانٹے اُسکے یہہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ کو زخمی نہین کرتا ابن کیسان نے کہا اُسمین اذیت نہین اور میوون پر جنت کی غلاف اور چھلکا اور اندر اُسکے گٹھلی نکمی نہین جیسے کہ دُنیا کے میوون مین ہے، بلکہ سب چیز اُنمین مکول ومشموم ومنظور ہے اور قابل اکل اور لایق تلذذ سعید بن جبیر نے کہا ثمار اُسکے مثکون کے برابر ہین بلکہ اُس سے بڑے اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانون نے طرف وادی وج کے طائف مین اور پسند آئی اُنکو بیر وہان کے اور آرزو کی اُنہون نے اُسکے مثل کے پس اُتاری اللہ تعالی یہ آیۃ فی سدر مخضود اور طلح منضود یعنے موز اور طلح کا واحد طلحہ ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہین ہے بلکہ وہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد وطیب کہتا ہی فرار اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب مین ایک درخت ہے بڑا کہ اُسمین کانٹا ہے اور منضود کے معنے متراکم وتہ بر تہ مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے جڑ تک ثمر مین لایق اکل اور خوشہ مین جنت کے فرمایا قطوفہا دانیۃ یعنے میوہ اُسکا سہل الوصول ہے کہ جتنے تناول کرتا ہے اُسی قائما قاعدا مضطجعا اور توڑ لیتا ہے جسطرح چاہتا ہی چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول اُنکے فوقانی مین اور فروع نیچے لٹکتے ہوی اور پہلے اوراوقات طعام مین دو وقت بیان فرمائی بارتعالے شانہ نی چنانچہ فرمایا ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا اہل تفسیر نے کہا جنت مین رات نہین کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور مین ہین دائما ولیکن رزق اُنکو دیگے دونون کنارون کے اندازہ اور مقدار پر پہونچتا ہی جیسے متنعمین کے دنیا مین عادت ہے غرض اللہ تعالی نے اُس مقدار کو بکرہ وعشی فرمایا نہ یہہ وہان صبح وشام ہے حقیقۃ اور بعضون نے کہا کہ پہچان لینگے جنتی دنکو پردون کے اُٹھہ جانی سے اور رات کو پردون کے گر جانے سی اور بعضون نے کہا مراد اُس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جسمین تنگی نہو نہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتی ہین کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہین جانتا کہ صبح وشام الطعام طعام ہو اور بکرہ وعشی رزق پاوین پس اللہ تعالی نے جنتیون کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل ورمان کے بیان مین فیہما فاکہۃ نخل ورمان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل ورمان فواکہ مین داخل نہین اسلئے عطف کیا اُسکا اللہ تعالی نے فاکہہ پر اور بعضون نے کہا ہے اگرچہ یہہ دونون فواکہ مین داخل ہین مگر عطف اُنکا فواکہ پر تخصیص اور تفضیل کے لئے ہی جیسے عطف جبرئیل ومیکائیل کا ملائکہ پر اس آیت مین من کان عدوا للہ وملائکتہ ورسلہ وجبرئیل ومیکال الخ ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے کہا جاویگا اہل جنت سے کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنے کہا ہوگا اعوض مین اُن عملون کے کہ کئے تمنے ایام ماضیہ مین یعنے دنیا مین یہ ہے تفسیر اُن آیات کی جنکو ذکر کیا تھا ہمنے مقدمۂ ابواب مین **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ باب جنت کے بیان مین **عَنْ** بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تَحْمِلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ إِنِ اللهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ ایکمرد نے پوچھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اُسنے یا رسول اللہ آیا جنت مین گھوڑے ہین فرمایا آپنے اگر تجھکو داخل کیا اللہ تعالی نے جنت مین تو جب چاہیگا تو سوار کیا جاویگا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لیکر اُڑتا پھریگا جنت مین جہان تو چاہیگا کہا راوی نے کہ پھر پوچھا آپسے ایکاور مرد نے کہ یا رسول اللہ آیا جنت مین اونٹ ہین کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپنے اُسکو جیسے جواب دیا تھا اُسکے صاحب کو یعنے سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کریگا تجھے اللہ تعالی جنت مین ہوگی تیرے لئی جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھین لذت پاوین **ف** روایت کے ہم سے سویدنے اُنہون نے عبد اللہ بن مبارک سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علقمہ بن مرثد سے اُنہون نے عبد الرحمن بن سابط سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اسی کے ہم معنی ہو یہ روایت ہیثمی ترجمہ حدیث مسعودی سے **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی پھر اُسنے کہا یا رسول اللہ مین دوست رکھتا ہون گھوڑون کو آیا جنت مین گھوڑے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاویگا تو جنت مین تو ملیگا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اُسکے دو بازو ہین اور سوار کیا جاویگا تو اُسپر پھر وہ تجھے لیکر اُڑیگا جہان تو چاہے **ف** اس حدیث کی اسناد قوی نہین اور نہین

جانتے ہم اسی ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سندسی اور ابوسورہ ہیثمی ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا انکو یحیی بن معین نے اور سامیں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسے مناکیر کہ ابوایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا انکے راویوں سے **باب** ما جاء فی سن اھل الجنة باب اہل جنت کی سن کے بیان میں **عن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اھل الجنة جردا مردا مکحلین ابناء ثلاثین او ثلاث وثلاثین سنة

اہل جنت کے سن کا بیان

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر انکے بال نہونگے اور نہ داڑھی ہو نخہ ہے سرمہ گون انکہیں انکے بغیر سرمہ لگائی تیس یا تینتیس برس کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کیے یہ مرسلا اور مرفوع نکیا اسکو **باب** ما جاء فی کم صف اھل الجنة **عن** بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منھا من ھذہ الامة واربعون من سائر الامم **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں ہیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کیے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کیے اپنی باپ سے اور حدیث ابی سنان کے محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شامی کا نام عیسے بن سنان اور وہ قسملی ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبة نحوا من اربعین فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارترضون ان تکونوا ربع اھل الجنة قالوا نعم قال ارترضون ان تکونوا ثلث اھل الجنة قالوا نعم قال ارترضون ان تکونوا شطر اھل الجنة ان الجنة لا یدخلھا الا نفس مسلمة وما انتم فی الشرک الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرة السوداء فی جلد الثور الاحمر **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہو تم اسپر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کے کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کے کہا صحابہ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بیشک جنت میں داخل نہوگا مگر نفس مسلمان اسلئے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کے نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کہال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کے کہال پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسامیں عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی صفة ابواب الجنة باب ابواب جنت کے بیان میں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب امتی الذی یدخلون منہ الجنة عرضہ مسیرة الراکب المجود ثلاثا ثم انھم لیضغطون علیہ حتی تکاد منا کبھم تزول **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اسکی برابر ہے راکب مجود کے سیر کے جو تین دن تک چلا جاوے پھر باوجود اسکے ایسی مزاحمت ہوگی انکو کہ قریب ہے کہ انکے بازو اتر جاویں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور یوسی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کے بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبد اللہ سے مروی ہیں **باب** ما جاء فی سوق الجنة باب بازار جنت کی بیان میں **عن** سعید بن المسیب انہ لقی ابا ھریرة فقال ابو ھریرة اسأل اللہ ان یجمع بینی وبینک فی سوق الجنة فقال سعید فیھا سوق قال نعم اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الجنة اذا دخلوھا نزلوا فیھا بفضل اعمالھم ثم یؤذن فی مقدار یوم الجمعة من ایام الدنیا فیزورون ربھم ویبرز لھم عرشہ ویتبدی لھم فی روضة من ریاض الجنة فتوضع لھم منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من یاقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذھب ومنابر من فضة ویجلس ادناھم وما فیھم من دنی علی کثبان المسک والکافور ما یرون ان اصحاب الکراسی بافضل منھم مجلسا قال ابو ھریرة قلت یا رسول اللہ وھل نرے ربنا قال نعم ھل تمارون من رؤیة الشمس والقمر لیلة البدر قلنا لا قال کذلک لا تمارون فی رؤیة ربکم ولا یبقی فی ذلک المجلس رجل الا حاضرہ اللہ محاضرة حتی یقول للرجل منھم یا فلان بن فلان اتذکر یوم قلت کذا وکذا فیذکرہ ببعض غدراتہ فی الدنیا فیقول یا رب افلم تغفر لی فیقول بلی فبسعة مغفرتی بلغت منزلتک ھذہ فبینما ھم علی ذلک غشیتھم سحابة من فوقھم فامطرت علیھم طیبا لم یجدوا مثل ریحہ شیئا قط ویقول ربنا قوموا الی ما اعددت لکم من الکرامة فخذوا ما اشتھیتم فنأتی سوقا قد حفت بہ الملئکة فیہ ما لم تنظر العیون الی مثلہ ولم تسمع الاذان ولم یخطر علی القلوب فیحمل لنا ما اشتھینا لیس یباع فیھا ولا یشترٰی وفی ذلک السوق

بازار جنت کا بیان

ابواب جنت کا بیان

اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَنَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا اللَّيُّوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابوہریرہ سے سو کہا ابوہریرہ نے سوال کرتا ہو مین اللہ تعالے سے کہ جمع کردی مجھکو اور تمکو جنت کے بازار مین سو کہا سعید نے کیا جنت مین بازار ہے کہا ابوہریرہ نے ہان خبر دی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہونگے جنت مین اُترینگے وہان اپنے اعمال کے موافق پہر بکارے جاوینگے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سی سو زیارت کرینگے وہ اپنی رب کے اور ظاہر ہوگا اُنکو عرش اُسکا اور نظر آویگا وہ اُنکو ایک باغ مین جنت کے باغون سے اور رکھی جاوینگے اُنکے لئی منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کی اور منبر سونیکے اور منبر چاندی کے اور بیٹھینگے ادنی درجہ والی اگرچہ اُنمین ادنی کوئی نہین ٹیلون پر مسک اور کافور کے اور نہ خیال کرینگے وہ لوگ کہ کرسی والے اُنسے افضل جگہہ بیٹھین ہین یعنے کوئی اپنے تئین ادنی سمجھہ کر محزون نہوگا کہا ابوہریرہ نے عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو فرمایا آپنے کہان بہلا تم کچھہ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات مین ہمنے عرض کی کہ نہین فرمایا آپنی ایسا ہی شک نکروگے اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور باقی نرہیگا اُس مجلس مین کوئی مرد کہ روبرو نہوویگا اُسکے اللہ تعالے کے بالمشافہ یہانتک کہ فرماویگا کسے مرد کو اُنمین سے ای فلانی بیٹی فلانی کی تجھے یاد ہی جسدن تونی ایسا ویسا کیا تہا پہر یاد دلاویگا اُسکو بعض گناہ اُسکے جو صادر ہوے تہے دنیا مین سو وہ عرض کریگا کیا تونے مجھی بخش نہین دیا ای رب میرے تب فرماویگا اللہ تعالے کیون نہین میرے ہے وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہونچا سو وہ اسی قیل وقال مین ہونگے کہ ڈہانپ لیگی اُنکو ایک بدلی اوپر سے اور برسیگی اُنپر ایسی خوشبو کہ نہ پائی ہوگی اُنہون نے اُسکی برابر کوئی بو کبھی اور فرماویگا اُنسے رب ہمارا کہ اُٹھو جاؤ اُس کرامت کے طرف کہ تیار کی ہے مین نے واسطی تمہاری سو تم جو چاہو پہر آوینگے ہم ایک بازار مین کہ گھیرے ہوی ہونگے اُسکو فرشتے اور اُسمین وہ چیزین ہونگی کہ نہین دیکہین اُنکی مثل کبھی آنکہون نے اور نہین سُنی کانون نے اور نہ خیال آیا اُسکا کسی دلمین سو لائی جاوینگی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہینگے کہ ہو گی وہان بیع اور نہ شرا اور اُسی بازار مین ملاقات کرینگے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپنے پہر متوجہ ہوگا اور ملیگا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہین ہے اُنمین کوئی کم درجہ والا سو پسند کریگا اور عجیب معلوم ہوگا اُسکو وہ لباس جو بلند رتبہ والی پر ہی سو نہین پوری ہوگی بات اُسکی کہ ظاہر ہوگا اُسکے بدن پر اُس سے بہتر لباس یعنے جسکی آرزو کی تہی اور ایسلئی ہوگا کہ شان نہین کسیکی کہ غمگین ہو وہان پہر لوٹینگے ہم سب اپنے مکانونکی طرف اور ملاقات کرینگے ہم اپنی بی بیون سے سو کہینگے وہ مرحبا و اہلا تم ہمارے پاس اُس سے بہتر جمال لیکر آئی ہو کہ جسپر جدا ہوئی تہے ہم سے ہم کہینگے مجالست کی ہے ہمنے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتہ اور مستحق ہین ہم کہ ایسا ہی جمال لیکر پہرین جیسا لیکر پہرین ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** قولہ پہر بکاری جاوینگے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنے جیسے ہر ہفتہ مین دنیا مین ایکدن جمعہ کا ہوتا ہے اسیطرح اُس اندازہ اور مقدار پر وہان ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگرچہ جنت مین دن اور رات نہین اور اسمین فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب و تحریض ہے اُسکے ادائی حقوق کی سنن و واجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیرہ ذالک قولہ سو زیارت کرینگے یعنے دیکہینگے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتین کرینگے اُس سے سُنیگا ہر ایک اُنمین کا کلام پاک اُس تعالی شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتہ جیسا کہ سمجھہ کہا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشریہ نے قولہ اگرچہ اُنمین ادنی کوئی نہین الخ یعنے اگرچہ تفاوت درجات کا اُنکے درمیان ہے لیکن اُنمین کوئی نہین یعنے خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دنارت سے کہ بمعنے خساست کے ہی قولہ اور نہین ہے کوئی اُنمین کم درجہ والا یعنے خسیس نہین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایک بازار ہے کہ نہین ہے اُسمین خرید اور نہ فروخت مگر اُسمین تصویرین ہین مردون اور عورتونکی پہر جب پسند کریگا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاویگا وہ اُسمین یعنے وہی صورت اُسکی ہو جاویگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى باب دیدار آلہی کے بیان مین **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ ہم بیٹہے تہے نبے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپنے چاند کیطرف کہ چودھوین رات کا

فی اللہ تعالی کو جسم دیکھنے اور باتین کرنے کے کلام کرنے اور کلام متعلق کی حروف و اصوات کے ساتہ سے

دیدار الٰہی کا بیان

تنہا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اُسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اِس چاند کو اور زحمت نہ اُٹھاؤ گی تم اُسکے رویت مین سو اگر ہو سکی تمسے کہ مغلوب نہو تم اُس نماز مین کہ قبل طلوع شمس ہے اور اُس نماز مین کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھے آپنے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الخ یعنے تسبیح کرتو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکھو گے تم اُسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اُس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے مین اور عدم زحمت مین اور ثابت ہے اِس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہ کے حقیقۃً اور اوپر ہونا اُس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے جیسا کہ فرمایا اُس تعالےٰ شانہ نے وَيَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ یعنے ڈرتی ہین فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر اُنکے ہی اور وارد ہوا حدیث اوعال مین ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ یعنے اللہ ہے اُوپر اِن سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ یعنے اُسکی طرف چڑھتے ہین کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ یعنے بلکہ اُٹھا لیا اُسے اللہ نے اپنی طرف یعنی عیسےٰ علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینب نے زوجنیک الرحمن فوق العرش یعنے نکاح کردیا میرا تم سے اللہ تعالےٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ایمہ و محدثین کا اور تمامی کبار صالحین کا کہ وہ تعالےٰ شانہ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہی عرش عظیم الشان پر ستوی ہے بذاتہ اُسپر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اُسکے اندر اور نہین خلاف کیا اسمین ہمارا مگر جہلای جہمیہ اور سفہائی فلاسفہ نے خذلہم اللہ قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہو تم آہ یعنے اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہو تمکو اُسکے ادا سے کوئی چیز تو بجا لاؤ اور ادا کرو اُسکو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مُراد اُسنے نماز صبح ہے اور عصر کہ اکثر ان وقتون مین سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتی ہین اور پڑھی آپنے یہ آیت کہ اشارہ ہے اُسمین اُسی نماز کیطرف اور مُراد تسبیح سے نماز ہے **عن** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوا أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُثَقِّلْ مَوَازِينَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ کی تفسیر مین فرمایا جب داخل ہونگے جنت والی جنت مین پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ تمہین اللہ تعالےٰ کی نزدیک سے ایک چیز اور ملنی والی ہے کہ جسکا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہینگے کہ کیا نہین روشن کیا اُسنے ہماری مونہونکو اور ثقیل کیے ہمکو میزان ہمارے اور داخل کیا ہمکو جنت مین یعنے ہمین اب کسی چیز کے حاجت نہے تو جواب دینگی پکارنیوالی کہ ہان یہ کہولا جاویگا پردہ فرمایا آپنے پس قسم ہے اللہ تعالےٰ کی کوئی چیز اُنکو پیارے نہین اُس جلشانہ کیطرف نظر کرنیسے **ف** اِس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کیے سلیمان بن مغیرہ نی یہ حدیث ثابت بنانی سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے قول اُنکا **مترجم** آیہ مبارکہ للذین احسنوا الحسنےٰ و زیادہ یعنے جن لوگون نے عمل نیک کیے اُنکے لیے ہے حُسنیٰ یعنے جنت اور زیادہ مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہہ مبارک پر اُس تعالیٰ و تبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے اکثر جماعت اصحاب کا کہ اوسی مین ہین ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابو موسیٰ اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطاء اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروے ہی کہ حُسنےٰ سے مُراد ہے مثل اُسکا جزا سی اور زیادت سے مُراد ہے تضعیف اُسکی دس گنے یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حُسنےٰ حسنہ ہے اور زیادت مغفرت اور رضوان فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح ہے اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نی فرمایا حُسنےٰ صفت ہے مثوبہ کی یعنے تقدیر آیہ یون ہے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْمَثُوبَةَ الْحُسْنَىٰ اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل خدا سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نی وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ادنی درجہ والا وہ ہے کہ نظر کریگا اپنی باغون اور بیبیون اور نعمتون اور خدمتگارون اور تختون کی طرف کہ ہین وہ ایکہزار برس کے مسافت تک اور سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کریگا اُس تعالےٰ شانہ کے وجہہ مبارک کیطرف صبح اور شام پھر پڑھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہ یومئذ یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہین اپنے رب کیطرف نظر کرنیوالی **ف** اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے اسرائیل نے اُنہون نے روایت کی ثویر سے اُنہون نے ابن عمر سے مرفوعاً اور روایت کیے یہ عبد الملک بن ابجر نے ثویر سی اُنہون نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کیے عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُسکو روایت کیے یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علائی اُنہون نے عبید اللہ اشجعی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو **مترجم** آیت مبارک کے تفسیر مین ابن عباس نے کہا ناضرۃ سی مراد حسنہ ہے یعنی چہرے اُنکے خوبصورت ہین مجاہد نی کہا

ہوں ۱۲ منہ ۔ ۔ ۔

نفسہ ثم یقول انا ربکم فاتبعونی فیقومون المسلمون ویوضع الصراط فیمر علیہ مثل جیاد الخیل والرکاب وقولھم علیہ سلم سلم ویبقی اھل النار فیطرح منھم فیھا فوج فیقال ھل امتلأت فیقول ھل من مزید ثم یطرح فیھا فوج فیقال ھل امتلأت فیقول ھل من مزید حتی اذا اوعبوا فیھا وضع الرحمن قدمہ فیھا وازوی بعضھا الی بعض ثم قال قط قط قالت قط فاذا ادخل اللہ تعالی اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار اتی بالموت ملببا فیوقف علی السور الذی بین اھل الجنۃ واھل النار ثم یقال یا اھل الجنۃ فیطلعون خائفین ثم یقال یا اھل النار فیطلعون مستبشرین یرجون الشفاعۃ فیقال لاھل الجنۃ ولاھل النار ھل تعرفون ھذا فیقولون ھؤلاء وھؤلاء قد عرفناہ ھو الموت الذی وکل بنا فیضجع فیذبح ذبحا علی السور ثم یقال یا اھل الجنۃ خلود لا موت ویا اھل النار خلود لا موت ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کریگا اللہ تعالے آدمیون کو قیامت کے دن ایک میدان میں پھر جہانکے گا اُن پر رب العالمین اور فرماویگا کیون نہین چلا جاتا ہی ہر انسان اپنے معبود کے ساتہ پس صورت بنکر آویگی صاحب صلیب کے آگی صلیب اُسکی اور صاحب تصویر کے آگے تصویرین اور صاحب نار کی آگے نار اُسکے لیئے جسکی وہ پوجتے تہی سو ساتہ ہو جاوینگے ہر ایک لوگ جنکو پوجتے تہے اور باقی رہ جاوینگے میدان حشر مین مسلمان سو جہانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیون نہ ساتہ گئے لوگون کے وہ عرض کرینگے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنے اللہ کے پناہ تجہہ سے اللہ کی پناہ تجہہ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے اور ہم نہین رہینگے یہانتک کہ دیکہین ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت قدمی دیگا اُنکو پہر چھپ جاویگا پہر مطلع ہوگا اور فرماویگا تم کیون نہ گئے آدمیون کے ساتہ پہر وہ کہینگے پناہ ہی اللہ کی تجہہ سے پناہ ہی اللہ کے تجہہ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم نہین رہینگے یہانتک کہ دیکہین ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت قدم رکہیگا اُنکو پوچہا اصحاب نے کہ آیا دیکہینگے ہم اُس تعالے شانہ کو یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا تمپر کچہہ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکہنے مین چودہوین رات کو اُنہون نے عرض کی نہین یا رسول اللہ فرمایا اسیطرح تمکو کچہہ مزاحمت نہوگی اُسکے دیکہنے مین اُسوقت پہر چھپ جاویگا پہر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کے عنایت فرماویگا اُنکو پہر فرماویگا کیا ہون رب تمہارا اسوقت سیمیر ساتہ چلو تب کہڑے ہو جاوینگے مسلمان اور رکہی جاویگی صراط یعنے پشت دوزخ پر سو گذریگا اُسپر ایک گروہ مثل عمدہ گہوڑون کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹون کے اور اُنکا یہی کہنا ہوگا اُسپر سلم سلم یعنے سلامت رکہہ سلامت رکہہ اور باقی رہ جاوینگے اہل نار سو ڈالی جاویگی اُنمین کے ایک فوج اُسمین اور کہا جاویگا نا سی کیا تو سیر ہو گئی سو وہ کہیگی کہ اور کچہہ ہے پہر ایک فوج ڈالی جاویگی اُسمین اور کہا جاویگا کیا تو سیر ہو گئی وہ کہیگی کچہہ اور ہے یہانتک کہ جب سب ڈالی جاوینگے اُسمین یعنی جب بہی وہ سیر نہوویگی تو رکہدیگا اُسمین رحمن قدم اپنا اور سمٹ جاویگا ایک ٹکڑا اُسکا دوسرے پر پہر فرماویگا یعنے رحمن بس ہے وہ کہیگی بس ہے بس ہے پہر جب داخل کریگا اللہ تعالے اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو نار مین لائینگے موت کو کہینچتے ہوئے سو کہڑا کرینگے اُسے اُس دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچمین ہے اور پکارا جاویگا ای جنت والون سو وہ جہانکنے لگینگے ڈر کر پہر پکارا جاویگا ای دوزخ والون سو وہ جہانکنے لگینگے خوش ہو کر امید ہوگی اُنکو شفاعت کے پہر کہا جاویگا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اسکو تو کہینگے یہی اور وہ بہی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اُسی وہ موت ہے کہ ہم پر موکل تہی سو ٹالی جاویگی وہ اور ذبح کر دیجاویگی ایکبار گی اُس دیوار پر اور منادی کیجاویگی ای اہل جنت تمہین ہمیشہ رہنا ہے جنت مین اور موت نہین اور ای اہل دوزخ تمہین ہمیشہ رہنا ہی دوزخ مین اور موت نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس حدیث مین بڑے بڑی فوائد ہین کہ بعد شرح حدیث تحریر ہونگے قولہ سو جہانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیون نہ ساتہ گئے لوگون کے الخ اس تجلی اور اطلاع مین دو قول ہین محدثین کے اول کہ یہہ جہانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جہانکنے کا اللہ کیطرف مجاز اُسے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو اُنہون نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنے ہم پناہ مانگتے ہین تجہہ سے اسمین کچہہ اشکال نرہا اور دوسرا قول کہ یہ فرمانی والا اور مطلع خود باری تعالے ہے اور اسمین امتحان مؤمنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز مین قیامت کے دن تک کچہہ اختلاف نہین جانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مؤمنین کا پہر جب منظور ہوگا باری تعالی کو کہ مین اپنے معرفت اُنکو عنایت کرون اُسوقت پہچانینگے اور کہینگے کہ تو ہمارا رب ہے اور اُسکے ساتہ چلینگے قولہ اور رکہی جاویگی صراط الخ اسمین ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اُسکا اور اجماع ہی سلف کا اُسکے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکہا جاویگا پشت دوزخ پر اور متکلمین و غیرہم نے سلف سے کہا ہی کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے قولہ رکہدیگا اسمین رحمن قدم اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالی کے معلوم المعنے مجہول الکیف اُسکے لفظ اور معنے پر بلا تشبیہ ایمان ہے مؤمنین کا اور نہین انکار کیا ان صفتون کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین متشبہ نے کہ لازم کرلے جنہون نے اپنے نفسون پر تقلید معتزلہ کے اور چہوڑ دی صراط مستقیم سنت کے اور پڑ گئے ہاویہ جہیم بدعت مین اعاذنا اللہ منہا قولہ لائینگے موت کو بعض روایات مین ہے کہ موت کو بصورت

دنیا میں رزق کے لائق ہونگے اور بعد تعریف قدم کے خوش فرمائینگے ذوالجلال اہل دوزخ تہیں ہمیشہ رہنا ہی اسمیں اثبات خلود اہل نار کا ہے جیسا کہ خلود اہل جنت کہ جنت میں اور نہیں اختلاف اسمیں اہل حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا ناسی ہرگز تمام ہوئی شرح حدیث کی اس حدیث میں اثبات ہی کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہی محض تخیل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں وہ لوگ کہ تصاویر دیوی اور انبیا کی تعظیم بجالاتے ہیں اور اداب عبادت انکے سامنی کرتے ہیں اور اسیطرح داخل ہیں عابدان نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں آلاؤ کے گرد گھومتی ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اُسکے نذر نیاز منت کرتے ہیں رویت الٰہی کے تشبیہ قمر سے دینی میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کے آیات متکاثرہ اور احادیث متواترۃ المعنے سی نہیں انکار کیا اُسکا مگر اوفاخ فلاسفہ نے **عن** ابی سعید یرفعہ قال اذا کان یوم القیمۃ اتی بالموت کالکبش الاملح فیوقف بین الجنۃ والنار فیذبح ثم وھم ینظرون فلو ان احدا مات فرحا مات اھل الجنۃ ولو ان احدا مات حزنا مات اھل النار **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ مرفوع کرتے تھی وہ اس روایت کو یعنے کہتی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا لاوینگے موت کو مانند چیت کبری بمینڈھے کے سوکھری کیجاویگی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کیجاویگی اور وہ نظر کرتے ہونگی سو اگر کوئی مرتا ہوتا اُن دنوں خوشی سے تو مرجاتے جنت والی اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مرجاتے دوزخ والے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث مثل اسکے کہ جنمیں مذکور ہے دیدار الٰہی کا اسطرح کہ دیکھینگے لوگ اپنی پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیا کی یعنے ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ہے اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا ہے کہ روایت کی انہوں نے یہ حدیثیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتی ہیں ہم ساتھ انکے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کیجاوین یہ اشیا جسطرح کہ آئی ہیں اور اُسپر ایمان رکھا جاوے اور تفسیر اُسکی نہ کیجاوے اور وہم نکیا جاوے اُسمیں اور نہ کہا جاوے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اُسطرف اور مراد غیر فہم نفسہ سے جواز کیونکہ حدیث میں مذکور ہوا ہے یہ کہ تجلی کریگا اُنپر **مترجم** قولہ اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ انکے یعنے ایمان لاتی ہیں ہم انکے لفظ اور معنے پر اسلئے کہ یہ الفاظ معلوم المعنے ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنے لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک انکے مفہوم کو سمجھتا ہے اسلئے کہا ہے علمانی کہ یہ آیات و احادیث متشابہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنے اور فرق کیف اور معنے میں ظاہر ہے کہ اول اُنمیں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان اُن آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اسلئے کہ ایمان فرع ہے معرفت کے پھر معرفت اُس لفظ کی کہ جو واضع نی اُسکو ایک معنی کے لئے وضع کیا ہی بغیر جاننے معنے کی کچھ معنی نہیں رہتی اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیات صفات دونوں ایکسان ہوجاتے حالانکہ تصریح کی ہے علمانی کہ اُن دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجہ حق عندنا لکنہ معلوم بالسمع ومتشابہ بوصفہ ولا یجوز ابطال الاصل بالعجز عن درک الصفات بالکیف وانما ضلت المعتزلۃ من ھذا الوجہ فانہم ردوا الاصول لعجلہم بالصفات علی الوجہ المعقول فصاروا معطلۃ (کذا فی المنح الازہر شرح الفقہ الاکبر) یعنے اثبات ہاتھ اور مونہہ کا اللہ تعالیٰ کی واسطی حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اُسکی اور متشابہ ہے وصف انکا یعنے کیف اُن کا اور نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کے ادراک سے اور گمراہ ہوگئے معتزلہ اسی سبب سے کہ اُنہوں نے رد کردیا اصول صفات کو بسبب بجاننی صفتوں کے علی وجہ المعقول اور ہوگئے معطلہ اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا واہل السنۃ والجماعۃ اثبتوا ما ھو الاصل المعلوم بالنص یعنے بالآیات القطعیۃ والدلالات الیقینیۃ وتوقفوا فیما ھو المتشابہ وھو الکیفیۃ ولم یجوز والاشتغال لطلبہ لکل انتہی یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اُس اصل کو کہ معلوم ہے ساتھ نص کے یعنے ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اُس سے معنے معلوم ہے اور توقف کیا اُسمیں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اُسکی طلب میں انتہی اور فرمایا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وھی صفۃ لازمۃ لہ والتنزیہ کالید والوجہ والعین والسمع والبصر والحیوۃ والقدرۃ وکونہ خالقا ورازقا ومحییا وممیتا موصوفا بہا ولا یخرج من الکتاب والسنۃ فقرات الآتیہ والخبر ونؤمن بہا فیہا ولا نقل الکیفیۃ فی الصفات الی تمام انتہی یعنے یہ صفت یعنی استوا وغیرہ لازم ہی اُسکو اور لائق ہے اُسکے مانند ید و وجہ و سمع و بصر و حیوۃ و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے اُنکا خالق و رازق و محیی و ممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ انکے اور نہ نکالی جاوین کتاب و سنت سے فقرے آیتوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اُنکے بیچ اُنکے اور سونپتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہے اس قول میں انتہی تصریح ہے کہ مفوض علم الٰہی فقط کیفیت ہے لفظ و معنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابو عبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے ہذہ احادیث صحاح حملہا اہل الحدیث والفقہا بعضہم عن بعض ثبتنا

بیان مذہب محققین در صفات کہ ظواہر آنہا مراد نیست و مفوض بعلم الٰہی است

حق لاشک فیہا ولکن اذا قیل کیف یضحک قلنا لانفسر ہذا ولا سمعنا احدا یفسرہ رواہ الذہبی فی کتاب العرش باسنادہ یعنے یہ احادیث صحیحہ ہیں روایت کیا انکو اہل حدیث نے اور فقہا نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہیں یعنے موصوف ہونا باری تعالی کا ان صفات سے کہ اُن حدیثوں میں مذکور ہے حق ہے کسیطرح کا شک نہیں اسمیں ولیکن جب کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہی باری تعالے اور کیا کیفیت ہے اُسکی ہنسنے کی کہینگے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اُسکے اور نہیں سنی ہمنے تفسیر اُسکے کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہے اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اُس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہی بیان کرنا ہے کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نہ یہ کہ ترجمہ اُسکا کیا جاوے قولہ اور ہم نکیا جاوے اُسمیں یعنے کیفیت اُسکی جو وہم وخیال میں آوے اُس سے تنزیہ باری تعالی کی ضروری اور نفی اُن صفات کے اس خیال سے کہ اسمیں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نچاہئے جیسے کہ سمع وبصر کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف کہا جاتا ہی اسیطرح یدووجہہ کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف وتجسیم ضرور ہے تعجب ہے اُن لوگون سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہین اور ثبوت یدووجہ مین تجسیم سی ڈرتے ہین حالانکہ شارع نی ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے **باب** ما جاء حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات باب گہیرنے مین جنت ودوزخ کے

جنت اور دوزخ کو گھیرنے کا بیان

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہیرے گئے جنت ساتھ تکلیفون کے اور گہیرے گئی دوزخ ساتھ شہوتون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے **متر جم** یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب وبلیات مین اور زہد اور طاعات مین صبر کرنا اُسکی تحصیل کے لئے ضرور ہی پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سی بھی دور رہنا اُسکے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹی اُسکے گرد لگا دیگئے ہے جیسی باغ وراغ کے گرد کانٹے لگاتی ہین اسیطرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہی **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ والنار ارسل جبرئیل الی الجنۃ فقال انظر الیہا والی ما اعددت لاہلہا فیہا قال فجاءہا فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا فیہا قال فرجع الیہ قال فوعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا فامر بہا فحفت بالمکارہ فقال ارجع الیہا فانظر الی ما اعددت لاہلہا فیہا قال فرجع الیہا فاذا ہی قد حفت بالمکارہ فرجع الیہ فقال فوعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد قال اذہب الی النار فانظر الیہا والی ما اعددت لاہلہا فیہا فاذا ہی یرکب بعضہا بعضا فرجع الیہ فقال فوعزتک لا یسمع بہا احد فیدخلہا فامر بہا فحفت بالشہوات فقال ارجع الیہا فرجع الیہا فقال فوعزتک لقد خشیت ان لا ینجو منہا احد الا دخلہا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالی نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرئیل کو جنت کیطرف اور فرمایا نظر کر اُسکی طرف اور جو طیار کیا ہی مین نے اُسکے رہنے والون کے لئے جنت مین فرمایا آپ نے پھر آئے جبرئیل اور دیکھا اُسکو اور جو طیار کیا تہا اللہ تعالی نے اُسکے اہل کے لئے اُسمین کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ کیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کے نہ سنیگا کوئی اسکا حال مگر داخل ہوگا اُسمین پھر حکم فرمایا اللہ تعالی نے کہ وہ گہیر دی گئی سات تکلیفون کے پھر فرمایا اللہ تعالی نے پھر جا اُسکی طرف اور دیکھ کیا طیار کیا ہے مین نے اُسمین اُسکے اہل کے لئے فرمایا آپنی پھر گئے جبرئیل اُسکیطرف اور دیکھا کہ وہ گہیری ہوئی ہے تکلیفون سے اور لوٹ کر آئے باری تعالی کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کے مین خوف کرتا ہون کہ نہ داخل ہوگا اُسمین کوئی یعنے ان تکلیفون کے سبب سے جو اُسکے گرد ہین پھر فرمایا اللہ تعالی نے جبرئیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اُسکی طرف اور جو تیار کیا ہی مین نے اُسکے اہل کے لئے اُسمین سو گئی وہ اُسطرف اور دیکھا کہ چڑہا جاتا ہی ایک ٹکڑا اُسکا دوسرے پر سو لوٹ کر آئی وہ باریتعالی کیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنیگا اسکا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہو اسمین سو حکم فرمایا اللہ تعالی نے کہ گہیر دی گئے وہ شہوتونسی اور فرمایا اللہ تعالی نے پھر جا اُسکیطرف اور وہ پھر گئے اُسکیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیرے عزت کے کہ مین خوف کرتا ہون کہ نہ نجات پاویگا اُس سے کوئی شخص مگر کہ داخل ہوجاویگا وہ اُسمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی احتجاج الجنۃ والنار باب جنت اور نار کے احتجاج مین

جنت اور دوزخ کے احتجاج مین

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجت الجنۃ والنار فقالت الجنۃ یدخلنی الضعفاء والمساکین وقالت النار یدخلنی الجبارون والمتکبرون فقال للنار انت عذابی انتقم بک ممن شئت وقال للجنۃ انت رحمتی ارحم بک من شئت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تکرار ہوئی جنت اور نار مین سو کہا جنت نے داخل ہونگے مجھہ مین ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہونگے مجھہ مین ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالی نے بعضے کو بعضے کے درمیان دوزخ ہی کہ تو عذاب میرا ہے مین بدلا لونگا ساتھ تیرے جس سے چاہون اور فرمایا جنت سے کہ تو رحمت میری ہے رحم کرونگا ساتھ تیرے جس پر چاہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی ادنی اہل الجنۃ من الکرامۃ باب ادنے جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان **عن** ابی سعید

الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادنى اهل الجنة الذي له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ و زبرجد وياقوت كما بين الجابية الى صنعاء وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات من اهل الجنة من صغير او كبير يردون بني ثلاثين في الجنة لا يزيدون عليها ابدا وكذلك اهل النار وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عليهم التيجان ان ادنى لؤلؤة منها لتضيء ما بين المشرق والمغرب **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنی جنتی وہ ہے کہ اسکی اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیبیان ہونگی اور لگایا جاویگا اسکے لئی ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سی جابیہ سے صنعا تک اور اسی سناد سی مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنے دنیا مین ہوجاویگا تینتیس ۳۳ برس کا جنت مین اسپر زیادہ نہونگے کبھی یعنے یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی سناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی اوپر تاج ہونگے کہ کم سے کم اسمین موتی ایسا ہے کہ چمک جاوے اس سے مابین مشرق و مغرب **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے **عن** ابی سعید الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن اذا اشتهى الولد في الجنة كان حمله ووضعه وسنه في ساعة كما يشتهي **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مومن جب خواہش کریگا ولد کی جنت مین تو حمل اور جنا اور عمر اسکے یعنے بارجنتیکے ہونگے ایکساعت مین جیسا کہ وہ چاہیگا **ف** یہ حدیث جو ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمین سو بعضون نے کہا کہ جنت مین جماع ہی اولاد نہین ایسا ہی مروی ہے عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور ابی صالح سے اور کہا بعضون نے کہ اولاد ہونگی جنت مین اور یہی قول ہے ابن شہاب زہری کا اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب خواہش کریگا مومن ولد کے جنت مین ہوویگا ایکساعت مین جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا ولیکن وہ خود نہ چاہیگا اور آزار نہ کریگا ولد کی کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اہل جنت کے ولد ہونگے اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس ہے انہین کہتے ہین **مترجم** ظاہر اولد مین کچھہ خلاف نہین اسلئے کہ جو لوگ اسکے نفی کرتے ہین مراد انکی یہی ہے کہ ولد معتاد نہین جیسے دنیا مین عادت ہے کہ ولد نتیجہ نکاح و جماع ہے اور جنہون نے اثبات ولد کیا مراد انکی یہ ہے کہ علی سبیل الشذوذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہی اسلئے کہ جنتیون کی سب خواہشین پوری کیجاوینگی اور کسی آرزو مین تاخیر و تاجیل نہوگی **باب** ما جاء في كلام الحور العين باب حور عین کی کلام شیرین کے بیانمین **عن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لمجتمعا للحور العين يرفعن باصوات لم يسمع الخلائق مثلها يقلن نحن الخالدات فلا نبيد ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضيات فلا نسخط طوبى لمن كان لنا وكنا له **ترجمہ** روایت ہے حضرت علے کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین حور عین جمع ہوتے ہین اور آواز بلند کرتی ہین کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہین سنی کہتے ہین ہم ہمیشہ رہنے والے ہین کبھی فنا ہونیوالی نہین اور ہم ناز و نعمت مین رہنے والی ہین کبھی تکلیف اٹھانیوالی نہین اور ہم اپنے شوہرون سے راضی رہنے والی ہین کبھی ناراض ہونیوالی نہین مبارکباد ہی جو ہمارے لئی ہو اور ہم اسکے لئی ہون **ف** اسباب ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے حدیث علی کے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حور عین کے صورت ظاہر موزون اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی انکے کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت غیر بلاغت انکی کہ تھوڑا سا کلام انکا جو انکا منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سی بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہین مگر موزون شاعرانہ ہے اور انکا یہ فرمانا مجاز نہین بلکہ محققانہ ہے ناز پرورد گی اور خلود مین دعوی انہین کا سچا ہے اور مبارکباد کا مستحق ہونا انہین کے لئے اچھا وہی ہین خالدات بی فنا اور ناعمات بے غنا **باب** ما جاء في صفة انهار الجنة باب نہار جنت کے بیانمین **عن** معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانهار بعد **ترجمہ** روایت ہے معاویہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنت مین دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہے ہین نہرین اسکے بعد یا نکلین گے جنتی جنت مین داخل ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہین بہز کے **مترجم** یعنے ابھی تو یہہ بمنزلہ دریا کے چاروں بحر ہین جب جنتی جنت مین جائینگے تبھی نہرین پائینگے کہ ہر ایک کے گھر مین ایک نہر ہوگی **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله الجنة ثلاث مرات قالت الجنة اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار اللهم اجره من النار **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی مانگی اللہ تعالے سے جنت تین بار کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اسکو جنت مین اور جسنی پناہ مانگی دوزخ سی تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دی اسکو دوزخ سی **ف** اسی طرح روایت کی ہے یونس نے ابی اسحق سے انہون نے ابن بریدہ بن مریم سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی ابی اسحق سے انہون نے روایت کی بریدہ بن ابی مریم سی انہون نے انس بن مالک سے قول انکا

مترجم اس حدیث میں نسبت تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتی ہیں اس پر فوائد متعدد بہا اور ترغیب و تحریص ہے جنت کی طلب کرنے پر اور دروغ ہی پناہ مانگنی پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دروغ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین **عن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ علی کثبان المسک یوم القیمۃ یغبطہم الاولون والاخرون رجل ینادی بالصلوٰۃ الخمس فی کل یوم ولیلۃ ورجل یؤم قوما وہم بہ راضون وعبد ادی حق اللہ وحق موالیہ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہونگے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے انپر اگلے اور پچھلے ایک مرد کہ اذان دیتا ہی نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کری ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور انکو ابن قطیس ہے کہتے ہیں **عن** عبد اللہ بن مسعودؓ یرفعہ قال ثلاثۃ یحبہم اللہ عز وجل رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا قال اراہ من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے مرفوع کرتے تھی وہ اس حدیث کو یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہی انکو اللہ عز وجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہوا رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہی داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہی اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپنی بائیں ہاتھ سی تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹی لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اسکی اور سامنا کیا دشمن کا یعنے اکیلی **ف** یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہی اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کیے شعبہ وغیرہ نی منصور سی انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذر سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہی **مترجم** سریہ ایک ٹکڑی ہے بڑی لشکر میں کی جسی جیش کہتی ہیں انتہائی عدد اسکا چار سو تک ہے مع اسکی سرایا سے سے ہوا وہ اس نام سے اسلئے کہ وہ خلاصہ لشکر ہی اور چنا ہوا میں کا عرب کہتا ہی اسے انفس المال سے خلاصۃ الشیٔ اور جو بعض اہل لغت نی کہا ہی وہ پہچانا جاتا ہے سرا یعنے خفیۃ اسلئے اسی سریہ کہا ہی سو یہ غلط ہی اسلئے کہ سر جو بنے اخفا ہی وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اسکا سر سے باطل ہے قولہ اور چھپاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سی مراد اس سے چھپانا اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفا میں **عن** ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من الذہب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی قریب ہے کہ کھولیگا فرات ایک خزانہ سونیکا پس جو حاضر ہو اسپر نہ لی اسمیں سے کچھ **ف** یہ حدیث صحیح ہی روایت کیے ہے ابو سعید اشج نی انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سی انہوں نے ابی الزناد سی انہوں نے اعرج سی انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن جبل من ذہب یعنے کھولیگا فرات ایک پہاڑ سونیکا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ یحبہم اللہ وثلاثۃ یبغضہم فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل بأعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم باعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلاثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم

ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ عز وجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ عز وجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہی انمیں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ خدا تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اسکی اور قوم کے بیچمیں ہو سو نہ دیا قوم نی اسی کچھ پس پیچھے رہا ایک شخص انمیں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اسکی عطیہ کو مگر اللہ تعالیٰ یا اسنی کہ جسکو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم راتکو یہانتک کہ جب نیند انکو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نی سر اپنے کہ اٹھا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میرے اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہوا دشمن کے مقابل میں کہ قتل کیا جاوے یا کہ فتح ہو اسکی ہاتھ پر اور وہ تین شخص کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ تعالیٰ پہلا بوڑھا زانی دوسرا فقیر متکبر ترانی والا تیسرا غنی ظالم **ف** روایت کیے ہے محمود بن غیلان نی انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکی یہ حدیث صحیح ہے

اور ایسی ہے روایت کی شیبانی نے منصور سے مانند اسکے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کے روایت سے **مترجم** مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اسباب بیان نہ کرکے مگر منعقد کیا تھا اسباب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفسیر مشروبات کی حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالیٰ تجری من تحتہا الانہر یعنے بہتی ہیں نیچے اُن باغوں کے نہریں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمیع ہی نہر کی اور وہ مجری واسع ہی جداول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کی اور مراد جریان انہار سے جریان اُنکے پانیوں کا ہی اور اسناد جریان کا انہار کیطرف مجازاً ہے مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اُخدود کی بہتی ہیں یعنے پانی اُنکا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کی اندر اور بیضاوی نے فرمایا ہی تجری من تحت اشجارہا یعنے مضاف اسکا محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے انتہی یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت الہیا یعنے بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ ناقلاً عن فرعون وہذہ الانہار تجری من تحتی ای بامری اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیا کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اُسی سے مشتق ہی اسلیئے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت اور صفائی آبکے قولہ تعالیٰ فیہا انہار من ماء غیر آسن یعنے اُسمیں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑہا ہے مصدر اُسکا اُسون ہے اور لسون اور اجون دونوں بمعنی تغیر وارد ہوئی ہیں آسن یعنے آجن مراد اُس سے متغیر اللون منتن الریح ہی قولہ تعالیٰ وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ یعنے نہریں ہیں دودہ کی کہ نہیں بدلا مزہ اُنکا یعنے محفوظ ہے وہ پہٹ جانی سی اور دہی ہو جانی سے اور مٹھا بن جانی سے قولہ تعالیٰ وانہار من خمر لذۃ للشاربین یعنے اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لئے انتہی اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا اُسکو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کمال تباین اُسکا خمور دنیا سے اسلیئے کہ خمور دنیا کراہت غائلہ اور ریح منتنہ رکھتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر سکر مقصود نہو تو کبھی کوئی اُسکا استعمال نکرے بخلاف خمر جنت کی کہ کمال لذت اور خوش مزگی سی ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑہا ہی اسلیئے کہ صفت ہی انہار کی اور بعضوں نے منصوب اسلیئے کہ علت ہے جیسے ضربتہ تادیباً قولہ وانہار من عسل مصفی یعنے اور نہریں ہیں عسل مصفے سے کہ صاف ہے و پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہی گرد و غبار سے اور مصئون ہے خس و خار سے نہیں ڈالا اُسمیں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ہا کول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چار چیزوں کو بضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیا اور صفا پر اور دلیل ہو اُسکے وفور و تکاثر کے اسلیئے کہ جریان موجب صفا و نور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر و وفور قولہ تعالیٰ یفجرونہا تفجیراً بہاتی ہیں اُسکو جیسا حق ہے بہانے کا بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لیجاتے ہیں اُنکو جہاں چاہتے ہیں اپنے منازل اور قصور میں یعنے وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد کے اختیار میں ہے قولہ تعالیٰ فیہا عین جاریۃ یعنے اُسمیں نہر ہے بہتی والی یعنے ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اُسکا قولہ تعالیٰ وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنے پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائماً بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہنا اُسکا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اُسکا قولہ تعالیٰ عیناً فیہا تسمّٰی سلسبیلاً یعنے ایک نہر ہی اُسمیں کہ نام ہے اُسکا سلسبیل قتادہ نے فرمایا گویا وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد ہے جنتیوں کے بہتے ہیں اُسے جسطرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریۃ یعنے تیز بہنے والی ابو العالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اُسے اسلیئے کہا کہ سیلان ہوتا ہی اُسکا راستوں میں جنتوں کے اور اُنکے مکانوں میں یعنے مثل سیل کے بہتے ہی نہایت تذروی منبع اسکا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہے اہل جنان کیطرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کے بردت اُسکی کافور کے ہی اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کے زجاج نے کہا وہ موسوم بسلسبیل اسلیئے ہوئی کہ پانی اُسکا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اُسکا حلق میں اُترنے کے وقت یعنے بکمال آسانی نہایت خوشگواری گلو میں اُترتا ہے اور تسمی بمعنے توصف ہے اسلیئے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالیٰ ومزاجہ من تسنیم اور ملونی اُسکی تسنیم سے ہے انتہی اور تسنیم سنام سے مشتق ہے بمعنی سنام بعیر یعنے کوہان اونٹ کا کہ اُسکے اعضا میں سب سے زیادہ بلند ہے اسلیئے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اُسکا ہوتا ہے حسب خواہش اُنکے اور اسطرح اوانے اور ظروف میں اہل جنت کے علے قدر ملہا پانی اُسکا اُترتا ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھیر جاتا ہے یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لئے کہ وہ اُسکو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اُسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں قولہ تعالیٰ وکاس من معین یعنے پیالے ہے شراب جاری سے کہ جسکی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان تمکین دہرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہ تمدد زمان سڑیں اور پینے والوں کو اُس سے بدبو آوے اور طبیعت متنفر ہو جاوے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اُسمیں ہے اور شارب اُسکا صداع غول اور سکر و نزف سے مبرا ہے اور فضلات اور غلیان اور بیہوشی اور ہذیان سے معرا قولہ تعالیٰ یسقون من کاس کان مزاجہا کافوراً یعنے پیئینگے ابرار اُس پیالے سے کہ مزاج اُسکا کافور ہے انتہی قتادہ نے کہا ملایا جاویگا اُسمیں کافور اور مہر لگائی جاویگی

اُسمین مسک کے عکرنے کہا مزاج سی اُسکا مزہ مراد ہی اہل معانی نے کہا کہ بیاض اُسکی مثل کافور کے ہی اور طیب ہی اور برودت اسلئے کہ کافور منجملہ شروبات نہین جسیکا اللہ تعالی نے فرمایا حتی اذا جعلہ نارا یعنے کیا یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اُسمین کافور کی ملائی جاویگی ابن کیسان نے کہا مُطیّب کیا ہی اُسکو کافور و مسک و زنجبیل سے عطار اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آبکا جنت مین (بغوی) قولہ تعالی ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا یعنے پلایا جاویگا انکو وہ پیالہ کہ مزاج اُسکا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبایع کے طرف جماع کی اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نحوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امر جُہ بارد کو اور ازعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اُسکو اپنے خوشبویون اور قہوون مین استعمال کرتا ہے سو وحدہ کیا رزاق حقیقی نے کہ پلائی جاویگی وہ جنت مین مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سی مشابہ نہین ابن عباس نے کہا جو کچھ کہ اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے قرآن مین جنت کے چیزونکا اور نام لیا ہے اُسکا اُسکی مثل دنیا مین کوئی شی نہین اور بعضون نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت مین کہ پایا جاتا ہی اُسمین مزہ زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اُسکو صرفا استعمال کرینگے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہمنے تسنیم مین قولہ تعالی وسقہم ربہم شرابا طہورا یعنے پلایا اُنکو اُنکے رب نے شراب طہور یعنے پاک و صاف و مطہر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کردی اور قلب و روح مین ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبایع مین نشہ محبت الہی اور مودت نامتناہی پیدا کرے دماغ مین حلو اور طبیعت مین لینت اور حُسن خو کا سبب ہو مدبنین جاکر مولد نجاسات و اقذار نہو بلکہ موجد قوی و انوار ہو مفسرین نے کہا ہے کہ متدنس نہین کیا اُسکو ایسے اور رجل نے مثل خمر دنیا کی ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن مین جاکر بول نجس نہین ہوتا بلکہ پسینا ہو جاتا ہے کہ خوشبو اُسکی مثل مسک کے ہے اور عادات اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہین اور جب اُس سے فارغ ہوتی ہین شراب طہور پلائی جاتی ہین کہ بطون انکے پاکیزہ ہو جاتے ہین اور وہ کہا نا ایک پسینا خوشبودار ہو کر اُنکی جلود سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ اُنکا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتے ہی مقاتل نے کہا ہی وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جسنی اُسمین سے پیا اللہ تعالی نے اُسکی دل سے بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا قولہ تعالی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنے پلائے جائینگے شراب صاف کہ اُسپر مُہر ہے مسک کے انتہی رحیق خمر صافی طیب ہے مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنے سفید مختوم یعنے مُہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسیکا ہاتھ اُسمین نہ لگی اور تصرف غیر سی بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امرا کی توردن اور صراحیون پر اُنکے داروغہ معتبر مُہر لگاتی ہین کہ وہ اُنکے سامنے کہولی جاتی ہے مجاہد نے کہا مختوم سے مُراد مُطیّب ہے ختام یعنے طین کہ جسپر مُہر لگائی جاویگی مسک ہے ابن زیدنی کہا ختام اُسکا اہل دنیا کی نزدیک طیب ہے اور بارگاہ الہی مین مسک ہے ابن مسعود نے کہا مختوم ختامہ مسک سے یہ مُراد ہے کہ اخیر مین اُسکے مزہ مسک کا سا آجاتا ہے یعنے ختام سے ختم اُسکا مراد ہے قتادہ نی کہا اُسپر کافور ملا کر مسک کے مُہر لگا دیتی ہین اور قرأت عامہ ختامہ ہی بہ تقدیم الف اور یہی قرارت ہی علی اور علقمہ کے اور معنی اُن دونون کے ایک ہین جیسے عرب کہتا ہی فلان کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئے کا انتہے یہ ہی تفسیر اُن آیتون کے کہ ذکر کی تہین ہمنی مقدمۂ ابواب مین بحمد اللہ والمنۃ کہ تمام ہوا بیان جنت کا اللہ تعالی مؤلف کتاب کے ساتھ بحسب احباب اس فقیر کو جنت مین پہونچا دی اور عذاب دوزخ سی بچاوے اور سائر مؤمنین و مسلمین کو اس نعمت امد مدت سے سرفراز فرماوی آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب صفۃ جہنم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہین بیان مین جہنم کے جو وارد ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مترجم مقدمہ صاحب نہایہ نی کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہی اور بعضون نے کہا عربی ہے موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بُعد قعر اپنے کی اُسی سے ہے قول عرب کا رکیۃ جہنام بمعنی عمیقہ ہا و تشدید نون یعنے کنوان بعید القعر اور اُسی سے ہے حدیث یقال لہم الجہنمیون یعنے اُنکو جہنمی کہینگے مُراد اُن سے وہ لوگ ہین کہ جہنم سے نکلکر جنت مین داخل ہونگی اور غفار اللہ کہلائینگے اور اُنکو جہنمی کہنے ہین تنقیص شان منظور نہین بلکہ تذکیر ہے اُنکے نجات کی تاکہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو اُنکو مسرت اپنے فوز و نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلے درکات نار ہے کہ مخصوص ہے عصاۃ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور وہی ہے کہ چند روز مین اپنے ساکنون سے خالی ہو جاویگا اور ہوائین اُسکی دروازون کو بجا دینگی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے پہر اُسکے تئین جہنم اسلئے کہا کہ وہ تجہم کرتے ہی عورتون اور مردون کے مونہون پر اور کہا جاتی ہے اُنکے گوشتون کو اور دوسرا طبقہ لظی ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے نزاعۃ للشوی یعنے کہا جانیوالی ہے اطراف بدین اور رجلین کو لغت مین شوی ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہین مجاہد نے کہا شوی سے مُراد سر کے کہال ہے ابراہیم نے کہا کہینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کہینچ لیتے ہی ابن عباس نے فرمایا عصب اور عقب کہینچ لیتی ہے کلبی نے کہا خوراک اُس آگ کے اوم دماغ ہی کہ جیسے وہ اُسی کہا جاتی ہے پہر از سر نو عود کرتا ہی یہی اُسکا دائب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کہا جاتی ہے ابو العالیہ نے کہا محاسن وجہ

نکل جاتی ہی بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ سے **تیسرا** طبقہ سقر ہے اور سقر اُسے اسلئے کہا کہ کہا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا اُنکی ہڈیوں پر گوشت اور اللہ تعالیٰ اُسکی حال مین فرمایا ہے لا تبقی ولا تذر یعنے نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہین باقی رکھتی کوئی چیز مگر کہا جاتی ہے اُسی اور ہلاک کر دیتی ہے مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے سُدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم نہ چھوڑتی ہے عظم ضحاک نے کہا جب وہ اُنہین پکڑتی ہے باقی نہین رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اُسکی طرف جاتی ہین نہین چھوڑتی اُنکو اور ہر شی کو ہلاکت اور فترت ہی مگر جہنم کو لوّاحۃ للبشر یعنے چمکنے والی ہے پنڈلی پر اور مغیرہ نے جلد کی کہ اُسکو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہی لاحہ السقم والحزن یعنے رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اُسکی مرض اور غم نے مجاہد نے کہا جھلس دیتی ہے جلد کو یہانتک کہ کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زاید ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا محرقۃ للجلد ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑیگی اُنکو جہنم لوّاحہ یعنے دور سی نظر آویگی جیسے فرمایا وبرزت الجحیم للغاوین اور شبر جمع ہی بشرہ کی **چوتھا** طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لینبذن فی الحطمۃ یعنے ڈالا جاویگا وہ حطمہ مین انتہے اور حطمہ حطم سی مشتق ہے حطم لغت مین توڑنیکو کہتے ہین حطمہ اُسے اسلئے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کے توڑیگی اور عظام راس ہر خناس کا پھوڑیگی بیضاوی نے فرمایا اُسکی شان یہ ہے کہ جو ڈالو تو توڑ ڈالی اللہ تعالیٰ خود اُسکی شان مین فرماتا ہے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یعنے وہ آگ ہے اللہ کی بھڑکائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلون پر انتہی اور اس آیت مین کمال تخویف ہے اُس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اُسکے ایقاد اور بھڑکانی کا اسلئی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کسی کے کیا مجال ہے کہ اُسے بجھا سکے یا اُسکے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے اللھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) چمکتی ہی دلون پر یعنے اثر اُسکے الم اور وجع کا اور درد اُسکے لہب اور احراق کا پہونچتا ہی دلون تک اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنے ہین عرب کہتا ہے متی طلعت ارضنا ای بلغت یعنے کب پہونچی تم ہمارے ملک مین مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم و لحم و جلد کو یہانتک کہ پہونچ جاتی ہے دل تک یہی قول ہے قرظی اور کلبی کا انہا علیہم موصدۃ یعنے مطبقۃ مغلقۃ فی عمد ممددۃ حمزہ اور کسائی اور ابو بکر نے عمد بضم عین و میم پڑہا ہی اور دوسرے قاریون نے بفتحہا یعنے وہ بندی ہوئی ہے لمبی لمبی ستونون مین انتہے اور عُمُد بضم اولین و بفتحہا جمع ہے عمود کے مثل ادیم کے کہ جمع اُسکی اَدم اور اُدم دونون آتی ہے یہ قول ہے فرّاء کا اور ابو عبیدہ نے کہا جمع عمار کے ہی مثل اہاب اور اُہُب اور اَہب کے بیضاوی نے فرمایا باندہی گئے ہین وہ عمودے مین کہ مثل مقاطر کے ہین کہ جسمین قید کئے جاتے ہین لصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اُسمین سوراخ ہوتے ہین موافق پیرون کے اُسمین چورونکا پیر ڈالکر قفل لگا دیتے ہین اہل ہند اُسے کاٹ ٹھوکنا بولتے ہین بعضے اُسے لاٹ کہتی ہین قتادہ نی کہا پہونچا ہی ہمکو کہ وہ ستون ہین کہ معذب ہونگے اہل نار اُس سے اور بعضون نے کہا وہ میخین ہین قفل در کی کہ بند کئے جاوینگے اُس سے دروازہ مقاتل نے کہا بند کئے گئے دروازی اُنپر بہر ہا رے گئین اُسمین میخین لوہی کے جو آگ سے تہا یہانتک کہ گہٹن اور گرمی نے اُسکی گہیر لیا محبوسین کو اور نہ کہلیگا اُنپر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی اُنپر ہوا ہی ہرونے اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنے مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے **پانچوان** طبقہ جحیم ہے وجہ تسمیہ اُسکی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرۃ ہے کہ ایک ایک چنگاری اُسکی ساری دنیا سے بڑہکر ہے بیضاوی نے فرمایا الجحیم المتاجج من النار یعنے آگ شعلہ دار اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار بعضون نے کہا نار شدیدۃ التاجج یعنے آگ بہت زور سے شعلہ مارنیوالی اور وہ آگ کہ بعض اُسکا اوپر نار کے ہی کہ تہ بتہ پڑے لگے ہوئی ہے ابو مالک نے کہا جحیم اعظم من النار (لفظہ) **چھٹا** طبقہ سعیر ہے اسلئے اُسی سعیر کہا کہ وہ سُلگانی والی ہے آگ کے اُسمین تین سو قصر ہین ہر قصر مین تین سو بیت ہین ہر بیت مین تین سو طرح کا عذاب ہے اور اُسمین سانپ اور بچھو ہین اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اُسی مین ہے جُبّ الحزن اور اُس سے اشد عذاب کسے طبقہ مین نہین ہے جب جُبّ الحزن کہ لاتا ہے اہل نار کو حزن شدید ہوتا ہے (لفظہ) **ساتوان** طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اُسمین گرا کبھے نہ نکلا اُسی مین ہے ہر بہب کہ جب کھولا جاتا ہی دوزخ اُس سے پناہ مانگتی ہے اور اُسی مین ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑہینگے دشمنان خدا اُسپر اپنے مونہہ کے بل بندہی ہونگے ہاتھ اُنکے گردنونمین اور زبانیہ کھڑے ہونگے اُنکے سرون پر اُن کے ہاتھونمین موگریان ہین لوہی کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سُنتی ہین آواز اُسکی ثقلین اور دروازی اُسکے لوہے کی ہین فرش اُسکا چنگاریان ہین غشاوہ اُسکا ظلمت ہے زمین اُسکی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کے اوپر اور نیچے اُسکے آگ ہے اور اُنکے ظلل ہین نار کے اور نیچے اُنکے ظلل ہین سُلگائی گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ مُرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئی پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور مزوج ہے ساتھ غضب الٰہی کے (لفظہ) یہ ہے تفصیل اُسکے طبقات کی اور تفصیل اُسکے احوال و اہوال کے ضمن ابواب مین اور کچھ خاتمہ مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

باب ما جاء فی صفۃ النار باب بیان مین نار کے

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجھنم یومئذ لھا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونھا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی جہنم اور اُسکے

اُسکی ستر ہزار لگامین ہونگی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ کہ کھینچ رہی ہونگے اُسکو **ف** کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور ثوری اُسی مرفوع کرتے تھے روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن حمید نے اُنہون نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علا سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور مرفوع کیا اُسکو **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اُسکی دو آنکھین ہونگی کہ دیکھتی ہوگی اور دو کان ہونگے کہ سُنتے ہوگی اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہیگی کہ مین مقرر ہوئی ہون تین شخصون کے نگلنے کو ایک جبار عنید دوسرے جسنے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا تیسرے مصور لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصورون کو جو جاندار چیزونکی تصویرین بناتی ہین کہ حضرت نے اُنکو مشرکون کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکون کے ساتھ ایک ہے گردن کا لقمہ ہونگے اسوقت مین بعض سفہا تصویرون کی طرف بہت راغب ہین بلکہ اُسکے جواز مین تحریر و تقریر سے پیش آتے ہین ہذا ہم اللہ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونون حکم مین برابر ہین کہ جس گھر مین ہون فرشتہ قدم نرکھین اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اُس سے دل لگاوی معاذ اللہ من ذلک اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب مین جہنم کے میدان حشر مین لانیکا اللہ تعالے نی قرآن عظیم الشان مین کئی مقام مین یہ مضمون فرمایا وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْکَافِرِیْنَ عَرْضًا الَّذِیْنَ کَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِکْرِیْ وَکَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا یعنے ہم سامنے لاوینگے جہنم کو اُسدن کافرون کے لئے کہ آنکھین اُنکی پردہ مین تھین ہماری ذکر سے اور طاقت نرکھتی تھے سُنے کی اُسنے قولہ سامنے لاوینگے یعنی سب لوگ اُسی بخوبی دیکھینگے عیانًا اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نرکھتے تھی سُنی کی یعنی سمع قبول نرکرتے تھی **باب** مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ باب قعر جہنم کے بیان مین **عن** الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَاَنَا عَلٰی مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِیْمَةَ لَتُلْقٰی مِنْ شَفِیْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِیْ بِهَا سَبْعِیْنَ عَامًا مَا تَقْضِیْ اِلٰی قَرَارِهَا قَالَ وَکَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِیْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِیْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِیْدٌ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہا کہ فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہمارے نماز کا ہی کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جاوے کنارہ جہنم سے اور چلا جاوے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہونچی اُسکی جڑ مین کہا عتبہ نے اور تھے حضرت عمر کہ فرماتی تھی بہت یاد کرو دوزخ کے آگ کو کہ گرمی اُسکی شدید ہے اور قعر اُسکا بعید اور موگریان اُسکی حدید **ف** ہم نہین جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئی تھے عتبہ بصرہ مین حضرت عمر کے زمانہ خلافت مین اور پیدا ہوے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْهِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَهْوِیْ فِیْهِ کَذٰلِکَ اَبَدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہی اُسپر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہی اتنی ہی مدت مین ہمیشہ اسی عذاب مین ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کے روایت سے **مترجم** اللہ تعالی فرماتا ہی سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا یعنے چڑھاوینگے ہم اُسے صعود پر اور صعود کو صعود اسلئے کہا کہ کافر اُسپر صعود کرتا ہے بامکلف کرینگے ہم اُسے ایسی مشقت کا کہ اُسے راحت نہو اُسمین اور مروی ہے حضرت سے کہ فرمایا آپنے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دوزخ مین آگ کا کہ کافر کو اُسپر چڑھاوینگے پھر جب وہ ہاتھ رکھیگا پہاڑ پر پگھل جاویگا پھر جب اُٹھالیگا ویسا ہی ہوجاویگا جیسا تھا کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس ہے کہ کافر کو اُسپر چڑھنے کی تکلیف دینگے اور اُسکو سانس نہ لینے دینگے چڑھنے مین اور آگے کھینچینگے اُسی سلاسل حدید سے اور پیچھے پھینکے جاوینگے مقامع حدید سے پھر چڑھیگا وہ چالیس برس مین پھر جب اُسکے ذروہ پر پہونچ جاویگا ڈھکیل دیا جاویگا نیچے کو پھر اُسی طرح چڑھایا جاویگا اسیطرح ہوتا رہیگا ہمیشہ اور ضمیر سَاُرْهِقُهٗ کے ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہی کہ عرب مین وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم مین کثیر المال والاولاد تھا یہ آیات سورہ مدثر مین اُسکی حق مین نازل ہوئی ہین لنجوی

باب مَا جَآءَ فِیْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ باب اہل نار کی جثہ کے بیان مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَیْضَآءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُهٗ مِثْلُ الرَّبَذَةِ یَعْنِیْ کَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَیْضَآءُ جَبَلٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن اُحد کے برابر ہی اور ران اُسکے بیضاء کے برابر اور اُسکے بیٹھنے کی جگہ دوزخ مین تین دنکی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپنے کہ مثل ربذہ کی یعنے جتنا فاصلہ ہی مدینہ سے ربذہ تک اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہون نے مصعب بن مقدام سے اُنہون نے فضیل سے اُنہون نے ابی حازم سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا اُنہون نے اُسکو کہ فرمایا آپنے ڈاڑھ کافر کے مثل احد کی ہے حدیث

تعنی کہ دو نون مصورون کو ایک ہی حکم مین داخل کرتا ہے اور ایک ہی وعید سناتا ہے اور اسی لئے مصنف نے بھی دونون کو ایک ہی باب مین ذکر کیا ہے اور آپنے اسکے موافق ترجمہ باندھا ہے ۱۲ منہ

مترجم کے قول کا بیان

حسن ہے اور ابو جازم اشجعی ہیں اور نام انکا سلمان ہے اور وہ مولی ہیں عزۃ الاشجعیہ کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر لیسحب لسانہ الفرسخ او فرسخین یتوطأہ الناس **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک کافر کھینچیگا اپنے زبان کو ایک یا دو فرسخ تک روندینگے اسکو لوگ **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوئی روایت کرتے انہی کے امام سے اور ابو المخارق کچھ مشہور نہیں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غلظ جلد الکافر اثنتان واربعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جھنم ما بین مکۃ والمدینۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کے کھال کا دل بیالیس گز ہی اور اسکے ڈاڑھ اُحد کے برابر اور اُسکے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کے روایت سے **مترجم** جلد اور اعضا کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں معمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنے جسقدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اُسیقدر اُسکا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا تاکہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاۃ مومنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کسے شخص کا بدن اتنا بڑا ہوجاویگا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا ہوجاویگا انتہے یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا (نقطہ) **باب** ماجاء فی صفۃ شراب اھل النار باب اہل نار کے مشروب کے بیان میں **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ کالمھل قال کعکر الزیت فاذا قربہ الی وجھہ سقطت فروۃ وجھہ فیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہل کے تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہی پھر جب دوزخی اپنے مونہہ کے پاس لیجاویگا گر پڑیگے کھال اُسکے مونہہ کی اُس پیالہ کے اندر **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کے روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے اُنکے حافظہ کی طرف سے **مترجم** فروۃ اصل میں کھال ہے کہکر مونہہ کے بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو مونہہ کے کھال کے لئے اور قولہ مہل کے تفسیر یعنے قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ الآیۃ اسکی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنے رنگ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہی مثل دردی زیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ تیج و دم ہے اور ابن مسعود سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو نگلوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگھلایا اُسی اور کہا کہ یہ بہت شبیہ ہی مہل سے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسھم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وھو الصھر ثم یعاد کما کان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمیم ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر سو نفوذ کرجاویگا یہانتک کہ پہونچ جاویگا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالیگا جو کچھ اُسکے جوف میں ہے یعنے آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہانتک کہ نکلجائینگی یہ چیزیں اُسکے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مراد ہی صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہوجاتا ہے اُسکا جوف جیسا تھا **ف** ابن جحیر کا نام عبد الرحمن بن جحیر ہے ہی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی **مترجم** قولہ نفوذ کرجاویگا یعنے اندر سما جاویگا اور دماغ و دل و بطن میں اُترجاویگا قولہ اور یہی مراد ہی صہر سے صہر کے معنے اصل لغت میں پگھلنے کی ہیں چنانچہ عرب کہتا ہی صہرت الشحم اصھرہ اذا ذبتہ یعنے پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اُسکو جبکہ پگھلاوے تو اُسکو اور یہاں اشارہ ہے اس آیہ مبارک کیطرف یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود الآیۃ یعنے ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر حمیم کہ پگھل جاویگا اُس سے جو کہ اُنکی پیٹو میں ہے اور کھالیں انتہی بغوی ہے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہونچگئی ہو حرارت اُسکی یصھر الی یذاب بالحمیم یعنے پگھل جاویگا بسبب حمیم کے یعنے جب اُنکے سروں پر پڑیگا شحوم اور احشا اور جلود کو پگھلاویگا اور بہوں دیگا کہ وہ جلکر بدن سے جدا ہوجاوے بیضاوی نے فرمایا حرارت اُسکی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اُس سے احشا اُسکا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یصھر کو بعضوں نے بہ تشدید ہا پڑھا ہی تاکہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت مفعول پر جیسے تشدف مصری کو عرب نے شغداف کہا بسبب بڑا ہونیکے اور شغادیف سے کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ و یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرھہ فاذا ادنی منہ شوی وجھہ ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تبارک وتعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیہ کی تفسیر میں ویسقی الآیہ فرمایا کہ قریب کیا جاویگا ماء صدید اُسکے مونہہ کی اور وہ کراہت کریگا اُس سے پھر جب اور نزدیک کیا جاویگا اُس سے مونہہ اُسکا اور گر پڑیگی کھال اُسکے سر کی پھر جب اُسی پیوگا کٹ جاوینگی اُس سے آنتیں اُسکی یہانتک کہ نکل جاوینگی اُسکے دبر سے چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وعم شانہ وسقوا ماء الآیۃ یعنے پلایا جاویگا اُنکو گرم پانی سو کٹ جاوینگی آنتیں اُنکی اور فرماتا ہی وہ تعالی شانہ وان یستغیثوا الآیۃ یعنی اگر فریاد

فروۃ کے معنی اوپر کی کھال کے ہیں اور یہاں مراد ہے سر کی کھال

مطبوعہ مجتبائی دہلی

گرینگے وہ علیگا پانی اُنکو مانند مہل کے کہ بہون دیگا اُنکے مونہہ کو بُری ہے پینے کی چیز اور بُرا ہی آرامگاہ انتہی اور باقی تفسیر اسکی اوپر گذری **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے روایۃ عبید اللہ بن بُسر سے اور عبید اللہ بن بُسر بھائی ہین عبد اللہ بن بُسر کے جو صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اِس کے سوا اور حدیثین اور عبد اللہ بن بُسر کے ایک بھائی ہین کہ اُنہون نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک بہن بھی کہ اُنکو بھی سماع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ بن بُسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نی روایت کی حدیث ابی امامہ کے یعنے جسکا متن اوپر گذرا شاید بھائی ہون عبد اللہ بن بسر کے **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَالْمُھْلِ قَالَ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَیْہِ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ فِیْہِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَۃُ جُدُرٍ کِثَفُ کُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُھْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَھْلَ الدُّنْیَا

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمہل کے تفسیر مین کہ مُہل تیل کے تلچھٹ کے مانند ہی پھر جب قریب کیا جاویگا دوزخی کے گرپڑیگا اُسکے مونہہ کا گوشت اور پوست اُس پیالہ مین اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سُرادق نار چار دیوارین ہین کہ ہر ایک کا دل چالیس برس کے راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جاوے دنیا مین تو سڑ جاوین سب اہل دنیا **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کے روایت سے اور رشدین بن سعد مین مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہین **مترجم** سُرادق یا احاط الشی یعنی ہر احاطہ اور غیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیرے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی السُّرادِقُ الْحُجْرَۃُ الَّتِی تُطِیْفُ بِالْفَسَاطِیْطِ یعنے سرادق وہ چیز ہے کہ گھیرلیتے ہی خیمون کو جسی قنات کہتے ہین پھر بعد اسکی نقل کے یہی روایت باب کے پھر کہا کہ فرمایا ابن عباس نے وہ دیوار نار کی حلبی نے کہا کہ وہ ایک گرد ہے کہ دوزخ سے نکلکر کافرونکو شامل خطیرہ کی گھیرلیگی اور خطیرہ وہ دیوار ہی جو کانٹون سے جنگلون مین گھیر دیتے ہین کہ اُسمین جانور درندون سے محفوظ رہین مگر یہ قول بعید ہے اور بعضون نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیرلیگا دوزخیونکو اُسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ الآیۃ انتہی اما فی البغوی اور غساق کے لفظ مین دو قرأتین ہین حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑہا ہی جہان کہین وارد ہوا اور دوسرے قاریون نے بہ تخفیف سو جنہون نے بہ تشدید پڑہا اُسی اسم ٹہیرایا جبار اور طبّاخ کی وزن پر اور جنہون نے بہ تخفیف پڑہا اُنہون نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا اور غساق کے معنون مین مفسرین کے کئی قول ہین ابن عباس نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلا دیگا اُنکو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنے حرارت کے مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہی کہ جو پونچگی ہو برودت اُسکی اور بعضون نے کہا کہ غساق زبان ترک مین مدبج قتادہ نے کہا ہو ما یغسق یعنے وہ وہ چیز ہے کہ بہی دوزخیون کے لحوم و جلود سے از قبیل قیح یا صدید یا بہی فرجون سے زانیون کے عرب کہتا ہی غَسَقَتْ عَیْنُہٗ اذا انصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اُسکی اور غسقان لغت مین انصباب کو جریان ہے (بغوی) **عن** ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَۃً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا مَعَائِشَھُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَکُوْنُ طَعَامَہٗ

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی آیت اتقوا اللہ حق تقاتہ الآیۃ یعنے ڈرو اللہ تعالیٰ سے جیسا حق ہی ڈرنیکا اور نہ مرو تم مگر مسلمان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکایا جاوے دنیا کے گھر مین تو بگڑ جاوے اہل دنیا پر معیشت اُنکی پھر کیا حال ہوگا اُسکا جسکے وہ خدا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰھَا فِتْنَۃً لِّلظّٰلِمِیْنَ اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُھَا کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ فَاِنَّھُمْ لَاٰکِلُوْنَ مِنْھَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْھَا الْبُطُوْنَ یعنے بھلا یہ تہرا ہے مہمانی یا درخت زقوم ہم نے اُسکو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لئے ظالمون کے وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی دوزخ کے جڑ مین اُسکا خوشہ جیسی سر شیطانون کے سو وہ کہاوینگے اُسمین سے پھر بھرینگے اُس سے پیٹ انتہی اور زقوم ایک شجر جہنمیہ ہے کریہۃ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ کہتے ہین اہل نار اُسکے تناول کو سوزبرستی کہلایا جاویگا وہ کھوچنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ جبکہ تناول کرے اُسکو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اُسکا قولہ ہمنے اُسکو آزمانے کو آیہ یعنے کفار کہتے ہین کہ درخت سبز نار مین کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کافر منادید قریش سے کہتا تہا کہ محمد ڈراتے ہین ہمکو زقوم سے حالانکہ زقوم ہمارے ہان بربر مین زبد اور تمر کا نام ہے سو لیگیا ابوجہل اُسکو اپنے گھر مین اور کہا لونڈی سے یا جاریۃ زقمینا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی اور کہا تَزَقَّمُوْا فَھٰذَا مَا یُخَوِّفُکُمْ بِہٖ مُحَمَّدٌ یعنے لقمہ لگاؤ کہ اسی سے ڈراتے ہین تمہین محمد قولہ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہی یعنے قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اُسکی قعر جہنم مین ہے اور اغصان اُسکے مرتفع ہین ہر دکات نار مین قولہ طَلْعُھَا مراد طلع سے ثمر ہے مستعار ہے مناسبت طلع کی بسبب طلوع کرنے اُسکے اغصان سے

مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارۂ آسمان سے قولہ جیسے کہ سر ہین شیطانون کے آہ مراد شیاطین ہے حقیقۃً جن اور شیطان ہین کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے انکے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور برائی انکے آدمیون کے ذہن ہین ہے اگرچہ دیکھا نہین چنانچہ عرب جب کسیکی مذمت کرتا ہے اور اسکا قبح بیان کرنا چاہتا ہے کہتا ہی کانہ شیطان گویا شیطان انکے ذہنون مین نہایت ڈراونی اور خوفناک اور پر عیوب مذموم و قبیح شی ہے اگرچہ انکے نگاہون نے اسے احاطہ نکیا ہو اور آنکھون نے کبھے دیکھا نہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بغایت قبح اسکی تصور و خیال مین موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہوگیا اس تقریر سے ہمارے وہ اعتراض کہ جو علمای بیان کیطرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا تھا اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ قوم کے کیونکر صحیح ہوگی اسلئے کہ مخاطبین نے نہین دیکھا شیطانونکا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہین دیکھا مگر انکے اذہان مین قبح اسکے صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو یہی مراد ہے ابن عباس اور قرظی کے قول کے اور بعضون نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہین اسلئے کہ عرب حیۃ قبیحۃ المنظر کو تہۃ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن بدمزہ کہ بادیۂ عرب مین ہوتا ہے اور اہل بادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہین اللہ تعالیٰ اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسکو سیندہ کہتی ہون قولہ فمالئون لغت مین ملور کہتے ہین ظرف کے اسقدر بھرنے کو کہ متحمل نہو پھر زیادت کا پس بھر جائینگے اسی طرح بطون انکے معاذ اللہ من ذلک (بغوی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اسکا نزل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلا اسلئے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل مین اشارہ ہی کہ جو کچھ نعمائی جنت اوپر مذکور ہوے ہین ان آیتون سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہین کہ جلد تیار کرکے مسافر کے لئی قبل از طعام پیش کیجاتی ہے عرب اسی نزل کہتا ہے اسلئے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اسکے ماوراہی وہ ذہن سے بعید ہے اسیطرح زقوم نزل اہل نار ہے اور عذاب جو اسکے سوا ہے خیال سے دور ہی کہ احاطہ بیان مین نہین آسکتا ہی اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو بدمزہ تلخ ذاگوار کا کہ ملک تہامہ مین ہوتا ہے انتہے

باب ماجاء فی صفۃ طعام اہل النار باب دوزخیون کے طعام کے بیان مین

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیدفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا ادنت من وجوہہم شوت وجوہہم فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تکن تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم وبین اجابۃ مالک ایاہم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون قال فعند ذلک ییئسون من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل ترجمہ

روایت ہے ابی درداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جائیگی اہل نار پر بھوک سو برابر ہوجاویگی تکلیف بھوک کے دوسرے اور عذابون کے کہ وہ اسمین گرفتار ہونگی سو فریاد کرینگے وہ اور ملیگا انکو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کریگا وہ بدنکو اور نہ دور کریگا وہ بھوک کو پھر فریاد کرینگے وہ کہانیکے لئی سو ملیگا انکو کہانا گلے مین اٹکنے والا سو یاد کرینگے وہ کہ دنیا مین غم کیا کرتے تھے اٹکنے والے کچھ پکر سو فریاد کرینگے وہ کچھ پینے کی لئی سو دیا جاویگا انکو حمیم کلالیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جاویگا انکے مونہون کے بھون دیگا ان کے مونہون کو پھر جب داخل ہوگا انکے بطون مین کاٹ ڈالیگا جو کچھ ہے انکے بطن مین ہو کہینگے پکارو جہنم کے خزانچیون کو سو وہ جواب دینگے انکو اور کہینگے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے ہوے معجزے اور روشن دلیلین کہکر کہینگے وہ کیون نہین یعنے آئے تھے ہمارے پاس رسول ہو کہینگے فرشتے پھر پکارو اور نہین ہے پکار کافرون کی مگر گمراہی فرمایا حضرت نے پھر کہینگے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہینگے وہ ای مالک چاہیئے کہ فیصلہ کردی ہمارا رب تیرا فرمایا حضرت نے کہ مالک انکو جواب دیگا کہ تمہارا تو فیصلہ ہوگیا کہ تم ہمیشہ رہنی والی ہو دوزخ مین اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دیگئی ہے مجھے کہ انکی پکار مین اور مالک کے جواب دینے مین ہزار برس کا فاصلہ ہی فرمایا آپنی سو وہ کہینگے کہ پکارو تم اپنی رب کو اسلئی کہ کوئی بہتر نہین تمہارے رب سے سو پکارینگے اور کہینگے اے رب ہمارے غالب ہوگئی ہمپر شقاوت ہمارے اور ہم گمراہ لوگ تھے ای رب ہمارے نکال ہمکو اس سے سو اگر ہم پھر وہی کام کرین تو ہم ظالم ہین فرمایا آپنی پھر جواب دیگا انکو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پھٹکارے ہوے تم پھر تم مجھسے بات نکرو فرمایا پھر اسوقت مایوس ہوجاوینگے وہ ہر خیر سے اور اسوقت وہ گدھے کیطرح ڈکینی لگینگے اور حسرت اور ویل کا پکارینگے

ف کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے لوگ مرفوع نہین کرتے اس حدیث کو یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچاتی کہا اور مرفوع ہوئی یہ حدیث اس سند سے عمر

دوزخیون کے کھانے کا بیان

الاعمش عن شہر بن عطیۃ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کیے گئی قول ابی الدرداء کا اور مرفوع نہوئی اور قطبہ بن عبد العزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کی نزدیک **مترجم** معلوم ہوتا ہے یقیناً کہ یہہ حال مشرکوں کا ہے اسلئے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دلہا دلی میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اُس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور اُنہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسرے کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پر چلاتا ہی ایک نال سے بی نیل مراد رہتا ہی تو دوسرے کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ از ہر جانب ماندہ ہو جاتا ہی ہاری نیاؤ خداوند تعالی کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سیرت کی کہ سوا خدا کی کسیکو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معائب میں بجز اُسکی کسیکو مانتا ہی نہیں اول و آخر اُسی کے در اجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اُسیکے اعانت پر قایم نہ کسیکی نذر مانی نہ منت نہ کسی سے حور چاہی نہ جنت مجیب الداعین پر اُسکا بھروسا ہی اور رب العالمین پر اُسکا تکیہ اب مشرکوں کا سر نیچا اور شرح حدیث سنئی قولہ ملیگا انکو طعام ضریع سی مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نی کہا ہی کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹی دار زمین میں لگی ہوئے کہ قریش اُسکو شبرق کہتا ہی پھر جب سوکھ جاتی ہے اُسی ضریع کہتی ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہی نہایت بکٹہی کلبی نے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب ہے کوئی جانور اُسکے پاس نہیں جاتا ابن زیدی کہا دنیا میں ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جسمیں پتا نہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کی تلخ تر اہلوہ سے بدبو زیادہ مُردار سی گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہی جب نازل ہوئی یہ آیت لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ یعنے اُنہیں اور کچھہ کہانا نہیں سوا ضریع کی تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کہا کہ تو ہمارے اُونٹ خوب فربہ ہوتی ہیں حالانکہ اُنہوں نے جھوٹ کہا اسلئے کہ اُونٹ اُسی جب ہی تک کہاتا ہی کہ وہ تر ہے اور اُسی شبرق کہتی ہیں جیسا کہ اوپر گذرا پھر جب سوکھی اور ضریع ہوئی پھر اُسکے پاس نہیں جاتا پھر اللہ تعالی نے اُنکے جواب میں اُتارا لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ (انتہے بغوی) قولہ کلالیب جمع ہی کلوب کے اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہی کہ جسپر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلی ہیں کہ جنمیں جہنم پھر کر اُنکے مونہہ میں ڈالینگے قولہ یاخذون فی الزفیر زفیر گدہی کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اُسکے آخر کی آواز قولہ نَبَتَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا شقوت میں دو قراتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے شَقَاوَتُ بفتح شین اور بالف پڑہا ہی اور باقیوں نے بکسر شین و سکون قاف بغیر الف پڑہا ہی قولہ تعالی اخْسَئُوا فِيهَا اخساء ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کہ کتے کی دُدکار نیکو موضوع ہی قولہ ولا تکلمون یعنے مجھہ سے بات نکرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح احسان اپنے نفسوں کیلئے اسلئے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرے سے حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کرینگے وہ اسکے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اسکے بعد اُنکو خوانہوں گی مثل عواء کلب کے کہ نہ خود سمجھینگے نہ دوسرا قرطبی نے کہا منقطع ہو جاوینگے اسکے بعد امید اُنکی اور بہونکیگا ہر ایک اُنمیں کا دوسرے کی مونہہ کے آگی اور بند کر دیجاوینگی دوزخ اُنپر (بغوی) **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالحون یعنے وہ اُسمیں بدشکل اور ترشرو ہونگے میں یہ حقیقت اُسکی پہنچا آگ میں ہے کہ سکڑ جاویگا اُسکا اُوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہنچیگا سر کے بیچ میں اور لٹک پڑیگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگنے لگیگا ناف تک +

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور وہ متیم تھے کہ پرورش پائی تھی اُنہوں نے ابی سعید کے پاس **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اسکا اور اشارہ کیا آپنے سر کیطرف یعنے برابر سر کے صبحکو چھوڑ دیا جاوے آسمان سے زمین کیطرف اور مسافتان دونوں میں پانسو برس کی ہے تو پہنچ جاویگا زمین تک رات سے پہلی اگر وہی گولہ چھوڑا جاوے سلسلہ کی سر رسی تو چلا جاوے چالیس برس تک رات اور دن قبل اسکے کہ پہنچے اُسکی اصل میں یا فرمایا اُسکی قعر میں **ف** اس حدیث کے ہمنا حسن ہے صحیح ہی **مترجم** طیبی نے کہا مراد اُس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گذر جاویں اسلئے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مراد اُس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں فرمائی ہی فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا الغرض اگر زنجیر مراد ہی تو قعر سی اُسکا طول مقصود ہی یعنے وہ اسقدر لانبی ہے کہ اگر لٹکائی جاوے تو وہ رصاص اوپر سی نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے واللہ اعلم

باب مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ باب اس بیان میں کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزا سی کتنی جزء ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جسکو بنی آدم سلگاتی ہین ایک ٹکڑا ہی جہنم کے آگ کی ستر ٹکڑونمین کا صحابہ نے عرض کے قسم ہی یہی آگ دنیا کی کافی تہی جلانی کو معذبین کے ای رسول اللہ کی فرمایا وہ زیادہ ہی اُس سی اُنہتر درجہ کہ ہر درجہ حرارت مین دنیا کی آگ کے برابر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہمام بن منبہ بہائی ہین وہب بن منبہ کے اور روایت کے ہی اُنسی وہب نے **باب** دوسرا اسی بیانمین **عن** اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَكُلُّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نار جہنم کی ستر ٹکڑونمین کا کہ ہر ٹکڑہ مین ایسے ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھونکائی اور روشن کی گئے آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہوگئے پھر دھونکائی گئے ہزار برس تک کہ سفید ہوگئی پھر دھونکائی گئے ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب تاریک ہے **ف** روایت کے ہے ولید بن نصر نے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے شریک سے اُنہون نے عاصم سے اُنہون نے ابی صالح سی یا کسی اور مرد سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع نکیا اُسکو اور حدیث ابی ہریرہ کے موقوفًا اسبابین صحیح ہے اور نہین جلتا مین کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو سوا یحییٰ بن بکیر کے کہ اُنہون نے شریک سے روایت کے ہی **مترجم** ابوہریرہ سی مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہی جہنم کی آگ کی ستر ٹکڑونمین کا روایت کیا اسکو احمدؒ نے اور رجال اسکے رجال صحیح ہین اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداہی ہے کہ نہین چمکتا شعلہ اور انگارہ اُسکا اور ابوہریرہ سی مرفوعًا مروی ہے کہ اگر اُس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دو بار تو کسیکی مجال نتہی کہ اُس سے منفعت اُٹھاتا روایت کیا اسکو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُس آگ پر سات بار دریا مارا گیا ہی اور اگر یہ نہوتا تو منتفع نہوتا کوئی شخص اُس آگ سے ذکر کیا اسکو ابوعمر نے اور عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر اُسپر دس بار دریا کو نہ جھونکتی تو تم ہرگز منتفع نہ ہوسکتے اُس سے اور سوال کیا ابن عباس سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا اُنہون نے نار جہنم سی کہ بجھایا اُسکو پانی سی ستر بار اور اگر نہ بجھاتی تو کوئی اُسکے نزدیک نہ جاسکتا اسلئے کہ اصل اُسکی نار جہنم ہے انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی جنبی ہی جہنم سے نکالی اپنی ہتیلے اہل دنیا کی طرف کہ دیکھہ لین اُسکو لوگ تو فوراً جلجاوے دنیا اُسکی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سی نکلی اہل دنیا کیطرف کہ اُسکو دیکھہ لین تو مرجاوین اہل دنیا جبکہ نظر پڑے اُنکی اُسپر غضب الٰہی کے خوف سے روایت کیا اُسکو ابراہیم بن ہدبہ نے اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہون کسی مسجد مین ایک لاکھہ آدمی یا اُس سے زیادہ پھر سانس لیوی ایک مرد اہل نار سی اُنپر تو ہیونک دی اُنکو اپنی گرمی سے روایت کے یہ بزار نی رقیطہ **باب** جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ باب نار دوزخ کی دو دم لینے اور موحدون کے اُسمین سے نکلنے کی بیانمین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شکایت کیے اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نی اپنے پروردگار کے سامنی اور کہا کہ کہا کہ بعض اجزا میرے بعض کو سو اجازت دی اور مقرر کردی اللہ تعالیٰ نے اُسکے لئی دو سانسین ایک سانس جاڑی مین اور ایک سانس گرمی مین سو سانس اُسکے جاڑی مین سبب ہے شدت برد کا اور سانس اسکی گرمی مین سبب ہے سموم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کئی سند وں سے اور مفضل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھہ ایسے صاحب حفظ نہین **عن** اَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِبِشْرٍ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام کے روایت مین ہی کہ نکلیگا دوزخ سے شعبہ کی روایت مین ہی کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دلمین جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سی جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دلمین گیہون کے دانہ کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سی جسنی کہا ہو لا الٰہ الا اللہ اور اُسکی دلمین ایک ذرہ کی برابر نیکی ہو اور شعبہ نی اپنی روایت مین کہا کہ اُسکے دلمین ایک جوار کی دانہ کے برابر نیکی ہو **ف**

اسماعیل جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماویگا یعنے قیامت مین نکالو آگ سے دوزخ کی اُس شخص کو جسنے مجھے یاد کیا ہو اکیدن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اٰخر اھل النار خروجا رجل یخرج منھا زحفا فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ انطلق الی الجنۃ فادخل الجنۃ قال فیذھب لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ اتذکر الزمان الذی کنت فیہ فیقول نعم فیقال لہ تمن قال فیتمنی فیقال لہ فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملک قال فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین خوب پہچانتا ہون اُس شخص کو کہ آخر مین نکلیگا اہل نار سے کہ ایک مرد ہوگا کہ نکلیگا اُس سے گھسٹتون چلتا ہوا اور کہیگا ای رب لوگون نے لی لئی ہونگی جنت کے سب گھر فرمایا حضرت نے سو کہا جاویگا اُسکو جا تو جنت مین اور داخل ہو اُسمین فرمایا آپنی پھر وہ چلیگا کہ اُسمین داخل ہو سو لوگونکو پاویگا کہ لے لئی اُنہون نے سب مکان جنت کے یعنے اور تھوڑے اُسکی لئی کوئی جگہہ سو پھر لوٹیگا وہ اور عرض کریگا ای رب میرے لوگون نے تو لے لئی سب مکان جنت کے فرمایا آپنی پھر کہا جاویگا اُس سے تجھے یاد ہی وہ وقت کہ جسمین تو تھا یعنے عذاب دوزخ کا وہ کہیگا کہ ہان سو کہا جاویگا اُس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرت نے کہ پھر وہ آرزو کریگا اور کہا جاویگا اُس سے تیرے لئے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا اسکے دنیا کا فرمایا آپنی وہ عرض کریگا تعجب کے راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہی تو مجھہ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور مشک دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے آپ یہانتک کہ کھل گئین کچلیان آپکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اٰخر اھل النار خروجا من النار واٰخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ یوتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبہ واخبئوا کبارھا فیقال لہ عملت کذا یوم کذا وکذا وعملت کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یارب لقد عملت اشیاء ما ارا ھا ھھنا قال فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک حتی بدت نواجذہ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خوب پہچانتا ہون اُسکو کہ آخر مین نکلیگا دوزخ سے اور آخر مین داخل ہوگا جنت مین کیفیت مفصل اُسکی یہ ہے کہ لاوینگے اکیمرد کو اور فرماویگا اللہ تعالیٰ فرشتونکو کہ اُس سے سوال کرو چھوٹی گناہونکو اور چھپاؤ بڑی گناہونکو سو کہا جاویگا اُس سے کیون تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانی فلانی دن فرمایا آپنے کہ کہا جاویگا اُس سے کہ تیری لئی ہر بدی کی عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپنی پھر وہ عرض کریگا ای رب مین نے اور بہت سی گناہ کئی ہے کہ اُنکو مین یہان نہین دیکھتا کہا راوی نے کہ پھر دیکھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ہنسی یہانتک کہ کھل گئین کچلیان آپکی یعنے اللہ تعالیٰ نے اُسکے بڑے گناہونکو بخشدیا اور چھوٹونکو حسنات سے بدلدیا اور فضل ہے اللہ تعالیٰ کا واللہ ذو الفضل العظیم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اللہ تعالیٰ تبدیل سیئات بحسنات کے باب مین فرماتا ہی مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنے جو توبہ کری اور ایمان لائے اور عمل نیک کری وہ لوگ ہین کہ بدل دیگا اللہ تعالیٰ اُنکی برائیونکو بھلائیون سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے انتہیٰ ایک جماعت مفسرین کی اسطرف گئے ہی کہ یہ تبدیل دنیا مین ہوتی ہے چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اُسکے قبایح اعمال کو جو حالت شرک و کفر مین کئے تھے ساتھہ محاسن اعمال کے اسلام مین اور بدلدیتا ہی شرک کو توحید سے اور قتل مؤمنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احصان سے اور بدجرأت کو سنت سے اور قبایح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات رذیلہ کو عادات حمیدہ سے علی ہذا القیاس غرض جسطرح سیئات مین شاغل تھا قبل اسلام کے اُسیطرح حسنات مین مشغول ہتا ہی بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسنات سے اور ایکجماعت نے کہا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اُس سے صادر ہوئی ہین قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور مکحول کا اور روات باب بھی اسی پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹادیتا ہی سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہی اُسکو عوض مین ہر سیئہ کی ایک حسنہ انتہیٰ قالہ البغوی) فقیر کہتا ہی کہ شرطین اس تبدیل کے اللہ تعالیٰ تین فرمائین اوّل توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پھر جب بندہ ان تینون کو بجالایا اور حقوق ان تینون کے بخوبی ادا کئے دنیا مین بھی جیسا کہ سیئات مین گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت مین بھی وہ فضل اُسکے کا مستحق ہے انتہیٰ **عن** جابر قال قال رسول اللہ

ف ۱۲ مراد کفر و دنیا کی ہی جو دنیا مین سرزد ہوئی تھی واللہ اعلم

صلی اللہ علیہ وسلم یُعذَّبُ ناسٌ مِن اَھلِ التوحید فی النارِ یکونونَ فیھا حُمَمًا ثُمَّ تدرکھُم الرحمۃُ فیخرجونَ وَیُطرحونَ علی اَبوابِ الجنۃِ قالَ فیرُشُّ
عَلَیھِم اَھلُ الجنۃِ الماءَ فینبتونَ کما یَنبُتُ الغثاءُ فی حَمالۃِ السَّیلِ ثُمَّ یَدخُلونَ الجنۃَ ترجمہ روایت ہے جابر سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معذب ہونگے کچھ لوگ اہل
توحید سے دوزخ مین یہانتک کہ وہ ہوجاوینگے اُسمین کوئلہ پھر مدارک کرینگی اُنکا رحمت الٰہی سو نکالی جاوینگی وہ اور ڈالی جاوینگے وہ دروازون بہشت کی فرمایا آبی سو چھڑکینگے اُنپر بہشت کے
لوگ پانی اور اُگینگے وہ جیسے کہ اُگتا ہے دانہ کنارہ سیل کے پھر داخل ہونگے جنت مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندون سے جابر سے مترجم غثاء
بالضم والمد جو سیل کے اوپر پہنچکر آجاوے کوڑے کرکٹ سی اور حمالۃ السیل جسکو بہالاوے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اُسمین کوئی دانہ اتفاقاً آجاتا ہے تو ایک رات دنمین اُگ جاتا ہے
اور سرسبز ہوجاتا ہے اسطرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہونچنے سے جلد سرسبز ہوجاوینگے اور تر و تازہ حسین خوبصورت بنجاوینگے وہ سواد لونون بیاض وحُسن سے متبدل ہوجاویگا اور جنت
مین داخل ہوجاوینگے عن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان قال ابو سعید
فمن شک فلیقرأ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا دوزخ سے جسکے دلمین ایک ذرہ کی برابر ایمان
ہوگا کہا ابو سعید نے اور جسکو شک ہو اسمین تو پڑھ لی یہ آیت ان اللہ لا یظلم یعنے اللہ تعالی ظلم نہین کرتا ایک ذرہ کی برابر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم ذرہ
ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو درشتدانون کے روشنی مین اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اُسکا ذرہ ہی گویا مراد آیہ یہ ہوئی کہ اللہ تعالی کچھ ظلم نہین کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے ان
اللہ لا یظلم الناس شیئا چنانچہ انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ظلم نہین کرتا مومن کے کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اُس حسنہ پر دنیا مین اور بدلا
دیتا ہے اُسکا آخرت مین اگر کافر سو وہ اپنی نیکیون کا بدلا کھاتا ہے دنیا مین پھر جب آخرت مین پہونچتا ہے کوئی نیکی اُسکے نہین ہوتی کہ جسکے عوض مین کچھ بھلائی کیجاوے اُسکی ساتھ اور عبد اللہ
بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ لایا ویگا اور سامنے اولین وآخرین مین ندا کریگا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جسکا اسپر کچھ حق ہو وہ آکر اپنا حق لیلوے پھر کہا
جاویگا اُس سے کہ دیدے ان سب لوگون کو حقوق وہ کہیگا کہان سے دون اے رب اور دنیا تو ہی نہین فرماویگا اللہ عزوجل فرشتونکو کہ نظر کرو اُسکے اعمال صالحہ مین اور دو اُسکو
اہل حقوق کو سو باقی رہ جاویگا اُسکے لئے ایکذرہ نیکی کا کہینگے فرشتے اے رب رہے باقی رہگیا ہی اُسکے لئے ایک ذرہ نیکی کا تو فرماویگا اللہ تعالے دوگنا کردو میرے بندے کی لئے
اُس ایکذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل و رحمت سے جنت مین اور مصداق اسکا کتاب اللہ مین موجود ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفھا (نجوی) اور
وجہ استدلال اس آیت سی خروج نار پر اسطرح ہی کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نکیا اور صاحب اُسکا اپنے اعمال کے شامت سے دوزخ مین ہے تو ضرور ہے کہ وہ اُس نیکی کا ثواب
پاوے اور وجود ثواب کا دوزخ مین ممکن نہین اسلئے کہ وہ دار العذاب ہے سزاوار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب مین جاوے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پاوے عن ابی ھریرۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحھما فقال الرب تبارک وتعالی اخرجوھما فلما اخرجوھما قال لھما لای
شیء اشتد صیاحکما قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فینطلق فتلقی احدھما نفسہ فیجعلھا
علیہ بردا وسلاما ویقوم الاخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تبارک وتعالی ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول یا رب انی لا ارجو ان لا
تعیدنی فیھا بعد ما اخرجتنی فیقول لہ الرب تبارک وتعالی لک رجاءک فیدخلان الجنۃ جمیعا برحمۃ اللہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ دو شخص کا اُن لوگونمین سے جو داخل ہوچکے تھے دوزخ مین بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے نکالو ان دونونکو پھر جب نکالا اُن دونونکو فرمایا اُن سے کیون
بلند ہوا چیخنا تمہارا اُن دونون نے عرض کی کہ تا رحم کرے تو ہمپر فرمایا اللہ تعالی نے میرے رحمت ہے واسطے تمہارے اگر تم دونون چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانونکو اُسی عذاب مین دوزخ
کے جہان تم تھے سو دونون جاوینگے اور ڈال دیگا ایک شخص اپنے جان کو آگ مین سو اللہ تعالے کردیگا اُسپر آگ ٹھنڈی اور سلامتی اور کہڑا رہیگا دوسرا اور نہ ڈالیگا اپنی جان آگ مین
سو فرماویگا اُسکے پروردگار تعالے شانہ کہ کس چیز نے روکا تجھکو اس سے کہ ڈالدے تو اپنے جان کو آگ مین جیسا کہ ڈالدی تیرے صاحب نے سو وہ عرض کریگا اے رب مین امید رکھتا ہون
کہ پھر نہ بھیجیگا تو مجھکو دوبارہ دوزخ مین اسکے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اُسمین سے سو فرماویگا اللہ تبارک وتعالے تیرے لئے ہے امید تیری اور داخل ہونگے دونون جنت مین برحمت الٰہی
یعنے اول بسبب بچالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنے رجا کے جو ساتھ اللہ کے رکھتا تھا ف اس حدیث کے اسناد ضعیف ہے اسلئے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہین
اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہین ابن انعم سے اور وہ فرقی ہین اور فرقی ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال یخرج من قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجہنمیین ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نکلیگی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کہ نام اُسکا جہنمی ہوگا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو رجا عطاردی کا نام عمران بن تیم ہی اور انکو ابن ملحان بھی کہتے ہین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت مثل النار نام طالبہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا مین نے دوزخ کے برابر کسیکو کہ اُس سے بھاگنی والا سوجاوے اور نہ جنت کے برابر کسیکو کہ اُسکا طالب سوجاوے یعنے جنت اور دوزخ کے ہوتی ہوی نا جانے تعجب ہے ف اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر یحیی بن عبید اللہ مکی کی روایت سے اور یحیی بن عبید اللہ ضعیف ہین المحدیث کی نزدیک کلام کیا ہی اُنمین شعبہ نے متترجم خروج موحدین مین ناسی بہت احادیث وارد ہوی ہین اور اتفاق ہے اُسپر اہل سُنت کا نہین خلاف کیا اسمین ہمارا مگر معتزلہ نے کہا انہون نے نہ نکلینگے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتے ہین اُنکے قول کی روایات باب اور بہت روایتین اور دیکھا ہی فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ مین کہ اُنکا یہی دعوی باطل ہے کہ نہ نکلیگا کوئی دوزخ مین جاکر اور مناظرہ کیا اُنسے اسبابمین مگر نہ دیکھا اُنمین سوا انکار احادیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے اُنکو اور اُنکی ذریات کو آمین یارب العالمین **باب** ما جاء ان اکثر اہل النار النساء باب اس بیانمین کہ اکثر اہل نار عورتین ہین عن ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہانکا مین نے جنت مین تو دیکھا کہ اکثر لوگ اُسکی فقرا ہین اور جہانکا مین نے دوزخ مین تو دیکھا کہ اکثر اُنکی عورتین ہین عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء واطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اہلہا الفقراء ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہانکا مین نے دوزخ مین سو دیکھا کہ اکثر اُسکے رہنی والی عورتین ہین اور جہانکا مین نے جنت مین تو دیکھا کہ اکثر اہل اُسکے فقرا ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسطرح کہتے تھی عوف کہ روایت ہے ابی رجا سے وہ روایت کرتی ہین عمران بن حصین سے اور ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجا سے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس سے اور دونون اسناد نمین کچھ گفتگو نہین ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجا نی دونون سے سُنا ہو یعنے عمران اور ابن عباس سے اور روایت کے عوف کے سوا اور لوگون نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجا کے متترجم عورتین جیسے دوزخ مین زیادہ ہین ویسے ہی جنت مین بھی بہ نسبت مردون کے زیادہ ہین چنانچہ ہر مرد کی دو عورتین تو ضرور ہی ہونگی اہل دنیا کی عورتون سے اور بعضون کے اس سے زیادہ ہونگی پس متبع روایات سے ثابت ہوتا ہی کہ عورتونکی تولید اولاد آدم مین مردون کے بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ مین اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کے اور خوف دلانا ہی عورتونکو فقط **باب** دوزخ کے عذاب خفیف کی بیانمین عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہون اہل النار عذابا رجل فی اخمص قدمیہ جمرتان یغلی منہما دماغہ ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب مین دوزخ والون سے ایکہ ہوگا کہ اُسکے دونون پیرون کے تلوون مین دو چنگاریان ہونگے کہ جوش کرتا ہوگا اُس سے دماغ اُسکا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبابمین ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید سے ہے روایت ہے متترجم روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری مین ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خفیف تر عذاب مین اہل دوزخ سے ابو طالب ہین اور انکو دو نعل پہنائی گئے ہین کہ پک رہا ہے اُس سے دماغ اُنکا انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مستفید ہوتے ہین اُس سے کفار ہی کہ یہ تخفیف عذاب ابو طالب کے فقط آنحضرت کے تائید اور حمایت کے برکت سے ہے پھر کیا تعجب ہوگا اُس مومن کامل کا جو حالت ایمان مین پھیلائے احادیث رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور موید ہوا کے سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام مذہبیہ مین مال اور جان خرچے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **باب** عن حارثۃ بن وہب الخزاعی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا اخبرکم باہل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابرہ الا اخبرکم باہل النار کل عتل جواظ مستکبر ترجمہ روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے تھے سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دونمین تمکو اہل جنت مین سے ہر ضعیف کہ حقیر جانین اُسی لوگ اگر قسم کہا وے اللہ کے بھروسی پر تو اللہ تعالے سچی کردے قسم اُسکے اور کیا نہ خبر دونمین تمکو دوزخ والونکی دوزخ والا ہین ہر عتل و جواظ و مستکبر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متترجم یہ فرمانا اُنکا باعتبار اکثر افراد کی ہا مقصود ہے بیان کرنا ان صفتون کے نتایج کا ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل و بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنی زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگونمین نچاہتا ہو متضعف وہ ہے کہ جسکو لوگ ضعیف سمجھین اور رقیق القلب رئیتین و ہمین نرم دل نرم کو نرم زبان ہو عتل بضمتین و تشدید لام سخت مزاج اہل جفا تند خو و بدگو جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ

دوزخ کے عذاب خفیف کی کیفیت

کہائی نہ کسیکو دی بلکہ کسیکو دیتی دیکھی تو مونہہ کیا پیٹ تک پہونچائی اور حضون نے کہا کہ کثیر اللحم مختال یعنے خریطۂ بلغم اترانیوالا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا پھر اگر یہ صفات ایک فرد مین جمع ہون تو کریلا اور نیم چڑھا اور زیادہ تلخکامی کا سبب ہے اور اگر ایک دو صفتین ہون تو بہت ڈرے اور تائب ہو کہ اللہ تعالی نار دوزخ سے بچاوے آمین یارب العالمین

ابواب الایمان عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ باب ہین

ایمان کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے + مترجم + مقدمہ ایمان افعال ہے امن سے اور مومن کو مومن اسی لئے کہتی ہین کہ

وہ اپنی نفس کو امن مین کرتا ہی عذاب آخرت سے یا سچا تا ہی انکار سے اور ایمان اصل لغت مین بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا یعنے تو مصدق نہین ہمارے بات کا اور یہ مقولہ ہی برادران یوسف علیہ السلام کا کہ خطاب کیا انہون نے اسکے ساتھ اپنی باپ سے اور کبھی وہ متعدی ہوتا ہی ساتھ لی کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ مین اسلئے کہ متضمن ہے معنے اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنے وثوق کو اور مومن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالی کی پاک مومن سے مراد اس سے ہے تصدیق کرنیوالا کہ سچا کرتا ہی اپنی بندون سے اپنی وعدون کو دنیا اور آخرت مین یا امن دیتا ہے انکو عذاب سے آخرت مین اور کفر و بطر سے دنیا مین اور اسی سے ہے حدیث اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً یعنے بیٹھو ہمارے ساتھ تا ہم بہ برکت ذکر الہی مامون رہین وساوس و خطرات سے یا اور ہو اجس نفسانیہ سی اور اسی سے ہے حدیث یعنی قول حضرت علیے علیہ السلام کا اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ یعنی تصدیق کی مین نے کتاب اللہ کے اور جھٹلایا اپنی نفس کو خطاب کیا اپنی اسکے ساتھ ایک چور سی اور اسی سے ہے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا یعنے جسنے قیام کیا رمضان کا در آنحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہے اسکی فضیلت کا اور شریعت مین ایمان سے مراد ہی تصدیق اُن چیزونکی کہ خبر دی اسکی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سی اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث مین اسکی طرف جہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاخبرنی عن الایمان قال اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ انتہی اور تابعین کے تعریف ایمان شرعی مین کئی قول ہین ابن کثیر نے کہا کہ ایمان جو شرع مین مطلوب ہے وہ نہین ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنے اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب تینون پائی جاوینگے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اسطرف اکثر ائمہ گئے ہین بلکہ حکایت کیے اسکی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگون نے اجماعًا اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اسکے کے اور وارد ہوے ہین اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی اور انکار کیا ہی اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اسکے نقصان کا اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوی ہین ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور اعمال داخل ایمان ہین اسپر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان کے ستر اوپر کئی شاخین ہین افضل اُنکا قول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور ادنی اُسکا دور کرنا اذی کا طریق سے اور حیا ایک شعبہ ہی ایمان کا کہ روایت کیا اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ مین فرمایا ہی کہ چونکہ مبعوث تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواص و عوام بلکہ کافہ انام کیطرف اور منظور الٰہی تھا کہ دین آپکا غالب ہو جمیع ادیان پر بعز عزیز یا بذل ذلیل اور داخل ہوے آپکے دین مین ہر قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے جو متدین بدین اسلام ہوے اور درمیان غیر اُنکے کے اور اسیطرح ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے کہ جنہون نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا اُنپر انوار ہدایت اور ایمان کا اُن لوگون سے کہ داخل نہین ہوی نشاشت ایمان کے اُنکے دلون مین پس اس تمیز کے حاصل ہونیکو آپنے ایمان کے دو قسمین ٹھہرائین قسم **اول** وہ ایمان کہ دائر ہون اُسپر احکام دنیا کی یعنے محفوظ رہے خون اور مال اسکے صاحب کا غازیون کے ہاتھ سے اور اسیر نہو اور رقیت نہ آوی آہمین اور ضبط کیا اسکو ساتھ اُن امور کے کہ ظاہر ہوا اُس سے انقیاد اور فرمانبرداری چنانچہ فرمایا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اور فرمایا آپنے مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ اور فرمایا آپنے قُلْتُ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نُكَفِّرُهٗ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ الْحَدِیْثَ **اور ثانی** وہ کہ دائر ہون اُسپر احکام آخرت کے نجات اور فوز مدرجات وغیرہ ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنے ہر ایک کو اُنمین سے ایمان کہہ سکتے ہین اور لفظ ایمان اِن سبکو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور صلوت شارع کی اسطرح جاری ہے کہ مسمے کرتا ہی ہر ایک چیز کو اُنمین سے ساتھ ایمان کے تا کہ تنبیہ بلیغ ہو اسپر

لہ بلکہ بعض زیادت ایمان کے ہیں کہ اسکے بعد ایمان دار ہوا ہو

ایمان کی تحقیق

کہ یہی جزء ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ الحدیث اور اسکے شعبے بہت ہیں اور مثال اسکی ایک شجر ثمر کے مانند ہے کہ اسکے دوحہ اور اغصان اور ثمار اور اوراق اور ازہار سبکو شجر کہہ سکتے ہیں پھر جب اسکی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جاویگا شجرۂ ناقصہ غرضکہ اطلاق شجر کا اب بھی ہو سکتا اگرچہ بقید بہ نقص ہو پھر جب اسکا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام و نشان نرہا چنانچہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ یعنے اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ انکے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کے بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات تبرئہ آب باران کے اسکی سرسبزی اور شادابی میں ترقی ہے پایان نہیں رہی ہے پھر جب ہر عقیدۂ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شاخونکو دو قسم کیا **قسم اول** ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزا ہیں ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا اس حدیث میں بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور **قسم ثانی** اور شعبہ ہیں اسکے کہ فرمایا اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکہ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اسنے فوت کیا ہی مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اسکا فاسق ہے یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سو التصدیق کے پس وہ منافق ہے بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اسکو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اسکے یہ ہے کہ غالب ہو جاوے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جاوے وہ دنیا کی محبت میں اور عشایر اور اولاد کی الفت میں اور آجاوے اسکے دلمیں استبعاد مجازات کا اور ہو جاوے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اسنے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اسکو یا کافروں سے دوستی ہو گئی اسکو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں **اول** تصدیق جنان کی ان چیزوں کے لئے کہ جنکے تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرئیل میں جو حضرت نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہے **دوسرے** سکینہ اور ہیبت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دلکی اور نور استراحت روح کے کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ میں یہی معنے مراد ہیں اور حدیث اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ وہی معنے مقصود ہیں اور اسیطرح قول معاذ میں اجلس بنا نؤمن ساعۃ پس ایمان کے یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اسکے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں انمیں توفیق و تطبیق ہو جاوے اور اسیطرح کا شک و شبہ رادیا ہے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہی اسی لئے فرمایا اللہ صاحب نے قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم سالمہا اور احسان کا استعمال معنے رابعہ میں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص کی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کے انمیں سے بیان کئی جاویں چنانچہ فرمایا آنحضرت نے اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ یَّکْرَهُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ (انتہی ما قال سیدنا و شیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ) باقی دلائل زیادت اور کمی ایمان کے اور علامات مومنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کے ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ **باب** مَا جَآءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باب ماموریت آنحضرت کے ساتھ قتال کے یہانتک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جب اسکی قایل ہو گئے بچا لیا انہوں نے اپنی جانوں کو اور مالوں کو مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب انکا اللہ پر ہے **ف** اسی باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** پس اس حدیث سے بحسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمایا قولہ مگر ساتھ حقوق آہ یعنے اگر کسی نے کسیکے جان لی ہے

ف حضرت شاہ صاحب کا یہ بیان کہ اس حدیث سے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمایا ہے اس پر مترجم کا یہ اعتراض ہے کہ اس حدیث میں تو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو مومن کہا گیا ہے

تو اُسکا قصاص ہوگا یا کسیکا مال کسی نے چھین لیا تو اُسکے مال مین سے دلوا دونگا باقی اور کسیطرح کسیکے جان و مال سے تعرض نہین تو والہ اور حساب اُنکا اللہ تعالیٰ پر ہی یعنی مجھی یہ تفتیش ضرور نہین کہ اُنکے دلمین ہے یا توحید ہی یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتی ہین بلکہ اسکا حساب کتاب اللہ تعالیٰ اُن سے آخرت مین لیگا **عن** ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ کفر من کفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ فقال عمر بن الخطاب فواللہ ما ھو الا ان رایت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق رواہ البخاری و مسلم ۔ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے جب فات پائی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اور خلیفہ ہوے ابوبکر بعد آپکے کافر ہوگئی جو لوگ کافر ہوگئی سو کہا عمر بن خطاب نے ابوبکر سے کیونکر لڑینگے آپ لوگونسی اور حالانکہ فرمایا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین وہ لا الہ الا اللہ پھر جسنی کہا لا الہ الا اللہ بچایا اُسنی اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اُسکیکے اور حساب اُسکا اللہ تعالیٰ پر ہی سو جواب دیا ابوبکر نے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک مین لڑونگا اُس شخص سے کہ پھوٹ ڈالی اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ مین اسلیئے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے یعنے جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر نہ دینگے مجھی وہ ایک اونٹ باندھنی کے رسی کہ دیا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مین لڑونگا اُسکے منع پر سو کہا عمر بن خطاب نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا مین نے کہ اللہ تعالیٰ نی کھولدیا سینہ ابی بکر کا قتال کے لئی اور جان لیا مین نے کہ یہی حق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بسیطرح روایت کیا شعیب ابن ابی حمزہ نی زہری سے اُنہون نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور روایت کیا عمران قطان نی یہ حدیث معمر سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے انس بن مالک سے اُنہون نے ابی بکر سے اور اُس سند مین خطا ہی اسلئی کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر کی روایت کرنے مین **ترجمہ** قولہ کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے واضح ہو کہ اہل ردت دو قسم تہی ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور بنبذلت محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ یکقلم اختیار کیا اور ابوہریرہؓ نے اس قول سے اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تہا ایک قسم اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے اور دونو کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرایع کا انکار کیا تہا اور نماز و زکوٰۃ وغیرہا کو بالکل چھوڑ دیا تہا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہانتک ارتداد کا زور و کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدون کے سوا کہین اللہ عزوجل مسجود نہا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہہ کے سوا موجود نہا اول مسجد مکہ دوسرے مسجد مدینہ تیسرے مسجد عبد القیس بحرین مین کہ ایک قریہ مین واقع ہے کہ نام اُس قریہ کا جواثا تہا کہ وہان کچھہ لوگ دین حق پر ثابت تہی اور بخوف کفار محصور و مجبور چنانچہ اُنکے شاعر نے کہا ہے **ابیات** الا ابلغ ابا بکر رسولا ۔ وفتیان المدینۃ اجمعینا ۔ فہل لکم الی قوم کرام ۔ قعود فی جواثا محصرینا ۔ کان دماءہم فی کل فج ۔ دماء البدن تغشی المناظرینا ۔ توکلنا علی الرحمن انا ۔ وجدنا النصر للمتوکلینا ۔ اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تہا صلوٰۃ و زکوٰۃ مین کہ مقر تہے صلوٰۃ کی اور منکر تہے زکوٰۃ کی اور یہ حقیقت مین اہل بغی تہی مگر اُسوقت مین اُنکو باغی نہین کہا گیا بلکہ مرتد ہی خطاب دیا گیا اسلئی کہ اُنہون نے بہی گویا شرکت کی تہی مرتدین کے اور ارتداد اعظم امر تہا بغی اور بعضی مانعین زکوٰۃ مین ایسی تہے کہ وہ قبول کرتے تہی زکوٰۃ دینا مگر اُن کے رؤسا اور سردارون نے اُنہین روکا تہا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہونچاوین چنانچہ بنی یربوع نی اموال زکوٰۃ مجتمع کئی اور چاہا کہ ابوبکر صدیق کی خدمت مین بہیجین کہ روکدیا اُنکو مالک بن نویرہ نے اسی جگہہ سے شبہہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت کی اُنہون نے ابوبکرؓ سے اور خیال نفرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مین مامور ہوا ہون سانہ مقاتلہ ناس سے یہانتک کہ وہ کہین لا الہ الا اللہ مشروط بشرایط ہے یعنے مراد یہی اُس سے قبول کرنا جمیع شرایع اسلام کا چنانچہ دوسری روایت مین تصریح اسکے آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سی ابوہریرہ سے کہ فرمایا آپنی اُمرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ ویومنوا بی وبما جئت بہ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا اور مروی ہے انس سے اُمرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یاکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلوتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماءہم واموالہم الا بحقہا لہم ما للمسلمین وعلیہم ما علی المسلمین مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتون سی اطلاع نہوئی اُسوقت شیخین کو ورنہ حضرت عمر مراجعت نہ فرماتی اور حضرت ابوبکر قیاس نکرتے پہر قیاس ابوبکرؓ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنے اُنہون نے فرمایا کہ مین لڑونگا جو فرق کرے نماز و زکوٰۃ مین تو قبول کر لیا اُسکو حضرت عمر نے تحقیقاً نہ تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جایز نہین اور اُس قول سے ابوبکر کے یہی واضح ہوا کہ مانع صلوٰۃ سے قتال کرنا صحیح

ضرور جانتی تھے چنانچہ اُسی پر قیاس کیا ابوبکر نے مانع زکوٰۃ کو گویا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ و زکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے ترک سے ضروری ورنہ لازم آویگی ترجیح بلا مرجح پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قولہ منعونی عقالا بعضوں نے عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خلاف صحیح وہی ہے کہ مراد اُس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ کیا ہمنے بعون اللہ وقوتہ چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہی عقال ہی لیا جاوے ساتھ فریضہ کے اسلئے کہ اُسکے صاحب پر تسلیم اُسکی ضرور ہی اور وہ کامل نہیں ہوتی جبتک کہ اُسکے باندھنے کا سامان نہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اُسکے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا اور قرن وہ رسی ہے کہ قرین کردی دو اونٹوں کو آپسمیں یعنے اُسکے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونو بھاگ نہیں سکتے اور ابو عبیدی نے کہا کہ ہیجا بھی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں اُنکا عقال اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمر بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اولاً اسمیں دلیل ہے کمال شجاعت پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ اس موطن عظیم میں اُنہوں نے کمر ہمت قتال کے لئے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اُسوقت میں کوئی اُنکا شریک نہوا اگرچہ بعد اُسکے سب پر حقیقت اُسکی ظاہر ہوئی اور علمائی اُنکے دلائل حجاج اور حجج تقدم میں سائر صحابہ پر تصانیف کثیرہ کئے ہیں کہ عمدہ تر اُسمیں کتاب فضائل صحابہ ہے امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اسمیں جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنیکا بڑوں کے اور سرداروں کے اظہار حق کے لئی جیسا کہ حضرت عمر وغیرہ نی کیا ابوبکر سے ثالثاً اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے صحت کے لئے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہی چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری رابعاً اسمیں وجوب جہاد کا خامساً اسمیں صیانت ہے جان و مالکی اُس شخص کے کہ کلمۂ توحید زبان پر لاوے اگرچہ عند السیف ہو سادساً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام بظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے سابعاً اسمیں جواز قیاس ہے اور جواز اُسپر عمل کرنیکا ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہا سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر تاسعاً وجوب قتال اہل بغے عاشراً اجتہاد ائمہ کا نوازل میں اور رد و مناظرہ اہل علم کا اُسمیں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کے طرف جب حق ظاہر ہوا اور دلیل اُسکے ساتھ ہوا اور ثابت ہوا اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کے کہ التقاط کیا ہمنے اُسکو نووی سے بعونہ تعالیٰ و فضلہ **باب** مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ باب مقاتلہ مردم میں یہانتک کہ وہ موحد اور مصلے ہوں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلٰوتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہے مجھی کہ لڑونمیں لوگوں سے یہانتک کہ وہ گواہی دیویں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندی اُسکے اور رسول اُسکے ہیں اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کیطرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کہا دیں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہمارے نماز کی سی پھر جب وہ یہ سب کام بجا لاویں حرام ہو گیا ہمپر اُنکا خون ہاور اُنکا مال مگر ساتھ حق اُسکی کے اور اُنکا حق ہے ہم پر جو سب مسلمانوں کا حق ہے اور اُنپر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے **ف** اسابعین معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کیا ہے یحیی بن ایوب نے حمید سے اُنہوں نے انس سے مانند اسکے ہ

باب مَا جَاءَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ باب کہ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنا کیا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر اول گواہی دینا اسکے کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کی اور محمد رسول اُسکے ہیں اور دوسرے قایم کرنا نماز کا تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا چوتھے روزے رمضان کے پانچویں حج بیت اللہ کا **ف** اسابعین جریر بن عبداللہ سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمر سے اُنہوں نے روایت کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور حصین جو ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کیا ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے حنظلہ بن سفیان سے اُنہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا وَصَفَ جِبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ باب بیان ایمان و اسلام کے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِينَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي

مقاتلہ مردم میں یہانتک کہ وہ موحد اور مصلے ہوں

فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ
بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّي بُرَآءُ وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ
أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ
أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَنَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ
وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ
وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ
فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتٰى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرٰى الْحُفَاةَ
الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ يَا
جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ ترجمہ روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہا انہوں نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید
بن عبدالرحمٰن یہانتک کہ آئی ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہمنے کہ غنیمت ہو ہم کو کسی مرد کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکہ ہم پوچھیں اُس سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی
نکالی ہے اسمیں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے اُسے یعنی عبداللہ بن عمر سے اور وہ نکل رہی تھی مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے اُنکو یعنے ہم میں
سے ایک اُنکے داہنی ہو گیا ایک بائیں سو میں نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اسکے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر
نہیں ہے اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اُسکا اندازہ نہیں ہوا تو جواب دیا عبداللہ بن عمر نے کہ جب تو اُن لوگوں سے ملے تو خبر دی اُنکو کہ میں اُنسے بیزار ہوں اور وہ
مجھ سے بیزار ہیں یعنے بسبب مخالفت عقیدہ کی اور قسم ہے اُس ذات کی کہ عبداللہ جسکی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی اُنمیں کا اُحد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اُسمیں سے کچھ مقبول نہ ہوگا
یہانتک کہ ایمان لاوے قدر پر اور اُسکے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگی عبداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں سو نے صلے اللہ علیہ
وسلم کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اُسپر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اُسکو کوئی یہانتک کہ آیا وہ قریب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ملا دی اپنے گھٹنے حضرت کے گھٹنوں سے یعنے بیٹھنے میں پھر کہا اے محمد کیا حقیقت ہے ایمان کے فرمایا آپنے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں
کے اور اُسکے کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے بھلائی کی اور تقدیر کی اُسکے خیر و شر کی پھر کہا اُسنے اور کیا ہے اسلام فرمایا آپنے اسلام گواہی دینا ہے اسبات کی کہ کوئی معبود
برحق نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا کہا اُسنے پھر کیا ہے احسان فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ
پوجے تو عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کے اس خشوع و خضوع سے کہ گویا تو اُسے دیکھتا ہے پھر اگر یہ تجھسے نہ ہو سکے تو یہ یقین کرکہ وہ تجھے دیکھتا ہے کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل پھرا
میں حضرت کے کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپنے کہا راوی نے سو تعجب کیا ہمنے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور بلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اُس سائل نے کب ہے قیامت تو فرمایا آپنے جس سے
تم پوچھتے ہو اُسے کچھ زیادہ علم نہیں اُسکا تم سے یعنے جیسے تم اُسکا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا پھر کہا سائل نے کہ کیا ہی نشانی اُسکے فرمایا آپنے نشانی اُسکی
یہ ہے کہ جنیگی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھیگا تو ننگے پیر ننگے تن محتاج بکریوں کے چرانیوالوں کو کہ بنی عمارتیں بنانے ہونگے کہا عمر نے سو ملی مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے
تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمر تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلائے تمکو دین تمہارا ف روایت کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا خبر دی ہمکو
ابن مبارک سے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یونس بن الحسن سے اسی اسناد سے اُسکے اور روایت کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سے اسی اسناد سے اُسکے مضمون میں
اور اسمیں طلحہ بن عبیداللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اُسکی مانند اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث
ابن عمر سے انہوں نے روایت کی ہے صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم قولہ پہلے پہل جو گفتگو کی تہی انکار
تقدیر میں تو معبد جہنی نے یعنے نئی نکالی اُسنے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا اور قدر بفتحہ دال اور بارکان دونوں
طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اندازہ کیا اشیا کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اُسکا اسپر کہ یہ واقع ہونگے فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں

خلائق بصفات مخصوصہ پر پھر وہ اشیاء اُسی اوقات میں اُسی صفات سے منصۂ ظہور میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الٰہی ساحت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدریہ اسکا انکار کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اُسکا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونیکی اور جھوٹ باندھا اُنہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالہم الباطلۃ علوًّا کبیرًا اور موسوم ہوا یہ فرقہ قدریہ بسبب انکار قدر کے صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہی کہا ہی کہ باقی نہیں وہ قدریہ کہ جنکا یہ قول شنیع تھا اور اہل قبلہ میں اب کوئی اسکا قایل نہیں اور فی زمانہ جو قدریہ پائی جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کی مگر کہتے ہیں کہ خیر خدا کیطرف سے ہی اور شر اُسکے غیر کیطرف سے تعالی اللہ عن قولہم الامام الحرمین نے فرمایا ہی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور بشیہ وہی آنحضرت نے اُنکو مجوس سے اسلئے کہ اُنہوں نے بھی خیر و شر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ خیر یزدان کیطرف سے ہی اور شر اہرمن کیطرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اسکو ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہی شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر و شر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اُسکے مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اُسکے طرف خلقًا اور ایجادًا جیسے منسوب ہیں فاعلین کیطرف اُسکے بندوں سے فعلًا اور اکتسابًا خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہی کہ معنے قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ قضا کیا اُسکی لئی اور سلب کرنا اُسکی اختیار کا حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہی اُس تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر و شر کو اور پیدا کرنا خیر و شر کا اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اُس چیز کا کہ صادر ہوئی بمقدار بقدرت قادر عرب کہتا ہے قدرت الشئ و قدرتہ بتخفیف و تثقیل ایک ہے معنے کے لئی اور قضا کے معنے پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ اَیْ خَلَقَهُنَّ یعنے پیدا کیا اُنکو سات آسمان دو روز میں اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب و سنت کی اور اجماع ہی صحابہ کا اور اتفاق اہل حل و عقد کا سلف و خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اسبابمیں چنانچہ احسن اور مفید تر اُنمیں سے کتاب حافظ فقیہہ ابی بکر بیہقی کے ہے قولہ و یتفقرون العلم تفقرہ بتقدیم قاف علی الفا بمعنے طلب ہے یہ مشہور ہے اور بعضوں نے کہا معنے اُسکے جمع کرنا ہے یتفقرون العلم یعنے جمع کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے تقدیم فا کہا ہی یعنے بحث کرتی ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اُسکے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کے ہیں اور غیر مسلم میں یتفقون بہ تقدیم قاف و بحذف واو وارد ہوا ہی اور وہ بھی صحیح ہی معنے اُسکے تتبع کی ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہیں بعضوں سے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف ساکنہ ہی یعنے طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈھتے ہیں اُسکے غوامض اور خفیات کو عرب کہتا ہی تقعر نے کلامہ جب عرب کو کسیکے کلام میں غرابت معلوم ہوتی ہے اور ابو یعلی موصلی کی روایت میں یتفقھون مروی ہے اور معنی اُسکے ظاہر ہیں قولہ اول امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنے قبل وقوع و قایع کے اللہ تعالیٰ کو اُسکا علم تھا اور اُسکے علم قدیم میں اُسکا اندازہ اور مقدار معین تھا بلکہ بعد وقوع کے اُسکا علم بطور ابتدا کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کے قبل وقوع وقایع کے تعالی اللہ عن ذٰلک علوًّا کبیرًا اور یہ قول ہے اُنکے غلاۃ کا اور جو قایل ہے اسکا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور بتک منکرین قدر فلاسفہ ہیں قولہ جواب دیا عبد اللہ نے کہ جب تو اُنسے ملی آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کے اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اُس سے کفران نعمت ہو اور جایز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز دار مغصوبہ میں صحیح ہے مگر اُسکے قضا واجب نہیں باوجود اسکے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اُسکا جماہیر علما کے نزدیک اور باجماع سلف اُس پر مترتب نہیں اجر اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک اور نفطویہ نے کہا ذہب کو ذہب کہا ہے اسرعۃ ذہابہ یعنے بسبب جلد چلے جانے اُسکے کے قولہ لا یرمی علیہ اثر السفر اور بعضے روایتوں میں لا زری نون سے مروی ہے یعنے نہیں دیکھتے ہم اُسپر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں قولہ فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپکا جوامع الکلم سے ہے یعنے تھوڑی لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادات طویلہ میں ادا نہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہئے کہ عبادت تین طرح ہی اول اس طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعًا اُسکا تارک نہ رہی یعنے بجالانا اُسکا باستیفا شرائط اور ارکان اور مقام دوم مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اسطور پر کہ یقین ہو اُسکو کہ وہ تعالے مجھے دیکھتا ہی اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑیگا خشوع و خضوع و حسن سمت اور اجتماع ظاہر و باطن سے کہ بجا نہ لاوے اُسکو اور میسر امقام اس سے ارفع ہی کہ وہ مقام شاہدہ ہے اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تفصیل اُسکے یہ ہے کہ بجالاوے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اُسکی ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ و جلشانہ کو اور یہ مقام اُسکا ہے کہ فرمایا آپنے جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ بسبب حصول استلذاذ کی ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہو نے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہی امتلاء زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتھ

اُسکے اور نتیجہ اُسکا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک اِن درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقام اول اُنمین سے شرط ہی صحت اعمال کے اور مقامین اخیرین شرط ہین کمال کے اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخیرین کے لئے اور کمال ایمان کے واسطے چنانچہ تحقیق اسکے مقدمہ مین گذری اور آخر مین سوال کیا اُسکا جبرئیل نے کہ اہل اُسکے قلیل ہین وقلیل باہم اللھم اجعلنا من القلیل اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے بخلاف ایمان کے اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے ذات سے اور مشروط کی رد حدیث کی قولہ فرمایا آپنی جس سے تم پوچھتے ہو اُسی کچھ زیادہ علم نہین آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول و مرجع کو ضرور ہے کہ جو چیز اُسے معلوم نہو تو لا اعلم ولا ادری کہدی اور اسمین شرم کی نہین اور یہ خیال نکرے کہ میرے کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اُسکا ورع و تقوی اور محتاط ہونا لوگون مین ظاہر ہوگا اسی لئی کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل کا اس نظر سے نہ تہا کہ لوگ اُسکے وقت کو جان لین بلکہ اس مقصود کے لئے تہا کہ لوگ اُسکا وقت پوچھنے سے باز رہین چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت عیسے اور جبرئیل علیہ السلام کے درمیان (یعنے قیامت کے) مین ہو چکا تہا مگر فرق اتنا تہا کہ وہان جبرئیل مسئول منہ تہے اور یہان سائل اور جبرئیل نے بھی وہی جواب دیا تہا جو آنحضرت نے انکو دیا اور اسمین عجیب لطف ہوا کہ ادب کی پردہ پوشیدہ نہین ہے قولہ فما المار تہا بعضے روایتون مین المارات کا لفظ ہے اور بعضے مین اشراط کا امارات جمع ہی امارہ کے امارت باثبات ہا و حذف ہا بمعنے علامت ہے اور اشراط جمع ہی شرط کی وہ بھی بمعنے علامت ہے مگر یہان امارہ سے امارات وسطی قیامت مراد ہین کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اُسکے ہین قولہ ان تلد الامۃ ربتہا بعضے روایتون مین بہا آیا ہی بغیر ہا کی اور رب کے معنے سید اور ربتہ کے معنے سیدہ یعنے جنگی لونڈی اپنے بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میان اور مالک کو چنانچہ بعضے روایتون مین بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سے اور یہ کہ جب لونڈیون سے اولاد ہوگی تو مان اُنکی گویا اولاد کی لونڈی ہے اسلئے کہ ملک ہے اُنکے باپ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیززادی ہونگے کہ اُنکی مان اُنکے رعیت ہوگی اور وہ اُسکے حاکم اور سید اور بعضون نے کہا مراد اُس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنے اولاد کے ملک مین آجاویگی اور وہ نجانیگی کہ یہ میرے مان ہے تاکہ اُسکے تعظیم و تکریم کرے اور بعضون نے کہا مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنے اولاد مان سے ایسا معاملہ کریگی کہ کام خدمت لیگی کہ جیسے لونڈیون سے لیتی ہے اور تو دے فرمایا ہے کہ اس حدیث مین دلیل نہین ہے جواز بیع ام اولاد کے اور نہ اُسکے منع پر اور لطف یہ ہے کہ دو بڑی کبار علمانے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر قولہ اور یہ کہ دیکھیگا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اُس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور وضیع امیر ہونگے اور رئیس چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہی **شعر** اذا التحق الاسافل بالاعالی ۔ فقد طابت منادمۃ المنایا اور اس قول مین حضر کے اخبار ہی انتشار اسلام سے اور استیلا اہل اسلام سی کہ وہ غالب ہونگے ملکون پر اور قید کرینگے کفار کے عورتون کو اور کثرت سے ہوگی اُنکی اولاد قولہ سکہلاؤ تمکو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو جیسا کہ ہمنے تصریح کی ہی مقدمہ مین اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکی ہاتہ مین ہے کہ جبرئیل جب میرے پاس آئی مین مین نے انکو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا مین نے انکو مگر جب بیٹہ گئے میرے پہ انہون نے (دوہذا آخر مارد نا ایراد نے شرح ہذا الحدیث والتقطنا کلہ من النووی القسطلانی) **باب** ماجاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان باب اس بیان مین کہ فرایض ایمان مین داخل ہین **عن** ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اما ہذا الحی من ربیعۃ ولسنا نصل الیک الا فی الشہر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا فقال امرکم بار بع الایمان باللہ ثم فسرہا لہم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم ترجمہ روایت ابن عباس سے کہا کہ آئی قاصد عبد القیس کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ہمارے آپکے درمیان یہ قبیلہ ربیعہ کہ اُسکے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہین ہو سکتے آپکی خدمت مین مگر حرام کے مہینون مین یعنے اشہر حج مین کہ عرب اُن مہینون مین کسیکو لوٹتے مارتے نہ تہے سو آپ حکم کر دیجئے ہمکو ایسی چیز کا کہ ہم اُسپر عمل کرین اور ترغیب و تحریض کرین اُسکے اور لوگونکو اپنے سوا سو فرمایا آپنی کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیزون کا اول ایمان لانا اللہ تعالے پر اور تفسیر کی آپنی ایمان کے کہ ایمان گواہی دینا ہی اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ تعالے کا اور قایم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا اور یہ کہ دیو تم خمس غنیمت سے یعنے آنحضرت نے تفسیر ایمان کے ان عملون سے کی **ف** روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہون نے حماد بن زید سی انہون نے ابی جمرہ سی انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کی شعبہ نے ابی جمرہ سے بھی اور زیادہ کی اُسمین یحفظہا تدرون ما الایمان شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فذکر الحدیث یعنے کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان گواہی دینا اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ کا پہر ذکر کیا آخر حدیث تک سنا مین نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتی تہی نہین دیکہا مین نے مثل ان چار فقہا بزرگ کے کسیکو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی

فرایض کے ایمان مین داخل ہونے کا بیان

کہا قتیبہ نے اور رضی تھے ہم سپر کہ مروی ہیں ہم عباد بن عباد کی پاس سے دو ہی حدیث سنکر اور عباد بن عباد اولاد سی ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی متبحر جسم غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اسباب سے یہ ہی کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہی چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے الایمان قول وفعل ویزید وینقص اور حاکم کی نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول وعمل ویزید وینقص اور ایسا ہی نقل کیا لالکائی نی کتاب السنۃ میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سی بلکہ قایل ہیں اسکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمار اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور روایت کیے لالکائی نی بسند صحیح بخاری سی کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کیے میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء اصحاب اور فقہائی دیار سی پس ہر ایک کو ہی مذہب میں نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہی اور کم ہوتا ہی اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اسکو نقصان میں تو فقط اس خیال سے کہ کوئی اُنپر موافقت خوارج کے تہمت نہ لگاوی اور یہ نہ سمجھی کہ وہ موافق خوارج ہیں اور استدلال کیا ہی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر کتنے ہی آیتوں سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نی سورۂ فتح میں لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ اور سورۂ کہف میں وَزِدْنَاهُمْ هُدًى اور سورۂ مریم میں وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اور سورۂ مدثر میں وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور سورۂ برات میں أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا اور آل عمران میں فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا اور سورۂ احزاب میں وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شی واحد ہے کہ متجزی نہیں ہوتی پس اُسمیں زیادت اور نقصان کیونکر جایز ہوگا جواب دیا جاویگا کہ درصورتیکہ قول وفعل تعریف ایمان میں داخل ہوں پس زیادتی اُسکی ظہر من الشمس ہے کہ افعال حسنہ جتنی بڑہے جاوینگے ایمان بڑہتا جاویگا اور درصورتیکہ قول وفعل اُسمیں داخل نہوں تب بہی کمی بیشی اُسکی مشاہدہ میں آتی ہے اسلئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اُسکے قلب میں ہے وہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے اسطرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہوجاتا ہی اور آخرت کو گویا سامنے نظر آتی ہے چنانچہ محافل علما اور صلحا میں اسکا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقاتمیں بحسب ظہور براہین وسطوح دلایل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان بصد یقین کا اقوی ہے ایمان غیر سی اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ جب ہم آپکی خدمت میں ہوتی ہیں گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنی اموال اولاد میں مشغول ہوجاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتی اور وہ یقین اپنی دلونمیں مشاہدہ نہیں فرماتے اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا کہ وہ کہتے ہیں کہ نفس تصدیق کم وبیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم وبیش ہوتا ہے بزیادت وکمی ثمرات اُسکی کے کہ وہ اعمال ہیں اور اس تقریر سی حاصل ہوگیا توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر اور اقاویل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کیے قول میں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سی اور اجمال وتفصیل کے راہ سی اور تعدد کی راہ سی یا بتبار کثرت نظر ومسلمین کیے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں اس قول کو طرف بعض محققین کیے اور موافق میں کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا اُنہوں نے کہ اگر یہ قول قبول کیا جاوے تو لازم آتا ہی شک اور کفر یعنے جب تصدیق کم ہوجاوے تو منجر بطرف شک کیے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا یہی اُنہوں نے اپنے امام سی کہ زیادت ایمان کیے مخصوص تھے آنحضرت کیے زمان مبارک کیے ساتھ اسلئے کہ ہمیشہ فرائض واحکام وہاں زیادہ ہوتے تھے پھر جو فرض زیادہ ہوتا تہا اُسپر وہ لوگ ایمان لاتی تہی پس یہی زیادتی ایمان تہی اور بعد آپکے یہ ممکن نہیں حاصل اُسکا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی مایجب بالایمان تہی اور یہ اُس زمانہ کیے سوا متصور نہیں مگر اسمیں نظر ہی اسلئے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے غیر زمان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اُسچیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اُسچیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ پوشیدہ نہیں کہ تفصیلے زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کیے بعد زمانہ مبارک کیے بہی جیسا کہ ایک شخص اُمتی ایمان لایا اجمالاً اور بعد اُسکے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کیے اور انکار اسکا انکار بدیہی ہے (قسطلانی سے زائد)

باب فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کیے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترمومنین ایمان کے وہی اچہی خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنیوالا **ف** اسبابمیں ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کہ ابی سلمہ کو سماع ہو حضرت عائشہ سے اور روایت کیے ہی ابی سلمہ نے سعد بن یزید سی کہ جو صغیر ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ سے اس روایت کیے سوا اور روایتیں اور ابو سلمہ

بحث زیادتی ونقصان ایمان

استدلال ایمان اور زیادت اور نقصان کا بیان

کا نام عبداللہ بن جرمی ہے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر وانہون نے سفیان سے کہا سفیان نے ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا دالمدونہ فقہای مدنی الاصل سے تھے **مترجم** یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر اور جسمین کمال ہوتا ہے اُسمین نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِکَثْرَةِ لَعْنِکُنَّ یعنی وَکُفْرِکُنَّ الْعَشِیْرَ قَالَ وَمَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِّنْکُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِیْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَیْنِ مِنْکُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِیْنِکُنَّ الْحَیْضَةُ فَتَمْکُثُ اِحْدٰکُنَّ الثُّلُثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگون پر اور نصیحت کی اُنکو پھر فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو سو عرض کی ایک عورت نے اُنمین سے اور کیون ہے یہ یا رسول اللہ فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے یعنے اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کے اور فرمایا مین نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمند دنیدار اور ہوشیار لوگون پر تم سے زیادہ پھر عرض کی ایک عورت نے اُنمین سے کہ کیا ہی نقصان عورت کی عقل کا فرمایا دو عورتون کی گواہی ایک مرد کے گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے اُسکے عقل کا اور نقصان اُنکے دین کا حیض ہے کہ جب حائضہ ہوتی ہے رُک جاتی ہے ایک تم مین کے تین یا چار دن کہ نماز نہین پڑھتی **ف** اسبابمین ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَفْضَلُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر کچھ باب ہین سو ادنیٰ باب اُنمین کے دور کرنا اذیتی کا ہے راہ سے اور اعلےٰ باب قول لا الٰہ الا اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی روایت کے سہیل بن ابی صالح نے انہون نے عبداللہ بن دینار سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ایمان کے چونسٹھ باب ہین روایت کی ہمسے یہ حدیث قتیبہ نے انہون نے بکر بن مضر سے انہون نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کی ہین انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان فی اجزا شی ہے اور جو ذی اجزا ہو اُسمین باجتماع اجزا تکمیل اور بتفریق اجزا نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کے زیادتی و کمی ثابت ہوئی وذلک المقصود قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح فرانی کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشار کے تسعین تک سو کہا جاویگا بضع وماۃ اور نہ بضع والف اور قاموس مین ہے کہ بضع مابین ثلاث وتسع ہی یا خمس تک یا واحد سے چار تک یا چار سے نو تک یا مراد اُس سے سات ہین اور جب متجاوز ہو عشر سے گیا بضع سو نہین کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر مین بہا اور مؤنث مین بے ہا کے سو کہیگا تو بضعۃ وعشرون رجلا بضع وعشرون امراۃ اور اسکا عکس نہین ہوتا قسطلانی اور مسلم مین سہیل بن ابی صالح نی عبداللہ بن دینار سی بضع وستون او بضع وسبعون برسبیل شک روایت کیا ہی اور اصحاب سنن ثلثہ نی اُنکے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہی اور بیہقی نی روایت بخاری کو ترجیح دی ہے باسلئی کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وستون روایت کیا ہی اور ترجیح اسطرح ہی ہے کہ وہ متیقن ہے اور ماعدا اسکا بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کے ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اُسمین ایمان کے شعبون کے بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کی تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبداللہ حلیمی کے کہ وہ امام مین شافعیون کے قاضی عیاض نے کہا ہی کہ بضع اور بضعہ بفتح با اور بکسر بالجمع دونون ہے عدد مین بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہی لاغیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا تتبع کیا مین نے طاعاتکا تو وہ بہت ہو جاتی تہی پھر رجوع کی مین نے سنن کیطرف اور گنا اُن طاعتون کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنہین ایمان سے شمار کیا ہی تو وہ گھٹ جاتی تہین بضع وسبعین سے پھر ڈھونڈھا مین نے قرآن سے اور قرأت کی اُسکے تدبر سے اور گنا اُن طاعتون کو کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نی اُنکو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تہی بضع وسبعین سے پس ملایا مین نے سنت سی اُن چیزونکو کہ گنا اُنکو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعات قرآن کے اور گرایا کر اُنکو پس ستر پر کئی ہو گئے نہ بڑہی اُس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا مین نے کہ یہی مراد ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے اُن سبکو کتاب صفۃ الایمان مین (نووی) **باب** مَا جَآءَ الْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ باب اس بیان مین کہ حیا ایمان سے ہے **عن** مَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایکمرد پر اور وہ منع کر رہا تہا اپنی بہائیکو حیا سی سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا تو ایمان مین داخل ہے یعنے منع کرنا اُس سے بے محل ہے **ف** کہا احمد بن منیع نی اپنی حدیث مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایکمرد کو کہ وہ منع کر رہا تہا اپنی بہائی کو حیا سی الحدیث یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسبابمین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اسحدیث سی اسپر کہ اعمال داخل ایمان ہین چنانچہ حیا کہ ایک عمل ہے اُسکو آنحضرت نے

ایمان کی حیا ایمان کے شعبہ

ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسیطرح انمین داخل ہونگے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی **باب** ماجاء فی حرمۃ الصلوٰۃ باب نماز کی فضیلت مین **عن** معاذ بن جبل قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصبحت یوما قریبا منہ ونحن نسیر فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی عن النار قال لقد سالتنی عن عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم جنۃ والصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار وصلوٰۃ الرجل من جوف اللیل قال ثم تلا تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم حتی بلغ یعملون ثم قال الا اخبرک برأس الامر کلہ وعمودہ وذروۃ سنامہ قلت بلی یا رسول اللہ قال راس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ وذروۃ سنامہ الجہاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذلک کلہ قلت بلی یا رسول اللہ قال فاخذ بلسانہ قال کف علیک ھذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمواخذون بما نتکلم بہ فقال ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار علی وجوھھم او علی مناخرھم الا حصائد السنتھم

ترجمہ راوی ہے معاذ بن جبل سے کہا انہون نے کہ تہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک سفر مین سو صبحکو ایک دن قریب تہا حضرت کی اور ہم سب لوگ چلے جاتی تہی سو مین نے عرض کی کہ یارسول اللہ خبر دیجئی مجہے ایسی عمل کے کہ داخل کری وہ مجہکو جنت مین اور دور کردی مجہکو دوزخ سے فرمایا آپنے تونے بڑی بات پوچہی اور وہ آسان ہے جسپر اللہ آسان کردی عبادت کری تو اللہ کے اور شریک نکری اسکا کسیکو اور قایم کرے تو نماز کو اور ادا کری تو زکوٰۃ کو اور روزہ رکہی تو رمضان کی اور حج کری بیت اللہ کا پہر فرمایا آپنی کیا خبر دون مین تجہکو خیر کی دروازونکی روزہ سپر ہے صدقہ بجہاتا ہی گناہونکو جیسا کہ پانی بجہاتا ہی آگ کو اور نماز مرد کی رات کی بیچ مین یعنی یہ بہی درخیر ہے پہر پڑہی آپنے یہ آیت تتجافی اسی یعملون تک پہر فرمایا کیا نہ خبر دون تجہکو راس الامر کے اور اسکی عمود اور ذروہ سنام کی عرض کے یعنی کیون نہین ای رسول اللہ تعالی کے فرمایا آپنے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اسکا نماز اور ذروہ سنام اسکا جہاد ہی پہر فرمایا آپنے کیا نہ خبر دون ان سب کے جڑ کی کہا مین نے کیون نہین ای رسول اللہ کے کہا روکی نے سو پکڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اور فرمایا روک کہہ اسکو اپنے اوپر سو عرض کی مین نے ای نبی اللہ کی کیا ہم پکڑی جائینگے اپنی باتونمین ہے جو کرتے ہین فرمایا آپنے روی تجہپر تیری مان ای معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگونکو دوزخ مین انکے موہونکے بل یا انکے نتہنونکے بل سوا حصائد لسان انکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ خیر کے دروازونکی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجا لانیوالی کو موفق بخیر کرے یا اسکے فاعل اُن افعال کے برکت سے ارباب خیر مین داخل ہو قولہ روزہ سپر ہے یعنے روزہ رکہنی سے آدمی گناہ سے بچتا ہی اسلئے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتی ہین اور روزی سے دونون کا زور گہٹ جاتا ہے پس گویا وہ سپر ہی دنیا مین آفات شہوت وغضب کے اور آخرت مین عذاب کے قولہ پہر پڑہے آپنے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک پوری آیت یہ ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقنھم ینفقون فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون یعنے الگ رہتی ہین انکی کروٹین اپنی سونیکی جگہ سے پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچہہ خرچ کرتے ہین **ف** اللہ سے لالچ برا نہین نہ اُس سے ڈر اور اسواسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کی خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچہہ قبول نہین ۱۲ از موضح القرآن سو کسی جیکو معلوم نہین جو چہپا دیرا ہے انکے واسطے ٹہنڈک سے آنکہون کے بدلا اُسکا جو کرتے تہی **ف** اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیتہ کی کیا ہے چنانچہ انس نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان حشر انصار مین اُتری ہے کہ ہم مغرب پڑہکر مسجد مین حاضر رہتی تہے گہر نجاتے تہی یہانتک کہ عشا پڑہ لیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور انس سے یہ بہی ہے کہ یہہ اُن صحابہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشا تک نماز پڑہتے رہتی تہے اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونو نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ اوابین ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ملائکہ گہیر لیتے ہین انکو جو نماز پڑہتے رہتی ہین مغرب اور عشا کے درمیان اور وہ صلوٰۃ اوابین ہے عطا فی کہا یہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوتے جب تک کہ عشا نہین پڑہ لیتے ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت نے کہا کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جو عشا اور صبح کی نماز بجماعت ادا کرتے ہین چنانچہ مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے عشا کی نماز بجماعت پڑہی گویا نصف شب جاگا اور جسنے صبح کی نماز بجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت مین جاگا مگر ان سب قولونمین مشہور وہی قول ہے جسپر حدیث باب دال ہے اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور اوزاعی کا اور ایکجماعت مفسرین کا اسکے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو اور پہر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ دابہ ہے اگلی صالحون کا اور موجب قربت ہے تمہاری رب کیطرف اور بکفر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور کہا روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردون پر ایک وہ مرد کہ اُٹہا اپنے بچہونی اور لحاف سے

اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے نماز کیطرف سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو تیر بند کیطرف کہ اُٹھا اپنی پھوپی اور بستر سے اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے طرف نماز کے راہ رغبت طرف اُسکے جو میرے پاس ہے یعنے جنت اور دیدار الٰہی سے اور خوف سے اُسکے کہ نزدیک میرے ہے یعنے دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کے راہ مین اور شکست کہا گئے رفیق اُسکے سو جانا اُسنی اور خیال کیا جو عذاب سے بھاگ جانے مین اور ثواب سے لوٹ جانی مین سو لوٹا اور لڑا کافرون سے یہانتک کہ بہا دیا گیا خون اُسکا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون سے کہ دیکھو میرے بندیکو لوٹا رغبت کرکے اُسکیطرف جو میرے پاس ہے یعنے ثواب شہادت سے اور خوف کرکے اُسچیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہانتک کہ بہا دیا گیا خون اُسکا اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے (بغوی) **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ الْاٰیَۃَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہی مسجد کے حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اُسکے لئے ایمان کی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ بیشک آباد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی مسجدونکو وہ لوگ جو ایمان لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قایم کی جنہون نے نماز اور دی زکوٰۃ سی تو گواہی دو اُسکے لئے ایمان کی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ بیشک آباد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی مسجدونکو وہ لوگ جو ایمان لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قایم کی جنہون نے نماز اور دی زکوٰۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** آیہ مبارک اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ سورۂ برات مین ہے یعنے آباد نہین کرتے ہین اللہ کی مسجدونکو مگر جو ایمان لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قایم رکھی نماز اور دیا کئے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے سی سو لیقین ہے کہ وہ ہووین ہدایت پائی ہوؤن سے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسےٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین مین سے ہین یقیناً اور مستمسک ہین طاعت الٰہی کے ساتھ تحقیق کہ آخر کار اُسکا جنت ہے پھر اسکے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبحکو چلا مسجد کو یا شام کو طیار کریگا اللہ تعالیٰ مہمانی اُسکے جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سی روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانیکا اور لوگون نے مکروہ جانا اُسکو اور دوست جانا کہ اُسکو اپنے حالت پر چھوڑ دین اور مُراد اس سے ظاہر مسجد نبوی ہے سو فرمایا آپنے کہ سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی کہ جو بنا وی اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بناتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ایک گھر اُسی نقشی کا جنت مین (انتہی ماقال سیدنا وشیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ) **باب** مَا جَآءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ بات ترک صلوٰۃ کی وعید مین

عن جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر مین اور ایمان مین ترک صلوٰۃ کا فرق ہی یعنے ادا اُسکا ایمان ہے اور ترک اُسکا قریب الکفر **عن** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ اَوِ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** اور باسناد حدیث اول مروی ہے کہ فرمایا آپنے بندہ کی اور کفر یا شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہی **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** اوپر کے حدیث کے موافق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنی باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی وہ عہد کہ ہمارے اور کافرونکی درمیان مین ہے نماز ہی پھر جسنی اُسی چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا **ف** اسیطرح انس اور ابن عباس سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سی کہ اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کے ترک کو اعمال مین سے کفر نجانتے تھی سوا نماز کے **باب** علامت ایمان کے بیانمین **عن** اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا **ترجمہ** روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے کہ اُنہون نے سنا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی چکھا مزا ایمان کا اُس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ کو رب ٹھیرا کر اور اسلام کو دین قرار دیکر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جانکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** تفصیل اسکی آگی آتی ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین چیزین جسمین ہونگی پاویگا وہ اُنکے سبب سے مزا ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہون اُسکی طرف ماسوا اُن کے سی اور دوسرے یہ کہ جسی دوست رکھے

ترک صلوٰۃ کے وعید کا بیان

نماز نہ پڑھنے والے کا حکم

علامت ایمان کا بیان

نہ دوست رکھی مگر اللہ کے واسطے اور تیسرے کہ یہ کہ وہ جانے کفر میں گرنیکو بعد اسکی کہ نکالا اُسکو اور بچایا اُسکو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہی آگ میں گرنی کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو قتادہ نی انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **مترجم** یہ دونو حدیثین اصول ایمان سے ہین اور مذکور ہی انمین کمال ایمانکا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شیرینی ہے ایمان کے یعنے متلذذ ہونا طاعات سی اور لذت روحانی پانا سمجھا جاتا ہے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کے رضامندی اور خوشنودی مین اور ایثار کرنا رضای الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت خدا و رسول سے اطاعت اور فرمان برداری اُنکی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اُس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اُسکی تقدیر پر اور راضی رہنا احکام اسلام پر اگرچہ ناگوار ہون نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو بدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کے قول و فعل و مال سی اور نیز عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اُس محبت کے ہی تخلق باخلاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر وغیرہ ذلک مین **باب** لَا یَزْنِی الزَّانِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ باب زانی کو مؤمن نہ کہنے کی بیان مین **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰکِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا ہی زانی درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے اور نہین چوری کرتا ہی چور درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے **ف** اسبابین ابن عباس اور عائشہ اور عبداللہ بن ابی اوفی سی بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب زنا کرتا ہی بندہ نکل جاتا ہی اُس سے ایمان اور ہو جاتا ہی اُسکے سر پر مانند چھتری کے پھر جب نکلجاتا ہی وہ اس عمل سی لوٹ آتا ہی اُسکی طرف ایمان اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ اُنہون نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہی زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے زنا اور سرقہ کے بابین کہ جو مرتکب ہوا انکا اور قایم کیجاوے اُسپر حد سو وہ کفارہ ہو گیا اُسکا یعنے باقی نرہا گناہ اُسکا اور جو مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نی اُسکا پردہ ڈہانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اُسی قیامت کے دن چاہے بخشدی روایت کیے یہ علی بن ابیطالب نے اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے اس تقریر سی یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مؤمن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہین آیا کہ وہ کافر اور مخلد فی النار ہو جاوی جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہین بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کے اور لفظ مؤمن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مؤمن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا اور ابی جعفر کے قول مین تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اسکی بخوبی اوپر گذری **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّثَنِّیَ عَلٰی عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَفٰی عَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفٰی عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرتکب ہوا کسے ایسی کام کا کہ آئی اُسپر حد اور اُسکو سزا ملگئی دنیا مین یعنے جلد و قطع وغیرہ سی سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہی اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندیکو سزا دیوے آخرت مین اور جسنی ایسا کام کیا کہ حد اسپر آئی اور پردہ ڈہانپ دیا اُسکا اللہ تعالیٰ نی اور معاف کر دیا اُسکا قصور تو اللہ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دیوے اُس قصور کے جو ایکبار معاف کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نہین جانتے ہم کسیکو کہ کافر کہا ہو کسنے مرتکب زنا اور سرقہ اور شرب خمر کو **مترجم** مرتکب کبائر کے باب مین یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہین جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتے ہین آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قاضی عیاض نے فرمایا ہی کہ اختلاف کیا لوگونے حق مین عاصی کے جو اہل شہادتین مین سے ہو پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اُسکو ضرر نہین کرتی ایمان کے ہوتی ہوئی اور خوارج نے کہا ہی ضرر کرتے ہی یہانتک کہ کافر ہو جاتا ہی اُسکی سبب سے معتزلہ نے کہا وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اُسکو مؤمن کہینگے نہ کافر بلکہ فاسق کہینگے اور اشعریہ نے کہا ہے بلکہ وہ مؤمن ہے اور اگر اُسکا گناہ نہ بخشا جاوے تو معذب ہو گا وہ نار مین پھر نکلیگا اور داخل ہو گا جنت مین اور مراد مؤمن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرضکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور خلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہین چنانچہ تفصیل اسکے آگے آویگی انشاء اللہ تعالیٰ (نووی) **باب** مَا جَاءَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ باب کف لسان مین مؤمن کے حق مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَیُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہی کہ بچے رہین مسلمان اُسکے زبان اور ہاتھ سے اور مؤمن کامل وہ ہی کہ امین سمجھین اسکو لوگ اپنے جانون اور مالونکا اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا آپسے کہ کون مسلمان افضل ہے تو فرمایا آپنے جسکی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچی رہین **ف**

مؤمن کے حق مین کف لسان کا بیان

روایت کیے ہمسے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے انہون نے ابو اسامہ سے انہون نے بریدبن عبداللہ سے انہون نے اپنی دادا ابی بردہ سے انہون نے ابی موسی اشعری سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کونسا مسلمان افضل ہے فرمایا آپنے جسکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہین یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابی موسی اشعری کے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور اسباب ہین جابر اور ابی موسی اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس حدیث مین بڑی فصاحت ہی گویا استدلال کیا آپنے کہ مسلم کا لفظ سلامت سی نکلا ہی پھر مسلمان جسکی آفت سی سلامت رہین وہ مسلم ہے اور ایسی ہے مؤمن کا لفظ امانت سی ہی پھر جسمین امانت ہو وہ مؤمن کامل ہے اور مخصوص کیا بیانمین ہاتھ اور زبانکو کہ اکثر ایذا دو قسم کے ہوتی ہے فعلے یا قولی پس پہلی ہاتھ سی ہے اور دوسری زبان سے **باب** ما جاء ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا باب غربت اسلام کے بیانمین **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا کما بدأ فطوبی للغرباء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہوجاویگا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تہا سو مبارکباد ہی غربا کو **ف** اسباب ہین سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبداللہ بن عمر سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی ابن مسعود کے روایت سے اور ہمین جانتی اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہین اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور متفرد ہوا ہی اس روایت مین حفص سے اور کسی نے روایت نکے سوا انکے **عن** کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحۃ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیۃ الی جحرہا ولیعقلن الدین فی الحجاز معقل الاروبۃ من رأس الجبل ان الدین بدأ غریبا ویرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی **ترجمہ** بیشک مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑیگا ملک حجاز کیطرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنی سوراخ کے طرف اور پناہ لیوگا دین ملک حجاز مین مثل پناہ لینی جنگلی بکری کے پہاڑ کے چوٹی پر بیشک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہوجاویگا غریب سو مبارکباد ہی اُن غریبون کو کہ درست کرتے ہین اُنچیز کو بسنے بگاڑ دیا لوگون نے میرے بعد میرے سنت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ غریبون سے مراد میرے وان سنت ہین کہ جو مرے ہوے سنتون کے زندہ اور جاری کرنے مین جان و مال سے لگے ہوے ہین اور دشمنون کے ایذائین سہتے ہین مگر جادہ مستقیم سنت پر قائم ہین قدم انکا احکام نبوی پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدی سے مربوط واقع ہین وہی عاشقان رسول ہین اور دشمن انکے فاسقان بو العفول **باب** فی علامۃ المنافق باب منافق کے علامت مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کے تین ہین ایک یہ کہ جب بات کری جھوٹ کہی اور جب وعدہ کرے خلاف کری اور جب امانت رکہی جاوی اُسکی پاس خیانت کرے یہ حدیث غریب ہے علاء کے روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسباب ہین عبداللہ بن مسعود اور انس اور جابر سے بھی روایت ہے روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے انہون نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہون نے ابی سہیل سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابو سہیل وہ چچا ہین مالک بن انس کے اور نام انکا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے **عن** عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا وان کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا من اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر واذا عاھد غدر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ منافق ہے یعنی ازروی عمل کے اور اگر اُسمین ایک خصلت ہے اُن چار مین سے تو ایک خصلت ہے اُسمین نفاق کے جب تک کہ چھوڑدی اُسکو ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولی اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑے تو گالیان دی اور جب وعدہ کرے خلاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی سے نفاق عملی ہی رہا نفاق تکذیب تو وہ رسول خدا ہی کے زمان مبارک مین تہا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے روایت کیے ہم سے حسن بن علی خلال نے انہون نے عبداللہ بن نمیر سے انہون نے اعمش سے انہون نے عبداللہ بن مرہ سی اسی اسناد سی مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وعد الرجل وھو ینوی ان یفی بہ فلم یف بہ فلا جناح علیہ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ مین اپنا وعدہ پورا کرونگا پھر وہ پورا نکیا یعنے کسی عذر سے تو اُسپر گناہ نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی کچھ قوی نہین اور علی بن عبداللہ ثقہ ہین اور ابو النعمان مجہول اور ابو وقاص

غربت اسلام کا بیان

منافق کے علامت کا بیان

مجہول ہین **مترجم** تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ کے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے فلیرجع الیہ **باب** مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ باب سب مسلم کے فسق ہونیکے بیانمین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ خَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بہائی مسلمانکو کفر ہی اور گالی دینا اُسکو فسق ہے **ف** اسبابمین سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بہی روایت ہے حدیث ابن مسعود کے حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود سی کئی سندون سے روایت کے ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع سی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے زبید سے اُنہون نے ابی وایل سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اُسکا کفر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب فیمن رَمَى أَخَاهُ بِكُفْرٍ باب مسلمان کے تکفیر کے برائی مین **عن** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَنِ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین واجب ہوتی بندہ پر نذر اُس چیز کے جسکا وہ مالک نہین اور لعنت کرنیوالا مومن کا گناہ مین اُسکی قاتل کے برابر ہی اور جسنی نسبت کی مومن کے طرف کفر کے سو وہ بہی گناہ مین اُسکی قاتل کے مانند ہے اور جسنی قتل کیا اپنے تئین کسی چیز سے یعنی ہتیار وغیرہ سے عذاب کریگا اُسی اللہ تعالی اُسی چیز سے جس سے اُسنی اپنی جان ماری قیامت کے دن **ف** اسابمین ابی ذر اور ابن عمر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بہائی مسلمان کو سو کہا لایا ایک اُنمین کا کفر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تحقیق اسکی ابن قیم کتاب الصلوۃ مین واضح ہے **باب** فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ باب اُسکی بیانمین جو توحید پر مرے **عن** الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأُشَفِّعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أَحَاطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہین عبادہ بن صامت سے کہا صنابحی نے داخل ہوا مین عبادہ کے پاس اور وہ قریب المرگ تہے سو مین رویا سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیون روتی ہو قسم ہے اللہ تعالی کے اگر مجہسے گواہی پوچہی گئے یعنے تمہاری ایمان کی آخرت مین تو بیشک مین گواہی دونگا تمہارے لئے اور مجہی اجازت شفاعت کرنیکی ملیگی تو مین شفاعت بہی کرونگا تمہارے اور مجہی اگر کچہہ استطاعت ہوئی تو نفع پہونچاؤنگا مین تمہین پہر کہا قسم ہے اللہ پاک کے کوئی حدیث ایسی نہین کہ مینے سنی ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اُسمین تمہارے لئی خیر ہو مگر بیان کردی مینے تمسے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہون مین اُسکو اب آج کے دن اور اب ہوتے گہیرا ہے میرے جان کو سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جو گواہی دیوے اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالے کے اور بیشک محمد رسول اُسکے ہین حرام کردیگا اللہ تعالے اُسپر آگ دوزخ کے یعنے دوام اُسکا **ف** اسابمین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور جابر اور ابن عمر اور زید بن خالد سی بہی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبدالرحمن بن عُسیلہ ہے کنیت اُنکی ابو عبداللہ ہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے نہ ہری سے کہ اُن سے پوچہا کسنے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت مین اُسکا مطلب کیا ہی تو فرمایا اُنہون نے کہ یہ حکم ابتدائی اسلام مین تہا کہ جب تک فرایض اور امر و نہی نازل نہوئی تہے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہونگے جنت مین اگرچہ معذب ہون دوزخ مین اپنے گناہون کے شامت سے مگر ہمیشہ نرہینگے وہ دوزخ مین اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری سے کہ انہون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلینگے ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہونگے وہ جنت مین اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگون سے تابعین مین کے تفسیر مین اس آیت کے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ یعنے آرزو کرینگے ایکدن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہی کہ کفار کو یہ آرزو اُسدن ہوگی کہ اہل توحید دوزخ سے نکلینگے اور داخل ہونگے جنت مین جب یہ کفار یہ تمنا کرینگے اور کہینگے کہ کاش ہم بہی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سی نکلنا ہمین بہی نصیب ہوتا **مترجم** مولف رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کے شرح مین یعنے جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت مین دو قول ذکر کئے اول یہ کہ یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا کہ اُسوقت مین سوا توحید اور اقرار رسالت کے اور کچہہ فرض نتہا اور رسالت کا ذکر اسلئے نکیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا یعنے جب توحید کو اس نبی سی سیکہی گا تو خواہ نخواہ اقرار رسالت بہی کریگا اور دوسرے

کیہہ فرماتا حضرتکا باعتبار حالت اخیرہ کی ہے کہ جو توحید پر مراہی اور منکر رسالت سے نہین اگرچہ اپنی گناہونکے شامت سے گرفتار ہو مگر آخر کار نجات پاویگا چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جسپر گذری ہین اسلاف صالحین اور سائر صحابہ و تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد ہیگا داخل ہوگا جنت مین قطعا بہرحال یہ اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہوگیا جنون اسکا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے توبہ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور یہ حادث نہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موقف ہے کہ ملوث بمعصیت نہوا لفضل الٰہی اصلا سو یہ صنف داخل ہوجائیگی جنت مین بغیر دخول نار کے لیکن ورود انکا نار پر ضرور ہے علی اختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہی ہے کہ ورود ہی دخول نار نہین بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہین اور بغیر توبہ مرے ہین پس وہ اللہ تعالیٰ کے مشیت مین ہین چاہی عفو کردی اور داخل کردی انکو جنت مین یکبارگی اور ملاوے انکو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جیتک اسکا ارادہ ہو اور اسکے بعد داخل کرے جنت مین غرضکہ خالد و دایم و ابدا نہ رہیگا کوئی شخص نار مین جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اسنی معاصی کبیرہ سی کچھ بھی کیا ہو جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت مین کوئی شخص انمین سے جو مرے ہونگے کفر پر اگرچہ اسنی اعمال حسنہ مین سے کچھ بھی کیا ہو مختصر مذہب اہل حق کا اسباب مین اور متظاہر ہین اسپر ادلہ کتاب و سنت کی اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع اون لوگونکا کہ جنکا اجماع معتبر ہے پہر جب یہ قاعدہ ٹہیر چکا اب ظاہرا اگر کوئی روایت اسکی خلاف پائی جاوے تو تاویل طلب ہے اور ضرور ہی کہ اسکو اپنے معنے ظاہری سے ماؤل کرکے اسکی طرف پہیرلین ہذا ما ذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون یقول لا یا رب فیقول افلک عذر فیقول لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضروا وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فقال فانک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ ولا یثقل مع اسم اللہ شیء **ترجمہ** ابی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہے کہ سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے کہ اللہ تعالیٰ جدا کریگا ایکمرد کو میری امت سے اور سنا سنی لاویگا اسکو لوگون کے قیامت کے دن پہر کہیگا اسکو لوگون کے تیرا کیا ہے تو کہیگی اسپر نانوین دفتر گناہونکے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہانتک نظر ہوپہنچی پہر فرماویگا تو انکار کرتا ہے اسمین سے کسی کا کہ کیا ظلم کیا ہے تجہپر میرے کاتبون حفاظت کرنیوالونے کہیگا وہ نہین اے رب میرے سو فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہی وہ کہیگا نہین اے رب میرے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ نہین تیرے ایک نیکی بہی ہے ہماری پاس اور تحقیق نہین ہے تجہپر کچھ ظلم سو نکالیگا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اسمین لکہا ہوگا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالیٰ کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اسکی ہین اور رسول اسکے پہر فرماویگا کہ جا اپنے اعمال تولانیکو سو وہ عرض کریگا کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفترون کے روبرو سوا اللہ تعالیٰ فرماویگا تجہپر ظلم نکیا جاویگا فرمایا آپنے پہر رکہدیے جاوینگے وہ دفتر ایک پلہ مین میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ مین سو ہلکے ہوجاوینگے وہ دفتر اور بہاری ہوجاویگا وہ پرچہ اور برابر نہین ہوسکتے کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایتکے ہم سے قتیبہ نے انہون نے ابن لہیعہ سے انہون نے عامر بن یحیی سے اسی اسناد سی مانند اسکے اور بطاقہ پرچہ ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید و اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے کہ ہمارے اخوان نے ملنے انمین دونون چیزونکو نہایت ادنے اور کمتر سمجہہ رکہا ہے توحید کو تو یون خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی مین عمر گذاری اور چلہ گور پوجنے مین اوقات خراب کیے اولیا انبیا کے نذر مانتے رہی شادی بیاہ موت غمی مین شیخ سدو کا کہرا شاہ راول کا مینڈہا کبہے انکے گہر سے باہر نکلیا کنگنہ انکا دستگیر اور سہر گلو گیر رہا اولاد کے پرورش مین ہر ایک چہٹی چلہ مین پانبر بخیر ہاڈی بابکے روٹ اور رابعہ بصری کے کہچڑی نے کبہی انکا تو ہنڈیا نہچہوڑا نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کہ جو شعبہ اقرار رسالت تہا اسکو یون برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہچہوڑا یہانتک انکا اہتمام کیا کہ ممکن نہین کہ قضا ہوجاوے قرض لیوین سودی لاوین مگر طعام بدعت ضرور پکاوین یتامی اور مساکین کو نہ کہلاوین اور امرا اور اغنیا کے یہان حصے خون بہجاوین چنانچہ تفصیل بعض بدعات کے ہم اوپر بیان کرچکے ہین تکرار کے مہلت نہین اللہم جنبنا من کلہا وارزقنا اتباع السنۃ واحتسا علیہا **باب** افتراق ھذہ الامۃ باب افتراق امت کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تفرقت الیھود علی احدی وسبعین فرقۃ او اثنتین وسبعین فرقۃ والنصاری مثل ذلک وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئے یہود اکہتر یا بہتر فرقون پر اور نصاری بہی اسیکی مانند اور ہوجاوینگے میری امت بہتر فرقے **ف** اسبابمین سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل

فی توحید اور فروع کا بیان

فی افتراق امت کا بیان

حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا میری امت پر ایک زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہونگے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہانتک کہ اگر ہوگا انمیں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کریگا اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہوا اس امر شنیع کا اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبوں پر سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والی عرض کی صحابہ نے کہ وہ کون ہیں یارسول اللہ فرمایا آپنے جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب یعنے کتاب وسنت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اسکے مگر اسی سندسی **مترجم** شاہ ولی اللہ قدس سرہ نی حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہی کہ تمسک کیا ہوا سنے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جسپر گذرے ہیں جو صحابہ و تابعین اگرچہ مختلف ہوں وہ فیما بینہم ان چیزونمیں کہ جسمیں نص جلی نہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہ سے اُسمیں کوئی متفق علیہ اور وجہ کے اختلاف کے استدلال کرنا ہوا انکا بعض کتاب وسنت پر یا تفسیر ہوا انہیں سے کسے مجمل کے اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ متحمل ہوگیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسے عمل میں سوا انکے عملوں کے انتہے اور یہ قول گویا بعینہ تفسیر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے (جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اُسکے مذکور ہے رقیطہ اولی الاعتبار ما ورد فی ذکر النار واصحاب النار امین اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اسکا ثانی تصنیف نہوا ہو **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَہٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَہٗ ذٰلِکَ النُّوْرُ اِھْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَہٗ ضَلَّ فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو یعنے جن وانس کو پھر ڈالا اُنپر نور سو جسپر پہونچا وہ نور راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ گمراہ ہوگیا اسلیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم آگے پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مراد اسنے جن وانس ہیں کہ جنمیں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہیں اور تخم ضلالت جو معبر ظلمت ہے مراد ہے اُس سے شہوتیں نفس امارہ کے اور بری عادتیں نشہ کے اور مذموم خصلتیں جہالت کے اور مراد ہے نوری نور علم کا اور تدین وتشرع وعبادت وتوحید واحسان وطاعت کا (مرقات) **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّہٗ عَلَیْھِمْ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا قَالَ فَتَدْرِیْ مَا حَقُّھُمْ عَلَی اللّٰہِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ قَالَ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا یُعَذِّبَھُمْ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالے کا حق بندون پر عرض کی میں نے کہ اللہ ورسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپنے حق اللہ کا بندون پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اُسکے اور شریک نکریں اُسکا کسے کو فرمایا آپنے بہلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق انکا اللہ پر جب وہ بجالاوین کہا معاذ نی کہ اللہ ورسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا آپنے یہ ہی حق انکا اللہ تعالے پر کہ انکو عذاب نکرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندون سے معاذ بن جبل سے **عن** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھکو کہ جو مرجاوے یعنے میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالے کا کسے چیز کو داخل ہوگا جنت میں کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہوا سنے اور چوری کی ہو سنے فرمایا ہاں یعنے اگرچہ مرتکب زنا و سرقہ ہوگا انجام اُسکا جنت ہے اگرچہ موحد مرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی الدرداء سے بھی روایت ہے

ابواب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب میں علم کے جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم مقدمہ علم بالفتح پیدا کرنا اور جو چہرہ کہ احاطہ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا معلوم جمع اور کہیے علم یعنے معلوم کے بھی آتا ہے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اپنے معلومہ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کیے واسطی بناوین اور اسی سے ہے قول اللہ تعالی کا اَنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ یعنے ظہور حضرت عیسے علیہ السلام کا نشان قیامت ہے اور ایام معلومات سے مراد ہیں عشرۂ ذی حجہ اور علم بفتحتین کے جمع اعلام آتی ہے اور علم السعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے یعنے جاننے والا اور نود نہ نام مارید کے ہیں سے کہ علم اُسکا محیط ہے جمیع اشیا کو ظاہر اور باطن اور کوئی نقیر وقطمیر اُسکے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات وکلیات کو اعلم افعل التفضیل دانا تر اور زیادہ جاننے والا اعالم جس علامت نشان و علامت مبالغہ سے مبالغہ خوب جاننے والا ولا یجوز اطلاقہ تعالی بہ لانہ یوہم انہ یشارکہ غیرہ فی العلم

وہ نشان کہ راہ مین رکھدین اور علم جو جاننے کے معنے مین ہے وہ باب سمع یسمع سے ہی اور جو معنے نشان کرنیکے ہی وہ باب نصر ینصر سے ہی اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا
باب افعال سے تعلیم سیکھانا آگاہ کرنا تعلّم سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اُسی سے ہے حدیث مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ آہ یعنے بہتر تم مین سے وہ ہی جو قرآن سیکھی اور سیکھاوے اور علوم مدوّنہ علم
صرف ہے اور علم نحو علم لغت علم معانی علم بیان کہ آلات ہین علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قرأت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اصول اور علم کلام اور علوم دنیا
سے ہے علم عروض اور علم قافیہ علم انشا علم رسم الخط علم معما علم منطق علم حکمت اور علم حکمت شامل ہے بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت علم ہندسہ علم عدد علم طب علم فلاحت علم کیمیا علم
نجوم علم موسیقی علم مناظر اور مرایا علم جبر و مقابلہ علم حراثقال علم رمل علم جفر علم طلسم علم قیافہ علم مساحت علم اصطرلاب علم محاضرات اسی مین داخل ہین اور ان مین سے بعض علوم
عنہ ہین اور بعض جایز اور بعض مفید ہین اور بعض غیر مفید بلکہ مُضر باعتبار تضییع اوقات کی اور علوم منہیہ سے ہی منطق کہ قول مشرنبی بتحریم المنطق مین کہا ہے فن منطق فن مذموم
ہے حرام ہے اشتغال بعض نافیہ کا چنانچہ قائل ہونا ہیولی کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کیطرف اور کچھہ اُسکا ثمرہ نہین دنیا مین بلکہ نہ دنیا مین تخصیص کی ہے اسپر
ائمہ دین اور علماء شریعت نے سوا اول جسنے بیان کیا اسکی حرمت کو امام شافعی ہین اور بیان کیا اُنکے اصحابون مین سے امام الحرمین نے اور غزالی نے اپنی آخر امر مین اور بیان
کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تخصیص کے اسپر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن عساکر اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبد السلام اور ابو شامہ
اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جویری اور ابو حیان اور شرف دمیاطی اور ذہبی اور ملوی اور استوی اور اوزاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتوی دیا اسکی حرمت کے
ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اسپر ائمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالہ اور قاضی ابو بکر بن عربی اور ابو بکر طرطوسی اور ابن الولید الباجی اور ابو طالب المکی صاحب
القوت نے اور ابو الحسن بن الحصار اور ابو عامر بن الربیع اور ابو الحسن بن الجیب اور ابو المنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تخصیص کی اسکے حرمت پر ائمہ حنفیہ مین سے ابو سعید
شیرازی اور سراج قزوینی اور عرقی نی مدون کے ایک کتاب اُسکی تحریم پر اور تخصیص کے اُسکی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین الحارثی اور شیخ الاسلام تقی ابن تیمیہ نے
اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نی اُسکے ذم مین ایک کتاب انتہی اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین مین ملت اسلامیہ مین موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذا
فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور ظاہر ا اور علوم دنیاویہ سے ہی جو بکار آمد نہین ہین اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتی ہین ایسی ہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تو اُن علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دین چہ جائیکہ موجب ضرر ہون باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتایج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب مین مذکور
ہونگے انشاء اللہ تعالے

باب اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ باب تفقہ کے فضیلت مین **عن** ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جسکی بہتری چاہتا ہے اُسے دین کے سمجھہ دیتا ہے **ف** اس
باب مین عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بھی روایتے ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **متر جم** قولہ دین کے سمجھہ دیتا ہے یعنے اُسکو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور
ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ مین علوم دینیہ سے سرفراز ہوکر اپنے اقران مین ممتاز ہوجاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اُسکا
سینہ نورانی ہوجاتا ہے اور نہین خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلح کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اسلئے کہ مروی ہے دارمی مین عمران سے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے حسن بصری سے
کہا اکیدن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہا نی تو اُنہون نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے کہ زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم
ہو عبادت آلہی پر اور ایکر روایت مین ہے کہ فقیہ وہ ہی کہ کھل گئین اُسکے دونون آنکھین دل کی اور دیکھا اُسنے اپنے رب کو مبنے چشم دل سے انتہے اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ
بالحدیث یعنے فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث مین اور بخوبی پہچاننا اُسکے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات
سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جسنے یاد کیا میری حدیثون مین سے چالیس حدیثون کو سنت سے ملاقات کریگا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہوکر اور ایکر روایت مین ہے کہ جسنے
یاد کین چالیس حدیثین امر دین مین اُٹھاویگا اللہ تعالے اُسکو قیامت کے دن زمرۂ فقہا اور علما مین اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے

باب فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ باب طلب علم کے فضیلت مین **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ
لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ مین کہ طلب کرتا ہو علم کو آسان کریگا اللہ تعالے اُسکے لئے ایک راہ جنت کیطرف **ف**
یہ حدیث حسن ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک

تفقہ کی فضیلت

طلب علم کے فضیلت

مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم مین وہ اللہ کے راہ مین ہے جبتک کہ لوٹے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسنادہ ایسے یہ بعضون نے اور مرفوع نکی **عن** سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى ترجمہ روایت ہے سنجرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے طلب کیا علم کو اُسکی لگے گناہونکا کفارہ ہوگیا **ف** یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی اور ابو داؤد کا نام نفیع اعمی ہے وہ ضعیف ہین حدیث مین اور سنین علوم ہوتی ہین عبداللہ بن سنجرہ کی زیادہ حدیثین اور نہ اُنکے باب کے **باب** وَفِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ باب کتمان علم کے مذمت مین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاوے اُس علم سی کہ جانتا ہی اُسکو پھر چھپاوے اُسکو لجام لگائی جاویگی اسکو قیامت کے دن آگ سے **ف** اسبابمین جابر اور عبداللہ بن عمر سی بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **مترجم** مراد اس سے بقول علما علم ضروری ہے اور چھپانا اُسکا ایسے وقت مین کہ دوسرا کوئی بتانیوالا نہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ برا ہی اور روایت کیا ہی اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انس سے **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ باب طالب علم کے خیر خواہی اور مرحبا کہنے کے بیانمین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَاْتِي اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا ترجمہ روایت ہے ابی ہرون سے کہا کہ ہم آتی تھی ابو سعید کے پاس سیکھنے علم حدیث کے لئی سو وہ فرماتے تھے مرحبا ہے تمکو موافق وصیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تھا یعنے اپنی اصحاب سے کہ لوگ تمہاری تابع ہیز اور بہت سے مرد آئینگے تمہارے پاس کنارون سے زمین کے سمجھہ حاصل کرنیکو دین کے پھر جب تم پاس آوین پس طلب کرو اُنکے لئے خیر کو یعنے اُنکو نصیحت و وعظ کرو اور شیرین زبانی سے اُنکی دلجوئی کرو کہ وہ طالب دین ہین **ف** علے بن عبداللہ نے نقل کے کہ یحیے ابن سعید کہتے تھی کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہرون عبدی کو اور کہا یحیی نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہی ابی ہرون عبدی سے یہان تلک کہ انتقال کیا اُنھون نے اور ابو ہرون کا نام عمارہ بن جوین ہے **مترجم** عمارہ بن جوین بجیم مصغر کہ کنیت اُنکی ابو ہارون عبدی ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہین متروک الحدیث ہے اور بعض محدثین نے اُنکے تئین منسوب کیا کذب کیطرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے ۱۳۴ھ مین تقریب **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئینگے تمہارے پاس مشرق کیجانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنیکو پھر جب وہ تم پاس آوین تو بھلی بات کہو اُنکے لئے سو ابو سعید جو راوی حدیث ہین ہمیشہ جب ہمین دیکھتے تھے مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** اسحدیث کو نہین جانتی ہم مگر مروان بن عبدی کے روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہین **باب** مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ باب علم کے بیانمین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے قبض نکریگا علم کو اسطرح کہ ایکبارگی چھین لیوے اُسکو لوگون سے بلکہ قبض کریگا علم کو ساتھ وفات دینے علما کے یہانتک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا بنالینگے لوگ جاہلون کو سردار سوالسے پوچھینگے اور وہ فتوی دینگے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہونگے اور اُنکو بھی گمراہ کرینگے **ف** اسبابمین عائشہ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ حدیث زہری نے عروہ سے انھون نے عبداللہ بن عمر سے اور عروہ سی انھون نے عائشہ سی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **عن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرٰيةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُوالدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ قَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ اَبُوالدَّرْدَاءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتہ سو نظر کی آپنے آسمان کیطرف پھر فرمایا میا ایسا وقت ہے کہ چھینا جاتا ہے علم آدمیون سے یہانتک کہ نہ قادر ہونگے آدمی ہیں سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائیگا ہم سے علم اور ہم نے پڑہا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالی کی ہم پڑہینگے اور پڑہاوینگے اپنے عورتون کو اور اولادگون کو لیے یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہیگا تو فرمایا آپنے روی تجھپر ماں تیرے اسی زیاد میں تجھکو مدینہ کے سمجھدارون میں گنتا تہا یہ تو راۃ و انجیل کیا یہود و نصاری کے پاس نہین مگر کیا کام آتی ہے انکو کہا جبیر نے سو ملا میں عبادہ بن صامت سی اور کہا میں نے سنا تجھسے کہ کیا کہتے ہین بہائی تمہارے ابو الدرداء اور خبر دی میں نے انکو ابو الدرداء کی قول کی تو کہا انہون نے کہ سچ کہا ابو الدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کرو نہین تجھسے کہ علم سی پہلے جو چیز اٹہیگی لوگون کی پاس سے وہ خشوع ہی قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہوونگا تو جامع مسجد مین اور نہ دیکہیگا تو اسمین کوئی مرد خاشع **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ بن صالح ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو اسی انمین مگر یحیی بن سعید قطان نے اور روایت کیے معاویہ بن صالح نے مانند اسکی اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے عوف بن مالک سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** حضرت علی رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اسکا اور نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اسکے مساجد انکے آباد ہین بیقشر ہین اور چونگچ کی ہوئین اور زینت اور ویران ہین ہدایت سے یعنے ہدایت کا نام نہین علما انکے بدترین خلایق ہین نیچے ادیم سماکی انہین سے نکلتا ہی فتنہ اور انہین کیطرف عود کرتا ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابن جناب سے مروی ہے کہ انہون نے پوچہا سعید بن جبیر سی کہ ای یا عبد اللہ کیا علامت ہے لوگون کی ہلاک کے کہا انہون نے کہ ہلاک ہونا علما کا اور سلطان سے مروی ہے کہ انہون نے کہا ہمیشہ رہینگی لوگ خیر کے ساتہ جبتلک کہ باقی رہین اگلے یہانتلک کہ تعلیم پالیوین پہلے اور اگر ہلاک ہوجاوین اگلے قبل اسکے کہ تعلیم پالیوین پہلی تو ہلاک ہوگئے لوگ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا انہون نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا ہمنے کہا نہین انہون نے فرمایا ذہاب علم کا ابو الدرداء سے مروی ہے کہ انہون نے کہا کیا ہے علما کو مین دیکہتا ہون کہ چلے جاتے ہین اور جاہل لوگ حاصل نہین کرتے اسنے علم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اسکے کہ اٹہایا جاوے اسلئے کہ رفع علم جانا ہے علما کا اور انہین نے فرمایا کہ آدمی عالم ہین یا متعلم اور اسکے بعد پہر کچھہ خیر نہین ہا و انہین نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر مین برابر ہین اور انکے سوا اور لوگون مین کچھہ خیر نہین اور عبد اللہ بن مسعود سی مروی ہے کہ انہون نے فرمایا صبح کر تو عالم یا متعلم یا مستمع ہو کر اور مت ہو چوتہا کہ ہلاک ہوجاویگا اور حضرت عمر نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانی لگے حضرت عمر کے وقت مین تو فرمایا آپنی ای گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنے بچو تعمیر سے بیشک اسلام نہین ہے مگر جماعت سے اور جماعت نہین مگر امارت سے اور امارت نہین مگر اطاعت سے پہر جو سردار ہوا اپنے قوم کا دین کے سمجھہ پیدا کرکے وہ سرداری اسکی اور لوگون کے حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھہ دین کے وہ سرداری اسکی اور لوگون کے ہلاکت کا سبب ہے (کلہا فی الدارمی) **باب** فیمن یطلب بعلمہ الدنیا باب علم سے دنیا طلب کرنیوالے کی مذمت مین **عن** کعب بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیمارِی بہ السفہاء و یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار **ترجمہ** روایت ہے کعب بن مالک سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو طلب کرے علم اسلئے کہ فخر کرے اسکے ساتہ علما مین یا تکرار کرے اسکے ساتہ سفہا سے اور متوجہ کرے اپنی طرف موتہہ لوگون کے داخل کریگا اللہ تعالی اسکو دوزخ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور اسحاق بن یحیی بن طلحہ کچھہ ایسے قوی نہین نزدیک محدثین کے کلام کیا ہی انمین حافظہ کیطرف سے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعلم علما لغیر اللہ او اراد بہ غیر اللہ فلیتبوأ مقعدہ من النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکہے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر خدا کا تو ڈہونڈہ لی جگہہ اپنی دوزخ مین **مترجم** یہ فرمانا حضرت کا معنے اسکے یا دعا ہے یا خبر ہے **باب** فی الحث علی تبلیغ السماع باب تبلیغ احادیث کے فضیلت مین **عن** ابان بن عثمان قال خرج زید بن ثابت من عند مروان نصف النہار قلنا ما بعث الیہ ہذہ الساعۃ الا لشیء یسألہ عنہ فقمنا فسألناہ فقال نعم سألنا عن اشیاء سمعناہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ فرب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ و رب حامل فقہ لیس بفقیہ **ترجمہ** روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کی پاس سے دوپہر کے وقت مین ہم نے کہا ہمنے کہ نہین بلایا تہا اونکو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچہنے کو سو کہڑے ہوی ہم اور پوچہا ہم نے زید بن ثابت سی تو کہا انہون نے کہ ہان پوچہین ہم سے کتنی ہی چیزین کہ سنی تہین ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان کی انمین سے ایک روایت کہ سنا مین نے رسول خدا

علم سے طالب کو بازرکھنے کی مذمت

تبلیغ احادیث کی فضیلت

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے تازہ رکھی اللہ تعالے اُس شخص کو کہ سنی ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اُسکو یہانتک کہ پہونچادیوے اُسکو دوسرے کو اسلئے کہ بہت سی اُٹھانیوالی فقہ کے لیجاتی ہین فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اُٹھانیوالے خود فقیہ نہین ہین **ف** اسبابمین عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس سے بھی روایت ہے حدیث زید بن ثابت کے حسن ہے **مترجم** اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اُسکے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اُسمین کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین مین بکثرت فقہا ہونگے اور احادیث جمع کرینگے اور حفاظت کرینگے اور مرطولی اور کعب عُلیا اس علم مین حاصل کرینگے اور امور دینمین تفقہ اور تدبر اُنہین عنایت ہوگا اور دعا خیر ہے اُسمین تمامی خادمان حدیث کو کہ مدام اُنکے چہرے تروتازہ رہینگے اور قلوب مسرور اور جشم پُرنور الحمد للہ علے ذلک اللھم اجعلنا منھم بفضلک وکرمک آمین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی تروتازہ رکھی اللہ تعالے اُس شخص کو کہ سُنے ہم سے کوئی بات اور پہونچاوے اُسکو جیسا کہ سنا ہی اُسی اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جنکو حدیث پہونچیگی زیادہ یاد رکھنی والی ہونگے سُننے والی سے **مترجم** اس حدیث مین دعا ہی خیر ہے تمام المحدثین کے لئے اور دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقبول ہے اور بشارت ہی اسکے کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون مین حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہونگے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ وحراست کاملہ جمع کرینگے اور اُنکے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا **باب** فِيْ تَعْظِيْمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **باب** حضرت پر جھوٹ باندھنے کی مذمت مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جھوٹ باندھا مجھپر وہ اپنی جگہہ ڈھونڈلی دوزخ مین **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو مجھپر اسلئے کہ جسنے جھوٹ باندھا مجھپر داخل ہوگا دوزخ مین **ف** اسبابمین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبداللہ بن عمرو انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابی موسی اور ابی امامہ اور عبداللہ بن عمر اور منفع اور اوس ثقفی سے بھی روایت ہے حدیث علی بن ابی طالب کے حسن صحیح ہے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے کہ منصور بن المعتمر ثبت ہین اہل کوفہ مین اور کہا وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام مین کبھی جھوٹ نہ بولا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جھوٹ باندھا مجھپر گمان کرتا ہون کہ فرمایا قصداً وہ ڈھونڈھ لی اپنا گھر دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنے زہری کے روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سند دن سے انس سے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** ابن صلاحی کہا ہے کہ حدیث مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ متواتر ہے اور نہین ہے احادیث مین کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہونچی ہو تواتر مین اسکے برابر اسلئے کہ ناقلین اُسکے صحابہ سے ایک جم غفیر ہین یہانتک کہ بعضے نے کہا ہے کہ راوی اسکے باسٹھ اصحاب ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی اُسمین داخل ہین اور بیطرح عدد اُسکے رواۃ کے ہر قرن مین بڑھتے گئی (کذا فی المرقاۃ والطیبی) **باب** فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ **باب** حدیث موضوعہ کے روایت کے مذمت مین **عن** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث جسکو وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹون مین کا ایک جھوٹا ہے **ف** اسبابمین علی بن ابی طالب اور سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے شعبہ نے حکم سے اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اُنہون نے سمرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کیے اعمش اور ابن ابی لیلے نے حکم سے اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اُنہون نے علی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلے کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح تر ہے کہا پوچھا مین نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے جسکے کنیت ابو محمد ہے مراد اسکی جو فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹون مین کا ایک جھوٹا ہے اور کہا مین نے کہ جسنے روایت کیے کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند مین اُسکی کچھہ خطا ہے تو مین خوف کرتا ہون کہ داخل ہوگیا وہ وعید مین اس حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مین نے کہا جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کردیتے ہین یا بدل دیتے ہین ہر اُسکے اسناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اسی وعید مین اور یہ سب تقریر تھے سائل کے پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہین یہ لوگ جنکا تم نے ذکر کیا داخل نہین اس وعید مین بلکہ وہ داخل ہے

جو روایت کرے ایسی حدیث کہ نہین جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی کچھہ اصل اور روایت کردیے آنحضرت کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید مین مترجم اس وعید مین داخل ہین جو لوگ کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہین یا ترغیب و ترہیب کے لئے جھوٹی حدیثین بناتے ہین جیسے انگلیان چوسنے کی روایت وقت اذان کے کہ بلغمی محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابر محققین نے اُسکے وضع پر تصریح کردی ہے اور اسیطرح موضوع ہین وہ حدیثین کہ فضائل سُور مین صاحب کشاف نے ہر ہر سورت کے ذیل مین نقل کردی ہین اہل علم کو لازم ہے کہ انکو روایت نکرین **باب** مَا نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب سماع حدیث کے آداب مین

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ وَغَيْرِهٖ رَفَعَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِّمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر اور سالم ابی النضر سے وہ دونون روایت کرتی ہین عبید اللہ سے وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راویون نے اسکو مرفوع کیا یعنے یون کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤن مین تم مین سے کسیکو تکیہ لگائی ہوے اپنی مسند پر کہ آوے اُسکو حکم میرا کہ امر کیا ہو مین نے یا نہی کے ہو اُس سے اور وہ کہنے لگے کہ مین نہین جانتا جو کچھہ اللہ کے کتاب مین پائینگے ہم تابع ہونگے اُسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے بعضون نے سفیان سے اُنہون نے ابن المنکدر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیے سالم ابی النضر نی عبید اللہ بن ابی رافع سی اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کردیتے حدیث محمد بن منکدر کے سالم کی حدیث سے اور جب جمع کردیتے دونون راویتون کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع سوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اُنکا اسلم ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہونچی گی آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائی ہوگا اپنی مسند پر اور کہنے لگیگا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کے کتاب ہے پھر ہم جو اُسمین حلال پائینگے اُسکو حلال کہینگے اور جسکو حرام پاوینگے اُسکو حرام کہینگے اور بیشک جسکو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام حرمت مین اُس چیز کے مانند ہی جسکو اللہ نے حرام فرمایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** ان حدیثون مین بڑی تنبیہ ہی مقلدان متعصبین کو اور اُن لوگونکو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتی ہین احادیث مطہرہ اور آحاد امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سی مخالفت رکھتی ہین اُنکو توجیہات باردہ سے مزین کرکے قبول فرماتی ہین اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کیا چاہتے ہین معاذ اللہ من ذلک یُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے اُنکو وصیت کی ہی کہ جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤ تو تمہارے اقوال کو دیوار پر دے مارو اور بالکل اُن سی قطع نظر کرو چنانچہ محی السنۃ نے نقل کیے حدیث ابی رافع کے اور کہا کہ اس حدیث مین دلالت واضحہ ہی کہ حاجت نہین عرض کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب اللہ پر اسلیے کہ جب ثابت ہوگئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی چیز پس وہ حجت ہی امت پر بنفسہ حاجت نہین اُسکو کسی پر عرض کرنیکی مین کہتا ہون کہ جب حدیث کا عرض کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہوا بلکہ بجرد سماع اُسکا قبول کرنا اور ماننا چاہیئے تو غیر کتاب پر عرض کرنیکی بدرجۂ اولی حاجت نہین مگر یہ کہ عرض کرنا کسی حدیث کا اس نظر سے ہو کہ معلوم ہوجاوے کہ یہ صحیح ہے اسمین کچھہ مضائقہ نہین پھر اللہ کے طرف شکایت ہے اُن لوگون کے کہ جنکے خیال خام مین یہ امر مستقر ہی کہ احادیث صحیحہ محتاج ہین بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کیے جاوین قول ائمہ پر جنکے ہم تابع ہین سو اگر اُنہون نے قبول کیا تو لائق حجت ہین اور نہین تو نہین سو اُنکے عقیدۂ باطل مین یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حجت نہین بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو ملت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہین ہوتی اُسکے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتی ہین یہ امور قول امام سی اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کررہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحیاء لا یاتی الا بخیر کہ بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہی کتب حکمت مین کہ اُسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ مین تجھی سُناتا ہون حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تو مجھے سُناتا ہی بات اپنی صحیفہ کے اور دوسری روایت مین ہی کہ غصے ہوگئے عمران یہانتک کہ سُرخ ہوگئین اُنکی دونون آنکھین اور کہا کہ کبھی نہ دیکھو نگین تجھے اس حالمین کہ مین روایت کرتا ہون تیرے آگی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تو درمیان مین لاوے اور بات اتھلی اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور برائی اُسکی جو کہتا ہے حدیث سنکر کہ یہ موافق نہین ہے فقہ ابو حنیفہ کے مثلاً یا نقل کردیتا ہی اُسکی خلاف مین قول کسیکا چہ جائی کہ وہ مرتکب ہو اس خطائی کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہین حدیث نہین جانتے یا اسیطرح کی اور گستاخی اور بی ادبی بات کہی اور اس زمانہ

پڑھنے مین تو یہ عادت ہوگئی ہے اکثر طلبۂ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہی خواص کا عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہئے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو نقل کیا قول حکمت کا اُس سے منظور نہی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھے تائید اُسکے مگر خفا ہوئی اُسپر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا اُنپر اسلئے کہ ذکر کرنا محل حدیث مین قول کسی کا مشغول کرنا ہی سامعین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے غیر کیطرف اور مانع ہونا ہی تفکر اور تدبر سے آپکے کلام نور التیام مین اور متفرق کرنا ہے اُنکے قبلۂ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈالدینا ہی اُن انوار مین کہ جو آنحضرت کے قول مین توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہورہے تھے اور محروم کرنا ہے اُن برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ اُنکے حدیث مُظہر کی طرف اُنکے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہورہے تھے پس انہین وجوہ سے عمران نے نام رکھا اسکا معارضہ اور مزاحمہ ساتہ کلام رسول علیہ السلام کے کہ جو ناطق ہین وحی الٰہی کے ساتہ اور گنا اس گستاخی کو جنایت بادیہ اور خطاء ظاہر یہانتک کہ سُرخ ہوگئین اُنکے آنکھین اور غیرت کہائی اُنہون نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر تاکید کے پہر کیا حال ہے اُس شخص کا جو نقل کردیتا ہے احکام حلال وحرام مین صاحب وحی کے مقابلہ مین قول مخالف زید وعمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اُسکی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم مین مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہہ کہکر کہ بشیر منافق نہین ہے یعنے مؤمن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اُسی منافق سمجہا ہے پہر جب ایسی بات صحابہ کو مظنہ نفاق کا ہوجاوے کہ جسمین کسیطرح کی مخالفت حدیث نہ تہی تو کیا حال ہوتا اگر وہ سُنتی گستاخیان اور بے ادبیان متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال بسیار ست مرا قال ابوحنیفہ در کار ست اور کوئی کہتا ہی اس حدیث کو ہمارے امام نے نہین لیا ہم کیونکر عمل کرین اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانین حدیث کیا ہی ہمکو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے معاذ اللہ من ذلک کلہا وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جب اُنہون نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اُسچیز سے کہ جسکو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کرین ہم گہی اور گرم پانی سی تو کہا ابوہریرہ نے ای ابن اخی جب تو سُنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو باتین مت بنا یعنے بلا عذر قبول کر اور تقریرین مت چہانٹ رواہ الترمذی اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اُنہون نے جب روایت کیا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپنے جب کوئی سوکر اُٹھے تو نہ ڈبووے ہاتہہ اپنا برتن مین جب تک کہ نہ دہووے اُسے تین بار تو کہا قین شعبی نے کہ کیا کرین ہم مہر اس کے ساتہ تو فرمایا ابوہریرہ نے اعوذ باللہ من شرک یعنے خدا کی پناہ تیری نسبت اور مہر اس ایک سنگ مقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اُسی کوئی اُٹھا نہین سکتا اور یہ جو فرمایا ابوہریرہ نے کہ ای ابن اخی جب سُنی تو حدیث تو باتین مت بنا اسمین اشارہ ہے کہ جب حدیث سنی تو اُسکے مقابلہ مین معانی قیاسیہ لاوی اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور الفصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نکرے اور اسطرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہین کہ اگر جمع کیجاوین تو اُسکے لئے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بہی ایسی اقوال بہت مروی ہین چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اُسکا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اُسکا اُسپر پھیر دیا جاویگا یعنے قابل قبول نہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کیطرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کے کوئی کتاب فقہ مین اور حفظ کیا اُن سے لوگون نے جو حفظ کیا سینون مین اور اُن سے عرض کے ایکبار لوگون نے کہ کیون نہین تصنیف کرتے آپ فقہ مین تو فرمایا اُنہون نے کسکے مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگی یا اُسکے رسول کے کلام کے آگی اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر وصلاح سے رہینگے جبتک کہ اُنمین طالبان حدیث ہونگے پہر جب طلب کرینگے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جاوینگے اور امام شعرانی نے کہا منہج مین کہ اجماع امت ہے اسپر کہ سُنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہین ہے کتاب حاکم سُنت پر انتہی یعنے کتاب اللہ اور حدیث مین اگر تعارض ہو بادی النظر مین تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اسلئے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اُسکی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اترکوا قولی بقول الرسول صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چہوڑدو میرا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے آگے اور روایت کیا حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تہی جب صحیح ہوجاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور فرماتے تہی جب دیکہو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر ہذا خلاصۃ ما فی الدراسات **بَابُ** فِیْ کَرَاهِيَةِ کِتَابَةِ الْعِلْمِ باب کتابت علم کے کراہت مین **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا **رزین** روایت ابی سعید خدری سے کہا اُنہون نے کہ اجازت چاہی ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکہنے کی تو اجازت نہی ہمکو یعنے ابتدائی اسلام مین **ف** اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے اس سند کے سوا بہی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اسکو ہمام نے زید بن اسلم سے **مترجم** یعنے ابتدائی اسلام مین حکم تہا کہ کوئی چیز مت لکہو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن مین ملجاوی اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہوجاوے تو جو کچہہ لکہا ہو سکو لوگ قرآن جاننے لگین پہر خیر مین جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہوگئی اور وحی متلو اور غیر متلو مین فرق بین جاننے لگے تو آپنے حدیث لکہنے کی بہی اجازت دیدی

کتابت حدیث کے کراہت کا بیان

تب بھی بعض احادیث برسبیل ندرت کتابت مین آئی نہ یہہ کہ تدوین انکی شروع ہوجائی **باب** فی الرخصۃ فیہ باب کتابت حدیث کی رخصت مین **عن** ابی ھریرۃ قال کان رجل من الانصار یجلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث فیعجبہ ولا یحفظہ فشکی ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی لاسمع منک الحدیث فیعجبنی ولا احفظہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعن بیمینک وأومأ بیدہ الخط **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ تہا ایکمرد انصار سی کہ بیٹہتا تہا مجلس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین اور پسند آتی تہین اور یاد نہین رہتی تہین موشکایت کیے اسنی اپنی یادنہی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین سنتا ہون آپکی حدیثین اور مجہی اچہی لگتی ہین اور یاد نہین رہتین مجہکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد لی تو اپنے دہنی ہاتہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتہ سی لکہنے کی طرف **ف** اسبابمین عبداللہ بن عمرو سی بہی روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچہہ قایم نہین یعنے قوی نہین سلیمان سے محمد بن اسمعیل سے فرماتی تہی کہ خلیل بن مرۃ منکر الحدیث ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فذکر قصۃ فی الحدیث فقال ابو شاہ اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا لابی شاہ وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث مین یعنی خطبہ کے تقریر بیان کی تو کہا ابوشاہ نی لکہوا دیجی مجہکو یا رسول اللہ تو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکہدو ابوشاہ کو اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے مانند اسکے **مترجم** پوری روایت صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے یون مروی ہے کہ فرمایا انہون نے جب فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو مکہ پر کہڑے ہوی آپ لوگون مین یعنے خطبہ پڑہنے کو اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر پہر فرمایا کہ اللہ نے نی روکا مکہ سی اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اسپر اپنے رسول کو اور مومنونکو اور وہ حلال نہین ہوا کسیکے لئی قبل میرے اور میرے لئے بہی حلال ہوا ایکساعت دن کے اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسیکے لئی سونہ بہگا یا جاوے شکار اسکا اور نہ توڑا جاوے کانٹے دار درخت اسکا اور حلال نہین گری چیز اسکی اٹہانا مگا اسکو جو بتاتا ہے اور جسکا کوئی سنجہ باندہا جاوے وہ دو امر مین مختار ہی یا دیت لیلیوے یا قصاص مین قاتل کو قتل کری سو عباس نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اسکو اپنی قبور اور بیوت مین ڈالتی ہین تو فرمایا آپنی کہ خیر اذخر کے اکہاڑنیکا مضائقہ نہین سو کہڑے ہوے ابوشاہ کہ ایک مرد یمن کے اور عرض کی انہون نے کہ مجہکو لکہوا دیجی یا رسول اللہ تو فرمایا آپنی لکہدو ابوشاہ کو ولید نے کہا میں اوزاعی سے پوچہا کہ کیا چیز وہ لکہواتی تہے کہا انہون نے یہی خطبہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ مین پڑہا انتہی پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر احادیث کے اور یہ آخر امر تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پس نہی اول منسوخ ہی جیسا ہم نے باب گذشتہ مین اشارہ کیا تہا طرف اسکی **عن** ھمام بن منبہ قال سمعت ابا ھریرۃ یقول لیس احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حدیثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی الا عبداللہ بن عمرو فانہ کان یکتب وکنت لا اکتب **ترجمہ** روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے ابوہریرہ سے کہ وہ کہتے تہے کہ کوئی نہین ہے اصحاب سی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مجہہ سی زیادہ حدیث جاننی والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکہتے تہے اور مین نہ لکہتا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہین اپنی بہائی سے تو انکے بہائی کا نام ہمام بن منبہ ہے **باب** ما جاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل باب بنی اسرائیل سے روایت کرنیکے بیان مین **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ مجہہ سی اگرچہ ایک آیت ہو یعنے غائبین کو اور روایت کرو نبی اسرائیل سے کہ ہمین کچہہ حرج نہین اور جو مجہپر جہوٹ باندہی قصدا وہ اپنی جگہہ ڈہونڈہ لے دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہم سے محمد بن بشار نی انہون نے ابوعاصم سی انہون نے اوزاعی سے انہون نے یحیی حسان بن عطیہ سی انہون نے ابی کبشہ سلولی سے انہون نے عبداللہ بن عمرو سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** قولہ پہنچاؤ مجہہ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہر آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہین اور احادیث بہی اسمین داخل ہین اسلئے کہ جب قرآن باوجود اسکے کہ مشتہر و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اسکے بہت ہین اور رب العالمین نے اسکی حفاظت کا وعدہ بہی کیا ہے اسکے پہنچانیکا ہمکو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجۂ اولی ضرور ہوا یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہی خواہ قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو معنے حدیث یہ ہونگے کہ پہنچاؤ مجہہ سے اگرچہ ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالے خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہی کہ وہ تفسیر کتاب پرنور ہے قولہ اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنے حکایت کرو اور خبر دو اون چیزون کی کہ اون سے سنتے ہو اور تنگ نکرو اون سے روایت کرنیمین اس خیال سے کہ حمل روایت مین احتیاط

واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرور تہی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابط سی لازم ہے اور چونکہ قبل اسکے توراۃ کے پڑہنے اور اُسکے لکھنے سے منع فرمایا تہا اور فرمایا تہا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین مین جیسے کہ یہود و نصاریٰ متحیر ہین چنانچہ جابسی یہ مضمون مروی ہے اس حدیث مین اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال انکے اُنسے نقل کرو اور اُنسے عبرت لو تو کچھہ مضائقہ نہین نہ شرایع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سی منسوخ ہو چکے ہین اور اگر اُنکی سند متصل انبیا تک ملے تو بہی کچھہ مضائقہ نہین اسلئے کہ مقصود عبرت لینا ہی ہے اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسے عقیدہ کی کہ اسکے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ باب تعلیم خیر کے اجر مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَهٗ مَا یَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰی اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپکے پاس سواری کہ سوار ہو کر اُسپر سو بہیجدیا آپنے اُسکو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اُسنی اُس شخص کو اور خبر دی اُسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپنے تبلانے والا خیر کا ثواب مین مثل کرنیوالی کہے ہے **ف** اسباب مین

تعلیم خیر کے اجر کا بیان

ابی مسعود اور بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سی یعنے انس رضی اللہ عنہ کے روایت ہے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اُسنے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اُسکی پاس اور سواری دی اُسنی اُس شخص کو تو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کری کسی چیز پر اُسکو ثواب ہے مثل کرنیوالی کے یا فرمایا مثل عامل کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن یاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے عبداللہ بن نمیر سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی عمرو شیبانی سی اُنہون نے ابی مسعود سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور کہا اسمین مثل اجر فاعلہ اور شک نکیا اُسمین **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَلْیَقْضِ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ مَا شَآءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شفاعت کرو تاکہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالے اپنی نبی کی زبان پر جو چاہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسی ہین کہ روایت کی اُنسی ثوری اور سفیان بن عیینہ اور بردہ کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹی ہین ابی موسی اشعری کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ کِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سی مگر یہ ہوتا ہی ابن آدم پر ایک بار گناہ اُسکے خون سے اور اسلئے ہی کہ اُسنے پہلے راہ ڈالی قتل کے اور عبدالرزاق نے کہا سَنَّ اور معنی اَسَنَّ اور سَنَّ کے ایک ہی ہین اور اَسَنَّ کے معنے بنیاد ڈالی اُسنے یعنے قتل ناحق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فِیْ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی فَاتُّبِعَ باب اُس شخص کے ثواب مین جسنے ہدایت کیطرف بلایا اور لوگون نے اُسکی تابعداری کی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ یَتْبَعُهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ یَتْبَعُهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ بلایا لوگون کو ہدایت کیطرف اُسکو ثواب ہوگا مانند ثواب اُن لوگون کے جنہون نے اُسکی فرمانبرداری کی بغیر اسکے کہ اُنکے ثوابون سے کچھہ گہٹے یعنے اللہ تعالے اپنے خزانہ غیب سے دعوت کرنیوالیکو ماننی والونکی برابر ثواب دیویگا یہ نہین کہ اُنکے ثواب سے کاٹ کر اُسی دیا جاوے اور جسنی بلایا ضلالت کیطرف اُسکو گناہ ہوگا اُن لوگون کے گناہ کے مانند جنہون نے اُسکی بات مانی نہ گہٹیگا اُنکے گناہون سے کچھہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **تترجم** جسنے بلایا لوگون کو ہدایت کے طرف یعنے ایمان و توحید اور اتباع حدیث کیطرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیا راہ ملت مین اور پہیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سی بصرف اموال و بذل سعی لسانا و جنانا اُسکو اجر ہے قیامت تلک اُن سبکا جتنے تابع ہون اُسکے اور قبول کرین اُسکی دعوت کو اور داخل ہین اسمین محدثین با برکت کہ جنکی تالیف سی ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تلک اُنکے ثمرات اور برکات سے سارا اُمت مالا مال ہے اور شامل ہین اُمین مجتہدین اُمت کہ جنکے استنباطات صحیحہ سی ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تلک اُنکے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوشحال ہے اور اسیطرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت اور متبع سنت کو اس بشارت سی اپنے حوصلہ کی موافق اور سعی کے مطابق

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی کو ہدایت کیطرف بلاوے اور لوگون اُسکی ہدایت کیطرف رجوع کرین اُسکو ثواب ہے

حصہ ہی تو لا حسنی بلایا ضلالت کیطرف یعنی بدعت نکالکر سنت مٹائی ظلم وجور وجفا کی رسم ڈالی بافعال شرکیہ امت مین پھیلائی امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جوریہ لوگون کو سکھائی فسق وفجور کی ترغیب کذب وزور کے ترخیص محدثات امور کی تزئین لوگون کے ذہن نشین کی کسنے اپنی بارگناہ کی ساتھ اپنی اتباع کا بھی وبال ونکال بارگردن کیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا معاذ اللہ من ذلک اور داخل ہے اس وعید مین ہر داعی بدعت اور باحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات وخطیئات **عن** جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن سنۃ خیر فاتبع علیھا فلہ اجرہ ومثل اجور من اتبعہ غیر منقوص من اجورھم شیئا ومن سن سنۃ شر فاتبع علیھا کان علیہ وزرہ ومثل اوزار من اتبعہ غیر منقوص من اوزارھم شیئا ترجمہ روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہوے اسکے اس طریقہ حسن مین سو اسکی لئی ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اسکے تابعون کے مانند بغیر اسکے کہ گھٹایا جاوے انکے ثوابون سے کچھ اور جسنی نکالا برا طریقہ اور لوگون نے تبعداری کی اسکی ہوگا اسپر بوجھ اسکے عمل کا اور بوجھ ان لوگون کا کہ تابع ہوی اسکے بغیر اسکے کہ گھٹایا جاوے انکے بارگناہ سے کچھ **ف** اسبابین حذیفہ ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندون سی جریر بن عبد اللہ سے انہون نے روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبد اللہ سی انہون نے روایت کیے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبید اللہ بن جریر سی بھی انہون نے روایت کیے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** قولہ احیا طریقہ پھیلایا یعنے کسی مری ہوئی سنت کو جلادیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کردیا یا صدقات وخیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کرادیا اور رواج دیدیا کہ لوگ اسکی خوگر اور معتاد ہوگئے اور یہ مراد نہین کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اسلئے کہ حضرت نے دوسری حدیث مین فرمایا ہے شر الامور محدثاتہا یہ طریقہ محدث کو حضرت سنت خیر کہیو فرمائینگے قولہ اور جسنے نکالا برا طریقہ یعنے احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اسپر قیامت تک کہ تابعون کا وبال پڑیگا ہمین بڑی تہدید ہی جہلہ صوفیہ کو اور بطلبہ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزارہا مبتدعات نکالتے چلے جاتے ہین اور انکے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہین اور رسوم شائعین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل واکمل جانتی ہین اور اعراس واعیاد مین انکا اجرا موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہین **باب** الاخذ بالسنۃ واجتناب البدعۃ باب سنت اور بدعت کے بیان مین

عن العرباض بن ساریۃ قال وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بعد صلوۃ الغداۃ موعظۃ بلیغۃ ذرفت منھا العیون ووجلت منھا القلوب فقال رجل ان ھذہ موعظۃ مودع فماذا تعھد الینا یا رسول اللہ قال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم یرا اختلافا کثیرا وایاکم ومحدثات الامور فانھا ضلالۃ فمن ادرک ذلک منکم فعلیہ بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ ترجمہ روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ جوش مین آگئین اس سے آنکھین بہنے ہم سب رونی لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنے خوف خدا سے سو عرض کی ایکدنی کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونیوالی کسے ہے سو کیا وصیت فرماتی ہین آپ ہمکو ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنیکی اور بات سننی اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اسلئے کہ جو زندہ رہیگا تم مین سے دیکھیگا اختلاف کثیر سو جو تم نکلے ہوئی کامون سے اسلئے کہ نئی کام پر چلنا گمراہی ہے سو جسنی پایا تم مین سے اسوقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفای راشدین ہدایت والونکی سنت کو مضبوط پکڑو اسکو ڈاڑھون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کے ثور بن یزیدنی خالد بن معدان سے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے عرباض سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کیے ہمسے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگون نے کہا انہون نے کہ روایت کیے ہمسے ابو عاصم نے انہون نے ثور بن یزید سی انہون نے خالد بن معدان سے انہون نے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے انہون نے عرباض بن ساریہ سی انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور عرباض بن ساریہ کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہون نے روایت کیے عرباض بن ساریہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے **عن** کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لبلال بن الحارث اعلم قال اعلم یا رسول اللہ قال انہ من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی کان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اوزارھم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ مثل اثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزار الناس شیئا ترجمہ روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سی روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ دادا اسکے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض

کی انہوں نے کہ جانتا ہو نہیں ای رسول اللہ کے فرمایا آپ نے بیشک جسنے زندہ کیا ایک سنت میرے سنتوں سے کہ مرگئی ہووہ بعد میرے ہوگا اسکو ثواب اُن لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اُسپر بغیر اسکے کہ گھٹے اُن کے ثوابوں سے کچھ اور جسنے نئی بدعت نکالی گمراہی کے کہ نہیں پسند کرتا اُسکو اللہ اور رسول اُسکا ہوگا اُسپر وبال اور گناہ مثل گناہ اُن لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اُسپر نہ گھٹی گناہ انکے گناہوں سے کچھ ف یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عُیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ مٹی ہیں عمر بن عوف مزنی کے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحْيَانِي وَمَنْ اَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا مجھسے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے میرے مٹی اگر قدرت رکھی تو اس امر کے کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہو تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسیکی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے اور جسنے زندہ کیا میری سنت کو اُسنے زندہ کیا مجھکو اور جسنے زندہ کیا مجھکو ہوگا میرے ساتھ جنت میں ف اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ اُنکے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہدیتے ہیں اُس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں سُنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کیے ہمسے علی بن زید اور وہ رفاع تھی یعنے موقوف روایتوں کو مرفوع کردینے والی اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کے انس سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کیے عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اُسمیں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا اُنہوں نے سعید بن مسیب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس سے اور نہ غیر اُنکے سے اور انتقال کیا انس بن مالک نے سنہ ۹۳ ہجری میں اور سعید بن مسیب نے اُن کے دو برس بعد سنہ ۹۵ میں

باب فِي الْانْتِهَاءِ عَمَّا نُهِيَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب منہی سے احتراز کرنیکے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو تم مجھے اُسپر جسپر چھوڑ دوں میں تمکو پھر جب بیان کروں میں تمسے کوئی چیز تو سیکہ لو تم اُسکو مجھسے اور پکڑو اسکو اسلئے کہ ہلاک ہوگئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنیکے سبب سے ص یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجم چھوڑ دو مجھے اُسپر جسپر میں تمہیں چھوڑ دوں یعنے بغیر ضرورت کے مجھسے سوال نکرو اور جسکو میں حکم کردوں اُسکو بجالاؤ اور جس سے منع کروں اُس سے باز رہو اسلئے کہ جو چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہونگے پھر اُنکی بجاآوری مشکل ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جسمیں سکوت کیا ہے اُسمیں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جو بلا آئے سورۂ بقر میں مذکور ہے

باب مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ باب عالم مدینہ کے فضیلت میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہونگے علم کو پھر نہ پاوینگے کسیکو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے ٹرمکر ف یہ حدیث حسن ہے یعنے جو ابن عُیینہ سے مروی ہے اور ابن عیینہ سے یوں ہی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں کہا اسحق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام اُنکا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہا عبدالرزاق نے مراد اُس سے مالک بن انس ہیں ترجم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت اُنکی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے سنہ ۹۳ ہجرت میں اور حمل میں رہی تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور ستر ہوئیں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنے لوگوں کو درس دینے لگے اور بیچا نی گئی اُنکے لئی امامت ابن خلکان نے کہا وفات پائی اُنہوں نے ربیع الاول میں سنہ ۱۷۹ھ میں بیس برس عمر مبارک اُنکی ہوئی اسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا ہے کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار اور فقیہ اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین سے تھے ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرات نافع بن ابی نعیم سے اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی اُنسے یحییٰ اور اوزاعی اور لیث بن سعید نے امام مالک نے فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جسسے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہانتک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہا ہے کہ تیس ایک مسائل کو سنا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دیوے کوئی لوگوں کو سوا مالک بن انس اور ابن ابی ذئب کے اور تیسیر الوصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہیں میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ اُنکے نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا انہی علم کو معین بن عیسیٰ وزار اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ نہشلی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں

بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہین حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑھکر یحیی بن سعید نے کہا قوم مین کوئی اصح نہین امام مالک سے زیادہ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتی تو علم اہل حجاز کا تشریف لیجاتا اور کہا کہ جہان علما کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہین اور اسقدر علم حدیث کا ادب اُنکی نظر مین تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتی ہین کہ ایکدن مین امام مالک کے محفل ملایک منزل مین حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہی تھے اور اون کے کپڑون مین ایک بچھو تھا کہ اُسنے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ اُنکا متغیر ہوجاتا تھا اور رنگ زرد ہوجاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا منقطع نکرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے مین نے کہا ای اباعبداللہ مین نے تمہارا عجب حال دیکھا انہون نے فرمایا ہان اور مجھے خبر کی اور کہا کہ مین نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان سے لوگون نے کہا کہ اے امام مالک تمہارے بیت کو کچھ نہین سمجھتے سو وہ غضبناک ہوا اور اُنکو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے ماری اور ہاتھ کھینچے یہانتک کہ شانہ اُنکا اُتر گیا اور اسکے بعد اُنکی بزرگی اور عزت لوگون مین اور زیادہ ہوگئی چنانچہ اُس شانہ اُترنیکے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتی تھے نہ یہ کہکے دلیل سے تمسک ہون مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا مین داخل ہوا امام مالک پر مرض موت مین اُنکو روتی دیکھا سو مین نے سبب رونیکا پوچھا اُنہون نے فرمایا کیون نہ روون البتہ مین دوست رکھتا ہون کہ جو فتوی مین نے اپنی رائی اور قیاس سے دیئے ہین ہر ایک کے عوض مین ایک ایک کوڑا مین دنیا مین کہا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاش کے مین نے کوئی فتوی اپنی رائی سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے اُنکے کمال ورع اور تقوی اور احتیاط پر اللہ تعالے رحم فرماوی اُنپر اور بلند کرے درجہ اُنکے اعلے علیین مین اور داخل کرے اس فقیر کو اُنکے محبین اور مخلصین مین اور جگہ دی جنت الماوی مین معیت اُنکے آمین یارب العالمین

باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ باب علم کے افضل ہونیمین عبادت سے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ یعنے عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کے روایت سے

عن قیس بن کثیر قال قدم رجل من المدینۃ علی ابی الدرداء وھو بدمشق قال ما اقدمک یا اخی قال حدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اما جئت لحاجۃ قال لا قال اما قدمت لتجارۃ قال لا قال ما جئت الا فی طلب ھذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقا یبتغی فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا الی الجنۃ وان الملئکۃ لتضع اجنحتھا رضی لطالب وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما انما ورثوا العلم فمن اخذ بہ فقد اخذ بحظ وافر **ترجمہ** روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایکمرد مدینہ سے ابی الدرداء کی پاس اور وہ دمشق مین تھی تو پوچھا ابودرداء نے کیون آئی تم ای بھائی میرے کہا اُسنے کہ مجھے خبر پہونچی ہے ایک حدیث کے کہ تم بیان کرتے ہو اُسی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہین آئی کسی اور حاجت کو اُسنے کہا نہین کہا ابوالدرداء نہین آئی تم تجارت کو کہا نہین آئی تم مگر اُس حدیث کے طلب کو پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بیشک مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی جو چلی کوئی راستہ کہ ڈھونڈھتا ہو اُسمین علم کو آسان کردیگا اللہ تعالے بسبب اُسکی ایک راستہ طرف جنت کے اور بیشک فرشتے بچھاتی ہین اپنی بازو طالب علم کے رضامندی کے لئے اور حاکم لئے مغفرت مانگتے ہین جو لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین یہانتک کہ مچھلیان پانی مین اور فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کے تارون پر اور بیشک علما وارث ہین پیغمبرون کے اور پیغمبرون نے ورثہ نہین چھوڑا دینار و درہم کو بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم سو جسنے علم حاصل کیا اُسنے حظ وافر پایا **ف** اور نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجاء بن حیوۃ کے روایت سے اور اسناد اسکی میرے نزدیک متصل نہین اسیطرح روایت کیا ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوہ سے اُنہون نے روایت کیا داود بن جمیل سے اُنہون نے کثیر بن قیس سے اُنہون نے ابی الدرداء سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے محمود خداش کے روایت سے

عن یزید بن سلمۃ الجعفی قال یا رسول اللہ انی سمعت منک حدیثا کثیرا اخاف ان ینسی اولہ اخرہ فحدثنی بکلمۃ تکون جماعا قال اتق اللہ فیما تعلم **ترجمہ** روایت ہے یزید بن سلمہ سے کہ عرض کیا اُنہون نے یارسول اللہ مین سنتا ہون آپسے بہت سی حدیثین اور ڈرتا ہون کہ بھلا دون مین پہلا آخر اُنکا اول اُنکے کو یعنے جب مین پہلے حدیثون کو یاد کرنے لگون تو خوف ہے کہ پہلی بھول جاؤن پس فرماوی مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کی باعتبار معنے اور مطلب کے

عبادت سے علم افضل ہونیکا بیان

تو فرمایا آپنے ڈرتو اللہ سے اُن چیزو نمین کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سی جو تجھے معلوم ہین اُنسے محترزرہ بخوف خداوند تعالی شانہ ف یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اسکی متصل نہین اور میرے نزدیک مرسل ہے اور میرے خیال مین یون ہے کہ ابن اشوع نی یزید بن سلمہ کو نہین پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین کہ کبھی جمع نہین ہوتین منافق مین ایک حسن اخلاق دوسرے سمجھ دین مین ف یہ حدیث غریب ہے اور نہین جانتی ہم اس حدیث کو عوف کے اسناد سی مگر خلف بن ایوب کے روایت سے اور نہین دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو اُسے سوا محمد بن علاء کے اور ہم نہین جانتی کہ وہ کیسی شخص ہین عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ حَتَّی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ باہلی سی کہ ذکر کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مردونکا کہ ایک اُنمین سے عابد تھا اور دوسرا عالم سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میرے تمہارے ادنی پر پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے اور فرشتے اُسکے اور آسمان و زمین کے سب لوگ یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ مین اور مچھلے یعنی پانی مین دعائے خیر کرتے ہین اور رحمت بھیجتے ہین اُس شخص کے لئے جو لوگون کو نیک بات سکھاوے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی سنا مین نے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھی سنا مین نے فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہی ملکوت سموات مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ یَّتْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ سَمِعَهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر نہین ہوتا مؤمن خیر سے کہ جسکو سنتا ہے یہانتک کہ ہو جاتی ہے جگہہ اسکی جنت مین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مؤمن کے سو جہان پاوی وہ اُسکو مستحق ہے وہ اُسکا

ف یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہین حدیث مین

اَبْوَابُ الْاِسْتِیْذَانِ وَالْاٰدَابِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین استیذان اور آداب کہ مروی ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ✦ مترجم ✦ مقدمہ اذن بالکسر دستوری اور جاننا عرب کہتا ہی فعلہ باذنی یعنے یہ کام اُسنے میرے اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہی اَذِنَ بِالشَّیْءِ اَذْنًا وَاَذَنًا وَاَذَانًا وَاَذَانَةً یعنے آگاہ اور خبردار ہوا اُس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالے کا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے خبردار ہو اور آگاہ اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنی کو اور اَذِنَ لَهٗ فِی الشَّیْءِ اِذْنًا وَاِذْنًا اجازت اور دستوری دی اُسکو فلان چیز کے اور فلانی کام کے اور ائْذَنْ لِیْ عَلَی الْاَمِیْرِ یعنے اجازت دی مجھے اسکے پاس جانیکی اور اُسپر داخل ہونیکی اور اُسی سے ہے اَسْتِیْذَان یعنے دستوری اور اجازت چاہنا اور مراد اس مقام مین یہ ہے کہ قادم جب دروازہ پر آوی بغیر اجازت گھر مین نہ جاوے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اُسکی ضمن ابواب مین مذکور ہے اور اداب جمع ہی ادب کے اور ادب بالفتح شگفت اور عجب اور نفتحتین زیر کی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کے حد کا اور ظاہر ہے کہ یہان معنی اخیر مراد ہین اُسی سے ہے اُدْبُہ تعجب اور شگفت کی معنو نہین آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اُسی سے ہے مَأْدُبَةٌ یعنے طعام دعوت چنانچہ حدیث مین آیا ہے وَجُعِلَ فِیْهَا مَأْدُبَةٌ یعنے طیار کیا اُسمین ایک طعام دعوت کا اور یہان مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سُنّت سنیہ نشست و برخاست و عادات وغیرہا مین کہ تفصیل اُسکے ضمن ابواب مین مذکور ہے ✦

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب فشائی سلام کے بارہ مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے کہ نہ داخل ہوگے تم جنت مین جب تک کہ مؤمن نہ ہوگے اور مؤمن نہ ہوگے جبتک کہ آپسمین محبت نکروگی اور کیا نہ بتاؤن تمکو ایک ایسی چیز کہ جب تم اُسکو بجالاؤ آپسمین ایکدوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو درمیان اپنے اور پھیلاؤ اُسی آپسمین ف اسباب عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے یہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا ذُکِرَ فِیْ فَضْلِ السَّلَامِ

باب فضیلت مین سلام کے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ

صلی اللہ علیہ وسلم سلم ثلاثا فرجع فقال لبشیر ما منعک ان تسلم کما سلم القوم فقال لم اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلم علینا الا مرۃ واحدۃ وانی احب ان اسلم کما سلم القوم فقال اقم معنا فقال لا ولکن ائتنی معک بمن یشہد لک علی ما تقول فقال من یشہد لک فقال ابو سعید الخدری فانطلق الی مجلس من مجالس الانصار فقال لا ابا لک یا ابا سعید ان کنا لنری ان ہذا اعلم الناس برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان ما یقول حقا لئن قمت معہ لنقومن معہ کلنا فقام معہ حتی اتی عمر فقال انا کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول الاستیذان ثلاث فان اذن لک والا فارجع فقال عمر لتاتینی علی ما قال بالمخرج والا فعلت بک وفعلت فانطلقت حتی جئت مجلسا من مجالس الانصار فقالوا لا یقوم معک الا اصغرنا ابو سعید الخدری فقمت معہ فاتیت عمر فقلت قد کنا نؤمر بہذا فقال خفی علی من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء الہاکم الصفق بالاسواق یعنی الخروج الی التجارۃ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابو موسیٰ آئے گھبرائے ہوئے یا ڈرے ہوئے ہم نے پوچھا کیا ہوا کہا عمر نے مجھے بھیجا میں ان کے پاس گیا تین بار سلام کیا جواب نہ ملا پھر لوٹ آیا انہوں نے کہلا بھیجا کہ تم کیوں لوٹ گئے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی تین بار سلام کرے اور جواب نہ ملے تو لوٹ جائے ابو سعید نے کہا اس بات پر گواہ لاؤ ورنہ ہم تمہیں سزا دیں گے ابو سعید نے کہا میں تمہارے ساتھ گواہ ہوں پھر ابو سعید ابو موسیٰ کے ساتھ گئے اور عمر سے کہا کہ ہم کو اس کا حکم کیا گیا تھا عمر نے کہا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی کام مخفی نہیں رہا بازاروں کی خرید و فروخت نے تمہیں غافل کر دیا ہے

باب ما جاء فی الاستیذان ثلث یعنی باب ہے اس بیان میں کہ استیذان تین بار ہے

عن ابی سعید قال استاذن ابو موسیٰ علی عمر فقال السلام علیکم ادخل فقال عمر واحدۃ ثم سکت ساعۃ ثم قال السلام علیکم ادخل فقال عمر ثنتان ثم سکت ساعۃ فقال السلام علیکم ادخل فقال عمر ثلاث ثم رجع فقال عمر لبواب ما صنع قال رجع قال علی بہ فلما جاءہ قال ما ہذا الذی صنعت قال السنۃ قال السنۃ واللہ لتاتینی علی ہذا بالبینۃ او لافعلن بک وفعلن بک قال فاتانا ونحن رفقۃ من الانصار فقال یا معشر الانصار الستم اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستیذان ثلاث فان اذن لک والا فارجع فجعل القوم یمازحونہ قال ابو سعید ثم رفعت راسی الیہ فقلت ما اصابک فی ہذا من العقوبۃ وانا شریکک قال فاتی عمر فاخبرہ ذلک فقال عمر ما کنت علمت بہذا

ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ نے حضرت عمر کے گھر میں آنے کا اذن مانگا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں سو کہا عمر نے ایک بار پھر ابو موسیٰ تھوڑی دیر چپ رہے پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں تو کہا عمر نے دو بار ہوا انکا اذن پھر چپ رہے ابو موسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں تو کہا عمر نے تین بار ہوا انکا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابو موسیٰ سو عمر نے اپنے دربان سے کہا کیا ابو موسیٰ نے دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمر نے میرے پاس لاؤ انکو پھر جب لایا دربان ابو موسیٰ کو عمر کے پاس کہا حضرت عمر نے کیوں کیا تم نے یہ کام انہوں نے کہا کہ یہ سنت ہی کہا سنت ہے قسم ہے اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اسکی سنت ہونے کی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کرونگا تم کو کہا ابو سعید نے پھر آئے ابو موسیٰ ہمارے پاس سو ہم ایک جماعت کی ساتھ انصار کی بیٹھی ہوئے تھے سو کہا انہوں نے کہ ای گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیث کو کیا نہیں فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگنا چاہئے تین بار سے اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے پھر لوگ ابو موسیٰ سے خوشطبعی کرنے لگے یعنے کہنے لگے کہ نہ ہے تم پر عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے کہا ابو سعید نے سو اٹھا یا میں نے اپنا سر انکیطرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو تم سے کریں یحییٰ کہا راوی نے کہ پھر آئے ابو سعید حضرت عمر کے پاس اور خبر دی انکو اس امر کے یعنی کہا کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جاوے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا **ف** اس باب میں علی اور ام طارق مولاۃ سعدی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابو مسعود اور روایت کی ہے یہ حدیث اور لوگوں نے بھی انکے سوا ابی نضرہ بھی اور ابو نضرہ عبد کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے

عن عمر بن الخطاب قال استاذنت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا فاذن لی

ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین بار پس مجھکو اذن دیا انہوں نے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلمہ کا نام سماک حنفی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ سے جو خبر دی ابو موسیٰ کو تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار ہے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں لوٹ جاو اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پھر اذن ملا انکو اور نہیں معلوم تھی حضرت عمر کو یہ بات جو روایت کی ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جا غرض یہ کہ حضرت عمر کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانیکا حکم فرمایا ہے اسی لئے رد کیا ابو موسیٰ پر عمر نے

باب کیف رد السلام ++ باب ہے اس بیان میں کہ سلام کے جواب میں کیا کہے

عن ابی ہریرۃ قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک ارجع فصل فانک لم تصل فذکر الحدیث

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا وہ آنحضرت کی پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنے تجھ پر ہے سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اسلئے کہ تو نے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے سو اسمیں یوں کہا کہ روایت ہے

سعید مقبری کی باپ سے وہ روایت کرتی ہیں ابوہریرہ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کے اصح ہی **باب** فی تبلیغ السلام باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام پہنچانے کے بیان میں **عن** ابی سلمۃ ان عائشۃ حدثتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا ان جبرئیل یقرئک السلام قالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **ترجمہ** روایت ہی ابی سلمہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اُنسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہ سے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہ نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کے اور برکتیں اُسکی **ف** اسما بین ایک اور شخص ہے روایت ہے کہ وہ بن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ اُنکے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے زہری نے سعید سے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** فی فضل الذی یبدأ بالسلام باب اُسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے **عن** ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ الرجلان یلتقیان ایہما یبدأ بالسلام فقال اولہما باللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ دو مرد جب ملیں آپسمیں تو کون اُنمیں کا پہلے سلام کرے فرمایا جو نزدیک تر ہے اُنمیں سے اللہ کیطرف یعنے وہی ابتدا السلام کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے اُنکے محمد بن یزید اُنسے منکر روایت کرتے ہیں **باب** فی کراہیۃ اشارۃ الید فی السلام باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنیکی کراہت میں **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود و نصاریٰ کی ساتھ اسلئے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا ہے انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کے اشارہ کرنا ہے ہتیلیوں کے ساتھ پس تم ایسا مت کرو **ف** اسحدیث کے اسناد ضعیف ہے اور روایت کے ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نکیا اسکو **مترجم** یعنے مشابہت مکروہ ہے یہود و نصاریٰ کے فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیا ہے اور حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے (شرح مشکوٰۃ) **باب** ما جاء فی التسلیم علی الصبیان باب لڑکوں پر سلام کرنیکے بیان میں **عن** سیار قال کنت امشی مع ثابت البنانی فمر علی صبیان فسلم علیہم فقال ثابت کنت مع انس فمر علی صبیان فسلم علیہم فقال انس کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر علی صبیان فسلم علیہم **ترجمہ** روایت ہے سیار سے کہا اُنہوں نے کہ میں چلا جاتا تہا ثابت بنانی کے ساتھ سو گذری وہ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تہا انس کے ساتھ سو گذری وہ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر اور کہا مجھ سے انس نے کہ میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتا تہا سو گذری آپ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انس سے روایت کیے ہمنے قتیبہ نے اُنہوں نے جعفر بن سلیمان سے اُنہوں نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی التسلیم علی النساء باب عورتوں پر سلام کرنیکے بیان میں **عن** اسماء بنت یزید تحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبۃ من النساء قعود فالوی بیدہ بالتسلیم واشار عبد الحمید بیدہ **ترجمہ** روایت ہے اسمار بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایکدن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹہا تہا پس اشارہ کیا اپنی اپنی ہاتہ سے سلام کا اور اشارہ کیا عبد الحمید راوی نے اپنے ہاتہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کے روایت شہر بن حوشب کے لایاس ہے اور کہا محمد نے شہر حسن الحدیث ہے اور قوی کہا اُنکو اور کہا کہ کلام کیا اُنمیں ابن عون نے پہر روایت کیے اُنہوں نے ہلال بن ابی زینب سے اُنہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کیے مجہ سے ابوداؤد نے اُنہوں نے نفیہ بن شمیل سے اُنہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چہوڑ دیا محدثین نے کہا ابوداؤد نے کہا نضر نے نزکوہ یعنے طعن کیا اُنپر **باب** فی التسلیم اذا دخل بیتہ باب گہر میں آنیکی وقت سلام کرنیکے بیان میں **عن** سعید بن المسیب قال قال انس قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اہل بیتک **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا اُنہوں نے کہ بیان کیا مجہ سے انس نے کہ فرمایا مجہ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے جب داخل ہو تو اپنی گہر والوں پر تو سلام کر اُنپر کہ برکت ہوگے تجہ پر اور تیرے گہر والوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکہا ہے کہ وہ اپنی گہر والوں کو یا اپنی بی بی اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتی ہیں اور اگر کبہی مرد انکے سلام کہہ بہی لیا تو عورتیں جواب دینی کو عار جانتی ہیں **باب** فی الرجل یسلم ثم یقعد ایرد علیہ قبل الکلام باب قبل کلام سلام کرنیکے بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام

سلام کہلا بھیجنے اور پہنچانے کے بیان

سلام میں ہاتہ سے اشارہ کرنیکی کراہت

لڑکوں پر سلام کرنیکا بیان

عورتوں پر سلام کرنیکا بیان

گہر میں آنیکی وقت سلام کرنیکے بیان

قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام سے اول کرنا چاہئے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مت بلاؤ کسیکو کھانے کیطرف جبتک وہ سلام نکرلے ف یہ حدیث منکر ہے ہمین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سنا ہمنے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہین حدیث مین ذاہب ہین اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہین باب جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلَى الذِّمِّيِّ باب ذمی پر سلام کرنیکی کراہت مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاری پر سلام کو یعنے اُنسے پہلے مت کرو اور جب ملو تم اُن سے راہ مین تو لاچار کرو اُسکو راہ تنگ کیطرف ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم ابتدا بسلام یہود و نصاری سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہی اور جواب دینا اُنکا آگے مسطور ہے اور لاچار کرو یعنے وسط طریق مین اُنکو چلنے نہ دو بلکہ کنارہ نمین راہ کے حلین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُنہون نے السام علیک یعنے بجائی سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنے تمہین پر سو کہا عائشہ نے جب سنی اُنکی بی ادبی تو کہا مین نے تم پر ہی سام اور لعنت تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہی نرمی کو سب کامون مین عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ آپنے نہین سنا کہ اُنہون نے کیا بی ادبی کہی آنحضرت نے فرمایا مین نے بہ تو اُنکا جواب دیدیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنے تمہاری کافی تمہارا زیادہ سختی ضرور نہ تھی ف اسی باب مین ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالعزیز جنہے سبھی روایت ہے حدیث عائشہ کے حسن ہے صحیح ہی مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاری کی جواب مین وعلیکم فقط کہنا چاہئے اور وہ حضرت سے برا و عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنے تم پر موت پڑے باب مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ باب جس جماعت مین کافر و مسلمان دونون ہون اُسپر سلام کرنیکے بیان مین عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ اُسمین مسلمان اور یہود ملی ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپنے اُنپر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب جَاءَ فِيْ تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ باب اس بیان مین کہ سوار سلام کرے پیادی پر عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کی لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کیا ابن مثنی نے اپنی روایت مین کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر ف اسی باب عبدالرحمن بن شبل سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابوہریرہ سے کئی سندون سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا ہے کہ حسن کو ابی ہریرہ سے سماع ہے مین عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ترجمہ روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو علی حنبی کا نام عمرو بن مالک ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب التَّسْلِيْمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ باب مجلس مین بیٹھتے اُٹھتے وقت سلام کے بیان مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہونچے کوئی تم مین کا کسی مجلس پر تو چاہئے کہ سلام کرے وہان پھر لوگون پر پھر اگر اُسکا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ نہین ضرور ہی پچھلے سے یعنے دونون ضرور ہین ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہون نے روایت کیے سعید مقبری سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باب الْاِسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ باب گھر مین جاتی وقت اذن مانگنے کی بیان مین عَنْ

ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کشف سترا فادخل بصرہ فی البیت قبل ان یوذن لہ فرای عورۃ اھلہ فقد اتی حدا لا یحل لہ ان یاتیہ وانہ حین ادخل بصرہ استقبلہ رجل ففقأ عینیہ ما عیرت علیہ وان مر رجل علی باب لا ستر لہ غیر مغلق فنظر فلا خطیئۃ علیہ انما الخطیئۃ علی اھل البیت **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اُسکے گھر میں قبل اسکی کہ اجازت ملے اُسکو مذ اسکی اور دیکھے اُسنی چھپی جو نہ کھولتا تو اُسنے روکا کیا کہ اسکو حلال تھا کرنا اُسکا اور اگر ایکدفعی جب نظر کرے اور جھانکا اُسنی تو پھوڑ دین اُسکی دونوں آنکھیں تجھ میں صدر الوقت کے کام کے لیے بدلہ دیگا اُسنے پھوڑ دینے کو اور اگر گذرا ایکدروازہ پر جسکی کہ اُسپر پردہ نہیں اور دروازہ بند ہی نہیں اور نظر پڑگئی اُسکے گھر والوں پر تو اُسکے کچھ خطا نہیں البتہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انھوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بند کیا **ف** اسبا میں ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مثل اسکے مگر ابن لہیعہ کے روایت سے اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے **باب** من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم باب بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں **عن** انس ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بیتہ فاطلع علیہ رجل فاھوی الیہ بمشقص او بمشاقص فکانی ارصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم الیہ لیطعنہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایکمرد نے ایکی گھر میں سو جھکے آپ اُسکی طرف تیر کے گانسی لیکر کہ پھوڑ دین اُسکی آنکھ تو سمجھے میں گھات کیا وہ شخص **ف** حدیث حسن صحیح ہے **عن** سھل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جحر فی حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدراۃ یحک بھا راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت انک تنظر لطعنت بھا فی عینک انما جعل الاستیذان من اجل البصر **ترجمہ** روایت ہے سہل سے کہ ایکمرد جھانکا سوراخ سے حجرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک سوراخ درسے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پشت تھا کہ اُس سے کھجا رہے تھے جب نبی نے سر مبارک اوسو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کچوکا دیتا بیشک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنے ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنے سارا پردہ آنکھ کے لیے ہی جب آدمی جھانکا تو گویا اندر داخل ہوگیا اور پردہ پڑا **ف** اسبا میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے **باب** التسلیم قبل الاستیذان باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنیکے بیان میں **عن** کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعثہ بلبن ولبإ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم بأعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم استاذن ولم اسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل وذلک بعد ما اسلم صفوان قال عمرو واخبرنی بھذا الحدیث امیۃ بن صفوان ولم یقل سمعتہ من کلدۃ **ترجمہ** روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا انکو دودھ اور چھوہی اور ککڑی کے ٹاڑے دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندنون اسلے وادی میں تھے کہا راوی نے کہ میں داخل ہوا آپکے خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہو نہیں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانیکے بعد کا ہے کہا عمرو نے اور خبر دی مجھکو اس حدیث کے امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا اُسنے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کیے یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اسکے **عن** جابر قال استاذنت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فقال من ھذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرھہ ذلک **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا میں نے اجازت مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حاضر ہونیکی کہ یہ عرض کروں اُس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں سو پوچھا آپنے یعنے اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپنے کہ میں میں گویا مکروہ جانا اس لفظ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** آپنے پوچھا کہ کون ہے جابر نے کہا میں اس میں کوئی حرف نہیں کہ مکروہ جانا اسلئے کہ یہ تعریف مجہول یا مجہول سے سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے یا یہ لفظ شر انیت بھی یہی سبب کراہت کا ہے **باب** کراھیۃ طروق الرجل اھلہ لیلا باب سفر سے آکر اپنے گھر میں داخل ہونیکی کراہت میں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھاھم ان یطرقوا النساء لیلا **ترجمہ** روایت ہے جابر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انکو اس سے کہ جب سفر سے آویں تو رات کو اپنے عورتوں پاس آئیں **ف** اسبا میں انس اور ابن عباس سے روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے جابر سے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انکو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے

آوین اور فرمایا ابن عباس نے کہ داخل ہو دو شخص اور انکو اپنی گھر مین حضرت کے منع فرمانیکے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایکدوکو یعنے یہ وبال ہوا اُنپر حضرت کے انوالی کی بات سے
باب مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ باب کچھہ لکھکر خاک آلود کرنیکے بیانمین **عن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْ فَاِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لکھے کوئی تم مین کا کچھہ تو چاہیے کہ اُسکو خاک آلود کرے اسلئے کہ اُسمین امید ہے انجاح مرام کی
ف یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اسکو الا الزبیر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ مٹی ہین عمر و نصیبی کے اور وہ ضعیف ہین حدیث مین **باب عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهُ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِي **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکے آگے ایک کاتب تہا سو سنا مین نے کہ آپ فرماتے تہے رکہدے تو قلم اپنے کان پر اسلئے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے املا کرنے والے کو **ف** اسحدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکے ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجہے جاتے ہین حدیث مین **باب** فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ باب سریانی زبان سیکہنے کے بیانمین **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا اُنہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم دیا کہ سیکہہ لون مین اُنکے واسطے چند کلمہ کتاب یہودی اور فرمایا کہ مجہے قسم ہے اللہ تعالے کی بالکل اطمینان نہین یہود کی تحریر پر جو میرے لئے کرتے ہین کہا راوی نے کہ پہر نگذرا مجہپر نصف ماہ کہ سیکہہ لی مین نے زبان سریانی انکے لئے کہا راوی نے پہر جب سیکہہ لیا مین نے اُسکو تو حضرت جب یہود کو کچہہ لکہنا چاہتے تو مین اُنکو لکہہ بہیجتا اور جب وہ کچہہ لکہکر بہیجتے تو مین اُسے آپکے آگے پڑہہ دیتا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندون سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کیا یہ عمش نے ثابت بن عبید سے اُنہون نے زید بن ثابت سے کہتے تہے زید بن ثابت کہ مجہے حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان سریانی سیکہنے کا **مترجم** ابتدائی ہجرت مین حضرت کے اصحاب مین چونکہ کوئی کاتب نہا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تہے اور حضرت اُنسے بوقت ضرورت جو چاہتے لکہواتے پہر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہوگئے یہود سے لکہوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی ہی مشابہ کتب سماویہ کی بعض اُسکی زبان مین نازل ہوئی ہین اُسوقت وہ زبان یہود مین مشہور اور متعارف تہی اور اس حدیث سے سیکہنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اُسمین کوئی مفسدہ شرعی نہو **باب** فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِ (ملکن) باب مشرکون سے خط و کتابت کرنیکے بیانمین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خط لکہے اپنی وفات کی قبل کسرے اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت کرتے تہے اُنکو اللہ پر ایمان لانیکے اور یہ نجاشی وہ نہین ہے جسپر نماز جنازہ پڑہی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے وہ نجاشی جسکے نماز پڑہی حاکم حبش نے حضرت پر ایمان لائی تہے اور جسکو خط لکہا وہ کافر تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ باب مشرکون کو خط لکہنے کی کیفیت مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ابو سفیان نے خبر دی اُنکو کہ ہرقل نے پیغام بہیجا ابو سفیان کے طرف اور وہ قریش کے چند آدمیون کے ساتہ بسبیل تجارت شام کو گئے تہے پس یہہ سب قریشی حاضر ہوے دربار مین ہرقل کے اور ذکر کیا ابو سفیان نے حدیث کو پہر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ پڑہا گیا اُسکے آگے تو اُسمین یہ عبارت تہی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ رحمان و رحیم کے یہ تحریر ہے محمد کے طرف سے جو بندے ہین اللہ کے اور رسول ہین اُسکے بہیجی گئی ہے ہرقل کے طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا سلام ہے اُسپر جو تابع ہوا راہ حق کا اما بعد الخ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو سفیان کا نام صخر بن حرب ہے **مترجم** پوری روایت ابتدائی بخاری مین مذکور ہے **باب** مَا جَاءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ باب مکتوب پر مہر کرنیکے بیانمین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خط لکہین عجم کے طرف تو لوگون نے عرض کی کہ عجم خط نہین لیتے جب تک اُسپر مہر نہو تو بنوائی آپ نے مہر

راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اُس انگوٹھی کے جسمیں مُہر تھے اُنکی ہتھیلی مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** حضرت جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اُسکا ہتھیلی کیطرف کرتے **باب** کَیْفَ السَّلَامُ **باب** کیفیت سلام کے **عَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَیْسَ اَحَدٌ یَقْبَلُنَا فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْطَلَقَ بِنَا اِلٰی اَهْلِهٖ فَاِذَا ثَلٰثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْلُبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ وَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَیَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِیْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصِیْبَهٗ فَیَجِیْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَیُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا لَا یُوْقِظُ النَّائِمَ وَیُسْمِعُ الْیَقْظَانَ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَاْتِیْ شَرَابَهٗ فَیَشْرَبُهٗ **ترجمہ** روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا اُنہون نے کہ آیا مین اور دو رفیق میرے یعنے مدینہ مین کہ ضعیف ہوگئے کان اور آنکھین ہمارے فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسکو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو کوئی ہمکو قبول نکرتا تھا سو آئی ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ہمکو اپنے گھر لے آئی اور وہان تین بکریان تھین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہو اُنکا پس روز ہم دوہتے تھے اُنکو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اُٹھا رکھتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے رات کو اور سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونی والی کو اور سُنا دیتی تھے جاگتے کو پھر تشریف لاتے تھے مسجد مین اور نماز پڑھتے تھے یعنے تہجد کی پھر آتے تھے اپنی حصہ کے طرف اور پیتے تھے اُسکو

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ حسن آداب تھا حضرت کا کہ اسطرح سلام کرتے کہ سوتا نجاگے اور جاگتا سُن لے **باب** مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ التَّسْلِیْمِ عَلٰی مَنْ یَبُوْلُ **باب** جو پیشاب کرتا ہو اُسپر سلام کے کراہت مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپنے اُسکو سلام کا **روایت** کرے ہمسے محمد بن یحیی نے اُنہون نے محمد بن یوسف سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اسماعیل علقمہ بن مغوا اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بحر مین کہا ہے کہ مکروہ ہی سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دی رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا نہانے پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی اُنپر تو اُنکو جواب دینا واجب نہین اسلئے کہ سلام اُسکا غیر محل مین ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ اَنْ یَّقُوْلَ عَلَیْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِیًا **باب** ابتدا مین علیک السلام کہنے کی کراہت مین **عَنْ** اَبِیْ تَمِیْمَةَ الْهُجَیْمِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَیْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِیْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ یُصْلِحُ بَیْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ سَعْدٌ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَیْكَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ الْمَیِّتِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیَّ فَقَالَ اِذَا لَقِیَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہین ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اُس مرد نے کہ طلب کیا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ پایا مین اُنکو سو بیٹھ گیا مین پھر چند لوگ آئی کہ اُنمین آپ بھی تھے اور مین آپکو نہ پہچانتا تھا اور آپ صلح کرتے تھے اُنکے بیچمین پھر جب فارغ ہوے آپ کھڑے ہوے آپکے ساتھ کچھ لوگ اُنمین کے اور کہنے لگے یا رسول اللہ پھر جب مینے یہ کیفیت دیکھی تو مین کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے یہ دعا میت کے پھر میری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنی بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر جواب دیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ دو تین بار **ف** روایت کیے یہ حدیث ابو غفار نے ابو تمیمہ ہجیمی سے اُنہون نے ابی جُرَی سے کہ جنکا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا اُنہون نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کے حدیث آخر تک اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے روایت کیے ہمسے حسن بن علی نے اُنہون نے ابو اسامہ سے اُنہون نے ابی غفار مثنی سے اُنہون نے ابو تمیمہ ہجیمی سے اُنہون نے جابر بن سلیم سے اُنہون نے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مینے علیک السلام تو فرمایا آپنی علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیک کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اُسے تکرار کرتے یعنے تاکہ مخاطب لوگ خوب سمجھ جائین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** مجالس پر گذرنے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سلام کے کیفیت

پیشاب کرنے والے کو سلام کرنے کی کراہت

ابتدا مین علیک السلام کہنے کی کراہت

مجالس پر گذرنے کا بیان

بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَوَلَّى مُدْبِرًا ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ ترجمہ روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد مین اور لوگ آپکے پاس تھے کہ اتنے مین تین شخص سامنے سے آئی سو آگے بڑہ آئی دو شخص رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اور چلا گیا ایک اُنمین کا پہر جب کھڑے ہوے وہ مجلس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کیا اُن دونون نے اور ایک نے اُنمین سے دیکھی کچھہ جگہ حلقے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس مین اور بیٹھہ گیا وہ اُس جگہہ مین اور دوسرا بیٹھہ گیا اہل مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو بیٹھہ موڑ کر چلا ہی گیا پہر جب فارغ ہوے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس وعظ و نصیحت سی جو فرما رہے تھے فرمایا آپنے کیا نہ خبر دونگا تمکو ان تینون کے حال کے سو ایک نے اُنمین سے جگہہ چاہی اللہ کیطرف سو جگہ دی اُسکو اللہ تعالی نے یعنے حلقہ مین صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کے یعنے حلقہ مین داخل ہونے سے سو شرم کے اللہ تعالی نے اُس سے یعنے بخشدیا اُسکو اور مواخذہ نکیا اُسکی ذنوب کا اور تیسرا سو اُسنے موڑ لیا منہہ پہر اسو منہہ پہیرا اُس سے اللہ تعالی نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولی ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام اُنکا یزید ہی اور بعضون نے کہا مولی عقیل بن ابی طالب کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا اُنہون نے کہ جب آتی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھہ جاتا ہر ایک ہم مین کا جہان پہونچتا یعنے محفل مین جہان جگہ پاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے یہ زبیر بن معاویہ نے سماک سے **مترجم** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت صحابہ یہی تہی کہ محفل مین جہان جگہ پاتے وہین بیٹھہ جاتے طالب مقامات عالیہ اور راغب مسندات علیہ ہوتے جیسے اب ہمارے اساتذہ مان اور اخوان دوران اسپر مرتے ہین اور مراتب جلوس مین تکرار کرتے ہین نعوذ باللہ منہا **باب** مَا جَاءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ باب مجالس طرق کے بیانمین **عَنْ** أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ ترجمہ بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے چند لوگون پر انصار کے کہ وہ لوگ بیٹھے ہوے تھے راہ مین سو فرمایا آپنے اگر تمکو نہ ورے یہان بیٹھنا تو جواب سلام کرنیوالی کا اور اعانت کرو مظلوم کے اور راہ بتاؤ بہولے ہوے کو یعنے ان شروط سی بیٹھو تو خیر روا ہی **ف** اسیطرح ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سی بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **مترجم** راہون مین بیٹھنا موجب فتنون کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اسلئے کہ بازار مساجد ہین شیطان کی اور بدترین جگہ ہی دنیا کی پہر وہان بضرورت بیٹھے بہی تو یہ امور اپنی اوپر لازم جانے و زنہار بہر حال اس سے اجتناب اولی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ باب مصافحہ کے بیانمین **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے اُنہون نے کہا کہ عرض کی ایکمرد نے کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم مین سے جب ملے اپنے بہائی یا دوست سے تو کیا جہکے اُسکے لئے فرمایا آپنے نہین اُسنے عرض کی کیا لپٹ جاوے اُس سے اور بوسہ لے فرمایا آپنے کہ نہین عرض کی اُسنے پکڑے اُسکا ہاتہ اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا آپنے ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے قتادہ سی کہا اُنہون نے انس سے کہ کیا مصافحہ مروج تہا اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم مین تو کہا اُنس نے کہ ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحیت کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتہ پکڑے یعنے مصافحہ کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سلیم کے روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہین اور پوچہا مین نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا تو اُنہون نے محفوظ نہین گنا اور کہا اُنہون نے کہ میرے نزدیک شاید اراوہ کیا یحیی نے حدیث سفیان کا جو روایت کیے ہی سفیان نے منصور سی اُنہون نے حیثمہ سے اُنہون نے اُس شخص سے کہ سنا اُسنی ابن مسعود سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے راکتمو باتین کرنا جائز نہین مگر اُسکو جو ارادہ نماز کا رکہتا ہو یا مسافر ہو کہا محمد نے اور روایت کیے گئی ہی منصور سی اُنہون نے روایت کیے ابی اسحاق سی اُنہون نے عبد الرحمن سی یا کسے اور سی سوا اُنکے کہ فرمایا تمام تحیت سی ہے ہاتہ پکڑنا یعنے مصافحہ کرنا **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

مصافحہ کرنا جہان کرنا

مصافحہ کا بیان

اَنْ یَضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْ قَالَ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری عیادت مریض کے یہ ہے کہ رکھے ایک تم مین کا اپنا ہاتہ مریض کے پیشانی پر یا فرمایا اُسکے ہاتہ پر پھر پوچھی کہ کیسا ہی وہ اور پوری تحیت تمہاری تمہارے درمیان ہمصافحہ ہے **ف** اس حدیث کی اسناد کچھہ قوی نہین کہا محمد نے عبید بن خرقد ہین اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم ابی عبدالرحمن کے ہین کنیت کے ابا عبدالرحمن ہے اور وہ ثقہ ہین اور ہین عبدالرحمن ابن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہین **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان نہین ہین کہ وہ آپسمین ملین اور مصافحہ کرین مگر یہ کہ بخشے جاتے ہین وہ دونون قبل اسکے کہ جُدا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحٰق کی روایت سے وہ براء سے روایت کرتے ہین اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے براء سے **مترجم** مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنے صفحہ ید کو صفحہ ید سے ملانا ایک ہی ہاتہ سے سُنت ہی اور لغت بہی اسیکا مویّد ہی چنانچہ قاموس مین ہے المصافحۃ الاخذ بالید اور مجمع البحار مین ہے المصافحۃ مفاعلۃ من الصفاق الکف بالکف واقبال الوجہ بالوجہ اور قسطلانی نے شرح بخاری مین کہا ہے المصافحۃ الافضاء بصفحۃ الید الی صفحۃ الید **باب** مَا جَآءَ فِی الْمُعَانَقَۃِ وَالْقُبْلَۃِ باب معانقہ اور بوسہ لینی کے بیانمین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ آئی زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین تہی پس حاضر ہوی وہ اور دروازہ ٹہونکا سو کہڑے ہوگئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف جانیکو برہنہ کہینچتے تہے کپڑے اپنی اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کے نہین دیکہا مین نے اُنکا بدن کہلا ہوا قبل اسکے اور نہ بعد اسکے پس باہر جاکر اُنکو گلی لگایا اور بوسہ دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو زہری کے روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم** زید بن حارثہ متبنّٰے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابی جلیل القدر ہین قرآن عظیم الشان مین اُنکے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہین حضرت اُنکو بہت چاہتے تہے مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین حضرت کی پاس حاضر ہوی تہے اُسوقت کا ذکر ہے اور برہنہ اُٹہنے سے یہ مُراد ہے کہ چادر مبارک کندہون سے گرگئی اور خوشی کے مارے آپنے پوری چادر نہ اوڑہی جلدی دوڑی کہ اُنسے ملین اور معانقہ سنت ہے اُس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو **باب** مَا جَآءَ فِیْ قُبْلَۃِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ باب ہاتہ پیر بوسہ دینی کے بیانمین **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَھُوْدِیُّ لِصَاحِبِہٖ اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ کَانَ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَھُمْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ یَقْتُلْنَا الْیَھُوْدُ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا اُنہون نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنی رفیق سے کہ چل ہمارے ساتہ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اُسکی رفیق نے کہ اُنکو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سُن لینگے تو اُنکی چار آنکہین ہو جائینگے یعنے بہت خوش ہونگے غرض وہ دونون حاضر ہوے خدمت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور سوال کیا اُنہون نے اُن نو باتون کا جو کہلے ہوے احکام تہے اللہ تعالیٰ کی اور توراۃ کے سرے پر لکہے جاتی تہے سو فرمایا آپنے کہ وہ تو حکم یہ ہین کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتہ کسیکو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اُسکا مارنا مگر ساتہ حق کے اور مت لیجاؤ بیگناہ بقصور شخص کو حاکم کی پاس تاکہ وہ اُسی قتل کرے یعنے تہمت باندہکے کسیکا خون ناحق مت کراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کہاؤ اور پارسا عورتونکو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافرون کے مقابلہ سے جہاد مین مت بہاگو غرض یہ حکم تو سب بندون کے لئے ہین اور خاص تمہارے لئے اے یہود یہ حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی نہ کرو ہفتہ کے دن کہا روی نے کہ پس چوم لئے اُنہون نے دونون ہاتہ اور دونون پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتی ہین کہ بیشک تم نبی ہو تب فرمایا آپنے پھر کیا چیز باز رکہتی ہے تمکو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا روی نے کہ اُنہون نے کہا کہ یہود قایل ہین کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ اُنکی اولاد مین نبی ہوا کرین اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر تمہارے تابع ہون تو یہود ہمکو قتل کر ڈالین **ف** اسباب مین یزید بن اسود سی اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ جو یہود نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہی اُنکا اور

صریح اُنکے قول مین تناقض ہے اسلئے کہ اخیر جملہ کی رسالت پر گواہی دی پھر یہ عذر اُنکا سراسر مکر و فریب اور کیا تصور کیا ہے اور شیرنبالی نے رسالہ مصافحہ مین کہا ہے کہ
ہوتے ہین کلام مذکور سے یعنے جو اُس رسالہ مین سابقاً گذرا ہے کہ بوسہ لینے مین یعنی ہاتھ پر یا پیر پر پانچ قول ہین اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرا باس بہ
مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ لینا تبرک کے لئے ہے جیسے کہ بوسہ لینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اسکی بعض متاخرین
نے چوتھے بوسہ لینا اُسکے ہاتھ کا کہ اُس سے تبرک مراد نہین بلکہ غرض دنیا کے طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہی پانچوین اگر ارادہ کیا اُسکے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام
کا تو لا باس ہے انتہے فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب مین دو طور پر واقع ہوئے ہین بعض مین اُسکی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالک کی کہ ابتدای باب مصافحہ
مین گذری اور بعض مین جواز اُسکا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارثہ کے حال مین پس دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا آنحضرت کی زمان مبارک
مین مصافحہ اور سلام کے طرح رائج نہا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اسکی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کرین اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بسبیل شہوت
اور جواز کو حمل کرین اُسپر جو بسبیل اکرامت ہو دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کرین کراہت پر اور فعل کو بیان جواز پر بغرض عادت اسکے خلاف عادات زمان رسالت ہے **باب** ماجاء

فِي مَرْحَبًا باب مرحبا کہنے کے بیان مین

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ
قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہین کہ گئی مین سو لخدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس جس سال کہ فتح ہوا سو پایا مین نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اُنکی آڑ کر رہی تھین ایک کپڑے سے کہا اُم ہانی نے پھر سلام کیا مین نے اُنپر اور فرمایا
اُنھون نے کون ہے یہ مین نے عرض کیے کہ مین ام ہانی ہون فرمایا آپنے مرحبا اُم ہانی کو اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ اس حدیث مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عِكْرِمَةَ
بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا اُنھون نے کہ جب مین آیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپنے مرحبا ہے سوار مہاجر کو **ف** اس باب مین بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد
صحیح نہین نہین جانتے ہم اسکو مگر موسی بن سعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہین اور موسی بن مسعود ضعیف ہین حدیث مین اور روایت کیے عبدالرحمن بن مہدی
نے سفیان سے اُنھون نے ابی اسحاق سے مرسلاً اور نہین ذکر کیا اُس سند مین مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور کہا مین نے محمد بن بشار سے کہتی تھے موسی بن مسعود ضعیف ہے
حدیث مین کہا محمد بن بشار نے کہ لکھین مین نے بہت سی حدیثین موسی بن مسعود سے پر چھوڑ دیا مین نے اُنکو یعنے بسبب ضعف کے **باب** ماجاء فِي تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

باب چھینک کا جواب دینے کے بیان مین

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ سِتُّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ
اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا اُنھون نے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین اول یہ کہ جب ملے اُس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے تیسرے یہ کہ جواب دے اُسکی چھینک
کا جب وہ چھینکے یعنے یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے چوتھے یہ کہ عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو پانچوین یہ کہ چلے اُسکے جنازے کی ساتھ جب وہ مرے چھٹے یہ کہ
دوست رکھے اُسکے لئے جو دوست رکھے اپنے لئے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی ایوب اور براء اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئے
ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى
الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ
شَهِدَ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن پر مومن کے چھ حق ہین عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اُسکی تجہیز و تکفین مین
جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے اُسکو اور سلام کرے اُسپر جب ملے اُس سے اور جواب دے اُسکے چھینکنے اور خیر خواہی کرے اُسکی جب اُسکا پیٹھ پیچھے ہو یا سامنے ہو
ف یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن موسی مخزومی مدنی ثقہ ہین اور ثقہ ہین راوی اُسکے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابی فدیک نے **باب** ماجاء فِي الْعَاطِسِ اِذَا عَطَسَ

باب چھینک والے کا بیان جو چھینکے تو کیا کہے

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہا اُنھون نے کہ عطسہ کی ابن عمر نے

بطرف ابن عمر کے سو کہا اُسنے الحمد للہ والسلام علے رسول اللہ یعنے سب تعریف اللہ تعالی کو ہے اور سلام ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سو کہا ابن عمر نے کہ مین بہی کہتا ہون الحمد للہ والسلام علے رسول اللہ مگر اسطرح نہین بتایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد ہمکو چھینک کے بعد بہی بتایا ہے کہ ہم کہین الحمد للہ علے کل حال یعنے سب تعریف اللہ تعالے کو ہے ہر حال مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے **باب** ماجاء کیف یشمت العاطس باب تشمیت کی کیفیت مین **عن** ابی موسی قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا اُنہون نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے محفل مین امید رکہتی تھے اسکی کہ آپ اُنکے لئے یرحمکم اللہ کہین مگر آپ یہی فرماتے تھے کہ اللہ تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کردی **ف** اسبابمین علی اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** سالم بن عبید انہ کان مع القوم فی سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال علیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العالمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتہ سفر مین سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم مین سی پس کہا اُسنے السلام علیکم تو کہا سالم نے سلام ہے تجھپر اور تیری ماں پر سو وہ شخص غصہ ہوگیا اپنے دلمین تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ مین نے نہین کہا کچھہ مگر وہی جو کہا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر بیان کی یہ روایت سالم نی کہ چھینکا ایک مرد نے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سلام ہے تجھپر اور تیری ماں پر پہر فرمایا جب چھینکے ایک تم مین کا تو چاہئے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور اُسکا جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے یغفر اللہ لی ولکم یعنے بخشدی اللہ تعالی مجھکو اور تجھکو **ف** اسحدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے منصور سے اور داخل کیا ہے بعض راویون نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو **ترجمہ** قولہ کہا سالم نے سلام ہے تجھپر اور تیری ماں پر یہ کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تہا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چھینک کے آدمی الحمد للہ کہی اور سُنی الحمد للہ کے حوض مین السلام علیکم کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ تجھپر اور تیری ماں پر یعنے سلام ہی اسمین اشارہ ہوا اسکی طرف کہ مانند تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کئے کہ تو چھینک کے جواب مین سلام کہتا ہے یہ خلاصہ مافی اللمعات **عن** ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکے کوئی تم مین کا تو کہے الحمد للہ علے کل حال یعنے سب تعریف ہے اللہ تعالے کو ہر حال مین اور چاہئے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اُسکو یرحمک اللہ یعنے رحم کرے اللہ تعالے تجھپر اور چاہئے کہ وہ چھینکنے والا پہر جواب دی اور کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنے ثابت رکہی تمکو اللہ تعالے ہدایت پر اور درست کرے حال تمہارا **ف** روایت کیا ہمسے محمد بن مثنی نی اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے ابن ابی لیلی سے اسی اسناد سی مانند اسکے اور ایسی ہے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلی سے اُنہون نے کہا روایت ہے ابی ایوب سے اُنہون نے روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی لیلے اضطراب کرتے تھے اس حدیث مین یعنی کبہی کہتے تھے روایت ہے ابی ایوب سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبہی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی نے دونون نے یحیی بن سعید سی اُنہون نے ابن ابی لیلی سے اُنہون نے اپنے بہائی عیسے سے اُنہون نے عبد الرحمن بیٹے سی ابی لیلے کے اُنہون نے علے سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ماجاء فی ایجاب التشمیت بحمد العاطس باب واجب ہونمین تشمیت کے بعد حمد عاطس کے **عن** انس بن مالک ان رجلین عطسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الاخر فقال الذی لم یشمتہ یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ حمد اللہ وانت لم تحمد اللہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ دو شخصون کو چھینک آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جواب دیا آپنے ایک کو اور جواب نہ دیا دوسرے کو پہر جسکو جواب نہ دیا تہا آپنے اُسنی کہا یا رسول اللہ آپنے جواب دیا اسکو اور مجہے جواب نہ دیا تو فرمایا آپنے اُسنے حمد کی اللہ تعالی کے یعنے الحمد للہ کہا اور تونے حمد نہ کی اللہ تعالی کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء کم تشمت العاطس باب تعداد تشمیت مین **عن** سلمۃ قال عطس رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا شاھد فقال رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ ترجمہ روایت ہے سلمہ سے کہ چھینکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرد نے اور مین حاضر تہا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پہر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا حضرت نے اس مردکو زکام ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے یحیے بن سعید سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ایاس سے انہون نے اپنے باپ سلمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی مگر اسمین یہ مروی ہے کہ تیسرے بار حضرت نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کے حدیث سے یعنے جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند روایت یحیے بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے عکرمہ بن عمار سے عَنْ عَمَّارِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَاِنْ زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا ترجمہ روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور کہ فرمایا آپنے جواب دو چھینک والی کا تین بار پہر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دی چاہے نہ دی ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجہول ہے

باب مَا جَآءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَغْيِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ باب چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور مونہہ چھپا لینے کے بیانمین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا مونہہ ڈہانپ لیتے اپنے ہاتہ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنے آواز کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَآءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ باب چھینک کے مدح اور جمائی کے ذم مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاءَبَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پہر جب چھینکے ایک تم مین کا تو چاہیے کہ رکہے اپنا ہاتہ اپنے مونہہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے اور بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکہتا ہے جمائی کو پہر جبکہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے ف یہ حدیث حسن ہے ترجم بعض نسخون مین جو مطبوعہ دہلی ہین انمین یہ روایت یہین تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے اور بعض نسخون مین اسکے بعد ہی عبارت جو تحریر ہوئی موجود ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکہتا ہے جمائی کو پہر جب چھینکے کوئی تم مین کا اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو سنے اسکو کہے یرحمک اللہ یعنے رحمت کرے اللہ تعالی تجہپر اور رہی جمائی سو جب جمائی آوے تم مین سے کسیکو تو چاہیے کہ اسکو روکے جہانتک ہوسکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اسلیے کہ یہ شیطان کیطرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے ف یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح ہے ابن عجلان کے روایت سے یعنے جو اسکے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکہنے والی ہین سعید مقبری کے روایت کو اور ثابت زیادہ ہین ابن عجلان سے اور سنا مین نے ابی بکر عطار بصری سے روایت کرتے تہے علی بن مدینی سے وہ یحیے بن سعید سے کہا یحیے نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثین سعید مقبری کے روایت کیین سعید نے بعضے ابی ہریرہ سے یعنے بلا واسطہ اور بعضی بواسطہ ایکمرد کے ابی ہریرہ سے اور مجہپر مختلط ہوگئین وہ روایتین یعنے یہ یاد نرہا کہ بلا واسطہ کون تہین اور بواسطہ کون تہین سو مین نے سبکو نون روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرہ

باب مَا جَآءَ اَنَّ الْعُطَاسَ وَالتَّثَاؤُبَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ باب اس بیانمین کہ نماز مین چھینک آنا شیطان کیطرف سے ہے عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ اَلْعُطَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ ترجمہ بسند مذکور مرفوعاً مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ چھینک اور اونگہہ اور جمائی نماز مین اور حیض اور قی اور نکسیر ہونا شیطان کیطرف سے ہے ف یہ حدیث غریب ہے ہمنین پہچانتے ہم اسکو مگر شریک کے روایت سے کہ وہ ابی الیقظان سے روایت کرتے ہین اور پوچہا مین نے محمد بن اسمعیل سے اس سند مین عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا مین نے نام عدی کے دادا کا کیا ہے تو فرمایا انہون نے کہ مین نہین جانتا اور مذکور ہے یحیی بن معین سے کہ نام انکا دینار ہے

باب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ باب کسیکو اٹہا کر اسکی جگہہ بیٹہنے کی کراہت مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

ف یہ حدیث جو مسند مین ہے ۱۲

ف چھینکنے وقت آواز پست کرنے اور مونہہ چھپا لینے کے بیان مین

ف نماز مین چھینک اور جمائی کا شیطان کیطرف سے ہونا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھاوے کوئی شخص اپنے بھائی کو اسکی جا سے اور پھر بیٹھ جاوے اسکی جگہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرے کوئی شخص تم میں کا کہ اٹھا دیوے اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں آپ بیٹھ جاوے کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے تھے ابن عمر کے لئے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے یعنے بسبب اسی نہی مذکور کے **باب** مَا جَاءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ باب استحقاق میں مجلس کے جب اسکی طرف لوٹ کر آوے **عن** وَھْبِ بْنِ حُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ **ترجمہ** روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر گیا وہ کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں بیٹھا ہوا تھا **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور اسی معنی میں ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایتیں ہیں **باب** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ اِذْنِھِمَا باب دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِھِمَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنے بیچ میں بیٹھ جاوے انکی اجازت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عامر احول نے عمرو بن شعیب سے **باب** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ باب وسط حلقہ میں بیٹھنے کے کراہت میں **عن** اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ اَوْ لَعَنَ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالے نے بلسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں یعنے جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ یہ موجب سخریت اور تضحیک کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ قِیَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ باب تمام تعظیم کے کراہت میں **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَا یَقُوْمُوْنَ لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا صحابہ کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپکو دیکھتے تھے اسلیئے کہ جانتے تھے کہ حضرت اسکو برا جانتے ہیں یعنے کھڑے ہونیکو تعظیم کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے اور اوپر کی احادیث سے تعظیم کیلئے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے اور جو لوگ اپنے ملاک کی رسم و رواج کو علت جواز ٹھیراتے ہیں وہ سخت احمق ہیں اسلیئے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہد میں بھی قابل قبول نہیں ہے رواج و معمول کی کیا اصل ہے **شعر** گفتن بجوز شید کہ من چشمہ نورم + دانند بزرگان کہ سزاوار سہانیست **عن** اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مجلز سے کہا کہ باہر نکلے حضرت معاویہ سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انکو دیکھکر سو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ بیٹھ جاؤ تم دونوں اسلیئے کہ سنا ہے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسکو خوش لگے اور پسند آوے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اسکی سامنے تصویر کیطرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈھ لے دوزخ میں **ف** ابن ابی امامہ سے بھی روایتیں ہیں اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** سبحان اللہ تقوی اور پرہیزگاری کے یعنی میں کہ باوجود اسکی کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنے خلاف سنت گوارا نہ کی اور خوف ایسے جلیل القدر لوگوں سے ہے جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا انکو روک ٹوک کی اور باز رکھا افسوس ہے ہماری اخوان زمان اور مشایخ دوران پر کہ اگر انکی تعظیم کو کوئی ہوا کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جانکر ترک کرے تو انکے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر + **باب** مَا جَاءَ فِیْ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ باب ناخون تراشنے کے بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَۃِ اَلْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف بال لینا اور ختنہ اور مونچھ کترانا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور ناخون تراشنا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

استیذان و ادب کا بیان جس کا اوپر ذکر ہوا

ترجمہ و عدم جواز اجازت بیٹھنے کے دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت ان کے

ترجمہ و عدم جواز بیٹھنے کے حلقہ کے بیچ میں

ترجمہ و عدم جواز کھڑے ہونے تعظیم کے لئے

ترجمہ و عدم جواز ناخون و مونچھ کے بڑھانے کے

قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ ترجمہ روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں پہلے کترنا مونچھوں کا دوسرے بڑھانا ڈاڑھی کا اور تو فیر اسکے تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے پہنچوں کی گنجلکیں دھونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی ہو ف اسماعیل بن عامر بن یاسر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسیٰ نے انتقاص سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے باب مَا جَاءَ فِيْ تَوْقِيْتِ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ باب ناخون اور مونچھیں ترشنے کے وقت میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مقرر کر دیا لوگوں کے لئے چالیس رات ناخون کاٹنے اور مونچھیں ترشنے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنے اس مدت سے متجاوز نہ ہونے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخون ترشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کو یہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنے اسکے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہونا کہ اشد کراہت ہے ف یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کے راویوں میں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں باب مَا جَاءَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ باب مونچھیں کترنے کے بیان میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَصُّ وَيَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَكَانَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيْمُ يَفْعَلُهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنے مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نہ لئے اپنے لب یعنے مونچھیں نہ ترشائیں وہ ہم میں سے نہیں یعنے ہماری سنت کے مخالف ہے ف اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے راویوں کے ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے اسی مانند اسکے باب مَا جَاءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ باب ڈاڑھی کے اطراف سے کچھ بال لینے کی بابت میں عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِّحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب کو وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بال ترشاتے تھے اپنی ڈاڑھی مبارک کے عرض و طول کیطرف سے ف یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے عمر بن ہارون متقارب الحدیث ہیں میں نے انکی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جسکے اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ انکے کوئی حدیث نہیں جانتا جسمیں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بال ترشاتے تھے اپنی ڈاڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اسکو مگر عمر بن ہارون سے روایت کرتے اور سنا میں نے انکو بہتیرا ہی روایت کرتے والا یعنے اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ ہی عمر بن ہارون صاحب حدیث سے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہمسے وکیع بن جراح نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے کتیبہ منجنیق اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع سے کہ یہ صاحب یعنے جو روایت کرتے ہیں نصب منجنیق کے انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب میں عمر بن ہارون متہم روایت منجنیق مؤلف رحمۃ اللہ نے فقط عمر بن ہارون کے توثیق کے لئے یہاں بیان کی باب مَا جَاءَ فِيْ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ باب ڈاڑھی بڑھانے کے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحَى ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور بڑھاؤ ڈاڑھیوں کو ف یہ حدیث صحیح ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِحَفْاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحَى ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنیکا اور ڈاڑھیوں کے بڑھانیکا ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نافع جو راوی ہیں ابن عمر کے ثقہ ہیں اور عمر نافع تابعی ہیں اور عبد اللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں باب مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى مُسْتَلْقِيًا باب پیر پر پیر رکھ لیٹنے کے بیان میں عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ترجمہ روایت ہے عباد بن تمیم سے کہ انکے چچا نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے

مترجم یعنے ناداں بچے اوپر پیر رکھکر لیٹنے کو منحوس جانتے ہین واقع مین یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسی وقت مین کہ آدمی تہمت باندھی ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہوسکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہو تو فعل مسنون ہے پس منحوس جاننی وغیرہ منحوس ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ فی ذلک باب اسکی کراہت مین **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظھرہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اسطرح کہ ہاتہ بہی اسکے اندر آجاوین اور گوٹ مار کر بیٹہے ایک ہی کپڑے مین کہ یقین ہی اسمین ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر اپنی پیٹہہ کے بل کہ اسمین بہی ستر کھلنے کا احتمال ہے **ف** اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگون نے سلیمان تیمی سے اور نہین جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند مین مذکور ہین کہ وہ کون ہین اور روایت کیا ان سے سلیمان تیمی نے کئی حدیثین روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث سے انہون نے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اسطرح لپیٹنے سے کہ ہاتہ بہی اندر ہو جاوین اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ کر بیٹہنے سے اور اس سے کہ کہی آدمی ایک پیر پر دوسرے پیر کو اپنے اور وہ لیٹا ہو اپنے پیٹہہ پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ الاضطجاع علی البطن باب اوندہا لیٹنے کی کراہت مین **عن** ابی ھریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ھذہ ضجعۃ لا یحبھا اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرد کو لیٹا ہوا پیٹہ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہین رکہتا اسکو اللہ تعالی **ف** اسی باب مین طہفہ اور ابن عمر سے بہی روایت ہے اور روایت کیا یحیی بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہون نے یعیش بن طہفہ سے انہون نے اپنی باپ سے اور انکو طہفہ نجاری صحابی ہے کہتے ہین اور صحیح طہفہ بہائی ہوز ہے اور بعضون نے طخفہ بخاء معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ نجاری صحابی معجمہ کو صحیح کہا ہے **باب** ما جاء فی حفظ العورۃ باب ستر عورت کے بیان مین **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ عوراتنا ما نأتی منھا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک فقال الرجل یکون مع الرجل قال ان استطعت ان لا یرینھا احدا فافعل قلت فالرجل یکون خالیا قال فاللہ احق ان یستحیی منہ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے انہون نے روایت کیے اپنی باپ سے انہون نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کیے مینے یا رسول اللہ عورات ہماری کن سے چہپاوین ہم اور کن کو چہوڑ دین یعنی ان سے نہ چہپاوین فرمایا آپنے ڈہانپ اور چہپا تو اپنے عورت کو مگر اپنی بی بی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہوے تیری ہاتہ اسکی پہر عرض کیے انہون نے کہ کبہی آدمی ہوتا ہی ایک آدمی کے ساتہ یعنے دو ہی شخص ہوتے ہین زیادہ نہین تو فرمایا کہ جہان تک ہوسکے تجہ سے کہ نہ دیکہے عورت تیری کوئی پس کہا تو کہا مین نے پہر بعضی جگہ ہوتا ہے آدمی خالی یعنے وہان ستر کے کیا ضرور ہے تو فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالی زیادہ مستحق ہے اسکا کہ اس سے شرم کیجاوے یعنے وہان بخوف خدا ستر ضرور ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کیے جریر نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہین بہز کے **باب** ما جاء فی الاتکاء باب تکیہ لگاکر بیٹہنے کے بیان مین **عن** جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہون نے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی ہوے وسادہ پر اپنی بائین طرف **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے کئے لوگون نے یہ حدیث اسرائیل سے انہون نے سماک سے انہون نے جابر سے کہا انہون نے دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیے ہوے تکیے پر اور نہین ذکر کیا انہون نے بائین طرف کا روایت کیے ہم سے یوسف بن عیسے نے انہون نے وکیع سے انہون نے اسرائیل سے انہون نے سماک بن حرب سے انہون نے جابر سے کہا جابر نے کہ دیکہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیے ہوے تکیے پر یہ حدیث صحیح ہے **باب** عن ابی مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ فی بیتہ الا باذنہ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جاوے آدمی اپنی حکومت کی جگہ مین یعنے گہر یا محلہ مین اور نہ بیٹہا جاوے اسکی مسند پر اسکی گہر مین مگر اسکے حکم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء ان الرجل احق بصدر دابتہ باب اس بیان مین کہ مالک صدر سواری کا مستحق ہے **عن** بریدۃ یقول بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمشی اذ جاءہ رجل ومعہ حمار فقال یا رسول اللہ ارکب وتأخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انت احق بصدر دابتک الا ان تجعلہ لی قال قد جعلتہ لک قال فرکب **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہتے تہے کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تہے راہ مین کہ ناگہان آگیا انکے پاس ایک آدمی کہ اسکی ساتہ ایک گدہا تہا اور اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ سوار ہو لیجیے آپ اسپر اور وہ پیچہے ہٹ گیا تاکہ حضرت آگی سوار ہون تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا لیکن آگے کا مگر یہ کہ بخشدے

اوندہے لیٹنے کی کراہت

ستر عورت کا بیان

تکیہ لگاکر بیٹہنے کی بہی بعض صورتین ناجائز ہین

اسلامی حکومت کے صدر سواری کا مالک مستحق ہے

مجھے حق اپنا تب اُسنی عرض کے کہ مین نے بخشدیا آپکو حق اپنا کہا راوی نے پھر سوار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی اتخاذ الانماط
باب انماط کے بنا نیمن **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لکم انماط قلت وانی تکون لنا انماط قال اما انھا ستکون لکم انماط قال فانا اقول لامرأتی اخرجی عنا
انماطک فتقول الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا ستکون لکم انماط قال فادعھا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا
تمہارے پاس انماط ہین تو مین نے عرض کے کہ کہان سے آئے تمہارے پاس انماط فرمایا آپنے قریب ہے کہ ہونگے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے کہ اب مین اپنے بی بی سے کہتا ہون کہ دور رکھہ مجھسے
انماط اپنی تو وہ کہتے ہی کہ خبر نہ دی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہونگے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے پھر چھوڑ دیتا ہون مین اُسکو **ف** یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے
ترجمہ انماط جمع ہے نمط کے نمط ایک قسم ہے قالین کی کہ اُسپر روئین ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالتی ہین اور کبھی اُسکا پردہ بناتے
ہین کذا فی المجمع غرض اس حدیث مین بطور تبیین گوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمارے امت کو وسعت ہوگی اور فرشون اور لباسون مین لوگ تکلف اور زینت کرینگے **باب**
ماجاء فی رکوب ثلاثۃ علی دابۃ باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونیکے بیانمین **عن** سلمۃ قال لقد قدمت بنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن و
الحسین علی بغلتہ الشھباء حتی ادخلتہ حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا قدامہ وھذا خلفہ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ سے کہا انہون نے کہ مین نے خچر کو آنحضرت
کے جسکا نام شہبا تھا اور اُسپر آپ سوار تھے اور حسن اور حسین یہانتک کہ لیگیا مین خچر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آنگن مین یہ حضرت کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے پیچھے امام حسن
آگے اور حسین پیچھے **ف** اسامہ بن زید اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی نظرۃ الفجاءۃ باب ناگہان نظر
پڑنیکے بیانمین **عن** جریر بن عبداللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظرۃ الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ
سے کہا انہون نے کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم اُس نگاہ کا کہ کبھی کبھار کی پڑجاتی ہے یعنے کسی عورت اجنبیہ پر سو فرمایا مجھکو کہ پھیرلے تو نگاہ اپنی **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور ابوزرعہ کا نام ہرم ہے **عن** بریدۃ رفعہ قال یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے انہون نے
مرفوع کیا اُسکو یعنے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی پہلے نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اسلئے کہ پہلی نگاہ تیرے لئی ہے یعنے چونکہ اچانک پڑگئی معاف ہے
اور پہلی ہے تیرے لئی دوسری یعنے اُسمین مواخذہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے **باب** ماجاء فی احتجاب النساء من
الرجال باب عورتونکو مردون سے چھپنے کے بیانمین **عن** ام سلمۃ انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ قالت فبینما نحن عندہ اقبل
ابن ام مکتوم فدخل علیہ وذلک بعد ما امرنا بالحجاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ھو اعمی لا یبصرنا
ولا یعرفنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ وہ بیٹھی تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
میمونہ بھی سو کہا ام سلمہ نے کہ سامنے آئی عبداللہ ابن ام مکتوم اور داخل ہوے آپ پاس اور یہ قصہ بعد اسکے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم
دونون عبداللہ سے سو مین نے عرض کے یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہمکو نہین دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہمکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونون بھی اندھی ہو اور
کیا تم دونون نہین دیکھتین اُسکو یعنے وہ نہین دیکھتا تو تم تو دیکھتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی النھی عن الدخول علی النساء الا باذن
ازواجھن باب آنیکی اذن شوہرون کے عورتون کے پاس جانیکی نہی مین **عن** ذکوان عن مولی عمرو بن العاص ان عمرو بن العاص ارسلہ الی علی یستاذنہ علی اسماء ابنۃ عمیس فاذن
لہ حتی اذا فرغ من حاجتہ سأل المولی عمرو بن العاص عن ذلک فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھانا او نھی ان ندخل علی النساء بغیر اذن ازواجھن
ترجمہ روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہین مولی سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا اُنکو حضرت علی کیطرف کہ اجازت مانگی عمرو بن عاص کے لئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانیکی
سو اجازت دی علی نے اسماء کے پاس جانیکے کہ علی اُنکے شوہر تھے پھر جب فارغ ہوے عمرو اپنی کام سے یعنے جو کچھ کہنا سُننا تھا کہہ چکے پوچھا مولے نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے
کا تو فرمایا اُنہون نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہون بیبیون پر بے اجازت اُنکے شوہرون کے **ف** اسامہ بن عقبہ بن عامر
اور عبداللہ بن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی تحذیر فتنۃ النساء باب فتنہ نساء کے بیانمین **عن** اسامۃ بن زید و
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن

زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑا میں نے بعد اپنے لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہونچانیوالا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت اسامہ بن زید سے سوا معتمر کے اور اسی ہیں ابی سعید سے ہے روایت

باب ماجاء فی کراھیۃ اتخاذ القصۃ باب مچھلیکے برائی میں

عن حمید بن عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ خطب بالمدینۃ یقول این علماءکم یا اھل المدینۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن ھذہ القصۃ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھا نساءھم **ترجمہ** روایت ہے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا سنا میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں بیچے اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والو نہیں سنا ہی ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب بڑھالیں انکی عورتوں نے چوٹیاں **مترجم** مراد یہ ہے کہ پٹے یا بال جبت سے لگا کر بڑی چوٹی دار بنانا جب ہلاکت ہے اسلئے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ سے

باب ماجاء فی الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ باب ملانے اور واشمہ وغیرہا کے بیان میں

عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواشمات والمستوشمات والمتنمصات مبتغیات للحسن مغیرات خلق اللہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گودنا گودنی والی عورتوں اور جو گودنا گودوا وی اور جو دانتوں کو سوہن کرکے باریک کرتے ہیں موندتے ہیں ان کو سوہنے حسن اور خوبصورتی بدلنی والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے پیدا کی ہوئی چیز کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ وقال نافع الوشم فی اللثۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگادی اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگوا وی تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں اور لعنت کی گودنا گودنی والے عورت کو اور گودوانی والی کو اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی ہیں عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس سے یہ روایت ہے روایت کیا ہے اس کو محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا اسمیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شاید اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اسلئے نافع نے تفسیر کی وشم کی گودنا کہیں جبکہ ممنوع اور غیر مشروع ہے

باب ماجاء فی المتشبھات بالرجال من النساء باب ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتے ہیں

عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھات بالرجال من النساء والمتشبھین بالنساء من الرجال **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو مردوں سے تشبہ کرتے ہیں یعنے لباس اور بات چیت وغیرہ میں اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے تشبہ کرتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی ہیں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **مترجم** عورت مرد کی مشابہت کرے یعنے لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے کھڑی بولی بولے سر پر پٹے رکھے یا سر منڈا وے وغیرہ ذالک

باب ماجاء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلنے کے

عن ابی ھو سی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عین زانیۃ والمرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا وکذا یعنی زانیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ زانیہ ہے یعنے عورت جب خوشبو لگا وے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گذرے سو وہ ایسی ویسی ہے یعنے زانیہ ہے + **ف** اسی باب میں ابی ہریرہ سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مراد آنکھ زانیہ ہے یعنے آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں اکثر ایسے میں بیخبری نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہی آنکھ کا زنا ہے

باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء باب مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بیان میں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب الرجال ما ظھر ریحہ وخفی لونہ وطیب النساء ما ظھر لونہ وخفی ریحہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو اسکی اور چھپا رہے رنگ اسکا اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر

رنگ اُسکا اور چھپی ہو بو اُسکی **ف** روایت کیا ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمٰعیل سے اُنہون نے جریری سے اُنہون نے ابی نضرہ سے اُنہون نے طفاوی سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانندا سکے اور یہ حدیث حسن ہے لیکن طفاوی کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہین جانتے ہم نام اُنکا اور حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم کے اتم ہے اطول ہے اور اسباہین عمران بن حصین سے ہے روایت ہے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ طِيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ وَنَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو مردونکی وہ ہی کہ ظاہر ہو بو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا اور بہتر خوشبو عورتون کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بو اُسکی اور منع فرمایا آپنے زین پوش سرخ یعنے ریشمی سے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** مراد ان حدیثون کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہئے کہ جسمین بو ہو اور رنگ نہو مثل عطر وغیرہ کے اور عورت کو وہ کہ جسمین رنگ ہو اور بو نہو مثل حنا وغیرہ کے **باب** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيْبِ باب خوشبو پھیرنے کی کراہت مین **عن** ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ **ترجمہ** روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ انس رضی اللہ عنہ کے عادت تھے کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے **ف** اسباہین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے +

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ وہ پھیری نہین جاتین ایک تکیہ دوسرے خوشبو تیسرے دودھ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن سلم بیٹے ہین جُندب کے اور وہ مدینہ کے رہنے والے ہین **عن** اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیا وے کسیکو تم مین سے خوشبو تو نہ پھیرے اُسکو اسلئے کہ وہ نکلی ہے جنت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہین جانتے ہم جانے کے کوئی روایت سوا اسکے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے اور یا یا اُنہون نے زمانہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہین دیکھا اُنکو پاوے نہ سنی آپسے کوئی حدیث

باب مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ باب مباشرت ممنوعہ کے بیانمین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے کہ بیان کرے اُسکا اپنی شوہر کے آگے اسطرح کہ گویا کہ وہ اُسکو دیکھ رہا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے عورت کو نہ چاہئے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اُسکو دیکھتا ہو کہ اسمین خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا مین گرفتار ہو جانیکا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہین مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہان ملاقات اور ملنا مراد ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کی ستر کیطرف اور نہ نظر کرے عورت کسی عورت کے ستر کیطرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے مین یعنے دونون ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہون نہ لیٹین اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** یعنے جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسیطرح عورت سے بھی ضرور ہی اکثر عورتین آپسمین بے ستری کو حرام نہین جانتی اور اسمین تساہل کرتی ہین معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچاوے **باب** مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ باب ستر عورت کے بیانمین **عن** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ النَّاسُ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا اُنکے دادا نے کہ پوچھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ عورات ہمارے کیا چھپاوین ہم اُسمین سے اور کیا چھوڑ دین یعنے کس سے ستر ڈھانپین اور کس سے نہ ڈھانپین فرمایا آپنے کہ چھپاؤ عورت اپنی کو مگر اپنے بی بی سے یا جسکے مالک ہو تیرے ہاتھ یعنے باندی سے کہا راوی نے عرض کیے مینے یا رسول اللہ جبکہ لوگ ملے جلے ہون آپسمین فرمایا اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے عورت تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اُسکو کسیکو کہا مینے یا نبی اللہ جبکہ

ہووے کوئی ہم مین کا اکیلا یعنے خلوت مین ہو فرمایا آپنے اللہ تعالے زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیون کے کہ حیا کیجاوے اُس سے یعنے مکان تنہا مین بھی برہنہ نہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء ان الفخذ عورۃ باب اس بیان مین کہ ران ستر مین داخل ہے **عن** جرھد قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجرھد فی المسجد وقد انکشف فخذہ قال ان الفخذ عورۃ ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہا کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس سے مسجد مین اور انکی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپنے کہ ران بھی ستر مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر اسکے اسناد مین متصل نہین دیکھتا **عن** جرھد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بھم وھو کاشف عن فخذہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غط فخذک فانھا من العورۃ ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم گذری انکے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا آپنے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کہ وہ ستر مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** جرھد الاسلمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفخذ عورۃ ترجمہ روایت ہے جرہد اسلمی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران ستر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفخذ عورۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورۃ مین داخل ہے **ف** اسباہین علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبداللہ بن جحش اور انکے بیٹی کو صحبت ہی جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** ماجاء فی النظافۃ باب پاکیزگی کی بیانین **عن** صالح ابن ابی حسان قال سمعت سعید بن المسیب یقول ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا افنیتکم ولا تشبھوا بالیھود قال فذکرت ذلک لھما جر بن منھال فقال حدثنیہ عامر بن سعد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئلہ الا انہ قال نظفوا افنیتکم ترجمہ روایت ہے صالح کہا انہون نے کہ سنا مین نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالے پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک صاف رکھو کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہون مین کہ فرمایا سعید بن مسیب نے کہ صاف رکھا کرو اپنی صحنون کو اور مشابہت نکرو ساتھ یہود کی یعنے وہ اپنے صحنون مین کوڑا جمع کرتے ہین تم نکرو کہا صالح نے ذکر کیا مین نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے تو کہا انہون نے کہ روایت کیا مجھ سے عامر بن سعد نے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنون کو یعنے گمان کرتا ہون مین نہین کہا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نظافت بن ابی اویس نے ضعیف سمجھی جاتی ہین اور انکو ابن ابی اویس کہتے ہین **ترجم** اللہ تعالے نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہین اور یہان مراد ہے پاک ہونا باریکی نجاسات کا صفات حدوث سے اور سمات زوال و نقص سے اور نظافت کرو یعنے صاف و پاک کرو مکانون کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاسات سے اور دلکو کبر و حسد سے اور روح کو ماسوی اللہ سے **باب** ماجاء فی الاستتار عند الجماع باب جماع کے وقت پردہ کرنیکے بیانین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سے اسلئے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین کہ نہین جدا ہوتے ہین تم سے مگر پائخانے کی وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو انسے اور تعظیم کرو انکی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو صیاح کا نام یحیی بن یعلی ہے **ترجم** وہ ساتھی ملائکہ ہین کہ حفاظت عباد کے لئے مامور کیے گئے ہین اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے **باب** ماجاء فی دخول الحمام باب حمام مین جانیکے بیانین **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یدخل حلیلتہ الحمام ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یدخل الحمام بغیر ازار ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یجلس علی مائدۃ یدار علیھا الخمر ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالی پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام مین کہ وہان بے ستری اور بیحیائی کی شغل بہتر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالے پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کے یعنے برہنہ نہ نہاوے جیسیکہ جہال اور سفہاء کے عادت ہوتی ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن تو نہ بیٹھے اُن لوگون کے دسترخوان پر کہ جسپر دور ہوتا ہو شراب کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عطاء کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہون مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسمعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہین مگر اکثر وہم کر جاتے ہین کسی روایت مین اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہین ہوتا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی الرجال والنساء عن الحمامات ثم رخص للرجال فی المیازر ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردون اور عورتونکو حمام مین جانے سے پھر رخصت دی مردونکو کہ تہمت

اسلام ایمان کی ران ستر مین داخل ہے

پاکیزگی کا بیان

حمام کے وقت پردہ کرنیکا بیان

حمام مین بغیر تہبند نہانیکا بیان

باندھکر جاوین **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے اور اسناد اسکی کچھ مضبوط نہین **عن** ابی الملیح الھذلی ان نساء من اھل حمص او من نساء اھل الشام دخلن علی عائشۃ فقالت انتن اللاتی یدخل نساءکن الحمامات سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأۃ تضع ثیابھا فی غیر بیت زوجھا الا ھتکت الستر بینھا وبین ربھا **ترجمہ** روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتین اہل حمص کے یا اہل شام مین کے داخل ہوئین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپنے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتین تمہارے یہان کے حماموں مین سنا ہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہین ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مین مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اسنے وہ پردہ کہ اُسکے اور اُسکے رب کے درمیان تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء ان الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب **باب** جس گھر مین تصویر اور کتا ہو اُسمین ملائکہ کے نہ داخل ہونیکی بیان مین **عن** ابن عباس یقول سمعت ابا طلحۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھی سنا مینے ابوطلحہ سے کہ کہتے تھی کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین داخل ہوتے ہین فرشتے اُس گھر مین کہ جسمین کتا یا تصویر ہو جاندار چیزون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ تماثیل او صورۃ شک اسحاق لا ادری ایھما قال **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہون نے کہ خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہین ہوتے اُس گھر مین کہ جسمین تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحٰق نے کہ اینمین سے کیا کہا یعنے تماثیل کہا یا صورت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فقال انی کنت اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت علیک البیت الذی کنت فیہ الا انہ کان فی باب البیت تمثال الرجال وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی بالباب فلیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع ویجعل منہ وسادتین منبوذتین توطئان ومر بالکلب فیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ذلک الکلب جروا للحسین او للحسن تحت نضد لہ فامر بہ فاخرج **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی میرے پاس جبرئیل اور کہا اُنہون نے کہ آیا تھا مین آپکے پاس کل کے رات کو سو زو کا مجھے اس سے کہ داخل ہوتا نزدیک آپکے گھر مین کہ جسمین آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویر ہین مرد ونکی اور گھر مین کپڑا تھا پردہ کا کہ اُسمین تصویرین تھین اور تھا گھر مین ایک کتا سو حکم کریے آپ کہ سر اُس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جاوے کہ حکم اُسکا شجر کا سا ہو جاوے اور پردہ کے لئے حکم کریے کہ اُسکو قطع کرکے دو تکیہ بنای جاوین کہ پڑے رہین اور روندی جاوین اور حکم کریے کتے کو کہ نکال دیا جاوے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا امام حسن کا یا امام حسین کا یعنے اُنکے کھیلنے کے لئی تھا اُنکے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپنے کہ وہ نکالا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کے کہ سر اُسکا کاٹ ہو کہنا اُسکا جایز ہے اور اسی طرح درختون اور پھولون وغیرہ غیر ذی روح کے تصویرین **باب** ما جاء فی کراھیۃ لبس المعصفر للرجال **باب** مرد کو معصفر کے کراہت مین **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہون نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس سے اور اُسپر دو کپڑے تھی سرخ رنگ کے اور سلام کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپنے اُسکے سلام کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپنے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہنا اور تجویز کیا ہے علماء نے کہ جو رنگا جاوے مدر وغیرہ مین تو اُسمین کچھ مضائقہ نہین جبکہ وہ کسم کا نہووے **مترجم** مدر یعنے گیرو وغیرہ مین **عن** علی بن ابی طالب نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن القسی وعن المیثرۃ وعن الجعۃ قال ابو الاحوص وھو شراب یتخذ بمصر من الشعیر **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے ابو الاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کے کہ جو سے بناتے ہین **فصل** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** البراء بن عازب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونھانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعیادۃ المریض وتشمیت العاطس واجابۃ الداعی ونصر المظلوم وابرار المقسم ورد السلام ونھانا عن سبع عن خاتم الذھب او حلقۃ الذھب وآنیۃ الفضۃ والمیثرۃ والقسی والدیباج والاستبرق والقسی **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہون نے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ چیزونکا

مرد کو معصفر کے کپڑے پہننے کی ممانعت

جس گھر مین کتا اور تصویر ہو اُسمین ملائکہ کے نہ داخل ہونیکی بیان

اور منع فرمایا ہمکو سات چیزون سے حکم کیا ہمکو جنازون کے ساتھ چلنے کا اور مریض کے عیادت کا اور چھینکنے والی کے جواب دینی کا اور بلانیوالی کے بات قبول کرنیکا اور مظلوم کے مدد کا اور قسم کھانیوالی کے قسم سچا کرنیکا اور سلام کے جواب دینی کا اور منع فرمایا ہمکو سات چیزون سے سونیکی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردونکو اور سونیکے چھلے پہننے سے اور چاندی کے برتنون سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہہ سب ریشمی کپڑے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہین ابی الشعثا کی یعنے ابی الشعثا کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہین اسود کے **باب** مَاجَآءَ فِی لُبْسِ الْبَیَاضِ باب سفید کپڑے پہننے کے بیان مین **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسلیئے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہین اور کفن دو اُسکا اپنے مُردون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابن عباس اور ابن عُمر سے بھی روایت ہے **باب** مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ باب سُرخ کپڑونکی اجازت مین مردون کے لیے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةٍ اَضْحَیَانَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ فَاِذَا هُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین سو مین نظر کرتی لگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور چاند کیطرف اور اُنپر جوڑا انہا سرخ رنگ کا تو اُسوقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کیے شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے اُنہون نے براء بن عازب سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مُبارک پر سُرخ جوڑا یعنے اُسمین خطوط سرخ تھے نہ یہہ بالکل سُرخ ہو روایت کیے ہمسے یہ محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحاق سے اور روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے یہی روایت اور اسی حدیث مین اور یہی ذکر ہے اس سے زیادہ پوچھا مین نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اور کہا مین نے کہ حدیث ابی اسحاق کے جو مروی ہے براء سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کے تو تجویز کیا اُنہون نے کہ دونون حدیثین صحیح ہین اور سماک بن حرب نے براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت کیا ہے **باب** مَاجَآءَ فِی الثَّوْبِ الْاَخْضَرِ باب سبز کپڑون کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابی رمثہ سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اُنپر دو کپڑے سبز تھے **ف** یہ حدیث صحیح غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبید اللہ بن ابی زیاد کی روایت سے اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضون نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے **باب** فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ باب سیاہ کپڑون کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَیْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن صبحکو اور اُنپر چادر تھی کالے بالونکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** مَاجَآءَ فِی الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ باب زرد کپڑون کے بیان مین **عَنْ** قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتِ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ حَتّٰی جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ اَرْفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَیْهِ تَعْنِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالٌ مُلَیْتِیْنِ کَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهٗ عُسَیْبُ نَخْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے قیلہ سے کہا اُنہون نے کہ آئی ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیے اُنہون نے اسکے بعد حدیث بہت لمبی یہانتک کہ کہا اُنہون نے کہ آیا آپکے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام علیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے تھے پُرانے بے سیی ہوے رنگے گئے تھے زعفران مین اور جھڑ گیا تھا اُنسے رنگ زعفران کا یعنے بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کے **ف** قیلہ کے حدیث کو ہم نہین جانتے مگر عبد اللہ بن حسان کی روایت سے **متترجم** مُراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا اُن کپڑون سے جھڑ گیا تھا اور کچھہ اثر باقی رہا تھا **باب** مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ باب زعفر اور خلوق کے کراہت مین مردون کے لیے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تزعفر سے مردون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے شعبہ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن علیہ سے اُنہون نے عبد العزیز بن صہیب سے اُنہون نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنے مردون کو **ف** روایت کیے یہ حدیث ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُنہون نے آدم سے اُنہون نے شعبہ سے کہا شعبہ نے معنے کراہت تزعفر کے مردون کے لیے یہ ہین کہ مردون خوشبو کے لیئے یا جائی عطر کے زعفران لگائی **عَنْ** یَعْلَی بْنِ

مُرَّةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْہَبْ فَاغْسِلْہُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ روایت ہے ہیلے بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائی ہوئے تب فرمایا جاؤ اور دھو اسکو اور پھر ہو ہو اور پھر دوبارہ نہ لگا اسکو ف یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اسکی اسناد میں جو مروی ہے عطا بن سائب سے کہا سنے تی کہا یحیی بن سعید نے جسنے کہ سنا ہی عطا بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنے انکی اول عمر میں سو سماع اسکا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطا بن سائب سے صحیح ہے مگر وہ حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطا سے وہ روایت کرتے ہیں زاذان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطا سے آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطا بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اسبابین عمار اور ابی موسی اور انس سے ہے روایت ہے مترجم خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران غیرہ سے اور غالب ہوتے ہے اسپر سُرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے **بَابُ** جَاءَ فِی کَرَاہِیَۃِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ باب حریر اور دیباج کے کراہت میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَذْکُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنیگا اسے آخرت میں یعنے جنت میں ف اسبابین ابن عمر اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے کہ جنکا ذکر کیا ہے ہمنے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور اسماء جو بیٹی ابوبکر صدیق کی ہیں انکے مولی کا نام عبداللہ ہے اور کنیت انکی ابو عمر ہے اور روایت کرتے ہے انسے عطا بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے **بَابُ عَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِیَۃً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہُ لِیْ فَدَعَوْتُہُ لَہٗ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِنْہَا فَقَالَ خَبَّاْتُ لَکَ ہٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا اسنے کہ تقسیم کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قباؤں اور نہ دیا مخرمہ کو اسمیں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے پیارے چلو میرے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں انکے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرت کو میرے لئے سو بلایا میں نے انکو مخرمہ کے لئے اور نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اپکے اوپر ایک قبا تھی انہیں قباؤں کے سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی ہے میں نے تمہارے لئے کہا اور نے پھر دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کیطرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے **بَابُ** مَا جَاءَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ + باب انہا را شانا نعمت کی بیانمیں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہی کہ دیکھا جاوے اثر اسکی نعمت کا اسکے بندی پر یعنے کپڑے سفید ہوں اور بہت شرعی سے بن آراستہ ہو ف اسبابین ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْخُفِّ الْاَسْوَدِ باب موزہ سیاہ کے بیانمیں **عَنْ** بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَہْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَہُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَیْہِمَا ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والی حبش نے ہدیے میں بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑہ موزے کا کہ وہ دونو سیاہ تھے اور نہیں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپنے انکو اور وضو اور مسح کیا اوپر ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور روایت کیا ہے محمد بن بعینے نے ان سے کہ نام ہے راوی کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِی النَّہْیِ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ باب توڑنے بال نکالنے کی نہی میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ وَقَالَ اِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے یہ عبدالرحمن بن حارث نی اور کئے لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ باب صاحب مشورہ کے امانت داری کی بیانمیں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے یعنے اسکو افشای راز نکرنا چاہیے ف اسبابین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کے روایت سے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے ف اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے اور

شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت انکی ابو معاویہ ہے روایت کی ہمسے عبدالجبار بن علاء وغیرہ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان نے کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابی بریرہ کے حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اُسمیں کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا یعنے پوری پوری بیان کرتا ہوں **باب** ماجاء فی الشؤم باب نحوست کے بیان میں **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیز میں ہے عورت اور گھر اور جانور میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب نے اپنی سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اپنی سند سے اور روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے یہ حدیث اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے اُن دونوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں سالم کا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے اور روایت سعید کے صحیح ہے اسواسطے کہ علی بن مدینی اور حمید دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری سے ہم سے یہ حدیث کہ سالم سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اُنکے سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے روایت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنے کسی چیز میں نحوست نہیں اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا اُنہوں نے کہ سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شوم یعنے نحوست نہیں ہے کسی شی میں اور کبھی ہوتی ہے گھر میں اور عورت اور گھوڑے میں روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن بحر نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے اُنہوں نے سلیمان سے اُنہوں نے یحیی بن جابر سے اُنہوں نے معاویہ سے اُنہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء لا یتناجی اثنان دون الثالث باب اداب مناجی میں **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما وقال سفیان فی حدیثہ لا یتناجی اثنان دون الثالث فان ذالک یحزنہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کانمیں بات کریں اُنمیں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور سفیان نے اپنے روایت میں کہا کہ کانمیں بات نہ کریں دو شخص تیسرے اپنے رفیق کو چھوڑ کر اسلئے کہ یہ بات اسکو غمگین کرتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کان میں بات نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اسلئے کہ اُس مومن کو ایذا ہوتی ہے یعنے بسبب اکیلا رہ جانے کے اور اللہ تعالے کو بُری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے ہے روایت **متبرحکم** یہ نبی سرگوشی ہی تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اسمیں ایک شخص اکیلا رہ گیا ہے اور غمگین ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں **باب** ماجاء فی العدۃ باب عہد و اقرار کے بیان میں **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبہہ وامر لنا بثلاثۃ عشر قلوصا فذھبنا نقبضھا فاتانا سنتہ فلم یعطنا شیئا فلما ولی ابوبکر قال من کانت لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ فلیجئ فجئت الیہ فاخبرتہ فامر لنا بھا **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا اُنہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گورے تھے اور بڑھاپا آچلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے اُنکی یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لئے تیرہ اونٹنیوں کا تو ہم اُن اونٹنیوں کے لینے کو گئے سو اگلی ہمکو خبر اُنکے وفات کی سو دیا ہمکو لوگوں نے کچھ پھر جب قایم ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ یعنے امور خلافت پر تو کہا ابوبکر نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تو وہ ہمارے پاس آوے سو آئے ہمارے پاس اور خبر دی ہے اُنکو حضرت کی وعدہ کے سو حکم فرمایا ہمکو اُن اونٹنیوں کے دینے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابی جحیفہ سے مانند اسکے اور روایت کی کسی لوگوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے ابی جحیفہ سے کہا ابی جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ اُنکے تھے یعنے مشکل صورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نکی یعنے اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے یحیی سے اُنہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے ابی جحیفہ سے کہا اُنہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ تھے اُنکے اور روایت کیا کسی لوگوں نے اسمٰعیل سے مانند اسکے اور ہمارے نزدیک یہی روایت اولیٰ ہے ابی جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے **باب** ماجاء فی فداک ابی وامی باب فداک ابی وامی کہنے کے بیان میں **عن** علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد غیر سعد بن ابی وقاص **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا اُنہوں نے کہ نہیں

نحوست کا بیان

آداب مناجی کا بیان

عہد و اقرار کا بیان

فداک ابی وامی کہنے کا بیان

سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو میرے یہ کہا ہو کہ فدا میں تجھ پر ان باپ میرے سو اسعد بن ابی وقاص کے **عن** سعید بن المسیب یقول قال علی ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد الا لسعد بن ابی وقاص قال لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی وقال لہ یوم قریظۃ ارم ایہا الغلام الخ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ نہیں جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسیکے لئے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا انکو جنگ احد کے دن مار تو ایک تیر فدا میں تجھ پر ان باپ میرے اور کہا ان سے مار تو میرا ہی جوان پہلوان **ف** اسباب میں زبیر اور جابر کی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سند وں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیی بن سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں باپ کو دن احد کے یعنے فداک ابی وامی فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب** ما جاء فی یا بنی باب سیکو شفقۃً بیٹا کہنے کے بیان میں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا بنی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا **ف** اسباب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انس سے اور ابو عثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام انکا جعد بن عثمان ہی اور انکو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی انسے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے **باب** ما جاء فی تغییر اسم المولود باب تبدیل کرنے مولود کے نام کے بیان میں **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بتسمیۃ المولود یوم سابعہ ووضع الاذی عنہ والعقیقۃ **ترجمہ** سند مذکور سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن یعنے ولادت سے اور اسکے بال وغیرہ صدقہ کرنیکا کہ موسب اوقیہ ہیں اور عقیقہ کرنیکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ما یستحب من الاسماء باب نامہای مستحبہ کے بیان میں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں یعنے اسلئے کہ ان میں اقرار ہے اللہ تعالے کی بندگی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** ما جاء ما یکرہ من الاسماء باب نامہای مکروہ کے بیان میں **عن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی ان یسمی رافع ویرکۃ ویسار **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جاوے کسیکا رافع اور برکت اور یسار **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسے ہی روایت کیا ابو احمد نے خیبان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہیں سند میں عمر **مترجم** رافع کے معنی بلند کرنیوالا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنے آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقص ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور غیر مستحسن ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسمین غلامک رباح ولا افلح ولا یسار ولا نجیح یقال ثم ہو فیقال لا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنے فائدہ دینے والا اور نہ افلح یعنے نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح اور نجیح افلح کے مرادف ہے اسلئے کہ کہا جاویگا کہ وہاں ہے یہ جواب دیا جاویگا کہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخنع اسم عند اللہ یوم القیمۃ رجل تسمی ملک الاملاک قال سفیان شاہان شاہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہونچاتی ہیں اس روایت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے بدترین سب ناموں اللہ تعالے کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جسنے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنے اسکی شہنشاہ ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر **باب** ما جاء فی تغییر الاسماء باب نام بدلنے کے بیان میں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر اسم عاصیۃ قال انت جمیلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحیی بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کیا عبید اللہ سی انہوں نے نافع سی انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث عبید اللہ سی انہوں نے نافع سی انہوں نے عمر سے مرسلا اور اسباب میں عبد الرحمن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ شریح اپنی باپ سی روایت کرتی ہیں اور خثیمہ بن عبد الرحمن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سی روایت کرتی ہیں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدل دیا کرتی تھی بُرے نام کو **ف** کہا ابو بکر بن ابی فدیک نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کے سند میں کہ روایت ہی ہشام بن عروہ سے

نام بدلنے کا بیان

استیذان کے احکام و آداب کا بیان

نام رکھنے کا بیان

سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا اُسمیں حضرت عائشہ کا **ترجمہ** عاصیکے معنے نافرمان گنہگار ہیں اس نام کو حضرت نے پسند نہیں کیا مگر متعجب ہے اکثر اہل تحریر سے کہ وہ اپنے لئے عاصی کو پسند کرتے ہیں **باب** ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب اسمائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں **عن** جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانیوالا ہوں کہ مٹاتا ہی اللہ تعالے بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر یعنے جمع کرنیوالا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کئے جاوینگے یعنے میرے پیچھے ہونگے پہلے میں میدان حشر میں آؤنگا اور میں عاقب یعنے پیچھے آنیوالا ہوں کہ اُسکے بعد کوئی نبی نہیں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ التسمی باسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنیتہ باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنیکے کراہت میں **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یجمع احد باسمہ وکنیتہ ویسمی محمدا ابا القاسم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپکے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنے اگر محمد نام رکھے تو چاہئے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنیسے منع فرمایا **ف** اسباب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تسمیتم بی فلا تکنوا بی **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنے محمد تو کنیت نہ رکھو میرے یعنے ابوالقاسم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور گروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے ایسا کیا ہی ہے یعنے اُنہوں نے کراہت کو تنزیہ پر حمل کیا یا مخصوص جانا آپکے حیات کی ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے سُنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابا القاسم تو مخاطب ہوئے اسکی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کہا اُسنے کہ میں نے آپکو نہیں پکارا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو میرے کنیت روایت کرے ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے یزید بن ہارون سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث سے معلوم ہوتی کراہت اسکی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے **عن** ابن ابی طالب انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ محمدا واکنیہ بکنیتک قال نعم قال فکانت رخصۃ لی **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ عرض کیا اُنہوں نے یا رسول اللہ بتلائیے تو اگر ہوا میرے لئے کوئی لڑکا آپکے بعد تو نام رکھوں میں اُسکا محمد اور کنیت رکھوں اُسکی جو آپکے کنیت ہے یعنے ابوالقاسم تو فرمایا آپنے کہ ہاں کہا حضرت علی نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لئی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الشعر باب شعر کے بیان میں **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک بعضی شعر حکمت ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اسکو فقط ابوسعید اشج نے ابن ابی عینہ کی روایت سے اور روایت کیا اور لوگوں نے اُنکے سوا ابن ابی عینہ کے روایت سے یہ حدیث موقوفا اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسباب میں ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ اور کثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ **ترجمہ** اور گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی انشاد الشعر باب شعر پڑھنے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قالت ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس مایفاخر او ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم رکھتی تھے حسان کے لئے منبر مسجد میں کہ وہ اُسپر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یا کہا حضرت عائشہ نے یناقح یعنے جواب دیتی تھی اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنے راوی کو شک ہے اور فرماتے تھی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بیشک اللہ تعالے مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنے جبرئیل کے ساتھ جبتک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہیں یا جواب دیتے رہتی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے **ف** روایت کیا ہے اسمٰعیل اور علی بن مجر نے دونوں نے ابن ابی الزناد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسباب میں ابی ہریرہ اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے صحیح ہے یعنے حدیث ابن ابی الزناد کے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وعبداللہ بن رواحۃ بین یدیہ وھو

اسماء نبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنیکی کراہت

شعر کا بیان

شعر پڑھنے کا بیان

یَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ ۔ اَلْیَوْمَ نَضْرِبْکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ ۔ ضَرْبًا یَّزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَّقِیْلِہٖ ۔ وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ ۔ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا ابْنَ رَوَاحَۃَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَرَمِ اللّٰہِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْہُ یَا عُمَرُ فَلَھِیَ اَسْرَعُ فِیْھِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کی سال اور عبداللہ بن رواحہ انکے آگے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے جھوڑو اوخالی کرو واسطے راہ والا کفار کے بستہ اُسکا ۔ آجکی دن مارینگے ہم تمکو اُسکے اُترنے پر ۔ ایسی مار کہ ہاڑے دماغ کو اُسکی جگہہ سے ۔ اور بھلا دیوے اور غافل کردیوے دوست کو دوست سے ۔ سو کہا حضرت عمر نے ابن رواحہ آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تعالےٰ کی حرم محترم میں تم شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اُسکو ای عمر اسلئے کہ یہہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر انداز سے یعنے اُنکو بہت گران گزرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے مانند اسکے اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا میں اور کعب بن مالک اُنکے آگے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہی بعض اہل حدیث کے نزدیک اسلئے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کی دن اور عمرۂ قضا اسکی بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہی شام میں **مترجم** حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے اور تعجب ہے کہ حافظ ترمذی سی کیونکر یہ ذہول وغفلت واقع ہوئی اسلئے کہ عمرۂ قضا میں اجتماع ہوا ہے جعفر کا اور اُنکے بھائی کا بنت حمزہ کے لئی اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر حافظ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیونکر مخفی رہا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قِیْلَ لَھَا ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ کَانَ یَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَۃَ وَیَقُوْلُ وَیَأْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اُنسے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپ نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ **ف** اسباب میں ابن عباس سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** پورا شعر ابن رواحہ کا یہ ہے سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاھِلًا ۔ وَیَأْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ یعنے کھولدینگی واسطے تیرے ظاہر کردینگے تجھہ پر وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لادینگے تیری پاس وہ شخص خبر ان کی جسکے تو نے توشہ نہیں لیا تھا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَتْ بِھَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اُسکے سات شعر ہی عرب قول ہے لبید کا الا کل سے اخیر تک یعنے آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالےٰ کے سوا باطل ہے یعنے برسبیل فنا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ فَکَانَ اَصْحَابُہٗ یَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَیَتَذَاکَرُوْنَ اَشْیَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَھُوَ سَاکِتٌ فَرُبَّمَا یَتَبَسَّمُ مَعَھُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ بیٹھا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سو بار سی زیادہ سو اُنکے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذکور کرتے تھی امور جاہلیت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے رہتی تھے اور کبھی مسکراتے تھی اُنکے ساتھہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سالم سے ہے

باب مَا جَاءَ اَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا باب مذمت میں اشعار کہ ہو **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعر دن سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا یَرِیْہِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا ایسے پیپ سی کہ سڑا دیوے اور فاسد کردیوے اُسکی پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعر دن سے **ف** اسباب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب مَا جَاءَ فِی الْفَصَاحَۃِ وَالْبَیَانِ باب فصاحت کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِہٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَۃُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنے لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائی لپیٹتی ہے اپنی زبان کو یعنے بہت کثیر الکلام ہے اور بیفائدہ یاوہ گوئی کرتا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی ہی اسماعیل بن عیاش سی ہے روایت ہے

باب برتنوں کے بند کردینے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوْا الْاٰنِیَۃَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ فَاِنَّ

الفویسقۃ ربما جرت الفتیلۃ فاحرقت اھل البیت ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنے شب کو اور باندھ دو مونہہ مشکوں کا اور بند کرو دروازوں کو اور سمجھا دو چراغوں کو اسلئے کہ چوہا اکثر لیجاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سندوں سے و روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** آداب سفر کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بھا نقیھا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانھا طرق الدواب وماوی الھوام باللیل ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر کرو تم ہمارے ایام اور بنات کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ انکا زمین سے یعنے خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جاویں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اسکے قوت باقی ہے تمکہ یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پاویگا قوت باقی رکھیگا تو جلد اس زمین سے نکلجاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لئے اترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانے ہیں کیڑوں مکوڑوں کے رات میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی معنی میں انس اور جابر سے بھی روایت ہے **باب** عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی سوئے ایسے کوٹھی پر جسکے گرد منڈیر یا دیوار نہو یعنے خوف ہو لڑھک کر گر جانیکا نیند کی حالت میں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم روایت محمد بن منکدر کو وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبدالجبار بن عمر ابو خالد ضعیف ہیں **عن** عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظۃ فی الایام مخافۃ السامۃ علینا ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرصت دیتے تھے ہمکو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنے ہر وقت وعظ و نصیحت کرتے سے خوف سے کہ ہم ملول نہو جاویں اور اکتا نہ جاویں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اسکے **باب** عن ابی صالح قال سئلت عائشۃ وام سلمۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالتا ما داوم علیہ وان قل ترجمہ روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کونسا عمل پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا ان دونوں نے کہ جسپر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا کہ جسپر ہمیشگی کیجاوے روایت کی ہمسے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنی میں اور یہ حدیث صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الامثال عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب مثالوں کے جو وارد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء فی مثل اللہ عز وجل لعبادہ باب مثال میں اللہ تعالی کے اپنے بندوں کے لئے **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ضرب مثلا صراطا مستقیما علی کنفی الصراط سوران لھما ابواب مفتحۃ علی الابواب ستور وداع یدعو علی راس الصراط وداع یدعو فوقہ واللہ یدعو الی دار السلام ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم والابواب التی علی کنفی الصراط حدود اللہ فلا یقع احد فی حدود اللہ حتی یکشف الستر والذی یدعو من فوقہ واعظ ربہ ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالی نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اسکے دونو جانب یعنے داہنے بائیں دو دیوارین ہیں ان دیوارونمیں جابجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانیوالا بلا رہا ہے اس راہ کے سر پر اور ایک بلا رہا ہے اسکے اوپر پھر آپنے یہ آیت پڑھی واللہ یدعو الی دار السلام سے آخر تک یعنے اللہ تعالی بلاتا ہے جنت کیطرف اور وہ راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ اور وہ دو دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالی کے یعنے محرمات ہیں مثل زنا اور شرب خمر وغیرہ کے سو نہیں گرفتار ہوتا اُن حدود نمیں اللہ تعالی کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنے چھپے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسیطرح اصل شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنیوالا ہے اس راہ کے اوپر وہ ایک نصیحت کرنیوالا اللہ تعالی کیطرف سے یعنے قرآن کے ولیکن ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا ہمیں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کہتے تھے ہمیں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہا ابو اسحق فزاری نے کہ لو تم روایت لیتین بقیہ بن ولید سے جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے +

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال انی رأیت فی المنام کان جبرئیل عند راسی ومیکائیل عند رجلی یقول احدھما لصاحبہ اضرب لہ مثلا فقال اسمع سمعت اذنک واعقل عقل قلبک انما مثلک ومثل امتک کمثل ملک اتخذ دارا ثم بنی فیھا بیتا ثم جعل فیھا مائدۃ ثم بعث رسولا یدعو الناس الی طعامہ فمنھم من اجاب الرسول ومنھم من ترکہ فاللہ ھو الملک والدار الاسلام والبیت الجنۃ وانت یا محمد رسول من اجابک دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنۃ ومن دخل الجنۃ اکل وفیھا ترجمہ یعنے جابر بن عبد اللہ نے کہا انہوں نے کہا ہمارے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرئیل میرے سر اہنے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک انمیں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کرو اس نبی کے لئے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنے خطاب کیا اُسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف بیشک سنتی ہیں کان تیرے یہ دعا کہ اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا ہے دل تیرا البتہ مثال تیرے اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک گھر بنایا اور اُسمیں ایک گھر طیار کیا پھر اُس گھر میں دسترخوان چنا یعنے انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کہ بلاوے لوگوں کو اُسکے طعام کیطرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور مراد اُسکے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کے یہ ہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ بادشاہ ہے گھر کا وہ گھر اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تو اے محمد رسول ہو سو جسنے تمہاری بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور جو داخل ہوا جنت میں کھایا جو کچھ اُسمیں ہے ف یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبد اللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اسی سند سے مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سوا اس سند کے اور وہ سند بہتر ہے اسسے عن ابن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بید عبد اللہ بن مسعود حتی خرج بہ الی بطحاء مکۃ فاجلسہ ثم خط علیہ خطا ثم قال لا تبرحن خطک فانہ سینتھی الیک رجال فلا تکلمھم فانھم لن یکلموک ثم مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث اراد فبینا انا جالس فی خطی اذا انا بنفر رجال کانھم الزط استعارھم وجاھم ما اری عورۃ ولا اری قشرا وینتھون الی ولا یجاوزون الخط ثم یصدرون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من آخر اللیل اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاءنی وانا جالس فقال لقد رانی منذ اللیلۃ ثم دخل علی فی خطی فوسدنی فخذہ فرقد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوسدنی اذا انا برجال علیھم ثیاب بیض اللہ اعلم ما بھم من الجمال فاستھوی الی مجلس طائفۃ منھم عند رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ منھم عند رجلیہ ثم قالوا بینھم ما رأینا عبدا قط اوتی مثل ما اوتی ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عینیہ تنامان وقلبہ یقظان اضربوا لہ مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مائدۃ فدعا الناس الی طعامہ وشرابہ فمن اجابہ اکل من طعامہ وشرب من شرابہ ومن لم یجبہ عاقبہ او قال عذبہ ثم ارتفعوا واستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فقال سمعت ما قال ھؤلاء وھل تدری منھم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ھم الملئکۃ فتدری ما المثل الذی ضربوا قلت اللہ ورسولہ اعلم قال المثل الذی ضربوا ھو الرحمن بنی الجنۃ ودعا الیھا عبادہ فمن اجابہ دخل الجنۃ ومن لم یجبہ عاقبہ او عذبہ ترجمہ یعنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا کی یعنے ایکدن اور پھر پکڑ لیا ہاتھ عبد اللہ بن مسعود کا یہانتک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کے طرف مکہ کے سو بٹھلا دیا انکو پھر کھینچا اُنکے گرد ایک خط اور فرمایا ہو تو اسی خط میں یعنے باہر نہ نکلنا اس سے اسلئے کہ آوینگے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کیجیو تو اُنسے اور نہ بات کرینگے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہانکا ارادہ رکھتے تھے سو اس اثنا میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ ظط میں بال انکے اور بدن انکے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ اُنپر کپڑا تھا آتے تھے وہ میرے طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپنے کہ بیشک میں نے دیکھا اپنی تئیں آجکی رات یعنے نہیں سویا میں بالکل پھر اخیر ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میرے ران پر اور سو گئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سو جاتی ہے تو خراٹے لینے لگتے ہے سوا حالت میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائی ہوئے تھے میرے ران پر یکایک آگئی میرے پاس چند مرد کہ اُنکے بدن پر سفید کپڑے تھے اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی اُنمیں تھی یعنے نہایت حسین تھے سو پہنچے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ اُنمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے اور ایک گروہ اُنکے پیروں کے پاس اور وہ آپسمیں کہنے لگے نہیں دیکھا ہمنے کوئی بندہ ایسا کہ اُسکو ملا ہو جو کچھ

کرانکو ملاہے تحقیق کرانکہین اس نبی کے سوتی ہین اور دل جاگتا ہے یعنے ادراک رکہتا ہے جیسا بیداری مین ہو بیان کرولکے لئی ایک مثل مثل سردار کی کہ اُسنے بنایا ایک محل پہر طیار کیا اُسمین ایک دسترخوان اور بلایا لوگون کو اپنے کہانے اور پینی کیطرف سو جنی قبول کیا اُسکے بلادیکو کہایا اُسکا کہانا اور پیا اُسکا پینا اور جنی قبول نکیا بلاوا اُسکا عذاب کریگا وہ سردار اسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ منے دونون کے ایک ہین پہر اُٹہہ گئے وہ لوگ یعنے میرے پاس سے اور جاگ اُٹہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُسیوقت اور فرمایا آپنے سُنا تونے جو کیہہ ان لوگون نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ کون لوگ ہے کہا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے وہ فرشتے ہے اور تم سمجہے جو مثل اُنہون نے بیان کیے مینے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے کہا د مثل جو اُنہون نے بیان کی تحقیقت اُسکی یہ ہے کہ رحمن نے بنائی جنت یعنی سردار رحمن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا مانی بندونکو سو جنی قبول کیا اُسکی بلاوے کو داخل ہو جنت مین اور جنے نانا عذاب کریگا اُسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہین مجالد کے اور ابو عثمان ہندی کا نام عبدالرحمن ہے اور وہ بنی تمیم مین سے ہے اور سلیمان تیمی وہ بنی تیم مین طرخان کے اور وہ اترا کرتے تہے قبیلہ بنی تیم مین اسلیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے کہا یحیی بن سعید نے نہین دیکہا کسیکو اللہ سے ڈرتے ہوئی سلیمان زیادہ **مترجم** دو لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوے جن تہی اور زرط ایک ملک ہے آدمیونکا کہ زطی اُسطرف منسوب ہے جیسے زنج کیطرف زنجی اور روم کیطرف رومی اور نہایہ مین ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کے اور منہود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیون کے ہند کے لوگون مین سے اور وہ مغرب ہے حبش کا **باب** ما جاء مثل النبی والانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وسلم باب آنحضرت کی اور انبیا کی مثال مین **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی دارا فاکملہا واحسنہا الا موضع لبنۃ فجعل الناس یدخلونہا ویتعجبون منہا ویقولون لولا موضع اللبنۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیا کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گہر اور اسکو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنے ریب زینت بخوبی کی مگر چہوڑ دی اُسمین جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اُسمین اور تعجب کرتے تہے اُسکے خوبی پر اور کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا کہ نفس نفیس آپکا ہے کہ جس سے قصر انبیا کا پورا ہو گیا **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور ابی ابن کعب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ما جاء مثل الصلوۃ والصیام والصدقۃ باب نماز روزہ اور صدقہ کے مثال مین **عن** الحارث الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ امر یحیی بن زکریا بخمس کلمات یعمل بہا ویامر بنی اسرائیل ان یعملوا بہا وانہ کاد ان یبطئ بہا قال عیسی ان اللہ امرک بخمس کلمات لتعمل بہا وتامر بنی اسرائیل ان یعملوا بہا فاما ان تامرہم واما ان امرہم فقال یحیی اخشی ان سبقتنی بہا ان یخسف بی او اعذب فجمع الناس فی بیت المقدس فامتلاء وقعدوا علی الشرف فقال ان اللہ امرنی بخمس کلمات ان اعمل بہن وامرکم ان تعملوا بہن واولہن ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وان مثل من اشرک باللہ کمثل رجل اشتری عبدا من خالص مالہ بذہب او ورق فقال ہذہ داری وہذا عملی فاعمل وادی الی فکان یعمل ویؤدی الی غیر سیدہ فایکم یرضی ان یکون عبدہ کذلک وان اللہ امرکم بالصلوۃ فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان اللہ ینصب وجہہ لوجہ عبدہ فی صلوتہ مالم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذلک کمثل رجل فی عصابۃ معہ صرۃ فیہا مسک فکلہم یجب او یعجبہ ریحہا وان ریح الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک وامرکم بالصدقۃ فان مثل ذلک کمثل رجل اسرہ العدو فاوثقوا یدہ الی عنقہ وقدموا لیضربوا عنقہ فقال انا افدیہ منکم بالقلیل والکثیر ففدا نفسہ منہم وامرکم ان تذکروا اللہ فان مثل ذلک کمثل رجل خرج العدو فی اثرہ سراعا حتی اذا اتی علی حصن حصین فاحرز نفسہ منہم کذلک العبد لا یحرز نفسہ من الشیطان الا بذکر اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا امرکم بخمس اللہ امرنی بہن السمع والطاعۃ والجہاد والہجرۃ والجماعۃ فانہ من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ومن ادعی دعوی الجاہلیۃ فانہ من جثی جہنم فقال رجل یا رسول اللہ وان صلی وصام فقال وان صلی وصام فادعوا بدعوی اللہ الذی سماکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ **ترجمہ** روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حکم فرمایا یحیی علیہ السلام کو پانچ باتون کا کہ وہ عمل کرین اُسپر اور حکم کرین بنی اسرائیل کو کہ وہ بہی عمل کرین اُسپر اور وہ اُنکے پہونچانے مین کچہہ تاخیر کرتے تہے یعنے سوچتے تہے کہ بنی اسرائیل کو کسطرح پہونچاؤن تب کہا عیسے علیہ السلام نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے تجکو پانچ باتونکا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بہی اُنپر عمل کرین سو تم بنی اسرائیل کو حکم کرو نہ کہین تو مین حکم کر دیتا ہون سو

انبیا کی مثال

مثال نماز روزہ اور صدقہ کے

کہا یحیےٰ نی کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر سبقت کی تمنے مجھپر اُن امور کی تبلیغ مین تو دہنس نہ جاؤن یا مین عذاب کیا جاؤن مین سو جمع کیا یحیےٰ علیہ السلام نے لوگون کو بیت المقدس مین سو بہر گئے وہ لوگ اُسمین اور بیٹھے بلندیون پر سو فرمایا حضرت یحیےٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھکو پانچ باتونکا تاکہ عمل کرون مین اُن پر اور حکم کرون مین تمکو کہ تم بہی عمل کرو اُنپر پہلی اُنکی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالےٰ کی اور مت شریک کرو اُسکے ساتہ کسیکو اور بیشک مثال اُس شخص کے کہ جنی شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتہ کسی چیز کو مانند اُس شخص کے ہے کہ خریدا اُسنی ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنے بلا شرکت غیری سونی سی یا چاندی سی اور کہا اُس غلام سی کہ یہ گہر میرا ہی اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کرتو اور نفع اسکا مجھکو دی سو وہ پیشہ کرتا ہی اور نفع اُسکا کسی اور کو دیتا ہی اپنی آقا کی سوا سو کون راضی ہوگا تم مین سے کہ اُسکا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تمکو نماز کا سو جب تم نماز پڑہو تو اِدہر اُدہر مت دیکہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا مونہہ کبی رکہتا ہی بندے کی مونہہ کیطرف اُسکی نماز مین جب تک کہ وہ اِدہر اُدہر نہ دیکہے اور حکم کیا تمکو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اُس شخص کے مانند ہی جو ایک گروہ مین ہی اور اُسکے ساتہ ہی ایک تہیلی کہ اُسمین مشک ہے سو سبکو اچہی لگتی ہے بو اُسکی اور اُسکو بہی پسند آتی ہے بو اُسکی اور بو روزہ دار کی مونہہ کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہی اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تمکو صدقہ کا سو بیشک مثال صدقہ دینی والی کی مانند اُس شخص کے ہے کہ قید کیا اُسکو دشمن نے اور باندہی اُسکی ہاتہ اُسکی گردن مین اور لیچلی اُسکو تاکہ اُسکی گردن مارین سو اُسنے کہا کہ مین فدیہ دیتا ہون جو کچہہ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دیکر چہوڑا لی اُسنی اپنی جان یعنے اسیطرح صدقہ دینی والا عذاب آہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اُسنے تمکو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اسلئے کہ مثال اللہ تعالیٰ کے یاد کرنیوالی کی ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اُسکی پیچہے دوڑتا ہوا اور وہ بہاگا یہانتک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط مین اور بچالی اُسنی اپنی جان اُس سے اسیطرح بندہ نہین بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتہ پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین حکم کرتا ہون تمکو پانچ باتونکا کہ اللہ تعالےٰ نے حکم کیا ہے مجھکو اُنکا اوّل بات سُنا ہی دوسرے کہنا ماننا حاکم کا یعنے جو خلاف خدا حکم نکرے سیرے جہاد چوتہے ہجرت پانچوین التزام جماعت مسلمین کا اسلئے کہ جو جُدا ہوا جماعت سی ایک بالشت کے برابر اُسنی نکالدی رسی اسلام کے اپنی گردن سے مگر یہ کہ پہر آجاوے جماعت کی طرف اور جسنی پکارا پکار نا زمانہ جاہلیت کا یعنے لوگون کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کے جماعت مین ہی سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہی یعنے جب بہی جہنمی ہے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کے پکار کے موافق جیسا کہ نام رکہا ہے اُسنے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنے جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لئے نہ بغی و فساد کی واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی اور یہی حدیثین ہین سوا اسکے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے سنا ابوداؤد طیالسی نے اُسنی ابان بن یزیدی اُسنی یحیےٰ نی اُسنے زید بن سلام نی اُن سے ابی سلام نی اُسنے حارث اشعری نی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنون مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث علی بن مبارک نے یحیےٰ بن کثیر سے **باب** ماجاء مثل المؤمن القاری للقرآن وغیر القاری باب قاری قرآن اور غیر قاری کے بیان مین **عن** ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرۃ لا ریح لہا وطعمہا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحہا طیب وطعمہا مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ ریحہا مر وطعمہا مر ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس مومن کے کہ قرآن پڑہتا ہے مانند ترنج کے ہی کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُسکا اچہا ہے اور مثال اُس مومن کے کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند کہجور کے ہے کہ اُسمین خوشبو نہین اور مزہ اُسکا میٹہا ہے اور مثال اُس منافق کے کہ قرآن پڑہتا ہے مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُنکا کڑوا ہے اور مثال اُس منافق کے کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند مثال حنظل کے ہی کہ بو اُسکی بد ہے اور مزہ اُسکا بُرا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہی یہ شعبہ نے قتادہ سی ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الزرع لا تزال الریح تفیئہ ولا یزال المؤمن یصیبہ بلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارزۃ لا تہتز حتی تستحصد ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کے مانند کہیتی کے ہے کہ ہمیشہ اُسکو ہوا جہکاتی رہتی ہے یعنے کبہی داہنے اور کبہی بائین اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہونچتی ہے اُسکو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت

صنوبر کے ہی کہ ہرگز ملتا نہین یہانتک کہ جڑسے کاٹ ڈالا جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجرۃ شجرۃ لا یسقط ورقھا وھی مثل المؤمن حدثونی ما ھی قال عبد اللہ فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انھا النخلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی النخلۃ فاستحییت یعنی ان اقول قال عبد اللہ فحدثت عمر بالذی وقع فی نفسی فقال لان تکون قلتھا احب الی من ان یکون لی کذا وکذا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختون مین سے ایک درخت ایسا ہی کہ ایام خزان مین اسکی پتی نہین جھڑتے اور وہ مومن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح مین سو بیان کرو تم مجھسے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختون مین اور میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی مین نے یعنے اُس سے کہ مین بول اُٹھون یعنی چھوٹا ہو کر بڑون کے سامنے شرمایا کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے اُس درخت کا کہ میرے دلمین آیا تھا تو فرمایا مجھسے عمر نے کہ اگر تو کہدیتا یعنے آنحضرت کے آگے تو مجھکو یہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھکو ایسا ایسا مال ملتا یعنے حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب مین ابی ہریرہ سے بھی یہی روایت ہے **باب** ما جاء مثل الصلوات الخمس باب نماز پنجگانہ کی مثال مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارأیتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اُسمین ہر دن مین پانچ بار غسل کرتا ہوا یا باقی رہیگا اُسکی بدن پر کچھ میل عرض کے صحابہ نے کہ نہ باقی رہیگا اُسکے بدن پر کچھ میل تب فرمایا آپنے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی اُسکی برکت سے گناہونکو **ف** اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیا ہمسے قتیبہ نے انہون نے بکر بن مضر سے انہون نے ابن ہاد سی مانند اسکی **باب** اس امت کے مثال مین **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اٰخرہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال میری امت کے مانند مینہ کے ہے کہ معلوم نہین ہوتا کہ اول اُسکا بہتر ہے یا آخر اُسکا **ف** اسبابمین عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبدالرحمان بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتی تھی حماد بن یحیی کو اور کہتی تھی کہ وہ ہماری کتابون سے مین **باب** ما جاء مثل ابن ادم واجلہ واملہ باب آدمی کے اجل اور امید کے بیانمین **عن** بریدۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما مثل ھذا وھذا ورمی بعصاتین قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا الانسان وھذا الاجل **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال انکی اور انکی اور پھینکے آپنے دو کنکریان عرض کیے صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جاننے والا ہی فرمایا آپنے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کابل مائۃ لا تجد الرجل فیھا راحلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسی ہین جیسے سو اونٹ کہ اُسمین نہ پاوے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے یعنے ایسطرح کام کا آدمی نہین ملتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیا ہمسے سعید نے انہون نے سفیان سے انہون نے زہری سے اسی اسناد سی مانند اسکی اور اُسمین کہا کہ نہاوے تو یعنے اُن اونٹونمین ایک اونٹ قابل سواری کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کابل مائۃ لا تجد فیھا واحلۃ او لا تجد فیھا الا واحلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹون کے ہین کہ نہاوے تو اُسمین ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہاوے تو اُسمین مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل اور یہ بھی حضرت کے زمانہ مین تھا کہ سو مین ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھونمین بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ علیہ وسلم قال انما مثلی ومثل امتی کمثل رجل استنق قد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیھا فانا اخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیھا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور میرے امت کے مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی سو کیڑے اور پتنگے اُسمین گرنے لگی سو مین پکڑتا ہون کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ مین یعنے معاصی مین کہ جو سبب ہین دخول نار کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر الی مغارب الشمس وانما مثلکم

مثال پنجگانہ کی مثال

اس امت کے مثال

آدمی کی اجل اور امید کا بیان

وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ ترجمہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مدت بقا تمہارے یعنی آپکی اُمت کے مقابلہ میں اُن اُمتوں کے جو گذر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہارے اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایکے دی ہے کہ اُسنے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا اُنسے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لئے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک قیراط پر سو عمل کیا پھر کہا اُسنے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لئے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہ خطاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیطرف سو غضبناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا اُنہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی سو کہا اُس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تمہارا کچھ حق اُنہوں نے کہا نہیں سو کہا اُس شخص نے کہ پھر یہ فضل میرا ہے جسی چاہوں دوں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مراد حدیث یہ ہے کہ آپکی اُمت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جزیل ہیں

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب میں فضائل میں قرآن عظیم الشان کے جو وارد ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ باب سورۂ فاتحہ کے فضیلت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْ وَصَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنِ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ابی ابن کعب کے پاس سو کر سو فرمایا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابی اور وہ نماز پڑھتے تھے سو پھیرا منہ کیطرف ابی کے اور جواب نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنے سلامتی ہو تیرے اے رسول اللہ کے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام ہی تجھپر کس چیز نے روکا تجھکو ای ابی اُس سے کہ تو جواب دیتا میں تجھکو جب میں نے پکارا تھا تجھکو سو عرض کی اُنہوں نے کہ ای رسول اللہ میں نماز میں تھا تب فرمایا آپنے کہ نہیں پایا تو نے اسمیں کہ وحی کی میرطرف اللہ تعالیٰ کے یعنے قرآن میں اس آیت کو اِسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ سے آخر آیت تک یعنے قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اُسکے رسول کو جب پکارے وہ تمکو واسطے چیز کے لئی کہ زندہ کرے تمکو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کرونگا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائی جواب میں دیر نہ کرونگا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپنے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھکو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُسکے مثل عرض کی اُنہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرور سکھائی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا اُنہوں نے کہ پڑھی ابی نے ماقرآن کے یعنے سورۂ فاتحہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اُتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُسکی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیطرح انس بن مالک سے بھی روایت ہے **مترجم** اس سورۂ مبارک کے بہت سی نام ہیں منجملہ اُنکے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور آثار اور بنیاد اُسکے مضامین عظیم الشان کے کہ اصل و منشا اُسکا ہے اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثنای و حمد الٰہی کے اور تعبد اور وعد و عید کے اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ کے کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعداء اور منازل اشقیا کے دوسرے سبع مثانی یعنے سات آیتیں

دوبار اُتری ہوئی ہین اسلئے کہ یہ سورہ ایکبار مکہ مین نازل ہوئی ایکبار مدینہ مین جبکہ قبلہ متحول ہوا اور سیرے یہ قرآن عظیم اور یہ دونون نام آخر کی سورہ حج مین مذکور ہین اور اسکو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہین اور کثرت اسامی کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمی کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمن کے نزدیک بڑی شان کی ہے اور حضرت نے خود اسکو بی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اسکو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہین وہ اسکی برکات سے لایعقل محض ہین اور غافل محبت

باب ما جاء فی سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی باب سورہ بقر اور آیۃ الکرسی کے فضیلت مین

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجعلوا بیوتکم مقابر وان البیت الذی تقرأ البقرۃ فیہ لا یدخلہ الشیطان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بناؤ تم اپنے گھرون کو قبرین یعنے مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر مت ہوجاؤ اور تحقیق کہ وہ گھر کہ جسمین سورہ بقر پڑہی جاتی ہے شیطان اُسمین داخل نہین ہوتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء سنام وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ وفیھا آیۃ ھی سیدۃ آی القرآن آیۃ الکرسی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورہ بقر ہے اور اسمین ایک آیت ہی کہ وہ سردار ہے قرآن کے سب آیتون کے اور وہ آیت الکرسی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حکیم بن جبیر کے روایت سے اور کلام کیا ہے اُسمین شعبہ نے اور ضعیف کہا ہی اُسکو

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم المؤمن الی الیہ المصیر وآیۃ الکرسی حین یصبح حفظ بھما حتی یمسی ومن قرأھما حین یمسی حفظ بھما حتی یصبح **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی پڑہی حم مومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی جبکہ صبح کی اُسنے تو حفاظت کیا جاویگا وہ اُنکی برکت سے یہانتک کہ شام کرے اور جسنی کہ پڑہا اُنکو جبکہ شام کے حفاظت کیا جاویگا وہ یہانتک کہ صبح کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمن بن ابی بکر ابن ابی ملیکہ مین اُنکے حافظہ کے طرف سے

عن ابی ایوب الانصاری انہ کانت لہ سھوۃ فیھا تمر فکانت تجیء العول فتاخذ منہ فشکی ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذھب اذا رأیتھا فقل بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاخذھا فحلفت ان لا تعود فارسلھا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال حلفت ان لا تعود قال کذبت وھی معاودۃ للکذب قال فاخذھا فحلفت ان لا تعود فارسلھا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال حلفت ان لا تعود فقال کذبت وھی معاودۃ للکذب فاخذھا فقال ما انا بتارکک حتی اذھب بک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی ذاکرۃ لک شیئا اٰیۃ الکرسی اقرأھا فی بیتک فلا یقربک شیطان ولا غیرہ فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال فاخبرہ بما قالت قال صدقت وھی کذوب **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ اُنکا ایک کھتا تہا کہ اُسمین کھجورین بہرکر تہین سو غول آتا تہا اور اسمین سے لیجاتا تہا سو شکایت کی اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اگے سو فرمایا آپنے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اُسکو تو کہو سانہ نام اللہ تعالے کے حکم مان رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پہر پکڑا اسکو ابوایوب نے یعنے تاکہ لیجاوین اُسی آپکے پاس سو اُسنے قسم کہائی کہ پہر نہ آویگا سو چہوڑ دیا اُنہون نے اُسکو اور آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچہا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کی اُسنے قسم کہائی کہ اب نہ آویگا سو آپنے فرمایا کہ جہوٹ کہا اُسنے اور وہ پہر آنے والا ہے طرف جہوٹ کے کہا راوی نے کہ پہر پکڑا اُسکو ابوایوب نے سو پہر قسم کہائی اُسنی کہ مین اب نہ آونگا سو پہر چہوڑ دیا اُسکو اور آئی آنحضرت کی خدمت مین اور پوچہا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کی اُنہون نے کہ قسم کہائی اُسنے کہ اب نہ آویگا فرمایا کہ جہوٹا ہی وہ اور وہ پہر آنیوالا ہے طرف جہوٹ بولنی کے سو پہر پکڑا اُسکو ابوایوب نے اور کہا مین تجہی ہرگز چہوڑنیوالا نہین یہانتک کہ لیجاؤنگا مین تجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اُسنی کہ مین تمسے ذکر کرتا ہون ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑہ تو اُسکو اپنے گہر مین سو قریب آویگا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور تجھکو سو حاضر ہوی ابوایوب خدمت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پوچہا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی اُنہون نے آپکو اُسکے حال سے تب فرمایا آپنے کہ سچ کہا اُسنے اگرچہ وہ جہوٹا ہے **ف**

عن ابی ھریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا وھم ذو عدد فاستقرأھم فاستقرأ کل رجل منھم یعنی ما معہ من القرآن فاتی علی رجل من احدثھم سنا فقال ما معک یا فلان فقال معی کذا وکذا وسورۃ البقرۃ قال امعک سورۃ البقرۃ قال نعم قال اذھب فانت امیرھم فقال رجل من اشرافھم واللہ ما منعنی ان اتعلم البقرۃ الا خشیۃ ان لا اقوم بھا فقال

یہ حدیث سورہ بقرہ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَہٗ فَقَرَاَہٗ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْحُ رِیْحُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَہٗ فَرَقَدَ وَھُوَ فِیْ جَوْفِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو اون سی قرآن پڑھا یا آپنے سو پڑھوایا یا ہر ایک شخص سے انمین کے یعنے جتنا اسکو یاد تہا قرآن سی سو گذری سی آپ ایکمرد پر انمین کے کہ وہ نوین تہا اون سب مین سو پوچہا آپنے کہ تیرے ساتہہ کیا ہے قرآن سی ای فلانے سو عرض کی اسنی کہ مجھے یاد ہی فلان فلان سورہ اور سورہ بقر سو فرمایا آپنے یعنے بطریق شاباشی کے کہ تیرے ساتہ سورہ بقر بہی ہے اسنے عرض کی کہ ہان فرمایا آپنے کہ جا تو ان سب لشکریون کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نی انکے اشراف مین سے کہ قسم ہے اللہ کی نہین روکا مجھے کسی نے اس سورہ کے سیکہنے سی مگر اس امر کے خوف نے کہ مین تہجد مین ہمیشہ نہ پڑہ سکونگا اسکو سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکہو قرآن کو اور پڑہو اسکو اسلئے کہ مثال اس شخص کے کہ جسنے سیکہا اور پڑہا اسکو یعنے تہجد وغیرہ مین اور عمل کیا اسپر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بہرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اسکی پہیل رہی ہے ہر مکان مین اور مثال اسکی جسنی سیکہا قرآن اور سو رہا یعنے تہجد مین نہ پڑہا اسکو اور وہ اسکی دلمین ہے یعنے محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے کہ باندہ دیا موہنہ اسکا اسمین مشک بہر کر **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہون نے روایت کیے عطا سی جو موالی ہین ابی احمد کے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا مانند اسکے ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث بن سعد سے انہون نے سعید مقبری سی انہون نے عطا سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا مانند اسکے ہم معنے اسکی اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابو ہریرہ کا اور اسباہین ابی بن کعب سی بہی روایت ہے **باب** جَاءَ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ باب خاتمہ سورہ بقر کے فضیلت مین **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہ پڑہین دو آیتین سورہ بقر کے آخر سی ایک رات مین کافی ہوگئین اسکو یعنے قیام شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِہِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا شَیْطَانٌ ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکہی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنیکے دو ہزار برس پیشتر اتارین اس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا انکے ساتہ سورہ بقر کو اور نہ پڑہے جاوینگی کسی مکان مین تین رات کہ پہر اسمین شیطان آوی **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ سورہ آل عمر انکی فضیلت مین **عن** نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُؤْتَی الْقُرْاٰنُ وَاَھْلُہُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُہُمْ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃَ اَمْثَالٍ مَا نَسِیْتُھُنَّ بَعْدُ قَالَ یَاْتِیَانِ کَاَنَّھُمَا غَیَایَتَانِ اَوْ کَاَنَّھُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ کَاَنَّھُمَا ظُلَّتَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِھِمَا ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آویگا قرآن اور لوگ اسکے جو عمل کرتے تہے اسپر دنیا مین آگے اسکے ہونگی سورہ بقر اور آل عمران سو کہا نواس نے کہ بیان کیمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونو سورتونکی تین مثالین کہ پہر مین نہ بہولا انکو اسکے بعد فرمایا آپنے وہ دونون آوینگی گویا کہ وہ چھتریان ہین کہ انکے بیچمین ایک فرجہ ہی یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہین ابر کی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہین پرندون سے کہ صف باندہے ہوی ہون جھگڑتے ہین اپنے صاحب کے طرف سے یعنے شفاعت کرتے ہین اسکی **ف** اسباہین ابی امامہ اور بریدہ سے ہے روایت سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ آویگا ثواب ان سورتونکا یعنے سورتونکے آنے سی ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کے اور جو شابہ اسکے ہین احادیث کے کہ آویگا ثواب قرات قرانکا اور نواس بن سمعان کی روایت مین جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اشارہ ہی اس معنی کیطرف اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے اسمین کہ آوینگے لوگ اسی قرآن کے جو عمل کرتے تہے اسپر دنیا مین پس اس مین دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے انکے عملونکا اور خبر دی مجھکو محمد بن اسمعیل نے انکو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کے تفسیر مین جسمین یہ مذکور ہے کہ نہین پیدا کی اللہ تعالی نے آسمان و زمین مین کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے انتہے سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالی کا اور کلام اللہ تعالی کا بڑا ہے اسکے پیدا کیے ہوے زمین و آسمان سے **تمت رحم** غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہین قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہین **باب** جَاءَ

حاشیہ: خاتمہ سورہ بقر کے فضیلت

حاشیہ: سورہ آل عمران کے فضیلت

فِي سُوْرَةِ الْكَهْفِ باب سورہ کہف کی فضیلت مین **عن** الْبَرَاءِ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ اِذْ رَاٰى دَابَّتَهٗ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَوِ السَّحَابَةِ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہ وہ کہتے تھے اُس حالت مین کہ ایکمرد سورہ کہف پڑہتا تھا اپنے تہجد مین کہ دیکھا اُسنے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر کی اُسنے آسمان کیطرف سو دیکھا ایک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپسے تب فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسناد مین اُسید بن حضیر سے بھی روایت ہے **عن** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پڑہین تین آیتین سورہ کہف کی اول سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے **ف** کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اُنہون نے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کی ساتھ مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ يٰسٓ باب سورہ یٰس کے فضیلت مین **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورہ یٰس ہے اور جسنے پڑہی سورہ یٰس لکہیگا اللہ تعالے بعوض اُسکے ثواب دس بار قرآن پڑہنے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبد الرحمن کے روایت سے اور بصرہ مین یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہین جانتے ہین لوگ مگر اسی سندسی اور ہارون کہ جنکے کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہین روایت کرتے ہے ابو موسیٰ اُن سے احمد بن سعید نے اُنسے قتیبہ نے اُنسے حمید بن عبد الرحمن نے یہی حدیث اور اسناد مین ابوبکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہین ہے حدیث ابی بکر کے ازروی اسناد کے اور اسناد اسکے ضعیف ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ حٰمٓ الدُّخَانِ باب سورہ دخان کے فضیلت مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانِ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی سورہ دخان کسے رات مین صبح کریگا وہ اور ستر ہزار فرشتے اُسکے لئے مغفرت مانگتے ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سندسی اور عمر بن ابی خثعم ضعیف ہین کہا محمد نے کہ وہ منکر الحدیث ہین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جاویگے اُسکے لئی گناہ اُسکی **ف** احدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ خطی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہین اور حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہین ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے **باب** مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ باب سورہ ملک کے فضیلت مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے کہ بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نجانتے تہے کہ یہان قبر ہے اور وہان قبر تہی ایک آدمی کے کہ وہ سورہ ملک پڑہتا تہا یہانتک کہ ختم کیا اُسنے اُس سورہ مبارک کو سو آئی وہ صحابی اور عرض کی اُنہون نے کہ یا رسول اللہ لگایا مین نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور مین نجانتا تہا کہ وہان قبر ہے سو وہان قبر تہے ایک آدمی کی کہ وہ اسمین سورہ ملک پڑہتا تہا یہانتک کہ ختم کیا اُسنے اُسکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مانع ہے یعنے عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سی اور اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورت قرآن مین تیس آیتون کی ہے شفاعت کے اُسنی ایک مرد کی یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تہے جب تک کہ نہ پڑہ لیتے سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگون نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہی اسکو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے اُنہون نے جابر سے

سورہ کہف کے فضیلت

سورہ یٰس کے فضیلت

سورہ دخان کے فضیلت

سورہ ملک کے فضیلت

انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کیے زہیر نے کہا انہوں نے کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تھا جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے مخول نے یا ابن مخول نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مرفوع ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں روایت کیے ہمیں ہناد نے اُن سے ابوالاحوص نے اُنسے لیث نے اُن سے ابی الزبیر نے اُن سے جابر نے اُنہوں نے روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کیے ہمیں ہریم بن سفر نے اُن سے فضیل نے اُن سے لیث نے اُن سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزیل اور سورۂ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کے ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے **باب** ماجاء فی اذا زلزلت باب اذا زلزلت کے فضیلت میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ اذا زلزلت عدلت لہ بنصف القرآن ومن قرأ قل یا ایہا الکفرون عدلت لہ بربع القرآن ومن قرأ قل ہو اللہ احد عدلت لہ بثلث القرآن **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی سورۂ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اُسکا آدھی قرآن کے اور جسنے پڑھی قل یا ایہا الکافرون ثواب اُسکا چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جسنے پڑھی سورہ قل ہو اللہ احد ثواب اُسکا برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اس شیخ یعنے حسن بن سلم کے روایت سے اور اسباب میں ابن عباس سے ہے روایت ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل من اصحابہ ہل تزوجت یا فلان قال لا واللہ یا رسول اللہ ولا عندی ما اتزوج قال الیس معک قل ہو اللہ احد قال بلی قال ثلث القرآن قال الیس معک اذا جاء نصر اللہ والفتح قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معک قل یا ایہا الکفرون قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معک اذا زلزلت الارض قال بلی قال ربع القرآن قال تزوج تزوج **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدکو اپنے اصحاب میں سے کہ آیا نکاح کیا تو نے اے فلانی کہا اُسنے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں نہیں فرمایا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل ہو اللہ یعنے تجھے یاد نہیں اُسنے عرض کیے کیوں نہیں آپنے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپنے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کیے اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل یا ایہا الکافرون عرض کیے اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا آپنے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا آپنے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپنے نکاح کر تو نکاح کر تو **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی سورۃ الاخلاص وفی سورۃ اذا زلزلت باب سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایہا الکفرون تعدل ربع القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنے ثواب واجر میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر بیان بن مغیرہ کے روایت سے **باب** ماجاء فی سورۃ الاخلاص باب سورۂ اخلاص کی فضیلت میں **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعجزا احدکم ان یقرأ فی لیلۃ ثلث القرآن من قرأ اللہ الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھکتا ہے ایک تم میں سے کہ اس سے کہ پڑھ لیا کرے ایکرات میں تہائی قرآن جسنے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنے سورۂ اخلاص سو اُسنے بیشک پڑھا تہائی قرآن **ف** اسباب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود سے ہے روایت یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کرے ہو اُسنی یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کے اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کیے شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث متصور سے اور مضطرب کیا ہے میں **عن** ابی ہریرۃ قال اقبلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت قلت ما وجبت قال الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنے کسی مقام میں تو سنا آپنے ایکمرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل ہو اللہ احد سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئے پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپنے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مالک بن انس کے روایت سے اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم مائتی مرۃ قل ہو اللہ احد محی عنہ ذنوب خمسین سنۃ الا ان یکون علیہ دین وبہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام

سورۂ اذا زلزلت کی فضیلت

سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کے فضیلت

علی یمینہ ثم قرأ قل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ فاذا کان یوم القیمۃ یقول لہ الرب تبارک وتعالی یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس بن
مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھی ہر دن دو سو بار سورۂ قل ہو اللہ احد سو مٹائی جاوینگے اُسکے گناہ پچاس برس کی مگر یہ کہ ہو اُسپر قرض اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو ارادہ کرے سونیکا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنے داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرماویگا پروردگار
تبارک و تعالی اے میرے بندی داخل ہو تو اپنے داہنی طرف بہشت میں ف یہ حدیث غریب ہے ثابت کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث اس
سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت سے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشدوا فانی سأقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد
ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ قل ھو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی سأقرأ علیکم
ثلث القرآن انی لأری ھذا خبر جاءہ من السماء ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت سأقرأ علیکم ثلث القرآن الا وانھا تعدل
بثلث القرآن ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھونگا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہوگئے اصحاب میں
جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پڑھی آپنے سورۂ قل ہو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پڑھونگا تمہیں تہائی قرآن سو ہمیں گمان کرتا ہوں کہ یہہ داخل ہونا آپکا کسی خبر کے واسطے سے ہوا ہے جو آئی ہے انکے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور فرمایا آپنے میں نے تمسے کہا تھا کہ پڑھونگا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورہ برابر ہے تہائی قرآن کے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم
اشجعی کا نام سلمان ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤمھم
فی مسجد قبا فکان کلما افتتح سورۃ یقرأ لھم فی الصلوۃ یقرأ بھا افتتح بقل ھو اللہ احد حتی یفرغ منھا ثم یقرأ سورۃ اخری معھا وکان یصنع
ذلک فی کل رکعۃ فکلمہ اصحابہ فقالوا انک تقرأ بھذہ السورۃ ثم لا تری انھا تجزئک حتی تقرأ بسورۃ اخری فاما ان تقرأ بھا واما ان تدعھا
وتقرأ بسورۃ اخری قال ما انا بتارکھا ان احببتم ان اؤمکم بھا فعلت وان کرھتم ترکتکم وکانوا یرونہ افضلھم وکرھوا ان یؤمھم غیرہ فلما اتاھم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ الخبر فقال یا فلان ما یمنعک مما یأمر بہ اصحابک وما یحملک ان تقرأ ھذہ السورۃ فی کل رکعۃ فقال
یا رسول اللہ انی احبھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حبھا ادخلک الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے
کہ امامت کرتا تھا انکی مسجد قبا میں اور عادت تھی اُسکے کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اُسکو انکے لئے نماز میں تو شروع کرتا قل ہو اللہ احد کے ساتھ یعنے
بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ پڑھ لیتا یہانتک کہ فارغ ہو جاتا اُس سے پھر پڑھتا دوسری سورت اُسکے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اُس سے اُسکے اصحاب
نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۂ اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لئے یہانتک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسے سورت کو
یا اسکو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا اُن صحابی نے نہیں ہوں میں اسکا چھوڑنیوالا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کرونیں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت
کرونیں تمہارے اور اگر برا مانو تم تو چھوڑ دونیں تمکو یعنے امامت نکرون اور انصار اُنکو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے اُنکے سوا اُسکے
پھر جب آئے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں خبر دی آپکو اُن اصحابی کے حال کے سو فرمایا آپنے اُسنے کہ کیا چیز باز رکھتی ہے تمکو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تمکو اصحاب
تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی اُسنے اے رسول اللہ تعالی کے میں بیشک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک محبت اسکی لیجاویگی تجھکو جنت میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے عبید اللہ بن عمر کے روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت
کرتے ہیں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنے قل ہو اللہ
احد کو تو فرمایا آپنے کہ محبت اُسکی تجھکو داخل کریگی جنت میں **باب** ما جاء فی المعوذتین باب معوذتین کے فضیلت میں عن عقبۃ ابن عامر الجھنی عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد انزل اللہ علی آیات لم ر مثلھن قل اعوذ برب الناس الی اخر السورۃ وقل اعوذ برب الفلق الی اخر السورۃ ترجمہ

سورتین کے فضیلت

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے اُتارین ہین مجھپر کچھ آیتین کہ نہین دیکھا کسیکے مانند اوسکے قل اعوذ برب الناس
ہین آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عقبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اقرأ بالمعوذتین فی دبر کل صلوٰۃ ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا اُنہون نے کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہا کرون معوذتین ہر نماز
کے پیچھے **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** ما جاء فی فضل قارئ القرآن باب قاری قرآن کی فضیلت مین **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الذی یقرأ القرآن وھو ماھر بہ مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرأہ قال ھشام ویتعاھدہ وھو علیہ شاق
لہ اجران ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑہتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنے خوب یاد رکہتا ہے
اُسکو وہ ہی بزرگ نیک فرشتون کے ساتہ جو عہدۂ سفارت رکہتے ہین یعنے رسول ہوتے ہین آدمیونکی طرف اور جو پڑہتا ہے قرآن مشاق ہے اپنی روایت مین کہا ہشام نے
وہ قرآن اُسپر سخت ہے یعنے دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت مین کہ وہ قرآن پڑہنا اُسپر شاق ہے اُسکے لئی دونا اجر ہے یعنے ایک قرأت کا دوسرے مشقت کا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن فاستظہرہ فاحل حلالہ وحرم
حرامہ ادخلہ اللہ بہ الجنۃ وشفعہ فی عشرۃ من اھل بیتہ کلھم قد وجبت لہ النار ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اُسکو اور حلال کیا اُسکے حلال کو اور حرام کیا اُسکے حرام کو داخل کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بسبب اُسکی جنت
مین اور شفاعت قبول کریگا اُسکی دس شخصون کے حق مین اُسکے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لئے اُنمین سے دوزخ **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہین پہچانتے ہم
اسکو مگر اسی سند سے اور اُسکی کوئی اسناد صحیح نہین اور حفص بن سلیمان جسکے کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہین کوفہ کے رہنے والی اور ضعیف ہین حدیث مین **باب** ما
جاء فی فضل القرآن باب قرآن عظیم الشان کے فضیلت مین **عن** الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت
علی علی فقلت یا امیر المؤمنین الا ترى الناس قد خاضوا فی الاحادیث قال او قد فعلوھا قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الا انھا ستکون فتنۃ فقلت ما المخرج منھا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم وھو الفصل لیس
بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ھو الذی
لا تزیغ بہ الاھواء ولا تلتبس بہ الالسنۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولا تنقضی عجائبہ ھو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتی
قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فآمنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم
خذھا الیک یا اعور ترجمہ روایت ہے حارث اعور سے کہا اُنہون نے کہ گذرا مین مسجد مین سو لوگ باتین بنا رہے تہے پہر داخل ہوا مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور
کہا مینے اے امیر المؤمنین کیا نہین دیکہتے آپ لوگون کو کہ باتین بنا رہے ہین فرمایا آپنے کہا ان اُنہون نے ایسا کیا مینے کہا کہ ہان فرمایا حضرت علی نے آگاہ ہو کہ تحقیق
کہ سنا ہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا مینے کیا ہے راستہ اُس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپنے
کتاب اللہ یعنے قرآن سبب ہے اُس سے بچنے کا اسلئے کہ اُسمین خبر ہے تم سے اگلون کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہونگے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنے جو معاملات کہ تمہارے
فیما بین ہون اور وہ دو ٹوک ہے نہین ہے اُسمین ہنسی ٹہٹہی کی بات جسنے چہوڑا اُسکو جبر جابر کمر توڑے کر ڈالیگا اللہ تعالیٰ اُسکے اور جسنے ڈہونڈی ہدایت اُسکی غیر مین گمراہ کریگا
اُسکو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کے مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا اور وہ سیدہی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہین کج کر سکتے اُسکو ہوائی نفسانی اور نہین مل
سکتین اُسمین زبانین اور پیٹ نہین بہرتا اُس سے عالمونکا اور پرانا نہین ہوتا بار بار پڑہنے سے اور تمام نہین ہوتی عجائب اُسکی وہی ایسی کتاب ہے کہ نرہ سکے جن جب سنا اُنہون
نے اُسکو یہانتک کہ بول اُٹہے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اُسپر جسنے کلام کیا مطابق اُسکے سچ کہا اور جسنے عمل کیا
موافق اُسکے ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا اُسپر عدل کیا اور جسنے بلایا اُسکے طرف راہ بتایا گیا وہ سیدہی راہ لیلو تم اُس حدیث
کو اے اعور **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اسکی مجہول ہے اور حارث کی روایت مین مقال ہے

قاری قرآن کی فضیلت

قرآن عظیم الشان کی فضیلت

ہین اُسنے سنا کہ **عن** عُقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجاھر بالقرآن کالجاھر بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقۃ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ پکار کر قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے ظاہر کر صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے چہپا کر صدقہ دینے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کے یہ ہی کہ آہستہ قرآن پڑہنا افضل ہے پکار کر پڑہنے سے اسلئے کہ چہپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اُسکو اسلئے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر مین آدمی عجب سے بچتا ہے اسلئے کہ چہپا کر نیکی کرنیوالا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہین ہوتا ہے اُسپر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ **باب** **عن** ابی لبابۃ قال قالت عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ بنی اسرائیل والزمر **ترجمہ** روایت ہے ابی لبابہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المومنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تہے جبتک کہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑہ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو لبابہ شیخ بصری ہین کہ روایت کی اُنسے حماد بن زید نے کتنی حدیثین اور کہتے ہین کہ نام اُن کا مروان ہے روایت کی ہمسے یہ محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ مین **عن** عرباض بن ساریۃ انہ حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان ینام ویقول ان فیھن آیۃ خیر من الف آیۃ **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تہے وہ سورتین کہ شروع ہین سبحان اور سبح اور یسبح سی قبل اسکے کہ سوویں اور فرماتے تہے کہ انمین ایک آیت بہتر ہے ہزار آیت سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** **عن** معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح ثلاث مرات اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم وقرأ ثلاث آیات من آخر سورۃ الحشر وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شہیدا ومن قالھا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑہین تین آیتین سورہ حشر کے اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالی اُسپر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہین اُسکے لئے شام تک اور اگر مرجاوے اُس دن مین تو مرا وہ شہید اور جسنے کہا اُنکو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بہی اسی درجہ مین یعنے شب کو بہی یہی ثواب پاویگا اور اگر مریگا تو شہید ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی **باب** ما جاء کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت مین **عن** یعلی بن مملک انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلوتہ فقالت ومالکم وصلوتہ وکان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قرأتہ فاذا ھی تنعت قرأۃ مفسرۃ حرفا حرفا **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن مملک سے کہ اُنہون نے پوچہا ام سلمہ سے جو بیوی ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسے تہے قرأت اور نماز رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تمکو اُنکی نماز سے یعنے تم ویسے کہان ادا کر سکتے ہو پہر کہا کہ آپکی عادت تہی کہ نماز پڑہتے تہے رات شب کو پہر سوجاتے تہے اسقدر کہ جتنی دیر نماز پڑہی تہی پہر نماز پڑہتے اُسقدر کہ جتنا سوتے تہے پہر سوتے جسقدر کہ نماز پڑہی تہی یہانتک کہ صبح ہوجاتی پہر بیان کی کیفیت اُنکے قرارت کی تو وہ کہتی تہین کہ قرارت اُنکی جدا جدا تہی حرف حرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر لیث بن سعد کی روایت سی کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہین اور وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُنہون نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے تہے قرأت اپنے یعنے ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تہا اور حدیث لیث کی صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان یوتر من اول اللیل ام من اخرہ فقالت کل ذلک قد کان یصنع ربما اوتر من اول اللیل وربما اوتر من اخرہ قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ فقلت کیف کان قرأتہ اکان یسر بالقرأۃ ام یجہر قالت کل ذلک کان یفعل قد کان ربما اسر وربما جہر قال فقلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قال قلت کیف کان یصنع فی الجنابۃ اکان یغتسل قبل ان ینام ام ینام قبل ان یغتسل قالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُنہون نے کہ پوچہا مین نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حال رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وتر کا کہ کیونکر پڑہتے تہے اول شب مین یا آخر شب مین سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونون طرح بجالاتے کبہی وتر پڑہتے اول شب مین اور کبہی آخر شب مین کہا مین نے کہ سب تعریف

آنحضرت کی قرارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کو ہی کہنے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی ہے قرأت آپکی نے نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھی یا جہر کرتے ساتھ قرأت کے سو فرمایا ام المؤمنین نی کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے اور کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امر دین میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھی حالت میں غسل کرتے قبل سونیکے یا سو جاتے قبل نہانیکے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کرکے سوتی اور کبھی فقط وضو کرکے سو جاتی کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امر دین میں وسعت رکھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ بھی لیجائے اپنی قوم کیطرف اسلئے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھکو اس سے کہ پہونچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنے اُسکی بندوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **بَابٌ عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ ترجمہ ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جسکو مشغول کیا قرآن نے میرے یاد سے اور مجھسے سوال کرنے سے دونگا میں اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنے مخلوق پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** جسکو مشغول کیا قرآن نے میرے یاد سے یعنے اوراد اور وظایف میں مشغول نہوا بلکہ قرآن ہی کی قرأت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل آداب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اسکو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں سے افضل واعلیٰ ہی اور یہ اُن وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن اُن سب سے بہتر ہے واے اوپر حال اُن لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنی اوقات کا ٹی انا للہ وانا الیہ راجعون

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یہ باب ہیں قراءتوں کے جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقُولُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنے قرأت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے مالک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے ہے ابو عبید اور اختیار کرتے ہے اسکو یعنے مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہے روایت کیے ابن سعید امویؒ نے اور اُنکے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اسلئے کہ لیث بن سعد نے روایت کیے ابی ملیکہ سے انہوں نے یعلے بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کے صحیح ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ملک یوم الدین پڑھتے تھے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَؤُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انس کہ کہا انہوں نے عثمان کا بھی نام لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کیے بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کیے عبدالرزاق معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر پڑھتے تھے مالک یوم الدین **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے **ف** کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیے ہمسے سوید بن نصر نے اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور ابو علی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں

اور اسیطرح پڑہا ابو عبیدے والعین بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّكَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ہل تستطیع ربک یعنے بتا رشناۃ فوقانیہ اور نصب لفظ ربک کے اور مراد یہی کہ آیا تو طاقت رکہتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر رشدین کے روایت سے اور اسناد اسکی قوی نہین اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہین حدیث مین **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ هَا اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے انہ عمل غیر صالح یعنی عمل کیا اُسنی غیر صالح مراد فرزند نوح ہے کہ جو غرق ہوگیا **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگون نے ثابت بنانی سے مانند اسکے اور یہ حدیث ثابت بنانی کی ہے اور روایت کیے یہی حدیث شہر بن حوشب نے ہے اسما بنت یزید سے اور سنا مین نے عبد بن حمید سی کہتے ہے اسما بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہین اور دونون حدیثین میرے نزدیک یک ہین اور روایت کیے شہر بن حوشب نے کے حدیثین ام سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسما بنت یزید ہین اور روایت کیے انہون نے عائشہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَءَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّیْ عُذْرًا مُّثَقَّلَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا انہ قد بلغت من لدنی عذرا ثقل کے ساتہ یعنے بضم دال عُذْرًا اور یہ بہ نسبت عُذْرًا کے جو بسکون دال ہے ثقیل ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہین اور ابو المجاریہ عبدی شیخ مجہول ہین کہ نہین جانتے ہم نام اسکا **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا فی عین حمئۃ **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے قرأت انکی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اختلاف کیا اس آیت کے قرارت مین اور مرتفع کیا انہون نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کیطرف سو اگر اس بارہ مین روایت ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہوتے کعب احبار کیطرف اور کافی ہوتی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِہٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا انہون نے کہ جب تہا دن بدر کا غالب ہوے اہل روم یعنے نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنون کو پس نازل ہوے یہ آیۃ الم سے یفرح المومنون تک سو خوش ہوے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اسلئے کہ روم اہل کتاب ہے اور مسلمانون سے موافقت رکہتے ہے انبیا کے ماننے مین اور مشرکان فارس موافقت رکہتے تہے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑہا گیا ہے لفظ غُلِبَتْ بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہین کہ پہلے اہل روم مغلوب کیے گئے تہے پہر غالب ہوے پس غُلِبَتْ بفتح غین مین خبر ہے انکے غالب ہونیکی ایسا ہی پڑہا ہی مفسر علی نے غُلِبَتْ بفتح غین بار **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَرَءَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضَعْفٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ انہون نے پڑہا ہے صلے اللہ علیہ وسلم کے آگی خلقکم مِنْ ضَعْفٍ یعنی بفتح ضاد معجمہ تو آپنے فرمایا کہ مِنْ ضُعْفٍ پڑہو یعنے بضم ضاد معجمہ **ف** روایت کیے ہے عبد بن حمید نے انہون نے یزید بن ہارون سے انہون نے فضیل بن مرزوق سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر فضیل بن مرزوق کے روایت سے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے فہل من مدکر یعنے بدال مہملہ اور قرارت مشہور بہی یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فَرُوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّۃُ نَعِیْمٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے فَرُوْحٌ وَرَیْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِیْمٍ یعنے بضم الفظ روح کو قرارت کرتے تہے اور یہ قرارت شاذ ہے قرارت مشہور بفتح راہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ہارون اعور کے روایت سے **عن** عَلْقَمَۃَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِیْكُمْ اَحَدٌ یَقْرَأُ عَلٰی قِرَاءَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَیَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَیْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰہِ یَقْرَءُ هٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُہٗ یَقْرَأُهَا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰہِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْرَأُهَا وَهٰؤُلَاءِ یُرِیْدُوْنَنِیْ اَنْ اَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ سے کہا کہ پہونچے ہم شام مین سو آئی ہمارے پاس ابو الدرداء اور کہا انہون نے کہ ہے تم مین کوئی ایسا شخص کہ پڑہتا ہو یعنے قرآن عبد اللہ بن مسعود کی قرارت سے کہا علقمہ نے کہ لوگون نے اشارہ کیا میری طرف اور مینے کہا کہ ہان مین پڑہتا ہون عبد اللہ کی قرارت پر کہا ابو الدرداء نے کیونکر سنا تم نے عبد اللہ کو کہ وہ پڑہتے تہے واللیل اذا یغشی کہا علقمہ نے کہ مینے سنا ہے عبد اللہ کو کہ وہ پڑہتے تہے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی سو کہا ابو الدرداء نے [illegible] اور مینے بہی قسم اللہ تعالی کے ایسا ہی سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

کہ آپ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ما خلق الذکر والانثی پڑھوں میں انکا کہنا نہ مانونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی ہے قرارت عبداللہ بن مسعود کے یعنی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ اور قرارت مشہور ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وترٰی الناس سُکارٰی وما ھم بسکارٰی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے روایت کیا ہے حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبے صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری سنا دسکی یوں ہے کہ روایت کی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپنے یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الآیۃ آخر حدیث تک جو آپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کے میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِھِمْ اَوْ لَاحَدِکُمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ ھُوَ نُسِّیَ فَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا ہے انمیں سے کسیکے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی واسطے یہ کہے بھول گیا میں فلانی آیۃ کلام اللہ کے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیۃ اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چارپایوں کے اپنی باندھنے کے رسی سے **باب** ما جاء ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف باب اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّۃٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْھُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِیَۃُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَاْ کِتَابًا قَطُّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ **ترجمہ** روایت ہی ابی بن کعب سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ انمیں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والی اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسی لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرئیل نے اے محمد بیشک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنے جس سے جسطرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اسکی قراتوں میں آسانی اور وسعت ہے **ف** اس باب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب یہ بی بی ہیں ابو ایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہی ابی بن کعب سے کئی سندوں سے **عن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ اَنَّھُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ مَرَرْتُ بِھِشَامِ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ وَھُوَ یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَہٗ فَاِذَا ھُوَ یَقْرَاُ عَلٰی حُرُوْفٍ کَثِیْرَۃٍ لَمْ یُقْرِئْنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکِدْتُ اُسَاوِرُہٗ فِی الصَّلٰوۃِ فَنَظَرْتُ حَتّٰی سَلَّمَ فَلَبَّبْتُہٗ بِرِدَائِہٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَکَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُکَ تَقْرَاُھَا فَقَالَ اَقْرَاَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ کَذَبْتَ وَاللّٰہِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُوَ اَقْرَاَنِیْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ تَقْرَاُھَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِیْھَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِیْ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْہُ یَا عُمَرُ اِقْرَاْ یَا ھِشَامُ فَقَرَاَ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ یَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الَّتِیْ اَقْرَاَنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہ کہتے تھے گذرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں اسی نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہانتک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا انکی گردن میں ڈالدی یعنے چادر انکی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تجکو یہ سورت جو میں نے سنی تجھی کہ تم پڑھتے تھے اسکو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھکو یہ سورت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تونے قسم ہے اللہ تعالی کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے

نے پڑھائی ہے مجھکو یہ سورت کہ جو پڑھی تمنے پس چلا میں انہین کھینچتا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اسکو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفون پر کہ نہین پڑھائی آپنے مجھکو اُس حرفون پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھکو سورۂ فرقان سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو اے عمر اور فرمایا پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا اُنہون نے اُسی قرأت پر کہ میں نے سنا تھا اُن سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ تو اے عمر سو پڑھی میں نے اُس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی اُتری ہے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ قرآن اُتارا گیا ہے سات حرفون پر سو پڑھو تم اُسمین سے جو تم پر آسان ہو اُنمین سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر ذکر نہ کیا اُسمین مسور بن مخرمہ کا **باب عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن اخیہ کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن ستر مسلما ستر اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ وما قعد قوم فی مسجد یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ ومن ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کھولدی اپنی بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتون سے کھولدیگا اللہ تعالے اُسکی ایک مصیبت روز قیامت کے مصیبتون سے اور جسنے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا لیے اسکا عیب چھپا پردہ ڈھانپی گا اللہ تعالی اُسکا دنیا مین اور آخرت مین اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر یعنے اپنا قرض وصول کرنمین آسانی کریگا اللہ تعالی اُسپر دنیا اور اخرت مین اور اللہ تعالی بندی کے مدد مین ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد مین ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا ہے اُسمین علم کو یعنے دین کے آسان کریگا اللہ تعالے اُسپر ایک راہ جنت کے اور نہ بیٹھے کوئی قوم مسجد مین کہ پڑھتی ہون وہ کتاب اللہ تعالے کی یا درس لیتے ہون وہ اُسکا آپسمین مگر نازل ہوئے اُنپر تسکین اور ڈھانپ لیا انکو رحمت الہی نے اور گھیر لیا انکو فرشتون نے اور جسکو عمل نے سست کیا نہین بڑھایا اُسکو نسب اُسکی نے ف ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابوہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسحدیث کے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے کہ پہونچی مجھکو روایت ابی صالح سے اور انکو ابوہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کرکے تھوڑی حدیث اسمین کے **باب عن** عبد اللہ بن عمرو قال قلت یا رسول اللہ فی کم اقرأ القرآن قال اختمہ فی شھر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی عشرین قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمسۃ عشر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی عشر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمس قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فما رخص لی **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہون نے کہ عرض کی مین نے کہ اے رسول اللہ کے کتنی دنون مین ختم کرون قرآن شریف کو فرمایا آپنے ختم کر تو اسکو ایک مہینے مین عرض کی مین نے کہ مین اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہون فرمایا آپنے ختم کر تو اسکو بیس دنمین عرض کی مین نے کہ مین طاقت رکھتا ہون اس سے افضل کے فرمایا آپنے ختم کر تو اسکو پندرہ دن مین عرض کی مین نے کہ مین طاقت رکھتا ہون اس سے افضل کے فرمایا آپنے کہ ختم کر تو اسکو دس دن مین عرض کی مین نے کہ مین طاقت رکھتا ہون اس سے افضل کے فرمایا آپنے کہ ختم کر تو اسکو پانچ دن مین عرض کی مین نے کہ مین طاقت رکھتا ہون اس سے افضل کے سوا جازت ندی آپنے مجھے اس سے کم دنونمین ختم کرنیکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے عبد اللہ بن عمرو سے اور روایت کیا عبد اللہ بن عمرو نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جسنے پڑھا اُسکو تین دن سے کم مین اور مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن مین اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہین دوست رکھتی ہم کہ گذر جاوین آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اُسنے قرآن کو موافق اسی حدیث کے یعنے ہر چلہ مین ختم کرنا بہتر ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم مین مطابق اُس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت دی بعض اہل علم نے اسکی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت مین وتر کے اور روایت ہے سعید بن جبیر سے کہ اُنہون نے قرآن پڑھا دو رکعتون مین کہ کے اندا اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اقرأ القرآن فی اربعین **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن مین ف تحقیق کہ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا بعضون نے معمر سے اُنہون نے سماک بن فضیل سے اُنہون نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھین قرآن اسلم سے

ف یہ حدیث جو کئی سند سے روایت ہوئی ہے اسکے آگے نہین لکھا مترجم نے

چالیس سورہ مین **عن** ابن عباس قال قال رجل یا رسول اللہ ای العمل احب الی اللہ قال الحال المرتحل ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کونسا شخص سونی عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمایا آپنے کہ اترنیوالا اور کوچ کرنیوالا یعنے ختم قرآن کرکے شروع کرنیوالا **ف** یہہ حدیث غریب ہے ہمنہین جانتے ہم اسکو ابن عباس کے روایت سے مگر اسی سند سی روایت کرے ہم سی محمد بن بشار نے انہون نے مسلم بن ابراہیم سی انہون نے صالح مری سی انہون نے قتادہ سی انہون نے زرارہ بن اوفی سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی مثلہ اسکی مضمون مین اور نہین ذکر ہے انسین ابن عباس کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہی نضر بن علی کی روایت سے جو ہیثم بن بریع سے مروی ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جسنے پڑہا تین دن سے کم مین **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کرے ہمسے محمد بن بشار نے اسنے محمد بن جعفر نے اسنے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسکے

ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہین تفسیر قرآن کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم باب ۱

تفسیر قرآن کی ممانعت

فی الذی یفسر القرآن برأیہ باب تفسیر قرآن کے اپنی رائے کے مذمت مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا قرآن کے تفسیر مین بغیر جانے بوجہے تو چاہیے کہ ڈہونڈہ لے وہ جگہہ اپنی دوزخ مین **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ومن قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ روایت ہے ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بیان کرو میرے طرف سے کوئی بات مگر یہہ کہ تم اسکو خوب جان لو یعنے یقین ہو کہ یہہ میرے کہے ہوئی ہے اسلئی کہ جسنے جھوٹ باندہا مجہپر قصدا سو چاہیے اسکو کہ جگہہ ڈہونڈہ لی اپنی دوزخ سے اور جسنے قرآن مین کچہہ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کی تو چاہیے کہ وہ جگہہ اپنی ڈہونڈہ لی دوزخ سے **ف** یہہ حدیث حسن ہے **عن** جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ ترجمہ روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا قرآن کے تفسیر مین اپنی رائے سے اور ٹہیک پڑی اوسکی رائی جب بہی اسنے خطا کی یعنے بی جانے کہنے پر کیون مبادرت کی **ف** یہہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نی ہیل بن ابی حزم مین یعنی انکو ضعیف کہا اور ایسی ہے مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سوا انکے اور علما سے کہ انہون نے بہت برا کہا ہے اس شخصکو کہ قرآن کے تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہون نے تفسیر کی تو یگمان انکی ذوات ستودہ صفات پر نہین ہو سکتا کہ انہون نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دلسی کچہہ بات بنا کر کہدی ہو اور مروی ہوا ہے انسی ایسا کچہہ کہ دلالت کرتا ہے ہمارا اس قول پر کہ انہون نے اپنی دلسی کچہہ نہین کہا بغیر علم کے روایت کی ہے حسین بن مہدی نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے قتادہ سی کہ فرمایا قتادہ نی نہین ہے قرآن شریف مین کوئی آیت کہ سنے نہین مینے اسکی تفسیر مین کوئی بات یعنے آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہے ابن ابی عمر نے اسنے سفیان نے اسنی اعمش نے کہا مجاہد نے اگر مجہپر تباہین قرارت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کرو مجہسے ابن عباس سے بہت جگہ قرآن مین جسکا کہ مینے سوال کیا ہے **ومن** سورۃ فاتحۃ الکتاب فاتحۃ الکتاب کے تفسیر مین بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج غیر تمام قال قلت یا ابا ہریرۃ انی احیانا اکون وراء الامام قال یا ابن الفارسی فاقرأہا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد فیقول الحمد للہ رب العالمین فیقول اللہ تعالی حمدنی عبدی فیقول الرحمن الرحیم فیقول اللہ اثنی علی عبدی فیقول مالک یوم الدین فیقول مجدنی عبدی وہذا لی وہذا بینی وبین عبدی ایاک نعبد وایاک نستعین واخر السورۃ لعبدی ولعبدی ما سأل یقول اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہے کوئی نماز کہ نہ پڑہے اسمین ام القرآن یعنے سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابو ہریرہ سے کہ مین کبہی ہوتا ہون پیچہے امام کے کہا ابو ہریرہ نے اسی فارسی کے بیٹے پڑہ لیا کر اسکو تو اپنے دل مین

یعنے چپکے چپکے اسلئے کہ میں نے سنا ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کی درمیان آدھوں آدھ ہو آدھی میرے ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لئے ہی جو وہ مانگے پھر جب بندہ کہتا ہے نماز میں اور کہتا ہی الحمد رب العالمین یعنے سب تعریف ہی اللہ تعالے کو جو پالنی والا ہے ساری جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالے حمد کی میری میرے بندے نی پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالے ثنا کی میرے لئے میرے بندے نی پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنے مالک ہے قیامت کے دنکا تب فرماتا ہی اللہ تعالے تعظیم کے میری میرے بندے نی اور یہ میرے لئے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہین اور میرے اور میرے بندے کے بیچمین ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یعنے تجھی کو پوجتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم اور آخر سورت میرے بندے کے لئے ہی اور میرے بندے کے لئی ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبے نے اور اسمٰعیل بن جعفر نے اور کئی لوگون نے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کی اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نی علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے ابی السائب سے جو مولی ہین ہشام کے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یعنے یہ کہ نماز بغیر سورہ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کی ابن ادریس نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے علاء بن عبد الرحمن سے کہا انہون نے کہ روایت بیان کی مجھسے میرے باپ نے اور ابو السائب نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** العلاء بن عبد الرحمن قال ثنی ابی وابو السائب مولی ہشام بن زہرۃ وکانا جلیسین لابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج غیر تمام **ترجمہ** روایت ہے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے کہا روایت بیان کی مجھسے میرے باپ اور ابی السائب نے جو مولے ہین ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونون ہمنشین تھے ابو ہریرہ کے کہا ابو ہریرہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہے کوئی نماز کہ نہ پڑہی اسمین فاتحہ پس وہ ناقص ہے ناتمام ہے **ف** اسمٰعیل بن ابی اویس کے روایت مین اس سے زیادہ نہین ہے اور پوچھا مین نے ابو زرعہ سے اس حدیث کو سو کہا انہون نے کہ دونون حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین اور سند پکڑی انہون نے ابن ابی اویس کے روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور وہ علاء سے **عن** عدی بن حاتم قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی المسجد فقال القوم ہذا عدی بن حاتم وجئت بغیر امان ولا کتاب فلما دفعت الیہ اخذ بیدی وقد کان قال قبل ذلک انی لارجو ان یجعل اللہ یدہ فی یدی قال فقام بی فلقیتہ امرأۃ وصبی معہا فقالا ان لنا الیک حاجۃ فقام معہما حتی قضی حاجتہما ثم اخذ بیدی حتی اتی بی دارہ فالقت لہ الولیدۃ وسادۃ فجلس علیہا وجلست بین یدیہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما یفرک ان تقول لا الہ الا اللہ فہل تعلم من الہ سوی اللہ قال قلت لا قال ثم تکلم ساعۃ ثم قال انما تفرک ان تقول اللہ اکبر وتعلم شیئا اکبر من اللہ قال قلت لا قال فان الیہود مغضوب علیہم وان النصاری ضلال قال قلت فانی حنیف مسلم قال فرأیت وجہہ ینبسط فرحا ثم امرنی فانزلت عند رجل من الانصار فجعلت اغشاہ طرفی النہار قال فبینما انا عندہ عشیۃ اذ جاءہ قوم فی شاب من الصوف من ہذہ النمار قال فصلی وقام فحثا علیہم ثم قال ولو صاع ولو بنصف صاع ولو بقبضۃ ولو ببعض قبضۃ بقی احدکم وجہہ حرجہنم او النار ولو بتمرۃ ولو بشق تمرۃ فان احدکم لاق اللہ وقائل لہ ما اقول لکم الم اجعل لک سمعا وبصرا فیقول بلی فیقول الم اجعل لک مالا وولدا فیقول بلی فیقول این ما قدمت لنفسک فینظر قدامہ وبعدہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم لا یجد شیئا بقی بہ وجہہ حرجہنم لیتق احدکم وجہہ النار ولو بشق تمرۃ فان لم یجدہ فبکلمۃ طیبۃ فانی لا اخاف علیکم الفاقۃ فان اللہ ناصرکم ومعطیکم حتی تسیر الظعینۃ فیما بین یثرب والحیرۃ لا تخاف علی مطیتہا السرق فحملت اقول فی نفسی فاین لصوص طی **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہون نے کہ آیا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ مسجد مین بیٹھے تھے سو لوگون نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آگیا مین آپکے پاس بغیر امان کے اور بغیر کسی تحریر کے پھر جب لوگ مجھی آپکے پاس لیگئے پکڑ لیا آپنے میرا ہاتہ اور پہلے سی آپ یہ خبر دیچکی تھے یعنی اپنی اصحاب کو کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالے اسکا ہاتہ میرے ہاتہ مین دیدیگا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوے آپ مجھے لیکر سو ملاقات کے اسنے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اسکے ساتہ تہا سو عرض کی انہون نے کہ کہو آپسی کچھ کام ہے سو کھڑے ہوگئی آپ انکی ساتہ اور انکا کام پورا کردیا پھر پکڑا میرا ہاتہ یہانتک کہ لائی مجھے اپنی گھر مین سو بچھا دیا انکی لیے ایک چھوکری نے بچھونا سو بیٹھے آپ اسپر اور بیٹھا مین سامنے آپکے سو تعریف کی آپنے اللہ کی اور ثنا کی اسکی پھر فرمایا کیا چیز بھگاتی ہے تجھکو اس سے کہ تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہی کوئی معبود سوا اللہ تعالے کے کہا عدی نے کہ کہا

بیٹے نہیں کہا راوی نے کہ پھر ہاتمین کہیں حضرت نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بہا گتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہا میں نے نہیں فرمایا آپ نے کہ یہود پر غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں ایکطرف کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے کہ آپکا مونہہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدی نے پھر حکم کیا میرے لئے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایکمرد پاس اور میں حاضر ہونی لگا آپکے پاس دن کے دونوں کنارہ میں یعنے صبح اور شام کہا عدی نے کہ پھر اس درمیان میں کہ میں اُنکے پاس تھا ایک ناگہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کے اپنے چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر نماز پڑھی آپنے اور کھڑے ہوے یعنے خطبہ پڑھنے کو اور رغبت دلائی اُنکے لئے صدقہ دینی کی یعنے اصحاب کو پھر فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو یعنے صدقہ سی اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹھی ہو اور اگرچہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچاوے ایک تم میں کا اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کے گرمی سے اگرچہ ایک کھجور دیکر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اسلئے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانیوالا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے جو میں نے تجھے کہتا ہوں اور فرماویگا کیا نہیں بنایا ہے میں نے تیرے لئے کان اور آنکھیں سو عرض کریگا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہے میں نے تیری لئی مال اور لڑکا وہ کہیگا کیوں نہیں پھر فرماویگا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لئے سو دیکھیگا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور نہ پاویگا کوئی چیز کہ بچاوے اُسکے ساتھ اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے چاہئے کہ بچاوے ایک تم میں کا اپنا مونہہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور کا دیکر ہو سو اگر وہ بھی نپاوے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنے کلمہ خیر سے جس سے کسیکا بھلا ہو اسلئے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تمکو دینے والا ہے یہانتک کہ چلی جاویگی اکیلی عورت حیرہ سے یعنے مدینہ سی حیرہ تک اور نہ ڈریگی کہ اُسکی سواری چور لیجاوے یعنے علداری اسلام کی اس امن و امان سے قایم ہو جاویگی پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طی کے کہاں ہونگے یعنی اُسوقت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سماک بن حرب کے روایت سے اور روایت کیا شعبہ نے سماک سے اُنہوں نے عباد بن حبیش سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث النبی روایت کیا ہمسے محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کیا ہمسے محمد بن جعفر نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے عباد بن حبیش سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث النبی **مترجم** عدی کے روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہیں اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو اُنکے رسم و رواج تو اُنسے بھی بدتر ہوئے مگر تعجب ہے اُن مسلمانوں سے کہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذالک اور ابوہریرہ کے روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیۃً پڑھ لے اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسیکو محققین محدثین نے جنکو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کے اور یہ سورہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دو بار نازل ہوئی ایکبار مکہ میں ایکبار مدینہ میں اسی لئے اسکو مثانی اور قرآن عظیم فرماتا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کیجاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسلیئے اسکا نام فاتحہ ہے کہ کھولدیتی ہے دروازہ قرأت کا

قدری بڑھاؤ تکا تالی پر **وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ **ترجمہ** روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اُسکو سارے زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کے انواع زمین کے موافق سو آئی بعض اُنکے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کی درمیانی اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَيْ مُنْحَنِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے تفسیر میں اُدخلوا الباب سُجّدا کہ داخل ہو بنی اسرائیل کہسکتے ہوئے اپنے چوتڑوں پر یعنے گھٹنیوں چلتے ہوئے **ف** اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر میں فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ کہ فرمایا آپنے کہ کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حِطَّةٌ فِيْ شَعِيْرَةٍ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا

فلما لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ترجمہ روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نجانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ تطوعا حیث ماتوجہت بہ وھو جاء من مکۃ الی المدینۃ ثم قرأ ابن عمر ھذہ الآیۃ وللہ المشرق والمغرب وقال ابن عمر فی ھذا انزلت ھذہ الآیۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی اگر لیکر اور وہ آتے تھے مکہ سے مدینہ کیطرف یعنے ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کیطرف بیٹھے ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیت وللہ المشرق والمغرب یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالی کا یعنے خواہ مشرق کیطرف ہو یا مغرب کیطرف اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنے نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیۃ کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الٰہی متوجہ ہوگے نماز ادا کروگے قبول ہوگی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کے تفسیر میں وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اسکی یہ آیت ہی قول وجہک شطر المسجد الحرام یعنے پھیرلے تو اپنا منہ طرف مسجد الحرام کے روایت کیا یہ ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے انسے یزید بن زریع نے انسے سعید بن ابی عروبہ نے انسے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیۃ کی تفسیر میں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جدھر منہ کروادھر قبلہ ہے اللہ تعالی کا یعنے مقبول ہوگے نماز اسطرف روایت کیا ہمسے ابو کریب نے انسے وکیع نے انسے نضر بن عربی نے انسے مجاہد نے مضمون جو اوپر مذکور ہوا مترجم بعض ضلال پر ضلال اس آیۃ شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اسکی تفسیر بتویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کرکے کہتے ہیں کہ مراد آیۃ یہ ہے کہ جدھر منہ کروادھر ذات ہی اللہ تعالے کی یعنے وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوائی جسمی علی العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہ تفسیر انکی کئی طرح مردود ہے اولا یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائی سلف کے کہ اقوال انکے اوپر مذکور ہوئے ثانیا یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اسکا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثا یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنے ذات کے لئے جاویں تو بھی مراد وہی جانبین ہونگی جو آیۃ میں یعنے مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیۃ یہ ہوئی کہ اوپر کے جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائی مکانی سے موصوف ہے غرض ہر نوع یہ آیۃ آیہ استوا سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے عن عمر بن الخطاب انہ قال یا رسول اللہ لو صلینا خلف المقام فانزلت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ تعالے کے کاش کے ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیۃ واتخذوا الآیۃ یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کے جگہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے احمد بن منیع نے انسے ہشیم نے انسے حمید طویل نے انسے انس نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کاش کے مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیۃ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سابق میں ابن عمر سے بھی روایت ہے مترجم اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ انکی فہمائش اور رائے کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالے نے انکے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ انکی فضیلت قبول نہیں کرتے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وکذلک جعلناکم امۃ وسطا قال عدلا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کے تفسیر میں فرمایا وکذلک جعلناکم امۃ وسطا یعنے اسی طرح ٹھیرایا تم کو ہمنے امت بیچ کی یعنے عادل مراد ہے کہ علم و عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ بلکہ عقاید و اعمال میں بین توسط سی پیراستہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعی نوح فیقال ھل بلغت فیقول نعم فیدعی قومہ فیقال ھل بلغکم فیقولون ما اتانا من نذیر وما اتانا من احد فیقال من شھود لک فیقول محمد وامتہ قال فیؤتی بکم تشھدون انہ قد بلغ فذلک قول اللہ تبارک وتعالی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا والوسط العدل ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاویں گے حضرت نوح علیہ السلام یعنے قیامت میں سو کہا جاویگا انسے کہ آیا تم نے پیغام پہونچایا یعنے اپنی امت کو کہینگے وہ کہ ہاں پہونچائی جاویگی امت انکی اور کہا جاویگا انسے کہ آیا پہونچایا تمکو پیغام نوح نے سو وہ کہینگے کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جاویگا حضرت نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنے تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو ضرور ہے سو عرض

آئینگے حضرت نوح کہ گواہ میرے محمد صلے علیہ وسلم اور امت انکی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر لائی جاؤ گے تم یہ گواہی دوگی تم کہ بیشک حضرت نوح نے پیغام الٰہی پہونچایا ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا وجعلناکم امۃ وسطا یعنے فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ کہ اسیطرح بنایا ہمنے تمکو امت بیچ کی تاکہ ہو تم گواہ لوگون پر اور ہووے رسول گواہ تمپر اور وسط سے مراد عادل ہے یعنے امت گواہی دیگی اور آنحضرت اپنی امت کے تعدیل اور تزکیہ کرینگے کہ گواہی انکی قابل قبول ہے اور یہ شاہد شاہد عدل ہے **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے جعفر بن عون سے انہون نے اعمش سے مانند اسکے **عن** البراء قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ او سبعۃ عشر شھرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ فانزل اللہ عز وجل قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر المسجد الحرام فوجہ نحو الکعبۃ وکان یحب ذلک فصلی رجل معہ العصر قال ثم مر علی قوم من الانصار وھم رکوع فی صلوۃ العصر نحو بیت المقدس فقال ھو یشھد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ قال فانحرفوا وھم رکوع **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے کہ جب آئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین نماز پڑہتے ہی بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکہتی تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پھیری جاوین کعبہ کیطرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قد نری تقلب وجھک فی السماء یعنے دیکہتے ہین ہم پھیرنا تیرے مونہہ کا اسمانکیطرف سو پھیرینگے ہم تجھکو اُس قبلہ کیطرف جسی تو دوست رکہتا ہی سو پھیر مونہہ اپنا مسجد الحرام کے طرف سو متوجہ ہوگئے آپ کعبہ کیطرف اور یہی چاہتے تہے سو نماز پڑہے ایک ساتہ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پھر وہ گذرا ایک لوگونپر انصار کے اور وہ رکوع مین تہے عصر کی نماز مین بیت المقدس کیطرف سو کہا اُسنی کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اُسنے نماز پڑہی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور آپ پھیری گئے کعبہ کیطرف کہا راوی نے کہ فورًا پھر گئے وہ لوگ جب اُنہون نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع مین تہے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہے چاہیے کہ حدیث سنتی ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے پھر نہین کہ قبلہ وکعبہ کے خاطر سے حدیث مین تاویلین کرنے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کیے ہمسے ہناد نے اُنسے وکیع نے اُنسے سفیان نے اُنسے عبداللہ بن دینار نے اُنسے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع مین تہے نماز فجر کے اور اسباہین عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال لما وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ قالوا یا رسول اللہ کیف باخواننا الذین ماتوا وھم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ جب پھیری گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کیطرف تو صحابہ نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہماری اُن بہائیون کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑہتے تہے بیت المقدس کیطرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنے اللہ ایسا نہین کہ ضایع کردے ایمان تمہارا یعنے قبول نکری نماز تمہاری **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عروۃ قال قلت لعائشۃ ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروۃ شیئا ولا ابالی ان لا اطوف بینھما فقالت بئسما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطاف المسلمون وانما کان من اھل لمناۃ الطاغیۃ التی بالمشلل لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تبارک وتعالی فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ولو کانت کما تقول لکانت فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما قال الزھری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام فاعجبہ وقال ان ھذا لعلم ولقد سمعت رجالا من اھل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروۃ من العرب یقولون ان طوافنا بین ھذین الحجرین من امر الجاھلیۃ وقال آخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بہ بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ قال ابو بکر بن عبد الرحمن فاراھا قد نزلت فی ھؤلاء وھؤلاء **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہ کہا انہون نے حضرت عائشہ سے کہ مین کچھہ حرج نہین دیکہتا اُس شخص پر جو طواف نکرے صفا اور مروہ کے بیچ مین اور مین کچھہ پرواہ نہین رکہتا کہ نہ طواف کرونمین انمین یعنے کچھہ مضائقہ نہین جانتا انکے ترک مین سو جواب دیا حضرت عائشہ نے کہ بُرا کہا تونے ای بھتیجے میرے بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانونے اور جاہلیت کے عادت تہی کہ جو لبیک پکارتا تہا مناۃ سرکش کے نام سے کہ وہ مشلل مین تہا نہین طواف کرتا تہا صفا اور مروہ کے بیچ مین سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فمن حج البیت او اعتمر الآیۃ یعنے جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے سو اُسپر کچھہ گناہ نہین یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ اگر وہی مراد ہوتی اللہ تعالیٰ کے جیسا تم کہتے ہو تو یون فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہین

حاجی اور معتمر پر اگر طواف کرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اسکا ابی بکر بن عبد الرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنے نہایت عمدہ بات سے علم کے اور میں نے سنا ہی بہت اہل علم لوگوں سے کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نکرتے تھے صفا اور مروہ کی بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا اس دو پہروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہمکو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں ہوا طواف کا سو اسپر اتاری اللہ تعالی نے یہ آیتہ مبارک اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیتہ انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنے جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى هٰذَيْنِ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ترجمہ روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا کہ جب اسلام آیا تو باز رہی ہم انمیں طواف کرنے سے سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیتہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ یعنے صفا اور مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جسنے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اسپر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انس نے طواف انکا تطوع ہے سو جو شخص کہ خوشی بجالاوے تو اللہ تعالی قدر دان ہے جاننے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ وَقَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آئے مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی آپنے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئی حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اسکا یعنے لگ کھڑے طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جسکے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالی نے اور پڑھی یہ آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهٗ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ وَجَآءَتْهُ اِمْرَاَتُهٗ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ ترجمہ روایت ہے براء سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب انمیں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آجاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو نہ کھاتا وہ کچھ رات اور سارا دن یہانتک کہ شام کرتا یعنے روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزے سے تھے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئی اور انسے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لئے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور اسدن انکی محنت مزدوری کا دن تھا سو غالب ہو گئی انکو قیس کے یعنے انکو لگ گئے اور آئیں بی بی انکی پھر جب انکو سوتا دیکھا کہا کہ ہائی محرومی تیری پھر جب دوپہر دن چڑھا بیہوش ہو گئے وہ اور ذکر کیا گیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیتہ احل لکم سے آخر تک یعنے حلال کیا گیا واسطے تمہاری روزہ کی راتوں میں بی بی سے تو نہایت خوش ہوئی لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ صاحب نے کہا کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو جاوے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنے روشنی صبح نمایاں ہو جاوے تاریکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ اِلٰى قَوْلِهٖ دَاخِرِيْنَ ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیتہ وقال ربکم ادعونی استجب لکم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا ہی اصل عبادت ہے اور پھر پڑھی اپنی آیتہ سورہ مومن کے وقال ربکم ادعونی استجب لکم سے داخرین تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** آیہ مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورہ مومن کے ہے اور پوری آیت یوں ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنے فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھکو اور دعا کرو مجھسے کہ میں قبول کرونگا تمہاری دعا کو بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے ہی عنقریب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر انہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیتہ اور اسکی تفسیر کو یہاں اسلئے لائی کہ

مناسب تھی اجیب دعوۃ الداع کے جو سورۂ بقر میں وارد ہی **عن** الشعبی قال شاعدی بن حاتم قال لما نزلت حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک بیاض النہار من سواد اللیل ترجمہ روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی یتبین لکم الآیۃ یعنے کھاؤ پیو یہانتک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر کے تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہو تاریکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فقال حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال فاخذت عقالین احدھما ابیض والآخر اسود فجعلت انظر الیھما فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک بیاض النہار من سواد اللیل ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم روزہ کا فرمایا آپ نے کہ رات کو کھاؤ پیو یہانتک کہ ظاہر ہو تمہیں سفید تاگا سیاہ تاگے سے کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رشتیاں کہ ایک انمیں سفید تھی اور دوسرے سیاہ سو میں انکو دیکھا کیا کرتا تھا یعنے آخر شب میں سو کہا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ کہا ہے تیرا سفیان کو سو کہا کہ مراد تاگے سے رات اور دن سے یعنے تاریکی اور نور انکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اسلم ابی عمران التجیبی قال کنا بمدینۃ الروم فاخرجوا الینا صفا عظیما من الروم فخرج الیھم من المسلمین مثلھم او اکثر وعلی اھل مصر عقبۃ بن عامر وعلی الجماعۃ فضالۃ بن عبید فحمل رجل من المسلمین علی صف الروم حتی دخل فیھم فصاح الناس وقالوا سبحان اللہ یلقی بیدیہ الی التھلکۃ فقام ابو ایوب الانصاری فقال یا ایھا الناس انکم لتاولون ھذہ الآیۃ ھذا التاویل وانما نزلت ھذہ الآیۃ فینا معشر الانصار لما اعز اللہ الاسلام وکثر ناصروہ قال بعضنا لبعض سرا دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اموالنا قد ضاعت وان اللہ قد اعز الاسلام وکثر ناصروہ فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منھا فانزل اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علینا ما قلنا وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فکانت التھلکۃ الاقامۃ علی الاموال واصلاحھا وترکنا الغزو فما زال ابو ایوب شاخصا فی سبیل اللہ حتی دفن بارض الروم ترجمہ روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا تھے ہم شہر روم میں سو نکلے ہماری طرف ایک صف بڑی رومکے لوگوں کے یعنے لڑنیکو سو نکلے انکی طرف مسلمانوں سے مثل انکے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبید سو حملہ کیا ایکمرد نے مسلمانوں میں سے رومیوں پر یعنے انصاری کے صف پر یہانتک کہ گھس گیا انمیں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگی کہ سبحان اللہ یہ اپنی ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنے اللہ تعالی فرمایا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ پس یہ اسکے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہو گئے ابو ایوب انصاری اور پکارا ای آدمیو تم یہ معنے کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصاری کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اسکی یوں ہے کہ جب اللہ تعالی نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئی مددگار اسکے سو کہا بعض ہمارے نے بعض سے آہستہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضایع ہو گئے یعنی کہیت باڑیاں اور اللہ تعالی نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اسکے سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کیطرف اور درست کریں جو انمیں سے ضایع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سو اسپر اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسبات کی رد میں جو ہمنے کہی ہے وانفقوا فی سبیل اللہ یعنے خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنی ہاتھ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کے درستی میں مشغول ہونا اور اسکی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنے بیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہی ابی ایوب نکلی ہوئے اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں یہانتک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** غرض یہ کہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں اور یہ انکی نافہمی ہے اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکھیتی باڑی اور فساد **عن** مجاھد قال قال لی کعب بن عجرۃ والذی نفسی بیدہ لقد انزلت ھذہ الآیۃ ولا یاتی علی ما فی من کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ ونحن محرمون وقد حصرنا المشرکون وکانت لی وفرۃ جعلت الھوام تتساقط علی وجھی فمر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان ھوام راسک تؤذیک قال قلت نعم قال فاحلق وانزلت ھذہ الآیۃ قال مجاھد الصیام ثلثۃ ایام والطعام ستۃ مساکین والنسک شاۃ فصاعدا ترجمہ روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے بیشک یہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے فمن کان منکم مریضا الآیۃ یعنے جو تم میں سے بیمار ہو یا اسکو

فدیہ دینا ہو اُسکے ختم کو تبدیل دیوی روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا انتہے کہا رادی نے کہ تبھی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ مین اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکون نے اور سیر بال تھے کانون تک سو لگین جوئین جھڑنے میرے منہہ پر سو گذری مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئین تمہاری سر کے تکلیف دیتی ہین تمکو کہا کعب نے کہ ہان فرمایا آپنی بال مونڈ ڈالو اور وہین اُتری یہ آیہ مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر رکھی تو تین رکھی یعنے خلق کے جنایت مین اور کہا ناجہہ مساکین کو دی اور قربانی مین ایک بکری یا اُس سے زیادہ **ف** روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے اُنسے ہشیم نے اُنسے ابی بشر نے اُنسے مجاہد نے اُنسے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے اُنسے کعب بن عجرہ نے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے اُنسے ہشیم نے اُنسے اشعث بن سوار نے اُنسے شعبی نے اُنسے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بہے روایت کرتے ہین کعب بن عجرہ سے مانند اسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے عبدالرحمن بن اصبہانی نے بہے عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اُنسے اسمعیل نے اُنسے ایوب نے اُنسے مجاہد نے اُنسے عبدالرحمن نے اُنسے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائی ہے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین ایک ہانڈی کے نیچے آگ سُلگاتا تھا اور جوئین جھڑتی تھین میرے منہہ پر پیشانی پر کہا میرے سر ہوون پر سو فرمایا آپنے کیا تکلیف دیتی ہین تمکو جوئین تمہاری کہا مینے کہ ہان سو فرمایا آپنے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھہ قربانی دیدو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھہ مساکین کو کہا ناکہا ایوب نے کہ یہ یاد نہا مجھکو کہ کونسی چیز پہلے فرمائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن عبدالرحمن بن یعمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحج عرفات الحج عرفات ایام منی ثلث فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ ومن ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات مین حاضر ہونا ہے حج عرفات مین حاضر ہونا ہے ایام منی کے تین ہین جو جلدی کرکے دو ہی دنمین چلا گیا تو اُسپر کچھہ گناہ نہین اور جو تین دن ٹہیرا اُسپر ہے کچھہ گناہ نہین اور جسنے پایا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اُسنے پایا حج کو **ف** کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہہ بہت عمدہ حدیث ہی جو روایت کی ہے ثوری نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہین جانتے ہم اُس روایت کو مگر بکیر کے سند سے **مترجم** قولہ حج عرفات ہی یعنے بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اُسکے ملجانے سے حج ملجاتا ہے اور اُسکے فوت ہوجانے سے حج فوت ہوجاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اسپر اور وقت اُسکا نوین تاریخ کی زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن ترین لوگون کا اللہ تعالے کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مولف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کے منظور ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ یعنے بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھکو خوش لگے بات اُسکی دنیا کے زندگی مین اور گواہ ٹہیراتا ہے اللہ تعالی کو اپنی دلکی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے انتہے اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق مین نازل ہوئی کہ اُسمین ایسے خصال بد تہے معاذ اللہ من ذلک

عن انس قال کانت الیھود اذا حاضت امرأۃ منھم لم یواکلوھا ولم یشاربوھا واخرجوھا فی البیوت فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ تبارک وتعالی ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یواکلوھن ویشاربوھن وان یکونوا معھن فی البیوت وان یفعلوا کل شیء ما خلا النکاح فقالت الیھود ما یرید ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء عباد بن بشیر واسید بن حضیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبراہ بذلک وقالا یا رسول اللہ افلا ننکحھن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا انہ قد غضب علیھما فقاما فاستقبلتھما ھدیۃ من لبن فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اثرھما فسقاھما فعلمنا انہ لم یغضب علیھما **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُنہون نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی اُنکی یہان کوئی عورت تو اُسکو ساتھ کہانا نہ کہلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر مین بسے نہی دیتی سو سوال کیا گیا اُسکا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اُتاری اللہ تعالی وتبارک نے یہ آیہ مبارک ویسئلونک عن المحیض الآیہ سو حکم فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ کہلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ اُنکو اور اُنکے ساتھ رہو گھرون مین اور سب کچھہ کرو اُنکے ساتھ یعنے بوس وکنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہین ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام مین سے کسیکا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اُسمین کہا رادی نے کہ آئی عباد بن بشیر اور اُسید بن حضیر آپکے خدمت مین اور خبر کی آپکو اسکے اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ کیا جماع نکرین

۱۲ یہ قول ہے زہری کا

ہم اُنسے حیض مین یعنے تاکہ پوری مخالفت یہود سے ہو جاوے متغیر ہو گیا چہرہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ غضبناک ہوئی اُنپر آپ سو وہ ٹھہرے رہے
یعنے اپنے گھر چلے سو سامنے آیا اُنکے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون کے پیچھے یعنی دودھ لیکر کسیکو سو پایا اُسنے اُن دونونکو سو جانا ہم لوگون نے کہ
آپ اُن دونون پر غصہ نہین ہوے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہمسے محمد بن عبد الاعلے نی اُنسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنسے حماد بن سلمہ نے مانند اُسکی معنون
مین مترجم قولہ یا رسول اللہ کیا جماع کرین الخ یہہ اُن صحابی نی اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت حیض مین جماع کرنیکی بھی اجازت دیدین تو یہود کی پوری مخالفت ہو جاے
اور اُنکو غصہ اسپہ آیا کہ مرتکب معاصی کے ہوکر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے عن ابن المنکدر سمع جابرا یقول کانت الیھود تقول من اتی امرأتہ فی قبلھا
من دبرھا کان الولد احول فانزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ترجمہ روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا اُنہون نے جابر سے کہتے تھے یہود کا مقولہ تھا کہ
جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے ہی اگرچہ دخول کرے اُسکی قبل مین تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے سو اُسپر اُتری یہ آیۃ نساء کم حرث لکم الآیۃ یعنے عورتین تمہاری کھیتی
ہین سو جاؤ اپنی کھیتی مین جہان سے چاہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی مین کھیتی وہی ہے جہان تخم ڈالو تو اُگی نہ یہہ کہ
اندہی کنوی مین جاؤ کہ تخم بھی ضایع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم
انی شئتم یعنی صماما واحدا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیۃ نساء کم حرث لکم الآیۃ کی تفسیر مین فرمایا کہ مراد اُس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ
مین یعنی قبل مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ بیٹی ہین عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمن ہے وہ بیٹی ہین
عبد اللہ کے وہ سابط کے جو حمحی ملی ہین اور حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق کے ہین اور بعضے روایت مین فی سماع واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونون کے
ایک ہین عن ابن عباس قال جاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھلکت قال وما اھلکک قال حولت رحلی
اللیلۃ قال فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال فانزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ نساؤکم حرث لکم فاتوا
حرثکم انی شئتم اقبل وادبر واتقی الدبر والحیضۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے کہ آئی حضرت عمر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ
ہلاک ہوا مین فرمایا اپنی کس چیز نے ہلاک کیا تجھکو کہا کہ پہیر دی مین نے سواری اپنی آجکی رات سو نہ پھیرا جواب مذیا اُنکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ پھر اُتری
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیۃ نساؤکم حرث لکم الآیۃ سامنی سے صحبت کرو اور پیچھے سے صحبت کرو بچہ دُبر مین دخول کرنے سے اور حیض مین صحبت کرنے سے ف
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہین عبد اللہ اشجری کے اور وہ یعقوب قمی ہین مترجم قولہ پہیر دی مین نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہی کہ آدمی اُسکو
وقت جماع کے دہانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پہیرنا اُسکا یہ کہ صحبت کی اُسکے قبل مین بیٹھے کیطرف سے غرضکہ حضرت عمر ڈری کہ اسمین شاید معصیت ہو اللہ تعالے
نی اُسکی اجازت دی خوف زایل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کرو آہ خطاب عام ہے غرض بہرحال دخول قبل مین ہو پہر چاہے صحبت کیطرف سے ہو عن معقل
بن یسار انہ زوج اختہ رجلا من المسلمین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت عندہ ما کانت ثم طلقھا تطلیقۃ لم یراجعھا حتی انقضت
العدۃ فھویھا وھویتہ ثم خطبھا مع الخطاب فقال لہ یا لکع اکرمتک بھا وزوجتکھا فطلقتھا واللہ لا ترجع الیک ابدا اخرما علیک قال فعلم
اللہ حاجتہ الیھا وحاجتھا الی بعلھا فانزل اللہ تبارک وتعالی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن الی قولہ وانتم لا تعلمون فلما سمعھا معقل قال
سمعا لربی وطاعۃ ثم دعاہ فقال ازوجک واکرمک ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ اُنہون نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانون مین سے زمانی
مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر رہین وہ اُسکے نزدیک جبتک رہین پہر طلاق دی اُسنے اُنکو ایک اور رجعت نکی یہانتک کہ عدت گذر گئی پہر خواہش کی اُس مرد
نی اُنکی اور خواہش کی اُنہون نے اُسکی پہر پیغام دیا اُنکا اُس مرد نے اور پیغام دینی والون کے ساتھ سو کہا اُسنے معقل نے اے دیوانی مین نے بزرگی دی تھی تجھکو اُسی دیکر اور
نکاح کر دیا تھا اُسکا تجھسے سو طلاق دیدی تو نے اُسکو قسم ہے اللہ تعالی کے وہ نہ رجوع کریگے تیری طرف آخر عمر تک کہا راوی نے پہر جانی اللہ تعالی نے حاجت اُس مرد کی
طرف اس عورت کے اور حاجت اُس عورت کی طرف اپنی شوہر کے سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت واذا طلقتم النساء سے وانتم لا تعلمون تک پہر جب سُنا اُسکو کہا
بات سُنی چاہیے اپنی رب کے اور طاعت کرنی چاہیے اُسکی پہر بُلایا اُنکے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہون مین تجھکو اور بزرگی دیتا ہون مین تجھکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور کئی سندون سی مروی ہوئی ہے حسن ہے اور اس حدیث مین دلالت ہی اُسپر کہ نہین جایز ہے نکاح بغیر ولی سلئی کہ بہن معقل کے شیبہ تہین اگر اختیار نکاح کا اُنہین کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتین اور محتاج نہ ہوتین ولی کے یعنے معقل بن یسار کے اور خطاب کیا اللہ تعالے نی اس آیت مین اولیا کو سو فرمایا کہ فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن یعنے جب طلاق دی تمنے عورتونکو پہر پہونچ چکین وہ اپنے عدت کو تو اب نہ روکو اُنکو کہ نکاح کر لین اپنی خاوندون سے سو اس آیت مین بہی دلالت ہی کہ اختیار نکاح اولیا کو نہین رہا مضمون ترجمہ کے **مترجم** قولہ سو اتاری اللہ تعالے نی یہ آیتہ آہ پوری آیتہ یون ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جب طلاق دی تمنے عورتونکو پہر پہونچ چکین وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو اُنکو کہ وہ نکاح کر لین اپنی خاوندون سے جب راضی ہو جاوین آپسمین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اُسکو جو کوئی تم مین یقین رکہتا ہی اللہ پر اور پچھلے دن پر اسی مین ستہرائی زیادہ ہی تمکو اور ستہرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہین جانتے اتہے

عن ابی یونس مولی عائشۃ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ہذہ الآیۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین وقالت سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی یونس سے جو مولی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا اُنہون نے کہ حکم کیا مجہکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ لکہو مین اُنکے واسطے ایک مصحف اور فرمایا اُنہون نے کہ جب پہونچے تو اس آیتہ پر تو مجہے خبر کر دینا حافظوا علی الصلوٰۃ الآیۃ پہر جب پہونچا مین اس آیتہ پر تو خبر کر دی مین نے اُنکو سو املا یا اُنہون نے مجہکو حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے حفاظت کرو نمازون کی اور بیچ کی نماز کے اور نماز عصر کے اور کہڑے رہو اللہ تعالے کے لئی ادب سے یعنے سکوت و خشوع سی اور فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ایسا ہی سُنا مین نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** اسباب مین حفصہ سی بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ کے نماز نماز عصر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبیدۃ السلمانی ان علیا حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب املأ اللہ قبورہم وبیوتہم نارا کما شغلونا عن صلوٰۃ الوسطی حتی غابت الشمس **ترجمہ** روایت ہے عبیدہ سلمانی سی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اُنسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بہر دی اُنکی قبرین اور گہر اُنکے آگ سے جیسا کہ اُنہون نے باز رکہا ہمکو نماز وسطی سے یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ صلوٰۃ وسطی صلوٰۃ عصر ہے **ف** اسباب مین زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صلوٰۃ وسطی یعنے بیچ کے نماز مین کئی قول ہین محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہ اور حسن اور ابو حنیفہ اور اُنکے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطی سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر کا اور اسی کے قایل ہین عطا اور عکرمہ اور مجاہد اور اسیطرف گئے ہین مالک اور شافعی کذا فی شرح الموطا للقاری **عن** زید بن ارقم قال کنا نتکلم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ فنزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اُنہون نے کہ ہم باتین کرتے تہے زمانے مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز مین ہوا تر اے یہ آیتہ مبارک وقوموا للہ قانتین یعنے کہڑے رہو اللہ کے لئی ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنی کا **ف** روایت کیے ہم سے احمد بن منیع نے اُن سی ہشیم نے اُنسی اسمٰعیل بن ابی خالد نے مانند اسکے اور زیادہ کیا اسمین یہ لفظ ونہینا عن الکلام یعنے منع کئے گئے ہم باتین کرنے سی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمر و شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **عن** البراء لا یممموا الخبیث منہ تنفقون قال نزلت فینا معشر الانصار کنا اصحاب نخل فکان الرجل یاتی من نخلہ علی قدر کثرتہ وقلتہ وکان الرجل یاتی بالقنو والقنوین فیعلقہ فی المسجد وکان اہل الصفۃ لیس لہم طعام فکان احدہم اذا جاء اتی القنو فضربہ بعصاہ فیسقط البسر والتمر فیاکل ناس ممن لا یرغب بالخیر یاتی الرجل بالقنو فیہ الشیص والحشف یا لقنو قد انکسر فعلیقہ فانزل اللہ تبارک وتعالی یا ایہا الذین امنوا انفقوا

مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِيَ إِلَيْهِ مِثْلُ مَا أَعْطَى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَلُمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے کہ آیہ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والی سو شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنی مقدور موافق یعنے حضرت کے پاس اور بعضے لوگ لاتی تھی دو گچھی اور لٹکا دیتی تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ تھا سو انمیں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اسکو لاٹھی تو گر پڑتے تھی گدر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسی تھی کہ خیرات دینی کے رغبت نہ کرتے تھی سو انمیں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ انمیں خراب گدر ہوتے تھی اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعضا گچھا ایسا لاتا تھا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سو لٹکا دیتا تھا اسکو مسجد میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ الآیۃ یعنے اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیز میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہمنے تمہارے لئے زمین سے اور نیت نہ کرو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ لوگی مگر جو آنکھیں موند لو انتہی کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسیکو تم میں سے ہدیہ بھیجا دے ایسی چیز جو اسنے خیرات میں دینی ہے تو ہرگز نہ لیگا مگر از راہ چشم پوشی یا حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اسکے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اسکے پاس ہوتی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک قبیلہ بنی عقیل سے ہیں اور کہتے ہیں کہ نام انکا غزوان ہے اور روایت کیے سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سی **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الآیۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنے زینت دینا اسکا اور جھٹلانا حق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پاوے یعنے اپنی دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کے اور جو پاوے اثر دوسرا یعنے شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھے آپنے یہ آیت اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الآیۃ یعنے شیطان تمکو ڈراتا ہے محتاجی سی یعنی خیرات دینی کے وقت اور حکم کرتا ہے تمکو بیحیائی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر از ابی الاحوص کے روایت سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو جسکا حکم کیا ہی پیغمبروں کو سو فرمایا یَا أَيُّهَا الرُّسُلُ الآیۃ یعنے اے رسولوں کہا تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہاری عمل جانتا ہوں اور فرمایا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الآیۃ یعنے اے ایمان والو کہا تم پاکیزہ جو میں نے دی ہیں تمکو کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کا کہ لمبے سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اسکے خاک پڑی ہے اوپر پھیلاتا ہے اپنی ہاتھ آسمان کیطرف اور کہتا ہے اے رب اے رب اور کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑے اسکے حرام کے ہیں اور خوراک دیجاتی ہے اسکو حرام کے پھر کیونکر قبول ہو دعا اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسناد سی فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سی ہیں نام انکا سلمان ہے رومولی ہیں عزہ اشجعیہ کے **عن** السُّدِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ الآیۃ أَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ترجمہ روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سی اس شخص نے کہ جسنے سنا حضرت علی سے کہ وہ فرماتے تھی کہ جب اتری آیت ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ یعنے اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دلمیں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کریگا اسکا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشیگا جسکو چاہے اور عذاب کریگا جسکو چاہے آخر آیت

آیت تک انتہی غمگین کردیا اُسنی ہمکو اور کہا ہمنے اخیال کرتا ہے ایک ہم مین کا اپنے دلمین یعنے کسی گناہ کا سو اُسپر ہی حساب ہوگا پھر معلوم نہین کہ کیا بخشا جاوے اُسمین سے اور کسپر عذاب کیا جاوے پھر اُتری بعد اُسکے یہ آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ یعنے تکلیف نہین دیتا اللہ تعالی کسیکو مگر اُسکی طاقت کے موافق اُسکے لئی ہے ثواب اُس نیکی کا جو کمائی اور اُسپر ہے عذاب اُس بدیکا جو کمائی یعنے خیال پر پکڑ نہین انتہی سو فرماتی ہین حضرت علی کہ منسوخ کردیا اس آیت نے آیت سابق کو **عن** اُمیۃ انھا سألت عائشۃ عن قول اللہ تبارک وتعالی اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰہُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ فقالت ما سألنی عنها احد منذ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هذه معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبه من الحمی والنکبۃ حتی المضاعۃ یضعها فی ید قمیصه فیفقدها فیفزع لها حتی ان العبد لیخرج من ذنوبه کما یخرج التبر الاحمر من الکیر **ترجمہ** روایت ہے امیہ سی کہ انہون نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونون آیتونکا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ الآیۃ اور مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ الآیۃ یعنے جو برائی کریگا اُسکی سزا پاویگا پس فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچھا کسی نے مجھسے مطلب انکا جب سے کہ پوچھا مین نے اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد اسسے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالی کا اپنی بندیکو اُن مصیبتونمین جو پہونچتی ہین بخار اور بدبختیون سے یہانتک کہ کوئی چیز رکھدیتا ہے اپنی کرتونکی بانہہ مین پھر خیال کرتا ہے کہ کھوگئی اور گھبراتا ہے اُسکے لیے یعنے اس گھبراہٹ سے بھی گناہ معاف ہوجاتی ہین یہانتک کہ نکل جاتا ہے اور پاک ہوجاتا ہی بندہ اپنی گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹھی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے **مترجم** غرض یہ کہ اِن دونون آیتونمین جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملیگی تو آپنے فرمایا کہ مراد اُس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اُخروی پھر آگی اُسکے تفسیر کی اس صورت مین آیہ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ کو منسوخ کہنے کی حاجت نرہی جیسے کہ اور حضرت علی کے قول مین مذکور ہے **عن** ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیۃ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰہُ دخل قلوبهم منه شئ لم یدخل من شئ فقالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قولوا سمعنا واطعنا فالقی اللہ الایمان فی قلوبهم فانزل اللہ تبارک وتعالی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الآیۃ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا قال قد فعلت ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا قال قد فعلت ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت الآیۃ قال قد فعلت **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ الآیۃ یعنے اگر ظاہر کروگے تم جو تمہارے دلونمین ہے یا چھپاؤگے اُسکو جب حساب کریگا اُسکا تمسے اللہ تعالی انتہے داخل ہوا اصحاب کے دلونمین اس سے ایسا خوف وخطر کہ کسی چیز سے نہوا تھا سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے کہو تم کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے سو ڈالا اللہ تعالی نے ایمان تمکے دلونمین یعنے قبول وتسلیم پھر اُتارین اللہ تعالی نے یہ آیتین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الآیۃ یعنے ایمان لایا رسول اُسپر جو اُتاری گئی اُسکی طرف اُسکی رب سے اور ایمان لائی مومن لوگ آخر آیت تک لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا الآیۃ یعنے نہین تکلیف دیتا اللہ تعالی کسے جی کو مگر اُسکے طاقت کے موافق اُسکے لئی ہین جو نیکیان کمائین اور اُسی پر ہی وبال اُن برائیونکا جو کمائین اے رب ہمارے مت پکڑ ہمکو اگر ہم بھولجاوین یا چوک جاوین پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ مینے قبول کیا یعنے تمہاری اس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنے ای رب ہمارے اور مت رکھہ ہمپر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلون پر یعنے احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہے فرمایا اللہ جل جلالہ نی کہ مینے ایسا ہے کیا یعنے سخت احکام تم پر نرکھونگا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا الآیۃ یعنے مت رکھہ ہمپر ایسا بوجھ کہ جسکے طاقت نہو ہم مین اور عفو کر ہمسے اور بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر آخر آیت تک انتہی سو فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین نے ایسا ہی کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سی ابن عباس سے اور اسبا بمین ابی ہریرہ سی بھی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہتے ہین کہ والد مین یحیے کے **مترجم** مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئی اور آنحضرت نے اصحاب پڑھے تو اللہ تعالی نے اُن دعاؤن کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالی جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقر کے احادیث مین بہت آئی ہے چنانچہ وارد ہے جبیر بن نفیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتون پر کہ عنایت ہوئین ہین مجھے اُس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے

سو سکھاؤ انکو اور سکھاؤ اپنی عورتون کو اسلئے کہ وہ رحمت ہین اور موجب قرب الٰہی ہین اور دعا ہین روایت کیا اسکو دارمی نے مرسلاً اور رافع بن عبد کلاعی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ کون سی سورت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آپنے قل ہو اللہ احد پھر کہا اُسنے کہ ابی سی آیت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آپنی آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الآیۃ پھر عرض کیے اُسنے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہین آپ کہ پہونچی دوا کچھ اور آپکی امت مرحومہ کو دینے اُسکی موافق معاملہ کیا جاوے فرمایا آپنے خاتمہ سورۂ بقر کا اسلئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے اُن خزائن رحمت سے ہے جو اُسکے عرش کے نیچے ہین عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالےٰ نے اس امت کو تھوڑی اس خاتمہ فی کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جسپر شامل نہوا یہ روایت کیا اسکو بھی دارمی نے انتہی اب جاننا چاہئے کہ یہ سورہ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی اسمین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصۂ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب اُنکے اعتراضات کے اور قصۂ گائے کا اور قصۂ ابتلای ابراہیم اور بنای کعبہ اور قصۂ طالوت و جالوت اور گذرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کے نمرود سے توحید کے باب مین اور فرمایش ابراہیم علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے واسطے احیای مردے کے اور تمثیلات سے مذکور ہین دو مثالین منافقون کے اور تمثیل مصارف جہاد کے سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکاروں کے ساتھ اُس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالی اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کے ساتھ باغ بلند کے کہ دو چند میوہ دی اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اُس باغ کے جو پیرانہ سالی مین صاحب باغ کی جلجادی اور تمثیل اور تشبیہ سود خوارون کے ساتھ اُس شخص کے کہ جسپر شیطان سوار ہوا اور احکام و اوامر مین سے حکم عبادات الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقالم رسم کے مصلے ٹھیرانیکا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانیکا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈنیکا نیکیون مین اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈھونڈنیکا صبر صلوٰۃ سے اور امر اکل حلال کا اور امر ادای شہادت کا اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافرونکی اخراج کا اور اُنکی ٹرائیکا مسجد الحرام کے پاس اور حکم قتال کا شہر حرم مین اور امر مال خرچ کرنیکا جہاد مین اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اُس عورت کی جسکا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینی کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر محافظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنیکا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لئے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنیکا امر صدقہ دینی کا اُن لوگون کو کہ راہ خدا مین محصور ہین حکم اُن لوگون کا جو بمجرد نزول حرمت ربوا اُس سے باز رہے اور امر تقوی کا اور باقی سود کے ترک کا اور امر قرضدار کے مہلت دینی کا اگر تنگدست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہے راغا کہنے سے اور امتراء یعنے شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے اور شہدا کو موتی کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگونکا مال کھا جانے سے اور نہی رفث و فسوق و جدال سے حج مین اور نہی مشرکون سے نکاح کرنیکے اور کثرت سے قسم کھانیکے اور نہی صدقات کے ابطال سے من و اذی کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدی کی جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضای حق کے اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح ثانی کے اور مصارف جہاد کی اور فضیلت اُن لوگون کے جو جہاد مین مال خرچ کرتے ہین اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کے اور ذمایم افعال سے رو شرک کا اور مذمت اتباع امانی کے اور سوال بیضرورت کے اور مذمت اُسکی جو مساجد مین ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب اور مذمت اُسکے جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید ابا کی اور مذمت اشراک فی الدعا کی اور مذمت کتمان کلام الٰہی کے اور ثمن قلیل اُسپر لینے کی اور کتاب اللہ مین اختلاف کرنیکے اور مذمت لدد اور فساد کے اور تعدی کے حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بہت سی فوائد عمدہ عمدہ اس سورۂ متبرکہ مین مذکور ہین کہ قلم اُسکے تحریر سے عاجز ہے بیان کے ہمنے بعض امور سے سبکیۃ الذہب الابریز مین

وَمِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرٰنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّاھُمُ اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تفسیر کا ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ الآیۃ تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکھو اُن لوگون کو کہ پیچھے پڑتے ہین آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہین کہ نام لیا اُنکا اللہ تعالےٰ نے سو پرہیز کرو اُن سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ سے مترجم اللہ جل جلالہ نے کہین ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت مین اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا یعنے متشابہت

سورۂ آل عمران کا بیان

رکھتی ہے برآیت اُسکی دوسری آیت سی فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ مین اور دوسرے مقام مین ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اُس سے یہ ہے کہ اُسمین عبث اور ہزل نہین اور صدق و عدل سے بہرہی ہے اور اسمقام مین یعنے آل عمران مین تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہین اور بعض متشابہ پس اس مین کئی قول ہین اکابرون کے چنانچہ ابن عباس فرماتے ہین کہ محکمات تین آیتین ہین سورۂ انعام کی قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ رَبُّکُمْ اور نظیر ان آیتون کا بنی اسرائیل مین ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ اور انہین کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ مین ہین یہی متشابہ ہین اور مجاہد اور عکرمہ نے کہا کہ جن آیتون مین حلال و حرام مذکور ہے وہ محکم ہین اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہی ہر ایک دوسری کی صدق و حسن مین اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہی کہ جسپر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہی اُسپر اور عمل نہین کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ فرمایا اُنہون نے کہ محکمات قرآن اُسکے ناسخ اور حلال و حرام اور حدود و فرایض ہین کہ اُنپر ایمان لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اُسکی اور مقدم و موخر اور امثال اور اقسام کہ اُنپر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہین ہوتا اور بعض مفسرین نی کہا کہ محکم وہ ہین کہ جنکا علم اللہ تعالی نی اپنی بندونکو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہی کہ اُسکا علم کسی مخلوق کو ندیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسی علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنای دنیا کہ اوقات انکی سوائی اللہ تعالی کے کسیکو معلوم نہین اور محمد بن جعفر زبیر نے کہا کہ وہ محکم ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ معانی متعددہ کی محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابرین نے آیات صفات کو جیسے یداللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی اُنکے واضح ہین اور مطالب لایح مگر کیفیات اُنکی مجہول جیسی کہ اشراط ساعت مین اوقات مجہول ہین پس اسی خفا کی وجہ سی اُنکو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہین الاستوا معلوم والکیف مجہول یعنے استوا باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیفیت کے مجہول مگر بعضے جہول بالفضول اُسکی معنون کو بھی مجہول قرار دیکر اپنی تئین جاہل ٹہیراتی ہین اور اُنکی معانی واضحہ پر ایمان نہین لاتی یداللہ الی صراط مستقیم **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ قَالَ فَاِذَا رَاَیْتِیْہِمْ فَاعْرِفِیْہِمْ وَقَالَ یَزِیْدُ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُمْ فَاعْرِفُوْہُمْ قَالَہَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نی کہ پوچھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کے فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآیہ یعنی جنکی دلونمین کجی ہے پس وہ پیچھے لگتی ہین اُسکے متشابہ کے فتنہ اور اُسکی تاویل ڈہونڈہنے کو انتہی پس فرمایا آپنے کہ جب دیکھی تو اُنکو تو پہچان رکھہ اُنکو اور کہا یزید نے اپنی روایت مین کہ حضرت نی فرمایا کہ جب دیکھو تم اُنکو تو پہچان رکھو اسکو دو بار کہا یا تین بار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح روایت کیے کئی لوگون نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہین ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام اُنکا عبداللہ ہے وہ بیٹے ہین عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور اُنکو سماع ہے حضرت عائشہ سے بھی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ وَلَایَۃً مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ وَلِیِّیْ اَبِیْ وَخَلِیْلُ رَبِّیْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰہِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَہٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سی کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست ہین نبیون مین سی اور میرے دوست باپ میرے ہین اور خلیل میرے رب کے پہر پڑہی آپنے یہ آیت ان اولی الناس بابراہیم الآیہ یعنے قریب زیادہ آدمیون سے ابراہیم کے طرف وہ لوگ ہین کہ جنہون نے تبعداری کی اُنکے یعنے توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائی یعنے اس نبی کے ساتہ اور اللہ تعالی دوست ہے مؤمنون کا **ف** روایت کیے ہمے محمود نی انسی ابونعیم نے اُن سی سفیان نے انسی اُنکے باپ نے اُن سی ابی الضحی نے اُنسے عبداللہ نے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہین ذکر کیا اس سند مین مسروق کا اور یہ سند صحیح ہے روایت سے ابی الضحی کے جو مروی ہے مسروق سی اور ابوالضحی کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کیے ہمسے ابوکریب نے اُنہون نے وکیع سی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی الضحی سے اُنہون نے عبداللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابونعیم کے روایت کے مطابق اور اُسمین بھی مسروق کا ذکر نہین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ وَہُوَ فِیْہَا فَاجِرٌ لِیَقْتَطِعَ بِہَا مَالَ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَہُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ فِیَّ وَاللّٰہِ کَانَ ذٰلِکَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِنَ الْیَہُوْدِ اَرْضٌ مِنْ مُحَمَّدٍ فَقَدَّمْتُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ اِحْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اسمیں جھوٹا ہے اسلئے کہ کاٹ کر کھائے اُس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملیگا اللہ تعالیٰ سے اور وہ تعالیٰ اُسپر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے باب میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ کے اور تفصیل اُسکے یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہوگیا یعنے میرے حصہ کا پس لیگیا میں اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لیگا سو اُتاری اُسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سے آخر تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں علی بن ابی اوفی سے بھی روایت ہے ترجمہ پوری آیت یوں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسمیں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ اُنکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کریگا اُنسے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کریگا اُنکی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا اُنکو اور اُنکے لئے ہی عذاب دردناک انتہی عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اَوْ مِنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهَا حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنَّ سِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْ قُرَيْبِكَ ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا الْاٰيَةَ یا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ الْاٰيَةَ کہا ابو طلحہ نے اور اُنکا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہی اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر دو اُسکو اپنی قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربتک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْحَاجِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنی عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جسکا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلی کچیلی ہوں پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اُسنی کہ ارکان حج کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اواز بلند کرنا یعنے لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنے قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اُسنی کہ آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنے جو اُسپر قادر ہو حج فرض ہے ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کے روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں اُنکے حافظہ کے طرف سے عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمُ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ الْاٰيَةَ بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور کہا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** اس آیۃ مبارک کو آیہ مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اسکا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی شبہات کے جواب باصواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ یعنے جو شخص حجت کرے تم سے اسی نبی عیسےٰ کی باب میں بعد اسکے کہ آچکا تمکو علم سو کہو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنے عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر انتہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی وغیرہ کو لیکر حاضر ہوئی مگر عاقب جو انمیں عقیل و ہوشیار تھا اُسنے اپنی صاحب سے کہا کہ ای عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اُسنے کہا کہ محمد بیشک نبی مرسل ہے اور جسنے مباہلہ کیا نبی سے نہ اُنکا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے

اور دو ہزار حلون پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے انتہی خلاصۃ مافی البغوی **عن** ابی غالب قال رأی ابو امامۃ رؤسا منصوبۃ علی درج دمشق فقال ابو امامۃ کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ ثم قرأ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الی اخر الآیۃ قلت لابی امامۃ انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم اسمعہ الا مرۃ او مرتین او ثلاث او اربع حتی عد سبعا ما حدثتکموہ ترجمہ روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابو امامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو انکے ہاتھ سے ماری گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیۃ یوم تبیض وجوہ الآیۃ کہا ابی غالب نے کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہی تم نے اس امر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اسکو یعنے ان لوگوں کی برائی کو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز نہ بیان کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت سے سنا ہی جب تم سے بیان کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام خرور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے **عن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ ترجمہ روایت ہے بہز حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیۃ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالے کی نزدیک **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیم سے مانند اسکی اور ذکر کیا ہے تمیں آیہ کنتم خیر امۃ کا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج وجہہ شجۃ فی جبہتہ حتی سال الدم علی وجہہ فقال کیف یفلح قوم فعلوا ہذا بنبیہم وہو یدعوہم الی اللہ فانزلت لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپکی پیشانی میں یہانتک کہ خون بہا آپکے روئے مبارک پر سو فرمایا آپنے کیونکر نجات پاویگی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور بلاتا ہو انکو اللہ کیطرف پس اتری یہ آیۃ لیس لک من الامر الآیۃ یعنے تجھے اختیار نہیں اللہ تعالی توبہ دی انکو یا عذاب کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شج فی وجہہ وکسرت رباعیتہ ورمی رمیۃ علی کتفہ فجعل الدم یسیل علی وجہہ وہو یمسحہ ویقول کیف تفلح امۃ فعلوا ہذا بنبیہم وہو یدعوہم الی اللہ فانزل اللہ تبارک وتعالی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپکی اور مارا گیا ایک پتھر آپکے شانہ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپکے مونہہ پر اور آپ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیونکر نجات پائیگی وہ امت کہ جنے اپنی نبی کے ساتھ یہہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالی کے طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ مبارک لیس لک الآیۃ یعنے تجھے کچھہ اختیار نہیں اللہ تعالی توبہ عطا کرے انکو یا عذاب کرے اسلئے کہ وہ ظالم ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد اللہم العن ابا سفیان اللہم العن الحارث بن ہشام اللہم العن صفوان بن امیۃ قال فانزلت لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم فتاب علیہم فاسلموا وحسن اسلامہم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابو سفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیہ مبارک لیس لک من الامر شیء یعنے تجھے کچھہ اختیار نہیں اللہ تعالی توبہ دی انکو انتہی پس توبہ دی انکو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام انکا یعنے مضبوط ہو گئے اسلام میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتی ہیں اور ایسی ہے روایت اسکی زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو علی اربعۃ نفر فانزل اللہ تبارک وتعالی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون فہداہم اللہ للاسلام ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بد دعا کرتے تھے چار شخصوں کی لئے سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ لیس لک الآیۃ اور ہدایت کی انکو اسلام کی طرف

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب بھی ہے اس سند سے یعنے نافع کے روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہین اور روایت کیا اسکو یحیی ابن ایوب نے ابن جعلان سے عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ ہذہ الآیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی آخر الآیۃ ترجمہ روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتے تہے کہ مین ایسا آدمی تہا کہ جب سنتا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجہکو اللہ تعالے اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دیوے مجہکو اور جب بیان کرتا کوئی شخص انکے اصحاب مین سے کوئی حدیث تو قسم دیتا مین اسکو پہر جب وہ قسم کہاتا میرے لئے تب مین تصدیق کرتا اسکی اور بیشک بیان کیا مجہسے ابو بکر نے اور سچ کہا ابو بکر نے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ کوئی گناہ کرے پہر کہڑا ہوا اور طہارت بجا لاوے یعنے وضو وغیرہ پہر نماز پڑہے پہر مغفرت مانگے اللہ تعالے سے مگر بخشدیا جاتا ہے وہ پہر پڑہے آپنے یہ آیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ ف اسحدیث کو روایت کیا ہی شعبہ اور کئی لوگون نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نکیا اُن دونون نے اور نہین جانتے ہم اسماء کی مگر یہی حدیث مترجم پوری آیت یون ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون یعنے اور وہ لوگ کہ جب کرین بیہیں کچہہ کہلا گناہ یا برا کرین اپنے حق مین تو یاد کرین اللہ کو اور بخشش مانگین اپنی گناہون کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑے نرہین اپنے کئے پر جانتے عن ابی طلحۃ قال رفعت رأسی یوم احد فجعلت انظر وما منہم یومئذ احد الا یمید تحت جحفتہ من النعاس فذلک قولہ تعالی ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا ترجمہ روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہون نے کہ اُٹہایا مین نے سر اپنا احد کے دن تو مین کیا دیکہتا ہون کہ کوئی انمین سے اسدن ایسا نہین ہے جو جہکا نجاتا ہو اپنے سپر کے نیچے اونگہہ کے سبب سے پس یہی مراد ہی اللہ تعالے کی اس قول کے ثم انزل الآیۃ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے عبادہ نے انہون نے روح بن عبادہ سے انہون نے حماد بن سلمہ سے انہون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی الزبیر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس ان ابا طلحۃ قال غشینا ونحن فی مصافنا یوم احد حدثت انہ کان فی من غشیہ النعاس یومئذ قال فجعل سیفی یسقط من یدی واخذہ ویسقط من یدی واخذہ والطائفۃ الاخری المنافقون لیس لہم ہم الا انفسہم لجبن قلوبہم وارعبہ واخذ اللہ بقلوبہم ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ بیہوش ہوگئے تہی ہم اور ہم تہے اپنی لڑائی کی جگہہ مین احد کے دن پہر بیان کیا ابو طلحہ نی کہ وہ بہی تہی انُ لوگون مین کہ جنکو ڈہانپ لیا تہا اونگہہ نے اسدن سو کہا انہون نے کہ تلوار میرے گرنے لگی میرے ہاتہ سے اور مین اُسے پکڑتا تہا اور دوسرا گروہ منافقون کا تہا کہ انکو کچہہ فکر نہ تہی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سی زیادہ نامرد تہی اور نہایت ڈرنیوالی اور جہوٹ نیوالی مدد حق کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم پوری آیۃ جسمین نعاس کا ذکر ہے یون ہے ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ منکم وطائفۃ قد اہمتہم انفسہم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاہلیۃ یقولون ہل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسہم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ہہنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم واللہ علیم بذات الصدور یعنے پہر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگہہ کہ گہیر رہی تہی تم مین بعضونکو اور بعضونکو فکر پڑا تہا اپنے جی کا خیال کرتے تہی اللہ پر جہوٹے خیال جاہلون کے کہتے تہے کچہہ بہی کام ہے ہماری بات تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گہرون مین البتہ باہر نکلتے جنپر لکہا تہا ماری جانا اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تہا جو کچہہ تمہارے جی مین ہے اور نکہارنا تہا جو کچہہ تمہارے دل مین ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات ف جنگ احد مین جب شکست کی آثار مسلمانون پر ظاہر ہوے اور جنکو شہید ہونا تہا ہوچکے اور جنکو مٹنا تہا مٹ گئی پہر جو میدان جنگ مین باقی رہے اُنپر اللہ تعالے نے ایسا اونگہہ اُتاری کہ اُس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت کو بہی غشی رہی پہر جب ہوشیار ہوے حضرت کے پاس جمع ہوے اور لڑائی قایم کے اور سست ایمان والے کہنے لگی کہ کچہہ بہی کام ہمارا تہا ظاہر یہ معنے کہ اس شکست کے بعد کچہہ بہی ہمارا کام بنا رہیگا یا بالکل

یا بالکل بگڑ چکا یا یعنی کہ اللہ نے چاہا سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت مین یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورہ پر عمل نکیا جو انہی لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونون معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اسمین حکمت منظور تھی تا صادق اور منافق معلوم ہون **عن** مقسم قال قال ابن عباس نزلت هذه الآية وما كان لنبي ان يغل في قطيفة حمراء افتقدت يوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذها فانزل الله تبارك وتعالى وما كان لنبي ان يغل الى اخر الآية **ترجمہ** روایت ہے مقسم سے کہا انہون نے کہ فرمایا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیۃ ما کان لنبی الآیۃ ایک دھاری دار چادر کے باب مین کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت مین سے سو کہا بعض لوگون نے کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ وما کان لنبی الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی عبد السلام بن حرب نے خصیف سے مانند اسکی اور روایت کی بعضون نے یہی حدیث خصیف سے انہون نے مقسم سے اور نہین ذکر کیا انہون نے ابن عباس کا اس روایت مین **ترجمہ** پوری آیت یون ہے وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون یعنے اور نبی کا کام نہین کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاوی گا لاوی گا اپنا چھپایا قیامت کے دن پھر پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہوگا **ف** اس سے مراد مسلمانون کے خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نجانین کہ حضرت نے کیون ظاہر معاف کیا اور لمین خمہ مین سے کبھی خفگی نکالین گے یا مسلمانون کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نکرین کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھین گے یا بدر کی لڑائی مین جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث مین مذکور ہوا **عن** جابر بن عبد الله يقول لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر مالي اراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد ابي وترك عيالا ودينا قال افلا ابشرك بما لقي الله به اباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله احدا قط الا من وراء حجابه واحيى اباك فكلمه كفاحا وقال يا عبدي تمن علي اعطيك قال يا رب تحييني فاقتل فيك ثانية قال الرب تبارك وتعالى انه قد سبق مني انهم لا يرجعون قال وانزلت هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الآية **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے ملے مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھسے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہون تجھکو شکستہ خاطر عرض کیا مین نے یا رسول اللہ شہید ہوئے باپ میرے یعنے جنگ احد مین اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض فرمایا آپ نے کہ کیا نہ بشارت دونمین تجھکو اس چیز کے کہ ملاقات کیا اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ تمہارے باپ کے انہون نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کلام نہین کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے ہی اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا اسنے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندہ میرے ارزو کر مجھسے کسی چیز کے کہ دونمین تجھکو عرض کیا انہون نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کرے مجھکو اور پھر قتل کیا جاؤن تیرے راہ مین دوبارا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میرے کہ جنت کے لوگ دنیا کیطرف نہ لوٹینگے کہا راوی نے کہ اسی باب مین نازل ہوئی یہ آیۃ مبارک ولا تحسبن الذين قتلوا الآية **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہین جانتے ہم اسکو مگر موسی بن ابراہیم کے روایت سے اور روایت کیے یہ علی بن عبد اللہ مدینی نے اور کئی لوگون نے کبار محدثین سے اسی طرح موسی بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اسمین کا **مترجم** پوری آیات جو اسبارہ مین نازل ہوئی ہین ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين بما اتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم الا خوف عليهم ولا هم يحزنون يستبشرون بنعمة من الله وفضل وان الله لا يضيع اجر المؤمنين یعنے اور نہ خیال کر تو ان لوگون کو کہ قتل ہوئے اللہ کے راہ مین مرے بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہین اسپر جو دیا انکو اللہ تعالیٰ نے اپنی فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین انکی طرف سے جو ابھی نہین پہونچے انمین پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اوپر اونکے اور نہ غم خوشوقت ہوتے ہین اللہ کے نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضایع نہین کرتا مزدوری ایمان والون کے **ف** شہیدون کو مرنیکے بعد اسیطرح کے زندگی ہے اور مردونکو نہین کہا ناپینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اور مردونکو قیامت کے بعد ہوگی **عن** عبد الله بن مسعود انه سئل عن قوله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم فقال اما انا قد سئلنا عن ذلك فاخبرنا ان ارواحهم في طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتاوي الى قناديل معلقة بالعرش فاطلع عليهم ربك اطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم قالوا ربنا وما نستزيد ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا ثم اطلع عليهم الثانية فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم فلما راوا انهم لا يتركون قالوا اي يعيد اردوا حفا في اجسادنا حتى نرجع الى الدنيا فنقتل في سبيلك مرة اخرى **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول

مبارک کے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الْآیَۃَ سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہوئے ہم نے پوچھی تھی تفسیر اسکے یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دیگئی ہمکو کہ ارواح شہیدوں کی یعنے جنکا ان آیتوں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جہانکا انپر پروردگار تیرا نے ایکبار اور فرمایا انسی کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تمکو زیادہ دوں عرض کیا انہوں نے کہ ای رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جہانکا انپر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تمکو زیادہ دوں پھر جب دیکھا اُن شہیدوں نے کہ ہم نچھوڑینگے یعنے جبتک کہ کچھ فرمایش نکریں تب عرض کیے کہ پھیری جاوین روحیں ہمارے ہماری بدنوں میں یہانتک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جاویں تیرے راہ میں دوبارہ یعنے جبتک کہ کچھ فرمایش نکریں تب عرض کیے کہ پھیری جاوین روحیں ہمارے ہماری بدنوں میں یہانتک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جاویں تیرے راہ میں دوبارہ یعنے یہی آرزو ہی سوا اسکے کچھ آرزو نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ان آیتوں کا ترجمہ بھی اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَہٗ وَزَادَ فِیْہِ وَنُقْرِئُ نَبِیَّنَا السَّلَامَ وَنُخْبِرُہٗ اَنْ قَدْ رَضِیْنَا وَرُضِیَ عَنَّا **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنے جو ابھی اوپر گذرے مگر زیادہ کیا انہیں راوی نے یہ مضمون کہ فرمایش کیے اُن روحوں نے کہ بھیجا جاوے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دیجاوے اُنکو کہ راضی ہوئے ہم یعنے اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہمسے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ عُنُقِہٖ شُجَاعًا اَقْرَعَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْآیَۃَ وَقَالَ مَرَّۃً قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ الْآیَۃَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے وہ پہونچاتے ہیں اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اپنے مال کے زکوۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دیویگا اللہ تعالے قیامت کے دن اُسکی گردن میں ایک اژدہا یعنے اُسکے مال کو پھر پڑیگا آپنے ہم پر اسکے مصداق میں یہ آیت اللہ کے کتاب سے لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الْآیَۃَ اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی مصداق میں یہ آیت سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ الآیہ اور فرمایا آپنے کہ جو لیگیا مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کہا کر وہ ملاقات کریگا اللہ تعالے سے اور اللہ اُسپر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپنے یہ آیت اُسکی مصداق میں اسی کے کتاب سے اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ الْآیَۃَ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنے گنجا کہ جسکے چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو **مترجم** بعضے روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیثمیں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے انکو دی ہے اپنی فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے اُنکے حق میں بلکہ یہ بُرا ہی اُنکے واسطے آگی طوق پڑیگا اُن کے جسپر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہی اور آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ مع ترجمہ اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکھنے کے جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اسمیں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ سے آخر تک یعنے پھر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اُسکا کام بنا اور دنیا کی زندگے تو یہی ہے دغا کی جنس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِحَاجِبِہٖ اِذْھَبْ یَا رَافِعُ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَہٗ لَئِنْ کَانَ کُلُّ امْرِءٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذِّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَکُمْ وَلِھٰذِہِ الْآیَۃِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہٖ فِیْ اَھْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَکَتَمُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِغَیْرِہٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْہُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْہُ بِمَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِکَ اِلَیْہِ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ کِتْمَانِھِمْ وَمَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ **ترجمہ** روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے دربان سے کہ ابھی جا تو ابن عباس کے پاس اور کہہ اُسنے کہ اگر ہر شخص معذب ہوا اسپر کہ خوش ہوا اسپر جو اُسے ملی اور دوست رکھی کہ شاباشی دیا جاوے اُس کام پر جو اُسنے نہیں کیا تو ہم

سب متعجب ہوئے سو فرمایا ابن عباس نے تمکو کیا مطلب اس آیت سی یہ تو نازل ہوئی ہے اہل الکتاب کے حق مین پھر پڑہی ابن عباس نے یہ آیت یعنی اوپری وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ سی بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا تک پھر فرمایا ابن عباس نے کہ پوچھی اہل الکتاب سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی اُنہون نے اور خبر دی اور چیز کی اُسکے سوا اور چلے گئے اور بیشہ سے ظاہر کیا کہ خبر دی اُسی چیز کے جو حضرت نے پوچھی تہی اُسنے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پہوئے اُسپر جو خبر دی اُنہون نے اپنے کتاب سے اور اُس چیز سے کہ حضرت نی پوچھی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** پوری آیتین یون ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے اور جب اللہ تعالیٰ نی قرار لیا کتاب والون سے کہ اُسکو بیان کرو لوگون پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینکدیا وہ اقرار اپنے پیٹھہ کے پیچھے اور خرید کیا اُسکے بدلی مول تھوڑا سو کیا بُری خرید کرتے ہین تو نہ سمجھہ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہین بن کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونیوالے ہین عذاب سے اور اُنکو دُکھہ کے مارہے **ف** وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتین کہاتے اور پیغمبر کے صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہمکو کوئی پکڑ نہین سکتا اور امید رکہتی کہ لوگ ہمارے تعریف کرین کہ خوب عالم اور دیندار و حق پرست ہین (موضح القرآن) غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ان آیتون سے یہود مراد ہین اور جاننا چاہئیے کہ سورہ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اسمین تذکیرات اور قصص سے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کے بیوی کے نذر کرنیکا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰ کا اور ولادت حضرت عیسےٰ علیہما السلام کا مذکور ہے اور اوامر سی مذکور ہے امر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اطاعت کا اور ایمان للہ کا خداوند تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل کا خداوند تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنیکا اور زمین مین سیر کرنیکا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندہنی کا شغور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہے کافرون کے محبت سے اور اختلاف اور تفرق سے اور خصیہ محبت سے کافرون کے اور اُنپر حسرت کہانے سے اور سوا اسکے بڑے بڑی فوائد عمدہ مذکور ہین ۱۲

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تہے کہ بیمار ہوا مین سو آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین بیہوش تہا پھر جب مجہی افاقہ ہوا مین نے کہا کہ کیا حکم کرون مین اپنے مال مین سو حضرت چُپ ہوے یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک یوصیکم اللہ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا کئی لوگون نے محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابر بن عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے اور فضل بن صباح کی روایت مین کچہہ زیادہ کلام ہے اس روایت سی **مترجم** پوری آیت یون ہے يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا یعنے اللہ کہہ رکہتا ہے تمکو تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر تیری عورتین ہون دو سی اوپر تو اُنکو دو تہائی اُن جو چہوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اُسکو آدہا اور میت کے ماباپ کو ہر ایک کو دونون مین چہٹا حصہ جو چہوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اُسکو اولاد نہین اور وارث ہین اُسکے ماباپ تو اُسکی ماں کو تہائی پھر اگر میت کے کئی بہائی ہین تو اُسکے ماں کو چہٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا قرض کے تمہاری باپ اور بیٹی تمکو معلوم نہین کون شتاب پہونچتی ہین تمہارے کام مین حصہ باندہا اللہ کا ہے اللہ خبردار ہے حکمت والا **ف** اس آیت مین دو میراثین فرمائین اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہین مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتین ہین تو ایک کو آدہا مال اور زیادہ ہون تو دو تہائی برابر بانٹ لیوین اور بانکا حصہ اگر میت کو اولاد ہے یا بہائی نہین ہے ایک سے زیادہ تو چہٹا حصہ اور اگر دونو نہین تو تہائی اور باپکا حصہ اگر میت کو اولاد ہے تو چہٹا حصہ اور اگر اولاد نہین تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اسکے دفن اور کفن کو لگائی جو کچہہ بچے وہ اُسکی قرض مین دیجئی جو کچہہ بچے تو اُسکے وصیت مین ایک تہائی تک لگائی اُسکے بعد میراث کی حصہ ہین اور ان حصونمین عقل کا دخل نہین اللہ صاحب نے مقرر فرمائی وہ سب سے دانا تر ہے انتہی موضح القرآن **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ

سورہ نساء کی تفسیر

یوم اوطاس اصبنا نساء لھن ازواج فی المشرکین فکرھوھن فانزل اللہ تعالی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کے لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ انکے شوہر تھے مشرکوں میں سو مکروہ جانا بعض صحابہ نے صحبت کرنی انکو بعض مردوں نے سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت مبارک والمحصنات الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس لھن ازواج فی قومھن فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ انکے شوہر تھے انکے قوم میں سو ذکر کیا اسکا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت والمحصنات الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے روایت کے ثوری نے عثمان بنی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے اور اس روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسیکو کہ اسنے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہ اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے **ترجم** پوری آیت یوں ہے والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتب اللہ علیکم واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ط فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ ان اللہ کان علیما حکیما یعنے اور نکاح بندہی عورتیں ہے حرام ہیں مگر جنکو مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال ہوئیں تمکو جو انکے سوا ہیں یوں طلب کرو اپنے مال کے بدلی قید میں لانیکو نہ مستی نکالنی کو پھر جو کام میں ملائی تم ان عورتوں میں انکو دو انکے حق جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تمکو اسمیں جو ٹھہرا لو دونوں کے رضا سے مقرر کئے پیچھے اللہ ہی خبردار حکمت والا **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالی کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسے جانکا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشھادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا حتی قلنا لیتہ سکت ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں تمکو اکبر کبائر کے صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے ہمکو فرمایا آپنے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالی کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے قبل اسکے تکیہ لگائی اور فرمایا آپنے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپ یہی فرماتی رہی یہانتک کہ ہمنے کہا کہ کاش آپ چپ رہتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عبداللہ بن انیس الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صبر فادخل فیھا مثل جناح بعوضۃ الا جعلت نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالی کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گندی ہے بات پر جانے بوجھی اور نہیں قسم کہائی کسی قسم کہانیوالے اللہ کی کہ موقوف ہو اسپر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے پر برابر بیٹھے جھوٹ مگر ہو جائیگا ایک نکتہ اسکے دل پر قیامت کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو امامہ انصار کے بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام انکا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **عن** عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالی کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کیا اسمیں شعبہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ام سلمۃ انھا قالت یغزو الرجال ولا تغزو النساء وانما لنا نصف المیراث فانزل اللہ تبارک وتعالی ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض قال مجاھد وانزل فیھا ان المسلمین والمسلمات وکانت ام سلمۃ اول ظعینۃ قدمت المدینۃ مھاجرۃ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں

اور ہم عورتوں کے لئے ہی آدھی میراث یعنے اور مرد کو دوہرا حصہ سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ یعنے مت آرزو کرو اُس چیز کے کہ فضیلت دی اللہ نے بسبب اُسکی بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اُتری ہے ام سلمہ کے بارہ میں یہ آیت اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اور ہیں ام سلمہ پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کرکے ف یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کے بعض راویوں نے ابن نجیح سے اُنہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہ نے ایسا ایسا کہا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَآءَ فِي الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سُنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اُسنے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنے اُنکو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیہ یعنے میں ضایع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں کے ہیں بعض سے آخر آیت تک عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا غَمَزَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ترجمہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا اُنہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھوں میں آپکے آگے قرآن اور آپ منبر پر تھے سو پڑھے میں نے کچھ سورۂ نسا یہانتک کہ جب پہونچا میں اس آیت پر فکیف اذا جئنا الآیۃ اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مجھے بس کرو سو نظر کی میں نے اُنکے طرف اور آنکھیں اُنکے آنسو بہاتی تھیں ف ایسی ہے روایت کے ابوالاحوص نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ سے اور حقیقت میں وہ سند دوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے کی وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ ترجمہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کیا میں نے کہ اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپکے آگے اور آپ پر تو نازل ہوا ہے فرمایا آپ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اسکو اپنی غیر سے سو کہا عبداللہ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نسا یہانتک کہ پہونچا میں اس آیت تک وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنسو بہاتی تھیں ف یہ روایت صحیح ہے ابی الاحوص کے روایت سے روایت کے ہمیں سوید بن نصر نے اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کے روایت کے مانند ترجمہ پوری آیت یوں ہے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا یعنے پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہم ہر اُمت میں سے احوال کہنے والا اور بلاوینگے تجھکو اِن لوگوں پر احوال بتانے والا تہی اور اس آیت میں خطاب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف اور کمال فضیلت ہی آپکی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَاْتُ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہا اُنہوں نے کہ طیار کیا ہمارے لئے عبدالرحمن بن عوف نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہمکو اور پلائی ہمکو کچھ شراب سو لی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنے امام بنایا پس پڑھی میں نے سورۂ قل یا ایہا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون یعنی کہدے تو اے نبی کہ اے کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطے کے حضرت علی نے پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنے اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ نماز کے اُس حالمیں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نجانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنے ہوش نہ آئی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی ترجمہ یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اسکے بعد پہلی سے آیت میں حرمت نازل ہوئی عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجٍ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهِ النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ

یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق واحبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر واللہ انی لاحسب ھذہ الآیۃ نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ترجمہ روایت ہے عروہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر سے کہا عبداللہ نے کہ ایکمرد انصار مین کا لڑا زبیر سے بہایکے پانی کے لئی جو تہریلی زمین سے آتا تہا کہ جس سے وہانکے لوگ کہجور کے درختونکو سینچتی تہے سو انصار نے کہا زبیر سے کہ پانی چہوڑدو چلا جاوے سو نمانا انہونے پس جہگڑتے آئی وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کہیت اسی زبیر اور پہر چہوڑدو پانی اپنے ہمسایکے کہیت کے طرف اور زبیر کا کہیت بلند تہا اور پانی کے قریب تہا اسکے بعد انصار یکا کہیت تہا سو غصہ ہوا انصاری اور اسنے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بات اپنے اسلئے فرمائی کہ زبیر آپکے پہوپہی کے بہائی ہین یعنے آپنے انکے طرفداری کی پس متغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پہر فرمایا آپنے کہ اے زبیر تم سینچ لو اپنا کہیت اور روک رکہو پانی کو یہانتک کہ پہونچ جاوے کہیت کے منڈیر تک سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ تعالے کی مین یقین کرتا ہون کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ مین فلا وربک سے آخر تک ف سفیان نے محمد سے کہتے تہے کہ روایت کیے ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہون نے عروہ سے انہونے عبداللہ بن زبیر سے مانند اسی روایت کے اور روایت کیے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہون نے عروہ بن زبیر سے اور نہین ذکر کیا انہون نے عبداللہ بن زبیر کا ترجمہ پوری آیت اون ہے، فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما یعنے سوقسم ہے تیرے رب کے انکو ایمان نہوگا جب تک کہ تجہی کو منصف نجانین جو جہگڑا اٹہے آپسمین پہر نپا دین اپنے جی مین خفگی تیرے حکوتی سے اور قبول رکہین مانکر رہتے اور وہ شخص منافق تہا اگرچہ قبیلہ انصار مین تہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولا ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کہچہ پانی لیکر پانی اپنے ہمسایکے لئے چہوڑدو یہ نہین کہ وہ کچہہ امر شرعی تہا بعد اسکے جب انصاری نے جہالت کی حضرت نے زبیر کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لیلو کہ یہ قابل احسان نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کے سزا تہے اور اسکے جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اول ظاہر تر ہے (لمعات) عن زید بن ثابت انہ قال فی ھذہ الآیۃ فما لکم فی المنافقین فئتین قال رجع ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فکان الناس فیھم فریقین فریق منھم یقول اقتلھم وفریق یقول لا فانزلت ھذہ الآیۃ فما لکم فی المنافقین فئتین فقال انھا طیبۃ وقال انھا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الحدید ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہونے اس آیت کے تفسیر مین فما لکم فی المنافقین فئتین کہا کہ لوٹ گئی چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنے جہاد سے سو لوگ اسمین دو فریق ہوگئے ایک فریق کہنے لگا کہ انکو قتل کرینگے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہین یعنے انکو مارنا چاہئے کہ کلمہ گو ہین پس یہ آیت نازل ہوئی پہر کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہی ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنے مدینہ پاک ہے اللہ تعالے اون ناپاکونکو وہان سے نکالدیگا انہار اللہ تعالے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ پوری آیت یون ہے، فما لکم فی المنافقین فئتین واللہ ارکسھم بما کسبوا اتریدون ان تھدوا من اضل اللہ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا یعنے پہر تمکو کیا پڑا ہے منافقون کے واسطے دو جانب ہو رہی ہو اور اللہ نے الٹ دیا انکو انکے کامونپر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جسکو بہلایا اللہ تعالے نے اور جسکو اللہ راہ نہ دے پہر تو نپاوے اسکے لئی کوئی راہ اتہے اور اس آیت کے شان نزول مین کئی قول ہین اول تو یہی ہے جو اوپر آیت مین مذکور ہوا یعنے جو لوگ جنگ احد مین جہاد سے پہر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچہہ لوگ مدینہ مین آکر مسلمان ہوے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جاکر کچہہ مال تجارت لاوین اور وہان ٹہہرے رہے اور مرتد ہوگئے انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ مکہ مین تہے اور مسلمان ہوے مگر ہجرت نکی اور کافرون کے مدد گار رہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ المقتول بالقاتل یوم القیمۃ ناصیتہ ورأسہ بیدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی ھذا حتی یدنیہ من العرش قال فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ھذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم قال ما نسخت ھذہ الآیۃ ولا بدلت وانی لہ التوبۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آویگا مقتول قاتل کے ساتہ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتہ مین ہوگا اور مقتول کے گلی کے رگون سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہیگا کہ اے رب میرے اسنے مجہے قتل کیا یہانتک کہ لیجاویگا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پہر ذکر کیا لوگون نے ابن عباس سے توبہ کا یعنے توبہ اسکی قبول ہے یا نہین تو پہر

انہوں نے یہ آیت ومن یقتل مؤمنا آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اسکی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو یعنے حضرتکا قول نہیں ٹھہرایا **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما یعنے اور جو کوئی ماری مسلمانکو قصد کرکے تو اسکی سزا دوزخ ہے پڑا رہی اسمین اور اللہ اسپر غضب ہوا اور اسکو لعنت کی اور اسکے واسطے طیار کیا بڑا عذاب **ف** ابن عباس کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضی علمانی کہا ہے کہ سزا اسکے یہی ہے جو یہان مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنے چاہے عفو کری یا نکرے لیکن اگر قصاص مین مارا گیا تو اسکے نزدیک پاک ہوا اور ضحاک نے کہا ہی کہ ابن عباس نے جو توبہ قبول نہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہو اور اسی اسکی خلاف ہے مروی ہے اور جمہور قائل ہین کہ یہہ عذاب جو آیت مین مذکور ہے یہ اسکی سات مخصوص ہے جسنے توبہ نکی اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وانی لغفار لمن تاب الآیہ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسکے واسطے ہی جسنے قتل مؤمن کو حلال جانکر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا مراد خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اسلئے کہ بہت سی دلیلون سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاۃ مؤمنین کا دایم نہین **عن** ابن عباس قال مر رجل من بنی سلیم علی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ غنم لہ فسلم علیہم قالوا ما سلم علیکم الا لیتعوذ منکم فقاموا وقتلوہ واخذوا غنمہ فاتوا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ گذرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلہ کا ایک گروہ پر اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اسکے ساتھ اسکے بکریان تہین پھر سلام کیا انمین اصحاب پر تو اصحاب نے کہی کہ اسنے سلام اسلئے کیا تا کہ ہم جاوین تمپر پھر اٹھی تیزی اصحاب کے قتل کیا اسکو اور چھین لین بکریان اسکے اور لائی انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت یا ایہا الذین امنوا سے آخر تک یعنے اے ایمان والون جب چلو تم اللہ کے راہ مین یعنے جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اسکو جو تمپر سلام کرے کہ تو مؤمن نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مبا بین اسامہ بن زیدسی بہی روایت ہے **عن** البراء بن عازب قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ جاء عمرو بن ام مکتوم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ضریر البصر فقال یا رسول اللہ ما تامرنی فی ضریر البصر فانزل اللہ ہذہ الآیۃ غیر اولی الضرر الآیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایتونی بالکتف والدواۃ او اللوح والدواۃ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے جبکہ نازل ہوئی یہ آیت لا یستوی القاعدون الآیۃ آئی عمرو بن ام مکتوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نابینا تہی سو کہا انہون نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھی کیا حکم فرماتے ہین اور مین نابینا ہون پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت غیر اولی الضرر یعنے سوا ان لوگون کے جنکو مرض ہی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کہا گیا ہی اس روایت مین عمرو بن ام مکتوم اور بعضون نے عبداللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبداللہ بیٹی ہین زائدہ کی اور ام مکتوم انکے مان ہین **عن** ابن عباس انہ قال لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر عن بلد والخارجون الی بدر لما نزلت غزوۃ بدر قال عبداللہ بن جحش وابن ام مکتوم یا رسول اللہ فضل لنا رخصۃ فانزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین درجۃ فہؤلاء القاعدون غیر اولی الضرر فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ علی القاعدین من المؤمنین غیر اولی الضرر **ترجمہ** روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا تفسیر مین اس آیت کے لا یستوی القاعدون الآیۃ یعنے برابر نہین ہین بیٹھنے والی مؤمنون مین سوا بیماری والون کے انتہی کہ مراد اس سے یہ ہی کہ برابر نہین جو لوگ خانہ بند بیٹھہ رہی اور جو جہاد نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے کہا کہ ہم دونون نابینا ہین یا رسول اللہ سو ہمکو رخصت ہے کہ جہاد مین نجاوین پس اتری یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین درجۃ یعنے برابر نہین جہاد سی بیٹھہ رہنی والی مؤمنون مین سے مگر جو بیمار و معذور ہین اور فضیلت دی ہے اللہ تعالی نے مجاہدون کو بیٹھنے والون پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباس نے کہ بیٹھنے والون سے مراد اس آیۃ مین غیر معذور لوگ ہین یعنے باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدون کے برابر ہین فرمایا اللہ تعالی نے فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ یعنے فضیلت دی اللہ تعالی نے مجاہدون کو بیٹھنے والون پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباس نے کہ یہان ہے قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہین جو بیمار

ومعذور نہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباس اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبد اللہ بن الحارث کی اور بعض نے کہا ہے
کہ مولی ہیں عبد اللہ بن عباس کے اور کنیت مقسم کے ابو القاسم ہے ترجمہ پوری آیتیں یوں ہیں لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ
عَلَی الْقَاعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنے نہیں برابر بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے
یعنے جو بیمار یا اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ میں اپنی مالوں اور جانوں کی ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنیوالوں کو اپنی جانوں اور مالوں کی ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ
اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنے جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب سے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے انتہے اور غرض
ابن عباس کے روایت مذکورہ میں یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدوں
کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلے آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور مراد ہوں کہ عزم و نیت جہاد کی اور شوق و ذوق رکھتے ہیں مگر اپنے
معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین اُنسے ایک درجہ افضل ہیں اسلئے کہ نیت و عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اُٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت
ہے اور دوسرے آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو انکے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت
دینی سے پس اس پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہی اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑے فضیلت ہے مجاہدین کے تمام
مؤمنین پر عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ رَاَیْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ
اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَاءَ عَلَیْهِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ
یُمِلُّهَا عَلَیَّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِیْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَفَخِذُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ فَثَقُلَتْ حَتّٰی هَمَمْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِیْ
ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ ترجمہ روایت ہے سہل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اُسکے پاس
میں سو خبر دی اُسنے ہمکو کہ خبر دی اُسکو زید بن ثابت نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلایا اُنکو یعنے لکھنے کی لئے لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ یعنے برابر نہیں ہوتے
قاعدین مؤمنوں میں سے اور جہاد کرنیوالی اللہ کے راہ میں انتہی کہا راوی نے کہ آگئے اُنکی پاس ابن ام مکتوم اور آپ تلا رہے تھے مجھکو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ
قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بیشک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور اُنکی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہو گئی مجھ پر
تھے کہ کچل جاوے میری ران پھر کھل گئے طبیعت اُنکی سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپ پر غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد
صحابی نے روایت کیے ایک تابعی سے عنے روایت کیے سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تابعین میں سے ہے ترجمہ قولہ
سو بھاری ہو گئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپکا جسم مبارک بھاری ہو جاتا ہے اور کچھ غشی سے طاری ہو جاتی تھی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپ اصحاب کو جو اترا ہوتا
تلاوتی عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَیْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ ترجمہ روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا
حضرت عمر سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تمکو خوف ہو یعنے کافر تنگ کرینگے اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنے اب قصر کیونکر جایز ہوگا تو کہا حضرت عمر نے تعجب کیا
میں نے بھی اُس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کی میں نے اسکا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تمکو سو قبول
کرو تم اُسکے صدقے کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ
اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةً هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنْ اٰبَاءِهِمْ وَاَبْنَآئِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی وَرَآءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ یَاْتِی الْاٰخَرُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ
مَعَهٗ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ یَاْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَیَقُوْمُوْنَ فَیُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو شہر کو نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ اپنے باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو اپنے ایکبار گی اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حکم کیا آپکو کہ دیویں آپ اصحاب کو دو گروہ نماز ادا کرے ایک گروہ کے ساتھ اور کھڑا رہے دوسرا گروہ اُن سے الگ اور لیلیویں اپنی ڈھالیں اور ہتیار پہر آویں دوسرے گروہ کی لوگ اور پڑھیں آپکے ساتھ ایک رکعت پہر لیلیویں یہہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتیار سو ہوئی اصحاب کے ایک ایک رکعت اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن شقیق کے روایت سے کہ وہ ابی ہریرہ سے روایت کرتے ہوں اور اسباہیں عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ سے بھی روایت ہے اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے **عن** قتادۃ بن النعمان قال کان اھل بیت منا یقال لھم بنو ابیرق بشر وبشیر ومبشر وکان بشیر رجلا منافقا یقول الشعر یھجو بہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحلہ بعض العرب ثم یقول قال فلان کذا وکذا فاذا سمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الشعر قالوا واللہ ما یقول ھذا الشعر الا ھذا الخبیث او کما قال الرجل وقالوا ابن الابیرق قالھا قال وکانوا اھل بیت حاجۃ وفاقۃ فی الجاھلیۃ والاسلام وکان الناس انما طعامھم بالمدینۃ التمر والشعیر وکان الرجل اذا کان لہ یسار فقدمت ضافطۃ من الشام من الدرمک ابتاع الرجل منھا فخص بھا نفسہ واما العیال فانما طعامھم التمر والشعیر فقدمت ضافطۃ من الشام فابتاع عمی رفاعۃ بن زید حملا من الدرمک فجعلہ فی مشربۃ لہ وفی المشربۃ سلاح درع وسیف فعدی علیہ من تحت البیت فنقبت المشربۃ واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتانی عمی رفاعۃ فقال یا ابن اخی انہ قد عدی علینا فی لیلتنا ھذہ فنقبت مشربتنا وذھب بطعامنا وسلاحنا قال فتحسسنا فی الدار وسألنا فقیل لنا قد رأینا بنی ابیرق استوقدوا فی ھذہ اللیلۃ ولا نرى فیما نرى الا على بعض طعامکم قال وکان بنو ابیرق قالوا ونحن نسأل فی الدار واللہ ما نرى صاحبکم الا لبید بن سھل رجل منا لہ صلاح واسلام فلما سمع لبید اخترط سیفہ وقال انا اسرق فواللہ لیخالطنکم ھذا السیف او لتبینن ھذہ السرقۃ قالوا الیک عنا ایھا الرجل فما انت بصاحبھا فسألنا فی الدار حتى لم نشک انھم اصحابھا فقال لی عمی یا ابن اخی لو اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ قال قتادۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان اھل بیت منا اھل جفاء عمدوا الی عمی رفاعۃ بن زید فنقبوا مشربۃ لہ واخذوا سلاحہ وطعامہ فلیردوا علینا سلاحنا فاما الطعام فلا حاجۃ لنا بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سامر فی ذلک فلما سمع بنو ابیرق اتوا رجلا منھم یقال لہ اسیر بن عروۃ فکلموہ فی ذلک واجتمع فی ذلک ناس من اھل الدار فقالوا یا رسول اللہ ان قتادۃ بن النعمان وعمہ عمدا الی اھل بیت منا اھل اسلام وصلاح یرمونھم بالسرقۃ من غیر بینۃ ولا ثبت قال قتادۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال عمدت الی اھل بیت ذکر منھم اسلام وصلاح ترمیھم بالسرقۃ على غیر ثبت ولا بینۃ قال فرجعت ولوددت انی خرجت من بعض مالی ولم اکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فاتانی عمی رفاعۃ فقال یا ابن اخی ما صنعت فاخبرتہ بما قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ المستعان فلم یلبث ان نزل القرآن انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما بنی ابیرق واستغفر اللہ مما قلت لقتادۃ ان اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسھم ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثیما یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم الى قولہ رحیما ای لبنی ابیرق استغفر اللہ لغفرلھم ومن یکسب اثما فانما یکسبہ على نفسہ الى قولہ واثما مبینا قولھم للبید لولا فضل اللہ علیک ورحمتہ الى قولہ فوف نؤتیہ اجرا عظیما فلما نزل القرآن اتى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسلاح فرده الى رفاعۃ فقال قتادۃ لما اتیت عمی بالسلاح وکان شیخا قد عشا او عسا الناس من ابی علی فی الجاھلیۃ وکنت ارى اسلامہ مدخولا فلما اتیتہ بالسلاح قال یا ابن اخی ھی فی سبیل اللہ فعرفت ان اسلامہ کان صحیحا فلما نزل القرآن لحق بشیر بالمشرکین فنزل على سلافۃ بنت سعد بن سمیۃ فانزل اللہ تعالى ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدى ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولى ونصلہ جھنم وساءت مصیرا الى ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن

یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا فلما نزل علی صلافۃ رماھا حسان بن ثابت بابیات من شعر فاخذت رحلہ فوضعتہ علی راسھا ثم خرجت بہ فوضعت بہ فی الابطح ثم قالت ھدیت لشعر حسان ما کنت تأتینی بخیر ترجمہ روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والی لوگ تھی ہم میں سے یعنے انصار میں سے کہ انکو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھی بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو میں اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر منسوب کردیتا تھا اُن شعروں کو بعض عرب کے طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اُسکو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے قسم ہے اللہ کے نہیں کہا یہ شعر مگر اُسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہی راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والی تھے جاہلیت میں بھی تھے اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگونکا کھانا کھجور اور جو ہی تھے اور آدمی کو جب کچھہ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آجاتا ملک شام سے میدہ لیکر تو اُسمیں سے خرید لیتا کچھ خاص اپنے لئے اور اُسکے بالونکا تو کھانا وہی کھجور اور جو رہتی سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھدیا اُسکو ایک حجرے کے میں اور اُس حجرے میں ہتیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کے گئی اُسپر گھر کے نیچے ہی اور سرنگ لگائی گئے حجرے میں اور لیلیا گیا وہی میدہ اور ہتیار یعنے چوری گیا پھر جب صبح ہوئی آئی میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا ای میرے بھائی کے بیٹی ہم پر ظلم ہوا آجکی رات اور نقب لگائی گئے ہمارے حجرے میں اور ہمارا میدہ اور ہتیار کوئی لیگیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہمنے محلہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہمسے کہا کہ ہمنے دیکھا بنی ابیرق کا گھر جلا رہے تھے آجکی رات اور نہ تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پر ہوگے یعنے جو چوری گیا ہے کہا راوی نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہمنے جو پوچھا محلہ میں تو قسم ہے اللہ کے ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا اگر لبید بن سہل اور وہ ایک صالح اور مسلمان تہا ہم میں کا پھر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لے اپنے تلوار اور کہا کہ کیا میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کے کہ میں تمکو بھی تلوار لگاؤنگا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ ای مرد سو تو چوری کرنیوالا نہیں ہے اور پوچھہ پاچھہ کے ہمنے محلہ میں یہانتک کہ ہمکو کچھہ شک نہ رہا اسمیں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجھسے کہا میرے چچا نے ای میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کرتے اُن سے یعنے تو شاید ہمارے حق میں کچھہ کہتے قتادہ نے کہا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے میں نے کہ ایک گھر والی ہم میں سے کہ ظلم کیا آئی میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی حجرے کے میں اور لیگئے ہتیار اور غلہ اُنکا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر ملے ہمکو ہتیار ہمارے اور غلہ کے ہمکو حاجت نہیں ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اسکا پھر جب سنا بنی ابیرق نے آئی ایک مرد کے پاس اپنے قوم میں سے کہ اُسکا نام اُسیر بن عروہ تہا اور گفتگو کی اُس سے اسباب میں اور جمع ہوئے اُسکے کئی آدمی لوگ محلہ کے اور ذکر کیا اُنکے کہ آئی رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور اُنکے چچا نے ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتی ہیں چوری کے بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہ نے پھر آیا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپنے کہ تو ایک گھر والوں پر کہ جنکے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر میں لوٹا اور دست رہتا تہا کہ جاتا رہتا کچھہ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسباب میں پھر آئی میرے چچا رفاعہ اور کہا ای بھتیجے میرے کیا کیا تمنے سو خبر دی میں نے اُنکو حضرت کے قول کے سو کہا اُنہوں نے اللہ مددگار ہے پھر کچھہ دیر نہوئی کہ اُتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا الیک الکتاب الآیہ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ اُتاری ہمنی تیرے طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگونمیں جیسا دکھلادے تجھکو اللہ اور نہو تو چوروں کیطرف سے جھگڑنیوالا اور مراد چوروں سے بنے ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالے نے واستغفر اللہ یعنے مغفرت مانگ اللہ تعالے سے اُسبات کی کہ کہے تو نے قتادہ سے اور فرمایا ان اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسھم سے رحیما تک یعنے اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالے سے تو بخشدیوے وہ اور فرمایا اللہ تعالے نے ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ یعنے جو کماتا ہے گناہ اُسکا عذاب اُسکی جان پر ہے واثما مبینا تک اور مراد اُس سے بنے ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل کے لئے یعنے جو اوپر ذکر ہوا اور فرمایا اور لولا فضل اللہ علیک ورحمتہ سے فسوف نؤتیہ اجرا عظیما تک پھر جب اُترا قرآن لے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتیار اور دیدیے آپنے وہ ہتیار کو پھر کہا قتادہ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتیار اور وہ بوڑھے تھے کہ اُنکے بینائی میں ضعف تہا اور عیسے کو شک ہے کہ عشا تین میں کہا یا تیسرے مہینے اور اُنکے بینائی میں ضعف ہوگیا تہا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تہا کہ اسلام میں اُنکے کچھہ خلل ہے پھر جب لایا میں اُنکے پاس ہتیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے کہ اسلام اُنکا صحیح تہا پھر جب اُترا قرآن لگیا بشیر شریر کو نفاق اور اُترا وہ مسافقہ بنت سعد بن

سمیہ کے پاس سوا ماری اللہ تعالیٰ نے اسکے حق مین یہ آیۃ ومن یشاقق الرسول سے بعید تک یعنے جو نافرمانی کرے رسول کے بعد اسکے کہ کھل گئے اُسپر ہدایت اور چلی مومنون کے راہ سے الگ پھیر دینگے ہم اُسکو جدہر پھرا اور داخل کرینگے ہم اُسکو جہنم مین اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشیگا یہ کہ شریک کیا جاوے اُسکی ساتھ اور بخشدیگا اُسکے سوا جسکو چاہے اور جسنے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اُترا بشیر سلافہ کے پاس بھیجکے اُسکے حسان بن ثابت نے شعر ومین تب اُٹھایا اُسنے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلے اور پھینک آئی اُسکو میدان مین اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لئے حسان کا شعر یعنے تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھسے کبھی مجھے خیر نہ پہونچیگی **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمنے جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اُسکو سوا احمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کیے یونس بن بکیر اور کئی لوگون نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے اُنہون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسلا نہین ذکر کیا اُنمین کہ روایت کیے عاصم نے اپنے باپ سے اور اُنہون نے اُنکے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہین ابی سعید خدری کے اور ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے **عن** علی بن ابی طالب قال ما فی القرآن آیۃ احب الی من ھذہ الآیۃ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہون نے کہ نہین ہے قرآن مین کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الآیۃ یعنے بیشک اللہ تعالیٰ نہ بخشیگا اُسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اُسکے اور بخشدیگا اُسکے سوا جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور سویر کے کنیت ابو جہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والی ہین اور اُنکو ابن عمر اور ابن زبیر سے سماع ہے اور ابن مہدی اُنپر کچھ طعن کرتے تھے **ترجمہ** اس آیت کی پیاری ہونیکے وجہ یہ ہے کہ اسمین امید ہے شرک کے سوا سب گناہونکے معاف ہونیکی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہین معاذ اللہ من ذلک **عن** ابی ھریرۃ قال لما نزلت من یعمل سوءا یجز بہ شق ذلک علی المسلمین فشکوا ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قاربوا وسددوا وفی کل ما یصیب المؤمن کفارۃ حتی النکبۃ ینکبھا او النکبۃ ینکبھا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ومن یعمل سوءا یجز بہ یعنے جو کوئی بُرائی کریگا ضرور بدلا پاویگا گران گذرا مسلمانون پر اور بیان کیا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مومن کو ہر مصیبت مین کفارہ ہے گناہونکا یہانتک کہ کانٹا چبھنے یا کوئی بلا آوے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابجر یمس کا نام عمر ہے جو بیٹے ہین عبد الرحمن کے وہ بنی ہین یمس کے **عن** ابی بکر الصدیق قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ ھذہ الآیۃ من یعمل سوءا یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا ولا نصیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر الا اقرئک آیۃ انزلت علی قلت بلی یا رسول اللہ قال فاقرئنیھا فلا علم الا انی وجدت فی ظھری انقصاما فقمت لھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانک یا ابا بکر قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی وایتنا لم یعمل سوءا وانا لمجزیون بما عملنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا ابا بکر والمؤمنون فتجزون بذلک فی الدنیا حتی تلقوا اللہ ولیس لکم ذنوب واما الآخرون فیجمع ذلک لھم حتی یجزوا بہ یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اُنہون نے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تب اُترے یہ آیت ومن یعمل سوءا یجز بہ الآیۃ یعنے جو بُرائی کریگا بدلا پاویگا اور نپاویگا اللہ کے سوا کوئے حمایتے نہ مددگار انتہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی بکر آیا نہ پڑھا مین تجھکو ایک آیت جو اُترے ہی مجھپر عرض کے مینے کیون نہین اے رسول اللہ کے کہا ابو بکر نے یہ پڑھائی مجھکو آیت مذکورہ تو مین کچھ نہین جانتا گویا مین نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سوا انگڑائی لی مین نے اُسکے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکر عرض کے مینے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہین آپ پر کون ہم نہین سے ایسا ہے کہ بُرائی نہ کی ہو اُسنے تو کیا ضرور ہم بدلا پاوینگے اپنے عملونکا تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اے ابی بکر تجھے اور مومنین کو بدلا ملیگا دنیا مین یعنے کا دنیا مین یہانتک کہ ملاقات کرین گے اللہ تعالیٰ سے اور نہوگا اُنپر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنے جو منافق وغیرہ ہین جمع ہونگی اُنکے برائیان یہانتک کہ وہ بدلا پاوینگے اُنکا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد مین گفتگو ہے اور موسے بن عبیدہ ضعیف ہین حدیث مین ضعیف کہا ہے اُنکو یحیے بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولی ابن سباع مجہول ہین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابی بکر سے اور اُسکے اسناد بھی صحیح نہین اور اسباب مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے **ترجمہ** خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگون کے واسطے کفارۂ ذنوب ہین اور دافع عیوب وھو المطلوب **عن** ابن عباس قال خشیت سودۃ ان یطلقھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تطلقنی وامسکنی واجعل یومی لعائشۃ ففعل فنزلت فلا جناح

عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہ کو کہ طلاق دیوین اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب بڑھاپے کے سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق مذیجئی آپ مجھکو اور اپنی بیبیون مین کہئی اور معاف کر دیتے ہون مین باری اپنی حضرت عائشہ کو سو حضرت نے ویسا ہی کیا پس اُتری یہ آیت فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا الایۃ یعنے گناہ نہین شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیوین دونون اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہون نے صلح کرلے جایز ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ اَوْ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو اسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضون نے ابن بجلہ ثوری کہا ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجْزِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ ترجمہ روایت ہے براء سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کے یستفتونک الآیۃ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو اسکے تفسیر کے لئی وہ آیت جو گرمی مین نازل ہوئی **تفسیر** بغوی فرماتے ہین کہ یہ آیۃ حجۃ الوداع کے راہ مین ایام گرما مین نازل ہوئی اسلئے آیۃ الصیف مشہور ہوئے اور پوری آیت یون ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ یعنے تجھسے فتوے پوچھتے ہین کہہ اللہ فتوی دیتا ہے تمکو کلالہ کا اگر کوئی مرد مر جاوی اور نہو اسکے اولاد اور اسکی ایک بہن ہو سو اسکے لئے آدھا ہی اُسمین کا کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہی اُس بہن کا اگر نہو اسکی اولاد پھر اگر بہنین اسکے دو بہنین تو اُن دونونکے لئے دو تہائی ہے اُسمین کے کہ چھوڑ گیا اور اگر بہون وہ وارث جماعت مرد اور عورتین تو مرد کے لئے برابر حصہ دو عورتون کے ہے انتہی اور کلالہ کا اطلاق تین شخصون پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور دوسرے اُن وارثون پر کہ جو میت کے والد و ولد نہون تیسرے اُس قرابت پر جو ولد اور والدین کے جہت سے نہو پس قول اول پر ہین ابوبکر صدیق اور عمر اور علی اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہین کہ کلالہ سوی وہی میت مراد ہی جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد یہان ہے اس آیۃ مین حقیقی بہن ہے یا علاتی نہ اخیافی **خاتمہ سورۂ نسا** ایک فرقہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندون کے لئے آسمان سے اُتارا ہے اُسمین بڑی عمدہ عمدہ فوایدہ ذکر مین اور بہتر بہتر عواید مسطور جنانچہ احکام فقہیہ مین سے احکام پرورش یتامی کے اور تعداد منکوحات کے اور امر ادای مہر کا اور امر یتامی کے آزمایش کا وقت تفویض مال کے اور اُسپر شاہد کرنیکا کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثون کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی دست مال یتیم کے کہا جانی کی اور حصہ ذوی الفرایض کے اور حق عصبات کے اور حکم اُن بیبیون کا کہ مرتکب فواحش ہون قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینی کا زانیون کے اور یہ دونون حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نہی بجبر عورتون کے وارث ہو جانی سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کے اور بیان اُن چودہ عورتونکا جنسے نکاح درست نہین اور فرضیت مہر کے اور جواز نوندیون کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہونا حد زنا کا لونڈیون پر اور احکام عورتون کے زدوکوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے مین اور امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنیکا والدین اور اقربا اور یتامی اور مساکین اور ہمسایۂ ذی قربت اور ہمسایۂ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غایط اور لامس نسا کے جو پانی نہ پاوے اور امر ادای امانات اور عدل کا اور امر اطاعت خدا و رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنیکا وقت تنازع کے خدا و رسول کیطرف اور امر منافقون سے اعراض کرنیکا اور خدا پر توکل کرنیکا اور امر تحریض مومنین کا قتال کے لئے اور حکم اُن لوگونکا جو اپنے قوم سے اور مسلمانون سے امن چاہتے ہین اور حکم کافرون سے صلح کرنیکا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر مین اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود و غیرہ مین اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سی تعاقب کفار مین اور حکم نکاح زنان یتامی اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق چھوڑ دینی سے عورتون کے اور جواز تفریق کا زوجین مین اور امر عدل و انصاف کا ادای شہادات مین اور نہی کفار کے محبت سے اور حکم ایمان لانیکا رسول پر اور نہی دین مین غلو کرنے سی اور نہی تثلیث سی اور شرح کلالہ کی اور حکم اُسکا انتہی گویا کہ یہ سورہ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمامی احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اُسمین کچھہ مذکور نہین فضایل سے اسمین مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کے اور فضیلت و ضرورت قتال کے واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کے قاعدین پر اور فضیلت استغفار کے

سورۂ نساء مین جو کچھ فضیلت مذکور ہے اُنکا بیان

سورۂ نساء مین جو کچھ مذمت مذکور ہے اُنکا بیان

سورۂ نساء مین جو کچھ مذکور ہے اُنکا بیان

اور فضیلت اسلام کے اور ملت ابراہیمی کے اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت واجر مومنونکا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنیکی اور ذمایم سی مذمت اکل مال بالظلم کے اور مذمت عصیان کے اور مذمت حرام خوری کی اور مذمت بخیل کے اور ذلت افترا کی خداوند تعالے پر اور مذمت منافقون سے دوستی کرنیکی اور مذمت تارکان ہجرت اور نہی اُنسے محبت کرنیسی اور خرابی اور سوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کے اور مذمت اُسکی جو مرتکب گناہ ہوکر دوسرے پر تہمت باندہی اور مذمت نافرمانی رسول کے اور مذمت کفر کے اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت اُنکی اور مذمت غیبت کی اور جواز اُسکا مظلوم کے لئے اور جو کچھ خصائل مذمومہ یہود کی یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور خلف کہنا اپنی قلوب کا اور بہتان باندہنا مریم علیہا السلام پر اور دعوی قتل عیسے علیہ السلام اور چار خصلتین اُنکی یعنے ظلم اور اللہ کی راہ سی روکنا اور کہا جانا لوگون کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کے عبادت سی تکبر کرنیکی اور بہت سی امور ضروری اور بکار آمد اسمین مذکور ہین چنانچہ پیدائش انسان کے ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرایط اُسکی قبول ہونیکی اور ارادہ الٰہی متعلق ہونا وا عطی بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالی کا ظلم سے اور ضلالت اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے مین اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانیکا قبل اسکے کہ چہرے اُنکی مسخ ہو جاوین اور بخشے نجانا مشرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کے اور ثنا کافرونکا طاغوت کے لئے اور مومنونکا اللہ تعالے کی لئے اور برائی اُنکی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھی اور بعد فرض ہونیکے قیل و قال کرنیلگی اور پہونچا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقون کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اُسکا اور عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اسکا کہ منافق بی تحقیق خبر بد مشہور کر دیتی ہین اور وعدہ اللہ تعالی کا کہ کفار کے لڑائی بند ہو جاویگی یعنے اُنکو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نرہیگی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر ہونا اکثر مشورونکا مگر جو صدقہ وغیرہ کی لئے ہو یا صلح کے واسطی اور منعم علیہم مونا پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایکمرد نی یہود مین سے حضرت عمر بن خطاب سے کہ ای امیر المومنین اگر ہمپر اُترتے یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یعنے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ آجکی دن پورا کر دیا مینے تمہارا دین اور تمام کر دی تمپر اپنی نعمت اور پسند کیا مینے تمہاری لئی اسلام کو دین انتہے تو بیشک ہم اُسدن کو عید ٹہیراتی یعنے اسکی مبارکباد ہر سال کرتے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ مین خوب جانتا ہون کہ آیۃ کس دن اُتری ہے اُتری ہے یہ آیۃ عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنے ہمکو عید ٹہیرانیکی ضرورت نہین وہ خود عید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَ مَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ ترجمہ روایت ہے عمار بن ابی عمار سی اُنہون نے کہا کہ پڑہی ابن عباس نے یہ آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ اور اُنکے پاس ایک یہودی بیٹہا ہوا تہا اُسنی کہا اگر یہ آیۃ اُترتے ہم پر تو ہم بیشک اُسدن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس نے کہا یہ نازل ہوئی ہے دو عیدون کہ اُسدن ہمارے یہان دو عیدین تہین ایک جمعہ دوسرا عرفہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کے روایت سے

ترجمہ اس آیت مبارکمین بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونیکے دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونیکی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اُسکی عنایت ہونیکی الحمد للہ علے ذالک معالم مین ابن عباس سے مروی ہے کہ جسدن یہ آیۃ نازل ہوئی اُسدن پانچ عیدین جمع تہین جمعہ اور عرفہ دو عیدین مسلمانون کی اور یہود اور نصاری اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عید ونکا کبہی نہ اسکے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا فقیر کہتا ہی کہ اسمین اللہ تعالی نی فرمایا کہ دین کامل ہوگیا معلوم ہوا کہ اب دین مین کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کی نکالنی کے حاجت نرہی اب جو نیا کام نکالی وہ گویا کہ چہٹی انگلے ہی کہ وہ موجب عیب ہے اور عیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑہکر کوئی نعمت نہین کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہوگیا اسکے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اُترا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بعد تہوڑی دن زندہ رہی پہر گلزار دنیا سے تشریف لیگئی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْأَى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنیوالا اور بہانیوالا ہے نعمتو نکا اور رزق کا نہین کم ہوتا ہے کسیطرح رات اور دن مین فرمایا آپنے کہ خیال کرو تم کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیا آسمان سوا تک کچھ کم نہین ہوا جو اُسکے ہاتھ مین ہے اور عرش اُسکا پانی پر تھا یعنے قبل پیدایش سموات کی اور دوسرے ہاتھ مین اُسکے ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جسکی لئے چاہی اور بلند کرتا ہے جسکی لئے چاہی یعنے جسی چاہتا ہی زیادہ دیتا ہے اور جسی چاہتا ہے کم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کے وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ یعنے یہودنے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہمکو کچھ نہین دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھی ہوئے ہین اُنکے ہاتھ اور لعنت کئی گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونون ہاتھ کھلے ہوئے ہین خرچ کرتا ہے جسطرح چاہتا ہی الآیۃ اور اس حدیث مین امیہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لاوی یعنے صفات الٰہی پر مثل ید و وجہہ وغیرہ کے بغیر اسکے کہ تفسیر کرے اُسکی یا وہم کرے اُسمین ایسا ہی کہا ہے بہت سی ائمہ ہدیٰ نے اُنھین مین ہین سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عُیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہین روایت کی جاوین یہ چیزین اور اُسپر ایمان رکھا جاوے اور نہ بیان کیجاوے کیفیت اُنکی یعنی یہ نہ کہا جاوے کہ اُسکا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اُسکی ذات ہی ویسا ہی اُسکا ہاتھ ہے **عن** عائشۃ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا عَنِّيْ فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہا اُنھون نے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپکی نگہبانی کے لئی یہانتک کہ اُتری یہ آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنے اللہ نگہبان ہے تیرا لوگون کے شر سے سو نکالا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والونسی اے لوگو چلی جاو میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے یہ حدیث بعضون نے جریری سے اُنھون نے عبد اللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کیجاتی تھی اور نہین ذکر کیا اُسمین حضرت عائشہ کا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پڑگئی بنی اسرائیل گناہ مین منع کیا اُنکو عالمون نے اور وہ باز نہ آئی پھر علمار اُنکے ساتھ بیٹھنے لگے اُنکی مجلسون مین اور کھانے پینے لگی اُنکے ساتھ سو ملادی اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل بعض سے اور لعنت کی اُنپر داؤد اور عیسے بن مریم کے زبان سے یہ سزا اس امر کے تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھی کہا راوی نے پھر اُٹھ بیٹھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے کہ نہ نجات پاؤگی تم یہانتک کہ بخوبی نرد کو ظالم کو ظلم سے اور نرد لواو حق مظلوم کا اُس سے **ف** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت مین عبد اللہ بن مسعود کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئے یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سی وہ روایت کرتے ہین علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سی وہ عبد اللہ بن مسعود سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضون نے کہا روایت ہی ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَكَمْ اَحَتّٰى بَلَغَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا ترجمہ ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل مین جب نقصان ایمان آگیا تو یہ حال تھا کہ آدمی اُنمین کا اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اُسکو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہین آتا تو نروکتا اُسکو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہ گار سے اُسکے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملادی اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل بعض سے اور اُتارا اُنکے حق مین قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئی گئی جو منکر ہوئی بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسے بن مریم کے زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپنے ان آیتو تک یہانتک کہ پہونچی لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر وہ ایمان رکھتی ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اُترا اُسپر تو نہ بناتی گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر انمین بحکم ہین کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائی ہوئے تھی سو اُٹھہ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤگے تم عذاب الٰہی سے جبتک کہ نہ پکڑ لو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کرو اُسی حق کے طرف بخوبی ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہون نے کہا کہ لکھوا دیا مجھکو ابوداؤد نے کہا ابوداؤد نے کہ خبر دی ہمکو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہین علی بن بذیمہ سے وہ عبید سے وہ عبداللہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **غیر** ان حدیثون مین بڑی تنبیہ ہی اُن لوگون کو جو اہل ہوا اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت اور محبت رکھتی ہین اور نبی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور اُن سے اجتناب اور احتراز نہ کیا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیجدیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہوگئی پس جیسے نیکونکو نیکی ضرور ہی ایسیطرح بدونکی اجتناب و احتراز ضرور ہے **عن** ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اذا اصبت اللحم انتشرت للنساء واخذتنی شھوتی فحرمت علی اللحم فانزل اللہ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے کہ ای رسول اللہ کے مین جب گوشت کھاتا ہون تو پریشان پھرتا ہون عورتون کے لیے اور پکڑ لیتی ہے مجھکو شہوت میرے سو مین نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین اٰمنوا سے آخر تک یعنی ای ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزین جو حلال کین اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہین رکھتا حد سے بڑھنے والونکو اور کھاؤ اُسمین سے کہ دیا تمکو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے بعضون نے عثمان بن سعد کے سند کے سوا اور سند سے مرسلا کہ اُسمین ذکر نہین ابن عباس سے روایت ہونیکا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہ سے مرسلا **عن** عمر بن الخطاب انہ قال اللھم بین لنا فی الخمر بیان شفاء فنزلت التی فی البقرۃ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر الآیۃ فدعی عمر فقرأت علیہ قال اللھم بین لنا فی الخمر بیان شفاء فنزلت التی فی النساء یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فدعی عمر فقرأت علیہ ثم قال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت التی فی المائدۃ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر الی قولہ فھل انتم منتھون فدعی عمر فقرئت علیہ فقال انتھینا انتھینا ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہا انہون نے کہ یا اللہ بیان کردی ہمارے لیے شراب کا حکم صاف سو اُتری وہ آیت جو سورہ بقر مین ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر آخر آیت تک یعنی پوچھتے ہین تجھسی حکم شراب اور جوئی کا کہدے تو کہ اُن دونونمین گناہ بڑا اور فائدے بھی ہین لوگونکو اور گناہ اُنکا بڑا ہی اُنکے فائدون سے پھر بلائی گئے حضرت عمر اور پڑھی گئی اُنکی آگے یہ آیت پھر کہا اُنہون نے یا اللہ بیان کردی ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اُتری وہ آیت جو سورہ نسا مین ہے یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ یعنے ای ایمان والون نماز کے قریب نجاؤ نشہ کے حالمین پھر بلائی گئی حضرت عمر اور پڑھی گئی آپکے آگے یہ آیت پھر کہا آپنے یا اللہ بیان کر ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اُتری وہ آیت جو سورہ مائدہ مین ہے انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ یعنے شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈالدیوی تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوی کے سبب سے اور اُتری یہ آیت فھل انتم منتھون تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہوگے یعنی شراب اور جوی سے یا اُسکا حکم پہنچنے سے پس کہا عمر نے باز رہی ہم باز رہی ہم ف اور روایت ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلا اور ایک جماعت نے محمد بن علاء سے روایت کیا انہون نے اسرائیل سے انہون نے ابی اسحاق سے انہون نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطاب نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کرکے روایت مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے **عن** البراء قال مات رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان تحرم الخمر فلما حرمت الخمر قال رجال کیف باصحابنا وقد ماتوا یشربون الخمر فانزلت لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصالحات ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے کہ مرگئے چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگی لوگ کیا حال ہوگا ہماری اُن یارونکا جو مرگئے شراب پیتے ہوی پس اُتری یہ آیت لیس علی الذین اٰمنوا سے آخر تک یعنی کچھہ گناہ نہین اُن لوگون پر جو ایمان لائی اور عمل کیے نیک اُس چیز مین جو کھائی اُنہون نے یعنے قبل حرمت کی جب تقویٰ اختیار کیا اُنہون نے اور ایمان لائی اور عمل کیے اچھے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی روایت کیے ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے

ابی اسحاق سبی کہا ابی اسحاق نے کہ کہا براء بن عازب نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتی تھی پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کے کہا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارونمیں سی کیا حال ہوگا ہمارے اُن یارونکا جو مرگئے شراب پیتی ہوئی کہا اللہ نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابن عباس قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الَّذِیْنَ مَاتُوْا وَھُمْ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے فرمائی تو کہ جو لوگ مرگئے شراب پیتی ہوی اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کے حرمت اُتر چکی تھی پس اُتری یہ آیت لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الآیہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْھُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سی کہا اُنہوں نے کہ جب اُتری یہ آیت لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تب فرمایا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی اُنمیں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ جب اُتری یہ آیت وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ یعنے لوگونپر فرض ہے اراذکر نا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اُسکے راہ کی عرض کے صحابہ نے کہ ای رسول اللہ کے کیا ہر سال مین حج فرض ہے پس چپ ہو رہی آپ پھر عرض کے ای رسول اللہ کے کیا ہر سال مین حج فرض ہے فرمایا آپ نے نہین اور فرمایا اگر مین کہدیتا کہ ہان تو ہر سال فرض ہوجاتا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ای ایمان والون مت سوال کرو بہت سی چیزون سے کہ اگر بیان کیجاوین تو تمکو ناگوار ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علی کے روایت سے اور اسبابمین ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ قَالَ فَاَنْزَلَتْ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا فلانا شخص کہا اراذی نے پھر اُتری یہ آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے ای ایمان والون مت پوچھو ایسے چیزین کہ اگر بیان کیجاوین تو تمکو بُرا لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِنْہُ **ترجمہ** ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ ای لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت یا ایہا الذین امنوا یعنے ای ایمان والو فکر کرو تم اپنے جانونکے تمکو ضرر نہ پہونچا دیگا جو گمراہ رہیگا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتے تہی جب لوگ دیکھین ظالم کو اور اُسکے دونون ہاتھ نہ پکڑلین تو قریب ہے کہ اللہ کیطرف سے اُنپر عذاب عام آجاوے یعنے اس آیت سے یہ مراد نہین کہ امر معروف نکرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مانین تو آپ ماخوذ نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ حدیث کئی لوگونے اسماعیل بن ابی خالد سی مانند اس حدیث کے مرفوعا اور روایت کے بعضون نے اسماعیل سے اُنہون نے قیس سے اُنہون نے ابی بکر سی قول ابوبکر کا اور مرفوع نکیا اُسکو **عَنْ** اَبِیْ اُمَیَّۃَ الشَّعْبَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ فَقُلْتُ لَہٗ کَیْفَ تَصْنَعُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قَالَ اَیَّۃُ اٰیَۃٍ قُلْتُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْھَا خَبِیْرًا سَاَلْتُ عَنْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَھَوًی مُّتَّبَعًا وَدُنْیَا مُؤْثَرَۃً وَاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ فَعَلَیْکَ بِخَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَرَآئِکُمْ اَیَّامًا الصَّابِرُ فِیْھِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْھِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِکُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَزَادَنِیْ غَیْرُ عُتْبَۃَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنَّا اَوْ مِنْھُمْ قَالَ لَا بَلْ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْکُمْ **ترجمہ** ابی امیہ شعبانی سی روایت ہے کہا اُنہون نے کہ آیا مین ابوثعلبہ خشنی کے پاس اور مینے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت مین اُنہون نے کہا کونسی آیت مینے کہا قول اللہ تعالے کا یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم کہا اُنہون نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالے کی تُمنے پوچھا بڑے خبردار سی مینے پوچھا تہا اس آیت کو رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سی تو فرمایا آپنے کہ تم اچھے باتکا حکم کرتے رہو اور بُری بات سے منع کرتے رہو یہانتک کہ جب دیکھو تم بخیلے ایسی کہ جسکا کہا مانا جاوے اور ہوائی نفسانی کہ جسکی تعبداری کیجاوی اور دنیا ایسی کہ آخرت

پر مقدم رکھی جاوے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنے جانکی اور چھوڑ دو تم عوام کو اسلئے کہ اُنکی ہدایت ایسی بیماریون کیسبب سے محال ہی اسلئے کہ بیشک بعد تمہارے ایسے دن ہی کہ اُنمین صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ مین لینا حال سُنت کو اندنون ثواب ہے پچاس آدمیون کے برابر جو عمل کرتے ہون مثل تمہارے کہا عبداللہ بن مبارک نے جو راوی اسحدیث کی ہین اور زیادہ بیان کیا مجھسے عتبہ کے سوا اور راویون نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیونکا ہم مین سے یا پچاس آدمیونکا اس زمانہ کے لوگون سے فرمایا آپنے نہین بلکہ پچاس آدمیونکا تم مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و گنجوس کہی چوس ہو جاوین اور اپنی ہوای نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسیکے بات اُنمین اثر نکرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جاوین کہ آخرت سے کچھہ غرض نرکھین اور ہر شخص اپنے ہی رٹ ہانکنے لگی خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سُنے اور اُنکی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اُسوقت آدمی کو چاہیے کہ اُنسے کنارہ کرے اور آپ سنت حسنہ اور ملت منورہ پر قایم رہی اور اُن نابکارونکا ساتھ چھوڑ دیوی اور آیتہ مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھی کہ اگر یہ ہمارے بات نہ مانینگے تو ہمارا کیا بگڑیگا **عن** تمیم الداری فی ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت قال برئ الناس منھا غیری وغیر عدی بن بداء وکانا نصرانیین یختلفان الی الشام قبل الاسلام فاتیا الشام لتجارتھما وقدم علیھما مولی لبنی سھم یقال لہ بدیل بن ابی مریم بتجارۃ ومعہ جام من فضۃ یرید بہ الملک وھو عظم تجارتہ فمرض فاوصی الیھما وامرھما ان یبلغا ما ترک اھلہ قال تمیم فلما مات اخذنا ذلک الجام فبعناہ بالف درھم فقسمناہ انا وعدی بن بداء فلما اتینا الی اھلہ دفعنا الیھم ما کان معنا وفقدوا الجام فسألونا عنہ فقلنا ما ترک غیر ھذا وما دفع الینا غیرہ قال تمیم فلما اسلمت بعد قدمت مکۃ وسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ تاثمت من ذلک فاتیت اھلہ فاخبرتھم الخبر وادیت الیھم خمسمائۃ درھم واخبرتھم ان عند صاحبی مثلھا فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألھم البینۃ فلم یجدوا فامرھم ان یستحلفوہ بما یعظم بہ علی اھل دینہ فحلف فانزل اللہ یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت الی قولہ او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانھم فقام عمرو بن العاص ورجل اخر فحلفا فنزعت الخمسمائۃ درھم من عدی بن بداء ترجمہ روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول مین یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت یعنے ای ایمان والون گواہی تمہاری درمیان جب آجاوی تم مین سی کسیکو موت وقت وصیت کے تم مین سے دو شخص ہین معتبر کہا تمیم نی بری رہی اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بداء کی اور یہ دونون نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھی اسلام سی پہلی سو دونون گئی شام کو تجارت کے لئی اور اُنکے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اُسکو بدیل بن ابی مریم کہتے تھی تجارت کے لئی اُسکے ساتھ ایک پیالہ چاندی تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دون اور وہ اُسکے تجارت کے مال مین بڑی چیز ہے سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اُسنی ان دونونکو اور حکم کیا اُنکو کہ پہونچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والونکو کہا تمیم نے جب وہ مرگیا لے لیا ہمنے وہ پیالہ اور بیچا اُسکو ہزار درہم کو اور تقسیم کر لیا اُسکو مین نے اور عدی بن بداء نی پھر جب آئی ہم اُسکی گھر والونمین دیدیا جو کچھہ ہمارے پاس تھا اور نپایا اُنہون نے وہ پیالہ پھر پوچھا اُنہون نے ہمسے تو ہمنے کہا کہ نہین چھوڑا اُسنے اسکی سوا کچھہ اور نہین دیا ہمکو اُسنی کچھہ سوا اسکے کہا تمیم نے پھر جب مین اسلام لایا بعد اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اُس گناہ سی ڈرا اور اُسکے گھر والون کے پاس آیا اور خبر دی مین نے اُنکو پیالہ کے اور ادا کر دیئے مین نے اُنکو پانسو درہم اور خبر دی مین نے اُنکو کہ میرے رفیق یعنے عدی پر مثل اسکے ہین سو پکڑ لائی وہ لوگ عدی کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مانگا آپنی اُسنے بینہ یعنی گواہ سو نپای اُنہون نے گواہ سو حکم کیا آپنے اُنکو کہ عدی سے قسم لو اُسپھر کے کہ اُسکے دین والی بڑا جانتے ہون پس قسم کہالی اُسنے یعنے جھوٹی سو اُتاری اللہ تعالی نی یہ آیتہ یا ایھا الذین امنوا سی او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانھم تمکہ پس کھڑے ہوئی عمرو بن العاص اور ایک اور مرد یعنے بدیل کے وارثون مین سے اور قسم کہائی اُنہون نے یعنے اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لئی پانسو درہم عدی بن بداء سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اُسکی صحیح نہین اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نی یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت اُنکی ابو النضر ہے اور جھوٹ اُس سے اہل علم نے حدیث لیا اور وہ صاحب تفسیر ہے یعنے مفسرین مین جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سُنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہتی تھی کہ محمد بن سائب کے کنیت ابو النضری اور نہین جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدنی کے ابی صالح سے جو مولی ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھہ تھوڑی چیز اس روایت

میں کہ ابن عباس سے بطور اختصار کے اور سند سے **عن** ابن عباس قال خرج رجل من بنی سہم مع تمیم الداری وعدی بن بداء فمات السہمی بارض لیس بہا مسلم فلما قدموا باترکتہ فقدوا جاما من فضۃ مخوصا بالذہب فاحلفہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم وجدوا الجام بمکۃ فقیل اشتریناہ من تمیم وعدی فقام رجلان من اولیاء السہمی فحلفا باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما وان الجام لصاحبہم قال وفیہم نزلت یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم ترجمہ روایت ابن عباس سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کی قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نتھا پھر جب تمیم داری اور عدی اسکا ترکہ لیکر آئی تو سہمی کے وارثوں نے اسمیں ایک پیالہ چاندی کا پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا اُن لوگوں نے کہ ہمنے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اولیا انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے اُن دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے آدمی کا ہے کہا ابن عباس نے کہ اسی بارے میں نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم الآیہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی **مترجم** پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم او اخران من غیرکم ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت تحبسونہما من بعد الصلوۃ فیقسمان باللہ ان ارتبتم لا نشتری بہ ثمنا ولو کان ذا قربی ولا نکتم شہادۃ اللہ انا اذا لمن الآثمین ۔ فان عثر علی انہما استحقا اثما فاخران یقومان مقامہما من الذین استحق علیہم الاولیان فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما وما اعتدینا انا اذا لمن الظالمین یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو گواہی تمہارے اندر جب پہونچی کسکو تم میں موت جب لگی وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہئیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تمنے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہونچی تمپر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھاویں اللہ کے اگر تمکو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم بال پر اگرچہ کسیکو ہمسے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ کے گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں اُنکی جگہ کہ جنکا حق دبا ہے اُنمیں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھاویں اللہ کے کہ ہماری گواہی تحقیق ہے اُنکی گواہی سے اور ہمنے زیادہ نہیں کہا نہیں تو ہم بے انصاف ہیں **عن** عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُترا دسترخوان آسمان سے کہ اُسمیں روٹی اور گوشت تہا اور حکم ہوا کہ خیانت نکریں اُسمیں اور جمع نکریں کل کے لئے پھر خیانت کی اُنہوں نے اور جمع کیا اور اُٹھا رکھا کل کے لئے سو ہو گئے اُنکی صورت بندر اور سُور کے **ف** اسحدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے خلاس سے اُنہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اسکو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے روایت کے ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُنہوں نے سفیان بن حبیب سے اُنہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اسکے اور مرفوع کیا اُنہوں نے اسکو اور یہ صحیح تر ہے اور حدیث مرفوع کے کوئی اصل ہمکو معلوم نہیں ہوتی **مترجم** مائدہ حضرت عیسے علیہ السلام کے دعا سے اُنکی امت پر اُترا تہا اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اُسمیں کیا چیز تہی ومن شاء تفصیلہ فلیرجع الی البغوی **عن** ابی ہریرۃ قال یلقی عیسی حجتہ فلقاہ اللہ فی قولہ واذ قال اللہ یا عیسی بن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ قال ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلقاہ اللہ سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق الآیۃ کلہا ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ سکھلاویگا اللہ تعالیٰ عیسے علیہ السلام کو حجت اُنکی اور تعلیم کریگا اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی واذ قال اللہ یا عیسی الآیۃ یعنے جب فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنے قیامت میں کہ اے عیسی بن مریم کیا تو نے کہا تہا لوگوں سے کہ ٹھیرا لو مجھکو اور میرے ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سکھلاویگا اللہ تعالیٰ نے جواب اسکا عیسے علیہ السلام کو سبحانک ما یکون لی الخ آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میرے طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسے اور مریم سے یہ سوال کریگا اُنکے ہر بن موسی خون کے ندیاں بہنی لگینگی اور مارے خوف کے ٹہر نہ سکینگے اور کانپنے لگینگے سبحان اللہ کیا عظمت ہے بارگاہ شاہنشاہ کی کہ جسکی سوال میں دہشتے اڑی جاتی ہیں کیا مجال ہے کسی نبی ولی کی کہ معبودیت میں اللہ کا شریک ہو سکیگا

دعوی کرسکے ساذ اللہ من ذالک اور اللہ تعالی یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل و خوار کرنیکے لئی میدان قیامت مین دکہلاویگا کہ سب اپنی معبودان باطل کے مدد اور نصرت سے مایوس ہوجاوین اور جان لین کہ ہمنے جو کچہہ کہ نذرین نیازین اولیا اور انبیا کے کی تہین اور سجدے اور رکوع قبرون اور چلون کو کئے تہے وہ سب ضایع ہوگئی اب حسنات ہماری ہباءً منبثاً اور خیرات و صدقات ہمارے رایگان منثور ہوگئے **عن** عبداللہ بن عمرو قال اٰخر سورۃ انزلت سورۃ المائدۃ او الفتح **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا انہون نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورہ مائدہ اور فتح ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے **مترجم** سورہ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی بندون کے لئے آسمان سے زمین پر بچہایا ہے اور الوان الوان نعمائی دینی و دنیوی اسمین چن دی ہین حفاظ و قراء بلکہ تمامی علما و فقہا اسکے زلہ ربا ہین احکام فقہیہ سے اسمین بہت کچہہ مسطور ہے کہ خلاصہ اسکا یہان لکہنا منظور نہین سے ہی امر بوفای عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام مین اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام مین روکنے سے کافرون کو قصد سے اور حرمت دس چیزون کی یعنے میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ اور المنخنقۃ اور الموقوذہ اور المتردیہ اور النطیحہ اور ما اکل السبع اور ما ذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کے عورتون اور کہانیکی اور تفصیل فرایض اربعہ وضوء کے اور حکم تیمم کا اور امر تقوی کا اور امر عدل کا ادای شہادت مین اور امر قطع ید سارق و سارقہ اور توبہ اون لوگونکی اور کفارہ قسم کا سابقہ کہانا کہلانے دس مسکینون کے یا کپڑا پہنانا انکو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اور اگر یہ تینون نہو سکین تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب و ازلام کے اور جزائی صید جو حالت احرام مین مارا جاوے اور حلت صید بحر کے محرم کے لئی اور حکم گواہ کرنیکا وصیت پر اور قسم انکے بعد نماز عصر اور قصص و اخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسی علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس مین جانیکا اور انکا عذر کرنا اور پریشان پہرنا چالیس برس تک جنگل مین اور قصہ ہابیل و قابیل کا اور تفصیل اون تیرہ معجزون کی جو عیسے علیہ السلام کو عنایت ہوئے تہے اور ردکاری عیسے علیہ السلام کے امر معبودیت مین جسکی تفصیل اخیر حدیث مین ابہی گذری اسیطرح کے اور بہت فوائد و مضامین عمدہ مذکور ہین **ومن سورۃ الانعام** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** علی ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالی فانہم لا یکذبونک ولکن الظالمین بایات اللہ یجحدون **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ ابو جہل نے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم تجہکو نہین جہٹلاتی ہین بلکہ جو تو لایا ہے اسی جہٹلاتے ہین یعنے قرآن کو پس اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت فانہم لا یکذبونک سی آخر تک یعنی وہ لوگ تجہکو نہین جہٹلاتی ہین لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتون کے منکر ہین **ف** روایت کیا ہمسے اسحاق بن منصور نے انہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہون نے سفیان سے انہون نے ابو اسحق سے انہون نے ناجیہ سی کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ذکر کیا حدیث مانند اسکی اور نہین ذکر کیا اسکی سند مین حضرت علی کا اور یہ روایت صحیح ہے **عن** جابر بن عبداللہ یقول لما نزلت ہذہ الآیۃ قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعوذ بوجہک فلما نزلت او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتان ایسر او ہاتان اہون او ہاتان **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ وہ کہتے تہی جب اتری یہ آیت قل ہو القادر سے ارجلکم تک یعنے کہا ای محمد کہ وہ پروردگار قادر ہے اسپر کہ بہیجے عذاب تمپر اوپر سے یا تمہاری پیرون کے نیچے سے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ مین پناہ مین آتا ہون تیرے منہ کے پہر جب اتری یہ آیت او یلبسکم سے آخر تک یعنے قادر ہی وہ اسپر کہ کردیوے تمکو فرقہ فرقہ اور چکہاوے لڑائی بعض کے بعض کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون باتین آسان ہین راوی کو شک ہے کہ انہون نے فرمایا یا ایسر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ الآیۃ قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انہا کائنۃ ولم یات تاویلہا بعد **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا قل ہو القادر دیکہ کہدی تو ای محمد کہ اللہ قادر ہے اسپر کہ بہیجے تمپر عذاب تمہاری اوپر سے یا تمہارے پیرون کے نیچے سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ بیشک یہ عذاب آنیوالا ہے اور ابہی تک نہین آیا **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** عبداللہ قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذالک علی المسلمین فقالوا یا رسول اللہ وایننا لا یظلم نفسہ قال لیس ذلک انما ہو الشرک الم تسمعوا ما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا انہون نے جب نازل

سورۃ الانعام مکیۃ

ہوئی یہ آیۃ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم یعنے جو لوگ ایمان لائی اور نہ ملایا اُنہون نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گران ہوا مسلمانون پر اور عرض کی لوگون نے کہ ای رسول اللہ کے کون ہم مین کا ایسا ہی کہ ظلم نہین کرتا اپنی جان پر فرمایا آپ نے اسکا یہ مطلب نہین مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہین سنا تمنے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ ای میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسیواسطے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنے مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہین بلکہ کبائر شرک مراد ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن مسروق قال کنت متکئا عند عائشۃ فقالت یا ابا عائشۃ ثلاث من تکلم بواحدۃ منھن فقد اعظم الفریۃ علی اللہ من زعم ان محمدا رای ربہ فقد اعظم الفریۃ علی اللہ واللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب وکنت متکئا فجلست فقلت یا ام المؤمنین انظرینی ولا تعجلینی الیس اللہ تعالی یقول ولقد راٰہ نزلۃ اخری ولقد راٰہ بالافق المبین قالت انا واللہ اول من سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ھذا قال انما ذاک جبرئیل ما راٰیتہ فی الصورۃ التی خلق فیھا غیر ھاتین المرتین راٰیتہ منھبطا من السماء سادا عظم خلقہ ما بین السماء والارض ومن زعم ان محمدا کتم شیئا مما انزل اللہ علیہ فقد اعظم الفریۃ علی اللہ یقول اللہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ومن زعم انہ یعلم ما فی غد فقد اعظم الفریۃ علی اللہ واللہ یقول لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس مٹیہا تہا سو فرمایا اُنہون نے کہ ای ابا عائشہ تین باتین ہین کہ جسنے کہی اُنمین سے ایک بہی اُسنے جہوٹ باندہا اللہ تعالی پر جسنے کہا کہ محمد نے دیکہا اپنے رب کو یعنے شب معراج مین تو اُسنے بڑا جہوٹ باندہا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنے نہین پاسکتین اُسکو آنکہین اور وہ لیتا ہے آنکہونکو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین طاقت ہے کسی بشر کے کہ تکلام کرے اُس سے اللہ مگر وحی بہیجنا یعنے بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچہے سے اور مین تکیہ لگائی ہوے تہا سو اٹہہ بیٹہا اور کہا مین نے کہ اے مومنونکی ماں مجہے مہلت دیجیئ اور جلدی مت کیجیئ کیا اللہ تعالی نہین فرماتا ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخری یعنے بیشک دیکہا اُسکو محمد نے دوبارہ اور فرماتا ہے ولقد راٰہ بالافق المبین یعنے بیشک دیکہا اُسکو محمد نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ تعالی کی مین نے سب سے پہلے پوچہا ہین یہ آیتین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ مراد ان آیتونسے دیکہنا ہے جبرئیل کا اور نہین دیکہا مین نے جبرئیل کو اُس صورت مین کہ وہ پیدا کئے گئے ہین مگر اُنہین دو مرتبہ مین دیکہا مین نے اُنکو آسمان سے اُترتے کہ بہر لیا تہا اُنکی جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچہ اور فرمایا حضرت عائشہ نے جسنے کہا کہ محمد نے چہپایا کچہہ چیز اُسمین سے جو اُتاری اللہ تعالی نے اُن پر پس جہوٹ باندہا اُسنے اللہ پر اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ای رسول پہونچادی جو اُترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جسنے کہا کہ محمد کو معلوم ہے جو کل ہونیوالا ہی تو اُسنے جہوٹ باندہا اللہ پر اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہین جانتا کوئی آسمان و زمین والونمین ہے غیب کو سوا اللہ تعالی کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کے کنیت ابو عائشہ ہے عن عبد اللہ بن عباس قال اتی ناس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انا کل ما نقتل ولا نا کل ما یقتل اللہ فانزل اللہ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایاتہ مومنین الی قولہ وان اطعتموھم انکم لمشرکون ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا اُنہون نے کہ چند لوگ آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا کہا دین ہم اُسچیز کو کہ قتل کرے ہم نے یعنے جانور ذبح کرا اور نہ کہا دین ہم اسکو کہ قتل کیا اُسکو اللہ تعالی نے یعنے مینہ کو سو اُتارے اللہ تعالی نے یہ آیت نکلوا سے مشرکون تک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بہی سوا اس سند کے ابن عباس سے اور روایت کیے بعضونے عطاء بن سائب سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرسلا معتبر جم پوری آیۃ معہ ترجمہ یون ہے فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایاتہ مومنین یعنے سو تم کہاؤ اُسمین سے جسپر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اُسکے آیتون پر یقین رکہتے ہو اور اسکے بعد کہے آیتون کے بیچے اللہ تعالی نے فرمایا وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ وان کثیرا لیضلون باھوائھم بغیر علم ان ربک ھو اعلم بالمعتدین وذروا ظاھر الاثم وباطنہ ان الذین یکسبون الاثم سیجزون بما کانوا یقترفون ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم لمشرکون اور اُسمین سے نکہا جسپر نام لیا گیا اللہ کا اور وہ گناہ ہی اور شیطان ملمع ڈالتے ہین اپنے رفیقونکے کہ تمسے جہگڑا کرین اور اگر تمنے اُنکا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنے یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کہاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنے مینہ نہین کہاتے اللہ نے اُسکا جواب سکہا دیا کہ مینہ پر اللہ نام نہین لیا گیا اور ذبیحہ اُسکے نام سے کاٹا گیا اسلئے مینہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پہر یہ بہی فرمادیا

کہ اب ہے اگر تم اُس شبہ مین پڑی ہوگی تو مشرک ہوجاؤ اسلئے کہ شرک فقط یہی نہین کہ غیر خدا کو پوجی بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال حرام مین کرنا یہ بھی اشراک فی الالاہیت ہے **عن** عبداللہ قال من سرہ ان ینظر الی الصحیفۃ التی علیہا خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلیقرأ ھؤلاء الآیات قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الی قولہ لعلکم تتقون ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا انہون نے جسکا جی چاہے کہ نظر کرے اُس صحیفہ کیطرف جسپر مُہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو چاہئے کہ پڑہ لے یہ آیتین قل تعالوا سے تتقون تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** پوری آیت یون ہے قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یعنے تو کہہ آؤ مین سُنادون جو حرام کیا ہی تمپر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اُسکی ساتھ کسی چیز کو اور ماباپ سے نیکی اور مارنڈالو اپنے اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہین تمکو اور اُنکو اور نزدیک نہو بیحیائی کے کام سی جو کُھلا ہوا اُسمین سے اور جو چھپا ہوا اور مارنڈالو جان جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو جبتک وہ پہونچی اپنی قوت کو اور پوری کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسیکو وہی کہتے ہین جو اُسکو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہو اپنے ناتی والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم دہیان رکھو یہہ راہ ہی میری سیدہی سو اُسپر چلو اور مت چلو کسی راہ پر تمکو بہکا دیگی اُسکے راہ سی یہ کہدیا ہی تمکو شاید تم بچتے رہو **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ تعالی او یاتی بعض ایات ربک قال طلوع الشمس من مغربہا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا او یاتی بعض آیات ربک یعنی آجاوین بعض نشانیان تیرے پروردگار کے سو فرمایا اپنی کہ مُراد اُن نشانیون سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے یہ حدیث بعضون نے اور وقوع نکیا اسکو **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل الآیۃ الدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا او من المغرب ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہونگے تین چیزین نفع نہ دیگا کسیکو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تہا پہلا اُنمین کا دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اُسکی سے یا فرمایا مغرب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تبارک وتعالی وقولہ الحق اذا ھم عبدی بحسنۃ فاکتبوھا لہ حسنۃ فان عملہا فاکتبوھا لہ بعشر امثالہا واذا ھم بسیئۃ فلا تکتبوھا فان عملہا فاکتبوھا بمثلہا فان ترکہا ورُبما قال فان لم یعمل بہا فاکتبوھا لہ حسنۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے اور اُسکا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اُسکی ایک نیکی پہر اگر وہ کرچکے تو لکھو اُسکی دس نیکیان اور جب قصد کرے بُرائی کا تو مت لکھو اُسکے لئی پہر اگر کرے وہ تو لکھو اُسکے ایک بُرائی پہر اگر چھوڑدی اور کہیے فرمایا آنحضرت نے کہ نکری وہ بُرائی یعنے بعد ارادہ کے تو لکھو اُسکے لئی ایک نیکی پہر پڑہی آپنے یہ آیت من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا تک یعنے فرمایا اللہ تعالی نے جو لاوے ایک نیکی اُسکے لئے دس گنی ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سورہ انعام اللہ تعالی کا بڑا انعام ہے جو اسکے قدرنجانی وہ بدترین انام بلکہ کہترین انعام ہے اسمین احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کے جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اُہل بہ لغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم وبقر کے یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سُبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنیکا اور کیل ومیزان کے پورا کرنیکا اور بات مین عدل کرنیکا اور عہد الٰہی کے پورا کرنیکا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتدای توراۃ مین لکھے جاتی تہی اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کے معبود حقیقی کے تلاش کا اور رویت کوکب وقمر وشمس کے اور توحید اُنکی اور برات شرک سی اور اسلامی ہمارک اظہارہ پیغمبرون کے اور صلاح اور احسان اور توحید اُنکے اور حبط ہوجانا اُنکے عملونکا اگر خدانخواستہ وہ شرک کرتے اور نادانیون سی کفار نابجا کی اعتراض اُنکا آیات الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیون نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سی اور حقیر سمجہنا اُنکا مومنون

برآورد تنخواه باسم کاظم بیگ خان سرور ملک بابته ماه آلهی سنه ۱۲ فصلی

نشان	نام ملازم مع عهده	ماهوار			تفصیل خانه بخیم								کیفیت
		قدیم	جدید	جمله	سالم	منهائی	تاریخ ابتدا و منهائی	واجب اداء دیوم	تنقیره ملک	نقابای سابق	جمله سابق و حال	وضعیات	تنبیه
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
	جمله میزان													نرخ دستخط

مرقوم شهر سنه ۱۳ مطابق ماه آلهی سنه ۱۲ فصلی

مطبوعه مطبع اخبار آصفی

کو اور جیسا نا قوانکو اور جیسا یہود کا احکام توراۃ کو اور تین کہانا اُنکا کہ اگر ہم کوئی معجزہ دیکھین تو فوراً ایمان لاوین اور نکالنا مشرکون کا اپنے معبودون کے حصے حرث والنعام مین سے جیسے سوتہ کے مشرک پیرون کے نام کی چٹھی نکالتی ہین اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹہہرانا جنین کا عورتون پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیا کی اپنے جانب سے اور تذکیر بالآلاء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگون پر تہے اور سولہ قدرتین اللہ تعالے کی کہ خلق حبت ونوی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اسکا اور خلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس وقمر اور بنائی نجوم اور انشائی انسان ایک جان سے اور اُتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نباتات کا اور نکالنا سبز ونکا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغونکا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر سات خلق جنات ونخل وزرع مختلف الاکل وزیتون ورمان وغیرہ کے دوسرے مقام مین اور تذکیر سات پیدا کرنے چارپایون کے اور پیدا کرنا آٹہہ جوڑون کے دو بھیڑ سے اور دو بکری سے اور دو اونٹ سی اور دو گائی سے اور تمتن سات خلیفہ کرنے ہم لوگون کے زمین مین وغیرہ ذلک من النعمآء الکثیرۃ والآلآء الوافرۃ غرض اس سورہ مبارک مین تذکیر بالآلاء مین بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزارون نعمتین دینی اور دنیوی جابجا بیان کیگئین ہین اور صفات الٰہی سے آیات قدرت اُسکی جیسے زمین واسمان کا بنانا اور ظلمات ونور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر وجہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات وارض کا مالک ہونا اور اپنے بندونکا مشکلکشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا اون پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہوکر اُسکی طرف جانا اور نجات دنیا بندونکو ظلمات بر وبحر مین اور پکارنا بندونکا اوسکو تضرعاً وخفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی وتحتانی پر اور شفیع دولی ہونا کسیکا بجز اُس تعالے کے قیامت کے دن اور ارادہ الٰہی اور مالک ہونا اُسکا قیامت کے دن اور علم وحکمت اُسکی قیامت کے دن اور دس صفتین ایک مقام مین مذکور ہین یعنے ابداع سموات وارض اور نہونا لڑکے اور جورو کا اُسکے لئی اور پیدا کرنا سب چیزونکا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شئے پر اور دور ہونا نظرون سے اور لطیف وخبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتون سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اُسکی کہ چاہے تمکو فنا کرکے اور دوسرے کو پیدا کرے اور اسیطرح کے اور فوائد ومنافع عمدہ عمدہ مذکور ہین کہ جسکے تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نکرین علما اور وعاظ کو چاہیے کہ غور وتامل سے اس سورہ مبارک مین نظر فرماوین اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اُٹہاوین تاکہ بعد مردن حسرت وافسوس سے بچین اور لقمہ ندامت نہ کہاوین **وَمِنْ**

سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **عَنْ** انس اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا قَالَ حَمَّادٌ ھٰکَذَا وَاَمَسَّ سُلَیْمَانُ بِطَرَفِ اِبْھَامِہٖ عَلٰی اَنْمَلَۃِ اِصْبَعِہِ الْیُمْنٰی قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیت فلما تجلی ربہ یعنی جب تجلی کی موسی کے رب نے پہاڑ پر کردیا اُسکو دہایا ہوا کہا حمادنی اسطرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہین انہون نے رکہی لوک اپنی انگوٹہی کے داہنی انگلی کی پور پر کہا راوی نے کہ پہاڑ پہٹ گیا پہاڑ اور گرے موسی بیہوش ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے ہمسے عبد الوہاب وراق نے انہون نے معاذ بن معاذ سے انہون نے حماد بن سلمہ سے انہون نے ثابت سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عَنْ** مسلم بن یسار الجہنی اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غَافِلِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَھْرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّۃً فَقَالَ خَلَقْتُ ھٰؤُلَآءِ لِلْجَنَّۃِ وَبِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَھْرَہٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّۃً فَقَالَ خَلَقْتُ ھٰؤُلَآءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ یَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّۃِ اِسْتَعْمَلَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَمُوْتَ عَلٰی عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُدْخِلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی یَمُوْتَ عَلٰی عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَھْلِ النَّارِ فَیُدْخِلَہُ اللّٰہُ النَّارَ ترجمہ مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب سے کسینے اس آیت کا مطلب پوچہا واذ اخذ ربک یعنے جب نکالی تیری رب نے بنی آدم کے پیٹہون سے اولادانکی اور گواہ کیا اُنکو انکی جانون پر اور فرمایا کیا نہین ہو تمہارا معبود تمہارا تو کہا اُن سبہون نے کہ کیون نہین تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتی ہین ہم یہ اسلیے کیا کہ کہین کہنے لگو تم قیامت کی دن کہ ہم تو اس سے غافل تہے سو کہا حضرت عمر نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کسنے پوچہی آپ سے یہی آیت تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پہر پہیرا اُنکی پیٹہ پر اپنا داہنا ہاتہ اور نکالی اُس سے ایک اولاد اور فرمایا کہ پیدا

کی ہے مین نے یہ جنت کے لئی اور جنت والے کا کام کرینگے یہ لوگ پھر پھرا اپنا ہاتھ اُنکے پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی اُسنے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لئی بنایا مین نے انکو اور دوزخ ہی کا کام کرینگے یہ لوگ تب عرض کے ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرورہے عمل یا رسول اللہ یعنے جب دوزخی اور جنتی وہین سے مقرر ہوگئے تو عمل کے کیا حاجت ہی کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالے جب پیدا کرتا ہی بندیکو جنت کے لئی کام مین لگاتا ہے اُسکو جنت والون کے یہانتک کہ وہ مرتا ہی جنت والون کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے جنت مین اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندیکو دوزخ کے لئی کام مین لگاتا ہے اُسکو دوزخ والون کے یہانتک کہ مرتا ہی وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والون کے عملون سے پھر داخل کرتا ہے اسکو دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہین ہے عمر سے اور ذکر کیا بعضون نے اِس اسناد مین مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ مین ایکمرد کو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم مسح ظھرہ فسقط من ظھرہ کل نسمۃ ھو خالقھا من ذریتہ الی یوم القیمۃ وجعل بین عینی کل انسان منھم وبیصا من نور ثم عرضھم علی آدم فقال ای رب من ھؤلاء قال ھؤلاء ذریتک فرای رجلا منھم فاعجبہ وبیص ما بین عینیہ فقال ای رب من ھذا قال ھذا رجل من آخر الامم من ذریتک یقال لہ داود قال رب وکم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال ای رب زدہ من عمری اربعین سنۃ فلما انقضی عمر آدم جاءہ ملک الموت فقال اولم یبق من عمری اربعون سنۃ قال اولم تعطھا ابنک داود قال فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم فنسیت ذریتہ وخطئ آدم فخطئت ذریتہ **ترجمہ** ابوہریرہ ہی روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالے نی آدم علیہ السلام کو پھیری اُنکی پیٹھ اور نکلے اُنکی پیٹھ سے وہ سب روحین جنکو اللہ تعالے پیدا کرنیوالا ہی اُنکی اولاد سے قیامت کے دنتک اور رکھدی ہی ہر انسان کے دونون آنکھون کے بیچ مین ایک چمک نور کے پھر سامنے لایا اللہ تعالے اُن سبکو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے ای رب یہ کون لوگ ہین فرمایا اللہ نے یہ سب تمہاری اولاد ہین پھر دیکھا ایک مرد کو اُنمین سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک اُنکے آنکھون کے بیچ کے اور کہا اُنہون نے کہ ای رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالے نے کہ یہ ایکمرد ہی اخیر کے امتونمین کا تیرے اولاد مین سے کہ اسکو داود کہتے ہین کہا آدم نے کہ ای رب کتنے ٹھہرائی تو نے عمر اسکے فرمایا اللہ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے کہ ای رب زیادہ دی اسکو میرے عمر سے چالیس برس پھر جب گذر گئی آدم علیہ السلام کے باقی عمر اور ملک الموت آئی کہا آدم نے کہ کیا باقی نہین میرے عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دیدی تمنے اپنی بیٹی داؤد کو فرمایا حضرت نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکرانے لگے اولاد اُنکی اور بھول گئے آدم اور بھول گئے اولاد اُنکی اور چوک گئے آدم اور چوک گئے اولاد اُنکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما حملت حواء طاف بھا ابلیس وکان لا یعیش لھا ولد فقال سمیہ عبد الحارث فسمتہ عبد الحارث فعاش وکان ذلک من وحی الشیطان وامرہ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ حاملہ ہوئین حوا آنے لگا اُنکے پاس شیطان اور اُنکا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبد الحارث سو یہی نام رکھا اُنہون نے اور وہ جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھلانی سے اور اُسکے حکم سے تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگا عمر بن ابراہیم کے روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہین اور روایت کیے یہ بعضون نے عبد الصمد سے اور مرفوع نکیا اسکو **مترجم** کہتا ہے سورہ اعراف ایک فتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اسمین بھرے ہین اور عجیب وغریب جواہر مضامین اُسمین دھرے ہین قصص ماضیہ سے اسمین مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اُترنیکا اور زمین مین جنے اور مرنیکا اور قصہ نوح علیہ السلام کے دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مؤمنین کے نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسی علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان وجراد وقمل وضفادع ودم کا فرعون پر اور غرق ہونا اُسکا اور تجلی رب العزت کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب اُنکا اور فضیلت اس اُمت کے آمران معروف اور نہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح ونصرت کا اُنکی لئی اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہوجانا اُنکی صورتونکا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سنی کورہے سوال کرنا اُمتونسی اُنکی رسولونکی رسالت کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا بعضونکا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکون اور منکرونکا اور خطاب کرنا ملائکہ کا اُنسی سکرات موتکی وقت اور دخول موافہم کا دوزخ مین اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نکہنا ابواب سموات اُنکا منکرونکی لئی اور مہاد وغواش دوزخیونکا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکونکی لئے اور نکالنا حسد وبغض کا اُنکی سینونسی اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور تحمس اُسکا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع وفوائد مذکور ہین کہ تفصیل اُنکی ایک بحر طویل ہے عاشقان قرآنکو ضرور ہی کہ اس سورہ مین غور وتامل فرادین اور حظوظ روحانیہ اُٹھاوین

ومن سورۃ الانفال بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** سعد قال لما کان یوم بدر جئت بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدری من المشرکین او نحو هذا فهب لی هذا السیف فقال هذا لیس لی ولا لک فقلت عسی ان یعطی هذا من لا یبلی بلائی فجاءنی الرسول انک لست آخذه ولیس لی وانه قد صار لی وهو لک قال فانزلت یسئلونک عن الانفال الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ کہا انہون نے کہ جبکہ ہوا بدر کا دن لایا مین ایک تلوار اور مین نے عرض کے کہ ای رسول اللہ کے اللہ تعالے نے میرا سینہ ٹھنڈا کردیا مشرکون سے یا مانند اسکے یعنے خوب مارا مینے انکو پس مدیجئی مجھے یہ تلوار یعنے مال غنیمت سے سو فرمایا آپنے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس مین نے دلمین کہا کہ یہ ایسے شخصکو بخشدیگی جسنی میری سے بلا نہ اٹھائی ہوپھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا آپکی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی اور جب میرے نہ تھی اور اب بھی اختیار ہوگیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ جب یہ آیت اتری یسئلونک عن الانفال **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو سعد نے مصعب بن سعد سے اور اسباہمین عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **ترجم** پوری آیۃ یون ہے یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین یعنے تجھسے پوچھتے ہین حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپسمین اور حکم مین چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے اگر ایمان رکھتی ہو انتہی اللہ تعالی کی یہان تک ہی فرمادیا کہ فتح و ظفر اللہ ہی کے دست قدرت مین ہوتی ہے غنیمت اسیکا مال ہے تم اپنا بیچ نہ لگے و علما مین فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کے نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور رہی چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہون پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو **عن** عمر بن الخطاب قال نظر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المشرکین وهم الف واصحابه ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فاستقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبلة ثم مد یدیه وجعل یهتف بربه اللهم انجز لی ما وعدتنی اللهم ان تهلک هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض فما زال یهتف بربه ماد یدیه مستقبل القبلة حتی سقط رداؤه من منکبیه فاتاه ابوبکر فاخذ رداءه فالقاه علی منکبیه ثم التزمه من ورائه وقال یا نبی اللہ کفاک مناشدتک ربک فانه سینجز لک ما وعدک فانزل اللہ تبارک وتعالی اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین فامدهم اللہ بالملائکة **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے کہا نظر کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپکے تین سو اور چند آدمی سو موہنہ کیا نبی اللہ نے قبلہ کیطرف اور پھیلائی اپنی دونون ہاتہ اور پکارنے لگی اللہ کو کہ ای اللہ پورا کردی وہ وعدہ جو تو نی مجھسے کیا ہی یعنے ظفر کا یا اللہ اگر ہلاک کردیگا تو اس جماعت کو مسلمانونکی تو نہ عبادت کیجاویگی تیری زمین مین پھر اسیطرح پکارتی رہے اپنے رب کو دونون ہاتہ پھیلائی قبلہ کیطرف موہنہ کئے ہوئے یہانتک کہ گر گئی چادر مبارک آپکی کندہون سے اور آئی ابوبکر اور اٹھائی چادر اور ڈالدیا اسکو آپکے کندہون پر پھر لپٹ گئی پیچھے سے اور کہا کہ ای نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ مین اور بیشک وہ پورا کریگا جو وعدہ کیا ہے اسنے تمسی سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیۃ اذ تستغیثون یعنے یاد کرو اسوقت کہ فریاد کرتے تہی تم اپنے رب سے اور قبول کرلی اسنی اور فرمایا کہ مین مدد دینی والا ہون تمکو ہزار فرشتون سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتی ہین پھر مدد دی اللہ تعالے نے ملائکہ سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عکرمہ بن عمار کے روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہین اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تہا **عن** ابن عباس قال لما قرع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من بدر قیل له علیک العیر لیس دونها شئ قال فنادا وهو فی وثاقه لا یصلح وقال لان اللہ وعدک احدی الطائفتین وقد اعطاک ما وعدک قال صدقت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے کسنے کہا کہ چلی آپ قافلہ پر یعنے جو شام سے آتا تہا کہ اسطرف کوئی آپسے لڑنیوالا نہین کہا راوی نے کہ آواز دی آپکو عباس نے کہ وہ اپنی زنجیر و نمین بندہی ہوے تہے او کہا کہ آپکو لایق نہین اور کہا اللہ تعالی نے آپسے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تہا یعنے قافلہ کا یا لشکر کا سو دی چکا وہ ایک پر فتح جسکا وعدہ کیا تہا فرمایا آپنے کہ تو نے سچ کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انزل اللہ علی امانین لامتی وما کان اللہ لیعذبهم وانت فیهم وما کان اللہ معذبهم وهم یستغفرون فاذا مضیت ترکت فیهم الاستغفار الی یوم القیمة **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہین اللہ تعالے نے دو امان کے چیزین میرے امت کے لئے چنانچہ فرمایا اسنی کہ اللہ عذاب کرنیوالا نہین انکو اور تو انمین ہو اور عذاب کرنیوالا نہین جب وہ مغفرت مانگتی ہون پھر جب مین چلا جاؤنگا چھوڑ جاؤنگا استغفار انکے امان کے لئے قیامت تک **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم ضعیف ہین حدیث مین **ترجم** یعنے

دو چیزیں عذاب آنے سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ هذه الآية على المنبر وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة قال ألا إن القوة الرمي ثلاث مرات ألا إن الله سيفتح لكم الأمصار وستكفون المؤنة فلا يعجزن أحدكم أن يلهو بأسهمه ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت منبر پر پڑھی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة یعنے تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہانتک ہو سکے تمسے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اسکو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالے فتح دیگا تمکو زمین میں اور کفایت کریگا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اسمیں سستی نکرو **ف** اور روایت کے بعضو نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث ولید کی صحیح ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہی ابن عمر کو **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم تحل الغنائم لأحد سود الرؤس من قبلكم كانت تنزل نار من السماء فتأكلها قال سليمان الأعمش من يقول هذا إلا أبو هريرة كان فلان وفلان يوما بدر وقعوا في الغنائم قبل أن تحل لهم فأنزل الله لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما أخذتم عذاب عظيم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالی سر والے کو یعنے کسی بشر کو تم سے پہلی زمانہ سابق میں یہہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اسکو کہا جاتی تھی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابوہریرہ کے اسوقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اسکے کہ وہ حلال کیجاویں انپر سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت لولا کتاب الآیہ یعنے اگر لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تمپر حلال ہونگی تو پہونچتا تمکو اسکے لینے کی سبب سے بڑا عذاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال لما كان يوم بدر وجيء بالأسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الأسارى فذكر في الحديث قصته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفلتن أحد منهم إلا بفداء أو ضربة عنق قال عبد الله بن مسعود فقلت يا رسول الله إلا سهيل بن بيضاء فإني سمعته يذكر الإسلام قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فما رأيتني في يوم أخوف أن تقع على حجارة من السماء مني في ذلك اليوم حتى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا سهيل بن بيضاء قال ونزل القرآن بقول عمر ما كان لنبي أن يكون له أسرى حتى يثخن في الأرض إلى آخر الآيات ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور پکڑے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اسحدیث میں ایک قصہ لیے اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بچیگا کوئی انمیں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانیکے سو عرض کی عبد اللہ بن مسعود نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کہ میں نے سنا ہی کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبد اللہ نے کہ چپ ہو رہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا عبد اللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسیدن ڈرنیوالا اس سے کہ برسیں مجھپر آسمان سے پتھر اسدن سے زیادہ اور مجھی سے ڈر رہا یہانتک کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضا کہا عبد اللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق تا کان سے آخر آیات تک یعنے کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اسکے پاس قیدی ہوں یہانتک کہ بہا نہ دیوے خون افکار زمین میں یعنی فدیہ لیکر چھوڑنا تم کے شان سے بعید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے **خاتمہ** چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہی اور اسی سبب سے دونوں کے بیچمیں بسم اللہ تحریر نہیں ہوتی اسلئے فہرست سے اسکی مضامین کے سورۂ توبہ کے خاتمہ میں لکھے جائینگی **من سورۃ التوبۃ عن** ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملكم أن عمدتم إلى الأنفال وهي من المثاني وإلى براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك فقال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد فكان إذا نزل عليه الشيء دعا بعض من كان يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فإذا نزلت عليه الآية فيقول ضعوا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الأنفال من أوائل ما أنزلت بالمدينة وكانت براءة من آخر القرآن وكانت قصتها شبيهة بقصتها فظننت أنها منها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا أنها منها فمن أجل ذلك قرنت بينهما ولم أكتب بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها في السبع الطول ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمان سے کہ کیا سبب ہوا تمکو کہ ارادہ کیا تمنے طرف انفال کے اور وہ مثانی میں سے ہے اور طرف براۃ کے اور وہ مئین میں سے پس ملا دیا تمنے ان دونوں کو اور نہ لکھے تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور رکھدیا تمنے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب

ہوا تمہاری ایسا کرنیکا تو جواب دیا حضرت عثمان نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا اُنپر زمانہ اور اُترتے تھی اُنپر سورتین گنتی کی پھر جب اُترتی تھی اُنپر کہ جنمین تھے لکھنے والیکو اور فرماتے تھے لکھدو ان آیتونکو اُس سورتمین کہ جنمین ایسا ایسا مذکور ہے پھر جب اُترتی اُنپر کوئی آیت فرماتی رکھدو اِس آیت کو اُس سورت میں کہ جنمین ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ مین اول نازل ہوئی تھے اور تھی سورۂ براءۃ کہ قرآن کے آخر مین اُتری تھی اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا مینے کہ یہ اُسی مین سے ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لئے کہ وہ اُنمین سے ہے پس اسی سبب سے مینے ان دونونکو ملادیا اور نہ لکھے اُن کے بیچمین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور رکھدیا مینے اُنکو سبع طول مین ف یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عوف کے روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہین وہ ابن عباس سے اور یزید فارسی تابعین مین ہین بصرے والونمین اور یزید بن ابان قاشی وہ بھی تابعین سے ہین بصرے والونمین اور وہ چھوٹے ہین یزید فارسی سے اور یزید قاشی روایت کرتے ہین انس بن مالک سے مترجم مثانی وہ سورتین ہین کہ مئین سے چھوٹی ہین اور مفصل سے بڑی اور مئین سو سو آیتون والی سورتین ہین اور اول قرآنمین سات سورتونکو سبع طول کہتے ہین پھر اُسکی بعد مئین ہین یعنی سو سو آیتون والی پھر اُسکی بعد مثانی ہین پھر اُسکی بعد مفصل قولہ اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ تھا مینے سورۂ انفال مین ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافرون اور مسلمانونمین تھا اور سورۂ براءت مین اُسی عہدون کو اُنکے آگے ڈالدیا اور اُن دونو سورتونمین تعلیم جہاد کے اور احکام قتال کے مذکور تھے اسلئے اِن دونونکو ایک کردیا اور بسم اللہ اسلئے نہ لکھی کہ شاید دونون ایک ہون اور حضرت نے یہ بیان نفرمایا کہ دونون ایک ہین عن عمرو بن الاحوص انہ شہد حجۃ الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر ووعظ ثم قال ای یوم احوا ای یوم احرم قال فقال الناس یوم الحج الاکبر یا رسول اللہ قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا الا لا یجنی جانٍ الا علی نفسہ ولا یجنی والد علی ولدہ ولا ولد علی والدہ الا ان المسلم اخو المسلم فلیس یحل لمسلم من اخیہ شیء الا ما احل من نفسہ الا وان کل ربا فی الجاھلیۃ موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون غیر ربا العباس بن عبد المطلب فانہ موضوع کلہ الا وان کل دم کان فی الجاھلیۃ موضوع واول دم اضع من دمائنا دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلتہ ھذیل الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما ھن عوان عندکم لیس تملکون منھن شیئا غیر ذلک الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا الا وان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فاما حقکم علی نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یاذنن فی بیوتکم لمن تکرھون الا وان حقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن ترجمہ یہ ہے عمرو بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوا ہے حجۃ الوداع مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر حمد کی آپنے اللہ کی اور ثنا کی اُسپر پھر وعظ فرمایا اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپنے کون دن ہی جسکی حرمت بیان کرتا ہو نمین کو نسا دن ہے جسکی حرمت بیان کرتا ہو نمین کو نسا دن ہے جسکے حرمت بیان کرتا ہو نمین کہا راوی نے کہ لوگونے عرض کی کہ دن ہے حج کا ای رسول اللہ کہے فرمایا آپنے کہ بیشک خون اور مال اور عزتین تمہارے تمپر حرام ہین جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہاری اِس شہر مین تمہارے اِس مہینے مین آگاہ ہو کوئی قصور نہین کرتا مگر اُسکا وبال اور سزا اُسیکے جان پر ہے اور نہین قصور کرتا کوئی باپ کہ سزا اسکے اُسکے بیٹی پر ہو اور نہین قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اُسکے باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہین حلال ہے کسی مسلمان کو اُسکے بھائی کے کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کیا اُسنے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لئے حلال ہے فقط اصل مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تمپر کوئی ظلم کرے اور سود عباس بن عبد المطلب کا سب معاف ہے یعنے اُسکی اصل بھی معاف ہے آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنے اُسکا قصاص نہ لیا جاویگا اور پہلا خون جسکو ہم چھوڑ دیتی ہین اور اُسکا قصاص نہین طلب کرتے حارث بن عبد المطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتی تھی بنی اللیث کی قبیلہ مین اور قتل کردیا اُنکو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتونکے ساتھ اسلئے کہ وہ قیدی ہین تمہارے پاس تم اُنکے مالک نہین ہو سوا اسکے کہ یہ کہ وہ کرین کوئی کھلی ہوئی بیحیائی پھر اگر وہ نافرمانی کرین تمہارے تو الگ رکھو اُن سے بستر اور مارو اُنکو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہی مین آجاوین تو پھر نہ الزام رکھو اُنپر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتونپر اور تمہاری عورتونکا حق ہے تمپر سو تمہارا حق تمہاری عورتونپر یہ ہے کہ نہ آنی دین تمہارے بچھونونپر اُن لوگونکو کہ جنکو تم بُرا جانتے ہو

اور اجازت نہ دین اپنی گھروںمین اُن لوگونکو کہ جنکو تم نہیں جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق اُن کا تمپر احسان کرنا ہے اُن پر کپڑے اور کہانی مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا یہ ابوالاحوص نے شبیب سے **معتبر جم** یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینونکے حرمت تمام عرب کے ذہنونمین جمی ہوئی تہی کہ ان دنونمین ظلم وزیادتی سی بہت بچتے تہے آنحضرت نی فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضرور ہی اور جہال عرب مین دستور تہا کہ جب کسی سے قتل و نہب وخون ہوتا تہا اُسکے عزیز واقارب کو پکڑتے تہی اور ایک کے جُرم مین دوسرے سے مواخذہ کرتے تہی آنحضرت نے اِس دستور کو نامنظور رکہا کہ یہ صریح ظلم وتعدی ہے اور جاہلیت مین سود وبیاج کا معاملہ ہوتا تہا آپنے بعد حُرمت سود کے فرمادیا کہ جسپر کسیکا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لیلیوے سود چڑہا ہوا نہ مانگی کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرضدار اصل مال بہی نہ دی تو یہ اُسکا ظلم ہے اور ترمذی کے روایت مین حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری مین ربیعہ بن حارث کا اور صواب وہی جو مشکوٰۃ مین ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تہا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اُسکا ایاس تہا اور وہ بیٹا تہا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا اور یہ ایاس چہوٹا تہا کہ اُسکو ایک تیر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی مین اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تہا عباس سے وفات پائی او سنے خلافت عمر مین **عن** علی قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر **ترجمہ** حضرت علی سی روایت ہے کہا اُنہون نے پوچہا نبی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ حج اکبر کسدن ہے فرمایا آپنے نحر کے دن یعنی اسلئے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اُسیدن ہوتے ہین **عن** علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر **ترجمہ** حضرت علی نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے **ف** یہ روایت صحیح ہے محمد بن اسحٰق کے روایت سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی اسلئے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہین حارث سی وہ حضرت علی سی موقوفاً یعنے اُنہین کا قول اور نہین جانتے ہم کہ کسنے اسی مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے **ف** اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ حج اکبر سی حج مُراد ہے اور اسیطرح حج اصغر عمرہ ہی اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑی تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے **عن** انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم براءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی لاحد ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا فاعطاہ ایاہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برارت کو ابوبکر کے ساتہ پہر بلایا اُنکو اور فرمایا کہ نہین لائق ہے کسیکو کہ پہونچاوے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گہر والونمین سے پہر بُلایا علی کو اور دی وہ برارت اُنکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس کے روایت سے **عن** ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر وامرہ ان ینادی بھؤلاء الکلمات ثم اتبعہ علیا فبینا ابوبکر فی بعض الطریق اذ سمع رغاء ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصوی فخرج ابوبکر فزعا فظن انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا علی فدفع الیہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علیا ان ینادی بھؤلاء الکلمات فانطلقا فحجا فقام علی ایام التشریق فنادی ذمۃ اللہ ورسولہ برئیۃ من کل مشرک فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر ولا یحجن بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان ولا یدخل الجنۃ الا مؤمن وکان علی ینادی فاذا عیی قام ابوبکر فنادی بھا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اور حکم کیا کہ اُن کلمات کو جو سورۂ توبہ کے ابتدا مین مذکور ہین حج مین پکاردین پہر بہیجے پیچہے علی کو سو ابوبکر راہ مین تہے کہ سُنی اُنہون نے آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناقہ قصوی کے بلبلانی کے اور نکلے ابوبکر گہبرائے ہوے اور خیال کیا کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائی کہ ناگہان وہ علی تہے سو دیا اُنہون نے ابوبکر کو خط رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اُسمین حکم تہا کہ پکاردین اُن کلمات کو علے پہر دونون چلی اور حج کیا اور کہڑے ہوی ایام تشریق مین علی اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر شرک سے یعنے کسی شرک کو پناہ نہین سو پہر لوز مین مین چار مہینے اور حج کو نہ آوی اِس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نکرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت مین مگر مؤمن اور علی پکارتے رہی پہر جب وہ تہک گئی ابوبکر کہڑے ہوکر پکارنے لگی **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کے سند سے **عن** زید بن یثیع قال سألنا علیا بای شیء بعثت فی الحجۃ قال بعثت باربع ان لا یطوفن بالبیت عریان ومن کان بینہ وبین النبی عہد فعہدہ الی مدتہ ومن لم یکن لہ عہد فاجلہ اربعۃ اشہر ولا یدخل الجنۃ الا نفس مؤمنۃ ولا یحج المشرکون والمشرکات بعد عامہم ھذا **ترجمہ** زید بن یثیع سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ پوچہا ہمنے علی سے کہ کیا پیغام لیکر تم بہیجے گئی تہے حج مین تو کہا اُنہون نے کہ چار باتین ایک یہ کہ طواف نکرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت مین دستور تہا) اور جس کا فر کے اور نبی کے درمیان صلح تہے ایک مدت تک اُسکی صلح قایم ہے مدت

مہینہ تک اور جنسے کچھ صلح و پیمان نہا اُنکی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہو گا جنت مین مگر ایمان لانیوالا شخص اور جمع نہون مشرک اور مسلمان (حج مین)
اس سال کے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی یعنی روایت ابو عیینہ کی ابی اسحٰق سی اور روایت کیے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق کے بعض اصحاب سے اُنہون نے علی سے
اور وہ روایت کرتے ہین ابی ہریرہ سے **ترجمہ** ابتدای سورہ برات مین بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک جب یہ آیتین نازل ہوئین حضرت نے
اُنکی تعمیل کے اور چھٹی سال ہجرت کی حضرت کو مکے کی لوگون سے صلح ہوئی تہی اور یہی کئی فرقون سے جو ناقضہ مین مذکور ہے اور عرب کے بہت سی فرقون سے صلح تہی جب
مکہ فتح ہوا اُس سے اکیسال کے بعد یہ آیتین نازل ہوئین اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ کرو اور یہ بات حج مین پکار دو اور صلح کا جواب دیکر چار مہینے فرصت دی کہ اسمین
خواہ وطن چھوڑ جاوین یا لڑائی کا سامان کرین یا مسلمان ہون اور جنسے وعدہ ٹہیرگیا اور دغا اُنسے نہ دیکہی اُنسے صلح قایم رہی اور جنسے کچھ وعدہ نہا اُنکو چار مہینے کی رخصت
ملے اور پہلے حضرت نے ابوبکر کو روانہ کیا تہا پہر اصحاب نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنیکا آپکے گہر والون سے ضرور ہے اسلئے آپ حضرت علی کو روانہ
فرمایا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکہو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکہتا ہے مسجد مین آنیکے تو
گواہی دو اُسکے لئی ایمان کے اسلئی کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہ آباد کرتے ہین مسجدین اللہ تعالے کے وہی لوگ جو ایمان رکہتی ہین اللہ پر اور پچہلے دن پر **ف** روایت کیے
ہمسے ابن عمر نے اُنہون نے عبداللہ بن وہب سے اُنہون نے عمر بن حارث ہی اُنہون نے دراج سی اُنہون نے ابی الہیثم سے اُنہون نی ابی سعید سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم سے مانند اُسکے مگر اسمین یہ کہا یعتاد المسجد یعنے خیال رکہتا ہی مسجد مین آنیکا اور غیر حاضر نہین رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلمان ہے
وہ بیٹے عمر کے وہ بیٹے عبد العتواری کے اور سلیمان یتیم تہے ابی سعید کے گود مین پرورش پائی **عن** ثوبان قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ
لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِیْنُهٗ عَلٰی اِیْمَانِهٖ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہا جبکہ نازل ہوئی یہ آیۃ والذین یکنزون الذہب والفضۃ ہم ساتہ تہے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر مین تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونیکی تو مذمت اُتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اُسکو جمع کرتے تب فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنیوالی اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر **ف** یہ حدیث حسن ہے پوچہا مین نے
محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہی ثوبان سے تو اُنہون نے کہا کہ نہین پہر پوچہا مین نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا اُنہون نے
کہ سماع ہے اُنکو جابر بن عبداللہ اور انس سے اور ذکر کیا اُنہون نے کئی شخصونکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ یَا عَدِیُّ اطْرَحْ عَنْکَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهٗ یَقْرَاُ فِیْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰکِنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَیْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَیْهِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہون نے کہ آیا
مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے گردن مین ایک چلیپا ہے سونیکی تو فرمایا آپنے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سُنا مین نے اُنکو کہ پڑہتے تہی سورہ
برات مین کے یہ آیت اتخذوا احبارہم الآیۃ یعنے ٹہیرا لیا اُنہون نے اپنے مولویون اور درویشون کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپنی کہ وہ لوگ اُنکی عبادت نکرتے تہی لیکن
جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہدیتے تو وہ حلال جان لیتے اور جب وہ حرام ٹہیرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
نہین جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کے روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہین حدیث مین **ترجمہ** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹہیرانا اللہ ہی کا کام
ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار مین نہین اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اسکا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ یَنْظُرُ اِلٰی قَدَمَیْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ابوبکر نے انسی
کہا کہ مین نے عرض کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونون غار مین تہے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافرون مین سے کوئی نظر کرے اپنے قدمونکیطرف تو بیشک دیکہلے ہمکو
اپنے قدمون کے نیچے تو فرمایا آپنے اے ابوبکر کیا گمان ہے تیرا اُس شخص کے ساتہ کہ اللہ اُنکا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اُسکی ہمکو ساتہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

غریب اور مروی ہوا ہے یہ سماک ہی سے وہ روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن بن بلال اور کئی لوگوں نے سماک سے مانند اسکی **عن** ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب یقول لما توفی عبد اللہ بن ابی دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ علیہ فقام الیہ فلما وقف علیہ یرید الصلوۃ تحولت حتی قمت فی صدرہ فقلت یا رسول اللہ اعلی عدو اللہ عبد اللہ بن ابی القائل یوم کذا وکذا کذا وکذا یعدد ایامہ قال ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبتسم حتی اذا اکثرت علیہ قال اخر عنی یا عمر انی قد خیرت فاخترت قد قیل لی استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم لو اعلم انی لو زدت علی السبعین غفر لہ لزدت قال ثم صلی علیہ ومشی معہ وقام علی قبرہ حتی فرغ منہ قال فعجبت لی وجرأتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ورسولہ اعلم فواللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ہاتان الآیتان ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ الی آخر الآیۃ قال فما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک علی منافق ولا قام علی قبر حتی قبضہ اللہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے جبکہ مر عبد اللہ بن ابی (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوپر پہر آپ کھڑے ہوئے اسکی طرف پہر جب کھڑے ہوئی آپ اسکی پس ارادہ کرتی تھی میں نماز کا پہر امین یہانتک کہ آپکے سینہ کی سامنی کھڑا ہوا میں اور عرض کیے میں کہ ای رسول اللہ کے کیا نماز پڑھتے ہیں آپ اللہ تعالے کی دشمن پر جسکا نام عبد اللہ بن ابی ہے فلانی فلانی دن ایسے ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتی تھے عمر بے ادبی اسکی دن دن گن گن کے کہا عمر نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھی یہانتک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپ سے تو فرمایا آپنے ہو مجھسے ای عمر پیچھے ہٹ جا میں نے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اسکی لئی مغفرت مانگنا کہا گیا ہی مجھے یعنی اللہ تعالے فرماتا ہی استغفر لہم او لا تستغفر لہم الایہ یعنے مغفرت مانگی تو منافقوں کے لئی یا نہ مانگے اگر مغفرت مانگیگا تو اوس کے لئے ستر بار تب بہی ہرگز نہ بخشیگا انکو اللہ تعالے اتنہی اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخشدیا جاویگا تو میں زیادہ مانگتا یعنے نماز کے تو اتنک ممانعت نہیں کہا عمر نے کہ پہر نماز پڑہی آپنے اوپر اوسکے جنازہ کے ساتہ اور کہڑے ہوئے آپ اوسکی قبر پر یہانتک کہ فراغت ہوگئی اوسکے کام سے کہا عمر نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ و رسول بہتر جاننے والی ہیں پہر قسم ہے اللہ کی تہوڑی ہی دیر ہوئی تہی کہ یہ دونوں آیتیں اتریں ولا تصل علی احد منہم الآیۃ یعنے مت نماز پڑہ کسے پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جاوے کوئی انمیں کا کہا عمر نے کہ نماز نہ پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی بعد کتنے منافق پر اور نہ کہڑے ہوئے کسی قبر پر یہانتک کہ اوٹہا لیا انکو اللہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** ابن عمر قال جاء عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین مات ابوہ فقال اعطنی قمیصک اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ وقال اذا فرغتم فاذنونی فلما اراد ان یصلی جذبہ عمر فقال الیس قد نہی اللہ ان تصلی علی منافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لہم او لا تستغفر لہم فصلی علیہ فانزل اللہ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوۃ علیہم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبد اللہ بن ابی کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ مرا باپ اوسکا اور عرض کی اوسنے کہ عنایت کیجئی مجھکو اپنا کرتا کہ میں کفن دوں اوسکو اور نماز پڑہے اور استغفار کیجئے آپ اوسکے لئے پہر دیا آپنے اوسکو اپنا کرتا اور فرمایا جبکہ فارغ ہو تم یعنے اوسکے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھکو پہر جب آپنی چاہا کہ نماز پڑہیں اوپر کہینچ لیا آپکو حضرت عمر نے اور کہا کہ اللہ تعالے نے منع نہیں فرمایا آپکو منافقوں پر نماز پڑہنے سے سو فرمایا آپنے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ میں مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لئے پہر نماز پڑہے آپنے اوپر اوسکے اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ولا تصل علی احد یعنے نماز نہ پڑہ ہرگز انمیں سے کسے پر اگر مر جاوے اور نہ کہڑا ہو اوسکے قبر پر پہر چہوڑ دی آپنے منافقوں پر نماز پڑہنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تہا اور قرآن میں جابجا اوسکے شکایت مذکور ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اوپر نماز پڑہے تو آپنے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بہی بخشش نہوگی مراد اوس سے تحدید ہے یعنے اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالی نے اوسکا جواب اتارا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنے کسی قدر مغفرت مانگی جائی ہرگز نہ بخشا جاویگا اور آپنے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑہے یہ سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تہا اور منظور تہی اسمیں جو اوسکے فرزند کی کہ وہ مومن تہا پہر جب نہی وارد ہوئی آپ بازہ رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت کا صائب نہ تہا پہر مجتہد کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں درجہ اولی احتمال خطا ہے **عن** ابی سعید الخدری انہ قال تمارى رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی

مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہی دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ میری ہے مسجد ہی یعنے جو مدینہ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہم سے ہوئی ہے یہ ابی سعید سے اور اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اسکو انیس بن ابی یحیی نے اپنی باپ سے انہوں نے ابی سعید سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَاءٍ فِیْهِ رِجَالٌ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ قَالَ كَانُوْا یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتری ہے یہ آیت تیسا کی لوگوں میں فِیْهِ رِجَالٌ یُحِبُّوْنَ الاٰیَةَ یعنے مسجد قبا میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ دوست رکھتا ہی پاکوں کو اور انکی عادت تھی کہ استنجا کرتے تھے ہی پانی سے سو اتری یہ آیت انہیں کے شان میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام سے بھی روایت ہے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا یَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَلَیْسَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے شرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنی ماں باپ کے لئی اور وہ مشرک تھے تو اسنی جواب دیا کہ کیا ابراہیم نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لئے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری اسپر یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ الاٰیَةَ یعنے نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہونچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں **مترجم** پھر اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کے وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفای وعدہ استغفار کرتے تھے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰی كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اِلَّا بَدْرًا وَلَمْ یُعَاتِبِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ یُرِیْدُ عِیْرَ قُرَیْشٍ مُضْیِنَیْنِ لِعِیْرِهِمْ فَالنَّقَوْهُمْ عَنْ غَیْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ حِیْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِی النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰی وَلَا اَیْسَرَ مِنِّیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَیْنِ قَطُّ حَتّٰی جَمَعْتُهُمَا فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰی بِغَیْرِهَا حَتّٰی كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِیْرٍ فَجَلَّی لِلْمُسْلِمِیْنَ اَمْرَهُمْ لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِیْ یُرِیْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَثِیْرٌ وَلَا یَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ الدِّیْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَغَیَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَیَخْفٰی لَهُ مَا لَمْ یَنْزِلْ فِیْهِ وَحْیٌ مِنَ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِیْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَاَنَا اِلَیْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَیْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَا اَقْضِیْ شَیْئًا فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ اَنَا قَادِرٌ عَلَیْهِ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ یَزَلْ یَتَمَادٰی بِیْ حَتّٰی اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَادِیًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِیْ شَیْئًا فَقُلْتُ اَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ اَنْ فَصَلُوْا لِاَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَیْئًا مِنْ جَهَازِیْ ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَیْئًا مِنْ جَهَازِیْ لَا یَهِیْجُنِیْ اِلَّا الْجِدُّ فَلَمْ یَزَلْ یَتَمَادٰی بِیْ حَتّٰی اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ وَیَا لَیْتَنِیْ فَعَلْتُ فَلَمْ یُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِیْ فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِیْهِمْ اَحْزَنَنِیْ اَنِّیْ لَا اَرٰی اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَیْهِ فِی النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ یَذْكُرْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِیْ عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ اِلَّا خَیْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَمَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ رَاٰی رَجُلًا مُبَیِّضًا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُنْ اَبَا خَیْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَیْثَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَهُوَ الَّذِیْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِیْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ فَلَمَّا بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِیْ بَثِّیْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَاذَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاَسْتَعِیْنُ عَلٰی ذٰلِكَ كُلَّ ذِیْ رَاْیٍ مِنْ اَهْلِیْ فَلَمَّا قِیْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّی الْبَاطِلُ حَتّٰی عَرَفْتُ اَنِّیْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ اَبَدًا بِشَیْءٍ فِیْهِ كَذِبٌ فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَیَرْكَعُ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْهِ وَیَحْلِفُوْنَ لَهُ وَكَانُوْا بِضْعَةً وَثَمَانِیْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِیَتَهُمْ وَبَایَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِیْ حَتّٰی جَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ لِیْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلٰی اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَیْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا لَرَاَیْتُ اَنْ قَدْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ اُعْطِیْتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّیْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْیَوْمَ حَدِیْثَ كَذِبٍ تَرْضٰی بِهِ عَنِّیْ لَیُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ یُّسْخِطَكَ عَلَیَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِیْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَیَّ فِیْهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ فِیْهِ عُقْبَی اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِیْ عُذْرٌ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰی وَلَا اَیْسَرَ مِنِّیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِیْ فَقَالُوْا لِیْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِیْ اَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَیْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِیَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ حَتّٰی اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِیْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِیَ هٰذَا مَعِیَ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِیْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِیْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْعَمْرِیُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ الْوَاقِفِیُّ فَذَكَرُوْا لِیْ رَجُلَیْنِ صَالِحَیْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِیْهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَیْتُ حِیْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِیْ وَنَهَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا اَیُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَیْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَیَّرُوْا لَنَا حَتّٰی تَنَكَّرَتْ فِیْ نَفْسِیَ الْاَرْضُ فَمَا هِیَ الَّتِیْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰی ذٰلِكَ خَمْسِیْنَ لَیْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِیْ بُیُوْتِهِمَا یَبْكِیَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَطُوْفُ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یُكَلِّمُنِیْ اَحَدٌ وَاٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَیْهِ وَهُوَ فِیْ مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَیْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّیْ قَرِیْبًا مِنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰی صَلَاتِیْ اَقْبَلَ اِلَیَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّیْ حَتّٰی اِذَا طَالَ عَلَیَّ ذٰلِكَ مِنْ هِجْرَةِ الْمُسْلِمِیْنَ مَشَیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِیْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّیْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ یَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَیْنَایَ وَتَوَلَّیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ بِسُوْقِ الْمَدِیْنَةِ اِذَا نَبَطِیٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ یَبِیْعُهُ بِالْمَدِیْنَةِ یَقُوْلُ مَنْ یَّدُلُّ عَلٰی كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ یُشِیْرُوْنَ لَهُ اِلَیَّ حَتّٰی جَاءَنِیْ فَدَفَعَ اِلَیَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهُ فَاِذَا فِیْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ یَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْیَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ حِیْنَ قَرَاْتُهَا وَهٰذَا اَیْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَیَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهُ حَتّٰی اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً مِنَ الْخَمْسِیْنَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ فَقَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰی صَاحِبَیَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِیْ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَتَكُوْنِیْ عِنْدَهُمْ تَخْدُمِیْنَهُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَجَاءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ شَیْخٌ ضَائِعٌ لَیْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا یَقْرَبَنَّكِ قَالَتْ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ اِلٰی شَیْءٍ وَوَاللّٰهِ مَا زَالَ یَبْكِیْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ مَا كَانَ اِلٰی یَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِیْ بَعْضُ اَهْلِیْ لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ امْرَاَتِكَ كَمَا اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ اَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ لَا اَسْتَاْذِنُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یُدْرِیْنِیْ مَا یَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهُ فِیْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَیَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَیْلَةً مِنْ حِیْنِ نُهِیَ عَنْ كَلَامِنَا فَصَلَّیْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِیْنَ لَیْلَةً عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِنَا فَبَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَیَّ نَفْسِیْ وَضَاقَتْ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰی عَلٰی جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰی صَوْتِهِ یَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِاَنْ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْنَا حِیْنَ صَلَّی صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ یُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَیَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَیَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰی سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰی عَلَی الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِیْ الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ یُبَشِّرُنِیْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَیَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِیَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَیْرَهُمَا یَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَیْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَلَقَّانِیْ النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا یُهَنِّئُوْنَنِیْ بِالتَّوْبَةِ وَیَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ حَتّٰی دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ اِلَیَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ یُهَرْوِلُ حَتّٰی صَافَحَنِیْ وَهَنَّاَنِیْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ غَیْرُهُ وَلَا اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ یَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ قَالَ وَفِیْنَا اُنْزِلَتْ اَیْضًا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَیْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ فَاِنِّیْ اُمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَیْبَرَ فَقَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ نِعْمَةً بَعْدَ اِذْ هَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ صَدَقْتُهُ اَنَا وَصَاحِبَایَ وَلَا نَكُوْنَ كَذَبْنَا فَنَهْلِكَ كَمَا هَلَكُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا حِیْنَ اُنْزِلَ الْوَحْیُ شَرَّ مَا قِیْلَ لِاَحَدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا اَیُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ حِیْنَ حَلَفُوْا لَهُ فَبَایَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ فَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَی اللّٰهُ فِیْهِ بِذٰلِكَ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَی الثَّلَاثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا وَلَیْسَ الَّذِیْ ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَاْخِیْرُهُ اِیَّانَا وَاِرْجَاؤُهُ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَیْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ
ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ نہیں پیچھے رہا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی غزوے سے جو غزا کیا آنحضرت نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے صلے اللہ علیہ وسلم کسی پر جو نہ گیا بدر میں اور حضرت ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا جو شام سے آتا تھا سو نکلے قریش فریاد رسی کے لئے اپنی قافلہ کے اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے قرآن میں اور قسم ہے میرے جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کے جبکہ اسلام پر پختہ عہد کئے ہم اور نہیں پسند کرتا میں بدر کو اگرچہ بدر ذکر کیا جاتا ہے لوگوں میں زیادہ تر اس سے عقبہ کا میرا حال جب پیچھے رہا میں اس غزوے سے یہ ہے کہ کبھی نہ تھا میں اتنا قوی اور نہ اتنا آسودہ جتنا اس غزوے میں پیچھے رہا اللہ کی قسم کبھی نہ جمع کئے تھے میں اس سے پہلے دو اونٹ مگر اس غزوے میں اور نہ ارادہ کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی غزوے کا مگر توریہ کرتے تھے اس کے سوا یہاں تک کہ یہ غزوہ ہوا سو غزا کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غزوے میں سخت گرمی میں اور استقبال کیا سفر دور دراز اور بیابان کا اور استقبال کیا لشکر بہت دشمن کا پس ظاہر کر دیا مسلمانوں کے لئے کام انکا تاکہ تیار ہو جائیں تیاری غزو انکی پس خبر دی انکو اپنے قصد کی اور مسلمان ساتھ رسول خدا صلے الل

کو چھوڑ کر یہانتک کہ ہوا غزوۂ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہی جسمین تشریف لیگئی آپ اور خبر کردی سو لخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمیونمین کوچ کی اور ذکر کیا قصۂ نسا کہا کعب نے کہ پھر حاضر ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین (یعنے غزوۂ تبوک سے لوٹنے کی بعد اور بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھی ہوی تھے مسجد مین اور گرد اُنکے مسلمان تھے اور چہرہ اُنکا چمک رہا تھا خوشی سے فتح و ظفر کے (جیسے چاند چمکتا ہوا اور جب خوش ہوتی آپ تو چہرہ آپکا چمکنے لگتا سو مین آیا اور آپکے آگی بیٹھ گیا سو فرمایا آپنے کہ ای کعب بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھکو سب دنون سے بہتر دن کے جو گذری ہین تجھپر جب سے جنا ہی تجھکو تیری ماں نے سو عرض کیے مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بشارت آپکے طرف سے ہی یا اللہ کے طرف سے فرمایا آپنے کہ نہین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر پڑہی آپنے یہ آیتین لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ سے آخر تک یعنے رجوع ہوا اللہ تعالیٰ کی نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہون نے تبعداری کی بے کی کٹھن گھڑی مین بعد اسکے کہ قریب تہا کہ پھر جاوین دل ایک فرقے کے اُنمین سے پھر رجوع ہوا اُن پر اور بیشک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعب نے اور سارے ہی باب مین اُتری ہین آیتین اور آیتہ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنے ڈرو اللہ سی اور سانتہ رہو سچون کے کہا کعب نے کہ پھر عرض کیے مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بہی میرے توبہ مین ہے کہ نہ بولونگا مین مگر سچ اور جدا ہوجاونگا مین اپنی سب مال سے وہ سب صدقہ ہی اللہ و رسول کے راہ مین فرمایا آپنی روک رکھو تم تہوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تمکو مین نے عرض کے تو مین رکہہ چہوڑتا ہون اپنا حصہ خیبر کا کہا کعب نے پھر کوئی نعمت مذہبی ہے مجھے اللہ نے میری ویسی اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ مین نے سچ بولا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اور میرے دونو رفیقون نے اور جہوٹ نبولی ہم کہ ہلاک ہون ہم جیسے ہلاک ہوے اور لوگ اور مجہی خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کیسکو نہ آزمایا ہوگا سچ مین جیسا مجھے ازمایا ہے اور قصد اجہوٹ نبولا مین اُسکے بعد کبہی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکہیگا باقی عمر مین جہوٹ سی

ف مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سی ہری سے اُسمین یہ ہے کہ روایت ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اسکے سوا اور بہی کچہہ کہا گیا ہے یعنے اسکی سند مین اور روایت ہے یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے کہ اُنکے باپنے روایت کی کعب بن مالک سے **مترجم** قولہ مین کبہی پیچے نہین رہا یعنے غزوہ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہین ہوا کہ جسمین مین حاضر نہ ہا ہون سوای غزوۂ بدر کے جس لڑائی مین حضرت تشریف لیگئی وہ غزوہ ہی نہین تو سہ قولہ اور ملی دونون لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تہا حضرت اُسکی لوٹنی کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتہ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سی چلا گیا اور دونون لشکر مقابل ہوگئی قولہ مین نہین دوست رکہتا آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ مین حضرت سی بیعت کے اسلام اور تائید پر مراد اُنکے یہ ہی کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوۂ بدر سے اولی ہے کہ اُسدن عالی ہمتے انصار کے اور جرات اور نصرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لبنا آہ بغوی نے اس قصہ کو یون روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ تبوک مین آنحضرت کے ساتہ بہت تہے اور کوئی دفتر آپکے ساتہ رہتا نہ تہا کہ نام حاضرین کے لکہے جاوین پھر جو حضرت کے ساتہ نہوا اُسنی یہی خیال کیا کہ میرا حال حضرت کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اُترے اور یہ غزوہ ایسی وقت ہوا کہ پہل پک رہی تہے اور سایہ خوب تہا اور مجھے اُسکی طرف میل تہا کہ طیاری کردی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے پھر مین نے قصد کیا طیاری کا مگر کچہہ طیاری نکی اور مین کہتا تہا جب چاہونگا کرلونگا یہانتک کہ وہ روانہ ہوگئی اور مین نے کہا کہ مین ایک دو روز مین طیاری کرکے اُنسے جاملونگا پھر مین اسی تردد مین رہا کہ غزوہ شروع ہوگیا اور مین قصد کرتا تہا کہ اُنسے جاملون اور کاش مین جاملتا اور مین جب حضرت کے بعد نکلتا تو اپنے ساتہ کسیکو نہ پاتا تہا مگر اُسکو جو نفاق مین ڈوبا ہوا تہا یا معذور تہا اور حضرت نے مجھے یاد نکیا تہا یہانتک کہ پہونچی تبوک مین پھر جب وہ تبوک مین پہونچے آپنے کیا کیا کعب نے عرض کے ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک کہا اُسکو محبت مین نے زن و مال کے کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اُسکو اچہا جانتے ہین پھر اتنے مین ایک شخص دور سی نظر آیا آپنے فرمایا کہ وہ ابو خثیمہ ہے پھر وہ ابو خثیمہ ہے تہا اور وہ صحابی تہا کہ صدقہ دیا تہا اُنہون نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تہا اُنپر منافقون نے کہا کعب نے جب خبر پہونچی کہ حضرت کے لوٹنے کی تو مین نے ارادہ کیا جہوٹ بولنے کا اور مشورہ لیا مین نے ہر عاقل سے پھر جب حضرت تشریف لائی میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور مین یقین جانا کہ مین ہرگز نہ بچونگا آپسے جہوٹ بولکر اور مصمم ارادہ کیا مین نے سچ کا اور حضرت کے عادت تہی کہ جب تشریف لاتی سفر سے پہلے مسجد مین آتی اور دو رکعت نماز پڑہتے اور لوگونمین بیٹہتے پھر جب حضرت بیٹہے مخلفین آئے اور جہوٹی قسمین کہانے لگی اور وہ اسّی پر کچہ اوپر آدمی تہے پھر اُنکے اظہار کو حضرت نے قبول فرمایا اور اسرار اُنکا اللہ کو سونپا اور جب مین حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائی اور فرمایا آؤ مین گیا اور آپکے آگی بیٹہا آپنے فرمایا کیون

پیچھے رہگیا کیا تو نے نہین خریدی تہی سواری اپنی مین نے عرض کی کہ البتہ یارسول اللہ اگر مین کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو البتہ اُسکے غضب سے کوئی عذر کرکے بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر مین جھوٹ بولونگا آپسی تو آپ راضی ہوجائینگے مگر اللہ تعالے آپکو پھر مجھپر غضبناک کردیگا اور اگر مین سچ کہونگا تو آپ مجھسے گران خاطر ہونگے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالے سے عفو کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر نہتا اور مین بہت قوی اور مالدار تہا جب سے رہا آپ سے آپ نے فرمایا کہ گاہ ہوتا ہے اللہ کی اُسنے سچ کہا جا تو حتیٰ اللہ حکم کرے تیرے حق مین اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتہ ہوے اور کہنے لگے کہ ہم نہین جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہوا اور تو نے کیون نہ عذر کردیا جیسا کہ عذر کردیا اور پیچھے رہنے والون نے اور کافی ہوجاتا تیرے گناہ کے لئی استغفار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہانتک اُنہون نے مجھے اُبھارا کہ مین نے ارادہ کیا کہ اب جاؤن اور جھوٹ بولون حضرت سے پھر مین نے پوچھا کہ میرا ساحال کسی اور کا بہی ہوا ہے لوگون نے کہا کہ ہان دو شخصونکا اور اُنکو بہی حضرت نے ویسے کہا جو تجھے کہا مین نے کہا وہ کون ہین کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور وہ دونون نیک ہے حاضر ہوے تہی بدر مین اور اُنکے بتعداری بہتر ہے پھر منع کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم تینون سے بات کرنیکو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہانتک کہ زمین مجھپر تنگ ہوگئی اور گذرین ہمپر پچاس راتین اور وہ دونون صاحب گھر بیٹہے روتے ہے اور مین جوان اور کڑے دل کا تہا سو مین نکلتا اور نماز پڑہتا مسلمانون کے ساتہ اور بازارون مین جاتا اور کوئی مجھسے بات نکرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور کلام کرتا جب آپ بیٹہے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل مین کہتا کہ حضرت نے ہونٹہہ ہلایا میرے جواب کے لئے یا نہین اور آپکے قریب نماز پڑہتا اور نظر چرا کر آپکو دیکہتا پھر جب مین اپنے نماز مین لگجاتا آپ میری طرف دیکہتے اور جب مین آپکیطرف دیکہتا آپ اور طرف دیکہنے لگتے یہانتک کہ جب اُسکو مدت گذر گئی مین ابی قتادہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بہائی تہے میرے اور میرے بڑے دوست تہے اور کلام کیا مین نے اور اُنہون نے جواب ندیا سو مین نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون ای ابی قتادہ اللہ کے کیا تم نہین جانتے کہ مین دوست رکہتا ہون اللہ کو اور اُسکے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر مین نے اُنکو دوبارہ قسم دی پھر چپ ہی پھر قسم دی تو اُنہون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے پھر میرے آنکہین بہر آئین اور مین لوٹا اور راہ مین چلا جاتا تہا کہ ایک شخص شام کے لوگون مین سے جو غلہ لایا تہا اور مدینہ مین بیچتا تہا کہہ رہا تہا کہ بتا دو مجھی کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اُسنی بادشاہ غسان کا اُسمین لکہا تہا کہ ہمنے سُنا ہی کہ تمہارے صاحب نے تجھپر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کرینگے پھر جب مین نے اُسے پڑہا مین نے کہا یہ اور بلا آئی سو مین نے اُسے چولہے مین ڈالدیا یہانتک جب مجھپر چالیس راتین گذرین اُسیوقت ایک قاصد رسول اللہ کا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے مین نے کہا طلاق دون کہا نہین بس جدا رکہو اُسکو اور پاس نجاؤ اُسکے اور میرے رفیقونکو بہی یہی پیغام بہیجدیا تب مین نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا یہانتک کہ اللہ تعالی اسکا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئین اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہلال بوڑہا نکما ہے اور کوئی اُسکا خادم نہین پھر آپکو ناگوار ہے کہ مین اُسکی خدمت کرون آپنے فرمایا کہ نہین مگر وہ تجھہ سے صحبت نکرے اُسنی عرض کی کہ وہ کسیطرف ملتا بہی نہین اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کعب نے کہ مجھے بہی لوگون نے کہا کہ تم بہی عذر کرو کہ تمہین بہی اجازت ملجاوے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت ملگئی خدمت کرنیکے مین نے کہا قسم ہے اللہ کی مین آپسی اجازت نا مانگونگا اور معلوم نہین کہ جب مین اجازت مانگون تو حضرت کیا فرماوین اور مین جوان ہی ہون پھر تہیرا مین اسی حال پر دس راتین اور پوری ہوگئین پچاس راتین جب سے حضرت نے ہم سے بات نکرنیکا پھر جب مین نے نماز پڑہے فجر کے پچاسوین رات کی اور مین اپنے کوٹہے پر تہا اور مین اُسی حال مین تہا کہ اللہ تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے کہ زمین مجھپر تنگ اگئی تہے سُنی مین نے آواز ایک پکارنیوالے کی کہ جبل سلع پر پکارتا تہا کہ ای کعب خوشخبری ہو تجھکو اور مین سجدہ مین گر پڑا باری تعالے کے لگے اور جانا مین نے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نماز فجر پڑہ چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینی کو اور ایک سوار نے گہوڑا دوڑایا مجھے خبر دینی کو اور بنی اسلم مین کا ایکمرد دوڑا مگر آواز پکارنیوالیکی مجھی سوار سے پہلی پہونچی پھر جب میرے پاس آیا وہ شخص جسنے مجھے بشارت دی تہی مین نے اپنے کپڑے اُتار کر اُسکو پہنا دیے اور قسم ہے اللہ تعالی کی میرے پاس وہی کپڑے تہے اور وہ کپڑے مین نے مانگ کر پہنے تہے اور حاضر ہوا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امت مین سے اور لوگ مجھسے فوج فوج مبارکباد دیتے تہے مجھے توبہ قبول ہونیکی یہان تک کہ مین

داخل ہوا مسجد مین اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپکے گرد لوگ جمع تھے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث مین مذکور ہوا **عن** زید بن ثابت قال بعث الی ابوبکر الصدیق مقتل اھل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ فقال ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یقراء القرآن یوم الیمامۃ واني لاخشی ان استحر القتل بالقراء فی المواطن کلھا فیذھب قرآن کثیر وانی اری ان تامر بجمع القرآن قال ابوبکر لعمر کیف افعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ھو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر عمر ورایت فیہ الذی رای قال زید قال ابوبکر انک شاب عاقل لا نتھمک قد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القرآن قال فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی من ذلک قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر ھو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک ابوبکر وعمر حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدرھما صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القرآن اجمعہ من الرقاع والعسب واللخاف وصدور الرجال فوجدت آخر سورۃ براءۃ مع خزیمۃ بن ثابت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ثم عند روایت زید بن ثابت سے کہ ابوبکر صدیق نے بلا بھیجا اُنکو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کے اور عمر بن خطاب بھی اُنکے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ابوبکر نے کہ عمر میرے پاس آئی اور کہا کہ قتل کے گرم بازاری ہوئی قراء قرآن کے ساتھ یمامہ کے دن اور مین ڈرتا ہون کہ اگر بہت ہوا قتل قاریونکا ہر مقام مین تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنے بہت کے ہاتھ سے) اور مین مناسب جانتا ہون کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنیکا ابوبکر نے عمر سے کہا کیونکر کہونگا مین وہ کام کہ نہین کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسیطرح وہ مجھسے مکرر کرتے رہے اس بارہ مین یہان تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھولدیا تھا عمر کے سینہ پر اور مناسب جانا مین نے جو مناسب جانا انہون نے زید نے کہا کہ پھر ابوبکر نے مجھسے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تمکو متہم نہین کرتے کسی بات مین اور تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین قرآن لکھتے تھے سو درپے ہو تم قرآن کی کہا زید نے قسم ہی اللہ کے اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے اُٹھانیکی پہاڑونمین سے تو مجھپر اتنا گران نہ گزرتا مین یہی کہتا تھا کہ کیونکر کروگے تم اُسکام کو جو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کیا ابوبکر نے کہا قسم ہے اللہ تعالی کے وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونون یہانتک کہ کھولدیا اللہ تعالے نے میرے سینہ پر جو کھولدیا تھا ابوبکر و عمر کے سینہ پر اور درپے ہوا مین قرآن کے جمع کرنیکے اکٹھا کرتا تھا مین پرچون سے اور کھجور کے پتون اور لخاف یعنی نرم پتھرون پر سے اور حضرت کے وقت انہین چیزونپر لکھا ہوا تھا اور جمع کرتا تھا مین لوگون کے سینہ سے سو پایا مین نے اخیر سورۂ برات کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم مین کا گران ہے اُسپر جو چیز تمہین تکلیف مین ڈالی آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کی مؤمنون پر شفقت رکھنے والا ہے مہربان پھر اگر پھر جاوین وہ تو کہدے تو کافی ہے مجھے اللہ کسیکی عبادت نہین سوائی اُسکی اُسپر بھروسا کیا مین نے اور وہ مالک ہے بڑی تخت کا

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان حذیفۃ قدم علی عثمان بن عفان وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل العراق فرای حذیفۃ اختلافھم فی القرآن فقال لعثمان یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب کما اختلفت الیھود والنصاری فارسل الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت حفصۃ الی عثمان بن عفان بالصحف فارسل عثمان الی زید بن ثابت وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ھشام وعبد اللہ بن الزبیر ان انسخوا الصحف فی المصاحف وقال للرھط القرشیین الثلاثۃ ما اختلفتم انتم وزید بن ثابت فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم ففعلوا حتی نسخوا الصحف فی المصاحف بعث عثمان الی کل افق بمصحف من تلک المصاحف التی نسخوا قال الزھری وحدثنی خارجۃ بن زید ان زید بن ثابت قال فقدت ایۃ من سورۃ الاحزاب کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأھا مع المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فنسخنا من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر فالتمستھا فوجدتھا مع خزیمۃ بن ثابت وای خزیمۃ فالحقتھا فی سورتھا قال الزھری فاختلفوا یوما فی التابوت والتابوہ فقال القرشیون التابوت وقال زید التابوہ فرفعوا اختلافھم الی عثمان فقال اکتبوہ التابوت فانہ نزل بلسان قریش

قال الزہری فاخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان عبد اللہ بن مسعود کرہ لزید بن ثابت نسخ المصاحف وقال یا معشر المسلمین اعزل
عن نسخ کتابۃ المصاحف وتولاھا رجل واللہ لقد اسلمت وانہ لفی صلب رجل کافر یرید زید بن ثابت ولذلک قال عبد اللہ بن مسعود یا اھل
العراق اکتموا المصاحف التی عندکم وغلوھا فان اللہ یقول ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ فالقوا اللہ بالمصاحف قال الزہری فبلغنی ان ذلک
کرہ من مقالۃ ابن مسعود رجال من افاضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حذیفہ آئی عثمان بن عفان کے پاس
اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے آرمینیہ اور آذربیجان کے فتح مین اہل عراق کے ساتھ پہر دیکھا حذیفہ نے اختلاف انکا قرآنمین تب کہا عثمان بن عفان سے کہ ای امیر المومنین
خبر لیجئے اس امت کے اس سے پہلے کہ مختلف ہوجاوین وہ قرآنمین جیسے کہ مختلف ہوگئی یہود و نصاریٰ اپنے کتابونمین سو عثمان نے پیغام بہیجا حفصہ کیطرف کہ بہیجدو تم ہمکو
مصحف کہ نقل کرلین ہم اُس سے اور مصحفونمین پہر پہیر دینگے ہم اُسکو تمہاری پاس پہر بہیجدینگے حفصہ نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بہیجا عثمان نے زید بن ثابت
اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے پاس کہ نقل کرین یہہ لوگ مصحف کے اور مصاحف مین اور کہا تینون قریشیون سے کہ جب
زید بن ثابت اور تم مین اختلاف ہو تو اُسکو قریش کے زبانمین لکھو اسلئے کہ قرآن اُنہین کی زبانمین اُترا ہے پہر یہانتک ہوا کہ نقل کرلئے انہون نے اُس مصحف کے
کئی مصحفونمین اور بہیجا حضرت عثمان نے ایک ایک مصحف ہر جانب اُن مصحفون مین سے کہ جو نقل کئے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھسے خارجہ بن زید نے کہ
کہ زید بن ثابت نے کہا کہ نہ ملے مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کے جو مین نے سُنکر تا ہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے ہوئے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا
الْاٰيَةَ پہر ڈہونڈہا مین نے اُسکو اور پایا اُسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملادی مین نے اُسکی سورت مین کہا زہری نے کہ پہر اختلاف کیا
اُسدن لفظ تابوت مین تو قریشیون نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لیگئے اس اختلاف کو حضرت عثمان کے پاس اور فرمایا آپنی کہ تابوت لکھو اسلئے
کہ قرآن اُترا ہے قریش کے زبانمین زہری نے کہا خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا
اُنہون نے کہ ای گروہ مسلمانون کے مین تو معزول کیا جاؤن قرآن لکھنے سے اور متولی ہو اُسکا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کے کہ مین اسلام لا چکا تہا اور وہ کافر کے پیٹہ مین
تہا مراد لیتے تہے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لئے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ای عراق والون چہپا رکہو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکہو اُنکو
اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو چہپا رکہیگا کوئی چیز لاویگا اُسکو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لیکر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یہہ
بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل صحابونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگوار ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنے حدیث زہری کے اور
نہین جانتے ہم اسکو مگر زہری کے روایت سے **خاتمہ** سورہ انفال اور برارت کو یا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اُسمین احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورہ
جمعہ مین احکام جمعہ کا اور یوسف مین اُنکے قصہ کا ضروریات جہاد اُسمین بکثرت مذکور ہین اور احکام قتل و اسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لئے یہ پروانہ ہے جنت
کا اور غازی کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اسمین مذکور ہے انفال کا اور مملوک ہونا اُسکا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدۂ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے
یعنے قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر مین اور تائید ملائکہ کے باذن الٰہی اور تذکیر بغشیان نعاس اور انزال مار
اور اثبات ملائکہ کا قلوب مؤمنین کے لئے اور رعب ڈالنا اللہ تعالی کا قلوب کفار مین اور ملائکہ کو وحی ہونا کافرون کے سرون پر اور ہر جوڑون پر یا رین اور
تہے کافرون کے مقابلہ سے بہاگنے کی اور ہونا کافرون کے قتل اور رمی کا اللہ کے جانب سے اور تخویف فتنۂ عامہ سی اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ مین
اور وعدہ فیصلہ کا کافرون اور مؤمنین کے بہیجنے اور ذکر کافرون کے مشورہ کا جو دار الندوہ مین ہوا تہا حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ مین اور دعا
ابو جہل کے جنگ بدر مین نکلتے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافرون سے کہ جنگ سی باز رہو ورنہ مدر کیطرح پہر شکست پاؤگی دوستی اللہ تعالی کے اور مدد کا
ہونا اُسکا مسلمانون کے لئے اور حکم غنیمت کے خمس نکالنی کا رسول اور ذوی القربی اور یتامی اور مساکین اور مسافر کے واسطے حال جنگ بدر کا اور ملاقات
دو لشکرونکی اور قلیل دکہنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے امر خدا کے اطاعت کا اور نہی تنازع سی اور ہونا جبن کا
مسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا جائز ہونا نقض صلح کا اُس شخص سے کہ خوف خیانت ہو امر تیاری کا سامان جہاد کے

اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنیکا جواز قسم ساتھ کفار کے تمتن اللہ تعالیٰ کا تائید مومنین اور انکے تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی کو اور تابعدار مومنون کو امر مومنون کے ترغیب و تحریض کا قتال و جہاد پر وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دو صد کافر پر اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایکسو کے غلبہ کا دو سو کافر پر اذکار فدیہ یعنی پر اسارٰی بدر سی تقلیل مال غنیمت کے تحبب مومنین و مہاجرین و مجاہدین و انصار کے ایکدوسرے سی اور محبت و ولایت کا فرونکی آپسمین سچی مومن ہونا مہاجرین اور مجاہدین اور انصار اور الحاق مہاجرین و آپسمین کا ساتھ سابقین کی تمام ہوے مضامین جہاد سورہ انفال کے اسکے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہین چنانچہ سات صفتین مومنون کے خوف الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قایم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا انکی لئی اور عزت کی روزی کا امر جواب دینی اور لبیک کہنی کا جب خدا اور رسول کسیکو بلاوے حرمت خیانت کے اور فتنہ مال اور اولاد کا باعث طبر الاولین کہنا کافرونکا قرآنکو مانع ہونا کافرونکا مسلمانون کو مسجد الحرام سے مشرکونکی نماز بیت اللہ مین سیٹی بجانا اور تالیان تہین تہی لنکی تشبیہ سی جو بطر اور ریا کی راہ سی اپنے گہرون سے نکلے کافرونکا حال وقت مرگ کے اللہ کسیکو نعمت دیکر بدلتا نہین جبتک وہ اپنی نیت نہ بدلے ہلاک آل فرعون کا اور تبدیل نعمت کے خدا سے بسبب ذنوب کے خیانت رسول کے عین خیانت خدا کی ہی ہونا براءت کا الوالارحام مین انتہی اور سورہ توبہ مین متعلقات جہاد سے مذکور ہے براءت خدا اور رسول کے اُن مشرکون سے کہ جنسے صلح تہی اور خصت چار مہینے کی جنسے صلح نہ تہے اور قتل کا حکم بعد گذرنے شہور مذکورہ کے حکم ہاتہ اٹہانیکا مشرکون کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائی نماز و زکوۃ کی حکم متامن کا امر عہد کے پورا کرنیکا اُن کافرونسے جنسے خیانت سرزد نہوئی لحاظ عہد و قرابت نرکہنا مشرکونکا حکم اُس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کری تحریض قتل پر کفار کے ضرور ہونا مومنون کے امتحان کا ساتھ جہاد کے برابر نہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مومنون پر بشارت رحمت و رضوان و جنات و اجر عظیم کی مجاہدین مہاجرین کے لئے نہی کافرونسی صحبت کہنی کے اگرچہ اقربا ہون اور عتاب غیر خدا کے محبت پر آبا اور ابنا و اخوان وغیرہ سے اور فسق اُن لوگونکا جو اُنکے محبت مین جہاد سے باز رہین یاد دلانا نصرت الٰہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین مین اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا وعدہ توبہ کا اُن کافرون کے لئے جو جنگ حنین مین باقی رہے منع کرنا مشرکون کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا اُنکا تحریض کافرون کے قتل پر یہانتک کہ وہ جزیہ دین وعدہ عذاب اور دفع دینے کا اُن لوگون کی پیشانی اور کروٹون پر جو جہاد مین مال نہین خرچتے تعجب اُن مسلمانون کے حال پر جو جہاد مین نکلنے کے لئی سستے کرتی ہین تخویف اُن مسلمانون کے جو جہاد مین کوچ نہین کرتے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت ابوبکر کے اور رفاقت اُنکی غار مین وقت ہجرت کے حکم کوچ کا جہاد کے لئی ہر حال مین عتاب اُن صحابیون پر جو غزوہ تبوک مین شریک نہوے مذمت عذر کرنیوالون کے جہاد مین کامل الایمان لوگ گہر مین رہنے کا اذن نہین مانگتے مذمت جہاد سے بیٹہہ رہنے والونکے منافقون کے جاسوسون کا ہونا لشکر اصحاب مین فتنہ کرنا منافقونکا جہاد مین اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تہا گہر مین رہنے کے لئی جواب اُن منافقونکا جو مصائب پر مومنون کے خوش ہوتے تہے قبول نہونا منافقون کے صدقات کا جہاد مین مال خرچ نکرنا اور نماز مین سستی کرنا نفاق ہے جہوٹی قسمین کہانا منافقونکا کہ ہم مومن ہین عیب کرنا ذی الخویصرہ تمیمی کا نبی پر صدقات کی باہین بیان مصارف صدقات کا کہ آٹہہ شخص ہین خطاب نبی کو اور حکم جہاد کا کافرون اور منافقون سے قصد کرنا منافقونکا کہ رسول کو قتل کرین شب عقبہ مین غزوہ تبوک سے لوٹتی وقت عہد کرنا منافقونکا کہ اگر ہم مال پاوین صدقہ دین اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا منافقونکا گہر بیٹہہ رہنے پر جہاد چہوڑکر خطاب نبی کو کہ اگر کوئی منافق پہر اجازت جہاد مین رفیق ہونیکے طلب کرے تو اُسے اجازت نہ دو مذمت امیرون کے اور اجازت چاہنا اُنکا کہ گہر مین بیٹہہ رہین اور جہاد مین نجاوین وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات و انہار و خلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لئے مذمت اُن اعراب کے جو گہر مین رہنے کی اجازت مانگتے ہین رخصت ترک جہاد کی بیمارون اور ضعیفون اور مفلسون کے لئے اور جو سواری نہین پاتی الزام اور مذمت اُن گہر بیٹہنے والونکے جو امیر مین معذرین کا آنا حضرت کے پاس بعد غزوہ تبوک کے اور قبول نہونا اُنکے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدونکی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا اُنکے جان اور مال کو عوض مین جنت کے صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاحت اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے قبول توبہ مہاجرین انصار جو غزوہ تبوک مین مطیع رسول سے نزول توبہ کعب بن مالک و مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال

بن امیہ اہل مدینہ کو جایز نہین کہ نبی سی تخلف کرین یا اپنی جان اُنکی جان سے عزیز رکھین اجر مجاہدونکی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طی کرنیکا اور مال خرچ کرنیکا فرض کفایہ ہونا جہاد کا امر اُن کافرون سی لڑنیکا جو مسلمانون کے ملک سی قریب ہین یہ مضامین سب متعلق جہاد مین اور چونکہ منافقونکا امتحان کامل جہاد مین ہوتا ہی اسلئے منافقون کے احوال بہت اسمین مذکور ہین چنانچہ منجملہ اُسکے ناگوار ہونا بیہودے رسول کا اُنپر اور خوش ہونا اُنکا مصیبت سی رسول کے اور مؤمنون کے اور قبول نہونا اُنکے مال کا اور سستی اُنکی نماز مین اور دعید اُنکی عذاب کے ساتہ اموال واولاد کی اور بہاگ جانا اُنکا رسول کے پاس سے اگر کہین پناہ پاوین اور اونچا دینا اُنکا نبی کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہین اور جہوٹی قسمین کہانا اُنکا نبی اور مؤمنون کے راضی کرنیکو اور ڈرنا اُنکا نزول قرآن سے کہ اُسمین اسرار اُنکے طشت ازبام ہوجاتے ہین اور استہزا کرنا اُنکا خدا اور رسول سی اور حیلہ کرنا لہو ولعب کا اور کافر ہوجانا اُنکا بُری بات سکہانا اور اچہی بات سے منع کرنا اُنکا وعید نار جہنم کے اُنکے لئی اور لعنت خدا کی اُنپر اور تشبیہ حضرت کے زمانہ کی منافقونکی سگلے منافقون سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین اُنکا تحریض منافقون کے واہلی توبہ کے طعن کرنا منافقونکا اُن مؤمنون پر جو اپنی مشقت کے مال سے صدقہ لاتی تہے اور وعید عدم مغفرت کے اُنکے لئی تہی نماز جنازہ پڑہنے سی منافقون کے اور اُنکے مال واولاد کے پسند کرنی سی خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونی پر جہوٹی قسمین کہاوینگے اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق مین اور نادان جاننا اُنکا اُس مال کو جو راہ خدا مین خرچ ہو منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ مین اور مدینہ مین خطاب منافقونکو کہ تم عمل کرو اللہ تمہاری عمل دیکہتا ہے مسجد ضرار بنانا منافقونکا اور نہی نبی کو اُس مسجد مین کہڑے ہونی سی اور کہنا منافقونکا وقت نزول سورہ کے کہ ایمان کسکا زیادہ ہوا امتحان منافقونکا ہر سال مین ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقونکا بعض پر وقت نزول سورہ کے اور سوا اسکے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانی سی اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود ونصاریٰ کا کہ عزیر ومسیح فرزند ہین خدا کے اور معبود ٹہیرا لینا اُنکا اپنے احبار ورہبان کو سوا خدا کے اور ارادہ کافرونکا کہ نور خدا اپنے مونہہ سی بجہاوین اور تمنن ارسال رسول پر اور وعدہ غلبۂ دین کا خطاب مؤمنون کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب مین جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافرونکا ایک مہینے کی جگہہ دوسرے کو یاد دلانا قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور مؤتفکات کے ہلاکت کا بسبب گناہون کے محبت اور دوستی مؤمنون کے مؤمنون سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت خدا ورسول کرنا اُنکا اور وعدہ محبت کا اُنکے لئی حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قربت الٰہی ہونا دعای رسول کا اُنکے لئی حال اُن لوگون کا کہ جو اعمال نیک دبد دونون کرتے ہین صفات باریتعالیٰ کے قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب ورحیم ہونا اُسکا فضیلت مسجد قبا کی اور بنا اُسکی تقوی پر مالکیت اور اجیار اور امامت اور ولایت اور نصرت اُس تعالیٰ کی اور قبول توبہ اُن اصحاب کے کہ غزوہ تبوک مین متخلف رہی خبر دینا رسول کے آنیکی اور حریص ہونا اُسکا ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت اُسکی مؤمنون پر

ومن سورۃ یونس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **عن** صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ قال اذا دخل اہل الجنۃ نادی منادٍ ان لکم عند اللہ موعدا ویریدون ان یجزکموہ قالوا الم یبیض وجوہنا ویثقل موازیننا ویدخلنا الجنۃ ویجیرنا من النار ویدخلنا الجنۃ قال فیکشف الحجاب قال واللہ ما اعطاہم شیئا احب الیہم من النظر الیہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ یعنے جو لوگ نیک ہین اُنکو احسان ملا ہے اور زیادتی فرمایا آپ نے کہ جب داخل ہونگے جنتی جنت مین ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ وہ تعالیٰ اُسکو پورا کرنیوالا ہے جنتی کہینگے کیا روشن نہین ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہین ہوئی ہمکو دوزخ سے اور داخل نہین کئی گئے ہم جنت مین یعنے اب کونسی نعمت باقی رہی فرمایا آپ نے پہر کہولدیا جاویگا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ مین ہے) فرمایا آپ نے کہ پہر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین دیگئی اُنکو کوئی چیز زیادہ پیارے نظر کرنے سی اُس تعالیٰ کے جمال مبارک پر **ف** حدیث حماد بن سلمہ کے اسیطرح روایت کیا اسکو کئی لوگون نے حماد بن سلمہ سی مرفوعاً اور روایت کیے سلیمان بن مغیرہ نی یہی حدیث ثابت سے اُنہون نے عبدالرحمن سے قول اُنہین اور نہین ذکر کیا اُسمین کہ یہ روایت ہے صہیب سے روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** رجل من اہل مصر قال سألت ابا الدرداء عن ہذہ الآیۃ لہم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا قال ما سألنی عنہا احد منذ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا فقال ما سألنی عنہا احد غیرک وما نزلت ہی الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم او ترٰی

ترجمہ ابکر دمصری سے روایت ہے اُسنی کہا کہ مین نے پوچھی تفسیر اس آیت کے ابوالدرداسی لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنے اُنکو بشارت ہے دنیا کی زندگی مین تو فرمایا ابوالدرداء نے نہین پوچھی مجھسے کسنے یہ آیت جسسے تمنے پوچھہ رکھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اسکے اور جب مینے پوچھی آپ ہی تو فرمایا آپنے نہین پوچھی مجھسے کسی نے یہ آیت سوا تیرے جسسے نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اُسکو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالی کی جانب سی ف روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے عبدالعزیز سی اُنہون نی ابی صالح سمان سے اُنہون نے عطا ابن یسار سی اُنہون نی ایک مرد مصری سے اُنہون نے ابوالدرداسے پہر ذکر کرکے اُنہون نے حدیث مانند اسکے روایت کی ہمسے احمدنی اُنہون نے حماد بن زید سی اُنہون نے عاصم سی اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابی الدرداسے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور اس سند مین روایت نہین ہے عطا ابن یسار سی اور اسباہین عبادہ بن صامت سے بہی روایت ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهٗ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ڈوبا اللہ نی فرعون کو کہا اُسنی ایمان لایا مین کہ بیشک کوئی معبود نہین ہے مگر وہی جسپر ایمان لائی بنی اسرائیل تو جبرئیل نے کہا ای محمد کاش کے تم دیکہتے مجھکو اُسوقت جب وہ یہ کہتا تہا اور مین لیتا تہا کیچڑ دریا سی اور ڈالتا تہا اُسکی مونہہ مین اس خوف سی کہ کہیں اُسکو رحمت ف یہ حدیث حسن ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْيَةَ اَنْ يَرْحَمَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتی تہے فرعون کے مونہہ مین مٹی اسی ڈر سے کہ وہ کہہ نہ بیٹہے لا الہ الا اللہ اور گہیرنہ لیوے اُسکو رحمت اللہ کی یا فرمایا اس ڈر سی کہ رحمت کرے اُسپر اللہ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے خاتمہ سورہ یونس ایک دریائی معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف الٰہیہ اُس سے سیراب ہین اور طالبان عقاید حقہ اُسکی طلب مین ماہی بے آب اسمین صفات الٰہی سے مذکور ہے الوہیت اُسکی اور پیدا کرنا زمین و آسمان کا چہہ روز مین اور استوا اُسکا عرش پر اور تدبیر امر کے اور نہونا کسیکا شفیع سوا اُسکے اور مرجع کل ہونا اُسکا اور پہلے پیدا کرنا اُسکا عالم کو اور وعدہ اعادہ خلق کا واسطے جزای اعمال کے اور قدرتین اُسکی اضاءت شمس اور تنویر قمر اور تقدیر منازل قمر سے اور گہٹنا بڑہنا لیل و نہار کا اور پیدا کرنا سموات و ارض کا اور احاطہ اُسکے علم کا ہمارے اقوال و اعمال و احوال پر اور مخفی نہونا کسے ذرہ کا اُسپر اور مالکیت اُسکی آسمان و زمین پر اور احسان رکہنا اُسکا ساتہ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور عقائد ضروریہ مذکور ہے وعید نار کی منکرون کے لئے اور وعدہ ہدایت اور جنت اور نعیم دائمہ کا صالحون کے لئے اور لکہنا کرام کاتبین کا اعمال بنی آدم کو اور وعدہ حسنی اور زیادت کا محسنون کے لئے اور ہونا قرآن کا منجانب اللہ اور مصدق ہونا اُسکا واسطے کتب سابقہ کے اور تفصیل ہونا ہر شی کی اور طلب ایک سورت کے کفار سی مثل اُسکے اور عاجز ہونا اُسکا اور ایمان لانا بعض کا اسپر اور منکر ہونا بعض کا اور توصیف قرآن کے ساتہ ہونے اُسکے موعظت اور شفاء لما فی الصدور اور ہدی اور رحمت اور آنا اُسکا ساتہ فضل اور رحمت حق کے اور بہتر ہونا اُسکا اُن چیزون سے کہ جنہین لوگ جمع کرتے ہین اور مشرکون کے حال سے مذکور ہے عبادت کرنا اُنکا ایسے چیزونکی جنکے ہاتہ مین نفع و ضرر نہین اور شفعا کہنا اُنکا اپنے معبودان باطل کو اور خالص دعا کرنا اُنکا اللہ تعالی سے کشتے ڈوبتی وقت اور بغی اور شرک اُنکا وقت نجات کے اور روبکاری مشرکونکی حشر مین اور انکار کرنا اُنکے معبودونکا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکونکا کہ رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سی اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پہر شریک کرنا غیرون کو اور اتمام حجت کا اُنپر اور سوال مشرکون سی کہ کوئی تمہارے معبودون مین ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اُسکا کرسکے اور بیدلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکون کا اور نفی شرک سے نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادات اور اشراک فی الدعا کی باخیر رکوع مین اور انسانکی شکایت سی مذکور ہے بہت دعا کرنا اُسکا مصیبتون مین اور غافل ہونا اُسکا راحت مین اور ناشکری اُسکی راحت مین جو مصیبت کی بعد حاصل ہوا اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات اُنکی اور غرق قوم کا اور حالات موسی علیہ السلام سے بعثت اُنکے اور ہارون کی فرعون کیطرف اور ساحر کہنا اُسکا اور پہیلانا ساحرونکا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی واسطے بنائی مساجد کے مصر مین اور واسطے قایم کرنے نماز کے اور بددعا موسی علیہ السلام کے واسطے سخت ہوجانے قلب فرعون کے اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہونا اُسکے ایمان کا اور وعدہ اُسکے بدنکے نجات کا اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنیکے بعد اور معلوم ہونا اُنکو محامد رسول

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اسکے اور فوائد عدیدہ اور مضامین سدیدہ مذکور ہین منجملہ اُنکے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بعد ایمان کے اور ہونا رسولون اور مومنون کی نجات کا اللہ تعالےٰ کی ذمہ پر بطریق احسان کے **وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عَنْ** ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه علی الماء قال احمد قال یزید العماء ای لیس معه شیء **ترجمہ** ابی رزین سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ کہان تہا پروردگار ہمارا اپنے مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا آپنے عماء مین تہا کہ اُسکے نیچے بہی کچہہ نہا اور اُسکے اوپر بہی کچہہ نہا اور پیدا کیا اُسنے عرش اپنا پانی پر احمد نے کہا عماء کے معنے یہ ہین کہ اُسکے ساتہ کوئی چیز نہی **ف** اسیطرح کہتے ہین حماد بن سلمہ اس سند مین کہ روایت کیا ہے وکیع بن حدس سے اور شعبہ اور ہوشیم اور وکیع بن مدس کہتے ہین یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ یملی ولم یملی وربما قال یمهل الظالم حتی اذا اخذه لم یفلته ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وهی ظالمة الآیة **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ فرصت دیتا ہے اور کبہی حضرت نے یملی کی جگہہ یمہل فرمایا یہانتک کہ جب پکڑتا ہے اُسکو پہر ہرگز نہین چہوڑتا پہر پڑہی آپنے یہ آیت وکذلک اخذ ربک سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا ابو اسامہ نے یزید سے مانند اُسکے اور یملی کا لفظ کہا روایت کیا ہمسے ابراہیم نے اُنہون نے ابی اسامہ سے اُنہون نے یزید بن عبد اللہ سے اُنہون نے اپنی دادا ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسیٰ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور یملی کا لفظ کہا اور شک نہین کیا **مترجم** پوری آیت یون ہے وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید یعنے ایسا ہی پکڑتا ہے تیرے رب کا کہ جب پکڑتا ہے کسے گانون والون کو اور وہ ظالم ہوتے ہین تو پکڑ اُسکی دردناک ہے سخت **عَنْ** عمر بن الخطاب قال لما نزلت هذه الآیة فمنهم شقی وسعید سألت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلت یا نبی اللہ فعلی ما نعمل علی شیء قد فرغ منه او علی شیء لم یفرغ منه قال بل علی شیء قد فرغ منه وجرت به الاقلام یا عمر ولکن کل میسر لما خلق له **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے اُنہون نے کہا جب اُتری یہ آیت فمنهم شقی وسعید یعنے آدمیون مین بدبخت ہین اور نیک بخت پوچہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مینے ای نبی اللہ کے کس چیز کے موافق عمل کرتے ہین ہم آیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہین کہ جسے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہین ہوئی فرمایا آپنے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اُس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہوئی ہین اُسپر اے عمر لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جسکے لئی وہ پیدا ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد الملک بن عمر کی روایت سے **مترجم** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اعمال عباد اور اُنکی سعادت اور شقاوت پہلے سے لکہہ چکا ہی اور اُسکی مطابق بندی عمل کرتے ہین مگر سعید کو نیک عمل کے اور شقی کو بد کی توفیق دیجاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جسکے لئی وہ بنا ہے **شعر** ہر کسے را بہر کاری ساختند + میل او اندر دلش انداختند **عَنْ** عبد اللہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال انی عالجت امرأة فی اقصی المدینة وانی اصبت منها ما دون ان امسها وانا هذا فاقض فی ما شئت فقال له عمر لقد سترک اللہ لو سترت علی نفسک فلم یرد علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شیئا فانطلق الرجل فاتبعه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رجلا فدعاه فتلا علیه اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین الی آخر الآیة فقال رجل من القوم هذا له خاصة قال بل للناس کافة **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اُسنے کہ مینے چہوا ایک عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور مینے اُس سے سب کچہہ کیا سوا جماع کے اور مین حاضر ہون آپ جو حکم فرماوین (سبحان اللہ کیا ایمان تہا کہ سزا کے قبول کرنیکو حاضر ہے) عمر نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈہانپا تہا اگر تو بہی اپنا پردہ ڈہانپتا اور حضرت نے اُسکی کچہہ جواب نہ دیا اور وہ شخص چلا گیا پہر حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی پیچہے جانیکا اور اُسکو بلایا اور اُسپر یہ آیت پڑہی اقم الصلوٰة سے آخر آیت تک یعنے قایم کر نماز کو دونون کنارون پر دن کی اور قریب رات کے بیشک نیکیان دور کر دیتی ہین برائیون کو یہ نصیحت ہے یاد کرنیوالون کو پہر کہا عمر نے اُس شخص سے کہ یہ ثابت اُسکی لئے خاص ہے آپنے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون کے لئی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی روایت کیا اسرائیل نے سماک سے اُنہون نے ابراہیم سے اُنہون نے اسود سے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکی اور روایت کیا سفیان ثوری نے سماک سے اُنہون نے ابراہیم سے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے

اور روایت ان لوگونکی زیادہ صحیح ہی ثوری کی روایت سے روایت کیا ہمسے محمد بن یحیی نیسابوری نے انہونے سفیان ثوری سے انہونے اعمش سے اور سماک سی ان دونون نے ابراہیم سے انہونے عبدالرحمن بن یزید سی انہونے عبداللہ سی انہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنونمین روایت کے ہم سے محمود بن غیلان نے انہونے فضل بن موسی سے انہونے سفیان سی انہونے سماک سی انہونے ابراہیم سے انہونے عبدالرحمن بن یزید سی انہونے عبداللہ بن مسعود سی انہونے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنونمین اور نہین کہا انہونے اس سند مین یعنے سفیان کے بعد کہ روایت کیا اعمش سے اور سلیمان تیمی نی روایت کیا یہ حدیث ابی عثمان نہدی سے انہونے ابن مسعود سی انہونے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابن مسعود ان رجلا اصاب من امرأة قبلة حرام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن کفارتہا فانزلت اقم الصلوة طرفی النہار وزلفا من اللیل الآیة فقال الرجل الی ہذہ یا رسول اللہ فقال لک ولمن عمل بہا من امتی ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایکمرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تہا اور آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا اُسنے کفارہ اسکا پس اتری یہ آیت اقم الصلوة سے آخر تک پہر عرض کی اُس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے تیرے لئی ہی ہے اور جو عمل کرے اسپر میری امت سے یعنے جو نماز نیکا ادا کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** معاذ بن جبل قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا لقی امرأة ولیس بینہما معرفة فلیس یاتی الرجل الی امرأتہ شیئا الا قد اتی ہو الیہا الا انہ لم یجامعہا قال فانزل اللہ اقم الصلوة طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین فامرہ ان یتوضا ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول اللہ الہی لہ خاصة ام للمؤمنین عامة قال بل للمؤمنین عامة ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے انہونے کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرد اور اُسنی کہا ای رسول اللہ کے خبر دیجئی مجہکو ایک مرد ملا ایک عورت سے اور اُن دونونمین حالانکہ پہچان نہین یعنے نکاح وغیرہ نہین اور نہین کرتا ہے مرد اپنے عورت سے کوئی کام مگر کیا اُسنی اُس اجنبیہ کے سوائے چومنا بوسہ لینا اور سوا اسکے مگر جماع نکیا اُس سے کہا معاذ نے کہ پہر اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیت اقم الصلوة سے آخر تک پہر حکم کیا آپنے اُسکو کہ وضو کری اور نماز پڑہے معاذ نے عرض کیا کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص اُسیکو ہے یا سب مومنون کے لئے عام ہے فرمایا آپنے نہین سب مؤمنون کے لئے عام ہے **ف** اس حدیث کے اسناد متصل نہین اسلئی کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی کو سماع نہین معاذ بن جبل سے اور معاذ بن جبل نے وفات پائی حضرت عمر کے خلافت مین اور مقتول ہوے حضرت عمر اسی وقت مین کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی چہوٹے سی لڑکے تہی چہہ برسکے اور روایت کرے ہے انہون نے عمر سے اور دیکہا ہے انکو اور روایت کرے شعبہ نے یہہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہونے عبدالرحمن بن ابی لیلی سی انہونے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **عن** ابی الیسر قال اتتنی امرأة تبتاع تمرا فقلت ان فی البیت تمرا اطیب منہ فدخلت معی فی البیت فاہویت الیہا فقبلتہا فاتیت ابا بکر فذکرت ذلک لہ فقال استر علی نفسک وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتیت عمر فذکرت ذلک لہ فقال استر علی نفسک وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال اخلفت غازیا فی سبیل اللہ فی اہلہ بمثل ہذا حتی تمنی انہ لم یکن اسلم الا تلک الساعة حتی ظن انہ من اہل النار قال واطرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویلا حتی اوحی الیہ اقم الصلوة طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین قال ابو الیسر فاتیتہ فقرأہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصحابہ یا رسول اللہ الہذا خاصة ام للناس عامة قال بل للناس عامة ترجمہ ابی الیسر سے روایت ہے کہا انہون نے کہ میرے پاس آئی عورت کہجور لینے کو مونمین نے کہا کہ اس سے اچہی کہجور گہر مین ہیز سودا خرید ہے وہ میرے گہر مین سو جہکا مین اُسکی طرف اور بوسہ لیا مینے اُسکا پہر آیا مین ابو بکر کے پاس اور ذکر کیا مینے اُسکا تب فرمایا انہون نے کہ تو پردہ ڈہانپ اپنا اور توبہ کر اور کسیکو خبر مت کر پہر مجہسے صبر نہو سکا اور مین عمر کے پاس آیا اور مینے ذکر کیا اسکا اُسنے انہون نے بہی یہی کہا کہ تو پردہ ڈہانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسیکو پہر مجہسے صبر نہو سکا اور آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مینے آپسے تب فرمایا آپنے کیا تو نی ایک غازی کے پیچہے جو اللہ کے راہ مین نکلا تہا ایسا کام کیا اُسکے گہر والی کے ساتہ یہانتک کہ آرزو کے اُسنی کہ کاش مین اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اُسنے کہ وہ دوزخ والون سے ہے کہا راوی نے کہ سر جہکا لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک یہانتک کہ وحی بہیجی گئی آپکے طرف اقم الصلوة سے آخر آیت تک کہا ابو الیسر نے پہر آیا مین آپکے پاس اور پڑہی مینے سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پہر عرض کی آپکے اصحاب نے کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص اسیکے لئی ہے یا سب آدمیون کے واسطے فرمایا آپنے

نہیں سب آدمیوں کے واسطے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہی وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کیے یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اسباہمین ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہی **خاتمہ** سورہ ہود عجیب و غریب سورہ ہے اسمین قصص ماضیہ سے مذکور ہی قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو انکی قوم سے اور بنا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور انکے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتے کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو انکے اور ہلاک قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مومنون کے اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور دعوت انکے اور کونچی کاٹنا ناقہ کے اور ہلاک قوم کا جبرئیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحٰق اور یعقوب کی اور آنا انکا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کے اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا انکا مکیال اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا انکا چنگھاڑ سے اور نجات شعیب کے اور مومنون کے اور اسکی سوا اور بہت سی فوائد مذکور ہین **ومن سورۃ یوسف** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم قال ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف ثم جاءنی الرسول لاجبت ثم قرأ فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فاسألہ ما بال النسوۃ اللاتی قطعن ایدیھن قال ورحمۃ اللہ علی لوط ان کان لیاوی الی رکن شدید فما بعث اللہ من بعدہ نبیا الا فی ذروۃ من قومہ

ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگ بیٹی بزرگ کے اور وہ بیٹی بزرگ کے اور وہ بیٹی بزرگ کے یوسف بیٹی یعقوب کے اور وہ بیٹی اسحاق کے اور وہ بیٹی ابراہیم کے ہین یعنے چار پشت تک جنکی نبوت و شرافت چلی آتی ہو وہ یوسف علیہ السلام ہین اور فرمایا آپنے اگر مین قید خانہ مین رہتا جتنے یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہی (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانی کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا) تو بیشک مین قبول کرتا اسکے بلانی کو پھر پڑھے آپنے یہ آیت قال ارجع الی ربک الایۃ یعنے کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنی بادشاہ پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے اون عورتونکا جنہون نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالی اور فرمایا آپنے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑین کسی مضبوط قلعہ مین پھر نہ بھیجا اللہ تعالی نے انکے بعد کوئی نبی مگر اسکے اشراف قوم مین سے یعنے غیر قوم مین کا نبی کسیکی طرف نہ بھیجا **ف** روایت کیے ہمسے ابوکریب نے انہون نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہون نے محمد بن عمرو سے فضل بن موسی کی حدیث کے مانند یعنے جو اوپر مذکور ہے مگر اسمین یہ کہا ما بعث اللہ بعدہ نبیا الا فی ذروۃ من قومہ یعنے ذروہ کی جگہ ذروہ کہا اور یعنی دونون کے ایک ہین محمد بن عمرو نے کہا کہ ذروہ کے معنے کثرت اور قوت کے ہین اور یہ فضل بن موسی کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث حسن ہے **خاتمہ** مکررہ کہتی ہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ مین رہے کلبی کہتے ہین پانچ برس پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپنے چاہا کہ میری برات بخوبی ثابت ہو جاوے جب نکلون اور جلدی نکی کہ یہ کمال صبر کے بات ہے اور جب بی بی نے دیکھا کہ عورتین بھی ملامت کرتے ہین انکی دعوت کی اور گوشت کہانیکو چھریان انکی ہاتھ مین دین اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ انپر نکلین انہون نے انکو دیکھکر اپنے ہاتھ کاٹ لئی اللہ تعالی نے ایسا حسن انکو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اسکی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالی ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنی جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرماوے آمین یا احسن الخالقین اور آنحضرت نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالی نے انکو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عنایت فرمایا تھا مگر بڑے لوگونکا اور مہذب شخصونکا یہی قاعدہ ہے کہ دوسرونکو بڑھاتے ہین اور اپنے نفس کو اونسی کم بتاتی ہین یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگون کو ضرور ہین اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر انکے بعد اللہ تعالی جو نبی بھیجا اوسکی قوم کے طرف مبعوث کیا کہ اوسکی قوم مددگار رہی اگرچہ انکو اللہ تعالی کے مدد کافی ہے اور اللہ تعالی اس سورہ مین فقط انکے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ ہمین بڑی عبرت ہے شہوت پرستونکو اور بڑی حکمتین ہین اور ایسی فوائد ہین کہ جنسے دنیا اور دین اصلاح پاوے اور آدمی اگر اس سورہ مبارک مین غور و تامل فرماوی تو فوز دارین پر فائز ہو جاوے اور اسمین حسن سیرت ہے بادشاہونکی اور نصیحت ہے غلامونکی اور عبرت ہے علماکی اور بیان ہے عورتون کے مکر کا اور سبب ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطاسی خالد بن معدان نے فرمایا ہی کہ سورہ یوسف اور سورہ مریم ایسی ہین کہ جنتی جنت مین اس سے لذت پاوینگی اور عطائی فرمایا ہے کہ سورہ یوسف جو محزون و غمگین سنی اور اسمین تامل فرماوے شاد و خرم ہو جاوے اور تسکین اور راحت پاوے **ومن سورۃ الرعد** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابن عباس قال اقبلت یہود الی

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا ابا القاسم اخبرنا عن الرعد ما ھو قال ملک من الملائکۃ موکل بالسحاب معہ مخاریق من نار یسوق بھا السحاب حیث شاء اللہ فقالوا فما ھذا الصوت الذی نسمع قال زجرہ بالسحاب اذا زجرہ حتی ینتھی الی حیث امر قالوا صدقت فقالوا فاخبرنا عما حرم اسرائیل علی نفسہ قال اشتکی عرق النساء فلم یجد شیئا یلائمہ الا لحوم الابل والبانھا فلذلک حرمھا قالوا صدقت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا انہون نے آئی یہود صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے آپسے کہ اے ابو القاسم بتاؤ ہمکو کہ رعد کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک فرشتہ ہی فرشتون مین کا مقرر ہے بدلی کے ہانکنے پر اسکی ساتھ کوڑے ہین آگ کے ہانکتا ہی اُس سے بدلی کو جہان اللہ چاہتا ہے سو انہون نے عرض کے کہ یہ آواز کسکے ہی جو ہم سنتے ہین فرمایا یہ اسکا جھڑکنا ہے بدلیکو وہ ٹھہرتا ہے جبتک نہ پہونچی جہان حکم ہوا ہے کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپنے پھر عرض کے بتائی ہمکو کیا چیز حرام کے تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا انہین شکایت ہوئی عرق النسا کے تو نہ پائی کوئی چیز کہ موافق ہو اُس مرض کے مگر اونٹ کا گوشت اور دودھ یعنے اس سی مرض مین ترقی پائی اسی لئی حرام کیا انہون نے اپنے اوپر کہا یہود نے کہ سچ فرمایا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ ونفضل بعضھا علی بعض فی الاکل قال الدقل والفارسی والحلوۃ والحامض ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا ونفضل بعضھا علی بعض فی الاکل یعنے فضیلت دی بعض میوہ کو بعض پر فرمایا آپنے مراد اس سے بری سو کہی کھجور اور فارسی اور میٹھی اور کھٹی (فارسی ایک قسم کھجور کے ہی) ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے زید بن ابی انیسہ نے اعمش سے اسکی مانند اور یوسف بن محمد بھائی ہین عمار بن محمد کے اور عمار اُنسے زیادہ معتبر ہین اور وہ بھائی ہین سفیان ثوری کے خاتمہ اس سورہ مین آیات قدرت الٰہی سی مذکور ہے آسمانونکا بغیر ستون کے بلند کرنا اور استوا اُس تخت خانہ کا عرش پر اور کام مین لگانا شمس و قمر کا اور تدبیر کا سونکے اور پھیلانا زمین کا اور پیدا کرنا میخونکا یعنے پہاڑونکا اور نہرونکا اور پیدا کرنا پھلونکا اور رات ودنکا اور زمین کے ٹکڑون کا اور ہونا باغونکا انگور سے اور زرع و نخیل اور اختلاف اُنکے مزونکا باوصف اسکی کہ ایک پانی سی سینچی جاتی ہین اور صفات الٰہی سے علم اُسکا فی الارحام پر اور غیب وشہادت اور بزرگی اور علو اُسکا اور علم اُسکے اقوال واحوال پر لیل ونہار مین اور سجدہ کرنا آسمان وزمین والونکا اُسکے لئی اور الوالالباب کے صفات سی ذکر ہے وفائی عہد اور صلہ رحم اور خوف خدا اور خوف عاقبت اور صبر اور ادائے صلوۃ اور انفاق مال اور دفع سیئہ بحسنہ اور وعدہ جنات عدن کا اُنکے لئی اور اسکے سوا اور بہت سی فوائد عمدہ مذکور ہی کہ چیز فوزدارین اور حسن کونین موقوف ہے

ومن سورۃ ابراھیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم عن انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقناع علیہ رطب فقال مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا قال ھی النخلۃ ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار قال ھی الحنظلۃ قال فاحببت بذلک ابا العالیۃ فقال صدق واحسن ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہے کہا کوئی لایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا کہ اُسمین تر کھجور تھی تو فرمایا آپنے کہ اس آیہ مبارک مین مثل کلمۃ یعنے مثل کلمہ پاک کے مانند پاک درخت کے ہے کہ جڑ اُسکی جمی ہوئی ہے اور شاخین اُسکی آسمان کیطرف ہین دیتا ہے وہ پھل اپنا ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پاک درخت سے کھجور مراد ہے اور اس آیت مین مثل کلمۃ یعنے مثال کلمہ ناپاک کے مانند درخت ناپاک کے ہے کہ اکھاڑ ڈالا گیا ہو زمین سے نہو اُسکو قرار مراد درخت ناپاک کی مانند ہین کا درخت ہی اور پہونچی یہ روایت ابو العالیہ کو تو کہا انہون نے کہ سچ فرمایا اور بہت اچھا فرمایا ف روایت کیے ہمسے قتیبہ نے انہون نے ابو بکر بن شعیب بن الحجاب سے انہون نے اپنے باپ سی انہون نے انس بن مالک سے مانند اسکے موقوفین اور مرفوع نہین کیا اسکو اور نہین ذکر کیا قول ابی العالیہ کا اور یہ صحیح ہے حماد بن سلمہ کے روایت سی اور کئی لوگون نے روایت کیے اسکی مثل موقوفا اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اُسنے اس روایت کو حماد بن سلمہ کے سوا اور روایت کیے معمر اور حماد بن زید اور کئی لوگون نے اور مرفوع نہین کیا انہون نے روایت کیے ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے انہون نے حماد بن زید سی انہون نے شعیب سے جو بیٹے حجاب کے ہین انہون نے انس بن مالک سے عبد اللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب کے حدیث کی مانند اور مرفوع کیا اُسکو

عن البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ قال فی القبر اذا قیل لہ من ربک وما دینک ومن نبیک ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارک کی تفسیر مین فرمایا

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے ثابت رکھتا ہے اللہ تعالے مومنوں کو مضبوط بات پر دنیا کی زندگی مین اور آخرت مین کہ یہہ اُسوقت ہوتا ہے سب لوگ چھپا جاتا ہے (مردی ہے) کہ کون ہے معبود تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَی الصِّرَاطِ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے اس آیتہ مین پوچھا یوم تبدل الارض یعنے جسدن بدل دیجاویگی زمین اس زمین کے سوا پس عرض کی عائشہ نے کہ ای رسول اللہ کے لوگ اُسوقت کہان ہونگے فرمایا آپنے پل پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے اور سند سی بھی حضرت عائشہ سے خاتمہ سورہ ابراہیم مین خلاصہ حال انبیاء کے دعوت کا اور نبی اور بیان اور گستاخیان قوم کے اور نسبت وخسران ہر جبار وعنید کا اور تمثیل اعمال کفار کے خاکستر کے ساتھ اور تمثیل کلمہ طیبہ کے شجرہ طیبہ کے ساتھ اور کلمہ خبیثہ کے شجرہ خبیثہ کے ساتھ اور ثبوت الوہیت کا بدلیل خلق سمٰوات وارض اور انزال ماء سما اور اخراج ثمرات اور تسخیر فلک جاریہ اور شمس وقمر دلیل دہندہ وعطائی مسئولات اور سجدہ ونعمائی آلہیہ کا اور دعا ابراہیم علیہ السلام کے مکہ معظمہ کے اسکے واسطے اور شکر ابراہیم علیہ السلام کا اسحق واسماعیل کے ولادت پر اور دعا ابراہیم کے اقامت صلوٰۃ اور مغفرت کے لئی اور اسیطرح اور بہت سے فوائد مذکور ہین سُوْرَةُ الْحِجْرِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّیْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَکَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَتَقَدَّمُ حَتّٰی یَکُوْنَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَا یَرَاهَا وَیَتَاَخَّرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَکَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا انہون نے کہ ایک عورت خوبصورت نماز پڑھتے تہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کہ وہ حسین لوگون مین تہی اور بعضی لوگ آگے جاتے تہی یہانتک کہ پہلے صف مین ہوجاتے تاکہ اُسکو نہ دیکھین اور بعضے لوگ پیچھے رہتی یہانتک کہ پچھلے صف مین ہوجاتی پھر جب رکوع کرتے اپنی بغلون کے نیچے سی جھانکتے اور اُتاری اللہ تعالی یہ آیتہ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ یعنے جان لیا ہمنے تم مین سے آگی بڑہجانیوالون کو اور پیچھے ہٹ جانیوالونکو ف روایت کی جعفر بن سلیمان نی یہ حدیث عمرو بن مالک سے انہون نے ابی الجوزاء سی اسکے مانند اور نہین ذکر کیا اُسمین ابن عباس سے روایت کا اور یہ گمان ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہو نوح کی حدیث سی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّیْفَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ عَلٰی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ترجمہ ابن عمر سی روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازہ ہین ایک دروازہ اُسمین سے اُس شخص کے لئے ہی جو تلوار کھالے میری امت پر یا فرمایا امت محمد پر زادی کو تک ہے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر مالک بن مغول کے روایت سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْکِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے کہ فرمایا رسول خداصلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ الحمد جڑہے قرآن کی اور جڑہے کتاب کے اور سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین یعنے ام القرآن اور ام الکتاب اور سبع مثانی یہہ تینون نام اسی سورہ کے ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فِی التَّوْرٰةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اُتاری اللہ نے توراۃ مین نہ انجیل مین کوئی سورت ام القرآن کے مانند اور یہی سات آیتین ہین کہ بار بار پڑہی جاتی ہین یعنے ہر رکعت مین اور یہی سورہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے بٹ چکی ہے میرے اور میرے بندی کے بیچمین اور میرے بندی کے لئے ہے جو مانگے ف روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے عبد العزیز سے جو بیٹے ہین محمد کے انہون نے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے اپنی باپ انہون نے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ابی کیطرف اور وہ نماز پڑہتے تہے پھر ذکر کیا مانند اسکے مضمون اور حدیث عبد العزیز کے جو بیٹے ہین محمد کے زیادہ ہی طول مین اور پوری ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبد الحمید بن جعفر کے روایت سے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے علاء بن عبد الرحمن سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خداصلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم مومن کی فراست یعنے دانائی سے اسلئے کہ وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے پھر پڑہے آپنے یہ آیت اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ سے آخر تک یعنے اس قرآن مین نشانیان ہین دانا لوگون کو ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور روایت کے بعض اہل علم نے اس آیتہ کے تفسیر مین کہ متوسمین کے معنے متفرسین ہین یعنے دانا لوگ

عَنْ انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لنسألنھم اجمعین عما کانوا یعملون قال عن قول لا الہ الا اللہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا لنسألنھم اجمعین الآیہ یعنے پوچھینگے ہم اُن سے کہ وہ کیا عمل کرتے تھے فرمایا آپنے سوال ہوگا لا الہ الا اللہ کے کہنے کی یعنے توحید کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر لیث بن ابی سلیم کے روایت سے اور روایت کیا عبداللہ نے لیث بن ابی سلیم سے اُنہوں نے بشر سے اُنہوں نے انس بن مالک سے مانند اسکے اور ہم فارغ ہوئے اُسکو **خاتمہ** سورۂ حجر میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کا اور مُہلت طلب کرنا شیطان کا قیامت تک اور قصہ ابراہیم کے مہمانوں کا اور قصہ ہلاک قوم لوط کا اور بہت سی فوائد مذکور ہیں **ومن سورۃ النحل** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عَنْ** عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظھر بعد الزوال تحسب بمثلھن من صلوۃ السحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس من شیء الا وھو یسبح اللہ تلک الساعۃ ثم قرأ یتفیؤ ظلالہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وھم داخرون الآیۃ کلھا ترجمہ عمر بن خطاب کہتے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت فرض ظہر کے قبل آفتاب ڈھلنے کے بعد گنے جاتی ہیں تہجد کے نماز کے برابر یعنے یہ چار رکعت تہجد کے وقت کی چار رکعت کی برابر ہوتے ہیں اور فرمایا آپنے کوئی چیز نہیں کہ تسبیح نکرتے ہو اللہ کی اسوقت پھر پڑھے آپنے یہ آیت پوری یتفیؤ ظلالہ سے آخر آیت تک یعنی جھک جاتا ہے سایا اُسکا داہنی اور بائیں سجدہ کرتا ہوا اور وہ ذلیل ہیں یعنے اللہ کے آگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر علی بن عاصم کے روایت سے **عَنْ** ابی بن کعب قال لما کان یوم احد اصیب من الانصار اربعۃ وستون رجلا ومن المھاجرین ستۃ منھم حمزۃ فمثلوا بھم فقالت الانصار لئن اصبنا منھم یوما مثل ھذا لنربین علیھم قال فلما کان یوم فتح مکۃ فانزل اللہ تعالی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین قال رجل لا قریش بعد الیوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفوا عن القوم الا اربعۃ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا جب ہوا احد کا دن مصیبت زدہ ہوئے انصار میں سے چھیاسٹھ مرد اور مہاجرین میں سے کہ انہیں میں حمزہ بھی تھے (چچا حضرت کی) اور ناک کان کاٹ لئی مہاجرین کے کافروں نی سو انصار نے کہا اگر ہم اُنپر قابو پاوینگے کسیدن تو ہم اس سے دونے لوگو کو مثلہ کرینگے (ناک کان کاٹینگے) کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اُتاری اللہ تعالی نی یہ آیت وان عاقبتم سے صابرین تک یعنے اگر بدلا لو تم تو بدلا لو برابر اُسکے کہ تکلیف پہونچائی ہے تمکو اور اگر صبر کرو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لئے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نرہیگا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ روکے رہو قتل سے) قوم کے مگر چار شخص سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی بن کعب کے روایت سے **خاتمہ** سورۂ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے تنزیہہ باری تعالی کے اور قدرتین اُسکے فرشتوں کے اُتارنے سے اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل وبغال وغیرہ سے اور اُتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا لیل و نہار اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان اُنکا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اُس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسیطرح کی اور قدرتین اور اکیلا ہونا اُسکا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اُسکے سجدے کیلئے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور ڈرنا اُنکا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتین اُسکی انزال مار اور احیا ارض اور خلق انعام اور لبن اور نحل اور اعناب وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اُسکی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اُسکے ساتھ اور مالک ہونا اُسکا سموات و ارض کے جمیع چیزوں پر اور قدرتین اور انعام اُسکے جیسے نکالنا سہارا مان کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا انکو سمع اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا آثاث البیت کا اور متاع کا اصواف و اوبار و اشعار سے اُنکے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اُس تعالی کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربی کو دینے کا اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنیکا اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اُس عورت کے کہ سوت کات کر کھولڈالتی ہے اور نہی جھوٹی قسموں سے اور نہی عہد بیچنے کے بیچنے سے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہدینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور امر اکل حلال اور ادای شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اُہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائی خود حرام و حلال ٹھیرا لینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا اُنکا اور امر نبی کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقہیہ ہیں اور سوا اسکے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے متکبر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت

پر یقین نہین رکھتی اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب اُنکا مومنون کی روح سے اور انتظار کرنا کافرونکا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنی کا اور تمثیل معبودان باطل کے ساتھ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتھ حُر و مالک و متصرف کے اور تمثیل دعا کے معبود باطل کے گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیرہ ذلک **سورہ بنی اسرائیل** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اسرے بی لقیت موسی قال فنعته قاذا رجل قال محسته قال مضطرب الرجل الراس کانہ من رجال شنوءۃ قال ولقیت عیسی قال فنعته قال ربعة احمر کانہ خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراھیم قال وانا اشبه ولده به قال واُتیت باناءین احدھما لبن والاخر فیه خمر فقیل لی خذ ایھما شئت فاخذت اللبن فشربته فقیل لی ھدیت للفطرۃ او اصبت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیگئے مجھکو شب معراج مین ملامین موسی سی کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپنے اُنکا راوی کہتا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ فرمایا آپنے موسی علیہ السلام کے بھرے ہوی بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہین شنوءہ کی قبیلہ مین کے اور فرمایا کہ ملامین عیسی علیہ السلام سی اور صورت بیان کی اُنکی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہین سرخ رنگ گویا کہ ابھی نکلے ہین دیماس یعنے حمام سے اور دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا آپنی کہ مین اُنکی اولاد مین بہت مشابہ ہون اُنسی اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودہ کا تھا اور دوسرے مین شراب تھی اور کہا مجھے کہ لی تو اسمین سے جو چاہے سو لی لیا مین نے دودہ اور پیا سو کہا مجھ سی کسنے کہ راہ پائی تو نے فطرت کے یا کہا کہ پہونچا تو فطرت کو اور بیشک اگر لیتا شراب کو تو گمراہ ہو جاتی امت تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** حضرت نی دودہ پسند کیا اُسمین اشارت ہی علم اور کمالات دینیہ کی جو آگی امت مرحومہ کو حاصل ہوے اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت مین پھیل جاتی **عن** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتی بالبراق لیلۃ اُسری به مُلجما مُسرجا فاستصعب علیه فقال له جبرئیل ایمحمد تفعل ھذا فما رکبك احد اکرم علی اللہ منه قال فارفض عرقا **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی براق آیا جس شب کہ معراج ہوئی لگام و ہ لگام لگا ہوا تھا کاٹھی بندھا ہوا اور اُسنی شوخی کی تب فرمایا جبرئیل نے ہان تو محمد کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے آجتک کوئی تجھپر سوار نہین ہوا جو اُن سے زیادہ بزرگ ہو اللہ کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر پسینا ٹپکنے لگا براق کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر عبد الرزاق کے روایت سے **عن** بُریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لما انتھینا الی بیت المقدس قال جبرئیل باصبعه فخرق به الحجر وشدّ به البراق **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پہونچے ہم بیت المقدس مین یعنے شب معراج مین اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی اُنگلی سے اور چیر دیا پتھر اور باندہ دیا اُس سے براق **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لما کذّبتنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن اٰیاته وانا انظر الیه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنے معراج سے باہین کہ ہوا مین حطیم مین اور ظاہر کر دیا مجھپر اللہ تعالی نے بیت المقدس کو سو مین اُنکو خبر دینے لگا اُسکی نشانیون سے اور مین خوب اُسی دیکھتا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبا بمین مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سی بھی روایت ہے **عن** ابن عباس فی قوله تعالی وما جعلنا الرؤیا التی اریناك الا فتنة للناس قال ھی رؤیا عین اُریھا النبی صلی اللہ علیه وسلم لیلة اُسری به الی بیت المقدس قال والشجرۃ الملعونة فی القرآن قال ھی شجرۃ الزقوم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے وما جعلنا الرویا یعنے نہین کہا ہم نے تجکو جو کچھہ خواب دکھایا مگر لوگون کے جانچنے کو تو مراد اُس سے دیکھنا آنکھہ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات مین کہ گئے وہ بیت المقدس کو کہا ابن عباس نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے والشجرۃ الملعونۃ یعنے ملعون درخت جسکا مذکور ہے قرآن مین مراد اُس سے زقوم کا درخت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی قوله وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا تشھده ملائکة اللیل و ملائکة النھار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیہ کے تفسیر مین فرمایا وقرآن الفجر آخر آیت تک یعنے پڑہنا قرآن کا فجر کو حاضر ہوتا ہے فرمایا آپنے کہ حاضر ہوتے ہین اُسپر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ علی بن مسہر نے اعمش سے اُنہون نے

ابی صالح سمی ہے انہوں نے ابوہریرہ سے اُن دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالی یوم ندعوا کل اناس بامامهم قال یدعی احدهم فیعطی کتابه بیمینه ویمد له فی جسمه ستون ذراعا ویبیض وجهه ویجعل علی راسه تاج من لولوء یتلالاء فینطلق الی اصحابه فیرونه من بعد فیقولون اللهم ائتنا وبارک لنا فی هذا حتی یاتیهم فیقول ابشروا لکل رجل منکم مثل هذا واما الکافر فیسود وجهه ویمد له فی جسمه ستون ذراعا علی صورة ادم ویلبس تاجا فیراه اصحابه فیقولون نعوذ بالله من شر هذا اللهم لا تاتنا هذا فیاتیهم فیقولون اللهم اخزه فیقول ابعدکم الله فان لکل رجل منکم مثل هذا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا یوم ندعوا کل اناس بامامهم یعنے جسدن بلایا جاویگا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپنے کہ بلایا جاویگا ایک آدمی انمین کا یعنے جنتی اور ملیگا نامہ اعمال اُسکا داہنی ہاتھ مین اور بڑہا دیا جائیگا بدن اُسکا ساٹھ گز اور روشن کیا جائیگا چہرہ اُسکا اور اُسکے سر پر پہنایا جاویگا ایک تاج موتیونکا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائیگا اپنے ماروں کے طرف اور وہ اُسے دور سے دیکھکر کہینگے یا اللہ ایسی ہی نعمتین ہمکو بہی عنایت کر اور اُسمین ہمین برکت دی یہانتک کہ وہ آویگا اور اُنسے کہیگا کہ تمکو خوشخبری ہو ہر مرد کو تم مین سے ایسا ہی انعام ہے اور کافر کا مونہہ کالا ہوگا اور اُسکا بدن ساٹھ گز بڑہایا جاویگا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تہا اور پہنایا جاویگا اُسکو تاج سو دیکھینگے رفیق اُسکے اور کہینگے پناہ ہی اللہ کے اسکی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آوی فرمایا آپنے کہ پہر وہ اُنکے پاس آویگا اور کہینگے وہ کہ یا اللہ اسکو ذلیل کر اور وہ کہیگا یا اللہ تونکو مجہسے دور کرا سلئے کہ ہر ایک کو اُنمین سے عذاب ہے مثل اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سُدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے **مترجم** اس حدیث مین بڑی بشارت ہی مجتہدان شریعت اور امامان طریقت کو جنکو اللہ تعالی نے توفیق دی کہ اُنہون نے خلق اللہ کو اللہ کیطرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کیطرف دعوت کی اور عباد صالحین نے اُنکی اتباع پر کمر باندہی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے اُن لوگون کے لئی جنہون نے دین مین احداث کیا اور بدعتین نکالین اور خلق نے اُنکو پیشوا اور مقتدا قرار دیا اور اپنا متبوع ٹہیرایا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قوله عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وسئل عنها قال هی الشفاعة ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین اور کسنے آپ سے پوچہا عسی ان یبعثک ربک یعنے قریب ہے کہ اُٹہاویگا تجھے اللہ تعالی مقام محمود مین سو فرمایا آپنے مراد اُس سے شفاعت ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعافری داؤد اودی ہین اور وہ چچا ہین عبداللہ بن ادریس کے **مترجم** مقام محمود کی معنے تعریف کی جگہہ چونکہ اُس مکان والی کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل جان کرینگے لہذا اُسکا نام مقام محمود ہوا اور اللہ نے اُسکا وعدہ خاتم النبیین شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپ اس مقام مین آپکی شفاعت اصحاب توحید پر وا کرینگے **عن** ابن مسعود قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة عام الفتح وحول الکعبة ثلاث مائة وستون نصبا فجعل النبی صلی الله علیه وسلم یطعنها بمخصرة فی یده ویقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا وما یبدئ الباطل وما یعید ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹہہ گڑہے تہی (گڑہے تہی اُنکی پرستش ہوتی تہی) سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگی اُن پتہرونکو ایک چھڑی سے کہ آپکے ہاتہ مین تہی اور کہتے عبداللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تہی آیا حق اور بہاگ گیا باطل باطل بڑا بہگوڑا ہے آیا حق اور نہین شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹکر آویگا **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور اسباہین روایت ہے ابن عمر سے بہی **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم بمکة ثم امر بالهجرة فانزلت علیه وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین تہے پہر حکم ہوا آپکو ہجرت کا اور اُتری آپ پر یہ آیتہ وقل رب ادخلنی سے آخر تک یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجہے پسندیدہ مقام مین اور نکال مجہی بزرگی سے اور ٹہیرا دی میرے لئے تو ہی مددگار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال قالت قریش لیهود اعطونا شیئا نسال عنه هذا الرجل فقال سلوه عن الروح فسالوه عن الروح فانزل الله تعالی ویسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا قالوا اوتینا علما کثیرا اوتینا التوریة ومن اوتی التوریة فقد اوتی خیرا کثیرا فانزلت قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الی اخر الایة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہون نے کہا

کہ قریش نے یہود کو فرمائش کی کہ ہمکو ایسی چیز بتائی کہ ہم اس شخص سے (حضرت سے) پوچھیں تب اُنہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی اُنہوں نے حقیقت روح کی سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ویسألونک عن الروح سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمکو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے ہیں ہمکو بڑا علم ملا ہے ہمکو توراۃ ملی ہے اور جسکو توراۃ ملی اُسکو بڑی خیر ملی سو اُسپر اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قل لو کان البحر مداد الخ سے آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا یعنے کہہ تو اگر ہو دریا سیاہی میرے رب کے باتیں لکھنے کے لئے البتہ تمام ہو جاوے دریا اس سے پہلے کہ تمام ہوں باتیں میرے رب کے اگرچہ لاویں برابر دریا کے اور بدو **عن** عبد اللہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث بالمدینۃ وھو یتوکأ علی عسیب معہ فمر بنفر من الیھود فقال بعضھم لو سألتموہ فقال بعضھم لا تسألوہ فانہ یسمعکم ما تکرھون فقالوا یا ابا القاسم حدثنا عن الروح فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ورفع رأسہ الی السماء فعرفت انہ یوحی الیہ حتی صعد الوحی ثم قال الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ ایک لکڑی پر کھجور کے ٹیکا دیتے تھے سو گذری آپ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا اُنکے بعض نے کہ اُنسے کچھ سوال کرو تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اسلئے کہ وہ تمکو جواب سناوینگے کہ تمہیں بُرا لگیگا پس پوچھا اُنہوں نے اور کہا اے ابو القاسم بیان کرو تم ہمسے حقیقت روح کے سو کھڑے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی تک اور اُٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہانتک کہ وحی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپنے الروح من امر ربی یعنے روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمکو نہیں ملا ہے مگر تھوڑا علم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ ثلاثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوھھم قیل یا رسول اللہ وکیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون بوجوھھم کل حدب وشوکۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لائی جاوینگی لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کہنے کہا یا رسول اللہ مونہہ پر کیونکر چلینگے آپنے فرمایا جسنے پیروں پر چلایا ہے وہ مونہہ پر بھی چلا سکتا ہی آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے مونہہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچکر چلینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہیب نے ابن طاؤس سے اُنہوں نے اپنی باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں کچھ مضمون **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم محشورون رکبانا وتجرون علی وجوھکم **ترجمہ** بہز بن حکیم روایت کرتا ہے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر میں آؤگی پیادہ اور سوار اور گھسیٹی جاوینگی بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** صفوان بن عسال المرادی ان یھودیین قال احدھما لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی نسألہ قال لا تقل لہ نبی فانہ ان یسمعھا تقول نبی کانت لہ اربعۃ اعین فاتیا النبی فسألاہ عن قول اللہ تعالی ولقد اٰتینا موسی تسع اٰیات بینات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا ولا تمشوا ببری الی سلطان فیقتلہ ولا تأکلوا الربا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تفروا من الزحف شک شعبۃ وعلیکم الیھود خاصۃ لا تعتدوا فی السبت فقبلا یدیہ ورجلیہ فقالا نشھد انک نبی قال فما یمنعکما ان تسلما قالا ان داود دعا اللہ ان لا یزال فی ذریتہ نبی وانا نخاف ان اسلمنا ان تقتلنا الیھود **ترجمہ** صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کیطرف کچھ پوچھیں اُسنے کہا اُنکو نبی نکہو اگر وہ سُنینگے کہ تو اُنکو نبی نے کہا ہے تو اُنکی چار آنکھیں ہو جاوینگی یعنے بہت خوش ہونگے پھر وہ دونوں آپکے پاس آئی اور اس آیت کی تفسیر پوچھی ولقد اٰتینا موسی تسع اٰیات بینات یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دین ہمنے موسی کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا ہیں آپنے فرمایا کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھ کسیکو اور نہ قتل کرو اُس جاندار کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو اور نہ لیجاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسی قتل کرے یعنی تہمت خون کی

لگا کر اور مت کہا ؤ سود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورتکو اور نہ بہاگو جہاد سے اور شعبہ کو شک ہی کہ نوین بات یہی تہی کہ فرمایا آپ نے اور تیسری یہو خاصۃ منع ہے کہ زیادتی کرو تم ہفتہ کے دن سو چومنے لگی وہ دونون ہاتہ پیر آنحضرت کی اور کہا گواہی دیتی ہین ہم کہ بیشک تم نبی ہو آپنے فرمایا کہ پہر کیا چیز مانع ہی تمکو اسلام سے اُنہون نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ اُنکی اولاد مین ایک نبی ہو اور ہم یہ بہی ڈرتے ہین کہ اگر مسلمان ہون تو یہود ہمین مار ڈالین

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت بمكة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع صوته بالقرآن سبّه المشركون ومن انزله ومن جاء به فانزل الله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها عن اصحابك بان تسمعهم حتى يأخذوا عنك القرآن **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها یعنے مت پکار کر پڑہ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑہ یہ آیت مکہ مین اتری ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سی قرآن پڑہتے گالیان دیتی مشرک لوگ قرآن کو اور جنہی اُسے اُتارا اور جو لایا اُسے اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت مت پکار کر پڑہ قرآن نماز مین کہ مشرک لوگ سُنے اور اُسکی اُتارنیوالی کو گالیان دیوین اور مت آہستہ پڑہو تا کہ صحابہ نہ سُنین ایسا پڑہو کہ وہ سنین اور سیکہہ لین تمہارے زبان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس فی قوله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختفٍ بمكة وكان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقرآن فكان المشركون اذا سمعوا سبوا القرآن ومن جاء به فقال الله تعالى لنبيه ولا تجهر بصلوتك اى بقرأتك فيسمع المشركون فيسبوا القرآن ولا تخافت بها عن اصحابك وابتغ بين ذلك سبيلا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ آیتہ ولا تجهر بصلوتك الایہ ۔ یعنے پکار کر مت پڑہ تو نماز اپنی اور مت آہستہ پڑہ اور ڈہونڈہ لی اسکی بیچ کے راہ کے مکہ مین اُتری اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چہپی ہوی تہے اور جب آپ یارون کے ساتہ نماز پڑہتے قرآن آواز بلند سے پڑہتے اور مشرک گالیان دیتے قرآن کو جب سنتے اور جنہی اُتارا اور جو لایا اُسکو (یعنے خدا و جبرئیل کو) تب اللہ تعالے نے اپنے نبی سے فرمایا ولا تجهر بصلوتك یعنی مت زور سے پڑہ تو نماز کو یعنے قرآن کو کہ مشرک سنکر قرآن کو گالیان دینے لگین اور ایسے چپکے سے بہی مت پڑہ کہ تیرے اصحاب نہ سنین اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ذر بن حبيش قال قلت لحذيفة ابن اليمان اصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيت المقدس قال لا قلت بلى قال انت تقول ذلك يا اصلع ثم تقول ذلك قلت به القرآن بينى وبينك القرآن فقال حذيفة من احتج بالقرآن فقد افلح قال سفيان يقول قد احتج وربما قال قد افلح فقال سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى قال فاراه صلى فيه قلت لا قال لو صلى فيه لكتبت عليكم الصلوة فيه كما كتبت الصلوة فى المسجد الحرام قال حذيفة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بدابة طويلة الظهر ممدودة هكذا خطوه مد بصره فما زال الظهر البراق حتى رأيا الجنة والنار وعدا الآخرة اجمع ثم رجعا عوهما على بدئهما قال ويحدثون انه ربط لما يفر منه وانما سخره له عالم الغيب والشهادة **ترجمہ** ذر بن حبیش سے روایت ہے کہا اُنہون نے حذیفہ بن یمان سے کہ کیا نماز پڑہے ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس مین حذیفہ نے کہا نہین مین نے کہا بیشک پڑہی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجی کیا دلیل ہے تیرے جس سے تو یہ دعوی کرتا ہے مین نے کہا دلیل میرے قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جسنے دلیل پکڑے تو مراد کو پہونچا سفیان کہتے ہین کبہی ہمارے شیخ مصر نے کہا کہ جسنے قرآن سے دلیل پکڑے وہ حجت مین غالب آیا اور کبہی کہا کہ مراد کو پہونچا پہر کہا ذر بن حبیش نے کہ پڑہی ہین مین نے یہ آیت سبحان الذی اسرے یعنے پاک ہے وہ پروردگار کہ لیگیا رات ہی رات اپنے بندی کو مسجد حرام سے مسجد اقصے تک کہا حذیفہ نی کہ پہر مانا ہی تو اس آیتہ مین کہ نماز پڑہے آپ نے بیت المقدس مین مین نے کہا نہین حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہان نماز پڑہتے تو تمپر نماز وہان ادا کرنا فرض ہوجاتا جیسے کہ مسجد الحرام مین نماز فرض ہے پہر کہا حذیفہ نے لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور (یعنے براق) لمبے پیٹہہ والا قدم اُسکا وہان رکھتا جہان نظر پہونچتی پہر نہ اُترے (یعنے جبرئیل اور آپ) براق کے پیٹہہ پر سے یہانتک کہ دیکہہ لین جنت اور دوزخ اور آخرت کے وعدہ کی چیزین سب پہر لوٹے پاؤن لوٹے اور لوگ کہتے ہین کہ اُسکو باندہ دیا تہا (یعنے بیت المقدس مین) کیا ضرورت تہی اُسکے باندہنے کی کیا وہ بہاگ جاتا اُسکو تو عالم الغیب والشہادۃ نی آنحضرت کے لئی مسخر کر دیا تہا **ف**

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی معتبر حم حذیفہ نے انکار کیا ہی بیت المقدس مین حضرت کے نماز پڑہنے کا اور براق کے باندہنے کا بیہقی نے کہا ہی کہ چونکہ اثبات ان دونون کا اور روایت کرتے ہین اور مثبت کو نافی پر تقدم ہی یعنے جو روایت کرتا ہے کہ حضرت نے وہان نماز پڑہی ہے اور براق باندہا اُسکے پاس ایک شئی کا علم زیادہ ہے اور قول اُسکا قابل قبول ہے رہا حذیفہ نی جو کہا کہ اگر آپ وہان نماز پڑہتے تو ہمپر نماز وہانکی فرض ہوجاتی اگر اس سے فرضیت مراد ہی تو یہہ تلازم صحیح نہین اور اگر تشریع مراد ہی تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شدرحال کے اور وہان نماز کی ادا کی فضیلت مین جو وارد ہوئی ہے اُسکی مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہی **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من ینشق عنہ الارض ولا فخر قال فیفزع الناس ثلث فزعات فیاتون آدم فیقولون انت ابونا آدم فاشفع لنا الی ربک فیقول انی اذنبت ذنبا اھبطت منہ الی الارض ولکن ائتوا نوحا فیاتون نوحا فیقول انی دعوت علی اھل الارض دعوۃ فاھلکوا ولکن اذھبوا الی ابراھیم فیاتون ابراھیم فیقول انی کذبت ثلث کذبات ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منھا کذبۃ الا ماحل بھا عن دین اللہ ولکن ائتوا موسی فیاتون موسی فیقول قد قتلت نفسا ولکن ائتوا عیسی فیاتون عیسی فیقول انی عبد اتیت من دون اللہ ولکن ائتوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم قال فیاتونی فانطلق معھم قال بن جدعان انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاخذ حلقۃ باب الجنۃ فاقعقعھا فیقال من ھذا فیقال محمد ففتح لی ویرحبون بی فیقولون مرحبا فاخر ساجدا فیلھمنی اللہ من الثناء والحمد فیقال لی ارفع راسک وسل تعط واشفع تشفع وقل یسمع لقولک وھو المقام المحمود الذی قال اللہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال سفین لیس عن انس الا ھذہ الکلمۃ واخذ بحلقۃ باب الجنۃ فاقعقعھا ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین سردار ہون تمام اولاد آدم کا قیامت کی دن اور اسمین کچھہ فخر نہین اور میرے ہاتہ مین ہوگا نیزہ حمد کا اور اسمین کچھہ فخر نہین اور کوئی نبی نہوگا اُسدن آدم اور اور نبی اُنکے سوا سب میرے ہی نیزے کی نیچے ہونگے اور پہلے میرے ہی لئی زمین شق ہوگی دوسرے بعث کے وقت اور اسمین کچھہ فخر نہین فرمایا آپنے اور تین بار لوگ بہت گہبرائینگے پہر آئینگے آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ہمارے باپ ہین سو سفارش کیجئی ہمارے اپنے رب کے پاس وہ کہینگے مجھسے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اُتارا گیا مین اُسکے سبب سے زمین پر لیکن تم نوح کی پاس جاؤ پہر نوح کے پاس آوینگے وہ کہینگے مین نے ساری زمین والون کی لئی بددعا کی اور وہ ہلاک ہوگئے ولیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر وہ ابراہیم کے پاس جائینگے اور وہ کہینگے مین نے تین جہوٹ بولی مین پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہوٹ نہین بولا اُنہون نی مگر مقصود تہی اُس سے تائید دین کی پہر فرمائینگے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ آئینگے موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مین نے ایک شخص کو بقصور مار ڈالا ہے ولیکن تم جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے سب لوگ عیسے علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مجھے اللہ تعالے کے سوا لوگون نے معبود بنایا تہا ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا آپنے پہر سب لوگ میرے پاس آئینگے سو مین اُنکے ساتہ جاؤنگا دربار الہی مین) ابن جدعان جو راوی حدیث ہین اُنہون نے کہا کہ انس نے کہا ہے مین گویا کہ دیکہہ رہا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تہی کہ پکڑے کہڑا ہونگا مین جنت کا دروازہ اور کہٹکہٹاؤنگا اُسکو سو اندر سے کوئی پوچہیگا کون ہے لوگ کہینگے کہ محمد آئین ہین آو بہلت کرینگے میرے اور مجھے مرحبا کہینگے پہر مین سجدے مین گر پڑونگا شکر کے لئی سو سکہاوینگا مجھے اللہ تعالے حمد وثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اُٹہا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیرے بات سنی جائیگی اور وہ مقام (جہان یہ باتین ہونگی) مقام محمود ہے کہ جسکا وعدہ اللہ نے اس آیۃ مین فرمایا عسی ان یبعثک الآیۃ یعنے قریب ہے کہ اُٹہاویگا تجھی اللہ تعالے مقام محمود مین سفیان نے کہا کہ اس روایت مین انس سے یہہ مروی ہے کہ فرمایا آپنے پکڑونگا مین دروازہ جنت کا اور اسی ٹہونگونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث ابی نضرہ سے انہون نی ابن عباس سے پوری حدیث **ترجمہ** اس حدیث مین بتفصیل مذکور ہوا کہ شفاعت بغیر اذن آلہی نہوگی اور جو جہال اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتا ہین انکار شفاعت کے محض غلط ہی تابع حدیث کب اُسکا منکر ہوسکتا ہے **خاتمہ** سورہ بنی اسرائیل مین بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہی دوبار غالب آنا انکا زمین مین اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سنحاریب کا اہل نینوی سی یا جالوت جزری کا اُنپر اور وعدہ رحمت کا اُنسے اور وعید تباہی کے بصورت ارتکاب جرائم اور عطا

ہونا نو معجزونکا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرت کے اسرار کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رویا رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خبا ثتین شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اسکا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنون کو اور مذکر ہونا اسکا اور حجاب ہوجانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا انکے دلون اور کانون پر اور بھاگ جانا منکرون کا توحید قرآن سے نکر اور شفا و رحمت مومنون کے لئے اور خسران ظالمون کے لئے نزول قرآن مین اور عاجز ہونا جن و انس کا اسکے مقابلہ سے اور بے مثل کا ہونا قرآن مین اور اترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور مکڑے مکڑے کرنا قرآن آسانی قرارت کے لئے اور سجدہ مین گرپڑنا اہل علم کا اسی سے نکر اور خاشع ہونا انکا اور ادا مردنو سے امر ادای حقوق ذوی القربی اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنی کا اقربا اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنیکی اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کہانے سے اور امر وفای عہد کا اور وفای کیل و میزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آراء کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور مین اور امر نرم بات کرنیکا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرارت قرآن کا وقت فجر کے اور امر نبی کو اس دعا پڑھنے کا رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ الآیۃ اور امر توسط کا سر و جہر مین وقت قرارت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمالنامونکا اور مذمت طالب دنیا کے اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیونکا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہون پر اندھے بہرے گونگے ہوکر اور اسیطرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ محبت انسانکی اور طلب کرنا اسکا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آوے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اسکے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہین اور انپر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سموات و ارض اور ہر شی کی اور مسخور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال انکا اور تفضیل بعض انبیاء کے بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہوجانا مشرکونکا اپنے معبودون سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہوجانا اور کرامت بنی آدم کے اور سوار کرنا اسکا بر و بحر مین اور فضیلت اسکی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور تسکیت حال انسان کے راحت اور تکلیف مین اور یوحنا لوگونکا روح کی حقیقت کو اور فرمایش کافرونکی رسول سے ہر بین جاری کرنیکی اور باغونکی وغیرہ ذلک اور جواب اسکا

سُوْرَۃُ الْکَہْفِ

سورہ کہف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِکَالِیَّ یَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰی صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَیْسَ بِمُوْسٰی صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰی خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْہِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ ھُوَ اَعْلَمُ مِنْکَ قَالَ مُوْسٰی اَیْ رَبِّ فَکَیْفَ لِیْ بِہٖ فَقِیْلَ لَہٗ اِحْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَحَیْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَھُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَہٗ فَتَاہُ وَھُوَ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰی حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَانْطَلَقَ ھُوَ وَفَتَاہُ یَمْشِیَانِ حَتّٰی اِذَا اَتَیَا الصَّخْرَۃَ رَقَدَ مُوْسٰی وَفَتَاہُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمِکْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ وَاَمْسَکَ اللّٰہُ عَنْہُ جِرْیَۃَ الْمَاءِ حَتّٰی کَاَنَّ مِثْلَ الطَّاقِ وَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَکَانَ لِمُوْسٰی وَفَتَاہُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِیَّۃَ یَوْمِھِمَا وَلَیْلَتِھِمَا وَنَسِیَ صَاحِبُ مُوْسٰی اَنْ یُّخْبِرَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰی قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْہُ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَہٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰی ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا قَالَ یَقُصَّانِ اٰثَارَھُمَا قَالَ سُفْیَانُ یَزْعُمُ النَّاسُ اَنَّ تِلْکَ الصَّخْرَۃَ عِنْدَھَا عَیْنُ الْحَیٰوۃِ لَا یُصِیْبُ مَاءُھَا مَیِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَکَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُکِلَ مِنْہُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَیْہِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَھُمَا حَتّٰی اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَاٰی رَجُلًا مُسَجًّی عَلَیْہِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ مُوْسٰی فَقَالَ اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا مُوْسٰی اِنَّکَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَّمَکَہُ اللّٰہُ لَا اَعْلَمُہٗ وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَّمَنِیْہِ لَا تَعْلَمُہٗ فَقَالَ مُوْسٰی ھَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا قَالَ لَہُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ

شیٔ حتّٰی احدث لک منہ ذکرًا قال نعم فانطلق الخضر وموسٰی یمشیان علی ساحل البحر فمرّت بھما سفینۃ فکلّمھم ان یحملوھما فعرفوا الخضر فحملوھما بغیر نول
فعمد الخضر الی لوح من الواح السفینۃ فنزعہ فقال لہ موسٰی قوم حملونا بغیر نول فعمدت الی سفینتھم فخرقتھا لتغرق اھلھا لقد جئت شیئًا امرًا قال
الم اقل انک لن تستطیع معی صبرًا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرًا ثم خرجا من السفینۃ فبینما ھما یمشیان علی الساحل واذا غلام
یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسہ فاقتلعہ بیدہ فقتلہ فقال لہ موسٰی اقتلت نفسًا زکیۃ بغیر نفس لقد جئت شیئًا نکرًا قال الم اقل لک انک لن
تستطیع معی صبرًا قال وھذہ اشدّ من الاولٰی قال ان سألتک عن شیٔ بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرًا فانطلقا حتّٰی اذا اتیا اھل
قریۃ استطعما اھلھا فابوا ان یضیفوھما فوجدا فیھا جدارًا یریدان ینقضّ یقول مائل فقال الخضر بیدہ ھکذا فاقامہ فقال لہ موسٰی قوم اتینا
فلم یضیفونا ولم یطعمونا لو شئت لاتخذت علیہ اجرًا قال ھذا فراق بینی وبینک سأنبئک بتاویل ما لم تستطع علیہ صبرًا قال رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وسلّم یرحم اللہ موسٰی لوددنا انہ کان صبر حتّٰی یقصّ علینا من اخبارھما قال فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم الاولٰی کانت من
موسٰی نسیانًا قال وجاء عصفور حتّٰی وقع علی حرف السفینۃ ثم نقر فی البحر فقال لہ الخضر ما نقص علمی وعلمک من علم اللہ الا مثل ما نقص ھذا العصفور
من البحر قال سعید بن جبیر وکان یقرؤھا وکان امامھم ملک یأخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبًا وکان یقرأ واما الغلام فکان کافرًا

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین نے کہا ابن عباس سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسی بنی اسرائیل والے وہ موسی نہین ہین جنکا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس نے کہا
کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے مین نے ابی بن کعب سے سنا ہی کہ وہ کہتے تھے سنا ہی مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے موسی علیہ السلام ایکدن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل مین سو کسیکو
پوچھا اُنسے کہ کون شخص علم مین زیادہ ہے کہا موسی نے کہ مین سو عتاب کیا اللہ تعالی نے اُنپر کہ یہ کیون نکہا کہ اللہ ہی جانتا ہی سو وحی کی اللہ تعالی نے انکیطرف کہ ایک بندہ میرے بندون
مین سے ہی جہان دو دریا ملتے ہین کہ وہ تجھسے زیادہ علم رکھتا ہی موسی نے عرض کی کہ ای رب مین کیونکر اُس تک پہونچون سو فرمایا اللہ تعالی نے لیلو ایک مچھلی ایک زنبیل مین پھر
جہان وہ کھو جاوے وہ اُسی جگہہ ملیگا پھر موسی چلی اور اُنکے ساتھ اُنکے خادم یوشع بن نون بھی چلی اور رکھہ لی موسی نے ایک مچھلی ایک زنبیل مین سو چلی جاتی تھی رفیق
اُنکی اور وہ یہانتک کہ پہونچی ایک پتھر پر اور دونون سو گئی اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکلکر دریا مین چلی گئی اور اللہ تعالی پانیکو اُسکی چلنے کی جگہہ مین روک دیا پہنچنے
یہانتک کہ ایک طاق سا بنگیا اور اُسکا رستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسی علیہ السلام اور اُنکے رفیق کے لئے ایک تعجب کے چیز ہوگئی اور دونون باقی اُسی دن اور رات
تک اور بھولگئی رفیق موسی کے کہ خبر دی اُنکو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسی نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتا لاؤ اس سفر مین ہمین بہت تھکن ہوئی کہا اُسنے
نی کہ نہین تھکی موسی مگر جبکہ آگے بڑ گئی مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے آپ جب ٹھیرے تھے ہم پتھر پر تو مین بھولگیا مچھلی اور نہین بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ مین
اُسکا ذکر کرون آپسے اور اُسنے اپنی راہ لی دریا مین عجیب طور سے موسی نے کہا اُسیکو تو ہم ڈھونڈھتے تھے پھر چلے اپنی الٹی پاؤن کہا اوسنے ڈھونڈتے اپنے قدمون کے
نشانکو تا کہ اُسی جگہ لوٹکر پہونچین سفیان نے کہا لوگ کہتے ہین کہ اُسی پتھر کے پاس سے نہر آب حیاتکی جس مردہ کو پہونچتا ہی پانی اُسکا فوراً زندہ ہوجاتا ہے اور اُس
مچھلی سے کچھہ کہا ہی چکے تھی پھر جب اُسپر پانی پڑا وہ زندہ ہوگئی غرض اُلٹے پانون چلے یہانتک کہ اُس پتھر تک پہونچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا موندہہ چادر سے
ڈھانپے ہوئے ہی موسی علیہ السلام نے اُنکو سلام کہا تو اُنہون نے کہا تمہارے اس ملک مین سلام کہان ہے تو کہا اُنہون نے کہ مین موسی ہون کہا خضر نے کہ موسی
بنی اسرائیل کے کہا ہان کہا ای موسی تمکو ایک علم ہے اللہ کے علمونمین سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تمکو اور مین نہین جانتا اُسکو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علمون مین سے کہ مجھے
سکھایا ہے اللہ تعالے نی کہ نہین جانتے تم اُسکو سو موسی نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلون مین کہ تم مجھے سکھاؤ اُسمین سے کہ جو سکھائی ہے تمکو
اللہ نے کام کے بات خضر نے کہا تم صبر نہ کرسکوگے اور کیونکر صبر کروگے تم ایسی بات پر جسکی تمکو خبر نہین موسی نے کہا اللہ چاہیگا تو تم مجھے صابر
پاؤگے اور مین تمہاری نافرمانی نکرونگا کسی بات مین خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہا چاہتے ہو تو مجھسے کوئی خبر نہ پوچھنا جبتک مین خود بیان نکرون موسی
نے کہا اچھا پھر خضر اور موسی چلے دریا کے کنارے پر اور اُنکے پاس ایک کشتی گذری اور اُن دونون نے کشتی والون سے کہا کہ ہمین چڑھا لو پھر پہچان لیا
اُنہون نے خضر کو اور چڑھا لیا اُنہون نے اُن دونون کو بغیر کرایہ کے سو خضر نے ایک تختہ اُس کشتی کا توڑ ڈالا پس

پس موسیٰ نے کہا ان لوگون نے ہمکو بغیر کرایہ کے چڑہایا اور تمنے انکی کشتی توڑ ڈالی کہ اُسکے لوگ ڈوب جاوین یہہ تو بڑا بُرا کام کیا تمنے خضر نے کہا مین تمسے پہلی ہی کہہ چکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نکر سکوگے موسیٰ نے کہا خیر تم مجھپر الزام نرکھو جسکو مین بہول گیا اور میرے کام مین مشکل مت ڈالو پہر دونون کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کی چلے جاتے تہے کہ ایک لڑکا لڑکون مین کہیل رہا تہا سو خضر نے اُسکا سر پکڑا اور اُکہاڑ دیا اپنے ہاتہ سے اور وہ مرگیا موسیٰ نے کہا کہ تمنے ایک بیقصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے یہہ بہت بُرا کام کیا خضر نے کہا مین تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نکر سکوگے راوی نے کہا کہ یہ بات (یعنے بی قصور خون کرنا) پہلی بات سے بہی زیادہ تعجب کے تہے موسیٰ نے کہا اگر مین اب کچہہ پوچہون اسکے بعد تو تم مجھے اپنے ساتہ نرہنے دینا میرا عذر اب پورا ہوچکا (یعنے اب عذر نکرونگا) پہر دونون چلے یہانتک کہ ایک گاؤن مین پہونچے اور وہانکے لوگون سے ضیافت طلب کی سو اُنہون نے انکی ضیافت سے انکار کیا اور کچہہ نہ کہلایا اور اُسمین ایک دیوار دیکہی کہ وہ گری پڑتی تہی۔ راوی کہتا ہے کہ وہ جہکی ہوئے تہے سو خضر نے ہاتہ سے اشارہ کردیا کہ وہ سیدہی ہوگئی موسیٰ نے کہا ایسے لوگ ہین کہ ہم انکے پاس اُترے اور اُنہون نے ہماری ضیافت تک نکی اور نہ کہانا کہلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر اُنسے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر نے کہا لو اب میرے تمہاری جُدائی ہے مین تمہین ان سب باتون کے حقیقت بتادیتا ہون جسپر تم صبر نکر سکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ پر ہم چاہتے تہے کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ اُنکی عجیب و غریب خبرین ہم سُنتے (راوی) سوال خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سہو کیا اور فرمایا آپ نے کہ کیسے چڑیا آئی کشتی کے کنارے پر اور اُسنے اپنی چونچ دریا مین ڈبوئی سو خضر نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم مین سے کچہہ نہین گہٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گہٹایا ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس اس آیت کو یون پڑہتے تہے وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا اور پڑہتے تہے وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو اسحاق نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو ابن ابی عبید اللہ نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابو مزاحم سمرقندی نے کہا کہ مین نے حج کیا فقط اسی آیت کی تفسیر سفیان سے یہ حدیث سنوانے کو وہ اسمین ایک چیز بیان کرتے تہی یہانتک کہ سُنا مین نے اُنکو کہتے تہے کہ روایت بیان کی ہمسے عمرو بن دینار نے اور مین نے کہا تہا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہین کیا اُنہون نے اُسچیز کا **مترجم** اس قصہ مین بڑی فضیلت ہے علم کے اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے مین شرم نچاہیے اور اُسکے لئی سفر اور طے منازل ضرور ہے اور اطاعت استاد کہ موجب مزید علم ہے اور عصیان اُسکا موجب حرمان اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ کیطرح ضرور اُس سے دریافت کرلے اور ہرگز نہ شرماوے اور اسی ہمیروتی اور بی ادبی نجانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اُسکا علم بیحد ہے اور معلومات بیحد **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس لڑکیکو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تہا وہ کافر پیدا ہوا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** ابوہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر اسلئے اُنکا نام ہوا کہ وہ بیٹے خشک مین پر جسپر گہانس تہی پہر وہ اُنکے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری کو کہتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** اَبِي رَافِعٍ عَنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوا يَخْرُقُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوا فَسَتَخْرُقُونَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوا فَسَتَخْرُقُونَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَخْرُقُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قُوَّةً وَعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُونَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے دیوار سکندر کے باب مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اُسے روز کہودتے ہین یہانتک کہ قریب بیٹنے کے ہوجاتی ہے پہر کہتا ہے جو اُنپر حاکم ہے کہ پہر چلو کل اسکو گراوینگے فرمایا اپنے کہ اللہ تعالیٰ اُسی پہر اول روز سے زیادہ مضبوط کردیتا ہے یہانتک کہ جب اُنکا وقت آجائیگا

اور اب کا ارادہ ہوگا کہ انکو لوگون پر نکالی کہیگا حاکم انکا کہ پھر چلو کل اسی توڑ لینگے اگر چاہیگا اللہ تعالے اور انشاء اللہ کہیگا فرمایا آپنے پھر دوسرے روز لوٹ کر آوینگے اور اُسکو ویسا ہی ناقص پاوینگے جتنا اول توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالینگے اُسمین اور نکل پڑینگے لوگون پر اور سب پانی یا ونکا پی ڈالینگے اور لوگ اُنسے بھاگینگے پھر وہ آسمانکیطرف تیر پھینکینگے اور اُنپر گریگا تیر خونمین ڈوبا ہوا سو بولینگے کہ دبا لیا ہمنے زمین والونکو اور چڑھائی کی آسمان والی یعنے خداوند تعالی پر کہینگے یہ اپنی دلکی سختی اور غرور سی سو بھیجیگا اُنپر اللہ تعالے ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا اُنکی گردنونمین اور وہ سب مر جائینگے فرمایا آپنے قسم ہی اُس پروردگار کے کہ جان محمد کے اُسکے ہاتھ مین ہے کہ زمین کے جانور اُنکا گوشت کہا کہا کر موٹے ہو جائینگے اور مٹکتے پھرینگے اور شکر کرینگے بخوبی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسطرح ہم نہین جانتے اُسکو مگر اسی سند سی **مترجم** یاجوج ماجوج دونون اجیج نار سے مشتق ہین اور اجیج کے معنے فساد اور شر اُسکا بسبب کثرت اور شدت اُنکے کے ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کے اولاد سی ہین ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہین ترک ہین سے اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج وماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہان سد طیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا اور حذیفہ سی مرفوعا مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہین اور ماجوج ایک گروہ ہین اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے نہین مرتا اُنمین سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتیار باندھنے کے اور وہ تین قسم ہین ایک قسم درخت صنوبر کے مانند ہین کہ طول اُنکا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ اُنمین سے ایسا ہے کہ عرض و طول اُنکا برابر ہے ایکسو بیس گز ہے قد اُنکا اور کوئی پہاڑ اور لوہا اُنکی برابری نہین کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے نہین پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کہا جاتا ہے اور جو اُنمین سے مرجاتا ہے اُسی بھی کہا جاتے ہین جب وہ نکلینگے سر اُنکے لشکر کا شام مین ہوگا اور ساقہ اُنکا خراسان مین پی جاوینگے وہ نہر بن مشرق کے اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض خروج اُنکا ایک بڑی نشانیون سے ہے قیامت کے **عن** اَبِی سَعِیْدِ بْنِ اَبِی فَضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ مِنَ الصَّحَابَۃِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْہِ یَعْنِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ **ترجمہ** ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری کہ اسی سب سے ہین سنا اُنہون نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جبکہ اللہ تعالے جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن کہ جسمین شک نہین پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ جسنے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل مین کسیکو کہ کیا ہو اُسکو اللہ کے واسطے تو چاہیئے کہ مانگے وہ ثواب اُسکا اللہ کے سوا اسی شریک سے اسلئے کہ اللہ تعالی بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شریکون کے شرک سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر محمد بن بکر کے روایت سے **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا قَالَ ذَھَبٌ وَّفِضَّۃٌ **ترجمہ** ابی الدرداء سی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وکان تحتہ کنز لہما یعنے اُس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تھی خزانہ تھا اُن یتیمونکا فرمایا آپنے سونا اور چاندی تھا **ف** روایت کیا ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے صفوان بن صالح سی اُنہون نے ولید بن مسلم سے اُنہون نے یزید بن یوسف صنعانی سے اُنہون نے یزید بن یزید جابر سی اُنہون نے مکحول سے اسی اسناد سی مانند اسکے **خاتمہ** سورہ کہف مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیونکا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسی اور خضر علیہما السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر حکم انشاء اللہ کہنی کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نہی کتذاکر ان خدا کے ساتھ رہنی کا اور نواہی سے نہی اطاعت سی غافلون کے اور احوال آخرت سی وعید نار کے ظالمون کے لئے اور بیان ونعیم کی پردون کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مؤمنین صالحین کے لئی اور تسییر کرنا پہاڑونکا اور سانپ اژدہا بندونکا اور خطاب عتاب اور تقسیم نامۂ اعمال کی اور خوف عاصیونکا حشر مین اور مشرکونکو خطاب ہونا کہ اپنے معبودونکو پکارو اور جواب نہ دینا اُنکا حشر مین اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کے مشرکون کے لئے اور اُنکے لئی جو انبیا سی ٹھٹھا کرتے ہین اور وعدہ جنت کا صالحین کے لئے اور مضامین توحید سی رد اشراک فی العبادت کا اور رد اشراک فی الحکم کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہین **مِنْ سُوْرَۃِ مَرْیَمَ** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** اَلْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی نَجْرَانَ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ ھَارُوْنَ وَقَدْ کَانَ بَیْنَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی مَا کَانَ فَلَمَّا قَدِمْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَھُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِھِمْ

والصابئین قبلهم ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاری کیطرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھسے کہا کہ تم پڑھتے ہو یا اُختَ هٰرُوْنَ یعنے اے بہن ہارون کے (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسے کی درمیان بہت کچھ مدت تھی مغیرہ نے کہا کہ میں نے اُنکا جواب بجانا اور لوٹا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور انکو خبر دی آپنی فرمایا کہ تو نے کیوں خبر نہ دی اُنکو کہ عادت تھی اگلے لوگونکی کہ پیغمبرون کے نام رکھا کرتے تھی اور جو صالحین اُنسے پیشتر ہوتے (یعنے یہ ہارون مریم کے بھائی اور میں موسیٰ کی بھائی اور) ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس اوپر کی روایت سے عن ابی سعید الخدری قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذرهم یوم الحسرة قال یؤتی بالموت کانه کبش املح حتی یوقف علی السور بین الجنة والنار فیقال یا اهل الجنة فیشرئبون ویقال یا اهل النار فیشرئبون فیقال هل تعرفون هذا فیقولون نعم هذا الموت فیضجع فیذبح فلولا ان الله قضی لاهل الجنة الحیاة والبقاء لماتوا فرحا ولو لا ان الله قضی لاهل النار الحیاة فیها والبقاء لماتوا ترحا ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وانذرهم یوم الحسرة یعنے ڈرا دی تو انکو اے نبی حسرت کے دن سے) فرمایا آپنے کہ موت کو لاوینگے ایک چتکبرے بھیڑ کے صورتمین اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کے دیوار پر اور کہا جاویگا اے جنت والون سو وہ سر اُٹھا کر دیکھنے لگینگے اور کہا جاویگا اے دوزخیون اور وہ بھی سر اُٹھا کر دیکھنے لگینگے پھر کہا جاویگا اُن سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہینگے کہ ہان یہ موت ہے پھر اُسی لٹائینگے اور ذبح کر دینگی سو اگر اللہ تعالے حکم نہ کر چکا ہوتا جنت والون کے لئی زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے ماری مرجاتی اور اگر حکم نہ کر چکا ہوتا دوزخیون کے لئے اُسمین زندہ اور ہمیشہ رہنی کا تو وہ غم کے ماری مرجاتے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما عرج بی رأیت ادریس فی السماء الرابعة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین آسمان پر گیا معراج مین دیکھا مینے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگون نے قتادہ سے انہون نے انس بن مالک سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبرئیل ما یمنعک ان تزورنا اکثر مما تزورنا فانزل اللہ تعالی وما نتنزل الا بامر ربک له ما بین ایدینا وما خلفنا الی آخر الآیة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیون نہین آتے ہمارے پاس اُس سے زیادہ جتنا آتے ہو اوسنے کہا کہ پھر اسی پر آیت اتری وما نتنزل الا بامر ربک یعنے نہین اترتی مین ہم تیری بے حکم سے اُسکا ہی جو ہمارا اگلی ہی اور پیچھی ہے اخر آیت تک (یہ جبرئیل کیطرف سے اللہ تعالی فرمایا اور اترتی وقت آسمان پہیے ہوجاتے زمین آگی چڑھتی وقت زمین ہی آسمان آگی) ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عن السدی قال سألت مرة الهمدانی عن قول اللہ تعالی وان منکم الا واردها فحدثنی ان عبد اللہ بن مسعود رفعه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون عنها بأعمالهم فاولهم کلمح البرق ثم کالریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحله ثم کشد الرجل ثم کمشیه ترجمہ سدی نے کہا پوچھا مینے مرہ ہمدانی سے مطلب اس آیت کا وان منکم الا واردها یعنے کوئی تم مین سے ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو تو کہا مجھسے مرہ نے کہ بیان کیا مجھسے عبد اللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وارد ہونگے لوگ دوزخ مین پھر اُس سے نکلینگے اپنے عملون کے موافق سو پہلا گروہ ایسا جاویگا جیسے بجلی چمکتی ہے دوسرا جیسے ہوا تیسرا جیسے گھوڑا دوڑی چوتھا جیسے سوار اُونٹ کا پانچوان جیسے آدمی دوڑتا ہو چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہین کیا اُسکو عن عبد اللہ وان منکم الا واردها قال یردونها ثم یصدرون باعمالهم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے آیت مذکور کی تفسیر مین فرمایا کہ وارد ہونگے لوگ دوزخ مین پھر نکلینگے اُس سے اپنے عملون کے مطابق ف روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے سدی سے اسکی مانند کہا عبد الرحمن نے کہا مینے شعبہ سے کہ اسرائیل نے مجھسے بیان کیا کہ سدی سے روایت کی مرہ سے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ نے کہا اور نہی ہے مینے یہ روایت سدی سے مرفوعاً لیکن مین چھوڑ دیتا ہون اسکو قصداً یعنے رفعہ نہین کرتا عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اذا احب اللہ عبدا نادی جبرئیل انی قد احببت

فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهٗ مَحَبَّةٌ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میں نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بھی اُسی کو دوست رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں پھر اُتاری جاتی ہے اُسکی محبت زمین والوں میں یہی مطلب ہے اس آیت کا ان الذین آمنوا یعنے جو لوگ ایمان لائی اور اچھے کام کئی رحمن اُنکی محبت ڈالدیگا آخر آیت تک اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالے کسی بندے کو فرماتا ہے جبرئیل سے میں نے فلانی کو دشمن کیا تم بھی اسی دشمن رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں اور اُتاری جاتی ہے عداوت اُسکی زمین والوں کے بیچ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **عَنْ** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ كُنْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِيْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ هٰهُنَا وَهُوَ وَاللّٰهِ اَعْلَمُ قَدْ رَاٰنِيْ هُنَالِكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ترجمہ خباب بن ارت کہتی ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینی کو (وہ کافر تھا) سو اُسنے کہا میں تجھی ہرگز نہ دونگا جبتک کہ تو منکر نہو گا محمد کا میں نے کہا میں اُنکا کبھی منکر نہونگا یہانتک کہ تو مر کر اُٹھے اُسنی کہا میں مر کر پھر اُٹھونگا میں نے کہا ہان اُسنی کہا وہان میرا مال ہوگا اور اولاد سو میں وہان تیرا حق ادا کردونگا اُسپر یہ آیت اُتری افرایت سے آخر تک یعنی بھلا دیکھو تو اُسکو جو منکر ہوا ہمارے آئیتو کا اور کہا اُسنی کہ ملیگا مجھکو مال اور اولاد **ف** روایت کیے ہمیں ہناد نے اُنہوں نے ابو معاویہ سے اُنہوں نے اعمش سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ مریم میں مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحیی علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہ السلام کا اور پیدا ہونا عیسے علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ اُنکا باپ کے ساتھ اور تذکیر موسی اور اسمعیل اور ادریس علیہ السلام کے حال کے اجمالا اور سوا اُسکے اور بہت سی فوائد متفرقہ مذکور ہیں **وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلَهُمُ اسْتَيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِيَ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا شَيْئًا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى مِثْلَ صَلٰوتِهٖ فِي الْوَقْتِ فِيْ غَدٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ نَامَ عَنْهَا وَلَا نَسِيَهَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹی رات کو چلے جاتی تھی کہ پہونچی اُنکو نیند اور آپنے اونٹ بٹھائی اور سو رہی اور فرمایا اے بلال تم ہماری لئی ہوشیار رہو رات کو کہا راوی نے کہ پھر نماز پڑہی بلال نے پتھر کیہ لگایا اپنی کجاوی کا اور مونہہ کیا مشرق کیطرف پھر آنکھہ جھپک گئی اور سو گئی اور کوئی نہ جاگا اُنمیں سے اور پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جاگے اور کہا اے بلال (یہ کیا کیا) سو بلال نے عرض کی کہ میرا باپ فدا ہو آپ پر اے رسول اللہ کے مجھہ سے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جسنی آپکی روح کو پکڑ رکھا تھا سو آپنے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپنے آگی جاکر اونٹ بٹھائی اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی جیسے وقت میں نماز پڑہا کرتے تھی پھر فرمایا آپنی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ قایم کر نماز کو میری یاد کی لئے (یعنے جو بھولجائی نماز کو جب یاد آوی پڑہ لی) **ف** یہ حدیث غیر محفوظ ہی روایت کیا اسکو کئی حافظان حدیث نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی ہریرہ کا اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا اُنکو یحیی بن سعید قطان نے اور اور لوگوں نے اُنکے حافظہ کے طرف سے **خاتمہ** سورہ طہ میں قصص ماضیہ سے قصہ موسی علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفات الہی سے استوا اللہ تعالے کا عرش پر اور مالکیت اُسکی آسمان و زمین پر اور علم اُسکا اور توحید الوہیت اور خوبی اُسکی اور صفات قرآن سی نازل ہونا اُسکا رفع مشقت کی لئے اور نصیحت کے واسطی اور عربی ہونا اُسکا اور نہی جلد پڑہنے سی اُسکے اور ضال اور شقی نہونا کسی اُسکے تابعون کا اور وعید تنگی رزق کے اُسکی لئی جو قرآن سے مونہہ موڑی اور اندہا ہونا اُسکا قیامت میں اور مذمت اُسپر ایمان نہ لانیکی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخہ اولی و ثانی اور گمراہ ہونا اُنکا اور گفتگو اُنکی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑ دنکا اوڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنے عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھہ جانا رحمن کے خوف

سے اور بنوا شفاعت کا بغیر اذن خدا کے اور ذلیل ہونا مونہو نکا اسکے آگے اور محرومی ظالم کے اور جزا سالح کی اور سیطرح کی اور فوائد پسندیدہ مذکور ہین **ومن**

سورۃ الانبیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** عائشۃ ان نعلا قعد باین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی و

مملوکین یکذبونی ویخونونی ویعصونونی واشتمهم واضربهم فکیف انا منهم قال یحسب ما خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک ایاهم فان کان عقابک ایاهم بقدر ذنوبهم

کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاهم دون ذنوبهم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منک الفضل

قال فتنحی الرجل فجعل یبکی ویهتف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرا کتاب اللہ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا

الآیۃ فقال الرجل واللہ یا رسول اللہ ما اجد لی ولهؤلاء شیئا خیرا من مفارقتهم اشهدک انهم احرار کلهم ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ

ایک شخص حضرت کے پاس بیٹھا اور اُسنے عرض کی کہ ای رسول اللہ میرے غلام مین کہ مجھسے جھوٹ بولتے ہین اور میرے مال مین خیانت کرتے ہین اور میرا کہنا نہین مانتے اور مین

اُنھین گالیان دیتا ہون اور مارتا ہون سو میرا اُنکا کیا حال ہوگا فرمایا آپنے شمار کی جاوینگی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ اُنکا اور سزا دینا تیرا اُن کے لیے سو اگر سزا

تیری اُنکے موافق اُنکے تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق اُنپر رہا اور نہ اُنکا تجھپر اور اگر سزا تیری اُنکے قصور سے کم پہونچی تو تیرا حق اُنپر باقی رہا اور اگر سزا تیری

اُنکی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھسے بدلا لیا جائیگا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین پڑھتا تو نے

کتاب اللہ کے کہ فرماتا ہے اُسمین ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا یعنے رکھینگے ہم ترازو انصاف کے قیامت کے دن سو ظلم نہوگا کسی

شخص پر سو اُس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کے ای رسول اللہ کے مین نہین پاتا کوئی امر اپنے اور اُنکے لئی بہتر اِس سے کہ جدا ہون وہ مجھسے سو مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ

وہ سب آزاد ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن غزوان کی روایت سے **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

ویل وادٍ فی جهنم یهوی فیه الکافر اربعین خریفا قبل ان یبلغ قعره ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل ایک نالہ ہے

جہنم مین کہ گرتا چلا جاتا ہے کافر اُسمین چالیس برس تک اور نہین پہونچتا اُسکے گہراؤ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسی مرفوع نہین جانتے مگر اِس اسنادسے

روایت سے **عن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراهیم فی شیء قط الا فی ثلاث قوله انی سقیم ولم یکن سقیما وقوله

لسارۃ اختی وقوله بل فعله کبیرهم ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہین بولے کسی مقام مین مگر تین

جگہ ایک تو کہا اُن کافرون سے جو اُنکو اپنی عید گاہ مین لیجانا چاہتے تھے کہ مین بیمار ہون اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا اُنھون نے سارہ کو کہ بہن ہے میری یہ کہا تھ

کے بائین طرف لیجائینگے (جہنم دوزخ ہے) مین کہونگا ای رب یہ تو میرے اصحاب ہین سو مجھسے فرشتے کہینگے تم نہین جانتی کہ کیا کیا نئی باتین نکالین انہون نے (دین مین) تمہارے بعد سو مین کہونگا جیسے اُس نیک بندے نی کہا (یعنے عیسے علیہ السلام نے) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سے آخر آیت تک یعنے مین واقف تہا اُنکے حال سے جب تک اُنمین تہا پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو نگہبان تہا اُنکے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو اُنکو تو تیرے بندے ہین اور اگر بخشے تو اُنکو تو تو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جائیگا مجھے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنی حالت اولی پر جب سے تو نی اُنکو چھوڑا تہا انہون نے دین مین بدعتین نکالین اور رسوم جاہلیت کے پابند ہوگئے **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے **مترجم** اس حدیث مین بڑی تنبیہ ہے اُن لوگون کو جو اپنے رسوم آبائی کے پابند ہین یا دین مین جنہون نے نئی باتین نکالین ہین جیسے مولود کی مجلسین تعزیت کی مجلسین مُردون کی عُرس قبور کے جیلے فاتحہ کے جہیلے شادیون کے دھوم دھمی کے رسوم اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو حضرت کے صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حضرت کو بچشم خود دیکھا جب بسبب احداث فی الدین کے دوزخ مین گئے تو اور کسکی کیا حقیقت ہے معاذ اللہ من ذلک **خاتمہ** سورہ انبیاء مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ اُنکا بابی اور اپنی قوم سے اور گلزار ہونا آگ کا اُنپر اور تذکیر لوط اور نوح کی احوال کے اور قصہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا کھیتون کے باب مین اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اُس فیصلہ کو اور تذکیر ایوب اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذالکفل اور ذوالنون اور زکریا کے حال کے اور اوصاف مشترکہ انبیاء ممدوحین کے جیسے نیکیون مین دوڑنا خدا کو خوف و امید سے پکارنا اور اُس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم کے اور پھونکدینا روح کا اُنکی طرف اور علامات قیامت سے قریب ہونا بندون کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کے پروردگار سے اور رکہنا تراز و نکا اور توڑنا بتون کے عملون کا اور وعدہ یاجوج و ماجوج کے خروج کا اور حسرت کافرون کی اپنے حالون پر اور اُترنا معبودان باطل کا جہنم مین اور ورد رہنا نیکو نکا جہنم سے اور خوش رہنا اُنکا اور نہ گہبرانا نفخہ صور سے اور ملاقات ملائکہ کے اور بشارت دینا اُنکا اور لپیٹنا اُنکا آسمانونکو خط کیطرح اور وعدہ نیک بندون کے وارث کردینے کا زمین مین معلوم ہونا قیامت کے وقت کا نبی کو اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول کے ایذا دہی کے باب مین اور تذکیر ارسال جمیع رسل قبل اسکے کی اور ممن انزال کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور رد شرک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکونسے اور اجماع تمام پیغمبرونکا توحید الوہیت پر اور نفی ولد خداوند تعالی سے اور سبقت مکرمانہ بندگان مقبولین کا خداوند تعالی کے آگی کلام مین اور رتق فتق آسمان کا اور پہاڑون اور راہونکا ہونا زمین مین اور پیدا کرنا لیل و نہار و شمس و قمر کا اور تہمت ہار کرنا کافرونکا نبی کے ساتہ اور اجماع سب اُمتونکا جو آسمانی دین کہتے ہین توحید پر اور اختلاف نالائقونکا اس امر اجماعی مین اور مشکور ہونا صالحون کی سعی کا اور دور رکھے جانا محسنین کے جہنم سے اور نہ سُننا اُسکے آواز کا اور رحمۃ للعالمین ہونا ہمارے نبی کا

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن عمران ابن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید قال انزلت علیہ ہذہ الآیۃ وہو فی سفر قال اتدرون ای یوم ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذلک یوم یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار قال یا ربی وما بعث النار قال تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون فی النار وواحد الی الجنۃ فانشاء المسلمون یبکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا وسددوا فانہ لم تکن نبوۃ قط الا کان بین یدیہا جاہلیۃ قال فیؤخذ العدد من الجاہلیۃ فان تمت والا کملت من المنافقین وما مثلکم والامم الا کمثل الرقمۃ فی ذراع الدابۃ او کالشامۃ فی جنب البعیر ثم قال انی لارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ فکبرنا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ فکبرنا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ فکبرنا قال ولا ادری قال الثلثین ام لا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اُتری یہ آیت ای آدمیون پر تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراونی شی ہے ولکن عذاب اللہ شدید تک اور اُترون آپ سفر مین تھے فرمایا آپنے تم جانتے ہو کہ وہ کون دن ہے صحابیون نے عرض کیے کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرماویگا اللہ تعالی آدم علیہ السلام سے کہ اٹھاؤ تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کرینگے کہ ای پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالی نو سے ننانوے شخص دوزخ مین ہین اور ایک جنت مین سو مسلمان سب یہ سنکر رونے لگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیکی اللہ تعالی کی اور یہ کہ حال چلا سنئے کہ کبھی نبوت نہین ہوئی مگر قبل اسکے زمانہ تہا

جاہلیت کا (یعنے کفر کا) فرمایا آپنے کہ پوری کیجاوینگی گنتی (دوزخیونکی) جاہلیت کے لوگون سے پھر اگر پوری ہوگئی گنتی تو خیر نہین تو تمام کیجاوینگی منافقون سے اور تمہارے مثال اگلے امتونکی آگے ایسی ہے جیسے سفید دھبا بیل کے بازو مین یا اک تل اونٹ کی پسلی مین پھر فرمایا اپنی امید کہتا ہون کہ تم چوتھائی ہو جنت والون کے سو سب یارون نے اللہ اکبر کہا (شکر کے راہ سے) پھر فرمایا آپنے مین امید کرتا ہون کہ ہو تم تہائی جنت والون کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپنے مین امید رکھتا ہون کہ ہو تم نصف جنت والون کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا راوی نے کہا مین نہین جانتا کہ حضرت نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندون سے حسن ہے اُنہون نے روایت کیے عمران بن حصین سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَيْنِ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَرُبَّمَا عَنَى الْقَوْمُ بَعْضَ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ (ترجمہ) عمران بن حصین سے روایت ہے اُنہون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین سو کچھ پیچھے ہوگئے اصحاب آپکی چلنے مین سو آواز بلند کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو آیتون کے ساتھ یا ایھا الناس سے عذاب اللہ شدید تک پھر جب حضرت کے یارون نے سُنا اپنی سواریون کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت کچھ فرمانے والی ہین پھر فرمایا آپنے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے اُنہون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ پکاریگا اللہ تعالے آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دینگے اپنے رب کو پھر فرماویگا اللہ اے آدم بھیجدے تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کرینگے اے رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالے ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے دوزخ والی ہین اور ایک جنت والا سو قوم کے لوگ مایوس ہوگئے (جنت مین جانے سے) یہانتک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسینگے پھر جب یہ دیکھے حضرت نے گھبراہٹ اپنی اصحاب کے فرمایا آپنے عمل کرو اور بشارت دو سو قسم ہے اُس پروردگار کے کہ جان محمد کے اُسکے ہاتھ مین ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقین ایسی ہونگی کہ وہ جسکے ساتھ ہون وہ بیشک بڑھ جاوین اول یاجوج و ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنے کفر سے) کہا راوی نے دور ہوگیا کچھ تھوڑا سا رنج اُن لوگونکا فرمایا آپنے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو سو قسم ہے اُس پروردگار کے کہ محمد کی جان اُسکے ہاتھ مین ہے نہین ہو تم اور لوگون کے بسبت مگر جیسے اک دھبا ہو اونٹ کے بازو مین یا ایک داغ ہو جانور کے پیر مین (یعنے تم بہت تھوڑے ہو کفار کے بہ نسبت) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ (ترجمہ) عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اسلئے ہوا کہ غالب نہین ہوا آجتک اُسپر کوئی ظالم (عتیق کے معنے آزاد) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیے ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے لیث سے اُنہون نے عقیل سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ (ترجمہ) ابن عباس نے کہا جبکہ نکالی گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ابوبکر نے کہا اُنہون نے اپنی نبی کو نکالدیا بیشک یہ ہلاک ہونگے پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری اُذن سے آخر آیت تک یعنے اجازت ہوئی اُن لوگون کو کہ جنسے کفار لڑتے ہین لڑنیکے اس سبب سے کہ اُنپر ظلم ہوا اور اللہ تعالے اُن کی مدد پر قادر ہے سو ابوبکر نے کہا جانا مین نے کہ اب لڑائی ہوگی (یعنے کافرون مومنون مین) **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے یہ لوگون نے سفیان سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے مسلم بطین سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اُسمین ابن عباس سے روایت نہین

خاتمہ سورۂ حج میں اوامر مذکورہ امر تقوی کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین وقائمین وغیرہ کے لئے اور امر حج کے لئے پکار دینی کا اور امر خود کہنے اور کہلانی کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنی کا اور نذروں کے پورا کرنیکا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنی کا اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنیکی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سی مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کے اور مذمت عابدان خام طمع کے کہ ادنی مصیبت مین دین سے پھر جائین اور مذمت اُن کافرون کے کہ مسجد الحرام سے باز رکھتے تھے اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کے اور فضیلت مہاجرون اور شہیدون کی اور عقاید سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول اُنکا اور اثبات بعث کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہے ہونیسے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعا کا اور نفع مذبا دعوان باطل کا اور وعدہ جنات وانہار کا صالحین کے لئے اور وعید آگ کے کیڑون کے اور جہنم کی اور لوہیکی موگریونکی اور عذاب حریق کے کافرون کے لئے اور وعدہ جنات وانہار کا اور سونیکے کنگنون کا اور موتی اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مؤمنون کے لئے اور وعید عذاب مہین کی کافرین ومکذبین کی لئے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجرون اور شہیدون کے لئے اور وعدہ فیصلہ کا بندون کے بیچ مین قیامت کے دن اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسی مذکور ہین کہ دوسرے سورتون مین نہین چنانچہ تشبیہ اُس شخص کے جو مدد الٰہی پر یقین نکرے اُسکی ساتھ جو آسمان کیطرف رسی باندھکے اور پھر اُسے توڑدی اور سجدہ سموات وارض کا اور سجدہ شمس وقمر کا اور نجوم وجبال وشجر ودواب اور اکثر آدمیو کا اللہ تعالے کے لئے اور مخاصمہ مؤمن وکافر کا رب الارباب مین اور تذکیر بیت اللہ مین ابراہیم کو جگہہ دینی کی اور اذان لوگونکا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لئے اور بہت سی متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور رفع کرنا اللہ تعالی کا بعض آدمیون کے ساتھ بعض کو اور نصرت خدا کے ناصران دین کے لئے اور تسکین نبی کے لگے کافرون کے تکذیب سنکر اور جلدی کافرون کے ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایکدن کا برابر ہزار سال کے اور القا شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافرونکا قیامت مین اور وعدہ نصرت الٰہی کا مظلومان مؤمنین کے لئے اور تذکیر ملاج لیل کے نہار مین اور عکس اُسکا اور تذکیر انزال ماء اور سبزہ زمین کے اور دوسرے قدرتون کے ساتھ اور اجتبا اور تقبولیت خدا کے مؤمنون کے لئے اور نہونا حرج کا ہمارے دین مین کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھنا اُنہین کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی کا گواہ پیغمبر اور ہونا ہمارا گواہ دوسرونکا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اُس تعالی کی اور خوبی اُس جل جلالہ جاننے کے

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تھی اُنکے مونہہ کے پاس ایک گنگناہٹ سُنی جاتی تھی شہد کی مکھی کے سی سو ایکدن اُنپر وحی اُتری اوٹھیرے ہم ایک گھڑے پھر اُنہنے قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور دونون ہاتھ اُٹھائی اور یہ دعا کی کہ ای اللہ زیادہ دی ہمکو اور کم مت کر اور عزت دی ہمکو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہمکو (نعمتین اپنے) اور محروم مت کر اور مقدم کر ہمکو اوروں پر اور نہ مقدم کر ہمپر کسیکو (فوز دارین مین) اور راضی کر ہمکو اور راضی ہو تو ہمسے پھر فرمایا آپنی اتری ہین مجھپر دس آیتین کہ جو اُنپر عمل کرتا ہے داخل ہو جنت مین پھر پڑہین آپنے یہ آیتین قد افلح المؤمنون سے دس آیتون تک ف روایت کیا ہمسے محمد بن ابان نی اُنہون نے عبد الرزاق سے اُنہون نے یونس بن سلیم سے اُنہون نے یونس بن یزید سے اُنہون نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اُسکے معنونین اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سُنا ہمسے اسحق بن منصور سے کہتے ہے روایت کیا ہمسے احمد بن حنبل اور علی بن نبی اور اسحاق بن ابراہیم عبد الرزاق سے اُنہون نے یونس بن سلیم سے اُنہون نے یونس بن یزید سے اُنہون نے زہری سے یہ حدیث اور جسنی سُنا ہے عبد الرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہین روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعضون نے ذکر نہین کیا یونس بن یزید کا اور جسنے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا روایت زیادہ صحیح ہے اور عبد الرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہین **ترجمہ** پوری آیتین یہ ہین قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ

هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنے فلاح پائی ایمان والونے جو اپنی نماز مین عاجزی کرنیوالی ہین اور جو لوگ بیفائدہ کامون سے مونہہ پھیرنیوالی ہین اور جو زکوۃ دینے والی ہین اور جو اپنے شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالی ہین مگر اپنے بی بیون پر یا جنکے مالک ہوے اُنکے ہاتہ سو اُنپر ملامت نہین اور جو کوئی اُسکے سوا چاہے وہ لوگ ہین حد سے گذرنیوالے اور جو لوگ اپنی امانتون اور عہدون کی رعایت کرنیوالے ہین اور جو نماز کے حفاظت کرنیوالی ہین یہی لوگ ہین وارث فردوس کے وہ اُسمین ہمیشہ رہینگے **عن** انس بن مالک ان الربیع بنت النضر اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابنها حارثة بن سراقة کان اصیب یوم بدر اصابه سهم غرب فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت اخبرنی عن حارثة ان کان اصاب خیرا احتسبت وصبرت وان لم یصب الخیر اجتهدت فی الدعاء فقال نبی اللہ یا ام حارثة انها جنان فی جنة وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی والفردوس ربوة الجنة واوسطها وافضلها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہوچکا تہا بدر کے دن اُسکو ایک تیر غیبے لگا تہا کہ معلوم نہو اُسنے مارا پہر آئین ربیع رسونخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کے کہ خبر دیجیے مجہکو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہونچا ہے تو مین امیدوار ثواب ہون اور صبر کرون اور اگر نہین پہونچا وہ خیر کو تو کوشش کرون مین دعا مین سو حضرت نے فرمایا اے حارثہ کے ماں بیشک جنت مین کئی باغ ہین اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس مین اور فردوس بلند زمین سے جنت کی اور جنت کے بیچ اور بہتر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کے روایت سے **عن** عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن هذه الآیة والذین یؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة قالت عائشة اهم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا بنت الصدیق ولکنهم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وهم یخافون ان لا تقبل منهم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات وهم لها سابقون **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا والذین یؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة **ترجمہ** یعنے جو لوگ دیتے ہین جو دیا ہے اور دل اُنکا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانیوالی ہین عرض کے عائشہ نے کیا وہ لوگ شراب پیتی ہین یا چوری کرتے ہین فرمایا آپنے کہ نہین اے بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکہتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور صدقہ دیتے ہین اور باوجود اسکے ڈرتے ہین کہ قبول نہو خیرات اُنکی وہی لوگ ہین کہ دوڑتے ہین نیکیون کی طرف اور وہ آگے بڑہنے والی ہین **ف** روایت کی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن سعید نے ابی حازم سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وهم فیها کالحون قال تشویه النار فتقلص شفته العلیا حتی تبلغ وسط رأسه وتسترخی شفته السفلی حتی تضرب سرته **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین وہم فیہا کالحون بیشے اور وہ اُنمین تیوری چڑہاتے ہین فرمایا آپنے کہ جہلس دیگی کافرون کے مونہہ کو آگ پس جلکر سکڑ جاویگا اُنکا اوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہونچ جاویگا سر کے بیچ مین اور لٹکجاویگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگنے لگیگا ناف مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **خاتمہ** سورہ مومنون مین صفات مومنین مین سے مذکور ہین ایمان وصلوۃ وخشوع واعراض لغو سے اور دینا زکوۃ کا اور حفاظت فروج کے اور رعایت امانتون اور عہدون اور حفاظت صلوۃ کی اور وعدہ فردوس کا اُنکے لئے اور بدء خلق سے تفصیل خلق انسانکی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اُسکا اور پہنانا گوشت کا ہڈیون پر اور اللہ تعالے کی قدرتون سے پیدا کرنا آسمان کا اور اُتارنا پانی کا اور ٹہیرانا پانی کا زمین مین اور پیدا کرنا باغونکا کہجور اور انگور سے اور نکالنا اُسمین سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودہ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیونکی اُس سے اور سوار ہونا جانورون پر اور کشتی پر اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور صالح اور عیسی ابن مریم کا علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیا کے طرف اور حکم طیبات کی کہانیکا اور عمل صالح اور تقوی اور توحید کا اُنکو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا اللہ کے آیتون پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مالکی اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکرونکا آخرتکا اور انکا اہل بیکا اور پرشر کے اور حسرت کافرون کے وقت موت کی اور آرزو حیات کے واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اُٹہہ جانا نسبونکا نفع سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کی گرانی ہونے پر اور جہلس جانا مونہونکا دوزخ کے آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیونکا اپنے شقاوت کا اور دعا کرنا اُنکا اور خطاب کرنا اللہ تعالے کا بلفظ اخسئوا ولا تکلمون اور بیاد دلانا

اللہ تعالیٰ کا انکی خبری کو جو منوں کے ساتھ کی تھی اور عتاب اللہ کا انپر اور بہت سی فوائد متفرقہ **سُوْرَةُ النُّوْرِ** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **عَنْ** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رجل یقال لہ مرثد بن ابی مرثد وکان رجل یحمل الاسرا من مکۃ حتی یاتی بھم المدینۃ وکان بمکۃ بغی یقال لھا عناق وکانت صدیقۃ لہ وانہ کان وعد رجلا من اسارٰی مکۃ یحملہ قال فجئت حتی انتھیت الی ظل حائط من حوائط مکۃ فی لیلۃ مقمرۃ قال فجاءت عناق فابصرت سواد ظلی بجنب الحائط فلما انتھیت الی عرفت فقالت مرثد فقلت مرثد فقالت مرحبا واھلا ھلم فبت عندنا اللیلۃ قال قلت یا عناق حرم اللہ الزنا قالت یا اھل الخیام بھذا الرجل یحمل اسراءکم فتبعنی ثمانیۃ وسلکت الخندمۃ فانتھیت الی غار او کھف فدخلت فجاءوا حتی قاموا علی راسی فبالوا فوق رؤسھم علی راسی وعماھم اللہ عنی قال ثم رجعوا ورجعت الی صاحبی فحملتہ وکان رجلا ثقیلا حتی انتھیت الی الاذاخر فککت عنہ اکالہ فجعلت احملہ ویعیی حتی قدمت المدینۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناقا فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرد علی شیئا حتی نزلت الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک فلا تنکحھا ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ لیجاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تھی کہ اسکا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اسنے وعدہ کیا تھا مکہ کی قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لیجاویگا اسکو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کے دیوار دن سے چاندنی رات میں اور عناق آگئی اور اسنے دیکھی کالک میرے سایہ کے دیوار کے بازو میں پھر جب وہ مجھ پاس پہنچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہی میں نے کہا مرثد ہوں اسنے کہا تیرا باش مبارک ہو آؤ اور رات کو رہو ہمارے پاس میں نے کہا ای عناق اللہ نے حرام کی زنا سو وہ پکار اٹھے کہ ای خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھا لیجاتا ہے سو میرے پیچھے دوڑے آٹھ مرد اور میں نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہونچا ایک غار کی کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اسمیں گھس گیا اور وہ بھی گھسی اور میرے سر کے پاس آن کھڑی ہوئی اور انہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب انکا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے انکو اندھا کر دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئی اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا (جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لیجانیکا) اور میں نے اسکو اٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہانتک کہ پہونچا میں اذاخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچمیں) اور تو رتین میں نے رسی میں اسکی اور اسکو پیٹھ پر لادلیا اور وہ مجھے تھکائی دیتا تھا یہانتک کہ میں مدینہ پہونچا اور آنحضرت کی پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجئی اور حضرت چپ رہی اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا ہے مگر زانیہ سی یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی ہے مگر زانی یا مشرک سے تب فرمایا حضرت نے اس سے نکاح نکر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی **عَنْ** سعید بن جبیر قال سألت عن الملتعن فی امارۃ مصعب بن الزبیر ایفرق بینھما فما دریت ما اقول فقمت من مکانی الی منزل عبد اللہ بن عمر فاستاذنت علیہ فقیل لی انہ قائل فسمع کلامی فقال لی ابن جبیر ادخل فما جاء بک الا حاجۃ قال فدخلت فاذا ھو مفترش برذعۃ رحل لہ فقلت یا ابا عبد الرحمٰن الملتعنان ایفرق بینھما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارایت لو ان احدنا رای امراتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذی سألتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ الآیات فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادۃ احدھم اربع شھادات باللہ حتی ختم الآیات قال فدعا الرجل فتلاھن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیھا ثم ثنی بالمرأۃ ووعظھا وذکرھا واخبرھا ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ فقالت لا والذی بعثک بالحق انہ لکاذب فشھد اربع شھادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأۃ فشھدت اربع شھادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین ثم فرق بینھما

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجھسے پوچھا لعان کرنیوالی مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جاوے تو

تو مین نے سنا کہ کیا جواب دیتے ہین سو مین اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمر کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی مینے اُنکے گھر مین جانیکی سو مجھ سے اُن لوگون نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہین اور اُنھون نے میری بات سن لی سو مجھی پکارا کہ کیا ابن جبیر مین آؤ تم نہین آئی ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پھر داخل ہوا مین اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے تھے جو کہ اونکے نیچے اونٹ کی پیٹھہ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا مینے اے ابو عبدالرحمن عورت اور مرد لعان کرنیوالی جُدائی ڈالی جاوے اُن دونو کے بیچ مین سو کہا سبحان اللہ ہان پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلان بیٹے فلانے کی تہی آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی اے رسول اللہ کے بتائی مجھکو کہ ایک نے ہم مین سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بھائی پر یعنے زنا پر کیا کرے اگر بولی تو بڑی بات بولی اور اگر چُپ ہی تو بڑی بات پر چُپ ہی سو چُپ رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھہ جواب نہ دیا اُسکو پھر اُسکے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی کہ مینے جو بات آپسے پوچھی تہی مین اُسمین مبتلا ہوا ہون اور اُتارین اللہ تعالے نی یہ آیتین جو سورہ نور مین ہین وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ سے دس آیتون تک کہا راوی نے پھر ملا یا حضرت نے اُس مرد کو اور پڑھین اُسپر یہ آیتین اور سمجھایا بجھایا اُسکو اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اُسنے عرض کی کہ قسم ہے اُس پروردگار تعالی کی جسنی آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مین نے اُس عورت پر جھوٹ نہین باندہا پھر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوے اور اُسکو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اُسنی عرض کی کہ قسم ہی اُس پروردگار کی جسنی آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہین کہا پھر آپنے مرد سے شروع کیا اور اُسنے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہی کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچوین بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اُسکے اگر وہ ہی جھوٹون مین ہو پھر متوجہ ہوے عورت کیطرف اور گواہی دی اُسنی چار بار کہ اللہ گواہ ہی کہ شوہر اُسکا جھوٹون مین ہے اور پانچوین بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اُسپر اگر شوہر اُسکا سچون مین ہو پھر صدائی کر دی آپنے اُن دونو مین **ف** اسبابین سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس اَنَّ ھِلَالَ ابْنَ اُمَیَّۃَ قَذَفَ امْرَاَتَہٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّنَۃَ وَلَا حَدَّ فِیْ ظَھْرِکَ قَالَ فَقَالَ ھِلَالٌ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰی امْرَاَتِہٖ اَیَلْتَمِسُ الْبَیِّنَۃَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَۃَ وَلَا حَدَّ فِیْ ظَھْرِکَ قَالَ فَقَالَ ھِلَالٌ وَالَّذِیْ یَبْعَثُکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ وَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰہُ فِیْ اَمْرِیْ مَا یُبَرِّیْ ظَھْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شُھَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُھُمْ فَشَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ اَرْبَعُ شَھَادَاتٍ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ فِیْمَا رَمَاھَا بِہٖ مِنَ الزِّنَا حَتّٰی بَلَغَ وَالْخَامِسَۃُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰہِ عَلَیْھَا اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ فِیْمَا رَمَاھَا بِہٖ مِنَ الزِّنَا فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَاھُمَا فَجَآءَ ھِلَالٌ فَشَھِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَھِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰہِ عَلَیْھَا اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ قَالُوْا لَھَا اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَکَّاَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعَ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْھَا فَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِہٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَاْنٌ مرجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگی شریک بن سحماء کی ساتھ سو حضرت نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹھہ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھی کوئی ہم مین کا اکیلا کو اپنے عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھریگا پھر حضرت یہی فرماتے تہی کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹھہ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اُس پروردگار تعالی کی جسنے آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص (یعنے مین) سچا ہی اور بیشک اُترینگی میرے حق مین ایسی آیت کہ بچاویگی پیٹھہ میری حد سے پھر اُتری یہ آیت والذین یرمون ازواجہم اور پڑھین آپنے یہ آیتین یہانتک کہ پہونچے آپ والخامسۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین تک کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوے اُنکے پڑہنی سے آپ بلا بھیجا اُن دونو کو اور وہ آئی سو کھڑے ہوی ہلال اور گواہی دین اُنہون نے (جسطرح قرآنین وارد ہوئین ہین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم مین کا جھوٹا ہے سو کوئی تم مین سے توبہ کرتا ہی پھر وہ عورت کھڑے ہوئی اور اُسنی بھی گواہی دی پھر جب وہ کہنی لگے پانچوین گواہی مین کہ غضب ہے اللہ تعالے کا اُس عورت پر اگر وہ مرد (یعنے شوہر میرا) سچون مین ہو لوگون نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینی والی ہے اور ابن عباس نے کہا کہ وہ ٹہیر گئے یعنے خوف خدا سے اور پھری یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جاویگی (یعنے اقرار زنا کریگی) پھر کہنے لگی مین برادری کو اپنی رسوا نہ کرونگی (یعنے اگر اقرار زنا کرون تو برادری کو دہبا لگے) پھر آپنے فرمایا دیکھو اگر اُسکا لڑکا کالی آنکھون والا ہو موٹے چوتڑون والا بھری ہوئی رانون والا

تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنے زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ویسا ہی ہوا سو حضرت نے فرمایا اگر پہلے ہی لعان کا حکم اللہ کا نہ ہو چکتا تو میرا اور اسکا عجیب حال ہوتا (یعنے بیان اسکو حد مارتا) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسیطرح روایت کیے عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیے یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا انہیں ابن عباس کا **عن** عائشۃ قالت لما ذکر من شانی الذی ذکر وما علمت بہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطیبا فتشہد فحمد اللہ واثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد اشیروا علی فی اناس ابنوا اھلی واللہ ما علمت علی اھلی من سوء قط وابنوا بمن واللہ ما علمت علیہ من سوء قط ولا دخل بیتی قط الا وانا حاضر ولا غبت فی سفر الا غاب معی فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لی یا رسول اللہ ان نضرب اعناقھم وقام رجل من الخزرج وکانت ام حسان بن ثابت من رھط ذلک الرجل فقال کذبت ام واللہ ان لو کانوا من الاوس ما احببت ان تضرب اعناقھم حتی کاد ان یکون بین الاوس والخزرج شر فی المسجد وما علمت بہ فلما کان مساء ذلک الیوم خرجت لبعض حاجتی ومعی ام مسطح فعثرت فقال تعس مسطح فقلت لھا ای ام تسبین ابنک فسکتت ثم عثرت الثانیۃ فقالت تعس مسطح فانتھرتھا فقلت لھا ای ام تسبین ابنک فسکتت ثم عثرت الثالثۃ فقالت تعس مسطح فانتھرتھا فقلت لھا ای ام تسبین ابنک فقالت واللہ ما اسبہ الا لانک فقلت فی ای شانی فقالت فقرت لی الحدیث قلت وقد کان ھذا قالت نعم واللہ لقد جعت الی بیتی وکان الذی خرجت لہ لم اخرج لاحد منہ قلیلا ولا کثیرا ووعکت فقلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلنی الی بیت ابی فارسل معی الغلام فدخلت الدار فوجدت ام رومان فی السفل وابو بکر فوق البیت یقرا فقالت امی ما جاء بک یا بنیۃ قالت فاخبرتھا واخبرتھا الحدیث فاذا ھو لم یبلغ منھا ما بلغ منی فقالت یا بنیۃ خففی علیک الشان فانہ واللہ لقلما کانت امراۃ حسناء عند رجل یحبھا لھا ضرائر الا احسدنھا وقیل فیھا فاذا ھی لم یبلغ منھا ما بلغ منی قالت قلت وقد علم بہ ابی قالت نعم قلت ورسول اللہ قالت نعم واستعبرت وبکیت فسمع ابو بکر صوتی وھو فوق البیت یقرا فنزل فقال لامی ما شانھا قالت بلغھا الذی ذکر من شانھا ففاضت عیناہ فقال اقسمت علیک یا بنیۃ الا رجعت الی بیتک فرجعت ولقد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیتی وسال عنی خادمتی فقالت لا واللہ ما علمت علیھا عیبا الا انھا کانت ترقد حتی تدخل الشاۃ فتاکل خمیرتھا او عجینتھا او نحوھا فانتھرھا بعض اصحابہ فقال اصدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اسقطوا لھا بہ فقالت سبحان اللہ واللہ ما علمت علیھا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذھب الاحمر فبلغ الامر ذلک الرجل الذی قیل لہ فقال سبحان اللہ واللہ ما کشفت کنف انثی قط قالت عائشۃ فقتل شھیدا فی سبیل اللہ قالت واصبح ابوای عندی فلم ازالا عندی حتی دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد صلی العصر ثم دخل وقد اکتنفنا ابوای عن یمینی وشمالی فتشھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحمد اللہ واثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد یا عائشۃ ان کنت برات فستبرئین وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان اللہ یقبل التوبۃ عن عبادہ قالت وقد جاءت امراۃ من الانصار وھی جالسۃ بالباب فقلت الا تستحی من ھذہ المراۃ ان تذکر شیئا ووعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالتفت الی ابی فقلت اجبہ قال فماذا اقول فالتفت الی امی فقلت اجیبیہ قالت اقول ماذا فلما لم یجیبا تشھدت فحمدت اللہ واثنیت علیہ بما ھو اھلہ ثم قلت اما واللہ لئن قلت لکم انی لم افعل واللہ یشھد انی لصادقۃ ما ذاک بنافعی عندکم فی ذلک لقد تکلمتم واشربت قلوبکم ولئن قلت انی قد فعلت واللہ یعلم انی لم افعل لتقولن ابرھا قد باء بہ علی نفسھا واللہ انی ما اجد لی ولکم مثلا قالت والتمست اسم یعقوب فلم اقدر علیہ الا ابا یوسف حین قال فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون قالت وانزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساعتہ فسکتنا فرفع عنہ وانی لاتبین السرور فی وجھہ وھو یمسح جبینہ ویقول ابشری یا عائشۃ فقد انزل اللہ براءتک قالت فکنت اشد ما کنت غضبا فقال لی ابوای قومی الیہ فقلت لا واللہ لا اقوم الیہ ولا احمدہ ولا احمدکما ولکن احمد اللہ الذی انزل براءتی لقد سمعتموہ فما انکرتموہ ولا غیرتموہ وکانت عائشۃ تقول اما زینب ابنۃ جحش فعصمھا اللہ بدینھا فلم تقل الا خیرا واما اختھا حمنۃ فھلکت فیمن ھلک وکان الذی یتکلم فیہ مسطح وحسان بن ثابت والمنافق عبد اللہ ابن ابی وکان یستوشیہ ویجمعہ وھو الذی تولی کبرہ منھم ھو وحمنۃ قالت فحلف ابو بکر ان لا ینفع مسطحا بنافعۃ ابدا فانزل اللہ تعالی ھذہ الایۃ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ یعنی ابا بکر ان یؤتوا اولی القربی والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ یعنی مسطحا الی

الی قولہ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم قال ابوبکر بلی واللہ یا ربنا انا لنحب ان تغفر لنا وعاد لہ بما کان یصنع ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھی اسکے کچھ خبر نہ تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادتین پڑھی اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالے کے جیسے اسکی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا امابعد آپنے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے میری بی بی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کے میں نہیں جانتا اپنی بی بی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اسمیں کوئی برائی کبھی اور کبھی داخل نہوا وہ میرے گھر میں مگر جبکہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا سو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجئے مجھے اے رسول اللہ کی کہ ماریں ہم گردنیں انکی (یعنے جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور اگر ہوا یہ کسی خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کے مان اس شخص کے قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص نے (سعد سی) کہ جھوٹ کہا تو نے اگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالے کی اگر وہ ہوتا (یعنے تہمت لگانیوالا) اوس میں سے تو کبھی دوست نہ رکھتے تم کہ اسکی گردن ماروں (یعنے اپنی قوم کے رعایت سے) غرض یہانتک نوبت پہونچی کہ فساد عظیم ہوجاوے اوس اور قبیلہ خزرج کے درمیان (دونو قبیلہ تھے انصار کے) اور مجھے اسکی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المؤمنین کا) پھر جب اسدن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنے پیخانی کو اور مسطح کی مان میرے ساتھ تھی اور اسنی ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے سو میں نے کہا اسی مان تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھیر گئے پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اسنی مسطح مرے اور پھر میں نے کہا اسی مان تو کوستی ہے اپنی بیٹے کو پھر ٹھیر گئے پھر ٹھوکر کھائی اسنے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اسکو جھڑکا اور کہا اسی مان تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اسنی کہا قسم ہے اللہ کے میں نہیں کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لئے تو اسنی کوستی ہے کہا عائشہ نے کہ یہ کہہ لی اسنی ساری حقیقت اسباتکی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگو میں اسکا چرچا ہو چکا اسنے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کے لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جسکے لئی نکلی تھی اسکے لئی نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اسکی تھوڑی نہ بہت یعنے پیخانیکی اور بخار آگیا مجھے اور میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیجدیجئے پھر میرے ساتھ خصرت نے ایک لڑکا کردیا اور میں گھر پہونچی اور پایا میں نے ام رومان کو (یہ مان ہیں حضرت عائشہ کے) نیچے کی گھر میں اور ابوبکر اوپر قرآن پڑھ رہے تھے سو میرے مان نے کہا کیوں آئیں تم اسی بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی میں نے انکو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور انکو اس قصہ سے اتنی اذیت نہوئی جو مجھکو ہوئی تھی سو انہوں نے مجھسے فرمایا اسی میرے بیٹی اپنے حال پر تخفیف کر (یعنے گھبرا نہیں) اسلئے کہ قسم ہے اللہ تعالے کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اسکے سوتین بھی ہوں کہ حسد نکریں اسپر اور باتیں نہ بنا دیں اسکے لئی غرض انکو اتنی اذیت نہوئی جو مجھکو ہوئی ہے کہا ام المؤمنین نے کہ جاتے ہیں گے باپ میرے جواب دیا انکی مان نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگے اور ابوبکر نے میرے آواز سنی اور وہ کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھی پھر وہ اتری اور کہنے لگے اسکا کیا حال ہے انکی مان نے کہا خبر ہوگئی اسکو اپنی حال کے جسکا چرچا ہو رہا ہے سو پھر آئیں اسکی آنکھیں تب کہا ابوبکر نے میں تجھی قسم دیتا ہوں اسی بیٹے کہ تو پھر جا اپنے گھر میں سو میں پھر گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائی اور میرا حال پوچھا میرے خادمہ سے اسنی کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں انمیں کوئی عیب مگر اتنا ہی کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آکر اناج کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیر تھا کہا یا عجین تھا یعنے دونوں کے ایک ہیں اور گھر کا اسکو بعض یاروں نے آپکے اور کہا کہ سچ کہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ سخت سست کہا اسکو اسباب کے لئے اسنی کہا پاک ہے اللہ قسم ہے اللہ کی میں انکا حال کچھ نہیں جانتے مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کا اور اس مرد کو بھی خبر پہونچی جسکی اوپر تہمت لگائی گئی تھی اسنے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی حضرت عائشہ ام المؤمنین فرماتے ہیں کہ پھر وہ شہید ملا گیا اللہ کے راہ میں کہا ام المؤمنین نے کہ مجھکو میرے مان باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور نماز عصر پڑھکر آپ تشریف لائی تھے اور میرے مان باپ اہنی دو بیٹھے تھے پس تشہد پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالے کے جیسی اسکو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے ای عائشہ اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کے یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنے اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کیطرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنی بندوں کی کہا ام المؤمنین نے کہ آئی ایک عورت انصار میں کی اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپ شرماتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اسکے سامنے غرض نصیحت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کیطرف اور میں نے کہا خصرت کو جواب دو انہوں نے کہا میں حضرت سے کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ادب تھا حضرت ابوبکر کا اور مومن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب چاہئے

خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپکی حدیث کی آگی بات نہ نکلی اور جواب آوی) پھر مین متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور مینے کہا تم جواب دو حضرت کو انہون نے بھی کہا مین آپکی آگے کیا عرض کرون کہا ام المؤمنین نے کہ پھر جب کچھہ جواب نیا اون دونون نے تشہد پڑہا مینے اور حمد و ثنا کی اللہ کی جیسے اسکے ذات مقدس کے لایق ہے پھر مینے کہا اللہ کے قسم ہے اگر مین کہون کہ مینے نہین کیا اور اللہ گواہ ہی کہ مین سچی ہون جب بھی یہ بات مجھی فائدہ مندی تمہاری آگی اسلئے کہ تم اسکو سن چکی اور تمہاری دل اس سے رنگ گئے اور اگر مین کہون کہ مینے کیا ہی اور اللہ خوب جانتا ہے کہ مینے نہین کیا تو تم کہوگے کہ اقرار کر لیا اسنی اپنی قصور کا اور اللہ کے قسم ہے مین نہین جانتی تمہارے اور اپنے لئے کوئی کہاوت کہا ام المؤمنین نے اور سوچا مینے یعقوب کا نام پھر اسوقت میرے خیال مین نہ آیا مگر مینے کہا یوسف کی باپ کے (یعنے انکی کہاوت یاد ہے) جب کہا اونہون نے فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون یعنے صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اوپر جسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المؤمنین نے اور وحی نازل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہی پھر جاتی رہی آثار وحی کے اور دیکھی مینے خوشی آپکی مونہہ مین اور وہ اپنی پیشانی سی پسینا پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھکو اے عائشہ کہ اللہ نے اتاری پاکیزگی تیری کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہ مین بڑے غصہ مین تھی کہ مجھسے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرت کے آگی (یعنے شکریہ حضرت کا ادا کر) مینے کہا کبھی نہین قسم ہے اللہ کی مین انکا شکر ادا کرنی کبھی کھڑی ہونگی اور نہ تعریف کرونگی اور نہ تمہاری دونونکی تعریف کرونگی پر تعریف کرونگی اللہ تعالی کی جسنے میری پاکیزگی اتاری تم لوگون نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نکیا اور نہ اسکو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھین کہ زینب بحش کے بیٹے کو اللہ تعالی نے بچایا اسکی دینداری کے سبب سے اور نکہی اسنی اس مقدمہ مین مگر اچھی بات پر پھر اسکی حمنہ وہ ہلاک ہوگئی ہلاک ہونیوالون کے ساتھ یعنے شریک بہتان ہوگئی اور جو اسکا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اسکا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پہیلا تا تھا اور اسنے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا اور حمنہ نی کہا ام المؤمنین نی کہ قسم کہائی ابوبکر نے کہ اب نفع نہ دینگے مسطح کو کبھی سو اتاری اللہ تعالی اوپر یہ آیت ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ یعنے قسم نہ کہاوین بزرگی اور کشائش والی تم مین سے اور مراد اس سے ابوبکر ہین کہ نہ دینگے قرابت والونکو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہون نے اللہ کی راہ مین ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالی نے الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم یعنے کیا دوست نہین رکھتی تم کہ اللہ تعالی بخشدیوی تمکو اور اللہ بخشنی والا مہربان ہے کہا ابوبکر نے بیشک قسم ہی اللہ کی ای رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہین کہ تو بخشی ہمکو اور پھر دینے لگی مسطح کو جو دیتی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگون نے زہری سے اونہون نے عروہ بن زبیر سے اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث روایت کی ہمسے بندار نی اونہون نے ابن عدی سے اونہون نے محمد بن اسحاق سے اونہون نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اونہون نے عمرہ سے اونہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اونہون نے جب نازل ہوئی طہارت میری کہڑی ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اسکا اور قرآن پڑہا پھر جب منبر سے اترے دو مردون اور ایک عورت کو حکم کیا کہ انکو مارین حد قذف کی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے **مترجم** اس روایت مین قصہ افک مذکور ہے کیفیت مفصلہ اسکے یہ ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر مین جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوہ مریسیع پیش آیا قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ حضرت کے ساتھ نکلین بعد نزول حجاب کے اور ہودج مین لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اتار لیتے پھر جب حضرت غزوہ سے لوٹی اور مدینہ کے قریب پہونچی حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے راتکو چلنے کا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین لشکر کے باہر قضائی حاجت کو گئی اور جب وہان سے لوٹکر اپنے فرودگاہ مین پہونچی تو مینے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے مین تھا اسکو نپایا اور مین اسی ڈہونڈہنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھا لیتے تھے وہ آئی اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اور اسوقت مین عورتین قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پہلکی تھین کہ لوگونکو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض اونہون نے ہودج لاد دیا اور لشکر چلا گیا جب مین اپنی جگہہ پہونچی بجز خیال ہوا کہ لوگ ڈہونڈہنے آئینگے اور مین سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہہ پہونچے اور اونہون نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب بھی دیکھا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور انکے آواز سے مین جاگی اور سوا اسکے کچھہ کلام اونہون نے مجھسے نکیا اور مین اونکے اونٹ پر سوار ہوگئی اونہون نے اونٹ لشکر مین پہونچا دیا اور منافق لوگ اپنا مونہہ کالا کرنے لگے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث مین مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ اس تہمت مین شریک تھے اسی اسی کوڑے حد ماری

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں اُتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ کیا اور جو
ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فخر فرماتی تھیں کئی باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا اُنکے پہلے یہ کہ جبرئیل اُنکی تصویر ایک پارۂ حریر پر آنحضرت
کے پاس لائی اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر اُنکی ہتھیلے میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ حضرت نے کوئی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا اُنکے تیسرے یہ کہ
وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سر آپکا اُنکی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ اُنہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ حضرت پر وحی اُترتی تھی اور آپ اُنکے لحاف
میں ہوتی تھیں چھٹے یہ کہ اُتری برأت اُنکی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول کے آٹھویں یہ کہ اللہ نے اُنکو طیبہ فرمایا نویں یہ کہ
اللہ نے وعدہ کیا اُنکے لئے مغفرت اور رزق کریم کا اور مسروق جب روایت کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی
بیٹی ہیں رسول اللہ کے پیاری ہیں جنکی برأت اللہ نے فلک سے اُتاری ہے ہذا خلاصۃ ما فی البغوی ابی سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تمکو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی الحدیث روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور
اُنہیں سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے تین بار تمکو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہارے تصویر پارۂ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپکی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا مونہہ
کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھے تھی پھر میں نے اپنے دلمیں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اسکا ظہور ہوگا روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور اسی
طرح بہت سی روایتیں اُنکے فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصور واروں کا حشر یوم النشور میں اُنکے ساتھ کرے اور ہمارے خطیات اور سیئات کو بخشے آمین
یارب العالمین احب الصالحین ولست منہم صل اللہ یا ربی علیہا دائما ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم الیسا عنایت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی یارہ نہ چوتھ حدیث مشکل ہوتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور اُنکے پاس اُسکا علم دافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص مذکیہا فصیح
تر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَھَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاَکْرِمْ نُزُلَھَا یَوْمَ
الدِّیْنِ وَاَنْزِلْھَا مَنْزِلًا مُبَارَکًا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ **خاتمہ** سورۂ نور چشم بد دور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہی اسکی آیات گویا حال چہرہ
حور ہیں اور معانی و مطالب چراغ بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اسمیں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ میں اکثر مسطور منجملہ اُسکے حد ہے
زانیہ اور زانی کے اور حکم اُنکے نکاح کا اور اسی کوڑی ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانیکے سلام و استیذان سے اور نہی خالی گھروں میں جانی ہی بغیر اذن
مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانیکا کہ جسمیں اپنا سامان رکھا ہو اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کو اپنے زینت ظاہر کرنے کی اور امر گنوں گھٹ لگانی کا
اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادی یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتوں کو کہ آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کردینی کا لونڈی
غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانیکی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنیکے لئے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشا کی اور اُسکے سوا اور وقتوں
میں جواز آمد و رفت کا اہل بیت کے لئے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جاویں گھر میں آتی وقت اور جواز قناعت کرنیکا تھوڑے کپڑوں
پر بڑھیوں کے لئے اور جواز کھانا کھانیکا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز ملکر کھانیکا اور جدا جدا کھانیکا اور حکم سلام کا وقت
گھر میں آنیکے اور جائز نہونا بی کے بغیر اذن کے چلے جانا اُنکی محفل سے اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برأت ام المؤمنین کا اور صفات آلہیہ سے مذکور ہے تمثیل اُسکے نور مبارک
کے ساتھ ایک طاق کے کہ جسمیں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اُسکے نور کا اُن گھروں میں جہاں صبح و شام اُسکے پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ
و تسبیح اہل سموات و ارض کے اور مالکیت اُس تعالیٰ کے سب پر اور قدرت میں اُسکی جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا اُن میں برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل و نہار
کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اُسکا اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بینات کا اس سورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا
نور آنے کا اُن لوگوں میں جنکو تجارت اور بیع ذکر اُسکے سے غافل نہیں کرتے اور تمثیل اعمال کفار کے سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا خدا اور
رسول کے اطاعت سے اور فضیلت اُن لوگوں کی جو خدا اور رسول کے حکم پر سمعنا و اطعنا کہتے ہیں اور قسم کھانا منافقوں کا رسول کے آگے کہ اگر آپ جہاد کا حکم فرماویں تو ہم
ہے چلیں اور وعدہ ضیفہ کرنیکا اس زمین پر صالحوں کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کے کافروں کے لئے اور جمعہ اور جہاد و جیب

نہوا اعنی اوّل حج پر **ومن سورۃ الفرقان** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قال قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قال قلت ثم ماذا قال ان تزنی بحلیلۃ جارک **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ کی کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ ٹھیراوی تو اللہ کا شریک اور اُسنے پیدا کیا ہے تجھکو (یعنے بلا شرکت غیری) میں نے کہا پھر کونسا بہت بڑا ہے آپنے فرمایا کہ قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیگا میں نے کہا پھر کونسا فرمایا آپنی یہ کہ زنا کرے تو اپنی ہمسایہ کی بی بی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک وان تقتل ولدک من اجل ان یأکل معک او من طعامک وان تزنی بحلیلۃ جارک قال وتلی ھذہ الآیۃ والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ ٹھیراوے تو اللہ کا شریک اور اُسنے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھاویگا تیرے کھانے میں سے اور یہ کہ زنا کرے تو اپنی ہمسایہ کی عورت سے کہا راوی نے کہ پھر یہی حضرت نے یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کی سوا دوسرے کو معبود جانکر اور نہیں قتل کرتے اُس جانکو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنے قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جسنے یہ کام کیا پہونچیگا وہ اپنی گناہونکی سزا کو دونا ہوگا اُسپر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہوکر **ف** حدیث سفیان کی منصور و اعمش سی صحیح زیادہ ہے اُس حدیث سی جو شعبہ نے واصل سی روایت کی ہے اسلئے کہ واصل کے اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہی روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے اور نہ ذکر کیا انمیں عمرو بن شرحبیل کا **خاتمہ** سورۂ فرقان میں صفات قرآن سے مذکور ہے اُترنا اُسکا تمام اہل جہان کے ڈرانیکو اور افک مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافرونکا اُسکو اور کہنا کافرونکا کہ قرآن سارا ایکبار کی کیوں نازل نہوا اور ہونا کافرون کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور بہر بہر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سی مذکور ہے اعتراض کافرون کا نبی کے کھانے اور بازار دنمیں پھرنے پر اور نہونا خزانہ اور باغ کا اُنکے لئے اور جواب اُسکا کہ سارے انبیا رسا بقین کھاتے اور بازار دنمیں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر کیوں نہ نازل ہوے اور استہزار کافرون کا رسول کے ساتھ اور کہنا اُنکا کہ یہ ہمارے معبودون سے چھوڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی اچنبھا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکیر موسی اور ہارون کے حال کے اور قوم نوح اور اُنکے ہلاک ہونیکی اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریون کی اور صفات الٰہی سی مالکیت اُس تعالی کے اور نفی ولد اور شریک کے اُسکے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہونا اُنکا نفع و ضرر اور اماتت و احیا پر اور پیدا کرنا آسمانونکا چھ روز میں اور استوا عرش پر اور بنانا برجونکا آسمانونمیں اور رکھنا سراج اور قمر منیر کا اُنمیں اور پھیر بیل کرنا لیل و نہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جھٹلانا کافرونکا قیامت کو اور وعید سعیر کے اُنکے واسطے اور غصہ اور غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیون کے لئے اور روبکاری معبودان باطل کے حشر میں اور انکار کرنا اُنکا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقامونکی اور فرشتونکا اُترنا اور کافرونکا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کہانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول کے اور حسرت کہانا غیر رسول کے اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول کا کہ میرے قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبی ہونا ایسے مجرمونکا اور محشور ہونا کافرونکا منہ کے بل اور قدرتون سے اُس تعالی کی سایہ ظل کا اور پھیر نا رات اور دن کا اور لباس کر دینا رات کو اور نشور کر دینا دن کو اور بھیجنا ہواؤنکا مینہ کے خوشخبری کے لئے اور اُتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اُسسے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں اور صفات صالحین سے ابہ خصال حمیدہ عباد الرحمن کے جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلون سے اعراض کرنا وغیر ذلک اور یہ مقام نہایت قابل وقف کے ہے اور اسطرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں **سورۃ الشعراء** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** عائشۃ قالت لما نزلت ھذہ الآیۃ وانذر عشیرتک الاقربین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا فاطمۃ بنت محمد یا بنی عبد المطلب انی لا املک لکم من اللہ شیئا سلونی من

استعمار میں علیحدہ کا نہایت ردیے

تفسیر سورہ شعراء

مالی کا شئتم ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈرا دے تو اپنی نبی اپنی قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ حضرت کے پھوپھی ہیں) بیٹی عبد المطلب کے اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے بیٹیوں عبد المطلب کے بیشک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کے درگاہ میں تمہارے لئے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں سے جو چاہو (یعنے آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے شفاعت بھی بغیر اسکے حکم کے نہیں ہو سکتی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کے وکیع اور کئی لوگوں نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عبد الرحمن طفاوی کی روایت کے مانند اور روایت کے بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور سنا ہے علی اور عباس سے بھی روایت ہے عن ابی ہریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فعم وخص فقال یا معشر قریش انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی عبد مناف انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی قصی انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم ضرا ولا نفعا یا فاطمۃ بنت محمد انقذی نفسک من النار فانی لا املک لک ضرا ولا نفعا ان لک رحما وسابلها ببلالها ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے انہوں نے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا تو اپنی نبی اپنی قرابت والوں کو جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اور خاص کے نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھوڑ اؤ تم اپنے جانوں کو آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کے درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبد مناف کے چھوڑ اؤ اپنی جانوں کو آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کے درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی قصی کے چھوڑ اؤ تم اپنے جانوں کو آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبد المطلب کے چھوڑ اؤ اپنی جان آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لئے ضرر کا نہ نفع کا اے فاطمہ بیٹی محمد کے چھوڑ لے تو اپنی جان آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تیرے لئے ضرر کا نہ نفع کا تیرے قرابت کا مجھ پر حق ہے سو میں اسکو ادا کرونگا (یعنے دنیا میں باقی رہی آخرت اسمیں مجھے کچھ اختیار نہیں ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے روایت کے ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے موسی بن طلحہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنوں کے موافق عن الاشعری قال لما نزل وانذر عشیرتک الاقربین وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیہ فی اذنیہ فرفع صوتہ فقال یا بنی عبد مناف یا صباحاہ ترجمہ اشعری سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت وانذر یعنے ڈرا تو اپنی نبی اپنی قرابت والوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کانوں میں رکھے (جیسے مؤذن رکھتا ہے کہ آواز بلند ہو جاوے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبد مناف کے ڈرو تم لشکر آن پہونچا ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کے یہ بعضوں نے عوف سے انہوں نے قسامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ روایت صحیح ہے اور اسمیں ابی موسی کا ذکر نہیں **ترجمہ** عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص انمیں کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کو اکثر صبح کو پہونچا ہے اسلئے مطلق لشکر کے لئے یہ کلمہ کہتے ہیں **خاتمہ** سورہ شعراء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسی علیہ السلام کے فرعون کیطرف جانیکا اور گفتگو انکی اور ہارون سے فرعون کے ربوبیت الٰہی کے باب میں اور مقابلہ سحرہ کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور قصہ صنام کے باب میں اور توصیف باریتعالی کے خلق اور ہدایت اور اطعام اور سقی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب بابت مغفرت کے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت انکے اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی کو کہ لوگوں کے ایمان لانیکے لئے اپنی جان مارو گی اور عرام کافروں کا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال و اولاد کا اسدن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہاں گئے اور کوئی شفیع جمیع نہ ہوا مشرکوں کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر اسکا موجود ہونا کتب سابقہ میں اور پہچاننا بنی اسرائیل کا اسکو اور ہونا نذیر کا ہر قریہ میں اور خطاب نبی کو اور نہی اشراک مع اللہ سے اور حکم اقربا کے ڈرانیکا اور بازو جھکانیکا مؤمنوں کے لئے اور امر ساتھ توکل کے خدا پر اور دیکھنا اسکا نبی کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا افاک واثیم پر اور رعاوے ہونا مبتلیان شعراء کا اور سرگردانی انکے ہر جنگل میں اور مذمت انکی باستثنائی مؤمنین صالحین کے

اور ڈرانا شاعران ظالمین کو **سورۃ النمل** عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تخرج الدابۃ ومعھا خاتم سلیمان وعصا موسیٰ فتجلو وجہ المؤمن وتخطم انف الکافر بالخاتم حتی ان اھل الخوان لیجتمعون فیقول ھذا یا مؤمن ویقول ھذا یا کافر ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض نکلیگا اور اسکے پاس سلیمان کے مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچیگا وہ مومن کے منہ پر کہ وہ چمک جاویگا (یعنے عصائی موسیٰ سے) اور مہر کردیگا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہانتک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہونگے اور یہ پکاریگا ای مومن اور وہ پکاریگا ای کافر (یعنے کافر اور مومن ممتاز ہوجاوینگے) **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے یہ حدیث ابہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سند سی دابۃ الارض کے بیان میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے **خاتمہ** سورہ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گذرنا انکا چیونٹیوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سباسی اور خبر دینا بلقیس کے اور خط بھیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدرتیں انکی اور شرک نے الالوہیت کا انکی استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا باغوں کا اور قرار دینا زمین کا اور بہانا نہروں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اسکے اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا بعث پر اور متی ھذا الوعد کہنا انکا اور توزیع امم کے حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سموات وارض وغیرہ ذلک اور خطاب نبی کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی اور سوا اسکے بہت سی فوائد مذکور ہیں **سورۃ القصص** عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ قل لا الہ الا اللہ اشھد لک بھا یوم القیمۃ قال لولا ان تعیرنی قریش انما حملہ علیہ الجزع لاقررت بھا عینک فانزل اللہ انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چچا ابیطالب سے (کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اسکے سبب سے قیامت کی دن ابوطالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہینگے کہ اس کلمہ کو کہوادیا اس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کردیتا یہ کہکر تمہاری آنکھوں کو سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت انک لا تھدی من احببت سی آخر تک یعنے ای نبی تو ہدایت نہیں کرسکتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے **خاتمہ** سورہ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلا اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکاری مشرکوں کی دوجگہہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اسکے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک **سورۃ العنکبوت** عن سعد قال انزلت فی اربع آیات فذکر قصۃ وقالت ام سعد الیس قد امر اللہ بالبر والا طعم طعاما ولا اشرب شرابا حتی اموت او تکفر قال فکانوا اذا ارادوا ان یطعموھا شجروا فاھا فانزلت ھذہ الآیۃ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاھداک لتشرک بی الآیۃ ترجمہ سعد نے کہا میرے بابت چار آیتیں نازل ہوئیں میں پہر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے حکم نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کے نہ میں کھانا کھاؤنگی نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤں یا تو پہر کافر ہوجاوے (جیسے پہلے تھا) کہا اور نبی نے کہ جب اسکو کھلانا چاہتے اسکا منہ چیرتے (یعنے لکڑی وغیرہ ڈالکر پہر یہ آیت اتری ووصینا الانسان یعنے حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنیکا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ جسکو کہ تجھکو کچھ خبر نہیں سو کہنا نہ ماں انکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت سعد سابقین اولین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے ماں نے مغلوب ہوجانگے یعنے اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئیگا میں نہ کھاؤنگی نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ برا کہا کرینگے کہ اسنے اپنی ماں کو مار ڈالا غرض دو دن سعد نے کچھ نہ کھایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا ای ماں اگر تیرے سو جانیں ہوں اور ایک ایک نکلتی جاویں جب بھی میں دین محمد سے نہ پھروں گا واہ واہ کیا محبت دین کی ہے پہر جب مایوس ہوئیں کہانی پینے لگیں اسپر اللہ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کرکے **جزء** عن ام ھانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وتاتون فی نادیکم المنکر قال کانوا یخذفون اھل الارض وینخرون منھم **جزء** ام ہانی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وتاتون فی نادیکم المنکر یعنے کرتے ہو تم اپنے مجلسوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) سو فرمایا حضرت نے کہ کنکریاں پھینکتے تھے زمین والوں پر اور ٹھٹھا کرتے انسے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر

حاتم بن ابی صغیر کی روایت سے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں ف سورۂ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہی حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا اُن پر اور ہلاک ہونا قوم لوط کا اور نجات اُنکی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حالکی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون و فرعون و ہامان کے ہلاک ہونیکی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو برس دعوت کرنیکی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کے دعوت کی اور معبودان باطل کے مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور لقائی آلہی کا اور نفع مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لئے اور وصیت آلہی واسطی احسان والدین کے اور نہانا اُنکی باتکا شرک مین حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب آلہی سمجھین کافرونکا مومنون سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہوجاؤ تمہارا گناہ ہمپر ہے اور جواب اُسکا تسلی بنانے نبی کی تکذیب امم سابقہ سناکر آسان ہونا خلق اول و ثانی کا اللہ تعالی پر حکم زمین مین سیر کرنیکا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافرونکا رحمت حق سے تمثیل شرک کے اور معبودان باطل کے مکڑی کے جالی کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوتکا اور نماز کے قایم کرنیکا اور مانع ہونا نماز کا بیحیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر آلہی کے اور آمر اہل کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنیکا احسان کہنا اللہ تعالی کا نزول کتاب سے اور صدور علما مین محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکری ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کے اور فضیلت مہاجرین کے مشرکونکا کشتی مین موحد بن جانا حرم کے امن کا بیان ظالم ہونا اُسکا جو اللہ پر جھوٹ باندھے وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لئے **سُوْرَةُ الرُّوْمِ** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مومنونکو یہ امر پسند آیا اسلئے کہ روم کے لوگ اہلکتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والی ہین بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اُتری الم غلبت الروم سے یفرح المؤمنون بنصر اللہ تک سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے ف

یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسیطرح پڑھا ہے نضر بن علی نے غُلِبَتِ الرُّوْمُ بضم غین اور لام کے زبر سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِیَّاهُمْ اَهْلُ اَوْثَانٍ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ کِتَابٍ فَذَکَرُوْهُ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَذَکَرَهُ اَبُوْ بَکْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَیَغْلِبُوْنَ فَذَکَرَهُ اَبُوْ بَکْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا کَانَ لَنَا کَذَا وَکَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ کَانَ لَکُمْ کَذَا وَکَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسِ سِنِیْنَ فَلَمْ یَظْهَرُوْا فَذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَهُ اِلٰی دُوْنَ قَالَ اَرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِیْدٌ وَالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ قَالَ سُفْیَانُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ یَوْمَ بَدْرٍ ترجمہ ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر مین کہا الم غلبت الروم کہا اُنہون نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونون پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہون فارس کے لوگ روم پر اسلئے کہ مشرک اور فارس دونون بت پرست تھی اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم غالب ہون فارس پر اسلئے کہ روم اہلکتاب تھے سو ذکر کیا اسکا ابوبکر سے اور ابوبکر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ وہ پھر غالب ہوجاوینگے (یعنے روم) پھر ذکر کیا ابوبکر نے مشرکون سے اُنہون نے کہا ہمارے اور اپنی درمیان کوئی مدت ٹھیراؤ سو اگر اُس مدت مین ہم غالب ہون (یعنے فارس) تو ہمکو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہو تو ہم اتنا اتنا کچھ دینگے سو پانچ برس مدت ٹھیری اور اس مدت مین روم غالب نہوئی سو اسکا ذکر آپسے کیا آپنے ابوبکر سے (یا کہ تنگ پڑنا نہ مدت ٹھیرانی قریب کہا راوی نے گمان کرتا ہون کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہین) پھر روم غالب ہوگئے روم اسکے بعد (یعنے دس کے اندر) کہا ابن عباس نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا الم غلبت الروم سے یفرح المؤمنون بنصر اللہ سفیان نے کہا مین نے سنا ہی کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرہ سے روایت کرتے ہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فِیْ مُنَاجَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلَا اَحْنَطْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَا بَیْنَ ثَلٰثٍ اِلٰی تِسْعٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم نے شرط لگانے مین الم غلبت الروم مین کیون نہ کی اے ابوبکر اسلئے کہ بضع تین سے نو تک ہے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنے زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین عَنْ دِیْنَارِ بْنِ مُکَرِّمٍ

الاسلمی قال لما نزلت الروم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین فکانت فارس یوم نزلت ھذہ الآیۃ قاھرین للروم وکان المسلمون یحبون ظھور الروم علیھم لانھم وایاھم اھل کتاب وفی ذلک قول اللہ تعالی ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء وھو العزیز الرحیم وکانت قریش تحب ظھور فارس لانھم وایاھم لیسوا باھل کتاب ولا ایمان ببعث فلما انزل اللہ ھذہ الآیۃ خرج ابوبکر الصدیق یصیح فی نواحی مکۃ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین قال ناس من قریش لابی بکر فذلک بیننا وبینکم زعم صاحبک ان الروم ستغلب فارسا فی بضع سنین افلا نراھنک علی ذلک قال بلی وذلک قبل تحریم الرھان فارتھن ابوبکر والمشرکون وتواضعوا الرھان وقالوا لابی بکر کم تجعل البضع ثلاث سنین الی تسع سنین فسم بیننا وبینک وسطا تنتھی الیہ قال فسموا بینھم ست سنین قال فمضت الست السنین قبل ان یظھروا فاخذ المشرکون رھن ابی بکر فلما دخلت السنۃ السابعۃ ظھرت الروم علی فارس فغاب المسلمون علی ابی بکر بسبعۃ ست سنین قال لان اللہ تعالی قال فی بضع سنین قال واسلم عند ذلک ناس کثیر رحمہ بار بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا جب نازل ہوئی الم غلبت الروم یعنے مغلوب ہوگئی روم تھوڑی زمین مین (یعنے تھوڑا ملک انکا فارس نے دبالیا) اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پھر غالب ہوجائینگے چند سال مین تو فارس کے لوگ جب یہ آیۃ اُتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر اسلئے کہ روم اور مسلمان دونون کتابی ہین (اور دین آسمانی رکھتے ہین) اور اسی باب مین اُتری یہ آیت ویومئذ یفرح المؤمنون سے رحیم تک یعنے اُسدن خوش ہونگے مؤمن اللہ کی مدد پر مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تہی غلبہ فارس کا اسلئے کہ وہ اور فارس دونون اہل کتاب نہی اور نہ ایمان رکھتے تہی قیامت پر پھر جب اللہ نے یہ آیۃ اُتاری ابوبکر صدیق پکارتے تہی مکہ کے گرد الم غلبت الروم یعنے مغلوب ہوگئی روم تھوڑی سی مین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پھر غالب ہوجائینگے چند سال مین سو کچھ لوگون نے قریش مین سے کہا ابوبکر صدیق سے کہ ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہین (یعنے نبی علیہ السلام کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سالمین سو کیا ہم شرط کرین تم سے اس بات پر انہون نے کہا کیون نہین اور یہ شرط حرام ہونیکے قبل کی بات ہے سو شرط باندہی ابوبکر نے اور مشرکون نے اور دونون نے اپنے شرط کا مال کہین پر رکھوادیا اور ابوبکر سے کہا مشرکون نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دیدی لو بیچ کے کہا راوی نے کہ ٹھیرایا انہون نے اپنے درمیان چھ سال کو اور چھ سال گذر گئے قبل اسکے کہ غالب ہو روم سو مشرکون نے ابی بکر کا مال شرط لیا پھر جب ساتوان سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانون نے ابوبکر پر الزام رکھا کہ تمنے چھ برس کیون قرار دیئے کہا راوی نے اسلئے کہ اللہ تعالی نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائی یہ پیشین گوئی دیکھکر بہت لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن ابی الزناد کے روایت سے **مترجم** خلاصہ یہ ہے کہ غلبت مین دو قراتین ہین جنہون نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑہا ہے انہون نے کہا جب روم مغلوب ہوئی یہ آیت اُتری اور انہون نے سیغلبون بصیغہ معروف پڑہا ہے کہ آئندہ بشارت ہے انہین روم کے غالب ہونیکی اور قرارت مشہور یہی ہے اور لغوی نے بھی اسکو اصح کہا ہے اور بعضون نے بفتح غین پڑہا ہے اور انہون نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئی یہ آیت اُتری اور انہون نے سیغلبون بضم یا بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور معنے یہ کہی کہ روم ابہی تو غالب ہوگئے مگر عنقریب مغلوب ہوجائینگے یعنے مسلمانون کے ہاتہ سے اور نزول آیۃ سے دس برس کے اندر مسلمانون نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانون سے مغلوب ہوگئی اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکر اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹون پر اور سات برس کے مدت پر پھر حضرت نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونو زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکر نے سو اونٹ ابی کے وارثون سے لئی کہ وہ مرچکا تہا انتہے **مترجم** سورہ روم مین خداوند تعالی شانہ کی قدرتون سے اُنیس ۱۹ قدرتین ایک جگہہ مذکور ہین جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا اُنکا زمین مین اور پیدا کرنا اُنکے جوڑون کا اور موت اور رحمت اُنمین ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانون اور رنگون کا وغیر ذلک اور چار قدرتین اُسکی اور مقام مین یعنے خلق اور رزق اور اماتت

اور قدرتین اُسکے جیسے کشتی کا بہانا اور مواؤنکا بھیجنا اور بدلیونکا اُٹھانا اور تہ بتہ کرنا بدلیونکا اور نکالنا مینہہ کا اُنکے بیچ سی اور زندہ کرنا مُردہ زمین کا اُس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات سی تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سی شفیع ہونا مشرکون کے لئے اور تنزیہ باری تعالی کی اور تحریض اُسکے تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کے غلامون اور کنیزان دنیا کے ساتہ اور حکم نبی کو کہ دین حنیف اور فطرت الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکون کا اُسکے جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفر انکا رحمت کے بعد اور سوا اُسکے اور بہت سی فوائد مذکور ہین کہ حافظ دتالی اور متفکر پر غیر مستور ہین **سُورَۃُ لُقمان**

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْھُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَۃٍ فِیْھِنَّ وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو گانیوالی لونڈیونکو اور مت خریدو اُنکو اور مت سکھاؤ اُنکو گانا اور اُنکے تجارت مین بہتری نہین اور قیمت اُنکی حرام ہے اور اسی باب مین اُتری ہے یہ آیت ومن الناس سے آخر آیت تک یعنے بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کہیل کی بات کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے سوا اسکے نہین کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے اُنہون نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ ہین اور علی بن یزید ضعیف ہین حدیث مین کہی ہے یہ بات محمد بن اسمٰعیل بخاری نے **معتبر جم** کلبی اور مقاتل نے کہا ہے کہ یہہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لایا تہا اور عرب کو سُنا کر کہتا تہا کہ محمد تمکو عاد و ثمود کے کہانیان سناتا ہے اور مین تمکو رستم اور اسفندیار کے قصے سُناتا ہون اور سفہا اور حمقا اُسکے باتون پر فریفتہ ہوکر استماع قرآن سے محروم رہتے سو اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری اور حدیث مین آیا ہے کہ جو آدمی اپنے آواز بلند کرتا ہے گانیکے ساتہ اللہ تعالے اُسپر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اُس شانہ پر پہرہ اُسکو اپنی لاتون سے مارتے رہتے ہین جبتک کہ وہ چپ نرہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کُتے کی اور گانی والی عورت کے کسب سے کہول نے کہا جسنے گانے بجانیوالی لونڈے خریدی کہ وہ اُسکے آگے گاوے بجاوے اور وہ اُسی حال مین مرگیا مین اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہونگا اسلئے کہ باری تعالی فرماتا ہے ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الآیۃ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مُراد ہے ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دلمین نفاق اُگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغارقیۃ الزنا یعنے گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے اُن مشائخون سے کہ دعوے تقوی کا رکہتے ہین اور یہہ غنا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہین وما ذا بعد الضلال **خاتمہ** سورۂ لقمان مین بڑے بڑے حکمتین اور نصیحتین بہرے ہین چنانچہ صفات الٰہی اور اُسکے قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانونکا بغیر ستونون کے اور ڈالنا زمین کے میخون یعنے پہاڑونکا اور پہیلانا دواب کا اور اُتارنا مینہہ کا اور اُگانا نباتات کا اور پیدا کرسکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکونکا اور تسخیر آسمان وزمین کے چیزون کی اور ظاہر و باطن کی نعمتین باران صفت برسانا اور الکیت اُس تعالی شانہ کی آسمان وزمین کے چیزون پر اور آیات قدرت سی داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار مین اور اوقات نہار کا لیل مین اور تسخیر شمس وقمر کے اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتون سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزونکی علم کا ساتہ اللہ تعالے کی یعنے وقت قیامت اور وقت نزول باران اور کیفیت ارحام کے اندر کے اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال تعالی کے عطائی حکمت کا اور نصیحتین اُنکی یعنے منع کرنا شرک سے اور وصیت مان باپ سے احسان کرنیکے اور حکم اُسکے تابعداری کا جو اللہ کیطرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوۃ کا اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتون اور نہی مونہہ پہیلانے اور مکر کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آہستہ کرنیکے کہنے کا اور انکا سچ بولنے پر اور اسطرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین جیسے بے علم اور کتاب اور ہدے کے مجادلہ کرنا اور بدست باپ دادونکی تقلید کی اور تمام ہونا کلمات الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہوجائین اور دریا سیاہی اور توحید مشرکون کی کشتی مین اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد و ولد کا اُسدن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیر ذلک من الفوائد **سُورَۃُ السَّجْدَۃِ عَنْ** انس بن مالک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہہ آیت تتجافی جنوبہم یعنے جدا رہتی ہین اُنکے کروٹین خوابگاہونسے اُتری ہے اُس نماز کے انتظار کے فضیلت مین جسے لوگ عتمہ کہتے ہین یعنے عشا کے نماز **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **معتبر جم** پوری آیت یہ ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقناہم ینفقون ۝

یعنے جدا رہتے ہین کروٹین انکی خوابگاہون سے پکارتے ہین اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہمنے انکو دیا ہے اسمین سے کچھ خرچ کرتے ہین اسکے بعد اللہ نے فضیلت انکے اُس آیت مین فرمائی جو آگے کی حدیث مین آتی ہے اور اس آیت مین کئی قول ہین مفسرون کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گذار ہین جو رات کو اپنی خوابگاہ سے اُٹھکر اللہ کو پکارتے ہین ابو انس کی ایک روایت مین ہے کہ یہ اُن لوگونکی فضیلت مین اُترتی ہے جو مغرب سے عشا تک نوافل پڑہتے تھے ابو الی حازم اور مجدز منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشا کی بیچ مین پڑہی جاتی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فرشتے اُن لوگونکو ڈھانپ لیتے ہین جو مغرب اور عشا کے بیچمین نماز پڑہتے ہین اور یہی صلوۃ اوابین ہے اور عطا نے کہا مراد اُن سے وہ لوگ ہین جو بغیر عشا پڑہے سوتے نہین ابی الدرداء ابو ذر ابو امامہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اُس سے وہ لوگ ہین جو عشا اور صبح کی نماز جماعت سی ادا کرتے ہین خلاصہ مافی البغوی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهٖ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ ابی ہریرہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا تیار کیا مینے اپنے بندون کے لئے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھنے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سُنا ہی نہ کسی بشر کے دلمین اُسکا خیال گذرا ہے اور اسکی تصدیق اللہ کے کتاب مین موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے فلا تعلم سے آخر تک یعنے کوئی شخص نہین جانتا جو چھپا رکھے ہی ہمنے اُنکے لئے اُنکھون کے ٹھنڈک سے بدلا اُنکے عملون کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنِ الشَّعْبِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰی سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ یَّاْتِیْ بَعْدَ مَا یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَیُقَالُ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ كَیْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَیُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰی اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے اُنہون نے کہا مینے مغیرہ بن شعبہ سی سنا کہ وہ منبر پر کہڑے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تہی کہ آپ فرماتی تہی کہ موسی علیہ السلام نے پوچہا اپنی رب سے کہ ای رب میرے کون جنت والا درجہ مین سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایکمرد ہوگا کہ جنت مین اویگا بعد اسکے کہ جنت والی جنت مین داخل ہوجاوینگے سو اُس سے کہا جاویگا کہ داخل ہو تو جنت مین وہ کہیگا کیونکر داخل ہون مین جنت مین اور لوگون نے لے لئے اپنے اپنے گہر اور لے لین اپنی اپنی لینی کے چیزین فرمایا آپنے کہ پہر کہا جاویگا اُس سے کہ تو راضی ہوگا اسپر کہ ملی تجھکو اپنی دولت کہ جتنے تھے ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا مین سے وہ کہیگا ہان ای رب میرے مین راضی ہوگیا سو کہا جاویگا کہ تیرے لئے ہے اتنا اسکی اور مثل اسکی اور مثل اسکے وہ کہیگا مین راضی ہوا ای رب میرے کہا جاویگا کہ تیری لئی یہ بہی ہے اور اسکا دس گنا سو وہ کہیگا کہ راضی ہوا مین ای رب میرے پہر کہا جاویگا کہ ترے لئی اسکے ساتہ وہ بہی ہی جو تیرا جی چاہی اور تیری آنکہین جس سے مزا پاوین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث شعبی سے اُنہون نے مغیرہ سی اور مرفوع نہین کیا اُسکو اور مرفوع صحیح تر ہے خاتمہ سورۂ سجدہ مین اللہ کی قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا چہہ دنمین اور مستوی ہونا اس تعالی کا عرش عظیم الشان پر اور نہونا شفیع اور ولی کا سوا اسکے اور تدبیر کرنا ایک امر کے آسمان سے زمین پر اور چڑہ جانا اُسکا ایکدن مین کہ مدت اُسکی ہزار سال ہے اور علم ہونا اُسکو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا جس کے ساتہ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سی اور نسل اُسکے منی سے اور برابر کرنا اُسکے اعضا کا اور روح پہونکنا اور کان اور آنکہین اور دل عنایت فرمانا اور بہت ہوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوا اسکے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافرونکا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مومنین سے سجدہ اور تسبیح و تحمید اُنکی جب آیات الہی سے اُنہین سمجہائی اور فضیلت تہجد گزارون کی اور برابر نہونا مومن اور فاسق کا اور تذکیر ساتہ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتہ پیدا کرنے کہیتون کے اور متی ہذا الوعد کہنا کافرونکا اور نفع مدتنا کافرونکے ایمانکا قیامت کی دن سورۃ الاحزاب عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ مَا عَنٰی بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَصَلّٰی فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَهٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَّعَكُمْ وَقَلْبًا مَّعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ترجمہ ابی ظبیان

نی کہا ابن عباس سے کہ پہلا خبر دیجئی اللہ تعالے کی اس قول کی ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ یعنے نہین بنای اللہ تعالے کسی سینہ مین دو دل کیا مطلب ہے اسکا انہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن کھڑے ہتی نماز پڑہتے ہتی سو آپ سے کچھ سہو ہوا نماز مین اور منافق کہنے لگی جو آپکے ساتہ نماز پڑہتے ہے ایکدوسرے دیکھہ تو انکے دو دل ہین ایک تمہارے ساتہ ایک اور لوگون کے ساتہ پہر اسپر اللہ نے یہ آیۃ اتاری کہ نہین پیدا کیا اللہ نے کسی کے سینہ مین دو دل ف روایت کے ہم سے عبد بن حمید نے انہون نے احمد بن یونس سے انہون نے زہیر سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے معتبر حم نبوی نے کہا ہے کہ یہ آیتین ابی معمر کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تہا اور جو سنتا یاد رکہتا اور کہتا میرے دو دل ہین ہر ایک ہی سمجہتا ہون محمد سے اچہا پہر جب اللہ نے بدر کے دن کافرون کو شکست دی وہ اونٹ ایسا گہبرا کر بہاگا کہ ایک جوتی پیر مین اور ایک ہاتہ مین اور رستی مین اسی ابو سفیان بلا پوچہا کیا حال ہے لوگونکا انسے کہا شکست کہا کر بہاگے ہین ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر مین ہے اور ایک ہاتہ مین جب اس بیہوش نے کہا مجہے خبر نہتی مین جانتا تہا کہ دونون پیر مین ہین اسدن سے لوگ جان گئے کہ یہہ جہوٹا ہے اسکا بہی ایک ہی دل ہے اور رہے اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالے نے ایک مثال بیان فرمائی متبنی اور مظاہر کے لئی کہ جیسے کسیکے اندر دو دل نہین ہوتی ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہین ہوتی اور کسیکو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہین ہوجاتا عن انس قال قال عمی انس بن النضر سمیت بہ لم تشہد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر علیہ فقال اول مشہد قد شہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبت عنہ اما واللہ لئن اراني اللہ مشہدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرین اللہ ما اصنع قال فہاب ان یقول غیرہا فشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد من العام المقابل فاستقبلہ سعد بن معاذ فقال یا ابا عمرو این قال واہا لریح الجنۃ اجدہا دون احد فقاتل حتی قتل فوجد فی جسدہ بضعا وثمانون من بین ضربۃ وطعنۃ ورمیۃ قالت عمتی الربیع بنت النضر فما عرفت اخی الا ببنانہ ونزلت ہذہ الایۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا ترجمہ انس سے روایت ہے انہون نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا جنگ بدر مین حاضر نہین ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور یہ امر انکو نہایت گران ہوا اور کہا انہون نے کہ پہلے حاضر ہونیکی جگہ کہ جسمین حضرت تشریف لیگئی مین اس سے غائب رہا اگاہ ہو تم ہے اللہ کے اگر اللہ مجہکو دکہاوے کوئی حاضر ہونیکی جگہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تو دیکہے اللہ تعالے کہ مین کیا کرتا ہون کہا راوی نے کہ ڈری وہ کہ اسکے سوا اور کچہہ کہین پہر حاضر ہوے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ احد کے دن اگلے سال کے بعد سو ملے انکو راہ مین سعد بن معاذ اور انہون نے کہا ای ابو عمر کہان چلے انہون نے کہا واہ واہ جنت کے خوشبو مین کوہ احد کیطرف سے پا رہا ہون پہر لڑے وہ یہانتک کہ قتل ہوے سو انکے بدن مین اسی پر کئی زخم تہے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری پہوپہی ربیع بنت نضر نے کہا مین نے نہین پہچانی اپنے بہائی کی مگر بسبب اسکے پورون کے اور یہ آیۃ اتری رجال صدقوا یعنے وہ ایسے مرد ہین کہ سچ کر دیا انہون نے جو اقرار کیا اللہ تعالے سے سو انمین سے بعضا وہ ہی کہ پورا کر چکا اپنا کام اور انمین سے بعضا وہ ہی جو انتظار کرتا ہے اور نہین بدل ڈالا اپنی اقرار کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس بن مالک ان عمہ غاب عن قتال بدر فقال غبت عن اول قتال قاتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین لئن کان اللہ اشہدنی قتالا للمشرکین لیرین اللہ کیف اصنع فلما کان یوم احد انکشف المسلمون فقال اللہم انی ابرا الیک مما جاء ہؤلاء یعنی المشرکین واعتذر الیک مما صنع ہؤلاء یعنی اصحابہ ثم تقدم فلقیہ سعد فقال یا اخی ما فعلت انا معک فلم استطع ان اصنع ما صنع فوجد فیہ بضعا وثمانین بین ضربۃ بسیف وطعنۃ برمح ورمیۃ بسہم وکنا نقول فیہ وفی اصحابہ نزلت فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر قال یزید یعنی الایۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انکے چچا جنگ بدر مین حاضر نہوے اور کہا انہون نے براہ افسوس کے کہ حاضر نہوا مین پہلے لڑائی مین کہ لڑے انمین رسو خدا صلے اللہ علیہ وسلم مشرکونسی اگر اللہ تعالی مجہے بجاوے کسی لڑائین مشرکون کے تو اللہ تعالے دیکہی کہ مین کیا کرتا ہون پہر جب احد کا دن ہوا شکست کہائی مسلمانون نے انہون نے کہا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہسے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائی ہین

یعنے مشرک لوگ اور مین تیری طرف عذر کرتا ہون اُس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگون سے یعنے اصحاب سے پہرہ آگی بڑہا اور ملے اُن ہی سعد اور کہا ای بھائی کیا کیا تمنے مین تمہارے ساتھ ہون مگر مجھسے نہو سکا جو اُنہون نے کیا اور اُنکی لاش ملی کہ اُسمین اسّی برکئی زخم تھے تلوار کی مارکے اور نیزے کے بہونکنے کی اور تیر کے لگنے کی اور ہم لوگ کہتے تھے کہ اُنہین کے اور اُنکی یارون کی حق مین نازل ہوئی کہ اُنمین سے بعضے ایسے ہین کہ پورا کرچکے اپنا کام اور بعضے منتظر ہین یزید نے کہا مراد اس سے آیتہ ہی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور انس بن مالک کے چچا کا نام بہی انس ہے اور وہ بیٹے ہین نضر کے عن موسیٰ بن طلحۃ قال دخلت علی معاویۃ فقال الا ابشرک قلت بلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ ممن قضی نحبہ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین گیا معاویہ کے پاس اُنہون نے کہا مین تمہین ایک بشارت سُناؤن مین نے کہا ہان کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے طلحہ اُن لوگون مین سے کہ جنکے حقمین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کرچکے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اسکے نہین کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے عن طلحۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لاعرابی جاھل سلہ عن من قضی نحبہ من ھو وکانوا لا یجترؤن علی مسئلتہ یوقرونہ ویھابونہ فسالہ الاعرابی فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم راٰنی اطلعت من باب المسجد وعلی ثیاب خضر فلما راٰنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال این السائل عمن قضی نحبہ قال الاعرابی انا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ممن قضی نحبہ ترجمہ طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارونے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپسے پوچھہ کہ اللہ تعالے نے جنکے حق مین فرمایا ہے کہ پورا کرچکے اپنا کام وہ کون لوگ ہین اور حضرت کے یارونکو جرأت نہوتی تہی سوال کرنیکے وہ آپکی توقیر کرتے تہے اور ڈرتے تہی سو اُس گنوار نے پوچھا آپنی التفات نکیا اُسنی پہر پوچھا آپنی التفات نکیا اُسنی پہر پوچھا آپنی التفات نکیا پہر مین دروازے مسجد کے نکلا یعنی اندر آیا اور کپڑے سبز پہنے ہوئے تہے پہر جب مجھکو آپنے دیکھا فرمایا کہان ہے وہ سایل جو پوچھتا ہے اُن لوگون کو کہ اپنا کام پورا کرچکے گنوار نے کہا مین ہون یا رسول اللہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کرچکا اپنا کام ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن بکیر کے روایت سے عن عائشۃ قالت لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتخییر ازواجہ بدأ بی فقال یا عائشۃ انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تستعجلی حتی تستامری ابویک قالت وقد علم ان ابوای لم یکونا لیامرانی بفراقہ قالت ثم قال ان اللہ یقول یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قلت ففی ای ھذا استامر ابویّ فانی ارید اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ وفعل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما فعلت ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہون نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیون کے اختیار دینی کا کہ چاہین دنیا اختیار کرین اور رفاقت رسول چہوڑین اور چاہین دولت عقبیٰ لین اور خدمت رسول) سو شروع کیا آپنی میرے ساتھ اور فرمایا ای عائشہ مین تجسے ایک بات کا ذکر کرتا ہون سو تم اُسکے جواب مین جلدی نکرنا یہانتک کہ مشورہ لے لینا اپنی ماں باپ سے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ آپ جانتے تہے کہ میرے ماں باپ کبہی مجھے حضرت سے جدا ہونیکا حکم نہ دینگے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پہر آپنے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے یا ایہا النبی سے اجرا عظیما تک یعنے ای نبی کہدے تو اپنی بیبیون کو کہ اگر تم ارادہ رکہتے ہو دنیا کی زندگی اور اُسکے زینت کا تو آؤ مین تمکو کچہہ دیدون (یعنے طلاق کا جوڑا) اور رخصت کردون تمکو اچہی طرح اور اگر ارادہ کرتے ہو تم اللہ کا اور اُسکے رسول کا اور آخرت کے گہر کا تو تیار رکہا ہے اللہ تعالیٰ نے تم مین سے نیکون کے لئے بہت بڑا اجر انتہی تب مین نے کہا کہ مین اسمین کیا مشورہ لون اپنے ماباپ سے مین تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گہر ہی کو چاہتی ہون اور پہر اور بیبیون نے بہی یہی کیا جو مین نے کیا تہا (یعنے میرے دیکہا دیکہی) ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بہی اُنہون نے روایت کی ہے عروہ سے اُنہون نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے **مترجم** ان آیتونکو آیات تخییر کہتے ہین کہ اسمین اختیار دیا گیا حضرتکی عورتونکو اور شان نزول اسکا بغوی وغیرہ نے یون بیان فرمایا ہے کہ بیبیون نے آپس کے رشک سے حضرت سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا حضرت نے اُنسے خفہ ہوکر ایکماہ تک بات نکی اور قسم کہائی کہ اُنکے پاس نجائینگے پہر آیتہ اُتری اور اُسدن آپکے پاس نو عورتین تہین پانچ قریش مین کی عائشہ صدیقہ ابی بکر صدیق کی صاحبزادی حفصہ حضرت عمر کے بیٹی ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی ام سلمہ امیہ کی بیٹی سودہ زمعہ کی بیٹی اور غیر قریشیات

چار تھین زینب بنت جحش بنی اسد کی قبیلہ کے میمونہ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ حیی بن خطب کے بیٹے خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کے رضی اللہ عنہن اور حکم تخیر مین علما کا اختلاف ہے مثلاً کسینے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہی میرے پاس رہ چاہے جدا ہو جا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا کہ اگر اُس عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقع نہو گا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہو گا اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور ابن ابی لیلی اور سفین اور شافعی اور اصحاب رائی کا لیکن اصحاب رای یعنی حنفیہ کی نزدیک اس صورت مین طلاق بائن ہوتا ہی اور دوسرونکی نزدیک رجعی اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اُسنی اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑے اور حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر یہہ قول اول صحیح تر ہے کذا فی البغوی **عن** عمر بن ابی سلمۃ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت ھذہ الآیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر رجمہ عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہون نے کہا جب اُتری آیتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی ارادہ رکھتا ہی اللہ تعالی کہ دور کردے تمسے نجاست گناہ کی ای گھر والون اور پاک کری تمکو خوب پاک کرنا ام سلمہ کے گھر مین بُلایا آپنی فاطمہ اور حسن اور حسین اور اُن سب پر ایک چادر ڈالدی اور آپکے پیچھے حضرت علی تھے پھر اُنپر بھی چادر ڈالدی پھر عرض کی آپنی کہ یا اللہ یہہ میرے گھر والی ہین سو انسی نجاست گناہ کی دور کردی اور انکو پاک کردی بخوبی پاک کرنا ام سلمہ نے عرض کی کہ مین بھی اُنکے ساتھ ہون ای نبی اللہ کے (یعنے ارادہ کیا چادر مین آنیکا) فرمایا آپنی کہ تم اپنے جگہہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو (یعنے تمہاری تئین چادر مین آنیکی بھی کچھہ ضرورت نہین گھر والونکا لفظ خود تمکو شامل ہے) **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سی یعنی عطا کی روایت سے کہ وہ عمر بن ابی سلمہ سی روایت کرتے ہین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر ببیت فاطمۃ ستۃ اشھر اذا خرج لصلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی چھہ مہینے تک یہی عادت تھی کہ جب آپ صبحکو نماز فجر کے لئے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہ کے گذرتے فرماتی نماز کو چلو ای گھر والون اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کردی اور پاک کردے تمکو بخوبی پاک کرنا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہین اور ابو سابن ابی الجمراء اور مقسل بن یسار اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **عن** عائشۃ قالت لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاتما شیئا من الوحی لکتم ھذہ الآیۃ واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ یعنی بالاسلام وانعمت علیہ یعنی بالعتق فاعتقتہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ الی قولہ وکان امر اللہ مفعولا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوجھا قالوا تزوج حلیلۃ ابنہ فانزل اللہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبناہ وھو صغیر فلبث حتی صار رجلا یقال لہ زید بن محمد فانزل اللہ ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا آباءھم فاخوانکم فی الدین ومواليكم فلان مولی فلان وفلان اخی فلان ھو اقسط عند اللہ یعنی اعدل عند اللہ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھہ چھپاتے تو یہ آیتہ چھپاتے واذ تقول سے اخر آیت تک یعنی جب تو کہتا تھا اُس سے کہ انعام کیا اُسپر اللہ نے یعنے اسلام کی ساتھہ اور انعام کیا تو نے یعنی آزاد کرنیکے ساتھہ کہ تو نے اُسکو آزاد کر دیا روک رکھہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تھا تو اوی نبی اپنے دلمین جسکو اللہ تعالی کھولدینی والا تھا اور ڈرتا تھا تو لوگون سے اور اللہ تعالی بہت مستحق ہے کہ تو اُس سے ڈری وکان امر اللہ مفعولا تک اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنی بیٹی کی بیوی سے نکاح کر لیا سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم الآیۃ یعنے محمد تمہارے مردونمین سے کسیکا باپ نہین و لیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیون پر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو متبنی یعنے مونہہ بولا بیٹا کیا تھا جب وہ چھوٹی تھے پھر وہ حضرت پر

رہی یہانتک کہ وہ جوان ہوگئی اور انکو زید بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ادعوہم یعنے مونہہ بولی بیٹونکو پکارو انکی باپ کیطرف منسوب کرکے یعنے جنکے وہ نطفہ ہین یہی انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تمکو معلوم نہون انکے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہین دین مین اور تمہارے رفیق ہین یعنے یون پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا اور فلانا بھائی فلانی کا یہی قسط کے بات ہے اللہ کے نزدیک یعنے عدل کی **ف** یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہون نے شعبی سے انہون نے مسروق سے انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بیشک یہ آیتہ چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہین کیا ہے ہمسے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہون نے عبداللہ بن ادریس سے انہون نے داؤد بن ابی ہند سے اور کہا ترمذی نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے انہون نے روایت کی ابن ابی عدی سے انہون نے داؤد بن ابی ہند سے انہون نے شعبی سے انہون نے مسروق سے انہون نے عائشہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیتہ مبارک کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال ما کنا ندعو زید بن حارثۃ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لابائہم ہو اقسط عند اللہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ کو جب پکارتے تو یہی کہتے زید بن محمد یہانتک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم انکو انکے باپون کیطرف منسوب کرکے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالے کی نزدیک **عن** عامر الشعبی فی قول اللہ تعالی ما کان محمد ابا احد من رجالکم قال ما کان لیعیش لہ فیکم ولد ذکر **ترجمہ** عامر شعبی نے ما کان محمد ابا احد کی تفسیر مین کہا کہ حضرت کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا انکا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنے تاکہ مضمون اس آیت کا صادق آجاوے کہ محمد کسیکے باپ نہین تمہارے مردون مین سے **عن** ام عمارۃ الانصاریۃ انہا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما اری کل شیء الا للرجال وما اری النساء یذکرن بشیء فنزلت ہذہ الآیۃ ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الآیۃ **ترجمہ** عمارہ انصاریہ کے ان آنحضرت کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ مین دیکھتی ہون کہ سب چیزین مردون ہی کے لئے ہی اور قرآنمین عورتونکا ذکر کہین نہین اسپر یہ آیت اتری ان المسلمین سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اس سند سے جانتے ہین **عن** انس قال لما نزلت ہذہ الآیۃ فی زینب بنت جحش فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا قال فکانت تفتخر علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول زوجکن اہلوکن وزوجنی اللہ من فوق سبع سماوات **ترجمہ** انس نے کہا جب یہ آیتہ اتری زینب بنت جحش کے شانمین کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فلما قضے یعنے جب پورا اپنی خواہش اس سے پوری کرچکا یعنے زینب سے بیاہ دیا ہمنے اسکو تیرے ساتھ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تہین ازراہ شکر کے حضرت کے سب بیبیون پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزون نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالے نے کہ ساتوین آسمان کے اوپر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ساتون آسمان کے اوپر ہے اور حضرت کی سب بیبیونکا جو امہات مؤمنین ہین یہی عقیدہ تہا کہ سب امہاتکو سنکر پسند کرتی تہین اب جو اسکے خلاف عقیدہ رکہے وہ ناخلف ہے **عن** ام ہانیء بنت ابی طالب قالت خطبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتذرت الیہ فعذرنی ثم انزل اللہ انا احللنا لک ازواجک اللاتی اتیت اجورہن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک وبنات عمک وبنات عماتک وبنات خالک وبنات خالاتک اللاتی ہاجرن معک الآیۃ قالت فلم اکن احل لہ لانی لم اہاجر کنت من الطلقاء **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹے ہین ابطالب کے (یعنے حضرت کے چچیری بہن) انہون نے کہا کہ حضرت نے مجہے نکاح کا پیغام دیا اور مین نے عذر کیا (کہ میرے پاس چہوٹی چہوٹی لڑکے ہین روتے پیٹتے آپکو شاید ناگوار ہو) آپنے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری انا احللنا لک سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ پھر مین آپ پر حلال نہین ہوئی اسلئے کہ مینے ہجرت نہین کی تہی مین اُن لوگونمین تہی جو فتح مکہ کے اسلام لائے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سدی کے روایت سے اسی سند سے **مترجم** پوری آیتہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے حلال کئے ہمنے تیرے لئی بیبیان تیری جنکا مہر تونے دیدیا اور وہ جنکے مالک ہے تیرے ہاتہ یعنے لونڈیان جو غنیمت مین عنایت فرمائین اللہ نے تجہکو اور تیرے چچا کی بیٹیان اور تیری پھوپیون کی بیٹیان اور تیرے ماموںکی بیٹیان اور تیرے خالاؤنکی بیٹیان انمین سے جو ہجرت کرکے آئین تیرے ساتھ یعنے جنہون نے

ہجرت نہین کی وہ حلال نہین آخر آیت تک **عن** انس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ فی شان زینب بنت جحش جاء زید لیشکو فھم بطلاقھا فاستامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک زوجک واتق اللہ **ترجمہ** انس نے کہا جب یہ آیت اُتری وتخفی فی نفسک یعنے چھپاتا تہا تو اسی نبی اس چیز کو کہ اللہ اُسکا کہونے والا تہا اور یہ آیت زینب بنت جحش کے شان مین اُتری اور زید اُن کے شوہر آئے اور ارادہ کیا اُنہون نے طلاق دینی کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا روک رکہو تم اپنی بیوی اپنی پاس یعنے طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یعنے حضرت کے دلمین تہا کہ اگر زید اُنکو طلاق دیگا تو مین اُنسے بیاہ کرونگا مگر لوگون کے شرم کے ماری اس امر کو ظاہر نکرتی تہی اللہ نے اُسکو ظاہر کردیا اللہ کسی سے شرماتا نہین ہے **عن** ابن عباس انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصناف النساء الا ما کان من المؤمنات المھاجرات قال لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج ولو اعجبک حسنھن الا ما ملکت یمینک واحل اللہ فتیاتکم المؤمنات وامراۃ مؤمنۃ ان وھبت نفسھا للنبی وحرم کل ذات دین غیر الاسلام ثم قال ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین وقال یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی اٰتیت اجورھن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک الی قولہ خالصۃ لک من دون المؤمنین وحرمنا ما سوی ذلک من اصناف النساء **ترجمہ** ابن عباس نے کہا منع کئے گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتونکی اقسام سے مگر جو مؤمنہ ہون ہجرت کی فرمایا اللہ تعالے نے لا یحل لک النساء من بعد یعنے حلال نہین تجہے اسکے بعد اور عورتین اور نہ یہ کہ بدلدی ان عورتون مین سی یعنے جواب تیرے نکاح مین ہین اگر تجہکو پسند آوی خوبصورتی اُنکی مگر جو عورتین کہ مالک ہون اُنپر تیرے ہاتہ (یعنے وہ حلال ہین) اور حلال کین اللہ تعالے نے جوان عورتین ایمان والیان اور وہ عورت ایمان والی کہ بخشدی اپنی جان نبی کو اور حرام کیا اللہ تعالے نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پہر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضایع ہوگئے اُسکے عمل نیک اور آخرت مین وہ نقصان والون مین ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کی ہمنے تیرے لئی بیبیان تیری کہ جنکا مہر تونے دیدیا اور جو تیری ہاتہ کی ملک ہون جو اللہ نے غنیمت مین عنایت فرمائین تجہکو اور حلال کیا فرمایا خالصۃ لک یعنے یہ امر کہ جو عورت مومنہ بخشدی اپنی جان اور ارادہ کری نبی اُسکے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لئے ہی نہ اور مومنون کے لئے (یعنے اور ونکا نکاح بغیر مہر نہین ہوسکتا) اور حرام کین اللہ تعالے نے اُنکے سوا اور قسمین عورتونکی **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم اسکو عبد الحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہین سنا مین نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تہے کہ احمد بن خلیل نے کہا کہ عبد الحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہین خوشب سے اُسمین کچہہ مضائقہ نہین **عن** عائشۃ قالت ما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احل لہ النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرمایا وفات نہین ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ حلال ہوگئین آپکے لئی سب عورتین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صحابہ کرام کا اختلاف تہا کہ آنحضرت پر اور عورتین بہی حلال ہوئین یا نہین حضرت عائشہ کا مذہب اسحدیث مین گذرا انس فرماتے ہین کہ آخر عمر تک عورتین آپ پر حرام ہی رہین یعنے موجود بیبیون کے سوا اور سے نکاح جایز نہا جیسے فرمایا اللہ نے لا یحل لک النساء من بعد یعنے اب انکے بعد اور عورتین تجہے حلال نہین عکرمہ اور ضحاک کہتے ہین کہ عدم حلت سے یہ مراد ہی کہ سوا اُن عورتون کے جنکا آیہ احللنا لک ازواجک مین حلال ہونا مذکور ہے اور عورتین حرام ہین اور اختلاف کیا ہے علمانی اسمین ہی کہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق مین جایز ہے یا نہین مثلا عورت کہی کہ مین نے اپنے جان تجہے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہین پس اکثر اسطرف گئے ہین کہ نکاح صحیح نہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جاوے اور سعید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطا کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بہی اسکی قایل ہین اور اجماعت اسطرف گئے ہے کہ بلفظ ہبہ اور تملیک بہی صحیح ہوجاتا ہی اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنے احناف کا اور جنکے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جایز نہین ہوتا اُنکا اختلاف ہے نکاح مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرت کا نکاح بلفظ ہبہ بہی جایز ہوجاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا خالصۃ لک من دون المؤمنین اور دوسرا گروہ اسطرف گیا ہے کہ صحیح نہین ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان اراد النبی ان یستنکحہا یعنے نبی کے واسطی بہی اللہ تعالے نی نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرت کے

سانہ فقط ترک مہر ہے یعنے بغیر مہر کے آپکا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اسمین آپ اور امت دونونکا ایک حال ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ ایسی کونسی بیوی تھی آپکی جنہون نے اپنی جان ہبہ کردی ہو یا نہین عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جو بیبیان آپکے پاس تھین وہ منکوحہ تھین یا مملوکہ اور ان کو ہبت نفسہا جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہین اور دوسرون نے کہا ہی کہ آپکے پاس موہوبہ بھی تھین اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھین شعبی نے کہا زینب بنت خزیمہ ہلالیہ کہ ام المساکین کہتی تھی قتادہ کہتی ہین کہ وہ میمونہ بنت حارث تھین علی بن حسین اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھین عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھین بنی سلیم کے قبیلہ سی ہذا خلاصہ مافی البغوی بنوع تقدیم وتاخیر **عن** انس بن مالک قال نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ من نسائہ فارسلنی فدعوت قوما الی الطعام فلما اکلوا وخرجوا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منطلقا قبل بیت عائشۃ فرای رجلین جالسین فانصرف راجعا فقام الرجلان فخرجا فانزل اللہ یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہا انہون نی کہ زفاف کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون مین سے ایک عورت سی اور مجھی بلا بھیجا اور میں نے ایک گروہ کو بلایا کہا کھانا کھایا پھر جب وہ کہا چکے اور باہر نکلی کہڑے ہوی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے ہوی حضرت عائشہ کے گہر کیطرف سو دیکہا آپنے کہ دو شخص بیٹہی ہوے ہین پہر آپ لوٹ گئی سو کہڑے ہوئی وہ دونون اور باہر چلے گئی پس اللہ تعالی نی یہ آیتہ یا ایہا الذین امنوا سی آخر تک یعنی ای ایمان والون نہ داخل ہو گہر نبی کے مگر جب وہ اجازت دیوین اور بلاوین کہانیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اسکے پکنی کا **ف** اس حدیث مین ایک قصہ ہی اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کے ثابت نی انس سے یہ حدیث اپنی طول کے ساتہ **عن** انس بن مالک قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی باب امراۃ عرس بہا فاذا اعلق قوم فانطلق یقضی حاجتہ فاحتبس ثم رجع وعندہا قوم وانطلق یقضی حاجتہ فرجع وقد خرجوا قال فدخل واخی بینی وبینہ سترا قال فذکرتہ لابی طلحۃ قال فقال لان کان کما تقول لینزلن فی ہذا شئ قال فنزلت ایۃ الحجاب **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا اور آپ ایک بی بی کے دروازی پر تشریف لائی کہ آپنی آنکو بیوی بنایا تہا سو اسکے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ چلی گئے اور اپنا کچہہ کام کیا اور پہر آئی اور وہ لوگ باہر جا چکے تہے انس نے کہا کہ پہر آپ داخل ہوے اور میرے اور اپنی بیچمین پردہ ڈال دیا کہا انس نے کہ پہر ذکر کیا مین نے اسکا ابی طلحہ سی انہون نے کہا اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہے تو بیشک اسارہ مین کچہہ اتریگا کہا راوی نے کہ پہر آیت حجاب اتری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور عمر بن سعید کو اصبغ کہتے ہین **متمم** جن بی بی کا زفاف تہا وہ زینب بنت جحش تھین اور حضرت کئی بار آئی گئے کہ یہہ لوگ جو اس گہر مین بیٹہے ہین چلے جائین اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کے حدیث مین گذری ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوی ان مسلمانون کے حق مین کہ منتظر رہتے تہے آنحضرت کی کہانا پکنی کے پہر جب پکجاتا قبل نکلنے کے جا بیٹہتے اور کہا کر باہر نجاتے حضرت کو تکلیف ہوتی آپکا کوئی آرام کرنیکا مقام سوا اسکے نتہا سو اللہ تعالی نی یہ آیت اتاری **عن** انس بن مالک قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل باہلہ فصنعت امی ام سلیم حیسا فجعلتہ فی تور فقالت یا انس اذہب بہذا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقل لہ بعثت بہذا الیک امی وہی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک منا قلیل یا رسول اللہ قال فذہبت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک منا قلیل قال ضعہ ثم قال اذہب فادع لی فلانا وفلانا ومن لقیت فسمی رجالا قال فدعوت من سمی ومن لقیت قال قلت لانس عدد کم کانوا قال زہاء ثلاث مائۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس ہات التور قال فدخلوا حتی امتلات الصفۃ والحجرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتحلق عشرۃ عشرۃ ولیاکل کل انسان مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا قال فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلہم قال لی یا انس ارفع قال فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت قال وجلس طوائف منہم یتحدثون فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس وزوجتہ مولیۃ وجہہا الی الحائط فثقلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علی نسائہ ثم رجع فلما راو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رجع فطفق انہم قد ثقلوا علیہ فابتدروا الباب فخرجوا کلہم وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ارخی الستر ودخل وانا جالس فی الحجرۃ فلم یلبث الا یسیرا حتی خرج علی وانزلت ہذہ الآیات فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأہن علی الناس یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ ولکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستأنسین لحدیث الی ان ذلکم کان یؤذی النبی الی اخر الآیۃ قال انس انا احدث الناس عہدا بہذہ الآیات وحجبن نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک نے کہا نکاح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی سے (یعنے زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لیگئے (یعنے بیوی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے کچھ حیس پکایا اور ایک پتیل کے یا پتھر کے برتن میں کرکے مجھے کہا ای انس لیجا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو میرے ماں نے اور وہ آپکو سلام کہتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یہہ ہمارے طرف سے آپکو نہایت قلیل ہے ای رسول اللہ کے انس نے کہا پھر میں اُسے لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور مینے عرض کی کہ میری ماں آپکو سلام کہتی ہیں اور کہتی ہیں یہ آپکو ہمارے طرف سے نہایت قلیل ہے آپنے فرمایا رکھدو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے شخصون کو اور جو تمکو ملے اُسکو بلالاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انس نے کہا پھر اُن سبکو میں نے بُلایا جنکے نام آپنے لئے تھے اور جو مجھے ملگیا راوی کہتا ہے کہ مینے انس سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہونگے انہوں نے کہا کہ تین سو کی قریب انس نے کہا پھر مجھسے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہانتک کہ دالان اور کوٹھری سب بھر گئے اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندہ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کہاوے انس نے کہا پھر سب نے کہا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کہا چکے پھر آپنے مجھہ سے فرمایا کہ لے انس اُٹھاؤ (یعنے یہ برتن) انس نے کہا پھر میں نے اُٹھایا سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اُسوقت زیادہ تھا یا جب میں نے اُٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھی رہے کئی آنیوالے انمیں سے باتیں کرتے ہوئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور رسولخدا بھی بیٹھے تھے اور آپکی بی بی دیوار کیطرف منہہ پھیرے بیٹھیں تھیں اور آنحضرت پر لوگونکا بیٹھنا گران گذرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپنے عورتونپر یعنے ہر بی بی کے حجرے پر تشریف لیگئی پھر لوٹے پھر جب دیکھا اُنہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوٹے گمان کیا اُنہون نے کہ حضرت کو ہمارا بیٹھنا گران گذرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر پردہ ڈالدیا اور اندر آئے حجرے کے اور میں بیٹھا ہوا تھا سو کچھہ دیر نہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتیں اُتریں سو آپنے نکلکر لوگون پر پڑھیں یا ایہا الذین آمنوا سے آخر تک یعنے ای ایمان والون نہ داخل ہو نبی کے گھر وں میں مگر یہہ کہ بلائی جاؤ تم کہانیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اُسکے پکنے کا ولیکن جب تم بلائی جاؤ تو داخل ہو پھر جب کہا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتین بنانیکو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی کو اور وہ تمسے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو تم کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہہ بہت پاک کرنیوالا ہے تمہارے دلونکو اور بی بیوں کے دلونکو اور تمکو لایق نہیں کہ اذیت دو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اُسکے بعد اُسکے بی بیون سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہی جعد نے کہا انس کہتے تھے کہ پیلے سب لوگونسی مجھکو پہونچی ہیں آیتیں اور اُسی دنسی پردہ ہونے لگیں بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور اُنکو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت اُنکی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا ان نصلی علیک فکیف نصلی علیک قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم ترجمہ ابی مسعود انصاری نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سعد بن عبادہ کے مجلس میں تھے سو عرض کی آپسے بشیر بن سعد نے کہ حکم دیا ہے ہمکو اللہ تعالی نے کہ درود بھیجیں آپ پر سو کیونکر درود بھیجیں آپ پر کہا راوی نے کہ آپ چُپ ہو رہے یہانتک کہ آرزو کی ہمنے کہ اُسنے نہ پوچھا ہوتا (یعنے گمان ہوا کہ شاید حضرت خفا ہوے) پھر آپنے فرمایا کہ کہو تم اللہم سے مجید تک یعنے یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جیسے رحمت کی تونے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تونے ابراہیم کی آل کو جہانون میں

تو بڑی خوبیون والا ہے بزرگی رکھتا اور فرمایا سلام تم پہنچا جان چکے ہو (یعنے التحیات مین) **ف** اسباب عن علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بھی روایت ہے اور انکو ابن جاریہ بھی کہتے ہین اور برید ہے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن ہے بھیجنے **مترجم** حضرت پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت مین ہوا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے اللہ اور فرشتے اُسکے درود بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اُسپر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا اور اللہ تعالے نے اس آیت مین کمال تحریص اور ترغیب کے درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھیجتے ہین اُسکے پس معلوم ہوا کہ اقتدا اُنکے ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنے یصلون کما کہ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرے یعنے عادت الٰہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجتے ہین نہ یہ کہ علی سبیل الشذوذ یہ امر اُنسے صادر ہوا چوتھے خطاب کیا لوگون کو توصیف ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفات مؤمنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگونکا پانچوین صیغہ امر کا فرمایا یعنے صلوا کہ مثبت وجوب کا ہے چھٹے منضم کیا اُسکے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتوین تسلیما سے اُسکے تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نبی کے لئے نہ فرمایا ہوگا پس معلوم ہوا کہ درود افضل الطاعات ہے اور احسن العبادات وذالک المقصود **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا مَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً مِنْہُ فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَتِرُ ھٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَۃٌ وَاِمَّا اٰفَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰی خَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ فَوَضَعَ ثِیَابَہٗ عَلٰی حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِیَابِہٖ لِیَاْخُذَھَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَلَا بِثَوْبِہٖ فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاہُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَہٗ مِمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَلَبِسَہٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاہُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ عَصَاہُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا **ترجمہ** ابی ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ اُنکے بدنکا کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے سو اُنکو ایذا دی جسنے ایذا دی بنی اسرائیل مین سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہین تو اسلئے کہ اُنکے بدن مین کوئی عیب ہے برص ہوا جیسے بڑے ہون یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالے نے چاہا کہ اُنکے تہمت سے بری کردے سو موسے اکیدن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھکے نہا رہے تھے (یعنے برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے وہ پتھر بھاگا اُنکے کپڑے لیکر سو موسے نے اپنا عصا لیا اور اُسکے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہانتک کہ پہونچگیا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور اُنہون نے اُنکو ننگا دیکھ لیا کہ صورت شکل مین سب لوگون سے بہتر ہے اور اللہ نے اُنکو بری کردیا اُنکی تہمت سے اُنہون نے کہا کہ نہین ہے موسے مین کچھ عیب اور پتھر کھڑا ہوگیا اور موسے نی اپنے کپڑے لیکر پہن لئے اور پتھر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پتھر مین تین یا چار یا پانچ نہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا یعنے اے ایمان والو مت ہو مثل اُن لوگون کے کہ جنہون نے ایذا دی موسی کو اور پاک کردیا اللہ نے اُسکو اُس تہمت سے کہ اُنہون نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **خاتمہ** سورۂ احزاب مین بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہین کہ خطاب نبی کو اور امر تقوی کا اور نہی منافقون اور کافرونکی اطاعت سے اور نہی ادعاء دو دل کا کسیکے سینہ مین اور حکم زنان مظاہر کا اولی اور مقدم ہونا نبی کا مؤمنون کے جان سے اور مؤمنونکی ماں ہونا آپکے بیبیونکا اور اقرار لینا تمامی انبیاء سے از لبین قصہ جنگ احزاب کا اور آجانا کفار کے فوجون کا ہر طرف سے اور ابتلاء مؤمنین کے اور مذمت اور گھبرانا منافقین کا آیت تخییر ازواج تعلیم ازواج مطہرات کو بات کرنیکے آیۃ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزون پر یعنے اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر کثیر کے بے اختیار ہوجانا مؤمنونکا جب خدا اور رسول کا حکم آجاوے اور باطل ہوجانا تقلید کا جب حدیث پہونچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ اور ملائکہ کا مؤمنون پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا قبل مس جسکو طلاق دین اُسکو حدت کا نہونا تحلیل ازواج مطہرات اور لونڈیونکی نبی کے لئے اور تحلیل مہاجرات کے جو اپکی قرابت رکھتے ہون اور تفصیل اُنکے اور تحلیل اُسکے جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی کے واسطے

اور آداب گھر مین آنی جانی کے اور حکم چلے جانیکا بعد کہانا کہانی کے اور حکم حجاب کا ازواج مطہرات کے لئے اور بیان اُن لوگونکا جنسے پردہ نہین ہے اور فضیلت اور آمر درود کا اور لعنت اُنپر جو بنی کو ستاوین اور امر بڑی چادرین اوڑہنے کا عورتونکو نکلتے وقت ڈرانا منافقونکا کہ مدینہ سی نکالدی جاوگی قیامت کا علم خدا ہی کو ہی وعید سعیر کے کافرونکی لئے اور حسرت کہانا اُنکا اطاعت رسول کے فوت ہونی پر اور خرابی تقلید کے اِن آیتون مین بیان موسی علیہ السلام کے برارت کا امر تقوی کا بیان عرض امانت کا سموات وارض پر وعید عذاب کے منافقون کے لئے اور وعدہ مغفرت کا مومنون کے واسطے **سورۃ سبا**

عن فروۃ بن مسیک المرادی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ الا اقاتل من ادبر من قومی ممن اقبل منھم فاذن لی وقفاہم واٰمرنی فلما خرجت من عندہ سال عنی ما فعل العطیفی فاخبرانی قد سرت قال فارسل فی اثری فردنی فاتیتہ وھو فی نفر من اصحابہ فقال لاد عوا القوم فمن اسلم منھم فاقبل منہ ومن لم یسلم فلا تعجلا حتی احدث الیک قال واٰنزل فی سبا ما انزل فقال رجل یا رسول اللہ وما سبا ارض او امرأۃ قال لیس بارض ولا امرأۃ ولکنہ رجل ولد عشرۃ من العرب فتیامن منھم ستۃ وتشاء م منھم اربعۃ فاما الذین تشاء موا فلخم وجذام وغسان وعاملۃ واما الذین تیامنوا فالازدوا الاشعرون وحمیر وکندۃ ومذحج وانمار فقال رجل یا رسول اللہ وما انمار قال الذین منھم خثعم وبجیلۃ ترجمہ فروہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا نہ لڑون مین اُس شخص سے کہ جو اسلام سے پیٹھ موڑے میرے قوم مین سے اُن لوگون کو ساتھ لیکر جو انمین قبول کر چکے تو آپنے اجازت دی مجھی اور امیر کیا اپنے قوم کا پھر جب مین آپکے پاس سے نکلا میرا حال آپنے پوچھا کہ عطیفی کہان گیا اور خبر بھیجے آپکو کہ مین چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسیکو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور مین حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب مین بیٹھے تھے پھر آپنے فرمایا بلا تو قوم کو پھر جو اسلام لائی قبول کر اور جو اسلام نہ لائی جلدی نکر یہانتک کہ مین تازہ حکم بھیجون تجھکو کہا راوی نے اور اُترچکے تھے کیفیت سبا کے سو ایک شخص نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام آپنے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اُسکے دس لڑکے تھے چھ کو اُنمین سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جنکو منحوس جانا وہ لخم ہین اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جنکو مبارک سمجھا وہ ازد ہین اور اشعری اور حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا ای رسول اللہ کے انمار کونسا قبیلہ ہے آپنے فرمایا جنمین خثعم اور بجیلہ ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** سبا بیٹا ہی یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور ساکن اُنکے یمن مین تھے اللہ نے اُنکی طرف تبع نبی بھیجی اور اُنکے شہر نہایت کثیر الفواکہ تھے اور پاکیزہ اُنمین کہے اور بچھو نہ تھا پھر اُنکے پیغمبرون نے اللہ کیطرف بلایا اور اُسکی نعمتین بیان فرمائین اُن نالایقون نے کہا اللہ کے کوئی نعمت ہمکو نہین معلوم ہوتی پھر اللہ نے اُنکا تالات توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اوسمین تاثیر زہر کے دیدی کہ وہ پانی جس زمین پر گذر گیا وہ بنجر ہوگئی کذا ذکرہ البغوی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ فی السماء امرا ضربت الملئکۃ باجنحتھا خضعانا لقولہ کانھا سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر قال والشیاطین بعضھا فوق بعض ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی آسمانون پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہین عاجزی کے راہ سی اللہ کے قول کے لئے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانی کی پتھر پر پھر جب فرشتون کو ہوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہین کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا اور فرمایا آپنے کہ شیطان آسمان و زمین کے بیچمین ایک دوسرے پر جمع ہوجاتے ہین تاکہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی مین سے کچھ چرا وین **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ابن عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی نفر من اصحابہ اذ رمی بنجم فاستنار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون لمثل ھذا فی الجاھلیۃ اذا رأیموہ قالوا کنا نقول یموت عظیم او یولد عظیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لا یرمی بہ لموت احد ولا لحیاتہ ولکن ربنا تبارک اسمہ وتعالی اذا قضی امرا سبح حملۃ العرش ثم سبح اھل السماء الذین یلونھم حتی یبلغ التسبیح الی ھذہ السماء ثم تسال اھل السماء السادسۃ اھل السماء السابعۃ ماذا قال ربکم قال فیخبرونھم ثم یسبح اھل کل سماء حتی یبلغ الخبر الی اھل السماء الدنیا وتخطف الشیاطین السمع فیرمون فیقذفونہ الی اولیائھم فما جاءوا بہ علی وجھہ فھو حق ولکنھم یحرفون ویزیدون ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

اصحاب مین بیٹھے ہوے تہی کہ یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپنے فرمایا کہ تم اسکو جاہلیت مین کیا کہتے تہے جب کہتے تہی انہون نے کہا ہم کہا کرتے تہے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کسیکے موت وحیوٰۃ کے سبب سے نہین ٹوٹتا ولیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اُسکا اور بلند ہی ذات اُسکی جب وہ حکم کرتا ہے کسیکام کا تسبیح کرتے ہین حاملان عرش پھر تسبیح کرتے ہین اُس آسمان والی فرشتی جو عرش کے قریب ہے پھر جو اُس سے قریب ہین یہانتک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہونچتا ہے پھر چڑھتے آسمان والے فرشتے ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے پھر اُنکو وہ خبر دیتے ہین پھر سیطرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کی آسمان والون سے پوچھتے جاتی ہین یہانتک کہ دنیا کی آسمان پر خبر پہونچتی ہے اور جن اچک کر سُنا چاہتے ہین سو انپر مارا پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لاکر ڈالدیتے ہین اپنے یارون کیطرف لیکن جو کاہن ہین پھر جسکو وہ جیسے ہی ویسی ہی پہونچاتی ہین وہ خبر تو صحیح ہوتی ہے مگر وہ اُسکو بدلتے ہین اور بڑھا کہا دیتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے اُنہون نے روایت کی علی بن حسین سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے انصار کے کئی مردون سے کہ اُن انصاریون نے کہا کہ ایکدن حاضر تہے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر حدیث تک **خاتمہ** سورۂ سبا مین عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہین کہ پہلے حمد باری تعالےٰ کی بعد اُسکے انکار کرنا کافرونکا قیامت پر اور وعدۂ مغفرت اور رزق کا مومنین صالحین کے لئے جاننا عالمونکا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کے طرف تعجب کافرونکا اوپر خبر بعث کی ڈرانا کافرونکو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کے اُسکے ساتھ اور قصہ سلیمان کے مسجد دشام کے سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہنا اُسکے لئے اور بنانا جنونکا محاریب اور تماثیل اور جفان اور قدور راسیات وغیرذلک اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت اُنکے باغون کی تالک ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین مین اور نہونا شفاعت کا بے اذن خدا کے کیفیت اللہ تعالےٰ کے حکم اُترنیکی عرش سے قایل ہونا مشرکونکا بھی اللہ تعالےٰ کی زراقیت پر اور فیصلہ مشرکون اور موحدون کا قیامت مین عام ہونا حضرتکے رسالت کا کافۂ ناس کے لئے اور بشیر ونذیر ہونا اُنکا اور جلدی کرنا کافرون کا قیامت کے لئی انکار کافرونکا قرآن اور کتب سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریہ کے امیرونکا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ کے ہاتھ مین ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہونا سوائے ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کے منکر آیات کی لئے پوچھنا اللہ تعالےٰ کا فرشتون سے کہ لوگ تمکو پوجتے تہی اور جواب اُنکا کافرون کا قرآن سُننے کی وقت کہنا کہ یہ شخص تمہارے باپ دادا کے معبودون سے روکتا ہے عطا نہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا اگلے جھٹلانیوالونکا باوجود کثرت اموال و اولاد کے خطاب کافرونکو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کرین امر رسول مین اور جانی کہ اُسے جنون نہین حق کا اُترنا آسمان سے حق آتی ہی باطل کا بھاگ جانا کہنا نبے کا کہ اگر مین گمراہ ہون وبال مجھپر ہے میرے اطاعت مین تمہارا کیا نقصان ہے کافرونکا گھبرانا آخرت مین **سُوْرَةُ الْفَاطِرِ عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ قَالَ ھٰؤُلَآءِ کُلُّھُمْ بِمَنْزِلَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَکُلُّھُمْ فِی الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر مین ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا سے بِاِذْنِ اللّٰہِ تک مینے پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اُن لوگونکو کہ پسند کیا ہمنے اپنے بندون سے سو اُنمین سے بعضے ظالم ہین اپنے جان کے لئے اور اُنمین سے بعضے متوسط ہین اور اُنمین سے بعضے آگے بڑہنے والی ہین نیکیون کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپنے یہہ سب اسلام مین برابر ہین اور سب جنت مین ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** سامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ تینون گروہ اسی امت سی ہین اس آیۃ سے بڑے فضیلت قرآن پڑہنے والونکی ثابت ہوئی اور عمر بن خطاب نے یہ آیۃ منبر پر پڑہی اور فرمایا کہ مینے حضرت سی سنا ہی کہ فرماتے تہی آگے بڑہنے والی ہم مین کا وہ تو آگے بڑہنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانی والا اور ظالم بخشا ہوا ابی ثابت سی روایت ہے کہ ایکمرد داخل ہوا مسجد مین اور اُسنے دعا کی کہ ای اللہ رحم کر میرے غربت پر اور انسی میرے وحشت مین اور عنایت کر مجھکو ایک ہمنشین نیک سو ابو درداء جو صحابی تہے اُنہون نے فرمایا کہ اگر تو نے سچی دل سی یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائینگے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابو درداء نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنی پڑہی آیت ثم اورثنا اور فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ کا جاویگا قیامت کے میدان مین اور فکر مین پڑجاویگا پھر داخل ہوگا

سورۃ الملائکۃ تفسیر سورۂ فاطر

جنت مین پہر پڑہی آپنے یہ آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ پہر دیکھا وہ بعد فکر کے جنت مین جاکر یہ کہیگا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جسنے دور کیا مجھسے فکر کو میرا رب بخشنے والا قدردان اور عقبہ بن صہبان نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی یہ آیت پوچہی ثم اور شنا تو انہون نے فرمایا ای میرے بیٹے یہ تینون جنت مین ہین اور سابق بالخیرات وہ لوگ ہین کہ حضر کے زمانہ مین گذر گئی اور حضرت نے انکو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہین کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہانتک کہ انسے ملگئے اور رہی ظالم لنفسہ سو جیسے مین اور تم پس حضرت عائشہ نے اپنے نفس کو ہمارے ساتہ شمار کیا یعنے نہی نصیب ہمارے ساتہ ہے فقیر کہتا ہے کہ کمال کسر نفس تہا ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات مین ہین کہ اللہ تعالے نے انکی طہارت اور برارت قرآن مین اتاری الروایات کلہا من المعالم **خاتمہ** سورہ فاطر کہ اسے سورہ ملائکہ بہی کہتی ہین مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالے کی اور قدرت اسکی سمٰوات کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سی ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کے اگلے قومونکی تکذیب سنکر حق ہونا وعدۂ الٰہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کے عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافرون کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنون کے لئے ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کے مشیت سے بیان ہواؤن کے چلانے اور بدلیون کی اٹہانی کا ہونا پوری عزت کا اللہ کے لئے اور چڑہنا پاک کلمون کا اسکی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا [illegible] مٹے سی اور نطفہ سے بیان اسکی قدرتونکا جیسے پیدا کرنا میٹہے اور کہاری دریاؤنکا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنے مچہلے کا اس سے اور نکالنا زیور کا اور چلنا کشتی کا اسمین بندہونا مشرکونکا حشر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسانکا اور غنی ہونا رحمن کا بیان اسکا کہ کوئی کسیکا گناہ نہ اٹہاویگا قیامت کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اسکا کہ ڈرانا نفع نہین دیتا مگر انہین کو جنکو خدا کا خوف ہے برابر نہونا اندہے اور انکہیاری کا بیان موتی کے نہ سننے کا بیان اگلے قومون کے جہٹلانیکا نکیر الٰہی کی جیسے تیہہ کا برسانا پہلونکا لنا جبال دواب انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالمونکا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑہنے والون کے تصدیق قرآن بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیون کا نعم کے جانے پر دعدہ جہنم کا کافرون کے لئے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالی کے لئے غصہ اور نقصان کافرون پر ردّ اشراک فی الدعا کا بیان آسمان کے تہامنے کا جہوٹی قسمین کہانا کافرونکا کہ اگر ہمارے پاس نبی آوین تو ہم اورون سے زیادہ ہدایت پاوین تحویل و تبدیل نہونا عادت الٰہی مین تحریص اور ترغیب زمین مین سیر کرنیکے اللہ اگر مواخذہ کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چہوڑے **سورہ یٰس** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ سَلِمَةَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوْا النُّقْلَةَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِی الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے انہون نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے کنارے مسجد کے قریب اٹہہ آنا چاہتے تہے تو یہ آیت اتری انا نحن نحیی الموتی ہم زندہ کرتے ہین مردونکو اور لکہتے ہین جو انہون نے آگے بہیجا اور قدم لنکے فرمایا حضرت نے قدم تمہارے لکہے جاتے ہین سو تم اپنے گہر نہ بدلو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کے روایت سے اور ابو سفیان وہ طریف سعدی سے ہین عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے انہون نے کہا داخل ہوا مین مسجد مین جب آفتاب غروب ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے سو آپنے فرمایا کہ ای ابی ذر تو جانتا ہے کہ آفتاب کہان جاتا ہے مین نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے کہ وہ جاکر اجازت مانگتا ہے اللہ تعالی سے سجدہ کی اور اسکو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہین سے جہان سے آیا ہے یعنے جہان غروب ہوا ہے سو وہ نکلیگا مغرب سے یعنے قیامت کے قریب کہا راوی نے پہر آپنے یہ آیت پڑہی وذلک مستقر لہا اور وہ اسکے ٹہیرنے کی جگہہ ہے کہا راوی نے کہ قرات عبد اللہ کے یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** یہ سورۃ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور پسندیدہ مضامین پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت پیغمبر کے لئے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل مکہ کے اور منحصر ہونا فوائد انذار تابعون کے لئے بیان مردون کے زندہ کرنے کا اور لکہنا اعمال و آثار عباد کو قصہ اصحاب قریہ انطاکیہ اور گفتگو حبیب نجار کے توحید کے بارہ مین اور قدرت اس تعالے کے زمین کے زندہ کرنے سے اور جوب کے

تفسیر سورہ یٰس

کے نکالنے سے اور کھجور اور انگور کے باغ پیدا کرنے سے اور اسیطرح جیسے نہروں کا جاری کرنا اور دن کا رات سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی میں انسان کا چڑھانا اور اعراض کافروں کا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے عاجز ہونا کافروں کا وصیت سے اور پھونکنا صور کا اور نکلنا لوگوں کا قبروں سے اور تکیہ لگانا جنتیوں کا اور ایک پر اور میوہ خوری انکی اور سلام انپر اللہ تعالے کے طرف سے اور خطاب اللہ تعالے کا مشرکوں کہ کیوں نہ تمسے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا اور مہر ہوجانا انکے مونہوں پر اور کلام انکے ہاتھوں کا اور گواہی انکے پیروں کی اور تعلیم نہونا شعر کا ہمارے نبی کو بیان چارپایوں کا قادر نہونا معبودان باطل کا اپنے عابدوں کے نصرت پر پیدایش انسان کا بیان سبز درخت سے آگ نکلنے کا بیان بعث کا اثبات کن سے ہوجانا ہر چیز کا

سورۃ والصافات

سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَابِهٖ لَا يُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی بلانیوالا کسی چیز کیطرف ایسا نہیں جو روز قیامت کے دن اور لازم نہو اسکو وبال اسکے دعوت کا ایسا کہ نہ چھوڑے اسکو اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو معاصی کیطرف لوگوں کو بلاتے ہیں) پھر آپنے یہ آیت پڑہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وقفوھم سے آخر تک یعنے ٹھہراکر انکو یہہ پوچھے جائینگے اور کہا جاویگا انسے کیا ہوا ہے تمکو جو تم ایکدوسرے کی مدد نہیں کرتے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا **ترجمہ** ابی بن کعب نے حضرت سے اس آیت کی تفسیر پوچھے وارسلناہ یعنے اللہ فرماتا ہے بھیجا ہمنے اسکو (یعنے یونس کو) ایک لاکھہ آدمیوں ملکہ زیادہ کی طرف فرمایا آپنے ایک لاکھہ سے بیس ہزار زیادہ تھے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بَانُوْا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنے ہمنے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپنے کہ وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث سے کہا ابو عیسے نے کہ یافث اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا گیا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سعید بن بشیر کے روایت سے **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ **ترجمہ** سمرہ سی روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا **خاتمہ** جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہوگئے مگر آپکے تین بیٹے اور انکے بیبیاں اب ساری دنیا انہیں کے اولاد ہے انتہے سورہ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کے توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کے زمین کا کواکب سے اور حفاظت اسکی شیاطین سے پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور روبکاری ظالموں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوح کے نجات کا اور قوم کے ہلاک کا قتل گاہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسمٰعیل علیہ السلام کا قصہ موسی و ہارون علیہم السلام کا قصہ الیاس کا قصہ لوط کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکوں کا جو خدا کے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح انکے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کے ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالے کی

سورۃ ص

سُوْرَةُ صٓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسٌ رَجُلٌ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهٗ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا ابوطالب بیمار ہوے اور قریش آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کے جگہہ تھی سو ابوجہل اٹھا کہ آپکو منع کرے (یعنے وہاں بیٹھنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت کی ابوطالب سے انہوں نے کہا ای میرے بھائی کے بیٹے تم اپنے قوم سے کیا چاہتے ہو آپنے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ کہ اگر اسکو قبول کریں تو عرب رحاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیویں ابوطالب نے کہا ایک ہے کلمہ آپنے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپنے فرمایا ای چچا کہو تم لا الہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہیں سوا اللہ تعالے کے

کہا اُنہون نے کیا پوچھین ہم کسیکے ایک احد کو ہنسے تو یہ اگلی لوگونمین نہین سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا پھر اُترا اُنکے حق مین قرآن ص والقران ذی الذکر سے اختلاق تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی معتبر جم پوری آیتین یون ہین ص وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَھُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْھُمْ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْھُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِھَتِکُمْ ۚ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ یعنے قسم ہے قرآن نصیحت کرنیوالیکی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئی ہین سرکشی مین ہین اور ضد مین کتنی ہلاک کیے ہم نے پہلے اُن سے سنگتین پس پکارتی پھرتی اور نہین تہا وقت خلاص کا اور تعجب کیا اُنہون نے کہ آیا اُنکے پاس ڈرانیوالا اُنمین کا اور کافرون نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا کیا کردیا اُسنے سب معبودونکو ایک معبود بیشک یہ ایک چیز ہے تعجب کے اور چلے سردار اُنمین کے کہتے ہوئی کہ چلو اور صبر کرو اپنی معبودونپر تحقیق اسبا تمین کچھہ غرض معلوم ہوتی ہے نہین سُنی ہمنے یہ بات پچھلی دین مین نہین ہی یہ مگر دلکی بنائی ہوئی بات عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَتانی اللیلۃ ربی تبارک وتعالی فی احسن صورۃ قال احسبہ قال فی المنام فقال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملاء الاعلی قال قلت لا قال فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردھا بین ثدیی او قال فی نحری فعلمت ما فی السموات وما فی الارض قال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملاء الاعلی قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المسجد بعد الصلوۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات واسباغ الوضوء فی المکارہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللھم انی اسالک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین واذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ باللیل والناس نیام ترجمہ ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورتمین راوی نے کہا گمان کرتا ہون مین کہ آپنے فرمایا خواب مین اور فرمایا اے محمد جانتا ہی تو کس مین جھگڑتے ہین بلند گروہ کے فرشتے مین نے کہا نہین پھر اپنا ہاتہ اللہ نے میرے شانون کے بیچمین رکہا کہ پائی مین نے اُسکی ٹہنڈک اپنے چھاتیونمین یا فرمایا میرے سینہ مین سو معلوم کرلیا مین نے جو ہی آسمانونمین اور زمین مین پھر فرمایا اے محمد تو جانتا ہے کسمین جھگڑتے ہین بلند گروہ کے فرشتے مین نے کہا ہان کفارونمین اور کفارہ مسجد مین نماز کے ٹہیرنا ہے اور جماعتونکیطرف پیدل چلنا ہی اور تکلیفونمین وضو کا پورا کرنا ہے جسنے یہ کام کیا یعنے ہمیشہ بندگی رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہون سے پاک رہا جیسے اُسدن مان نے جنا ہی پھر فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑھچکے تو کہہ اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے نیک کام کرنا اور بُرے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینون کے اور جب ارادہ کرے تو اپنی بندونکو بھلانے کا تو موت دی مجھے بغیر بھلائی فرمایا آپنی اور درجات سلام کا پھیلانا اور کہانا کہانا اور رات کو نماز پڑہنا جب لوگ سوتی ہون ف ذکر کیا ہے یعنی بعضر رواۃ نے ابی قلابہ اور ابن عباس کے بیچمین ایکمرد کا اس سند مین اور قتادہ نے ابی قلابہ سے روایت کیے اُنہون نے خالد سے اُنہون نے ابن عباس سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہون نے معاذ بن ہشام سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے قتادہ سے اُنہون نے ابی قلابہ سے اُنہون نے خالد سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورتمین اور فرمایا کہ اے محمد مین نے عرض کی حاضر ہون مین اے رب میرے اور مستعد ہون تیری فرمانبرداری مین فرمایا کسمین جھگڑتے ہین گروہ بلند کے فرشتے مین نے کہا اے رب مین نہین جانتا سو رکہا ہاتہ اپنا میرے شانون کے بیچمین کہ پائی مین نے اُسکی ٹہنڈک اپنے چھاتیونمین سو جان لیا مین نے جو مشرق اور مغرب مین ہین سو فرمایا اے محمد مین نے عرض کی حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری فرمانبرداری مین فرمایا کسمین جھگڑتی ہین گروہ بلند کے فرشتے مین نے کہا درجات مین اور کفارات مین اور جماعتونکیطرف پیدل جانمین اور تکلیفونمین پورا وضو کرنمین اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنمین اور جو اُسکے حفاظت کرے خیریت سے بھی اور خیر رہی اور اپنے گناہونسے ایسا پاک رہی گویا اُسدن جنا اُسکی مان نے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتہ اور فرمایا آپنی اس روایت مین کہ مین سو گیا اور خوب سو گیا تو مین نے دیکہا یعنے دیکہا اچھے صورتمین اور فرمایا اُس تعالی نے کس مین جھگڑتے ہین بلند گروہ کے فرشتہ آخر حدیث تک **خاتمہ** سورہ ص مین

قصص ماضیہ سے مذکور ہی قصہ داود علیہ السلام کے محراب مین دو فرشتون کے آنیکا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونیکا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانی کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سہی عزو اور ضد کافرون کے اور تشدد انکا شرک مین اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر جبال اور طیور کا داود علیہ السلام کے لئے برابر ہونا متقیون اور فاجرون اور صالحون اور مفسدون کا مساوی ہونا قرآن کا مذکر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کے حال کے طلب کرنا نبی کا دعوت پر کوئی اجر **سُوْرَۃُ زُمَرٍ عَنِ** الزبیر قال لما نزلت ثم انکم یوم القیمۃ عند ربکم تختصمون قال الزبیر یا رسول اللہ اتکرر علینا الخصومۃ بعد الذی کان بیننا فی الدنیا قال نعم فقال ان الامر اذن لشدید **ترجمہ** زبیر نے کہا جب اتری یہ آیت ثم انکم یوم القیمۃ یعنے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے زبیر نے عرض کی ای رسول اللہ کی کیا دوبارہ ہوگی ہم مین خصومت بعد اسکے کہ ہم بھی دنیا مین ہوچکے تھے آپنے فرمایا ہان زبیر نے کہا تو کام بہت مشکل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** انس قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا ابالی **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے یا عبادی الذین یعنے ای میرے بندون جنھون نے زیادتی کی اپنی جانون پر یعنے گناہ کئے ناامید مت ہو اللہ کے رحمت سے بیشک اللہ تعالے سب گناہ بخشتا ہی اور پروا نہین رکھتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ثابت کے روایت سے کہ وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہین **عَنْ** عبد اللہ قال جاء یہودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا محمد ان اللہ یمسک السموات علی اصبع والجبال علی اصبع والارضین علی اصبع والخلائق علی اصبع ثم یقول انا الملک قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ قال وما قدروا اللہ حق قدرہ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا ایک یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ای محمد اللہ تعالی اٹھاتا ہی آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ ایک انگلی پر اور زمینین ایک انگلی پر اور ساری مخلوق ایک انگلی پر پھر کہتا ہے مین بادشاہون کا بادشاہ ہون یہ سنکر ہنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ کھل گئین کچلیان آپکی پھر فرمایا کہ اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسے اسکی قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے بندار نے انھون نے یحیی سے انھون نے فضیل بن عیاض سے انھون نے منصور سے انھون نے ابراہیم سے انھون نے عبیدہ سے انھون نے عبد اللہ سے کہا عبد اللہ نے حضرت سے تعجب اور تصدیق کے راہ سے یعنی اس یہودی کے بات سنکر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** ابن عباس قال مر یہودی بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ یحمل السموات علی اصبع صلی اللہ علیہ وسلم یا یہودی حدثنا فقال کیف تقول یا ابا القاسم اذا وضع اللہ السموات علی ذرۃ والارضین علی ذرۃ والماء علی ذرۃ والجبال علی ذرۃ وسائر الخلق علی ذرۃ واشار محمد بن الصلت ابو جعفر بحضرہ اولا ثم تابع حتی بلغ الابہام فانزل اللہ عز وجل وما قدروا اللہ حق قدرہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای یہود کچھ بات کر ہمسے سنے کہا کیا کہتے ہو تم ای ابو القاسم جب اللہ تعالے رکھتا ہے آسمانونکو اوپر اسکے اور زمینونکو اوپر اسکے اور پانی کو اوپر اسکے اور پہاڑونکو اوپر اسکے اور ساری مخلوق کو اوپر اسکے اور اشارہ کیا محمد بن صلت ابو جعفر نے اپنی چنگلیا سے ہیے لگاتار اشارہ کیا یہانتک کہ پہونچا انگوٹھے تک سو اللہ تعالے نے اتاری یہ آیتہ وما قدروا اللہ یعنے نہ پہچانی اللہ کے قدر جیسے اسکے قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور دیکھا مین نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ روایت کیا انھون نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انھون نے محمد بن صلت سے **عَنْ** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انعم وقد التقم صاحب القرن القرن وحنی جبہتہ واصغی سمعہ ینتظر ان یؤمر ان ینفخ فنفخ قال المسلمون فکیف نقول یا رسول اللہ قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل توکلنا علی اللہ ربنا وربما قال علی اللہ توکلنا **ترجمہ** ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر آرام کرونمین حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا مونہہ مین لیا ہے اور جھکا لیا ہے پیشانی اپنی اور کان لگائے ہوئے ہے اور کان لگائے ہوئے منتظر ہے پھونکنے کی حکم کا کہ فورا پھونکدی مسلمانون نے کہا کیا کہین ہم یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہو حسبنا اللہ الخ یعنے اللہ ہمکو کافی ہے اسپر توکل کیا ہمنے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپنے فرمایا اللہ ہی پر بھروسا کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عبد اللہ بن عمر قال قال اعرابی یا رسول اللہ ما الصور قال قرن ینفخ فیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک اعرابی نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک سینگ ہے کہ اسمین پھونکا جاویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کے روایت سے **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال یہودی فی سوق المدینۃ لا والذی اصطفی موسی

عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هٰذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رُفِعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي رُفِعَ رَأْسُهُ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار مین کہا قسم ہے اُس کی جسنے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیون پر کہا راوی نے ایکر نے انصار مین سے ہاتھ اُٹھا کر اُسکے مونہہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونون حضرت کے پاس حاضر ہوئی) آپنے فرمایا جب صور پھونکیگا آسمان مین کے لوگ گھبرا جاوینگے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جاویگا سو اُسیوقت وہ کھڑے دیکھتے ہونگے سو سب سے پہلے مین سر اُٹھاؤنگا (یعنے قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوے ہونگے سو مین نہین جانتا کہ مجھسے پہلے سر اُٹھایا اُنہون نے یا اُسی مین داخل ہے جنکو اللہ نے مستثنے کر دیا (یعنے بیہوش نہوئے نفخ صور سے) اور جسنے کہا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون اُسنے جھوٹ کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شیخ نے لمعات مین کہا کہ اس نفخہ سے مُراد ہے نفخہ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا بیہوش ہوجاوینگے اُسکے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اُسوقت بیہوش نہونگے اسلئے کہ وہ طور پر بیہوش ہوچکے ہین اور اسمین ایک فضیلت خاصہ جزئیہ ہے بالکل افضل ہونا اُنکا حضرت سے لازم نہین آتا اسلئے کہ فضائل خاصہ آنحضرت کے اِس سے زیادہ ہین انتہی مختصرا بنوع تغیر قلہ اور جسنے کہا کہ مین یونس بن متی سے الخ اِسکے دو معنے ہو سکتے ہین ایک یہہ کہ آنحضرت کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنے باعتبار اصل نبوت کے کہ اُسمین سب نبی برابر ہین دوسرے یہہ کہ اپنے تئین اُن سے افضل کہے اور یہ ظاہر ہے کہ خیر بے نبی سے افضل نہین ہو سکتا **عن** أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ **ترجمہ** ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پکارنیوالا پکاریگا (یعنے جنت مین) کہ تمہارے لئے زندگی ہے کہ کبھی نہ مروگے اور تم تندرست رہوگے کہ کبھی بیمار نہوگے اور تم جوان رہوگے کہ کبھی بڈھے نہوگے اور تم ہمیشہ آرام مین رہوگے کہ کبھی تکلیف نپاؤگے یہی مُراد ہے اِس قول سے اللہ تعالیٰ کے وتلک الجنۃ الخ یعنے یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اُسکے اپنے عملون کے بدلے **ف** ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نکیا اُسکو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا أَدْرِي مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنے بڑی ہے مجاہد نے کہا کہ مین نہین جانتا ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم مین بھی نہین جانتا تھا مگر یہان کیا مجھسے عائشہ ام المؤمنین نے کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا والارض جمیعا قبضتہ یعنے سارے زمین ایک مٹھی مین ہے اُس پروردگار کے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہین اُسکے سیدھے ہاتھہ مین سو ام المؤمنین فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی کہ لوگ اُسدن کہان ہونگے ای رسول اللہ کے آپنے فرمایا جہنم کے پُل پر **ف** اس حدیث مین ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اِس سندسے **مترجم** وہ قصہ روایت عبداللہ عنقریب اوپر گذرا کہ ایک یہودی حضرت کے پاس حاضر ہوا اور اُسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمانون کو ایک انگلی پر اُٹھاتا ہے الخ **خاتمہ** سورۂ زمر مین اللہ تعالیٰ کی قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پر اور دن کا رات پر آور کام مین لگانا شمس و قمر کا اور پیدا کرنا لوگونکا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھہ جوڑون کا جانورون کے اور پیدا کرنا انسان کا رحم مادر مین اور اثبات توحید ربوبیت کا اُن قدرتون سے یہ سب ایک مقام مین مذکور ہے اور دوسرے رکوع مین آتارنا پانی کا اور بہانا ندیون کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اُسکا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکونکا اور آگ کے مکانونمین ہونا اُنکا اور بچانا اللہ کا اپنے بندون کو اُن عذابون سے اور بصورت موتی کے ہوادین مین گتھے کر نیسے اور تین قول اُنکے قیامت کے دن اور موںہہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کے متقیون کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور رد اُن مشرکونکا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الٰہی کہتے ہین اور اُن لوگون کا جو خدا کے لئے بیٹا ٹھیراتے ہین اور وعید عذاب جہنم کے مشرکون کو اور مثال مشرک کے اور موحد کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو دعا کرنا مشرکونکا غیر خدا

خالقیت کی رد اُن مشرکونکا جو اپنے معبودونکو شفیع جانکر پوجتے ہین تنکدل ہونا مشرکونکا توحید کے ذکر سے رد اشراک فی العبادۃ تنکا نجانا مشرکونکا اللہ کی قدر کرنا اور آخر سورہ مین آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مُردون کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامۂ اعمال کا اور رد بکاری انبیا اور شہدا کے اور ہانکے جانا کافرونکا جہنم کے طرف اور متقیونکا جنت کیطرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہی غنا اس تعالے کی اور رضا اُسکی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا اُنکا مصیبتونمین اور بھولجانا اور شرک کرنا اُسکا آرام مین تحریض اور ترغیب اُسکے جاگنی پر اور قیام و سجود پر تحریض ہجرت پر وعدہ جنت کے غرفونکا وسطے متقیون کے رومین کھڑے ہوجانا قرآن سے اور مثل ہونا قرآن مین خبر آنحضرت کے وفات کے فضیلت قرآن لانے والے کی اور اُسکے تصدیق کرنیوالیکی کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندونکو اور ہدایت اور ضلالت اُس تعالے کے اختیار مین ہے تحریض توکل پر پھر لینا روحونکا موتے وقت قبول نہونا کافرون کے فدیہ کا قیامت مین خطاب اُن بددینی جو حد شرعی سے تجاوز کیا اور نہی اللہ کی رحمت سی ناامید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کے مغفرت کا وغیر ذلک من الفوائد **سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ مُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے دعا ہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپنے یہ آیت وقال ربکم ادعونی اور فرمایا تمہاری پروردگار نے دعا کرو مجھسے قبول کرونگا مین دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے یعنے میرے دعا سی داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورۃ مین صفات الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطول ہونا اُس تعالے کا اور رفیع الدرجات ذوالعرش اور مالک ہونا اُسکا اور جاننا اُسکا آنکھونکی چوریکو اور عادت الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیونکی اور مومنونکی اور احیا اور اماتت اور تعبیر اُسکے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور ہامان اور قارون کا اور قصہ مومن آل فرعونکا اور نصیحت اُسکے فرعون اور قوم کو اور احوال آخرت سے مذاکرنا کافرونکو قیامت مین کہ غصہ خدا کا اور دشمن رکھنا اُسکا بڑھکر ہے تمہارے غصہ سی اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب اُنکا کہنا دوزخیونکا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایکدن عذاب کے ہمپر تخفیف کرے قبول نہونا ظالمونکی معذرت کا قیامت کے دن اطلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الآیات کے جہنم مین اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملان عرش کے تابعین اور متبعین قرآن کے لئے اور قدرت ہے اُس تعالے کے رزق کا اُتارنا آسمان سے اور تمنن سات سکون لیل اور نہار کے اور تمنن سات قرار دینے زمین کے اور بنا سماء کے اور صورت نمائی آدم کے اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتون سے اور جہة مرتبے انسانکی پیدایش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اُسکا اور تمنن کشتی اور جانورون پر سوار ہونیکی سات اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے تکذیب کے اور حملہ کرنا ہر اُمت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کے اور تذکیر عطا رکوات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح اور تحمید کا صبح اور شام اور برابر ہونا اعمیٰ اور بصیر اور صالح اور مُسی کا اور امر دعا کا اور وعدہ اُسکے قبول کا اور امر نے کو کہ کہے منع کیا گیا ہو مین عبادت سے غیر خدا کے بیان کرنا بعض انبیا کے قصونکو قرآن مین اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الٰہی ہونا کافرون کے ہلاک کرنیکے وغیر ذلک **سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ قَلِیْلٌ فِقْہُ قُلُوْبِھِمْ کَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِھِمْ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰہَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَھَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ کَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَھَرْنَا فَھُوَ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَآ اَبْصَارُکُمْ ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس قرشی تھے اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قرشی دلمین اُنکے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر اُنکے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سُنتا ہی جو ہم کہتے ہین دوسرے نے کہا سُنتا ہے اگر ہم پکارین اور نہین سُنتا اگر ہم چپکے سے بولین تیسرے نے کہا اگر ہمارے پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالے نے اُتارا وما کنتم تستترون یعنے نہ تھے تم پردہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دینگے تمپر تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھین یعنے غیر سے چھپکر کرتے تھے یہ خیر تھی کہ اعضا گواہی دینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ کُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَجَآءَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ کَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِھِمْ قَلِیْلٌ فِقْہُ

قلوبهم قرشي وختنا ه ثقفيان او ثقفي وختنا ه قرشيان يتكلمون بكلام لم افهمه فقال احدهم اترون ان الله يسمع كلامنا هذا فقال الآخر انا
اذا رفعنا اصواتنا سمعه واذا لم نرفع اصواتنا لم يسمعه فقال الآخر ان سمع منه شيئا سمعه كله قال عبد الله فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم
فانزل الله وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم الى قوله فاصبحتم من الخاسرين ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے
کہ عبد اللہ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ انکے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اسکے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد
اسکے قرشے انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا کہ بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہی دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہی اور جب بلند
نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہی تو سب سن سکتا ہے عبد اللہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون
سے خاسرین تک **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کیا ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں
نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبد اللہ سے مانند اسکے **تبرجم** پوری آیت یہ ہے، وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم
لکن ظننتم ان الله لا یعلم کثیرا مما تعملون وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم ارداکم فاصبحتم من الخاسرین یعنے تم پردہ کرتے تھے اس خیال سے
کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری ولیکن یقین کیا تمنے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت عملونکو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تمنے
اپنے رب کے ساتھ ملاک کیا اسنے تمکو سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں **عن** انس بن مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرا ان الذين قالوا ربنا
الله ثم استقاموا قال قد قال الناس ثم كفر اكثرهم فمن مات عليها فهو ممن استقام **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان
الذین قالوا ربنا جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اسپر قایم رہے فرمایا آپنے بہت لوگونے یہ کہا پھر منکر ہو گئے سو جو اسی پر مرا وہ قایم رہا **ف** یہ حدیث
غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابو زرعہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہی **خاتمہ** سورہ سجدہ میں بڑے
بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا اعراض بہت لوگونکا قرآن سے بشیر ہونا نبی کا اور توحید خدا کے اور امر
استقامت اور استغفار کا خرابی زکوۃ ندینی والونکی وعدہ اجر غیر ممنونکا مؤمنان صالحین کے لئے قدرتین اسکے جیسے دو روز زمین زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت
دینا اور اندازہ کرنا وقتونکا چار روز زمین اور استوا الی السماء اور آسمانونکا طوع و رغبت سی اکدوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کے دو روز زمین اور اوحی کل
کا ہر آسمان میں اور زینت آسمان کے ستارونسے عاد و ثمود کے صاعقہ کا بیان اللہ کے دشمنونکا حشر اور سمع اور بصر اور جلود کی گواہیاں غل مچانا کافرون کا قرآن پڑھتے
وقت مشرکونکا حشر میں آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودونکو پاوین پیر کے نیچے روند ڈالیں بشارت جنت کے اور اترنا فرشتونکا موحدون کے لئے فضیلت داعی الی اللہ کے امر
بدی کو دفع کرنیکی نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنیکا حرمت غیر خدا کی سجدہ کرنیکے زمین کا تازہ کرنا اور اثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کے نزاع باطل
کا قرآن کے آگی پیچھے نہ ہی اور شفا ہونا قرآن کا شک و اختلاف یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کے خدا کی ذات سے گم ہونا معبودان باطل کا حشر میں نا امیدی انسان کے
مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکھانا انفس و آفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کے ہر شی پر **سورۃ الشوری عن** طاؤس
قال سئل ابن عباس عن هذه الآية قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى فقال سعيد بن جبير قربى آل محمد فقال ابن عباس عجلت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش الا كان له فيهم قرابة فقال الا ان تصلوا ما بيني وبينكم من القرابة **ترجمہ** طاؤس نے کہا کہ ابن عباس سے کسی
نے اس آیت کا مطلب پوچھا قل لا اسئلکم علیہ اجرا یعنے کہہ تو اے نبی میں تمسے دعوت اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس
نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانا نہ تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمیں قرابت نہ ہو سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تو میں نہیں چاہتا
تمسے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہاری بیچ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے ابن عباس
سے **عن** تميم من بني مرة قال قدمت الكوفة فاخذت عن بلال بن ابي بردة هلت ان فيه لمصبرا فاتيته وهو محبوس في دار الى جنب
قد كان نبي قال فاذا كل شيء منه قد تغير من العذاب والضرب واذا هو في فناء هلت الحمد لله يا بلال لقد رايتك وانت تعمر بنا غرف بافنك

من عمر عبدا وانت فی حالک هذا والیوم فقال ممن انت فقلت من بنی مرة بن عباد فقال لا احدثک حدیثا عسی الله ان ینفعک به قلت هات قال
ثنا ابی بردة عن ابیه ابی موسی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصیب عبدا نکبة فما فوقها او دونها الا بذنب وما یعفو الله عنه
اکثر قال وقرأ وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر ترجمہ ابن ابی بردہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اُسنے کہا مین کوفی مین آیا اور مجھے خبر ہوئی
ہلال بن ابی بردہ کے حال کی سو مین نے کہا انکے حال مین عبرت ہے اور مین انکے پاس آیا وہ قید ہی اپنی اُسی گھر مین جو بنوایا تھا اور سب چیز انکے شکل و صورت سے
بدلگئی تھے نا پڑتے اور اُنکے مدنیہ ایک پرانا چیتھڑا تھا مین نے کہا الحمد لله یا ہلال مین نے تمکو دیکھا تھا کہ تم جب تھے اور پر سی گذرتی تھی ناک بہون چڑھاتی تھی بغیر ذہنے
کے اور آج تم اسحال مین ہو اُنہون نے کہا تو کس قبیلہ کا ہی مین نے کہا بنی مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کرو مین تجھسے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اُس سے
فائدہ دی مین نے کہا لاؤ کہا روایت کیے تجھے ابی بردہ نی اُنہون نے اپنی باپ سے جو ابو موسی ہین کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی ہے کسیکو
کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کردیتا ہے وہ بہت ہی (یعنے اُس سے جسکا بدلا ملا) کہا راوی نی یہ پڑہی اُنہون نے ما اصابکم یعنے
نہین پہونچتی تمکو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملون سے اور معاف کردیتا ہے وہ بہت گناہون کو **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند
سے **خاتمہ** سورۂ شوری مین عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہین تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیون سے مالک ہونا اللہ کا آسمان و زمین پر قریب ہونا آسمان کے
پہٹ جانے کا کثرت سی ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری ہدایت اور رحمت اُسکی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر مین خاص اللہ
ہے کا حکم ہے اور رد تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چارپایون کے پیدا کرنے سے اور مقالید سموات وارض اُسکے ہاتھ مین ہونا مانگو ا ہونا مشرکون
توحید اور اتباع سنت مختلف ہونا آدمیونکا علم آنیکے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہوجانا حق اور باطل کا نہونا علم قیامت کا نبی کو لطف اور
رزاقیت اور قوت و عزت خداوند تعالی کے دنیا اور آخرت کے کہیتے کا حال ظالمونکا ڈرنا حشر مین جزا نیکے کی زیادت کے ساتھ خدا کے رحمت کا بیان اور توبہ قبول
کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافرون کے لیے اگر رزق مین وسعت ہو تو بندی بغاوت کرین مینہہ اُترنیکا بیان آسمان و زمین اور دواب کا پیدا کرنا
کشتے کا بیان وعید مجادلہ کرنیوالیکے اللہ کے آیتون کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل و اعتماد کے اللہ تعالی پر صفات مومنون کی فضیلت صبر اور عفو کے حال
ظالمونکا حشر مین آنسان کے شکایت نبی پر احسان رکھنا فرشتون کے بھیجنے کا اور وحی اُتارنیکا اور راہ سیدھی بتانا اُنکا **سورۃ الزخرف عن**
ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ضل قوم بعد هدی کانوا علیه الا اوتوا الجدل ثم تلی رسول الله صلی الله علیه وسلم
هذه الآیة ما ضربوه لک الا جدلا بل هم قوم خصمون ترجمہ ابی امامہ سے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہین ہوئی راہ پانیکے
بعد جسپر وہ تہی مگر جب کہ اُنکو جہگڑنا ملا پہر پڑہے آپنے یہ آیت ما ضربوہ لک یعنے وہ تجھسے نام نہین رکہتی ہین مگر جہگڑنیکو اور وہ لوگ جہگڑالو ہین **ف** یہ حدیث
حسن صحیح ہے ہمین جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کے روایت سے اور حجاج ثقہ ہین مقارب الحدیث ہین اور ابو غالب کا نام خرور ہے **خاتمہ** سورۂ زخرف
مین فوائد عمدہ ہین چنانچہ سوگند قرآن کے اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اُسکا لوح محفوظ مین موقوف بہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان
ارسال انبیا کا قدرتین اُس تعالی کی آسمان کے پیدا کرنے سی اور زمین کے بچھانی سی اور اسیطرح راہین بنانا اور پانی اُتارنا وغیرہ ذلک رد اُن مشرکونکا جو خدا
کے ولد ٹہیراتے ہین تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید اباء کے ساتھ ابراہیم کے بیزاری تقلید اباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافرونکا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیون
نہ اترا جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اسکے پیچھے لگنے کو طاقت نہین کہ بہکو سنا وی امر قرآن کے ساتھ چغل مارنیکا توحید انبیا کی قصہ موسی علیہ السلام
کا عیسے علیہ السلام کا حال سنکر مشرکان قریش کا رکنا نشان قیامت ہونا عیسے علیہ السلام کا عداوت شیطان کے انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف و
حزن نہونا عباد مخلصین کو بیان اور سونے کے رکابیان اور صراحیونکا وعدہ نیکونکی لیے خلود و عذاب جہنم کا مجرمون کے لئے اور پکارنا اُنکا مالک کو اور جواب
اُنکا کرام کاتبین کا بیان کہنا نبی کا کہ اگر خدا کے بیٹا ہوتا تو مین اول پوجنا معبود ہونا اُس تعالی کا آسمان و زمین مین بطلان معبودان باطل کے
شفاعت کا قابل ہونا کافرونکا خدا کے خالقیت پر نبی کو حکم معاف کا اور سلام کا **سورۃ الدخان عن مسروق** قال جاء رجل

الی عبد اللہ فقال ان قاصا یقص یقول انہ یخرج من الارض الدخان فیاخذ بسماع الکفار ویاخذ المؤمن کھیئۃ الزکام فقال فغضب وکان متکئا فجلس ثم قال اذا سئل احدکم عما یعلم فلیقل بہ واذا سئل عما لا یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من علم الرجل اذا سئل عما لا یعلم ان یقول اللہ اعلم فان اللہ قال لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای قریشا استعصوا علیہ قال اللھم اعنی علیھم بسبع کسبع یوسف فاخذتھم سنۃ فاحصت کل شیء حتی اکلوا الجلود والمیتۃ وقال احدھما العظام قال وجعل یخرج من الارض کھیئۃ الدخان قال فاتاہ ابو سفیان فقال ان قومک قد ھلکوا فادع اللہ لھم قال فھذا لقولہ یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم قال منصور ھذا بقولہ ربنا اکشف عنا العذاب فھل یکشف عذاب الاخرۃ قال مضی البطشۃ واللزام والدخان وقال احدھم القمر وقال الاخر الروم ترجمہ منصور نے کہا ایک شخص آیا عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا ہے کہ نکلیگا زمین میں سے ایک دھواں یعنے قیامت کی قریب اور کافروں کے کان بند کریگا اور مومنوں کو زکام سا ہو جاویگا مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبد اللہ اور تکیہ لگائی ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھی جاوے ایسی بات کہ وہ جانتا ہے تو کہدے منصور نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ خبر کردی اس سے اور جب پوچھا جاوے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو کہدے اللہ خوب جانتا ہے اسلئے کہ یہہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہووے اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہدے اللہ خوب جاننے والا ہے اسلئے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا کہدے تو نہیں مانگتا میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں اپنی دل سے بات بنانیوالا اصل اس خان کے یہہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش سیر کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میرے اوپر سات برس کے قحط سی یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے پس سو اوپر قحط پڑا اور سب چیز ہو چکے یہانتک کہ کہالین اور مُردی کہانے لگے اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں یہی کہانی لگے اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دھواں سا نکلنے لگا کہا راوی نے پھر آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور عرض کی کہ آپکے لوگ ہلاک ہو گئی اللہ سے دعا کرو انکے لئے کہا عبد اللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے یوم تاتی السماء یعنے جسدن لاویگا آسمان کہلا دھواں کنڈھانپ لیویگا لوگونکو یہہ دکھہ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے ربنا اکشف عنا العذاب یعنے کہولدی ہمسے عذاب سو کیا کہولا جاویگا عذاب آخرت کا یعنے وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبد اللہ نے کہا گذر گیا بطشہ اور لزام اور دخان اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گذر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا **کہا** ابو عیسے نے کہ لزام سی مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **تبصرہ** دخان یعنے دھواں جسکا ذکر یوم تاتی السماء دخان مبین میں ہے اسمیں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس راوی کے آخر میں مذکور ہوا دوسرا یہکہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے مومنونکو زکام اور کافرونکو اسقدر سام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کے طرف یوم نبطش البطشۃ الکبری کے یعنے جسدن پکڑینگے ہم انکو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کے طرف فسوف یکون لزاما یعنے اب ہوگی پکڑ دیکھ اس سے مراد معاملہ بدر ہے اور روم میں اشارہ ہے الم غلبت الروم کے طرف یعنی خبر ہے اسمیں روم کے مغلوب ہونیکے اور یہہ بھی حضرت کے وقت میں ہو چکا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب یصعد منہ عملہ وباب ینزل منہ رزقہ فاذا مات بکیا علیہ فذلک قولہ فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ اسکے لئے نہوں دو دروازے یعنے آسمان میں ایک دروازہ جسکے عمل نیک چڑھتے ہیں دوسرے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اسپر روتے ہیں یہہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہ روئی انپر یعنے کفار پر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانیوالے **ف** یہہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسے سندسی اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان قاشی ضعیف ہیں حدیثمیں **خاتمہ** سورۂ دخان میں یہہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیا اور امانت اس تعالے کی بطش کبرے کا بیان بیان قوم فرعون کا کچھہ تھوڑا سا حال قول منکران بعث کا بیدا ہونا آسمان و زمین کا کھیل کے لئے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقام امین اور جنات اور عیون اور سندس اور استبرق کی لباس کے اور حور عین کے تزویج کے اور خواکہ کی متقینوں کے لئے آسان ہونا قرآن کا نبی کے زبان پر سورۂ **جاثیہ** کو اگرچہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لکھا مگر اسکا خلاصہ مضامین یہہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کے طرف سے قدرتیں اسکی جسمیں آسمان و زمین کا بنانا اور انسان اور چارپایوں کا

پیدا کرنا اور ذکا بدلتی آنا اور رزق کا آسمان ہی سے اترنا خرابی ہونی گنہگارونکی قدرتین اُسکی جیسے دریا کا کام مین لگنا کشتی کا چلانا وغیرہ مومنونکو کافرونکے قصور معاف کرنیکا حکم نیکی بدی کا بدلا ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتین اُس نبی کو شریعت کا عنایت ہونا قرآنمین عبرت اور ہدایت اور رحمت ہونا پیدا کرنا زمین آسمان کا ہر ایکیا اپنی عمل کے جزا پاوے مذمت ہوا پر چلنے والیکی فرقہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارا باپ کو زندہ کردو مالک ہونا اس تعالے کا آسمان و زمین پروردگار ہے

ہراسکے اپنی کتاب کے ساتھ حشر مین حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اُس تعالی شانہ کی **سُورَةُ الاحقاف عن** ابن اخی عبداللہ بن سلام قال لما اُرید عثمان جاء عبداللہ بن سلام فقال له عثمان ما جاء بك قال جئت فی نصرتك قال اخرج الی الناس فاطردهم عنی فانك خارج خیر لی منك داخل قال فخرج عبداللہ بن سلام الی الناس فقال ایها الناس انه کان اسمی فی الجاهلیة فلان فسمانی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عبداللہ ونزلت فی آیات من کتاب اللہ نزلت فی وشهد شاهد من بنی اسرائیل علی مثله فآمن واستکبرتم ان اللہ لا یهدی القوم الظالمین و نزلت فی کفی باللہ شهیدا بینی وبینکم ومن عنده علم الکتاب ان للہ سیفا معمودا علیکم وان الملائکة قد جاورتکم فی بلدکم هذا الذی نزل فیه نبیکم فاللہ اللہ فی هذا الرجل ان تقتلوه فواللہ ان قتلتموه لتطردن جیرانکم الملائکة ولتسلن سیف اللہ المعمود علیکم فلا یغمد الی یوم القیمة قال فقالوا اقتلوا الیهودی واقتلوا عثمان ترجمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سی روایت ہے کہ جب لوگون امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام آئی حضرت عثمان نے اُنسی کہا تم کیون آئی اُنہون نے کہا آپکی مدد کو آپنے فرمایا کہ جاتو لوگون کے پاس اور اُنکو مجھہ سے دور رکھہ اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لئے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلام نکلے لوگونکیطرف اور کہا ای آدمیون میرا نام جاہلیت مین فلانا تہا (یعنے حصین) پہر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ نام رکہا اور میرے بارہ مین کئی آیتین اُترین اللہ کتاب سے میرے ہی بارہ مین اُتری وشہد شاہد من بنی اسرائیل یعنے گواہی دی ایک گواہی دینے والی نے بنی اسرائیل مین سے اسکے مثل پر یعنے پہر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہی اور ایمان لایا اور تکبر کیا تمنے اللہ راہ نہین دیتا ظالمون کو اور میرے ہی حق مین سیاتیہ اُترے کفی باللہ شہیدا یعنے بنی کو حکم ہوا کہ کہدو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہین) اور اللہ کے ایک تلوار چہپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ ہی ہین اس تمہارے شہر مین کہ اُترے تمہارے نبی یہان سو ڈرو اللہ سے سو ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنے حضرت عثمان کے) قتل کرنیسے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تمنے اُسکو مارڈالا دور ہوجاوینگے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آویگی تمپر تلوار اللہ کی جو چہپی ہوئی تہی تمسے پہر میان مین نجاویگی قیامت تک سو لوگون نے عبداللہ کی بات سنکر کہا مارو اس یہود یکو (اور عبداللہ پہلے یہود تہے پہر شرف باسلام ہوے) اور مارو عثمان کو **ف** یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اسکو شعیب بن صفوان نی عبدالملک بن عمیر سے اُنہون نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اُنہون نے اپنی دادا عبداللہ بن سلام سے **عن** عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا رای مخیلة اقبل وادبر واذا مطرت سری عنه قالت فقلت له فقال وما ادری لعله کما قال اللہ تعالی فلما رأوه عارضا مستقبل اودیتهم قالوا هذا عارض ممطرنا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکہتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتی پہر جب مینہہ برسنے لگتا خوش ہوجاتی کہا عائشہ نے مین نے عرض کی کہ اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا نہین معلوم ہے مجھکو شاید ویسا ہی نہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکہا اُنہون نے ابر سامنے اپنی نالون کے پاکہتون کے کہنے لگی یہ ابر ہے ہمپر برسنے والا اور اسمین بیان ہے اُس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تہا انکو خوف ہوا کہ ویسا ہی عذاب نہو **ف** **عن** علقمة قال قلت لابن مسعود هل صحب النبی صلی اللہ علیه وسلم لیلة الجن منکم احد قال ما صحبه منا احد ولکن فقدناه ذات لیلة وهو بمکة فقلنا اغتیل استطیر فعل به فبتنا بشر لیلة بات بها قوم حتی اذا اصبحنا وکان فی وجوه الصبح اذا نحن به یجیء من قبل حرا قال وقد کنا قلنا له ایها الذی کانوا فیه قال فقال اتانی داعی الجن فاتیتهم فقرأت علیهم قال فانطلق فارانا اثارهم واثار نیرانهم قال السعتی وسألوه الزاد وکانوا من جن الجزیرة فقال کل عظم لم یذکر اسم اللہ علیه یقع فی ایدیکم اوفر ما کان لحما وکل بعرة اوروثة علف لدوابکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فلا تستنجوا بهما فانهما زاد اخوانکم من الجن ترجمہ علقمہ نے ابن مسعود سے کہا کہ تم مین سے کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا جس رات جن آئی تہے اُنہون نی کہا

نہین مگر ایک رات حضرت گم ہوگئے کہ مین ہم نے کہکسے نی آپکو پکڑ کہا یکوئی اُڑا لیگیا کیا ہوگئے آپ سب لوگون سے بڑی رات گئی ہماری یہانتک کہ جب صبح ہوئی اول صبح مین وہ چلے آتی تہی حرا کی طرف سے سو لوگون نے اپنا گھیرا مارا تھا آپ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپنے فرمایا میرے پاس بُلاوا آیا جنون کا سو مین اُنکے پاس گیا اور مین نے اُنپر قرآن پڑہا پھر آپ ہمکو لیگئے اور اُنکی نشانیان دکہائین اور نشان دکہائی اُنکے آگ کے شعلے کہا کہ پھر جنون نے آپسے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرہ کی رہنی والی تہے آپنے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہین لیتی وہ تمہاری ہاتہ لگیگی خوب گوشت سے بہری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہاری جانورونکا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا تم استنجا مت کرو ان دونون سے یعنے ہڈی وغیرہ سے کہ وہ توشہ ہی تمہارے بہائیونکا جنون مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مترجم لیلۃ الجن مین حاضر ہونیکے باہمین عبداللہ بن مسعود سے دو روایتین متعارض آئی ہین کسی مین اُنکا ہونا مذکور ہے کسی مین نہونا مطلب یہ ہے کہ عبداللہ حضرت کے ساتہ گئے تہے مگر جنون کی جمع ہونیکے جگہ سے دور بیٹہے رہی اسلئے اُنہون نے اپنا ہونا بہی ذکر کیا باعتبار جانیکے اور نہونا ذکر کیا باعتبار نحاضر ہونیکے مجمع جن مین اور یہ بہی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دو بار ہوا ہو ایک مین حاضر ہوئے ایک مین نہین **خاتمہ** سورۂ احقاف مین فوائد ذیل مذکور ہین کتاب کا اثر تاثیر شرک کا ابطال مگر اسی اسکی جو غیر خدا سے دعا کیے جواب اُسکا جو قرآن کو جھٹلاوی علم غیب نہونا نبی کو شہادت ایک چیز کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اُس سے عبداللہ بن سلام ہین کافرونکا شنوا سے کہنا کہ اگر ایمان اچہا ہوتا تو پہلے ہمکو ملتا انام رحمت ہونا تورات کا موحد ونکو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے احسان کرنیکے وصیت اور تیس مہینے مین حمل و فصال رکہنیکا حال خلف کا جو موحد ہے اور نا خلف بے ایمان کا کافرونکے نیکے کا بدلہ دنیا مین بلحاظ قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تہکنا خدا کا آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے سی روبرو دوزخ کے جانا کافرونکا **سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ وَالْمُؤْمِنَاتِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا مغفرت مانگتا ہون اپنے گناہ کے لئے اور مومن مردون اور عورتون کے لئے آپنے فرمایا مین مغفرت مانگتا ہون ہر دن مین ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین مغفرت مانگتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار روایت کیا اسکو محمد بن عمر نے ابی سلمہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا وَمَنْ یَسْتَبْدِلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اگر دن وان تولو یعنے اگر تم پہر جاؤگے ای عرب کے لوگون ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلی لاویگا دوسے قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہونگے صحابہ نے پوچہا کہ کون لوگ آوینگے تمہارے بدلی آپنے ایک ہاتہ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اسکے قوم اور یہ اور اسکے قوم **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد مین گفتگو ہے اور عبدالعزیز بن جعفر نے بہی یہ حدیث روایت کیے ہی علاء بن عبدالرحمن سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتَبْدَلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَاَصْحَابُهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض یاروں نے عرض کیے کہ ای رسول اللہ کے کون لوگ ہین وہ جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جاوین تو تمہارے بدلی اُنکو لاویگا اور وہ تمہارے مانند نہونگے کہا راوی نے کہ سلمان اُنکے بازو مین تہی سو ہاتہ مارا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اُسکے یار قوم ہے اُسکی کہ جان میری اُسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا مین (ثریا چند ستارہ ہین بہت بلند) تو بہی لیتے اُسکو چند فارس کے لوگ **ف** عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد مین علی بن مدینی کے اور روایت کیے علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچہ اور روایت کیے ہمسے علی نے یہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر سے انہون نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے **مترجم** عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یا بکم ہوئے بڑی بڑی علما جنسے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہون یا سندی ترکی ہون یا رومی چنانچہ بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس مین پیدا ہوئی اسی طرح اکثر علما و اکابر فارس گذری اس حدیث سے اُن بزرگون کے بڑی فضیلت ثابت ہوی **خاتمہ** سورۂ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہین باطل ہونا کافرون کے عمل

کا وعدہ تکفیر سیئات اور اصلاح حال کا مومنوں کے لئے امر کافرونکی گردن اڑنیکا وقت مقابلہ کے شہیدونکی فضیلت وعدہ نصرت ناصرون دین کے لئے خبط ہونا کافرون کے عملونکا ہوا ہونا اللہ کا مومنوں کے لئے اور وعدہ جنت کا انکے لئے چار پانچ کبیرہ کہانا کافرونکا تفصیل جنت کے ہر ونکی وعید خلود فی النار کے کافرون کے لئے مذمت احادیث کی بہوجانیکی استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمانکا توحید الوہیت نبی کو حکم استغفار کا اپنی اور مومنوں کے لئے خوف منافقونکا ایسی سورت اترنیکے وقت جسمین ایسا حکم ہو مذمت زمین مین دفن کرنیوالیکی قرآنمین غور وفکر کرنیکی ترغیب حال منافقون اور مرتدونکا وعدہ مومنونکی آزمانیکا جہاد وصبر سے حبط اعمال کافرونکا امر خدا اور رسول کے اطاعت کا مغفرت ہونا کافرونکی مومنونسی غلبہ کا وعدہ لہو ولعب ہونا دنیا کی زندگی کا مذمت بخل کی بیان اللہ کے غنا اور ہمارے فقر کا ڈرانا اس سے کہ اگر ہم تائید نکرینگے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے آوینگے کہ وہ تمہارے مانند سست نہونگے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ عَنْ عُمَرَ

بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ حَرَّكْتُ رَاحِلَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ بِكَلِمَتٍ اُمَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ فَاَخَافُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ترجمہ عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر مین سو مین نے کچھ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ چپ ہو رہے پھر مین نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو مین نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور مین نے کہا تیری ماں تجھپر روویں ای خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہون نے تجھکو جواب نہ دیا ہو گا تو اس سے کہ تیرے حق مین قرآن اترے سو مین کچھہ ڈرا نہ تھا کہ سنا مین نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا مین آپکے پاس اور فرمایا آپنے ای خطاب کے بیٹے آجکے رات مجھپر ایک سورت اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے اُن سب چیزون سے جنپر سورج نکلتا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ حَتّٰى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيْمًا ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہ آیت لیغفر لک اللہ تاکہ بخشدی اللہ تعالے تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھپر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپنے اصحاب پر یہ آیت انہون نے کہا مبارک اور خوشوقتی ہو آپکو ای رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالے نے جو آپکے ساتھ کریگا دیکھئے گناہ بخشیگا مگر معلوم نہین کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا سو اتری یہ آیت لیدخل سے عظیما تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے ترجمہ پوری آیت یون ہے لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا یعنے تاکہ داخل کرے مسلمان مردون اور عورتون کو باغون مین نیچے بہتی ہین نہرین سدا رہین اُنمین اور اُتاری اُنسے اُنکے برائیان اور ہے اللہ کے یہان بڑی مراد ملنے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْهُ فَاُخِذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ترجمہ انس نے کہا اسی کافر اترے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب کے طرف تنعیم پہاڑ کے صبح کے نماز کی قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کرین اُنکو سو سب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا اُنکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیت و ہو الذی یعنے وہ ایسا ہے کہ روکدئے اُسنے ہاتھ اُنکے تمسے اور تمہارے ہاتھ اُنسے آخر آیت تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى قَالَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ تقوی سے مراد ہے لا الہ الا اللہ ف یہ حدیث غریب ہے اسکو مرفوع نہین جانتے ہم مگر حسن بن فرعہ کے روایت سے اور پوچھا مین نے ابو زرعہ سے اسحدیث کو تو اُنہون نے کہا مرفوع نجانا مگر اسی روایت سے

خاتمہ سورہ انا فتحنا مین فوائد ذیل مذکور ہین بشارت صلح حدیبیہ کے مغفرت حضرت کے نزول سکینہ مومنون کے دل پر قصدہ جنات کا مومنون کے لئے وعید صدقہ کے منافقون کے لئے شاہد ومبشر ونذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا اقوال منافقون کے بایعان حدیبیہ کے فضیلت وعدہ فتح کا مومنون سے پھیر دینا اور روکنا کفار

مکا مسجد حرام سے حکمت تا خیر فتح مکہ میں بھی خوارکا بیان فضیلت اصحابکی حد مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہ کے لئی **سُوْرَةُ الْحُجُرٰت عَنْ** عبد اللہ بن الزبیر ان الاقرع بن حابس
قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر یا رسول اللہ استعملہ علی قومہ فقال عمر لا تستعملہ یا رسول اللہ فتکلما عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ارتفعت
اصواتھما فقال ابو بکر لعمر ما اردت الا خلافی فقال ما اردت خلافک فنزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قال وکان عمر اذا
ذاکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسمع کلامہ حتی یستفھمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہا اسی رسول اللہ کے اسکو عامل کر دیجئی اسکی قوم پر عمر نے کہا نہ عامل کیجئے اسی رسول اللہ کے سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں
کے آوازیں سو ابو بکر نے کہا عمر سے کہ تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت اسی ایمان والوں مت بلند
کرو اپنی آوازیں نبی کے آواز پر راوی نے کہا اسکے بعد عمر کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتی حضرت سے تو سنائی نہ دیتی بات انکی جبتک کہ سمجھا کر نہ پوچھتے **ف** کہا ابو عیسے
ذکر کیا ابن زبیر نے اپنی دادا یعنے ابی بکر کا یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کے بعضوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلا اور ذکر کیا اسمیں عبد اللہ بن زبیر کا **عَنِ**
البراء بن عازب فی قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان حمدی زین وان ذمی شین فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ذاک اللہ عز وجل **ترجمہ** براء بن عازب نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبی حجروں کی باہر سے اکثر انمیں سے عقل نہیں رکھتے
سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنے آپکے در ولذہ پر اور اسنے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
شان اللہ ہی کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** ابی جمیرۃ بن الضحاک قال کان الرجل منا یکون لہ الاسمان والثلاثۃ فیدعی ببعضھا
فعسی ان یکرہ قال فنزلت ھذہ الآیۃ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ **ترجمہ** ابی جمیرہ بن ضحاک نے کہا ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض نام سے
پکارنا اسکو برا لگتا تھا اسپر یہ آیت اتری ولا تنابزوا یعنے اور چڑھاؤ نہیں لوگوں کو نامون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے ابو سلمہ نے انہوں نے بشیر بن
مفضل سے انہوں نے داود بن ابی ہند سے انہوں نے شعبے سے انہوں نے ابی جمیرہ بن ضحاک سے مانند اسکے اور ابو جمیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن الضحاک انصاری کے
عَنْ ابی نضرۃ قال قرا ابو سعید الخدری واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم قال ھذا نبیکم یوحی الیہ وخیار ائمتکم
لو اطاعھم فی کثیر من الامر لعنتوا فکیف بکم الیوم **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا ابی سعید خدری نے یہ آیۃ پڑھی واعلموا ان فیکم یعنے جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول
ہے اگر تمہارا کہنا مانے تو بیشک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی تمہارے ہیں کہ انپر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنے صحابہ اسکے تو اگر اطاعت
کرتا نبی ان صحابہ کے بہت کامونمیں تو تکلیف میں پڑتی پھر اب تم لوگونکا اگر کہنا مانے تو کیسے خرابی ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے
کہا پوچھا میں نے یحیے بن سعید قطان سے حال مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں **مترجم** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالے ائمہ اصحاب کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی تمہارا
کہا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر انکے بعد جو لوگ ہیں انکی اطاعت اگر کیجاوے تو خدا جانے کیا کیا خرابی ہو اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی جب التسلیم نہیں ہیں
اگرچہ جایز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہا کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے **عَنِ** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطب الناس یوم فتح مکۃ فقال یا ایھا الناس ان اللہ قد اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وتعاظمھا یا ایھا الناس رجلان رجل بر تقی کریم
علی اللہ وفاجر شقی ھین علی اللہ والناس بنو آدم وخلق اللہ آدم من التراب قال اللہ یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا
وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا
لوگو سیر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالے نے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیک متقی بزرگ
والا اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدمی اولاد آدم میں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اسنے اے لوگو ہمنے پیدا کیا
تمکو نر اور مادہ سے اور بنائی تمہارے لئے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بیشک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا ہے خبردار یعنے اللہ
کے یہاں بزرگی تقوی سے ہے نہ حسب و نسب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو عبد اللہ بن دینار کے روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرے

ہون مگر اسی سند سے اور عبد اللہ بن جعفر ضعیف ہین ضعیف کہا انکو یحیی بن معین نے اور سوا انکے اور لوگون نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہین اور اسباہین ابی ہریرہ اور عبد اللہ ابن عباس سے بہی روایت ہے **مترجم** اس جگہ ایک بزرگ کے نقل فرمائی کہ انکے آگی ذاتون کا ذکر ہوا انہون نے فرمایا کہ ذاتین دنیا مین دو ہی ہین ایک نیکذات دوسرے بدذات **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحسب المال والکرم التقوی **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی خبر تقوی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہین جانتے ہم اسے مگر سلاء بن ابی مطیع کے روایت سے

خاتمہ سورہ حجرات مین فوائد ذیل مذکور ہے نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقوی کا نہی آواز بلند کرنے سے نبی کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگون کے لئے جو آواز پست کرتے ہین نبی کے آگی بیوقوفی ان لوگونکی جو حجرات کے باہر سے آپکو پکارتے ہے تکلیف مین پڑنا مسلمانون کا اگر رسول انکے اطاعت کرے اور ان آیتون مین بڑی مذمت ہے تقدیم رائی کی کتاب و سنت پر اور اپنے قیاس کے جو مقابلہ مین حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلون سے حدیث کو رد کرنیکے حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانون کے جو لڑتے ہون ظلم تارکان توبہ کا نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کے پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر اعراب کا مطیعون کے اعمال کا حبط نہونا صفات مومنون کے اعراب کے احسان کہنے کا ذکر نہی پر اپنے ایمان کے ساتھ **سورہ ق** **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع فیہا رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضہا الی بعض **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہیگی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہانتک کہ رکھدیگا رب العزت اپنا قدم اسمین تو وہ کہنے لگیگی بس قسم ہے تیری عزت کے اور سمٹ جائیگی ایک قسم اسکے دوسرے مین **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے **خاتمہ** سورہ قاف مین مضامین ذیل مذکور ہین چنانچہ قسم قرآن عظیم انسان کے تعجب کرنے کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب قوم نوح و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون و اخوان لوط و اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولون کو خدا تہکتا نہین انسانکی پیدائش حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور و غیرہ حالات قیامت کافر عنید کا جہنم مین جانا انکا شیطان کا انسان کے گمراہ کرنیسے اللہ کی بات بدلتی نہین ہل من مزید کہنا جہنم کا حضرت کا قریب ہونا متقیون سے اور صفات انکے و آن کا نفع صاحبدل کو ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا چھہ دنمین حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنیکا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور راتکو اور سجدون کے بعد بیان منادی قیامت مارنا جلانا اس تعالی کا آسان ہونا حشر کا اس تعالی پر قرآن سے ڈرانیکا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو **سورۃ الذاریات** **عن** ابی وائل عن رجل من ربیعۃ قال قدمت المدینۃ فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت عندہ وافد عاد فقلت اعوذ باللہ ان اکون مثل وافد عاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما وافد عاد قال قلت علی الخبر مسقطت ان عادا لما اصیبت بعثت قیلا فنزل علی بکر بن معاویۃ فسقاہ الخمر وعندہ جاریتان تغنیانہ فخرج یرید جبل مہرۃ فقال اللہم انی لم آتک لمریض فداویہ ولا لاسیر فافدیہ فاسق عندک ما کنت تسقینہ واسق معہ بکر بن معاویۃ یشکر لہ الخمر التی سقاہ فرفعہ لہ سحابات فقیل لہ اختر احداہن فاختار السوداء منہن فقیل لہ خذ ہذہ فانہا ممدۃ لا تدع من عاد احدا ولا ذکرانا لم ترسل علیہم من الریح الا قدر ہذہ الحلقۃ یعنی حلقۃ الخاتم ثم قرأ وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ما تذر من شیء اتت علیہ الآیۃ **ترجمہ** ابی وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا مین مدینہ آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپکے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور مینے کہا اللہ کے پناہ مانگتا ہون مین اس سے کہ قاصد عاد کے مانند ہون تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیسا تہا قاصد عاد کا تو مینے کہا آپ خبردار ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بہیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گہر اترا اور گہر اسکا مکہ کے قریب تہا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تہے پہر بکر نے اسکو شراب پلائی اور دو لونڈیان اسکے آگے گاتی رہین پہر قیل نکلا اور ارادہ رکہتا تہا مہرہ کے پہاڑونکا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پہر اسنے کہا یا الہ مین کسی بیمار کے لئے نہین آیا ہون کہ دوا کرون اسکے اور نہ کسی قیدی کے لئے کہ فدیہ دون اسکا مگر تو بلا اپنے غلام کو جو بلایا ہوا اور پلا اسکے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکریہ ادا کرتا تہا دو اس قول سے اس شراب کا جو اسکو پلائی گئی تہی سو اسکے سامنے آئین تین بدلیان اور اس سے کہا گیا کہ پسند کرلے تو انمین سے ایک کو سو اسنے کالی کو سو ہاتف نے آواز دے کر کہا چلی ہوئی کہ نہ چہوڑیگی عاد کے قوم سے کسیکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چہوڑی گئی مگر اس حلقہ کے

برابر بیچے حلقہ انگوٹھی کا پہر پڑ ہی آپنے اذار سلنا بیچے یاد کرو جب بھیجی ہم نے اُنپر بابچ ہتوا جیمین کچھ خیر تھے بچھوڑتی تھی جیہر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اُسکو چوراسا **ف** روایت کی یہ حدیث کئی لوگون نے سلام ابی المنذر سی اُنھون نے عاصم بن ابی النجود سی اُنھون نے ابی وایل سے اُنھون نے حارث بن حسان سے اور اُنکو حارث بن یزید بھی کہتے ہین **عن** الحارث بن یزید البکری قال قدمت المدینۃ فدخلت المسجد فاذا ھو غاص بالناس واذا رایات سود تخفق واذا بلال متقلد السیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما شان الناس قالوا یریدان یتبعث عمرو بن العاص وجھا فذکر الحدیث بطولہ نحوا من حدیث سفیان بن عیینۃ بمعناہ ویقال لہ الحارث بن حسان **ترجمہ** حارث بن یزید بکری نے کہا مین مدینہ آیا اور مسجد مین گیا کہ لوگ اُسمین بھرے ہوی ہے اور کالی پہریے اُڑ رہی تھے اور بلال تلوار پہرے مین لٹکائی ہوے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے مینے کہا کیا حال ہے لوگون نے کہا ارادہ ہے حضرت کا کہ بھیجین عمرو بن عاص کو کسیطرف پہر ذکر کے حدیث اپنی طول کے ساتھ سفیان کے روایت کے مانند اُسی کے ہم ملتے اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہین **خاتمہ** سورہ والذاریات مین مضامین ذیل مذکور ہین صدق وعدہ قیامت آسمان کے قسم کافرونکا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیون کے لئی آیات قدرت اُسکی زمین اور جان مین رزق آسمان مین ہے تمثیل کلام آپکے کی ہمارے کلام کے ساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسی کے حال کے تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکیر آسمان سے کی امر اللہ کیطرف بھاگنے کا ساحر ومجنون کہنا انبیا کو بیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لئی رزاقیت اور قوت اور متانت اُس تعالے کی بیان عذاب کا **سورۃ الطور** **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادبار النجوم الرکعتین قبل الفجر وادبار السجود الرکعتین بعد المغرب **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا ہجوم کے پیچھے مراد اُس سے دو رکعتین ہین فجر کے قبل کے یعنی سُنتین اور سجدون کے بعد سے مراد ہین دو رکعتین مغرب کے بعد کی **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمین جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس ہندسی محمد بن فضل کے روایت سے کہ وہ رشدین بن کریب سے روایت کرتے ہین پوچھا مینے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بیٹون کا حال کہ کون اُنمین زیادہ ثقہ ہے تو اُنھون نے کہا وہ دونون ایک سی ہین اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا مینے عبداللہ بن عبدالرحمن سے ان دونونکا حال تو اُنھون نے کہا کہ وہ دونون ایک سے ہین اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہین **خاتمہ** سورہ طور مین یہ مضامین مذکور ہین قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین وخائضین کے خرابی فائدہ مذبناصبر کا دوزخ مین جنات ونعیم کا وعدہ متقیون کے لئے وعدہ ذریت کے الحاق کا اُنکے آباو کے ساتھ امداد جنتیون کے فاکہہ اور لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنون کے نبی سے شاعر ومفتری کہنا کافرونکا نبی کو پندرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب اُنکا اگر آسمان ٹوٹ پڑی کا وایمان نلاوین کا مرنا کافرون کے کمر کا قیامت مین صبر اور تسبیح وتحمید کا حکم **سورۃ النجم** **عن** ابن مسعود قال لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتھی قال انتھی الیھا ما یعرج من الارض وما ینزل من فوق فاعطاہ اللہ عندھا ثلاثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لامتہ المقحمات ما لم یشرکوا باللہ شیئا قال ابن مسعود یعنی لسدرۃ ما یعنی لسدرۃ ما یعنی قال السدرۃ فی السماء السادسۃ قال سفیان فراش من ذھب واشار سفیان بیدہ فاقرعھا وقال عمار بن مسعول الیھا ینتھی علم الخلق لا علم لھم بما فوق ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتھی تک پہونچے (شب معراج مین) کہا عبداللہ نے کہ منتہے ہوتی ہے اُس تک جو چیز چڑھتے ہی زمین سے اور جو اُترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائین اُنکو اللہ تعالی نے تین چیز ین کہ نہین دین وہ کسی نبی کو اُنسے پہلی فرض ہوئین اُنپر پانچ نمازین اور عنایت ہوا اُنکو خاتمہ سورہ بقر کا بخشے گئے اُنکی اُمت کے کبیرہ گناہ جبتک شریک نکرین اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعود نے پڑہا اذ یغشی السدرۃ یعنے جب ڈہانپ رہی تھی سدرہ کو جو چیز ڈہانپ رہی تھی کہا اُنھون نے کہ سدرہ چھٹے آسمان مین ہے سفیان نے کہا ڈہانپ رہی تھے اُسکو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور بلایا اُنکو یعنے اسطرح اُڑ رہے تھی اور مالک بن معول کے سوا اور لوگون نے کہا کہ اسی تک منتہے ہوتا ہے علم خلق کا نہین جانتے کوئی مخلوق اُسکے اوپر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سدرۃ المنتہے ایک درخت ہے کہ اُسکو طوبی بھی کہتے ہین اور وہ بیر کی درخت ہے بیر اُسکے مٹکون کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اُسکے حضرت کے گھر مین ہے ایک ایک شاخ اُسکی ہر خیمے کے گھر مین شب معراج مین اُسپر سنہری پنگے اُڑتے تھے اور بخشے گئے اُنکی اُمت کے گناہ کبیرہ یعنے اُنکے سبب سے خلود فی النار نہوگا اگرچہ دوزخ مین کچھ دن عذاب ہو **عن** الشیبانی قال سألت زر بن حبیش عن قولہ عز وجل فکان قاب قوسین او ادنی فقال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای جبریل لہ ستمائۃ جناح **ترجمہ** شیبانی نے کہا مینے زر بن

جبرئیل سے اس آیت کے تفسیر پوچھی فکان قاب قوسین یعنے پہرہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بھی نزدیک اُنہون نے کہا خبر دی مجھکو ابن مسعود نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل کو اور اُنکے چھہ سو پر تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس آیت مین دو مذہب ہین مفسرین کے بعضون نے کہا یہ ملاقات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خداوند تعالی شانہ سی اور بعضون نے کہا جبرئیل سے یہ حدیث مؤید قول ثانی ہے اور آگی رویت الٰہی کے اور تفصیل مذکور ہے **عن** الشعبی قال کفی ابن عباس کعبا بعرفہ فسالہ عن شئی فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس انا بنو ھاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ وکلامہ بین محمد وموسی فکلم موسی مرتین ورآہ محمد مرتین فقال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ھل رای محمد ربہ فقال لقد تکلمت بشئی قف لہ شعری قلت رویتہ ثم قرات لقد رای من آیات ربہ الکبری فقالت این یذھب بک انما ھو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کلتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ ویانزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرئیل لم یرہ فی صورتہ الا مرتین عند سدرۃ المنتھی ومرۃ فی جیاد لہ سبعمائۃ جناح قد سد الافق **ترجمہ** شعبی نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباس نے کعب سے عرفات مین اور پوچھی اُنسے کوئی بات سو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہانتک کہ پہاڑون نے اُنکو جواب دیا (یعنے گونجنے لگی) سو ابن عباس نے کہا کہ ہم بنو ہاشم ہین (یعنے اتنا غصہ ہمپر نچا ہے) تب کعب نے کہا کہ اللہ تعالی نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمد اور موسی علیہ السلام سے موسی علیہ السلام سے کلام کیا موسی علیہ السلام سے دو بار اور دیکھا اُس تعالی شانہ کو محمد نے دو بار مسروق نے کہا مین گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور مین نے کہا کہ محمد نے اپنی رب کو دیکھا یا نہین اُنہون نے فرمایا تو نے ایسی بات کی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئی مین نے کہا آپ تامل فرماوین پہر مین نے یہ آیت پڑہے لقد رای من آیات ربہ الکبری یعنے دیکھا حضرت نے اللہ تعالی کی بڑی قدرتونکو پہر کہا تیری عقل کہان گئے ہے جنکو دیکھا ہی وہ تو جبرئیل ہے جسنے خبر دی تجھکو کہ محمد نے دیکھا اپنی رب کو یا چھپائی کوئی چیز جسکا حکم اللہ نے فرمایا جاتے ہین وہ پانچ چیزین جنکی خبر دی اللہ نے اس آیت مین ان اللہ عندہ علم الساعۃ پس اُسنی جھوٹ باندہا ولیکن اُنہون نے جبرئیل کو دیکھا ہے اور اُنکو اصلی صورت مین نہین دیکھا ہے مگر دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایکبار جیاد مین کہ اُنکے چھہ سو پر مین کہ ڈہانپ لیا ہے اُنہون نے آسمان کے کنارونکو **ف** اور روایت کیا داود بن ابی ہند نے شعبی سے اُنہون نے مسروق سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داود کی مجالد کے حدیث سے چھوٹی ہے **عن** عکرمۃ عن ابن عباس قال رای محمد ربہ قلت الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی بنورہ الذی ھو نورہ وقد رای محمد ربہ مرتین **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو مین نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اُسکو آنکھہ نہین پا سکتی اور وہ آنکھونکو لیتا ہے ابن عباس نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے ذاتی نور کے ساتھ تجلی فرماوی اور محمد نے اُسکو دو بار دیکھا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عن** ابن عباس فی قول اللہ ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتھی فاوحی الی عبدہ ما اوحی فکان قاب قوسین او ادنی قال ابن عباس قد رآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر مین کہا ولقد راہ یعنے دیکھا اُسکو دو بار سدرۃ المنتہی کے نزدیک اور وحی کی اُسنے اپنی بندی کیطرف جو وحی کے پہرہ گیا دونون کمان کے برابر فرق یا اُس سے بہی کم ابن عباس نے کہا کہ دیکھا ہے اُس تعالی شانہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عباس قال ما کذب الفواد ما رای قال رآہ بقلبہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہون نے پڑہا ما کذب الفواد یعنے نہین جھوٹ بولا دل نے اُسمین کہ دیکھا اُسنی کہا اُنہون نے کہ دیکھا نبی نے اپنی دل کی آنکھہ سی یعنے رب کو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبداللہ بن شقیق قال قلت لابی ذر لو ادرکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسالتہ فقال عما کنت تسالہ قلت اسالہ ھل رای محمد ربہ فقال قد سالتہ فقال نورانی اراہ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے ابی ذر سے کہا اگر مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپسے پوچھتا ابوذر نے کہا کیا پوچھتے مین نے کہا پوچھتا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا اُنہون نے کہا مین نے پوچھا اور آپنے فرمایا وہ نور ہے مین اُسے کہان دیکھہ سکتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** نورانی اراہ مین دو روایتین ہین ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اراہ بفتح ہمزہ اور اُسکے معنے وہی ہین جو مذکور ہوے یعنے پردہ اُسکا نور ہے مین اُسے کہان دیکھہ سکتا ہون دوسرے بفتح رای نور و کسر نون ثانی و تشدید یا یعنے مین اُسکو نورانی دیکھتا ہون اور اسمین اثبات رویت کا ہے جیسے معنی اول مین استبعاد اُسکا یا معنے اُسکی یون ہین کہ وہ خالق ہے ایسی نور کا جو مانع ہے اُسکی رویت سے کذا فی مجمع البحار بادنی زیادۃ او

رویت الٰہی میں ابن عباس اور ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رویت قلب سے ہی اسطرح کہ بصر کو اللہ تعالیٰ قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپنے ایسا دیکھا جیسا آنکھ سے دیکھتے ہیں اور اکثر جماعت مفسرین کے اسطرف گئے ہیں کہ آپنے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہے انس اور عکرمہ اور ربیع کا کذا ذکرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی ہے اور حضرت عائشہ اسپر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم وعلمہ احکم **عن** عبد اللہ ما کذب الفؤاد ما رای قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فی حلۃ من رفرف قد ملا ما بین السماء والارض **ترجمہ** عبد اللہ نے اس آیت کے تفسیر میں کہا ما کذب الفؤاد ما رای یعنی جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو رشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تھا انہوں نے آسمان و زمین کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن عباس الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللھم تغفر جما وای عبد لک الما **ترجمہ** ابن عباس نے آیۃ مذکور کے تفسیر میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بخشتا ہی تو ای مرورد گار تو بخشے سب کا اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زکریا بن اسحٰق کے روایت سے **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے وللہ ما فی السموات وما فی الارض لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنی الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ ھو انشاکم من الارض کا یعنی اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں تا وہ بدلا دیوے برائی والوں کو انکی کئی کا اور بدلا دیوے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑی گناہوں سے اور بیحیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بیشک تیرے رب کے بخشش میں سمائی ہے اور وہ تمکو خوب جانتا ہی جب بنانکالا تمکو زمین سے انتہی اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا اسکی صغائر معاف ہیں اللھم اجعلنا منھم **خاتمہ** سورہ والنجم میں قسم ہی نجم کی اور تعریف ہے جبرئیل کے اور ملاقات انکی نبی کے ساتھ اور تکذیب نبی کے اور آلودگی کبائر اور فواحش اور دنیا خدا کی ہاتھ میں ہونا اور شفاعت نہونا بغیر اذن کے اور انثی کہنا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے رویت دنیا میں اور انس کا دیدار اور مغفرت صغائر کا عموم خدا کا بیان مدت اسکی جو حق ہے سورہ نجم کے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسانکی سعی کا نہ سنا رونا موت وزندگی اس بیان کے بارہ میں ہونا نفع انسان کا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور مؤتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبی کا قرب قیامت امر محمد کا

سورۃ القمر

عن ابن مسعود قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فانشق القمر فلقتین فلقۃ من وراء الجبل وفلقۃ دونہ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا واعنی اقتربت الساعۃ وانشق القمر **ترجمہ** ابن مسعود نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منی میں کہ چاند شق ہو گیا (یعنے آپکا معجزہ ہوا) اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا گواہ رہو ہمراد لیتے تھے آپ اسکو کہ قرب آگئے قیامت اور پھٹ گیا چاند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال سأل اھل مکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایۃ فانشق القمر بمکۃ مرتین فانزلت ایۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر الی قولہ مستمر **ترجمہ** انس نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند مکہ میں دو بار پس اتری آیۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر سحر مستمر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن مسعود قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا **ترجمہ** ابن مسعود نے کہا حضرت کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور آپ نے ہمسے فرمایا گواہ رہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال انفلق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا **ترجمہ** مثل حدیث سابق کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جبیر بن مطعم قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقتین علی ھذا الجبل وعلی ھذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضھم لئن کان سحرنا فما یستطیع ان یسحر الناس کلھم **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا چاند آنحضرت کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہمپر محمد نے اور بعضوں نے کہا ہمپر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر سکیگا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی) **ف** یہ حدیث روایت کے ہے بعضوں نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے یعنے جبیر بن مطعم سے مانند اسکے **عن** ابی ھریرۃ قال جاء مشرکو قریش یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فانزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا مکے کے مشرک قریش حضرت کے پاس تقدیر کے بابت لڑنے آئے اور یہ آیت اتری جسدن کھینچے جاوینگے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہمنے پیدا کئے ہر چیز تقدیر کے مطابق **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سورہ قمر ایک مدنی سورہ ہے

ہر سر آیت اسکی ایک نورانی اختر مضامین منورہ اسکی یہ ہین قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا اسکی آیت سی چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کے اور ہلاکت انکی بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا نحس روز قیامت کے لوح محفوظ کا ذکر جنات و نہر کا ذکر **سورۃ الرحمن عن** جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیھم سورۃ الرحمن من اولھا الی اخرھا فسکتوا فقال لقد قرأتھا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای آلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد ترجمہ جابر سی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے طرف نکلی اور انکے آگی سورہ رحمن اول سے آخر تک پڑہی اور اصحاب چپ رہی تب آپنے فرمایا مین نے یہ سورہ جنون کے آگے پڑہی تو وہ مجھی اچہا جواب دینی والی تہے تم سے جب مین پہونچا تہا اللہ تعالے کے اس قول پر فبای آلاء ربکما تکذبان کے کس کس نعمتون کو اپنے رب کے جہٹلاوگے تم دونون وہ کہتی تہی نہین جہٹلاتے ہین ہم تیرے نعمتون مین سے کسی چیز کو ای رب ہمارے اور سب تعریف تجہی کو ہی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہین احمد بن حنبل نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہین شاید وہ نہین ہین جنسے عراق کے لوگ روایت کرتے ہین گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہین کہ لوگون نے انکا نام بدل دیا اسلئے کہ وہ لوگ اس سے منکر حدیثین روایت کرتی ہین اور مناکین مین سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تہی شام کے لوگ روایت کرتے ہین زہیر بن محمد سی منکر روایتین اور اہل عراق انسی روایت کرتی ہین حدیثین قریب بصحت **خاتمہ** سورہ رحمن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اسمین تذکیر بالآلا سی بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین اسکے بہ ترتیب یہان مسطور ہین تعلیم قرآن کی انسان کے پیدائش شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان میزان و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتونکی جہٹلانیکی اکیس مقام مین ایک آیت سی پیدائش جن و انس اور روبیت اللہ کے بہنا دریاؤنکا موتی و مرجان کا نکلنا کشتیونکا جلنا زمین کے فنا کی خبر بقای ذات الٰہی وعدہ قیامت قادر ہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکلجائین آسمانکا پہٹنا قیامت مین سوال نہونا جن و انس سے حال مجرمونکا وعدہ جنت کا ڈر نیوالون کے لئے اور بیان اسکے نعمتونکا جیسے نہرین اور میوے اور فراش اور حورین اور نخل اور رمان اور فرش اور عبقری ہے اور برکت اللہ کے نام کے **سورۃ الواقعۃ عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون وفی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وموضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا واقرؤا ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے تیار کی ہے مین نے اپنے نیک بندون کے لئے ایسی چیز کہ نہ کسے آنکہ نے دیکہی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی دل مین اسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو فلا تعلم نفس یعنے نہین جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اسکے لئے آنکہون کی ٹہنڈک سی بدلا اسکے عملون کا اور جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ مین سو برس تک چلا جاوے اور اسکو طی نہ کرسکے تمہارا جی چاہے پڑہ لو وظل ممدود یعنے جنتیون کے لئے ہے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکہنے کی جگہہ جنت مین بہتر ہے دنیا سے اور جو اس مین ہے تم چاہو تو پڑہ لو فمن زحزح عن النار جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت مین وہ اپنی مراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو دہوکے کی ٹٹی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وماء مسکوب ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ مین سو برس چلا جاوے اور اسے طی نہ کرسکے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو وظل ممدود وماء مسکوب یعنے اور انکے لئی ہے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسناد مین ابی سعید سے بہی روایت ہے **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعھا کما بین السماء والارض ومسیرۃ ما بینھما خمسمائۃ عام ترجمہ ابی سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس آیت کے تفسیر مین روایت کیا وفرش مرفوعۃ یعنے بچھونے اونچے (یعنے جنتیون کے)

سورہ واقعہ کے فضائل

فرمایا آپنے بلندی اُنکی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور اُن دونوں کی بیچمین فاصلہ ہی پانسو برس کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمین جانتی ہم اُسکو مگر رشدین کے روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنے یون کہے ہین کہ بلندی اُن بچونون کے ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجون مین ایسی ہے کہ ایک درجی سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجعلون رزقکم انکم تکذبون قال شکرکم تقولون مطرنا بنوء کذا وکذا وبنجم کذا کذا **ترجمہ** علی نی کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتجعلون رزقکم یعنے ٹھیراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپنے یعنے ٹھیراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہتے ہو مینہہ برسا ہمپر فلانی نچھتر کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے اور ایسا ولیسا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا سفیان نے عبد الاعلے سے یہ حدیث اسی سندسے اور مرفوع نکیا اسکو **مترجم** یعنے اللہ تعالی اپنے فضل سے پانی دیتا ہی لوگ اُسکے فضل سے منکر ہوکر نچھترون اور تارون کی طرف سی جانتے ہین یہی اُنکا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتون کو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ انا انشاناہن انشاءا قال ان من المنشات اللائی کن فی الدنیا عجائز عمشا رمصا **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انا انشاناہن انشاءا کی تفسیر مین فرمایا کہ نئی اُٹھان والی عورتون سے ہین وہ بہی عورتین کہ جو دنیا مین بڑہیان بُڈہی دُھندہی تہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہین ہم اسکو مرفوع مگر موسی بن عبیدہ کی روایت سے اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہین حدیث مین **مترجم** انا انشاناہن انشاءا یعنے اُٹھایا ہم نے اُنکو نئی اُٹھان اور اس آیت مین بیان ہے جنت کی عورتون کا حضرت نے فرمایا کہ یہہ دنیا ہی کی عورتین ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ نے اُنکو دوبارہ ایک عمدہ صورتمین پیدا کیا **عن** ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ابو بکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کی آپ بڑہی ہوگئی فرمایا آپنے بڑہا کر دیا مجھکو سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتسارلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے انمین جو قیامت کے خبرین ہین اور خدا کے آتشین اُنسے مین بوڑہا ہوگیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سندسی اور روایت کیا علی بن صالح نی یہ حدیث ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی جحیفہ سے مانند اسکے اور روایت کیا کسی نی ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی میسرہ سے کچھہ تہوڑی سی حدیث ہمین کے **مرسلاً خاتمہ** سورۂ واقعہ مین احوال قیامت سی مذکور ہے خافضہ اور رافعہ ہونا اُسکا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑونکا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کے طرف اور حال تینون گروہ کا اور جنت کی چیزون مین سے بیان تختون کا اور غلمان اور کوزون اور صراحیون اور پیالون اور میوون اور پرندون کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور فواکہ وغیرہ کا انکے لئی اور احوال نار سے بیان سموم وحمیم اور ظل کا اور زقوم اور شرب حمیم کا اور بیان انسانکی پیدایش کا منے سی اور بیان حرث وزراعت کا اور بیان حرث وزراعت کا اور بیان درخت سی آگ نکلنی کا حکم تسبیح کا مذکور ہوکی ساتہ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کے امر تسبیح کا

سورۃ الحدید

عن ابی ہریرۃ قال بینما نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتی علیہم سحاب فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا العنان ہذہ روایا الارض یسوقہ اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ہل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع سقف محفوظ وموج مکفوف ثم قال ہل تدرون کم بینکم وبینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینہا خمسمائۃ سنۃ ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان فوق ذلک سماءین ما بینہما مسیرۃ خمسمائۃ عام حتی عد سبع سموات ما بین کل سماءین ما بین السماء والارض ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان فوق ذلک العرش بینہ وبین السماء بعد ما بین السماءین ثم قال ہل تدرون ما الذی تحتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الارض ثم قال ہل تدرون ما الذی تحت ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان تحتہا ارضا اخری بینہما مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ حتی عد سبع ارضین بین کل ارضین مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علی اللہ ثم قرأ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب بیٹہے تہی کہ اُنپر ایک بدلی آئی آپ نی فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنی یہہ

عنان ہے اور یہ پہنچی ہوئی ہے زمین کے کہ اللہ تعالیٰ انکو ہانکتا ہے یہ لوگوں کی طرف جو اُسکا شکر نہیں بجالاتی اور نہ اُسکو پکارتے ہیں پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کیے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ قیمہ ہے اونچی جہت جنوں سے حفاظت کی گئی اور موج ہے روکی گئی یعنے بغیر ستون کے ٹھیری ہوئی ہے پھر فرمایا آپنے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہاری اور اُسکے درمیان لوگوں نے عرض کیے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے تمہارے اور اُسکے درمیان پانسو برس کی راہ ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہی اُسکے اوپر بولی اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنی اُسپر دو آسمان ہیں جنکی بیچمیں پانسو برس کا فاصلہ ہے یہانتک کہ گنے آپنے سات آسمان ہر دو آسمان کے بیچمیں اتنا فرق ہے کہ آسمان و زمین کے بیچمیں پھر فرمایا آپنے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اسکے ٹھہرا نے عرش کیے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اوپر اُسکے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے بیچمیں اتنی دوری ہے جتنے دو آسمانوں کے بیچ میں پھر فرمایا آپنے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہی لوگوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اسکی نیچی لوگوں نے عرض کیے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اُسکے نیچے دوسری زمین ہے کہ اُن دونوں کے بیچمیں پانسو برس کا رستہ ہے یہانتک کہ گنی آپنے سات زمین ہر دو زمین میں پانسو برس کے راہ ہے پھر فرمایا آپنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہے اگر ڈالو تم ایک رسی نیچے کی زمین کیطرف تو اُترے وہ اللہ پر پھر بھی آپنے یہ آیت ہو الاول سے علیم تک یعنے وہی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور باطن اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ابو ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ اُنہوں نے کہا حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہ سے اور تفسیر کے اسکی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اُتری وہ رسی اللہ کے علم پر اور اُسکے قدرت اور حکومت پر اور علم اللہ کا اور قدرت اور حکومت اُسکے ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اُسنے وصف کیا اپنی ذات کا اپنے کتاب میں **خاتمہ** اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ای عالم کے احاطۂ ذاتی حاصل ہے اور یہ معانی نہیں استوا علے العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اسلئے کہ اس سے ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستدلین کا اور اس صورت میں تاویل کے بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کیجاوے تو وہی تاویل صحیح ہے جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم سے روایت کیے اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اسمیں بعد علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپکو عموم علم بیان کرنا ہے اُس تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہ ہونا اُسکے ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ ہے اور سورۂ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں تسبیح آسمان و زمین کے چیزوں کے چھ صفتیں اُس تعالیٰ کی احیاء اور اماتت اور ملک اور استوا علے العرش اور خلق اور علم اور چار نام اُس تعالیٰ کے اول و آخر و ظاہر و باطن بیان رات اور دن کا برابر ہونا اُن مجاہدوں کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا اُن مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنیکے جہاد میں بشرط پرسے مؤمنوں کے گذرنیکا بیان قبول نہونا کافروں اور منافقوں کی فدیہ کا خشوع کا وقت آجانا مؤمنوں کے لئے قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کے صدیق اور شہدا کا بیان وعید جہنم کے کافروں کے لئے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مومنوں کے لئے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں جمیع مصائب کا مکتوب ہونا محال و فخر و بخیل کے مذمت رسولوں کا بھیجنا بندوں کے ہدایت کی لئی تو ہے کا بیان نوح و ابراہیم کا مختصر بیان متبعان انجیل کے نرم دلی رہبانیت کا بیان اُس تعالیٰ کے فضل کا بیان **سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ عَنْ** سلمة بن صخر الانصاری قال کنت رجلا قد اوتیت من جماع النساء ما لم یؤت غیری فلما دخل رمضان تظاهرت من امراتی حتی ینسلخ رمضان فرقا من ان اصیب منها فی لیلی فاتابع فی ذلک الی ان یدرکنی النهار وانا لا اقدر ان انزع فبینما هی تخدمنی ذات لیلة اذ تکشف لی منها شیء فوثبت علیها فلما اصبحت غدوت علی قومی فاخبرتهم خبری فقلت انطلقوا معی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بامری فقالوا لا والله لا نفعل نخوف ان ینزل فینا قرآن او یقول فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقالة یبقی علینا عارها ولکن اذهب انت فاصنع ما بدا لک قال فخرجت فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته خبری فقال انت بذاک قلت انا بذاک قال انت بذاک قلت انا بذاک قال انت بذاک قلت انا بذاک وها انا ذا فامض فی حکم الله فانی صابر لذلک قال اعتق رقبة قال فضربت صفحة عنقی بیدی فقلت لا والذی بعثک بالحق ما اصبحت املک غیرها قال فصم شهرین قلت یا رسول الله وهل اصابنی ما اصابنی الا فی الصیام قال فاطعم ستین مسکینا قلت والذی بعثک بالحق لقد بتنا بلیلتنا هذه وحشی ما لنا

عشاء ثم قال اذهب الی صاحب صدقة بني زريق فقل له فليدفعها اليك فاطعم عنك منها وسقا ستين مسكينا ثم استعن بباقيه عليك وعلى عيالك قال فرجعت الى قومي فقلت وجدت عندكم الضيق وسوء الرأي ووجدت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم السعة والبركة امر لي بصدقتكم فادفعوها الي فدفعوها الي ترجمہ سلمہ بن صخر انصاری سے روایت ہے اُنہوں نے کہا مین ایسا مرد تہا کہ جماع مین میرے ایسی حالت ہوتی کہ کسیکی نہوتی پہر جب رمضان آیا ظہار کیا مینے اپنی بیوی سے (یعنے کہا کہ تو مجہپر ایسی حرام ہے جیسے مان کی پیٹہہ) یہانتک کہ گذری رمضان اس خوف سے کہ اگر کہین شروع کرونمین اُس سے جماع راتکو تو تا رنبدہا رہیگا اُسکا میرے طرف سی یہانتک کہ آجاوی مجہپر دن اور نہ ہوسکیگا مجھسے کہ مین اُسکو چہوڑدون تو ایکرات وہ میرے خدمت کررہی تہی کہ کہل گئی اُسکی کوئی چیز (بعض روایت مین ہے، کہ کہل گئی پازیب اُسکی) اور مین اُسپر کود ا (یعنے جماع کیا اُس سے) پہر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور اُنکو اپنی حال سے خبر دی اور مینے کہا میرے ساتہ چلو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ مین اپنی حال سے اُنکو خبر دون تو میرے قوم نے کہا ہم نجاوینگے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اُترے ہماری حق مین قرآن یا فرماوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اُسکا اولہنا باقی رہے ہمپر لیکن تو جا اور جو مناسب ہو کر کہا راوی نے کہ پہر نکلا مین اور حاضر ہوا آپکے پاس اور خبر دی مینے اُنکو اپنی حال کی آپ نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا مینے کہا مین ہی نے ایسا کیا فرمایا آپنے تو ہی نے ایسا کیا کہا مینے تو ہی نے ایسا کیا آپنے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا مینے کہا مین ہی نے ایسا کیا اور مین حاضر ہون جاری کیجئے اللہ کا حکم مجہپر مین اُسپر ثابت رہنے والا ہون آپنے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ مینے پیٹہ چیر گردن پر ہاتہ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اُس پروردگار کے جسنے آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہے مین مالک نہین سوا اسکے کسی دوسرے کا فرمایا آپنے کہ پہر روزہ رکہہ دو مہینے کا مینے عرض کے ای رسول اللہ کی مصیبت جو مجھے پہونچی ہے یہ روزی ہی مین تو پہونچی ہے فرمایا آپنے کہ پہر کہلا دے ساٹہ مسکینون کو مینے کہا قسم ہے اللہ کے جسنے آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہے کہ ہم خود اجکے رات بہوکے رہی کہ رات کا کہانا ہمارے پاس نتہا فرمایا آپنے کہ جا اُسکے پاس جو بنی زریق کے کوتہ تحصیلتا ہی اور کہہ اُسکو کہ دی وہ تجھکو سو کہلا دے تو اُسمین سے اپنی طرف سے ساٹہ مسکینو نکو اور باقی اُسمین سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ پہر گیا مین اپنے قوم کے پاس اور کہا مینے کہ پائی مینے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور برکت حکم کیا ہے مجھکو کہ تم لوگ اپنی زکوۃ مجھے دو سو دی اُنہون نے اپنی زکوۃ مجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے سلیمان بن یسار نے نہین سُنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا اُنہون نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بہی کہتے ہین اور اسا بمین خولہ بن ثعلبہ سے بہی روایت ہے **مترجم** اسحدیث مین تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتون مین سلمہ بن صخر کا نام نہین آیا فقط راوی نے یہ کہا کہ ایک شخص آیا اور اُسنے یون بیان کیا الی آخر الحدیث پس جمہور نے اُن دونون روایتونکو جدا جدا شخصون کا قصہ سمجہا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونو ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بہی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہین پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کے اور دسق ایک ٹوکرا ہے کہ ساٹہ صاع کا ہو اُسمین آتی ہے **عن** انس بن مالک ان یہودیا اتی علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فقال السام علیکم فرد القوم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل تدرون ما قال هذا قالوا الله ورسوله اعلم سلم يا نبي الله قال لا ولكنه قال كذا وكذا ردوه علي فردوه فقال قلت السام عليكم قال نعم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك اذا سلم عليكم احد من اهل الكتاب فقولوا عليك ما قلت قال وفي الباب عن عائشة رواه الله **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے یارون کے پاس آیا اور اُسنے کہا السام علیکم (یعنے مری پڑے تمپر) اور جواب دیا لوگون نے اُسکو تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تم جانتے ہو کہ اُسنے کیا کہا اُنہون نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے سلام کیا ہے اُسنے ای نبی اللہ کے آپنے فرمایا نہین بلکہ اُسنے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے اُسکو جواب دیا (یعنے نیت کی اُسکو جواب دینے کی کہ وہ لایق جواب نہ تہا) پہر آپنے اُس یہودی سے پوچہا کہ تو نے السام علیکم کہا ہے اُسنے کہا ہان فرمایا اللہ کے نبی نے اُسیوقت سی کہ جب سلام کرے تمپر کوئی اہلکتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اُسکے جواب مین علیک ما قلت (یعنے تجہی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑہی آپنے یہ آیت واذا جاؤک یعنے جب آتی ہین تجھہ پاس یعنے اہل کتاب دعا دیتی ہین تجھکو ایسی جو نہین دی تجھکو اللہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی بن ابیطالب قال لما نزلت یا ایها الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم

صدقۃ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ترٰی دینارا قلت لا یطیقونہ قال فنصف دینار قلت لا یطیقون ذلک فما قلت شعیرۃ قال انک لزہید قال فنزلت اأشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الآیۃ قال فبی خفف اللہ عن ھذہ الامۃ ترجمہ علی بن ابی طالب نے کہا جب یہ آیت اتری یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم یعنے اے ایمان والو جب کانمین بات کرو رسول کے تو آگے ہر بات سے پہلے صدقہ مجھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا رای ہے تیری (یعنے کیا صدقہ مقرر کیا جاوے) ایک دینار مینے عرض کی کہ لوگ طاقت نرکھینگے اسکے فرمایا آپنے کہ آدھا دینار مین نے کہا نہ طاقت رکھینگے لوگ اسکی آپنے فرمایا پھر کتنا مین نے کہا ایک جو فرمایا آپنی تو بہت کمی کرنیوالا ہے پس یہ آیت اتری اأشفقتم یعنے کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھوگے مناجات اپنی کے صدقہ آخر آیت تک کہا حضرت علی نے سو میرے اوپر فضل فرماکر ہلکا کردیا اللہ نے اس حکم کو (یعنے منسوخ ہوگیا) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہین جانتے اسکو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے **خاتمہ** سورہ مجادلہ مین یہ مضامین ہین حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور حکم ظہار کا وعید عذاب مُہین کے خدا و رسول کی مخالفت کے لئی حشر کا حال علم اللہ تعالی کا اور معیت اُسکی ہر مناجب نجوی کے ساتہ شکایت منافقان اہل نجوی کی تحذیر اُنکے حال کی جو بجائی سلام کے سام کہتے تہی جواز نجوی اور تقوی کے لئی امر مجلسون مین کُہلکر بیٹہنے کا نسخ اُس صدقہ کا جو نجوی کے لئی مامور ہوا تہا تعریض اُن لوگونکے حال پر جو یہود سی دوستی رکہتی تہی اور بڑی مذمت کافرون سے محبت رکہنی کی وعدہ غلبہ کا رسولون کے لئے موصوف کی شان سے نہین کہ کافرون سے دوستی رکہین اگرچہ اُنکے اقارب ہون اور فضیلت ایسی مؤسنو کی **سورۃ الحشر عن** ابن عمر قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ فنزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جلا دیا رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کہجور کی درختونکو اور کاٹ ڈالی اور اس مقام کا نام بویرہ تہا سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما قطعتم من لینۃ سے آخر تک یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی درخت کہجور کا اور نہ چہوڑا قایم اپنی جڑ پر مگر اللہ کے حکم سے اور تاکہ ذلیل کرے وہ فاسقونکو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ابن عباس فی قول اللہ عز وجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولہا قال الآیۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوھم من حصونھم قال وامروا بقطع النخل فجعلت فی صدورھم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسألن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لنا فیما قطعنا من اجر وھل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولہا الآیۃ ترجمہ ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر مین کہا ما قطعتم یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی لینہ یا چہوڑ دیا اُسکو قایم اپنی جڑون پر کہا ابن عباس نے لینہ کہجور کا درخت ہی ولیخزی الفاسقین یعنے تاکہ ذلیل کرے اللہ فاسقونکو کہا ابن عباس نے اُتار دیا اُنکو مسلمانون نے اُنکے قلعون سے کہا ابن عباس نے اور جب حکم ہوا اُنکو کہجور کے درختون کے کاٹنے کا تو اُنکے دلمین خیال آیا اور مسلمانون نے کہا کہ کاٹے ہمنے بعضے درخت اور چہوڑ دی بعضی تو چاہین ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو درخت ہمنے کاٹے ہین اُسمین کچہہ ثواب ہے اور جو چہوڑ دئی ہین اُسمین کچہہ عذاب ہے پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما قطعتم سے آخر تک **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث حفص بن غیاث ہی اُنہون نے حبیب سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے مرسلا اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابن عباس کا روایت کے ہمسے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُنہون نے ہارون بن معاویہ سے اُنہون نے حفص سے اُنہون نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل بخاری نے مجہسے کہی **مترجم** ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس سند کے روسی شیخ ہوی بخاری کے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا من الانصار بات بہ ضیف فلم یکن عندہ الا قوت صبیانہ فقال لامرأتہ نومی الصبیۃ واطفی السراج وقربی للضیف ما عندک فانزلت ھذہ الآیۃ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ترجمہ ابی ہریرہ کے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اُسکے پاس کہانا نہا مگر اُسکا اور اُسکے لڑکونکا سو اُسنے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکونکو سُلا دی اور چراغ بجہا دی اور مہمان کے آگے رکہدے جو تیرے پاس ہو اُسپر یہ آیت اتری ویؤثرون یعنے مقدم رکہتی ہین وہ اپنی جانون پر اگرچہ اُنکو بہوک ہو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **خاتمہ** سورہ حشر مین یہ مضامین ہین حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کے چیزون کی قصہ

یہود بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا اُنکے درختوں کا تقسیم فئی کی حکم راضی رہنی کا رسول کے عطا پر صفات مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصار کی صفات
اُن مؤمنوں کے کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نہی عدسی فاعل
ہونیسے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اُسپر قرآن اُترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنے ملک و قدوس اور سلام و مؤمن و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر
وغیرہ تسبیح سموات و ارض کے **سُورَةُ المُمتَحِنَة** **عَنْ** علی بن ابیطالب یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد
بن الاسود فقال انطلقوا حتی تاتوا روضة خاخ فان بها ظعینة معها کتاب فخذوه منها فاتونی به فخرجنا تعادی بنا خیلنا حتی اتینا
الروضة فاذا نحن بالظعینة فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب قال فاخرجته من عقاصها
قال فاتینا به رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاذا هو من حاطب بن ابی بلتعة الی اناس من المشرکین بمکة یخبرهم ببعض امر النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما هذا یا حاطب قال لا تعجل علی یا رسول اللہ انی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من انفسها وکان من معک من
المهاجرین لهم قرابات یحمون بها اهلیهم واموالهم بمکة فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیهم ان اتخذ فیهم یدا یحمون بها قرابتی
وما فعلت ذلک کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر بن الخطاب دعنی یا رسول اللہ
اضرب عنق هذا المنافق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قد شهد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لکم قال وفیه انزلت هذه السورة یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودة السورة قال
عمرو فقد اتیت ابن ابی رافع وکان کاتبا لعلی ترجمہ علی بن ابیطالب کہتے ہے کہ بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا
جاؤ تم یہانتک کہ پہونچو روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اُسکے پاس ایک خط ہے سو لو اُس سے اور میرے
پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تیز گھوڑے ہمارے ہمیں لیئے ہوئی یہانتک کہ ہم روضہ میں پہونچے تو ہمکو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہمنے کہا نکال تو خط
اُسنے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہمنے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اُتار کہا اونہی نے کہ پھر نکالا اُسنے اپنی چوٹی میں سے کہا لائی ہم وہ خط آپکے پاس اور وہ
حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکان مکہ کے نام خبر دیتی تھی وہ اُسکے ذریعہ سے آنحضرت کی کسی بہیدے تب آپنی فرمایا کیا ہے یا حاطب اُنہوں نے عرض کی کہ جلدی
نکرین آپ مجھپر میرے رسول اللہ کے میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں اُنکے قوم کا اور اور لوگ جو آپکے ساتھ ہیں مہاجرین سے اُنکے قرابت والی ہیں
مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں اُنکے اہل اور اُلکی پہر جب میرا کوئی نسب اُنمیں نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ اُنپر کچھ احسان کروں کہ اُسکے مروت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت
کریں اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا عمر نے
عرض کی کہ اجازت دیجئی مجھکو ای رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کے گردن ماروں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا
جانو شاید ہے کہ اللہ نے جہانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تمکو بخش چکا کہا راوی نے اور اسی باب میں یہ آیت اُتری یا ایہا الذین آمنوا یعنے ای ایمان
والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ اُنکو پیغام بھیجکے ہو دوستی سے آخر سورہ تک عمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں دیکھا میں نے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب
تھے حضرت علے کرم اللہ وجہہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں عمر اور جابر بن عبداللہ سے ہے روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اسکے
سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا اُنہوں نے ہے لفظ کہ علی اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اُتار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبدالرحمن
سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علے بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کیا بعضوں نے کہ اُنہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کرینگے **عَنْ**
عائشة قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحن الا بالایة التی قال اللہ اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الایة قال معمر فاخبرنی
ابن طاؤس عن ابیه قال ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأة الا امرأة یملکها ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو نہ آزماتی تھے مگر اسی آیت سے اذا جاءک المؤمنات معمر نے کہا خبر دی مجھکو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ کہا اُنکے باپ نے نہیں

چھوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپ کے ملک مین تھی یعنے آشتر یا نکاح سی مراد ہے کہ بیعت آپ زبانی لیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ اَلَا نَصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا اَنْ نَعْصِيَكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُونِي عَلَى عَمِّي وَلَا بُدَّ لِي مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبَى عَلَيَّ فَقَضَائِهِمْ مَرَّارًا فَاَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِمْ لَا تَنُحْنَ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدُ قَضَيْتُهُنَّ وَلَا غَيْرَهُ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ اِمْرَأَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرَ نَ **ترجمہ** ام سلمہ انصاریہ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کیے کہ معروف سے کیا مراد ہے جسمین ہمکو آپکی نافرمانی جایز نہین آپنے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ متکرو تم مینے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے فلانے قبیلہ کی عورتین نوحہ مین میرے شریک ہوئین جب مینے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اُسکا بدلہ کرنا ضرور ہے حضرت نے میرے بات نہ مانی مینے کئی بار عرض کیا تو مجھے اُسکا بدلہ کرنیکے اجازت دی پھر نہ روئی مین اُنکے بدلہ کے بعد اُن اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت اُن عورتون سے یعنے جنہون نے بیعت کی تھی مگر اُسنے نوحہ کیا سوا میرے **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور اس باب مین ام عطیہ سے بھی روایت ہے عبد بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسمار ہے اور وہ بنی مین یزید کے جو بیٹے ہین سکن کے **مترجم** پوری آیت جسپر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے یٰاَیُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ **ترجمہ** یعنے ای نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین قرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹھیراوین اللہ کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ مارین اور طوفان نہ لاوین اپنے ہاتھ پیرون مین باندھکر (یعنے بی اصل جواز خود بانده لیا ہو) اور نافرمانی نکرین وہ تیری کسی معروف مین (ام سلمہ کے روایت مین اسی معروف سے سوال ہوا ہے تو اُسنے قرار لے اور معافی مانگ اُنکی واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنی والا ہی مہربان انتہے اور اس حدیث سی نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب مین ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جز اعظم تھا اسی لیے اُس عورت نے اجازت مانگی کہ مین فلانی قبیلہ والون کے شریک نوحہ ہونگی کہ وہ میرے شریک ہوئین تھین اور آپنے اُسکے عجز و الحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اُتارنیکے پھر کبھی نہ روے شارع کو اختیار ہے کہ کسیکو براہ مصلحت اجازت دیوے مگر یہہ سفہائی ہند کا معلوم نہین اجازت کا پٹا کہان سے آیا ہے کہ ہر سال بارہ سی برس سے محرم مین روتے پیٹتے چلے آتی ہین اُنکا نوحہ تمام ہی نہین ہوتا اب اُنکے رونی پر ہمین رونا آتا ہے معاذ اللہ من ذلک **خاتمہ** سورۂ ممتحنہ مین مضامین ذیل مندرج ہین نہی دشمنان خدا کی دوستی سے اور موالات اُنسے محبت کرنیکے نفع نہ دینا کسیکے اولاد و قرابت کا قیامت مین لازم ہونا پیروی ابراہیم کا پھر اور بیزار ہونا اُنکا اپنے برادری سے بسبب اُنکے شرک کے لازم ہونا مومنون پر انبیا کی پیروی کا اس امر مین کہ اُنہون نے عداوت کفار سی رخصت حسن سلوک کی اُن کافرون سے جنہون نے مسلمانون کو ایذا دی مومنات کا امتحان حکم مومنون کے بیبیونکا جو کفار کے ہاتھ مین پڑجاوین بیعت عورتون کے نہی اُن لوگونکی محبت سی جو خدا کے غضب مین گرفتار ہین مایوس ہونا کافرونکا اصحاب قبور سے **لطیفہ** گور پرست کافرون سے بدتر ہین کہ اُنکو اہل قبور سے امید ہے

ومن سورۃ الصف عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن سلام نے کہا ہم چند یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے ہوے تھے اور چرچا کیا ہمنے اسکا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بیشک اُسکو بجالاتے پس اللہ تعالے نے اُتاری یہہ آیۃ سبح للہ ما فی السموات سی آخر تک یعنے تسبیح کرتا ہے اللہ کے جو ہی آسمانون مین اور وہ زبردست ہے حکمت والا ای ایمان والو کیون کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہین عبداللہ بن سلام نے کہا ہمپر پڑھے یہ سورۃ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوسلمہ نے کہ ہمپر پڑھے یہ سورت عبداللہ بن سلام نے کہا یحیی نے ہمپر پڑھی ابوسلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہمپر پڑھی اوزاعی نے کہا عبداللہ نے کہ ہمپر پڑھی ابن کثیر نے **ف** اور محمد بن کثیر مین اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند مین اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے اُنہون نے یحیی بن کثیر سے اُنہون نے ہلال بن ابی میمونہ سی اُنہون نے عطاء سے اُنہون نے عبداللہ سے جو بیٹے سلام کے ہین یا روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن سلام سے

اور روایت کیے ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کے روایت کے مانند **ترجمہ** یہ حدیث سلسل بالقبارۃ ہی کہ ہر شاگرد نے اپنی استاد سے سورۂ صف سنی ہی **خاتمہ** سورۂ صف مین فوائد پسندیدہ کا ایک پایندہ ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اسکے وصف کرنے مین عاجز اور مداح کی لسان اسکی تبیان اوصاف سے قاصر ہے سورۂ مجاہد فی سبیل اللہ کے فتح وظفر کا پروانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اسکا دیوانہ ہے اسمین اول تسبیح سموات وارض کے مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسی علیہ السلام کا اپنے قوم سے خطاب ہے اور انکی اذیت دہی کا سوال و جواب پھر بشارت عیسی کے دینے علیہ السلام کے زبان سے اوظلم مفتریونکا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنی مونہہ سی بجھا دین اور فضیلت جہاد کے جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہوا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح وظفر کا مجاہدون کے لئی اور خطاب مومنون کو انصار اللہ ہوجاؤ **سورۃ الجمعۃ عن** ابی ہریرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورۃ الجمعۃ فقرأہا فلما بلغ واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم قال لہ رجل یا رسول اللہ من ہؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمہ قال وسلمان فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لتناولہ رجال من ہؤلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب سورۂ جمعہ اتری اور پڑہا اسکو آپ نے پھر جب پہونچے اس لفظ پر واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے بھیجا اللہ نے نبی کو پڑہتا ہی اوپر آیتین اسکے اور انکو کتاب وحکمت سکھاتا ہی اور ان لوگون کے لئے جو ابہی انسے نہین ملی پوچھا ایک شخص نے کہ ای رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہین جو ہمسے ابہی نہین ملے پھر حضرت نے اس سے کچھہ نفرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تھے پھر آپنے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان ثریا مین ہوتا تو آنا لاتی چند مردان خدا ان لوگون سے یعنے اہل فارس سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر والد مین علی بن مدینی کے اور یحیی بن معین نے انکو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی سند سے بہی سوا اس سند کے اور ابو العتیک کا نام سالم ہے وہ مولی ہین عبداللہ بن مطیع کی اور ثور بن یزید مدینہ کے ہین اور ثور بن یزید شامی **عن** جابر قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ قائما اذ قدمت عیر المدینۃ فابتدرہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لم یبق منہم الا اثنا عشر رجلا فیہم ابو بکر وعمر فرأت ہذہ الایۃ واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے دن کہڑی ہوئے کہ ایک بنجارہ آیا مدینہ مین (اور پہلے سی گرانی بہت تہی) سو دوڑ پڑے اسپر یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ باقی نرہے آپکی ساتہ مگر بارہ آدمی ون کہڑی ہوئے کہ ایک بنجارہ آیا مدینہ مین (اور پہلے سی گرانی بہت تہی) سو دوڑ پڑے اسپر یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ باقی نرہے آپکی ساتہ مگر بارہ آدمی کہ انمین ابوبکر و عمر بہی تہے پس اترسی یہ آیت واذا رأوا تجارۃ یعنے جب دیکہتے ہین کوئی سوداگری یا کہیل کود کی چیز دوڑ جاتی ہین اسطرف اور تجہے کہڑا ہوا چہوڑ جاتے ہین آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے احمد بن منیع نے انہون نے ہاشم سی انہون نے حسین سے انہون نے سالم بن ابی الجعد سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ جمعہ مین تسبیح اللہ تعالی کی اور اسمای حسنے مین سی ملک وقدوس وعزیز وحکیم مذکور ہے اور تمن بعث رسول پر اور تمثیل علماء بے عمل کے گدہی کے ساتہ یہود کو خطاب کہ اگر خدا کی دوست ہو موت کی آرزو کرو تمنائی موت ضرور ہی نماز جمعہ کیطرف چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہوجانیکا حکم ذکر الہی کا حکم شکایت اون لوگون کی جو لہو و تجارت کیطرف رسول کو چہوڑ کر چلے گئے **ومن سورۃ المنافقین عن** زید بن ارقم قال کنت مع عمی فسمعت عبد اللہ بن ابی ابن سلول یقول لاصحابہ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا ولئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل فذکرت ذلک لعمی فذکر ذلک عمی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عبد اللہ بن ابی واصحابہ فحلفوا ما قالوا فکذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدقہ فاصابنی ہم لم یصبنی مثلہ قط فجلست فی البیت فقال عمی ما اردت الا ان کذبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومقتک فانزل اللہ اذا جاءک المنافقون فبعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأہا ثم قال ان اللہ قد صدقک **ترجمہ** زید بن ارقم نے کہا مین اپنے چچا کے ساتہ تہا تو سنا مین نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقون سے کہتا تہا مت خرچ دو اون لوگونکو جو رسول کے ساتہ ہین یہانتک کہ وہ چلے جاوین اور اگر ہم پہر کر جاوینگے مدینہ مین تو نکال دینگے عزت والے لوگ ذلیل لوگون کو (اصحاب و مہاجرین کو اسنے ذلیل کہا) پس ذکر کیا مین نے اسکا اپنے چچا سے اور انہون نے ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر بہیجکر بلایا آپنے مجہکو اور مین نے آپ سے اسکا ذکر کیا آپنے ایک شخص کو عبداللہ اور اسکے رفیقون کے پاس بہیجا اور انہون نے آکر

قسم کہا لی کہ ہنسے یہ بات نہین کہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھٹلایا اور اُسکو سچا جانا سو مجھی ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہوا تھا اور مین اپنے گھر بیٹھ رہا سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ تجھے جھٹلاوین اور تجھپر خفا ہون سو اُتاری اللہ تعالے نے یہ سورت اذا جاءک المنافقون سے آخر تک سو بلایا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پڑہی آپنے یہ سورت پھر فرمایا آپنے اللہ نے تجھے سچا کیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن زید بن ارقم قال غزونا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان معنا اناس من الاعراب وکنا نبتدر الماء وکان الاعراب یسبقوننا الیہ فسبق اعرابی اصحابہ فیسبق الاعرابی فیملأ الحوض ویجعل حولہ حجارۃ ویجعل النطع علیہ حتی یجیء اصحابہ قال فاتی رجل من الانصار اعرابیا فاخذ زمام ناقتہ لیشرب فابی ان یدعہ فانتزع قاض الماء فوقع الاعرابی حسبتہ ضرب براس الانصاری فشجہ فاتی عبداللہ بن ابی رأس المنافقین فاخبرہ وکان من اصحابہ فغضب عبداللہ بن ابی ثم قال لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا من حولہ یعنی الاعراب وکانوا یحضرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الطعام فقال عبداللہ اذا انفضوا من عند محمد فاتوا محمدا بالطعام فلیأکل ھو ومن عندہ ثم قال لاصحابہ اذا رجعنا الی المدینۃ فلیخرجن الاعز منکم الاذل قال زید فانا ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت عبداللہ فاخبرت عمی فانطلق فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحلف وجحد قال فصدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبنی قال فجاء عمی الی فقال ما اردت الی ان مقتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبک والمسلمون قال فوقع علی من الھم ما لم یقع علی احد قال فبینما انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قد خفقت برأسی من الھم اذ اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرک اذنی وضحک فی وجھی فما کان یسرنی ان لی بھا الخلد فی الدنیا ثم ان ابا بکر لحقنی فقال ما قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ما قال لی شیئا الا انہ عرک اذنی وضحک فی وجھی فقال ابشر ثم لحقنی عمر فقلت لہ مثل قولی لابی بکر فلما اصبحنا قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ المنافقین ترجمہ زید بن ارقم نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (یعنے غزوہ بنی المصطلق مین) اور ہمارے ساتہ کچھ گاؤن کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤن کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہونچے سو ایک گنوار اپنی اصحاب سے آگے پہونچا پس آگی بڑ رہا تہا ایک اعرابی اور حوض بہرتا اور گرد اُسکے تہر لگاتا اور اُسپر ایک چمڑا ڈال دیتا اسلیے کہ آجاوین یار اُسکے (اور تا اور شخص پانی نہ لی سکی) پہر ایک انصاری اُس گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کے مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے سو اُس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنے تہر وغیرہ دور کر دی کہ پانی بہہ جاوے) سو اعرابی نے ایک لکڑی اُٹہائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اُسکا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس جو سردار تہا منافقونکا اور خبر کے اُسکو اور وہ انصاری اُسکی یارون مین تہا سو غصہ مین آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو اُن لوگون پر جو رسول اللہ کے ساتہ ہین یہانتک کہ منتشر ہو جاوین وہ اُسکے پاس سے مراد لیتا تہا وہ اُن سے اعراب کو اور حاضر ہوتی ہے اعراب سو خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہانیکے وقت سو کہا عبداللہ بن ابی نے جب اعراب چلی جاوین محمد کے پاس سے تب تم کہانا لیکر جاؤ محمد کے پاس کہ وہ اور جو اُنکے پاس ہین کہا مسنی اپنی یار دین سے کہ اگر ہم لوٹ کر جاوین مدینہ کیطرف تو چاہیے کہ نکالدیوین عزت والی لوگ ذلیل لوگون کو یعنے اعراب کو زید نے کہا اور مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تہا اور مین نے عبداللہ کی بات سنکر اپنے چچا کو خبر کی اور اُنہون نے جاکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کیطرف کسکو بہیجا اور اُسنے آکر قسم کہائی اور انکار کیا کہا زید نے پہر سچا جانا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جھٹلایا مجھکو کہا زید نے کہ پہر میرے چچا میرے پاس آکر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تجھپر غصے ہون اور تجھے جھٹلاوین وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پہر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسیکو نہوا ہوگا کہا زید نے کہ پہر مین حضرت کے ساتہ چلا جاتا تہا سفر مین اپنا سر جھکائی ہوئے ماری غم کے کہ آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میرا کان دمیٹہا اور میرے سامنے ہنسے سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (اور ایک نسخہ مین ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بھی مین اتنا خوش نہوتا پہر مجھے ابوبکر ملے اور پوچھا کہ تجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا مین نے کچھ کہا کچھ نہین مگر میرا کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکر نے کہ تجھے بشارت ہو پہر ملے عمر اور اُنسے بھی مین نے وہی کہا جو ابوبکر سے کہا تہا پہر جب صبح ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ منافقین پڑہی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن الحکم بن عتیبۃ قال سمعت محمد بن کعب القرظی یحدث یعنی

سنہ یحدث عن زید بن ارقم ان عبد اللہ بن ابی قال فی غزوۃ تبوک لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فحلف ما قالہ فلامنی قومی فقالوا ما اردت الی ہذا فاتیت البیت ونمت کئیبا حزینا فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فقال ان اللہ قد صدقک قال فنزلت ہذہ الایۃ ہم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا ترجمہ حکیم بن عتیبہ نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے کہ وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹکر جاوینگے تو عزت والی لوگ ذلت والوں کو نکال دینگے یعنے غزبائی اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے انسے ذکر کیا اور عبد اللہ قسم کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگی تو کیا چاہتا تھا یعنے اس جھوٹ بولنے سے سو میں گھر میں آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور انی مجھ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم یا میں آپکے پاس گیا اور فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتری آیت ہم الذین سے آخر تک یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے ہے مت خرچ کرو اُن لوگوں پر جو رسول کے پاس ہیں یہانتک کہ منتشر ہو جاوین آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کنا فی غزاۃ قال سفیان یریدون انہا غزوۃ بنی المصطلق فکسع رجل من المہاجرین رجلا من الانصار فقال المہاجری یا للمہاجرین وقال الانصاری یا للانصار فسمع ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال دعوی الجاہلیۃ قالوا رجل من المہاجرین کسع رجلا من الانصار قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہا فانہا منتنۃ فسمع ذلک عبد اللہ بن ابی ابن سلول فقال اوقد فعلوہا واللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل فقال عمر یا رسول اللہ دعنی اضرب عنق ہذا المنافق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ وقال غیر عمرو فقال لہ ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ واللہ لا تنقلب حتی تقر انک الذلیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العزیز ففعل ترجمہ جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر نے پکارا اے مہاجروں اور انصاری نے کہا اے انصار کی لوگون حضرت نبی یہ کہا سنکر فرمایا جاہلیت کی کہا کیون ہونے لگی لوگون نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپنے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگون نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاوینگے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دینگے عمر نے کہا اے رسول اللہ مجھے چھوڑیے کہ گردن ماروں اس منافق کی آپنے فرمایا جانے دو لوگ کہینگے کہ محمد اپنے یاروں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویون نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے عبد اللہ نے کہا ہم ہرگز نہ سنینگے جب تک تو اقرار نکرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرت عزت والی اُسنے اقرار کیا رسجان اللہ باپ منافق بیٹا مومن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال من کان لہ مال یبلغہ حج بیت ربہ او یجب علیہ فیہ زکاۃ فلم یفعل یسال الرجعۃ عند الموت فقال رجل یا ابن عباس اتق اللہ فانما یسال الرجعۃ الکفار فقال ساتلوا علیک بذلک قرانا یا ایہا الذین امنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق الی قولہ واللہ خبیر بما تعملون قال فما یوجب الزکوۃ قال اذا بلغ المال مائتین فصاعدا قال فما یوجب الحج قال الزاد والبعیر ترجمہ ابن عباس نے کہا جسکو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اُسپر زکوۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوۃ تو وہ موت کے وقت آرزو کریگا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباس اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کریں گے تو کہا ابن عباس نے میں تمہیں قرآن پڑھتا ہوں یا ایہا الذین سے بما تعملون تک یعنی اے ایمان والو غافل نکردے تمکو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جسنے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانیوالے اور خرچ کرو جو دیا ہے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیون نہ مہلت دی مجھکو تونے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوۃ کہا ابن عباس نے جب دو سو درہم ہو جاوین یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو **ف** روایت کیا ہم سے عبد بن حمید نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے ثوری سے انہون نے یحیی بن ابی حیہ سے انہون نے ضحاک سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہ تھا اسکے ایسی ہے روایت کیا ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی جناب سے انہوں نے منہال سے انہوں نے ابن عباس سے قول انکا اور مرفوع نکیا اسکو اور یہ عبد الرزاق سے روایت سے زیادہ صحیح ہی اور ابو جناب قصاب کا نام یحیی ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں **خاتمہ** سورۂ منافقون میں جھوٹی گواہی منافقوں کی نبی کی رسالت پر انکا یہ کہنا انکی ایمانکی اور ارتداد انکا شکایت انکی فرہی کی زکات نہ دینے کی جنکے منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے خطاب مومنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ ناقل نکریں تمکو انفاق مال کا تاخیر نہ ہو اجل میں **سورۃ التغابن عن** ابن عباس وسالہ رجل عن ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدوا لکم فاحذروھم قال ھؤلاء رجال اسلموا من اھل مکۃ وارادوا ان یاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فابی ازواجھم واولادھم ان یدعوھم ان یاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راوا الناس قد فقھوا فی الدین ھموا ان یعاقبوھم فانزل اللہ یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے کسی نے آیت پوچھی ای ایمان والو تمہارے بیبیوں اور اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں سو انسے بچو کہ یہہ کسکی حقیقت اتری انہوں نے کہا وہ کچھہ لوگ تھے کہ اسلام لائی تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوں اور انکے عورتوں اور اولاد نے روکا یہہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگوں کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالی نے یہ آیۃ اتاری یعنے فرمایا کہ انکا قصور معاف کرو سو اللہ تعالے نے یہی آیت اتاری **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ تغابن میں مذکور ہی تسبیح اور ملک اور حمد باریتعالی کے پیدا ہونا کافر اور مومن کا کافران سابق کے عذاب کا ذکر انکا رغبت کرنا کافروں کا حکم ایمان لانیکا یوم التغابن یعنے قیامت کا بیان مصیبت بی حکم اسکے نہیں آتی اطاعت خدا اور رسول کا حکم توحید الوہیت عدو ہونا بعض اموال واولاد کا امر خدا سے ڈرنیکا جہانتک ہو سکی وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطی اُن لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا حکم اس تعالی کا غیب شہادت

ومن سورۃ التحریم عن ابن عباس قال لم ازل حریصا ان اسال عمر عن المراتین من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللتین قال اللہ ان تتوبا الی اللہ قد صغت قلوبکما حتی حج عمر وحججت معہ فصبت علیہ من الاداوۃ فتوضا فقلت یا امیر المؤمنین من المراتان من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللتین قال اللہ ان تتوبا الی اللہ قد صغت قلوبکما فقال لی واعجبا لک یا ابن عباس قال الزھری وکرہ واللہ ما سالہ عنہ ولم یکتمہ فقال لی ھی عائشۃ وحفصۃ قال ثم اساقہ یحدث قال کنا معشر قریش نغلب النساء فلما قدمنا المدینۃ وجدنا قوما تغلبھم نساؤھم فطفق نساؤنا یتعلمن من نساءھم فغضبت یوما علی امراتی فاذا ھی تراجعنی فانکرت ان تراجعنی فقلت ما تنکر من ذلک فواللہ ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیراجعنہ وتھجرہ احداھن الیوم الی اللیل قال فقلت فی نفسی قد خابت من فعل ذلک منھن وخسرت قال وکان منزلی بالعوالی فی بنی امیۃ وکان لی جار من الانصار وکنا نتناوب النزول الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فینزل یوما ویاتینی بخبر الوحی وغیرہ وانزل یوما فاتیہ بمثل ذلک قال فکنا نحدث ان غسان تنعل الخیل لتغزونا قال فجاءنی یوما عشاء فضرب علی الباب فخرجت الیہ فقال حدث امر عظیم قلت اجاءت غسان قال اعظم من ذلک طلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساءہ قال فقلت فی نفسی قد خابت حفصۃ وخسرت وکنت اظن ھذا کائنا قال فلما صلیت الصبح شددت علی ثیابی ثم انطلقت حتی دخلت علی حفصۃ فاذا ھی تبکی فقلت اطلقکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لا ادری ھو ذا معتزل فی ھذہ المشربۃ قال فانطلقت فاتیت غلاما اسود فقلت استاذن لعمر قال فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا قال فانطلقت الی المسجد فاذا حول المنبر نفیر یبکون فجلست الیھم ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا فانطلقت الی المسجد ایضا فجلست ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الی فقال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا قال فولیت منطلقا فاذا الغلام یدعونی فقال ادخل فقد اذن لک قال فدخلت فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئ علی رمل حصیر فرایت اثرہ فی جنبیہ فقلت یا رسول اللہ اطلقت نساءک قال لا فقلت اللہ اکبر لو رایتنا یا رسول اللہ وکنا معشر قریش نغلب النساء فلما قدمنا المدینۃ وجدنا قوما تغلبھم نساؤھم

فطفق نساءنا یتعلمن من نساءهم فغضبت یوما علی امرأتی فاذا هی تراجعنی فانکرت ذلک فقالت ما تنکر فوالله ان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم لتراجعنه وتهجره احداهن الیوم الی اللیل قال فقلت لحفصة اتراجعین رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم وتهجره احدنا الیوم الی اللیل قال فقلت قد خابت من فعل ذلک منکن وخسرت افتامن احداکن ان یغضب الله علیها لغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا هی قد هلکت فتبسم النبی صلی الله علیه وسلم قال فقلت لحفصة لا تراجعی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا تسأليه شيئا وسليني ما بدا لک ولا يغرنک ان کانت صاحبتک اوسم منک واحب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فتبسم اخری فقلت یا رسول الله استانست قال نعم قال فرفعت بصری فما رأیت فی البیت الا اهبة ثلاثة فقلت یا رسول الله ادع الله ان یوسع علی امتک فقد وسع علی فارس والروم وهم لا یعبدون الله فاستوی جالسا فقال اوفی شک انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لهم طیباتهم فی الحیوة الدنیا قال وکان اقسم ان لا یدخل علی نسائه شهرا فعاتبه الله فی ذلک فجعل له کفارة الیمین قال الزهری فاخبرنی عروة عن عائشة قالت لما مضت تسع وعشرون دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم بدأ بی قال یا عائشة انی ذاکر لک شیئا فلا تعجلی حتی تستامری ابویک قالت ثم قرأ هذه الآیة یا ایها النبی قل لازواجک الآیة قالت قلت افیک استامر ابویّ فانی ارید الله ورسوله والدار الآخرة قال ثم خیر نساءه فاخبرنی ان عائشة قالت له یا رسول الله لا تخبر ازواجک انی اخترتک فقال النبی صلی الله علیه وسلم انما بعثنی الله مبلغا ولم یبعثنی متعنتا ترجمہ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر سے کہ وہ کون عورتیں ہیں حضرت کی بی بیوں میں سے جنکے حق میں اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جھک رہی ہیں تمہارے دل یہانتک کہ حج کیا عمر نے اور میں نے اُنکے ساتھ سو میں نے پانی ڈالا انپر ڈولچی سے اور وضو کیا اُنہوں نے میں نے کہا ای امیر المؤمنین وہ عورتیں حضرت کی بی بیوں میں سے کون ہیں جنکو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جھک رہی ہیں تمہارے دل سو مجھسے کہا حضرت عمر نے تعجب سے ای ابن عباس یعنے تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہا زہری نے بُرا لگا اُنکو ابن عباس کا پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا اُنہوں نے کہ وہ عائشہ ہیں اور حفصہ پھر مجھسے قصہ شروع کیا اسکا اور کہنے لگی ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتی تھی پھر جب مدینہ میں آئی ہمنے ایسے لوگ پائی کہ عورتیں اُنکی دباتی ہیں سو ہماری عورتیں بھی اُنکے عادتیں سیکھنے لگیں سو میں ایکدن اپنے عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے اُسکا جواب دینا بُرا لگا اُسنی کہا تم کیوں بُرا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کی بیبیاں اُنکو جواب دیتی ہیں اور دن رات تک اُنکو چھوڑ دیتی ہیں کہا عمر نے میں نے اپنی دل میں کہا کہ جسنے ایسا کیا محروم ہو گئی اور نقصان پایا اور میں نبی امیہ کے محلہ میں مدینہ کی بلندی پر رہتا تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ایکدن وہ آتا تھا اور وحی وغیرہ کے خبر مجھے دیتا تھا اور ایکدن میں آتا تھا اور اُسکو خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑے کیے نعل لگا رہا ہے کہ ہمسے لڑی کہا عمر نے کہ ایکدن اتفاقاً اُس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اُسنے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اُسنے کہا نہیں اس سے بڑی طلاق دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حفصہ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں پڑی میں پہلے سی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا کہا عمر نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لئی اور چلا اور حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا اُنہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس حجرہ کے میں بیٹھے ہیں کہا حضرت عمر نے کہ پھر میں ایک کالی لڑکے کی پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لئی پھر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر حضرت کچھ نہ بولی کہا اُنہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی روتے تھے میں اُنکے پاس بیٹھا پھر مجھپر وہی فکر غالب ہوئی اور میں لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمر کے لئی وہ پھر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت کچھ نہ بولی پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں اُس لڑکے کی پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ عمر کے لئی پھر اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے حضرت سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولی پھر میں بیٹھ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت عمر نے کہا پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ ایک بورے پر تکیہ لگائی تھی کہ میں نے اُسکا نشان دیکھا آپکی دونوں بازو میں اور میں نے عرض کی رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپنے اپنی بیبیوں کو اپنی فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہم قریش

لوگ عورتونکو دباتی تھی پھر جب مدینہ مین آئی ہمنے ایسے لوگ پائی جنکو عورتین دباتی تھین اور ہمارے عورتین بھی اُنکی عادتین سیکھنے لگین سو مین اکمدن پہ بہت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینی لگی مجھے بہت بُرا لگا اُسنی کہا تمکو کیون بُرا لگا اللہ کی قسم حضرت کے بی بیان تو حضرت کو جواب دیتی ہین اور اُنمین کی ایک ایک سے حضارہتی ہے دن سے رات تک حضرت عمر نے کہا کہ پھر مین نے حفصہ سے کہا کیا تو جواب دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسنے کہا ہان اور حضارہتی ہے ہم مین کی ایک ایک دن سے رات تک مینے کہا بیشک جسنے ایسا کیا تم مین سے وہ تو خراب گئی اور نقصان پایا کیا تم مین سے ہر ایک اس بات سے نہین ڈرتی کہ اللہ اُسپر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہوجاوے پس حضرت مسکرائی اور مینے کہا حفصہ سے مت جواب دے تو کبھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مت مانگ اُسنے کوئی چیز اور مجھ سی مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال مین مت رہ کہ تیری سوت تجھسے خوبصورت اور جیہتی ہے رسول اللہ کی یعنے تو اُسکے برابری نکر حضرت پھر مسکرائی پھر مینے عرض کی یا رسول اللہ مین آپکا دل بہلاؤن آپنے فرمایا ہان مینے سر اُٹھا کر دیکھا تو گھر مین کچھہ نظر نہ آیا سوا تین چمڑون کے مینے عرض کی ای رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے کہ وہ کشادگی دی آپکی اُمت کو اُسنی کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہین کرتے اُسکی پھر آپ اُٹھہ بیٹھے اور کہا تم ابہی تک شک مین ہو ای ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہین کہ اُنکی نیکیونکا بدلا دنیا مین ملگیا کہا حضرت عمر نے کہ آپنی قسم کہائی تھی کہ اپنے عورتون پاس نجاوین ایک مہینے تک سو عتاب کیا اُنپر اللہ تعالی نے اور حکم کیا اُنکو کفارہ کا زہری نے کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ عائشہ نے کہا جب گذرے اُنتیس دن آئی ہمارے پاس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور شروع کیا مجھہ سے ہی اور فرمایا ای عائشہ مین تجسے ایک بات ذکر کرتا ہون تم اُسکا جواب بغیر ماباپ سے مشورہ کیے نہ دینا پھر آپنے یہ آیت پڑہی ای نبی کہدو اپنی بی بیون سے آخر آیت تک حضرت عائشہ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماباپ کبھی اون کو چھوڑنیکا حکم کرینگے تو مینے کہا اسمین ماباپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہی مین اللہ اور رسول کو اور آخرت کی گھر کو اختیار کرتی ہون معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ عائشہ نے کہا ای رسول اللہ کے اپنی بی بیونکو آپ خبر نہ دیجئی کہ مینے آپکو اختیار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے پیغام پہونچانیکے لئی بہیجا ہے نہ مشقت مین ڈالنی کے لئی ہ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندون سے مروی ہے ابن عباس سے **خاتمہ** سورۃ التحریم مین یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہین خطاب سنبے کو کہ حلال کو کیون اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسے قسم کہ جسکے سبب سے ایک حلال کو حرام کرین اُسکے کہولنی کا حکم حضرت نی جو خفیہ بات کہی اپنی بی بیون سے اُسکا بیان توبہ کی ترغیب عائشہ اور حفصہ کو رضی اللہ عنہما دوستی اور حمایت خدا اور جبرئیل اور صالحان مومنین کی نبی کے ساتھ نبی اگر طلاق دی تو اُسکے بہتر بی بیان ملین دوزخ کا بیان کافرونکا عذر قبول نہونا توبہ نصوح کا حکم عزت نبی کی قیامت مین بلصراط پر نور کا بیان کافرون اور منافقون پر جہاد اور سختی کا حکم نوح اور لوط کی بی بیون کا حال فرعون کے بی بی اور مریم علیہا السلام کا حال **سُوْرَةُ الْمُلْكِ** کے تفسیر اگرچہ مؤلف نی بیان نفرمایا مگر مضامین اُسکے حسب تفصیل ذیل ہین برکت اور ہاتھ اور قدرت آلہی کا بیان موتہ اور حیوٰۃ کا بیان خلق سموات کا بیان جہنم کے عذاب کا بیان وعدہ مغفرت اور اجر کا خدا سے ڈرنیوالون کے لئے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانون پر ہونا مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان چڑیون کے ہوا مین اُڑنیکا بیان نصر وزراق نہونا کسیکا سوا اُسکے نیک راہ اور گمراہ کا بیان سمع و ابصار و افئدہ کا بیان خلق کرنا کافرونکا قیامت کے لئی قادر ہونا اُس تعالی کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم پانی سکھا دینی کا بیان **وَمِنْ سُوْرَةِ نُوْنٍ وَالْقَلَمِ عَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** عبد الواحد بن سلیم نے کہا مین مکہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سی ملا اور مینے کہا ای ابا محمد ہمارے یہان کچھہ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہین عطاء نے کہا مین ولید بن عبادہ سے ملا اُنہون نے کہا میرے باپ نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تھی کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اُس سے کہا لکھہ جو ہونیوالا ہے ابد تک اُسنے لکھا اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس کے سند سی **خاتمہ** سورۃ نون مین حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہین قلم اور مکتوب کے قسم نفی جنون کے نبی سے جاننا اُس تعالی کا نیکون اور مدبون کو نہی جھوٹی اور سست

لوگوں کے اطاعت سے مس برائیان منکران آیات اور نافرمان رسول کے قصہ اصحاب بلغ کا اور جل جانا اُسکا وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے کافرون سے سوال کہ تم اپنی نجات
پر کوئی کتاب سے رکھتی ہو یا کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکا بچا سکتے ہیں اُس تعالی کی ساق مبارک کھلنی کا وعدہ کافرونکو مہلت دینی کا بیان نبی کو
ہمرہ کا حکم نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والونکی لئے **مِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ عَنْ** عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمِّ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ
هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ
لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا
اِثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَ
اَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ اِلَى السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ
وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ اِلَى السَّمَاءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب نے کہا میں بطحا میں ایک صحابہ کے جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اُسی دیکھنے لگی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو اسکا کیا نام ہے لوگونے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپنے فرمایا مزن ہے لوگونے کہا ہاں مزن
ہے آپنے فرمایا عنان ہے لوگونے کہا عنان ہے پھر آپنے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگونے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپنے فرمایا اُن دونونمیں
اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان اسکے اوپر ہی وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہانتک کہ سات آسمان گنے پھر فرمایا ساتوین آسمان پر ایک دریا ہے کہ اُسکے اور
کا کنارہ نیچی سی ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اُسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکرونکی صورت کہ اُنکے کھر سے ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا
پھر اُنکے پیٹھ پر عرش ہے کہ اُسکا نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اُسکے اوپر اللہ ہے **ف** عبد بن حمید نے کہا ہمیں یحیے بن معین سے سنا ہی
کہتے تھی کہ عبد الرحمن بن مہدی کیوں نہیں حاجم کو کہ لوگ اُنسی یہ حدیث سُن لیں یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثورنی روایت کیے سماک سی اسکی
مانند اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کے شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اسکو اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور عبد الرحمن عبد اللہ بن
سعد رازی کے بیٹے ہیں روایت کے ہمسے یحیے بن موسی نے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی سے کہ اُنکے باپ عبد اللہ نے اُنکو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو
دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اُسکے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہی **مترجم** شاید مولف رحمۃ اللہ علیہ یحیے بن موسے
کی روایت اسلئے ذکر کی کہ معلوم ہو جاوے کہ عبد اللہ تابعی ہیں اور اسحدیث میں بخوبی تصریح ہے اسکی کہ وہ تعالی بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا
خاتمہ سورہ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور مؤتفکات اور ہلاک قوم نوح اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین و شمال
کے کیفیت اور قرآن کے تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لئے مذکور ہے **وَمِنْ سُوْرَةِ سَاَلَ سَائِلٌ عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ **ترجمہ** ابی سعید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سی اس آیت کے تفسیر میں روایت کیے یوم تکون السماء کالمہل یعنے جسدن آسمان مانند مہل کے ہو جاوے آپنے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جاوے پھر
جب کافر کے مونہہ پاس لاوین اُسکے مونہہ کے کہال گر جاوے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کے روایت سے **مترجم** اسحدیث کو مولف نے جو اس سورت
کی تفسیر میں ذکر کر دیا یہ مسامحہ ہے اس سورہ میں مہل کا لفظ آسمان کے صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور حضرت نے اُس مہل کے کیفیت بیان فرمائی ہے جو
کافرونکو پلایا جاویگا جسکا ذکر اس آیت میں ہے کالمہل یشوی الوجوہ **خاتمہ** سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ کے ذی المعارج ہونیکا اور چڑھنا ملائکہ اور روح
کا اُسکیطرف اور پچاس ہزار برسکا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم قیامت کے آثار کافرونکی خرابی دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا ملوع ہونا انسانکا آٹھ صفتیں
جنتیوں کے ادای نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف خدا اور فرجونکی حفاظت اور امانت اور اقرار کے رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کے حفاظت کافرونکے
کانپنے پر اژدحام کرنا فاقہ اور ہونا اللہ کا اسپر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کردے **محشر کی کیفیت**

سورۂ نوح کے تفسیر مین اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ذکر نہین کیا مگر خلاصہ مضامین اُسکے یہ ہین قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت اُنکی رات اور دن اور جیسے اور کہلی پانچ فضیلتین استغفار کی آسمان سے مینہہ کا برسنا مال کا بڑہنا بیٹون کی کثرت باغون کا سرسبز ہونا ندیون کا بہر پور بہنا بیان آسمان اور چاند اور سورج کا بیان انسانکی پیدائش کا بیان زمین کے بچھانیکا قوم نوح کے بت ود وسواع ویغوث ویعوق ونسر کا بیان بددعا نوح علیہ السلام کے مشرکون کے لئے اور استغفار مؤمنون کے لئے

ومن سورۃ الجن عن ابن عباس قال ما قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن ولا رآھم انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من اصحابہ عامدین الی سوق عکاظ وقد حیل بین الشیاطین وبین خبر السماء وارسلت علیھم الشھب فرجعت الشیاطین الی قومھم فقالوا مالکم قالوا حیل بیننا وبین خبر السماء وارسلت علینا الشھب قالوا ما حال بیننا وبین خبر السماء الا من حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربھا فانظروا ما ھذا الذی حال بینکم وبین خبر السماء قال فانطلقوا یضربون مشارق الارض ومغاربھا یبتغون ما ھذا الذی حال بینھم وبین خبر السماء فانصرف اولئک النفر الذین توجھوا نحو تھامۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بنخلۃ عامدا الی سوق عکاظ وھو یصلی باصحابہ صلوۃ الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا لہ فقالوا ھذا واللہ الذی حال بینکم وبین خبر السماء قال ھنالک رجعوا الی قومھم فقالوا یا قومنا انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا فانزل اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن وانما اوحی الیہ قول الجن وبھذا الاسناد عن ابن عباس قال قول الجن لقومھم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا قال لما رأوہ یصلی واصحابہ یصلون بصلوتہ ویسجدون لسجودہ قال تعجبوا من طواعیۃ اصحابہ لہ قالوا لقومھم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ قرآن پڑہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنون پر نہ اُنکو دیکہا رسول خدا نے اپنی یارون کے ساتہ عکاظ کے بازار جاتے تہے (وہ مکہ مدینہ کے بیچمین لگتا تہا) اور جنون سے آسمان کی خبر رکی ہی تہی اور پیر شعلے چھوٹتے تہے (یعنے آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے اُنہون نے کہا کیا ہی جنون نے کہا آسمان کی خبر ہمسے رُک گئی ہے اور ہمپر شعلے ماری جاتی ہین اُن شوری والون نے کہا یہہ خبر کا رُکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہی سو تم مشرق اور مغرب مین زمین کے پہرو اور دیکھو کہ کیون رُکی ہے ہمسے خبر آسمان کی سو وہ چلی مشرق اور مغرب کو ڈہونڈتے ہوی کہ کون چیز مانع ہوئی ہے اُنکو خبر سے پہر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تہا حضرت پاس پہونچا آپ مقام نخلہ مین تہے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوی اور آپ نماز پڑہتے تہے اپنے یارون کے ساتہ فجر کے پہر جب جنون نے قرآن سُنا کان لگا کر سُننے لگی اور بولی کہ اللہ کی قسم یہی حایل ہوئی ہے تمہارے اور آسمان کے خبر مین پہر اُسی جگہہ سے اپنی قوم کیطرف لوٹ گئی اور کہنے لگے ای ہمارے قوم انا سمعنا الآیۃ یعنے ہمنے سُنا ایک قرآن عجیب کہ اچھے راہ بتاتا ہی سو ہم اُسپر ایمان لائی اور شریک نہین کرتے ہم اپنے رب کے ساتہ کسیکو سو اللہ تعالی نے اُتارا دیا اُنہین کا قول اپنے نبی پر قل اوحی الی تک اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباس نے کہا یہہ بہی جنون کا قول ہے کہ اُنہون نے اپنے قوم سے کہا لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا یعنے جب کہڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اُسکو پکارنے لوگ اُسپر ٹہٹہہ ہو جاتی ہین جب اُنہون نے حضرت کو دیکہا نماز پڑہتے اور اصحاب کے آپکی ساتہ نماز پڑہتے تہے اور اُنکے سجدہ کے ساتہ وہ بہی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا اُنہون نے اصحاب کے اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے لما قام عبد اللہ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال کان الجن یصعدون الی السماء یستمعون الوحی فاذا سمعوا الکلمۃ زادوا فیھا تسعا فاما الکلمۃ فتکون حقا واما ما زادوہ فیکون باطلا فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعوا مقاعدھم فذکروا ذلک لابلیس ولم تکن النجوم یرمی بھا قبل ذلک فقال لھم ابلیس ما ھذا الا من امر قد حدث فی الارض فبعث جنودہ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما یصلی بین جبلین اراہ قال بمکۃ فلقوہ فاخبروہ فقال ھذا الحدث الذی حدث فی الارض ترجمہ ابن عباس نے کہا جن آسمان کیطرف چڑہتے تہی آسمان کی خبر سننی کو پہر جب وہ ایک بات سُنتے تو باتین اُسمین بڑہا دیتی تہی تو وہ ایک سچ ہوجاتی اور جو اُنہون نے بڑہائین تہین جہوٹ ہوتین پہر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اُنکے بیٹہکی چہین گئی اُنہون نے ابلیس پر تبلیس سے اسکا ذکر کیا اور اسکے قبل تارے نہ ٹوٹتے تہے ابلیس نے اُنسے کہا یہہ نہین ہوا ہے مگر کسی نئی حادثہ کے سبب سے جو زمین مین ظاہر ہوا ہے سو اُسنے اپنا لشکر سب طرف

بھیجا اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں ادھی کہتا ہی کہ شاید کہ میں سولی دیا پسے اور کہا یہی نیا حادثہ ہی جو زمین میں ظاہر ہوا ف یہ حدیث حسن صحیح ہی **خاتمہ** سورہ جن میں نہ کوہی قول جنونکا اور بیزاری انکے شرک سی اور عجز و لڑکا نہونا خداوند تعالی کے اور سرکشی انکی زیادہ ہونیکا بیان سبب اسکی کہ آدمی انکو خدا کا شریک ٹھیراتے ہین آسمان کے چوکیدار اور شعلونکی کثرت اور بیٹھنیکی مقرر کرنا جنوں کے خبر آسمان سننے کی لئی نیک و بد ہونا جنونکا ایمان لانا انکا قرآن پر مسلمان اور کافر ہونا انکا قصہ برکت کا ان لوگون کے لئے جو دین پر ثابت رہین جو قرآن سے کنارہ کرے اسکا عذاب سجدہ خاص اللہ کے لئے ہی اثر دحام انس و جن کا نبی پر وقت نماز کے اشراک نے الدعا اور اشراک نے التصرف کا رد وعید دوزخ کی عاصیون کے لئے تجاسا نبی کا قیامت کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالی کی لئی احاطہ الہی اور گن رکھنا اس تعالی کا ہر چیز کو **سورۂ مزمل** اگرچہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نی تفسیر مین اسکے لب نکھولا مگر خلاصہ مضامین اسکے یہ ہین خطاب نبی کو بلفظ مزمل اور حکم قیام شب کا یعنے تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور توسل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف ٹوٹکر آجانیکا حکم ربوبیت الہی و توحید الوہیت قسم کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑونکا قیامت کے دن مثل موسی کی ہونا ہمارے نبی کا ملاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جوانونکا بوڑھا ہوجانا اور آسمانونکا پھٹنا قیامت مین تہجد کے فرضیت منسوخ ہونا قرارت قرآن اور اقامت صلوۃ اور ادائی زکوۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم **ومن سورۃ المدثر عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینما انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا فرجعت فقلت زملونی فدثرونی فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر الی قولہ والرجز فاھجر قبل ان تفرض الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ کہا مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے تھی وہ حال بیچ مین وحی موقوف ہوجانے کا فرمایا آپنے کہ مین چلا جاتا تہا کہ سنی مین نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا مین نے اپنا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غار حرا مین ملا تہا آسمان زمین کے بیچ مین کرسی پر بیٹھا نظر آیا مین اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور مین نے کہا مجھے کمل مین لپیٹ دو پھر مجھے کمل اڑھا دیا اور یہ آیت اتری یا ایہا المدثر سے فاہجر تک اور یہ معاملہ نماز فرض ہونیکے قبل تہا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے بھی **متترجم** پوری آیتین یون ہین یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر اے کپڑا اوڑھنے والی کہڑا ہوا اور ڈرا لوگونکو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور کہر یکو چھوڑ دی **عن** ابن سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ثم یھوی بہ کذلک ابدا **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ مین کہ دوزخی اسپر چڑہایا جاویگا ستر برس مین اور پھر ڈھکیل دیا جاویگا یہی عذاب ہوتا رہیگا اسپر ہمیشہ ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کے روایت سے اور اسمین کا کچھ ضمون عطیہ نے ابی سعید سے روایت کیا ہی موقوفا **عن** جابر قال قال ناس من الیھود لناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل یعلم نبیکم کم عدد خزنۃ جھنم قالوا لا ندری حتی نسالہ فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد طلبنا اصحابک الیوم قال وما طلبوا قال سالھم یھود ھل یعلم نبیکم کم عدد خزنۃ جھنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندری حتی نسال نبینا قال افغلب قوم سئلوا عما لا یعلمون فقالوا لا نعلم حتی نسال نبینا لیتھم قد سالوا نبیھم فقالوا ارنا اللہ جھرۃ علی ما اعطاء اللہ ابی سالتھم عن تربۃ الجنۃ وھی الدرمک فلما جاؤا قالوا یا ابا القاسم کم عدد خزنۃ جھنم قال ھکذا وھکذا فی مرۃ عشرۃ وفی مرۃ تسعۃ قالوا نعم قال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تربۃ الجنۃ قال فسکتوا ھنیھۃ ثم قالوا اخبرنا یا ابا القاسم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخبز من الدرمک **ترجمہ** جابر نی کہا کہ چند یہودیون نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ خزانچی جہنم کے کتنے ہین انہون نے کہا ہم نہین جانتے مگر ہم پوچھینگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر ایک شخص آیا اور اسنے کہا کہ یا محمد تمہارے یار ہار گئے آج آپنی فرمایا کیون اسنے کہا یہود نے پوچھا اسنے کہ نبی تمہارا جانتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہین پھر انہون نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہین جانتے جب تک اپنی نبی سے نہ پوچھ لین آپنے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جنسے پوچھے گئی ایسے چیز جسے وہ نہین جانتے اور انہون نے کہا ہم نہین جانتے جب تک

نہ پوچھا ہمیں اپنے نبی سے (یعنے اسمین ہمارے لوئی بات نہین) یہودنے تو اس سے بڑکر بے ادبی کی بات اپنی نبی سے پوچھی کہ دکھلا دو ہمکو اللہ کو کیسے لاؤ اللہ کے دشمنون کو میں اُنسی پوچھتا ہون کہ جنت کی مٹی کا ہیکل ہے اور وہ بیدنے پھر جب یہودی آئی آپکے پاس آپسی پوچھا ای ابوالقاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہین آپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار ایکبار دسون انگلیون سے اور ایکبار نوسے (یعنے اُنیس ہوئے) اُنہون نے کہا ہان پھر حضرت نے اُنسے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا بیلی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہورہی پھر کہنے لگی روٹی کی ہے اسی ابوالقاسم حضرت نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے **ف** اسحدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کے روایت سے **عن** انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی ھذہ الآیۃ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ قال قال اللہ تبارک وتعالی انا اھل ان اتقی فمن اتقانی فلم یجعل معی الٰھا فانا اھل ان اغفر لہ **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین ھو اھل التقوی یعنے اللہ تعالے لایق ہی کہ اُس سے ڈرین اور لایق ہے بخشنے کی فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالی فرمایا کہ مین لایق ہون کہ بندے مجھسے ڈرین اور جو مجھسے ڈرا اور میرے سوا کسیکو معبود نہ ٹھیرایا تو مجھے لایق ہے کہ مین اُسے بخشدون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچھ قوی نہین حدیث مین اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے

خاتمہ سورہ مدثر مین ہے ڈرانیکا حکم اور بکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے نفخ صور اور تکلیف قیامت کے مذمت ایک کافر کے جسکا نام ولید بن مغیرہ تھا اور مثل خزانچی جنت کے قیامت کا بیان چار جگہ مین دخول جہنم کے جو قرآن سے بھاگین وہ گدھے ہین مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا +

ومن سورۃ القیمۃ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ القرآن یحرک بہ لسانہ یرید ان یحفظہ فانزل اللہ تبارک وتعالی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ قال فکان یحرک بہ شفتیہ وحرک سفیان شفتیہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اُسکو یاد کرلین سو اللہ تعالی نے اُتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کی ساتھ سو جو راوی ہین ہلاتی ہے اپنی دونون ہونٹ اور سفیان نے ہلائی اپنے ہونٹ (یعنے اسطرح حضرت ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھی موسی بن ابی عائشہ کو **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ عز وجل من ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ **ترجمہ** ابن عمر کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیون مین ادنی درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیبیون اور خادمون اور تختون کو ہزار برس کے راہ سے اور اُنمین بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے مونہہ کیطرف صبح اور شام پھر پڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہ یومئذ الخ یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہونگے اور اپنے رب کو دیکھتے ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے یہ کئی لوگون نے ہر اُس سے مثل اسکے مرفوعا اور روایت کیے عبدالملک بن ابجر نے ثویر سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُسکو اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سی اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع کیا اُنہون نے اور کسی نے اس سند مین مجاہد کا نام نہین لیا سوا ثوری کے **خاتمہ** سورہ قیامہ مین مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلد پڑھنے سی اور آداب نزول وحی کے نبی کے لئی شکایت دنیا کی محبت کی دوبارا آنے کا بیان سکرات موت کا بیان شکایت انسانکی عدم تصدیق کی اور ترک صلوۃ اور تکذیب اور موہنہ موڑنیکی پیدایش انسان منی سے اور اثبات بعث کا **سورہ دھر** کا خلاصہ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا وعید سلاسل واغلال کے کافرون کے لئے صفات ابرار کے جزائی نیکان نجات اور سرور ونضرت وجنت وحریر وغیرہ بیس چیزین نزول قرآن کا بیان امر بصبر وذکر وسجدہ وتسبیح مذمت محبت دنیا کے اور غفلت کرنیکے آخرت سے خلق انسان کا بیان موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ایزدی پر وعید عذاب الیم کے ظالمون کے لئے غرض اس سورت مین جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہی **سورۃ والمرسلات** مین قسم ہے فرشتون کی اور آثار ہین قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانیوالون کے دن جگا اور ہلاک مجرمان اولین وآخرین انسان کے پیدایش کا بیان سما جانا احیا اور موتی کا زمین مین تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت مین ہوگا قبول نہونا عذر کافرونکا قیامت مین اور جمع ہونا اولین وآخرین کا اُسدن ظلال اور عیون وفواکہ کا وعدہ متقیون کے لئے تھوڑی برخورداری مجرمونکی اور انکار انکار کوع سے **سورۃ نبا** مین پوچھہ پاچھ اور اختلاف لوگونکا قیامت کے بابین اُس

کے قدرت کی نشانیان جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑونکا اور پیدا کرنا جوڑونکا اور سونا راتکا اور معاش کمانا دنکا اور پیدا کرنا سات آسمانونکا اور سورج کا اور پانی کا اتارنا مدیعوں کے اور نکالنا جنس و نبات کا اور باغونکا میقات ہونا یوم الفصل کا اور قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مردونکا اور کھلنا آسمان کے دروازونکا اور چلنا پہاڑونکا وعید جہنم کے سرکشون کے لئے اور حمیم و غساق کے مکتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ مین حدایق اعناب اور کواعب اتراب و کاس دہاق متقیون کے لئے ٹھہرا ہونا روح و ملائکہ کا حشر مین اور نہونا شفاعت کا بی اذن خداوند تعالے کے آرزو کرنا کافر کا کہ کاش خاک ہوجاتا قیامت کے دن **سُوْرَۃُ وَالنّٰزِعٰتِ** مین ہے قسم فرشتون کی چند جماعتون کے بیان نفخہ اولی کا تعجب کرنا کافرونکا مردون کے جینے پر قصہ موسی علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالے کا انکو وادی مقدس طوے مین اور حکم فرعون کے طرف جانیکا بیان آسمان کے بلند کرنیکا اور راتکا اور زمین کا بیان قیامت کا وعید جہنم کے سرکشون کے لئے وعدہ جنت کا ڈرنیوالون کے لئے نہونا علم قیامت کا نبی کو قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو

وَمِنْ سُوْرَۃِ عَبَسَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰی فِیْ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَعْمٰی اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْشِدْنِیْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرِضُ عَنْہُ وَیُقْبِلُ عَلَی الْاٰخَرِ وَیَقُوْلُ اَتَرٰی بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَیَقُوْلُ لَا فَفِیْ ھٰذَا اُنْزِلَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا عبس و تولی نازل ہوئی عبداللہ ابن ام مکتوم کے واسطے کہ وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے دین کے راہ بتائی اور آپکے پاس ایک بڑا مشرک تہا آپ اُسے سمجھا رہے تہی اور عبداللہ کنارہ کرتے تہی اور اسکی طرف متوجہ ہوتی تہی اور عبداللہ کہتے ہے کہ کیا میرے بات مین کچھ برائی ہے آپ فرماتی تہی نہین پس اسی پر یہ سورۃ اتری **ف** یہہ حدیث غریب ہے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے کہا کہ اتری عبس و تولی عبداللہ ابن ام مکتوم کے لئی اور نہین ذکر کیا اُس سند مین حضرت عائشہ کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ اَیَنْظُرُ بَعْضُنَا عَوْرَۃَ بَعْضٍ قَالَ یَا فُلَانَۃُ لِکُلِّ امْرِءٍ مِنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُغْنِیْہِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ حشر مین آینگے ننگے پیر ننگے بدن بی ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ پہر ایک دوسرے کا ستر دیکہیگا آپنے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اُسدن ایسا ایک دہندلا ہوگا کہ غافل کردیگا اُسے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندون سے ابن عباس سے **خاتمہ** سورہ عبس مین تعلیم نبی کی اور مذکرہ ہونا اس قرآن کا اور تحریر اُسکے صحف مکرمہ مین اور شکایت انسان کے ناشکری کے اور ذکر انسان کے کہانیکا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ان باتون کا اور روشن ہونا بعض چہرونکا اور سیاہ ہونا بعض کا

وَمِنْ سُوْرَۃِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ رَاْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ **ترجمہ** ابن عمر کہتے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنہون سے دیکہے تو وہ پڑہے اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **خاتمہ** سورہ تکویر مین آثار قیامت سے مذکور ہے یعنیا شمس کا کدورت تارونکی سیر پہاڑونکی پہلے پہرنا گابہن اونٹنی کا اکٹہا ہوجانا چندکا جہونکے جانا دریاؤنکا جوڑے لگانا آدمیونکا روبکاری ہونا دفتر کے پہیلنا نامہ اعمالونکا سرخ ہوجانا آسمانونکا جہونکے جانا جہنم کا قریب ہونا جہنم کا علم ہر ایک کا اپنے عملونپر صفت قرآن اور جبریل کے اور قوۃ اور قرب حق اُنکا اور مطاع اور امین ہونا نفی جنون کے نبی سے اور دیکہنا اُنکا جبرئیل کو اور قول شیطان نہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر

سُوْرَۃُ انْفِطَارٍ مین آثار قیامت سے مذکور ہے پہٹنا آسمان کا جہڑ پڑنا تارونکا ملجانا دریاؤنکا اُٹہنا مردونکا خطاب انسان کو اور حال اُسکی پیدائش کا شکایت قیامت کے تکذیب کے بیان کرام کاتبین کا وعدہ نعیم ابرار کے لئے اور وعید جحیم فجار کے لئی کل مختار ہونا اللہ تعالے کا قیامت کے دن

وَمِنْ سُوْرَۃِ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِیْئَۃً نُکِتَتْ فِیْ قَلْبِہٖ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا ھُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُہٗ وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْھَا حَتّٰی یَعْلُوَ قَلْبَہٗ وَھُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اُسکے دل مین پڑجاتا ہے پہر جہان وہ اُسنے چہوڑدیا اور استغفار کی اور نیز ارہا اُسکے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پہر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑہگئی یہانتک کہ سارے دل پر چہاگئی اور وہی رَان ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس

آیتہ مین کہ جہانگی اُنکے دلون پر جو وہ کرتے تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر یوم یقوم الناس لرب العالمین قال یقومون فی الرشح الی انصاف اذانہم **ترجمہ** ابن عمر نے اس آیت کے تفسیر مین کہا جسدن کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کہڑے مونگی لوگ پسینی مین آدہی کانون تک **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے عیسے بن یونس سے اُنہون نے ابن عون سے اُنہون نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تفسیر مین یوم یقوم یعنے جسدن کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپنے کہڑے ہونگے آدہی کانون تک پسینی مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **خاتمہ** سورۂ تطفیف مین خرابی کیل ووزن مین کمی کرنیکے اور بیان سجین اور علیین کا خرابی مکذبان قیامت کی اور معتدو اثیم ہونا اُنکا اور اساطیر اولین کہنا کافرونکا قرآن کو اور محجوب ہونا اُنکا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور اراک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کے لیے جو اُنکے طبقہ کا امور آخرت مین ہنسنا اور اشارے کرنا مجرمونکا مومنون سے اور ہنسنا مومنون کا کافرون پر قیامت کے دن

ومن سورۃ اذا السماء انشقت

عن عائشۃ قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نوقش الحساب ہلک قلت یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالی یقول فاما من اوتی کتابہ بیمینہ الی قولہ یسیرا قال ذلک العرض **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جس سے جہہ کیجہہ کی گئی حساب مین ہلاک ہوا مین نے عرض کے کہ ای رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جسکو دہنے ہاتہ مین کتاب ملے اُسکا حساب آسانی سے ہوگا آپنے فرمایا وہ حساب نہین ہے وہ تو فقط نیکیونکا پیش کردینا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے محمد بن ابان نے اور کئی لوگون نے کہا اُنہون نے روایت کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے اُنہون نے ایوب سے اُنہون نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حوسب عذب **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حساب ہوا عذاب مین پڑا **ف** یہ حدیث غریب ہے قتادہ کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون نہین جانتے ہم اسکو قتادہ کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے

خاتمہ سورۂ انشقاق مین قیامت کے احوال سے مذکور ہے آسمانونکا پہٹنا اور زمین کا اپنے خزانونکو ڈالدینا اور خالی ہوجانا قیامت مین خطاب انسانکو اور بیان اُسکی سعی اور کوشش کا اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگون کے اور انکار کرنا اُنکا سجدہ سے وقت قرآن سُننے کے عذاب کافرونکا اور ثواب صالحونکا

ومن سورۃ البروج

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیمۃ والیوم المشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ قال وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مومن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شیء الا اعاذہ اللہ منہ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسے دنمین جو افضل ہو جمعہ سے اُسمین ایک گہڑی ہے کہ مومن جو اچہی دعا کرے اللہ سے قبول کرتا ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اُس سے پناہ دیتا ہے **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر موسی بن عبیدہ کے روایت سے اور موسی بن عبیدہ ضعیف ہین حدیث مین یحیی بن سعید وغیرہ نے اُنکو ضعیف کہا ہے اُنکی حافظہ کے سبب سے اور روایت کیے ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی امامون نے موسی بن عبیدہ سے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے قرآن بن نمام اسدی سے اُنہون نے موسی بن عبیدہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور موسی بن عبیدہ زبدی کے کنیت ابو عبدالرزاق ہے اور کلام کیا ہے اُنمین یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اُنکے حافظہ کیطرف سے **عن** صہیب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی العصر ہمس والہمس فی قول بعضہم تحرک شفتیہ کانہ یتکلم فقیل لہ اتاک یا رسول اللہ اذا صلیت العصر ہمست قال ان نبیا من الانبیاء کان اعجب بامتہ فقال من یقوم لہؤلاء فاوحی اللہ الیہ ان خیرہم بین ان ینتقم منہم وبین ان اسلط علیہم عدوہم فاختاروا النقمۃ فسلط علیہم الموت فمات منہم فی یوم سبعون الفا قال وکان اذا حدث بہذا الحدیث حدث بہذا الحدیث الآخر قال کان ملک من الملوک وکان لذلک الملک کاہن یکہن لہ فقال ابکاہن انظر لی غلاما فہما او قال فطنا لقنا فاعلمہ علمی ہذا فانی اخاف ان اموت فینقطع منکم ہذا العلم ولا یکون فیکم من یعلمہ قال فنظروا لہ علی ما وصف فامروہ ان یحضر ذلک الکاہن وان یختلف الیہ فجعل یختلف الیہ وکان علی طریق الغلام راہب

فی صومعۃ قال معمر احسبہ ان اصحاب الصوامع کانوا یومئذ مسلمین قال فجعل الغلام یسأل ذلک الراھب کلما مر بہ فلم یزل بہ حتی اخبرہ فقال
انما اعبد اللہ قال فجعل الغلام یمکث عند الراھب ویبطئ علی الکاھن فارسل الکاھن الی اھل الغلام انہ لا یکاد یحضرنی فاخبر الغلام الراھب بذلک فقال لہ
الراھب اذا قال لک الکاھن این کنت فقل عند اھلی واذا قال لک اھلک این کنت فاخبرھم انک کنت عند الکاھن قال فبینما الغلام علی ذلک
اذ مر بجماعۃ من الناس کثیر قد حبستھم دابۃ فقال بعضھم ان تلک الدابۃ کانت اسدا قال فاخذ الغلام حجرا فقال اللھم ان کان ما یقول
الراھب حقا فاسألک ان اقتلہ ثم رمی فقتل الدابۃ فقال الناس من قتلھا قالوا الغلام ففزع الناس فقالوا قد علم ھذا الغلام علما لم یعلمہ
احد قال فسمع بہ اعمی فقال لہ ان انت رددت بصری فلک کذا وکذا قال لا ارید منک ھذا ولکن ارأیت ان رجع الیک بصرک اتؤمن
بالذی ردہ علیک قال نعم قال فدعا اللہ فرد علیہ بصرہ فامن الاعمی فبلغ الملک امرھم فبعث الیھم فاتی بھم فقال لاقتلن کل واحد
منکم قتلۃ لا اقتل بھا صاحبہ فامر بالراھب والرجل الذی کان اعمی فوضع المنشار علی مفرق احدھما فقتلہ وقتل الآخر بقتلۃ اخری ثم
امر بالغلام فقال انطلقوا بہ الی جبل کذا وکذا فالقوہ من رأسہ فانطلقوا بہ الی ذلک الجبل فلما انتھوا الی ذلک المکان الذی ارادوا ان
یلقوہ منہ جعلوا یتھافتون من ذلک الجبل ویتردون حتی لم یبق منھم الا الغلام قال ثم رجع فامر بہ الملک ان ینطلقوا بہ الی البحر
فیلقوہ فیہ فانطلق بہ الی البحر فغرق اللہ الذین کانوا معہ وانجاہ فقال الغلام للملک انک لا تقتلنی حتی تصلبنی وترمینی بسم اللہ
رب ھذا الغلام قال فامر بہ فصلب ثم رماہ فقال بسم اللہ رب ھذا الغلام قال فوضع الغلام یدہ علی صدغہ حین رمی ثم مات فقال
الناس لقد علم ھذا الغلام علما ما علمہ احد فانا نؤمن برب ھذا الغلام قال فقیل للملک اجزعت ان خالفک ثلاثۃ فھذا العالم کلھم قد خالفوک
قال فاخذ اخدودا ثم القی فیھا الحطب والنار ثم جمع الناس فقال من رجع عن دینہ ترکناہ ومن لم یرجع القیناہ فی ھذا النار فجعل یلقیھم
فی تلک الاخدود قال یقول اللہ تبارک وتعالی فیہ قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود حتی بلغ العزیز الحمید قال فاما الغلام فانہ
دفن قال قیذکر انہ اخرج فی زمن عمر بن الخطاب واصبعہ علی صدغہ کما وضعھا حین قتل ترجمہ روایت ہے صہیب سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب
عصر کے نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعضوں نے کہا ہمکے معنے ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے جب آپ عصر پڑھ چکتے ہیں آہستہ
ہونٹ ہلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کے کثرت کا اور اپنی دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اسپر وحی بھیجی کہ انکو اختیار دو کہ میں انکو ہلاک
کروں یا انپر کوئی دشمن مسلط کروں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ نے انپر موت بھیجی تو انمیں ستر ہزار آدمی مر گئے اور حضرت جب یہ حدیث بیان
فرماتے اسکے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے فرماتی کہ ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لئے ایک ہوشیار لڑکا
تجویز کر دو اوسی کو شک ہے کہ فھما کہا یا فطنا تو میں اسکو اپنا یہ علم سکھا دوں اسلئے کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جاوے اور تم میں کوئی اسکا معلم نہ رہے
پھر ان لوگوں نے ایک لڑکا ویسا تجویز کیا اور اسکو کہا کہ ہر روز اسکے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اسکے راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادتخانہ
میں معمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادتخانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے سو وہ لڑکا جب اودھر سے جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا
یہانتک کہ اسنے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں سو وہ لڑکا راہب کے پاس رہ لگانی لگا اور کاہن کے پاس نہ رہیں جاتا کاہن نے اسکے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا
ہے کہ اب میرے پاس نہ آئیگا سو لڑکے نے راہب کو اسکی خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والی پوچھیں تو کہنا کاہن پاس تھا
غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایکدن ایک جماعت پر گذر ہوا کہ انکو کسے جانور نے روک رکھا تھا بعضوں نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ
راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھسے چاہتا ہوں کہ اسکو قتل کروں یہ کہکر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کسنے مارا جنہوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے
نے لوگ گھبرائے اور کہنے لگے اسنے ایسا علم سیکھا کہ کسیکو نہیں یہہ بات ایک اندھے نے سنی اور اسنے کہا کہ اگر مجھے انکھیں ہو جاویں تو تجھے بہت کچھ دوں اسنے
کہا میں تجھسے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے انکھیں ہو جاویں تو اسپر ایمان لاوے انکھیں دیں اسنے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا

اور اسکی خبر بادشاہ کو پہونچی اُسنے ان سبہونکو بلایا اور کہا کہ مین تم سبکو ایک نئی نئی طرح سی مارونگا پہر راہب کو آرے سے چروا ڈالا اور اندہی کوا اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کی لئے حکم کیا کہ اُسکو فلانے پہاڑ پر لیجاؤ اور اُسکے چوٹی پر سے پہینکدو سو اُسکو اُس پہاڑ پر لیگئے اور جب وہان پہونچے جہان سے گرانا چاہتے تہے وہ خود گرنے لگے یہانتک کہ کوئی اُنمین کا نرہا سو لڑکے کی اور پہر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اُسنے حکم دیا کہ اسکو دریا مین لیجا کر ڈالدو اُسی دریا مین لیگئی اور اُسنے اُسکے ساتہیون کو ڈبو دیا اور اُسے بچا لیا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجہے کبہی نہ مار سکیگا جب تک باندہکر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہہ کہی کہ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو اس لڑکیکا معبود ہے غرض اُسنے اُسی باندہکر تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب ہذا الغلام اور اُس لڑکے نی اپنی کنپٹی پر ہاتہ رکہہ لیا جب تیر لگا اور مرگیا اور لوگ بول اُٹہے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسیکو نہ تہا ہم اُسیکی معبود پر ایمان لائی تب لوگون نے بادشاہ سی کہا تو تین ہی شخصونکی مخالفت سے گہبراتا تہا تی یہ سارا عالم تیرا مخالف ہوگیا پہر اُسنے بڑی بڑی کہائیان کہدوائین اور اُسمین لکڑیان جمع کرکے آگ لگا دی اور لوگون کو جمع کیا اور کہا جو اپنی نئی دین سے پہرے اُسے ہم چہوڑ دینگے اور جو نہ پہرے اُسی اس آگ مین ڈالدینگے پہر مومنونکو کہائیون مین ڈالنی لگا اللہ تعالے فرماتا ہے ہلاک ہوے کہائیون والے اُسکی آگ تہی بہت ایندہن والی یہانتک کہ عزیز الحمید تک پہونچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتی ہین کہ اُسکی نعش عمر بن خطاب کے زمانہ مین نکلی تہی اور وہ انگلی اپنی کنپٹی پر رکہے ہوے تہا جیسے قتل کے وقت رکہی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **خاتمہ** سورہ بروج مین قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہی اصحاب الاخدود کا اور صفات حمیدہ اُس تعالے کے اور وعید عذاب حریق کی اُنکی لئے جو مسلمانون مین فتنہ ڈالین اور وعدہ جنت کا مومنون کے لئے صفت اس تعالے کی جیسے شدت بطش اور ابدا اور اعادہ اور مغفرت اور ودود و صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اُسکا اور تکذیب ثمود و فرعون کے اور احاطہ اُس تعالے کا مادر عالم اور لوح محفوظ مین ہونا قرآنکا **سورۂ اعلے** مین حکم اُس تعالے کی تسبیح کا اور پیدایش انسان و غیرہ کا بیان اور وعدہ نبی کو ایسا پڑہانے کا کہ کبہی نہ بہولی حکم وعظ و نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لئے خیریت اور بقا آخرت کے **وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ عَنْ** جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا ہے کہ قتل کرون لوگونکو یہانتک کہ وہ کہین کوئی معبود نہین سوا اللہ کے پہر جب وہ یہ کہنے لگین بچا لیا انہون نے مجہسے اپنی جانون اور مالونکو اور حساب اُنکا اللہ پر ہے پہر آپ نے یہہ آیت پڑہی انما انت مذکر یعنے تو نصیحت کرنیوالا ہی تو اُنپر کچہہ داروغہ نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ غاشیہ مین دوزخیونکا کہانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیون کی نعمتین اور نہرین اور تخت اور صراحیان اور تکیے اور مسندین وغیرہ اور پیدایش اونٹ کی اور بلندی سما کی اور نصب جبال کا اور بہانا زمین کا اور داروغہ نہونا نبے کا بندون پر اور وعید عذاب کے کافرون کے لئے **وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسنے پوچہا کہ جفت اور طاق کیا ہے آپنی فرمایا نمازین ہین کہ بعض جفت ہین اور بعض طاق **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر قتادہ کے روایت سے اور روایت کیا اسکو خالد بن قیس نے بہی قتادہ سی **خاتمہ** سورہ فجر مین ہے قسم فجر کی اور دس راتونکی اور شفع اور وتر کے اور ذکر عاد اور اُنکے عمارتونکا اور ثمود اور اُنکے مکانونکا اور فرعون اور اُسکے میخونکا اور حال انسانکی آزمایش کا نعمت اور تنگی مین اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم الطعام مساکین اور اثار قیامت کی اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لئے **سُوْرَةُ الْبَلَدِ** مین قسم ہے کی اور والد و ولد کے اور پیدا ہونا انسان کا تکلیف مین اور فخر کرنا اُسکا ہلاک مال پر اور بیان آنکہہ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنیکے اور یتیم کے کہلانیکے اور مسکین کے اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا **وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ إِلٰى مَا يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلٰى مَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ ترجمہ عبداللہ بن زمعہ نے کہا مین نے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اکدن کہ وہ ذکر کرتے تہے صالح علیہ السلام کے اونٹنی کا اور جسنے اُسکے کونچین کاٹ ڈالین تہے اور پڑہا آپنے اذا انبعث اشقاہا اور

فرمایا اٹھا اُسکے مارنیکو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم مین مثل ابی زمعہ کے پہر سنا نہین ہے آپکو کہ ذکر کرتے تہی عورتونکا اور فرمایا کیون کوڑی مارے کوئی تم مین کا اپنے عورتکو غلام کیطرح اور شاید کہ وہ اُسکے ساتہ سووے آخر دنمین پہر نصیحت کی اُنکو کہ نہ سنو گوزپر اور کیون ہنستا ہی کوئی تم مین کا اُسپر جو آپ کرتا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ والشمس مین مذکور ہے قسم شمس قمر و نہار و لیل و غیرہ کے اور فلاح اہل تزکیہ کے اور محرومی اہل ضلال کے اور تکذیب ثمود کے اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا

سورہ والیل کی تفسیر

وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيْعِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ وَمَعَهٗ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يُعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ فَاِنَّهٗ يُعْمَلُ لِلشَّقَآءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَآءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى **ترجمہ** حضرت علی نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتہ تہے بقیع مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمپہ تشریف لائی اور ہمارے ساتہ بیٹہہ گئے اور آپکے ساتہ ایک لکڑی تہی کہ اُس سے زمین کریدتے تہے پہر آپنے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹہایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہین کہ جسکا ٹہکانا لکہا نہو (یعنے دوزخمین یا جنت مین) سو لوگون نے کہا ای رسول اللہ کے ہم بہروسا کیون نکرین اپنے لکہے پر پہر جو نیکی والا ہوگا اُس سے ایسا معاملہ کیا جاویگا اور جو بدی ہوگا اُس سے بُرا معاملہ ہوگا آپنے فرمایا نہین بلکہ عمل کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جسکے لئی وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اُسکی لئے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اُسکو بدی آسان ہے پہر آپنے یہ آیت پڑہی فاما من اعطے سے عسریٰ تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **خاتمہ** سورہ واللیل مین مذکور ہے قسم لیل و نہار وغیرہ کی وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لئے اور وعید عسر کے بخیل کے لئے کام مین نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کے اور نجات سخی اور فرکی کے قبول نہونا عمل کا بغیر اخلاص کے

سورہ والضحیٰ کی تفسیر

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى **ترجمہ** جندب بجلی نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا ایک غار مین ہو خون نکل آیا آپکی انگلی مین (یعنے کسی صدمہ سے) سو آپنے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھے خون نکلا خدا کے راہ مین ہے جو تجھکو پہونچا اوسنے کہا اور دیر تک نہ آئی اُنکے پاس جبرئیل تو مشرکون نے کہا کہ محمد چہوڑ دیے گئے اللہ نے اُسپر یہ آیت اُتاری ما ودعک یعنے نہین چہوڑ دیا تجھکو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جندب مین عین کے **خاتمہ** سورہ والضحیٰ مین قسم ہے ضحی کے اور رات کی اسپر کہ خدا نے نبی کو چہوڑا نہین دیا اور آخرت نبی کے دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ اُنکے راضی کرنے کا اور احسان جتانا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اوپر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جہڑکنے سے اور نعمت آپکے کے بیان کرنیکا حکم

سورہ الم نشرح کی تفسیر

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّآئِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَآئِلًا يَقُوْلُ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَتْ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِلَّذِيْ مَعِيَ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ قَلْبِيْ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ **ترجمہ** انس بن مالک نے مالک سے روایت کیے جو اُنکے قوم کے ایک آدمی ہین کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیت اللہ کے پاس کچہہ سوتا کچہہ جاگتا تہا کہ مینے ایک شخص کے آواز سُنے کہ دو شخص اور اُسکے ساتہ تہے اور میرے پاس ایک طشت لائی کہ زمزم تہا اور میرے سینے کو چاک کیا یہانتک کہ سعید نے کہا مین نے قتادہ سے پوچہا کہا تک اُنہون نے کہا کہ آپنے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دہویا پہر وہین رکہدیا اور ایمان و حکمت سے بہر دیا اور اس حدیث مین ایک طویل قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہمین ابی ذر سے روایت ہے **مترجم** شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اسکی بعد راوی نے ذکر کیا ہے معراج کا اور تفصیل اُسکے کتب سیر مین مذکور ہے **خاتمہ** اور اس سورہ مین نبی کے شرح صدر کا بیان اور بوجہ اُتارنے اور ذکر بلند ہونی کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونیکا مذکور ہے

سورہ والتین کی تفسیر

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَقَرَاَ اَلَيْسَ اللّٰهُ

بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ کہتے تھے جو پڑھے والتین اور پڑھے الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہئے کہ کہے وانا علی ذلک سے آخر تک یعنے میں اسپر گواہ ہوں **ف** یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے اور اسکا نام نہیں لیا گیا **خاتمہ** اور اس سورہ میں قسم ہے انجیر کے اور زیتون اور طور سینین اور بلد امین کے اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین سے رب العالمین کا **سُوْرَةُ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر میں کہا سندع الزبانیۃ یعنے بلائینگے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابو جہل بولا اگر میں محمد کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اسکے گردن لاتوں سے روندوں آپنے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اسکو دیکھتے ہی پکڑ لیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْتَهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهٗ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھکو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھکو اس سے منع نہیں کرتا یہ جب حضرت نماز تمام کر چکے اسکو جھڑکا اور ابو جہل بولا تو جانتا ہے کہ کسیکے ہمنشین مجھسے زیادہ نہیں اللہ تعالے نے اسپر یہ آیتہ اتاری کہ وہ اپنے ہمنشین بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلاتے ہیں ابن عباس نے کہا اللہ کے قسم اگر وہ اپنی ہمنشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالی کے فرشتے اسکو پکڑ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسباط بن ابی ہریرہ سے روایت ہے **خاتمہ** سورہ اقرا میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنیکا اور انسان کے پیدائش کا اور قلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہے پرہیزگاری پر اور کافروں پر فرشتوں کے بلانیکا بیان اور حکم سجدہ کا **سُوْرَةُ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَنْ** يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ **ترجمہ** یوسف بن سعد نے کہا ایک شخص حسن بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اسکے کہ امام حسن بیعت کر چکے تھے معاویہ سے اور اسنے کہا تونے مؤمنوں کے مونہہ میں کالک لگا دی آپنے فرمایا تو مجھپر الزام نہ کر اللہ تجھپر رحمت کرے یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپکو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری انا اعطینا ک الکوثر اے محمد اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کے اور یہ آیت اتری انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنے ہمنے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسے ہی شب قدر کھڑا رہنے سے بہتر ہے کہ سلطنت کرینگے اسمیں بعد تیرے بنی امیہ اے محمد قاسم نے کہا ہمنے انکے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایکدن کم نہ زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کے روایت سے اور بعضوں نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ماذن سے اور قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں یحیی بن سعید اور عبد الرحمن نے انکو ثقہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے **مترجم** اس شخص کو امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کرنا حضرت معاویہ سے ناگوار گذرا اور مسلمانوں کے جو حضرت امام کے امامت کے مؤید تھے سبکی جانی حالانکہ اس بیعت سے بڑا فساد اور فساد ہوا اور ہزارہا مسلمانوں کی جان بچگئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں کہ منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگوں کے سلطنت ہزار ماہ تک رہیگی اللہ نے سورہ قدر میں اسکے خبر دی **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا **ترجمہ** زر بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود تمہارے بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پاوے ابی نے کہا اللہ ابی عبد الرحمن کو بخشے (ابو یہ کنیت ہے عبد اللہ کی) وہ جانتے ہیں کہ آخر کے دس تاریخوں میں رمضان کے شب قدر ہے اور وہ

ستائیسویں رات ہے ولیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسا کرکے بیٹھیں پھر ابی قسم کہاتے تھے بغیر استثنا کی کہ وہ ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کیون کہتے ہو تم
ای ابوالمنذر انہون نے کہا اس نشان کے سبب سے جسکے خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اسکی صبحکو نکلتا ہی اور اسمین شعاع نہین ہوتی **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۃ القدر مین نزول قرآن کا شب قدر مین اور بہتر ہونا اسکا ہزار مہینے کی راتون ہی اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے **سورۃ**
لم یکن عن المختار بن فلفل قال سمعت انس بن مالک یقول قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خیر البریۃ قال ذاک ابراہیم **ترجمہ** مختار
بن فلفل نے کہا سنا مین نے انس بن مالک کو کہتے تہی کہ کہا ایکمرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سہی ای تمام مخلوق سے بہتر آپنے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ لم یکن مین مذکور ہے ضرورت نبی کے آنیکی اور صحف مطہرہ کے اترنیکی اور خبر ہے اہلکتاب کے متفرق ہونیکی بعد آنے دلیل کے
اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوۃ و ایتاء زکوۃ کا وعید نار جہنم کے کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور شر البریہ ہونا انکا اور خیر البریہ ہونا مومنان صالحین
کا اور وعدہ جنت اور رضای الہی کا انکے لئے **سورۃ اذا زلزلت عن** ابی ہریرۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ یومئذ
تحدث اخبارہا قال اتدرون ما اخبارہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارہا ان تشہد علی کل عبد او امۃ بما عمل علی ظہرہا تقول عمل یوم
کذا کذا وکذا فہذہ اخبارہا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی اسدن بیان کریگی یعنی زمین اپنی خبرین فرمایا آپنے تم جانتے ہو کہ
اسکی خبرین کیا ہین لوگون نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا خبرین اسکی یہ ہین کہ گواہی دیگی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اسکی عملونکی جو اوسکے
پیٹہہ پر کئے ہین کہیگی اسنے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے یہی اسکی خبرین ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **خاتمہ** اس سورہ مین زلزلہ زمین کا مذکور ہے
اور باہر نکالنا دنیا اسکا اپنے دفینون کو اور تعجب انسان کا اسپر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اسکا خیر و شر سے **سورۃ العادیات** مین مذکور ہے قسم ایک جماعت
ملائکہ کی یا غازیون کے گھوڑونکی اور شکایت انسان کی ناشکریکی اور محبت مالکی اور غفلت اسکے بعث سی **سورۃ القارعۃ** مین تخویف قیامت سے اور پراگندگی
لوگونکی اسدن اور اڑنا پہاڑونکا اسدن اور جزا و سزا عملونکی مذکور ہے **ومن سورۃ الہکم التکاثر عن** عبد اللہ بن الشخیر انہ انتہی
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقرأ الہکم التکاثر قال یقول ابن ادم مالی مالی وہل لک من مالک الا ما تصدقت فامضیت او اکلت
فافنیت او لبست فابلیت **ترجمہ** عبد اللہ بن شخیر ہو پہنچے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ الہیکم التکاثر پڑہتے تہے پہر فرمایا آپنے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے
یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھہ نہین ہے مگر جسے صدقہ دیا تونے اور جاری کر دیا یا کہایا تونے اور فنا کر دیا یا پہنا تونے اور پرانا کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عن علی قال ما زلنا شککنا فی عذاب القبر حتی نزلت الہکم التکاثر **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمکو عذاب قبر مین شک تہا یہانتک کہ اترے
الہکم التکاثر **ف** ابوبکر نے اپنی سند مین کہا روایت ہے عمرو بن ابی قیس سے انہون نے روایت کی ابن ابی لیلی سے انہون نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
عن زبیر بن العوام قال لما نزلت ثم لتسألن یومئذ عن النعیم قال الزبیر یا رسول اللہ ای النعیم نسأل عنہ وانما ہما الاسودان التمر و
الماء قال اما انہ سیکون **ترجمہ** زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ثم لتسألن کہ پہر پوچہے جاؤگے تم اسدن نعمتون سے عرض کرے زبیر نے کہ ای رسول اللہ
کے کونسی نعمت کا ہمسے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کہجور اور پانی کے اور کیا ہے آپنے فرمایا یہہ اب ہوگا **ف** یہہ حدیث حسن ہے **متبرجم** یہہ اب ہوگا کے دو معنی
ہین ایک یہہ کہ نعمتین اب تمکو ملینگے اور بڑے بڑے ملک فتح ہونگے اور تم آرام و راحت مین ہو جاؤگے دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہین
کہ ہزارون نعمتین اس منعم حقیقی کے موجود نہون صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنے بڑی نعمتین ہین **عن** ابی ہریرۃ قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ثم لتسألن
یومئذ عن النعیم قال الناس یا رسول اللہ عن ای النعیم نسأل وانما ہما الاسودان والعدو حاضر وسیوفنا علی عواتقنا قال ان ذلک
سیکون **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا جب یہ آیت اتری لتسألن یعنے سوال ہوگا تمسے نعمتونکا لوگون نے عرض کی ای رسول اللہ کس نعمت کا سوال ہمسے ہوگا ہمارے
یہی دو چیزین ہین کہجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلوارین ہمارے دوش پر آپنے فرمایا یہہ ضرور ہوگا (یعنے نعمتونکا ملنا یا سوال) **ف** حدیث ابن عیینہ
کے جو محمد بن عمرو سی مروی ہے (یعنے جو اس سے اوپر گذری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اسلئے کہ سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکہنے والی اور بہت

صحیحہ ہین ازدی حدیث کے ابی بکر بن عیاش سے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسئل عنہ یوم القیمۃ یعنی العبد من النعیم ان یقال لہ الم نصح لک جسمک ونرویک من الماء البارد **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اُس سے کہا جاویگا کہ کیا ہمنے تیرا بدن درست نرکہا اور تجھے ٹھنڈی پانی سے سیر کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمن کے بیٹے ہین وہ عرب کے اور انکو ابن عزم بھی کہتے ہین **خاتمہ** اس سورۃ مین بیان ہے آدمی کی غفلت کا اور اُسکے طلب مال کا اور قیامت مین نعمتون سے سوال کا **سورۂ عصر** مکی ہے عصر کے آور خسران مین ہونا ہر انسان کا سوای صالحین صابرین کے **سورۃ الہمزہ** مین شکایت ہے ہر غیبت کرنیوالی طعن کرنیوالی کے آور بخیل کے آور وعید عظیمہ کے اُسکے لئے اور جکنا دوزخ کے آگ کا دلونپر اور بند ہونا اُسکا ساتھہ ستونون کے **سورۂ فیل** مین مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا **سورۂ قریش** مین کوچ کرنا اُنکا گرمی اور جاڑے مین آور امر رب کعبہ کے عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتھہ **سورۃ الماعون** مین مذمت مکذب دین کے اور دور کرنا اُسکا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اُسکا مسکین کے کہلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنیوالون کے اور ریاکارون کے اور جو مانگنے کی چیز کوئی نہ دے **سورۃ الکوثر عن** انس انا اعطیناک الکوثر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھو نھر فی الجنۃ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت نھرا فی الجنۃ حافاتہ قباب اللؤلؤ قلت ما ھذا یا جبرئیل قال ھذا الکوثر الذی اعطاکہ اللہ **ترجمہ** انس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے تفسیر مین روایت کیے کہ آپنے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت مین اور فرمایا آپنے دیکھی مینے ایک نہر جنت مین کہ اُسکے دونون طرف خیمے تھے موتی کے مینے کہا ای جبرئیل یہہ کیا ہے اُنہون نے کہا یہہ کوثر ہے جو اللہ نے تمہین دی ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذ عرض لی نھر حافاتہ قباب اللؤلؤ قلت للملک ما ھذا قال ھذا الکوثر الذی اعطاکہ اللہ قال ثم ضرب بیدہ الی طینہ فاستخرج مسکا ثم رفعت لی سدرۃ المنتھی رایت عند ھا نورا عظیما **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین چلا جاتا تھا جنت مین کہ پہونچا ایک نہر پر کہ اُسکے دونون طرف خیمے تھے موتی کے مینے جبرئیل سے پوچھا یہہ کیا ہے اُنہون نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تمکو دی ہے پہر اُنہون نے ہاتھہ ڈالا اور اُسکے مٹی نکالی تو وہ مشک تھی پہر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہی اور مینے اُسپر ایک بڑا نور دیکھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے انس سے مروی ہوئی ہے **عن** عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکوثر نھر فی الجنۃ حافاتہ من ذھب ومجراہ علی الدر والیاقوت تربتہ اطیب من المسک وماؤہ احلی من العسل وابیض من الثلج **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت مین کنارے اُسکے دونون طرف سونے کے ہین اور پانی اُسکا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اُسکے مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اُسکا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ مین بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرت کے دشمن کے **سورۂ کافرون** مین بیان ہے کافرونکا معبود اور ہے اور مسلمانونکا اور **سورۂ الفتح عن** ابن عباس قال کان عمر یسألنی مع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عبدالرحمن بن عوف انا نسألہ وابناؤنا مثلہ قال فقال لہ عمر انہ من حیث تعلم فسألہ عن ھذہ الآیۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح فقلت انما ھو اجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ ایاہ وقرأ السورۃ الی آخرھا فقال لہ عمر واللہ ما اعلم منھا الا ما تعلم **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمر مجھے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے سو کہا اُسنے عبدالرحمن بن عوف نے آپسے پوچھتے ہین اور ہمارے بہت لڑکے ہین مانند اُسکے تب کہا اُسنے حضرت عمر نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے پوچھتا ہون اور پوچھا اُسنے مطلب اس آیت کا اذا جاء نصر اللہ والفتح سو مینے کہا اسمین خبر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کے کہ خبر دی اُسکے اللہ نے اور پڑہی یہ سورت آخیر تک پہر کہا حضرت عمر نے اللہ کے قسم مینے بھی یہی جانتا ہون جو تم جانتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے ابی بشر سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر اُسمین مذکور ہے کہ عبدالرحمن نے کہا اتسألہ ولنا ابن مثلہ یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ مین حکم ہے تسبیح اور استغفار کا وقت نزول نصرت آلہی کی اور اشارہ ہے حضرت کے وفات کا **سورۂ تبت عن** ابن عباس قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم علی الصفا فنادی یا صباحاہ فاجتمعت الیہ قریش فقال لہم انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید ارایتم لو انی اخبرتکم ان العدو ممسیکم او مصبحکم

آلتم تصدقونی فقال ابو لهب الهذا جمعتنا تبا لك فانزل الله تبارك وتعالى تبت يدا ابي لهب وتب ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن چڑھے صفا پر اور پکارا یا صبا حا اور جمع ہو گئے آپکے پاس قریش آپنے فرمایا میں تمکو ڈرانیوالا ہون سخت عذاب سے بہلا دیکھو تم اگر میں تمکو خبر دون کہ دشمن شام کو یا صبحکو تم پر آنیوالا ہے تو تم مجھے سچا جانوگے ابو لہب نے کہا تو نے اسی لئی ہمکو جمع کیا تھا ٹوٹ جاوین تیرے ہاتھ سو اتاری اللہ تعالے نے تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ٹوٹ جاوین دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ اس سورہ مین ہلاکت ابی لہب کے اور کام نہ آنا اسکے مال کا اور وعید نار کے اور جہنمی ہونا اسکی عورت کے گلے مین ذکور ہے ومن سورة الاخلاص عن ابي بن كعب ان المشركين قالوا للرسول

تفسیر سورہ اخلاص

الله صلى الله عليه وسلم انسب لنا ربك فانزل الله تبارك وتعالى قل هو الله احد الله الصمد والصمد الذي لم يلد ولم يولد لانه ليس شئ يولد الا سيموت وليس شئ يموت الا سيورث وان الله لا يموت ولا يورث ولم يكن له كفوا احد قال لم يكن له شبيه ولا عدل وليس كمثله شئ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہمسے بیان کر اللہ نے اتاری قل ہو اللہ یعنے کہہ وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو اس سے کوئی پیدا ہوا ہو اسلیے کہ جو کسی سے پیدا ہوگی ضرور مریگی اور جو مریگی اسکا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مریگا اور نہ کوئی اسکا وارث ہوگا اور نہ اسکا کوئی کفو ہے کہا راوی نے یعنے اسکے مشابہ اور برابر کوئی نہین اور نہ اسکے مثل کوئی چیز ہے عن ابي العالية ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر الصنم فقالوا انسب لنا ربك قال فاتاه جبريل عليه السلام بهذه السورة قل هو الله احد فذكر نحوه ولم يذكر فيه عن ابي بن كعب ترجمہ ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا مشرکون کے معبودون کا تو انہون نے کہا تو بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل آئے اور یہ سورت لائی قل ہو اللہ پہر ذکر کیے حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابی بن کعب کا ف یہہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کے روایت سے (یعنے جو اوپر گذری) اور ابو سعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہین عیسے کے خاتمہ اس سورہ مین مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اس تعالے کی الد و ولدی اور کفو سے

تفسیر سورہ معوذتین

سورة المعوذتين عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر الى القمر فقال يا عائشة استعيذي بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا وقب ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اسلئی کہ یہی غاسق ہے یعنے اندھیری کرنیوالا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قد انزل الله علي آيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب الناس الى آخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الى آخر السورة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھپر چند آیتین ایسی اتاری ہین کہ انکا مثل کسی نے نہ دیکھا قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورة تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ معوذتین مین امر ہے تعوذ کا فلق مین مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس مین مذکور ہے ربوبیت اور الاہیت اور الوہیت اس تعالے کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کے ہر ہر سورت کے

علی عون الملک الوہاب وبصر العزیز التواب والحمد للہ علی ذلک

باب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله ادم ونفخ فيه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله باذنه فقال له ربه يرحمك الله يا ادم اذهب الى اولئك الملائكة الى ملا منهم جلوس فقال السلام عليكم قالوا وعليك السلام ورحمة الله ثم رجع الى ربه قال ان هذه تحيتك وتحية بنيك بينهم فقال الله له ويداه مقبوضتان اختر ايتهما شئت قال اخترت يمين ربي وكلتا يدي ربي يمين مباركة ثم بسطها فاذا فيها ادم وذريته فقال اي رب ما هؤلاء قال هؤلاء ذريتك فاذا كل انسان مكتوب عمره بين عينيه فاذا فيهم رجل اضوؤهم او من اضوئهم قال يا رب من هذا قال هذا ابنك داود وقد كتبت له عمرا اربعين سنة قال يا رب زده في عمره قال ذاك الذي كتب له قال اي رب فاني قد جعلت له من عمري ستين سنة قال انت وذاك قال ثم اسكن الجنة ما شاء الله ثم اهبط منها فكان ادم يعد لنفسه قال فاتاه ملك الموت فقال له ادم قد عجلت قد كتب لي الف سنة قال بلى ولكنك جعلت لابنك داود ستين سنة فجحد فجحدت ذريته ونسي فنسيت ذريته قال فمن يومئذ امر بالكتاب والشهود

ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدم کو بنایا اور اُنمین روح پھونکی اُنکو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کے تعریف کی اُسکے حکم سے پھر اُسکے رب نے فرمایا اللہ تجھپر رحم کرے اے آدم جاتو ان فرشتون کے طرف جو بیٹھے ہوئے ہین اور اُنسے کہہ السلام علیکم اُنھون نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کیطرف اور فرمایا رب نے یہہ تیرے دعا ہی اور تیرے اولاد کے آپسمین (اسمین) رد ہے بندگی اور کونسی بات کا پھر فرمایا اللہ نے اپنی دونون مٹھیان بند کرکے کہ انمین سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا مین نے دہنا ہاتھ اپنی رب کا اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین برکت ہے پھر اُس مٹھی کو کہولا تو اُسمین تمثال تھے آدم اور اُسکے اولاد کے پوچھا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہین فرمایا یہہ سب تیرے اولاد ہے اور ہر ایک کے عمر دونون آنکھون کے بیچمین لکھے ہوئی تھی اُسمین ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے یہہ کون ہے اے پروردگار ارشاد ہوا یہہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور مینے اُسکی عمر چالیس برسکی لکھے ہے آدم نے کہا یا اللہ اسکی عمر زیادہ کر اللہ تعالے نے فرمایا اتنی ہے لکھے ہی اُنھون نے عرض کی کہ خداوندا مینے اپنے عمر سے اسکو ساٹھ برس دیے اللہ نے فرمایا تم اور ایسی نجات پھر وہ جنت مین رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہان سے اُتارے گئے اور وہ اپنے عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے آدم نی کہا تمنے جلدی کی میرے عمر تو ہزار برسکے ہے اُنھون نے کہا بیشک ولیکن تمنے ساٹھہ برس داؤد کو دیے ہین پھر وہ منکر ہوگئے اور اُنکے اولاد بھی منکر ہونے لگی اور بھولنے آدم اور بھولنے لگی اُنکے اولاد فرمایا آپنے اُسدن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہونکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہوئی ہے کئی سند دن سے ابی ہریرہ سے اُنھون نے روایت کی نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ فِيْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ فِيْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑون کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھیر گئے تب فرشتون کو تعجب آیا پہاڑون کی مضبوطی سے اور عرض کی اُنھون نے اسی پروردگار کوئی چیز تیرے مخلوق مین پہاڑ سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان لوہا عرض کی اسی رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین لوہے سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان آگ عرض کی اسی رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان پانی عرض کی اسی رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان ہوا عرض کی اسی رب کوئی چیز تیری مخلوق مین ہوا سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان وہ آدمی جو صدقہ دی اسطرح کہ داہنے ہاتھہ سے دی اور بائین ہاتھ کو خبر نہو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی سند سے اور یہ آخر تفسیر ہے **ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہہ باب ہین دعاؤنکی بیانمین جو ثابت ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ باب دعا کی فضیلت مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالے کے درگاہ مین دعا سے زیادہ بزرگ نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہین جانتے مگر عمران قطان کے روایت سے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنھون نے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنھون نے عمران قطان سے مانند اسکے **باب** مِنْهُ **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مغز ہے عبادت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کے روایت سے **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی تو عبادت ہے پھر پڑھے آپ نی یہ آیت وقال ربکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھکو قبول کرونگا مین تمہارے پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہین میرے عبادت سے داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہین جانتے اسکو مگر ذر کے روایت سے **باب** مِنْهُ باب دوسرا اسے بیانمین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا فرمایا رسول

ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعا کے فضیلتین

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اللہ تعالے سے سوال نکیا اللہ اُسپر غصہ ہوگا **ف** اور روایت کیے وکیع نے کئی لوگون سے اُنہون نے ابی الملیح سے یہہ حدیث اور نہین جانتے ہم اسکو مگر اسے سند سی روایت کیے ہے اسحاق بن منصور نے اُنہون نے ابو عاصم سے اُنہون نے حمید سے اُنہون نے ابو صالح سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی فضل الذکر یا ذکر کے فضیلت مین **عن** عبد اللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کے کہ ای رسول اللہ کے اسلام کے حکم بہت ہوگئے سو مجھے بتائی ایسی چیز کہ لازم پکڑون آپنے فرمایا ہمیشہ تیرے زبان تر رہی اللہ کے ذکر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مثلہ باب دوسرا اسی بیان مین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل درجۃ عند اللہ یوم القیمۃ قال الذاکرین اللہ کثیرا قال قلت یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ قال لو ضرب بسیفہ فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویخضب دما لکان الذاکرین اللہ کثیرا افضل منہ درجۃ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا بندہ افضل ہے درجہ مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن آپنے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنیوالے اُنہون نے کہا ای رسول اللہ کے اور وہ غازی سب سے افضل ہے آپنے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرکون کو مارے یہانتک کہ تلوار ٹوٹ جاوے اور وہ خون آلودہ ہو جاوے تو بھی اللہ کا یاد کرنیوالا اُس سے افضل ہوگا درجہ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسے مگر دراج کے روایت سے **باب** منہ **عن** ابی الدرداء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاہا عند ملیککم وارفعہا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذہب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ قال معاذ بن جبل ما شیء انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو سب عملون سے بہتر کام کے اور نہایت پاکیزہ کے اپنی مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنیوالی تمہارے درجون کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تمکو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنین مارو اُنکی اور وہ گردنین مارین تمہاری اُنہون نے کہا ہان آپنے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا معاذ بن جبل نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر اللہ سی بڑھکر نہین **ف** روایت کیے بعضون نے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید سے مثل اسکے اسی اسناد سے اور روایت کیے بعضون نے اوپر سی مرسل کیا **باب** ما جاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ ما لہم من الفضل باب مجلس ذکر کے فضیلت مین **عن** ابی سعید الخدری وابی ہریرۃ انہما شہدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من قوم یذکرون اللہ الا حفت بہم الملئکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ترجمہ ابی سعید خدری سے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہین کہ یاد کرتے ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہین اُسکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے اُنکو رحمت اور اُترتی ہے اُن پر تسکین اور یاد کرتا ہے اُنکو اللہ اپنے پاس والون (یعنے فرشتون) کے آگی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال خرج معاویۃ الی المسجد فقال ما یجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل حدیثا عنہ منی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما یجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ لما ہدانا للاسلام ومن علینا بہ فقال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم انہ اتانی جبرئیل واخبرنی ان اللہ یباہی بکم الملئکۃ ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ معاویہ مسجد مین آئے اور لوگون سے کہا تم کیون بیٹھے ہو اُنہون نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہین معاویہ نے کہا اسی لئے بیٹھے ہو اُنہون نے کہا اسی لئے قسم ہے اللہ کے معاویہ نے کہا مین نے تمہین اسلئے قسم نہین دی کہ تم جھوٹے ہو اور مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیثین بہت کم روایت کرتا ہون (یعنے بسبب احتیاط کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے یارون کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیون بیٹھے ہو اُنہون نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہین اور تعریف کرتے ہین اُسکے کہ ہدایت کی ہمکو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہمپر فرمایا آپنے قسم ہے اللہ کے کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو اُنہون نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لئے بیٹھے ہین فرمایا آپنے مین نے تمکو قسم نہین دی اسلئے کہ تمپر گمان ہے جھوٹ کا آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالے تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتون پر (یعنے فرماتا ہے

کہ کیا اچھی سند ہے میری ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسے ہے ابو عثمان ہندی کا نام عبدالرحمن ابن مل ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ باب جس جلسہ میں ذکر نہو اسکے مذمت میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اسمیں بیٹھکر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے نبی پر مگر ہوجاویگی اُنپر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے اُنکو چاہے معاف کردی ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے ابو سطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند سے

باب مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ باب دعا کے اجابت کے بیان میں **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ **ترجمہ** جابر نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اُسکو وہی چیز یا دور کردیتا ہے اُسکے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کی لئی دعا کرے ف اسامیں ابی سعید اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اسکی دعا سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کیا کرے راحت میں ف یہ حدیث غریب ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ **ترجمہ** جابر کہتے تھے کہ سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب ذکر وں میں افضل ہے لا الٰہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر موسی بن ابراہیم کے روایت سے اور روایت کیے علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہہ حدیث موسی ابن ابراہیم سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ **ترجمہ** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یحیے بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور یہی کا نام عبداللہ ہے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ باب اس بیان میں کہ دعا کرنیوالا پہلے اپنی لئے دعا کرے **عن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو یاد کرکے اُسکے لئی دعا کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرلیتے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے **ترجمہ** پہلے اپنے لئے دعا کرنیمیں حکمتیں ہیں اپنی اور بی پروائی اللہ کے بخوبی ظاہر ہوجاتی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ باب دعا کیوقت ہاتھ اُٹھانے کے بیان میں **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ **ترجمہ** عمر بن خطاب نے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے نہ اُتارتے اُنکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر اور محمد بن مثنے نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے اُنکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن عیسے کی روایت سے اُن سے اکیلے روایت کیا اسکو اور وہ قلیل الحدیث ہیں اور روایت کیے ہے اُنسے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحیی بن سعید قطان نے اُنکو ثقہ کہا ہے **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ باب دعا میں جو جلدی کرتا ہے اُسکے بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا قبول کیجاتی ہے تم میں سے ہر کسیکی جب تلک کہ وہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہنے لگی کہ میں نے دعا کی اور قبول نہوئی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمن بن ازہر کے مولی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف کا مولی بھی کہتے ہیں اور اسباب میں انس سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى باب صبح اور شام کے دعا میں **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ

وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يُومِئُ لِيَمْضِيَ اللّٰهُ عَلَى قَدَرِهِ ترجمہ عثمان بن عفان کہتے ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھی اور پھر کوئی چیز اُسی ضرر کرے بسم اللہ سی علیم تک تین بار یعنے صبح کی ہمنی یا شام کے اللہ کے نام سی کہ ضرر نہین کرتی اُسکے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین مین اور وہ سُنی والا ہی جانے والا اور ابان جو راوی حدیث ہین اُنکو فالج تہا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تہا اُنکیطرف دیکھنے لگا تو ابان نے اُس سے کہا تو کیون دیکہتا ہے (یعنے تعجب سی) آگاہ ہو کہ جو حدیث مینے تجھسی بیانکی وہ بیطرح ہے ولیکن مینی جسدن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑہی کہ اللہ تعالے اپنے تقدیر کا حکم مجھپر جاری کردی (یعنے مین اُسکی قضا پر راضی ہون) ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ ترجمہ ثوبان کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سی بیانتک اللہ پر حق ہے کہ اللہ راضی کردے اُسکو اور معنی دعا کے یہ ہین راضی ہوا مین اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی فرماتے اَمْسَیْنَا سے عذاب القبر تک یعنے شام کیے ہمنے اور شام کی ملک نے اللہ کی حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہین سوا اُسکے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہین اُسکا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اُسی کے لئے ہی سلطنت اور اُسیکو ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے مانگتا ہون مین تجھسے بہتر اُس چیز کی جو رہے اس رات مین اور بہتر اُس چیز کی جو رہے اُسکی بعد کے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے اُس رات کی اور برائی سے اُسکی بعد کے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے سستی اور برائی سے بڑہاپے کے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے دوزخ کی عذاب سے اور قبر کی عذاب سے اور جب صبح ہوتے جب بہی یہی فرماتے اور اُسمین اَمْسَیْنَا کے جگہہ اَصْبَحْنَا کہتے اور روایت کیے یہ شعبہ نی ابن مسعود سی اسی اسناد سے اور مرفوع نکیا اُسکو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یارون کو سکہاتے کہ صبح کو کہا کرو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے حکم کے ساتھ صبح کی ہمنے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کے ہمنے اور تیری ہی حکم سے جیتے ہین ہم اور تیرے ہی حکم سے مرینگے ہم اور تیری ہی طرف پہر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے شام کے ہمنے اور تیرے ہی حکم سے صبح کی تہی ہمنے اور تیری ہی حکم سے زندہ ہین اور مرینگے اور تیری ہی طرف اُٹہکر جانا ہے باب منہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا ابوبکر نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتائی کہ مین اُسے صبح کو اور شام کو پڑہا کرون آپنے فرمایا کہا کرو تم اللہم سے شرکہ تک یعنے یا اللہ جاننے والی چھپے اور کہلے کے پیدا کرنیوالی آسمانون کے اور زمین کے پالنے والی ہر چیز کے اور مالک اُسکے گواہ ہو مین کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شراکت سی اُسنے فرمایا آپنے پڑہ لیا کرو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جائی تو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب منہ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الِاسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مینے تمکو سردار سب استغفارون کی اللہم سے الا انت تک یعنے یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہین سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور مین تیرا ہے بندہ ہون اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قایم ہون جہانتک

میرے سوا ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کام کے شر سے اقرار کرتا ہوں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا سو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہ بخشنے والا نہیں سوائے تیرے انتہے کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اُسے موت آوی صبح کے قبل مگر واجب ہو گئی اُسکے لئے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اسکو صبح کو اور آوی اُسکو موت شام کے پہلے مگر واجب ہو گئی اُسکے لئے جنت **ف** اور اسباب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن انیس اور بریدہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں **باب** ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ باب سونے کی دعاؤں کا بیان میں **عن** البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ الا اعلمک کلمات تقولھا اذا اویت الی فراشک فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خیرا تقول اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک والجات ظھری الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت قال البراء فقلت وبرسولک الذی ارسلت قال فطعن بیدہ فی صدری ثم قال وبنبیک الذی ارسلت **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسنی کہ بتا دوں میں تجھی ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو اُنکو اپنے بچھونے پر یعنے سوتے وقت پھر اگر تو اُس رات میں مرجاوے تو مری تو اسلام پر اور اگر صبح کرے تو صبح کرے اور پائی ہو تو نے خیر کہہ تو اللھم سے ارسلت تک یعنے یا اللہ سونپی میں نے جان اپنی تجھکو اور متوجہ ہوا میں تیرے طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تئیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی میں نے اپنے پیٹھ کو تیری طرف نہ کہیں پناہ کے جگہہ ہے نہ ٹھکانا ہے تجھے بھاگ کر سوا تیرے ایمان لایا میں تیرے کتاب پر جو تو نے اُتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا براء نے کہا میں نے کہا یعنے **وبنبیک الذی ارسلت** کے جگہہ **وبرسولک الذی ارسلت** تو حضرت نے اپنے ہاتھ سے میری چھاتی میں کونچا مارا اور فرمایا **وبنبیک الذی ارسلت** **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسباب میں رافع بن خدیج سے ہے روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے اور روایت کیا ہے یہ منصور بن معتمر نے سعد سی اُنہوں نے براء سی اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند مگر اُسنے یہ کہا کہ جب آوی تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنے باوضو یہ دعا پڑھ **عن** رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اضطجع احدکم علی جنبہ الایمن ثم قال اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک والجات ظھری الیک وفوضت امری الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک اومن بکتابک وبرسولک فان مات من لیلتہ دخل الجنۃ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کا کوئی داہنے کروٹ پر لیٹا کرے اللھم سے برسولک تک اور اُس رات میں مرجاوے تو داخل ہو جنت میں یعنے یا اللہ سپرد کی میں نے اپنے جان تجھکو اور متوجہ کیا میں نے اپنا مونہہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھہ کو تیرے طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھکو نہیں ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا میں تیرے کتاب پر اور تیرے رسول پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے رافع بن خدیج کی روایت سے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی بچھونے پر آتے الحمد للہ سے آخر تک فرماتے یعنے سب تعریف ہے اُس اللہ کو جسنے کھلایا اور پلایا ہمکو اور بچایا ہمکو (یعنے خلق کے شر سے) اور جگہہ دی ہمکو (یعنے رہنے سونیکے) اور بہت سے لوگ ہیں جنکا کوئی بچانیوالا اور کہیں ٹھکانا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** منہ **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یاوی الی فراشہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ثلاث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر وان کانت عدد ورق الشجر وان کانت عدد رمل عالج وان کانت عدد ایام الدنیا **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے جب اپنی بچھونے پر جاوے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک تین بار اللہ اُسکے گناہ بخشدیگا اگرچہ وہ گناہ کی پہین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلوں کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبداللہ بن ولید وصافی کی سند سی **باب** منہ **عن** حذیفۃ بن الیمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع او تبعث عبادک **ترجمہ** حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سرہانی کہہ لیتے اور کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بچا مجھکو اپنے عذاب سے جسدن جمع کریگا تو اپنے بندوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینوم نومۃ عند المنام ثم

بچھونے پر لیٹنے وقت کی دعائیں

یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ترجمہ براء بن عازب نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے سوتے وقت اور فرماتے رب قنی سے آخر تک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کے طور سے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحٰق اور براء کے بیچمیں کسی راوی کا اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے اور ایک دوسرے شخص سے انہوں نے براء سے اور روایت کی یہ اسرائیل نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** منہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا اَنْ نَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو کہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والی آسمانوں کے اور پالنی والی زمینوں کے اور پالنی والے ہماری اور پالنی والے ہر چیز کے چیرنے والی دانہ اور گٹھلی کے (یعنے وہ چیز ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اُتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑ نیوالا ہے اسکے ماتھے کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہی تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیری اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کردی میرا قرض اور غنی کردے مجھی محتاجی سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** منہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَلْیَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَیْهِ بَعْدَهٗ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْیَقُلْ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ فَاِذَا اسْتَیْقَظَ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِهٖ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اُٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آوے تو چاہئے کہ اپنے تہہ بند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اُسکے بعد کیا چیز اُسپر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے صالحین تک یعنے تیرے نام سے اے رب میرے کہی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اُٹھاؤنگا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنے موت دی تو رحم کر اُسپر اور اگر چھوڑ دی تو تو نگہبانی کر اُسکی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی اور جب جاگے تو چاہئے کہ کہے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف اُس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اُسنے میرے بدن میں اور پھیر دیا مجھپر میرے روح اور حکم دیا مجھکو اپنے یاد کرنیکا یعنے توفیق دی ف اسباب میں جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ مَنْ یَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَنَامِ باب سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کے فضیلت میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَاَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتیلیاں جمع کرکے پھونکتے اور پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہونچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور مونہہ اور آگے کے بدن سے ایسا ہی کرتے تین بار ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **متبرجم** اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کے ہی راوی نے مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن پڑھتے پھر پھونکتے اور ہاتھ سارے بدن پر ملتے **باب** منہ **عَنْ** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اِقْرَاْ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْکِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْیَانًا یَقُوْلُ مَرَّةً وَاَحْیَانًا لَا یَقُوْلُهَا ترجمہ فروہ بن نوفل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھا دیجئے کہ میں اُسکو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپنے فرمایا پڑھا کر تو قل یا ایہا الکفرون اسلئے کہ اُسمیں نجات ہے شرک سے شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایکبار اور کبھی ایکبار کا لفظ نہ کہتے ف روایت کی ہمسے موسی بن حزام نے انہوں نے یحیے سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنے حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کے روایت سے اور مضطرب ہے ہیں

اصحاب ابی اسحٰق کے اسود سے مین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند سے سوا اور سند سے روایت کیے ہی عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبدالرحمٰن بہائی ہین فروہ بن نوفل کے **عن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ تنزیل السجدۃ وتبارک **ترجمہ** جابر نے کہا نہ تھے صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی جبتک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے **ف** ایسے ہی روایت کیے ثوری اور کئی لوگون نے یہ حدیث لیس سے انہون نے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کیے زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زہیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تمنے یہہ حدیث جابر سے انہون نے کہا نہین سنی مینے جابر سے مینے سنی ہی صفوان ہی یا ابن صفوان ہے اور روایت کیے شعبہ نے یہ حدیث سے انہون نے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے مانند حدیث لیث کی **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ الزمر وبنی اسرائیل **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جبتک کہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتی **ف** خبر دی مجھکو محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ ابو ابابہ کا نام مدرک ہی وہ مولی ہین عبدالرحمٰن بن زید کے اور انکو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہی انسے حماد بن زید نے **عن** العرباض بن ساریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام حتی یقرأ المسبحات ویقول فیھا آیۃ خیر من الف آیۃ **ترجمہ** عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے جبتک کہ وہ تین نہ پڑھ لیتے جنکے سرے پر سبح یا یسبح یا سبحان ہے اور فرماتے تھی کہ انمین ایک آیۃ بہتر ہے ہزار آیتون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** رجل من بنی حنظلۃ قال صحبت شداد بن اوس فی سفر فقال الا اعلمک ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا ان نقول اللھم انی اسألک الثبات فی الامر واسألک عزیمۃ الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک لسانا صادقا وقلبا سلیما واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک مما تعلم انک انت علام الغیوب قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یأخذ مضجعہ یقرأ سورۃ من کتاب اللہ الا وکل اللہ بہ ملکا فلا یقربہ شیء یؤذیہ حتی یہب متی ھب **ترجمہ** بنی حنظلہ کے ایک مرد نے کہا مین شداد بن اوس کے ساتھ تھا سفر مین تو انہون نے کہا مین تجھے ایسی چیز سکھاؤن کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمین سکھاتے تھے کہ ہم کہین اللھم سے علام الغیوب تک یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے مضبوطی کام کی اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہون تجھسے شکر میری نعمت کا اور خوبی تیرے عبادت کے اور مانگتا ہون مین تجھسے زبان سچی اور دل چنگا اور نباہ مانگتا ہون مین تجھسے سچیز کے شر سے جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہون تجھسے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہون مین تجھسے ان گناہون کی جسے تو جانتا ہے تو ہی چیزون کا جاننے والا ہے انتہی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہین کہ اپنے بستر پر جاوے اور ایک سورۃ اللہ کے کتاب کے پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اسکی حفاظت کے لئی ایک فرشتہ کہ نہین آتی اسکے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ناوی یہانتک کہ وہ جاگے جب جاگی **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسے سند سے اور ابو العلاء کا نام زید ہے اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہین اور وہ شخیر کے ++

باب ما جاء فی التسبیح والتکبیر والتحمید عند المنام باب سوتے وقت تسبیح وتکبیر وتحمید کے بیان مین **عن** علی قال شکت الی فاطمۃ مجل یدیھا من الطحین فقلت لو اتیت اباک فسألتیہ خادما فقال الا ادلکما علی ما ھو خیر لکما من خادم اذا اخذتما مضجعکما تقولان ثلاثا وثلاثین وثلاثا وثلاثین واربعا وثلاثین من تحمید وتسبیح وتکبیر وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی انسے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھون کے گٹون کے چکی پیسنے کے سبب سے سو کہا علی نے کہ کاش تم جاتین اپنی باپ کے پاس اور انسے ایک غلام مانگتین (سو وہ گئین حضرت کے پاس اور نہ مانگا آپ سے ایک غلام) اور آپنے فرمایا مین بتادون تمکو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لئے جب تم دونون اپنے بچھونون پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر اور اسحدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے حضرت علی سے **عن** علی قال جاءت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو مجل یدیھا فامرھا بالتسبیح والتکبیر والتحمید **ترجمہ** حضرت علی نے کہا فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور شکایت کی اپنے ہاتھون کے گٹونکی تو سکھائے انکو آپنے تسبیح اور تکبیر اور تحمید **باب** منہ **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلتان لا یحصیھما رجل مسلم الا دخل الجنۃ ھما یسیر ومن یعمل بھما قلیل یسبح اللہ فی دبر کل صلوۃ عشرا ویحمدہ عشرا ویکبرہ عشرا قال فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقدھا بیدہ قال فتلک خمسون ومائۃ باللسان والف وخمسمائۃ فی المیزان واذا اخذت مضجعک تسبحہ وتکبرہ وتحمدہ مائۃ

فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان اُسپر ہمیشگی کریگا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جو اُنپر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپنے کہ یہہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہہ ایک خصلت ہوئی) اور جب تم سوتے وقت اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہے سو بار یعنے اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور دونوں تینتیس ۳۳ بار سو یہہ سو ہونگی زبان پر اور ہزار ہونگی میزان میں پھر کون تم میں کہ رات اور دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے یعنے اگر اتنے سو برائیاں کرے معاف ہو جاویں (عزیزو کے صحابہ نے کہا کیوں نہ ہمیشگی کریں ہم اسپر پھر فرمایا آپنے کہ شیطان تمہارے ایک کی پاس آتا ہے اور وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو یاد کر فلانی چیز کو یہانتک کہ وہ نماز پڑھ نکلتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا یعنے جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے پھر اُسی تھپکتا ہی یہانتک کہ سو جاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً اور اس باب میں زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اعمش کے روایت سے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ اُنکا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور روایت کیے شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور یہ مرفوع کی اور روایت کیے یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ باب رات کے جاگنے کی دعا میں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الہ سے الا باللہ تک یعنے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اُسکا اُسکی ہے سلطنت اور اُسیکو ہی سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اُس اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنیکی قوت نہیں مگر اللہ کیطرف سے پھر کہے رب اغفر لی یعنے یا اللہ مجھے بخشدے یا یہہ فرمایا آپنے کہ پھر دعا کرے قبول ہوجاتی ہے دعا اُسکی پھر اگر تمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی قبول ہوئی نماز اُسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے

بَابٌ مِنْهُ باب

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهُوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهُوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پاس اور دیتا تھا میں آپکو وضو کا پانی پھر بہت دیر تک میں سُنتا رہتا تھا آپکو کہ آپ فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک آپکو فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابٌ مِنْهُ باب

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ترجمہ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سونیکا فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے نام سے مرونگا میں اور تیرے ہی نام سے جیتا ہونگا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنے سب تعریف ہے اللہ کو جسنے زندہ کیا ہمیں ذات کو بعد اسکے کہ مارا اُسکو اور اُسکی طرف ہے پھر جانا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ

رات کے جاگنے کی دعا میں

مَا یَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ اِلَی الصَّلٰوۃِ باب تہجد کے وقت اُٹھنے کے دعاؤں کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اٹھتے فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانونکی یعنے روشنی ہے اور زمین کے اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو قایم کرنیوالا ہے آسمانونکا اور زمین کا اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو پالنی والا ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو لوگ اُنمین ہین تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لئی اسلام لایا مین اور تیری ہی اوپر ایمان لایا مین اور تجہی پر توکل کیا مینے اور تیری ہی طرف رجوع کیا مینے اور تیرے ہی واسطے لڑا مین اور تجہی کو حاکم بنایا مینے سو بخشدی جو کے بھیجے مینے گناہ اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائی اور جو کہولے تو ہی معبود ہے میرا نہین کوئی معبود سوا تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے بواسطہ ابن عباس کے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْلَۃً حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَّرَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّھَدَآءِ وَعَیْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ اَفْقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَاَسْاَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ کَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَاْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِکَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ فِیْہِ وَاَسْاَلُکَہٗ بِرَحْمَتِکَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْاَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ وَاِنَّکَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مُھْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَالِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِکَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَآئِکَ نُحِبُّ بِحُبِّکَ مَنْ اَحَبَّکَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِکَ مَنْ خَالَفَکَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَیْکَ الْاِجَابَۃُ وَھٰذَا الْجُھْدُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰھُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنے بعد تہجد کے) اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتا ہون تجھسے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آجاوے اُس سے میرا دل اور خاطر جمع ہوجاوے میرے اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی ہی اور سنور جاوے اُسکی برکت ہی میرا غیب اور بلند ہوجاوے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہوجاوے اُسکی سبب سے میرا عمل اور سکہلاوے تو مجھے اُس سے سیدہی راہ اور جمع کردی تو اُس سے میرے جمعیتون کو اور بچا تو اُس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دی ہمکو ایمان اور یقین ایسا کہ نہووے اُسکے بعد کفر اور دی ایسی رحمت کہ پہونچون مین اُس سے تیرے کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت مین یا اللہ مانگتا ہون مین مراد کو پہنچنا قضا مین اور مہمانی شہیدونکی اور زندگی نیکونکی اور مدد دشمنو پر یا اللہ مین تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہون اگرچہ میرے عقل تہوڑی ہے اور عمل ضعیف ہی محتاج ہون تیری رحمت کا تجھی سے مانگتا ہون اے ہر کام ونکے بنانیوالی اور سینون کے درست کرنے والی کہ بچاوے تو مجھکو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہی تو دریاؤن کو ملنے سی اور بچاوے تو ہلاک کرنیوالی دعا سی اور قبرون کے فتنون سے یا اللہ جو خیر میرے عقل مین نہ آئی اور میرے نیت اور سوال بہی اُس تک نہ پہونچا اور وعدہ کیا ہے تو نے اُسکا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنی کسی بندیکو دینی والا ہے سو مین وہ تجھسی طلب کرتا ہون اور مانگتا ہون تجھسی تیرے رحمت کے وسیلے سے اے پالنی والی عالمونکے یا اللہ بڑی قوت والی اور اچھے کام والی مانگتا ہون

تہجد کے وقت اٹھنے کی دعا مین

تجھے چین قیامت کے دن کا اور جنت ہمیشگی کی دنیا میں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والی ہیں رکوع و سجدہ بجالانی والی اپنے اقراروں کے پورا کرنیوالی بیشک تو مہربان ہے دوستی کرنیوالا اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ کردی ہمکو ہدایت کرنیوالے ہدایت پائی ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنیوالی تیرے دوستوں سے صلح رکھنی والی اور تیرے دشمنوں سے دشمنی دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھی تجھکو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمن رکھنے کی سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ یہ تو دعا ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا دینے براہ فضل و احسان کے) اور یہ تو کوشش میری ہے اور بھروسا تجھی پر ہے یا اللہ ڈالدے میرے دلمیں ایک نور اور میرے قبر میں ایک نور اور میرے آگے ایک نور اور میرے پیچھے ایک نور اور میرے داہنی ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے اوپر ایک نور اور میرے نیچے ایک نور اور میرے آنکھو میں ایک نور اور میرے بالو میں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میرے ہڈیو میں ایک نور یا اللہ بڑہادی میرا نور اور دی مجھکو نور اور ٹھہرادے میرے لئی نور پاک ہے وہ جسنے عزت کی چادر اوڑہی اور خاص کیا اسکو اپنے ذات کے لئی پاک ہے وہ جسنے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم و اساتہ بزرگے کی پاک ہے وہ کہ نہیں لایق ہے تسبیح کے کوئی سوا اسکے پاک ہے وہ فضل اور نعمتون والا پاک ہے وہ بڑائی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ابن ابی لیلی کے روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کیے شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہونے کریب سے انہونے ابن عباس سے انہون نے صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور نہیں ذکر کیے اتنی لمبی **باب** مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ باب تہجد کے شروع کے دعاؤں میں **عن** اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ترجمہ ابی سلمہ نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کیا پڑہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نماز کے شروع میں اپنے قبل قرأت اور بعد تحریمہ جب راتکو کہڑے ہوتے فرمایا انہون نے جب راتکو کہڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی اے رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالی آسمانون اور زمین کے جاننے والی چھپے اور کہلے کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندون کے بیچمیں جسمیں وہ اختلاف کرتے تھے سیدہی راہ بتادے مجھی جسمیں اختلاف کیا گیا ہے سچی بات تو اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدہی راہ پر **ف** حدیث حسن غریب ہے **باب** وَمِنْهُ **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ آخِرُ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کہڑے ہوتے فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ سے وَأَتُوبُ إِلَيْكَ تک کہ متوجہ کیا میں نے اپنا مونہہ اسکے طرف جسنی پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو میں ایکطرف کا ہون اور نہیں میں مشرکون سے بیشک نماز میرے اور قربانی میرے اور زندگی میرے اور موت میرے اللہ کے واسطے ہے جو پالنی والا ہے سارے جہانونکا کوئی شریک نہیں اسکا اور اسیکا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانون سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور میں غلام تیرا ظلم کیا میں نے اپنے جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخشدی میرے سب گناہ بیشک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتادی مجھکو نیک خصلتون کی کوئی نہیں بتاتا کوئی اسکے راہ سوائی تیرے اور دور کردی مجھ سے بری خصلتین کہ نہیں دور کرتا مجھسے کوئی انکو سوا تیرے بیان لایا میں تجھ بڑی برکت والا ہی تو اور بلند ہے مغفرت مانگتا ہون میں تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیرے آگے پھر جب رکوع کرتے فرماتے اللہم سے عصبی تک اور یعنی اسکے یہہ ہیں یا اللہ رکوع کیا میں نے تیرے لئے اور ایمان لایا تجھپر اور تابع

ہوا مین تیرا ہی تک گئے تیرے لئی کان ہیں تیرے اور آنکھہ میرے اور گودا میرا اور مڈہی اور پٹھی میرے پھر جب سر اٹھاتے فرماتی اللھم ربنا سے من شئی تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہو تعریف آسمان اور زمین بھر جو اسکے بیچ مین ہے اور جتنی جو چاہے اسکے بعد پھر جب سجدہ کرتے فرماتی اللھم لک سجدت سے الخالقین تک یعنے یا اللہ تیرے لئی سجدہ کیا مین نے اور تجھے پر ایمان لایا مین اور تیرا ہی تابع ہوا سجدہ کیا میرے مونہہ نے اسکی لئی جسنی اسے بنایا اور اسکے تصویر کھینچی اور اسکے کان اور آنکھین کھولین سو بڑی برکت والا ہی سب بنانی والون سے اچھا پھر سب کے آخر مین تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک یعنے یا اللہ بخشدی اسکو جو مین نے اگلی کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھسے زیادہ جانتا ہے میرے علم مین سے تو ہی ہے مقدم کرنیوالا اور مؤخر کرنیوالا کوئی معبود نہین تیرے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ قال وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت ربنا وتعالیت استغفرک واتوب الیک فاذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری وعظامی وعصبی واذا رفع قال اللھم ربنا لک الحمد ملأ السماء وملأ الارض وملأ ما بینھما وملأ ما شئت من شئی بعد فاذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصوّرہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یقول ما بین التشھد والتسلیم اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز مین یعنے بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجھت وجہی سے واتوب الیک تک اور معنی اسکے اوپر گذرے مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنے یہہ ہین کہ حاضر ہوا مین تیرے خدمت مین اور بموافقت کی مینے تیرے اطاعت کی ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ مین ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی مین تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہون اسی رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیرے آگی پھر جب رکوع کرتے اللھم لک رکعت سے عصبی تک پڑہتے اور معنی اسکے اوپر کی حدیث مین گذرے پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور اسکے معنی بھی اوپر گذرے پھر آخر مین بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک اور معنی اسکی بھی اوپر کے حدیث مین گذرے فقط آسمین ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اسکے معنے جو قدر سے زیادہ بڑہا مین یعنے اسکو بھی بخشدے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** الشر لیس الیک کے کئی معنی ہین چنانچہ مجمع البحار مین ہے کہ مراد اس سے یہ ہی کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی اور تیرے رضامندی نہین ملتی یا شر تیری طرف چڑہتا نہین اور خیر تیری طرف چڑہ جاتی ہے اور اس کلمہ مین تعلیم ہے ادب کے کہ بندی کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنی کو جانے اور خیر اللہ کیطرف سے سمجھے کہ اسکی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہہ مقصود نہین کہ شر اسکی تقدیر یا خلق سے باہر ہی بلکہ یہہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالے کو کتون یا سور کا رب نہ کہنا چاہئے اگرچہ وہ رب العالمین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اسکی تعبیر مین ایک سو ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہان سے غلطی شطحیات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام انکا مشعر سوء ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہہ بھی معنے ہو سکتے ہین کہ شر کے نسبت تیری طرف نہین یعنے اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہین تیری لئی جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لئے شر ہے **عن** علی بن ابیطالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع ذلک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شئی من صلوتہ وھو قاعد فاذا قام من سجدتین رفعھما کذلک فکبر ویقول حین یفتتح الصلوٰۃ بعد التکبیر وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت سبحانک انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا

إِلَّا إِلَيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَكَ لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ الْإِلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اُٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قرأت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے یعنے تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ اُٹھاتے نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنے سجدوں وغیرہ میں پھر جب دو رکعت پڑھکر اُٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنے اسکے انابک والیک تک اوپر گذرے اور لا منجا منک سے آخر تک یہ ہیں کہ نہیں نجات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانا مگر تیرے ہی طرف مغفرت مانگتا ہوں تجھ ہی سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپکا کلام یہ ہوتا اللھم لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اُسکے اوپر گذرے پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنے سنا اللہ نے اُسکی کلام کو جسنے اُسکی تعریف کی پھر اُسکے بعد فرماتے اللھم ربنا لک الحمد سے بعد تک یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھکو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنے تو چاہے اُسکے بعد پھر جب سجدہ کرتے سجدہ میں فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہوتی لگتی تو فرماتے یعنے قبل سلام کے اللھم اغفرلی سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعی کا اور بعض ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ دعایات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے **سنا مین نے** ابو اسمعیل یعنے ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنا مین نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے **باب** ما جاء ما یقول فی سجود القرآن باب سجدۂ تلاوت کی دعاؤں کے بیان مین **عن** ابن عباس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت الشجرۃ لسجودی فسمعتھا وھی تقول اللھم اکتب لی بھا عندک اجرا وضع عنی بھا وزرا واجعلھا لی عندک ذخرا وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داود قال ابن جریج قال لی جدک قال ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد قال ابن عباس فسمعتہ وھو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینی اپنے تئین رات کو خواب مین دیکھا کہ مین نماز پڑھتا ہون ایک درخت کے پیچھے اور مینے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا اور مینے سنا کہ وہ کہتا تھا اللھم سے عبدک داؤد تک یعنے یا اللہ لکھدے میرے لئے اسکا ثواب اور مٹا مجھ سے اسکے سبب سے بوجھ یعنی گناہوں کا اور جمع کر رکھ اسکا ثواب میرے لئے اپنی نزدیک اور قبول کر اسکو مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنی بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہا مجھسے تمہارے دادا یعنے عبید اللہ نے اور خطاب کیا اُنہون نے حسن سے کہ کہا ابن عباس نے پھر پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پس سنا مینے اُنکو کہ پڑھتے تھے اُسی کو جسکی خبر دی تھی اُس مرد نے اور کہا تھا قول درخت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابا سعید سے بھی روایت ہے **عن** عائشہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو سجدۂ تلاوت مین پڑھتے تھے سجد وجہی سے آخر تک یعنے سجدہ کیا میرے موہنہ نے اُسکو جسنے بنایا موہنہ کو اور چیرے اُسکے کان اور آنکھین اپنے حول و قوۃ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت عائشہ کے یہ روایت دار قطنی اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کیے ہے اور ابن سکن نے اسکو صحیح کہا ہے اور اُسکے آخر مین یہ بھی زیادہ کیا ہے عائی مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور بیہقی نے خلقہ کے بعد صوّرہ بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اُسکو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونون حدیثین دال ہین کہ سجود تلاوت مین کچھ پڑھنا مسنون ہے اور جتنی احادیث سجود تلاوت مین آئی ہین

سجدۂ تلاوت کی دعائین

سب قاطبۃً دلالت کرتے ہین کہ اُسکے ساجد کو وضو ضرور نہین اور سجدۂ تلاوت بی وضو بہے رواہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تلاوت کے وقت جو ہوتا تہا بے تکلف سجدہ کرتا تہا اور کسی روایت مین مذکور نہین کہ آپنے اُنکو وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بہی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس با وضو ہوا کرین اور بشر کون بے بہی ساتہ سجدہ کیا ہے حالانکہ وہ بجس ہین اور وضو کے قابل نہین اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ ابن عمر بے وضو سجدہ کیا کرتے تہے اور ایسا ہی روایت کیا ہی اُنسی ابن ابی شیبہ اور جو بہقی نے اُنسے روایت کیا ہے کہ سجدہ کرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونو مین اسطرح ہے کہ مُراد طہارت سے طہارت کبرے ہی یعنے جنابت نہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بہے جایز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سی نہین سمجہی جاتی ہی ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بہی مفہوم نہین ہوتی اور ستر عورت اور استقبال قبلہ جب ممکن ہو تو بعضون نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری مین ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اسمین ابن عمر کے موافق کوئی نہین ہے مگر شعبی کی روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اُنسے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے بہی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑہتے اور بی وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کیطرف اور اگر راہ مین ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت مین ابن عمر کے موافقت بی وضو سجدہ کرنیمین ابو طالب اور منصور باللہ بہی کی ہی اور مروی ہے بعض صحابہ سی کہ وہ مکروہ کہتے تہے سجدۂ تلاوت کو اوقات مکروہہ مین اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہین اسلئے کہ سجدۂ تلاوت نماز نہین اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار **باب** ماجاء ما یقول اذا خرج من بیتہ باب گہر سے نکلنے کی دعاؤنکا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال یعنی اذا خرج من بیتہ بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ کفیت ووقیت وتنحی عنہ الشیطان **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہے یعنے گہر سے نکلتے وقت بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جاتا ہے اُس سے کفایت کیا گیا تو اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اُس سے شیطان اور معنے اُسکے یہ ہین کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے بہروسا کیا مین نے اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجا لانیکی قوت کسی کو نہین ہے مگر اللہ کے ساتہ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **باب** منہ باب دوسرا اسے بیانمین **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللہم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجہل او یجہل علینا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر سے نکلتے بسم اللہ سے آخر تک پڑہتے یعنے شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے بہروسا کرتا ہون مین اللہ پر یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہسے اس سے کہ پہسل جاؤن یا راہ بہول جاؤن یا ظلم کرون کسی پر یا مجہپر کوئی ظلم کرے یا جہالت کرون مین کسی پر یا مجہسے کوئی جہالت کرے **باب** ما یقول اذا دخل السوق باب بازار مین جانیکی دعاؤنکا **عن** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بازار مین داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑہے اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیان لکہی جاتی ہین اور ہزار ہزار برائیان مٹائی جاتی ہین اور ہزار ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے جو خزاعی ہے زبیر کے گہر کے سالم بن عبداللہ سے مانند اسی روایت کے چنانچہ روایت کیا ہے ہمسے احمد ابن عبدالنبی نے اُنہون نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونون نے کہا روایت کیا ہے ہمسے عمرو بن دینار نے جو خزاعی ہین زبیر کے گہر کے اُنہون نے سالم سے اُنہون نے عبداللہ بن عمر سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے بازار جاتے لا الہ سے قدیر تک یعنے جیسا اوپر مذکور ہوا لکہے جاتی ہین اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیان اور مٹائی جاتی ہین اُسکے لئی ہزار ہزار برائیان اور بنایا جاتا ہے اُسکے لئے ایک گہر جنت مین **باب** ما جاء ما یقول العبد اذا مرض باب بیمار کے دعا **عن** ابی سعید وابی ہریرۃ انہما شہدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ وقال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ قال یقول اللہ لا الہ الا انا وانا وحدی واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال اللہ لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالہا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے دونون نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تصدیق کرتا ہے اُسکی

اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ہے ملک اور مجھے کو ہی سب تعریف اور جب کہتا ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنیکے مگر میرے ہی طرف سے اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جاوے اسکو آگ نہ کھاوے گی

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید سے مانند اسی روایت کے مضمون میں اور مرفوع کیا اسکو شعبہ نے روایت کرنے سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کیا ہمسے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے

باب مَا جَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلًی باب اس بیان میں کہ جب کسیکو بلا میں دیکھے تو کیا کہے

عن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اِلَّا عُوْفِیَ مِنَ الْبَلَاءِ کَائِنًا مَا کَانَ مَا عَاشَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے کسیکو بلا میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلا تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جسنے بچایا مجھکو اس بلا سے جسمیں مبتلا کیا تجھکو اور فضیلت دی مجھکو اپنے اکثر مخلوقات پر تو بچایا جاویگا وہ اس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہیگا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسباب میں ابی ہریرہ اور عمرو بن دینار سے جو خزاعی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصرے اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتیں جو روایت کرتے ہیں انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور روایت کیا ابی جعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کسیکو بلا میں دیکھے تو اور وہ پناہ مانگتا ہو تو تو اس دعا کو اپنے دل میں کہہ کہ وہ نہ سنی روایت کیا ہمسے ابو جعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کیا ہمسے مطرف بن عبداللہ نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھے کسی گرفتار بلا کو اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اسکو وہ بلا کبھی نہ پہنچیگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب مَا یَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ باب مجلس سے اٹھتے وقت کے دعا کا

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ذٰلِکَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت لغو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلی سبحانک سے اتوب الیک تک کہے یعنے پاک ہے تو ای اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے مغفرت مانگتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے تو بخشے جاتی ہیں اسکے باتیں جو اس مجلس میں کہیں **ف** اسباب میں ابی برزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں پہچانتے ہم اسکو سہیل کے روایت سے مگر اسی سند سے

عن اِبْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ نُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ گنا جاتا تھا ہم مجلس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اٹھنے کے رب اغفر لی سے آخر تک یعنے ای رب میرے بخشدی مجھکو تحقیق کہ تو ہے توبہ قبول کرنیوالا اور بخشنی والا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریص ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی معصوم جبکو اللہ نے گناہوں سے بچایا ہی تھا اور اگلے پچھلے خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اسکی ضرورت ہے

باب مَا یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ باب شدت غم کے وقت دعا کا

عن اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا عِنْدَ الْکَرْبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے آخر تک یعنے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنی والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑی تخت کا **ف** روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن نے انہوں نے شعبہ نے انہوں نے قتادہ نے انہوں نے ابوالعالیہ نے انہوں نے ابن عباس نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے اور اسباب میں علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح **مترجم** واقع میں جو کہ اس دعا میں اللہ کی توحید اور اسکا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اسکی پروردش کا آسمان و زمین میں مذکور ہے اسلئے موحدان عرشی دماغوں کا

غم کہونکے لی یہ کرسیٔ عظم ہے اگرچہ جمہیہ لہیہ کو اس سے کچھ بہرہ نہو اور اسمین صاف اشارہ ہوتا ہے کہ اسکی ذات مقدس کے عرش پر ہونیکی طرف وہو المقصود **عن** ابیہ رہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اکربہ الامر رفع راسہ الی السماء فقال سبحان اللہ العظیم واذا اجتہد فی الدعاء قال یا حی یا قیوم **ترجمہ** روایت ہے ابی رہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کیطرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنے پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے دعا مین فرماتے یا حی یا قیوم یعنے اے زندہ سب کے تھامنے والی **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** حقیقت مین حی وقیوم دونون نام مبارک ایسی پایہ مین اور استقدر وہ کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر وتحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالے نے ان نامونکی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت مین یہ دونون صفتین ایسی ہین کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہین سے وابستہ ہی اگر ایک لحظہ اپنے قیومیت کا اظہار نکرے تو سارا جہان کتم عدم مین فوراً چلا جاوے اور اگر اسکی حیوۃ کو جو سب حیوٰۃ کاملہ کی ظل ہین ایک لحظہ اسنے روک لے تو ساری ذوی الارواح مین سے ایک بھی زندہ نظر نہ آوے **باب** ماجاء ما یقول اذا نزل منزلا باب منزل مین اترنیکے دعا کا **عن** خولۃ بنت الحکیم السلمیۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک **ترجمہ** روایت ہے خولہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اترے کسی منزل مین اور کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنے پناہ مین آتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہونچاوینگی اسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اس منزل سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہی حدیث کہ پہونچی انکو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سوا ذکر کرکے انہون نے حدیث اسکی مثل اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہون نے روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور انہون نے انسمین کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہین خولہ سے اور حدیث لیث کے یعنے جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے **باب** ما یقول اذا خرج مسافرا باب سفر کے وقت کے دعا کا **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ قال بإصبعہ ومد شعبۃ اصبعہ قال اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم اصحبنا بنصحک واقلبنا بذمۃ اللھم ازو لنا الارض وھون علینا السفر اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنے سواری پر اشارہ فرماتے اپنے انگلی سے یعنے آسمانکی طرف اور دراز کرتے شعبہ اپنی انگلی اور پھر فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنے خیر خواہی سے اور لوٹا مجھکو اپنے ذمہ مین یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لئے زمین کو یعنے چھوٹا کردے مسافت کو اور آسان کردے ہمپر سفر کو یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کے مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے **ف** اسکی ہمسے سوید بن نصر نے انہون نے عبداللہ بن مبارک سے انہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے مضمون مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین **عن** عبداللہ بن سرجس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یقول اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اھلنا اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب ومن الحور بعد الکور ومن دعوۃ المظلوم ومن سوء المنظر فی الاھل والمال **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو رفیق رہ ہمارے سفر مین اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کے مشقتون سے اور اور بیجا محروم ونامراد لوٹنے سے اور خوبی سے بعد کوزکے اور بددعا سے مظلوم کے اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کے جگہہ یا بعد الکون بھی اور معنے اسکی یہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ایمان سے کفر کی طرف لوٹنی سے یا طاعت سے معصیت کے طرف لوٹنی سے غرض یہ ہے کہ جو امر کہ خیر سے شر کیطرف مراد ہے **باب** ماجاء ما یقول اذا رجع من سفرہ باب سفر سے لوٹنی کی دعا ونکا **عن** البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل من سفر قال ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتی فرماتی ہمون سے آخر تک اور معنے اسکے یہ ہین کہ ہم لوٹنے والی ہین یعنے سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنیوالی ہین عبادت کرنیوالی ہین پسند کی تعریف کرنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی توری نے یہی حدیث ابی اسحاق سی انہون نی براء سے اور نہین ذکر کیا انسمین ربیع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہی اور اسبابین ابن عمر اور جابر

بن عبد اللہ سے روایت ہے **باب** منہ **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر فنظر الی جدران المدینۃ اوضع راحلتہ وان کان علی دابۃ حرکھا من حبھا **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر گدھے پر سوار ہوتے تو اسکو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء ما یقول اذا ودع انسانا باب کسیکی رخصت کرنیکے بیان منہ **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع یکا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استودع اللہ دینک وامانتک واخر عملک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو رخصت کرتے اسکا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ یہانتک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپکا اور فرماتے استودع سے آخر تک یعنے امین کرتا ہوں اللہ تعالے کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی ابن عمر سے **عن** سالم انہ کان ابن عمر کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ان ادن منی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک **ترجمہ** روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر جب کسیکو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آ میں تجھے رخصت کروں جیسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو رخصت کرتے تھے میرا استودع سے آخر تک پڑھتے اور منہ اسکے اوپر لگدے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اسوجہ سے روایت ہے سالم بن عبد اللہ کے **باب** منہ **عن** انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اریدا سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی یا اغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیثما کنت **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا آیا ایک مرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے کہ یا رسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے کچھ توشہ دیجیے آپنے فرمایا توشہ دی تجھکو اللہ تعالے تقوی کا عرض کیے اور کچھ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا بخشدی اللہ تعالے گناہ تیرے عرض کیے اور کچھ زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لئی خیر کو جہاں تو ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** منہ **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی اریدان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللھم اطو لہ البعد وھون علیہ السفر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیے یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھ وصیت فرمائی آپنے فرمایا تجھی اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر پھر جب وہ چلا آپنی فرمایا اللہ لپیٹ دی اسکے لئی زمین کی دوری میں سفر کا ارادہ کرتا ہوں کچھ وصیت فرمائی آپنے فرمایا تجھی اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر پھر جب وہ چلا آپنی فرمایا اللہ لپیٹ دی اسکے لئی زمین کی دوری کو اور آسان کر دی اسپر سفر **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماذکر فی دعوۃ المسافر باب مسافر کے دعا مقبول ہونیمیں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم دوسرے مسافر تیسرے باپ کے دعا لڑکوں کے لئے **روایت** کی ہمسے علی نے انہوں نے اسمعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحیی اسی اسی اسناد سے مانند اسکی اور زیادہ کیا اسمیں مستجابات لاشک فیھن یعنے تین دعائیں مقبول ہیں انمیں شک نہیں اور یہ حدیث حسن ہے اور ابو جعفر وہی ہیں جنسے یحیی بن ابی کثیر نے روایت کیے اور وہ ابو جعفر موذن کہلاتے ہیں اور انکا نام ہم نہیں جانتے **باب** ماجاء ما یقول اذا رکب دابۃ باب سواری پر چڑھنے کی دعا میں **عن** علی بن ربیعۃ قال شھدت علیا اتی بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاثا واللہ اکبر ثلاثا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک یعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب غیرہ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علی کے پاس اور انکی سواری لائی تھے تاکہ وہ سوار ہوں پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہکے پھر جب اسکی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھا یعنے پاک ہے وہ اللہ جسنے ہمارے کام میں لگایا اسکو اور ہم اسکو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کیطرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت یعنے پاک ہے تو ای اللہ بیشک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخشدے مجھکو کہ نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو مگر تو پھر ہنسے حضرت علی اور میں نے کہا آپ کیوں

دعا مقبول ہونیکا بیان

سواری پر چڑھنے کی دعا کا بیان

ہنسے ای امیر المؤمنین فرمایا انہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ انہون نے ایسا ہی کیا جیسے مین نے کیا پھر ہنسی سو مین نے عرض کی کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا بیشک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنی بندسی جب وہ کہتا ہی ای رب بیمر بخشدی گناہ میرے بیشک کوئی نہین بخشتا گناہ سوا تیرے **ف** اسبابین ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر فرکب راحلتہ کبر ثلاثا وقال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم یقول اللھم انی اسالک فی سفرنی ھذا من البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا المسیر واطو عنا بعد الارض اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اھلنا وکان یقول اذا رجع الی اھلہ ایبون ان شاء اللہ تائبون عابدون لربنا حامدون **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سبحان الذی سخر لنا الخ سے منقلبون تک کہتے یعنے ایکبار پھر اللھم سے فی اھلنا تک پڑھتے یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھ سے اس سفر مین نیکی اور تقوی اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دی ہمارے لئے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ تو ہمارے ساتھ رہ سفر مین اور خلیفہ رہ گھر مین اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہین اگر خدا نے چاہا توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالی اپنی رب کے تعریف کرنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء ما یقول اذا ھاجت الریح باب آندہی کے وقت کی دعا مین **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای الریح قال اللھم انی اسالک من خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوا چلتے یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون خیر اسکی اور جو خیر اسمین رکھی گئی ہے اور جو اسکے ساتھ بھیجے گئی ہے اور پناہ مانگتا ہون اسکے شر سے اور جو شر اسمین رکھا گیا ہے اور جو اسکے ساتھ بھیجا گیا ہے **ف** اور اسبابین ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** ما یقول اذا سمع الرعد باب گرج کی دعا مین **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سنتے تھے آواز گرج اور کڑک کے فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہمکو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہمکو اپنے عذاب سے اور بخشدی قبل اسکے **ف** یہ حدیث ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **باب** ما یقول عند رؤیۃ الھلال باب چاند دیکھنے کی دعا کا **عن** طلحۃ بن عبید اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال اللھم اھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے اللھم سے آخر تک پڑھتے یعنے یا اللہ مبارک کر ہمپر اس چاند کو ساتھ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** ما یقول عند الغضب باب غصہ کی دعا کا **عن** معاذ بن جبل قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی عرف الغضب فی وجہ احدھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم **ترجمہ** روایت ہے معاذ سے کہا دو شخص آپسمین سخت و سست کہنے لگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا آپنے مین ایک کلمہ جانتا ہون اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے اور وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے یعنے پناہ مانگتا ہون مین شیطان مذمی ہوئے سے **ف** اسبابین سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے سفیان سے مانند اسکے اور یہ حدیث مرسل ہے اسلئے کہ عبد الرحمن بن ابی لیلی نے نہین سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمر بن خطاب کے خلافت مین اور عمر بن خطاب جب شہید ہوئے تو عبد الرحمن بن ابی لیلی چھ برس کی تھی ایسی ہی روایت کی ہے شعبہ نے حکم سے انہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور روایت کی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے عمر بن خطاب سے اور دیکھا ہے انکو اور عبد الرحمن کے کنیت ابو عیسے ہی اور ابو لیلی یعنے انکے باپ کا نام یسار ہے اور روایت کی گئی ہے عبد الرحمن سے کہ انہون نے کہا دیکھا مین نے اکیسوبیس صحابہ کو انصار سے رضی اللہ عنہم اجمعین **باب** ما یقول اذا رای رؤیا یکرھھا باب برا خواب دیکھنے کی دعا کا اور اچھے خواب کے بیان مین **عن** ابی سعید الخدری انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رای احدکم الرؤیا یحبھا فانما ھی من اللہ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث بما رای واذا رای غیر ذلک مما یکرھہ فانما ھی من الشیطان فلیستعذ باللہ من شرھا ولا یذکرھا لاحد فانھا لا تضرہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا انہون نے کہ فرماتے تھے جب دیکھی کوئی تم مین خواب مین جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ کی طرف سے ہی ہے پھر تعریف

کرے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اسکے سوا ایسی چیز جسکو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کے طرف سے ہی پس پناہ مانگے اسکے شر سے اور کسی سے ذکر کرے اسکا کہ وہ اسکو کچھ ضرر نہیں پہونچاویگا **ف** اسباب عن ابی قتادہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہی اس سند سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کی نزدیک روایت کیے ہے اسنے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے **باب** ما یقول اذا رای الباکورۃ من الثمر باب نیا پھل دیکھنے کی دعا میں **عن** ابی ھریرۃ قال کان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لنا فی ثمارنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا ومدنا اللھم ان ابراھیم عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانا ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک بہ لمکۃ ومثلہ معہ قال ثم یدعو اصغر ولید یراہ فیعطیہ ذلک الثمر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے پھر جب آپ لیتے فرماتے اللھم سے وشلہ معہ تک یعنی یا اللہ برکت دی ہمارے ہمارے پہلو میں اور برکت دی ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اسنے دعا کی مکہ کے لئے اور میں کہ تیرا بندہ اور نبی ہوں تجھسے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لئے مثل اسکے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لئے اور برابر اسکے اور پھر بلاتی جس چھوٹے لڑکے کو دیکھتے اور وہ پھل اسے عنایت فرماتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما یقول اذا اکل طعاما باب کھانے پینے کی دعا کا **عن** ابن عباس قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونۃ فجاءتنا باناء من لبن فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عن یمینہ وخالد عن شمالہ فقال لی الشربۃ لک فان شئت اثرت بھا خالدا فقلت ما کنت لاوثر علی سؤرک احدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطعمہ اللہ طعاما فلیقل اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ ومن سقاہ اللہ لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شئ یجزئ مکان الطعام والشراب غیر اللبن **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ کے گھر میں سو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اسمیں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں آپکے داہنے اور خالد بائیں تھے سو مجھسے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کرونگا آپکے جھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو اللہ تعالی کچھ کھلائے تو کہے اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اسمیں اور کھلا اس سے اچھا اور جسکو اللہ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اس میں اور زیادہ دی ہمکو بھی اور فرمایا آپنے کہ کوئی شئی ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے بعضوں نے یہ حدیث علی بن زید سے سو کہا انہوں نے روایت کیے ہے عمر بن حرملہ سے اور بعضوں نے کہا عمر بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں **مترجم** اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ کھانے پینے کی چیز میں اصحاب حضرت پر تقدیم نکرتے تھے اور یہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ اپنے صلحا اور علما کے ساتھ یہی آداب کہیں دوسرے یہ کہ پینے کی بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں پر تیسرے یہ کہ سور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اسلئے ابن عباس نے اسمیں ایثار نکیا معلوم ہوا کہ امور دنیہ میں ایثار اولی نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا چوتھے دعا تمام کھانوں کے پانچویں دعا دودھ کے چھٹے یہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سی بہتر دنیا میں کوئی شئی نہیں کہ حضرت نے اسمیں یہہ دعا نکی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شئی طعام و شراب کے قایم مقام سوا اسکے نہیں **باب** کا یقول اذا فرغ من الطعام باب کھانے سے فارغ ہونیکی دعا کا **عن** ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت المائدۃ من بین یدیہ یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا **ترجمہ** روایت ہے ابو امامہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سے جب دسترخوان اٹھاتے تھے تو آپ فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والے نہ ہمیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اس سے اے ہمارے رب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل وشرب قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف ہی اس اللہ کو جسنے کھلایا اور پلایا ہمکو اور بنایا ہمکو مسلمان **عن** معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طعاما فقال الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے

باب نیا پھل دیکھنے کی دعا

کھانے پینے کی دعا

کھانے سے فارغ ہونے کی دعا

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا یا کچھ کہا نا پھر کہا الحمد للہ سے ولا قوۃ تک یعنے سب تعریف اُس اللہ کو ہے جسنے کہلایا مجھکو یہ کہانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوت کے بخشے جاوینگے اُسکے اگلے گناہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے **باب** ما یقول اذا سمع نھیق الحمار باب گدہے کی آواز سنے کی دعا مین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکا واذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رأی شیطانا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم آواز مرغ کی تو مانگو اللہ سے اُسکا فضل مانگو اسلئے کہ اُسنے دیکھا ہی فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدہے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اُسنے دیکھا ہے شیطان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت مین **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما علی الارض احد یقول لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الا کفرت عنہ خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی زمین پر ایسا نہین کہ لا الہ الا اللہ سے الا باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہوجاتا ہے اُسکے چھوٹے گناہون کا اگرچہ دریا کے کف برابر ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا شعبہ نے یہی حدیث ابی بلج سے اسی سند سے مانند اسکے مگر مرفوع نہین کیا اُسکو اور ابو بلج کا نام یحیے ہے اور وہ بیٹے ہین ابی سلیم کے اور بعضون نے ابن سلیم کہا ہے روایت کیا محمد بن بشار نے اُنہون نے ابن ابی عدی سے اُنہون نے حاتم سے اُنہون نے ابی بلج سے اُنہون نے عمرو بن میمون سے اُنہون نے عبداللہ بن عمرو سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے ابی بلج سے مانند اسکے اور مرفوع نہین کیا اُنہون نے اسکو **عن** ابی موسی الاشعری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فلما قفلنا اشرفنا علی المدینۃ فکبر الناس تکبیرۃ ورفعوا بھا اصواتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم لیس بأصم ولا غائب ھو بینکم وبین رؤس رکابکم ثم قال یا عبداللہ بن قیس الا اعلمک کنزا من کنوز الجنۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسے اشعری سے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک غزوہ مین پھر جب پھرے ہم اور قریب پہونچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگون نے اور بلند آواز کی اپنی اُسکے ساتھ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک رب تمہارا بہرا نہین ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگون کے سواریون کے یعنے ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگون کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبداللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلاؤن تجھکو ایک خزانہ جنت کے خزانون سے کہ وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل اور ابو بغامہ کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہین عیلے کی اور مراد تمہارے درمیان اور لوگون کے سواریون نہین ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اُسکی ہر جگہ ہے یعنے یہہ مراد نہین کہ ذات مقدس اُسکی ہر جگہہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ کا عقیدہ فاسد ہے **باب** **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملے مجھسے ابراہیم علیہ السلام شب معراج مین اور کہا اے محمد تم اپنے امت کو میرا سلام کہو اور خبر دو اُنکو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اُسکا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ہے **ف** اسماعیل ابن ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابن مسعود کے روایت ہے **عن** سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجلسائہ ایعجز احدکم ان یکتسب الف حسنۃ فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکتسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح احدکم مائۃ تسبیحۃ تکتب الف حسنۃ وتحط عنہ الف سیئۃ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہمنشینون کو کیا تھکتا ہے ایک تم مین کہ اس سے کہ کماوے ہزار نیکیان یعنے ہر روز سو ایک شخص نے پوچھا اُنمین سے کیونکر کماوے کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکھے جاوین اُسکے لئے ہزار نیکیان اور اُتاری جاوین اُس سے ہزار برائیان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** **عن** جابر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اُسکے لئے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی الزبیر کے روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہین **روایت** کیا ہمسے محمد بن رافع نے اُنہون نے مومل سے اُنہون نے حماد بن سلمہ سے اُنہون نے ابی الزبیر سے اُنہون نے جابر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے

کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اُسکے لئی ایک درخت جنت مین یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار بخشی جاوینگے اُسکے گناہ اگرچہ کف دریا کی برابر ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کلمہ ہین کہ ہلکے ہین زبان پر پیارے ہین میزان پر پیارے ہین رحمان کو سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنے کہا لا الہ الا اللہ سے قدیر تک ہر روز سو بار اُسکو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنیکا اور لکھے جاوینگے اُسکے لئی سو نیکیان اور مٹائی جاوینگے اُسکی لئی سو برائیان اور ایک پناہ ہوگی اُسکے لئے شیطان سے اُسدن شام تک اور آخرت مین کوئی اُس سے اچھے عمل نہ لاویگا مگر جو اُس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائی جاتے ہین اُسکے گناہ اگرچہ کف دریا سی زیادہ ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے صبحکو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار نالاویگا قیامت کے دن عمل نیک کوئی اُس سے افضل مگر جو اسکے برابر کہا کرے یا اس سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرٌ وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ اَلْفٌ وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے یارونسی کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جسنے یہہ کلمہ ایکبار کہا اُسکے لئی دس نیکیان لکھے جاوینگے اور جسنی اسکو دس بار کہا اُسکے لئی سو نیکیان لکھے جاوینگے اور جسنے سو بار کہا اُسکے لئی ہزار نیکیان لکھے جاوینگی اور جسنے زیادہ کہا اُسکو اللہ اس سے بھی زیادہ ثواب دیگا اور جو بخشش مانگے اللہ اُسکو بخشدیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰی اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلٰی مَا قَالَ **ترجمہ** بسند کور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ سو بار صبح اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کئے اُسنے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبحکو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑون پر غازیون کو سوار کیا اللہ کے راہ مین یا فرمایا کہ سو جہاد کئے اور جو لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کئے اُسنے سو غلام اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لاویگا کوئی شخص نیک عمل یعنے قیامت مین اُس سے زیادہ مگر جسنے اُس سے زیادہ کہا یا اُسکے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **روایت** کی ہے حسین بن اسود نے اُنہون نے یحیے بن آدم سے اُنہون نے حسن بن صالح سے اُنہون نے ابی بشر سے اُنہون نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایکبار سبحان اللہ کہنا رمضانین افضل ہے ہزار بار کہنا غیر رمضانین **باب عن** تمیم الداری عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الہا واحدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد عشر مرات کتب اللہ لہ اربعین الف الف حسنۃ **ترجمہ** روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے اشہد سے کفوا احد تک دس بار لکھتا ہے اللہ تعالے اُسکے لئی چار کروڑ نیکیان **ف** یہ حدیث غریب ہے

نہین جانتے ہم اسکو مگر اس سند سے اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہین محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہی **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ کُلَّہٗ فِیْ حِرْزٍ مِنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْکَ بِاللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہی اور وہ اپنے پانون موڑے ہو یعنے دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز مین بیٹھا تھا دس بار لا الٰہ سی قدیر تک لکھی جائیگی اسکی لئے دس نیکیان اور مٹائی جاوینگی اس سے دس برائیان اور بلند کیے جاوینگے اسکے دس درجہ اور اسدن محفوظ رہیگا وہ ہر برائی سے اور نگاہبانی کیجاویگی اسکی شیطان سے اور ہلاک نکریگا اسکو اسدن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنے اگر شرک کریگا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہوجاوینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب متفرق دعاؤں کے بیانمین **عَنْ** بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْا وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی قَالَ زَیْدٌ فَذَکَرْتُہٗ لِزُھَیْرِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِسِنِیْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَیْدٌ ثُمَّ ذَکَرْتُہٗ لِسُفْیَانَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہا انہون نے کہ سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تہا ان کلمات سے اللہم سے کفوا احد تک یعنے یا اللہ مانگتا ہون تجھسے اس وسیلہ سے کہ مین گواہی کرتا ہون تجھکو کہ کوئی معبود برحق نہین سوای تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسیکو اور نہ جنا تجھکو کسی نے اور نہین تیرا کوئی شریک ذات مین کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے کہ اسنے مانگا اللہ تعالے سے اسکے اسم اعظم کے ساتہ کہ جب دعا کیجاوے اس سے تو قبول کیجاوے اور جب مانگا جاوے اسکے وسیلہ سی تو عنایت کرے کہا زید نے جو راوی حدیث ہین کہ ذکر کی مین نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہون نے کہ روایت کی مجھسے ابو اسحاق نے انہون نے روایت کی مالک بن مغول سے کہا زید نے پھر ذکر کیا مین نے اسکا سفیان سے تو انہون نے بھی روایت کی مالک سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہون نے ابن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ سے اور سنی ہے یہ روایت ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے **عَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ **ترجمہ** روایت ہے اسمار بنت یزید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتونمین ہے وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ کی آیۃ اور آل عمران کے شروع کی آیت الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کی آیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تہے کہ ایک شخص آیا اور اسنے نماز پڑہی پھر کہا اللہم اغفر لی وارحمنی یعنے یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھکر بیٹھے تو توحید کر اللہ کی جیسے اسکو لائق ہے اور درود بہیج مجھپر پھر دعا کر اللہ سے پھر نماز پڑہے دوسرے شخص نے اسکے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا اس سے آپنے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حیوۃ بن شریح نے ابی ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اور تمکو یقین ہو قبول ہونیکا اور یاد رکہو کہ اللہ قبول نہین کرتا غافل اور کہیلتے ہوے دل سے کہہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **عَنْ** فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْا فِیْ صَلَاتِہٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلٰی

متفرق دعاؤنکا بیان

اسم اعظم کا بیان

اسکا بیان کہ دعا مین درود پہلے اور پیچھے دونون طرف سے قبول ہوتی ہے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجل ھذا ثم دعاہ فقال لہ او لغیرہ اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ما شاء ترجمہ روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہون نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تہا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑہا اسنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اسنی پہر بلایا اسکو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑہ چکے تو شروع کر اللہ کے حمد اور ثنا سے پہر درود بہیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے جو چاہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم عافنی فی جسدی وعافنی فی بصری واجعلہ الوارث منی لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ان لفظون سے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تندرستی دی میرے بدن مین اور عافیت دی میرے آنکہ مین اور کر دی میراث مجہ سے کوئی معبود برحق نہین ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالمون کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا مین نے محمد سی یعنی بخاری سے کہ فرماتی تہے حبیب بن ثابت کو سماع نہین عروہ بن زبیر سے کچہ باب عن ابی ھریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسألہ خادما فقال لھا قولی اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء منزل التوراۃ والانجیل والقرآن فالق الحب والنوی اعوذ بک من شر کل شیء انت اخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغنی من الفقر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے آئین فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگین سو فرمایا انسے آپنے کہو تم اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ پروردگار سات آسمانون کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اور رب ہر چیز کے اتارنیوالی توراۃ اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والی دانہ اور گٹہلے کے پناہ مانگتا ہون مین تجہ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے انکی چوٹی تو سب سے اول ہے تجہ سے پہلے کوئی چیز نہین اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کوئی چیز نہین اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہین اور تو پوشیدہ ہے نظرون سے کہ تجہ سے مخفی کوئی نہین ادا کر دے میرا قرض اور بے پرواہ کر دی مجہکو محتاجی سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہے روایت کے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اسکے اور روایت کے بعضون نے اعمش سے انہون نے ابی صالح سے مرسلا اور نہین ذکر کیا انمین ابی ہریرہ کا باب عن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من قلب لا یخشع ومن دعاء لا یسمع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا ینفع اعوذ بک من ھؤلاء الاربع ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑہتے تہی اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہسے ایسی دل سے جسمین خوف نہو اور ایسے دعا سے جو سنی نجاوی اور ایسی نفس سے جو سیر نہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دی پناہ مانگتا ہون تجہسے ان چارون سی ف اسی باب مین جابر اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے باب عن عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی یا حصین کم تعبد الیوم الہا قال ابی سبعۃ ستۃ فی الارض واحدا فی السماء قال فایھم تعد لرغبتک ورھبتک قال الذی فی السماء قال یا حصین اما لو اسلمت علمتک کلمتین تنفعانک قال فلما اسلم حصین قال یا رسول اللہ علمنی الکلمتین اللتین وعدتنی فقال قل اللھم الھمنی رشدی وأعذنی من شر نفسی ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہون نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کتنے معبودونکو پوجتا ہے تو اندنون انہون نے کہا سات ایک آسمان مین اور چہ زمین مین فرمایا آپنے پہر کس سے تو امید اور خوف رکہتا ہے کہا انہون نے اس سے جو آسمان مین ہے فرمایا آپنے اے حصین اگاہ ہو اگر تو اسلام لاوے مین تجہے دو کلمے ایسے سکہاؤن کہ نفع دین تجہکو کہا راوی نے پہر جب وہ مسلمان ہوے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب سکہائی مجہے وہ کلمے جنکا وعدہ کیا تہا آپنے فرمایا آپنے کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ سکہا مجہے دینداری میری اور بچا مجہے میرے نفس کے شر سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عمران بن حصین سے اور سند سے باب عن انس بن مالک قال کثیرا ما کنت اسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل وضلع الدین وقھر الرجال ترجمہ روایت ہے انس سے جن مالک سے کہا اکثر مین سنتا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑہتے تہے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہسے فکر سے اور غم اور تہکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبے اور مردون کے غصہ سے ف یہ حدیث

حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمر کی روایت سے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعوا یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وفتنۃ المسیح وعذاب القبر ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی عقد التسبیح بالید باب انگلیوں پر گننے کے بیان میں **عن** عبداللہ بن عمرو قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیدہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور روایت کرے شعبہ اور ثوری نے یہی حدیث عطا بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور صہبان یسیر نبت یاسر سے ہے روایت ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا قد جھد حتی صار مثل الفرخ فقال لہ اما کنت تدعو اما کنت تسأل ربک العافیۃ قال کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انک لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا کنت تقول اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک صحابی کے کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کی ہو گئے تھے سو فرمایا انہی آپ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں کہہ سکتا تجھے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داؤد یقول اللھم انی اسألک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی واھلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکرداؤد یحدث عنہ قال کان اعبد البشر ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد علیہ السلام کے دعا میں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اللہم سے الماء البارد تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیرے اور محبت اسکی جسکو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچا دے مجھے تیرے محبت تک یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لئے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈی پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت جب انکا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنیوالے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** عبداللہ بن یزید الخطمی الانصاری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی دعائہ اللھم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللھم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللھم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا تھی اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اسکی جو نفع دی مجھکو تیرے درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میرے پیاری چیزوں سے سو کر دے اسکو قوت اسچیز کے جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری پیاری چیزوں سے تو کر دے اسکو موجب فراغت کا اسچیز کے لئی جسے تو دوست رکھتا ہے یعنے جو ملے وہ تیرے مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جاوے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونیکا کہ میں تیرے مرضیات میں مشغول رہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے **مترجم** حقیقت میں یہ دعا ہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتے ہی جیسا سنگ گران شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اسقدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے اللہ تعالے ہر مومن کو اسکے لذت عنایت فرماوے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین + **باب عن** شکل بن حمید قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ علمنی تعوذا اتعوذ بہ قال فاخذ بیدی فقال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیتی یعنی فرجہ ترجمہ روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائی کہ میں اسکو پڑھا کروں سو آپنے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہہ اللہم سے منیتی تک یعنے میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کے روایت سے کہ وہ بلال بن یحیی سے روایت کرتے ہیں **باب عن** عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

انگلیوں پر گننے کے بیان میں

مخلف دعاؤں کے بیان میں

یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا یُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو یہہ دعا ایسی سکھاتے تھے جیسی کوئی سورت سکھاتے ہیں قرآن کے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھو ڈال میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور ڈال دے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دور کی ڈالدی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں الکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا مجھکو رفیق اعلےٰ سے یعنے بلند گروہ یعنے فرشتوں سے یا جماعت انبیا سے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰی جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُّهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی قَدَمَیْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ **ترجمہ** روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے آپکو نہ پایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپکے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک یعنے پناہ میں آتا ہوں تیرے رضا کی تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنے ذات مقدس کے تعریف کی ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہہ کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے روایت کیے ہمسے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اسمیں یہہ الفاظ زیادہ ہیں وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ یعنے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کر سکتا تیری **باب عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِیَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھکو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھپر اگر تو چاہے چاہئے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنیوالا اسکے لئے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلْنِیْ فَاُعْطِیَهٗ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرْنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتے ہے تہائی رات آخر کے اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھسے کہ میں قبول کروں دعا اسکے کون ہے کہ سوال کرے مجھسے تاکہ میں دوں اسکو اور کون ہے کہ مغفرت مانگی کہ بخشدوں میں اسکو **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور سابق بن علے اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابی الدرداء اور عثمان ابن ابی العاص سے بھی روایت ہے **عن** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے فرمایا آپنے کہ دعا آخر رات کے اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی **ف** یہہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ابی ذر سے اور ابن عمر سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دعا خیر رات کے بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونیکے اور مانند اسکے

باب عن انس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک و جمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصاب فی یومہ ذلک وان قالھا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصاب فی تلک اللیلۃ من ذنب **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا صبحکو اللھم سے رسولک تک یعنے یا اللہ ہم صبحکو اٹھے گواہ کرتے ہین ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہین ہم عرش کے اٹھانیوالونکو اور تیرے فرشتون کو اور سارے مخلوق کو اسپر کہ تو معبود برحق ہے نہین کوئی معبود برحق سوا تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہین تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے انتہے تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اسکے گناہونکو جو اُسدن ہون اور اگر کہے اُسنے یہی کلمات شام کو تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اسکے گناہونکو جو اُس رات کو ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ سمعت دعاءک اللیلۃ فکان الذی وصل الی منہ انک تقول اللھم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فیما رزقتنی قال صلی اللہ علیہ وسلم فھل ترا ھن ترکن شیئا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سنی مینے دعا آپکی آجکی رات سو پہونچی مجھے اُس دعا سے یہ کہ آپ فرماتے تھے اللھم سے رزقتنی تک یعنے یا اللہ بخشدی گناہ میرے اور کشادگی دی میرے گھر مین اور برکت دی میرے رزق مین فرمایا آپنے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنے دین و دنیا کی سب بھلائی آمین اگئی **ف** ابو اسمٰعیل کا نام مضرب بن نفیر ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب عن** ابن عمر قال قل ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الکلمات لاصحابہ اللھم اقسم لنا من خشیتک ما یحول بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اُٹھتے بغیر اسکے کہ یہہ دعا کرلین اپنے اصحاب کے لئے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ بانٹ دی ہمارے لئے اپنا خوف اتنا کہ حایل ہوجاوے ہمارے گناہونکے درمیان اور بانٹ دی فرمان برداری اتنی کہ پہونچادیوے ہمکو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہوجاوین ہمپر مصیبتین دنیا کی اور برخوردار دی ہمکو ہمارے کانون سے اور ہمارے آنکھون سے اور ہماری قوتون سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کردے ہمارا وارث ہماری نسلون سے اور خاص کردے انتقام ہمارا اُسی پر جو ہمپر ظلم کرے اور مدد دے ہمکو اُسپر جو ہمپر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہمارے ہماری دین مین اور نکر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کے اور مسلط نکر ہمپر ایسے شخصکو جو رحم نکرے ہمپر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے بعضون نے یہ خالد بن ابی عمران سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے **ترجمہ** اس دعا مین سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہین **اول** فضیلت خوف الٰہی کے کہ وہ حایل اور مانع ہوجاتا ہے بندونکا گناہون سے معلوم ہوا کہ جتنا فرمان خدا کا ہے اُسنے خوف کم رکھتا ہے اور تقوی اور گناہون سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرت انبیا اور اصحاب کے لئے ہمیشہ مانگتے تھی **دوسرے** فضیلت طاعت کی کہ اشارہ فرمایا ہے اپنے کہ اطاعت الٰہی ہے جنت تک پہونچانیوالی ہے **تیسرے** فضیلت یقین کے کہ بیان فرمایا آپنے کہ یقین سے مصیبتین ہلکی ہوجاتی ہین اسلئے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہمکو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اُسپر آسان ہوجاتی ہے اور جسکو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالے ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرماویگا اُسپر ریاضات شاقہ آسان ہوجاتی ہین اور جسکو یقین ہوا کہ مصیبت مین اللہ تعالے صابرین کے بڑے درجے رکھی ہین اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اُسکو بیشک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسیطرح جب اللہ تعالے کی وعید اور عذاب قبر اور عذاب حشر و نار کا یقین ہوجاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہوجاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے **چوتھی** یہہ جو فرمایا کہ خاص کردے انتقام ہمارا اُسی پر جو ظلم کرے ہمپر اسمین تعلیم کری کہ بقصور سے انتقام نہ لین اور ایک کے تقصیر پر دوسرے کو سزا دین جیسے جاہلیت کا دستور کہ ایک کے بدلی دس کو مارتے **پانچوین** یہہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہمارے دین اس سے مراد یہہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر و محتاجی ہوئی یا دکھہ درد بیمار ہوئی دوسرے مصیبت دین مین کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زانیون کے یا گرفتاری معاصی مین کہ اُس سے آدمی کے عاقبت خراب ہوجاتی ہے اور ایمان خلل آتا ہے اور اسمین ہرگز ثواب کے توقع نہین پس اس سے پناہ مانگی آپنے **چھٹے** مذمت دنیا کے کہ دعا کی آپنے کہ اسکو ہمارا بڑا مقصود نکرا سلئے کہ دنیا

ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے چنانچہ مروی ہے آپسی کہ دنیا ملعون ہے اور جو اُسمین ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اسکی مدد کرے **ساتوین** بدست حاکم ظالم بی رحم ناخدا ترس کے کہ اُس سے پناہ مانگی آپنے **عن** مسلم بن ابی بکرۃ قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والکسل وعذاب القبر قال یا بنی من سمعت ھذا قال قلت سمعتک تقولھن قال الزمھن فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھن **ترجمہ** روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ سے کہا اُنہون نے کہ سنا میرے باپ نے کہ مین کہتا تہا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا اُنہون نے ای میرے بیٹے کس سے سُنی تمنے یہہ دعا مین نے کہا تمسے کہا اُنہون نے کہ گانٹہہ مین باندہ رکھو اس دعا کو اسلئے کہ مین نے سُنی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اسکو پڑہتے تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتھن غفر اللہ لک وان کنت مغفورا لک قال قل لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم قال علی بن حشرم واخبرنا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ بمثل ذلک الا انہ قال فی اٰخرھا الحمد للہ رب العالمین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علے کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکہلاؤن مین تمکو ایسے کلمات کہ اگر تو اُنکو کہے تو بخشدیا جاے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجہ بلند ہون کہہ تو لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم تک یعنے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن حشرم نے خبر دی ہمکو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اسکے مگر اُنہون نے آخر مین الحمد للہ رب العالمین بڑہایا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کے روایت سے کہ وہ حارث ہی روایت کرتے ہین وہ سے **باب عن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب اللہ لہ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کے جو پڑہے اُنہون نے مچھلے کی پیٹ مین ایسے ہی کہ جو مسلمان اُس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الہ سے ظالمین تک ہے یعنے نہین کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو مین ظالمون مین سے ہون **ف** محمد بن یوسف نے ایکبار یون کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتی ہین اور روایت کے کئی لوگون نے حدیث یونس بن اسحاق سے اُنہون نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُنہون نے سعد سے اور نہین ذکر کیا سند مین اُنہون نے روایت کے ہو اپنے باپ سے اور روایت کی بعضون نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہین یونس سے اُنہون نے کہا روایت کی ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کے روایت کے مانند **باب عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ غیر واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالے کی ننانوے نام ہین ایک کم سو جو یاد کرے اُنکو داخل ہو جنت مین **ف** یونس نے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلے نے ہشام سے اُنہون نے محمد بن حسان سے اُنہون نے محمد بن سیرین سے اُنہون نے ابہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابہریرہ سے کئی سندون سے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ غیر واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القھار الوھاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشھید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاٰخر الظاھر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الھادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے کی ننانوے نام ہین ایک کم سو جو احصا کرے اُنکا داخل ہو جنت مین ہو اللہ الذی سے آخر تک **ف** یہہ حدیث غریب ہے **روایت** کی ہمسے کئی لوگون نے صفوان سے اور نہین جانتے ہم یہہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہین جانتے ہم اکثر روایتون مین ذکر اسماے الٰہی کا مگر اسے روایت مین اور روایت کی ہمسے آدم بن ابی ایاس نے یہہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا اُسمین اسماء کا اور اُسکے اسناد صحیح نہین **روایت** کی ہمسے ابن ابی

عمر نے انہون نے سفیان سے انہون نے ابی الزناد سے انہون نے اعرج سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ اللہ کے ننانوے نام ہین جو انکو یاد رکھیگا داخل ہوجنت مین اور اس روایت مین ہے ذکر اسماء کا نہین یعنی تفصیل انکی مذکور نہین غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح مین وارد نہین ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے ابو الیمان نے شعیب سے انہون نے ابی الزناد سے اور نہین ذکر کیا انہین اسماء کا **مترجم** اس حدیث کی متعلق کئی فوایدہین کہ انکا جاننا ضرور ہے اور نہایت مفید **اول** یہ کہ علما مین یہان ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام مین یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل مین داخل ہین اور گفتگو اسمین محض لایعنی اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالا یعنی کو چھوڑ دی اور اللہ تعالی نے دوزخیون کے حالمین ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہینگے وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ پس مومن کامل کو چاہیے کہ ایسی مباحث مین لب نہ کھولے اور لاطائل گفتگو سے دست و گفت و شنید اسمین خلاف سلف جائے **دوم** یہ کہ حصر اسماء مین علما کی دو قول ہین جمہور تو اسطرف گئی ہین کہ اسمای الہیہ اس سے زایدہ بھی ہین ولیکن دخول جنت کا وعدہ انہین ننانوے کی خاص ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسماء حسنی اسی عدد مین محصور ہین مگر نووی نے جمہور کے قول پر اتفاق علما کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود کی روایت جسکو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسکی مؤید ہے کہ اسمین یہ لفظ ہین وَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اور ایک روایت مین ہے وَاَسْأَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہین کہ اس ننانوے کے سوا اور بھی نام ہین اس تعالے شانہ کی **سوم** یہ کہ احصا جو حدیث مین وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علما کی اسمین کئی اقوال ہین **اول** یہ کہ احصا اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے **دوم** اہل اللہ کے نزدیک متصف ہوجانا اُن صفتون سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہوجانا اور ظہور اُنکے حقایق کا اور بروز اُنکے نتایج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینون قول کو صاوی نے حاشیہ جلالین مین اور حافظ ابن حجر نے اسمین چار قول ذکر کئے ہین **پہلا** یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاری نے اپنی صحیح مین اور مسلم کے نزدیک یہی ہے **دوسرا** کہ معنی اُسکی سمجھانے اور سپرد بیان راوی مدیسہ ہے کہ جتنا ممکن ہے اُسکے معنون پر عمل کیا اور اُنکے مانا سے متخلق ہوا **چوتھا** یہ کہ سارا قران پڑھ گیا اسلئے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسطرف گئی ہین ابو عبد اللہ زبیری **چہارم** معانی اسمای الہیہ مین **اَللّٰهُ** جلیمی نے کہا ہے کہ یہ کہ اکبر الاسماء ہی اور جمیع اُنکا اور وہ مشابہ ہے اسمای اعلام سے موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اُسکے قدیم پوری قدرت والا اور جایز نہین کہ اُسکے سوا کسیکو اللہ کہین اور سیبویہ سی مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتین ہین اور بیضاوی نے اُسکو کئی لفظون سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اُسکے ذکر کا نہین بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک مین بہت ہین اور بیہقی نے کہا اُن سب قولون سے میرے نزدیک معتبر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہین مثل سائر اسماء مشتقہ کے **اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ** قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونون اسم رحمت سے مشتق ہین اور رحمن مین زیادہ رحمت پوچھی جاتی ہے رحیم سے کہ اسمین پانچ حرف ہین اور رحیم مین چار اور بعضون نے کہا کہ رحمن اسم عبرانی ہے اور آثار مین وارد ہوا ہے کہ وہ دونون اسم رقیق ہین اور ایک مین رحمت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے **اَلْمَلِكُ** سبکا بادشاہ اور یہ نام حدیث مین آیا ہے اور قرآن مین بھی **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب و نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنیوالا یا مومنین کو مول قیامت سے نجات دینی والا اور امن مین رکھنے والا ہ **اَلْمُهَيْمِنُ** شاہد امانت دار محافظ **اَلْعَزِيْزُ** غالب عزت والا **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے ہوئے کا جوڑنیوالا **اَلْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان گھنڈ والا **اَلْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنیوالا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا بنانیوالا **اَلْغَفَّارُ** بندون کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور اُنکے برائیون کو ڈھکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب **اَلْوَهَّابُ** بی عوض کثرت سے دینی والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی دینی والا **اَلْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا **اَلْعَلِيْمُ** ہر چیز جاننے والا **اَلْقَابِضُ** بند کرنیوالا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو اپنی مٹھی مین لے لینے والا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنیوالا رزق کا اور جاری کرنیوالا روحون کا بدنون مین **اَلْخَافِضُ** پست کرنیوالا مغرورونکا اور زیر کرنیوالا سرکشونکا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنیوالا مومنین متکسرین کا بالادست کرنے والا زیردستون کا **اَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنیوالا **اَلسَّمِيْعُ** ہر آواز کو سننا **اَلْبَصِيْرُ** ہر چیز کو دیکھنا **اَلْحَكَمُ** فیصلہ کرنیوالا **اَلْعَدْلُ** منصف **اَللَّطِيْفُ** مہربان باریک دان **اَلْخَبِيْرُ** اگلے پچھلے ہر چیز سے خبردار

اَلْحَلِیْمُ بڑا بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہیں پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّکُوْرُ شکر گذاروں کا قدردان اَلْعَلِیُّ سب سے اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِیْظُ اپنے مخلوقات کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ با قدرت خلایق کا قوت دینی والا اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی اُسکے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑے شان والا اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم کہ جسکے عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ہر شئے کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنیوالا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَکِیْمُ حاکم با حکمت استوار کار اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات نیکو کار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اُٹھانیوالا اَلشَّہِیْدُ ہر چیز اُسکے آگے حاضر اَلْحَقُّ سچ مچ جسکے ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ استوار کار جسکو تھکن اور ماندگی نہیں +
اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیْ ہر حضر کا گھیرنے والا ذرہ بھی اُسکے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِئُ بیمثال کے عالم کا ایجاد کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا مارنیوالا آخرت میں مُردوں کو زندگے بخشنے والا اَلْمُحْیِیْ جلانیوالا اَلْمُمِیْتُ مارنیوالا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ +
اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم دوسروں کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکا جسکا کوئی دوسرا نہیں اَلصَّمَدُ سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اُسکے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑی اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا کہ اُس سے قبل کوئی نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے بعد کچھ نہیں اَلظَّاہِرُ قدرت کے راہ سے ہویدا جسمیں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر جسکے اوپر کوئی نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کے وہم و نظر سے چھپا جسکے کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں اَلْوَالِیْ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِیْ بلند شان اور بلند ذات والا یعنے ذات اُسکی ہوش سے سب سے اوپر اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکو کار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا اَلْمُنْتَقِمُ بدکار کو سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانیوالا گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّؤُفُ نہایت مہربانی والا مَالِکُ الْمُلْکِ سب جہاز کا مالک جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلال و الا صفات بعظمت و کرم اَلْمُقْسِطُ عادل منصف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلایق کا جمع کرنیوالا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیْ جسکو چاہے بے پرواہ بنا دے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہونچانیوالا اَلنَّافِعُ نفع دینے والا اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنیوالا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہے اَلْہَادِیْ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانیوالا اَلْبَدِیْعُ خود بخود بے نمونہ اختراع کرنیوالا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی ہمیشہ قایم اَلْوَارِثُ فنائی عالم کے بعد قایم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ بڑی سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو میں نے عرض کیے کہ یا رسول اللہ جنت کے باغ کون ہیں آپنے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کیے کیونکر ہے چرنا اُنمیں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ف یہ حدیث غریب ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گذرو تم باغوں پر جنت کے چرو پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں فرمایا حلقے وعظ کے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کے روایت سے **باب عن** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ مُصِیْبَۃٌ فَلْیَقُلْ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَھْلِیْ خَیْرًا مِّنِّیْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰہِ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہونچے کسیکو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیرا تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اُسیکے طرف جانیوالی ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں سو ثواب دے مجھکو اُسمیں اور بدلے اِس سے بہتر چیز یعنے جو فوت ہو گئی مجھسے پھر جب موت حاضر ہوئی ابو سلمہ کے تو دعا کی اُنہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو پھر جب اُنکی روح قبض ہو گئی ام سلمہ نے کہا انا للہ سے آخر تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں ہم اُسیکی طرف

جانیوالے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی اور مروی ہوئی ہے یہہ اور سندسی لوبسطہ ام سلمہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے **مترجم** اللہ تعالےٰ نی ام سلمہ کے اس مانگو قبول فرمایا کہ وہ امہات مومنین مین داخل ہوئین اللہ راضی ہوان سب سے **باب عن** انس بن مالک ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ یوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ فی الدنیا واعطیتہا فی الاخرۃ فقد افلحت **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسنے عرض کے کہ یارسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپنے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت مین پہر آیا وہ دوسرے دن اور اسنے ویسا ہی عرض کیا آپنے پہر ویسا ہی فرمایا پہر آیا وہ تیسرے دن پہر آپنے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھکو عافیت دنیا مین اور آخرت مین تو مراد کو پہونچگیا یعنے پہر کیا چاہئے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی ہم سلمہ بن وردان کے روایت سے ہی سی جانتے ہین **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارایت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیہا قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی **ترجمہ** روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کے انہون نے کہ یارسول اللہ بتائی مجھکو اگر مین جان جاؤن کہ کونسی رات شب قدر ہے تو کیا پڑہون آپنی فرمایا کہہ اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو بخشنی والا ہے دوست رکہتا ہے بخشنی کو سو بخش مجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** العباس بن عبدالمطلب قال قلت یا رسول اللہ علمنی شیئا اسئلہ اللہ قال سل اللہ العافیۃ فمکثت ایاما ثم جئت فقلت یا رسول اللہ علمنی شیئا اسئلہ اللہ فقال لی یا عباس یا عم رسول اللہ سل اللہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہون نے عرض کے کہ یارسول اللہ مجھی سکہائی ایسی چیز کہ مین اللہ سے مانگون آپنی فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پہر تہوڑے دن مین ٹہیرا اور پہر یہی عرض کے آپنے فرمایا ای عباس رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ بیٹے حارث کی ہین وہ بیٹے نوفل کے اور انکو سماع ہے عباس سے رض **باب عن** عائشۃ عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد امرا قال اللہم خرلی واخترلی **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ اختیار کر میرے واسطی خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دی میرے کام مین **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر نفل کے روایت سے اور وہ ضعیف ہین محدثین کے نزدیک انکو نفل بن عبداللہ العرنی کہتے ہین اور وہ عرفات مین رہا کرتے تہے اور اکیلے انہین نے یہہ روایت بیان کی ہے اور انکا کوئی متابع نہین **باب عن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء شطر الایمان والحمد للہ تملاء المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملان او تملاء ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برہان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبایع نفسہ فمعتقہا او موبقہا **ترجمہ** روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بہر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنے ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون بہر دیتی ہین یا بہر ایک انمین کا بہر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہی تیرے نجات کے یا تیرے ہلاک کے اور ہر شخص صبح کرتا ہے اسحال مین کہ بیچنے والا ہے اپنی نفس کا پہر یا اسکا آزاد کرنیوالا ہے یا ہلاک کرنیوالا ہے یعنے اگر اطاعت و عبادت کے اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح نصف المیزان والحمد للہ تملاہ ولا الہ الا اللہ لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ آدہی میزان بہر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد للہ سارا میزان بہر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہین یہانتک کہ وہ اللہ تک پہونچ جاتا ہے یعنے مقبول ہوجاتا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اسکی کچھہ قوی نہین **عن** رجل من بنی سلیم قال عدہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ او فی ید یدہ التسبیح نصف المیزان والحمد للہ تملاہ والتکبیر تملاء ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطہور نصف الایمان **ترجمہ** روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی گن دی میرے یا پہونچی انگلیون پر ہاتہ کے یا اپنے ہاتہ پر کہ سبحان اللہ آدہی میزان ہے اور یہ پہلے بات ہے اور دوسری یہ کہ الحمد للہ بہر دیتی ہے اسکو تیسری یہ کہ اللہ اکبر بہر دیتا ہے آسمان و زمین کے بیچ کو چوتہے یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچوین یہ

طہارت نصف ایمان ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَكْثَرُ مَا دَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تجھکو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اُس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لئے ہی نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیئے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُس شر سے جو ہوا لاتی ہے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اُسکے قوی نہیں **باب عن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ پڑھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں ہمکو عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہمکو کچھ یاد نہ رہیں آپنے فرمایا میں تمکو ایسے چیز بتا دوں جو اُن سب کے جامع ہو تم کہو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیرے اُسکے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو ہی مدد گار ہے اور تو ہی پہونچانیوالا ہے یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنیکی نہیں مگر اللہ کیطرف سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهٖ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ترجمہ روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہ سے کہ ای ام المومنین حضرت کے اکثر دعا کیا تھے جب وہ آپکے پاس ہوتے انہوں نے کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنے اے دلوں کے پھیرنے والی ہمارے دلکو اپنے دین پر سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپنے فرمایا ای ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں جسکا دل اللہ کے دو انگلیوں میں نہو پھیر جسے وہ چاہتا ہے قایم رکھتا ہے یعنے دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اُسکا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی ربنا لا تزغ الایۃ یعنے ای رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلونکو بعد اسکے کہ ہدایت کیے تو نے ف اس باب میں عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبد اللہ بن عمر اور نعیم بن ہمار سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **باب عن** بُرَيْدَةَ قَالَ شَكَى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ لَمْ يَنَمْ لَيْلَةً وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ اَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کیے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انکو مین نہ سو سکا یعنے کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پہونچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والی ساتوں آسمان کے اور جنپر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والی زمینوں کے اور جنکو انہوں نے اُٹھایا اور پالنے والی شیطانوں کے اور جنکو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تو ہمسایہ میرا اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچانیکو نہ زیادتی کرے اُنمیں سے کوئی مجھپر یا بغاوت مغرور ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیرے کوئی معبود نہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو ف اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اُسکے سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہی کہ چھوڑ دی اُس سے حدیث لیناہ بعض محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اسکے اور وہ مرسل ہے **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ

مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں کا نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک یعنے میں اللہ کے پوری باتوں کے پناہ میں آتا ہوں اُسکے غضب سے اور عذاب سے اور اُسکے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطانوں کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آویں سو وہ خواب اُسے ضرر نکریگا اور عبداللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اُسکو جو بالغ ہوتا تھا اُنکے اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اُسکو لکھکر اُسکے گلے میں لٹکا دیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اِنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ ترجمہ روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا اُنہوں نے کہ سُنا میں نے ابووائل سے کہا اُنہوں نے کہ سُنا میں نے عبداللہ بن مسعود سے عمرو بن مرہ کہتے ہے کہ میں نے پوچھا ابووائل سے کہ تم نے خود سُنا عبداللہ سے اُنہوں نے کہا کہ ہاں مرفوع کے اُنہوں نے یہ روایت یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے بڑھکر کوئی غیرت والا نہیں اور اسی لئے حرام کیا اُسنے بیحیائیوں کو کھلے ہوں یا چھپے اور کسیکو تعریف اپنی اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اسی لئے اُسنی خود تعریف کی اپنے ذات مقدس کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ اُنہوں نے عرض کیے اسی رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھلائے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپنے فرمایا کہہ تو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنے جان پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو سو بخشدے مجھکو اپنے نزدیک سے بخشنا اور رحمت کر مجھپر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا رحمت کرنیوالا **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روی حدیث لیث بن سعد کے اور ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ مزنی ہے **باب عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی سخت کام اُنپر آتا فرماتے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یعنے اے حی زندہ قایم رکھنے والی تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاکرام کو یعنے اے بڑائی اور بزرگی والے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے انس سے اور سند سے بھی سوا اس سند کی چنانچہ روایت کیے ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے مؤمل سے اُنہوں نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاکرام یہہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے روایت کیے حمید سے اُنہوں نے حسن بصری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مؤمل نے اُسمیں غلطی کی کہ روایت کیے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور اُنکا کوئی متابع نہیں **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْاَلُهُ الْعَافِيَةَ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا اُنہوں نے کہ سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے پوری نعمت تو آپنے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اُسنے عرض کیے کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اُس سے بہتری کی آپنے فرمایا پوری نعمت یہی ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سُنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام آپنے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سُنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے صبر آپنے فرمایا تو نے بلا مانگ اب اللہ سے عافیت مانگ **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے اُنہوں نے جریری سے اسی اسناد سی مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے **باب عن** اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

جو جاگے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے وہ نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کے اللہ اسکی عنایت فرماتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہی اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

عن ابی راشد الحبرانی قال اتیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت لہ حدثنا مما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالقی الی صحیفۃ فقال ھذا ما کتب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فنظرت فیھا فاذا فیھا ان ابا بکر الصدیق قال یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت واذا امسیت قال یا ابا بکر قل اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ لا الہ الا انت رب کل شیء ومملیکہ اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ وان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی راشد حبرانی سے کہا انہوں نے کہ آیا میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور اُنسے کہا کہ کوئی حدیث بیان کر مجھ سے جو سنی ہو تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈالا اور کہا کہ لکھا ہوا ہے مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ میں نے اسی دیکھا اسمیں لکھا تھا کہ ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکھائیے مجھکو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپنے کہو تم اللھم اے آخر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والی آسمانوں اور زمین کے جاننے والی چھپی اور کھلے کے کوئی معبود برحق نہیں مگر تو تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ مانگتا ہوں میں تیری اپنی نفس کی تیرسی اور شیطان کے فساد اور شرکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لیجاؤں اسکو کسی مسلم کی طرف **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بشجرۃ یابسۃ الورق فضربھا بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لتساقط من ذنوب العبد کما تساقط ورق الشجرۃ ھذہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک درخت پر جسکے پتے سوکھے تھے سو مارا اسکو اپنے لاٹھی سے اور پتے اسکے جھڑ پڑے سو فرمایا آپنے کہ یہ چار دن کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا انکو انس سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انس کو اور نظر کی ہے انکی طرف **عن** عمارۃ بن الشیب السبائی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات علی اثر المغرب بعث اللہ لہ مسلحۃ یحفظونہ من الشیطان حتی یصبح وکتب لہ بھا عشر حسنات موجبات ومحی عنہ عشر سیئات موبقات وکانت لہ بعدل عشر رقبات مؤمنات **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن شیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہی لا الہ الا اللہ سے قدیر کل دس بار بعد مغرب کے بھیجیگا اللہ تعالیٰ اسکی طرف فرشتے کہ حفاظت کرینگے اُسکی صبح تک اور لکھے جاوینگی اسکی لئے دس نیکیاں جو حسنے کے واجب ہونیوالی اور مٹائی جاوینگی اُسسے دس برائیاں ملا کر تیرے اور ثواب ہوگا اسکو دس بردہ آزاد کرنیکا جو مسلمان ہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شیب کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء فی فضل التوبۃ والاستغفار وما ذکر من رحمۃ اللہ بعبادہ باب توبہ و استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ کے حسن کلام اپنے بندوں پر **عن** زر بن حبیش قال اتیت صفوان بن عسال المرادی اسالہ عن المسح علی الخفین فقال ما جاء بک یا زر فقلت ابتغاء العلم فقال ان الملئکۃ لتضع اجنحتھا لطالب العلم رضا بما یطلب قلت انہ حک فی صدری المسح علی الخفین بعد الغائط والبول وکنت امرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجئت اسالک ھل سمعتہ یذکر فی ذلک شیئا قال نعم کان یامرنا اذا کنا سفرا او مسافرین ان لا ننزع خفافنا ثلاثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ لکن من غائط وبول ونوم قال فقلت ھل سمعتہ یذکر فی الھوی شیئا قال نعم کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فبینا نحن عندہ اذ نادتہ الاعرابی بصوت لہ جھوری یا محمد فاجابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی نحو من صوتھا ھاؤم فقلنا لہ ویحک اغضض من صوتک فانک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد نھیت عن ھذا فقال واللہ لا اغضض قال الاعرابی المرء یحب القوم ولما یلحق بھم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب یوم القیمۃ فما زال یحدثنا حتی ذکر بابا من قبل المغرب مسیرۃ عرضہ او یسیر الراکب فی عرضہ اربعین او سبعین عاما قال سفیان قبل لشامر خلقہ اللہ یوم خلق السموات والارض مفتوحا یعنی للتوبۃ لا یغلق حتی تطلع الشمس منہ **ترجمہ** روایت ہے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں اُنسے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زر سو کہا میں نے علم حاصل کرنیکو سو کہا انہوں نے کہ ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں

قولہ اور اسکے سوا کے فضیلت اور اللہ کے حسن کلام اپنے بندوں پر

طالب علم کے لئے اسکی طلب سے راضی ہوکر پھر میں نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پیخانے اور پیشاب کے کرین یا نکرین اور میں ایک صفوان بن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تجھ سے کہ کچھ سنا ہے تو نے حضرت سے کہ ذکر کرتے ہوں اسکا کہا انہوں نے کہ ہاں ہمکو حکم کرتے تھے آپ جب ہم سفر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لئے اور نہ اتاریں ہم پیخانے یا پیشاب یا سونیکے بعد پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تو نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک گنوار آیا اور اسنے بلند آواز سے پکارا کہ یا محمد سو حضرت نے اسکو جواب دیا اسی آواز اسی اور فرمایا کہ آہستہ اس سے کہا اسی خرابی تیرے پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منع ہے ان پاس آواز بلند کرنا سو کہا اسنی کہ واللہ میں پست نکرونگا اپنی آواز اور کہا اسنے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا اسنی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگرچہ اسکی برابر نہو پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہانتک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کے طرف ہے چوڑان اسکی ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیس یا ستر برس تک اسمیں چلا جاوے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف ہے پیدا کیا ہے اسکو اللہ نے جسدن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنے توبہ کے لئے اور بند نہیں ہوتا یہانتک کہ آفتاب نکلے مغرب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ مَا جَاءَ بِكَ تُلْتُ اِبْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّهُ حَاكَ اَوْ قَالَ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا الْاٰيَةَ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا صفوان عسال مرادی کہتے ہیں کہ میں آیا صفوان بن عسال کے پاس تو کہا صفوان نے کہ کیا لایا تجھکو اے زر کہا میں آیا ہوں طلب علم کے لئے کہا صفوان نے کہ پہنچا ہے مجھکو کہ فرشتے بچھاتے ہیں اپنے پر طالب علم کے لئے اسکی طلب سے راضی ہوکر پھر میں نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پیخانے اور پیشاب کے کرین یا نکرین اور میں ایک صفوان بن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تجھ سے کہ کچھ سنا ہے تو نے حضرت سے کہ ذکر کرتے ہوں اسکا کہا انہوں نے کہ ہاں ہمکو حکم کرتے تھے آپ جب ہم سفر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لئے اور نہ اتاریں ہم پیخانے یا پیشاب یا سونیکے بعد پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تو نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک گنوار آیا اور اسنے بلند آواز سے پکارا کہ یا محمد سو حضرت نے اسکو جواب دیا اسی آواز اسی اور فرمایا کہ آہستہ اس سے کہا اسی خرابی تیرے پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منع ہے ان پاس آواز بلند کرنا سو کہا اسنی کہ واللہ میں پست نکرونگا اپنی آواز اور کہا اسنے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا اسنی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگرچہ اسکی برابر نہو پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہانتک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کے طرف ہے چوڑان اسکی ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیس یا ستر برس تک اسمیں چلا جاوے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف ہے پیدا کیا ہے اسکو اللہ نے جسدن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنے توبہ کے لئے اور بند نہیں ہوتا یہانتک کہ آفتاب نکلے مغرب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ مَا جَاءَ بِكَ تُلْتُ اِبْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّهُ حَاكَ اَوْ قَالَ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا الْاٰيَةَ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا اسمیں اعرابی کو جلف جاف کہا یعنے سخت درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی یوم یاتی الآیہ یعنے جسدن آجاوینگی بعض نشانیاں تیرے رب کی نفع نہ دیگا اسدن کسیکو ایمان اسکا یعنے جب آفتاب مغرب سے طلوع کریگا کسیکے توبہ قبول نہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابٌ عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ گھرگھرانہ لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کے روایت کے اسی کے ہم معنے **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پاکر خوش ہو **ف** اس باب میں ابن مسعود اور نعمان بن بشیر اور انس سے ہے یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہ جب انکو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز چھپائی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا سنا میں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نکرو تو اللہ تعالے ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ انکے گناہ معاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ایوب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی ہے ہمسے قتیبہ نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عمر وسی جو مولی ہیں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابی ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **بَابٌ عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ

اٰدم ولو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن اٰدم انک لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالے فرماتا ہی ای بیٹی آدم کے تو جب تک مجھی پکارے جائیگا اور مجھسے امید مغفرت کے رکھیگا میں تجھی بخشتا رہونگا تو کسی کام میں بھی ہو اور میں پرواہ نہیں رکھتا ای بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے تو بھی بخشدون میں تجھکو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹی آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لیکر مجھسے ملی کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسیکو تو میں اتنی ہی بخشش لیکر تیرے آگے آون ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے متبرجم یعنے اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہین فرعون بھی اسی دنیا مین تھا اور ہامان بھی اسی دنیا مین بلکہ شیطان بھی اسی مین پھر یون سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوے ہین سو ایک آدمی وہ سب کچھہ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اسکے گناہ ہین اللہ صاحب اتنی ہی اسپر بخشش کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کے برکت سی سب گناہ بخشی جاتے ہین جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہوجاتے ہین اور یہی حق ہے اسلئے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اسکے سوا کہیں بھاگنے کی جگہہ نجانے اور یہ اسکے دلمین خوب ثابت ہوجاوے کہ اللہ کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اسکے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اسکے روبرو کسیکے حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسیکے سفارش اپنے اختیار سے نہیں کرسکتا سو جب یہ بات دلمین خوب ثابت ہوجاوے یہ جتنے گناہ اس سے ہونگے بشرطیکہ توبہ کی راہ سے ہونگے یا بھول چوک کر اور ان گناہونکا ڈر اسکے دلپر گھر رہا ہوگا اور انسے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنے جان سے بھی تنگ ہوگا اور بیشک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جون جون اسکا خطرا اور بیقراری گناہون کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے توں توں رحمت الہی اسپر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجھنا چاہیے کہ جسکے توحید کا اثر ہے اسکا یہ کام کرتا ہے کہ اور لوگ جسکے وہ عبادت وہ کام نہیں کرتے فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے اور رعیتی یہ تقصیر الا کہہ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنے تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور **باب عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ مائۃ رحمۃ فوضع رحمۃ واحدۃ بین خلقہ یتراحمون بھا وعند اللہ تسعۃ وتسعون رحمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے پیدا کیا سو رحمتون کو اور اتاری ایک رحمت انمین سے یعنے دنیا مین کہ جسکے سبب سے لوگ آپسمین رحم کرتے ہین اور اسکے پاس ننانوے رحمتین ہین یعنے قیامت کے دن اسنے بخشیگا اپنے موحد بندونکو ف اسبابمین سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح **باب عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع فی الجنۃ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من الجنۃ احد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جان لیوے مومن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نکرے جنت کی کوئی اور اگر جان لیوے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے ناامید نہو جنت سے کوئی ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالرحمن کے روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین متبرجم حقیقت مین اللہ کے رحمت اور اسکا غضب دونون بے حساب ہین کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

شعر تہدید گر بر کشد تیغ حکم ۔ بماند کرو بیان صم وبکم ۔ وگر دردہد یک صلائی کرم ۔ عزازیل گوید بصیبے برم ۔ **باب عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حین خلق الخلق کتب بیدہ علی نفسہ ان رحمتی تغلب غضبی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے جب پیدا کیا مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنے ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد ورجل قد صلی وھو یدعو وھو یقول فی دعائہ اللھم لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون بما دعا اللہ دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ داخل ہوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنے دعا مین کہتا تھا اللھم سے اکرام تک یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہین مگر تو ہی ہے احسان کرنیوالا نیا پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا صاحب بزرگے اور بڑائی کا سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم جن لفظون سے اسنے دعا کی دعا کی اسنے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کیجاوے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انس سے **باب عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر فلم یدخلاہ الجنۃ قال عبد الرحمن واظنہ قال او احدھما **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ناک میں خاک ہو اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اسکے پاس اور درود نہ پڑھا مجھپر اور ناک میں خاک ہو اس شخص کے کہ آیا اسپر رمضان اور چلا گیا قبل اسکے کہ وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک ہو اسکی جس نے پایا اپنی ماں باپ کو بڑھاپے کو اور نہ داخل کیا انہوں نے اسکو جنت میں یعنے انکی خدمت سے مستحق جنت نہوا کہا عبد الرحمن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا یا ایک انمیں کا یعنے ماں باپ کا **ف** اسماعیل جابر اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ربعی بن ابراہیم وہ بھائی ہیں اسمٰعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار مجلس میں تو کافی ہے اسکو جب تک اس مجلس میں رہے **عن** علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بخیل وہ ہی کہ جسکے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اللھم برد قلبی بالثلج والبرد والماء البارد اللھم نقنی قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ ٹھنڈا کر میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈی پانی سے یا اللہ صاف پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا یعنی احب الیہ من ان یسأل العافیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی لئی کھولے گئے دروازے دعا کی کھولی گئی اسکے لئی دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگنا اللہ کو اتنی پیاری نہیں معلوم ہوتی جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اتریگی کہ ابھی نہیں اتری سو لازم جانو اے بندوں اللہ کے دعا کو **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو عبد الرحمن بن ابی بکر قرشی اور وہ ملیکی ہیں اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے انمیں بعض محدثین نے لڑکے حافظہ کیطرف سے اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ سے نہیں مانگی گئی کوئی شئی پیاری زیادہ عافیت سے روایت کی یہ ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے **عن** بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بقیام اللیل فانہ دأب الصالحین قبلکم وان قیام اللیل قربۃ الی اللہ ومنھاۃ عن الاثم وتکفیر للسیئات ومطردۃ للداء عن الجسد **ترجمہ** روایت ہے بلال سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم رات کا جاگنا کہ وہ طریقہ ہے تمہارے سے اگلے لوگوں کا اور رات کا جاگنا یعنے نماز پڑھنا نزدیکی ہے اللہ کی اور دوری ہے گناہوں سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور دور کرنیوالا ہے مرض کو بدن سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو بلال سے مگر اسی سند سے اور یہ صحیح نہیں ہے از روی اسناد کے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ کہتے تھے محمد القرشی محمد بن سعید شامی ہیں اور وہ بیٹے ہیں ابی قیس کے اور وہ محمد بن حسان ہیں اور چھوڑ دی گئی حدیث انکی اور روایت کی یہ حدیث معاویہ ابن صالح نے ربیعہ سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہمسے یہ روایت محمد ابن اسمٰعیل نے انہوں نے عبد اللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لازم جانو رات کا نماز پڑھنا کہ وہ طریقہ ہے تمسے اگلے نیکوں کا اور نزدیکی ہے تمہارے رب کیطرف سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور دافع ہے گناہوں سے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابی ادریس کی روایت سے جو انہوں نے بلال سے روایت کی **باب عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین وا قلھم من یجوز ذلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمریں میری امت کے ساٹھ اور ستر کے بیچمیں ہیں اور بہت کم ہیں جو انسے بڑھیں **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے روایت سے محمد بن عمرو کے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی ہریرہ سے اور سند سے سوا اسکے **باب عن**

ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اویقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی لی وانصرنی علی من بغا علی رب اجعلنی لک شکارا لک ذکارا لک رھابا لک مطواعا لک مخبتا الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل سخیمۃ صدری ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے رب اعنی سے آخر تک یعنے یا الٰہی مدد کر میری اور نہ مدد کر کسیکے میرے اوپر اور تائید کر میری اور نہ تائید کر میرے اوپر کسیکے اور مکر کر میرے لئے اور نہ مکر کر کسیکے لئے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر مجھکو اور آسان کر میرے لئے ہدایت اور مدد کر میری اُس شخص کے اوپر جو مجھپر زیادتی کرے اور ای رب میرے کر دی تو مجھے اپنا ہی شکر کرنیوالا اور اپنا ہی یاد کرنیوالا اور تجھی سے ڈرنیوالا اور تیرے ہی اطاعت کرنیوالا اور تجھی سے ڈرنیوالا اور تیرے ہی سے اپنا درد دل بیان کرنیوالا اور تیرے ہی طرف رجوع ہونیوالا ای رب قبول کر توبہ میری اور دھو دی گناہ میرا اور قبول کر دعا میرے اور ثابت کر دی حجت میرے اور سیدھا کر دے میری زبان کو اور ہدایت کر میرے دل کو اور نکال دی حسد میرے سینہ کا ف کہا محمود بن غیلان نے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشر عبدی نے اُنہوں نے سفیان سے اِسی اسناد سی مانند اسکے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا علی من ظلمہ فقد انتصر ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بدعا کی اپنی ظالم کی لئے اُسنی بدلا لے لیا ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی حمزہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض علما نے ابی حمزہ مین اُنکے حافظہ کیطرف سے اور وہ ہیمون اعور ہین روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے حمید سی اُنہون نے ابی الاحوص سے اُنہون نے ابی حمزہ سے اِسی اسناد سی مانند اسکے **باب عن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال عشر مرات لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کانت لہ عدل اربعۃ رقاب من ولد اسمٰعیل ترجمہ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہے دس بار لا الٰہ الا اللہ سی قدیر تک اُسکو چار بردون کے آزاد کرنیکا ثواب ہوگا جو اولاد اسمٰعیل سے ہون ف روایت کیے گئی یہہ حدیث ابی ایوب سے موقوفا **باب عن** صفیۃ تقول دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدی اربعۃ آلاف نواۃ اسبح بھا قال لقد سبحت بھذہ الا اعلمک باکثر مما سبحت بہ فقلت بلی علمنی فقال قولی سبحان اللہ عدد خلقہ ترجمہ روایت ہے صفیہ سے کہ داخل ہوے اُنپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے آگے چار ہزار گٹھلیان تھین کھجور کے کہ وہ تسبیح کرتی تھین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نے تسبیح کی ان گٹھلیون کے اوپر مین نے سکھا دون تجھے ایسی تسبیح جو ثواب مین اس سے زیادہ ہو مین نے عرض کے ضرور سکھائی فرمایا آپنے کہو سبحان اللہ عدد خلقہ یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو اُسکی مخلوق کے گنتے کے برابر ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم صفیہ کے روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کے روایت سے اور اسناد اسکی معروف نہین ہے اور اسباب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے **عن** جویریۃ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیھا وھی فی مسجدھا ثم مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھا قریبا من نصف النھار فقال لھا ما زلت علی حالک قالت نعم فقال لا اعلمک کلمات تقولینھا سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ ترجمہ روایت ہے جویریہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے مسجد مین انکے اوپر گذرے پھر دوبارہ آئے دوپہر کے قریب اور پوچھا اُنسے کہ تم جسنے اُسی حال پر ہو یعنے تسبیح کرتی ہو مین تمہین ایسے کلمہ بتا دون کہ تم اُسے کہو یعنے تاکہ ثواب اُسکے برابر یا زیادہ پھر فرمایا آپنے سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ کو اُسکے مخلوق کے عدد کے برابر اور یہہ تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اُسکے ذات مقدس کے خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ کو اُسکے عرش کے وزن برابر اسکے تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اُسکے کلمون کے سیاہی برابر یہہ بھی تین بار کہا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولی ال طلحہ کے اور وہ شیخ ہین مدینہ کے رہنی نے ثقہ ہین اور روایت کی اُنسے سفیان اور ثوری نے یہی حدیث **باب عن** سلمان الفارسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حیی کریم یستحیی اذا رفع الرجل الیہ یدیہ ان یردھما صفرا خائبتین ترجمہ روایت ہے سلمان فارسی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی بڑی شرم والا بزرگ والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اُسکے طرف ہاتھ اُٹھاتا ہے اس سے کہ خالی پھیرے اُنکو اور محروم رکھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے بعضون نے یہی روایت اور مرفوع کی **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا کان یدعو باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد ترجمہ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو آنحضرت نے فرمایا ایک سے دعا کر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے

آدمی دعا میں یعنے تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے **اَحَادِیْثُ شَتّٰی مِنْ اَبْوَابِ الدَّعْوَاتِ متفرق حدیثیں دعا ؤنکی عَنْ**

رِفَاعَۃَ قَالَ قَامَ اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِنَ الْعَافِیَۃِ **ترجمہ** روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر پھر روئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پہلے سال میں یعنے ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اسلئے کہ بعد یقین کے کسیکو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے **ف** یہ حدیث جس سند سے غریب ہے

اس سند سے ابی بکر سے **بَابٌ عَنْ** اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَہٗ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً **ترجمہ** روایت ہے

ابی بکر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے استغفار کرلیا اپنے گناہ پر اُسنے اصرار نہیں کیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے

ہم اسکو مگر ابی نضیرہ کی روایت سے اور اسناد اُسکے قوی نہیں **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ لَیْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِہٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰہِ وَفِیْ سَتْرِ اللّٰہِ حَیًّا وَمَیِّتًا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ حضرت عمر نے

نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ سے فی حیاتی تک پھر کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ پہنایا اُسنے مجھکو ایسا

کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اُس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں میں اُس سے اپنے زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دیدیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت

میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابی امامہ سے **عَنْ**

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ کَثِیْرَۃً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ یَخْرُجْ مَا رَاَیْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَۃً وَلَا اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً مِنْ ھٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً وَاَسْرَعَ رَجْعَۃً قَوْمٌ شَھِدُوْا صَلَاۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِکَ اَسْرَعُ رَجْعَۃً وَاَفْضَلُ غَنِیْمَۃً **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کیطرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں

حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئی سو ایک شخص نے کہا جو اُنکے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لاوے جس سے بڑھکر سو فرمایا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتادوں تمکو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائی ہوں اور انسے جلد لوٹے ہوں اور وہ وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنے جماعت میں

پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہانتک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں انسے جلد تر لوٹنے والی ہیں اور انسے افضل غنیمت لانیوالی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر

اسی سند سے اور حماد بن ابی حمیدہ و محمد بن ابی حمید ہیں اور وہ ابراہیم انصاری مدینے ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں **عَنْ** عُمَرَ اَنَّہٗ اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَقَالَ اَیْ اُخَیَّ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی تو آپ نے فرمایا اے میرے

چھوٹے بھائی شریک کرنا ہمکو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَلِیٍّ اَنَّ مُکَاتَبًا جَاءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلِ صِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ آیا اُنکے پاس ایک مکاتب اور اُسنے کہا میں اپنے دائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجئے آپ نے فرمایا میں تجھے

ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھپر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جاوے تو کہہ اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ بس کر مجھکو

اپنے حرام سے حلال دیکر اور بے پرواہ کر دے مجھکو اپنے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** عَلِیٍّ کُنْتُ شَاکِیًا فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ کَانَ مُتَاَخِّرًا فَاَرْفَعْنِیْ وَاِنْ کَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ اَوْ اَشْفِہٖ شَعْبَۃُ الشَّاکُّ قَالَ فَمَا اشْتَکَیْتُ وَجَعِیْ بَعْدُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت

میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میرے موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اُٹھا دے یعنے تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو

صبر دے سو فرمایا اپنی کیونکر کہا تو نے کہا علی نے پھر کہی میں نے وہی بات سو مارا مجھکو آپ نے اپنے پیر سے اور فرمایا یا اللہ اسکو عافیت دی یا فرمایا شفا دی شعبہ جو راوی حدیث ہیں انکو شک ہے فرمایا حضرت علی نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کے شکایت نہیں کی یعنے تندرست ہوگیا **عن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عاد مریضا قال اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے عیادت فرماتے تو اوپر سے آخر تک پڑھتے یعنے یا اللہ دور کر مرض کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دی تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیرے دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** علی بن ابیطالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی وتر من صلاتہ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ وہ اپنے وتر میں یہہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیرے غصہ سے اور تیرے بخشش کے پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف تیری نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ کی اپنے ذات مبارک کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کے روایت سے **عن** سعد کان یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات کما یعلم المکتب الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ دبر الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ بک من البخل واعوذ بک من ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر **ترجمہ** روایت ہے سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسی کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں بخیلی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کے عمر سے یعنے جسمیں عقل جاتی رہے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے **ف** کہا ابو عیسیٰ نے کہ عبداللہ ابو اسحاق ہمدانی مضطرب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے **عن** سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین یدیھا نواۃ او قال حصاۃ تسبح بھا فقال الا اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور انکے آگے گٹھلیاں یا کنکر تھے کہ وہ اسپر تسبیح کرتی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمکو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنے ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو آسمان و زمین کی مخلوقات کے برابر اور جو انکے بیچ میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے یعنے ابد تک اور بڑائی ہے اسکو اسیکے برابر اور حول و قوۃ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے **عن** الزبیر بن العوام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد الا منادٍ ینادی سبحوا الملک القدوس **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنیوالا نہیں پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کے **ف** یہہ حدیث **عن** ابن عباس انہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ علی بن ابیطالب فقال بابی انت وامی تفلت ھذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن افلا اعلمک کلمات ینفعک اللہ بھن وینفع بھن من علمتہ ویثبت ما تعلمت فی صدرک قال اجل یا رسول اللہ فعلمنی قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ فان استطعت ان تقوم فی تلک اللیل الاخر فانھا ساعۃ مشھودۃ والدعاء فیھا مستجاب وقد قال اخی یعقوب لبنیہ سوف استغفر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلۃ الجمعۃ فان لم تستطع فقم فی وسطھا فان لم تستطع فقم فی اولھا فصل اربع رکعات تقرأ فی الرکعۃ الاولی بفاتحۃ الکتاب وسورۃ یٰسٓ وفی الرکعۃ الثانیۃ بفاتحۃ الکتاب وحٰمٓ الدخان وفی الرکعۃ الثالثۃ بفاتحۃ الکتاب والٓمٓ تنزیل السجدۃ وفی الرکعۃ الرابعۃ بفاتحۃ الکتاب وتبارک المفصل فاذا فرغت من التشھد فاحمد اللہ واحسن الثناء علی اللہ وصل علی وعلی سائر النبیین واستغفر للمؤمنین وللمؤمنات ولاخوانک الذین سبقوک بالایمان ثم قل فی اخر ذلک اللھم احیینی برزقک المعاصی ابدا ما ابقیتنی واحینی ان تکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام

اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا اَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ اللّٰهِ مَا اَتَيْتُ عَلَيَّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اَخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ وَنَحْوَهُنَّ فَاِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَنَحْوَهَا فَاِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اُخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا اَبَا الْحَسَنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ علی بن ابی طالب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اسکے حفظ پر قادر نہیں سو آپ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں کہ تمکو بھی نفع دیں اور جسے تم سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھائیے آپ نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اسوقت مقبول ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگونگا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنے جب آدھی رات جمعہ کے پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو بیچ رات میں ورنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑھ کہ پہلی میں فاتحہ اور یٰسین اور دوسری میں فاتحہ اور حٰم دخان اور تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب تشہد پڑھ چکے تو حمد و ثنا کر اللہ کے اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اور ان بھائیوں کے لئے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے پھر آخر میں کہہ اللھم سے الا باللہ العظیم تک یعنے یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بیفائدہ تکلف نکروں اور عنایت کر مجھے خوب عمل کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والی کہ کوئی اس عزت کے خواہش نہ کر سکے مانگتا ہوں میں تجھ سے اے بڑے رحمت کرنیوالے تیرے جلال اور تیرے مونہہ کے روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کر دے میرے دل پر یاد کرنا تیرے کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جسطرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جسکا کوئی ارادہ نہ کر سکے مانگتا ہوں میں تجھ سے اے اللہ تیرے بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلہ سے کہ پرنور کر دے تو میری آنکھیں اپنے کتاب سے اور جاری کرے اسکو میری زبان پر اور کھول دے اس سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا بدن اسلئے کہ میرے مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنیکی مگر اللہ عظمت والیکی طرف سے تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپ نے اے ابوالحسن ایسا ہی کر تو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اس پروردگار کے کہ جسنے بھیجا مجھکو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہیگا اسکو پھر کوئی مومن کبھی ابن عباس نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئے ویسی ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلی میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اسکو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اسمیں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے رب کعبہ کے ابوالحسن بیشک مومن ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ سے فضل اسکا اسلئے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کی قبول ہونیکا **ف** ایسی ہے روایت کے حماد بن واقد نے یہہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں ہے کہتے اور روایت کے ابونعیم نے یہی حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کے اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اسکی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَهٰذَا الْاِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یہہ دعا اللھم میں تیری پناہ

مین آتا ہون سستی اور عجز اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عبادۃ بن الصامت
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یَدْعُوْ اللّٰہَ تَعَالٰی بِدَعْوَۃٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ اِیَّاھَا اَوْ صَرَفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ
قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِذًا نُکْثِرَ قَالَ اللّٰہُ اَکْثَرُ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہین کہ مانگے اللہ سے
کوئی چیز مگر دیتا ہے اسکو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اُس سے کوئی برائی اسکے برابر جب تک نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سو ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعا مین کرینگے
آپ نے فرمایا اللہ اُس سے بہت زیادہ قبول کرنیوالا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمن ہے وہ بیٹے ہین ثابت کے وہ ثوبان کے
وہ عابد شامی ہین **عَنِ** الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰھُمَّ
اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ
الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ فِیْ لَیْلَتِکَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَۃِ قَالَ فَرَدَدْتُّھُنَّ لِاَسْتَذْکِرَہٗ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اللھم
اسلمت تک یعنی یا اللہ اپنا مونہہ کیا مین نے تیرے طرف اور سونپ دیا مین نے کام اپنا تجھکو اور پشت پناہ پایا مین نے تجھکو امید اور خوف کے وقت تیرے ہی طرف رجوع ہونیوالا ہون
اور نہین چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا مین تیرے اُس کتاب پر جو تو نے اُتاری اور اُس رسول پر جو تو نے بھیجا پھر اگر مرا تو اُس رات مین تو مرا تو فطرت
اسلام پر کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی مین نے یہہ عاکہ یاد ہو جاوے مجھے اور کہا مین نے اُسمین اٰمنت برسولک الذی ارسلت تو فرمایا نہین کہہ تو اٰمنت بنبیک الذی ارسلت
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے براء بن عازب سے اور کسی روایت مین ہم وضو کا ذکر نہین پاتے سوا اس رات کے **عَنْ** عبداللہ بن جندب
قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃٍ مَطِیْرَۃٍ وَظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَکْنٰہُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ
اَقُلْ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا ہم نکلے ہم
مینہہ کے رات تاریک مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے کو تا کہ امامت کرین ہمارے نماز مین سو پایا مین نے اور فرمایا آپ نے کہہ مین نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ نے کہہ مین نے کچھ نہ کہا
پھر کہا مین نے کیا کہون آپ نے فرمایا پڑھ تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھکو ہر چیز سے **ف** یہ حدیث حسن
صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو سعید براد کا نام الی اسید بن ابی اسید ہے **عَنْ** عبداللہ ابن بسر قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا
اِلَیْہِ طَعَامًا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُہٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بِاِصْبَعَیْہِ جَمَعَ السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَۃُ وَھُوَ ظَنِّیْ فِیْہِ اِنْشَاءَ اللّٰہِ وَاُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ
ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَہٗ ثُمَّ نَاوَلَہُ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِہٖ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ **ترجمہ**
روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ اُترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اور لائے ہم اُنکے نزدیک کھانا سو کھایا اُسمین سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کے
انگلی اور بیچ کی انگلی سے پھینکتے شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور خدا چاہے صحیح ہو کہ آپ دو انگلیون سے گٹھلیان پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے سو آپ نے پی اور اپنے داہنے
والے شخص کو دی پھر سیراب نے اپنے اگام اپنے سواری کے پکڑے اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے ہمارے لئے آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے اُنکے رزق مین اور بخشش کر اور رحمت کر
اُنپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** زَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیَّ الْقَیُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ
وَاِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ **ترجمہ** روایت ہے زید سے کہ اُنہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنے مغفرت مانگتا ہون مین
اُس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہین ہے سوا اسکے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہون اُسکے آگے بخشدیتا ہے اللہ اُسکو اگرچہ وہ بھاگا ہو **ف** یہ حدیث
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عَنْ** عُثْمَانَ ابْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُعَافِیَنِیْ قَالَ
اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہُ قَالَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ فَیُحْسِنَ وُضُوْءَہٗ وَیَدْعُوَ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ
اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آپکے پاس آیا اور

عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دی آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لئی اُسنے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لئی سو حکم دیا آپنے کہ وضو کر اچھے طرح اور یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اور متوجہ ہوتا ہون تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی کے جو محمد ہین نبی رحمت کے مین متوجہ ہوتا ہون تیرے وسیلہ سے اپنی رب کے طرف اس حاجت مین کہ پوری کردیجاوے حاجت میری یا اللہ پھر قبول کر میرے حق مین شفاعت اُنکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی جعفر کے روایت سے اور وہ خطمی کے سوا نہین **مترجم** اس روایت سے جو بعض نادان یہ خیال کرتے ہین کہ استعانت موتی سے جایز ہے یہہ محض حماقت ہے اسلئی کہ خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ یعنے جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اُس نابینا کی حضرت کی حیات مین تھی اور آپکے حیات مین آپسے شفاعت کا طالب ہونا جایز ہے مگر اسپر استعانت از موتی کو قیاس کرنا حق الفارق ہے اور روایت طبرانی سی جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگون نے سمجھا ہے ضعیف ہی اسلئی کہ اُس روایت مین روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عقیلی نے اسپر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت مین یہہ عبارت لکھی من کانت لہ ضرورۃ فلیتوضا ولیصل رکعتین ثم لیقل یہہ اُنکا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہین پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیار سے جایز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم نے صراط مستقیم مین کہا ہے فَعُلِمَ اَنَّ ذٰلِکَ التَّوَسُّلَ الَّذِیْ ذَکَرُوْہُ ھُوَ مَا لَمْ یَفْعَلْ بِالْاَحْیَاءِ دُوْنَ الْاَمْوَاتِ وَالْمَیِّتُ لَا یُطْلَبُ مِنْہُ شَیْءٌ لَا دُعَاءٌ وَلَا غَیْرُہٗ کَذٰلِکَ حَدِیْثُ الْاَعْمٰی فَاِنَّہٗ طَلَبَ مِنَ النَّبِیِّ صلے اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّدْعُوَ لَہُ لِاَنَّ دُعَاءَ اللّٰہِ عَلَیْہِ بِبَصَرِہٖ فَعَلِمَ النَّبِیُّ صلے اللہ علیہ وسلم اَنَّ دُعَاءَہٗ لَہُ اَرْجَحُ مِنْ دُعَاءِ غَیْرِہٖ فَاَمَرَہُ اَنْ یَّسْئَلَ اللّٰہَ اَنْ یَّقْبَلَ شَفَاعَۃَ نَبِیِّہٖ فِیْہِ وَاَمَرَہُ اَنْ یَّسْئَلَ اللّٰہَ اَنْ یُّشَفِّعَ فِیْہِ نَبِیَّہٗ وَاَمَّا قَوْلُہٗ اَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ اَیْ بِدُعَائِہٖ وَشَفَاعَتِہٖ کَمَا قَالَ عُمَرُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَلَفْظُ التَّوَسُّلِ وَالتَّوَسُّلُ فِی الْحَدِیْثَیْنِ بِمَعْنًی وَاحِدٍ انتہے یعنے جو توسل حدیث مین مذکور ہے وہ توسل بالاحیار ہے نہ بالاموات ہے اور مسیے کچھہ طلب نہین کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اُسکا اور حدیث اعمی بھی اسی پر دال ہے کہ اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنے حیات مین اور حضرت نے اُسکو دعا سکھائی اور اُسنے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنی نبی کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے اُسکی لئی شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمر کا تھا کہ اُنہون نے کہا ہم متوسل ہوتے ہین اپنے نبی کے چچا کے ساتھ دیکھو حضرت عمر نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرت کے وفات کی بعد آپسے توسل کیا اب اُن گورپرستون کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہین حضرت عمر کے قول فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے انتہے خلاصہ مافی صواعق الالٰہیۃ قدیم وتاخیر **عن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّذْکُرُ اللّٰہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب مین سو اگر تجھہ سی ہو سکے کہ اُسوقت ذاکران الٰہی مین ہو تو ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** عُمَارَۃَ بْنِ رُغْرُغَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِیْ کُلَّ عَبْدِیْ الَّذِیْ یَذْکُرُنِیْ وَھُوَ مُلَاقٍ قِرْنَہٗ یَعْنِیْ عِنْدَ الْقِتَالِ **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن رغرغہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھکو اپنے برابر والی کے مقابلہ کے وقت یعنے لڑائی کے وقت جہاد مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی ہے **عن** قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ دَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْدُمُہٗ قَالَ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّیْتُ فَضَرَبَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن سعد سے کہ اُنکے باپ نے اُنکو سپرد کر دیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنکی خدمت کرین سو اُنہون نے کہا کہ حضرت مجھہ پر گذرے اور مجھہ اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ تا دون تجھکو ایک دروازہ جنت کا مین نے کہا ہان آپنے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ھَانِیْ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّہٖ حُمَیْضَۃَ بِنْتِ یَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِہَا لَیْلٰی بِنْتِ یَاسِرٍ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ **ترجمہ** سند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گرہ لگھدو انگلیون پر اسلئے کہ اُنسے سوال کیا جاویگا اور حکم ہوگا اُنکو بولنے کا یعنے قیامت کی دن اور غافل نہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنے ثواب رحمت کو **ف** اس

اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر روایت ہانی بن عثمان کے اور روایت کیا اسکو محمد بن بشیر نے ہانی بن عثمان سے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم انت عضدی وانت نصیری وبک اقاتل **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہی اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری مدد سے لڑتا ہوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کے دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلے پیغمبروں کا لا الہ الا اللہ سے آخر تک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور حماد بن حمید محمد بیٹے ابی حمید کے ہیں اور کنیت انکی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک **باب عن** عمر بن الخطاب قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللھم انی اسألک من صالح ما تؤتی الناس من المال والاھل والولد غیر الضال ولا المضل **ترجمہ** روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ کہو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کردے اور ظاہر نیک کردے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اسمیں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ نہ خود گمراہ ہوں نہ کسیکو گمراہ کریں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہیں **عن** عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ عن جدہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی وقد وضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ وبسط السبابۃ وھو یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک **ترجمہ** بسند مذکور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھکر انگلیوں کو بند کرکے اور انگشت کہولے کہتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنے ای رنگوں کے پھیرنے والی میرا دل اپنے دین حق پر جما دے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** محمد بن سالم قال ثنا ثابت البنانی قال قال لی یا محمد اذا اشتکیت فضع یدک حیث تشتکی ثم قل بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا ثم ارفع یدک ثم اعد ذلک وترا فان انس بن مالک حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ بذلک **ترجمہ** روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ثابت سے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھکو تو ہاتھ رکھ جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے تک یعنے اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اسکے عزت اور قدرت کے اس درد کے شر سے جو میرے ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار اسلئے کہ انس بن مالک نے روایت کی مجھ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے ایسا ہی بیان فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ام سلمۃ قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قولی اللھم ھذا استقبال لیلک واستدبار نھارک واصوات دعائک وحضور صلواتک اسألک ان تغفر لی **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ یہ تیرے رات کے آنیکا وقت ہے اور دن کے جانیکا اور تیرے پکارنیوالوں کی آواز کا اور تیرے نمازوں کے حاضر ہونیکا سو میں سایل ہوں تیرے مغفرت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور حفصہ بہت سے کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ انکے باپ کو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اسکے لئے دروازہ آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے عرش تک اور یہ بڑا ہے کلمہ کا جب ہی تک ہے کہ کبائر سے بچتا رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** زیاد بن علاقۃ عن عمہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے بری عادتوں اور برے عملوں اور بری خواہشوں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں **عن** ابن عمر قال بینا نحن نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رجل من القوم اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القائل کذا وکذا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ قال عجبت لھا فتحت لھا ابواب السماء قال ابن عمر ما ترکتھن منذ سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایکبار ہم نماز پڑھتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصلا تک یعنے اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسکو ہی سارے

تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہنے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کیے میں نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا تعجب ہوا مجھکو کہ اُس کلمہ کے لئی آسمان کے دروازے کھولی گئی ابن عمر نے کہا جب سے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان و حجاج بن میسرہ صواف ہین اور کنیت اُنکی ابو الصلت ہے اور وہ ثقہ ہین محدثین کے نزدیک **عن** اَبِی ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَہٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْکَلَامِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاہُ اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ابو ذر کے یا اُنہون نے آنحضرت کے اور کہا ابو ذر نے میرے ماں باپ تمپر فدا ہون اے رسول اللہ کے کونسا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتون کے لئے سبحان ربی وبحمدہ یعنے پاک ہے رب میرا اور تعریف اُسکو ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا رد نہین ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کے لوگون نے پھر کیا کہین ہم اُسوقت فرمایا آپنے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی یحیی ہی نے اس حدیث مین یہہ عبارت کہ کہا اُنہون نے کیا کہین ہم فرمایا آپنے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین روایت کی ہے محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع اور عبد الرزاق سے اور احمد اور نعیم سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے زید عمی سے اُنہون نے معاویہ سے اُنہون نے انس سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دعا رد نہین کیجاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ مین اور ایسی ہے روایت کی ابو اسحق ہمدانی نے یہہ حدیث بریدہ بن ابی مریم نے انس سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے **باب عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَھْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْھُمْ اَثْقَالَھُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِفَافًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑہ گئے ہلکے پہلکے لوگ کہا گئے لوگون نے عرض کیے کہ کون ہلکے پہلکے ہین آپنے فرمایا جو ذکر الٰہی مین ڈوبے ہوئی ہین کہ اُنسے بوجھ گناہون کے اُتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آوینگے ہلکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مین کہون سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے اُن سب چیزون سے جنپر آفتاب نکلتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیُفَتِّحُ لَھَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصونکی دعا ہرگز رد نہین ہوتی ایک روزہ دار کے جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کے تیسرے مظلوم کے اللہ تعالے مظلوم کے دعا کو ابر کے اوپر اُٹھا لیتا ہے اور اُسکے لئے دروازے کھولدیے جاتے ہین اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے عزت کے مین تیری مدد کرونگا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سعدان فمی وہ سعدان بن بشیر ہین اور روایت کی اُنسے عیسے بن یونس نے اور ابو عاصم وغیرہ نے بڑے لوگون نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت اُنکی ابو بدلہ ہے وہ مولی ہین ام المومنین حضرت عائشہ رضے اللہ عنہا کے اور ہم اُنکو اسی حدیث سے جانتے ہین اور مروی ہے اُنسے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور نوری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ نفع دے مجھکو اُس چیز سے جو تونے مجھے سکھائی یعنے اُسپر عمل نصیب کر اور سکھا مجھکو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال مین اور پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے ساتھ دوزخیون کے حال سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ فُضُوْلًا عَنْ کُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی بُغْیَتِکُمْ فَیَجِیْئُوْنَ فَیَحُفُّوْنَ بِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَیُّ شَیْءٍ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ یَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ وَیَذْکُرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ لَکَانُوْا

اشد تمجیدا واشد تحمیدا واشد لک ذکرا قال فیقولون وای شئ یطلبون قال فیقولون یطلبون الجنة قال فیقول فهل رأوها فیقولون لا قال فیقول فکیف لو رأوها قال فیقولون لو رأوها لکانوا اشد لها طلبا واشد علیها حرصا قال فیقول فمن ای شئ یتعوذون قالوا یتعوذون من النار قال فیقول فهل رأوها فیقولون لا قال فیقول فکیف لو رأوها قال فیقولون لو رأوها لکانوا اشد منها هربا واشد منها خوفا واشد منها تعوذا قال فیقول فانی اشهدکم انی قد غفرت لهم فیقول ملک من الملائکة فیهم فلان لیس منهم انما جاء لحاجة فیقول هم الجلساء لا یشقی بهم جلیسهم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے کے کچھ فرشتے ہین زمین مین سیر کرنیوالی نامۂ اعمال لکھنے والون کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہین اللہ کے ذکر مین ایکدوسرے کو پکارتے ہین کہ آؤ اپنے مقصود کی طرف سو وہ آتے جاتے ہین اور اُنکو ڈھانپ لیتے ہین آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کام مین چھوڑا تمنے میرے بندون کو وہ کہتے ہین جب مینے اُنکو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھی اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا اُنہون نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہین نہین اللہ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھین فرشتے عرض کرتے ہین اگر وہ تجھے دیکھین تو اور بھی زیادہ تیری تعریف اور بزرگی بیان کرین اور زیادہ تجھے یاد کرین پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھسے کیا مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین مانگتے ہین وہ جنت اللہ تعالے فرماتا ہے کیا جنت اُنہون نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہین نہین اللہ تعالے فرماتا ہے اگر دیکھین وہ جنت کو وہ عرض کرتے ہین اگر وہ جنت کو دیکھین تو اور زیادہ طالب اور حرص کرین پھر فرماتا ہے اللہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین وہ کہتے ہین وہ دوزخ سے اللہ فرماتا ہے کیا دوزخ اُنہون نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہین کہ نہین اللہ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھین تو کیا ہو وہ عرض کرتے ہین کہ اگر دوزخ کو دیکھین وہ تو اور زیادہ بھاگین اور ڈرین اور پناہ مانگین اُس سے پھر اللہ فرماتا ہی مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے بخشدیا اُنکو پھر وہ فرشتہ کہتا ہی مین کہ ایک شخص اُنمین یونہی آگیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا اُنکو دیکھکر بیٹھ گیا خاص اُنمین سے نہین آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسی ہین کہ اُنکی ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہین ہوتا یعنے وہ بھی بخشا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ابوہریرہ سے اس سند کی سوا اور سند سے بھی **عن** ابی ہریرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمة من کنز الجنة قال بلی قال لا حول ولا قوة الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُسنے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کرا سلئے کہ وہ جنت کے خزانے سے ایک کلمہ کہتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ دور کردیتا ہے اللہ تعالے اُس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنے اُسکا مہاجی ہے **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہین اسلئے کہ مکحول کو سماع نہین ابوہریرہ سے یعنے بیچمین کوئی راوی چھوٹ گیا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوة مستجابة وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی وهی نائلة ان شاء اللہ من مات منهم لا یشرک باللہ شیئا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے ایک دعا مقبول ہے اور مینے اپنے دعا اُٹھا رکھی ہے اپنی امت کے شفاعت کے لئے اور وہ اُنکو پہونچنے والی ہے انشاء اللہ تعالے جو اُنمین سے مریگا کہ نہ شریک کیا ہوگا اُسنے اللہ کے ساتھ کسیکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معه حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم وان اقترب الی شبرا اقتربت منه ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت منه باعا وان اتانی یمشی اتیته هرولة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے فرماتا ہے مین اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہون اور مین اُسکے ساتھ ہون جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دلمین مین بھی اُسکو یاد کرتا ہون اپنے دلمین اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت مین تو مین بھی یاد کرتا ہون اُسکو اُس جماعت مین جو اُس سے بہتر ہے یعنے فرشتون کی جماعت مین اور اگر کوئی بندہ میرے طرف ایک بالشت آوے تو مین اُسکے طرف ایک ہاتھ آتا ہون اور اگر کوئی میرے طرف ایک ہاتھ آوے تو مین اُسکی طرف ایک باہ آتا ہون اور اگر میرے طرف چلتا ہوا آوے تو مین اُسکے طرف دوڑتا ہوا آتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کی تفسیر مین کہ یہہ جو فرمایا اللہ تعالی نے کہ جو میرے طرف ایک بالشت آتا ہے مین اُسکی طرف ایک ہاتھ آتا ہون مراد اُس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنے اُسکی ساتھ کردیتا ہون اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائی محدثین نے کہ کہا ہے اُنہون نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کیطرف اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اُسکے اموات اور احکام کو بجا لاتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے اُسپر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے **مترجم** غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے اس تفسیر سے رد کرنا ہے

مذہب باطل جہمیہ لہبیہ کا کہ وہ فرقۂ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہہ مین ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لئے پیش کرتا ہے حالانکہ یہہ روایت خود اُنکے عقاید فاسدہ کے رد کو کافی ہے اسلئے کہ اگر بالفرض موافق اُنکے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود ہر جگہہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اُسکے قرب مین محض باطل تہا بلکہ دوری اُس سے محال تہی اور طلب اُسکے قرب کے محض تحصیل حاصل تہی اور جب قرب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچہہ نہین ہے تو قریب ہونا اللہ کا بہی سوا قبول طاعت اور اثبات اجر اور عفو اور مغفرت کے اور کچہہ نہین ہے غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جو تاویل اور تفسیر اسکی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے ودونہ خرط القتاد **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهُ حُمَةُ تِلْكَ اللَّیْلَةِ قَالَ سُهَیْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا ہے صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ما خلق تک یعنے پناہ مانگتا ہو مین اُسکے کلمات کے وسیلہ سے اُسکی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نکریگا اُسکو اُس رات مین کوئی زہر سہیل نے کہا ہمارے گہر والے یہہ کلمہ روز کہا کرتے تہے سو ایک لڑکی کو ہم مین سے کیسنے کاٹ کہایا سو اُسکو بالکل درد نہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے مالک نے یہہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیے عبید اللہ بن عمر وغیرہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث سہیل سے اور نہین ذکر کیا اُنہون نے ابو ہریرہ کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے مین کبہی نہ چہوڑونگا ایک دعا جو سیکہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اللہم سے آخر تک ہے یعنے یا اللہ مجہے ایسی توفیق دے کہ مین تیرا بڑا شکر بجا لاؤن اور تیرا ذکر بہت کرون اور تیرے نصیحت کے تابعداری کرون اور یاد رکہون تیرے وصیت کو **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْ اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَ لَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ اَوْ یَسْتَعْجِلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَسْتَعْجِلُ قَالَ یَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَمَا اسْتَجَابَ لِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہین کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہو یعنے ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا مین اُسکو ملجاتی ہے یا آخرت مین اُسکے لئے ذخیرہ رہتے ہی یا کفارہ ہو جاتی ہے اُسکے گناہون کا موافق اُسکے جتنے دعا کی ہی اُسنے اور یہ وہانتک ہے کہ کسے گناہ کے لئی دعا نکرے یا قطع رحم کے لئے اور جلدی نکرے اُسکے قبول ہونمین لوگون نے عرض کے کہ جلدی کیسی یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ مین نے دعا کی اور تو نے قبول کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یَرُدَّهُمَا اِلَیْهِ یَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اَتَاهَا اِیَّاهُ مَا لَمْ یَعْجَلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ عَجَلَتُهٗ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَیْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہین جو بلند کرے اپنے ہاتہ یہانتک کہ کہل جاوے بغل اُسکے اور پہر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ جب تک وہ جلدی نکرے لوگون نے عرض کے یا رسول اللہ جلدی کیسے آپنے فرمایا آدمی کہتا ہے کہ مین نے بہت مانگا مین نے بہت مانگا اور مجہے کچہہ نہ ملا **ف** روایت کیے یہ حدیث زہری نے ابی عبید سے بنز ازہر سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مقبول ہے دعا تم مین سے ہر ایک کے جب تک کہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہے کہ مین نے دعا کی اور قبول نہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن ظن اللہ کے ساتہ عمدہ عبادت ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے **مترجم** اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنے نیک گمان رکہنا ہے ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہئے کہ اللہ سے نیک گمان رکہے اور مغفرت اور نجات کے امید سے ہمیشہ اپنا دل مسرور رکہے کہ ناامید اُسکی رحمت سے کفر ہے مگر اِسکے ساتہ ہی بجا لانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اسلئے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوح کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جسنے اصلاح عقائد کے کی اور توحید کو بخوبی حاصل کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہین

نہیں رکھ سکتا اسلئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اُسکی معرفت کا اور جو معرفت و توحید سے محروم ہے، وہ حسن ظن سے محروم ہے، پھر جب عقاید صالحہ حاصل ہوں تو ثواب اعمال میں اُسکے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے **عن** ابی سلمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینظرن احدکم ما الذی یتمنی فانہ لا یدری ما یکتب لہ من امنیتہ ترجمہ روایت ہے ابی سلمہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ چاہئے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اُسکی آرزوؤں میں سے یعنے ہمیشہ نیک خیال اور نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فیقول اللھم متعنی بسمعی وبصری واجعلھما الوارث منی وانصرنی علی من یظلمنی وخذ منہ بثاری ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ برخورداری دے مجھے میرے کانوں سے اور آنکھوں سے اور اُن دونوں کو میرا وارث کردے یعنے باقی رکھ انکو جب تک میں جیوں یا اُنسے ایسی عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آویں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اُس شخص پر جو مجھپر ظلم کرے اور لیلے میرا بدلہ اُس سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنے سب حاجتیں یہانتک کہ تسمہ اپنے چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے اُنہوں نے ثابت بنانی سے اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نام نہ لیا اُنہوں نے سند میں انس رضی اللہ عنہ کا چنانچہ روایت کیا ہمسے صالح بن عبداللہ نے اُنہوں نے جعفر بن سلیمان سے اُنہوں نے ثابت بنانی سے اُنہوں نے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے چاہئے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنے سب حاجتیں اپنے رب سے یہانتک کہ مانگے اُس سے نمک اور مانگے اُسی سے تسمہ اپنے چپل کا جب ٹوٹ جاوے اور یہ روایت صحیح ہے قطن کے روایت سے جو اُنہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی

ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں مناقب کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ہے فضیلت میں نبے صلے اللہ علیہ وسلم کے

عن واثلۃ ابن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسمٰعیل واصطفی من ولد اسمٰعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم ترجمہ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور اُنسے بنی کنانہ کو اور اُنمیں سے قریش کو اور اُنمیں سے بنی ہاشم کو اور اُنمیں سے مجھکو یعنے آپ خلاصہ موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا فتذاکروا احسابھم بینھم فجعلوا مثلک مثل نخلۃ فی کبوۃ من الارض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقھم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی فی خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی فی خیر بیوتھم فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا ترجمہ روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے اُنہوں نے کہا عرض کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ قریش بیٹھکر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپکی ایسے درخت سے مثال دی جو گھوڑے پر ہو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا سارے مخلوق کو اور مجھے اُن سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو یعنے اولاد اسحٰق اور اولاد اسمٰعیل کو پھر چنا قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں کیا سو میں اُن سب کے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے **عن** المطلب بن ابی وداعۃ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعل ھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا وخیرھم نفسا ترجمہ روایت ہے مطلب بن وداعہ کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچھ سنکر آئے تھے یعنے قریش وغیرہ سے سو کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں لوگوں نے عرض کی کہ آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر فرمایا آپنے کہ میں محمد بیٹا ہوں عبد اللہ کا وہ بیٹے ہیں عبد المطلب کے اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور اُنکے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر اُنکے دو گروہ کئے سو مجھے بہتر گروہ میں سے نکالا پھر اُنکے کئی قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر اُنکے کئی گھر کئے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فضیلت

اور بہتر ذات ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسمٰعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی **عن** واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی ھاشما من قریش واصطفانی من بنی ھاشم ترجمہ واثلہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے برگزیدہ کیا کنانہ کو اولاد اسمٰعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ سے اور برگزیدہ کیا ہاشم کو قریش سے اور برگزیدہ کیا مجھ کو بنی ہاشم سے ترجمہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا لوگوں نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کب واجب ہوئی آپ پر نبوت آپنے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح طیار ہو رہی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبھم اذا وفدوا وانا مبشرھم اذا یئسوا الواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہونگا یعنے قبر سے اور میں خطیب انکا جب وہ اللہ کے درگاہ میں حاضر ہونگے اور میں خوشخبری سنانے والا ہونگا انکو جب وہ ناامید ہوں حمد الٰہی کا نیزہ قیامت میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک اور کچھ فخر نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں پہلے ہوں گا جنکے قبر چیری جائیگی اور پہنایا جاویگا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہونگا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہ ہوسکیگا سوا میرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال علی درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل ارجو ان اکون انا ھو ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ لوگوں نے عرض کیا وسیلہ کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملیگا وہ کسیکو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کعب جو اسکے سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسیکو نہیں جانتے کہ اسنے روایت کیا ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنھا واکملھا واجملھا وترک منھا موضع لبنۃ فجعل الناس یطوفون بالبناء ویعجبون منہ ویقولون لو تم موضع تلک اللبنۃ وانا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری شان پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اچھا اور پورا بنایا اور اسمیں ایک اینٹ کی جگہہ چھوڑ دی اور لوگ اسمیں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنے اسکی خوبی کو دیکھکر اور کہتے تھے کاشکے یہ جگہہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں اور اسی سند سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہونگا پیغمبروں کا اور ہونگا خطیب اور صاحب شفاعت انکا اور کچھ فخر نہیں یعنے بار بہ شفاعت اول میں ہے کہونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر وفی الحدیث قصۃ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں سردار ہوں اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہے نیزہ حمد الٰہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اسدن آدم ہو خواہ اُنکے سوا مگر وہ میرے نیزے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لئے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنے سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخر کا نہیں کہ اپنی بڑائی منظور ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** اور یہ حدیث حسن ہے **عن** عبداللہ بن عمرو انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا ثم سلوا لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ھو ومن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن

کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو اسلئے کہ جو مجھپر درود بھیجتا ہے ایکبار اللہ اُسپر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر ناگہ میرے لئے وسیلہ کو وہ ایک درجہ ہے جنت مین کہ نہین لائق ہے اُسکے مگر ایک بندہ اللہ کے بندون سے اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ مین ہی ہون اور جسنے میرے لئی وسیلہ مانگا اُسکو میری شفاعت ہوگی یعنے قیامت مین ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمن بن جبیر قرشی ہین اور وہ مصر کے رہنے والے ہین اور عبدالرحمن جو پوتے ہین نفیر کے وہ شامی ہین عن ابن عباس قال جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْتَظِرُوْنَہٗ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْھُمْ سَمِعَھُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِیْثَھُمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِہٖ خَلِیْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ کَلَامِ مُوْسٰی کَلَّمَہٗ تَکْلِیْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَرُوْحُہٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَعِیْسٰی رُوْحُہٗ وَکَلِمَتُہٗ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ وَھُوَ کَذٰلِکَ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ چند اصحاب حضرت کے انتظار مین بیٹھے باتین کرتے تھے سو آپ نکلے اور اُنکی باتین سُنین سو کسی نے کہا کہ تعجب ہے اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو اپنے مخلوق سے اپنا دوست بنا لیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسےٰ سے کلام کرنا اُس سے بھی عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسےٰ اللہ کی صرف کلمہ کُن سے پیدا ہو گئے اور روح اُنکی اسکیطرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم کو اللہ نے پسندیدہ کیا سو حضرت اُنپر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ مین نے تمہاری باتین سُنین اور تمہارا عجب کرنا ابراہیم کے خُلت پر اور وہ ایسے ہین اور موسیٰ جنی ہوئے اللہ کے اور ایسے ہی ہین اور عیسیٰ کے روح اللہ کی طرف سے ہے اور اُسکے کلمہ سے پیدا ہوئی اور وہ ایسی ہی ہین اور آدم کو منتخب کر لیا اللہ نے اور وہ ایسی ہی ہین یعنے جو درجات اُنکے بیان ہوئے سب حق ہین سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو مین محبوب ہون اللہ کا اور کچھہ فخر نہین اور مین اُٹھانیوالا ہون حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھہ فخر نہین اور مین پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہون اور کچھہ فخر نہین اور مین پہلے جنت کی زنجیر دھکو نگا اور کھولدی جائیگی وہ میرے لئے اور داخل کریگا مجھکو اللہ اور میرے ساتھ فقرا مومنین ہونگے اور کچھہ فخر نہین اور مین اگلون پچھلون سے بزرگ زیادہ ہون اور کچھہ فخر نہین ف یہہ حدیث غریب ہے عن عبداللہ بن سلام قال مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْمَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے توراۃ مین وصف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہ عیسےٰ بن مریم اُنکے ساتھ دفن ہونگے ابو مودود نے کہا کہ حجرہ مبارک مین ایک قبر کے جگہہ باقی ہے + ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایسی ہے کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدنی ہین عن انس بن مالک قال لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَیْدِیَ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ جسدن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین داخل ہوئے سب چیز روشن ہو گئی تھی اور جسدن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہمنے ابھی ہاتھون سے خاک نہ جھاڑی تھے اور دفن ہی مین مشغول تھے آپکے کہ بدلگئی دل ہمارے یعنے وہ نور ایمان نہ رہے جو آپکے حیات مین تھے ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے معجم سوچنا چاہئے کہ جب ایسا جلد انوار قلوب مین تغیر آگیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے بارہ سو ننانوے ۱۲۹۹ برس گذر گئے کیا کچھہ فرق عظیم الشان آگیا ہوگا

باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیانمین عن قیس بن مخرمۃ قال وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِیْلِ قَالَ وَسَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْیَمَ اَخَا بَنِیْ یَعْمُرَ بْنِ لَیْثٍ اَنْتَ الْاَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْہُ فِی الْمِیْلَادِ قَالَ وَرَاَیْتُ خُذَاقَ الطَّیْرِ اَخْضَرَ مُحَمَّلًا ترجمہ روایت ہے قیس بن مخرمہ سے کہا اُنہون نے کہ پیدا ہوا مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس سال ہاتھیون کعبہ کے ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو اُنہون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑے ہین اور پیدا ہونے مین مین اُنسے پہلے ہون اور مین نے دیکھی ہے بیٹ اُن چڑیون سبز کے یعنے جنہون نے ابرہہ کے ہاتھیون کو مارا تھا کہ رنگ اُسکا بدلگیا تھا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحق کے روایت سے معجم قباث نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑے ہین اور پھر اپنے عمر ولادت اُنسے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تھا اُنکا رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مبارک مین کما تقدم کہنا گوارا نہ کیا کہ مین

میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان

اُنسے بڑا ہون سبحان اللہ یہہ آداب تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے قلوب کے اور طبایع سلیمہ مین بخلاف اخلاق زمانہ کے کہ ہر جب کوئی امر ونہی حضرت کے پیش کیجاتی ہین اور وہ اُنکے مذاہب مخدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کس سے ہوسکتا ہے اور اسمین یہہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہین کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اسکا یہہ مطلب ہوا کہ حضرت کے باتین خلاف عقل ہوتی ہین کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اسکا یہ مطلب کہ حضرت نے ہمکو سخت مشکل مین ڈالا کوئی کہتا ہے یہہ حدیث ہمارے امام نہین لی ہم اسپر کیونکر عمل کرین اسکا یہ مطلب کہ حضرت کے قول کا اعتبار نہین اور اُسپر عمل جایز نہین جب تک امام حکم نہ دین غرض ایسی ہے ہودہ باتین مکتے ہین اور محدثین متبعین کے طرف تعجب سے تکتے ہین اور ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب وتعظیم پر نظر نہین کرتے وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انتہی

بَابُ

مَا جَآءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ابتدائی نبوت کے بیانمین

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُشَيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَآءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّآ اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَ فِيْ رَعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَآئِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ ترجمہ یعنے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُنہون نے کہ نکلے ابو طالب شام کیطرف یعنے تجارت کو اور نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے اُنکے ساتھ اور بوڑھے لوگ بہی قریش کے پہر جب پہونچے بحیرا راہب پاس وہ اپنے صومعہ سے اترا اور ان لوگون نے اپنے کجاوے اونٹون سے اُتارے سو وہ راہب اُنکے پاس آیا اور ہمیشہ یہہ جب وہان جاتے تہے تو وہ کبہے ان کے پاس نہ آتا تہا اور انکی طرف التفات نکرتا تہا سو وہ اپنے کجاوے اُتار رہے تہے کہ راہب اُنکے بیچ مین گہس آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا یہہ سردار ہے سب جہان کے لوگون کا یہہ رسول ہے رب العالمین کا بہیجیگا اللہ اسکو سارے جہان کے لوگون پر رحمت کے لئے سو بوڑہی بوڑہی قریش کے لوگون نے کہا کہ تو کیا جانے اسکو کہا جب تم اُترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتہر باقی نرہا مگر گر پڑا سجدہ مین اور یہ دونون سجدہ نہین کرتے مگر نبی کو اور مین پہچانتا ہون اُسکو مہر نبوت سے جو ایک گدی ہے شانہ پر مثل سیب کے پہر صومعہ مین گیا اور طیار کیا اُنکے لئے کہانا پہر جب اُنکے پاس لایا اُسوقت حضرت اونٹ چرانے گئے تہے پہر راہب نے کہا کسیکو پہیجو اُن کو بلاؤ سو آئے حضرت اور اُنپر بدلی سایہ کئے ہوئے تہی پہر جب اُنکے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ مین بیٹہے ہوئے تہے پہر جب آپ بیٹہے تو سایہ اُسکا آپ پر جہک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکہو سایہ درخت کا آپ پر جہک گیا کہا اور ہی تہے پہر وہ اُنکے پاس کہڑا اُنکو قسم دیکر کہہ رہا تہا کہ اُنکو روم کو نہ لیجاؤ اسلئے کہ روم کے لوگ اگر اُنکو دیکہینگے پہچان لینگے اُنکے اوصاف سے اور قتل کر ڈالینگے پہر متوجہ ہوا تو دیکہا کہ سات آدمی ہے کہ آئی ہی وہ رومی سو وہ متوجہ ہوا اُنکے طرف اور اُنسے پوچہا کہ تم کیون آئے ہو اُنہون نے کہا ہم اُس نبی کی لئے آئی ہین جو اس شہر سے نکلنے والا ہے اور ہر راہ پر کچہہ کچہہ لوگ بہیجے گئے ہین اور جب ہمکو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بہیجے گئے اُسنے پوچہا کوئی اور تمہارے پیچہے ہے جو تمسے اچہا ہو یعنے عقل وشعور مین اُنہون نے کہا ہمکو تمہاری راہ کی خبر لگی اور ہم بہیجے گئے اُسنے کہا بہلا دیکہو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اُسکو کوئی پہیر سکتا ہے اُنہون نے کہا نہین اُسنے کہا پہر بیعت کرو یعنے اُس نبی سے اور اُسکے رفاقت مین رہو پہر وہ اُنکے طرف مخاطب ہوا یعنے اہل مکہ کیطرف اور کہا کون اُنکے خدمت کرتا ہے لوگون نے کہا ابو طالب پس وہ اُنکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ پہیرا آنحضرت کو ابو طالب نے اور ابو بکر نے ساتہ کر دیا آپکے بلال کو اور توشہ دیا اُنکو راہب نے کعک اور زیت سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

ابتدائے نبوت کا بیان

نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** اس حدیث مین محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعض نے اسکو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اسلئے کہ بلال تو اسوقت تک پیدا بھی نہوئی تھے اور ابوبکر حضرت سے بہت چھوٹے تھی کہ وہ حضرت سے دو برس چھوٹے ہین اور حافظ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال تو ثقات مین اور اسمین اور کوئی انکار کی وجہ نہین سوا اسکے یعنے بلال کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات **باب** مَاجَآءَ فِی مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَابْنِ کَمْ کَانَ حِیْنَ بُعِثَ باب اس بیان مین کہ آپ کس سن مین مبعوث ہوے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترے جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ مین تیرہ برس تک رہے اور مدینہ مین دس برس اور وفات ہوئی آپکے جب تریسٹھ برس کے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آپکے وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے **ف** ایسی ہی روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اور روایت کی اُنسے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اسی کے مثل **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ وَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَآءَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور نہ گورا چٹا نہایت سفید تھا اور نہ بالکل گندم گون اور بال آپکے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے مبعوث کیا اللہ تعالےٰ نے انکو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ مین دس برس رہے اور مدینہ مین دس برس اور وفات پائی تریسٹھ برس کے عمر مین اور بیس بال سفید نہ تھے آپکے سر مین اور ریش مین یعنے اس سے کم تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَاجَآءَ فِیْ اٰیَاتِ نُبُوَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِہٖ باب معجزات اور خصائص نبے صلے اللہ علیہ وسلم مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَکَّۃَ حَجَرًا کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ لَیَالِیَ بُعِثْتُ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہٗ الْاٰنَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ مین ایک پتھر ہے کہ وہ مجھپر سلام کرتا تھا جن راتون مین مبعوث ہوا تھا کہ مین اُسے اب بھی پہچانتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَنَاوَلُ مِنْ قَصْعَۃٍ مِنْ غُدْوَۃٍ حَتَّی اللَّیْلِ یَقُوْمُ عَشَرَۃٌ وَیَقْعُدُ عَشَرَۃٌ فَنَاْکُلُہٗ فَمَا کَانَتْ ثَمَدَۃٌ قَالَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ مَا کَانَتْ ثَمَدَۃً اِلَّا مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی السَّمَآءِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہون نے کہ ہم نبے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اُٹھتے تھے ہمنے کہا سمرہ سے کہ پھر اُس کونڈی مین کچھہ بڑھایا جاتا تھا انہون نے کہا کہ تعجب کیون کرتا ہے اُسمین کہان سے بڑھایا جاتا تھا مگر وہان سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کیطرف یعنے خدا کیطرف سے اُسکی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزاق آسمانون پر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن الشخیر ہے **باب عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ ہم نبے صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض نواحی مکہ مین نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اُسنے کہا سلام ہے تیرے اوپر اے رسول اللہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے لوگون نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہون نے کہ روایت کیا ہے عباد بن ابی یزید سے انہین من بنی عوف کہ جنکے کنیت ابی المغراء ہے **باب عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَہٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَۃِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَّہٗ فَسَکَتَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ٹہنٹ سے تکیہ لگاکر پھر جب آپکے لئے منبر طیار کیا اور آپنے اُسپر خطبہ پڑھا وہ ٹہنٹ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُسکو چھوا وہ چپ ہو رہا **ف** اسیا ہین ابی اوفی اور جابر اور ابن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کے حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** وہ ستون چونکہ ذکر آپکے سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحان تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجران اور فراق سے رونے لگا جب حضرت کے جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان اُنکی جدائی کا درد پاوے کیا سمجھے اور یقین جانو کہ تکلم سخنان امور و تعلق بہ بدعات بی نور آپکی جدائی کا سبب ہین کہ آپ اُسنے نفور ہین سو جو مومن ان چیزون سے نفرت کرے وہ چوب خشک سے بتر ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ ھٰذَا الْعِذْقَ مِنْ ھٰذِہِ

فَتَمَثَّلَ فِي رَسُولُ اللهِ قَدْ عَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک اعرابی آیا اور اُسنے کہا کیونکر جانونمین کہ آپ نبی ہین آپنی فرمایا اگر مین بُلا دون اس شاخ کو کھجور کے اور وہ گواہی دی کہ مین رسول ہون جب تو جانیگا پھر بُلایا آپنی اور وہ کھجور اُتر کر حضرت کے آگی اگر گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئے پس وہ مسلمان لایا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عَنْ أَبِي زَيْدٍ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَمْرٌو إِنَّهُ عَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَيْرَاتٌ بِيضٌ ترجمہ روایت ہے ابی زید سے کہ ہاتھہ پھیرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے مونہہ پر اور دعا کی میرے لئے عمرو نے کہا جو راوی حدیث ہین کہ ابی زید کو میں برس تک زندہ رہے اور اُنکے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابو طلحہ نے کہا ام سلیم سے میں نے آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے اُنکو بھوک سو کچھہ تمہارے پاس ہے اُنہون نے کہا ہان سو نکالی کئی روٹیان جَو کی پھر اوڑھنی مین لپیٹکر میرے ہاتھ مین چھپا دین اور کچھہ اوڑھنی مجھی اُڑھا بھیجی پھر بھیجا مجھے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور مین جب اُنکی پاس گیا اُنکو مسجد مین بہت لوگونکی ساتھ بیٹھا پایا پھر مین اُنکی پاس کھڑا ہوا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہی مینی کہا ہان فرمایا کہا کیا کر مینی عرض کی ہان آپنے اپنے ساتھیون سے فرمایا اُٹھو پھر چلے اور مین اُنکے آگے تھا پھر جب ابو طلحہ کے پاس آیا مین اور مینے اُنکو خبر دی ابو طلحہ نے کہا ای ام سلیم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھہ موجود نہین کہ اُنکو کھلاوین ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے سو ابو طلحہ چلے یہانتک کہ ملے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو طلحہ اُنکے ساتھ تھے یہانتک کہ اندر آئے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ام سلیم لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیان اُنکے آگے لائین اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ توڑی گئین اور دھادی اُسپر ام سلیم نے کُپی گھی کے اور چپکا کر دیا اُسکو پھر پڑھا اُسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بُلاؤ دس شخصون کو سو بُلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بُلاؤ دس کو پھر وہ کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا بُلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسی تھے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتُمِسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگون نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نپایا سو لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپنے اُس برتن مین ہاتھہ رکھکر یا اور لوگون کو فرمایا کہ وضو کرین پھر مینے دیکھا کہ آپکے انگلیون سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہانتک کہ جو لوگ آخر مین تھا اُسنے بھی وضو کر لیا اسباط بن عمران بن جہضم اور ابن عون اور جابر سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ أَرَادَ اللهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَتْ عَلَى

ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَمَنَّتْ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ ترجمہ روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائی نبوت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جب اللہ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندوں کی اُنسے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اُسکی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ کا یہی حال رہا جبتک اللہ نے چاہا اور آپکو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شے ایسی پیاری نہ تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَاِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے کہا تم قدرت کے نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم انکو حضرت کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اُسکے تسبیح سنتے تھی اور لائی حضرت کے پاس ایک برتن اور اُسمیں آپنی ہاتھ رکھدیا پھر پانی آپکے انگلیوں کے بیچ سے بہنی لگا اور آپنے فرمایا آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کیطرف سی کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہانتک کہ ہم سب نے وضو کر لیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب نزول وحی کی کیفیت میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپنے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹے کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن آتا ہے اور مجھسے کلام کرتا ہے کہ میں اُسے یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپکو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اُترتی اور تمام ہو جاتی تو اُنکے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا یعنی بسبب شدت کے

نزول وحی کی کیفیت کا بیان

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابی جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائی ہیں اور فتنہ شام میں شہید ہوئے پندرہویں سال ہجری کے اور احتمال ہے کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ کے آگے حضرت سے یہ سوال کیا ہو یا اُنکو خبر دی ہو اور اس صورت میں تحمل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اسلئے کہ عقل اور قیاس کو اسمیں دخل نہیں قولہ آپ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنے نفس وحی سی سوال کیا یا اُسکے اوصاف سے اور بہرحال مراد یہ ہے کہ وحی لیکر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا بصورت مرد اور اول اشد ہے اسلئے کہ مائل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اسلئے کہ متصف باوصاف سامع ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ میں **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ ترجمہ روایت ہے براء سے کہ کہا اُنہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمبے بال کو سرخ جوڑی میں خوبصورت زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھی اور دونوں شانوں میں آپکے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لانبی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** لمہ وہ بال ہیں کہ کان کے لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتے ہے سینہ کے چوڑی ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپکا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے **باب عَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ ترجمہ روایت ہے ابی اسحاق سے کہ اُنسے پوچھا کسی نے کہ تھا آپکا مثل تلوار کے تھا یعنے طولانی اُنہوں نے کہا نہیں مثل چاند کے تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپکا لمبا ہوگا براء نے کہا نہیں گول تھا **باب عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ثَخِمَ الْكَرَادِيْسِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبے اور نہ بہت ٹھنگنے پر گوشت تھین ہتیلیاں آپکی اور تلوے بڑے سر والی بڑے جوڑوں والے یعنے گٹھنے اور شانے کہ یان پر گوشت اور فربہ تھین سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگی جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے اُنسے پہلے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

اور نہ اُنکے بعد کوئی اُنکے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے ابی سے اُنہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اُسکے **باب عن** عَلِيٍّ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَعَّطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے کہ آپ بہت لانبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھنگنے میانہ قد والی تھے لوگوں میں اور بہت گھونگھر والی نہ تھے بال آپکے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر لیے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور نہ بالکل گول بھی تھا بلکہ اُسمیں کچھ گولائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبے پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پُر گوشت تھا بدن پر آپکے بال تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالونکا پُر گوشت تھیں ہتیلیاں اور تلوے آپکی جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اُترتے ہیں اور جب کسی طرف پھرا کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے یعنے فقط آنکھ پھرا کر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہی اُنکے دونوں شانوں کے بیچ میں مُہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والی یعنی بغض و حسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چون آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچی بات میں اور نرم طبیعت والی بزرگ عیش جو اُنکو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جو اُنسے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا اُنکی تعریف کرنیوالا کہتا تھا کہ میں نے کبھی اُنکے مثل نہ دیکھا نہ قبل اُنکے نہ بعد رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ اُنپر **ف** اِس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابو جعفر نے سُنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مُمَعَّط بہت لانبا کہا اُنہوں نے اور سُنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تَمَعَّطَ فِي ثَنَايَتِهِ یعنے بہت کھنچا اپنا تیر اور مُتَرَدِّد وہ ہے کہ جسکا بعض بدن بعض میں گُسا ہوا ہو ٹھنگنے پن کے سبب سے اور قَطِط وہ بال ہیں جسمیں بہت گھونگھر ہو اور رَجِل وہ کہ جسکے بالو میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَهَّم نہایت فربہ کثیر اللحم اور مُكَلْثَم جسکا چہرہ گول اور مدور ہو اور مُشْرَب وہ کہ جسکے رنگ میں سپیدی اور سُرخی ملی ہوئی اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور اَدْعَج وہ ہے جسکے آنکھوں کے سیاہی خوب کالی ہو اَهْدَب جسکے پلکیں لمبی ہوں اور كَتِد دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور اُسکو کاہل بھی کہتے ہیں مَسْرُبَة ایک خط دار مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالونکا اور شَثْن وہ شخص ہے جسکے انگلیاں باریک ہوں پیروں کے اور ہتیلے اور قدم فربہ پُر گوشت ہوں اور تَقَلُّع قوت سے چلنا پیر گاڑ کر اور صَبَب اُترنا عرب کہتا ہے اُترے ہم صَبُوب اور صَبَب سے یعنے بلندی سے اور جَلِيل الْمَشَاش یعنے بڑے جوڑوں والے مراد اُس سے شانوں کا سر ہے یعنے شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد ہے اسلئے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بَدِيهَة یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بَدَهْتُهُ بِأَمْرٍ یعنے اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں نے اُسکو کسی کام سے **باب عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرْدِكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے اِسقدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو اُنکے پاس بیٹھا ہو خوبی یاد کرلے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اِسکو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کیے یونس بن یزید نے زہری سے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ اُنکو سمجھ لیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی کو مگر عبداللہ بن مثنی کے روایت سے **باب عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہ اُنہوں نے کہا نہیں دیکھا میں کسیکو زیادہ مسکراتی نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے اُنہوں نے روایت کیے عبداللہ بن حارث سے مثل اسکے روایت کیے ہے یہ احمد بن خالد نے اُنہوں نے یحییٰ سے اُنہوں نے لیث سے اُنہوں نے یزید بن حبیب سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہ اکثر ہنسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسکرانا تھی **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو اِس سند سے مگر اسی سند سے **باب** مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَّةِ باب مُہر نبوت کے بیان میں **عن** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى
الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لیگئیں مجھکو خالہ میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا
بھانجا بیمار ہے سو آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپنے سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپکے کھڑا ہوا تو دیکھے میں نے مہر نبوت درمیان
شانوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کھٹ کی **ف** اسماء بن سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبداللہ بن سرجس
اور عمر بن خطب اور ابو سعید سبھی روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ مہر نبوت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے جو شانوں کے بیچ میں
تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے دونو پنڈلیوں میں باریکی تھی اور آپکا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب میں آپکو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائی ہوے ہیں حالانکہ سرمہ
نہ تھا یعنے خود آنکھوں کے پپوٹے اندر سے سیاہ تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **بَابُ عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہان
تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور انکھوں کے ڈورے سرخ اور ایڑیوں میں گوشت کم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو موسی نے انہوں نے محمد سے
انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منہوس العقب شعبہ نے
کہا میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان میں نے کہا اشکل العینین انہوں نے کہا حدقہ چشم کلان یعنے بڑے آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے
میں نے کہا منہوس العقب انہوں نے کہا کہ ایڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا
اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ
تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنَجْهَدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہا میں نے کسیکو خوبصورت نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گویا سورج انکے
چہرہ پر بہتا تھا یعنے ایسا درخشان اور تابان تھا اور کسیکو نہ دیکھا میں نے اُنسے زیادہ جلد چلنے والا گویا زمین انکے لیے لپیٹی جاتی تھی ہم اپنے جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے
یعنے انکے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پرواہ چلے جاتے تھے **ف** یہ حدیث غریب ہے **بَابُ عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا
مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتَ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا
اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگے لائے
انبیا یعنے شب معراج میں تو موسے علیہ السلام ایک جہیرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوہ کے لوگ ہوتی ہیں اور دیکھا میں نے عیسے بن مریم کو تو اُنسے بہت مشابہ لوگوں میں کے عروہ
بن مسعود ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اُن سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے تھے آپ اپنی تئیں اور دیکھا میں نے جبرئیل کو تو اُنسے بہت مشابہ دحیہ کلبی
ہیں اور وہ اصحاب میں بہت خوبصورت تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْنِ كَمْ كَانَ حِيْنَ
مَاتَ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس
سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے **ف** روایت کی ہمسے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد خذاء سے
انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے **بَابُ عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِيْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ تشریف رکھی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس یعنے بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے **ف** اسماء بن حضرت عائشہ اور انس بن مالک اور مغفل بن حنظلہ سے

صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن صورت کا بیان

سے بھی روایت ہے اور دغل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس کی حسن ہی غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے **باب** وفات

عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** روایت ہے جریر سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات موئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ برس کی تھی اور ابوبکر اور عمر بھی تریسٹھ کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ برس پر ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور روایت کیے زہری کی ہشیمی نے زہری سی انہوں نے عروہ سی انہوں نے حضرت عائشہ سے اسکی مثل **مناقب ابی بکر الصدیق** رضی اللہ عنہ

عَنْهُ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ **مناقب ابی بکر صدیق** رضی اللہ عنہ اور نام انکا عبداللہ بن عثمان ہی اور لقب انکا عتیق ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں ہر دوست کے دوستی سی بیزار ہوں اور اگر میں کسیکو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکر کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے تھے وہ اپنے آپکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے اور ابن زبیر سے بھی روایت ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سی کہ انہوں نے کہا میں نے کہا حضرت عائشہ سے کہ اصحاب سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر میں نے کہا پھر کون فرمایا ابوعبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلند درجوں والی جنت میں دیکھینگے انکو نیچے درجے والی جیسی تم دیکھتے ہو ستارہ نکلا ہوا آسمان کے کنارہ میں اور ابوبکر اور عمر انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کیے ابی سعید سے **باب** **عَنْ** أَبِي الْمُعَلَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْجَبُوا مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی المعلی سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جئے دنیا میں اور کھاوے اور جب چاہے اپنی رب سے ملے سو اختیار کی اسنے ملاقات اپنی رب کے سو رونے لگی ابوبکر اور اصحاب نے کہا تکو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں رو رہا ہے جب ذکر کیا حضرت نے ایک بندہ کا کہ اسکو مخیر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب سے ملنے میں سو اسنے اختیار کے ملاقات اپنی رب کے کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکر ہم سے زیادہ علم رکھتے تھی کہ وہ حضرت کا قول سمجھ گئی کہ مراد اس سے آپہی کی ذات ہی سو ابوبکر نے کہا بلکہ ہم فدا کرینگے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی اور کوئی مجھپر زیادہ مال خرچ کرنیوالا اور حقوق صحبت بجوبی ادا کرنیوالا ابن ابی قحافہ سے بڑھکر نہیں اور اگر میں کسیکو دوست ولی بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا ولیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرمایا کیا کہہ آپنے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا مراد لیا اس سے اپنے تئین **ف** اسباہین ابی سعید سے بھی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی عوانہ سے انہون نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور مراد ہن ایناسے یہہ ہے کہ بہت احسان کرنیوالے اوپر ہمارے یعنے ابوبکر ہین

عن اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَ بَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَدَیْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ ھُوَ اَعْلَمَنَا بِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقِیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃً اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے ایک بندہ کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزون سے اور زینت سے جو چاہی لی یا اختیار کری جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سے سو ابوبکر نے کہا فدا کیا ہمنے آپ پر اپنی ماں باپکو سو لوگون نے تعجب سے کہا دیکھو اس بوڑہے کو کہہ رسول خدا تو خبر دیتی ہین ایک بندے کی کہ اللہ نے اسکو مخیر کیا دنیا کی زینت اور عقبے کی دولت مین اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ پر ہمنے اپنی ماں باپ کو اور حقیقت مین وہ بندہ مخیر رسول خدا ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ہمسے زیادہ جاننے والی تہی اُنکے حالکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت اور کرنیوالی اور اپنا مال خرچ کرنیوالی ابوبکر ہین اور اگر مین کسیکو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا ولیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نرہے کوئی کہڑکے مسجد مین مگر کہڑکے ابوبکر کی یعنے سب کہڑکیان بند کردو سوا ابوبکر کے کہڑکی کے اور یہ اشارہ ہے گویا انکی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد مین آنی جانیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسیکا احسان ہمپر ایسا نہین جسکا بدلا ہمنے نکردیا ہو سوا ابوبکر کے کہ اُنکا احسان جو ہمپر ہے اُسکا بدلا اُنکو اللہ قیامت مین دیگا اور اتنا نفع مجھکو کسیکے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا مین نے ابوبکر کے مال سے اور اگر مین دوست بناتا کسیکو تو دوست بناتا ابوبکر کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

اس سند سے **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقتدا کرو میرے بعد ابوبکر و عمر کا **ف** اسباہین ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہون نے ربعی کے مولی سے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہے ان دونکی خلافت راشدہ کا اور پیشگوئی کیا کہ انعقاد خلافت انکا واقع ہوا اور کسینی اہلسنت سے اسکا انکار کیا سو اُنکے کلام پاس گرفتار وسواس شیاطین الانس والجن ہے اعاذنا اللہ منہ شرورہم **قول ابوعیسی** رح روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اور کئی لوگون نے سفیان بن عیینہ سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اسکی اور سفیان بن عیینہ کہتے تدلیس کی تہی اس حدیث مین اور اکثر ذکر کرتی تہے کہ روایت زائدہ سی اور وہ روایت کرتی ہین عبدالملک بن عمیر سی اور کہتے زائدہ کا ذکر کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے انہون نے ہلال سے جو مولی ہین ربعی کے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ وَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہون سو تم اقتدا کرو ان دو کا جو میرے بعد ہونگے یعنے خلیفہ ہونگے اور اشارہ کیا ابی بکر اور عمر کے طرف **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ یَا عَلِیُّ لَا تُخْبِرْھُمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہون نے کہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا کہ ابوبکر و عمر آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونون سردار ہین جنت کے ادہیڑ لوگون کے اگلے ہون یا پچھلے مگر انبیا اور مرسلین کے اے علی تو انکو خبر

تکرار **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سی اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہین حدیث مین اور مروی ہوئی یہہ حدیث حضرت علی سی اور سند سی بہی اور اسباہیز انس اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ لَا تُخْبِرْھُمَا یَا عَلِیُّ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر دونون سردار ہین جنت کے ادہیڑ لوگون کے اگلے ہون پچہلے مگر انبیا اور مرسلین کے اور خبر مت دینا انکو ای علی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی روایت کیا ہمسے یعقوب بن ابراہیم نے انہون نے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا داؤد نے شعبی سے انہون نے روایت کیا حارث سی انہون نے حضرت علی سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ابوبکر اور عمر سردار ہین جنت کے ادہیڑ لوگون کے خواہ اگلے ہون خواہ پچہلے سوا انبیا اور مرسلین کے اور خبر مت دینا انکو ای علی **ترجمہ** کہول بضم کاف جمع ہی کہل کے اور کہل عربے مین اُسکو کہتے ہین جو مرد تیس برس سے عمر مین تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہونچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ادہیڑ فرمایا یا عنبار دنیا کے کہ وہ دنیا مین ادہیڑ تہے اسلئے کہ جنت مین کوئی ادہیڑ نہین سب نوجوان ہمعمر ہونگے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمان نومین ادہیڑ ہو کر انتقال کرتے ہین یہہ انکے سردار ہونگے اور بعضون کہا ادہیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہین کہ اس سن مین آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہین مُلّا علی قاری نے کہا ہے کہ ادہیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہین **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِھَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ ابوبکر نے کہا کیا مین سب لوگون سے زیادہ اسکا مستحق نہین ہون شاید خلافت مراد ہو کیا مین اول سب لوگون سے ایمان نہین لایا ہون یعنے احرار لوگون مین کیا نہین ہون صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہین ہون صاحب فلانی فضیلت کا **ف** اس حدیث کو بعضون نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہون نے جریری سی انہون نے ابی نضرہ سی انہون نے کہا کہ ابوبکر نے کہا اور یہ صحیح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبدالرحمن سے انہون نے شعبہ سے انہون نے جریری سے انہون نے ابی نضرہ سی کہا ابی نضرہ نی کہ فرمایا ابوبکر نے اور ذکر کیا حدیث ہم معنی اسکے اور نہین نام لیا ابی سعید کا سند مین اور یہ صحیح ہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ عَلٰی اَصْحَابِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَھُمْ جُلُوْسٌ وَفِیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْہِ اَحَدٌ مِنْھُمْ بَصَرَہٗ اِلَّا اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَاِنَّھُمَا کَانَا یَنْظُرَانِ اِلَیْہِ وَیَنْظُرُ اِلَیْھِمَا وَیَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے تہے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سی اور اصحاب بیٹہے ہوتی اور اُنمین ابوبکر اور عمر سی ہوتے پہر کوئی اُنکی طرف نظر نہ اُٹہاتا یعنے ہیبت سے مگر ابوبکر و عمر کہ تہے نظر کرتے حضرت کے طرف اور مسکراتے اور حضرت بہی اُنکی طرف دیکہہ کر مسکراتی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حکم بن عطیہ کے روایت سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے حکم بن عطیہ مین **باب عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا وَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اور داخل ہوے مسجد مین اور ابوبکر و عمر دونون آپکے ساتہ تہے ایک داہنی دوسرے بائین اور آپ اُن دونون کے ہاتہ پکڑے ہوے تہی اور فرمایا آپنی اسیطرح اُٹہاے جاوینگے ہم قیامت کے دن **ف** یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہین اور مروی ہوئی یہہ حدیث اور سند سے بہی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہین ابن عمر سے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تہی میرے غار مین یعنے ہجرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حنطب سے کہ فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکہکر کہ یہہ دونون سمع اور بصر مین **ف** اسباہمین عبداللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہین پایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے بیچ مین کوئی راوی چہوٹ گیا ہے **مترجم** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالے نے ابوبکر و عمر کو وزیر کیا تہا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمین مین جیسے کہ وزیر ہے آپکے جبرئیل اور میکائیل آسمان مین اور کمال شرافت شیخین کے اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانون مین یہ دونون ایسے ہین جیسے بدن مین سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے اُنکی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اسپر کہ وہ اتباع حق

اور استماع اوامر الٰہیہ مین اور شمار مہ انوار غیبیہ و آیات آلہیہ مین یگانۂ آفاق ہین اور استحقاق خلافت مین اُنپر مقدم کوئی نہین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَہٗ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا کُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْکِ خَیْرًا

ترجمہ روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ نماز پڑہاوین لوگون کو یعنے امامت کرین سو عائشہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ابوبکر جب کہڑے ہونگے اپکی جگہہ تو لوگون کو رونی کے سبب سے قرات نہ سنا سکینگے یعنی نرم دل ہین سو آپ حکم دیجیے عمر کو کہ وہ امامت کرین لوگون کے پہر آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ امامت کرین لوگون کے تب حضرت عائشہ نے ام المؤمنین حفصہ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرت سے کہ ابوبکر جب کہڑے ہونگے اپکے جگہہ مین تو لوگون کو قرات نہ سنا سکینگے رونے کے سبب سے سو آپ حکم دیجیے کہ عمر امامت کرین لوگون کی سو عرض کی حفصہ نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم وہی ہو جنہون نے یوسف کو تنگ کیا یعنے یہانتک کہ انہون نے لاچار قید خانہ مین جانا قبول کیا اور پہر فرمایا آپنے کہ حکم کرو ابوبکر کو امامت کرین لوگون کے سو حفصہ نے کہا عائشہ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھی کبھی خیر نہ پہونچی یعنے ایسے بات بنائی کہ حضرت کے غصے سنوائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین عبداللہ بن مسعود اور ابی موسی اور ابن عباس اور سالم بن عبید سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث مین بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکر ہین اسلئے کہ وہ احق بالامامت ہین نماز مین اور نماز افضل ارکان دین ہے، پس اور امور دین مین بھی وہی امام ہین اور سار صحابہ مقتدی اور رد ہے اسمین روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علی کو کہتے ہین **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّھُمْ غَیْرُہٗ

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتا ہے کسی قوم کو کہ انمین ابوبکر ہو اور پہر امام بناوین کسی شخص کو سوا ابوبکر کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **بَابٌ عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنے دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ کی راہ مین پکارا جاویگا جنت مین اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لئے تیار کی گئے ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل سے اُسکا شوق رکہتا ہے وہ نماز کے دروازہ مین سے بلایا جاویگا یعنے جنت مین اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جاویگا اور جو اہل صدقہ سے ہے وہ باب صدقہ سے بلایا جاویگا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جاویگا سو ابوبکر نے عرض کی کہ یارسول اللہ سب دروازون سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھہ ضرور نہین اسلئے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لئے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ بارہ بزرگے اور شرافت سب دروازون سے بلایا جاوے آپنے فرمایا کہ ہان مجھے امید ہے کہ تم انہین مین ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُہٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ قُلْتُ مِثْلَہٗ وَاَتٰی اَبُوْ بَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُکَ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا

ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور اتفاق سے اُن دونون میرے پاس مال بہی تہا سو مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین بڑہ جاونگا ابوبکر سے اگر آج کے دن بڑہ گیا کہا عمر نے کہ پہر مین ادہا مال آپکے پاس لے آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے بالون کے لئے کیا چہوڑ آئے تو مین نے کہا اسکے برابر اور ابوبکر لے آئی جو اُنکے پاس تہا یعنے سب کا سب سو فرمایا آپنے اُنسے کہ تم کیا چہوڑ آئے اُنہون نے کہا چہوڑ آیا مین اُنکے لئے اللہ اور رسول کو تب تو مین نے کہا کہ مین اُنسے کبھی آگے نہ بڑہ سکونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس سے فضیلت ابوبکر کے سار صحابہ پر ثابت ہوئی اور حضرت عمر پر خصوصًا ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت اور جماعت کا کہ ابوبکر افضل امت ہین بعد عمر **بَابٌ عَنْ** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَتْہُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَھَا اَنْ

فَقَالَتْ اَرَأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے کچھ عرض کیا اور آپنے اُسکو کچھ حکم کیا پھر اُسنے عرض کی اگر میں آپکو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا جب مجھکو نہ پاوے تو تو آیا کر ابوبکر کے پاس اور اسمین ہے اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد مین جن لوگون کے دروازے ہین بند کردیے جاوین مگر دروازہ ابوبکر کا اسمین بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کو مسجد مین بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہی قضا اور افتا وغیرہ کے لئے **ف** اسبا بمین ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **باب عن** عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر داخل ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنے آزاد کئے ہوئے ہو اللہ کے آگ سے یعنے دوزخ سے سو اُسدن سے اُنکا نام عتیق ہوگیا یا اللہ ہمکو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت کیے موسی بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہین عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب عن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نبی ایسا نہین جسکے دو وزیر نہون آسمان والون سے اور دو زمین والون سے اور میرے دو وزیر آسمان والون سے جبرئیل اور میکائیل ہین اور زمین والون سے ابوبکر و عمر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مردی ہے سفیان ثوری سے کہ اُنہون نے کہا ابوالجحاف مرد پسندیدہ تھے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْ قَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اُسنے کہا مین سواری کے لئے نہین بنایا گیا مین تو کھیت جوتنے کے لئے بنایا گیا ہون پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یقین کیا اسپر مینے اور ابوبکر اور عمر نے اور وہ دونون اُسوقت لوگون مین حاضر بھی نہ تھے **ف** روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح **مترجم** اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکر کے اور فضائل ایمانیہ اُنکے بہت ہین مگر یہان ہم بطور مشتی نمونہ از خروارے بطور اختصار بیان کردیتے ہین اوّل یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہین اور مصعب بیری نے کہا ہے کہ اسی لئے اُنکا نام عتیق ہوا کہ اُنکے نسب مین کوئی عیب نہین ثانیاً یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ مین اُنکے خطب بلیغہ مشہور ہین ثالثاً یہ کہ خمر کو ایام جاہلیت مین اُنہون نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نکیا اور صواعق مین مذکور ہے کہ اُنہون نے اللہ مین کبھی شک نکیا اور ابن الدغنہ نے اُنکی بزرگی اور شرافت اور جود و سخا اور مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی اور شرفای قریش نے اُنکی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اُلفت تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپکے رفیق تھے چنانچہ تفصیل اُسکے اُوپر مذکور ہوئی اور احرار بالغین مین سب سے اوّل آپ اسلام سے مشرف ہوے جیسا صفا صحابہ مین حضرت علی اور عابد مین حضرت بلال اور نسا مین حضرت خدیجہ سباق مسلمین سے ہین اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ مغرز و مطاع خلق اُنسے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور اُنہون نے بعد اسلام ترغیب و تحریض اسلام پر یہانتک کوشش کی کہ بہت لوگ دائرہ اسلام مین داخل ہوے اور سبب اُنکے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھی چنانچہ اُنہین سے مروی ہے کہ مین ایکدن جاہلیت مین ایکدرخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اُسنے آواز دی کہ فلان وقت مین ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اُسپر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اُس درخت نے مجھے خبر دی اور مین حضرت کے خدمت مین حاضر ہوا اور مینے آپکے رسالت کے تصدیق کی اور ابن اسحق سے مروی ہے کہ جب آپ اسلام لائے آپکے ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ اسلام سے مشرف ہوے اور اُنمین سے ہر ایک بجبار قریش اور اُنکے اوسط بطون سے تھا اور حقیقت مین اُنکے ایمان لانے سے کفر کے کمر ٹوٹ گئی اور ابتدای اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لئے حضرت کے خدمت مین صرف کئے اور سات شخصون کو غلامان قریش مین سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت مین اسبق القدم تھے اور موالی اُنکے طرح طرح کی تکالیف اور شدائد اُنکو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکر

نے خرید کئے اور اللہ کے رضامندی کے لئے آزاد کئے کہ انہین مین ہین بلال اور عامر بن فہیرہ اور جب آیہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ اتری اور حضرت نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر صدیق نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ بجمیع قریش پر پڑہا اور انہون نے بہت ایذائین انکو دین اور اسپر صابر رہے اور یہ پہلا خطبہ تہا جو اسلام مین پڑہا گیا اور قریش نے کئی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذائین پہونچانیکا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق نے اپنی جان آپ پر فدا کی اور ان بلیات و آفات مین آپکے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر بنے چنانچہ تفصیل اسکے کتب حدیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ مین مذکور ہے اور جب قریش آپکی ایذا پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے اور پہلے جس نے اسلام مین مسجد بنائی ابوبکر ہین کہ انہون نے اپنے گہر کے آنگنائی مین مکہ مین مسجد بنائی اور قرآن کے قرارت مین مشغول ہوے روایت کیا اسکو بخاری نے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے محاربۂ فارس اور روم مین انہون نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آمد و رفت جسقدر صدیق کے گہر تہی اسقدر اور کہین نہ تہی چنانچہ مکہ مین ہر روز آپ صبح و شام انکے گہر تشریف لاتے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ جب ہم مدینہ مین آئے تو صدیق اکبر نے پوچہا کہ یا رسول اللہ آپ اپنے بیوی سے ہم بستر کیون نہین ہوتے آپنے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر نے ساڑہے بارہ وقیہ چاندی انکے پاس بہیجدی اور آپنے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجہسے ہم بستر ہوے اور نہ تصدیق کے معراج کی ابوبکر سے اول کسی نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج مین اپنے تئین احیاء عرب پر پیش کیا کہ کون آپکی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق آپکے رفیق رہے چنانچہ ریاض نضرت مین یہ قصہ مفصل مذکور ہین اور جنگ بدر مین جو افضل مشاہد اسلام سے تہے حضرت صدیق اکبر آثار نمایان حاصل ہوئے اول یہ کہ حضرت کے عریش مین آپ ہی تہے دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپکے دل پر ہوا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہے ابوبکر نے کہا کافی ہے آپکو پہر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ غرض حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی تیسرے یہ کہ لڑائی مین میمنہ لشکر صدیق اکبر کو عنایت کیا اور میکائیل کو انکے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت مرتضیٰ کو اور اسرافیل کو انکے ساتہ کیا چوتہے یہ کہ اسیران بدر کے حق مین مشورہ حضرت صدیق اکبر کا آپکو پسند آیا اور اسی پر کاربند ہوے اگرچہ آخر مین فضیلت حضرت عمر کے ظاہر ہوئی اور اسیطرح جنگ احد مین آپکو بہت سی باتہ جمیلہ ہاتہ آئے چنانچہ حضرت کے خدمت مین اسدن سعی جمیلہ بجالائے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب اصحاب آپکے منتشر ہوگئے پہلے جو لوٹکر حضرت کے پاس آئی احد مین ابوبکر تہے یہی کہا ابوبکر نے اور کہا کہ جب مین لوٹا مینے دیکہا ایک اور شخص کو اپنے ساتہ کہ وہ بہی حضرت کی طرف آتا ہے اور وہ ابوعبیدہ بن جراح تہے روایت کیا اسکو حاکم نے اور کفار قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر کو گنتے تہے چنانچہ جب ابوسفیان نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہین تین شخصون کو پوچہا پہلے کہا کیا لشکر مین محمد ہین تو آپنے فرمایا اسی جواب مذبہر پوچہا ابوقحافہ ہین آپنے فرمایا جواب مذبہر کہا ابن خطاب ہین پہر اسنے کہا یہ تینون قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پہر حضرت عمر رہ نسکے اور فرمایا آپنے جہوٹا ہے تو ای دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لئی بچا رکہا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کریگی تجہکو اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق اس معرکہ مین حاضر تہے اور اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ کے بشارت مین شامل اور اسی طرح جنگ خندق مین ایک جانب لشکر کے حضرت صدیق کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپکے خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت مین وہ موضع نزول تہا حضرت صدیق کا غزوہ خندق مین اور اسیطرح غزوہ مریسیع مین جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقون نے تہمت لگائی اور جن مسلمانون نے برارت صدیقہ مین توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق کو انمین فضایل نمایان نصیب ہوئے بچند وجوہ اول یہ کہ اس واقعہ ہوش ربا مین کمال انقیاد اور تسلیم اور رضا انسے ظاہر ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حدمت مین چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے ثانی یہ کہ جب برارت عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالے نے اس برارت مین انکو بہی شریک کیا اور فرمایا اُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ثالث یہ کہ حضرت صدیق مسطح بن اثاثہ کو کچہہ خرچہ دیا کرتے تہے اور جب شرکت اسکی افک مین ظاہر ہوئی آپنے ہاتہ روکا اسوقت اللہ تعالے نے حضرت صدیق کو اولوالفضل فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ اور پہر حضرت صدیق نے کہا مین اللہ کے مغفرت دوست رکہتا ہون اور نفقہ جاری کردیا اور اسیطرح صلح حدیبیہ مین انکو آثار جمیلہ حاصل ہوے اول یہ کہ عروہ بن مسعود نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیق نے اسکو دشنام سخت اور اظہار جلادت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ منجر بصلح ہوے اور جب حضرت فاروق کو غیرت نے گہیرا ابوبکر نے انکو وہی جواب دیا جو نبی نے دیا تہا اس سے کمال قرب اور اتحاد انکا نبی کے ساتہ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ مین جب صحابہ کا اختلاف ہوا حضرت نے انہین کے مشورہ پر عمل کیا اور اسیطرح غزوۂ خیبر مین حضرت صدیق حاضر رہے اور آپنے

اُنکو امیر مقرر کیا اور اسیطرح سریۂ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف مین اور لوگونکو تعلیم سُنن و فرائض کے لئے روانہ فرماتی ہین ابوبکر و عمر کو کیون نہین بھیجتے تو آپنے فرمایا لا غنی لی عنھما انھما من الدین کالسمع والبصر یعنے مجھے ہر وقت اُنسے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہین اور اس سے کمال فضیلت شیخین کے ثابت ہوئی روایت کیا اسکو حاکم نے اور حضرت صدیق سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم راتونکو امور مسلمین مین مشورہ فرماتی تہی اور صبحکو اُسپر کاربند ہوتے تہی رواہ احمد اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی اور سورۂ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالے نے شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا رواہ الحاکم اور حضرت صدیق غایت سخی کتان ہزار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تہی چنانچہ یہ امر اُس قصہ مین مذکور ہے جسمین حفصہ کو عثمان پر عرض کرنا مسطور ہے رواہ البخاری اور حضرت صدیق چیز مین سبقت فرماتے تہے یہانتک کہ صحابہ مین آپکا لقب سباق الخیر ہوگیا اور حضرت عمر نے لکلسابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ مین قحط تہا اور کاروان شام پہونچا اور لوگ حضرت کو خطبہ پر چھوڑ کے حضرت صدیق نے بنی کا ساتہ نہچھوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسیطرح غزوہ فتح مکہ مین حضرت صدیق کو فضائل نمایان حاصل ہوے اوّل یہ کہ ابوسفیان قبل واقعہ حضرت صدیق کے پاس حاضر ہوے اور طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بہی جانتے تہی کہ حضرت صدیق کو بڑی وجاہت مؤمنون مین حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اسکے منکر ہین دوسرے یہ کہ باپ صدیق اکبر کے اُسدن مشرف باسلام ہوے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر کے اور کسیکو نصیب نہوئی کہ چار پشت اُنکے شرف صحبت سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت صدیق کے والد کو لائے آپنے اُنکے سینہ پر ہاتہہ پہیرا اور فرمایا کہ اسلام لاوہ مسلمان ہوگئے موسی بن عقبہ سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سرفراز نہوے سوا ابوبکر کے اور ملے حضرت سے ابوقحافہ اور ابوبکر اور اُنکے بیٹی عبدالرحمن اور اُنکے بیٹے ابوعتیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ مین مشورت اُنکی شرف تصویب کو پہونچی اور غزوۂ طائف مین بہی آپکو فضائل جمیلہ اور مآثر جلیلہ ہاتہ آئے اوّل یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیق کے اُسمین مجروح ہوی اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات ہوئی دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرۂ اہل طائف سی آپکے مشورہ کے موافق ہوئے اور غزوۂ تبوک مین بہی بہت سی فضائل آپکو حاصل ہوے چنانچہ مال خرچ کرنمین سب سے سبقت لیگئی اور اپنا کُل مال اللہ کے راہ مین حاضر کیا اور فاروق اعظم نے نصف مال دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپکو عنایت ہوئی تیسرے یہ کہ اثنار راہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتہ آرام کو اُترے آخر شب مین اور دہان فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکر و عمر کے اطاعت کرے تو راہ یاب ہو اور نوین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق کو امیر حاج کیا اور وہ اول شخص ہین کہ اسلام مین حاجیون کے امیر ہوے اور یہان پر بعض علما سے غلطی ہوئی ہے کہ اُنہون نے سمجہا کہ حضرت علی کو پیچہے سے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیق تہا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت مین امیر حاج صدیق ہی تہی اور حضرت علے کو ابلاغ برات تحویل ہوئی تہی اور اسی لئے نسائی نے خطبۂ حجہ ابوبکر سے سی روایت کئے ہین کہ حضرت صدیق نے موسم حج مین پڑہے اور حجۃ الوداع مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تہے اور سامان حضرت کا اپنی سواری پر لادا تہا یہانتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوی حضرت صدیق کے حق مین بڑی عنایات بجالائے چنانچہ نماز کا اُنکو امام کیا کہ تمام صحابہ اس سے سمجہ گئے کہ وہ خلیفہ ہین حضرت کے اور بعد وفات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیق کو حاصل ہوئے منجملہ اُسکے یہ ہے کہ آپکے نزدیک دفن ہوے اور موت و حیوٰۃ مین آپکا ساتہ نہ چہوڑا اور خلفائی اربعہ مین سب سے پہلے آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عالم برزخ مین حاضر ہوے اللھم اجمع بیننا وبینہ یوم القیمۃ کما جمعت بیننا وبین تحریر احوالہ یومنا

مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

مناقب عمر بن خطاب کے رضی اللہ عنہ عن

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک بابی جہل او بعمر بن الخطاب قال وکان احبھما الیہ عمر ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب دونون سے جو پیارا ہو اُسکے ساتہ اور اُن دونمین حضرت عمر اللہ کے پیارے نکلے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے مترجم بمنطوق حدیث مذکور بلاشبہ مسلمانون کو حضرت عمر کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوی اور اُسدن سے اہل اسلام مکہ مین کہلکر رہنے لگے اور کفار سہمے لی

باب عن

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فیہ وقال فیہ عمر او قال ابن الخطاب فیہ شئ خارجۃ الا نزل فیہ القرآن علی نحو ما قال عمر ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر کے زبان اور دل پر اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اسمیں لوگوں نے کلام کیا مگر اترا قرآن حضرت عمر کے قول کے موافق **ف** اسباب میں فضل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دی اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمر اسلام لائی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جنکی کنیت ابی عمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لابی بکر یا خیرنا واعتقنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذاک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ حضرت عمر نے کہا ابو بکر صدیق سے اے ہمارے بہتر لوگوں کے بعد سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ابو بکر نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو عمر سے بہتر ہو بعد انبیاء کے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی کچھ خوب نہیں اور اسباب میں ابی الدرداء سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** محمد بن سیرین قال ما اظن رجلا ینتقص ابا بکر وعمر یحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسیکو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابو بکر و عمر کی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **باب عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمر ہوتا **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر شمر بن عاطف کی روایت سے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایتنی اوتیت بقدح لبن فشربت منہ فاعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائی ہے پاس میرے ایک پیالہ دودھ کا سو پیا میں نے اور باقی عمر بن خطاب کو دیا لوگوں نے عرض کیا کہ کیا تعبیر کی اسکی آپنے فرمایا تعبیر اسکی علم ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی ایمان کا **عن** ابن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فاذا انا بقصر من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لشاب من قریش فظننت انی انا ھو فقلت ومن ھو فقالوا عمر بن الخطاب **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنے عالم رویا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونیکا سو میں نے کہا یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا کہ قریش میں سے ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں یہ کہا میں نے کون ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث سے مبشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب کا اور کمال قرب انکا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپنے انکے محل کو اپنا ہی خیال کیا **باب عن** بریدۃ قال اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال یا بلال بم سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی دخلت البارحۃ الجنۃ فسمعت خشخشتک امامی فاتیت علی قصر مربع مشرف من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لرجل من العرب فقلت انا عربی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من قریش فقلت انا قرشی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا محمد لمن ھذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندھا ورأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھما **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلال کو اور فرمایا کہ ای بلال کیا سبب ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتی ہو کبھی داخل نہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کے اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کے اپنے آگے میرے گذرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کہ سونیکا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا یہ اکمرد قریشی کا ہے میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا اکمرد کا ہے کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہیں میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا پھر عرض کیا بلال نے کہ یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لئے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے **ف** اسباب میں جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونیکا جنت میں سو پوچھا یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

اور مراد اس قول کے حضرت کے کہ مین داخل ہوا آجکے شب جنت مین یہہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتون مین اور مروی ہے ابن عباس سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے
مترجم اس حدیث سے بڑی فضیلت وضو اور تجدید الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث دخول جنت کا اور آگے چلنا بلال کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہون کے آگے چلتے ہین نہ یہہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہین **عن** بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّکَ اللّٰہُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَیْنَ یَدَیْکَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰی فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِھَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْکَ یَا عُمَرُ اِنِّیْ کُنْتُ جَالِسًا وَھِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ یَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہا انہون نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین پھر جب آئی لوٹکر ایک لڑکی آئی کالی اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نذر مانی تہی کہ اگر اللہ آپکو صحیح وسالم لاویگا تو مین آپکے آگے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا نہین تو نہین اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئی اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئی اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے اور وہ دف اپنے چوتڑ کے نیچے ڈالکر بیٹھ گئی پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہی اسی عمر مین بیٹھا تہا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی اور علی آئی اور وہ بجاتی رہی اور عثمان آئی وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمر تو اُسنی دف ڈال دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ کی روایت سے اور اسبابمین عمر اور عائشہ سے بہی روایت ہے **مترجم** شیخ نے لمعات مین کہا ہے کہ حدیث دف بجانی کی اباحت پر دال ہے اور عورتون کے غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہو اور وہ گانا مہیج شہوت اور زنا کا نہو ولیکن حدیث مین ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اُسکو گانے دیا اور ابوبکر و علی و عثمان نے پھر حضرت عمر کے آنیکے وقت آپنے اُسکا شیطان فرمایا اور جواب اُسکا بعض لوگون نے یون دیا ہے کہ پہنچنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غزا سے صحیح وسالم ایک بڑی نعمت تہی اور موجب سرور و فرحت اسلئے آپنے حکم دیا اُسکو وفای نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفای نذر چونکہ تہوڑا بجانے سی بہی حاصل ہوجاتی ہے اور اُسنے جب اُس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کے مرتکب ہوئی اور اُسی وقت حضرت عمر آئے پس آپنے اُسکو منع نہین فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہونچی اور برائی بہی اُسکی فرمادی کہ ثبوت کراہت کا ہوجاوے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو حکم فتنہ کا ہے وہی اُسکے اسباب کا یعنے حرام ہے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْیَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِیَّۃٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَھَا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ تَعَالَیْ فَانْظُرِیْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْیَیَّ عَلٰی مَنْکِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْھَا مَا بَیْنَ الْمَنْکِبِ اِلٰی رَاْسِہٖ قَالَ لِیْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِیْ عِنْدَہٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْھَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے ہمنے ایک غل سُنا اور آواز لڑکون کے سو کہڑے ہوکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دیکہا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اُسکے گرد ہین تو آپنے فرمایا اے عائشہ آو دیکہو سو رکہکے مین نے اپنے ٹہوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شانے پر اور اُسکو دیکہنے لگی اور میری ٹہوڑی حضرت کے شانہ اور سر کے بیچ مین تہی پہر فرمایا آپنے مجہسے کہ تیرا پیٹ بہرا یعنے تماشے سے اور مین کہنے لگی نہین کہ دیکہون حضرت کو میرے خاطر کسقدر ہے اسی عرصہ مین حضرت عمر سامنے آئے اور سب لوگ بہاگ گئے اُس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرت نے کہ مین دیکہتا ہون جن اور انس کے شیطانون کو کہ بہاگ گئے عمر سے کہا حضرت عائشہ نے کہ پہر مین لوٹ آئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام صورت لہو ہوا گرچہ حرام نہین کہ حضرت نے اُسکو دیکہا ہے مگر تاہم اُسپر شیاطین کا اجماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہین اُسکے ساتہ ملحق ہوجاوین تو پہر حرمت اُسکی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرت کو دیکہکر نہ بہاگتے تہے اور عمر کو دیکہکر بہاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ کچہہ تعجب نہین اسلئے کہ حضرت بمنزلہ بادشاہ کے ہین اور عمر بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہین

بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض ثم ابوبکر ثم عمر ثم آتی اہل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اہل مکۃ حتی احشر بین الحرمین **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر ابوبکر کی پھر عمر کے پھر آونگا مین بقیع والون کے پاس اور وہ میرے ساتھ اُٹھائی جاوینگے پھر انتظار کرونگا کہ والونگا یہانتک کہ حشر ہوگا میرا حرمین کے بیچ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہین محدثون کے آگے **مترجم** اس حدیث سے فضیلت شیخین کے اور قرب انکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی ثابت ہوا **باب عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان یکون فی الامم محدثون فان یک فی امتی احد فعمر بن الخطاب **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتون مین محدثین ہوتے تھے اور میری امت مین محدث ہے تو عمر بن خطاب ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجھکو بعض اصحاب نے ابن عیینہ کی سفیان بن عیینہ سے کہ انہون نے کہا محدثین وہ ہین جنکو اللہ نے دین کی فہم کامل عنایت کی ہے **مترجم** قاموس مین ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنے صادق کے ہے اور مجمع البحار مین ہے کہ محدث وہ شخص ہے جسکے دل مین بات فورًا آجاوے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جسکو عنایت کرے اور بعضون نے کہا محدث وہ ہی جسکا ظن صحیح نکلے گویا اُس سے کسینے کہدیا اور بعضون نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کرین اور بعضی روایتون مین مکلمون ہی آیا ہے اور وہ اس معنے کا مؤید ہی اور بخاری نے کہا محدث وہ ہے جسکی زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرت نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کے زبان اور دل مین اور اسی لئے حضرت عمر نے کہا موافقت کے میرے رای نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہی کہ جسکی رائی اقرب ترین آرا صحیحہ سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمر ہین اگرچہ ہر عالم کتاب و سنت اور متبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمی سے کچھ بہرہ نہین اسلئے کہ وہ اپنے رائی کو راہ خدا مین صرف ہی نہین کرتے بلکہ دوسرونکی رای پر تکیہ کئے ہوے ہین خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہین کہ زبان و قلب پر انکے ہرگز حق جاری نہین ہوتا یعنے نہ قال اللہ نہ قال الرسول اللہ رات دن انکا وظیفہ ہے افتی فلان قد افتی فلان **باب عن** عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع علیکم رجل من اہل الجنۃ فاطلع ابوبکر ثم قال یطلع علیکم رجل من اہل الجنۃ فاطلع عمر **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آتا ہے تمپر ایک جنتی سو آئی ابوبکر پھر فرمایا آتا ہے ایک جنتی سو آئی عمر **ف** اس باب مین ابی موسی اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے ابن مسعود کے روایت سے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یرعی غنما لہ اذ جاء الذئب فاخذ شاۃ فجاء صاحبہا فانتزعہا منہ فقال الذئب کیف تصنع بہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامنت بذلک انا وابوبکر وعمر قال ابوسلمۃ وما ہما فی القوم یومئذ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریان چراتا تہا کہ ایک بھیڑیے نے آکر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اُس سے چھڑا لی وہ بولا کہ تو کیا کریگا درندون کے دن یعنے جبدن انسان مرجاوینگے اور درندے رہ جاوینگے کہ اُسدن کوئی انکا چرواہا نہوگا میرے سوا فرمایا آپنے کہ یقین لایا مین اسپر اور ابوبکر اور عمر ابوسلمہ نے کہا کہ شیخین اُسوقت حاضر بھی نہ تہے قوم مین یعنے یہ کمال نوازش تہی کہ انکے غیبت مین انکو یاد فرمایا اور کمال ایمان کے انکی تعریف کی **ف** روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر و عثمان چڑہے اُحد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹہیرا رہ ای اُحد کہ تجہپر نبی اور صدیق اور دو شہید ہین یعنے سوا لوگ کوئی نہین اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اثر جمیلہ حضرت عمر کے بھی بحساب ہین چنانچہ آپ اشراف قریش مین سے ہین اور قریش مین کمال عزت و وقار و وجاہت رکھتے تہے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی انکے اسلام کا سبب ہوئین مُراد تہے نہ مرید اور مخلص تہے نہ مخلص شنان بین المرتبتین درود دیوار نے انکو مژدہ دیا اور رسول خدا نے انکے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپنے ایک خواب دیکہا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخکر کہا یا جلیح امر بکبیر رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ غرض یہ گہبرا کر اُٹہے اور انہین دنون دعوت نبوت شایع ہوئی اور محمد بن اسحاق نے

کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور اُنکے شوہر سعید بن زید اُنسے پیشتر ایمان لاچکے تھے جب اُنکو خبر پہونچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر توڑ دیا کہ خون آلود ہوگئیں پھر اُنکے دل میں رحم آیا اور سورۂ طٰہٰ جو اُنکے پاس تھی لیکر پڑھی اور داعیۂ اسلام اُنکے دل میں آیا اور حضرت کے خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لئے دعا کی کہ یا اللہ اُنکے دل سے غل نکال دے اور ایمان بھر دے اور اُنکے سینہ پر ہاتھ مارا روایت کیا اسکو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنا اسلام کو شایع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں اُنکو شہد و شکر کیطرح گوارا کیا یہانتک کہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کردے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروق سمجھکو اُسکے پاس گئے اور کہا کہ امی جمیل میں مسلمان ہوگیا اور اُسنے کچھہ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا حضرت عمر اُسکے ساتھہ ہوئے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھہ ہوا یہانتک کہ جب مسجد الحرام کے دروازہ پر پہونچا اُسنے پکارا کہ ہی گروہ قریش کے اور وہ اپنے مجلسوں میں بیٹھے تھے جو کعبہ کے گرد تھے ابن خطاب صابی ہوگیا یعنے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا اور حضرت عمر اُسکے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہیں اور لوگ اُنکی طرف جھپٹے اور وہ لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ اُنسے لڑتے تھے یہانتک کہ آفتاب اُنکے سر پر آگیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھہ گئے اور لوگ اُنکے گھیرے کھڑے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کہتا ہوں کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنے مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنے ہجرت کر جاتے یا تمکو نکالدیتے مکہ سے غرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اُسکے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اُسنے کہا کیا ہے لوگوں نے کہا عمر صابی ہوگیا اُسنے کہا پھر کیا ہوا ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ وہ اپنے قوم کے آدمی تمکو دیدیں گے ایسے حال سے کہ تمسے کچھہ تعرض نہ کرینگے اگر اُسکو ایذا دو گے چلو چھوڑو اسکو کہا عبداللہ نے وہ ایسے اُنکے پاس سے ہٹ گئے جیسے کپڑا ہٹ جاتا ہے اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھا کون تھا اُنہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگرچہ اسلام حضرت عمر کا بعثت سے چھٹے برس ہوا اور بہت سے سوابق اُنسے فوت ہوئے مگر تائید الٰہی نے اُسکے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط اُنکا امت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول امر میں اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیق سے مفضول تھے مگر آخر امر میں اُنکے ہمعنان و سہیم ہوگئے چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امر کو بخوبی بیان فرمایا ہے امر اول کو اسطرح کہ جب شیخین اسپسمیں تکرار ہوئی آپنے حضرت عمر کو خطاب باعتاب فرمایا اور فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف سو تم سب نے مجھکو جھٹلایا اور ابوبکر صدیق نے میرے تصدیق کے روایت کیا یہ بخاری نے غرض اسمیں سبقت اسلامی ابوبکر کے مذکور ہی اور رویای قلیب کے روایتمیں آپنی فرمایا کہ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور اُنکے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ اُنکو بخشدیگا پھر عمر نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہوگیا سو میں نے کوئی ایسا گڑیل جوان نہ دیکھا جو اُسکے برابر کام کرتا ہو یہانتک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کرکے پانی کے گرد بٹھا دیا روایت کیا اسکو شیخین وغیرہما نے اور اسمیں کارگذاری ایام خلافت عمر کی مذکور ہے اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مؤمنوں کے عزت بڑھگئی ابن مسعود سے مروی ہے مَازِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ رواہ البخاری اور اُنہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھسکتے تھے یہانتک کہ حضرت عمر اسلام لائے اور اُنہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی اُنکے ساتھہ نماز پڑھی اور کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمر کے یہ ہی کہ حضرت سے پیشتر آپنے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات اُنکے بہت ہیں کہ تفصیل اُسکے دراز ہے

ومن شاء فلیرجع الی ازالۃ الانحصار **مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلَہٗ کُنْیَتَانِ یُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ **مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ** کے اور اُنکی دو کنیتیں ہیں ابو عمر اور ابو عبداللہ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ ھُوَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ تَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُھْدَأْ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تھے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور ابوبکر اور عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر آپکے ساتھہ تھے پس وہ پتھر ملا یعنے جسپر یہ سب تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ کہ تجھپر سوا نبی یا صدیق و شہید کے اور کوئی نہیں **ف** اسبابمیں عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور بریدہ اسلمی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنے جنت مین عثمان بن عفان ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہین اور وہ منقطع ہے **باب عن** اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ فَوْقَ دَارِہٖ ثُمَّ قَالَ اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰہِ اَھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِیْنَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ وَشَھِیْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ مَنْ یُنْفِقْ نَفَقَۃً مُتَقَبَّلَۃً وَالنَّاسُ مُجْھِدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَھَّزْتُ ذٰلِکَ الْجَیْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَۃَ لَمْ یَکُنْ یُشْرَبُ مِنْھَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُھَا فَجَعَلْتُھَا لِلْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ وَابْنِ السَّبِیْلِ قَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ وَاَشْیَاءَ عَدَّھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہ جب محصور ہوے حضرت عثمان مدینہ مین چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ مین تمکو یاد دلاتا ہون اللہ کا حوالہ دیکر ایا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ ہلا تھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ اے حرا کہ تجھپر کوئی نہین مگر نبی اور صدیق اور شہید اُن لوگون نے کہا کہ ہان پھر کہا حضرت عثمان نے مین تمکو یاد دلاتا ہون اللہ کا حوالہ دیکر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جیش عسرت یعنے غزوۂ تبوک کے لئے پسندیدہ خرچ دیوے یعنے اُسکی لئی خوب ہے اور لوگ اُن دنون مشقت اور تنگی مین تھے سو مینے تیار کردی اُسکے لوگون نے کہا ہان پھر آپنے فرمایا مین تمہین اللہ کا حوالہ دیکر یاد دلاتا ہون آیا تم جانتے ہو رُومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئے کا مدینہ مین اور اُسمین سے کوئی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے سو خرید مینے اُسکو اور سبیل کردیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگون نے کہا یا اللہ ہان ہم جانتے ہین اور اسیطرح بہت سے فضائل اپنے یاد کئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابی عبد الرحمن کے روایت سے کہ وہ عثمان سے روایت کرتے ہون **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَھِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ ثَلٰثُمِائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکر عسرت کے سامان کے سو کھڑے ہوے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ مین پھر ترغیب دی آپنے اُسی لشکر کی پھر کھڑے ہوے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ مین پھر ترغیب دی آپنے اُسکی پھر کھڑے ہوئے حضرت عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ مین سو دیکھا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اترتے اور پھرتے منبر کے اور وہ فرماتے تھے کہ اب عثمان پر کسی عمل کا مواخذہ نہین جو کچھ کرے وہ اسکی بعد یعنے قطعاً مغفور و مرحوم ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب مین عبد الرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ کِتَابِیْ فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَنَثَرَھَا فِیْ حِجْرِہٖ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَلِّبُھَا فِیْ حِجْرِہٖ وَیَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا آئی عثمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لیکر حسن بن واقع جو راوی حدیث ہین اُنہون نے کہا کہ دوسرے جگہ میرے کتاب مین یون ہے کہ لائے وہ اپنے آستین مین جبکہ تیار کی لشکر عسرت کے اور ڈال دیا اُنکے گود مین کہا عبد الرحمن نے کہ پھر دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اُنکو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود مین اور فرماتے تھے اب نہ ضرر کریگا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دو بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَھْلِ مَکَّۃَ قَالَ فَبَایَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِنْ اَیْدِیْھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا اُنہون نے جب حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قاصد بنکر گئے تھے اہل مکہ کیطرف کہا راوی نے کہ پھر بیعت کی لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام مین گیا ہے پس مارا آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان کے لئے ہزار درجہ بہتر تھا لوگون کے ہاتھون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ترجمہ**

اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان کی ثابت ہوئی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گویا عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ٹھیرایا اور آپ اُنکے نائب ہوے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علے ذلک **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال شھدت الدار حین اشرف علیھم عثمان فقال اشتکم فی بصاحبیکم اللذین اتبا کم علی قال فحبی بھما کانھما جملان او کانھما حماران قال فاشرف علیھم عثمان فقال انشدکم باللہ والاسلام ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ ولیس بھا ماء یستعذب غیر بئر رومۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بئر رومۃ فیجعل دلوہ مع دلاء المسلمین بخیر لہ منھا فی الجنۃ فاشتریتھا من صلب مالی فانتم الیوم تمنعونی ان اشرب منھا حتی اشرب من ماء البحر قالوا اللھم نعم فقال انشدکم باللہ والاسلام ھل تعلمون ان المسجد ضاق باھلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بقعۃ آل فلان فیزیدھا فی المسجد بخیر لہ منھا فی الجنۃ فاشتریتھا من صلب مالی وانتم تمنعونی الیوم ان اصلی فیھا رکعتین قالوا اللھم نعم قال انشدکم باللہ والاسلام ھل تعلمون انی جھزت جیش العسرۃ من مالی قالوا اللھم نعم قال انشدکم باللہ والاسلام ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی ثبیر مکۃ ومعہ ابو بکر وعمر وانا فرقیت الجبل حتی تساقطت حجارتہ بالحضیض قال فرکضہ برجلہ فقال اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان قالوا اللھم نعم قال اللہ اکبر شھد وا لی ورب الکعبۃ انی شھید ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا اُنہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمان اُس پر چڑھے تھے اور فرمایا آپ نے میرے سامنے لاؤ اُن دونوں کو جن دونوں نے تمکو جمع کیا ہے مجھپر سو لائے اُنکو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوے اُنکی طرف حضرت عثمان اور فرمایا آپ نے میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے یہاں میٹھا پانی پینے کو نہ تھا سوا بیر رومہ کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنے کچھہ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے جس لیا جاویگا بدلا اُسکا جنت سے سو خریدا میں نے اُسکو اپنے اصل مال سے اور تم مجھکو آج روکتے ہو کہ میں اُسمیں سے پیوں یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنے کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ نے کہ میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنے مسجد نبوی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خریدے فلانے لوگوں کے زمین اور بڑھاوے اُسکو مسجد میں چنکر دیا جاویگا بدلا اُسکا جنت سی سو خریدا میں نے اُسکو اپنے اصل مال سے اور آج تم مجھے اُسمیں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ نے میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ طیار کردیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنے غزوۂ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا آپ نے واسطہ دیتا ہوں میں تمکو اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ثبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپکے ساتھ ابو بکر و عمر اور میں تھا پھر وہ ہلا یہانتک کہ بعض پتھر اُسکے نیچے گر پڑے یعنے فخر کے راہ ہی تولات ماری اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا ٹھیر اے ثبیر تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہید وں کے سوا کوئی ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے کہ لوگواہی دے چکے یہ میرے لئے یہ شہادت کے قسم ہے رب کعبہ کے اور یہہ تین بار فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمان سے کئی سندوں سے **عن** ابی الاشعث الصنعانی ان خطباء قامت بالشام وفیھم رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر اخرھم رجلا یقال لہ مرۃ بن کعب فقال لولا حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قمت وذکر الفتن فمر بھا رجل مقنع فی ثوب فقال ھذا یومئذ علی الھدی فقمت الیہ فاذا ھو عثمان بن عفان فاقبلت علیہ بوجھہ فقلت ھذا قال نعم **ترجمہ** کہتے ہیں ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت خطیب کھڑے ہوے شام کے ملک میں کہ اُسمیں صحابی بھی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر اُنمیں سے مرہ بن کعب کھڑے ہوے اور اُنہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو میں ہرگز خطبہ کے لئے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا اُنہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا کہ ظہور اُنکا قریب ہے اور گذرے ایک شخص ہو منہہ پر کپڑا ڈالے تو کہا مرہ نے یعنے حضرت کا قول تھا کیا کہ یہ شخص اُسدن ہدایت پر ہوگا سو میں کھڑا ہوا اُنکے پاس تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے مرہ کیطرف موںہہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں اُنہوں نے کہا کہ ہاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں ابن عمر اور عبد اللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے

ترجمہ اس حدیث سی بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمان کے زمان خلافت میں ہوے اُس سے حضرت عثمان پاک تھے اور اُنکے اعداء و قاتلین سب گرفتہ غرض

خلیفہ برحق تھا اور وہ باطل پر تھا **باب عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید اللہ تجھکو ایک کرتا پہناوے اور لوگ اسکا اتارنا چاہین تو تو ہرگز نہ اتاریو اور اس حدیث مین ایک قصہ طویلہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالے تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہین کہ تیرا قمیص اتار لین جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتاریو تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہہ حدیث لوگون کو کیون نہ سکھائی انہون نے فرمایا مین بھول گئے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے شاید مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتین اسبابین بہت ہین چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان بن عفان آئے اور جب انکے قریب آئے آپنے فرمایا اے عثمان تم مقتول ہوگے ایسے وقت مین کہ پڑھتے ہوگے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکہم اللہ پر گریگا کہ مشرق اور مغرب کے لوگ اسپر تمسے رشک کرینگے اور شفاعت قبول کیجاویگی تیرے ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المومنین ہر مرحوم کے اوپر روایت کیا اسکو حاکم نے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبحکو اٹھے اور بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو آجکی شب اور فرمایا آپنے کہ اے عثمان آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبحکو حضرت عثمان روزہ دار تھے کہ مقتول ہوے رضی اللہ عنہ روایت کیا اسکو حاکم نے **باب عن** ابن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی ابو بکر و عمر و عثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہون نے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حیوۃ مین بڑی لوگون مین گنا کرتے تھے ابو بکر و عمر و عثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبید اللہ بن عمر کے روایت سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سندون سے **عن** ابن عمر قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقال یقتل ھذا فیھا مظلوما لعثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان اسمین مظلوم قتل ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** عثمان بن عبد اللہ بن موھب ان رجلا من اھل مصر حج البیت فرای قوما جلوسا فقال من ھؤلاء قالوا قریش قال فمن ھذا الشیخ فیھم قالوا ابن عمر فاتاہ فقال انی سائلک عن شیء فحدثنی ھل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشھدھا قال نعم قال تعلم انہ تغیب یوم بدر فلم یشھد قال نعم فقال اللہ اکبر قال ابن عمر تعال حتی ابین لک ما سألت عنہ اما فراره یوم احد فاشھد ان اللہ قد عفا عنہ وغفر لہ واما تغیبہ یوم بدر فانہ کانت عندہ ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لک اجر رجل شھد بدرا وسھمہ واما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکۃ من عثمان لبعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان عثمان بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان وکانت بیعتہ الرضوان بعد ما ذھب عثمان الی مکۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الیمنی ھذہ ید عثمان وضرب بھا علی یدہ وقال ھذہ لعثمان قال لہ اذھب بھذا الآن معک **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ ایکمرد مصر سے آیا حج بیت اللہ کو سو کچھ لوگون کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہین لوگون نے کہا یہہ قریش ہین کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبد اللہ بن عمر سو وہ مصری اُن پاس آیا اور کہا مین تجھسے کچھہ پوچھنے والا ہون سو تم مجھے بیان کرو تمہین قسم ہے اس گھر کے حرمت کے کیا تم جانتے ہو کہ عثمان بھاگے تھے اُحد کے دن انہون نے کہا ہان پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان مین انہون نے کہا ہان اُسنے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر مین انہون نے کہا ہان اُس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنے پھر تم انکے فضیلت کے کیون قایل ہو سو ابن عمر نے کہا آمین تجھسے بیان کرون تیرے سوالون کو اُحد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے انکو معاف کردیا اور بخشدیا اور غیر حاضر بدر کی اُسکا سبب یہ تھا کہ انکے نکاح مین صاحبزادی تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو حضرت نے اُنسے فرمایا کہ تمہین اُس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر مین حاضر ہوا اور اُسکا حصہ بھی تمہین ملیگا اور غیر حاضری انکی بیعت الرضوان سے اُسکا سبب یہہ کہ اگر کوئی اُنسے بڑھکر مکہ مین عزت رکھتا حضرت اُسکو بھیجتے عثمان کے بدلے اور حضرت نے انکو مکہ روانہ کیا اور بیعۃ الرضوان انکے بعد ہوئی اور حضرت نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اُسکو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان کے پھر کہا عبد اللہ نے جاؤ یہہ جواب اپنے ساتھ لیجا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**

چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل و حصار امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ کے ہوے تھے اسی نظر سے اُس مرد مصری کو بھی اُنسے بدگمانی تھی مگر عبد اللہ بن عمر کو اللہ جزاے خیر دے کہ اُنہوں نے خوب اُنکی تسلی کردی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلثہ کے خدمات میں گستاخیاں نہ کریں آمین یا رب العالمین

باب عن جابر قال اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ رجل لیصلی علیہ فلم یصل علیہ فقیل یا رسول اللہ ما رأیناک ترکت الصلوٰۃ علی احد قبل ھذا قال انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لئے آپنے نماز نہ پڑہی لوگوں نے عرض کے کہ یا رسول اللہ ہمنے کبھی نہ دیکھا آپکو کہ کسیکے نماز نہ پڑہیں آپنے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمان سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اُس سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں بہت اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ وہ ثقہ ہیں اور کنیت اُنکی ابو الحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی کنیت اُنکی ابو سفیان ہے **مترجم** یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا حضرت ذی النورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اُس سے زیادہ غریب ہے

باب عن ابی موسی الاشعری قال انطلقت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حائطا لانصار فقضی حاجتہ فقال لی یا ابا موسی املک علی الباب فلا یدخلن علی احد الا باذنی فجاء رجل فضرب الباب فقلت من ھذا قال ابو بکر فقلت یا رسول اللہ ھذا ابو بکر یستاذن قال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فدخل وجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من ھذا فقال عمر فقلت یا رسول اللہ ھذا عمر یستاذن قال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فدخل وبشرتہ بالجنۃ فجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من ھذا فقال عثمان فقلت یا رسول اللہ ھذا عثمان یستاذن قال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا اُنہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی آپنے وہاں حاجت اپنے اور مجھسے فرمایا اے ابو موسی تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہونے پاوے بغیر اذن کے سوا ایک شخص آیا اور اُسنے دروازہ ٹہونکا میں نے کہا کون ہے اُنہوں نے کہا ابو بکر میں نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر اذن مانگتے ہیں آپنے فرمایا اُنکو اذن دو اور بشارت دو جنت کے سو وہ داخل ہوے پہر دوسرا شخص آئی اور اُنہوں نے دروازہ ٹہونکا میں نے کہا کون ہے اُنہوں نے کہا عمر میں نے عرض کے یا رسول اللہ عمر اذن مانگتے ہیں آپنے فرمایا اُنکے لئے دروازہ کہولدو اور بشارت دو اُنہیں جنت کی سو دروازہ کہولا میں نے اور بشارت دی اُنکو جنت کے پہر ایک اور شخص آئے اُنہوں نے دروازہ ٹہونکا میں نے کہا کون اُنہوں نے کہا عثمان میں نے عرض کے یا رسول اللہ یہ عثمان ہیں اذن مانگتے ہیں آپنے فرمایا کہول دو اُنکے لئے اور بشارت دو اُنکو جنت کے ایک بلوے پر جو اُن پر ہوگا اور وہ بلوا وہی آخر خلافت کا جسمیں آپ شہید ہوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سند وں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اسباب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے

عن ابی سہلۃ قال قال لی عثمان یوم الدار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عہد الی عہدا فانا صابر علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجھسے حضرت عثمان نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے ایک عہد کیا ہے میں اُسپر صابر ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسمٰعیل بن ابی خالد کے روایت سے **مترجم** مآثر جمیلہ اور مفاخر حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ قریش میں آپکا نسب بہت عالی تھا ننہیال اور ددہیال دونوں طرف سے استیعاب وغیرہ میں ہے کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصے ہیں اور والدہ اُنکے اروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبد الشمس اور مادر اروی کے نام اُنکا بیضا ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبد المطلب کے جو پھوپھی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعضے لوگوں نے کہا ذی النورین اُنکا لقب اسلئے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اُسکے اور فطرت سلیمہ اُنکے بہت ہے امور جاہلیت سے نفور و مہجور تھی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ وہ اصل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب اُنہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ اُنہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سُباق مُسلمین سے ہیں ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف سے ہے کہ یہ پہلے ایمان لائے ہیں مدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اُس جماعت میں ہیں کہ انضمام عمر سے اُنکے چالیس عدد پورے ہوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ کو اُنکے نکاح میں دیا اور اُنکے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذا پر کمر باندہی اُنہوں نے حبشہ کیطرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنے زوجہ کے ساتھ اُنہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے اور حضرت اُنکے خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں رونق افروز

ہوے حضرت عثمان اُنہین دنون حاضر خدمت ہوے بخلاف اور مہاجرین حبشہ کے کہ وہ بعد واقعۂ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات مین آپکے ہمرکاب رہی ہوا مدینہ کے کہ اُنمین بیمارداری رقیہ مین مشغول تھے بحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپنے اُنسے اجر و غنیمت دونونکا وعدہ کیا اسلئے بدر مین نہین شمار ہوے اور جب غزوۂ احد مین ذرا صحابہ پسپا ہوے رحمت الٰہی نے اُنکا تدارک کیا اور اُس خطا کو مذیل عفا اللہ عنہم جہا دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسرار مسلمین کے تسلی کی لئے اُنکو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین مین آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے اُنکو امان دی اور مکہ جاکر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہونچایا اور جب صلح حدیبیہ مین آپنے اُنکو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ اُنکے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعۃ الرضوان کا اور آپنے اپنے ایک ہاتھہ پر دوسرا رکھا کہ یہ بیعت عثمان کی ہے اور اسلئے معدود ہے وہ اہل رضوان مین اور جب رقیہ نے انتقال فرمایا آپنے اُنکے نکاح مین ام کلثوم دین رضی اللہ عنہما اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ اُنکے سوا کسی کو میسر نہین اور جب ام کلثوم کا بھی انتقال ہوا تو آپنے فرمایا اُنکے نکاح کے تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیان ہوتین تو مین ایک ایک بیاہتا جاتا اُنکے ساتھ اگرچہ ایک مرتبہ آپ جیش عسرت کی تجہیز مین نصیب اوفی اور اکمل اُنکو عنایت ہوا اور حضرت نے اُنکو اسی مین بشارت دی کہ اب کوئی عمل اُنکو نقصان نہین کرتا اور بتسبیل کے اُنہون نے بیر رومہ کے اور توسیع کی مسجد نبوی کے ایک مربعہ خرید کی بیس پانچسو ہزار کو اور غزوہ تبوک کے مخصوص بہ شدید کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت وطعام واُدم کا حضرت کے خدمت مین خرید کے حاضر کیا اور آپنے اُسے دیکھکر آسمان کی طرف ہاتھہ اُٹھائے اور کہا کہ یا اللہ مین عثمان سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء رضی عنا کما رضی عنا اور اکثر احیان کتابت وحی آپنے کی ہے اور وہ اول شخص ہین کہ اُنہون نے حضرت کے لئے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہین اور حضرت نے اُسے بہت پسند کیا اور کہا یا اور اُن کے لئے دعا کی اور ریاض نضرہ مین ہے کہ ایکبار حضرت کے گھر مین عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نکلے کہ جا بجا نماز پڑہتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمان حاضر ہوے اور اسپر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھے آٹا اور گیہون اور کھجور اور چند بکریان چھلے چھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ ہانڈی مین تیار ہوگا اسلئے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور حضرت جب گھر مین تشریف لائے اور اُسپر مطلع ہوے باہر نکلے اور دونون ہاتھہ اور دعا کی کہ یا اللہ مین راضی ہوا عثمان سے سو تو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے اُنکو عنایت فرمایا تھا چنانچہ حضرت کے زمانہ مین اُنہون نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے باہمین اعتنای کامل رکھتے تھے چنانچہ حدیث حمران کے اور ایک جماعت کے جو صحیحین مین ہے اسپر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام مین یدطولے رکھتے تھے چنانچہ مولاۃ سے عثمان کے مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام لیل بجا لاتے تھے یعنے ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے اور صدقہ کا یہہ حال تھا کہ ایکبار خلافت ابی بکر مین مدینہ مین قحط ہوا اور ابو بکر نے کہا شام تک اللہ تمہارے تکلیف کھولدیگا پھر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار گندم و طعام کے حضرت عثمان کے یہان شام سے آئے اور تاجرون کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپنے فرمایا اور لوگ اُس سے زیادہ مجھے دیتے ہین لوگون نے کہا وہ کون ہین آپنے فرمایا کہ یہہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ نے اُسکا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ اُس شب مین نے خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہین اور ہاتھہ مین ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپ آپکے پیر مین ہین کہ جسسے اُسکے نور کے ہین سو مین نے عرض کے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہین مجھے آپکی زیارت کا نہایت شوق تھا آپنے فرمایا کہ میز عثمان کے شادی مین جاتا ہون کہ اللہ نے ایک حور سے اُنکے شادی جنت مین کی ہے اور اُنہون نے ہزار اونٹ اللہ کے راہ مین صدقہ کئے ہین اور اللہ نے اُنسے قبول کیا ہے اور اسیطرح اعناق مین پایہ بلند رکھتے تھے چنانچہ فرمایا اُنہون نے کہ جب سے مین اسلام لایا کوئی جمعہ نہین گذرا کہ مین نے ایک غلام آزاد نکیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعۂ آیندہ مین اُسکو جمع کرتا اور ادای حج و عمرہ مین بھی ماشاء اللہ اُنکا یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اُتارتے اور پھر چلے جاتے اور صلہ رحم مین بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَوْصَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَاَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسیطرح مراتب سلوک مین پایہ عالی رکھتے تھے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اور اُنکے دو کنیتین مشہور ہین ایک ابوتراب دوسرے ابوالحسن

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ

فَاَصَابَ جَارِيَةً فَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابیطالب کو اسپر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر مین پھر لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگون نے اسے برا جانا اور چار صحابیون نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کرینگے اور مسلمانون کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتی پہلے حضرت کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ کر آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک اُن چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دیکھئے علی نے یہ کیا کیا آپنے مونہہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور وہی کہا اور تیسرا اور چوتھا آپنے سب سے مونہہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوے اور غضب آپکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علے سی علی مجھ سے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ دوست ہے ہر مومن کا بعد میرے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ سَرِيْحَةَ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا مین دوست ہون اُسکا علی دوست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے شعبہ نے یہ حدیث میمون ابی عبداللہ سے اُنہون نے زید بن ارقم سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابو سریحہ کا نام حذیفہ ہے وہ بنی غفار مین سے ہے کے اور وہ صحابی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **مترجم** شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہین ثبوت خلافت بلا فصل پر حضرت علی کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اوّل یہ کہ مولی عربی مین بہت معنون پر آتا ہے اور اطلاق اسکا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم و معتق اور ناصر و محب اور تابع اور جار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کے بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنے سی خاص ایکہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہمنے یہہ بھی تسلیم کیا کہ مولی سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے یہہ ثبوت خلافت بلا فصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہین تیسرے یہ کہ مولی کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق مین پس اس صورت مین دلالت اسکی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہین سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اسکے معنے امارت کے ہین اس صورت مین پھر وہی اشکال وارد ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے انتہی ما قال المترجم **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر پر کہ بیاہ دی اُنہون نے مجھے لڑکی اپنے اور لے آئے مجھکو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمر پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسیکو حق نے اُسکو ایسے حال مین چھوڑا کہ اُسکا کوئی دوست نہین یعنے سوا اللہ اور رسول کے اور رحمت کرے اللہ عثمان پر کہ حیا کرتے ہین اُس سے فرشتے رحمت کرے اللہ علی پر کہ یا اللہ حق اُسکے ساتھ رہے وہ جہان کہین ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علی کے زمان خلافت مین ہوے اور جن لوگون نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اُسمین حق حضرت علے کی طرف تھا اسلئے کہ دعا آپکی مقبول ہے اور اُن لوگون سے جنہون نے آپکا خلاف کیا خطائی اجتہادی ہوئی اور خطای اجتہادی محل طعن نہین پس طعن اصحاب پر متقدمہ رفض ہے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہون یا اور کوئی **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَاءِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَ

انما خرجوا فرارا من اموالنا وضیاعنا فاردوهم الینا فان لم یکن فیهم فقه فی الدین سنفقههم فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا معشر قریش لتنتهن او لیبعثن الله علیکم من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن الله قلوبهم علی الایمان قالوا من هو یا رسول الله فقال له ابوبکر من هو یا رسول الله وقال عمر من هو یا رسول الله قال هو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا رجبہ کوفہ میں کہ حدیثہ سے کہ دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ انمیں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے آپکے طرف نکلے ہیں کہ انکو دین کے سمجھ نہیں اور ہمارے اموال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے سو ہمکو پھیر دیجئے کہ اگر انکو دین کے سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دینگے حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش کے تم اپنے نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تمپر بھیجیگا جو تمہاری گردن پر دین کے تلوار مارے اور اللہ نے آزمایا انکے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ اور ابوبکر نے بھی اور عمر نے بھی عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تبھی روانی نے کہا کہ پھر علی ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مجھپر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے ربعی کے روایت سے کہ وہ علی سے روایت کرتے ہیں **باب عن** ابی سعید الخدری قال ان کنا لنعرف المنافقین نحن معاشر الانصار ببغضهم علی بن ابیطالب ترجمہ روایت ہے کہ ابی سعید خدری نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے ابی ہرون عبدی میں اور مروی ہوئی یہہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کیے ابی صالح سی انہوں نے ابی سعید سے **باب عن** ام سلمة تقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یحب علیا منافق ولا یبغضه مؤمن ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا انکو کوئی مومن **ف** اسی سند میں علی سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی **باب عن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله امرنی بحب اربعة واخبرنی انه یحبهم قیل یا رسول الله سمهم لنا قال علی منهم یقول ذلک ثلثا و ابوذر والمقداد وسلمان وامرنی بحبهم واخبرنی انه یحبهم ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے مجھے حکم کیا ہی چار شخصوں کے محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی ای رسول اللہ کی انکے نام فرمائے آپنے فرمایا علی انمیں سے ہیں فرماتے تھے یہ تین بار اور نام لیتے تھے ابوذر اور مقداد اور سلمان کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھکو انکی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انسے محبت رکھتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کے روایت سے **باب عن** حبشی بن جنادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی ترجمہ روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میرے طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علی اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہ ابوبکر کے ساتھ علی کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ برات کا سنادیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه فجاء علی تدمع عیناه فقال یا رسول الله اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرة ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ کروادیا ایک کا دوسرے سے یعنے ایک مہاجر اور ایک انصار سے اور علی روتی ہوئے آئی کہ یا رسول اللہ آپنے بھائی چارہ کروادیا اپنے اصحاب میں اور مجھے کسیکا بھائی نکیا آپنے فرمایا تم ہمارے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی میں زید بن ابی اوفی سے بھی ایسی **باب عن** انس بن مالک قال کان عند النبی صلی الله علیه وسلم طیر فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی هذا الطیر فجاء علی فاکل معه ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ میں آپکے پاس تھا کہ آپنے دعا کی کہ یا اللہ اے میرے پاس اس شخصکو جو سارے مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھاوے پھر علی حاضر ہوئے اور انہوں نے آپکی ساتھ کھایا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو سدی کے روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمن ہے اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک کو اور دیکھا ہے حسین بن علی کو **عن** عبدالله بن عمرو بن هند الجملی قال

قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ اِبْتَدَانِیْ ترجمہ عبداللہ بن عمر و بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب مین چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے ف یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے **باب عمر** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گھر ہون حکمت کا اور علی اسکا دروازہ ہین ف یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کے بعضونے یہ حدیث شریک سے اور ذکر کیا اسمین صنابحی کا اور نہین جانتے ہم کسیکے روایت سے اسکو سوا شریک کے ثقات سے اور اسبا بین ابن عباس سے ہے روایت عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتُ ثَلَاثًا قَالَھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّہٗ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَۃٌ مِنْھُنَّ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ وَخَلَّفَہٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخَلِّفُنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَھَا فَقَالَ اُدْعُوْا لِیْ عَلِیًّا قَالَ فَاَتَاہُ وَبِہٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنِہٖ ثُمَّ دَفَعَ الرَّایَۃَ اِلَیْہِ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ الْاٰیَۃَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلِیْ ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ پوچھا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سعد کو کہ تم برا کیون نہین کہتے ابو تراب کو یعنے حضرت علی کو کہا جبتک یاد رکھونگا مین تین باتونکو کہ کہا تھا انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نہین برا کہونگا انکو انمین سے ایک کا میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہون سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مدینہ مین چھوڑا تھا انکو آپنے بعض مغازی مین سو انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھی چھوڑے جاتے ہین عورتون اور لڑکون کے ساتھ یعنے مین جہاد کے لایق نہین سو فرمایا آپنے کیا تو راضی نہین ہوتا اس درجہ عالیہ پر کہ تو میرے جانب سے ایسا ہو جیسا ہارون موسیٰ کے جانب سے یعنے وہی کہ وہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو بنی اسرائیل مین خلیفہ کر گئے تھے مگر فرق اتنا ہی کہ نبوت میرے بعد کسیکو نہین دوسرے یہ کہ سنا مین نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جھنڈا لڑائی کا ایسے مرد کو دونگا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسکو کہا راوی نے کہ پھر ہم سب لوگون نے اسکی اور آپنے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علی کو اور وہ حاضر ہوے اور انکی آنکھین دکھتی تھین پس آپنے لب مبارک ڈال دیا انکے آنکھ مین اور دیدیا جھنڈا انکو اور فتح دی اللہ نے انکو تیسرے یہ جب اتری آپ پر یہ آیت نَدْعُ اَبْنَآءَنَا سے آخر تک بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **مترجم** یعنی حضرت معاویہ نے پوچھا کہ تم جو انکے یعنے حضرت علی کے خطائی اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی خوبی بیان نہین کرتے اسکا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہ نے کہ انکو برا کہو اسلئے کہ صحابہ اس نفسانیت سے پاک تھے اور حقانیت کے پتلے صرف مراد انکی یہی تھی کہ انکی خطا لوگون سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ انہون نے حضرت معاویہ اور انکے لوگون کے حق مین یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیون نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ انکو منافق کہتے تھے کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیون مین تکفیر کا بازار اسقدر گرم ہے اور تکفیر اسقدر ارزان ہے کہ معاذ اللہ سنتے ہین انکے جوابمین تین فضیلتین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیان فرمائین اور حضرت نے انکو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور تشریف لیگئی تھے اور آیۃ مذکور کو آیۃ مباہلہ کہتے ہین پوری آیۃ یون ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ یعنے اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھ آچکا تو کہہ انسے کہ آؤ بلاوین ہم اپنے لڑکونکو اور تمہارے لڑکونکو اور اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پھر عاجزی کرین ہم دعا مین اور لعنت ڈالین ہم اللہ کے جھوٹون کے لئے یعنے جو ہم مین سے جھوٹا ہو اسپر خدا کی لعنت اور یہ آیۃ نصاریٰ نجران کے مقدمہ مین نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین انسی اور حضرت سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہون نے آپسمین مشورہ کیا اور عاقب جو انکا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اسنے اپنے قوم سے کہا کہ ای لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کے کہ کسی نے نبی سے لعان نہین کیا کہ آخر کو اسکا یہ حال نہوا کہ بڑا انکا جیتے نہ بچا اور چھوٹا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم اُن سے ملاعنہ کروگے تو سب کے سب ہلاک ہوگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گود مین حسین رضی اللہ عنہ کو لیکر اور امام حسین کا ہاتھ پکڑ کر اسطرح حاضر ہوے کہ حضرت فاطمہ آپ کے پیچھے تھین اور حضرت علے اُن کے پیچھے جب اسقف نجران نے انکو دیکھا اپنے قوم سے کہا کہ مین ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہون کہ اگر اللہ سے سوال کرین تو پہاڑ ٹل جاوے سو تم مباہلہ

کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر کوئی نصرانی کا وجود نہ رہیگا پھر انہوں نے حضرت سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپ سے مباہلہ کریں اور آپ ہمکو چھوڑ دیں برادر ہم آپکو آپکے دین پر چھوڑ دیں حضرت نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہی تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو اُنپر واجب ہے وہ تمپر واجب ہو اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تمسے لڑینگے انہوں نے کہا ہمکو عرب سے لڑنیکی طاقت نہیں مگر ہم آپسے صلح کرتے ہیں کہ آپ ہمسے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے نہ پھیریں تو ہم آپکو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کرینگے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں پھر اسی پر صلح ٹھیر گئی اور مباہلہ اب بھی جایز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منکران صفات سے کرن و مقام کے بیچمیں مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات سے مباہلہ نہ کر سکے **باب عن** البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشین وامر علی احدھما علی بن ابیطالب علی الاجر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی قال فاصاب علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد کتابا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیء بہ قال فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ما تری فی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ وانما انا رسول فسکت ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر کو اور ایک پر علی کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علی ہیں سو فتح کیا حضرت علی نے ایک قلعہ اور لی ایک لونڈی یعنے مال غنیمت سے سو لکھ بھیجا ہمیرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ چنلوں کے اُسمیں یعنی حضرت علی کی سو میں آیا آپکے پاس اور آپنے خط پڑھا یعنے پڑھا گیا سنا اور رنگ آپکا متغیر ہو گیا اور مجھسے فرمایا کیا چاہتا ہی تو اُس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اُسکی اور اُسکے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنے میرا کیا قصور ہے آپ چپ ہو رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر تھے اُنکو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لیلی تو کیا ہوا اور حضرت اُنپر حاکم تھے آپنے اُسے جائز کہا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جسکو چاہے کچھ اُسکے حسن خدمت کے نظر سے دیدیوے اور حضرت خالد کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہوگا اسلئے حضرت سے اطلاع کر دی **باب عن** جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ یوم الطائف فناجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ من عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا اُنہوں نے کہ بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علے کو طائف کے دن اور اُنسے سرگوشی کی سو لوگ کہنے لگے آج آپنے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپنے فرمایا میں نے اُنسے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اجلح کی روایت سے اور روایت کے ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی یہ ہے کہ اُسنے مجھکو حکم دیا کہ میں اُنسے کان میں کچھ کہدوں **باب عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہ جایز نہیں میرے اور تیرے سوا کسیکو کہ جنب ہے اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اسکے معنے پوچھے تو اُنہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہیں کسیکو کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گذر جاوے حضرت اور علی کے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سُنا اور غریب جانا **ترجمہ** غرضکہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علی کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جاویں اور کسیکو جائز نہیں **باب عن** انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلثاء **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ مبعوث ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علی نے سہ شنبہ کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے اُنہوں نے روایت کی حبہ سے اُنہوں نے علی سے مانند اسکے **عن** سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے یعنے خلیفہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعد سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور یحیی بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے کہ تم میرے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں جیسے ہارون نبی تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اسماعیل سعد اور زید بن ارقم اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **باب عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اُن دروازوں کے بند کرنیکا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو شعبہ کے روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے **عن** علی بن ابیطالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من احبنی واحب ھذین وابا ھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا امام حسن اور امام حسین کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھکو اور ان دونوں کو اور انکے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میرے جگہہ میں قیامت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو جعفر بن محمد کے روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم** ای اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل وکرم سے تیرے رسول کو اور حسنین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت کے لختِ جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور اُنکے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب اُنکی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال وافعال ومرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر ونشر ہو اللھم کما جمعتنی بین حدیث نبیک وسننہ فی الدنیا فاجمع بینی وبینہ فی العقبیٰ برحمتک وفضلک وکرمک امین یا مجیب الدعاء **باب عن** ابن عباس قال اول من صلی علی **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مؤمنوں میں حضرت علی ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کے روایت سے اور ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائی مرد وں سے ابو بکر صدیق ہیں اور اسلام لائے حضرت علی جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں **عن** زید بن ارقم قال اول من اسلم علی قال عمرو بن مرۃ فذکرت ذلک لابراھیم النخعی فانکرہ وقال اول من اسلم ابو بکر الصدیق **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علی ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اسکا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اسکو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے ابو بکر صدیق ہیں یعنے لڑکوں میں اول حضرت علی اور بوڑھی مردوں میں حضرت صدیق ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن یزید ہے **باب عن** علی قال لقد عھد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی الامی انہ لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق قال علی بن ثابت انا من القرن الذین دعا لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نبی اُمّی تھے کہ دوست نہ رکھیگا تجھکو مگر وہی جو مؤمن ہوگا اور بغض نہ رکھیگا تجھسے مگر وہی جو منافق ہوگا عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اُس قرن میں ہوں جنکے لئے حضرت نے دعا کی ہے یعنے قرون ثلثہ مشہود بالخیر میں ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ام عطیۃ قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیھم علی قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو رافع یدیہ یقول اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیا **ترجمہ** روایت ہے ام عطیہ سے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اُسمیں حضرت علی بھی تھے اور کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپ ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھکو جبتک نہ دکھالی مجھکو علی کو یعنی اپنی دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آویں اسلیئے کہ آخر میں اُنسے بہت کام لینا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** مناقب حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہیں منجملہ اُنکے یہ ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب نکالا ہے علی بن ابیطالب بن عبدالمطلب اور مان اُنکی فاطمہ بنت اسد کہ اور وہ بیٹی ہاشم کے ہیں ابو عمر نے کہا ہی کہ وہ پہلے ہاشمیہ ہیں کہ اُنہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰ اور اُنکے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور اُنکے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور بعد امام محمد باقر اور عبداللہ محض اور بہائے اُنکے سب دو نو طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے والد یعنے فاطمہ کے لئے فرمایا کہ میرے ماں کے انتقال کے بعد وہی میرے ماں تھیں کہ ابو طالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ سکو کہلا بھیجتے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لئے اُنمیں سے کچھ بچا رکھتیں میں پھر کہتا روایت کیا اسکو حاکم نے اور اُنکے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جو بعثہ میں ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صغر سنی سے اُنکی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں تو کہلا بھیجتے مکہ کے کلجاتی لو علی ابن ابیطالب

بھیجے انکے ساتھ اپنی باپ سے چھپکر چلے جاتے اور وہان نماز ادا کرتے شام تک ایکدن ابو طالب اسپر مطلع ہوگئے اور وہ دونون نماز ادا کرتے تھی اُنھون نے حضرت سے پوچھا کہ یہ کونسا دین ہے جسپر تم چلتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ای چچا یہ اللہ کا اور فرشتونکا اور رسولون اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اُسکے ساتھ مبعوث کیا ہے اور اُنکو دعوت کے اُنھون نے کہا ای میرے بھتیجے یہ تو مجھسے نہین ہوسکتا کہ مین اپنے ماں باپ کا دین چھوڑدون مگر قسم ہے اللہ کے کہ جب تک مین جیونگا کوئی تمہین ایذا نہ دیسکیگا اور مردی میرا ہے کہ اُنھون نے حضرت علی سے کہا کہ ای بیٹے یہ کیا دین ہے جسپر تم چلتے ہو اُنھون نے کہا ای میرے باپ مین ایمان لایا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کی ہے اُنکے اور اُسکے ساتھ نماز پڑھتا ہون اور اُنکا تابع ہون تو ابو طالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتاویگا سو تو اُنکا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا سبحان اللہ کیا اچھے بات کہی اور جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علی نے اُنکو غسل دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے لئے ایسے دعا خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہین وہ وعا مجھے سرخ اونٹون سے بھی زیادہ پیاری ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنے جان عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی اور اُنکی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافر دھوکا ہوا اور حضرت تشریف لیگئے پھر بعد چند روز کے علی بھی ہجرت کرکے حاضر خدمت ہوگئے اور جب صحابہ مین مواخات واقع ہوئی حضرت نے اُنکو اپنا بھائی فرمایا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور شہد بدر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوے اول یہ کہ جب موضع بدر مین پہونچے چند لوگون کو آپنے خبر کفار دریافت کرنیکو روانہ کیا حضرت علی بھی اُنمین تھے ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانون نے اُنکا مدافعہ کیا حضرت علی بھی اُنمین تھے ثالثاً یہ کہ جبرئیل اور میکائیل اُنکے ساتھ تھے روایت کیا اسکو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپکی یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اُنکے نکاح مین دیا اور شہد احد مین بھی آپکو بڑے فضایل ہاتہ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لوا شہید ہوے حضرت نے لوائی محمدی آپکے ہاتہ مین دیا اور حضرت علی نے قریش کے صاحب لوا کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دھویا جاتا تہا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علی کو تہا اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علی نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اُس سے کفار کے کمر ٹوٹ گئے اور بیعۃ الرضوان مین بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپکے دست مبارک سے لکھا گیا فقیر مترجم کہتا ہے کہ مین نے اس روایت کو لکھا ہے اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرماوے اور غزوہ خیبر مین رایت فتح آپہی کے ہاتہ مین تہا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور اس غزوہ مین آپنے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپکے ٹوٹ گئی تہی آپنے اُسکے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنا لیا یہانتک کہ فتح نمایان ظاہر ہوئی ابی رافع فرماتے ہین کہ ہم سات آدمی چاہتے تہے کہ اُسکو دلیلین تو اُسے الٹ نہ سکے اور سایہ کے وقت آپنے اُنکو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اسکے اُوپر گذری غرض فضائل اور محامد آپکے بہت ہین جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **مَنَاقِبُ اَبِی مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ** رضی اللہ عنہ **مناقب طلحہ بن عبید اللہ** رضی اللہ عنہ کے اور کنیت اُنکے ابو محمد ہے **عَنِ** الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَہٗ طَلْحَۃَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ **ترجمہ** روایت ہے زبیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد مین دو زرہین پہنے ہوے تہے اور ایک پتھر پر چڑہنے لگے تو نہ چڑہ سکے پس بٹہایا طلحہ کو اپنے نیچے اور اُسپر چڑہ گئے سو سنا مین نے کہ فرماتے تہے واجب ہوچکی طلحہ کے لئے بہشت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **متبرجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہین اور جو معاملات اُنکے اور حضرت علی کے درمیان گذرے اللہ اُسے معاف کرنیوالا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَھِیْدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا ہے اُنمین بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ہے اُنکو اور کلام کیا ہے بعضون نے صالح بن موسیٰ طلحی سے **عَنْ** مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ لَا اُبَشِّرُکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا اُنھون نے میرے کانون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے کہ فرماتے تہے طلحہ اور زبیر دونون ہمسایہ ہین مجھے جنت مین **ف** یہ حدیث غریب ہے کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

موسی بن طلحہ سے کہا انہون نے کہ مین داخل ہوا حضرت معاویہ کے پاس اور انہون نے کہا مین تجھے ایک بشارت دون مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے طلحہ انمین سے جنکے حقین اللہ تعالے فرماتا ہی کہ وہ اپنا کام پورا کر چکی یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے **باب عن** طلحۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لاعرابی جاہل سلہ عمن قضی نحبہ من ھو وکانوا لا یجترؤن علی مسئلتہ یوقرونہ ویہابونہ فسالہ الاعرابی فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم رای طلحۃ من باب المسجد وعلی ثیاب خضر فلما رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال این السائل عمن قضی نحبہ قال الاعرابی انا یا رسول اللہ قال ھذا ممن قضی نحبہ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھہ تو حضرت سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرات نکرتی تھے حضرت سی پوچھنے کی حضرت کے توقیر کرتی تھی سو پوچھا اسی اعرابی نے اور آپنے مونہہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا طلحہ نے کہا کہ مین پھر دروازہ سے مسجد کے آیا اور مین سبز کپڑے پہنے ہوے تھا جب مجھکو آپنے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہان ہے اعرابی نے کہا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا یہہ طلحہ انہین لوگون مین ہین جو اپنا کام پورا کر چکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر اسی اسناد کے روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہین اور روایت کے کئی کبار محدثین نے ابی کریب سے یہی حدیث اور سنا ہمین محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ وہ یہی روایت کرتے تھے اسکو ابی کریب سے اور کہا انہون نے اس حدیث کو کتاب الفوائد مین

مناقب الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ — مناقب زبیر بن عوام

مناقب الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ راضی ہو اللہ اسسے **عن** عبد اللہ بن الزبیر عن الزبیر قال جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوی یوم قریظۃ فقال فداک ابی وامی **ترجمہ** روایت ہے حضرت زبیر سے کہ انہون نے کہا جمع کیا میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ابوین کو قریظہ کی لڑائی کے دن یعنے فرمایا کہ باپ میرے تیری اوپر فدا ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وان حواری الزبیر بن العوام **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے حواری ہین اور میرے حواری زبیر بن عوام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنے مددگار کے ہین **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر وزاد ابو نعیم فیہ یوم الاحزاب قال من یاتینا بخبر القوم قال الزبیر انا قالہا ثلاثا قال الزبیر انا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہین اور میرے حواری زبیر ہین اور زیادہ کیا ابو نعیم نے اس روایت مین یہہ کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافرون کے یعنے وہ بھاگ گئے یا ہین تو زبیر نے عرض کی کہ مین اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیر نے یہی جواب دیا کہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے جنگ احزاب کے قومون نے آکر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد خندق کھودلی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہین غرض اکثر شب نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تھا اس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافرون کی خبر کون لاسکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیر کے پھر گئے اور کافرون کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور بھوکے پریشان ہین اور خیمے انکے اکھڑ گئے اور ہانڈیان الٹ گئین اور سب بھاگ گئے اور زبیر کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا حضرت کا **باب عن** ھشام بن عروۃ قال اوصی الزبیر الی ابنہ عبد اللہ صبیحۃ الجمل فقال ما مر بی عضو الا وقد جرح مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتھی ذلک الی فرجہ **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جمل کے صبحکو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہین جو زخمی نہوا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے رفاقت مین یہانتک کہ میرے فرج بھی اور یہہ وصیت شاید اسلئے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نکرے سبحان اللہ کیا جان نثاریان تھین صحابہ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ساری امت کو اُن سے فخر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کے روایت سے **مترجم** جمل کہتے ہین اونٹ کو اور یوم الجمل اُس لڑائی کا نام ہے جس مین حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہوکر حضرت علی سے مقابل ہوئین تھین اور طلحہ اور زبیر ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھہ تھے اور بعد قتال پھر اپنے خطا سے مطلع ہوئین اور اللہ کے رحمت نے اُسکا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المومنین سے کہ انہون نے فرمایا کاش مین ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ مین نہ جاتی اور حضرت طلحہ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت قبول کی اور زبیر جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوے آپنے اُن سے فرمایا کہ تمہین یاد ہین کہ ایک دن مین اور تم چپکے چپکے باتین کرتے تھے کہ حضرت نے

فرمایا تو اُن سے سرگوشی کرتا ہے اور ایکدن یہہ تجھہ سے لڑیگا اور ظالم ہوگا یعنے زبیر غرض جب انکو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے راہ مین ایک شخص نے اُنکو شہید کیا غرض صحابہ مین جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا مین بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہین بلکہ سب مرحوم و مغفور و مرتضی ہین رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ **مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْف** بن عبد عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی القرشی الزہری رضی اللہ عنہ **مناقب عبد الرحمن بن عوف کے** راضی ہو اللہ اُنسے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور عثمان جنت مین ہین اور علی جنت مین ہین اور طلحہ جنت مین ہین اور زبیر جنت مین ہین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین ہین اور سعد بن ابی وقاص جنت مین ہین اور سعید بن زید جنت مین ہین اور ابو عبیدہ جنت مین ہین یعنے یہ دسون جنتی ہین اور انہین کو عشرہ مبشرہ کہتے ہین **ف** روایت کیا ہے ابو مصعب نے کہ پڑہا اُنہون نے عبد العزیز بن محمد کے آگے اُنہون نے روایت کیا عبد الرحمن بن حمید سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے سعید بن زید سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اُس سند مین عبد الرحمن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد الرحمن بن حمید سے اُنہون نے روایت کیا اپنے باپ سے اُنہون نے سعید بن زید سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہہ صحیح ہے حدیث اول سے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِي نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہ اُنہون نے چند لوگون مین بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس شخص جنت مین ہین ابوبکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص کہا راوی نے کہ پھر گنا اُنہون نے ان نو شخصون کو اور چپ ہے دسوین پر پھر لوگون نے کہا قسم دیتے ہین ہم تمکو ای ابا الاعور دسوان کون ہے تو اُنہون نے کہا تمنے مجھکو قسم دی اللہ کے ابو الاعور جنت مین ہے کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہین **ف** سنا مین نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمِمَّا تُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكِ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی بیویون سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر مین ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنے حال تمہارا اور نہ صبر کرینگے تمہارے ادائی حقوق اور خدمت مین مگر صابرین کہا راوی نے کہ پھر ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ اللہ تعالے تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کری مراد لیتی تھین وہ عبد الرحمن بن عوف کو اور اُنہون نے سلوک کیا تھا حضرت کے بیبیون کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات مؤمنین کے لئے کہ وہ چار لاکھہ کو بکا شاید حدیث اول مین دینار اور اس حدیث مین درہم مراد ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مَنَاقِبُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ **مناقب سعد کے** اور کنیت اُنکی ابی اسحٰق ہے وہ بیٹے ہین ابی وقاص کے اور نام اُنکا مالک ہے وہ بیٹے ہین وہیب کے **عَنْ** سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کے دعا کو جب وہ تجھسے دعا کری **ف** مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسمٰعیل سے اُنہون نے روایت کیا قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کے دعا کو جب وہ تجھسے دعا کری **بَابٌ عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ سعد آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہین بھلا کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں یعنے جیسے میرے ماموں ہین ایسا ماموں ہمارا

مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے

ف یہ حدیث غریب ہے ہمین نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنی زہرہ سے تھے اور ان سو نحد اصلے اللہ علیہ وسلم کی اُسی قبیلہ سے تھین اسلئے آپنے انکو اپنا ماموں فرمایا **باب عن علی** قال ما جمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا ہ و امہ لاحد الا لسعد قال لہ یوم احد ارم فداک ابی و امی ایرم ایتہا الغلام الحز و ترجمہ روایت ہے علی سے کہ جمع نہین کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسیکے لئے سوا سعد کے کہ اُنسے فرمایا اُحد کے دن مارتو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہین تجھپر مارا ہی جوان پٹھے ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سبا ہین سعد سے بہی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث یحیی بن سعید انہون نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث بن سعد سے اور عبد العزیز بن محمد سی انہون نے یحیی بن سعید سے انہون نے سعید بن مسیب سے انہون نے سعد بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ان باپکو احد کے دن ف یہ حدیث صحیح ہی اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے انہون نے روایت کی علی سی انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ بہی محمود بن غیلان نے انہون نے وکیع سی انہون نے سفیان سے انہون نے سعد بن ابراہیم سے انہون نے عبد اللہ بن شداد سے انہون نے علے بن ابیطالب سے کہا حضرت علی نے نہین سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپنے اپنے ماں باپکو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سنا انکو احد کے دن کہ فرماتی تہی مارتو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہین ف یہ حدیث صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت سہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی اللیلۃ قالت فبینما نحن کذالک اذ سمعنا خشخشۃ السلاح فقال من ہذا فقال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاء بک فقال سعد وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ ایکدن آنکہنہ لگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین جب کسی غزوہ سے لوٹکر آتی تہی تو فرمایا آپنی کہ کوئی نیکمرد ہوتا کہ وہ باقی رات میرے چوکیداری کرتا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہم اسے خیال مین ہے کہ ایک شخص کے ہتیاروں کے آواز سنی اور حضرت نے پوچہا کون انہون نے عرض کی سعد بن ابی وقاص آپنے فرمایا تم کیون آئے کہا انہون نے میرے دلمین خوف آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر نہ ہو پہنچاوے سو حاضر ہوا مین کہ پہرہ دون آپکے لئے سو دعا کی انکے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سوگئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مناقب ابی الاعور** واسمہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ **مناقب سعید** کے اور کنیت انکی ابو الاعور ہے اور وہ بیٹے ہین زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے راضی ہو اللہ اُنسے **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ قال اشہد علی التسعۃ انہم فی الجنۃ ولو شہدت علی العاشر لم اثم قیل وکیف ذاک قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحراء فقال اثبت حراء فانہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شہید قیل ومن ہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد وعبد الرحمن بن عوف قیل فمن العاشر قال انا **ترجمہ** روایت ہے سعید سے کہ کہا انہون نے مین گواہی دیتا ہون نو شخصونکی کہ وہ جنتی ہین اور اگر دسوین کو کہون تو بہی گنہگار نہین لوگون نے کہا کیونکر انہون نے کہا ہم ساتہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حرا مین تو آپنے فرمایا اے حرا ٹہیرا رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہین جنہین آپنے صدیق یا شہید فرمایا آپنے فرمایا ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف ہین لوگون نے کہا کہ وہ دسوان کون ہے سعید نے کہا مین ہون ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندون سے بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے انہون نے حجاج بن محمد سے انہون نے شعبہ سے انہون نے حر بن صیاح سے انہون نے عبد الرحمن بن اخنس سے انہون نے سعید بن زید سی انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنون مین یہ حدیث حسن ہے **مناقب ابی عبیدۃ** بن عامر بن الجراح رضی اللہ عنہ **مناقب ابو عبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے** **عن** حذیفۃ بن الیمان قال جاء العاقب والسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا ابعث معنا امینک قال فانی سابعث معکم امینا حق امین فاشرف لہا الناس فبعث ابا عبیدۃ قال وکان ابو اسحاق اذا حدث بہذا الحدیث عن صلۃ قال سمعتہ منذ ستین سنۃ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ آئی سردار اور اُس کے نائب ایک قوم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُن دونون نے کہا کہ بہیجدیجئے ہمارے ساتہ امین کو آپنے فرمایا مین تمہارے ساتہ ایک پورا امین بہیجتا ہون سو لوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پہر بہیجا آپنے ابو عبیدہ کو کہا راوی نے کہ ابو اسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سنی ہے مین نے یہ حدیث اُن سے ساٹہ برس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب سعید ابن الاعور رضی اللہ عنہ

مناقب ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

اور روی ہوا ابن عمر اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے سلم بن قتیبہ اور ابو داؤد سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے کہ کہا خدیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سے کہا آدمی ہے پیارے تجھ کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ قَالَتْ اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَکَتَتْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کون تھا اُنہوں نے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون کہا پھر عمر میں نے کہا پھر کون اُنہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدۃ بن الجراح **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب شخص ہے ابوبکر اور کیا خوب شخص ہے عمر اور کیا خوب شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سہیل کی روایت سے **مناقب ابی الفضل** عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ **مناقب عباس کے** راضی ہو اللہ اُنسے اور کنیت اُنکی ابو الفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں عبد المطلب کے **عن** عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا لَقُوْا اَبْنَاءَھُمْ لَقُوْا اَبَا حُجْرَۃَ مُبْتَسِرَۃً وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غضبناک اور میں بھی آپکے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہمسے کیا پڑی ہے کہ وہ جب آپسمیں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہمسے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضبناک ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ چہرہ آپکا سُرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اُس اللہ کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ کسیکے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جبتک کہ اللہ اور رسول کے لئے دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگو جسنے اذیت دی میرے چچا کو اُسنے مجھے اذیت دی اسلئے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان عم الرجل صنو ابیہ **ومن صنو ابیہ ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس چچا ہیں رسول اللہ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ابی الزناد کے روایت سے مگر اسی سند سے **باب عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر فی العباس ان عم الرجل صنو ابیہ وکان عمر کلمہ فی صدقۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمر سے حضرت عباس کے باب میں کہ چچا آدمی کا اُسکے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمر نے اُنسے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس اذا کان غداۃ الاثنین فاتنی انت وولدک حتی ادعو لکم بدعوۃ ینفعکم اللہ بھا وولدک فغدا وغدونا معہ فالبسنا کساء ثم قال اللھم اغفر للعباس وولدہ مغفرۃ ظاھرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس سے کہ دوشنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے اُس سے تمکو اور تمہارے لڑکے کو پھر ہم صبح کو گئے اور تمکو آپنے ایک چادر اُڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشدے تو عباس اور اُنکے لڑکے کے لئے ظاہراً اور باطناً ایسی بخشش کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکیکا خوب حق ادا کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مناقب جعفر** ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ **مناقب جعفر کے** اور وہ بیٹے ہیں ابیطالب کے راضی ہو اللہ اُنسے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت جعفرا یطیر فی الجنۃ مع الملائکۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں اُڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن جعفر کے روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحیی ابن معین نے اور غیر نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب عن** ابی ھریرۃ قال ما احتذی النعال ولا انتعل ولا رکب

مناقب ابی الفضل عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ

المطايا ولا ركب الكور بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من جعفر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجعفر بن ابیطالب اشبهت خلقي وخلقي وفي الحديث قصة ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر سے کہ تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی هريرة قال ان كنت لاسأل الرجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن الآيات من القرآن انا اعلم بها منه ما اسأله الا ليطعمني شيئا فكنت اذا سألت جعفر بن ابيطالب لم يجبني حتى يذهب بي الى منزله فيقول لامرأته يا اسماء اطعمينا فاذا اطعمنا اجابني وكان جعفر يحب المساكين ويجلس اليهم ويحدثهم ويحدثونه فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكنيه بابي المساكين ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اسلئے پوچھتا کہ وہ کچھ کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتا جبتک اپنے گھر نہ لیجاتا اور اپنی بی بی سے کہتا کہ ہمیں کھانا دو پھر جب کھا لیتا تو مجھے جواب دیتا اور جعفر مسکینوں کو چاہتا تھا اور انکے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتا تھا اور وہ بھی اس سے باتیں کرتے تھے یعنی مسکینوں کے باپ ف یہ حدیث غریب ہے اور ابو اسحق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدنی ہے اور بعض محدثین نے اسکے حافظہ میں کلام کیا ہے

مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابیطالب والحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما

مناقب حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما

اور وہ دونوں بیٹے ہیں علی کے اور وہ ابیطالب کی رضی اللہ عنہم عن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے ف روایت کیا ہمیں نبیان نے انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے یزید سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے عن اسامة بن زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على شيء لا ادري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه فاذا حسن وحسين على وركيه فقال هذان ابناي وابنا ابنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من يحبهما ترجمہ روایت ہے اسامہ سے کہ کہا انہوں نے میں آیا رات گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ نکلے اور اپنے پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپ نے کھولا تو وہ امام حسن اور امام حسین تھے آپکے کولے پر اور فرمایا آپنے یہ میرے بیٹے ہیں میرے بیٹی کے بیٹے یا الٰہی میں انکو دوست رکھتا ہوں تو بھی انکو دوست رکھ اور جو انکو دوست رکھے اسکو بھی دوست رکھ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عن عبدالرحمن ابن ابی نعم ان رجلا من اهل العراق سأل ابن عمر عن دم البعوض يصيب الثوب فقال ابن عمر انظروا الى هذا يسأل عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحسن والحسين هما ريحانتاي من الدنيا ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن ابن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق کے پوچھا ابن عمر سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگجاوے تو ابن عمر نے فرمایا دیکھو تو اسکو کہ یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند کو یعنے امام حسینؓ کو اور سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے امام حسن اور امام حسین دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کیا ابی ہریرہ نے صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں عن سلمى قال دخلت على ام سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني في المنام وعلى راسه ولحيته التراب فقلت مالك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين انفا ترجمہ روایت ہے سلمے سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہ کے پاس اور وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے خواب میں اور انکے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسین کے ابھی ف یہ حدیث غریب ہے عن انس بن مالك يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعي لي ابني فيشمهما او يضمهما اليه ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ

پیار اہے فرمایا حسن اور حسین اور آپ حضرت فاطمہ سے فرماتی تہی کہ بلاؤ تمہارے لئے اپنے دونون بیٹون کو اور انکو سونگھتے تہے اور اپنے کلیجہ سے لگاتے تہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس کے روایت سے **باب** عن ابی بکرۃ قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فقال ابنی ھذا سید ولعل اللہ علی یدیہ بین فئتین **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ چڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا اپنے امام حسن سید ہے کہ صلح کریگا اللہ تعالے اسکے ہاتہون سے دو گروہون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسن ہین **مترجم** یعنے دو گروہ مسلمانون کے آپسمین انکے سبب سے صلح کرینگے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہ کے ساتہ تہا ایک حضرت امام حسن کے ساتہ اور خلافت کا نزاع تہا پہر حضرت امام حسن نے اپنے خلافت چہوڑ دی اور مسلمانون کو قتل و قمع سی بچایا اور بڑا کام کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **باب** عن ابی جحیفۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملھما ووضعھما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتھما **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے کہ امام حسن اور حسین آئی اور وہ دونون کرتے سرخ پہنے ہوے تہے کہ چلتی تہے اور گر پڑتے تہے یعنے صغر سنی اور ضعف کے سبب سے سو اتری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اور ان دونون کو اٹہا لیا اور اپنے آگے بٹہا لیا یہ فرمایا کہ اللہ تعالی سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہارے فتنہ ہے یعنے آزمایش دیکہا مین نے ان دونون لڑکون کو کہ چلتے تہے اور گرتے تہے سو مین نے صبر نہ کیا یہانتک کہ مین نے اپنی بات کاٹی اور انکو اٹہا لیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کی روایت سے **مترجم** افسوس ہے کہ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسقدر محبت اور الفت تہی انکے ساتہ اس امت کے ظالمون نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذا اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون **عن** یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجہ سے ہے اور مین حسین سے دوست رکہتا ہے اللہ اسکو جو دوست رکہے حسین کو حسین ایک نواسا ہے نواسون مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** انس بن مالک قال لم یکن احد منھم اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحسین بن علی **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ لوگون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ حسن سے زیادہ کوئی نتہا **عن** ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان الحسن بن علی یشبھہ **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو انکے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح ابی بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن الزبیر سے بہی روایت ہے **عن** انس بن مالک قال کنت عند ابن زیاد فجئ برأس الحسین فجعل یقول بقضیب فی انفہ ویقول ما رایت مثل ھذا حسنا قط قال قلت اما انہ کان من اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ مین ابن زیاد کے پاس تہا اور لائے وہان سر امام حسین کا یعنے کربلا سے سو وہ انکے ناکمین چہڑی مارتا تہا اور کہتا تہا مین نے ایسا حسن نہین دیکہا اور یہ کیون ذکر کیا جاتا ہے راوی نے کہا کہ مین بولا وہ سب لوگون سے زیادہ تر مشابہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** بخاری کے روایت مین یہ لفظ ہین فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا یسوءہ چہڑی مارتا تہا اور انکے حسن مین عیب لگاتا تہا اور اس روایت کے تطبیق ترمذی کے روایت سے اسطرح ہوسکتی ہے کہ یہ جو اسنے کہا کہ مین نے ایسا حسن نہین دیکہا یہ کہنا اس ناہنجار کا بطریق طعن و استہزا ہو **عن** علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ امام حسن سب سے زیادہ مشابہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور امام حسین سینہ سے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمارۃ بن عمیر قال لما جئ برأس عبید اللہ بن زیاد واصحابہ نضدت فی المسجد فی الرحبۃ فانتہیت الیھم وھم یقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حیۃ قد جاءت تخلل الرؤس حتی دخلت فی منخری عبید اللہ بن زیاد فمکثت ھنیھۃ ثم خرجت فذھبت حتی تغیبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلک مرتین او ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اسکے لوگون کے سر مسجد مین لاکر ڈالدیے جو رحبہ مین تہی اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو مین وہان گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا

اور وہ ایک سانپ تہا کہ لوگون مین سی ہو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنون مین تہوڑی دیر گہسا رہا پہر نکلا اور چلا گیا اور غایب ہو گیا پہر لوگون نے کہا کہ آیا آیا اور پہر گہسا بسیط حرتین بار گیا یا دو بار اور یہہ ہوا تہا اللہ کے غضب کا اس نابکار کے واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن حذیفہ** قال سألتنی امی متی عہدک تعنی بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مالی بہ عہد منذ کذا وکذا فنالت منی فقلت لہا دعینی آتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسألہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ہذا حذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک قال ان ہذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ہذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہا کہ مجہسے میری ماں نے کہا کہ تو حضرت کے خدمت مین کب جایا کرتا ہے مینے کہا اتنی روزون سے میرا کوئی حاضر کا وقت مقرر نہین یعنے اکثر غیر حاضر رہتا ہون تو وہ مجہپر سخت خفا ہوین میں نے کہا اب جاتا ہون حضرت کے خدمت مین حاضر ہو کر مغرب انکے ساتہہ پڑہونگا اور حضرت سے سوال کرونگا کہ میرے اور تمہاری لئی مغفرت مانگین پہر مین آپکے پاس حاضر ہوا اور مغرب انکے ساتہہ پڑہے پہر آپ نوافل پڑہتے رہے یہانتک کہ عشا پڑہے اور لوٹی اور مین آپکے ساتہہ چلا سو میرے آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے مین نے کہا جی ہان تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تجکو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تہا کہ زمین پر کبہی نہ اترا تہا آجکی رات اسنے اجازت مانگی رب سے کہ مجہپر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہ سردار جنت کے عورتون کے اور حسن اور حسین سردار ہین جنت کے جوانون کے یعنے جو دنیا مین جوان تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر اسی اسناد سے **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر حسنا وحسینا فقال اللہم انی احبہما فاحبہما **ترجمہ** براء سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا حضرت امام حسن اور امام حسین کو اور کہا کہ یا اللہ مین انکو دوست رکہتا ہون تو بہی انکو دوست رکہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ہو **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندہی پر لئے ہوئے تہے سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بہی کیا خوب ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے **عن** البراء بن عازب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واضعا الحسن بن علی علی عاتقہ وہو یقول اللہم انی احبہ فاحبہ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے انہون نے کہا دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علی کو اپنے کندہے پر لئے ہوئے تہے اور فرماتے تہے یا اللہ مین اسکو دوست رکہتا ہون تو بہی اسکو دوست رکہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب اہل بیت کے راضی ہو اللہ اسسے **عن** جابر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وہو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجہ مین عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تہے جسکا نام قصوی تہا اور خطبہ پڑہتے تہے سو سنا مینے کہ فرماتے تہے اے لوگون مین تمہارے لئے ایسی چیز چہوڑے جاتا ہون کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبہی گمراہ نہو گے ایک کتاب اللہ دوسرے عترت یعنے اہل بیت اپنی **ف** اسبابین ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کیے ہی **مترجم** تورپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہین اسلئے حضرت نے فرمایا کہ مراد اس سے اہل بیت ہین تاکہ معلوم ہو جاوے کہ مقصود اس سے آپکی نسل اور ولی بیان اور قرابت قریبہ والی ہین اور پکڑنے سے مراد انکی محبت رکہنا اور انکی حرمت کی حفاظت کرنا اور انکے عہدہ بات پر عمل کرنا اور انکے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اسکی حرمت نگاہ رکہنا اور اسپر عامل رہنا اور امر کو بجا لانا اور نواہی سے باز رہنا **عن** عمر ابن ابی سلمۃ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت ہذہ الایۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا فی بیت ام سلمۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللہم بکساء وعلی خلف ظہرہ فجللہ بکساء ثم

قَالَ اللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَکَانِکِ وَاَنْتِ اِلٰی خَیْرٍ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے جو گیلڑ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ یعنے اللہ چاہتا ہے کہ دور کرے تمہاری ناپاکی کو ای گھر والون ام سلمہ کے گھر مین سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور امام حسن اور حسین کو اور اپنے ایک چادر ڈالدی اور انکے پیچھے حضرت علی تھے سو اُن سب پر ایک چادر ڈالکر آپنے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والی ہین سو انکی ناپاکی دور کردے اور انکو بخوبی پاک کردی اور ام سلمہ نے عرض کی کہ مین بھی انمین ہون یا رسول اللہ آپنی فرمایا تم اپنی جگہہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو **ف** اور اس باب مین ام سلمہ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراء اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اللہ چاہتا ہی کہ دور کردی تمہارے ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رزیلہ اور عادات خسیسہ مین یا وہ معاصی جنکی اللہ تعالے نے نہی فرمائی یا وساوس و خطرات شیطانیہ اور وہ جس شبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالے نے اہل بیت کو پاک کیا اور اہل بیت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات ہین جو بیت نبی مین تھین اور یہی روایت ہے سعید بن جبیر کے ابن عباس سے اور یہی قول ہے عکرمہ اور مقاتل کا اور ابی سعید خدری اور ایک جماعت تابعین کے اسطرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علی اور فاطمہ اور حسنین ہین اور روایت مذکورہ بھی اسکی موئید ہی مگر بہرحال نساء نبی اُس سے خارج نہین اسلئے کہ لفظ قرانی اور ارشاد رحمانی خود انکو شامل ہے اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہین جنپر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس ہین رضی اللہ عنہم **عن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین تمہارے درمیان ایسی دو چیزین چھوڑ جاتا ہون کہ ایک انمین کے دوسرے سے بڑی وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی اور دوسرے میرے عترت یعنے اہل بیت میرے کہ یہ دونون جدا نہونگے یہانتک کہ وارد ہونگے میرے ساتہ حوض کوثر پر سو دیکھو میرے پیچھے انکے ساتہ کیا کرتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** افسوس ہے کہ اُمت نے اِن دونون کے ساتہ کچھہ حسن سلوک نکیا ایک گروہ نے تو قرآن کو طاق پر رکھدیا اور رسم و رواج کیطرح اُسکی تعلیم جانی اور دستور العمل بنانا اُسکو نازل کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتہ جو بدسلوکی کی ظاہر و باہر ہے **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَۃَ نُجَبَآءَ رُفَقَآءَ وَقَالَ رُفَقَآءُ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ ھُمْ قَالَ اَنَا وَاِبْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَۃُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَیْفَۃُ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالے نے سات نقیب عنایت فرمائی ہین اور مجھے چودہ ہمنے پوچھا کہ وہ کون ہین تو آپنے مجھے اور میرے دونون بیٹون اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود کو فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علی سے موقوفاً **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اسلئے کہ وہ تمکو اپنی نعمتین بھلا تا ہی اور دوست رکھو مجھے اللہ کے لئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِسی سند سے ہم اسی جانتے ہین

مناقب معاذ بن جبل

عن اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَآءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ رحم کرنیوالی میری امت پر ابوبکر ہین یعنے نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجالانیمین عمر اور سب سے زیادہ حیا والے عثمان بن عفان اور سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والی زید بن ثابت اور سب سے زیادہ قرات جاننے والی ابی بن کعب اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو قتادہ کے روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کیا ہے یہ ابوقلابہ نے انس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ

اُقْرَأَ عَيْنَكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورہ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی فرط کے راسے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابو زید راوی نے کہا میں نے کہا ابو زید کون ہیں انس نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ وَنِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہیں ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ اور اُسید بن حضیر اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن الجموح **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سہیل کے روایت سے **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا اِبْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّيْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور نایب اُسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امین روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسا امین بھیجونگا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کے طمع کے سو بھیجا آپ نے اُنکے ساتھ ابو عبیدہ کو کہا راوی نے ابو اسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے ہے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث اُنسی سنی تھی اور یہ اُنکا کمال حافظہ تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ عمر اور انس سے دونوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت تین شخصوں کے مشتاق ہے علی اور عمار اور سلمان فارسی کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسن بن صالح کے روایت سے **ترجمہ** سلمان فارسی فارس کے تھے اُنکے باپ آتش پرست تھے اُنکو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پہر یہودی ہوئی پہر نصرانی ایک مدت تک دین کی تلاش میں سبر کئی جگہ پہرے آخر میں توفیق الٰہی حضرت کے خدمت میں کہینچ لائی یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھے قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کے صلاح ومشورہ سے کہودی گئی حضرت نے اُنکو اہل بیت سے فرمایا ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ اَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عمار بن یاسر اور کنیت اُنکی ابو الیقظان ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ عمار حاضر ہوئے اور اجازت چاہی حضرت نبی نے فرمایا اُنکو آنے دو مرحبا مرد پاکذات پاک خصلت کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا گیا عمار کو کسی دو امر میں کہ نہ اختیار کیا اُنہوں نے اُنمیں سے بہتر کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عبد العزیز بن سیاہ کے روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور اُنسی محدثین نے روایت کی ہے اور اُنکا ایک لڑکا ہی کہ اُسکو یزید بن عبد العزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی اُنسی یحیٰی بن آدم نے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ لَنَا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپنے میں نہیں جانتا کہ تم میں کب تک جیون سو اقتدا کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کا اور چلو حال عمار کے اور ابن مسعود جو حدیث بیان کریں اسکو سچ جانو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوری سے اُنہوں نے عبد الملک بن عمیر سے اُنہوں نے ہلال مولی ربعی سے اُنہوں نے حذیفہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند **عن**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تُقْتَلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت ہو تجکو
اے عمار کہ قتل کرینگے تجھکو باغی لوگ **ف** اسباب بین ام سلمہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی الیسر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبدالرحمن
روایت سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے جنگ و جدال مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حق پر تھے اور حضرت معاویہ خطا پر مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان
واجب ہے اور خطا انکی خطائی اجتہادی تھی اسلئے محل طعن نہین اور حضرت عمار کو اصحاب معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا **مَنَاقِبُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ**
مناقب ابی ذر غفاری کے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسیکو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہو ابی ذر سے **ف** اور اسباب
مین ابی الدرداء اور ابی ذر سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ
مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شَبِيهٌ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِرِ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَتَعْرِفُ ذَاكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوهُ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ذر سے کہ انہون نے کہا میرے لئے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان نے کبھی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسیکو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابی ذر سے
اور وہ بہت مشابہ ہے عیسے بن مریم سے عمر بن خطاب نے حضرت سے پوچھا جیسے کسیکو شک آتا ہے کہ کیا آنکو خبر کردین ہم اسکی آپنے فرمایا کہ ہان کہدو اس سے **ف** یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یون فرمایا کہ ابوذر زمین پر ایسے زہد کے ساتھ نہیں آیا ہے جیسے عیسے بن مریم **مَنَاقِبُ**
عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ
قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا
فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ
اللهِ نَزَلَتْ فِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَ قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ
عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللهَ اللهَ فِي هَذَا الرَّجُلِ
أَنْ تَقْتُلُوهُ وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جَارَانِكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَيُسَلَّنَّ سَيْفُ اللهِ الْمَغْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا فَتَلُوا الْيَهُودِيَّ وَقَتَلُوا
عُثْمَانَ **ترجمہ** روایت ہے عبدالملک سے کہ انہون نے کہا جب ارادہ کیا لوگون نے حضرت عثمان کے قتل کا آئے عبداللہ بن سلام اور حضرت عثمان نے انسے
پوچھا کہ تم کیون آئے ہو انہون نے عرض کی کہ آپکے مدد کو آپنے فرمایا جاؤ لوگون کو میرے ایذا سے باز رکھو اسلئے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لئے زیادہ مفید ہے
اندر کے رہنے سے سو عبداللہ باہر نکلے اور لوگون سے کہا اے لوگون میرا نام جاہلیت مین فلان تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ
اور کئی آیتین کتاب اللہ کی میرے شان مین نازل ہوئین چنانچہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ اور قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا میرے ہی لئے نازل ہوئے اور اللہ کی تلوار میان مین
ہے اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہین اس شہر مدینہ مین جسمین اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ کی اگر تمنے
اسکو قتل کیا یعنے حضرت عثمان کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تمسے دور ہو جاوینگے اور تلوار اللہ کی تمپر میان سے باہر ہو جاویگی کہ پھر قیامت تک میان
مین نہ آئیگی سو لوگون نے اُن کی نصیحت سنکر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمان کو بھی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے
ہم اسکو مگر عبدالملک بن عمیر کے روایت سے اور روایت کے شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہون نے کہ روایت ہے عمر بن محمد
بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہین اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے **مترجم** یہ دونون آیتین عبداللہ بن سلام کی شان مین نازل ہوئین
اول قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
یعنے کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اسکے منکر ہو اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اسکی گواہی دے چکا
اور اسپر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تمنے تو کتنا بڑا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا ظالمون کو انتہے اور اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام بھی ہین

یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہیں دوسرے وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ یعنے کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اُس سے ہے عبداللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ کا اور اُن نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مؤمن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمان خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کی غضب کے تلوار اُنکے اُوپر کھینچی کہ اُسنے آپس میں پھوٹ ڈالنی اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہو گئی

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عُمَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِیْلَ لَہٗ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اجْلِسُوْنِیْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ مَکَانَھُمَا مَنِ ابْتَغَاھُمَا وَجَدَھُمَا یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَۃِ رَھْطٍ عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ

ترجمہ روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہمکو وصیت کرو اُنہوں نے کہا مجھکو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہہ میں موجود ہے جو اُنکو ڈھونڈے بیشک پاوے تین بار کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابی الدرداء دوسرے سلمان فارسی تیسرے عبداللہ بن مسعود چوتھے عبداللہ بن سلام جو یہودی تھے اور اللہ نے اُنکو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ وہ بھی اُن دس میں ہے جو جنتی ہیں

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ف اسبا بین سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَاھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کے اور خصلت اختیار کرو عمار کے اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعود کے

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعود کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سلمہ بن کہیل کے روایت سے اور یحیی بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور ابی الزعرا کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابو الزعرا جنسے شعبہ اور ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں اُنکا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بہتیجی ہیں ابی الاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعود کے

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰی یَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخٌ مِنْ اَھْلِ الْیَمَنِ وَمَا نُرٰی حِیْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ روایت ہے اسود بن یزید سے کہ اُنہوں نے سنا ابو موسی سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئی ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود ایک شخص ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے اسلئے کہ ہم بہت اُنکی اور اُنکی والدہ کے آمد و رفت دیکھتے حضرت کے گھر میں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَتَیْنَا حُذَیْفَۃَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَدْیًا وَدَلًّا فَمَا نَاْخُذُ عَنْہُ وَنَسْمَعُ مِنْہُ قَالَ کَانَ اَقْرَبَ النَّاسِ ھَدْیًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰی یَتَوَارٰی مِنَّا فِیْ بَیْتِہٖ وَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ ھُوَ مِنْ اَقْرَبِھِمْ اِلَی اللّٰہِ زُلْفًا

ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہا اُنہوں نے کہ آئی ہم حذیفہ کے پاس اور کہا ہمنے بتاؤ ہمکو کہ کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چال و چلن میں کہ ہم اُس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو اُنہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چال و چلن اور خصلت میں عبداللہ بن مسعود ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت کے واقف ہوتے تھے جو ہم نجانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب سولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنے عبداللہ بن مسعود اُن سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ سے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْھُمْ مِنْ غَیْرِ مَشُوْرَۃٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسیکو امیر کرتا اُنمیں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے یعنے کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اسلئے کہ خلیفہ قریش سے ہیں

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کے روایت سے کہ وہ علی سے روایت کرتے ہیں روایت کرتے ہمسے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

انہوں نے حدیث سے انہوں نے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسیکو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا القرآن من اربعۃ من ابن مسعود وابی بن کعب ومعاذ بن جبل وسالم مولی ابی حذیفۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن سیکھو چار شخصوں سے عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** خیثمۃ بن ابی سبرۃ قال اتیت المدینۃ فقلت اللھم ان یسر لی جلیسا صالحا فیسر لی ابا ھریرۃ فجلست الیہ فقلت لہ انی سألت اللہ ان یسر لی جلیسا صالحا فوفقت لی فقال من این انت قلت من اھل الکوفۃ قلت التمس الخیر واطلبہ فقال الیس فیکم سعد بن مالک مجاب الدعوۃ وابن مسعود صاحب طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونعلیہ وحذیفۃ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمار الذی اجارہ اللہ من الشیطان علی لسان نبیہ وسلمان صاحب الکتابین قال قتادۃ والکتابان التوراۃ والانجیل والقرآن ترجمہ روایت ہے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آکر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابوہریرہ ملگئے میں انکے پاس بیٹھا اور کہا میں نے کہ میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم ملگئے انہوں نے کہا کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعد بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعود حضرت کے وضو کا پانی دینے والے اور آپکی نعلین اٹھانیوالی نہیں اور حذیفہ حضرت کے ہمراز نہیں اور وہ عمار نہیں جنکو بزبان رسول اللہ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں قتادہ نے کہا یعنے انجیل اور قرآن کے کہ وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائی تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خیثمہ بیٹے ہیں عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہیں ابی سبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنی دادا کی طرف

مناقب حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ **عن** حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ الا تستخلف قال ان استخلف علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفۃ فصدقوہ وما اقرأکم عبداللہ فاقرأوہ قال عبداللہ فقلت لاسحاق بن عیسی یقولون ھذا عن ابی وائل قال لا عن زاذان ان شاء اللہ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کاش آپ خلیفہ کردیتے ہم پر کسیکو تو آپنے فرمایا اگر میں تمپر خلیفہ کروں اور پھر تم اسکا کہنا نہ مانو تو تمپر عذاب ہو ولیکن جو تم سے حذیفہ بیان کرے اسکو سچ جانو اور جو عبداللہ پڑھا دیں پڑھ لو کہا عبداللہ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحٰق بن عیسے سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے ان شاء اللہ تعالے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے **متر جم** حضرت حذیفہ صاحب سر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے اور حضرت نے انکو منافقوں کے نام بتلا دیے تھے اور حضرت عمر ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام ان منافقوں میں تو نہیں سبحان اللہ یہ انکا کمال ایمان اور غایت خوف تھا جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء

مناقب زید بن حارثۃ رضی اللہ عنہ **عن** اسلم عن عمر انہ فرض لاسامۃ فی ثلاثۃ الاف وخمسمائۃ وفرض لعبداللہ بن عمر فی ثلاثۃ الاف فقال عبداللہ بن عمر کان بینہ لہ فضلت اسامۃ علی فواللہ ما سبقنی الی مشھد قال لان زیدا کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابیک وکان اسامۃ احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منک فاثرت حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حبی ترجمہ روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمر نے اسامہ کو ساڑھے تین ہزار دیے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمر کو تین ہزار تو عبداللہ نے کہا آپنی اسامہ کو مجھپر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ کی انہوں نے کسی مشہد خیر میں مجھسے پیشقدمی نکی تو حضرت عمر نے فرمایا اسلئے کہ زید اسامہ کے باپ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہ زیادہ پیارے تھے انکو تیسے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عن** عبداللہ بن عمر قال ما کنا ندعو زیدا الا زید بن محمد حتی نزلت ادعوھم لابائھم ھو اقسط عند اللہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہ کو حضرت کا بیٹا کہا کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو انکو انکے باپ کیطرف منسوب کرکے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** جبلۃ بن حارثۃ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ یا رسول اللہ ابعث معی اخی زیدا قال ھو ذا فان انطلق معک لم امنعہ قال زید یا رسول اللہ واللہ لا اختار علیک احدا قال فرأیت رأی اخی افضل من رأیی ترجمہ روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول خدا

مناقب عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپنے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جاوے تو میں کب روکتا ہوں زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکے صحبت چھوڑ کر کسیکی صحبت اختیار نہیں کرتا جبلنے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل ہوتی ہے میری رائے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا وامر علیہم اسامۃ بن زید فطعن الناس فی امرتہ فقال ان تطعنوا فی امارتہ فقد کنتم تطعنون فی امارۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ وان کان من احب الناس الی وان ھذا من احب الناس الی بعدہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید کو امیر کیا سو لوگ انکے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپنے فرمایا تم اسکے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اسکے باپکے امیر ہونے پر بھی تو طعن کرتے تھے اول سے اور قسم ہے اللہ کے کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنے اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مالک بن انس کے جسنے جو اوپر عبداللہ سے مروی ہوئی

مناقب اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ

عن اسامۃ بن زید قال لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھبطت وھبط الناس المدینۃ فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اصمت فلم یتکلم فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ علی ویرفعھما فاعرف انہ یدعو لی **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنے جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر انکا ٹھیرا ہوا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپکی زبان بند ہو چکی تھی یعنے مرض موت میں پھر آپنے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھپر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لئے دعا کرتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الداعین اوپر سے کہ دعا کے لئے آپ ہاتھ اوپر کی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمامی اصحاب انبیا کا **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یحجم حجاما اسامۃ قالت عائشۃ دعنی حتی انا الذی افعل قال یا عائشۃ احبیہ فانی احبہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پچھنے لگوائیں اسامہ کی تو حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں مجھ پر پچھنے لگانا میں آپنے فرمایا اے عائشہ انکو دوست رکھو کہ میں انکو دوست رکھتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اسامۃ بن زید قال کنت جالسا اذ جاء علی والعباس یستاذنان فقالا یا اسامۃ استاذن لنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ علی والعباس یستاذنان قال اتدری ما جاء بھما قلت لا فقال لکنی ادری ائذن لھما فدخلا فقالا یا رسول اللہ جئناک نسالک ای اھلک احب الیک قال فاطمۃ بنت محمد فقالا ما جئناک نسالک عن اھلک قال احب اھلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید فقالا ثم من قال ثم علی بن ابیطالب فقال العباس یا رسول اللہ جعلت عمک آخرھم قال ان علیا سبقک **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ میں بیٹھا تھا کہ علی اور عباس آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا ای اسامہ اجازت لو ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی یا رسول اللہ علی اور عباس اجازت چاہتے ہیں آپنے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپنے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دی انکو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اسلئے حاضر ہوئے کہ آپسے دریافت کریں کہ اپنی اہل سے آپکو کون زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کے انہوں نے کہا ہم آپکے اولاد کو نہیں پوچھتے آپکے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپنے فرمایا گھر والوں میں مجھی وہ زیادہ پیارا ہے پھر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید ہے پھر ان دونوں نے عرض کی انکے بعد کون پیارا ہے آپنے فرمایا علی بن ابیطالب عباس نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب سے آخر رکھا میں نے کہا آپنے فرمایا علی نے تم سے پہلے ہجرت کی **مترجم** اور اسی طرح ایمان بھی انکا عباس سے اول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے

مناقب جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ

عن جریر بن عبداللہ قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا ضحک **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا کہ کبھی محروم نہ رکھا مجھے کسی عطا سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپنے ہنسے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت سے

ہمسے یحیی بن منیع نے انہون نے معویہ بن عمرو سے انہون نے زائدہ سے انہون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہون نے قیس سے انہون نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نکیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے مین نے اسلام لایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ** بن العباس رضی اللہ عنہ **مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ**

کے **عَنِ** ابن عباس انہ رای جبریل مرتین ودعالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہون نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی حضرت نے انکے لئے دوبار **ف** یہ حدیث مرسل ہے ابو جمہم نے نہین پایا ابن عباس کو اور نام انکا موسی بن سالم ہے **عَنِ** ابن عباس قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوتی اللہ الحکم مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہون نے دوبار دعا کی میرے لئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عطا کرے اللہ مجھکو حکمت **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عطا کی روایت سے اور روایت کیے یہ عطا نے ابن عباس سے چنانچہ روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبدالوہاب ثقفی سے انہون نے خالد حذا سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہا سینہ سے لگایا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ یا اللہ سکھلا دے اسکو حکمت **ف**

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ** ابن عمر رضی اللہ عنہما **مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما** **عَنِ** ابن عمر قال رایت فی المنام کانما

بیدی قطعۃ استبرق ولا اشیر بہا الی موضع من الجنۃ الا طارت بی الیہ فقصصتہا حفصۃ فقصتہا حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

ان اخاک رجل صالح او ان عبد اللہ رجل صالح **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے دیکھا مینے خواب مین کہ میرے ہاتھ مین ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مین جنت مین جدہر اشارہ کرتا ہون وہ مجھے لے اڑتا ہے اور مینے بیان کیا حفصہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپنی فرمایا تمہارے بھائی نیکمرد ہین یا فرمایا عبداللہ نیکمرد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ** بن الزبیر رضی اللہ عنہ **مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ** **عَنْ** عائشۃ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بیت الزبیر مصباحا فقال یا عائشۃ ما ای اسماء الا قد نفست فلا تسمونہ حتی اسمیہ فسماہ عبد اللہ وحنکہ

بتمرۃ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا رات کو زبیر کے گھر مین چراغ تو فرمایا کہ ای عائشہ مین یقین کرتا ہون کہ اسماء بیوی زبیر کے جنی سو اسکا نام تم لوگ نہ کہنا مین کہونگا پھر انکا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر انکے مونہہ مین دی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مَنَاقِبُ أَنَسِ** بن مالک رضی اللہ عنہ **مناقب انس** بن مالک رضی اللہ عنہ **عَنْ** انس بن مالک قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت

بابی وامی یا رسول اللہ انیس قال فدعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات قد رایت منہن اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی

الآخرۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گذرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور سنی میرے ماں نے آواز انکی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دعائین کہ دو سمین سے مین دنیا مین دیکھ چکا ہون اور تیسری کا امیدوار ہون آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** ام سلیم انہا قالت یا رسول

اللہ انس بن مالک خادمک ادع اللہ لہ قال اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ **ترجمہ** روایت ہے ام سلیم سے کہ انہون نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپکا خادم ہے سو اسکے لئے دعا کیجئے اللہ سے آپنے فرمایا اللہ زیادہ کر اسکا مال اور اولاد اور برکت دی اسکو اسمین جو تو نے اسے عنایت کیے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ انس قال کنا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقلۃ کنت اجتنیہا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کہا انہون نے کنیت رکھی میرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جسکو مین چن رہا تھا اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت انکی ابو حمزہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے جابر بن حنفی کے روایت ہے کہ وہ ابی نضر سے روایت کرتے ہین اور ابو نضر کا نام خنیثہ ہے اور وہ بیٹے ہین ابی خنیثہ کے جو بصری ہین اور انس سے بہت روایت کرتے ہین

عَنْ ثابت البنانی قال قال لی انس بن مالک یا ثابت خذ عنی فانک لن تاخذ عن احد اوثق منی انی اخذتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل واخذہ جبریل عن اللہ عز وجل **ترجمہ** روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھے انس بن مالک نے اے ثابت تم مجھسے علم دین حاصل کرو کہ مجھسے زیادہ معتبر آدمی کوئی تمکو نہ ملیگا اسلئے کہ مینے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور انہون نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہون نے رب جلیل سے **ف** روایت کیے ہمسے ابو کریب نے انہون نے زید بن حباب سے انہون نے میمون ابی عبداللہ سے انہون نے ثابت سے انہون نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب

کے حدیث کے مانند یعنے جو اوپر گذری مگر اُسمین یہ مذکور نہین کہ لیا ہے ان علوم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے ہمین نہین جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کے روایت سے **عن** انس قال ربما قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ذا الاذنین قال ابو اسامۃ یعنی یمازحہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ اُنہون نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای دو کان والے ابو اسامہ نے کہا یہ فرمانا آپکا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپکا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی خلدۃ قال قلت لابی العالیۃ سمع انس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خدمہ عشر سنین ودعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ بستان یحمل فی السنۃ الفاکھۃ مرتین وکان فیہا ریحان یجد منہ ریح المسک **ترجمہ** روایت ہے ابی خلدہ سے کہا اُنہون نے کہ مین نے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے احادیث سنی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنہون نے کہا سنا کیسا کہ اُنہون نے تو خدمت کی ہے حضرت کے دس برس اور دعا کی ہے اُنکے لئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنکا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اُسمین ایک پھول تھا کہ اُس سے مشک کی خوشبو آتی تھی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہین محدثین کے نزدیک اور اُنہون نے پایا ہے انس بن مالک کو اور روایت کی ہے اُنسے **قبر جم** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعای خیر سے اللہ نے اُنکو ایسی برکت عنایت فرمائی کہ اُنہون نے کہا میرے زمین دو بار ہر سال مین بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور اولاد میرے اور پوتے تو اسے قریب سو کے ہین کذا فی المشکوۃ **مناقب ابی هریرة رضی اللہ عنہ** **مناقب ابی هریرة** رضی اللہ عنہ **عن** ابی هریرة قال قلت یا رسول اللہ اسمع منک اشیاء فلا احفظها قال ابسط ردائک فبسطته فحدث حدیثا کثیرا فما نسیت شیئا حدثنی بہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا کہ عرض کی مینے یا رسول اللہ مین آپسے بہت حدیثین سنتا ہون اور یاد نہین رہتین آپنی فرمایا کہ تم اپنے چادر پھیلاؤ سو پھیلائی مینے اپنے چادر اور آپنی بہت سی حدیثین فرمائین کہ مین اسمین سے کچھہ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپکا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے **عن** ابی هریرة قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسطت ثوبی عندہ ثم احدثہ فجمعہ علی قلبی قال فما نسیت بعدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین اور پھیلا دی مینے اپنی چادر اُنکے پاس اور آپنے اُسکو کہٹا کر کے میرے دل پر رکھدی اُس دن سے مین کچھہ نہ بھولا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابن عمر انہ قال لابی هریرة یا ابا هریرة انت کنت ألزمنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحفظنا لحدیثہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ اُنہون نے ابی ہریرہ سے کہا تم ہمسے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر رہنے والی تھے اور ہم سب سے زیادہ اُنکی حدیثون کو یاد رکھنے والی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** مالک بن ابی عامر قال جاء رجل الی طلحۃ بن عبید اللہ فقال یا ابا محمد ارایت هذا الیمانی یعنی ابا هریرة اهو اعلم بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منکم نسمع منہ ما لا نسمع منکم او یقول علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل قال اما ان یکون سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم نسمع منہ وذلک انہ کان مسکینا لا شیء لہ ضیفا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ مع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنا نحن اهل بیوت وعنا وکنا نأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفی النهار لا اشک الا انہ سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم نسمع ولا نجد احدا فیہ خیرا یقول علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل **ترجمہ** روایت ہے مالک بن ابی عامر کہ اُنہون نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اور اُسنے کہا ای ابو محمد دیکھے تو اس مرد یمانی نے یعنے ابا ہریرہ کو کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اُس سے بہت حدیثین سنتی ہین کہ تُسنے نہین سُنتی کیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ لگا دیتا ہے اُنہون نے کہا کہ نہین مسکین تھا اُسنی بہت حدیثین سُنی ہین حضرت سے کہ ہمنے نہین سُنین اور اسکا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھا یعنے اصحاب صُفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ اُنکا ساتہ پڑتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ کے یعنے کہانی پینی مین اور ہم گھر بار والی لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے حضرت کے خدمت مین صبح اور شام اور اسمین کچھہ شک نہین کہ اُسنے سُنی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین کہ ہمنے نہین سنین اور تو کسی نیکمرد کو نہ پاویگا کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحاق کے روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے **عن** ابی هریرة قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت اری ان فی دوس احدا فیہ خیر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ مجھسے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کس قبیلہ سے ہو مینے عرض کی کہ بنی دوس سے آپنی فرمایا مین نہین جانتا تھا کہ دوس مین کوئی نیکمرد ہوگا **ف**

مناقب ابی هریرة رضی اللہ عنہ

یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِیْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی كَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لایا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اسمیں برکت کے دعا کیجئے آپنے انکو جمع کرکے اُسمیں برکت کے دعا کی اور مجھسے فرمایا کہ اسکو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اُسمیں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈالکر نکال لو اور اُسکو جھاڑو تو میں نے اُسمیں سے کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور اُسمیں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میرے کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہوتی یہانتک کہ جسدن حضرت عثمان قتل ہوئے وہ گرگئیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے سو اس سند کے **متبرجم** یہ حضرت کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتی اور کئی بار وسق کے وسق اُسمیں سے خرچ کئے مگر تمام نہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب چار سیر کے ہے اور اکثر برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہوگئے چنانچہ وہ تھیلی اور حضرت کے انگوٹھی کہ حضرت عثمان کے ہاتھ سے کنوئیں میں گرگئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ لِمَ كُنِّیْتَ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَا تُفَرِّقُ مِنِّیْ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰی غَنَمَ اَهْلِیْ وَكَانَتْ لِیْ هُرَیْرَةٌ صَغِیْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن رافع سے کہ میں پوچھا ابی ہریرہ سے کہ آپکے کُنیت ابو ہریرہ کیوں ہوئی اُنہوں نے کہا کیا تم مجھسے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں میں تم سے ڈرتا ہوں اُنہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میرے ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اُسکو رات کو درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا ساتھ لیجاتا اور اُس سے کھیلتا سو لوگوں نے میرے کنیت ابو ہریرہ رکھدی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهُ كَانَ یَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہوں نے کہا مجھسے زیادہ کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبد اللہ بن عمر کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا **متبرجم** حضرت ابو ہریرہ کثیر الروایت ہیں اور قوی الحافظہ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے راتدن احادیث یاد کرتے حضرت نے انکو اسی وجہ سے اوّل شب میں وتر پڑھ لینے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ سے نہ تھے نہ مال نہ متاع راس مال انکا حدیث پر اجلال تھی رضی اللہ عنہ

مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ مناقب معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے لئے دعا کی کہ یا اللہ اسکو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کردے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمر نے عمیر بن سعد کو حمص کے حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے سو عمیر نے کہا انکو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات اسلئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ ہدایت کر معاویہ سے لوگوں کو

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مومن ہوئے عمرو بن العاص یعنے ایمان طبعی نہ تھا انکو عنایت فرمایا جسکا درجہ اسلام سے اوپر ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کے روایت سے کہ وہ شرح ہے روایت کرتے ہیں اور اسناد اسکی قوی نہیں **عَنْ** لُمَیْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِیْ قُرَیْشٍ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے کہا سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے

عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگو نہیں ہے ہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمر والجمحی کے روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اسکی متصل نہیں اسلئے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا عائشہ کو **مناقب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ** **عن** ابی ہریرۃ قال نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فجعل الناس یمرون فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا یا ابا ھریرۃ فاقول فلان فیقول نعم عبد اللہ ھذا ویقول من ھذا فاقول فلان فیقول بئس عبد اللہ ھذا حتی مر خالد بن الولید فقال من ھذا قلت خالد بن الولید قال نعم عبد اللہ خالد بن الولید سیف من سیوف اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے اترے ہم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی منزل میں یعنے کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے سے سو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ کون ہے ای ابو ہریرہ اور میں کہنے لگا فلان شخص ہے پھر آپ کسیکو فرماتے کہ کیسا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسیکو فرماتے کہ کیسا برا بندہ ہے اللہ کا یہانتک کہ خالد بن الولید بھی نکلے اور آپنے فرمایا یہ کون ہے میں نے عرض کی خالد بن الولید آپنے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ کے تلواروں میں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ابو ہریرہ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اسباہین ابی بکر صدیق سے ہے روایت **ترجمہ** فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمر میں حضرت خالد بن الولید سے بڑی تائیدیں کیے ہوئی اور فتوحات متعددہ حاصل ہوئی حقیقت میں وہ اس ملت کے ایک تلوار تھی کہ اللہ نے کافروں کی بربادی کے لئے میان سے باہر نکالی تھی جزاہ اللہ خیرا الجزاء **مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ** **مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ** **عن** البراء قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوب حریر فجعلوا یعجبون من لینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتعجبون من ھذا لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ احسن من ھذا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ انکی نرمی سے تعجب کرنے لگی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسپر تعجب کرتے ہو بیشک رومال سعد بن معاذ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اس سے انکا جنتی ہونا ثابت ہوا **ف** اسباہین انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح **عن** جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وجنازۃ سعد بن معاذ بین ایدیھما اھتز لہ عرش الرحمن **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذ کا انکے آگے تھا کہ ہلگیا انکے لئے عرش رحمن کا یعنی راضی ہوئی کے جب روح مبارک انکی وہاں پہونچی **ف** اسباہین اسید بن حضیر سے اولی اسید اور ہمیشہ سہی بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس قال لما حملت جنازۃ سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازتہ وذلک لحکمہ فی بنی قریظۃ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الملائکۃ کانت تحملہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اسکا اور یہ طعن انہوں نے اسلئے کیا کہ سعد نے حکم کیا تھا بنے قریظہ کے قتل و نہب کا پھر جب خبر پہونچی اسکی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہ ملائکہ اسکو اٹھا رہے تھے **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے **مترجم** بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے انکو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوے اور سعد نے یہ حکم کیا کہ انکے جوان مقاتلین قتل ہوں اور مال انکا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورات و اطفال غلام و لونڈی بنیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اسپر منافقوں نے اسے جلکر یہ طعن کیا کہ انکا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھاتے ہوے ہیں **مناقب قیس** بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ **مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ** **عن** انس قال کان قیس بن سعد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ صاحب الشرط من الامیر قال الانصاری یعنی منا یلی من امورہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ کوتوال امیر کے انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا یعنے قیس حضرت کے بہت کاموں کو بجا لاتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر انصاری کے روایت سے ہمسے محمد بن یحیی نے انہوں نے انصاری سے مانند اسکے اور اسمیں انصاری کا قول مذکور نہیں **مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ** **مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ** **عن** جابر بن عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس براکب بغل ولا برذون **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ وہ نہ خچر پر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر یعنے پیدل تشریف لائے **ف** یہ حدیث

جس سے سمجھ سکے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا مغفرت مانگی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی رات پچیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب مراد ہے کہ جو کئی سند دن سے مردی ہے جابر سے کہ وہ کسی سفر میں جا رہے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرت کے ہاتھ بیچا اور شرط کی کہ مدینہ تک میں سوار ہونگا اور جابر ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جس رات میں نے اپنے ہاتھ اونٹ بیچا اس رات حضرت نے میرے لئے پچیس بار مغفرت مانگی اور جابر کے والد ماجد عبداللہ بن عمرو بن حرام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر انکی پرورش کرتے تھے اور انکو خرچ دیتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ہمیشہ ساوک کیا کرتے تھے اور انپر رحم فرمایا کرتے اس وجہ سے ایسا ہی مروی ہے جابر سے ایک روایت میں **مَنَاقِبُ مُصْعَبِ** بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب مصعب** بن عمیر رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ ترجمہ روایت ہے خباب سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے رضامندی ڈھونڈنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم میں سے ایسا مر گیا کہ اسنے اپنی اجر میں سے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے کہ اسکا درخت امیدبار آور ہوا اور اسمیں پھل کھا رہا ہے اور مصعب بن عمیر نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ چھوڑا انہوں نے کچھ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب انکا سر ڈھانپتے تھے پیر کھل جاتے تھے اور جب پیر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ انکا سر ڈھانپ دو اور انکے پیر پر اذخر رکھدو کہ وہ ایک گھاس ہے مکہ کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی وایل سے انہوں نے خباب سے مانند اسکے + **تبصرہ** یعنے بعض صحابہ مہاجرین نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعضے جیئے کہ انہوں نے غنایم کثیرہ اور اموال وافرہ پائے

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب براء** بن مالک رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانی کپڑوں کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم سچی کردے انہیں میں ہیں براء بن مالک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب ابی موسی** اشعری رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ روایت ہے ابی موسی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسی تمکو ایک آواز خوش دیگئی ہے آل داؤد کی آواز میں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب سہل** بن سعد رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيُمِرُّ بِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ہمارے پاس آتی تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخرت کے عیش کے سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجر کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَاٰ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهٗ **باب صحابہ کے فضیلت** میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُوْ اللّٰهَ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے دوزخ کے

آگ نہ لگیگی اُس مسلمانکو جسنے دیکھا مجھکو یا دیکھا اُسکو جسنے دیکھا مجھکو طلحہ نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے طلحہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے کہ تمنے دیکھا ہے مجھکو اور ہم سب امید رکھتے ہین اللہ سے نجات کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کیے یہ علی بن مدینی اور اُنکی لوگون نے محدثین کے موسیٰ سے **مترجم** امید رکھتا ہے اللہ سے نجات کے کہ اُسنے خدمت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کے اور پہنچایا ہے اُنکی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم مین اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اُس امیر المؤمنین کے لئے نجات و فلاح و فوز دارین کے جسکے دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع و نشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ وَشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب زمانون سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُسکے بعد جو پھر جو اُسکے بعد ہو یعنے تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آوینگے کہ گواہی کے قبل قسم کہا دینگے اور قسم کے قبل گواہی دینگے **ف** اسبابین عمر اور عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین تین زمانون کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اسلئے کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمعصر تھے اور اُسکے بعد تابعین کا زمانہ اُسکے بعد تبع تابعین کا اور اسکے بعد یعنے قرن رابع کی بُرائی فرمائی اور شیوع کذب اور شہادت زور اور ایمان کا ذبہ اور افترا اور فتن کے خبر دی پس مؤمن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہین تین زمانہ کے عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیزان تین زمانون مین بلا نکیر اہل اسلام مین ہو بہتر سمجھے اور بعد اسکے جو ہو مسلمانون مین ایسے شایع ہو کہ اصل ما نظر اُنکے ان تین زمانو مین نہو اُنکو لغو اور ہیچ جانے اور اُن فقہائی متقشفہ اور جہلائی متنزہہ اور فقرائی متسفہہ کے اقوال پر مغرور نہو جنہون نے بدعات کو حسنہ کہکے لوگون مین پہلا دیا اور ہزارون تعصبات مذہبی اور نفسانیتون کو عوام کیا بلکہ خواص کے نظر و دل مین ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا اُنکے دلون سے منطفی ہو گئے یُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ اور بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلب مشربی ہی اسی قرن رابع مین پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھیرایا قبل اسکے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیت خالصہ تہا اور احمدیت مخلصہ مگر یہان صحابہ اور تابعین کے تعریف وغیرہ جو اصولیون نے کی ہے اور علم حدیث مین اکثر کام آتی ہے اسکا جاننا ضرور ہے سو **صحابی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اسکو بخاری وغیرہ سے اور بعضون نے کہا صحابی وہ ہے کہ جسکی مجالست طویل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علی طریق التبع اور صحابہ سب عدول ہین کوئی اُنمین ضعیف غیر معتبر نہین اور اُنمین کثیر الروایت سب سے زیادہ ابوہریرہ ہین کہ اُنہون نے پانچہزار تین سو چوہتر ۵۳۷۴ حدیث روایت کیے ہے کہ اُنمین سے سو اُنمین سو پچیس ۳۲۵ شیخین متفق ہین یعنے بخاری اور مسلم اور بخاری نے انفراداً ترانوے حدیث روایت کیے ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی ۱۸۳ اور آٹھہ سو سے زیادہ لوگون نے اُنسے حدیث سنی ہے اور وہ حفظ صحابہ تہی اور امام شافعی نے کہا ہے کہ ابوہریرہ احفظ راویان حدیث تہے اپنے زمانہ مین اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل مین اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی اصحاب آپکے جنہون نے آپسے روایت کیے اور حدیثین سُنین ایک لاکھہ چودہ ہزار تہے اور اُنکے طبقات مین محدثین کا اختلاف ہے بعضون نے اُنمین بارہ طبقہ کیے ہین کہ مذکور ہین مطولات مین اور **تابعی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت مین رہا ہو صحابی کے اور بعضون نے کہا جسنے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور اُنکے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقہ مین چنانچہ مذکور ہین مطولات مین اور معلوم ہو گئی اس سی تعریف تبع تابعین کی انتہے

فضیلت اصحاب و تعریف صحابی و تابعی کی

فضیلت اصحاب و اقسام صحابہ کی

وَجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بیعت رضوان والونکی فضیلت مین عن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ مین داخل نہوگا جسنے بیعت کے درخت کے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مُراد اس بیعت سی بیعت رضوان ہے اور تفصیل اسکے یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز غرہ ذی القعدہ کے چودہ سو آدمی یا کچھہ کم و بیش لیکر بقصد عمرہ مدینہ سے لیکر حدیبیہ مین پہونچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنوئین یا درخت کا کہ اُس جگہہ مین تہا اور اب نام ہو گیا اُس مقام کا اور وہ مکان حضرت کے زمان نبی تک مان مین معلوم تہا زمانہ صحابہ مین گم ہو گیا غرض جب حدیبیہ مین پہونچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپنے حضرت عثمان

بیعت رضوان والون کی فضیلت

کو کہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئی ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کیا اسپر حضرت کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک ایک کر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالے نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ نازل ہوئے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنے اللہ راضی ہوا اُن مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں اور اسلیئے اُسکو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے حضرت نے اُنکو بشارت دی کہ اِس بیعت کی لوگونکو دوزخ سے آزادی ہے غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئے اور اللہ تعالے نے اِنَّا فَتَحْنَا میں اسکی بشارت دی بقول اکثر مفسرین **فیمن سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اصحاب کے خدمت میں جو بُرا ادبی کرے اُسکی بابتہ عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت بُرا کہو میرے یارونکو اسلیئے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہ میں ہے اگر کوئی تم میں کا اُحد کے برابر سونا خرچ کرے تو اُنکے ایک مُد بلکہ آدہے مُد کے برابر بھی نہوگا یعنے ثواب میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نَصِيْفَهٗ سے نصف مُد مُراد ہے روایت کیا ہمسے حسن بن علی نے اُنہوں نے ابو معاویہ سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بابتہ اور اُنکو ہدف ملامت نہ ٹہیراؤ میرے بعد اسلیئے کہ جسنے اُنسے محبت رکہی اُسنے میری محبت کی راہ سے اُنسے محبت رکہی اور جسنے اُنسے عداوت کی اُسنے میری ہی عداوت کی نظر سے اُنسے عداوت کی اور جسنے اُنکو ایذا دی مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اُسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی اللہ اُسکو ضرور پکڑیگا یعنے عذاب میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہنہیں جانتے ہم اُسکو مگر اِسی سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک داخل ہوگا جنت میں جسنے بیعت کی درخت کے نیچے یعنے حدیبیہ میں مگر سُرخ اونٹ والا **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** مُراد اونٹ والے سے جُدّ بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اُونٹ بیعت کے وقت ڈہونڈتا پہرتا تہا اور بیعت میں شریک نہوا **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ غلام حاطب کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا اور حاطب کے شکایت کرنی لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ حاطب دوزخ میں داخل ہوگا آپنے فرمایا جہوٹ کہا تونے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جاویگا اسلیئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجاوے مگر قیامت میں آویگا وہ اُنکا پیشوا اور نور ہوکر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابی طیبہ سے اُنہوں نے بریدہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکہو تم اُن لوگون کو کہ بُرا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہدو اللہ کے لعنت ہے تمہارے فساد پر **ف** یہ حدیث منکر ہے ہنہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید اللہ بن عمر کے روایت سے مگر اسی سند سے

اصحاب کے خدمت میں جو بُرا ادبی کرے اُسکی بابتہ

مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا باب حضرت فاطمہ کی فضیلت میں عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ فِيْ اَنْ يَّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ منبر پر تہے فرماتے تہے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھسے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا نہیں دیتا نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور اُنکی بیٹی سے نکاح کرلے اسلیئے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے بُرا لگتا ہے مجھے جو اُسے بُرا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے

حضرت فاطمہ کی فضیلت

اُسے ایذا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ یَعْنِیْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ تھیں اور مردوں میں حضرت علی ابراہیم نے کہا یعنے اپنے اہل بیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَھْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا وَیُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَھَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ حضرت علی نے ذکر کیا ابی جہل کے لڑکی سے نکاح کا اور نبی صلی اللہ کو یہ خبر پہونچی اور فرمایا آپ نے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتی ہے مجھے جو اُسے اذیت دی اور تعب میں ڈالتی ہے مجھے جو اُسے تعب میں ڈالی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح کہا ایوب نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اسکو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے مسور بن مخرمہ سے لیث کی روایت کے مانند **عن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے کہ میں لڑنیوالا ہوں اُس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اُس سے جس سے تم ملو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور صحیح مولی ام سلمہ کے کچھ معروف نہیں ہیں **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ کِسَآءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَحَامَّتِیْ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اُڑھا دی امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ پر پھر فرمایا یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے تو انکی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے انکو بخوبی یعنے اخلاق خبیثہ و عادات رزیلہ سے دور رکھ سو ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انکے ساتھ ہوں ای رسول اللہ کے آپنے فرمایا تم خیر پر ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ احسن ہے اُن روایتوں میں جو مروی ہیں اسباط میں انس اور عمرو بن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے **عن** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ سَمْتًا وَدَلًّا وَھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِیَامِھَا وَقُعُوْدِھَا مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَیْھَا فَاَخَذَ بِیَدِھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِھَا فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ فَاَکَبَّتْ عَلَیْہِ فَقَبَّلَتْہُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَبَکَتْ ثُمَّ اَکَبَّتْ عَلَیْہِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَضَحِکَتْ فَقُلْتُ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ ھٰذِہٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَآئِنَا فَاِذَا ھِیَ مِنَ النِّسَآءِ فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَھَا اَرَاَیْتِ حِیْنَ اَکْبَبْتِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَبَکَیْتِ ثُمَّ اَکْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَضَحِکْتِ فَاَحْمَدُ عَلٰی اَوَّلِکِ قَالَتْ اِنِّیْ اِذَنْ لَبَذِرَۃٌ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ مَیِّتٌ مِنْ وَجَعِہٖ ھٰذَا فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَسْرَعُ اَھْلِہٖ لُحُوْقًا بِہٖ فَذٰلِکَ حِیْنَ ضَحِکْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال اور چلن اور خصلت اور عادت میں اور اُٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہ سے زیادہ جو بیٹی ہیں انکی اور حضرت کے یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ اُٹھ کھڑے ہوتے یعنے محبت کی راہ سے اور اُنکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور حضرت جب انکے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپکا اور بٹھاتیں آپکو اپنے جگہ میں پھر جب حضرت بیمار ہوئے حضرت فاطمہ آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپکا پھر اپنا سر اُٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اُٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر انکے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہے تو میں نے یہ کونسا موقع ہنسنے کا ہے پھر جب حضرت کے وفات ہوئی میں نے اُنسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اسکا کہ میں نے تمکو دیکھا کہ تم گریں حضرت پر اور سر اُٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اُٹھا کر ہنسنے لگیں اُنہوں نے کہا میں نے حضرت کے حیوٰۃ میں یہ بھید چھپایا کہ افشائی راز آپکا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپنے مجھے خبر دی کہ انکا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ انکے گھر والوں میں سب سے اوّل میں اُنسے ملونگی سو اسی پر میں ہنسی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سند سے حضرت عائشہ سے **عن** جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ التَّیْمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسُئِلَتْ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا **ترجمہ** روایت ہے جمیع

بن عمیر تمیمی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنے پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے اُنسے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اُنہوں نے فرمایا فاطمہ میں نے کہا مردوں سے اُنہوں نے فرمایا شوہر افکا یعنے حضرت علی اور پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں خوب جانتے ہوں کہ دوبڑی روزہ رکھنے والی اور تہجد پڑھنے والی تھے **ف** یہ حدیث غریب ہے

مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا — باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ فَقُولِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ النَّاسَ يُهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَمَرَ النَّاسَ يُهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری حضرت عائشہ کی کہ جسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے یہاں ہوتے اُسیدن ہدیہ لاتے تو کہا حضرت عائشہ نی کہ میرے سوتین سب جمع مومنین ام سلمہ کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدیہ بھیجنے کو حضرت عائشہ کی باری ڈھونڈھتے ہین اور ہم سب ارادہ رکھتے ہین خیر کا جیسکہ ارادہ رکھتے ہین عائشہ سو تم اسکا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کرو کہ آپ حکم کردین لوگونکو کہ وہ ہمیشہ آپکو ہدیہ بھیجا کرین حضرت جہان کہین ہون ہون سو ذکر کیا اسکا ام سلمہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے کچھہ خیال نکیا یہہ دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوتین ذکر کرتی ہین کہ لوگ اپنے ہدیے حضرت عائشہ ہی کے باریمین روانہ فرماتے ہین سو آپ لوگون کو حکم فرمائے کہ وہ ہدیہ بھیجا کرین آپ جہان کہین ہون پھر جب تیسرے بار آپسے عرض کی آپنے فرمایا کہ اے ام سلمہ تم مجھے حضرت عائشہ کے بارہمین مت ستاؤ اسلئے کہ مجھپر کسی عورت کے لحاف مین وحی نہ اُتری سوا عائشہ کے یعنے محبت میری اُنسے دنیا کے لئی نہین ہے بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور بعضون نے اس حدیث کو حماد سے اُنہون نے ہشام سے اُنہون نے اپنے باپ عروہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کیا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے دو روایت کرتے ہین عوف سے وہ میشہ سی وہ ام سلمہ سے کچھہ مضمون اسکا اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اسمین روایات مختلف ہین اور روایت کیا سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خُضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبرئیل علیہ السلام ایک پارہ حریر کا لیکے تصویر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یعنے قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپکی بیوی ہین دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کے روایت سے اور روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو سی اسی اسناد سی مرسلا اور نہین ذکر کیا اسمین کہ روایت ہے عائشہ سے اور روایت کیا ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ مضمون اسمین کا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہین کہ تمکو سلام کہتے ہین اُنہون نے کہا اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکے آپ دیکھتے ہین جو ہم نہین دیکھتے **ف** یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین میں نے کہا اُن پر بھی سلام ہے اور رحمت اللہ **ف** یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا

ترجمہ روایت ہے ابی موسی سے اُنہون نے کہا جب ہم لوگ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اسکا ایک علم پاتے اُنکے پاس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ

ترجمہ ابی موسی نے کہا مین نے کسیکو زیادہ فصیح نہ دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضیلت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْجَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا ترجمہ عمرو بن عاص کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپکو آپنے فرمایا عائشہ میں نے عرض کیا مردوں میں فرمایا انکا باپ یعنی ابوبکر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا ترجمہ روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص آپکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کیا مردوں میں آپنے فرمایا انکا باپ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسمٰعیل کے روایت کرتے ہیں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت عائشہ کی ساری عورتوں پر ایسے ہی جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر ف اسباب میں حضرت عائشہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالہ الانصاری مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَعْرَبَ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا أَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمار نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو ایذا دیتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَعْنِي عَائِشَةَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسر کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا ترجمہ روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کسیںے پوچھا کہ یا رسول اللہ کون زیادہ پیارا ہے آپکا لوگوں میں آپنے فرمایا حضرت عائشہ لوگوں نے عرض کیا کہ مردوں میں آپنے فرمایا انکے باپ یعنے ابوبکر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انس کے روایت سے **مترجم** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انکو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورۂ نور کو انکی برات سے نور علیٰ نور کیا کہ قیامت تک برات اور طہارت انکی بلکہ سارے اہل بیت کی حفاظ و قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لئے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر مردود ہے، اسلئے کہ وہ منکر قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ نے آنکو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اکیاون مدت تک اصحاب نے السنۂ احادیث رسول کی سماعت کیے اور آپ بی بیوں میں حضرت کے سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور صحابہ کو جو اشکال پیش ہوتا آپکے پاس اسکا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکلا علیہ حل ہو جاتی جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء

فضل خدیجہ رضی اللہ عنہا باب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھے کسی بی بی پر نہ آیا حضرت کے بی بیوں میں سے جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکو پاتی اور رشک کا سبب کچھ اور نہ تھا بجز اسکے کہ حضرت انکو یاد بہت کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر خدیجہ کے دوستوں کو ہدیہ دیتے تھے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْدَمَا مَاتَتْ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھکو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہ پر اور مجھ سے تو حضرت نے جب نکاح کیا تھا کہ وہ انتقال فرما چکیں تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت نے انکو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اسمیں غل غبار ہے نہ ایذا و تکلیف ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضیلت

دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر حضرت خدیجہ تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں **ف** اسباہیں انس سے اور ابن عباس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیۃ امرأۃ فرعون **عن** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھکو جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بی بی فرعون کی یعنے یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** یعنے یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتدا اور پیروی کے لایق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں حضرت مریم کو اللہ تعالے نے صدیقہ فرمایا اور انکے احصان کو بیان کیا ہے اور حضرت خدیجہ کو اللہ تعالے اپنا سلام بھیجا تھا اور حضرت فاطمہ زنان جنت کی سردار ہیں اور آسیہ فرعون کی بی بی حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لائیں تھیں اور جب فرعون بے عون انکے ایمان پر آگاہ ہوا انکو چوبیخہ کرکے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ انکو دھوپ سے عذاب کو انتہا پہر جب لوگ اُن سے دور ہو جاتے فرشتے اُن پر سایہ کرتے آخر جب انکی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین یعنے یا اللہ بنا میرے لئے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دی مجھے فرعون سے اور اُسکے کاموں سے اور نجات دی مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالے نے اُنکی آنکھوں سے پردہ اُٹھا دیا کہ جنت میں اُنہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے انکو جنت کیطرف اُٹھا لیا کہ وہ اُسمیں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مُراد ہے جیسے ظالموں سے موذی مشرک مُراد ہیں غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے انکو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء **ف**

فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی فضیلت میں

عن عکرمۃ قال قیل لابن عباس بعد صلوۃ الصبح مات فلانۃ لبعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد قیل لہ اتسجد ھذہ الساعۃ فقال لیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم ایۃ فاسجدوا فای ایۃ اعظم من ذھاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس سے کسنے کہا نماز صبح کے بعد کہ فلان بیوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اسوقت سجدہ کرتے ہیں اُنہوں نے کہا حضرت نے فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو سو کونسی آیت بڑی ہے حضرت کے بیبیوں کے جانی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** صفیۃ بنت حیی قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد بلغنی عن حفصۃ وعائشۃ کلام فذکرت ذلک لہ فقال الا قلت وکیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی ھرون وعمی موسی وکان الذی بلغھا انھم قالوا نحن اکرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا وقالوا نحن ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبنات عمہ **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے جو بیٹی ہیں حیی کی اُنہوں نے کہا میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور حفصہ اور حضرت عائشہ سے مجھی ایکبات پوچھی تھے کہ وہ میں نے آپسے ذکر کی تو آپنے فرمایا تمنے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھسے بہتر کیونکر ہونگی اسلئے کہ شوہر میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسی علیہا السلام ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ ہمارے آبرو حضرت کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ سے اسلئے کہ ہم پہلے تو بیبیاں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اُسکے چچا کی **ف** اسباہیں انس سے ہے، روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اُسکی کچھ ایسی قوی نہیں **مترجم** صفیہ کا نسب یہ ہے صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر ابن النحام بن ناخوم اور بعضوں نے ناخوم کو تنخوم اور بعضوں نے نخوم کہا ہے اور اوّل قول یہود ہے اور وہ اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسی علیہ السلام کے اور اسی لئے حضرت نے حضرت ہارون کو اُنکا باپ اور حضرت موسی کو چچا فرمایا اور صفیہ کی ماں برہ بنت سموأل ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اُسکے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہ بن خلیفہ اولہ اُنہوں نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپنے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لیلو اُنہوں نے صفیہ کو لیا اور لوگوں نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ سردار ہیں قریظہ اور نضیر کے اور یہ آپ ہی کے لایق ہیں حضرت نے دحیہ سے فرمایا تم اور لونڈی لیلو اور اُنکو حضرت نے پسند کیا اور اُنکو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا اُنسے اور آزاد کیا اور اُنکے لئے باری مقرر کی اور بڑی عقلمند بی بی تھیں اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ

جب فتح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قموس کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہ بنت حیی کو لائے اور اُنکے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونو کو بلال لیکر یہود کے مقتولین پر سے گذرے تو جب انکو اُس چچیری بہن نے دیکھا اپنا مونہہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لئے حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے چلیں اور آنحضرت کا کپڑا اُنکو اُڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ حضرت نے انکو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلال سے آپنی فرمایا کہ ای بلال کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتونکو اُنکے مقتولین پر سے لیکر چلے اور صفیہ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند اُنکے گود میں اُتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اُسنے ایک طمانچہ اُنکے مونہہ پر ایسا مارا کہ اُسکا نشان اُنکے چہرہ پر ہو گیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہو گی کہ بادشاہ عرب تک پہونچ جائیگی اور وہ نشان اُنکے چہرہ پر جبتک تھا کہ وہ حضرت کے خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپنے اسکا سبب پوچھا اور اُنہوں نے سب کیفیت خواب کے بیان کی اور اس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور آزادی کو اُنکا مہر ٹھہرایا اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اسکا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات حضرت صفیہ کے سن چھتیس ۳۶ ہجری میں ہے اور بعضوں نے پچاس ہجری کہے ہیں جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي اِبْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ صفیہ کو خبر پہونچی کہ حفصہ نے اُنکو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہ رونے لگیں اور حضرت تشریف لائی اور وہ رو رہی تھیں سو حضرت نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو اُنہوں نے عرض کی کہ حفصہ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھپر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے ای حفصہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُتَوَفَّى فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سال کہ فتح ہوا حضرت فاطمہ کو بُلایا اور اُنکے کانمیں کچھہ کہا کہ وہ رو دیں پھر کچھہ کہا کہ ہنس دیں پھر جب آپکی وفات ہوئی میں نے پوچھا اُنکے رونے اور ہنسنے کا سبب تو اُنہوں نے کہا مجھے حضرت نے اپنی وفات کی خبر دی سو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سوا مریم کے سو میں ہنس پڑی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنیوالا ہوں اپنے گھر والوں سے اور جب کوئی تم میں کا مرجائے تو اُسی چھوڑ دو یعنے اُسکی بُرائی نہ ذکر کرو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغْنِي اَحَدٌ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِي شَيْئًا فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ اِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَقُلْتُ حِينَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ اُوذِيَ مُوسَى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے یار دوستوں سے کوئی کسیکی بُرائی مجھتک نہ لاوے اسلئے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب اُن کی طرف نکلوں تو صاف سینہ میرا ہو یعنے بے کینہ کہا عبداللہ نے کہ ایکبار حضرت کے پاس کچھہ مال آیا اور آپنے اُسکو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہونچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ قسم اس تقسیم سے محمد کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس بُرا جانا میں نے جب میں نے سُنا اُسکو آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے اُنکو خبر دی تو آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنے بادے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اسلئے کہ موسیٰ اس سے زیادہ ستائی گئے اور صبر کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسکی سند میں ایکدو بڑھا دیا گیا ہے روایت کیے ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہوں نے عبداللہ بن محمد سے اُنہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے سدی سے اُنہوں نے ولید

بن ابی ہشام سے انہون نے زید بن اسلم سے انہون نے ابن مسعود سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اسمین کا اس سند کے سوا اور سند سی **فضل ابی بن کعب**

رضی اللہ عنہ **فضیلت ابی** بن کعب رضی اللہ عنہ کی **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القرآن

فقرأ علیہ لم یکن الذین کفروا وکان فیما قرأ علیہ ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ ولا المجوسیۃ من یعمل خیرا فلن یکفرہ وقرأ علیہ

لو ان لابن ادم وادیا من مال لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ ثانیا لابتغی الیہ ثالثا ولا یملأ جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسی کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ مین تمکو قرآن سناؤن پھر پڑہا آپنے اسکے اگی لم یکن الذین کفروا اور پڑہا اسمین

ان الدین سے کفر کرتے یعنے دین اللہ کے نزدیک اکیطرف کے ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کریگا ذیحیا وگی یعنی اسکا بدلہ پاویگا اور پڑہا آپنے لو ان سے

آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بہرا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈہونڈہتا ہی اور اگر دو جنگل ہون تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہین بہرتا مگر مٹی سے یعنے قبر

کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اسکی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اسکو جو قناعت کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ

اور سند سی ہے اور روایت کیا ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ازرق نے اپنے باپ سے انہون نے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب

سے کہ اللہ نے حکم کیا ہے مجھ کو کہ مین تمہارے آگے قرآن پڑہون اور روایت کی قتادہ نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے

نے مجھکو حکم فرمایا کہ مین تمہارے آگے قرآن پڑہون **مترجم** حقیقت مین انسان ایسا حریص ہے کہ کسیطرح مال ومتاع دنیوی سے سیر نہین ہوتا بجز خاک گور کے

کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہی **شعر** کور چشم تنگ دنیا دار را ٭ یا قناعت پر کند یا خاک گور ٭ اور دوسرے نے کہا ہے **شعر** کاسہ چشم حریصان پر نشد ٭

تا صدف قانع نشد پر دُر نشد **فضل الانصار وقریش باب انصار وقریش کی فضیلت مین عن** ابی بن کعب قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو سلک الانصار وادیا

او شعبا لکنت مع الانصار **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت دین مین نہوتی تو مین ایکمرد انصاری ہوتا اور اسے

اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کہائی مین چلین تب بہی انکے ساتہ رہون یعنے انکی رفاقت نہ چہوڑون **ف** یہ حدیث حسن ہے

عن البراء بن عازب انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق من

احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ فقلنا لہ انت سمعتہ من البراء فقال ایای حدثت **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہین

براء بن عازب سے کہ انہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا انہون نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق مین کہ نہین دوست رکہتا انکو مگر مومن اور نہین

بغض رکہتا انسے مگر منافق اور جو انکو دوست رکہے اللہ اسکو دوست رکہی اور جو ان سے بغض رکہے اللہ اسسے بغض رکہے سو ہم لوگون نے عدی سے کہا کہ تمنے سنی ہے یہ حدیث

براء سے انہون نے کہا کہ ہان براء نے مجہ سے تو بیان کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من الانصار فقال ہل

فیکم احد من غیرکم فقالوا لا الا ابن اخت لنا فقال ابن اخت القوم منہم ثم قال ان قریشا حدیث عہدہم بجاہلیۃ ومصیبۃ واني اردت ان

اجبرہم واتالفہم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیوتکم قالوا بلی فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لو سلک الناس وادیا او شعبا وسلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبہم **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے جمع کیا چند لوگون کو انصار کے اور فرمایا کہ تم مین کوئی غیر تو نہین انہون نے عرض کی کہ کوئی غیر نہین مگر ایک بہانجا ہمارا آپنے فرمایا بہانجا قوم کا قوم مین داخل

ہے پہر فرمایا کہ قریش اپنے نئی جاہلیت چہوڑ کر مسلمان ہوئے ہین اور انہون نے مصیبت بہی پائی ہین یعنے قتل وہسر وغیرہ سے اور مین چاہتا ہون کہ کچہہ انکی دلشکنی کا علاج

کرون اور انکا دل پرچاؤن یعنے اسی لیے مال غنیمت مین سے مینے انکو کچہہ دیا ہے کیا تم راضی نہین ہوتے کہ لوگ دنیا لیکر اپنے گہر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گہر

جاؤ لوگون نے کہا کیون نہین ہم راضی ہوے پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ کسی نالی مین یا کسی پہاڑ کی گہاٹی مین چلین اور انصار اور نالی اور گہاٹی

مین چلین تو مین انصار ہی کا ساتہ دون **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** سعید بن ابی عروبۃ انہ کتب الی انس بن مالک یعزیہ فیمن اصیب من اہلہ

انصار اور قریش کے فضیلت

وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الدَّارِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ اُنہوں نے لکھا انس بن مالک کو ایک خط تعزیت کا جب اُنکے گھر والون اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے وقت حرہ کے اور اُسمین یہ لکھا کہ مین تمکو ایک بشارت دیتا ہون اللہ کیطرف سے کہ سُنی ہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یا اللہ بخشدے انصار کو اور اُنکی اولاد کو اور اُنکی اولاد کی اولاد کو یعنے تین پشتون تک سب کے مغفرت کے لئی آپنے دعا دی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیے یہ قتادہ نے نضر بن انس سے اُنہون نے زید بن ارقم سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابی طلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہ سلام کہدو میرا تم اپنے قوم کو کہ اُنکو مین پرہیزگاری اور صبر جانتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے **عن** اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي أَوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ بیر جامدانی کہ جسکی طرف مین لوٹکر آتا ہون میرے اہل بیت ہین اور میرے رازدار اور امین انصار ہین سو معاف کردو اُنکی برائیون کو بدون سے اور قبول کرو نیکیون کو اُنکے نیکون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسباہین انس سے بھی روایت ہے **مترجم** جیبتہ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہین کہ جسمین کپڑے حفاظت سے رہین آپنے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپکے خدمتگار اور امانتدار ہے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپنے انصار کو کرش یعنے جیسے معدہ مین طعام وغذا طیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پہر اُس سے سارے بدن کو نفع پہونچتا ہے اسیطرح مین خاطر جمعی سے انصار مین ہون کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کی حافظ ونگہبان ہین اور دل وجان سے مجھپر قربان ہین جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء اللہم اغفر لہم وارحمہم واسکنہم **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار معدہ میرا ہین اور جامدانی میرے اور لوگ بڑہتے ہین اور بڑہتے جائینگے اور انصار کم ہوتے جائینگے سو قبول کرو اُنکے نیکون کو اور معاف کردو اُنکی بدون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اُسکو ذلیل کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہمکو عبد بن حمید نے اُنہون نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے صالح بن کیسان سے اُنہون نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اسکے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کہ نہین بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ دعا کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ چکہایا تو نے قریش کو اول عذاب یعنے قتل واسر کا اور چکہا اُنکو آخر مین مراعات اور رحمت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کیے ہمسے عبد الوہاب وراق نے اُنہون نے یحیے سے اُنہون نے اعمش سے مانند اسکے **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشدے انصار کو اور اُنکی اولاد کو اور اُنکی اولاد کی اولاد کو اور اُنکی عورتونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب ما جاء فی دور الانصار

خیر انصار کے گہرون کے فضیلت مین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَأَنَّهُ يَرْمِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونمین تمکو انصار کے یا فرمایا انصار کے بہتر لوگونکی لوگون نے عرض کی کیون نہین ای رسول اللہ کے فرمایا بہتر گہر انصار مین بنی نجار ہین پہر جو اُنکے قریب ہین بنی عبد الاشہل پہر جو اُنکے قریب ہین بنی الحارث جو اولاد ہین خزرج کی پہر جو اُن سے قریب ہین بنی ساعدہ پہر اشارہ کیا آپنے دونون ہاتھون سے اور بند کیا انگلیون کو اور پہر کہولا اُنکو جیسے

کوئی اپنے باتھ سے کچھ پھینکتا ہی اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں مین خیر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے روایت کرتے ہین ابی اُسید ساعدی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْہَلِ ثُمَّ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی اُسید ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سب گھروں مین بہتر گھر بنی نجار کے ہین پھر بنے عبد الاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں مین انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا مین دیکھتا ہون رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیشک آپنی فضیلت دیدی ہم پر اور لوگونکو تو لوگون نے اُسنی کہا کہ تمکو بھی تو فضیلت دی اپنی بہت لوگون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو اُسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دِیَارِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں مین بہتر بنو نجار کے گھر ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْاَشْہَلِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار مین بہتر گھر بنو عبد الاشہل کے ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَدِیْنَۃِ باب مدینہ کی فضیلت مین

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِحَرَّۃِ السُّقْیَا الَّتِیْ کَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْقُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ عَبْدَکَ وَخَلِیْلَکَ وَدَعَا لِاَھْلِ مَکَّۃَ بِالْبَرَکَۃِ وَاَنَا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ مِثْلَیْ مَا بَارَکْتَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ یہانتک کہ جب پہونچے ہم حرۃ سقیا مین جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاص کا وہان فرمایا آپنے کہ وضو کا پانی مجھے لاؤ پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اُسنے دعا کی مکہ والون کے لئے برکت کی اور مین تیرا بندہ اور رسول ہون دعا کرتا ہون مدینہ والون کے لئے کہ برکت دے تو اُنکے مُد اور صاع مین اُس برکت سے دونی جو مکہ والون کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتین اور یعنے مکہ والون سے چوگنی برکت عنایت کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسما بین عائشہ اور عبد اللہ بن زید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے اور ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے بیچمین ایک باغ ہے جنت کے باغون سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے روایت کیے ہمسے محمد بن کامل مروزی نے اُنہون نے عبد العزیز بن ابی حازم سے اُنہون نے کثیر بن زید سے اُنہون نے ولید بن رباح سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک باغ ہے جنت کے باغون سے اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ایک نماز میرے اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون سے مگر مسجد حرام یعنے مسجد حرام کے ایک نماز خصوصیت کے مسجد کے ہزار نمازون کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اسکو ابن الملک نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اسکے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے ہو سکے کہ مدینہ مین مرے تو وہین مرے اسلئے کہ مین شفاعت کرونگا اُسکی جو وہان مرے **ف** اسما بین سبیعہ بنت حارث بن اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاۃً لَہٗ اَتَتْہُ فَقَالَتِ اشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْعِرَاقِ قَالَ فَھَلُمِّیْ اِلَی الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَالْمَحْشَرِ وَاصْبِرِیْ لِکَاعِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِھَا وَلَاْوَائِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک مولاۃ اُنکی آئین اور کہنے لگین کہ مجھپر زمانہ کی گردش ہے اور مین چاہتی ہون کہ عراق کو جاؤن اُنہون نے کہا شام کو نہین جائین تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کے اور صبر کر اے نادان اسلئے کہ مین نے سُنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر مین اُسکا گواہ اور شفیع ہونگا قیامت کے دن **ف** اسما بین ابی سعید اور سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

مدینہ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَبُ قَرْیَةٍ مِنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر خبادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَیَنْصَعُ طِیْبُهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور اسکو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھے اپنی بیعت سے پھیر لیں یعنے تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپنے نہ پھیرا پھر حاضر ہوا وہ اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھیر نہ پھیرا آپنے اور نکلا وہ گنوار سو فرمایا آپنے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہی دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے **ف** اسبابین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اسکو اسلئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو پتھریلی زمین کے بیچ میں حرم ہے **ف** اسبابین سعد اور عبداللہ بن زید اور انس اور ابی ایوب اور زید بن ثابت اور رافع بن خدیج اور جابر بن عبداللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اسکے یعنے ابی ہریرہ کے روایت کے مانند اور ابو ہریرہ کے حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے جیسا کہ مکہ حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اسکا انکار کیا ہی مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں کے نام اوپر مذکور ہوئے جنکے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سامنے پایا کوہ احد کو تو آپنے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اسکو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنے مدینہ کو حرم ٹھہراتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحَی اِلَیَّ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ تَنْزِلُ كُلُّهَا دَارَ هِجْرَتِكَ الْمَدِیْنَةَ اَوِ الْبَحْرَیْنِ اَوْ قِنَّسْرِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جاوے وہ تیرے ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسی کی روایت سے اور اکیلی ابو عامر نے اسکو روایت کیا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اسکا شفیع یا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح رہائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے

فِیْ فَضْلِ مَكَّةَ باب مکہ معظمہ کے فضیلت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عدی سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کی پر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اے مکہ تو بہتر ہے سارے زمین سے اللہ کے اور پیارا ہے سارے زمین سے اللہ کو اور اگر میں نکالا نہ جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے یونس نے زہری سے مانند اسکے اور روایت کیا ہے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث زہری کی حوالی سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عدی بن خمراسی روایت کے ہی وہ میرے نزدیک بلکہ صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَیْرَكِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھکو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھکو نہ نکالتی تو میں سوا تیرے کہیں نہ رہتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ باب عرب کے فضیلت میں

عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک هدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھسے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے سلمان نہ بغض رکھہ تو مجھسے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا رہے مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آپسے کیونکر بغض رکھونگا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھیگا عرب سے تو بغض رکھیگا مجھسے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی بدر شجاع بن ولید کی روایت سے **عن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت مین اور نصیب نہوگی اسکو محبت میری **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حصین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ منکر حدیث روایت کرتے ہین اور حصین محدثین کے نزدیک کچھہ قوی نہین **عن** محمد بن ابی رزین عن امه قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیها فقیل لها انا نراک اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعة هلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاها طلحة بن مالک **ترجمہ** روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہون نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہون نے کہا حریر کی مانکا یہ حال تہا کہ جب عرب مین سے کوئی مرتا تہا تو انکو نہایت غم ہوتا تہا لوگون نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تمکو نہایت غم ہوتا ہے انہون نے کہا مین نے سنا ہی اپنی مولا سے کہ وہ کہتے تہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولی انکے طلحہ بن مالک تہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے **عن** ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ واین العرب یومئذ قال هم قلیل **ترجمہ** روایت ہے ام شریک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بہاگینگے دجال سے یہانتک کہ کوہستانمین جا رہینگے ام شریک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اسدن کہان ہونگے آپنے فرمایا وہ اندنون بہت کم ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** سمرة بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سام ابو العرب ویافث ابو الروم وحام ابو الحبش **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہے عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنے تا مثناۃ سے اور یفث بہی کہتے ہین

فی فضل العجم باب عجم کی فضیلت مین

عن ابی هریرة یقول ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاناسهم او ببعضهم اوثق منی بکلهم او ببعضهم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپنے فرمایا مجھے انکا یا انکے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی بکر بن عیاش کے روایت سے اور صالح و مہاجر مہران کے مولی ہین عمرو بن حریث کے **عن** ابی هریرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ واخرین منهم لما یلحقوا بهم قال له رجل یا رسول اللہ من هؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمه قال وسلمان الفارسی فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یده علی سلمان فقال والذی نفسی بیده لو کان الایمان بالثریا لتناوله رجال من هؤلاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہون نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جب سورہ جمعہ اتری سو پڑہا اسکو آپنے پہر جب پہونچے آپ واخرین منهم لما یلحقوا بهم دینے اور لوگ جوابہی ملے نہین ملے ایک شخص نے پوچہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جو ابہی ہمسے نہین ملے آپنے کچھہ نفرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود تہے پہر آپنے اپنا ہاتہ سلمان پر رکہا اور فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان ثریا مین لٹکا ہوتا تو البتہ لاتے اسکو چند لوگ انمین کے یعنے فارس کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندون سے ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **ترجمہ** پوری آیت سورہ جمعہ مین یہ ہے هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم یعنے وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ اٹہایا اسنے امیون مین ایک رسول انمین کا کہ پڑہتا ہے ان پر آیتین اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکہلاتا ہے انکو کتاب و حکمت اور تہی وہ اسکے پہلے البتہ صریح گمراہی مین اور اور لوگ ہین کہ ابہی انمین نہین ملی اور وہ زبردست ہے حکمت والا یعنے اس آیت مین بشارت ہی کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آکر ملینگے اور دین کی تائید مین انکے شریک ہونگے پس حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ جنکی اس آیت مین بشارت ہی عجم کے لوگ

ہین اور حقیقت مین ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگون نے بڑی تائید دین کے کی اور بڑی خدمت حدیث و قرآنکی بجالائی اور ہزارون محدثین اور مفسرین اور موئیدان کتاب وسنت فارسی سے پیدا ہوے ہین **فی فضل الیمن باب یمن کی فضیلت مین عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم اقبل بقلوبھم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی یمن کیطرف اور کہا کہ یا اللہ انکے دل ہماری طرف پھیر دی اور ہمارے صاع اور مد مین برکت دے یعنے اگر وہ لوگ آدین مدینہ مین تکلیف نہ اوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت کے روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر عمران قطان کے روایت سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم اھل الیمن ھم اضعف قلوبا وارق افئدۃ الایمان یمانیۃ والحکمۃ یمانیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئی تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہین ایمان یمن سے نکلا ہے اور حکمت یمن سے نکلے ہی **ف** اسی باب مین ابن عباس سے اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت اور بادشاہی قریش مین ہے اور قضا انصار مین اور اذان حبشہ مین اور امانت ازد مین یعنے یمن مین **ف** روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے معاویہ سے انہون نے ابی مریم سے انہون نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے اور مرفوع نہین کیا اسکو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کے روایت سے **ترجمہ** سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش ہی کو دی اور امامت قریش مین ہوے اور اذان حبشیونکو کہ انکی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مؤذن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبشے تھی اور ایمان وحکمت کو جو یمنی فرمایا اسلئے کہ ایمان وحکمت دونون مکہ سے نکلے ہین اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن مین داخل ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا زد ازد اللہ فی الارض یرید الناس ان یضعوھم ویابی اللہ الا ان یرفعھم ویاتین علی الناس زمان یقول الرجل یا لیت ابی کان ازدیا یا لیت امی کانت ازدیۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد مددگار ہین اللہ کے دین کے زمین مین لوگ چاہینگے کہ انکو زیر کرین اور اللہ انکی ایک نہ مانیگا اور ازدیونکو بلند کریگا اور لوگون پر ایک وقت آویگا کہ آدمی کہیگا کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سندسی اور مروی ہوئی انس سے اسی اسناد سے موقوفا اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے یعنی مرفوع سے **عن** انس بن مالک یقول ان لکل امۃ امینا وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ وہ کہتے تھی اگر ہم ازدی نہون تو بھلے آدمی نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ یقول کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل من قیس فقال یا رسول اللہ لعن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواھھم سلم وایدیھم طعام وھم اھل من وایمان **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہون مین کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سی تھا اور اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمائی سو آپنے مونہہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ مونہہ مین انکے سلام ہے اور ہاتہ مین انکے طعام اور وہ اہل امن وایمان والے ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سندسی عبد الرزاق کی روایت سے اور مینار سے اکثر شکر روایتین مروی ہوتی ہین **فی غفار واسلم وجھینۃ ومزینۃ باب** غفار اور اسلم اور جہینہ اور مزینہ کی فضیلت مین **عن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار ومزینۃ وجھینۃ واشجع وغفار ومن کان من عبد الدار موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ مولاھم **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبد الدار سے وہ میرے رفیق ہین کوئی انکا رفیق نہین سوا اللہ کے اور اللہ اور رسول انکا رفیق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **فی ثقیف وبنی حنیفۃ باب** ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت مین **عن** جابر قال قالوا یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیھم فقال اللھم اھد ثقیفا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ جلا دیا ہمکو تیرون ثقیف کی سو بد عا کیجے انکے لئی سو فرمایا آپنے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عمران بن حصین قال مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یکره ثلاثۃ احیاء ثقیفا وبنی حنیفۃ وبنی امیۃ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ انہون نے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور وہ بُرا جانتے ہے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنیوالا ہے ف ہم روایت کیا ہمسے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسے ہمنا وہی مانند اسکے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہے کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا اور اسباط بن نصر نے اسماعیل بن ابی خالد سے بھی روایت ہے ف حضرت کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اسنے دعوی نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جسنے ہزاروں صالحین اور اکابرین کو قتل کیا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکَرَۃً فَعَوَّضَہٗ مِنْھَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَھَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَھْدٰی اِلَیَّ نَاقَۃً فَعَوَّضْتُہٗ مِنْھَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ ھَدِیَّۃً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ ھٰذَا ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ دی رسول خدا کو ایک جوان اونٹنی اور آپنے اسکے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر حضرت کو پہونچی تو آپنے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی اور میں نے اسکے بدلے چھ اونٹنیاں دیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نکروں ہدیہ کسیکا سوائے قرشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے ف یہ حدیث مروی ہوئی ابی ہریرہ سے کئی سندوں سے اور یزید بن ہارون ابو ایوب ابی العلاسی روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ایوب بن مسکین ہیں اور انکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ابو ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ابو ایوب ابو العلا ہیں اور وہی ابو ایوب بن مسکین ہے کہ اسکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَھْدٰی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاقَۃً مِّنْ اِبِلِہِ الَّتِیْ کَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَۃِ فَعَوَّضَہٗ مِنْھَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ یُھْدِیْ اَحَدُھُمُ الْھَدِیَّۃَ فَاُعَوِّضُہٗ مِنْھَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِیْ ثُمَّ یَتَسَخَّطُہَا فَیَظَلُّ یَتَسَخَّطُ فِیْہِ عَلَیَّ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِیْ ھٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ ھَدِیَّۃً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے ہدیہ دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیوں میں جو لی تھی غابہ میں سو حضرت نے اسکے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا سو سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھ کو ہدیہ دیتے ہیں اور میں اسکے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دیدیتا ہوں پھر وہ خفا رہتا ہے اور مجھ پر خفگی ہی جتاتا رہتا ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اسکی بعد میں کسی عرب کا ہدیہ نہ لونگا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنے یہ لوگ خصوصیت میں اور اعراب نادان ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ ھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ لَیْسَ ھٰکَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھُمْ مِنِّیْ وَاِلَیَّ فَقُلْتُ لَیْسَ ھٰکَذَا حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَلٰکِنَّہٗ حَدَّثَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ اَبِیْکَ ترجمہ روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے قبیلہ بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چُراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں اُنسے ہوں عامر نے کہا پس کہی میں نے یہ روایت حضرت معاویہ سے تو انہوں نے کہا حضرت نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ وہ مجھے ہیں اور میں طرف ہیں تو میں نے اُنسے کہا کہ ایسے تو روایت نہیں کی میرے باپ نے بلکہ انہوں نے تو کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مجھ سے ہیں میں اُنسے ہوں تب کہا حضرت معاویہ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے وہب بن جریر کے اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں معتبر حجم اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسکی اولاد ہیں اور شعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن ملدثہ اسکا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کا کہ اسی سے ہیں ابو موسی اشعری اور اشعریین سب اسکی اولاد ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کے مغفرت کرے ف اسباب میں

ابی ذر اور ابی بردہ اور اسلمی اور بریدہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَهَا وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کے مغفرت کرے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند یعنے جو اس حدیث کے اوپر گذری اور اسمیں زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ کے اور اسکے رسول کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغِفَارٌ وَاَسْلَمُ وَمُزَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ مِنْ جُهَیْنَۃَ اَوْ قَالَ جُهَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ مِنْ مُزَیْنَۃَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَسَدٍ وَطَیِّءٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں قیامت کے دن اسد اور طی اور غطفان کے لوگوں سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْ لَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنی تمیم کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا بشارت ہو تمکو اے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ہمکو بشارت دیتے ہیں تو کچھ عنایت کیجئے پس متغیر ہوگیا چہرہ مبارک آپکا اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپنے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اسلئے کہ بنی تمیم نے اسکو قبول نکیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہمنے قبول کی اسمیں فضیلت اہل یمن کے نکلی اور بیوقوفی بنی تمیم کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ تَمِیْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَبَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَۃَ یَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَیْرٌ مِّنْهُمْ ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہیں تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلوں سے بلند کرتے ہی آپ اسکی ساتھ آواز اپنی سو لوگوں نے کہا کہ یہ محروم ہوے اور نقصان میں پڑے آپنے فرمایا کہ بنی اسلم وغیرہ انسے بہتر ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا لِلشَّامِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی شام کے واسطے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں یا اللہ برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں آپنے فرمایا یا اللہ برکت دے ہمارے شام میں اور برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد میں آپنے فرمایا وہاں زلزلے ہیں اور فتنے اور اسی سے نکلیگا سینگ شیطان کا یعنے لشکر اور مدد گار اسکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہے یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے بھی کہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَآئِهِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْ لَیَکُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَاهِدُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰہَ اَذْهَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاهِلِیَّۃِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ اَلنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ضرور ہیں لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنے حالت جاہلیت و کفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلا ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جاویں گے اللہ کے آگے گوبریلے سے بھی ذلیلہ جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اور بیشک اللہ نے دور کی تمسے بڑائی اور لاف زنی جاہلیت کے اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مؤمن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کے حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں ف اسبابمیں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰہُ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاهِلِیَّۃِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے دور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کے اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم ہیں مؤمن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں ف یہ حدیث حسن ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے بہت چیزیں کہ روایت کیے تھے انکے باپ نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور

اور کئی لوگون نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہون نے سعید مقبری سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی عامر کے حدیث کے مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلاتہ وسلامہ علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ الطاہرین ۱۲ **کتاب العلل یہہ کتاب ہے حدیثکے علتون اور راویونکی جرح وتعدیل مین** **خبر دی** ہمکو کرونی نے انکو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ عورجی اور ابو المظفر وہان تینون نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو محمد جراحی نے انکو ابو العباس محبوبی نے انکو **ابو عیسے ترمذی** یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہ فرمایا انہون نے جو کچھہ اس کتاب مین ہے حدیث سے وہ سب معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہی اسکے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثون کے ایک حدیث ابن عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی ظہر اور عصر مدینہ مین اور مغرب اور عشا بغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسرے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپنے کہ جب کوئی شراب پیوے کوڑے مارو اسکو پھر اگر پیے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کردی ہمنے علت دونون حدیثون کے کتاب مین **متبرجم** کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بجز خارمین مذکور ہے بعض اہل علم کے کہ پھر احق ہے، یعنے حرام ہوتا جمع بین الصلوتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعضون نے جو جواز اسکا بغیر عذر کے حضر سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے وہ روایت صحیح نہین ہے اور حاصل یہ کہ اگر پھر اجماع نہ بھی ہو تو بھی منعقد ہے جمیع صحابہ اور تابعین اہل بیت اور علماء امت اور ائمہ ملت کا تو بھی اور بجز خارمین کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اسقدر موجود ہین کہ مستغنی اسکا کتاب وسنت سے، شوار ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت بین ہذین اور ایسے معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلی بلام جنس ہو وہ مقصور ہوتی ہے خبر پر یا برعکس ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہو غرض الوقت یہان مبتدا ہے اور وہ مقصود ہے بین ہذین مین اور یہ آپنے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ لے پس معلوم ہوا کہ وقت اپنی اوقات کی بیچ مین ہے اور انہی وقتون مین مقصور ہے اور ایسا ہی قول آپکا کہ فرمایا وقت صلوتکم بین ہاتین اور یہ ترکیب بے صیغہ اور مقاما مفید حصر ہے غرض سوال اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوقات صلوۃ کو قولا اور فعلا ایسا بیان کیا ہے کہ کسی بازدانہ سے پر بھی پوشیدہ نہین رہ سکتا نہ کہ بصیر ناظر علی الصلوۃ پس اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کتاب مین ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جو دو نمازین بغیر عذر جمع کرے وہ کبار کے دروازہ مین آیا مگر اسکی سند مین خدشہ ہے اور وہ حسین بن قیس الرحبی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے بسند صحیح حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ انہون نے اپنے خط مین ابو موسے کو لکھا کہ جمع بین الصلوتین بغیر عذر کے کبار سے ہے اور بڑی دلیل مجوزین جمع کے مطلقا یہی حدیث ابن عباس کے ہے کہ امہات مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین پڑھین سات یا آٹھہ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور ابو ایوب نے کہا ہے کہ شاید یہ معاملہ شب باران مین ہوا اور شیخین کے روایت مین ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ آپنے ظہر مین تاخیر کی ہوا اور عصر مین تعجیل اور مغرب مین تاخیر کی ہوا اور عشا مین تعجیل اور ایک مین ہے کہ پڑھی آپنے ظہر اور عصر جمیعا اور مغرب اور عشا جمیعا بغیر خوف وسفر کی اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور کبیر مین اور روایت کیا حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد مین ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سو لوگون نے عرض کی تو آپنے فرمایا مین نے اسلئے کیا کہ تکلیف نہو میری امت پر اور بعضے لوگون نے جو اسکو ضعیف کہا ہے اسلئے کہ سمین ابن عبد القدوس ہے تو تضعیف انکی مضر نہین اسلئے کہ ابن عبد القدوس مین جمہ محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفا سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہی اور اول غیر قادح ہے باعتبار مانحن فیہ کے اسلئے کہ اسکو کسے ضعیف سے روایت نہین کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہین ہو سکتا جبتک کہ حد معتبر سے تجاوز نکرے اور تجاوز اسکا حد معتبر سے منقول نہین باوجودیکہ بخاری نے اسکو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونون بڑے امام ہین جرح وتعدیل کے اور اس حدیث کو ابن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اسکا یہ ہے کہ جمع کیا آنحضرت نے دو نمازون کو مدینہ مین بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمر سے کہا کہ آپنے ایسا کیون کیا انہون نے کہا تاکہ امت پر حرج نہو اور روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عباس سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ مین بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابو ایوب کا رد ہو گیا یعنے جو انہون نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باران کا ہوا اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہون نے کہا لفظ مطر متن حدیث مین وارد نہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی کے لفظ مین یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس کے جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار تھے جمیع طرق سے معلوم ہو گئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ

جمع کا لغتہً ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینون مین موجود ہے مگر ایک وقت مین دو صورتون یا تینون کو شامل نہین ہو سکتا خواہ نحواہ انمین ایک ہی مراد ہے اسلئے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے علم نہین ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہیٰ اور اسکے شرح مین اسپر تصریح کی ہی اور غایۃ السول مین اور اکثر کتب اصول مین مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو انمین سے کوئی جمع متعین نہین ہو سکتا مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی مین ابن عباس سے مروی ہے کہ انہون نے کہا نماز پڑہے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی جمیعًا اور تاخیر کے اپنی ظہر مین اور تعجیل کے عصر مین اور تاخیر کے مغرب مین اور تعجیل کے عشا مین اور اسکے مؤید ہی جو ابی الشعثاء ابن عباس کے راوی سے مروی ہے کہ اُسنے ابن عباس سے کہا مین گمان کرتا ہون کہ پہلے نماز مین تاخیر کی ہوگی اور دوسرے مین تقدیم تو انہون نے کہا مین بہی یہی گمان رکہتا ہون اور اسکی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود کی بہی کہ مالک اور بخاری اور ابی داؤد اور نسائی نے اسکو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ مین نے نہین دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کبہی پڑہی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات مین مگر دو نماز مین کہ جمع کین آپنے مغرب اور عشا مزدلفہ مین اور نماز پڑہے آپنے اُسدن فجر کے قبل میقات اسلئے کہ ابن مسعود نے انمین مطلقًا نفی کے جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ مین باوجود اسکے کہ وہ جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہین غرض یہ سب مؤید ہین اس امر کے کہ جمع بالمدینہ جمع صوری تہی اور اگر حمل کرین اسکو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود کے دونون روایتون مین تناقض لازم آویگا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بہی اس امر کی مصرح ہے چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تہی ظہر مین اور تعجیل کرتے تہے عصر مین اور دونونکو جمع کرتے تہے اور تاخیر کرتے تہے مغرب مین اور تعجیل کرتے تہی عشا مین اور جمع کرتے تہے اُن دونون کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر بہی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہین غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے جو دونہ خرط القتاد اتہے

ماقال المترجم اور کہا ابو عیسے رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہمنے اس کتاب مین مذہب فقہا کا اُسمین سے جو قول ہے سفیان ثوری کا تو اکثر اُسمین سے روایت کیا ہمسے محمد بن عثمان کوفی نے اُنہون نے روایت کیا عبید اللہ بن موسیٰ سے اُنہون نے سفیان سے اور بعض اسمین سے روایت کیا ہمسے ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے اُنہون نے روایت کیا ہمسے محمد بن یوسف فریابی سے اُنہون نے سفیان سے اور جو اس کتاب مین مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہمسے اُسکو اسحاق بن موسی انصاری نے اُنہون نے معن بن عیسے قزاز سے اُنہون نے مالک بن انس سے اور جو اس کتاب مین ابواب صوم سے ہے اُسکی خبر دی ہمکو ابو مصعب مدنی نے اُنہون نے روایت کیا مالک بن انس سے اور بعض کلام مالک کے خبر دی ہمکو موسی بن حزام نے اُنکو عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے اُنکو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب مین ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہمسے احمد بن عبدہ آملی نے اُنہون نے روایت کیا ابن مبارک کے اصحاب سے اُنہون نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہمکو بواسطہ ابی حرب کے پہونچی ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کے ہمسے عبدان نے اُنہون نے سفیان بن عبد الملک سے اُنہون نے ابن مبارک سے اور بعض پہونچی ہمکو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کے ہمسے وہب بن زمعہ نے اُنہون نے وضاکہ سے اُنہون نے عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت کرنیوالی اور بہی ہین سوا اُنکے جو ہمنے ذکر کئے اور جو اس کتاب مین امام شافعی کا قول ہے تو اکثر کے اُسمین سے خبر دی ہمکو حسن بن محمد زعفرانی نے اُنہون نے روایت کیا امام شافعی سے اور جو وضو اور نماز کے باب مین ہے اُسکی خبر دی ہمکو ابو الولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہونچی ہمکو ابو اسمعیل سے اُنہون نے روایت کیا یوسف بن یحیی قرشی بویطی سے اُنہون نے امام شافعی سے اور ذکر کی ابو اسمعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعی سے اور کہا ابو اسمعیل نے کہ اجازت دی ہمکو ان چیزونکی ربیع نے اور لکہہ بہیجا ہمارے طرف اور جو اسمین امام احمد بن حنبل اور اسحق بن ابراہیم کا قول ہے اُسکے خبر دی ہمکو اسحق بن منصور نے اُنہون نے روایت کیا امام احمد اور اسحق سے مگر جو اُنمین سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدود مین اُسکو مین نے نہین سنا اسحق بن منصور سے بلکہ خبر دی اُسکی مجہکو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحق بن منصور سے اُنہون نے احمد اور اسحق سے اور بعض کلام اسحاق کے خبر دی ہمکو محمد بن فلیح نے اُنہون نے روایت کیا اسحق سے اور بیان کر دیے ہمنے یا سانید بخوبی اس کتاب مین کہ اُس کتاب مین موقوف روایتین ہین یعنے وہ جو مصنف ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب مین علتین حدیثونکی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اُسکو دیا ہے مین نے کتاب التاریخ سے یعنے بخاری کے اور اکثر علل ایسے ہین کہ مین نے خود مناظرہ کیا ہے اُسمین محمد بن اسمعیل بخاری سے اور بعض ایسے ہین کہ مناظرہ کیا مین نے اُسمین عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی اور ابو زرعہ سے اور اکثر چیزین محمد بن اسمعیل بخاری سے لی اور کچہہ تہوڑی عبد اللہ اور ابو زرعہ سے اور ہمنے جو بیان کئے اس کتاب مین اقوال فقہا اور علل احادیث کی تو اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگون نے ہمسے اسکی فرمایش کی اور اکثر تک ہمنے نکیا پہر جب یقین

ہوا کہ اسمین لوگونکا نفع ہے تو شامل کردیا ہمنے اُسکو کتاب مین **متبرجم** کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرف کہ حدیث رسول کے تبوے ہوے اقوال فقہا کی حاجت نہ تہی مگر اقوال فقہا اور علل احادیث کو دوسبب سے ہمنے شامل کتاب کیا ایک تو فرمایش لوگون کے دوسرے علت اور احوال رجال کے بیان مین وثوق وعدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہا کے بیانمین معلوم ہوجاتا ہے کہ کسکے قول مین خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کسکے قول مین صواب ہے اور موافقت حدیث کے اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت کے اسلئے ہمنے اسکو بھی شامل کتاب کیا انتہے اقال المترجم **فرمایا مؤلف** رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے کہ ہمنے دیکھا کئی امامون کو کہ اُنہون نے بکمال مشقت ایسی تصنیفین کین کہ اُنسے اگلو نمین کسی نے نہ کی تہین اُنہین امامونمین ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعید بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم اور یہ لوگ اہل علم و فضل ہین کہ تصنیف کے اُنہون نے اور اللہ تعالے نے اُنکی تصنیف مین منفعت کثیر عنایت کی اور اُنکو اللہ تعالے کی درگاہ مین اجر جزیل ثابت ہوا اسلئے کہ نفع دیا اللہ نے مسلمانونکو اُنکی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتدا ہین فن تصنیف مین اور بعضے لوگون نے جنکو حدیث کا فہم نہین اُنہون نے رجال مین گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنے سمجہا اپنی نافہمی سے کہ یہ غیبت مین داخل ہے حالانکہ ہمنے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ اُنہون نے کلام کیا ہے رجال مین کہ اُنہین مین ہین حسن بصری اور طاؤس نے کلام کیا اُنہون نے معبد جہنی مین اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب مین اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور مین اور ایسے ہی رجال مین کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلیمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحیی بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تہے کہ کلام کیا اُنہون نے رجال مین اور ضعیف کہا اُنکو اور سبب اسکا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تہی مسلمانونکے آگے اللہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہین ہوسکتا کہ اُنہون نے لوگون پر طعن یا اُنکی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ اُنکا ارادہ یہی تہا کہ بیان کردین ضعف اُن لوگون کا کہ مشہور ہوجاوین یعنے تاکہ لوگ اُنکی حدیث سی احتراز کرین اور ضلالت سے بچین اور جن لوگونکا ضعف ان بزرگون نے بیان کیا ہے اُنہین سے کوئی صاحب بدعت تہا کوئی اپنے حدیث مین متہم تہا یعنے تہمت تہی کہ اسنے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لی ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تہا یعنے بسبب ضعف حفظ کے بہولجاتا تہا اپنے حدیث کو پس ان امامون نے ارادہ کیا کہ اُنکا حال بیان کردین کہ اُنکو دین کا خیال بہت تہا اور ہمیشہ اُسکے درپی تہا ہے اور بات یہی ہے کہ گواہی دین مین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق واموال کے گواہی سے یعنے جب حقوق ناس اور اُنکے اموال کے گواہیون مین تزکیہ اور تحقیق گواہون کے ضرور ہوتے ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہین ضرور تر ہوئی **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہون نے محمد بن یحیی بن سعید قطان سے اُنہون نے اپنے باپ سے کہا اُنکے باپنے پوچہا ہین نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص مین تہمت یا ضعف ہو تو اُس سے ساکت رہین یا بیان کردین تو اُن سب نے جواب دیا کہ بیان کردو اور **روایت** کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری نے اُنہون نے یحیے بن آدم سے کہا یحیے نے کہ لوگون نے ابی بکر بن عیاش سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹہتے ہین اور لوگ اُنکے پاس حاضر ہوتے ہین حالانکہ اُنکو لیاقت حدیث بیان کرنیکی نہین تو ابوبکر نے کہا کہ لوگونکا قاعدہ ہے کہ جو بیٹہے اُسکے پاس بیٹہنے لگتے ہین گر صاحب سنت جب مرجاتا ہے اللہ اُسکا ذکر و مذکور لوگونمین جاری رکہتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہین کرتا **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے اُنہون نے نضر بن عبداللہ بن اہم سے اُنہون نے اسماعیل بن زکریا سے اُنہون نے عاصم سے اُنہون نے ابن سیرین سے اُنہون نے کہا کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق مین اسناد کی پوچہہ کچہہ نہوتی تہی یعنے اسلئے کہ لوگ سچے اور عادل تہے پہر جب فتنے واقع ہوے محدثین نے اسناد پوچہنا شروع کی لیکن وہ لیلیتے ہین حدیث اہل سنت کے اور چہوڑدیتے ہین حدیث اہل بدعت کے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے عبدان سے کہ کہتے تہے عبداللہ بن مبارک کہ اسناد میرے نزدیک دین مین داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو جسکا جو جی چاہتا کہہ بیٹہتا اور اب جو اسناد ہی تو جب راوی سے پوچہو کہ تجہسے کسنے بیان کیا تو وہ ڈر جاتا ہے یعنے اگر جہوٹا ہے تو سبہوت ہوجاتا ہے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی نے اُنہون نے جہان بن موسی سے کہ کہا جہان نے عبداللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوے اُنہون نے کہا اسکی مضبوطی کے لئے اینٹون کا پشتہ درکار ہے یعنی اُنہون نے اسکی اسناد ضعیف سمجہی اور **روایت** کی ہمسے احمد بن عبدہ نے اُنہون نے وہب بن زمعہ سی کہ کہا وہب نے عبداللہ بن مبارک نے چہوڑدی حدیث حسن بن عمارہ کے اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کے اور مقاتل بن سلیمان اور

عثمان تبمی اور روح بن مسافر اور ابی شیبہ ولید اور عمرو بن ثابت کے اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کے عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق مین پھر چھوڑ دی حبیب کو مین نہین جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا مین نے عبدان سے کہ عبداللہ بن مبارک نے پہلے حدیثین بکر بن خنیس کے اور آخر عمر مین جب اُن حدیثون پر گذرتے تہے اُنسے اعراض کرتے تہے اور پھر اُنکا ذکر کرتے تہی اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہمسے ابو وہب نے کہ عبداللہ بن مبارک کے آگی لوگون نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث مین وہم کرتا تہا تو عبداللہ نے کہا اگر مین رہزنی کرون تو بہتر ہے اس سے کہ اُس شخص سی روایت کرون اور خبر دی مجہکو موسی بن جزام نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے یزید بن ہرون سے کہتے تہے کسیکو حلال نہین کہ روایت کرے سلیمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تہے کہ تہے ہم احمد بن حنبل کے پاس تو ذکر کیا لوگون نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہی پس ذکر کیا لوگون نے قول بعض علما کا تابعین وغیرہم سے تو مین نے کہا کہ اسبارہ مین ایک حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام احمد نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین نے کہا ہان اور کہا مین نے روایت کی ہمسے حجاج بن نصیر نے اُنہون نے معاویہ بن عبارسی اُنہون نے عبداللہ بن سعید مقبری سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اُسپر فرض ہی جو اُسکو لوٹکر اپنے گہر آسکے کہا احمد بن حنبل نے کہ غصہ ہوگئے اس روایت کو سنکر امام احمد بن حنبل اور دو بار مجہسے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور اُنہون نے اسلئے یون کہا کہ تصدیق نہوئی اُنکو اس روایت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرضکہ نجانا اُنہون نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہین حدیث مین اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بہی بہت ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنے کذب و وضع کے ساتہ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کی اور اُس حدیث کا کوئی راوی نہو سوا اُسکے تو وہ قابل احتجاج نہین ہو اور روایت کے بہت سے اماموں نے ضعیف راویون سے اور بیان کردیا ہے احوال اُنکا لوگون سے **روایت** کی ہمسے ابراہیم بن عبداللہ نے اُنہون نے یعلے بن عبید سے کہا یعلے نی کہ کہا ہمسے سفیان نے بچو کلبے سی سو لوگون نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اُس سے تو کہا اُنہون نے کہ مین پہچانتا ہون اُسکے سچ کو جہوٹ سے اور **خبر دی** ہمکو محمد بن اسمعیل نے اُنہون نے روایت کی یحیی بن معین سے اُنہون نے عفان سے اُنہون نے ابی عوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے مین نے اُنکی کلام کے خواہش کے سو ڈہونڈہنا شروع کیا مین نے اُنکے اصحاب سے سو آیا مین ابان بن عیاش کے پاس اور اُسنے جو کچہہ پڑہا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنے جو اُس سے پوچہتے تہے حسن سے روایت کردیتا تہا اور وہ محض جہوٹا تہا کہا ابو عوانہ نے کہ پہر مین اُس سے کوئی روایت کرنا حلال نہین جانتا اور روایت کی ہے ابان بن ابی عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اُسمین ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نی سو تو مغرور مت ہو یہہ کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہین یعنے بعضے ائمہ تنقید اور اعتبار کے لئے ضعفا کی حدیث بہی لکہہ لیتے ہے کہ اُسمین نظر اور غور کرین گے تو اس سے اُنکا ثقہ ہونا لازم نہین آتا اسلئے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا بعضا شخص مجہہ سے روایت بیان کرتا ہے اور مین اسکو متہم نہین جانتا ولیکن متہم جانتا ہون اُس سے اُوپر کے راوی کو اور روایت کی کئی لوگون نے ابراہیم نخعی سے اُنہون نے علقمہ سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑہتے تہے وتر مین قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کے بعضون نے ابان بن عیاش سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اُسمین زیادہ کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا خبر دی مجہکو میرے باپ نے کہ وہ برابر رہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو دیکہا اُنہون نے آپکو کہ قنوت پڑہا آپنے قبل رکوع کے وتر مین اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے عاتہ موصوف تہا مگر حدیث مین اُسکا یہی حال تہا یعنے جہوٹ بولدیتا تہا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہین اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہین مگر شہادت کے لیاقت نہین رکہتے نہ اُسکو یاد رکہتے ہین غرض جو متہم ہو کذب کے ساتہ حدیث مین یا غافل ہو یا کثیر الخطا پس لایق ہے کہ اُسکی روایت کے ساتہ مشغول نہون یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنے اُسسے روایت نکرین کیا دیکہا نہین تونے کہ عبداللہ بن مبارک ایک قوم سے اہل علم کی حدیث لی اور پھر جب اُنپر اُنکا حال کہلگیا تو چہوڑ دیا اُنسی روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علما پر اور اُنکو ضعیف کہا ہے سو حفظ کے سبب سے اور توثیق کی ہے اُنکی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ اُنسے وہم ہوگیا ہے بعض روایتون مین اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو مین اور پھر اُنسے روایت بہی کی ہے **روایت** کی ہمسے ابو بکر عبدالقدوس بن محمد العطار نے اُنہون نے یعلے بن عبید سے کہا اُنہون نے کہ پوچہا مین نے یحیے بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا اُنہون نے کہ تو ارادہ عفو کا رکہتا ہے یا تشدید کا مین نے کہا نہین بلکہ تشدید چاہتا ہون تو اُنہون نے کہا کہ وہ اُنمین نہین ہین جنکا تو ارادہ رکہتا ہے اور وہ کہا کرتے تہی کہ اشیاخ ہمارے ابو سلمہ یعنے محمد بن عمرو اور یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب

ہین کہا یحیے بن سعید نی اور پوچھا مین نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو اُنکے حق مین اُنہون نی ہے وہی بات کہی جو مین نے کہے تہی کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بہتر ہین سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرملہ سے بہی درجہ مین اوپر ہین یعنے بہتر کہا علی بن مدینی نے پہر کہا مین نے یحیے سی کیا دیکہا تمنے عبدالرحمن بن حرملہ سے اُنہون نے کہا کہ اگر چاہو مین کہ تلقین کرون تو کرسکتا ہون علی نی کہا کہ وہ تلقین کیے جاتے تہے یحیی نی کہا ہان کہا علی بن مدینی نے اور روایت نکی یحیی نے شریک سے اور نہ ابی بکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے **کہا ابو عیسے** نی اور یحیے نی جو اُنسے روایت لینا چہوڑ دیا تو اِس نظر سے نہین کہ وہ متہم بکذب تہے بلکہ اس نظر سے کہ اُنکا حافظہ خوب نہا اور ذکر کیا گیا یحیے بن سعید سے کہ اُنکا قاعدہ تہا کہ جب آدمی ایکبار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اُسکی کوئی روایت ثابت نجانتے تہے اور اِس سے روایت لینا چہوڑ دی تہی اور جن لوگون سے یحیے بن سعید قطان نے روایت لینا چہوڑ دیا اُن سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ اعلام اور امامون نے روایت کی ہے اور اِسیطرح کلام کیا ہی بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور اُنکے مانند اور لوگون سے اُنکے قلت حافظہ کے سبب سے اُنکی بعض روایتون مین اور پہر اُنسے روایت کیے ایہ حدیث نی **مترجم** خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہین ایک وہ کہ متہم بکذب ہین اُنسے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہین ہین صدوق ہین مگر اُنکے حافظہ مین کچہہ فرق ہے اُنسے لوگون نے روایت لی بہی ہے اور اُنکا سوء حفظ بہی بیان کردیا ہے انتہے یا قال المترجم **قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ وایت** کہے ہمسے حسن بن علی حلوانی نی اُنہون نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت جانتے تہے حدیث مین **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نی محمد بن عجلان ثقہ تہی یا مون تہے حدیث مین اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کے روایت مین جو اُنہون نے سعید مقبری سے روایت کی ہے چنانچہ **روایت** کی ہمسے ابوبکر نی علی بن عبداللہ سے اُنہون نے کہا کہ کہا یحیے بن سعید نے محمد بن عجلان کے حدیثین سعید مقبری کی روایت سے بعضے تو ایسے ہین کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہین اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور بعضے ایسے ہین کہ سعید سے روایت کی ہے اور اُنہون نے روایت کی ایک مرد سے اُنہون نے ابوہریرہ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونون قسم کے حدیثین گڈمڈ ہوگئین تو مین نے سب حدیثونکو مسند کردیا سعید سے اُنہون نے روایت کی ابوہریرہ سے **مترجم** غرض مؤلف کے یہ ہے کہ یحیے بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اُسکا یہ تہا کہ اُنہون نے کہا میرے پاس دو قسم کے حدیثین تہین ابوہریرہ کے ایک مین فقط سعید کا واسطہ تہا دوسرے مین سعید اور ابوہریرہ کے بیچمین ایک اور راوی تہا اور جب وہ دونون قسم مجہہ پر مشتبہ ہوگئین تو مین سبکو ابوہریرہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اِسلیے آگے پہر مؤلف اسکی تصریح فرماتے ہین انتہے **قال المؤلف** غرض میرے نزدیک یحیے بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اِسی سبب سے ہوا اور باوصف اسکے روایت کیے ہین یحیے نے ابن عجلان سے بہت حدیثین اور اسیطرح جسنے کلام کیا ہے ابی لیلی مین تو فقط سوء حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحیے بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لبابہ سے اُنہون نے اپنے بہائی سے جو عیسے ہین اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہون نے ابی ایوب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جہینک کے باب مین کہا یحیے نی کہ پہر ملا مین ابن ابی لیلی سے تو روایت کی اُنہون نے اپنے بہائی عیسے سے اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے سی اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا **ابو عیسے** نی اور ابی لیلی کے روایتون مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبہی کچہہ روایت کرتے ہین کبہی کچہہ بغیر اسناد کے اور یہ فقط اُنکا حافظہ کے سبب سے ہے اِسلیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکہتے تہے اور جسنے لکہی تہی تو بعد سماع کے لکہی **مترجم** غرض کہ عدم کتابت حدیث جب ہوتے ہے ایسی خطاؤنکا جیسے ابی لیلی ایکبار کے روایت مین ابی ایوب کا نام لیا ایکبار علی کا اور کتابت بہی کہین ہوتی تہی تو بعد سماع کے **قال المؤلف** اور سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتے تہے ابن ابی لیلی اُنمین ہین جنکی روایت قابل احتجاج نہین اور ایسا ہی ہے کلام اُن علما کا جنہون نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما مین کہ کلام کیا اُنہون نے اُنمین بسبب سوء حفظ کے اور بجہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگون سے کتنے ہے امامون نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہون کسی روایت کے ساتہ اور اُسکا کوئی تابع نہو تو وہ قابل احتجاج نہین ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلی کے روایت قابل احتجاج نہین اور مراد اُس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلی روایت کرین اور اُنکا متابع کوئی نہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اُسکے روایت ہین ہے جو اسناد یاد نرکہے اور اسناد مین کچہہ بڑہا دی یا گہٹا دی یا اسناد بدلدی یعنے ایک حدیث کی اسناد دوسرے مین لگادی یا متن مین ایسا تغیر کردی کہ جس سے معنو مین فرق آجاوے پس اُسکی روایت ہرگز قابل احتجاج نہین اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کرے اور اُسکو یاد رکہے اور کسی ایسی لفظ مین تغیر کرے جس سے معنو مین تغیر آوے تو اہل علم کے نزدیک

کچھہ مضایقہ نہین **مترجم** یہان تصریح کی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنے جایز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنون مین فرق نہ آوے روایت مین طعن نہین وارد ہوتا تفصیل اسکے یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہین یا واقف ہے الفاظ کے مدلولات سے اور اُنکے مقاصد سے اور خبر نہین رکھتا اُنکے معانی اور منحال کے اور معرفت کامل نہین اُسکو مصادیق الفاظ کی پس جایز نہین اُسکو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اُسکو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اسطرف گیا ہے کہ اُسکو بھی روایت بالمعنے جایز نہین اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابو بکر رازی حنفیہ سے اشرف گئے ہین اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جایز کہا ہے بعض نے اسکے لئے روایت بالمعنی کو اور جمہور سلف و خلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اُسمین ہین اسکا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف مین غور کرنے سے اسکے جواز مین کسیطرح کا شک اور شبہہ نہین رہتا ہے اسلئے کہ وہ قصۂ واحدہ کو الفاظ مختلفہ مین روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص مین ایک حدیث مرفوع بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر مین عبداللہ بن سلیمان بن اکثمہ لیثی سے روایت کیا ہے کہ انہون نے عرض کی یارسول اللہ مین آپ سے بہت حدیثین سنتا ہون اور یہ نہین ہو سکتا کہ جیسی آپ سے سنون ویسی ہی ادا کرون بلکہ اُسمین کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہی سو فرمایا آپنے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کرو اور کسی حلال کو حرام نہ کرو اور پہونچ جاؤ تم معنے کو تو کچھہ مضایقہ نہین یعنے ایسا تغیر جس سے معنون مین فرق نہ آوے اور تحریم حلال لازم نہ آوے روایت مین کچھہ قدح نہین کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت جس سے تو اُنہون نے کہا اگر یہ حدیث نہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نکرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی رحمۃ نے اسکے جواز پر انزل القرآن علے سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ سے اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظون پر اُتارا اور اُسمین ایسی تغیر جایز کی کہ جسمین معنون مین فرق نہ آوے تو غیر قرآن اُسکے جواز کے لئی اولی ہے اور بیہقی نے مکحول سے روایت کیا کہ اُنہون نے کہا داخل ہوا مین اور ابو الازہر دائمہ بن اسقع پر اور کہا ہمنے کہ ای ابا الاسقع ہمسے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تمنے سنی ہو اور نہ اُسمین وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان سو اُنہون نے کہا کہ تم مین سے کسیکو قرآن یاد ہے ہمنے کہا ہان پڑہا تو ہے ہمنے قرآن مگر خوب یاد نہین بلکہ بڑہا دیتے ہین ہم کہین داؤد کو کہین الف کو اور کہین گھٹا دیتے ہین تب اُنہون نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اُسکو تم یاد نہین کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہمسے اُسمین کچھہ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر پہلی حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہمنے سنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایکہی بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنے کرتے ہین اور مدخل مین جابر بن سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہین پھیر بدل کرتے ہین ہم باتونکو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہین اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا داخل ہوا مین اور عبدان حسن پھیر اور کہا ہمنے کہ ابی ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اُسمین کچھہ کمی بیشی ہو جاتی ہے اُنہون نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا مین نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثین بیان کرتے تھے کہ مضمون اُسکا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنے کیا کرتے تھے اور ابی ادریس نے کہا پوچھا ہمنے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو اُنہون نے کہا یہ تو قرآن مین جایز ہے پھر حدیث مین کیون نہ روا ہوگی اور جب تو معنے حدیث پر واقف ہو جاوے اور کسی حرام کو حلال نہ بنا دی اور نہ کسی حلال کو حرام تو اُسمین کچھہ مضایقہ نہین اور یہ نقل بالمعنے سماع مین جایز ہے نہ مصنفات مین اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنے ہو قطعاً اور راوی بالمعنے کو ضرور ہے کہ آخر روایت مین کہدے کہ اسیکے مانند ہے یا شبیہ یا اسکے شبیہ ہے الفاظ اور اکثر صحابہ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والی تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابی مسعود سے روایت کیا ہے کہ اُنہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاغرورقت عیناہ واشتغت پھر کہا کہ حضرت نے یہ فرمایا یا مثل اسکے یا مانند و شبیہ اسکے اور مسند دارمی وغیرہ مین ہے کہ ابی الدرداء کی عادت تھی کہ وہ جب حضرت سے کچھہ روایت کرتے تھے اُسکے بعد نحوہ او شبہہ کہتے تھے اور ابن ماجہ مین انس بن مالک سے مروی ہے کہ اُنہون نے حضرت سے کچھہ روایت کی پھر گھبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہی کذا فی التدریب کہا **مؤلف** رحمۃ اللہ علیہ **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہون نے معویہ بن صالح سے اُنہون نے علاء بن حارث سے اُنہون نے مکحول سے اُنہون نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا اُنہون نے کافی ہے تمکو ہمارے روایت بالمعنے اور **روایت** کی ہمسے یحیے ابن موسی نے اُنہون نے عبدالرزاق سے اُنہون نے معمر سے اُنہون نے

ایوب سے اُنہونے محمد بن سیرین سے کہا کہ محمد بن سیرین نے مین سنتا ہون حدیث کو دس الفظون مختلف سی کہ معنی اُسکے ایک ہی ہوتے ہین اور **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے محمد بن عبداللہ انصاری نے اُنہون نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثونکو بالمعنے روایت کیا کرتے تہے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ اعادۂ حدیث کیا کرتے تہے اُنہین حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تہا **روایت** کی ہمسے علی بن خشرم اُنسے حفص بن غیاث نے اُنہون نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا مین نے ابی عثمان نہدی سے کہ آپ ایکبار ایک حدیث ہمسے بیان کرتے ہین پہر اُسکو دوسرے بار اور طرح بیان کرتے ہین تو اُنہون نے کہا اختیار کرو تم سماع اول کو **روایت** کی ہمسے جارود نے اُنسے وکیع نے اُنسے ربیع بن صبیح نے اُنسے حسن نے کہا حسن نے جب معنی حدیث ثابت ہوے تو کافی ہے یعنے تتبع الفاظ ضرور نہین **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے عبداللہ بن مبارک نے اُنہون نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہین سلیمان کے کہا سیف نے سنا مین نے مجاہد سے کہ حدیث مین سے تو چاہے تو کچہہ گہٹا دے مگر بڑہا مت یعنے گہٹانے مین کچہہ نقصان نہین کہ دوسرا راوی اُسے بیان کریگا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنے طرف سے بڑہانے مین تو بڑا نقصان ہے **مترجم** اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے اسطرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جایز ہے یعنے ایک ہی حدیث مین سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہین اور اسمین کئی مذہب ہین محدثین کے بعضون نے تو اسکو مطلقاً منع کیا ہے بناء اعلے منع الروایۃ بالمعنے اور بعضون نے اسکو جایز کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنے اُنکے نزدیک جایز ہے مگر عدم جواز کے اُسوقت قایل ہوے ہین کہ اس روایت کو اُسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اسکے تمامہ بیان کیا ہو اور ایکبار اُسنے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کردیا ہے تو روا ہی کہ پہر دوبارہ اُسکا ایک ہی ٹکڑا بیان کرین اور بعضون نے مطلقاً جایز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اسمین تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی مین ایسا علاقہ نہو کہ جز متروک کے ترک سے اختلال معنے کا لازم آوے مثلاً جز و متروک مستثنا رہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اُسکے ترک سے دلالت مروی مین کچہہ فرق نہ آوے تو حذف اُسکا جایز ہے اور جواز اُسکا بدیہی ہے جیسے اسکے خلاف مین عدم جواز ضروری ہے اور اسیطرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ مین جیسے محدثین کا دأب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی التدریب انتہی ماقال المترجم **قال المؤلف** رحمۃ اللہ علیہ **روایت** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُنسے زید بن حباب نے اُنہون نے اعمش سے کہ کہا اُسنے کہ نکلے ہمارے طرف سفیان ثوری اور کہا اگر مین تمسے کہون کہ صیغہ مین نے سنا ہے بعینہ ویسا بیان کرتا ہون تو ہرگز تم سچ نجانو حقیقت مین وہ اُسکے معنے ہین **روایت** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہتے تہے کہ اگر معنے مین وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہوجاتے یعنے سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اُٹہہ جاتا اور تفاضل علما کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہی اگرچہ اکثر ایسا باوجود حفظ کے خطا و غلط سی نہین بچے **روایت** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے اُنہون نے جریر سے اُنہون نے عمارہ بن قعقاع سی اُنہون نے کہا کہ کہا مجہے ابراہیم نخعی نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابو زرعہ سے جو بیٹے ہین عمرو بن جریر کے اسلئے کہ اُنہون نے مجہسے ایک حدیث بیان کی پہر پوچہی مینے اُنسے دو برس بعد تو برابر بیان کردی اُنہون نے اور نہ گہٹایا اُسمین سے ایک حرف **روایت** کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے اُنہون نے یحیی بن سعید قطان سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا مین نے ابراہیم سی سالم بن ابی الجعد کی حدیث تمسے زیادہ پوری کیون ہوتی ہے اُنہون نے کہا اسلئے کہ وہ لکہتے تہے **روایت** کی ہمسے عبد الجبار نے اُنہون نے سفیان سے کہا کہ کہا مجہسے عبدالملک بن عمیر نے کہ مین جب حدیث لیتا ہون تو اُسمین سے ایک حرف نہین چہوڑتا **روایت** کی ہمسے حسین بن مہدی نے اُنہون نے عبدالرزاق سے اُنہون نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہین سنی میرے کانون نے کوئی بات کہ یاد نہ رکہا ہو اُسکو میرے دل مین **روایت** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سی اُنہون نے عمرو بن دینار سے کہ کہا اُنہون نے کسیکو نہ دیکہا مینے خوب بیان کرنیوالا حدیث کا زہری سے **روایت** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ایوب سختیانی نے مین نے کسیکو اہل مدینہ سے علم حدیث مین بعد زہری کے یحیی بن کثیر سے بڑہکر نہین جانا **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہون نے سلیمان بن حرب سے اُنہون نے حماد بن زید سے کہ کہا اُنہون نے ابن عون حدیث بیان کرتے تہے پہر جب مین اُنسے بروایت ایوب اُسکے خلاف بیان کرتا تہا وہ اپنے روایت چہوڑ دیتے تہے اور مین کہتا تہا کہ تم نے تو یون ہی سُنی ہے تو وہ کہتے تہے کہ ایوب ہم سے زیادہ جاننے والی تہے محمد بن سیرین کی حدیث کو **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبداللہ سے کہ اُنہون نے کہا یحیی بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور سعر مین کون زیادہ ثبت ہے تو اُنہون نے کہا سعر سب لوگون سے زیادہ ثبت ہین **روایت** کی ہمسے ابو بکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجہسے ابو الولید نے کہا سنا مین نے

حماد بن زید سے کہتے تھے شعبہ نے مجھسے جس روایت مین خلاف کیا مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے ساوہ سے ایسے کہ مجھسے ابوالولید نے کہا مجھسے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کے **روایت** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہون نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہین لی مین نے کسی سے کہ نگیا ہو مین اُسکے پاس ایکبار سے زیادہ اور نہین لین مین نے کسی سے دس حدیثین کہ نگیا ہو مین اُسکی خدمت مین دس بار سے زیادہ اور جس سے لین مین نے پچاس حدیثین حاضر ہوا مین اُسکے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لین مین نے سو حدیثین اُسکے پاس گیا مین سو بار سے زیادہ مگر جہان کوئی بارقی سی مین نے یہ حدیثین سنی تہین اور پھر دوبارہ جو گیا مین اُنکے پاس تو وہ انتقال کر چکے تہے اور یہہ نہایت قدردانی تہی حدیث کی **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہون عبداللہ بن ابی اسود سے اُنہون نے ابن مہدی سے کہا کہ سنا مین نے سفیان سے کہتے تہے کہ شعبہ امیرالمؤمنین ہین حدیث مین **روایت** کی ہمسے ابوبکر نے اُنہون نے علی بن عبداللہ سے اُنہون نے کہا سنا مین نے یحیے بن سعید سے کہتی تہی کوئی زیادہ پیارا نہین مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک اُنکے برابر کوئی نہین اور جب سفیان اُنکا خلاف کرتے ہین تو مین سفیان کے قول پر اعتماد کرتا ہون اور کہا مین نے یحیے سے کون ان دونون مین طویل حدیث کو خوب یاد رکہنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو اُنہون نے کہا شعبہ زیادہ قوی تہے اسبارہ مین اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تہی احوال رجال سے اور خوب جانتے تہے کہ یہ فلان سے مروی ہے اور اُسنے فلان سے روایت کیے ہے اور سفیان صاحب ابواب تہے **روایت** کی ہمسے ابوعمار حسین بن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہتے تہے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھسے یاد حافظہ رکھتے ہین اور جب مین نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچہا تو اُنہون نے ویسی ہے بیان کی جیسے اُنکے شیخ نے مجھسے بیان کی تہی اور سنا مین نے اسحق بن موسے انصاری سے کہا سنا مین نے معن بن عیسے سے کہتے تہی مالک بن انس تشدد کرتے تہے یعنی احتیاط کرتے تہے اور تے کی اور مانند اسکے یعنی اتنی ہی تحقیقات چہوڑتے تہے **روایت** کی ہمسے ابویوسف نے اُنہون نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تہی مدینہ کے کہا کہ گذری مالک بن انس ابی عازم پر اور وہ میٹہی حدیث بیان کر رہے تہی پس نہہرے امام مالک اور چلی گئے لوگون نے اسکا سبب پوچہا تو کہا کہ وہان میٹہی کے جگہہ نہ تہی اور کراہت جانا مین نے کہ یونہین حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے کہڑے **مترجم** اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کیطرف جو اُسکو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہین اُسی مین سے ہے بیٹہکر سماع کرنا حدیث کا اسلئے کہ کہڑے ہونیمین بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کاملہ سماع پر نہین ہوتے اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اُسکی طلب مین اسلئے کہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کسی ایسے علم کو سیکہے کہ جس سے طلب کیجاتی ہے رضامندی اللہ کے اور نہ سیکہے اُسکو مگر اسلئے کہ پاوے کوئی چیز دنیا کی نہ پاویگا وہ ہرگز بو جنت کی اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کے یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن بجید سے کہ اُنہون نے پوچہا ابوجعفر بن حمدان سے کہ مین کس نیت سے حدیث لکہون اُنہون نے کہا تم جانتے نہین کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہے اُنہون نے کہا ہان ابوجعفر نے کہا پہر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تو سزاوار ہین سب نیکیون کے اور ضرور ہے طلب توفیق اور تسدید اور تیسیر کے اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل سجیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اُسکے تحصیل مین اور غنیمت جاننا اُسکے امکان کو چنانچہ ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اُسکے طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کر اپنی ارجح شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً اور شہرۃ اور دیناً اور جب اُنسے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہہ اسانید عالیہ طلب کرے اور لقا و حفاظ اور اُنکے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کے رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کی لئے مشہور ہے اور حضرت موسی علیہ السلام کے رحلت حضرت خضر کے طلب مین حصول علم کے لئے قرآنمین مذکور ہے ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالی دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کی سفر سے اور نہایت حرص علم کے باعث ہو اُسکو تساہل کے تحمل حدیث مین کہ متروک ہو جاوے اُس سے بعض شروط تحمل کے اور یہ بہی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کے جو سنی اُسپر کچہہ عمل پیرا کرے کہ یہ زکوۃ ہے اُن حدیثونکی اور سبب ہے اُنکے یاد رہنے کا بشر حافی نے کہا ہے کہ اے اصحاب حدیث ادا کرو زکوۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث مین سے پانچ حدیث پر یعنے جیسے دو سو درہم مین پانچ درہم زکوۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دو سو حدیثون سے پانچ پر تو عمل کر اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا نہ لکہے مین نے کوئی حدیث کہ عمل نکیا مین نے اُسپر یہانتک کہ پہونچا مجھکو کہ حجامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اطیبہ نے اور عنایت کیا آپنے اُنکو ایک دینار سو مین نے بہے حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے اور پچھنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنی اسلئے کہ سمین اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اُس سے منتفع ہونیکا چنانچہ معمر

مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہمنے یحیے بن معین سے بڑھکر کسیکو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث مین ہے
انما اضعفوا ان یعلمون منہ رواہ البیہقی مرفوعا من حدیث ابی ہریرۃ وضعفہ وقال الصحیح وقفہ علی عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور اسکے رجحان کا خیر اور طالب رہے
اسکی رضا کی اور زیادہ طلب نکرے اس سے کہ تھکاوے اسکو بلکہ قناعت کرے اسپر جتنا وہ روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور مین اور شیخ کو ضرور ہے
کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اسکے واسطے اور جب فارغ ہو جاوے تلمیذ اسکا اسکے روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنی سے اہل کیطرف ہدایت کرے تاکہ علم طلبہ کا
کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہو اسکو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو اوون ہو اسپ اور سن وغیرہ مین اسلئے کہ
مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہین کرتا نہ مستحیی نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ پر اور اعتنا کرے مہم وضروری کی ساتھ اور فخر وغرور نکرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے
کتاب وخبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نکرے خلاصۃ ما فی التدریب انتہی ما قال المترجم **قال المولف** روایت کی ہمسے ابوبکر نے انہون نے علی بن عبد اللہ
سے کہا کہا نے کہ کہا یحیی بن سعید نے مالک کے روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحیی نے
قوم مین کوئی شخص حدیث مین زیادہ معتبر نہین مالک بن انس سے اور مالک امام تھے حدیث مین سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے
نہین دیکھا مین نے کسیکو یحیے بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسیسے پوچھا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبد الرحمن بن مہدی کو تو انہون نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہین قلب
مین اور عبد الرحمن امام ہین سنا مین نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے سنا مین نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر مین چاہون تو قسم کہا سکتا
ہون رکن اور مقام کے بیچ مین کہ کسیکو نہ دیکھا مین نے علم مین زیادہ عبد الرحمن بن مہدی سے کہا ابو عیسے نے اور کلام اس مقام مین اور روایت اہل علم سے بہت ہی اور
بیان کیا ہمنے کچھ تھوڑا سا اسمین سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جاوے اس سے منازل علما اور تفاضل فضلا پر کہ بعض انمین بعض سے افضل تھے حفظ واتقان مین
اور جنمین کلام کیا ہے علما نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے **مترجم** غرض کہ یہانتک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہون یا ضعیف اور ضعف انکا سوء حفظ کے سبب سے ہوا یا کسی
سوا اور سبب سے اور اسکو اصطلاح محدثین مین جرح وتعدیل کہتے ہین اور تفصیل اسکے اور کتب طولہ مین اس فن کے موجود ہے اور وہ جزء عظیم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے
اسی سے حال قوت وضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا انتہی ما قال المترجم **کہا مولف** رحمۃ اللہ علیہ نے اور
قرارت عالم کے سامنے جب اسکو حفظ موجود چیز کہ پڑہی جاتی ہے یا حفظ نہو تو اسکے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنے جسکے نقل پڑہی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے
چنانچہ **روایت** کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے ابن جریج سے کہا کہ پڑہا مین نے عطاء بن ابی رباح کے آگے اور اسنے کہا کہ مین اسکو
کیونکر روایت کرون انہون نے کہا کہ روایت کے ہمسے اسکے عطاء بن ابی رباح نے اور **روایت** کی ہمسے سوید بن نصر نے اسنے علی بن حسین نے اسنے ابی عصمہ نے
انہون نے یزید نحوی سے انہون نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لیکر انکی کتابون مین سو ابن عباس پڑہنے لگے انپر بہ تقدیم وتاخیر
اور کہا انہون نے کہ مین تو بہائی ہون بہ بصیرت سے عاجز آگیا سو تم لوگ بیچ آگے پڑہو کہ میرا اقرار ایسا ہے جیسا میرا پڑہنا تمہارے آگے اور **روایت** کی ہمسے سوید نے ان سے
علی بن حسین بن واقد نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب ہی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھسے روایت کر اسکو تو اسی جایز ہے
کہ اس سے روایت کرے اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے پوچھا مین نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث کو تو کہا انہون نے تم پڑہ جاؤ اس حدیث کو میرے آگے تو مین نے چاہا کہ وہی ہر
میرے آگی تو انہون نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑہنا روا نہین ہے کہتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسکو روا رکھتے تھے **روایت** کی ہمسے احمد بن حسن نے اسنے یحیی بن
سلیمان جعفی مصری نے کہا کہا عبد اللہ بن وہب نے جس روایت مین حدثنا کہون اسکو جان لو کہ مین نے لوگون کے ساتھ سنی ہے اور حسین حدثنی کہون اسکو جان لو کہ مین نے
اکیلے سنی ہے اور حسبنا مین اخبرنا کہون اسکو جان لو کہ استاذ پر پڑہی گئی ہے اور مین بھی حاضر تھا اور حسبنا مین اخبرنی کہون اسی جان لو کہ مین نے اکیلے استاذ کے آگے پڑہی ہے اور سنا
مین نے ابا موسی محمد بن مثنی سے کہتے تھے سنا مین نے یحیی بن سعید قطان سے کہتے تھی حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے **کہا ابو عیسے** رحمۃ اللہ علیہ کہ ہم ابی مصعب مدنی کے پاس تھے کہ انکے
آگی پڑہی گئین بعض حدیثین انکی سو مین نے اسنے پوچھا کہ ہم کیونکر اسکو روایت کرین انہون نے کہا کہ ہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے **کہا ابو عیسے** نے اور جایز
رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسیکو کہ روایت کرے اسکی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جایز ہے کہ اسکی طرف سے روایت

کرے روایت کی ہے محمود بن غیلان نے اُنسے وکیع نے اُنسے عمران بن حدیر نے اُنسے ابی مجلز نے اُنسے بشیر بن نہیک نے کہا اُنہوں نے کہ لکھی مین نے ایک کتاب مین روایتین ابوذر سے کے اور کہا مین نے اُنسے کہ روایت کرو مجھسے اسی سے آپسے اُنہوں نے کہا کہ ہان روایت کی ہمسے محمد بن اسمعیل واسطی نے اُنسی محمد بن حسن نے کہ خوف اعرابی نے کہا کہ امیر نے کہا حسن سے پہلے نزدیک آپکی چند حدیثین ہین مین اُنکو روایت کرون اُنہوں نے فرمایا کہ ہان کہا ابو عیسےٰ نی اور محمد بن حسن معروف بمحبوب بن الحسن ہین اور روایت کی ہے اُنسے کئی ایسے نے روایت کی ہمسے حماد بن حماد نے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے صید اللہ بن عمر سے کہا عبید اللہ نے کہ آیا مین زہری کی پاس ایک کتاب لیکر اور مین نے کہا یہ آپکی حدیثین ہین اُنہی مین آپسے روایت کرون اُنہوں نے کہا ہان روایت کی ہمسے ابو کریب نے اُنہوں نے علی بن عبد اللہ سے اُنہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہین سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لیکر اور کہا کہ آپکی حدیثین ہین مین آپسی اُسکو روایت کرون اُنہوں نے کہا کہ ہان کہا یحییٰ نے کہ مین نے اپنے دلمین کہا مین نہین جانتا کہ کونسا امر بہتر ہے یعنے قرأت یا اجازت اور کہا علی نی کہ پوچھا مین نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی حدیثونکو جو وہ عطار خراسانی سی روایت کرتے ہین . . . کہا کہ ضعیف ہین مین نی کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ خبر دی مجھکو عطا نی اُنہوں نے کہا اُنکا اخبر نی کہنا کچھ نہین اسلئے کہ عطا نے اُنکو فقط کتاب دیدی تھی مترجم یہان مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کئے اور اُنمین سی کئی طرق ذکر کئے اول یہہ کہ شاگرد کتاب لیکر پڑہے اور استاذ سُنے حفظ سی یا اصل دیکھتا جاوے ثانی یہ کہ استاذ کسیکو کتاب دیدے اور کہے کہ مجھسے روایت کر اور یہ میری مرویات ہین جیسے منصور بن معتمر نے کہا ثالث یہ کہ اجازت دی کوئی اُستاذ کہ ہماری مرویات کو تو روایت کر رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لاوے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثین ہین اور شیخ اُنکی روایت کی اجازت دی خامس یہ کہ کتاب نہ لاوے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثین آپکی میرے پاس ہین اور شیخ اُنکی روایت کی اجازت دی اب سنو کہ صورت اول کو محدثین عرض کہتے ہین اسلئے کہ قاری اپنا قرا کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑہے یا اور کوئی شاگرد پڑہے شیخ پر اور تو بھی سُنتا ہو عرض قایل ہوے ہین جواز و صحت عرض کے اصحاب مین سے انس اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور تابعین سے ابن مسیب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطا اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ایمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ایمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور اُنکے سوا اور بہت سی محدثین محققین اور اسمین اختلاف ہے علما کا کہ عرض اُسکی برابر ہے جسکا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح سو اول یعنے مساوات مروی ہے مالک سے اور اُنکے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اسکو امہر مزنی نے علی بن ابیطالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی کا قول ہے کہ قرأت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اُس سے اور ابن عباس کا کہ پڑہو تم مجھپر کہ تمہارا پڑہنا میرے آگے ایسا ہی جیسا میرا پڑہنا تمہارے آگی رواہ البیہقی فی المدخل و حکاہ ابو بکر الصیرفی عن الشافعی اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سی مروی ہے ابو حنیفہ سے اور ابن ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سی روایت کیا اسکو دار قطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنے راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے جمہور اہل مشرق سے اور تدریب مین اسکو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جسمین اُستاذ کتاب دیدے محدثین مناولہ کہتے ہین اور اصل اسمین روایت بخاری جسکو تعلیقاً کتاب العلم مین ابراہیم کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دیدیا اور کہا کہ فلان مقام پر پہونچکر اسکی لوگونکو اطلاع دینا الحدیث اور مناولہ دو قسم ہے ایک مقرون باجازت اور دوسرا مجرد عن الاجازت اور اسکی کئی صورتین ہین کہ مذکور ہین مطولات مین اور باقی تین صورتین مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کے لکھی ہین اور اجازت کی نو صورتین ہین کہ بیان کین ہین ہمنے بعض اُنمین سے ارشاد اہل التوحید مین جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا فمن شاء فلیرجع الیہ کہا ابو عیسےٰ نی اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہین اور ضعیف کہا ہے اسکو کئی لوگون نے چنانچہ روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے بقیہ بن ولید سے اُنہوں نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زہری نے کہا اللہ کے مار تجھی ای ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثین لاتا ہے ہمارے پاس جسکی مہار اور لگام نہین ہوتی یعنے سند معتمد علیہ نہین ہوتے اور روایت کی ہمسے ابو بکر نے اُنہوں نے علی بن عبد اللہ سے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مرسلات مجاہد کی ہمارے نزدیک بہت اچھی ہین عطار بن ابی رباح کی مرسلات سے اسلئے کہ عطا ہر قسم کی حدیثونکو مرسلا روایت کرتے تھے اور کہا علی نے کہا یحییٰ نی مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتے ہین عطار کے مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا مین نے یحییٰ سے کہ مرسلات مجاہد کے تمہارے نزدیک بہتر ہین

یا طاؤس کے انہوں نے کہا بہت قریب ہیں ان کہا علی نے اور سنا میں نے یحیے بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحاق کی نزدیک میرے لاشی محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعمش اور تیمی اور یحیی بن ابی کثیر کے اور مرسلات ابن عیینہ کے مثل ہوا کہیں یعنے غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کے اور سفیان بن سعید کے مرسلات ایسی ہیں اور کہا میں نے یحیی سے مرسلات مالک کے انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحیے نے لوگو میں کسیکی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے **روایت** کی ہمسے سوار بن عبداللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یحیے بن سعید کو کہتے تھے حسن بصری سے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پائی ہمنے اسکی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے **کہا ابو عیسی نے** اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف اسلئے ضعیف کہا ہے کہ احتمال ہے اسمیں کہ امیر ثقات نے اسکو غیر ثقہ سے لیا ہو اسلئے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر اسنے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہمسے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مخرم بن عبدالعزیز عطار سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہمنے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے **کہا ابو عیسے نے** اور روی ہمسے ہشیم سے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے حارث اعور نے اور وہ کذاب تھا یعنے رافضی **مترجم** معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جسنے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رفض کیطرف اور ضبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے انتہے **کہا مولف نے** اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن مہدی کہتے تھے کہ تم تعجب نہیں کرتے ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جو اس سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سی زیادہ میں یعنے ہزار حدیث سی زیادہ جو اس سے مروی تھے چھوڑ دی اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کے اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے **مترجم** مرسل وہ حدیث ہی جسمیں تابعی کہے قال رسول اللہ اور حضرت کی اور اسکے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنے صحابی اور بعضوں نے کہا جسمیں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہیں اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں کے جماہیر محدثین کے نزدیک اور اکثر فقہا اور اصولیوں کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہیں جو قرون ثلثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اسلئے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائی کذب کے اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسیکا انکار اسپر مذکور نہیں اور نہ کسی نے اسپر انکار کیا ہے دوسری صدی تک **قال المولف روایت** کی ہمسے ابو عبید بن ابی السفر الکوفی نے اسنے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کرو مجھسے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعود سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تسے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود اسنے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور انکی درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ انکی ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سی کہ انہوں نے ضعیف کہا ابو الزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دی اسنے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے کہ جو حفظ و عدالت میں اسنے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ العرزمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں **روایت** کی ہمسے محمد بن عمرو بن ہیثم نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیتی ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتی ہو روایت محمد بن عبیداللہ العرزمی سے انہوں نے کہا ہاں **کہا** ابو عیسے نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا انکو اور کہا کیا ہے کہ چھوڑ دیا انہوں نے اسلئے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے آدمی اپنی شفعہ کا مستحق ہے کہ اسکا انتظار کیا جاوے اگرچہ غایب ہو جبکہ راہ انکی ایک ہو اور ثابت کہا ہی انکو کئی امامونے اور روایت کی ہی ابی الزبیر اور عبدالملک نے بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلے سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابر بن عبداللہ کے پاس سے مذاکرہ کرتے آپسمیں انکی حدیثونکا اور ابو الزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والی تھے حدیث کو **روایت** کی ہمسے محمد بن یحیی بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابو الزبیر نے عطا مجھے آگی کرتے تھی جابر بن عبداللہ کے پاس تاکہ یاد رکھوں میں انکے لئے حدیث کو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھسے ابو الزبیر نے اور ابو الزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی **کہا ابو عیسی** نے مراد اس سے یہ تھے کہ وہ اتقان و حفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان ہے عمر کے اور **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبیداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحیے بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا انکو شعبہ نے اس

بیان تضعیف رجال کا

اور ابو الزبیر نے

حدیث کے سبب سے کہ روایت کی اُنہوں نے صدقہ کے باہمین یعنے حدیث عبداللہ بن مسعود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال کرے لوگوں سے اور اُسکے پاس اتنا ہی کہ کام نکل جاوے تو قیامت کے دن آویگا کہ موہنہ اُسکا چھلا ہوا ہوگا لوگوں نے کہا یارسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہی اور اُسکو سوال کی حاجت نہین ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اُسکی قیمت کا سونا انتہی کہا علے نی کہا یحیی نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نی کہا یحیی نے کہ یحیی اُنکی حدیث مین کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے یحیے بن آدم سے اُنہون نے سفیان ثوری سے اُنہون نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحیی بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو فرق ہین شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اسکو روایت کرتا تو کہا اُسنے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہین کرتے اُنہون نے کہا ہان کہا سفیان نے سنا مین نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے اسکو محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے **کہا ابو عیسے** نی اور جس حدیث کو ہمنے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہی کہ اُسکی اسناد مین کوئی متہم بکذب نہو اور حدیث شاذ بھی نہو اور مروی ہو اور سندسے بھی مثل اُسکے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہمنے اسمین حدیث غریب ہے تو جاننا چاہیئے کہ محدثین حدیث کو غریب جانتے ہین کئی وجہ سے اور بہت سی حدیثین جو غریب ہوتی ہین اسلئے کہ مروی نہین ہوتین مگر ایک سندسے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کے جو مروی ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا ذبح نہین ہوا ہے مگر حلق اور لبہ مین سو فرمایا آپنے اگر تو بھونک دے اُسکی رانمین تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ منفرد ہوئے اُسکے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنی مین اور ابی العشراء کی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتے سوا اسکے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علما کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کے روایت سے کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اُنہین کے روایت سے یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ امام نہین سنے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہین ہوتے وہ مگر اُسکی روایت سے پھر اُس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہین اور وہ مشہور ہو جاتی ہے جیسے روایت عبداللہ بن دینار کے کہ روایت کی اُنہون نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سی ولاء کے اور اُسکی ہبہ سے اور نہین معلوم ہوتے یہ مگر عبداللہ بن دینار کے روایت سے اگرچہ اُنسے بہت لوگون نے روایت کی ہے جیسے عبیداللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نی اور اُنکے سوا اور کئی امامون نے اور روایت کی یحیے ابن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اُنہون نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے سو وہم کیا اُسمین یحیی بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہے روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے اُنہون نے عبداللہ بن دینار سے اُنہون نے ابن عمر سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک مین آرزو کرتا ہون کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجابت دی تو مین کھڑا ہو کر اُسکے سر مین بوسہ لون **کہا ابو عیسی** نی اور اکثر حدیثین اسلئے غریب سمجھی جاتی ہین کہ اُنمین کچھ زیادت ہوتی ہے یعنے ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہین اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جسکے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنے اُسوقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے کہا اُنہون نے کہ مقرر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانون سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث مین لفظ من المسلمین کا یعنے جو مسلمانون سے ہو اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبیداللہ بن عمر اور کئے امامون نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے اور نہین ذکر کیا اُسمین لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضون نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہین اُنکے حافظہ پر اعتماد نہین کیا جاتا اور تمسک کیا ہے کئی امامون نے مالک کے حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اُنسے اُنہین مین ہین امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونون نے کہا جب کسی پاس غلام ایسے ہون جو مسلمان نہین تو اُنکیطرف سے صدقہ فطر نہ ہے اور استدلال کیا اُنہون نے امام مالک کے اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کیطرف سے ہو جسکے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہو تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثین ایسی ہین کہ کئی سندون سے مروی ہوئین اور ایک سند سے غریب سمجھی جاتی ہین جیسے کہ یہ روایت **روایت** کی ہمسے ابوکریب نے اور ابوہشام اور ابوالسائب اور حسین بن اسود نے چارون نے کہا روایت کی ہمسے ابواسامہ نے اُنہون نے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُنہون نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسیٰ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافر کھاتا ہے سات آنتون مین اور مومن کھاتا ہے ایک آنت مین یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے مروی ہے اور صرف ابی موسیٰ کے روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا مین نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو اُنہون نے کہا وہ روایت ہے ابوکریب کے ابواسامہ سے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے

حال اسکا تو اُنہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ حدیث ابوبکر کے جو مروی ہے ابی اسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی کریب کے روایت سے سو مین نے کہا مجھے کئی شخصون نے روایت کے ہی کہ سب ابو اسامہ سے راوی ہین سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ مین نہین جانتا کسیکو کہ روایت کرے ہو یہ ابی کریب کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ مین گمان کرتا ہون کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذاکرہ مین یعنے بغیر روایت دینے کے اور کسی بحث مین سُنے . . . . یہہ بھی روایت ہے کہ **روایت** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگون نے شبابہ بن سوار سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے بکیر بن عطار سے اُنہون نے عبدالرحمن بن یعمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دُبّا اور مُزفّت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کیطرف سے اسلئے کہ ہم کسیکو نہین جانتے کہ شعبہ سے ایسی روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے کہ آپ نے منع فرمایا نبیذ بنانے سے دُبّا اور مُزفّت مین اور حدیث شبابہ کے اسی لئے غریب سمجھی جاتی ہے کہ اکیلے اُنہون نے روایت کیے ہے شعبہ سے اور روایت کیے شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطا سے اُنہون نے عبدالرحمن بن یعمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفہ یعنے حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے معاذ بن ہشام سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ اُنہون نے سنا ابوہریرہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ساتھ جاوے جنازہ کے اور نماز پڑھے اُسپر اُسکو ایک قیراط ہے یعنے ثواب سے اور جو اُسکے ساتھ رہے یہانتک کہ فراغت کیجاوے اُسکی کام سے سو اُسکو دو قیراط ہین لوگون نے عرض کیے یارسول اللہ دو قیراط کتنے ہین آپ نے فرمایا چھوٹا اُنہین کا مثل اُحد کے ہے **روایت** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے اُنہون نے مروان بن محمد سے اُنہون نے معاویہ بن سلام سے اُنہون نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہون نے ابوسلمہ سے کہ سُنا اُنہون نے ابوہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جاوے جنازہ کے اُسکو ایک قیراط ہے پھر ذکر کیے حدیث مانند اُسکے معنون مین کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہمکو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کیے مجھسے ابوسعید مولی المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہین سفینہ کے اُنہون نے سائب سے کہ سنا اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا مین نے ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہی جسکو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تمنے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہے سو اُنہون نے یہی حدیث مجھسے بیان کی اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن سے **کہا ابوعیسیٰ** نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندون سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کے راہ سے یعنے سائب کے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **روایت** کی ہمسے ابوحفص عمرو بن علی نے اُنہون نے یحییٰ بن سعید قطان سے اُنہون نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے کہا اُنہون نے سنا مین نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یارسول اللہ مین اونٹ کا زانو باندھکر اللہ پر بھروسا کرون یا بے زانو باندھے بھروسا کرون فرمایا آپ نے زانو باندھ اُسکا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے **کہا ابوعیسیٰ** نے یہ حدیث غریب ہے ہم اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو انس بن مالک کے روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن اُمیہ ضمری سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ہمنے اس کتاب مین رعایت اختصار کی رکھے اسلئے کہ امید ہے اس سے نفع کے اور مانگتے ہین ہم اللہ سے کہ نفع دے اسکے مضمون سے اور اُسکو ہماری نجات وفلاح کی حجت ٹھہرادی اپنے رحمت سے اور اُسکو وبال نہ ٹھہرادے ہمارے اوپر اپنے رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اُسنے انعام وافضال کیے اور صلوۃ وسلام ہو جیو اُسکا سید المرسلین امی پر اور اُنکے اصحاب آل پر اور کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا اچھا کام بنانیوالا ہے اور نہین طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنیکی مگر اللہ کیطرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اُسکو تعریف ہے پوری اور نبی اور اُنکے آل اصحاب پر افضل صلوۃ اور از کی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانونکا

تمت

(اس کتاب کی رجسٹری حسب ضابطہ ہوگئی ہے کوئی چھاپ نہین سکتا)

بمطبع مرتضوی دہلی واقع کوچہ چیلان باہتمام حافظ عزیز الدین مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست ابواب جائزۃ الشعوذی بترجمہ جامع الترمذی

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد واضح ہو کہ اس فہرست مین تین خانہ ہین خانہ اول مین صورت مسئلہ بطریق سوال کے مرقوم ہے اور خانہ دوم مین کہین خلاصہ جواب مذکور ہے کہین کچھہ تتمہ خانہ اول کا اور خانہ سیوم مین نشان صفحہ کا اور اکثر تحریر مضامین کی نقل بالمعنے کی طور سی ہے اور مولف رحمہ اللہ علیہ نے جن ابواب مین ترجمہ رقم نفرمایا اس فہرست مین موافق مضمون باب کے اوسکا ترجمہ ہے لکھدیا اور اصل کتاب مین جو ہے سو ہے رکھنا ناقد بصیر پر مبرہن ہوگا کہ یہہ فہرست گویا کہ خلاصہ ہے ساری کتاب کا اور آئینہ ہے اولوالالباب کا یہہ خود گویا ایک کتاب مستقل ہی کہ صدہا مسائل پر مشتمل ہے اگر ابتدا مین لڑکون کو پڑہاوین تو بہت فوائد اوٹہاوین گے

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نشان صفحہ	مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نشان صفحہ	مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نشان صفحہ
ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	یہہ باب مین طہارت کے	۳	بسم اللہ کہنا وضو کے شروع مین	مسنون ہے	〃	وضو کی بعد ازار پر پانی چہڑکنا	باعث حسن قبول کے ہے	۱۲
نماز بغیر طہارت کے	قبول نہین ہے	〃	کلی اور ناک مین پانی ڈالنا	وضو مین مسنون ہے	〃	وضو پورا کرنا خصوصا جاڑون مین	کفارہ گناہ ہے	〃
فضیلت طہارت کی	کفارہ گناہ ہے	〃	کلی اور ناک مین ایک چلو سی پانی دینا	عبداللہ بن زید سے مروی ہے	〃	وضو کی بعد رومال سی بدن پونچہنا	ایک حدیث ضعیف سے ثابت ہے	〃
طہارت کنجی ہے نماز کے	یہہ حدیث صحیح ہے	〃	ڈہاڑی کا خلال	فعل نبی سے ہے	۹	بعد وضو کی جو دعائین وارد ہوئی ہین	مسنون ہے	〃
پاخانے جاتے وقت کی دعا پڑہنا	مسنون ہے	۴	مسح سر گیسی شروع کرنا اوپر پیچہے تک تمام کرنا	صحیح تر حدیث سے ہے	〃	ایک مد سی پانی سے وضو کرنا	مسنون ہے	۱۳
پاخانے سے نکلنے کی دعا	غریب ہے	〃	سر کے پیچہے سے مسح شروع کرنا	حدیث ضعیف سے ہے	〃	اسراف وضو مین	منہے عنہ ہے	〃
استقبال قبلہ پاخانے یا پیشاب کے وقت	منہے عنہ ہے	〃	مسح سر ایک ہے بار	مروی ہے	〃	ہر نماز کے لیے وضو کرنا	اکثر عادت مبارک تہا	〃
اسکے جواز مین کہ ثبوت اوسکا	بحدیث حسن صحیح ہے	۵	مسح سر کے لیے پانی تازہ لینا	عبداللہ بن عمر سے مروی ہے	۱۰	ایک وضو سی کئی نمازین پڑہنا	یہہ اسی باب سے ہے	〃
کہڑی ہو کر پیشاب کرنا	منہے عنہ ہے	〃	کانونکی اوپر اور اندر مسح کرنا	مستحب ہے	〃	مرد و عورت کا ایک تن سی وضو کرنا	مسنون ہے	۱۴
اسکے رخصت مین	حدیث ضعیف سے ہے	〃	کان سر مین داخل ہین	یعنے سر کے مسح مین	〃	عورت کی بچی ہوئی پانی سی مرد کو وضو کرنا	منہے عنہ ہے	〃
پردہ کرنا قضای حاجت کیوقت	مامور بہ ہے	〃	انگلیون کا خلال	مسنون ہے	〃	اسکے رخصت مین کراہت ہے	حضرت سے مروی ہے	〃
داہنی ہاتہہ سی استنجا کرنا	بکراہت ہی	۶	ایڑیونکی خرابی دوزخ سی ڈراوندہ ہین	یعنے پیروندہ	〃	پانی کو کوئی چیز نجس نہین کرتے	حدیث سے ثابت ہے	〃
ڈہیلون سے استنجا کرنا	منہے عنہ ہے	〃	جاوین	مسح جائز نہین	〃	دوسرا اسی باب مین کہ قلتین نجس نہین ہوتا	قلہ پانچ مشک	۱۵
دو پتہرون سے استنجا کرنا	کافی ہین	〃	ایک ایکبار اعضا وضو دہونا	فعل نبی سے ہے	〃	بند پانی مین پیشاب کرنا	منہے عنہ ہے	〃
ان چیزون سے استنجا مکروہ ہی	گوبر ہڈی ہے	〃	دو دو بار دہونا	〃	۱۱	دریا کا پانی پاک ہے	اور اوسکا مردہ حلال	〃
پانی سے استنجا کرنا	فعل نبی ہے	۷	تین تین بار دہونا	〃	〃	پیشاب سے احتیاط نکرنا	عذاب قبر کا موجب ہے	〃
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضای حاجت کو دور جاتے	یہہ مقتضای حیا ہے	〃	بعض اعضا ایکبار بعض دو بعض	〃	〃	لڑکا جبتک کہانا کہاتا ہے اوسکی پیشاب پر	پانی چہڑکنا کافی ہے	〃
پیشاب کرنا غسل خانہ مین	مکروہ ہی	〃	تین بار			حلال جانور کا پیشاب	پاک ہے صحیح حدیث سے	۱۶
مسواک ہر نماز کیوقت	مستحب ہے احادیث صحیحہ سے مروی ہے	〃	بعض دو بار بعض تین بار	〃	〃	رینح نکلنے سے	وضو جاتا ہے	〃
نیند سی اوٹہکر وضو یا بین ہاتہہ ڈالنا	منہے عنہ ہے	۸	انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وضو کی کیفیت	+	〃	نیند سے لیکر	+	〃

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	ص
جو چیز پکی ہوئی آگ سے اوس سے وضو ٹوٹنا	مختلف فیہ ہے	۱۷
اوس سے وضو نہ ٹوٹنا یہی صحیح ہے	حدیث اسباب کے ناسخ ہے	″
اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو جانا	حدیث صحیح میں ہے	″
وضو ٹوٹنا ذکر کے چھونے سے	حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے	۱۸
اسکے رخصت ہیں	مذہب قوی یہی ہے کہ مس ذکر سے وضو	″
بوسہ سے وضو نہ ٹوٹنا	نہیں ٹوٹتا اسباب میں بھی صحیح	″
قے اور نکسیر سے وضو جانا	ثابت نہیں ہوا مختلف فیہ ہے	″
بنیدسی وضو کرنا جائز نہیں	قرآن کی مخالف	۱۹
دودھ پیکر کلی کرنا	مستحب ہے	″
بے وضو سلام کا جواب دینا	مکروہ ہی	″
کتا جس برتن میں مونہہ ڈالے	سات بار دھوئے	″
بلی کا جوٹھا پاک ہے	بحدیث حسن صحیح	″
موزوں پر مسح کرنا	قرآن و حدیث سے ثابت ہے	″
مسافر کی مدت مسح	۳ دن	۲۰
مقیم کی مدت مسح	ایکدن رات	″
موزوں کی اوپر اور نیچے مسح کرنا	حدیث معلول ہے	″
موزوں کی اوپر مسح کرنا فقط	حدیث حسن ہے	″
جوربین اور نعلین پر مسح کرنا	حدیث حسن صحیح ہے	۲۱
جوربین اور عمامہ پر مسح کرنا	″	″
غسل جنابت کا بیان	+	″
عورت کو نہاتے وقت چوٹی کھولنا	ضرور نہیں	۲۲
ہر بال کی نیچے جنابت ہے	+	″
وضو بعد غسل کے	ثابت نہیں	″
جب ملجاویں عورت و مرد کی ختنی	غسل واجب ہو	″
غسل جب فرض ہوتا ہی کہ منی نکلی	یہ ابتدائے اسلام میں تھا اب منسوخ ہی	″
جو نیند سی اوٹھکر کپڑے نمین تری دیکھے	غسل کرے	″
منی نکلنی سی غسل واجب	ہوتا ہی	۲۳
مذی سے وضو	واجب ہوتا ہی	″

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	ص
مذی جب کپڑے مین لگ جاوی	بعضو کو ہر دفعہ پانی چھڑکنا کافی ہے	۲۳
منی جب کپڑے مین لگ جاوی	ہر جگہ پانی کافی ہے	″
جنب جو بی نہائی سو رہے	کچھ مضائقہ نہین	۲۴
جنب جب سونے لگے وضو کری	کہ مستحب ہے	″
جنب سے مصافحہ کرنا	جائز ہے	″
عورت کی احتلام کا بیان	تری پاوی تو نہاوے	″
بعد غسل کے مرد گرمی کیوے عورت کی بدنے	جائز ہے اگرچہ عورت نے غسل نکیا ہو	۲۴
جنب کا تیمم جب پانی پاوی	اگرچہ دس برس گزرین جائز ہے	″
مستحاضہ بعد حیض ایک غسل کرے	اور ہر نماز پر وضو	۲۵
مستحاضہ وضو کری ہر نماز کی لیے	کافی ہے اور غسل افضل ہے	″
مستحاضہ دو نمازین ایک غسل سی پڑہے	ظہر و عصر ایک سے مغرب و عشا ایکسے	″
مستحاضہ ہر نماز کیواسطے غسل کرے	اولی ہے	۲۶
حائضہ نماز کی قضا نہ پڑہی	متفق علیہ مسئلہ ہے	۲۷
جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑہین	یہی مذہب ہے جماہیر علما کا	″
حائضہ سے بوس و کنار کرنا	روا ہے	″
جنب اور حائضہ کے ساتھ کہانا اور	پاک ہے	″
اونکا جوٹھا		
حائضہ کوئی چیز مسجد سے لیلے	کیا مضائقہ	″
حائضہ سے صحبت کرنی	حرام ہے	″
حائضہ سے جو صحبت کری سکا کفارہ	اگر خون سرخ ہے اشرفی نصف اشرفی اور زرد ہے تو	۲۸
خون حیض کپڑے پہ ہونا	ضرور ہی	″
عورتین کتنے تک نفاس مین رہین	چالیس دن تک اگر خون جاری رہے	″
جب دوبارہ صحبت کا ارادہ کری		
تو وضو کرنا	مسنون ہے	″
اقامت کی وقت حاجت ہو تو پہلے	یہ امر سوا ہے	۲۹
قضائے حاجت کرے		
گرد راہ پیر سے دھونا داخل مسجد		
اور نماز کے لیے	ضرور نہیں	″

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	ص
تیمم کا بیان اور جنب کا قرآن پڑہنا		۳۰
جس زمین پر پیشاب ہو	ایک ڈول پانی سے پاک ہے	″
ابواب الصلوٰۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		
نماز کے وقتون مین	حدیث امامت جبرئیل	″
اول و آخر ہر وقت کا	×	۳۱
اندھیرے مین صبح کے نماز پڑہنا	مسنون ہے	″
اسفار کرنا فجر کی نماز مین	یعنے جب یقین ہو جاوے کہ صبح ہو گئی	۳۲
ظہر مین جلدی کرنا	فعل نبی ہے	″
گرمی مین ظہر مین دیر کرنا	مامور بہ ہی	″
عصر مین جلدی کرنا		۳۳
نماز عصر مین دیر کرنا وقت	مسنون ہے	″
مستحب تک		
مغرب کا وقت کا	جب غروب ہو	″
عشا کا وقت جب تیسری رات	ڈوبے	″
کا چاند		
تاخیر عشا مین	ثلث لیل یا نصف	۳۴
نماز عشا کی قبل سونا مکروہ ہی		
اور اسکی رخصت		
باتین کرنیکے رخصت بعد عشا کی	×	″
اول وقت کی فضیلت	افضل اعمال ہے	″
نماز عصر بھول جانے مین	+	۳۵
جلد نماز پڑہ لی جب تاخیر کرنا ہو	یہ امور ہے	″
سو جانا نماز چھوڑ کر		
جب یاد ہو پڑے		″
جو بھول جاوے نماز کو		
جسکے کئی نمازین فوت ہوئین		
کس سے شروع کرے	ترتیب سی پڑہے	″
نماز وسطی کون سی ہے	صبح یا ظہر یا عصر اور قوی یہی ہے	۳۶

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نمبر صفحہ	مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نمبر صفحہ	مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نمبر صفحہ
بعد عصر اور صبح کی نماز مکروہ ہے	+	〃	جماعت کی فضیلت	ایک سے سنا میں ہیں	۴۲	تکبیر رکوع اور سجدہ کی ذکت	فعل نبی ہی	〃
عصر کے بعد نماز پڑھنا	حضرت سے ایکبار مروی ہے	〃	جو اذان سنی اور حاضر جماعت نہو	خدا کی اوسکا گھر جلے	〃	رفع یدین رکوع کے وقت	سنون ہے	۴۹
نماز پڑھنا قبل مغرب دو رکعت	سنون ہے	۳۷	جسنے اکیلے نماز پڑھ لی اور جماعت پائی	پھر پڑھ لے	〃	رکوع میں دونو ہاتھہ گھٹنون پر رکھنا	سنون ہے	〃
جو پاوے ایک رکعت عصر قبل غروب کے	اوسنے عصر پائی	〃	ایک مسجد میں دو جماعت	بدعت حسنہ ثابت ہے	۴۳	دونو ہاتھہ رکوع میں پسلیون سے دور	سنون ہے	〃
دو نماز ایک وقت پڑھنا	رفع حرج کو جایز ہے	〃	عشا اور فجر کی جماعت کی فضیلت	ثواب قیام شب	〃	رکھنا۔		
ابتدائی اذان کا بیان	عبداللہ بن زید کا خواب ہے	〃	پہلے صف کی فضیلت	خیر الصفوف ہے	〃	رکوع و سجود کی تسبیحین	سنون ہے	۵۰
ترجیع اذان مین	سنت ہے	۳۸	صفون کا سیدھا کرنا	مامور بہ موکد ہے	〃	رکوع و سجدہ مین قرات ممنوع ہے	بروایت حسن صحیح	〃
تکبیر ایک ایک بار کہنا	مامور بہ ہے	〃	امام کی قریب عقلمند لوگ کا رہنا	مامور بہ ہے	۴۴	جو رکوع و سجود مین پیٹہ سیدھا نکرے	اوسکی نماز نکمی ہے	〃
تکبیر دو دو بار کہنا	بھی وارد ہوا ہے	〃	صف باندھنا درون مین	مکروہ ہی	〃	جب سر اوٹھاوے رکوع سے تو کیا پڑھے	+	〃
اذان کی کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا چاہئے	اور تکبیر جلد جلدی	〃	صف کی بیچی کھیلا کھڑا ہونا	موجب اعادہ صلوٰۃ ہے	〃	دوسرا اسی بیان مین	+	〃
کافرون نکلتی دفعہ اذان کیوقت	سنون ہے	〃	جو نماز پڑھی ایک مقتدی کے ساتھہ	داہنی طرف کھڑا کرے	〃	زانو کہنا ہاتھون سے قبل سجدہ مین جاتے	سنون ہے	۵۱
تثویب اذان فجر مین سنون ہے	الصلوٰۃ خیر من النوم	۳۹	جو دو کی امامت کرے	آگے کھڑا ہو	۴۵	دوسرا اسی بیان مین	+	〃
جو اذان کہی وہی تکبیر کہے	یہ بھی مامور بہ ہے	〃	جو امامت کرے بہت مردون اور	×	〃	پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا	سنون ہے	〃
اذان دینا بے وضو مکروہ ہی	مختلف فیہ	〃	عورتون کے			جب سجدہ کری مونہہ کہان رکھے	دونو ہاتھون کی بیچ	〃
تکبیر امام کے اختیار مین ہے	جیسے اذان ہووے	〃	امامت کا مستحق کون ہے	اقرا پھر سنی پھر سمجھ	〃	سجدہ سات عضو پر ہے	مونہہ کف دست کہنیان	۵۱
رات سی اذان دینا	جایز ہے	۴۰	امام کو قرات مین تخفیف	مامور بہ ہے	۴۶		قدم	
بعد اذان کی مسجد سی نکلنا	مکروہ ہے	〃	تحریم نماز اور تحلیل اوسکی	تکبیر و تسلیم ہے	〃	سجدہ مین اعضا الگ الگ رکھنا	سنون ہے	〃
سفر کی اذان	سنون ہے	〃	اذنگلیان کھلی رکھنے تکبیر اولی	سنون ہے	〃	سجدہ مین اعتدال	مامور بہ ہے	۵۲
اذان کے فضیلت	جو سات برس سے	〃	کے وقت			دونو ہاتھہ زمین پر اور قدم		
	اگ سی نجات پاوے		تکبیر اولی کی فضیلت	×	〃	کھڑے رکھنا	سجدہ مین سنون ہے	〃
امام ضامن ہے اور موذن مؤتمن	+	〃	افتتاح نماز کی دعا	سنون ہے	۴۷	پیٹہ سیدھا رکھنا جب رکوع و سجدہ	مامور بہ ہے	〃
اذان کی دعا مین	اوراد سکا جواب	۴۱	بسم اللہ کے ترک جہر مین	صحیح یہی ہے	〃	سے اوٹھے		
اذان کی اجرت	منہے عنہ ہے	〃	بسم اللہ کا جہر	مذہب ضعیف ہے	〃	رکوع و سجود امام سی پہلے کرنا	حرام ہی	〃
اذان کی وقت کی دعا	+	〃	قرات شروع کرنا الحمد للہ سے	خصرت اور ضعفا کی تکتہ کا فعل ہی بتایا	〃	اقعا دونون سجدون کے بیچمین	مکروہ ہی	〃
دوسرا اسی بیان مین	+	〃	نماز ہونا بغیر فاتحہ کے	حدیث حسن صحیح مین وارد ہے	〃	رخصت اقعا مین	+	۵۳
اذان اور تکبیر کی وقت دعا	مستحب ہے	〃	آمین کا جہر	مذہب قوی ہے	۴۸	دونو سجدون کے بیچمین دعا	سنون ہی	〃
کتنے نمازین فرض کی اللہ نے	پچاس پھر گھٹی ہانچ	۴۲	آمین کی فضیلت مغفرت ذنوب ہے	بحسن صحیح ثابت ہے	〃	ٹیکا کرنا سجدہ مین یعنے گھٹنے پر	رخصت ہی	〃
نماز پنجگانہ کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	〃	سیدھا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھنا	فعل نبی ہی علیہ السلام	〃	سجدہ سے کیونکر اوٹھنا چاہیے	جلسہ استراحت کرکے	〃

دوسرا اسی بیان مین	×	۴	مسجد مین بیٹھنا اور انتظار نماز کی	گویا نماز	〃	امام بیٹھکر پڑہی تو مقتدی بہی	یہہ حکم منسوخ ۶۶
تشہد کے بیان مین	+	〃	فضیلت	ہن ہے		دوسرا اسکے نسخ مین	+ 〃
تشہد مین بیٹھنے کی ترکیب	+	〃	چھوٹے بورے پر نماز پڑہنا	فعل نبی ہے	〃	دو رکعت کے بعد امام اگر سہو کر جاوے	سجدہ سہو کرے ۶۷
دوسرا اسی بیان مین	×	〃	بڑے بورے پر نماز پڑہنا	〃	۶۲	قعدہ اولی کا مقدار	+ 〃
تشہد مین اشارہ کرنا	مسنون ہے	〃	پچھونون پر نماز پڑہنا	〃	〃	نماز مین اشارہ کرنا اور سلام کے لئے	مسنون ہے 〃
نماز مین سلام پہیرنا	بزیادت حسن صحیح ثابت ہے	〃	باغون مین نماز پڑہنا	آپ دست کرتے تھے	〃	سہو امام مین مرد دنکو تسبیح ضرور ہے	عورتون کو تصفیق 〃
دوسرا اسی بیان مین	+	〃	سترہ مصلے کی آگی اور امام کا سترہ	مقتدیونکو	〃		
حذف سلام یعنے مذکرنا اوسمین	سنت ہی	۵۵		ہے کافی ہے		جاہی لینا نماز مین	مکروہ ہی ۶۸
سلام کے بعد کے دعا	+	〃	مصلے کی آگی سی گزرنے کی کراہت	بحدیث حسن صحیح	〃	بیٹھکر نماز پڑہنی مین	آدہا ثواب ہے 〃
نماز سے داہنے طرف پہرنا خواہ بائین	بلا تعین	〃		ثابت ہے		جو بیٹھکر نماز نفل پڑہے	جائز ہی 〃
پوری نماز کی ترکیب	+	〃	کسی کے آگی جانی نماز نہین ہوتی	اکثر صحابہ کا		ٹرکیکا رونا سنکر آپ نماز ہلکی	اوسکی جان کی بیقراری کی وجہ سے ۶۹
نماز صبح کی قرأت	+	۵۷		مذہب ہی ہے	〃	کرتے	
ظہر اور عصر کے قرأت	اوساط مفصل	〃	نماز کا ٹوٹنا کتی اور گدہی اور عورت	بحدیث حسن	۶۳	جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے	درست نہین 〃
مغرب کی قرأت	〃	〃	سے	صحیح ثابت ہے		سدل کی کراہت مین	کرفعل یہود ہے 〃
عشا کی قرأت	اوساط مفصل	۵۸	ایک کپڑے مین نماز پڑہنا	مسنون ہے	〃	کنکریان ہٹانا نماز مین	منہے عنہ ہی 〃
امام کے پیچھے قرأن پڑہنا	سنجاہئے مگر فاتحہ	۷	ابتدا قبلے کی بیان مین	〃	〃	نماز مین زمین کا پہونکنا	مکروہ ہی 〃
جب امام جہر کرتا ہو تب کچھ نہ پڑہنا	مگر فاتحہ	〃	مشرق اور مغرب مین قبلہ ہی	یعنے آسمانی ہے	〃	نماز مین کوکہہ پر یا ہتہ رکہکے کہڑا ہونا	منہے عنہ ہے 〃
دخول مسجد کی دعا	مسنون ہے	۵۹	جو اندہیرے مین غیر قبلہ کیطرف	درست	۶۴	بال باندہکر نماز پڑہنا	جوڑہ کفل شیطان ہے ۷۰
جب مسجد مین جاوے دو رکعت پڑہے	کہ مسنون ہے	〃	نماز پڑہے	ہے			
زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام		〃	ساہتہ جگہون مین نماز مکروہ ہے	مزبلہ وغیرہ	〃	نماز مین عاجزی	ضرور ہے 〃
مسجد بنانیکے فضیلت	ایک مکان جنت کا	۶۰	یکریون اور اونٹون کے جگہہ مین	اونٹونکی جگہہ	〃	پنجہ بین پنجہ ڈالنا نماز مین	مکروہ ہی 〃
مسجد بنانا قبرون کے پاس	حرام ہے	〃	نماز پڑہنا	مین منع ہی		نماز مین دیر تک قیام کرنا	افضل ہے 〃
مسجد مین سونا	درست ہی	〃	چوپایہ پر نماز پڑہنا	مسنون ہے	〃	رکوع و سجدے زیادہ کرنا	بعض کے نزدیک افضل ہے 〃
خرید و فروخت اور ڈہونڈہنا کسے شے کا مسجد مین	مکروہ ہی	〃	سواری کیطرف نماز پڑہنا	درست ہی	〃		
			کہانا نکلا ہوا دیکہکر نماز کی	پہلے کہانا کہالے	۶۵	سانپ اور بچھو کا مارنا نماز مین	درست ہی ۷۱
مسجد مین جو تقوی سے بنائی گئی	وہ مسجد ہی ہے	〃	دو نکتہی وقت نماز پڑہنا	منع ہے	〃	سجدہ سہو سلام سی بیشتر	اسمین روایات 〃
مسجد قبا مین نماز پڑہنا	عمرہ کے مانند ہے	۶۱	جو ملاقات کو جاوے اوسمین امامت کرے	اوسکی قوم کی	〃	کرنا	مختلف 〃
کونسی مسجد افضل ہے	مسجد حرام	〃	امام کو نری اپنی ہی لئے دعا کرنا	مکروہ ہے	〃	سلام و کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا	روا ہے 〃
مسجد کی طرف جانا	بہ تسکین چاہیے	〃	جس امام سی مقتدی بیزار ہون	ملعون ہی	〃	سجدہ سہو مین تشہد پڑہنا	مسنون ہے ۷۲

زیادت ونقصان نماز مین سہو کرنے	سجدۂ سہو کرے	۷۲	سنت فجر اگر فوت ہو بعد فرض	یا بعد طلوع	وترسی پہلی سونا جو نہ اوٹھہ سکی اوسکو	مکروہ ہے ۸۲
جو سلام پھیرنیسے دو رکعت ظہر و	" "		پڑھ لے		اور اسکی قریب اول آخر شب مین جو اسکا	
عصر مین۔			سنت فجر اگر فوت ہو بعد طلوع	حدیث غریب ہے	وتر کی سات رکعت کا ثبوت	حسن سی ہے "
جو تیان پہنکر نماز پڑہنا	مسنون ہے	۷۳	پڑہے۔	شے ثابت ہے	پانچ رکعت کا ثبوت	عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے "
نماز وقت صبحمین قنوت پڑہنا	بروایت حسن		ظہر کے قبل چار رکعت	مسنون ہے		
	صحیح ثابت ہے	"	ظہر کے بعد دو رکعت	مسنون ہی	تین رکعت علی رضی اللہ عنہ کی روایت	ترمذی نے اسکو عجیب کہا ہے نہین "
ترک قنوت مین	دوام اوسکا	"	دوسرا باب اسی بیان مین	+	ایک رکعت ابن عمر کی روایت	حسن صحیح ہے "
	بدعت ہے		عصر کے قبل چار رکعت	مسنون ہے	وتر کی قرارت سورہ	اعلے والکافرون ۸۳
جو چینکے نماز مین	دعا کے حدیث ہے	"	مغرب کی دو رکعت اور اسکی قرارت	قلیل و قل ہو اللہ	وتر مین قنوت پڑہنا	والاخلاص رائی ہی حسن "
نماز مین کلام منسوخ ہونا	قو موا للہ قانتین	۷۴	مغرب کے دو رکعت گہر مین پڑہنا	فعل نبی ہے	جو سو جاوے وتر پڑہے یا بہولجاوے	جب جاگے یا ۸۴
	سے		مغرب کے بعد چھہ رکعت کا ثواب	بارہ برس کی عبادت کے		یاد آوے پڑہ لے
توبہ کی نماز	بروایت حسن	"	عشا کی بعد دو رکعت سنت	حدیث حسن صحیح ہے	صبح سی پہلے وتر پڑہنا	ماموریہ ہے "
لڑکے کو کب سے حکم کرین نماز کا	سات برس سے	"		ثابت ہے	دو وتر نہین ایک رات مین	بروایت حسن غریب ہے "
جو حدث کرے بعد تشہد کی	نماز تمام ہوئے	"	رات کی نماز دو دو رکعت	بہ نقل حسن صحیح	سوارے پر وتر پڑہنا	مسنون ہے "
جب مینہہ برستا ہو نماز اپنی نماز مین	پڑہ لیوین	۷۵		ثابت ہے	نماز چاشت کا بیان	+ ۸۵
نماز کی تسبیحون مین	یعنے بعد کی	"	نماز شب کا ثواب	افضل صلوۃ	زوال کے وقت کی نماز چار رکعت	بروایت حسن "
کیچڑ اور پانی مین سوارے مین نماز	درست ہی نجاست	"		ہی بعد فریضہ		غریب ثابت ہے
قیامت مین اول پرسش نماز کی ہونگے	حدیث حسن غریب	۷۶	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز شب	×	نماز حاجت	بروایت غریب ۸۵
	مین ہے		کے کیفیت			مروی ہے
جو بارہ رکعت سنت ہر روز پڑہے	ایک مکان جنت	"	دوسرا باب اسی بیان مین	×	نماز استخارہ	بروایت حسن صحیح ۸۶
	مین بنا دے		اثر نماز باریتعالی کا ہر رات مین	صفت الہی ہے		غریب مروی ہے
صبح کی سنت کی فضیلت	دنیا و ما فیہا	"	آسمان و دنیا پر عہ	اسکے ظاہر پر بلا تاویل ایمان لانا چاہیے	صلوۃ التسبیح	بروایت غریب "
	سے بہتر ہے		رات کو قرآن پڑہنے کی آواز	متوسط چاہیے		مروی ہے ۸۱
تخفیف سنت فجر اور اوسکی قرارت	قلیا اور قل ہو اللہ	"	نفل گہر مین پڑہنا	افضل ہے	درود بھیجنا اور اوسکا صیغہ	بروایت حسن صحیح ۸۷
صبح کی سنت کی بعد باتین کرنا	روا ہے	۷۷	**ابواب الوتر عن رسول اللہ**	**یہ باب وتر**		مروی ہے
بعد طلوع فجر سوا سنت کی اور کچھہ	کہ منہے عنہ ہے	۷۷	**صلے اللہ علیہ وسلم**	**کے ہین**	درود بہت پڑہنے کا حال	آنحضرت سے "
نہ پڑہنا			بیان مین فضیلت وتر کے	سرخ اونٹون سے	قیامت مین	قریب ہونا
صبح کی سنت کی بعد لیٹنا	مسنون ہے	"		بہتر ہے	**ابواب الجمعۃ عن رسول**	**یہ باب** ۸۸
بغیر فرض کے وقت کوئی نماز نہین	سوا فرض کے	"	وتر فرض نہین	سنون ہے ۸۲	**اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	**ہین جمعہ کے**

روز جمعہ کے فضیلت	+	۸۸	جمعہ کے دن سفر کرنا قبل نماز کے	مختلف فیہ	۹۵	نماز استسقا	دو رکعت ہے ۹۹
ساعت اجابت جو جمعہ مین ہے	+	۸۸	مسواک اور خوشبو جمعہ کے دن	سنت ہے	//	//	مسنون ہے //
جمعہ کا غسل اور اسکی فضیلت دوسرے باب مین	+	۸۹	**ابواب العیدین**			سورج گہنے کے نماز مین	جماعت کے مسنون دو رکعت مین
اول وقت جانیکے فضیلت جمعہ مین	+	۹۰	عید مین جانا	پیدل سنت ہے	//		
بغیر عذر جمعہ ترک کرنا	موجب مہری دلیر	//	نماز عیدین قبل خطبہ پڑہنا	بقول علی رض	//		
کتنے دوسی جمعہ مین حاضر ہو	جیسے مدینہ سے قبا	//	نماز عیدین بغیر اذان اور	یہی سنت ہے	//	صلوۃ کسوف کی قرارت	سر پر دا ستحسن ہے //
جمعہ کا وقت	قبل زوال کے	۹۱	تکبیر ہے	جابر اور ابن	//	صلوۃ خوف مین	۱۰۰
	ہے بعض کے نزدیک		نماز عیدین کی قرارت	عباس رض اور	//	قرآن کے سجدون مین	۱۰۱
منبر پر خطبہ پڑہنا	مسنون ہے	//		سورہ اعلی اور غاشیہ	//		کے سجدہ کے مسنون ہے //
اسمین خانہ کارونا مذکور ہے	+	//	تکبیرات عیدین	بارہ کی روایت حسن ہے	۹۶	عورتون کا مسجد مین جانا مسجد مین تہوکنا	سورا دب ہے اور کفارہ دفن کرنا ۱۰۲
دونو خطبون کے بیچمین بیٹہنا	مسنون ہے	//					
خطبہ چہوڑ کر پڑہنا	عادت نہی ایکی	//	عیدین کی قبل اور بعد کوئی نماز نہین ہے		//	اذا ہما الشقت اور اقرا کے	بروایت صحیحہ حسن //
منبر پر قرآن پڑہنے مین	سنت ہی	۹۱	عیدین مین عورتون کا نکلنا	مسنون مؤکد ہے	//	سجدہ	ثابت ہے
خطبہ مین امام کی طرف منہہ کرنا	مستحب ہی	//	عید مین ایک راہ سی جانا دوسری سی آنا	سنت ہے	//	والنجم کا سجدہ	// //
خطبہ کیوقت جو آوے دو رکعت پڑہ لے	اسمین حدیث حسن صحیح	۹۲				والنجم مین جو سجدہ نکرے	مختلف فیہ //
کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑہتا ہو	حسن صحیح	//	عید فطر مین کچہہ کہا کر جانا	سنت ہے	۹۷	سورہ صاد کا سجدہ	عوام سجود مین نہین ہے //
لوگون کو پہاندنا خطبہ مین مکروہ ہے	مرتکب کا جہنم کا بن ہے	//	**ابواب السفر**				
کراہیت احتبا مین	حدیث ابی حسن ہے	۹۳	سفر مین نماز کا قصر	رخصت ہے	//	سورہ حجر کا سجدہ دہری	مختلف فیہ ۱۰۳
منبر پر دعا مین ہاتہہ اوٹہانا مکروہ ہے	بشر بن مروان کی بدعت	//	مدت قصر	ابن عباس رض	//	یا ایک	
جمعہ کی اذان مین	اذان ثالث عثمان رض	//		دن رہے ہی		جو دعا سجدہ قرآنمین پڑہے	بحدیث غریب //
کلام مین جب امام منبر پر ہے اوترنے	جبر نے حدیث جواز	//		علی اور ابن عمر رض		جاتے ہی	ثابت ہے
	مین دہم کیا			سعید بن مسیب		جسکا وظیفہ شب قضا ہو دن	قبل صلوۃ ظہر //
قرارت مین جمعہ کی	سورہ جمعہ اور منافقون	//		۴ دن اور رہے		کو پڑہ لے	
جمعہ کے دن نماز صبح مین کیا پڑہے	الم تنزیل سجدہ دہر	۹۴		مذہب شافعی اور		جو امام سے پہلے سر اوٹہاوے	خوف ہی کہ //
جمعہ کے قبل اور بعد کیا پڑہے	دو رکعت یا چار	//		احمد و مالک کا		رکوع وغیرہ مین	اوسکا سر جاریہو جاوے
جو جمعہ کے ایک رکعت پاوے	اوسنی جمعہ پایا	//	سفر مین نفل پڑہنا	جایز ہے	۹۸	جو فرض پڑہکر امامت کرے	معاذ کے عادت //
قیلولہ جمعہ کے دن کب کرے	بعد نماز جمعہ اور ناشتہ	//	دو نمازون کا جمع کرنا تقدیماً	ممنون ہے	//	گرمی اور جاڑہ مین کپڑے	جایز ہے ۱۰۴
جمعہ مین انگلی اپنی جگہہ سے ہٹ بیٹہے	اسبارہ مین حدیث مرسل صحیح	//	وتاخیراً		//	پر سجدہ کرنا	

نماز صبح کی بعد طلوع آفتاب تک مسجد مین بیٹھنا	مستحب ہے	۱۰۴	زکوۃ ندینی کے برائی مین			زکوۃ لینا کسکو جایز ہے	
			جب زکوۃ دیچکا تو اداکر چکا			جو بچا پیسہ درہم کا مالک نہو	
نماز مین کنکھیون سے دیکھنا	جایز ہے		جو تجمیر تہا			جسکو زکوۃ لینا درست نہین	
جو امام کو سجدہ مین دیکھے کیا کرے	شریک ہوجاوے		اونٹ اور بکریون کے زکوۃ مین	الفصل فی الباب	۱۰۹	جسکو زکوۃ لینا درست ہی قرضدارون مین سے	مدیون کو درست ہے ۱۱۵
مکروہ ہی امام سی قبل کہڑے رہنا							
قبل دعا کے حمد و درود	ہوجب اجابت ہے	۱۰۵	گائی بیل کی زکوۃ مین		۱۱۰	سید اور آنحضرت کی اہل بیت	
مسجدون مین خوشبو کرنا	مامور بہ ہی		زکوۃ مین عمدہ مال لینا	منہے عنہ ہے		کونسا زکوۃ درست نہین	
نماز نفل دو دو رکعت ہی	اسمین حدیث مرفوع ہی یا موقوف		کہیت اور پہلون اور غلونکی زکوۃ	پانچ وسق سے کم مین کچھہ نہین	۱۱۱	آدمیا کو زکوۃ دینا	صدقہ اور صلہ رحم دونو کا ثواب ہے
دن کو آنحضرت نفل کیونکر پڑہتی تہے			گہوڑون اور غلامونمین	زکوۃ نہین		سوا زکوۃ کی مال مین اور حق ہے	صدقہ فطر و غیرہ ۱۱۶
عورت کی چادر مین نماز پڑہنا		۱۰۶	شہد کی زکوۃ	دس مشک مین ایک مشک		زکوۃ کے ثواب مین	اللہ کے یہان ۱۱۷
اون اعمال مین جو نماز نفلمین جایز ہی			مال مستفاد مین زکوۃ نہین	جبتک اوسپر سال نگذرے		سائل کا حق	
ایک رکعت مین دو سورت پڑہنا	مسنون ہے					مولفۃ القلوب کا بیان	اونکو زکوۃ دینا مختلف فیہ ہے
مسجد مین جانیکا ثواب ہر قدم پر	ایک درجہ بلند ایک گناہ معاف		مسلمانون پر جزیہ نہین		۱۱۲		
مغرب کے بعد کی نماز	گہر مین پڑہنا افضل ہے		زیور کے زکوۃ	مختلف فیہ		مال زکوۃ جسکو وراثۃ پونہچی	ہم جرما ہم ثواب
نہانا جب آدمی مسلمان ہو	مامور بہ ہے		سبزی اور ترکاریکی زکوۃ	خیرات دیکر پھیر لینے کی بہ		خیرات دیکر پھیر لینے کی بہ	اگرچہ اشتراد ہو ۱۱۸
پیخانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا	مسنون ہے	۱۰۷	جسمین پانی دین ہو وغیرہ سے	اوسمین زکوۃ نہین		مردہ کیطرف سی صدقہ دینا	جایز ہے
اس امت کی نشانی سجدہ اور وضو کی اثر سے	بروز قیامت		اوسکی زکوۃ مین			بیوی کو خاوند کی گہر سی خرچ کرنا	بغیر اذن شوہر ناجایز
داہنی طرف سی شروع کرنا وضو مین	مستحب ہے		مال یتیم کی زکوۃ مین	زکوۃ واجب ہی		صدقہ فطر مین	واجب ہے
کتنا پانی وضو مین کافی ہے	دو رطل		جانور کی مار اور رکاز کا بیان	جانور مین تفصیل ہے			
لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنا	کافی ہے		کونتی مین غلہ وغیرہ کے	ہنین اور رکاز مین خمس		صدقہ فطر نماز عید کے گیے دینا	مستحب ہے ۱۱۹
جنب کو کہانا اور سونا جایز ہی جب وضو کرلے			زکوۃ تحصیل کرنیوالیکے ثواب مین	مثل غاز یکی ہے	۱۱۳	قبل وقت کی زکوۃ دینا	رخصت ہی
						سوال کا منع ہونا	
نماز کی فضیلت مین			تحصیل زکوۃ مین جو زیادتی کرے	مانع زکوۃ کی برابر ہے	۱۱۴	**ابواب الصوم**	
دوسرا اسی بیان مین		۱۰۸	مصدق کی راضی کرنیکی بیان مین	مامور بہ ہے		رمضان کی فضیلت مین	
ابواب الزکوۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			زکوۃ لیجانیوالے امیر دن سے دیجانے فقیر			رمضان کے استقبال کی نیت سے روزہ نرکہے	۱۲۰
						شک کے دن روزہ رکہنا	مکروہ ہی
						رمضان کیلئے ہلال شعبان کا خیال کرنا	مامور بہ ہے

صوم و افطار دونو بر ویت ہین ۱۲۱
مہینا کبھی اونتیس کا بھی ہوتا ہے "
چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا اکثر کی نزدیک "
ایک شاہد کافی ہے
دو نو مہینے عید کی گھٹتے نہین ثواب مین بڑھ عید کی "
ہر شہر والون کو اونکی رویت معتبر ہے اسمین حدیث صحیح "
حسن غریب ہے
کس چیز سے افطار مستحب ہے تمر یا آب یا طب ۱۲۲
عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب عید کرین یعنے جماعت ضرور ہے "
افطار کے وقت مین "
جلد روزہ کھولنا مستحب ہے باتفاق "
سحر مین تاخیر مستحب ہے باتفاق ۱۲۳
صبح صادق چوڑی روشنی ہے "
جو روزہ دار غیبت کرے ان فی السحور کیسے "
سحر کھانیکے فضیلت
سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین بشرطیکہ قوت جہاد ہے "
جواز اسکا ۱۲۴
لڑنے والے کو روزہ نہ رکھنا چاہیے "
حاملہ اور مرضعہ کو افطار جایز ہے "
مرد کی طرف سی روزہ رکھنا جایز ہے ۱۲۵
کفارہ صوم مرد کی طرف سے فی روزہ طعام مسکین "
صائم کو اگر قے آجاوے روزہ مین نقصان نہین قضا کرے "
صائم سہوا کھا پی لے قانا ہو روزی رسید ۱۲۶
جو رمضان کا روزہ قصدا توڑے عمر بھر کے روزے بھی ناکافی ہو "
ثواب ہو
رمضان کا روزہ توڑنیکا کفارہ جماعین متعین علیہ "
اور مین مختلف فیہ
روزہ مین مسواک کرنا جایز ہے "
روزہ مین بوسہ لینا فعل بے ہے "
روزہ مین سرمہ لگانا جایز ہے

روزہ مین مباشرت " ۱۲۷
اوسکا روزہ نہین جو نیت نکری تفصیل فی الباب "
رات سے
نفل روزہ توڑ ڈالنا کچھ ضرر نہین "
جو نفل روزہ توڑہ قضا ہے "
شعبان کے روزے رمضان مین ملا دینا "
نصف شعبان سی بہ نیت استقبال مکروہ ہے ۱۲۹
روزہ رکھنا
شعبان کے پندرہوین شب نزول رب ہے "
محرم مین روزہ رکھنا افضل صیام ہے "
بعد رمضان کے
جمعہ کا روزہ فعل نبی ہے "
فقط جمعہ کا روزہ منہے عنہ ہے "
ہفتہ کے دن کا روزہ مشابہت یہود ہے "
دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ فعل نبی ہے "
چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ مع ستہ شوال صوم دہر کے برابر ہے "
عرفہ کا روزہ دو برس کی گناہ کا کفارہ ۱۳۰
عرفہ کا روزہ عرفات مین ترکہنا مستحب ہے "
عاشورہ کا روزہ ایک برس کا کفارہ ۱۳۱
ترک صوم عاشورا جایز ہے "
عاشورا رکب ہے ۹ و یا ۱۰ محرم "
ذی الحجہ کے عشرہ اول کا روزہ آنحضرت کیسے ۱۳۲
ترکہا
عمل عشرہ ذی الحجہ کے احب اعمال مین "
شوال کے چھہ روزے ماہ رمضان صوم دہر ہے "
ہر مہینے مین تین روزے مسنون ہے "
مطلق روزہ کی فضیلت الصوم لی وانا اجزی ۱۳۳

مطلق روزہ کی فضیلت ۱۳۴
ہمیشہ روزہ رکھنا منہ صوم ہی افطار "
پے در پے روزہ رکھنا مسنون "
عید فطر اور عید اضحی مین روزہ حرام ہے ۱۳۴
ایام تشریق مین روزہ " "
روزہ دار کو بچھنے لگانا مکروہ ہی "
اسکے جواز مین + ۱۳۵
صوم وصال مخصوص بحبیب ذوالجلال "
عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب عید کرین یعنے جماعت ضرور ہے "
افطار کے وقت مین
جلد روزہ کھولنا مستحب ہے باتفاق "
سحر مین تاخیر مستحب ہے باتفاق ۱۳۴
صبح صادق چوڑی روشنی ہے "
جو روزہ دار غیبت کرے ان فی السحور کیسے "
سحر کھانیکے فضیلت
سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین بشرطیکہ قوت جہاد ہے "
جواز اسکا ۱۳۴
لڑنے والے کو روزہ نہ رکھنا چاہیے "
حاملہ اور مرضعہ کو افطار جایز ہے "
مرد کی طرف سی روزہ رکھنا جایز ہے ۱۳۵
کفارہ صوم مرد کی طرف سے فی روزہ طعام مسکین "
صائم کو اگر قے آجاوے روزہ مین نقصان نہین قضا کرے "
صائم سہوا کھا پی لے قانا ہو روزی رسید ۱۳۶
جو رمضان کا روزہ قصدا توڑے عمر بھر کے روزے بھی ناکافی ہو "
ثواب ہو
رمضان کا روزہ توڑنیکا کفارہ جماعین متعین علیہ "
اور مین مختلف فیہ
روزہ مین مسواک کرنا جایز ہے "
روزہ مین بوسہ لینا فعل بے ہے "
روزہ مین سرمہ لگانا جایز ہے

صائم کو مبالغہ استنشاق منہ مکروہ ہی "
مہمان بی اذن میزبان روزہ نہ رکھے + "
اعتکاف مین + "
شب قدر مین ۲۷ رشب رمضان
بقول معتمد ۱۳۷
دوسرا اسی بیان مین + ۱۳۸
جاڑے کے روزے مفت کی توش "
جو لوگ طاقت رکھتے ہین پہلے قدریہ "
جایز تہا اب نہین
روزیکی
جو رمضان مین کہانا کہاکر سنت پر عمل کیا "
سفر کرے
روزہ دار کا تحفہ تیل یا خوشبو "
عید فطر اور عید اضحی کب جب لوگ عید کرین "
رمضا مین اعتکاف قضا ہو دوسرے رمضان تک "

معتکف حاجت ضروری کو نکلے	نعم	۱۳۹	جو کرنا یا جبہ پہنے احرام باندھے	اونٹ یا گائے	۱۴۵	رکعتین طواف کے قرأۃ	قل یا ایھا الکافرون
رمضان کی نماز شب	آہستہ کیفیت فعل	"	اون جانور دنبہ جنکا مارنا	چوپایہ بچھوا	"	ننگے طواف کرنا	حرام ہے
روزہ کہلوانیکا ثواب	روزہ دار کے برابر	"	محرم کو درست ہے	چلنا کنا		کعبے کے اندر جانا	مسنون ہے
رمضان کی نماز شب کے فضیلت	متفرق اکٹھی ہو گئی	"	محرم کے پچھنے لگانے مین	لباس	"	کعبے کے اندر نماز پڑھنا	مستحب خاص صحیح
ابواب الحج			احرام مین نکاح کرنا منع ہے	+	"		ثابت ہے
مکے کا حرم ہونا	اکبر کبیر فرشتے	۱۴۰	دوسرا اسکی رخصت مین	+	۱۴۶	کعبہ توڑ کر بنانے مین	+
حج و عمرہ کا ثواب	جنت اور اگلی گناہوں کی مغفرت	"	محرم کو شکار کا گوشت کھانا	اگر اوسکے لئے شکار نہ ہوا ہو	"	حطیم مین نماز پڑھنا	گویا بیت اللہ مین پڑھنا ہے
تارک حج باوجود قدرت	یہودی مری خواہ نصرانی فرض ہے	۱۴۱	شکار کا گوشت درست نہین محرم کو	اگر اوسکے لئے شکار نہ ہوا ہو	۱۴۷	حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت	تینون جنت کے یاقوت ہین
جب زاد و راحلہ ہو تب حج فرض ہے	فرض ہی	"	دریا کا شکار محرم کو	حلال ہے	"	منا مین جانا اور وہان ٹھیرنا	مسنون ہے
فرض مین عمر مین	ایک	"	مکے مین جاتے وقت غسل کرنا	حدیث غیر مخطوط سے ثابت ہے	"	منا مین جو جہان اوترے وہی اوسکی جگہ ہے	بحدیث حسن ثابت ہے
آنحضرت نے کتنے حج کیے	دو قبل ہجرت ایک بعد	"				منا مین قصر کرنا	مختلف فیہ ہے کس کے لئے
آنحضرت نے کتنے عمرے کئے	حدیبیہ مین ملا کر چار	۱۴۲	بلندیسی مکہ مین آنا اور پستی سے جانا	مسنون ہے	"		
آنحضرت نے کہان سے احرام باندھا	مسجد ذی الحلیفہ سے	"	آنحضرت دن کو مکی مین گئے	ثابت ہی بحدیث حسن صحیح	۱۴۸	عرفات مین ٹھہرا ہونا اور دعا کرنا	ہی نوجہ ہے
آنحضرت نے کب احرام باندھا	بعد نماز	"				عرفات سارا موقف ہے	متفق علیہ مسئلہ ہے
افراد کی بیان مین	+	"	طواف کی کیفیت مین	+	"	عرفات سے لوٹنا باسکین	مسنون ہے
ایک ہے احرام مین حج و عمرہ کرنا	قران ہے	"	حجر اسود سے رمل شروع کرنا	یہ مسنون ہے	"	مزدلفہ مین مغرب و عشا ملا کر پڑھنا	متفق علیہ مسئلہ ہے
تمتع کے بیان اور وہ کیا ہے	پہلے عمرہ کا احرام باندھنا پھر بعد عمرہ حج کا	"	اور اوسے پورا تمام		"	جسنے امام کو پایا مزدلفہ مین	حج پایا اگر وقوف عرفہ کیا
			حجر اسود اور رکن یمانی کو	اور کسی رکن کو نہین	"	عورتون لڑکون کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنا	مسنون ہے
لبیک کا بیان	+	۱۴۳	آنحضرت نے طواف کیا مضطبعا	واسطے اظہار جلادت کے	"	رمی کے بیان مین	+
لبیک اور قربانی کی فضیلت	یہ حج ہے	"	حجر اسود کو بوسہ دینا	مسنون ہے	"	مزدلفہ سے آفتاب نکلنے کی نسبت کہنا	مسنون ہے
بلند آواز سے لبیک پکارنا	مامور بہ ہے	۱۴۴	سعی صفا سے شروع کرنا	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے	"	چھوٹی کنکریان کا مارنا	مسنون ہے
احرام کے وقت نہانا	فعل نبی ہے	"			۱۴۹	بعد زوال شمس رمی کرنا	مامور بہ ہے
آفاقی کے احرام باندھنے کی جگہین	پانچ ہین	"	سعی صفا اور مروہ کی چھین	+	"	سوار ہو کر رمی کرنا نحر کے دن	مسنون ہے
جو محرم کو پہننا درست نہین	سلے ہوئی کپڑے	"	سوار ہو کر طواف کرنا	مسنون ہے	"	رمی کی کیفیت مین	تفصیلا فی الکتاب
محرم کی پاجامہ اور موزہ پہننا	جبکہ تہبند اور جوتی نہو	۱۴۵	طواف کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	"	رمی مین لوگون کا دھکیلنا	مکروہ ہی
			صبح اور عصر کے بعد دو رکعت طواف پڑھنا	مختلف فیہ	"	اونٹ گائے مین قربانی کی شراکت	سات آدمیون کو جایز ہے

اشعار مین	اونٹ کا کوہان	۱۵۶	عمرہ واجب ہی یا نہین	واجب نہین اور فضیلت ہے	۱۶۰	چرواہونکی رمی کا بیان	+ //
" "	زخمی کرنا		دوسرا اسی بیان مین	+ //		حج اکبر کیا ہے	جسمین لوگ حج کرتے ہین //
ہدی خریدنی مین قدید سے	ایک مقام کا نام ہے	//	عمر یکی فضیلت	کفارہ گناہ ہے //		طواف مثل نماز ہے	مگر کلام جایز ہے ۱۶۴
ہدی کی گلی مین مارڈالنا	مسنون ہے	"	تنعیم سے عمرہ لانا	فعل عائشہ رضی //		حجر اسود کے قیامت مین نکھین موتنگے	اور زبان //
بکریون کی گلی مین مارڈالنا	//	//		اللہ عنہا ہے		ظہر وعصر کا ترویہ اور نفر کے دن ادا کرنے	اور ابطح مین //
ہدی اگر راہ مین مرنے لگی تو کیا کرے	ذبح کر کے جوتے	۱۵۷	جعرانہ سے عمرہ لانا	بروایت غریب //		**ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	
قربانی کی اونٹ پر سوار ہونا	جایز ہے	//		فعل حبیب ہے			
سر منڈانا کہان سے شروع کرے	داہنی طرف سے	//	رجب مین عمرہ لانا	بروایت غریب //		بیمار کے ثواب مین	کفارہ گناہ ہے ۱۶۵
سر منڈانی اور بال کترانے مین	منڈانا افضل ہے	//	ذی قعدہ مین عمرہ لانا	فعل حبیب ہی //		عیادت مریض	مسنون ہے //
سر منڈانا عورت کو	حرام ہے	//	رمضان مین عمرہ لانا	حج کے برابر ہے //		موت کی آرزو	منع ہے //
حلق و ذبح مین تقدیم و تاخیر	لا باس ہے	۱۵۸	جو لبیک حج کے بعد زخمی یا لنگڑا	احرام کہولے	۱۶۱	مریض کے تعوذ مین	+ ۱۶۶
احلال مین قبل طواف زیارت	مسنون ہے //		ہو جاوے	اور دوسرا سال قضا کرے		وصیت مین	مامور بہ ہی //
خوشبو لگانا						ثلث یا ربع مال کی وصیت	جایز ہے //
لبیک پکارنا کب موقوف کرے	جب جمرہ عقبہ کے رمی کرے	//	حج مین شرط کرنا	جایز ہے //		قریب المرگ کی تلقین	مامور بہ ہے //
عمرہ مین لبیک کب موقوف کرے	جب حجر اسود کو بوسہ دی	//	دوسرا اسی بیان مین	+ //		سکرات موت مین	+ ۱۶۷
			جسی بعد طواف افاضہ حیض آوے	اپنی وطن چلی جاوے //		مومن کی موت مین	+ //
رات کو طواف زیارت کرنا	بحدیث حسن جایز ہے	//	حایضہ جو مناسک ادا کرتی ہے	طواف کے سوا //		ایک صحابی کی موت کا ذکر	+ //
			اخیر مین بیت اللہ سی رخصت ہونا	مسنون ہے ۱۶۲		نعی یعنے موت کی خبر پکارنا	منہے عنہ ہے //
ابطح مین اوترنا	آنحضرت اور خلفاے ثلثہ کا فعل ہے	//	طواف مین قارن کے	اوسی ایک طواف کافی ہے //		صبر وہی ہے جو پہلے پہل ہو	اخر مین سبکو صبر آجاتا ہے ۱۶۸
			مہاجر مدینہ بعد حج مکہ مین کتنک	تین دن //		میت کو بوسہ دینا	ابوبکر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا //
دوسرا ابطح کی اوترنے مین کہ ایک مقام ہے		۱۵۹	شہرے				
لڑکے کے حج مین کہ صحیح ہے			قفول کی دعائین اور قفول کیا ہے	حج و عمرہ سی لوٹنا //			
	ثواب ہوگا //		جو احرام مین مرجاوے	لبیک پکارتا //		میت کے غسل مین	+ //
	ماباپ کو ہی			اور ٹھنڈا		میت کو مشک لگانا	مسنون ہے //
میقات اور بڑھی کسیطرف سے حج کرنا	نیابت ہی بحسن صحیح	//	محرم آنکھہ مین ایلوا لگادی	کیا مضایقہ	۱۶۳	غسل میت سے غسل کرنا	مستحب ہے ۱۶۹
			احرام مین حلق کری تو کیا واجب ہے	مسکین کو //		کفن کس رنگ کا دینا	سفید رنگ //
				کہلانا یا تین		کفن اچھا دینا	مسنون ہے //
دوسرا اسی بیان مین	+	//		روزے یا قربانی		اون صلے اللہ علیہ وسلم کی کفن مین	تین کپڑے تھے //

میت و الونکی ہان کہانا بھیجنا ۱۶۹
منہ پیٹنا گریبان پھاڑنا مصیبت مین ۱۷۰
نوحہ کرنا ۱۷۰
رونا میت پر منع ہے ۱۷۰
رونیکے رخصت مین ۱۷۰
جنازیکے آگے چلنا ۱۷۱
جنازیکی پیچھے چلنا ماموربہ ہے ۱۷۱
جنازیکی پیچھی سوار ہوکر چلنا ۱۷۲
اسکے رخصت مین ۱۷۲
جنازہ جلد لیجانا یعنے معمولی چال سے ۱۷۲
شہدائے احد اور حمزہ کی جا مین ۱۷۳
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دفن ۱۷۳
مردیکی نیکیان ذکر کرنا ۱۷۳
جنازہ اوتارنیکے قبل بیٹھنا ۱۷۴
مصیبت کے ثواب مین ۱۷۴
نماز جنازہ کے تکبیرین ۱۷۴
نماز جنازہ کے دعا ۱۷۴
جنازہ کی نماز مین الحمد پڑہنا ۱۷۴
میت کی شفاعت اور نماز کی جا مین ۱۷۵
طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ ۱۷۵
لڑکون پر نماز پڑہنی چاہیے ۱۷۵
لڑکا جبتک پیدا ہوکر روے نہین ۱۷۵
نماز نہ پڑہین
نماز جنازہ مسجد مین ۱۷۶

نماز جنازہ مین امام کہان کھڑا ہو ۱۷۶
شہید پر نماز جنازہ اور غسل ۱۷۶
قبر پر نماز پڑہنا مسنون ہے ۱۷۶
نماز جنازہ غائب پر مسنون ہے ۱۷۶
نماز جنازہ کی فضیلت اور ثواب ۱۷۷
بحدیث ضعیف ۱۷۷
ملائیکہ کی بی آنے سے ۱۷۷
جنازہ مین جسنی تین بار کندھا دیا ۱۷۷
جنازہ دیکھکر اوٹھہ کھڑے ہونا ۱۷۷
اسکے ترک کے رخصت مین ۱۷۷
لحد اور شق کے بیان مین ۱۷۸
دفن میت کی دعا پڑہنا
قبر مین کچہہ بچھانا ۱۷۹
اور بڑہانا نہین
روا ہے ۱۷۹
قبر دان کو زمین کے برابر کرنا ۱۷۹
بیت المحدث مین
چار کہے خواہ پانچ ۱۷۹
قبر دان پر چلنا اور بیٹھنا اور اوسکی ۱۷۹
طرف نماز
قبر دنکا تختہ بنانا اور اوسپر ۱۷۹
لکھنا
مقبرہ مین جانیکے دعا پڑہنا ۱۷۹
زیارت قبور کا مفصل بیان ۱۷۹
عورتون کو زیارت قبور ۱۷۹
دوسرا اسی بیان مین
شب کو دفن کرنا ۱۸۰
مرنے کو اچھے طرح یاد کرنا

جسکا ایک لڑکا مرا اوسکا ثواب ۱۸۰
شہید کو ان کون مین
دونون کا جواب ۱۸۰
بروایت حسن صحیح ۱۸۰
جیسے نجاشی پر ۱۸۰
موے
ایک قیراط کے ۱۸۰
احد کے برابر ہے
جسنی خود کسیکے اوسپر نماز ۱۸۰
اپنا حق بوراد کیا ۱۸۰
قرضدار پر نماز پڑہنا ۱۸۰
ماموربہ ہے ۱۸۰
عذاب قبر اور منکر نکیر کا آنا ۱۸۰
اول کا حکم آخر ۱۸۱
سی منسوخ ہی
جو جمعہ کے دن مرے ۱۸۱
مسنون ہے ۱۸۱
میت کی تجہیز تکفین مین جلدی کرنا ۱۸۱
علما کا قول ہے ۱۸۱
کہ مکروہ ہی
قرضدار کا دل مرنیکے بعد قرض ۱۸۱
ماموربہ ہے جیسے
تصویر نکالنا
منع ہی ۱۸۱

ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نکاح پیغمبرون کی سنت ہی ۱۸۱
مسنون ہے ۱۸۱
مع فائدہ ترجم ۱۸۱
مختلف فیہ ہے ۱۸۲
۱۸۲
جیسے دیندار جانو اوس سے نکاح کرنا ۱۸۲
جایز ہے ۱۸۲
لوگ تین چیزین دیکھکر نکاح ۱۸۲
کرتے ہین
جسکا اوسکی طرف رغبت ۱۸۲
کا ہے
مخطوبہ کو دیکھنا قبل نکاح کے ۱۸۲

جنت ہے ۱۸۰
مسبون مطعون ۱۸۰
غریق صاحب ۱۸۰
مقتول جہاد ۱۸۰
جیسے وہان جانا ۱۸۰
وبا سے بہاگنا منع ہے ۱۸۰
اللہ ہی اوسکا
جو اللہ کا ملنا چاہے
ملنا چاہے ۱۸۱
نہ پڑہنا چاہیے ۱۸۱
چاہیے ۱۸۱
دوزخ مین ۱۸۱
مثل مصیبت ۱۸۲
زندہ کی ہے
فتنہ قبر سے بچے ۱۸۲
ماموربہ ہے ۱۸۲
ایک چادر جنکے ۱۸۲
مختلف فیہ ہے ۱۸۲
برواۃ حسن ۱۸۳
صحیح
جیسے حیا اور ۱۸۳
تعطر اور سواک
منہے عنہ ہے ۱۸۳
اللہ داد فساد ہے ۱۸۳
دین دال ۱۸۴
وجمال
ماموربہ ہے ۱۸۴

صوم وافطار دونو پر دیت ہین		۱۲۱	روزہ مین مباشرت	"	۱۲۷	مطلق روزہ کی فضیلت	الصوم وانا اجزی ۱۳۳
مہینا کبھی اونتیس کا بھی ہوتا ہے		"	اوسکا روزہ نہین جو نیت نکری	لفضیلہ فی ایام	"	ہمیشہ روزہ رکھنا	نہ صوم من افطر "
چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا	اگر کی نزدیک	"	رات سے			پے درپے روزہ رکھنا	مسنون "
	ایک شاید کافی ہے		نفل روزہ توڑ ڈالنا	کچھہ ضرر نہین	"	عید فطر اور عید اضحی مین روزہ	حرام ہے ۱۳۴
دونو مہینے عید کی گھٹتے نہین		"	جو نفل روزہ توڑہ قضا ہے		۱۲۸	ایام تشریق مین روزہ	" "
ہر شہر والون کو اونکی رویت معتبر ہے	اسمین حدیث صحیح	"	شعبان کے روزے رمضان مین ملا دینا		"	روزہ دار کو بچھنے لگانا	مکروہ ہی "
	حسن غریب ہے		نصف شعبان کی یہ نیت استقبال	مکروہ ہے	۱۲۹	اسکے جواز مین	+ ۱۳۵
کس چیز سے افطار مستحب ہے	تمر یا آب یا طب	۱۲۲	روزہ رکھنا			صوم وصال	مخصوص بحبیب ذوالجلال "
عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب عید کریں	یعنے جماعت ضرور ہے	"	شعبان کے پندرہوین شب	نزول رب ہے	"	جنب صبحکی اور روزہ بھی ہو	کچھہ مضائقہ نہین "
افطار کے وقت مین		"	محرم مین روزہ رکھنا	افضل صیام ہے	"	روزہ دار دعوت قبول کرے	ہان جاکر دعا کرے "
جلد روزہ کھولنا	مستحب ہے باتفاق	"		بعد رمضان کے		عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر	منہے عنہ ہے "
سحر مین تاخیر	مستحب ہے باتفاق	۱۲۳	جمعہ کا روزہ	فعل نبی ہے	"	صائم کے آگے کھانا کھا دین	تو فرشتے اوسکے ۱۳۶
صبح صادق	چوڑی روشنی ہے	"	فقط جمعہ کا روزہ	منہے عنہ ہے	"		لئے دعا کرین
جو روزہ دار غیبت کرے		"	ہفتہ کے دن کا روزہ	مشابہت یہود ہے	"	حائض روزہ کی قضا کرے	+ "
سحر کھانیکے فضیلت	ان فی السحور برکت	"	دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ	فعل نبی ہے	"	نہ نماز کے	
سفر مین روزہ رکھنا خوب نہیں	بشرطیکہ قوت ہو	"	چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ	مع ستہ من شوال	"	صائم کو مبالغہ استنشاق مین	مکروہ ہی "
جواز امکا		۱۲۴		دہر کے برابر ہے	۱	مہمان بی اذن میزبان روزہ نہ رکھے	+ "
مرنے والے کو روزہ نہ رکھنا چاہئے		"	عرفہ کا روزہ	دو برس کی گناہ	۱۳۰	اعتکاف مین	+ "
حاملہ اور مرضعہ کو افطار جایز ہے		"		مکا کفارہ		شب قدر مین	۲۷ شب رمضان
مرد یکی طرف سی روزہ رکھنا	جایز ہے	۱۲۵	عرفہ کا روزہ عرفات مین	ترکہنا مستحب ہے	"		بقول معتمد ۱۳۷
کفارہ صوم مرد یکی طرف سے	فی روزہ طعام مسکین	"	عاشورہ کا روزہ	ایک برس کا کفارہ	۱۳۱	دوسرا اسی بیان مین	+ ۱۳۸
صائم کو اگر قے آجاوے روزہ مین نقصان نہین			ترک صوم عاشورا	جایز ہے	"	جاڑے کے روزے	مفت کی ٹوٹ "
صائم سہوا کہا پی لے	قیاس ہو رزق اللہ	۱۲۶	عاشورا رکب ہے	۹ یا ۱۰ محرم	"	جو لوگ طاقت رکھتے ہین	پہلے قدر ہے "
جو رمضان کا روزہ قصدا توڑے	عمر بھر روزہ رکھنا ہو	"	ذی الحجہ کے عشرہ اول کا روزہ	آنحضرت نے کیسے	۱۳۲	روزیکی	جایز نہا اتنہین
	ثواب نہو			نرکہا		جو رمضان مین کہانا کہا کر	سنت پر عمل کیا "
رمضان کا روزہ توڑنیکا کفارہ	جامعین متفق علیہ	"	عمل عشرہ ذی الحجہ کے	احب اعمال مین	"	سفر کرے	
	اور مین مختلف فیہ		شوال کے چھہ روزے	معہ رمضان صوم	"	روزہ دار کا تحفہ	تیل یا خوشبو "
روزہ مین مسواک کرنا	جایز ہے	"		دہر ہے			
روزہ مین بوسہ لینا	فعل نبی ہے	"	ہر مہینے مین تین روزے	مسنون ہے	"	عید فطر اور عید اضحی کب سے	جب لوگ عید کرین "
روزہ مین سرمہ لگانا	جایز ہے		مطلق روزہ کی فضیلت	الصوم کما امر بہ	۱۳۳	رمضان مین اعتکاف قضا ہو	دوسرے رمضان مین ادا "

معتکف حاجت ضروری کو نکلے	نعم	۱۳۹	جو کرتا یا جبہ پہنے احرام باندھے	اوتار دالی	۱۴۵	رکعتین طواف کے قرأۃ	قل ویقل ہو
رمضان کی نماز شب	آہستہ پڑھنا افضل ہے	"	اون جانور دنمین جنکا مارنا	چوپایہ بھیڑ کو	"	ننگے طواف کرنا	حرام ہے
روزہ کھلوانیکا ثواب	روزہ دار کے برابر	"	محرم کو درست ہے	چیل کنا		کعبے کے اندر جانا	مسنون ہے
رمضان کی نماز شب کے فضیلت	مستحب اگلی نماز تک	"	محرم کے پچھنے لگانے مین	لاباس ہے	"	کعبے کے اندر نماز پڑھنا	مجتہد فیہ صحیح
ابواب الحج			احرام مین نکاح کرنا منع ہے	+	"		ثابت ہے
مکے کا حرم ہونا	ابراہیم سے	۱۴۰	دوسرا اسکی رخصت مین	+	۱۴۶	کعبہ توڑ کر بنانے مین	+
حج و عمرہ کا ثواب	جنت اور اگلی گناہوں کی مغفرت	"	محرم کو شکار کا گوشت کھانا	اگر اوسکے لئے شکار نہ ہوا ہو	"	حطیم مین نماز پڑھنا	گویا بیت اللہ مین پڑھنا ہے
تارک حج باوجود قدرت	یہودی مرے خواہ نصرانی فرض ہے	۱۴۱	شکار کا گوشت درست نہین محرم کو	اگر اوسکے لئے شکار نہ ہوا ہو	۱۴۷	حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت	نیز حجر کے مسنون ہے
جب اور راحلہ ہو تب حج کرے	فرض ہی	"	دریا کا شکار محرم کو	حلال ہے	"	منا مین جانا اور وہان ٹھیرنا	مسنون ہے
فرض ہین عمر مین	ایک	"	مکے مین جاتے وقت غسل کرنا	حدیث غیر ثابت ہے	"	منا مین جو جہان اترے وہی اوسکی جگہ ہے	حدیث حسن ثابت ہے
آنحضرت نے کتنے حج کیے	دو قبل ہجرت الی المدینہ	"				منا مین قصر کرنا	مختلف فیہ ہے
آنحضرت نے کتنے عمرے کیے	مختلف من باتین ثواب مین چار	۱۴۲	بلندی سے مکہ مین آنا اور پستی سے جانا	مسنون ہے	"		مکی کے لئے
آنحضرت نے کہان سے احرام باندھا	مسجد ذی الحلیفہ سے	"	آنحضرت دن کو مکہ مین گئے	ثابت ہی بحدیث حسن صحیح	۱۴۸	عرفات مین ٹھہرا ہونا اور دعا کرنا	ہی نو حج ہے
آنحضرت نے کب احرام باندھا	بعد نماز	"				عرفات سارا موقف ہے	متفق علیہ مسئلہ ہے
افراد کی بیان مین	+	"	طواف کی کیفیت مین	+	"	عرفات سے لوٹنا بسکینہ	مسنون ہے
ایک سے احرام مین حج و عمرہ کرنا	قران ہے	"	حجر اسود سے رمل شروع کرنا	یہی مسنون ہے	"	مزدلفہ مین مغرب و عشا ملا کر پڑھنا	متفق علیہ مسئلہ ہے
تمتع کے بیان اور وہ کیا ہے	پہلے عمرہ کا احرام باندھنا پھر بعد عمرہ حج کا	"	اور اوسی پر تمام			جسنے امام کو مزدلفہ مین پایا اگر وقوف عرفہ کر چکا	حج پایا
			حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا	اور کسی کرنے کو نہین		عورتون اور کمزور کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنا	مسنون ہے
لبیک کا بیان	+	۱۴۳	آنحضرت نے طواف کیا ماشی اور راکب		"	رمی کے بیان مین	+
لبیک اور قربانی کی فضیلت	یہی حج ہے	"	حجر اسود کو بوسہ دینا	مسنون ہے	"	مزدلفہ سے آفتاب نکلنے کی نسبت کہنا	مسنون ہے
بلند آواز سے لبیک پکارنا	مامور بہ ہے	۱۴۴	سعی صفا سے شروع کرنا	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے		چھوٹی کنکریان کا مارنا	مسنون ہے
احرام کے وقت نہانا	فعل نبی ہے	"			۱۴۹	بعد زوال شمس رمی کرنا	مامور بہ ہے
آفاقی کے احرام باندھنے کی جگہین	پانچ مین	"	سعی صفا اور مروہ کی چھین	+	"	سوار ہو کر رمی کرنا نحر کے دن	مسنون ہے
جو محرم کو بہنا درست نہین	سلے ہوئی کپڑے	"	سوار ہو کر طواف کرنا	مسنون ہے	"	رمی کی کیفیت مین	تفصیلی ذکر ہے
محرم کی پچھنا اور روزہ بہنا درست ہے	جب تک اوس جوتی نہو	۱۴۵	طواف کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	"	رمی مین لوگون کا دھکیلنا	مکروہ ہی
			صبح اور عصر کے بعد دو رکعت طواف پڑھنا	مختلف فیہ	"	اونٹ گائے مین قربانی کی شراکت	سات آدمیون کو جایز ہے

اشعار مین
" " زخمی کرنا
ہدی خریدنی مین قدید سے
ہدی کی گلی مین مارڈالنا
بکریون کی گلی مین مارڈالنا
ہدی اگر راہ مین مرنے لگی تو کیا
قربانی کی اونٹ پر سوار ہونا
سر منڈانا کدہری شروع کرے
سر منڈانی اور بال کتروانیمین
سر منڈانا عورت کو
حلق و ذبح مین تقدیم و تاخیر
احلال مین قبل طواف زیارت
خوشبو لگانا
تلبیک پکارنا کب موقوف کرے
عمرہ مین تلبیک کب موقوف کرے
رات کو طواف زیارت کرنا
البطحہ مین اترنا
دوسرا البطحہ کی اوتریمین کہ
ایک مقام ہے
ترکے کے حج مین کہ صحیح ہے
میت اور بڑھی کیطرف سے حج کرنا
دوسرا اسی بیان مین

اونٹ کا کوہان ۱۵۶
" " ایک مقام کا نام ہے
" " مسنون ہے
" " ۱۵۷
" " جایز ہے
" " ۱۵۸
" " لاباس ہے
" " مسنون ہے
" " حرام ہے
" " ۱۵۸
" " مسنون ہے
" " ۱۵۹
" " ثواب اوسکا
ماباپ کو ہی
" " ثابت ہی
بحث صحیح
" "

عمرہ واجب ہی یا نہین
دوسرا اسی بیان مین
عمر یکی فضیلت
متعیم سے عمرہ لانا
جعرانہ سے عمرہ لانا
رجب مین عمرہ لانا
ذی قعدہ مین عمرہ لانا
رمضان مین عمرہ لانا
جو لبیک حج کے بعد زخمی یا لنگڑا
ہوجاوے
حج مین شرط کرنا
دوسرا اسی بیان مین
جسی بعد طواف افاضہ حیض آوے
حائضہ جو مناسک ادا کرتی ہے
اخرمین بیت المقدس رخصت ہونا
طواف مین قارن کے
مہاجر مدینہ بعد حج مکہ مین کتبک
شہرے
قفول کی دعا مین اور قفول کیا ہے
جو احرام مین مرجاوے
محرم انکہہ مین ایلوا لگادی
احرام مین حلق کری تو کیا واجب ہے

واجب نہین افضل ہے ۱۶۰
+ "
" "
" "
فعل صحابہ ہے
" "
فعل صحابی ہی ۱۶۱
" "
" "
+ "
" "
" "
"

میت کو انکی جان کہانا بھیجنا — مامور بہ ہے — ۱۶۹
منہ پیٹنا گریبان پھاڑنا مصیبت مین — حضرت کی سنت سے — "
نکلنا ہے
نوحہ کرنا — حرام ہے — ۱۷۰
رونا میت پر منع ہے — + — "
رونیکے رخصت مین — + — "
جنازیکے آگے چلنا — روا ہے — ۱۷۱
جنازیکی پیچھے چلنا مامور بہ ہے — بحدیث ضعیف — "
جنازیکی پیچھی سوار ہوکر چلنا — ملائیکہ کی بی ہے — ۱۷۲
اسکے رخصت مین — + — "
جنازہ جلد لیجانا یعنے معمولی چال سے — مستحب ہے — "
شہدائے احد اور حمزہ کی جا مین — + — "
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دفن — اپنی فرش کیجگہہ — "
دفن ہوی
رونیکی نیکیان ذکر کرنا — اور برائیان نہین — ۱۷۳
جنازہ اوتارنیکے قبل بیٹھنا — روا ہے — "
مصیبت کے ثواب مین — بیت الحمد جنت مین — "
نماز جنازہ کے تکبیرین — چار کہے خواہ پانچ — "
نماز جنازہ کے دعا — "
جنازہ کی نماز مین الحمد پڑہنا — مسنون ہے — ۱۷۴
میت کی شفاعت اور نماز کی جا مین — تین صفین جسپر — "
نماز پڑہین دعا ہے
طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ — مکروہ ہے بعض کے — "
نزدیک
لڑکون پر نماز پڑہنی چاہیے — بعض کے نزدیک — ۱۷۵
اگرچہ پیدا ہی ہوا ہو
لڑکا جبتک پیدا ہوکر روے نہین — تو ہی اور شافعی — "
نماز نہ پڑہین — کا مذہب یہی ہے
نماز جنازہ مسجد مین — جایز بحدیث ضعیف — "

نماز جنازہ مین امام کہان کھڑا ہو — "
شہید پر نماز جنازہ اور غسل — "
قبر پر نماز پڑہنا مسنون ہے — ۱۷۶
نماز جنازہ غایب پر مسنون ہے — "
جنازہ مین جسنی تین بار کندھا دیا — "
جنازہ دیکھکر اوٹھہ کھڑے ہونا — "
اسکے ترک کے رخصت مین — "
لحد اور شق کے بیان مین — "
دفن میت کی دعا پڑہنا — "
قبر مین کچھہ بچھانا — ۱۷۷
قبرون کو زمین کے برابر کرنا — "
قبرون پر چلنا اور بیٹھنا اور اوکی — "
طرف نماز
قبر اونکا تختہ بنانا اور اون — "
پر لکھنا
مقبرہ مین جانیکے دعا پڑہنا — "
زیارت قبور کا مفصل بیان — "
عورتون کو زیارت قبور — ۱۷۸
دوسرا اسی بیان مین
شب کو دفن کرنا — "
مرتے کو جسطرح یاد کرنا — "

عورت کے کمر مرد کے — ۱۷۸
سر کے برابر
دونون کی جا بنانا — "
بروایت حسن صحیح — ۱۷۹
جیسے نجاشی پر — "
ہوے
ایک قیراط کے — "
احد کے برابر ہے
جسنی خود کسی کے اوسپر نماز — "
قرضدار پر نماز پڑہنا — "
اپنا حق چھوڑا دیا
مامور بہ ہے — "
اول کا حکم اب — ۱۸۰
سی منسوخ ہی
جو جمعہ کے دن مرے — "
مسنون ہے — "
علی کا قول ہے — ۱۸۱
کہ مکروہ ہی
مامور بہ ہے جیسے — "
تصویر نکالنا مٹانا
منع ہی — "

ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منع ہی — "
نکاح پیغمبرون کی سنت ہی — جیسے حیا اور — "
تعطر اور مسواک
مسنون ہے — "
مع فایدہ ترجمہ — "
عورتون سی انکار رکھنا اور — منہے عنہ ہے — "
مختلف فیہ ہے — ۱۸۲
خصے ہونا
" — جیسے دیندار جانوار اوس سے نکاح کرنا — "
جایز ہے — لوگ تین چیزین دیکھکر نکاح — دین وال — ۱۸۳
کرتے ہین — وجمال
جو جبلی طور پر عورت — ۱۸۴
کا ہے
منظوبہ کو دیکھنا قبل نکاح کے — مامور بہ ہے — "

جسکا ایک لڑکا مرا اور سکا ثواب — جنت ہے — ۱۸۵
شہید کو ان کون مین — مسبون مطعون — "
غریق صاحب ہے — "
مقتول جہاد — "
وبا سے بھاگنا منع ہے — جیسے میدان جانا — "
جو اللہ کا ملنا چاہے — اللہ ہی اوسکا
ملنا چاہے — ۱۸۶
جسنی خود کسی کے اوسپر نماز — نہ پڑہنا چاہیے — "
قرضدار پر نماز پڑہنا — چاہیے — "
عذاب قبر اور منکر نکیر کا آنا — دوزخیون مین — "
ماتم پرسی کا ثواب — مثل مصیبت — ۱۸۷
زدہ کی ہے
فتنہ قبر سے بچنے — "
میت کی تجہیز تکفین مین جلدی کرنا — مامور بہ ہے — "
ماتم پرسی کی فضیلت اور ثواب — ایک چادر جنت کی — "
نماز جنازہ مین رفع یدین کرنا — مختلف فیہ ہے — "
قرضدار کا دل مرنیکے بعد قرض — بروایت حسن — ۱۸۸
مین لگا ہے — صحیح

نکاح کا مشہور کرنا	سنون ہے	۱۸۴		اون عورتون کے بیا نہین جنکا نکاح		۱۹۲	رضاعت کی مدت دو برس ہے
نوشہ کو دعا دینا	مسنون ہے			مین جمع کرنا درست نہین			مرضعہ کے ادائے حق مین ایک غلام کافی ہے
صحبت کی وقت کی دعا پڑہنا	سنون ہے	۱۸۵		نکاح مین شرط کرنہین	اوسکی وفا واجب ہے		جو لونڈی آزاد ہوا اور اوسکا شوہر اوسی اختیار ہے ۱۹۸
نکاح کے اوقات مستحبہ سے ہے	شوال کا مہینا			جو مسلمان ہوا اور اوسکی بیبان چار رکہتے ہے			بہے ہو
ولیمہ نکاح	مسنون ہے			زیادہ بیبان ہون			اون دعورت کی مالک یا شوہر کی ہے
دعوت قبول کرنا	مسنون ہے			جو مسلمان ہوا اور اوسکی بیبان دو	ایک کو کہتے ہے	۱۹۳	مرد کو کوئی عورت خوش لگی اپنی بی بی سے صحبت کرے
ولیمہ مین جو بغیر بلائے آئے	صاحب خانہ کے			بہنین ہون			
	اجازت ضرور ہے			جو حاملہ لونڈی خریدے	تا وضع حمل		شوہر کا حق عورت پر ۱۹۹
باکرہ سے نکاح کرنا	موجب ملاعبت ہے	۱۸۶			صحبت نکری		عورت کا حق شوہر پر
				شوہر والیان جو غنیمت مین آوین	اونسی صحبت جایز ہے		عورتون سی پچہی سی صحبت کرنا حرام ہی
نکاح بغیر دلی کے	درست نہین						عورت کو سنگار کرکے نکلنا ۲۰۰
نکاح بغیر گواہون کے	گویا زنا ہی	۱۸۷		زنا کی اجرت	حرام ہے		عیرت ہین
نکاح کا خطبہ	مسنون ہے			ایک کے پیغام پر دوسرا دے	کرمنع ہی		عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہین
نکاح کا اذن کنواری اور بیوہ سے لینا	ضروری ہے	۱۸۸		غزل مین	وہ جایز ہے	۱۹۴	غیر محرم عورت کی سانہہ خلوت منع ہے
				غزل کی کراہت ہے			جن عورتون کے شوہر باہر گئی ہون
یتیمہ پر نکاح مین جبر کرنا	درست نہین			باکرہ اور بیوہ کی تقسیم مین	باکرہ کی شب بیوہ کے		اون پاس جانا
جس لڑکی کا دو ولیون نے الگ الگ نکاح کیا	نکاح اول درست ہی	۱۸۹					عورت کو پردہ ضرور ہے ۲۰۱
غلام کا نکاح بغیر اذن مولی کے	درست نہین			سوتون کو برابر رکہنا	ماموریہ ہے	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا چوڑن کے طعن کا سبب ہے
عورتون کا مہر کم سے کم	دو جو تیان			جورو خصم سے ایک مسلمان ہوجاوے			
جو لونڈی کو آزاد کرکے نکاح کرے	عتق ہی مہر ہوسکتا ہے	۱۹۰		جونا کے قبل تقرر مہر مرجاوے	عورت کو مہر مثل		**ابواب الطلاق واللعان**
				ابواب الرضاع	اور میراث ملے		سنت کی موافق طلاق دینا ۲۰۱
اسکے فضیلت				دودہ پلانا		۱۹۶	طلاق البتہ مین ۲۰۲
				رضاعت بہی حرام ہوتے ہین جو نسب سے حرام ہین	یعنے سات ماں		یعنے بترا کام ہے ہاتہہ ہے
منکوحہ کی بیٹی سی نکاح کرنا	تفصیل مے اب			دودہ مرد کیطرف منسوب ہے			طلاق کا اختیار عورت کو دینا
سلفہ ثلاث کا حکم				عدم ثبوت حرمت مصاہرت			مطلقہ ثلاث کو نفقہ اور مکان دینا مختلف فیہ ہے ۲۰۳
محلل اور محلل لہ کا بیان		۱۹۱		مقتا نسے			طلاق قبل نکاح واقع نہین ہوتا یعنے اجنبیہ پر
متعہ کا نکاح پہلے جایز تہا	پہر حرام ہوگیا			ثبوت رضاعت کو ایک عورت	کافی ہی	۱۹۷	لونڈی کے طلاق دو ہی ہین ۲۰۴
نکاح شغار	اسلام مین نہین			کی گواہی ہے			دل مین طلاق کی خیال کرنیسے طلاق نہین پڑتا

طلاق خوش طبعی سے بہے	پڑجاتا ہے	۲۰۴	مدبر کے بیع مین	بیع اوسکی منعقد	۲۱۲	اجرا ور زیور کے بعین ضبیک	بجدیث حسن ۲۲۰
خلع کے بیان مین اور وہ کیا ہے	عورت مہر چھوڑدے	//		فیہ ہے		جدا نکرین	صحیح منع ہی
	اور مرد طلاق		نجارون کے استقبال مین	کہ منہے عنہ ہے	//	بردہ کی بیع دلالی شرط	بائع کو نہین //
	دیوی		شہر والا گانون والی کی چیز نہ	کہ منع ہی	//		پہونچتی
خلع کرنیوالیون مین	وہ منافقات ہین	//	بیچے			نفع کے بیان مین	+ //
عورتون کی خاطر داری	مامور بہ ہے	۲۰۵	محاقلہ اور مزابنہ مین	دونو حرام ہین	۲۱۳	جس مکان کے پاس آشیانہ	// //
جسکا باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے	طلاق دیدے	//	پہلو کا بچا جبتک گذر نہون	منع ہی	//	کہ زر کتابت ادا کرسکے	
عورت اپنی سوت کا طلاق نچاہے	کہ منہے عنہ ہے	//	حبل کے وعدہ پر بیع کرنا	منع ہی	//	جسکا دانہ نکلی اوسکی بیع	فورا لے ۲۲۱
مسلوب العقل کے طلاق مین	وہ طلاق نہین کہ	//	دھوکی کی بیع ہین کہ	منہے عنہ ہی	//	جو اپنی چیز بادے	
اگلے زمانہ کے بعد طلاق	یعنے ایام جاہلیت	//	ایک بیع مین دو بیع کرنا	//	۲۱۴	مسلمان ذمی ہی ہی شراب	بلکہ پہنچدی //
جسکا خاوند مرگیا ہو اور وہ حبنی	اوسکی عدت تمام ہے	۲۰۶	جو چیز اپنے پاس نہو اوسکی بیع	//	//	نہ بکوائے	اگرچہ یتیم کا ہو
جسکا خاوند مرگیا اوسکے عدت	چار مہینے دس دن	//	دلالی کی بیع اور ہبہ	درست نہین	۲۱۵	حائض سی ہی خیانت درست	بحسن غریب //
مظاہر جو ادائی کفارہ کے قبل صحبت کرے	اوسپر ایکہی کفارہ ہے	۲۰۷	جانور کے بدلی جانور قرض بیچنا	//	//	نہین	منع ہے
کفارہ ظہار کہ دو ماہ کے روزے ہین	یا ساٹھ مسکین کھلانا	//	دو غلام دیکر ایک خریدنا	بحدیث حسن صحیح	//	مانگیکے چیز پھیر دینا ضرور ہے	بحدیث حسن //
ایلا مین کہ قسم کہاتا ہے عورت کے ترک صحبت کے	+	//		ثابت ہے		غلہ روکنا انتظار گرانی	حرام ہے ۲۲۲
لعان مین	+	۲۰۸	جسپر چیزین کہ جنمین تفاضل	اور ربا اینے	//	کے لئے	
جسکا شوہر مرے عدت کہان کرے	اپنی خاوند کے گہر مین	۲۰۹	جایز نہین	مین ہے		محفلات یعنے دودھ چرہائے	منع ہی //
ابواب البیوع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			صرافے کے بیان مین		۲۱۶	ہوئے کی بیع	
سود کی برائی مین	سود خوار ملعون ہے	//	نخل اور غلام مالدار کے بیع میز		//	جھوٹی قسم جس سے کسی کا مال	غصب ایسے کا ہے //
جھوٹ اور جھوٹی گواہی مین	یہہ دونون کبیرہ ہین	۲۱۰	عاقدین کی خیار مین قبل		۲۱۸	مارا جاوے	
تاجرون کا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا	معشر التجار	//	تفریق کے			بائع اور مشتری کے اختلاف	قول بائع ۲۲۳
جو بیع مین جھوٹی قسم کہادے	خائب و خاسر ہے	//	بیع مین بغیر تراضی طرفین	نچاہیے	//	مین	معتبر ہے
سودے سے تجارت کو جانا	موجب کثرت مال ہے	//	جدا ہونا			جو پانی حاجت سی زیادہ	ممنوع ہی //
کسی چیز کو وعدہ پر خریدنا	درست ہے	۲۱۱	جو دھوکہا کہادے	لاخلابۃ	//	ہوا اوسکی بیع	
سبغیامہ تحریر کرتے ہین	بحدیث شعب غریب	//		کہدیا کرے		جانورونکی گابہن کرانے کی	// //
	ثابت ہے		دو دو چوہی جانور کی بکری		۲۱۹	اجرت	
ماپ اور تول مین	عدل لازم ہے	//	جانور بیچنے وقت سواری	بحدیث حسن صحیح	//	کتے کی قیمت اور زنا کی	حرام ہے //
نیلام یعنے ہراج کے بیان مین	یہہ بیع مسنون ہے	۲۱۲	کی شرط	ثابت ہے		کہانت کی	
			سستی رہو نہ سی نفع اوٹھانا	//	//	پیچھے لگانی کی مزدوری	منہے عنہ ہے //

اسکے جواز مین		بحدیث حسن صحیح	۲۲۴	منابذہ اور ملامسہ کے بیع	ممنوع ہے	۲۳۰	رقبی کے بیان مین
"		ثابت ہے		غلہ وغیرہ خریدنیکو پیشکی روپیہ دینا	کیل و وزن دونو	"	صلح مین دربیان مسلمانون کے
کتے اور بلے کی قیمت		بحدیث مضطرب	"		معلوم ہو تو درست ہے		دیوار ہمسایہ پر کڑی رکھنا
		مکروہ		زمین مشترک کا کوئی حصہ بیچنا چاہے	تو اپنی شریک کو	"	
شکاری کتی کی قیمت		جایز ہے	"		بتالے		
گانیوالی لونڈیون کی قیمت		حرام ہے	"	بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان مین	+	"	قسم کہلانیوالیکے بیت برقسم کا ہونا
فائدہ مترجم حرمت مین غنا کے		عجیب و غریب	"	نرخ مقرر کرنا	اللہ کا کام ہے	"	جب راہ مین اختلاف ہو
بھائیون اور ماں اور اولاد کو بیعاً		قیامت مین	۲۲۵	دغابازی کرنا بیع مین	حرام ہے	۲۳۱	تخییر واجب والدین صاحبون
جدا کرنا		جدائی احباب		اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینا	درست ہی	"	باپ لڑکے کی مال سے جو چاہے لیلے
		کا موجب ہے		مسجد مین خرید و فروخت	منع ہے	"	کہ لڑکا ہی اوسکا مال ہے
جو غلام خرید کر کمائی ہی کھاچکا	اور عیب پایا	پھیر سکتا ہے	"	**ابواب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**			
راہ والی کو راہ کے پھل کھانا		درست ہی	"				کسی چیز تورنے اور اوسکی بابا
بیع مین استثنا کرنا		جب مقدار معلوم	"	قاضی کا بیان	+	۲۳۲	جایز ہے
		ہو درست ہی					مرد و عورت کے بانع ہونے مین
طعام کی بیع قبل قبض کے		جایز نہین	۲۲۶	قاضی کی ثواب و خطا مین	+	"	جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے
کسی بیع پر بیع کرنا		منع ہے	"	کیفیت قضا مین	+	۲۳۳	اوسکا کاٹ دینا
بیع خمر کے		"	"	امام عادل	اللہ کا پیارا ہے	"	زیر کا قصہ بیان
بے اجازت مالکون کے دودھ دوہنا		بضرورت جایز ہے	۲۲۷	کیفیت انفصال مقدات	+	"	مذکور ہے
مردار جانورون کے کھالین اور		منع ہی	"	امام رعیت کا بیان	+	"	جو اپنا بردہ موت کی وقت
بتونکا بیچنا				قاضی جب غصہ ہو	فیصلہ نکرے	"	آزاد کرے
ہبہ کو پھیر لینا کیسا ہے		جیسے کنایتی کری	"	حاکمون کا تحفہ	غلول ہے	"	جو تالے دار کا مالک ہو
		اور کہانے		رشوت دینا اور لینا	موجب لعنت ہے	۲۳۴	وہ تالے دار آزاد ہے
بیع عرایا اور اوسکی جواز مین		پانچ وسق سے	۲۲۸	دعوت اور ہدیہ قبول کرنا	سنت ہی	"	جو غیر کی زمین مین بے اجازت کچھ بو دے
		کم مین		اخذ مال غیر اگرچہ بحکم حاکم ہو	حرام ہی	"	اپنا نقصہ لیلے
نجش یعنے لگر مبایعین		حرام ہے	"	مدعی پر گواہ اور مدعی علیہ پر قسم	ضرور ہے	"	ہبہ مین لڑکونکو برابر دینا
جھکے ڈنڈی تولنے مین		ہے مامور بہ	۲۲۹	مدعی کی قسم جب اوسکا ایک گواہ	معتبر ہی بحدیث	۲۳۵	مامور بہ ہے
قرض دار تنگدست کو مہلت دینا		ساعیہ عرش مین	"	ہو	حسن صحیح		شفعہ کے بیان مین
		جگہ پایا ہے		غلام مشترک کے آزاد مین	+	"	غائب کے شفعہ مین
ادائے قرض مین غنی کو دیر لگانا		ظلم ہے	"	عمرٰی کے بیان مین	+	۲۳۶	حاضر جب ایسی جداد مین شفعہ نہین
							ہوجاوین
							شفعہ مرشی مین ہونا
							بروایت ضعیف
							ثابت ہے
							لقطہ اور کھوئے ہوا اونٹ بکری
							کے بیان مین

	+		۲۴۴
	+		۲۴۷
		جایز ہے اور	"
		اوسکو ممانعت	
		نہین چاہیے	
	×		"
		سالانہ مقرر کردے	"
		بحسن صحیح ثابت ہے	"
		کہ لڑکا ہی اوسکا	"
		مال ہے	
		جایز ہے	۲۴۸
			"
			"
	+		۲۴۹
			"
			۲۵۰
			"
			۲۵۱
			"
			"
			"
	×		"

وقف کے بیان مین ۲۴۳
جانور کے مارپر قصاص نہین ۲۴۳
زمین خراب کا آباد کرنا ۲۴۴
مقطع دینی کے بیان مین ۲۴۵
درخت لگانے کی فضیلت مین ۲۴۵
مزارعت یعنے شراکت سی کھیتی کرنا ۲۴۶

ابواب الدیات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیت کے کتنے اونٹ ہین ۲۴۶
دیت کے کتنے روپیہ ۲۴۶
جن زخمون سی ہڈی کہلجاوی اونکی دیت ۲۴۶
انگلیون کے دیت ۲۴۷
دیت کا عفو ۲۴۷
جیکا سر پتھر سے کچلا جاوے ۲۴۷
قتل مومن کا عذاب ۲۴۷
آخرت مین خون کا فیصلہ ۲۴۸
باپ بیٹی کے قصاص مین ۲۴۸
خون مسلم کی حرمت مین ۲۴۸
قاتل ذمی ۲۴۹
کافر کے دیت ۲۴۹
ولی مقتول کو اختیار ہے ۲۴۹
مثلہ کی نہی اور مثلہ کیا ہے ۲۴۹
حمل گرادینی کی دیت ۲۵۰
مسلمان کافر کی عوض مارا نجاوی ۲۵۰
جو اپنی غلام کو مار ڈالے ۲۵۰
عورت اپنی شوہر کی دیت سے ۲۵۰
نزول قصاص کے بیان ۲۵۰
متہم خونی کو قید کرنا چاہیے ۲۵۱
جو اپنی مال کی لئے مارا جاوے ۲۵۱
قسامت کے باب مین ۲۵۱
قسم خون کے دریافت کو ۲۵۱

ابواب الحدود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جن پر حد واجب نہین ہوتے ۲۵۲
حد کا دفع کرنا جہان تک ہوسکے ۲۵۲
مسلمان کا عیب چھپانا ۲۵۲
حدون مین تلقین کرنا چاہیے ۲۵۲
جب معترف اقراری پتھر سے نہین ۲۵۳
حدود مین شفاعت ۲۵۳
رجم یعنے پتھرا رنیکا ثبوت ۲۵۳
زوال دنیا سے ۲۵۴
بڑھکر
سب سے اول ہو ۲۵۴
نماز جاوے ۲۵۴
دوسرا اسی بیان مین ۲۵۵
اہل کتاب کے رجم مین ۲۵۵
زانی کے جلاوطن کرنے مین ۲۵۵
حدود گناہون کا کفارہ ہین ۲۵۶
لونڈیونکو حد مارنا ۲۵۶
مست کی حد ۲۵۶
ایک پر دہ ۲۵۶
یہی قول صحیح ہے ۲۵۶
بحدیث حسن غریب قصاص ہے ۲۵۰
ورثہ بادے ۲۵۰
+ ۲۵۰
شہید ہے ۲۵۱
پچاس آدمیونکے ۲۵۱
شراب کا چوتھی بار قتل کرنا ۲۵۶
کتنے مال مین ہاتھہ کاٹی جاوے ۲۵۷
چور کا ہاتھہ کاٹ کی گلے مین لٹکانا ۲۵۷
خائن اور اچکی اور ڈاکو مین ۲۵۷
پھلون اور کھجور کی گابھون مین ۲۵۷
جہاد مین کسی چور کا ہاتھہ نکالین ۲۵۸
جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے ۲۵۸
جس عورت سی زبردستی زنا کیا ۲۵۸
لوطی کی حد مین جو روایتین ہین ۲۵۹
ہومین ہین
مرتد کی بیان مین اور اسکی سزا ۲۵۹
جو مسلمانون پر ہتیار نکالی ۲۵۹
جادو کرکے صاحب علم کی ۲۶۰
جو غنیمت کا مال چوراوے ۲۶۰
جو کسیکو مخنث کہے ۲۶۰
تعزیر کے بیان مین ۲۶۰

ابواب الصید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہین ۲۶۱
شکار کے
کتے کا شکار کرکے کہا جاوے ۲۶۱
کلب مجوسی کی شکار مین ۲۶۱
جنے ایکبار مچھلی ۲۶۲
باز کے شکار کا حکم کیا ہے ۲۶۲
شکار کو تیر مارین اور وہ گم ۲۶۲
ہوجاوے
جسکو تیر مارین اور پانے مین ۲۶۲
مرا پاوین
معراض کی شکار مین اگر ۲۶۳
پتھرے ذبح کرنا ۲۶۳
معصورہ کا کہانا ۲۶۳

+ ۲۴۳
چیسے کہان اور کنوے مین ۲۴۳
یعنے جو کسی کے ملک ہو ۲۴۴
جایز ہے ۲۴۴
جو کہا یگا صدقہ لکہا جایگا ۲۴۵
+ ۲۴۵
+ ۲۴۵
شتو ۲۴۶
بارہ ہزار درہم ۲۴۶
پانچ پانچ اونٹ ۲۴۶
ہزار دینگی کے ۲۴۷
۱۱۰ اونٹ
موجب ثواب ہے ۲۴۷
قصاص ہو ۲۴۷
+ ۲۴۸
جایز نہین ۲۴۸
+ ۲۴۸
+ ۲۴۹
+ ۲۴۹
+ ۲۵۰
+ ۲۵۰
+ ۲۵۰
+ ۲۵۰
+ ۲۵۱
+ ۲۵۱
+ ۲۵۱
+ ۲۵۲
+ ۲۵۲
+ ۲۵۲
+ ۲۵۳
+ ۲۵۳
+ ۲۵۳
+ ۲۵۴
+ ۲۵۴
+ ۲۵۴
+ ۲۵۵
+ ۲۵۵
+ ۲۵۵
+ ۲۵۵
+ ۲۵۶
+ ۲۵۶
+ ۲۵۶
+ ۲۵۶
+ ۲۵۷
+ ۲۵۷
+ ۲۵۷
+ ۲۵۷
+ ۲۵۸
+ ۲۵۸
+ ۲۵۸
+ ۲۵۸
+ ۲۵۹
+ ۲۵۹
+ ۲۵۹
+ ۲۵۹
+ ۲۶۰
+ ۲۶۰
+ ۲۶۰
+ ۲۶۰
+ ۲۶۱
+ ۲۶۱
+ ۲۶۱
+ ۲۶۱
+ ۲۶۲
+ ۲۶۲
+ ۲۶۲
+ ۲۶۲
+ ۲۶۳
+ ۲۶۳
+ ۲۶۳

جنین کا حلال کرنا جب ماں حلال ہو	کچھہ ضرور نہین	۲۶۲	عقیقہ کے بیان مین		۲۶۸	**ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	
کچلے اور چنگل والی جانور	حرام ہین	۲۶۳	بچہ کے کانمین اذان دینا	مسنون ہے،	۲۶۹	جہاد کی	بہہ باب ہین
زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جاوے	مردہ ہی	//	اضحیہ کے بیان مین	+	//	دعوت قبل قتال	مسنون ہے،
ذبح کرنا حلق اور لبہ مین	ضرور ہے	//	امام حسن کا عقیقہ	ایک بکری سے ہوا	//	لشکر اسلام جہان مسجد یا	وہان کسیکو
چھپکلے اور گرگٹ مارنیکا ثواب	ایک جھپٹ مین	//	ساتوین دن عقیقہ	مسنون ہے،	//	آواز موذن یا وہی	قتل نکرے
سانپون کا مارنا	سو نیکیے	//	بالغ مونڈی قربانیوالا	مختلف فیہ ہے	//	شب خون اور یوٹ	صبحکو فرماتے
کتون کا مارنا	رد ہین مختلف	//	**ابواب النذور و الایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	بہہ باب ہین		کافرون کا گہر جلانا اور ویران کرنا	روا ہی
کتا یا بلا نیکیون کے گہٹنے کا سبب ہے	کالیکا فرض ہے	۲۶۴		نذرون اور			
بالیں وغیرہ سی ذبح کرنا	ہر روز دو قیراط	//		قسمون کے		غنیمت آپکی امت کو	اللہ نے حلال کر دی
ذبح اضطراری مین	درست ہے،	//	نذر درست نہین معصیت مین	+	۲۷۰	گہوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک	اکثر صحابہ کا یہی
ابواب الاضاحی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	+	۲۶۵	نذر شی غیر مملوکہ مین نہین	+	//		مذہب ہے
قربانیکے فضیلت اور خون بہانا	قربانیون کے باب		نذر غیر معین کا کفارہ	کفارہ مین ہے	//	شکرون کا شمار	سریہ بہیجنے
	عید مین جب اعمال ہے	//	کسے امر پر قسم کہا کر اوس سے بہتر تجویز کرے	قسم کا کفارہ دیدے	//	مال غنیمت کیسے تقسیم ہوتا ہے	+
دو مینڈہون کی قربانی	مسنون ہے،	//	ادای کفارہ قبل حنث کے	مختلف فیہ ہے	۲۷۱	غلام کا حصہ غنیمت سی	حاکم کی ہے اپر ہے
قربانی جس جانور کی مستحب ہے	+	۲۶۶	قسم مین استثنا کرنا	مانع حنث ہے	//	ذمی اگر شریک جہاد ہون تو	غنیمت مین نہین
جسکے قربانی درست نہین	+	//	غیر خدا کے قسم کہانا	منہے عنہ ہے	//	اونکا حصہ	//
جسکے قربانی مکروہ ہے	+	//	جو قسم کہا کے چلنے کی اور حل نکلے	سوا رہوے	۲۷۲	ظروف مشرکین کا استعمال	بعد غسل جایز ہے
جذع کی قربانی بھیڑ مین سے	بہت خوب ہے	//	کراہت مین نذر کرنے شے	+	//	نفل کا بیان	+
قربانی مین شریک ہونا	گائمین سات اور اونٹ مین دس	//	نذر پورا کرنا	مامور بہ ہے	//	جو قتل کرے کسی کافر کو اوسکا مال لیلی	بحکم حاکم
ایک بکری ایک گہر والون کو	کافی ہی بحر صحیح	۲۶۷	انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قسم	لا و تعقب لغو ہے	//	بیع مغانم قبل تقسیم	منع ہے
قربانی واجب نہین	سنت ہی	//	غلام آزاد کرنیکا ثواب	دوزخ سی آزادی	۲۷۳	حاملہ عورتین جو قید ہون	منع ہی
قربانی بعد نماز عید ذبح کرنا	مامور بہ ہے	//	جو طمانچہ مارے اپنے غلام کو	اوسکی آزاد کردے	//	اونسی جماع	+
تین دن سی زیادہ قربانی کا گوشت رکہنا پہلے تہا		۲۶۸	غیر اسلام کی قسم کہانا	گویا اوسی ملت مین جاتا ہے	//	طعام مشرکون کا	+
تین دن سی زیادہ کی رخصت	متفق علیہ ہے	//	بیت کیطرف سی قضای نذر	مامور بہ ہے	//	کراہت مین تفریق مین قیدیون کے	تفریق اقربا مین منع ہے
قرع اور عتیرہ کے بیان مین	+	//	غلام و لونڈی آزاد کرنیکا ثواب	دوزخ سے آزادی	//	قیدیون کے قتل اور فدیہ	+
						قتل عورتون اور لڑکونکا جہاد مین	ممنوع ہی

آگ سے جلانا	منع ہی	۲۷۹	جسکے قدم گرد آلود ہوں جہاد مین	دوزخ کے حرام ہے	۲۸۸	جو والدین کو چھوڑ کر جہاد کو جاوے	بے اجازت درست نہین
غلول یعنی مال غنیمت سے کچھ چرانا	حرام ہے	//	جہاد کی غبار کی فضیلت	مانع دخول جہنم ہے	//		
عورتون کا جہاد مین جانا	جایز ہے	//	جو بوڑھا ہوا جہاد مین	ایک نور ہی اسکے قیامت مین	//	ایکمرد کو بطور سریہ بھیجنا	بحدیث حسن صحیح غریب ثابت ہے
مشرکون کا ہدیہ قبول کرنا	درست ہی	//					
سجدہ شکر کا بیان	مسنون ہے	//	گھوڑا رکھنا بہ نیت جہاد	ترا موجب اجر ہے	//	اکیلے سفر کرنا	مکروہ ہے
عورت اور غلام کا پناہ دینا	معتبر ہے	۲۸۰	تیر پہنچنے کی فضیلت جہاد مین	کردہ سیجا کیلیے	//	لڑائی مین جھوٹ اور مکر کی اجازت	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے
اقرار توڑنا قبل اتمام مدت	جایز نہین	//	جہاد مین پہرہ دینی کی فضیلت	+	۲۸۹		
ہر عہد شکن کے دبر پر ایک جھنڈا ہوگا	قیامت مین	//	شہید کا ثواب	+	//	آپکے عدد غزوات	انیس ۱۹ ہین
کسیکے حکم پر اوترنا	جایز ہے	//	شہدا کی بندگی جو اللہ کے	+	//	صف بندی اور ترتیب لشکر	مسنون ہے
حلف جاہلیت مین	+	۲۸۱	نزدیک ہے			لڑائی کے وقت کی دعا	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے
مجوسی سے جزیہ لینا	درست ہی	//	دریا کے جہاد کی فضیلت	+	۲۹۰		
ذمیون کی مال سی جو حلال ہے	دعوت ہی سے	//	جو ریا اور طلب دنیا کے	واللہ کے راہ	//	لشکر کے پیچھے رکھنا	مسنون ہے
ہجرت کی بیان مین کہ دارالحرب سے	مسنون ہے	//	لئے لڑے	مین نہین		لشکر کے جھنڈے رکھنا	//
بیعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی	جہاد مین	//	جہاد مین ایک صبح اور شام	ساری دنیا	//	سیر دل کے بیان مین	مسنون ہے ۲۹۵
بیعت توڑنا	عذاب الیم کا سبب ہے	۲۸۲	چلنے کی فضیلت	سے بہتر ہے		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت	
غلام کے بیعت	×	//				قبیلہ کی صنعت	//
عورتون کی بیعت	مسنون ہے	//	کون لوگ سب سے بہتر ہین		غازی فی سبیل اللہ ۲۹۱	کے تھے	
بدر والون کی تعداد اور اصحاب طالوت کے	تین سو تیرہ ہین	//	مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر	بحدیث حسن صحیح	//	لڑائی مین افطار	ماموریہ ہے
خمس غنیمت یتیمون اور مسکینون کو دینا	بحدیث حسن صحیح	//	مدد آہے	صحیح ثابت ہے		گھبراہٹ کی وقت ثابت قدمی	شعار مومنین ہے
بہنے کے حرمت قبل تقسیم کے	×	۲۸۳					
اہل کتاب پر سلام کرنا	ابتدا سلام کی ممانعت ہے	//	ہر زخمی ہوا اللہ کی راہ مین	+	۲۹۲	طلوا کے زینت سونی و چاندی سے	مسنون ہے ۲۹۲
مشرکون سے دور رہنا	موجب غضب الہی ہے	//					
جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کا نکالدینا	حضرت عمر کی آرزو تھی	۲۸۴	کون عمل سب سے افضل ہے	ایمان و جہاد	//	زرہ پہنا	مسنون ہے
ترکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین	وہ سب صدقہ ہے	//		دیگر امور		خود پہنا	مسنون ہے
کہ یہ آپکے فرمایا اب جہاد نہوگا	حدیث حسن صحیح	۲۸۵	کون آدمی افضل ہے	مجاہد یا غزلت	//	گھوڑیکی فضیلت	اونکی پیشانی مین خیر ہے
قتال کا وقت مستحب	+	//		گزین			
طیرہ یعنے بدفالی کا بیان	طیرہ شرک ہے	//	شہید کے لئے اللہ کے پاس چھ	//	//	بہتر گھوڑون کے بیان مین	+ //
وصیت اکی شکر روانہ کرنیکے وقت	تقوی وغیرہ کی	۲۸۶	خیرین ہین			بری قسم گھوڑون مین	× //
ابواب فضائل الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	بہ باب مین جہاد کی فضیلت مین	//	**ابواب الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	بعض احکام جہاد کے	۲۹۳	گھوڑون کی شط یعنے گھوڑ دوڑ	مسنون ہے ۲۹۷
فضیلت مین جہاد کی اور مجاہد کے	مثل صائم و قائم کے	//				گھوڑون پر کدا چھوڑنا	بے عذر ہی //
واسطے کی موت کی فضیلت	جنتی ہے	۲۸۷				فقرائے مومنین سے دعا کی	مسنون ہے //
جہاد مین روزہ رکھنا	ستر برس دوزخ سے دوری ہے	//	معذور لوگونکو جہاد مین رہنے کی	رخصت ہی	//	خیر چاہنا	
جہاد مین خرچ کرنا ایک کا	سات سو گنا ہے	//					
عطیہ کی فضیلت جہاد مین		//					
غازی کا سامان عیار کرنیکی فضیلت	مثل غازی کے ہے	//					

گھوڑے مین گھنٹی لگانا	ملک کی دو رسے ہے		مرد اجانور دن کے کہال دباغت کے بعد		پاک ہے		مکروہ ہی
جنگ کا امیر مقرر کرنا	مسنون ہے		ہتمت تختون سی نیچی کہنا مرد کو		حرام ہے		ایک نعل کے ساتہہ چلنا اسکے اجازت ہے
امام سے قیامت مین سوال ہوگا	رعیت کی رعایا کا		عورتون کے واسطے تختون سے نیچے		ایک بالشت	۳۰۲	جوتی پہلے کس پیر مین پہنی
اطاعت امام کی ضرور ہے	اگرچہ امام غلام	۲۹۸			ہون یا ایک پہنا		کپڑی مین پیوند لگانا
مخلوق کی اطاعت نہین خالق کے	جیسے ہو حدیث حسن صحیح ہے		صوف پہنا		مسنون ہے		مسنون ہے
معصیت مین			عمامہ سیاہ		مسنون ہے		مسنون ہے
جانور لڑانا اور مونہہ پر داغ دینا	ممنوع ہے	۲۹۹	سونے کے انگوٹہے		منع ہے		ٹوپیان چوڑی سر سے ملے
غنیمت مین لڑکیکو کب حصہ ملیگا	جب پندرہ برس کا ہو	۱۵	چاندی کی انگوٹہے		مسنون ہے	۳۰۳	حد ازار کی نصف ساق تک تحت الکعبین حرام ہے
شہید کا قرض	معاف ہوگا		چاندی کا نگینہ		مسنون ہے		رکابہ اور انحضرت صلی اللہ
شہیدون کا دفن دو دو تین	ایک قبر مین	۲۹۹	داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہننا		صحیح تر ہے		علیہ وسلم کی کشتے
تین کا	درست ہے		نقش خاتم آپ کا کیا تہا		محمد الرسول اللہ		لوہے کے انگوٹہے
مشورہ کرنا	مسنون ہے		تصویر ون کا گہر مین رکہنا		حرام ہے		دوزخیونکا پیشوا ہے
حیفہ کافر کا بیچنا	درست نہین	۳۰۰	مصورون کا عذاب آخرت		آیدی ہے	۳۰۴	ریشمی کپڑون کی حرمت اور
جہاد سی بہاگنا اور حضرت کی خوش خلقے			خضاب مہندی اور تیل کے بنی کا		مسنون بہتر ہے		خاتم کی ترکیب
آنیوالے کا استقبال	مسنون ہے		بال رکہنا دائما		مسنون ہے		حبرہ یعنے چادر خط دار آدہا
فے کا بیان			ہر روز کنگہے کرنا		مستحب ہے		**تمت و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین**
ابواب اللباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	لباس کے		سرمہ لگانا		مسنون ہے رات کو		
			ایک کپڑے مین لپٹنا اور احتبا		منع ہی	۳۰۵	
			بالون مین جوڑ لگانا		موجب لعنت ہے		
ریشم اور سونا مردون کو	حرام ہے		ریشمی زین پوش رکہنا		منہے عنہ ہی		این کتاب بموجب قانون
ریشمی کپڑے لڑائی مین پہننا	درست ہین		انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچونا		چمڑا کا تہا پوست		بستم ۱۸۴۷ء در بہے
دوسرا سے بیان مین		۳۰۱			خرما کی بہرے		جسٹری گورنمنٹ از نام
سرخ کپڑے مردونکو	درست ہین		کرتے سب کپڑون مین آپ کو		محبوب تہے		عاجز باجازت دیتہ مصنف
مردون کے لیے کم کا رنگ	درست نہین	۳۰۱	سنیا کپڑا پہننے کے دعا			۳۰۶	داخل شدہ تا کسی از اہل
پوستین پہننا	جایز ہے		جبہ رومیہ تنگ بانہون کا		آپ نے پہنا ہی		مطابع قصد طبع آن نفرمایند
			سونے سے دانت باندہنا		جایز ہے		العبد
			درندون کے کہال کا استعمال		منع ہی		محمد عبد اللہ و عبد الغفور
			نعل مبارک مین آپ کی صلعم		دو تسمہ تہے		

فہرست جلد ثانی جائزۃ الشعوذی ترجمۂ ترمذی

صفحہ	مضامین
۱	ابواب کھانوں کے
″	آنحضرت کس پر کھانا کھاتے تھے
″	باب خرگوش کھانیکے بیان مین
″	باب ضب کے بیان مین
۲	باب کفار کے برتنون کے حکم مین
″	باب گھوڑون کے کھانے مین
″	باب شہری گدھون کے بیان مین
″	باب چوہے کے بیان مین جو گھی مین مرجائے
″	باب ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی مین
″	باب انگلیان چاٹنے کے بیان مین
″	باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان مین
۴	باب کھانیکی بھپی کھانیکی کراہت مین
″	باب لہسن اور پیاز کے بیان مین
″	باب پکے ہوئے لہسن کے اباحت مین
″	باب برتنون کے دھانپنی اور چراغ اور آگ بجھانیکے سونے وقت
۵	باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنیکے بیان مین
″	باب فضیلت مین تمر کے
″	باب کھانیکے بعد حمد کرنے مین
″	باب خدامی کے ساتھہ کھانے مین
۶	باب اس بیان مین کہ مومن ایک آنت مین کھاتا ہے
۷	باب اس بیان مین کہ ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے-
″	باب جلالہ کے گوشت اور دودھہ کے بیان مین
″	باب مرغی کھانیکے بیان مین

صفحہ	مضامین
۸	باب حباری کھانیکے بیان مین
″	باب بھنا ہوا گوشت کھانیکے بیان مین
″	باب تکیہ لگاکر کھانیکے کراہت مین
″	باب آنحضرت کے حلوا اور شہد دوست رکھنے مین
″	باب شوربا زیادہ کرنے مین
″	باب ثرید کی فضیلت مین
۹	باب گوشت دانت سے نوچکر کھانے مین
″	باب چھری سے گوشت کاٹکر کھانے مین
″	باب اس بیان مین کہ کونسا گوشت آپکو پسند تھا
″	باب سرکے کے بیان مین
۱۰	باب خربوزہ تر کھجور کے ساتھہ کھانیمین
″	باب ککڑی تر کھجور کے ساتھہ کھانے مین
″	باب اونٹونکا پیشاب پینی کے بیانمین
″	باب وضو کرنیمین قبل طعام کے اور بعد اسکے
″	باب وضو کے ترک مین
۱۱	باب کدو کھانیکے بیان مین
″	باب زیت کے بیان مین
″	باب لونڈی غلام جب کھانا پکا کر لائے اوسکے بیان مین
″	باب کھانا کھانیکے فضیلت مین
″	باب طعام شب کی فضیلت مین
۱۲	باب کھانے پر بسم اللہ کہنے کے بیان مین
″	باب چکنے ہاتھہ سو جانیکے کراہت مین
۱۳	خاتمہ مترجم کی طرف سے جسمین بیس سنتین کھانیکے مذکور ہین
″	فائدہ اطعمہ مسنونہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۳	ابواب پینی کی چیزون کے بیانمین
″	باب شارب خمر کے بیان مین
۱۴	باب خمر کے حرمت قطعی مین
۱۵	باب جسکی بہت سی لشا ہو اوسکی تھوڑی کے حرمت مین
″	باب مٹکو مین نبیذ بنانیکے حرمت مین
″	باب دبا اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت مین
۱۶	باب دبا وغیرہ ظروف مین نبیذ بنانیکی اجازت مین
″	باب مشک مین نبیذ بنانیکے بیان مین
″	باب اون دانون کے بیانمین جنسے شراب بنتی ہے-
″	باب بسر اور تمر ملاکر نبیذ بنانیکے بیان مین
″	باب سونے اور چاندی کے برتنونمین کھانا پینا حرام ہونے مین
۱۷	باب کھڑا ہوکر پینی کی نہی مین
″	باب اسکی رخصت مین
″	باب سربتن مین دم لینے کے بیانمین
″	باب دو دم مین پینی کے بیان مین
۱۸	باب پینی کے چیز مین دم لینے کے کراہت مین
″	باب ہر برتن مین دم لینے کے کراہت مین
″	باب مشک کے موہنہ سے پینی کے کراہت مین
″	باب اسکی رخصت مین
″	باب اس بیانمین کہ داہنی والے زیادہ مستحق ہین پینے کے
″	باب اس بیانمین کہ ساقی قوم سب کے آخر مین پیوے

صفحہ	مضامین
۱۸	باب ان باتون کے بیان مین جو حضرت کی محبوب کیا چیز تھی
۱۹	چار رسائل ملحقہ مترجم
″	اول خل خمر کے نہی مین
″	ثانی تداوی بالخمر حرام ہونے مین
″	ثالث تعطیہ الاوانی رات کو مسنون ہونیمین
″	رابع دس وجہی ملعون ہونیمین شراب کے
۱۹	ابواب برو الدین اور صلہ رحم کے
″	باب برو الدین کے بیان مین
۲۰	باب دوسرا اسے مضمون مین
″	باب رضائے والدین کی فضیلت مین
″	باب عقوق والدین کے مذمت مین
۲۱	باب دوست پدر کے اکرام مین
″	باب خالہ کے ساتھہ حسن سلوک کرنیمین
″	باب حقوق والدین مین
″	باب قطع رحم کی مذمت مین
″	فائدہ از مترجم تحقیق رحم مین
۲۲	باب صلہ رحم کی فضیلت مین
″	باب لڑکون کی محبت مین
″	باب بچون کی پیار کرنے مین
۲۳	باب لڑکیون اور بہنون کے پرورش مین
″	باب یتیم پر مہربانی کرنیکے بیانمین
۲۴	باب لڑکون پر مہربانی کرنیکے بیانمین
″	باب اضحیت کے بیان مین
۲۵	باب مسلمان پر مسلمان کی شفقت مین
″	باب مسلمانون کی عیب ڈھانپنے مین
″	باب مسلمانون کے سے عیب دور کرنیمین
″	باب ترک ملاقات مین

صفحہ	مضامین
۲۵	باب بہائی کے ساتھہ مروت و مدارات کیبیانمین
۲۶	باب عیب کی مذمت مین
″	پندرہ برائیان زبان کی مترجم کیطرف سے
۲۷	باب حسد کی برائی مین
″	باب بغض کی برائی مین
″	باب ایمین صلح کے بیان مین
۲۸	باب خیانت اور دغا کی بیان مین
″	باب حق ہمسایہ کے بیان مین
″	باب خادم پر احسان کرنیکے بیان مین
″	باب خادمون کے مارنے اور برا کہنے مین
″	باب خادم کے ادب سکھانے کی بیانمین
″	باب اولاد کے ادب سکھانے مین
″	باب قبول ہدیہ اور ہدیہ دینے کے بیانمین
″	باب محسن کے ادائے شکر مین
۲۹	باب امور احسان کے بیان مین
″	باب منیحہ کے فضیلت مین
″	باب راہ کی تکلیف کی چیز دور کرنیمین
″	باب اس بیان مین کہ مجالس مین امانت حضور ہے
″	باب سخاوت کی فضیلت مین
۳۱	باب بخل کی مذمت مین
″	باب نفقہ اہل کے فضیلت مین
″	باب ضیافت کی بیان مین
۳۲	باب یتیمون اور رانڈون کے حوائج مین سعی کرنے مین
″	باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنی کا بیان
″	باب صدق و کذب کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۳۲	باب بدگوئی کے برائی مین
″	باب لعنت کے بیان مین
۳۳	باب تعلیم نسب کے بیان مین
″	باب ہدیہ بھیجے اپنی بہائی کی لیئے دعا کرنیکے بیان مین
″	باب سخت گوئی کے بیان مین
″	باب شیرین زبانی کے بیان مین
″	باب مملوک نیک کی فضیلت مین
۳۴	باب بدگمانی کے بیان مین
″	باب خوشطبعی کے بیانمین
″	باب تکرار کرنیکے بیان مین
″	باب مدارات احباب کے بیان مین
۳۵	باب محبت اور بغض کے میانہ روی مین
″	باب تکبر کے مذمت مین
۳۶	باب حسن خلق مین
″	باب احسان اور عفو کے بیان مین
″	باب بہائیون کے ملاقات مین
۳۷	باب حیا مین
″	باب تامل اور جلدی مین
″	باب نرم دلی مین
″	باب مظلوم کے دعا کے بیان مین
″	باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین
۳۸	باب خوبی سے نباہ کرنیکے بیان مین
″	باب عمدہ اخلاق کے بیان مین
″	باب لعن اور طعن کے بیان مین
″	باب کثرت غضب کے بیان مین
″	باب بڑون کے تعظیم مین

صفحہ	مضامین
۳۵	باب تارکان ملاقات کے بیان مین
〃	باب صیغہ کے بیان مین
〃	باب سوہنہ دیکھے بات کہنے والی کی بیانمین
〃	باب چغلخور کے بیان مین
〃	باب تامل سے کلام کرنیوالے کے بیان مین
〃	باب اس بیانمین کہ بعضا بیان جادو ہے
۴۰	باب تواضع کے بیان مین
〃	باب ظلم کے بیان مین
〃	باب نعمت کے عیب نکرنیکے بیانمین
〃	باب تعظیم مومن کے بیان مین
〃	باب تجربہ کے بیان مین
〃	باب اپنی ماپس جو چیز ہووا سپر اترانیکے بیان مین
۴۱	باب احسان کی عوض مین ثنا کرنیکا بیان
〃	شش مسائل بطریق سوال وجواب از جانب مترجم
〃	اول مشرک ماباپ سی صلہ رحم کے حکم مین
〃	دوم برادر مشرک صلہ مین
〃	سوم غیبت اہل فساد کے حکم مین
〃	چہارم غصہ مین حضرت سی کون لفظ مروے
〃	پنجم حد جوار مین
〃	ششم اسباب جواز غیبت مین
۴۲	ابواب طب کے
〃	تحقیق لفظ طب از جانب مترجم
〃	باب پرہیز کے بیان مین
۴۵	باب نشہ کے چیز سے دوا کرنیکے بیان مین
〃	باب سعوط کے بیان مین
۴۶	باب داغ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۴۶	باب داغ کے رخصت مین
〃	باب حجامت کے بیان مین
۴۷	باب مہندی سے دوا کرنیکے بیان مین
۴۸	باب رقیہ کے کراہت مین
〃	باب رقیہ کے رخصت مین
〃	باب رقیہ معوذتین کے بیان مین
۴۹	باب نظر بد کے رقیہ مین
〃	باب اثبات نظر بد مین
۵۰	باب تعویذ پر اجرت لینے کے جواز مین
۵۱	باب رقی اور ادویہ تقدیر مین داخل ہونیکے بیانمین
〃	باب کماۃ اور حجوہ کے بیان مین
۵۲	باب ثمن کلب اور اجر کاہن کے حرمت مین
〃	باب گلی مین گنڈہ یا تعویذ لٹکانے مین
۵۳	باب پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنیکے بیانمین
۵۴	باب ذات الجنب کے علاج مین
〃	باب دعائے درد مین
۵۵	باب سنا کی ثنا مین اور شبرم کے بیانمین
〃	باب شہد کے بیان مین
〃	باب رقیہ مریض مین
〃	باب بخار کے علاج مین
۵۶	ہفت مسائل ملحقہ از مترجم
〃	اول تبدیل آب ہوا مین
〃	ثانی محرم کے ضرورۃ پچھنے لگانے مین
〃	ثالث طاعون کے حکم مین
〃	رابع الیان اثن کے حکم مین
〃	خامس حقیقت سحر مین
۵۷	سادس ادعیات رقیہ پڑھکر پھونکنی مین
〃	سابع عدوے اور طیرہ اور صفر اور ہامہ کے بیانمین

صفحہ	مضامین
۵۷	ابواب فرائض کے
〃	تحقیق فرائض از جانب مترجم
۵۸	باب اس بیان مین کہ ترکہ کے مستحق وارث ہین
〃	باب تعلیم فرائض کے فضیلت مین
〃	باب لڑکیون کے میراث مین
۵۹	باب پوتیون کی میراث مین بیٹیونکی ساتھہ
۶۰	باب حقیقی بہائیون کے میراث مین
〃	باب نزول آیہ یوصیکم اللہ کے بیان مین
۶۱	باب عصبات کی میراث مین
۶۲	باب دادا کی میراث مین
〃	باب دادی اور نانی کے میراث مین
۶۴	باب جدہ کی میراث مین اسکی بیٹی کے ساتھہ
〃	باب ماموں کے میراث مین
۶۵	باب لاوارث کی موت مین
۶۶	باب کافر اور مسلمان مین میراث نہونیکے بیان مین
〃	موانع ارث از جانب مترجم
〃	باب قاتل کو میراث نہونیکے بیان مین
〃	باب شوہر کے دیت سی ہو کو میراث ملتی ہے
〃	باب اس بیان مین کہ میراث وارثون کی ہے
•	اور دیت عصبہ پر
۶۷	باب اوسکی بیان مین جو کسیکی ماتہہ پر مسلمان ہو
〃	باب ولا کے میراث مین
〃	باب وصیتون کے بیان مین
۶۸	باب وصیت بالثلث مین
۶۹	باب وصیت کی ترغیب مین .
〃	باب وارث کے لئی وصیت نہونے مین
〃	باب اس بیانمین کہ ادائی دین وصیت پر مقدم

صفحہ	مضامین
۷۰	باب اسکے بیان مین کہ جو صدقہ دی غلام
	آزاد کرے موت کے قریب
〃	باب شروط باطلہ کے ابطال مین
۷۱	مسائل اربعہ از جانب مترجم
〃	اول وصیت کے اقسام مین
〃	دوم عدم اجرائے وصیت اندازِ ثلث مین مگر باجازت ورثہ
〃	سوم ایصال ثواب میت مین
〃	چہارم وصیت حذاوند تعالیٰ اور وصیت انبیا مین
〃	ابواب دلالہ اور ہبہ کے
۷۲	باب اس بیان مین کہ دلال معتق کا حق ہے
〃	باب دلال کی بیع اور ہبہ کی نہی مین
〃	باب معتق اور باپ کے سوا اور کو معتق اور باپ بنانیکے مذمت مین
〃	باب لڑکے کی نفی کے بیان مین
۷۳	باب قیافہ شناس کے بیان مین
〃	باب آنحضرت کی ترغیب دلانیمین ہدیہ پر
〃	باب ہدیہ یا ہبہ دیکر پھیر لینے کی اہمیت مین
〃	ابواب قدر کے
۷۴	باب تقدیر مین خوض کرنیکے برائی مین
〃	باب احتجاج موسیٰ و آدم مین تقدیر مین
۷۵	باب سعادت اور شقاوت کی بیان مین
〃	باب خاتمہ کے بیان مین
۷۶	باب اس بیان مین کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر
〃	باب اس بیان مین کہ قدر کو رد نہین کرتے مگر دعا

صفحہ	مضامین
۷۷	باب اس بیان مین کہ قلوب رحمان کی دو انگلیون مین ہے
〃	باب دو خصون اور خصیون کے کتابونکی بیان مین
۷۸	باب عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی مین
〃	باب تقدیر پر ایمان رکھنی کے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ ہر شخص کے موت وہین آتی ہے جہان لکھے ہے
〃	باب اس بیان مین کہ رقیہ اور دوا اللہ کے تقدیر کو نہین لوٹتی
۷۹	باب قدریون اور مرجیون کی مذمت مین
〃	باب نباتموی موت مین انسان کی صورت بننے کے بیان مین
〃	باب رضا بالقضا کے بیان مین
〃	باب قدریون پر سلام نکرنیکے بیان مین
۸۰	لوح محفوظ کا بیان مترجم کی جانب سی
〃	ابواب فتنون کے
۸۱	مقدمہ تحقیق فتن مین
〃	باب حرمت مین خون مسلم کے
〃	قصہ شہادت حضرت عثمان
۸۲	باب جان و مال کی حرمت مین
۸۳	باب مسلمان کو ڈرانیکے حرمت مین
〃	باب ہتھیار سی اشارہ منع ہونیکی حرمت مین
〃	باب ننگی تلوار لینے دینے کی نہی مین
〃	باب اس بیان مین کہ جسنی نماز صبح پڑہی امان الٰہی مین آیا
〃	باب لزوم جماعت مین
۸۴	باب نزول عذاب مین جب تغییر منکر ہو
〃	تحقیق آیہ علیکم انفسکم
〃	باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۸۴	باب تغییر منکر کے درجات مین
۸۶	باب دوسرا اسی بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہدینا افضل جہاد ہے
〃	باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان مین
۸۸	باب فتنہ کے بیان مین
〃	باب رفع امانت کی بیان مین
〃	باب امم سابقہ کے عادات اس امت مین منتشر ہونیکے بیان مین
〃	تحقیق ذات انواط
۸۹	باب درندون کے کلام کے بیان مین
〃	باب چاند کے شق ہونیکے بیان مین
〃	باب خسف کی امانت مین
۹۰	بیان طلوع شمس از مغرب
〃	توبہ کے دروازہ بند ہونیکا بیان
۹۱	فائدہ دابتین ابرار و اخیار کے مرنیکا بیان
〃	فائدہ دابۃ الارض کے بیان مین
〃	فائدہ بیان مین دخان کے
۹۲	فائدہ بیان مین تین خسفون کے
〃	فائدہ بیان نار حاشرہ کے
〃	باب مغرب سی طلوع آفتاب کے بیان مین
〃	باب یاجوج و ماجوج کے بیان مین
۹۴	باب فرقہ خوارج کے بیان مین
〃	وجہ تسمیہ خوارج
〃	عقائد خوارج کلاب النار
۹۵	تفصیل فرقہ ہائے خوارج
〃	باب اثرہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۹۶	باب قیامت تلک کے اخبار مین
۹۷	باب اہل شام کی فضیلت مین
〃	باب مقاتلہ مین المسلمین کی نہی مین
۹۸	باب اوس فتنہ کے بیان مین کہ قائد اوسکا بہتر ہے قایم سے
〃	باب اوس فتنہ کے بیان مین کہ مشابہ ہے شب تاریک کے
۹۹	باب قتل کے بیان مین
〃	باب لکڑی کی تلوار بنانیکے بیان مین
〃	باب علامات قیامت کے بیان مین
۱۰۱	باب رغبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب مین
〃	باب ترک سی قبال کی بیان مین
〃	باب کسری کے بیان مین
〃	باب نار حجاز کے بیان من
۱۰۳	نبوت کا جھوٹا دعوی کرنیوالونکا بیان
〃	فائدہ بعض قبائل امت کی مشرک ہونیکا بیان
〃	باب نبی ثقیف کے کذاب و مبیر کے بیان مین
〃	باب قرن ثالث کی بیان مین
〃	باب خلفا کے بیان مین
۱۰۴	باب خلافت کے بیان مین
۱۰۵	باب خلافت قریش مین ہونیکے بیان مین
〃	باب حکام مضلین کے بیان مین
〃	باب مہدی کی بیان مین
۱۰۶	باب نزول عیسی علیہ السلام مین
〃	باب دجال کے بیان مین
۱۰۷	باب اس بیان مین کہ دجال کہانسے نکلیگا

صفحہ	مضامین
۱۰۷	باب علامات خروج دجال مین
〃	باب فتنہ دجال مین
۱۱۰	باب صفت مین دجال کے
۱۱۱	باب اس بیان مین کہ دجال مدینہ طیبہ مین داخل نہوسکیگا
〃	باب قتل دجال مین
〃	باب ابن صیاد کی ذکر مین
۱۱۲	فائدہ ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو
۱۱۳	دجال کی پیدائش اور اوسکی ماباپ کا حلیہ
۱۱۴	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت
〃	دجال کی کیفیت تمیم داری کے زبانی
۱۱۵	اپنی تئین معرض بلا مین ڈالنی کی ممانعت
۱۱۷	باب امرائی ظالمین کے بیان مین
۱۱۷	باب نیک و بد کی بیان مین
〃	باب بدون کے تسلط مین نیکون پر
۱۱۸	قصہ جمل
۱۱۹	فائدہ نیک اور بد حاکمون کا بیان
〃	فائدہ فتنہ کا بیان
۱۲۰	اشراط متوسط قیامت
۱۲۲	ابواب خوابون کے
〃	باب اس بیان مین کہ خواب مومن کا چھیالیسوان حصہ ہے نبوت کا
۱۲۴	باب ذہاب نبوت اور بقائے مبشرات کے بیان مین
۱۲۵	نزول باری تعالی بوقت سحر
〃	باب رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
۱۲۶	باب بدخوابی کے علاج مین
〃	باب تعبیر خواب مین

صفحہ	مضامین
۱۲۶	باب خواب کی تین قسمون مین
۱۲۷	باب جھوٹا خواب بیان کرنیکے مذمت
〃	باب بعد وفات خواب مین دیکھنے کی بیان مین
〃	باب تمثل خواب مین دیکھنے کے بیان مین
۱۲۸	باب بیزان اور خواب مین دیکھنے مین
〃	میت پر سفید کپڑا دیکھنے مین
۱۲۹	آنحضرت کے خواب مین کفن دیکھنے کی تعبیر
۱۳۰	فائدہ آنحضرت کی آگے ابوبکر کا تعبیر دینا
۱۳۱	ابواب گواہی کے
۱۳۲	پہلے شہادت ادا کرنیکا بیان
〃	جن لوگون کی گواہی ناجائز ہے اونکا بیان
۱۳۳	بے سوال گواہی دینی کی مذمت
〃	ابواب زہد کے
〃	تحقیق زہد از مترجم
۱۳۴	باب عمل خیر مین تاخیر کرنیکے فضیلت
۱۳۵	باب موت کی ذکر مین
〃	باب انذار نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو
〃	باب خدائے تعالی کے ڈر سے رونیکی فضیلت
۱۳۶	باب اس بیان مین کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہے
〃	باب ہنسی کی بات کی بیان مین
〃	باب بیفائدہ باتون کی برائی مین
۱۳۶	باب قلت کلام کی خوبی مین
۱۳۷	باب ذلت مین دنیا کی خدائے عزوجل کے آگے
〃	فائدہ دنیا کا ملعون ہونا
۱۳۸	باب اس بیان مین کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہی اور کافر کی جنت

صفحہ	مضامین
۱۳۹	باب دنیاکی مثال چار شخصوں کے مانند ہونیکے بیان مین
〃	باب محبت دنیا اور اوسکی فکر کے بیان مین
〃	باب مومن کی لئی طول عمر کے بیان مین
〃	باب امت کی عمر کے بیان مین
〃	باب تقارب زمان اور قصر عمل کی بیان مین
〃	باب قصر امل کے بیان مین
۱۴۱	باب اس بیان مین کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے
〃	باب سیر نہونیمین انسان کے کثرت مال سے
〃	باب اس بیان مین کہ بوڑھیکا دل جوان ہے دو چیزونکے محبت مین
۱۴۲	باب تقصیر زہد مین
۱۴۳	باب کفاف پر صبر کرنیکے بیان مین
۱۴۴	باب فضیلت فقر مین
〃	باب فقیرون کی مقدم ہونی مین اوروں پر دخول جنت مین
۱۴۵	باب نبی صلی اللہ وسلم اور آپکی گھر والونکی معاش مین
۱۴۶	باب معیشت اصحاب مین
۱۵۰	باب اس بیان مین کہ غنی دل سے ہے
〃	باب اخذ مال کے بیان مین
〃	باب لعن ہونیمین درہم و دینار کے
〃	باب حرص مال وجاہ کی مذمت مین
〃	باب دنیا کی مثال پیغمبرون اور نیکون کے واسطے
〃	باب دنیا سے دوستی کرنیکے بیان مین
〃	باب اہل وعیال کی بیوفائی مین
۱۵۱	باب کثرت اکل کے برائی مین
〃	باب ریا اور سمعہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۵۲	باب ریا کار قاضیون کے بیان مین
۱۵۳	باب اپنی نیکیون کے اطلاع سی خوش ہونیمین
〃	باب اس بیان مین کہ آدمی اوسکی ساتھ ہی جسی دوست رکھے
۱۵۴	باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنی مین
〃	باب نیکی بدی کے پہچان مین
〃	باب حب فی اللہ کے بیان مین
〃	باب اعلام محبت کے بیان مین
〃	باب مدح کی کراہت مین
۱۵۵	باب صحبت مومن کے بیان مین
〃	باب بلا پر صبر کرنیکے بیان مین
۱۵۶	باب آنکھین جاتی رہنے کے بیان مین
〃	فائدہ اہل بلا کے صبر کا اجر
〃	ندامت کا بیان
〃	شیرین زبان سخت دل کا بیان
۱۵۷	باب زبان کی حفاظت مین
〃	باب اون حقوق کے بیان مین جو انسان پر ہین
۱۵۸	باب اس بیان مین کہ رضائی الٰہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے
۱۵۹	**ابواب قیامت کے**
〃	تحقیق لفظ قیامت از مترجم
〃	باب حساب وقصاص کے بیان مین
۱۶۰	بیان صفات باریتعالی وردر جہمیہ و معطلہ وغیرہم
۱۶۲	قریب ہونا آفتاب کا قیامت مین
〃	باب حشر کے بیان مین
۱۶۳	باب آخرت کی روبکاریون مین

صفحہ	مضامین
۱۶۳	باب بندہ بی خبر کے بیان مین
۱۶۴	باب زمین کے گواہی مین
〃	باب صور کے بیان مین
〃	باب صراط کے بیان مین
〃	باب شفاعت کے بیان مین
۱۶۷	باب دوسرا اسی بیان مین
۱۶۸	فائدہ از مترجم بہ بیان صفات الٰہی وردر جہمیہ
〃	فائدہ محرومی مشرکین کے شفاعت سے
〃	باب حوض کوثر کے بیان مین
〃	باب ظروف حوض کے بیان مین
۱۶۹	باب اون لوگون کے بیان مین جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے
۱۷۷	باب تماثیل کے بیان مین
۱۷۹	فائدہ حیوانون دریائی کی حلت کی تحقیق
۱۸۶	باب خاموشی کے فضیلت مین
۱۸۷	دوسرا باب اسی بیان مین
〃	تیسرا باب شماتت کی مذمت مین
〃	باب غیبت کی برائی مین
〃	باب عزلت اور اختلاط کی فضیلت مین
۱۸۸	باب حفظ کے نفاق سے ڈرنیمین
۱۹۰	**ابواب جنت کے**
〃	مقدمہ طویلہ مترجم کی جانب سے جسمین جمیع صفات جنت جو قرآن مین وارد ہوئے ہین مذکور ہین اور اختصار اور ایجاز اور حسن ترکیب اسکے قابل دید ہے
۱۹۲	باب جنت کے درختون کے بیان مین
〃	باب نعیم جنت کے بیان مین
۱۹۳	باب جنت کے غرفون کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۹۳	باب درجات جنت کی بیان مین
۱۹۴	باب نساء اہل جنت کے بیانمین
۱۹۶	باب جماع اہل جنت کے بیان مین
〃	باب صفت مین اہل جنت کے
۱۹۷	باب اہل جنت کے کپڑون کے بیان مین
〃	باب جنت کے بہلون کے بیان مین
۱۹۸	باب طیور جنت کے بیان مین
۱۹۹	باب جنت کے گہوڑون کے بیان مین
۲۰۰	باب جنتیون کے عمر و سن کے بیان
〃	باب اس بیان مین کہ جنت مین کتنی صفین ہین
〃	باب جنت کے دروازون کے بیان مین
〃	باب جنت کے بازار کے بیان مین
۲۰۱	باب دیدار الٰہی کے بیان مین
۲۰۳	باب رضائے الٰہی کے بیان مین
〃	باب غرفون مین کہنے مین اہل جنت کے
〃	باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود مین
۲۰۴	اللہ عزوجل کے قدم کا بیان
۲۰۵	بیان صفات الٰہی کا اور تفصیل مذہب محدثین کے
۲۰۶	جنت اور دوزخ کو گہیرنے کا بیان
〃	باب جنت اور نار کے احتجاج مین
۲۰۷	باب حورعین کے کلام شیرین کی بیانمین
〃	باب انہار جنت کے بیانمین
〃	ابواب جہنم کے
۲۱۰	مقدمہ تحقیق نقط جہنم اور تفصیل مین اوسکے طبقات کے
۲۱۱	باب بیان مین نار کے
۲۱۲	باب قعر جہنم کے بیان مین
〃	باب اہل نار کے جثہ کے بیانمین

صفحہ	مضامین
۲۱۳	باب اہل نار کے مشروبات مین
۲۱۵	باب دوزخیون کے طعام کے بیانمین
۲۱۶	فائدہ نار دنیا نار آخرت کی خبر ہونمین
۲۱۷	باب دوسرا اسی بیان مین
〃	باب نار دوزخ کے دو دم لینے مین
۲۲۰	باب اس بیان مین کہ اکثر دوزخی عورتین ہین
〃	باب دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان مین
〃	باب اہل نار کے بیان مین
۲۲۱	ابواب ایمان کے
〃	مقدمہ تحقیق ایمان مین ترجمہ کی جانب
۲۲۲	باب مومنین آنحضرت کی ساتھ قتال کے بہانتک کہ لوگ کلمہ کہین
〃	باب مقاتلہ مردم مین یہانتک کہ دو موحد اوسکے مصلے ہون
۲۲۴	باب ارکان اسلام کے بیان مین
〃	باب بیانمین اسلام و ایمان کے
۲۲۷	باب اس بیانمین کہ فرائض ایمان مین داخل ہین
۲۲۸	باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان مین
۲۲۹	باب اس بیان مین کہ حیا ایمان سے ہے
۲۳۰	باب فضیلت مین نماز کے
۲۳۱	باب ترک صلوٰۃ کی وعید مین
〃	باب حلاوت ایمان کی بیان مین
۲۳۲	باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیانمین
〃	باب کف نسانمین مومن کے حق مین
۲۳۳	باب غربت اسلام کے بیان مین
〃	باب منافق کے علامت مین

صفحہ	مضامین
۲۳۴	باب ہجرت مسلم کے فوق مین
〃	باب مسلمان کے تکفیر کے بیان مین
〃	باب اوسکی بیانمین جو توحید پر مرے
۲۳۵	باب افتراق امت کے بیان مین
〃	ابواب علم کے
۲۳۶	مقدمہ ملحقہ مترجم علم کے تعریف و تقسیم مین
۲۳۷	باب فقہ کی فضیلت مین
〃	باب طلب علم کی فضیلت مین
۲۳۹	باب کتمان علم کی مذمت مین
۲۴۰	باب طالب علم کی خیر خواہی اور مرحبا کہنے مین
〃	باب ذہاب علم کے بیان مین
۲۳۹	باب علم سی دنیا طلب کرنیکے مذمت مین
〃	باب تبلیغ احادیث کی فضیلت مین
۲۴۰	باب حضرت پر جہوٹ باندہنی کی مذمت مین
۲۴۰	باب احادیث موضوعہ کے روایت کی مذمتین
۲۴۱	باب استماع حدیث کے ثواب و آداب مین
۲۴۲	باب کتابت علم کی بیان کرامات مین
۲۴۳	باب کتاب حدیث کی رخصت مین
〃	باب [illegible]
۲۴۴	باب تعلیم [illegible]
〃	باب اوس شخص کی ثواب مین جسنی ہدایت کی طرف بلایا اور لوگون نے اوسکی تابعداری کی
۲۴۵	باب سنت اور بدعت کے بیان مین
۲۴۶	باب مناہی سی احتراز کرنیکے بیان مین
〃	باب عالم مدینہ کے فضیلت مین
۲۴۷	باب علم کے افضل ہونمین عبادت سے
〃	ابواب استیذان کے
〃	باب افشائی سلام کے بیانمین

صفحہ	مضامین
۲۴۷	باب فضیلت مین سلام کے
۲۴۹	باب استیذان کے بیان مین
-	باب جواب سلام کے بیان مین
۲۵۰	باب سلام بھیجنے اور سلام پہنچانے مین
〃	باب اسکی فضیلت مین جو پہلے سلام کرے
〃	باب سلام مین ہاتھ سے اشارہ کرنیکے بیانمین
〃	باب لڑکون پر سلام کرنیکے بیانمین
〃	باب عورتون پر سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب گھر مین آنیکے وقت سلام کرنیکے بیانمین
〃	باب قبل کلام سلام کرنیکے بیان مین
۲۵۱	باب ذمی پر سلام کرنیکے کراہت مین
〃	باب جس مجلس مین کافر و مسلمان دونون ہون اوسپر سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ سوار سلام کرے پیادے پر
〃	باب مجلس مین بیٹھتے اور اٹھتے وقت سلام کے بیان مین
〃	باب گھر مین جاتے وقت اذن مانگنے کے بیانمین
۲۵۲	باب بغیر اذن کسی کے گھر مین جھانکنے کے بیانمین
〃	باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنیکے بیانمین
〃	باب سفر سے اگر رات کو گھر مین داخل ہونیکی کراہت مین
۲۵۳	باب کچھ لکھکر خاک آلود کرنیکے بیان مین
〃	باب کان پر قلم رکھنے مین
〃	باب سریانی زبان سیکھنے مین
〃	باب مشرکین کی خط و کتابت کرنے مین
〃	باب مشرکون کو خط لکھنے کے کیفیت مین
〃	باب مکتوب پر مہر کرنیکے بیان مین
۲۵۴	باب کیفیت مین سلام کے

صفحہ	مضامین
۲۵۴	باب جو پیشاب کرتا ہو اوسپر سلام کرنیکے بیانمین
〃	باب ابتدا مین علیک السلام کہنے کی کراہت مین
〃	باب مجالس پر گزرنے کے بیانمین
۲۵۵	باب مجالس طرق کے بیان مین
〃	باب مصافحہ کے بیان مین
۲۵۶	باب معانقہ اور بوسہ لینے کے بیان مین
〃	باب ہاتھ پر بوسہ دینے کے بیان مین
۲۵۷	باب مرحبا کہنے کے بیان مین
〃	باب چھینک کا جواب دینے مین
〃	باب چھینک کے دعا مین
۲۵۸	باب تشمیت کی کیفیت مین
〃	باب واجب ہونمین تشمیت کے بعد حمد عاطس کے
〃	باب تعداد تشمیت مین
۲۵۹	باب چھینک کے وقت آواز پست کرنے مین
〃	باب چھینک کے مدح اور جمائی کے ذم مین
〃	باب اس بیان مین کہ نماز مین چھینک آنا شیطان کے طرف سے ہے
〃	باب کسیکو اوٹھاکر اوسکے جگہہ بیٹھنے کے کراہت مین
۲۶۰	باب استحقاق مین مجلس کے جب اوسکی طرف لوٹ کر آوے
〃	باب دو شخصون کے بیچمین بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت مین
〃	باب وسط حلقہ مین بیٹھنے کے کراہت مین
〃	باب قیام تعظیم کے کراہت مین
〃	باب ناخون تراشی کے بیان مین
۲۶۱	باب ناخون اور مونچھین ترشوانے کے وقت
〃	باب مونچھین کترنے کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۲۶۱	باب ڈاڑھی کے اطراف کی کچھ بال لینی کی
〃	باب ڈاڑھی بڑھانمین
〃	باب پیر پر پیر رکھکر بیٹھنے کے بیان مین
۲۶۲	باب اسکی کراہت مین
〃	باب اوندھا بیٹھنے کے کراہت مین
〃	باب ستر عورت کے بیان مین
〃	باب تکیہ لگاکر بیٹھنے کے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ صدر سواری کا مستحق مالک ہے
۲۶۳	باب مناط کی بیان مین
〃	باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونیکی بیانمین
〃	باب ناگہان نظر پڑنیکے بیان مین
〃	باب عورتون کو مردون سے چھپنے کی بیانمین
〃	باب بغیر اذن شوہرون کی عورتون کی پاس جانے کے بیان مین
〃	باب فتنہ کے بیان مین
۲۶۴	باب چغلہ کے برائی مین
〃	باب فصلہ اور واشمہ وغیرہا کے بیانمین
〃	باب اون عورتون کے بیان مین جو مردون سے مشابہت کرتے ہین
〃	باب عورت کے خوشبو لگاکر نکلنے کے بیانمین
〃	باب مرد و زن کے خوشبو
۲۶۵	باب خوشبو پھیر دینے کے کراہت مین
〃	باب مباشرت ممنوعہ کے بیان مین
〃	باب ستر عورت کے بیان مین
۲۶۶	باب اس بیانمین کہ ران ستر مین داخل ہے
〃	باب پاگیزگی کے بیان مین
〃	باب جماع کے وقت پردہ کرنیکے بیانمین
〃	باب حمام مین جانیکے بیانمین
۲۶۷	باب جس گھر مین تصویر کی اور کتا ہو اوسمین ملیکہ کے نہ داخل ہونیمین ہے

صفحہ	مضامین
۲۶۷	باب ثوب معصفر کے کراہت میں
۲۶۸	باب سفید کپڑے پہننے میں
〃	باب سبز کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لئے
〃	باب سبز کپڑوں کے بیان میں
〃	باب زرد کپڑوں کے بیان میں
〃	باب تزعفر اور خلوق کے کراہت میں مردوں کے لئے
۲۶۹	باب حریر اور دیباج کے کراہت میں
〃	باب تقسیم قباہیں
〃	باب اظہار آثار نعمت میں
〃	باب موزہ سیاہ کے بیان میں
〃	باب بوقت بال نکالنے کی نہی میں
〃	باب صاحب عشرہ کی امانت داری میں
۲۷۰	باب نحوست کے بیان میں
〃	باب آداب تناجی میں
〃	باب عہد و اقرار کے بیان میں
〃	باب فراک الی دامی کہنے کے بیان میں
۲۷۱	باب کسیکو شقفقہ بیٹا کہنے کے بیان میں
〃	باب تسمیہ مولود میں جلدی کرنیکے بیان میں
〃	باب اسمائی مستحبہ کے بیان میں
〃	باب اسمائی مکروہہ کے بیان میں
〃	باب نام بدلنے کے بیان میں
۲۷۲	باب اسمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں
〃	باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نام اور کنیت میں
〃	باب شعر کے بیان میں
〃	باب شعر پڑھنے کے بیان میں

صفحہ	مضامین
۲۷۳	باب نادست میں اشعار مذمومہ کے
〃	باب فصاحت کے بیان میں
〃	باب برتقوں کے نذر کرنے کی نہی کے بیان میں
۲۷۴	باب سفر کے بیان میں
〃	باب بے مؤنث کے کوتہی پر سونیکی نہی میں
〃	باب عمل دائمی کے محبوب ہونے میں
〃	**ابواب مثالوں کے**
〃	باب مثال میں اللہ تعالیٰ کی نہی بندوں کے لئے
〃	فائدہ بیان ضعف میں اسمٰعیل بن عیاش کے
۲۷۶	باب آنحضرت کے اور انبیا کی مثالیں میں
〃	باب نماز و روزہ اور صدقہ کی مثال میں
۲۷۷	باب قاری قرآن اور غیر قاری کی مثال میں
۲۷۸	باب نماز پنجگانہ کی مثال میں
〃	باب اس امت کی مثال میں
〃	باب آدمی کی اجل اور امید کے بیانمیں
۲۷۹	**ابواب فضائل قرآن**
〃	باب سورہ فاتحہ کے فضیلت میں
〃	باب سورہ بقر اور آیۃ الکرسی کی فضیلت میں
۲۸۱	باب خاتمہ سورہ بقر کی فضیلت میں
〃	باب سورہ آل عمران کی فضیلت میں
۲۸۲	باب سورہ کہف کی فضیلت میں
〃	باب سورہ یس کی فضیلت میں
〃	باب سورہ دخان کے فضیلت میں
〃	باب سورہ ملک کی فضلت میں
۲۸۳	باب اذا زلزلت کی فضلت میں
〃	باب سورہ اخلاص اور اذا زلزلت کے فضیلت میں

صفحہ	مضامین
۲۸۳	باب سورہ اخلاص کی فضیلت میں
۲۸۵	باب معوذتین کی فضیلت میں
〃	باب قاری قرآن کی فضیلت میں
〃	باب قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں
۲۸۶	باب تعلیم قرآن کی فضیلت میں
〃	باب قرارت قرآن کی فضیلت میں
〃	باب قرآن اور نماز کی فضیلت میں
۲۸۷	باب قرآن جسے بالکل یاد ہو اور اسکی مثال میں
〃	باب قرآن بھولنے کے وعید میں
〃	باب قرآن کا اجر اللہ سے طلب کرنیمیں
۲۸۸	باب سورہ بنی اسرائیل اور زمر کے فضیلت میں
〃	باب سورہ حشر کے آیات صبح کو پڑھنے میں
〃	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت میں
۲۸۹	باب قرآن میں مشغول رہنے کی فضیلت
〃	**ابواب قرارت کے**
۲۹۱	باب اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں میں نازل ہوا ہے
۲۹۲	باب تلاوت اور دور کرنیکے فضیلت میں
〃	باب کتنی دن میں ختم کرے اس بیانمیں
۲۹۳	**ابواب تفسیر قرآن**
〃	باب فاتحہ کی تفسیر میں
۲۹۵	تفسیر سورہ بقر کی
۳۰۵	تفسیر سورہ آل عمران کی
۳۱۲	تفسیر سورہ نسا کی
۳۲۱	خاتمہ سورہ نسا کی خلاصہ مضامین سمیت ملحقہ مترجم
۳۲۲	تفسیر سورہ مائدہ
۳۲۳	صفات کا بیان

صفحہ	مضامین
۳	[illegible]
۳۰	[illegible]
۳۴	[illegible]
	[illegible] سورہ یونس
	عمدہ ترجمہ مضامین انفال اور توبہ
۳۴۵	[illegible] سورہ یونس
۳۴۷	تفسیر سورہ ہود
۳۴۹	تفسیر سورہ یوسف
″	تفسیر سورہ رعد
۳۵۰	تفسیر سورہ ابراہیم
۳۵۲	تفسیر سورہ نحل
۳۵۳	تفسیر سورہ بنی اسرائیل
۳۵۸	تفسیر سورہ کہف
۳۶۱	تفسیر سورہ مریم
۳۶۳	تفسیر سورہ طٰہٰ
″	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ طٰہٰ
۳۶۴	تفسیر سورہ انبیا
۳۶۵	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ انبیا
″	تفسیر سورہ حج
۳۶۷	تفسیر سورہ مومنون
″	تفسیر سورہ نور
″	تفسیر سورہ فرقان
″	تفسیر سورہ شعرا
۳۷۳	تفسیر سورہ [illegible]
	[illegible] سورہ لقمان

صفحہ	مضامین
۳۸۰	تفسیر سورہ سجدہ
″	تفسیر سورہ احزاب
″	خاتمہ تفسیر سورہ احزاب کہ جس میں خلاصہ
″	مضامین مذکورہ ہیں
۳۹۰	تفسیر سورہ سبا
۳۹۱	تفسیر سورہ فاطر
۳۹۲	تفسیر سورہ یٰسین
۳۹۳	تفسیر سورہ والصافات
″	تفسیر سورہ ص
۳۹۵	تفسیر سورہ زمر
۳۹۷	تفسیر سورہ مومن
″	تفسیر سورہ سجدہ
۳۹۸	تفسیر سورہ شوریٰ
۳۹۹	تفسیر سورہ زخرف
″	تفسیر سورہ دخان
۴۰۰	خلاصہ مضامین سورہ جاثیہ
۴۰۱	تفسیر سورہ احقاف
۴۰۲	تفسیر سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
۴۰۳	تفسیر سورہ فتح
۴۰۴	تفسیر سورہ حجرات
	[illegible] سورہ ق
	[illegible] سورہ ذاریات
	[illegible] سورہ طور
	[illegible] سورہ نجم
	[illegible] سورہ قمر
۴۰۹	تفسیر سورہ رحمن
″	تفسیر سورہ واقعہ
۴۱۰	تفسیر سورہ حدید

صفحہ	مضامین
۴۱۱	تفسیر سورہ مجادلہ
۴۱۳	تفسیر سورہ الحشر
۴۱۴	تفسیر سورہ الممتحنہ
۴۱۵	تفسیر سورہ الصف
۴۱۶	تفسیر سورہ الجمعہ
″	تفسیر سورۃ المنافقین
۴۱۹	تفسیر سورۃ التغابن
″	تفسیر سورۃ التحریم
۴۲۱	خلاصہ مضامین سورۃ الملک
″	تفسیر سورۃ النون
۴۲۲	تفسیر سورۃ الحاقہ
″	تفسیر سورہ سال سائل
۴۲۳	تفسیر سورہ نوح کے خلاصہ مضامین
″	تفسیر سورہ جن
۴۲۴	خلاصہ مضامین سورہ مزمل
″	تفسیر سورہ مدثر
۴۲۵	تفسیر سورہ القیامۃ
″	خلاصہ مضامین سورہ دہر
″	خلاصہ مضامین سورہ والمرسلات
″	خلاصہ مضامین سورہ نبا
۴۲۶	خلاصہ مضامین سورہ والنازعات
″	تفسیر سورہ عبس
″	تفسیر سورہ اذا الشمس کورت
″	خلاصہ مضامین سورہ انفطار
″	تفسیر سورہ ویل للمطففین
۴۲۷	تفسیر سورہ اذا السماء انشقت
″	تفسیر سورۃ البروج
۴۲۹	خلاصہ مضامین سورہ اعلیٰ

صفحہ	مضامین
۴۲۹	تفسیر سورہ الغاشیہ
〃	تفسیر سورۃ الفجر
〃	خلاصہ مضامین سورۃ البلد
〃	تفسیر سورہ والشمس
۴۳۰	تفسیر سورہ واللیل
〃	تفسیر سورہ والضحیٰ
〃	تفسیر سورہ الم نشرح
〃	تفسیر سورہ والتین
۴۳۱	تفسیر سورہ اقرار
〃	تفسیر سورۃ القدر
۴۳۲	تفسیر سورہ لم یکن
〃	تفسیر سورہ اذا زلزلت
〃	خلاصہ مضامین عادیات
〃	خلاصہ مضامین القارعہ
۴۳۳	تفسیر سورہ الہٰکم التکاثر
۴۳۴	خلاصہ مضامین سورہ عصر و ہمزہ
	وفیل و قریش و ماعون
〃	تفسیر سورہ کوثر
〃	خلاصہ مضامین سورہ کافرون
〃	تفسیر سورۃ النصر
〃	تفسیر سورہ تبت
۴۳۴	تفسیر سورہ اخلاص
〃	تفسیر سورہ معوذتین
〃	باب خلق آدم و نفخ روح میں
۴۳۵	باب خلق ارض و جبال میں
〃	ابواب دعوات
〃	باب دعا کی فضیلت میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں

صفحہ	مضامین
۴۳۵	تیسرا باب اسی بیان میں
۴۳۶	باب ذکر کی فضیلت میں
〃	باب دوسرا اسی بیان میں
〃	تیسرا باب اسی بیان میں
〃	باب مجلس ذکر کے فضیلت میں
۴۳۷	باب جس جلسہ میں ذکر نہو اوسکے مذمت
〃	باب دعا کی اجابت کے بیان میں
〃	باب اس بیان میں کہ دعا کرنیوالا پہلی اپنے لئے دعا کرے
〃	باب دعا کیوقت ہاتھ اوٹھانیکے بیان میں
〃	باب دعا میں جو جلدی کرتا ہی اوسکی بیان میں
〃	باب صبح اور شام کے دعا میں
۴۳۸	دوسرا باب اسی بیان میں
〃	تیسرا باب اسی بیان میں
۴۳۹	باب بچھونیکے دعاؤں کے بیان میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۴۰	تیسرا باب اسی بیان میں
〃	چوتھا پانچوان باب اسی بیان میں
〃	باب سوتے وقت کچھہ قرآن پڑہنی کی فضیلت
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۴۱	باب سوتی وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کی بیان میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
〃	باب رات کی جاگنے کی دعا میں
〃	دو باب اسی بیان میں
۴۴۳	باب تہجد کیوقت اٹہنے کی دعاؤں کی بیان میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۴۴	باب تہجد کی شروع کے دعاؤں میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں

صفحہ	مضامین
۴۴۶	باب سجدہ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں
۴۴۷	باب گہر سے نکلنے کی دعاؤں کا
〃	[illegible] بیان میں
	[illegible] دعاؤں کا
	[illegible] دعا
	[illegible] جب کسیکو بلا میں دیکھے تو کیا کہے
〃	باب مجلس سی اوٹہنی وقت کی دعا کا
〃	باب شدت غم کے وقت کی دعا کا
۴۴۹	باب منزل میں اوترنیکی دعا کا
〃	باب سفر کے وقت کی دعا کا
〃	باب سفر سے لوٹنے کے دعاؤں کا
۴۵۰	دوسرا باب اسی بیان میں
〃	باب کسیکے رخصت کرنیکے بیان میں
〃	دو باب اسی بیان میں
〃	باب مسافر کی دعا مقبول ہونے میں
〃	باب سواری پر چڑہنے کے دعا میں
۴۵۱	باب اندہی کی دعا میں
〃	باب گرج کی دعا میں
〃	باب چاند دیکھنے کی دعا میں
〃	باب غصہ کی دعا کا
〃	باب برا خواب دیکھنے دعا خواب کے بیان میں
۴۵۲	باب نیا پہل دیکھنے کے دعا میں
〃	باب کہانی پینے کے دعا کا
〃	باب کہانیسے فارغ ہونیکے دعا میں
۴۵۳	باب گدہی کے آواز سنے کے دعا میں
〃	باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت

		صفحہ
	[illegible]	۴۹۹
	[illegible]	۵۰۳
	[illegible] کے بیان مین	
	[illegible] ہیں حمد و درود سے	۵۰۸
	[illegible] جو دعا حضرت نے سکھلائی	۵۰۹
	[illegible]	۵۱۰
۴۵۷	باب اونٹنیون پر تسبیح گننے کے بیان مین	۵۱۱
"	اسکے باب مختلف دعاؤن مین	۵۱۲
۴۶۰	باب لوذ و نہ نام کے بیان مین	"
"	اسکے باب متفرق دعاؤن کے	۵۱۳
۴۶۶	باب توبہ اور استغفار کے فضیلت	"
	کے بیان مین	۵۱۴
۴۷۰	متفرق حدیثین دعاؤن کی	"
۴۸۰	اول مناقب	۵۱۵
	[illegible] نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے	"
	[illegible] نوت کے بیان مین	۵۱۷
	[illegible] کہ آپ کس سن مین	۵۱۸
		۵۱۹
	[illegible] جزات اور خصائص نبی صلی اللہ	"
	علیہ وسلم مین	۵۲۰
۴۸۶	باب نزول [illegible]	۵۲۱
"	باب انحضرت صلے [illegible]	۵۲۲
۴۸۷	باب مہر نبوت [illegible]	"
	صلے اللہ [illegible]	۵۲۴
	[illegible]	"
	[illegible]	۵۲۷
	[illegible]	۵۲۸
	[illegible]	۵۲۹
	[illegible]	۵۳۰
	[illegible]	۵۳۱
	[illegible]	۵۳۲
	[illegible]	۵۳۳
	[illegible]	۵۳۴
	[illegible]	۵۳۶
	[illegible]	"
	[illegible]	۵۳۷
	[illegible]	۵۳۸
	[illegible]	۵۳۹
	[illegible]	۵۴۰
۴۹۵	[illegible] خطاب رضی اللہ عنہ	"

مضامین	صفحہ
مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۵۲۴
آثر جمیلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	"
از جانب مترجم	۵۲۵
مناقب علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ	۵۲۶
محامد حسنہ حضرت علی کے مترجم کیطرف سے	"
مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۵۲۷
مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	"
مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	"
مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	"
مناقب سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۵۲۸
مناقب ابی عبیدہ بن عامر رضی اللہ عنہ	"
مناقب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	"
مناقب جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ	"
مناقب حسن بن علی رضی اللہ عنہ	"
مناقب حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما	۵۲۹
مناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم	"
مناقب معاذ و زید و ابی و ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم	۵۳۰
مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	"
مناقب عمار بن یاسر	۵۳۲
مناقب ابی ذر رضی اللہ عنہ	۵۳۳
[illegible] اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۵۳۴
[illegible] اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۵۳۶
[illegible] یفہ رضی اللہ عنہ	"
[illegible] ید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۵۳۷
[illegible] ین زید رضی اللہ عنہ	۵۳۸
[illegible] بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۵۳۹
مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	"
مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۵۴۰

مضامین	صفحہ
[illegible] عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	۵۴۴
مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ	"
مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ	۵۴۵
مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ	۵۴۶
مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	"
مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۵۴۷
مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	"
مناقب قیس بن سعد رضی اللہ عنہ	"
مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	"
مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۵۴۸
مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ	"
مناقب ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ	"
مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ	"
باب صحابہ کے فضیلت مین	"
تعریف تابعی و تابعی از جانب مترجم	۵۴۹
بیعت رضوان والون کی فضیلت مین	"
اصحاب کے حدیث مین بے ادبی کرنیکی مذمت	۵۵۱
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	"
باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت مین	۵۵۲
باب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت مین	۵۵۳
باب حضرت کے بے بیون کے فضیلت مین	۵۵۴
ابی بن کعب کے فضیلت	۵۵۶
باب انصار اور قریش کے فضیلت	"
باب انصار کے گھرون کے فضیلت مین	۵۵۷
باب مدینہ کی فضیلت مین	۵۵۸
باب مکہ معظمہ کے فضیلت مین	۵۵۹
باب عرب کے فضیلت مین	"
باب عجم کے فضیلت مین	۵۶۰

[illegible] الحمد للہ رب العالمین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ست نامہ جلد ثانی جائزۃ الشعو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳۰	مر	مردی
۲	۲	بلید	عبید
″	۱۷	درندے سے	درندی کو
″	″	مجثمہ سے	مجثمہ کو
″	۱۸	گدھوں سے	گدھوں کو
″	″	چیر پہاڑ	چیر پہاڑ
″	۲۰	سیاریہ	ساریہ
″	۲۸	المکلب	المکلب
۲	۱	سو	سوا
″	۶	غیر محدود	غیر محدود
″	″	ہ	زہری
″	۹		
۴	۳۰	اوخمرو	
۵	۱۸	کوڑی	کوڑہی
۹	۱۶	بلحہ	بلحہ
″	۱۷	الزّراع	الزّواع
″	۱۸	بن حیان	بن جبان
۱۲	۱۹	الرجان	ابوجبان
۱۴	۴	خریر	حریر
″	۱۳	ابی البزری	ابی البزری
۲۰	۱۹	ہین	ہے
۲۲	۹	قرائب	قرابت
۲۳	۲۷	اللہ	اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۲	مصرف	مصرف
″	۱۴	مضرف	مصرف
″	۵	اوندے	اورہے
۳۱	۲۹	سید	سعید
۳۲	۰	ثور بن یزید دنی	ثور بن زید مدنی
″	۳	یکتب	یکتب
″	۱۱	یکتب	یکتب
۳۴	۳۳	باطل	باطل پر
۳۶	۲۷	زاز	زار
۳۷	۶	او	اور
″	۱۲	یر	پر
۴۲	۱۱	خسیہ	حسیہ
″	۲۷	ام مندر	ام منذر
۴۶	۱۲	جھنکارا	چھنکارا
۴۹	۱۴	نظر میں	انکے
″	۲۴	پہونچا	
۵۱	۵	غیر سی	
″	۲۶	کہا ہی کہ	
۵۳	۲۵	اعادنا	
۵۵	۲۲	غسل	
۸۶	۹	وسلم	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱	کیطرف	طرف
″	۱	اوردارث	وارث
۷۰	۱۶	ال	مال
″	۲۳	فانّ	فانّ
۷۲	۱۴	الجراجات	الجراحات
″	۱۸	جسنے	جسے
۷۵	۱	عقوبت زجر	عقوبت وزجر و
۷۸	۲۳	زمین	زمین مین
۷۹	۲	وایت	روایت
۸۱	۶	سونا	سونے
۸۲	۵	فق	فمن
۸۴	۲۷	معروف کر	معروف کرو
۸۵	۲	لوگو نمین سے یعنے	لوگو نمین سے یا ہم مین سے آپنی فرمایا چاہیں

صفحہ	سطر	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط
۹۰	۱۸	نکلیگا	زمانہ	۲۹	۱۲۰	نکلیگا	زمانہ	۲۹	۱۲۰	پس تقوی کو	پس تقوی کو
	۲	م		۸	۱۲۱	حکم	موقت	۱۲	۱۲۱	حال ورقہ	ورقہ
۹۳	۷	بربر	بربر	۲۰	″	منکر	منکرا	۱۷	″	نکالیگی	نکالیگی
″	۱۱	فرد یتا ہے	فرما دیتا ہے	۲۱	″	مسجدون	مسجدون	۲۶	۱۲۹	بچتا ہے	بچتا ہے
″	۲۷	اماج	ایاج	۲۳	″	عورتونکا سیات	عورتون کا سیات	۵	۱۳۱	تعالی کا	تعالی کا
۹۴	۱۳	نقص	نقض	″	″	عاریات کا کہ سر	عاریات کا کہ سر	۷	″	تی کا	تعالی کا
۹۰	۱۰	کفر و شرک	کفر شرک	″	۲۶	منبرون	منبرون	۱۵	″	وغیرہ ذلک	وغیرہ ذلک
″	۲۷	تلقوفی	تلقونی	۳	۱۲۲	حکم بجا جاوے	حکم بیجا جاوے	۳	۱۳۲	شرطین	مشروط شرطین
۹۷	۱۱	غصب	غضب	۶	″	اور کون	اور رکون	۱	۱۳۴	ماخوذ	ماخود
″	۱۷	کے دادا	بہر کے دادا	۲۱	″	تعبیر یا	تعبیر یالی تعبیر	″	۲۶	کرتا	کرنا
۱۰۰	۸	اسی لئے	اسی کے لئے	۲۳	″	یقظہ مین اور اکات	یقظہ مین ادراکات	″	۲۷	قیامت کے	قیامت کا
۱۰۰	۱۹	ترک کرو ترک کرو	ترک کرو ترک کو	۶	۱۲۳	غمگین کرتا ہے	غمگین کرنا ہے	۱۳	۱۳۶	جریقا	حریقا
″	۲۷	عشق	عشقی	۱۳	″	چھوٹا ہوتا ہے	چھوٹا ہوتا ہے	″	۱۶	فرماتے تھے کہ	فرماتے تھے
″	۲۸	رجاز	نار جاز	″	۱۴	یعنے خواب اسکا	+	″	۱۳۷	وہ	رہ
۱۰۳	۷	معر	معز	۶	۱۲۴	اسباتکی اسکی	اسکی اثبات کی	″	۱۸	لذیذ	لذیذ
″	۹	حجم	حجج	″	″	دلالت	دلایت	″	۲۱	بقای	لقای
″	۱۲	صحیح	صحیح ہے	″	۱۰	اشارہ	اشارہ ہے	۶	۱۴۸	ریاضت	زیاضت
″	۱۷	بجیثہ پرست	پنجہ پرست	۶	۱۲۵	عالم لملکوت	عالم لملکوت کا	″	۲۵	بات	بات یہ
۱۰۹	۴	کرہان	کو	۲۶		چھوٹ	جھوٹ	″	۲۹	اللہ تعالے	اللہ تعالے کا
۱۱۳	۹	کہا تہے	کہاتے تہے	۳	″	موافق اسکی ہجرت	موافق ہجرت	۲۸	۱۴۰	بچھوڑا	بچھوڑرا
″	۲۷	ماں باپ	باپ	۱۵	۱۲۶	اور یہ مرد پر ایسا ہے	اور یہ گویا چڑیا	۱۲	۱۴۱	بڑہ جانا	بڑ جانا
۱۱۴	۲۰	برائی اس چیز کے	برائی اسچیز کے			جیسے کسیکی سر پر چڑہنا	کے سر پر ہے	۲۱	۱۴۱	ایکہ چشم کور دنیادار	چشم کور دنیادار
۱۱۷	۲۰	ترکہی جاوے	ترکہی جاتی	″	۱۸	اور وہ مرد پر منزلہ	اور وہ گویا پرندہ	″	۲۲	رب	اب
۱۱۸	۲۰	قاتلان عثمان کے	قاتلان عثمان کو			ایک پرندہ کے ہے	کے سر پر ہے	۲۵	۱۴۲	زمانہ مبارک	زمانہ مبارک مین
″		لشکر مین	لشکرون مین	″	۲۰	خواب بمنزلہ ایک	خواب پرندہ کے	۱۷	۱۴۶	وَھَذَا	وَھَذَا
۱۲۰	۹	قبض	قیض			پرندہ کے ہے	پیر ہے -	″	۱۸	ضَلَّ	ضَلَّ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۱۲	[illegible]	[illegible]
۱۵۲	۱۸	دنیا مین بھی	دنیا مین
۱۵۴	۱۳	یظلمھم	یظلمھم
۱۵۵	۱۳	اُسکا بلا	اُسکی بلا
″	۲۱	گنا	گناہ
۱۵۶	۴	اَخذت	اَخذتہ
۱۵۸	۱۶	کولدینا	کھولدینا
۱۵۹	۱۰	اں	اس
۱۶۰	۱۷	جایزہوایہ کہ ہوا	جائزہوا یہ ہو
″	۲۷	یا اضافی	یا اضافی
۱۶۱	۴	پڑہتے	بڑہتے
″	۱۶	مذکورہ	مذکور
۱۶۱	۶	تنفر	تنفر
۱۶۲	۷	[illegible]	[illegible]
″	۱۴	[illegible]	[illegible]
۱۶۵	۱	سولہین	[illegible]
″	۲۳	وسلم	وسلم نے
۱۶۷	۲۹	کسکو	کسیکو
۱۸۲	۲۵	اگر اتے تھے	پگھوائی تھی
۱۸۳	″	[illegible]	اس کپڑسی ہے
۱۸۷	۲۰	اشارہ بی	اشارہ کرنے سی ہے
۱۸۸	۱	صلوۃ کو	صلوۃ و
۱۸۹	۱۹	جان	جنان
″	۲۴	وَاُطلِقُھا	اَوَاُطلِقُھا
۱۸۹	۲۹	یاد کیا تنسے رسول	یاد کیا تنسے رسول
۱۹۰	″	فاکھہ	فاکھۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۱	۲	[illegible]	[illegible]
۱۹۲	۱۱	زمین لگی	[illegible]
″	۲۶	[illegible]	[illegible]
۱۹۳	۵	[illegible]	[illegible]
″	۲۹	الصوں	[illegible]
۱۹۴	۲۰	وغیرہ ذلک	وغیرہ ذلک
۱۹۵	۳	قالت قط	قالت قط قط
″	۲	ناسی	نارسے
″	″	حروف	حروف
″	۲۷	انکا	اسکا
۱۹۶	۱۱	تلذدات	تلذذات
۱۹۷	۲۰	کلام لنکا جو لنکا	کلام اُنکا جو
۱۹۸	۱۰	داہنے ہاتہہ	داہنے ہاتہہ
″	۲۳	اسی سے	اسی سے ہے
۱۹۹	۱	ڈالو توڑ	ڈالو توڑ
″	۱۵	عمودی	عمود
۲۱۲	۱۴	جو منبر ہمارے نبی	[illegible]
″	۲۲	الربدہ	[illegible]
″	″	وَالزَّبَدَۃ	[illegible]
۲۱۳	۱۷	نکلجاوینگے	[illegible]
۲۱۹	۳	ہوجاوینگے	[illegible]
۲۲۴	۲۶	سہر	[illegible]
۲۲۵	۱	ان کا اقد	[illegible]
۲۲۷	۳	اقعال	[illegible]
۲۲۰	۱۲	بڑہے	[illegible]
″	۱۳	آخرت کو	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۹	۲	[illegible]	[illegible]
۲۳۰	۱	[illegible]	[illegible]
″	۶	وغیرہ ذلک	غیرہ ذلک
″	۱	لکہا ہے	لکہی ہے
″	۰	سنت پر	سنت سے
″	۱۰	اصحاب النارمین	اصحاب النارمین
۲۳۱	۱۵	متروک الحدیث ہے	متروک الحدیث ہے
″	۲۶	فواللہ لنقرانہ	فواللہ لنقرانہ
۲۳۹	۲۸	ہم سے	ہم نے
۲۴۳	۱۹	منبہہ	منبہ
″	۲۰	منبہہ	منبہ
″	۲۱	منبہہ	منبہ
۲۴۴	۶	سوار ہوکر	سوار ہو
″	۱۶	بن عیسینہ	بن عیینہ نے
۲۴۶	۲۰	بن عیینہ	بن عیینہ
۲۵۲	۵	بندلونگا	بندلونگا
″	۱۴	آدمی جہانکا	آدمی نے جہانکا
″	″	یطرق سے ہے	کیطرق سے ہے
″	″	رایت	روایت
″	″	مصرانہ	متصرانہ

۲۷۱	۰	اخر میں		۳۰۴	۱۸	جب حساب	حساب	۳۲۶	۱۸	چاندی کی تہا	چاندی کی تہا
		یحض سے		۳۰۵	۱۹	کی جماعت	کی اور جماعت	۳۲۸	۷	کافرون کو	کافرون کی
				″	۲۲	لداد فساد	لداد و فساد	″	۲۴	فو ھذہ	فی ھذہ
				۳۰۷	۱۴	اقرتیک	اقربیک	۳۲۹	۲۰	ماس	باس
۲۷۲	۸	ابوالقاسم	ابولقاسم	″	۱۸	ارکان مجرکیا	ارکان مجرسی کیا	۳۳۲	۲۶	مورتونکا	صورتونکا
″	۱۱	گمروہ	کمروہ	″	۲۱	ایناءنا	ابناءنا	۳۳۳	۱۹	اسوقت	اسوقت کو
۲۷۴	۴	طری	طرق	″	۲۵	جاجک	حاجتک	۳۳۴	۲۳	عمل	عمل تم
۲۷۹	۲۰	مین نے	جب مین نے	۳۰۸	۱	وای	رای	″	۲۴	علیہ السور	علیہ السور
″	۲۹	اور حکمتون	اوپر حکمتون	۳۰۹	۱۲	اٹرزہین	اُترزہین	۳۳۸	۵	فُرِعَ	فُرِعَ
۲۸۳	۳۲	تم مین سے کا	تم مین کا	۳۱۱	۱۰	لا یحسبن	لَا یَحْسَبَن	″	۱۰	مسکہ دتی	مسکراتی
۲۸۴	۱۷	الخیر	الخبر	۳۱۲	۲۲	تیری	نری	″	″	رہو مجھسے	الگ رہو مجھسی
۲۸۶	۲۱	کہتے ہین	کہنے مین	″	۲۷	اولاہنین	اولادنہین	″	۱۴	جبازے	جنازی
″	۲۹	ابی سامۃ	ابی امامۃ	۳۱۴	۱۶	جئیا	جئنا	″	۱۶	ہر جاوے	مرجاوے
۲۸۷	۱۳	اوتیھا	اوتیتھا	۳۱۷	۱۸	اللہ تعالے	اللہ تعالے نی	۳۳۹	۱۶	کتنے منافق	کسی منافق
″	۲۷	ہوا اسکی	ہوا اُسکی	″	۲۱	ہوجاتاہے	ہوجاتا تہا	″	۱۸	فنال	فقال
۲۹۴	۲۰	ثرامرابی	ثرامربی	″	۲۸	یصلون	یصلون	″	۱۹	کھی اللہ	نھیٰ اللہ
″	۲۱	ولوقبضۃُ	ولوقبضۃٌ	۳۱۸	۱	صبخان	ضبخان	۳۴۹	۲۶	غزوہ	غزوہ
″	″	قبضۃَ بقی	قبضۃٍ یقی	″	۲	اداکرے	اداکرین	۳۴۰	۱	قصہ نسا	قصہ لمبا
″	۲۳	بقی بہ				صنعتُ	مَاصَنَعْتَ	″	۹	ندی ہے	ندی
۲۹۷	۲۸	اور اعتمر				بہی	یہی	″	۲۸	چہوٹی	جہوٹی
۲۹۱	۹	خوشی				اپنی تمواتک	اپنی تک	۳۴۱	۲۴	فرمایا	حکم فرمایا
۲۹۴	۶			۳۲۲	۹	یخفص	یخفض	۳۴۱	۹	مسابقون	مسلمانون
″	″			۳۲۱	۲۴	عسا	عمر	۳۴۲	۱۴	کہوئین	کرونمین
۳۰۲				۳۲۲	۱	کہابرار	کہابرار	۳۴۳	۴	اوایت	روایت
۳۰۳	۴			″	۱۰	اُولٰئکَ	اُولٰئکَ	″	۷	ثبت	ثابت
				″	۲۳	لا یصرکم	لا یضرکم	″	۱۰	ہرجانب	ہرجانب

۳۴۳	۱۴	مین سنا	مین سنا	۳۵۵	۷				
″	۳	کہ کافرون	کہ کافرون	″	۲۴				
″	۴	نہیں کافرون	نہیں کافرون	″	۲۰	رکھا ما			
۳۴۴	۳	انصار	انصار کا	″	۲۸	اور نہ قتل	اور نہ زنا کرو اور نہ	۹	
۳۴۵	۱۳	شامل	شان	″	۲۹	جو اللہ نے حرام	اللہ نے حرام		
″	۲۱	احسنی	احسنو	۳۵۶	۱۷	قلت بہ القران	قلت بالقران	۳۸۰	۲۳
″	۲۲	شیئا	شیئاً	۳۵۸	۴	خباثتین	خباثتین	۳۸۴	۸
″	۲۷	قول ان ہین	قول ان ہین کا	″	۱۲	وغیر ذلک	وغیر ذلک	″	۱۱
″	۲۸	اما الدرداء	ابا الدرداء	۳۶۰	۱۹	طبع یوم	طبع یوم	۳۸۵	۱۶
۳۴۷	۱۴	جرت		۳۶۱	۲	شرد	شرر	″	۲۶
۳۴۹	۱۳	آتا ہی		″	۲۲	یزید جابر	یزید بن جابر	۳۹۲	۱۳
۳۵۰	۲۴	الحجاب		″	۱۹	ہو جاتا ہے	ہو جاتا ہے	۳۹۴	۲۷
″	۲۷	الحجاب		۳۶۲	۲۸	اور شر	اور حشر	۳۹۶	۲۵
″	″	الحجاب	الحجاب	۳۶۴	۷	عرض	عرض	″	۲۶
۳۵۱	۱	سب	جب	″	۱۳	عبد الرحمن بن غزوان	عبد الرحمن بن غزوان		
″	۲	قال تا	قال تلت				کی روایت سے اور		
″	۷	انزا	انہار				روایت کی احمد بن	۳۹۷	۲
″	″						حنبل نے عبد الرحمن	″	۷
″	۱۰						بن غزوان سے یہ	″	۲۵
۳۵۲	۲	لنسائہم	لنسائہم						
″	۱۵	لے دونے	کے دونے	۳۶۴	۲۹	اور انکو			
۳۵۳	۳	وغیرہ ذلک	وغیر ذلک	۳۶۵	۷	قبور کے			
″	۷	علیہ	حلیہ	″	۲۲	نعمانہ			
۳۵۴	۳	اللھم انتنا بھذا	اللھم ارتنا	۳۶۷	۶	کیڑون			
″	۱۵	ابو ہر	ابو ہریرہ	۳۶۹	۴	ضلاق			
″	۲۱	تین سو		۳۷۰	۱۵				
″	۱۲	جہری		۳۷۰	۹				

								۹	
								۲۳	مصنفون
							فخلفھم	۸	فخلفھم
							اور حسین	۱۱	اور حسین کو
							اس سند	۱۶	اسی سند
							مکہ کے	۲۶	مکہ کے دن
							پہاڑ کا نکالنا	۳	پہاڑ کا نکالنا
							خیر ہے بھی	۲۷	خیر ہے جیے
							اور پیدا کرنا انسان کا	۲۵	اور پیدا کرنا انسانکا
							دعا کر نا مشرکون کا	۲۶	دعا کر نا مشرکون کا
							غیر خدا سے		غیر خدا سے
									اقرار
							پھر لینا	۲	پھر لینا
							جو	۷	جنہون نے
							جب اللہ	۲۵	
									دروازے سے
									لوگون نے
									مارتے
									بیچے
									بیچنے

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
سنتا ہے	[illegible]	۲	۴۷۷
ابی [illegible]	[illegible]	۱۲	〃
ابن عمر	[illegible]	۲	۴۷۸
السور	[illegible]	۱۲	۴۷۹
الساع	[illegible]	۲	۴۸۲

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
آدم نی کہا	دم نے	۶	۴۳۵
طرف	صرف	۱۹	۴۳۸
قلباً	قلبا	۴	۴۴۱
گہٹھون	گٹھون	۲۳	〃
گہٹھون کے	گٹھونکی	۲۷	〃
جتنے تو	جتنے جو	۲	۴۴۵
زیادہ ہے	زیادہ	۲۷	۴۴۶
عبیداً	عبیداللہ نے	۲۰	〃
ابی شیبۃ	ابی شیبہ	۳	۴۴۷
حور	کہ حور		
بعد	یا بعد		
	یہہ حدیث ہے الرحمن	۱۶	۴۵۱

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
بچھڑے	چھوٹے		
کمر ہے	یا حرث ذراعت کا		
اپنی طرف سے	اپنی طرف سے		۴۱۲
ایک وسق			
مومنون کی	مومنو کی	۱۱	۴۱۳
ابی ہریرہ سے	ابی ہریرہ سے	۲۷	〃
واخرین	داخرین	۶	
فاخبر	[illegible]	۹	۴۱۷
	حلیم	۳	۴۱۸
ابنہ	ابنہ	۱۳	〃
منافقون مین	منافقو نمین	۲	۴۱۹
	سوال اللہ	۱۰	〃
	قل	۱۵	
	قا ا فدخل	۲۵	〃

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	غلط	صحیح
نہی اللہ	ابی ہریرہ	۲۷	۴۹۹	رحماکم	رحمکم
عزوہ	اہل	۳	۵۰۰	من	منا
یہہ	یہہ کہہ کر کے لئے یہہ	۳۱	۵۰۱	انس بن	انس سے
کہ	کہ اگر حدیث	۲۵	〃	ایمانمین	
	بیعۃ الرضوان کے	۲۸	۵۰۲	انھون نے کہ روایت	انھون نے روایت
دو	دونون ہاتھ	۱۴	۵۰۴	یہہ اکبر	
او	اور دو نعلین آپ	۲۱	〃	فزع	فزع
یقا	یقال ولہ	۲۸	〃	عبادت	
امام	امام حسین	۲۸	۵۰۷	اسوقت	
				اللہ نی العظیم	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
		عمر بنت امین	
		لیے دو	لئے تمکو دوست
	۱۱		ابی ہریرہ
۳۴۵	۲۱		یا درذنبا
؍	۲۱		نہین جانتے
؍	۲۲	تسند	ابی طالب
؍	۲۷	قول انہین	کہا
؍	۲۸	اما الدرداؑ	(ا) جانتے
۳۴۷	۱۴	جرئت	جو
۳۴۹	۱۳	آناہی	[illegible]
۳۵۰	۲۴	الحجاب	[illegible]
؍	۲۷	الحجاب	[illegible]
؍	؍	الحجاب	[illegible]
	۱	سب	جب
	۲	قال تامہ	قال تلت
؍	؍	انہا	انہار
۳۵۲	۲	امیر سو	[illegible]
؍	۱	ارت	ارث
۳۵۳	۳	محمد جعفر	محمد بن جعفر
؍		موسی ای کہ	موسی نے کہا کہ
۲۵۴	۳	وسلم	
؍	۲	ہنسے	ہنسے
؍	۱	ہنسے	ہنستے
؍	۲	ہنستے	ہنستے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳۵			قال
۵۳۶			
؍	۷	پھرتا ہے	
۵۳۷	۱۱	کرش یعنے	کرسی فرمایا
۵۳۹	۲۳	واقفا	وَاقِفًا
۵۴۰	۲۲	ابی ہریر	ابی ہریرہ
؍	۲۳	بھمر	بھمر تک
۵۴۱	۲۵	سوا الله	سوا الله
	۱۳	مقصود	مقصور
		انہی اوقات	انہی اوقات
	۲۰	عیاش ابی	عیاش سے ابی
	۲۵	عبدالله بن مبارک	عبدالله بن مبارک نے
۵۴۰	۶	جھوڑ	
؍	۱۴	ابی	
۵۴۶	۹	جب کہ	
		کو حرام	
		کسی حلالہ	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۲۲	بن راقد	بن راقد
۵۵۳	۱۱	القرا	بالقرا
۵۵۴	۵	بزرگون نے مرسل کو	بزرگون نے مرسل کو
		ضعیف	ضعیف کہا ہے
	۱۹		
	۲۴	ایسے لوگ ہین اون کے	ایسے لوگ ہین کہ انکے

تاریخ طبع

...ن سیوانی مصحح

...الله عمرہ دابل

...ابرہ